خاکسار پتہ اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور نا پسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۹ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ......
روساء و جاگیرداران سے ۔۔ ......
عام خریداروں سے ۔۔ ......
۔۔ ۔۔ ششماہی ......
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
۔۔ ۔۔ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

چند ضروری سوال

متعلقہ مسیح و مہدی

ہمارے ایک معزز اور شایستہ سائل نے بڑی امید سے چند سوالات بھیجے ہیں۔ اگر انکا اخلاص ان کے جواب دینے میں محرک نہ ہوتا۔ تو جواب نہ دیا جاتا۔ کیونکہ سوالات ایسے ہیں جن کو زمانہ نے اپنی حرکت سے خود بخود حل کر دیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ سائل ایک مخلص دوست ہیں اس لئے جواب دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہیں

(۱) اکثر اصحاب کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ضرور پھر کل دنیا میں اسلام پھیل جاویگا۔ مگر میرے ایک احمدی دوست اسکو خلاف قرآن کریم بتلاتے ہیں۔ اور قول مذکور کو بے سند۔ انکی رائے ہے کہ جب عبارت قرآنی سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اور یہود میں قیامت تک عداوت رہیگی۔ تو صاف ظاہر ہے کہ مذاہب مذکور بھی قیامت تک بدستور رہیں گے۔ ہاں البتہ اہل اسلام کسی قدر ترقی کریں گے۔ جیسے کہ مرزا صاحب کے زمانہ ظہور سے روبہ ترقی ہیں۔ اور یورپ میں بھی اشاعت اسلام ہو رہی ہے"۔

جواب۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے سائل کے احمدی دوست کو غلط فہمی ہے یا ناواقفی۔ دنیا میں اسلام ہوگا یا کفر۔ اس کی بابت ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے الفاظ طیبہ میں سناتے ہیں:-

عن المقداد انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یقول لا یبقی علی ظهر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخله اللہ کلمة الاسلام بعز عزیز او ذل ذلیل اما یعزهم اللہ فیجعلهم من اهلها او یذلهم فیدینون لها قلت فیکون الدین کله للہ (مشکوۃ باب الایمان)

مقداد صحابی کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے۔ زمین پر کوئی گھر مٹی یا خیمے کا نہ رہیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ اوس میں کسی عزیز یا ذلیل کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم پہونچا دے گا۔ پھر یا تو وہ لوگ اسکی اطاعت کر کے دنیا و آخرت میں عزت پا جاوینگے۔ یا نافرمانی سے ذلیل ہو کر اس کی حکومت کے ماتحت ہو جاوینگے۔

اس حدیث کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے۔ کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ صاف مذکور ہے۔ کہ قیامت تک اسلام اور قرآن سب جگہ پہنچیگا۔ یا تو وہ مذہبی طور پر اس کے پابند ہو جاویں گے۔ یا سیاسی طور پر اس کے ماتحت بن جاویں گے۔ ان دونوں صورتوں میں یکون الدین کله للہ صادق آئے گا۔ سیاسی طور پر ماتحت قوموں میں رنجش بھی ہوتی ہے کدورت بھی۔ جیسا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت بھی ان معنے کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے لا یزالون مختلفین۔ (نسل انسانی ہمیشہ مختلف رہیں گے)

سائل نے یا ان لوگوں نے جو ایسا کہتے ہیں۔ غالباً

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت شریف کا پنجابی میں نظم دلچسپ دلپسند طرز پر تین جلدیں واعظان شیریں زبان اور عاشقان پیغمبر ذیشان کیلئے نایاب تحفہ ہر سہ جلد کی قیمت ... منیجر

اس لفظ (لیکون الدین کلہ للہ) سے غلطی کھائی ہے وہ سمجھے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے مگر اصل مقام دیکھنے سے اس کے معنے حل ہو جاتے ہیں۔ کہ اس سے مراد مذہبی اطاعت نہیں۔ بلکہ مذہبی اور سیاسی دونوں کو شامل ہے جس کی تفصیل اوپر گذری

اس اپنے احمدی (مرزائی) دوست سے پوچھئے۔ کہ آپ کے پیشوا مرزا صاحب نے جو بتلایا تھا۔ وہ پورا ہوا؟ کیا بتایا تھا غور سے سنئے۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جاتی۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنے شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ یعنے خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اوسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کرے یعنے ایک عالمگیر غلبہ اوسکو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیۃ کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے۔ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا"

(چشمہ معرفت ص۸۲)

اہلحدیث۔ یہ کتاب مرزا صاحب کی آخری تصنیف ہے۔ اس لئے ان خیالات اور مضامین کی نسبت یہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ یہ اونکی سادگی کے زمانہ کے ہیں جب براہین احمدیہ کی نسبت مرزا صاحب نے خود لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ اعجاز احمدی ص۷)

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ خیالات پورے ہو گئے ہیں؟ یہ دنیا ایک ہی مذہب پر آ گئی ہے؟ تمام مذاہب پر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہو گیا؟ ان سب سوالات کا جواب اگر اثبات میں ہے۔ تو مبارک ہے۔ یہ زمانہ جس میں تمام دنیا نے مذہب اسلام قبول کر لیا اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے۔ تو ایک بڑا ضروری سوال یہ ہے۔ کہ "کیا مسیح موعود دنیا میں آیا؟ قاعدہ کلیہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" صحیح ہے۔ تو اس کا جواب بھی نفی ہی میں ملیگا۔ کہ "ہنوز نہیں آیا" اگر آیا ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی آہ ؎

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دوسرا سوال۔

"مہدی علیہ السلام کی بابت حدیثات اقوال میں اسقدر اختلاف ہے۔ کہ صحیح طور سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کون اور کس ملک و قوم کے ہونگے۔ اور کب ہونگے۔ اس لئے مرزا صاحب کے دعاوی کی تردید مشکل ہے نیز عیسیٰ علیہ السلام کی بابت بھی یہی ہے" جوابات مع مستند حوالجات کے ہوں۔ (سید سکندر شاہ از جرا)

جواب۔ اختلاف فروع میں ہے۔ اصول روایت میں نہیں۔ اصول بلکہ اصل الاصول یہ ہے۔ کہ امام مہدی اولاد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے ہونگے۔ نیز فرمایا۔ یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی۔ اوسکا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے۔ یعنے اسکو محمد بن عبداللہ مہدی کہیں گے۔ (ترمذی)

یہ الفاظ ایسے شخص کی تکذیب کے لئے کافی ہیں جن پر یہ الفاظ صادق نہ آئیں۔ یعنے جو محمد بن عبداللہ نہ ہو۔ اور مہدی کا دعوے کرے۔

آہ! مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق یا تکذیب بھی ہنوز کسی بحث کی محتاج ہے؟ حالانکہ اس ساری بحث کا خاتمہ کسی اہل دل نے ایک رباعی میں کر دیا ہے۔ جو یہ ہے ؎

گفت مرزا مرشد اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خداست
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود .... ولیکن گفت راست

(اشتہار مرزا ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

جنگ فرنگ کا اثر مذہبی اخبارات اور مذاق زمانہ پر اور اس کا علاج

باسمہ سبحانہ

(خاص اخبار اہلحدیث کے لئے)

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَّا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

برادر مکرم مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جب سے جنگ فرنگ کے تیر و تفنگ چھوٹنے لگے تب سے اخبار نویسوں کے حوصلے بھی ٹوٹنے لگے۔ کاغذ کی گرانی کی شکایت جو اکثر اخبار نویسوں نے کی ہے۔ اور اس کے اثر سے کسی نے تو حجم میں کمی کر دی اور کسی نے قیمت بڑھا دی۔ آپ نے

بھی ان کی رسم پر اپنے ناظرین سے دریافت
کیا ہے۔ کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں
آپ کے ناظرین جو کچھ برداشت کر سکتے ہوں۔
آپ کو اس سے اطلاع دیں۔ یہ ان کا فرض ہے
خاکسار اس امر میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہاں اتنا
کہتا ہوں؏ ہر دامے کہ سے آئی من ارزاں سے
شناسم۔ سچے دل سے کہتا ہوں۔ کہ اخبار اہلحدیث
اس عوض میں کہ اس کا نام اہلحدیث ہے اور
آپ کے ہاتھوں سے ہو کر آتا ہے جس قیمت پر
جس حجم میں اور جتنی مدت میں آوے۔ مجھے مفت
معلوم ہوگا سے

جاں دے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

لیکن خاکسار کے خیال میں جو بات آجکل اخبار نویسوں کے لئے جانفرسا ہو رہی ہے۔ وہ یہ ہے انقلاب ایام سے ناظرین کے مذاق میں بھی انقلاب آگیا ہے۔ جن مضامین اور خبروں کا انکو شوق ہے انکی طرف سے صرف اخبار نویس ہی تنگدست نہیں بلکہ ان کے کراماً کاتبین بھی خاموش ہیں (عذراً او نذراً) ناچار دفتر کھلا رکھنے اور اخبار کے جاری رکھنے کے لئے وقت پر کچھ نہ کچھ لکھ کر اخبار روانہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ آجکل زمانہ کا مذاق مرغوب طبع اشیاء کا شائق ہے۔ اور سادہ ماحضر پر قناعت مشکل ہے۔ اس لئے مسودات سب سیاہی کی لکیریں معلوم ہوتی ہیں

خاکسار کے نزدیک بہتر تدبیر جو ناظرین کی توجہ کو اخبار کی طرف کھینچ لاوے۔ اور انکو دوسروں تک پہنچانے میں ممد ہو سکے یہ ہے کہ لائق اخبار نویس مضامین میں جدت پیدا کریں۔ اور اپنے زور قلم اور سحر بیانی سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائیں

کسی کی آنکھ میں جادو تری زبان میں ہے
ترے بہانے کا پیارے سے ترے بین میں ہے

گذشتہ سال بھی اس امر میں سوچتے سوچتے یہ سوجھی جسے قادیانی لٹریچر میں الہام کہنا چاہئے کہ اخبار اہلحدیث کے ساتھ ہر اشاعت میں کم از کم ایک دو ورقہ تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ بطور ضمیمہ لگا کرے۔ اس زمانہ کو موجودہ مذاق سے مناسبت بھی ہے اور مضمون نویسی کے لئے دین و دنیا ہر دو میں اس کا میدان بھی وسیع ہے۔ اس دو ورقہ یا اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا جاوے۔ آپ کہیں گے کہ حساب تو وہی رہا کہ قیمت بڑھی تو کاغذ بھی بڑھا۔ اس کے جواب میں معروض ہے۔ کہ اول تو میری یہ تجویز آپکی دریافت کردہ تجویز کے علاوہ ہے۔ دوم یہ کہ آپ سابق حجم ہی میں ایک دو ورقہ مقرر کر سکتے ہیں۔ اس کے نمبر صفحات بالکل الگ رہیں۔ تاکہ اختتام پر خریدار اسکی علیحدہ جلد کرا سکیں

اس تجویز سے امید ہے کہ خریداروں کی تعداد بھی بڑھ جاویگی۔ جو آپکی دلی مراد ہے۔ اور اخبار کی قیمت بھی زیادہ ہو جاویگی۔ جو تیز ہم چاہتے ہیں۔ اور دوسرے اخبار والوں نے کیا بھی ہے۔

اسکی نسبت ایک سوال اور باقی ہے۔ کہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ اس تاریخ کا مصنف کوئی خاص شخص مقرر ہو جس کے پاس عربی تواریخ کا ذخیرہ بھی ہو۔ اور مغربی تواریخ پر بھی نظر رکھتا ہو۔ کیونکہ مغربی مصنفین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں عمداً یا سہواً کئی قسم کی لغزشیں بھی کھائی ہیں۔ اور لوگوں کو مغالطے بھی دیئے ہیں۔ سو اس کا جواب اگرچہ ناظرین کی رائے پر موقوف ہے۔ لیکن میں ابتداء اس تجویز کے ساتھ یہ بھی جتائے دیتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ آپکو ایسا شخص بھی دیدے گا۔ جو دفتر اہلحدیث کے لئے اس بار گراں کو ہلکا سمجھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر اس ادنے خدمت کو یادگار چھوڑنا اپنی سعادت جانے گا۔ گو اسے کتابی و اکتسابی علم کم ہے۔ مگر بقول سابق[۵۲] فخر اہلحدیث مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی شاید اُسے علم لدنی ہی ہے

میرا سینہ اس وقت سرور سے پُر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات طیبہ کی پاک خوشبو آپ کے عاشقین تک پہنچانے کے لئے مستعد ہے۔ لہذا ناظرین ضرور بہت جلد اپنی اپنی رائے سے خاکسار کو اور مولانا شیر اسلام کو اطلاع دیں۔ تاکہ دوسرے نمبر میں صبح صادق کی روشنی یعنی تاریخ نبوی کی تمہید جو اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا قد بینا لکم الآیات لعلکم تعقلون (الحدیث) کی تفسیر ہو گی۔ شب توہمات کی ظلمت کو دور کر کے آپکو آفتاب عالمتاب یعنی

جلوۂ محمدی

کی امیدیں دلاتے۔ (وما توفیقی الا باللہ)

تاریخ نبوی کے دو ورقے یا چو ورقے (غرض جس قدر مقرر ہو) کی قیمت کا مقرر کرنا مولانا صاحب کا کام ہے۔ میرے خیال میں اگر دو ورقہ مقرر ہو۔ تو مبلغ ایک روپیہ سالانہ زیادہ ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ ناظرین کو بھی گراں نہ گذرے گا۔ اور مولانا صاحب کا بھی نقصان جو گرانی کاغذ کی وجہ سے انکو اٹھانا پڑتا ہے۔ پورا ہو جائیگا۔ اور اگر چو ورقہ ہو۔ تو عہ (ڈیڑھ روپیہ سالانہ) اضافہ ہو۔

میں نے اپنی تجویز کو ہر پہلو سے سوچا اور جانچا ہے۔ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ انسان ہوں غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ناظرین کی آزاد رائے کا بھی طالب ہوں

اگر برادر مکرم اس تجویز کی تائید میں ہوں۔ تو قلم فرسائی سے دریغ نہ کریں۔ اور نہ ناظرین کی رائے پر چھوڑ دیں جس نے خود اس بوجھ کو اٹھانا چاہا ہے۔ وہ بقاعدہ لتمم بالشروع خدا کی مدد سے خود ان سے نپٹ لے گا۔ کیونکہ اخبار میں آپنے قوم کو برابر حقوق دیدئیے ہیں۔ آپ صرف طبع کرا کر اپنے ناظرین تک وہ دو ورقہ پہنچا دیا کریں۔ اور اس کی آمدہ رقومات کو اخبار کے ساتھ ضم کر لیا کریں۔

خاکسار (ابراہیم سیالکوٹی)

اڈیٹر۔ تجویز معقول ہے بلکہ میری مطلوب۔ کیونکہ میں نے ایک دفعہ اس عنوان کو شروع بھی کیا تھا جسکو بوجہ دیگر مضامین کے نباہ نہ سکا جسکی مجھے ندامت ہے۔ اس لئے آپکی تجویز پاس ہے۔ بدو شرط (الف) تاریخ اہلحدیث جو آپکے سپرد ہے۔ اس کی تکمیل میں کمی نہ آتے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ مولانا شبلی مرحوم کو دیکھئے کہ قطع سیرت نبوی نا تمام چھوڑ گئے رحمۃ اللہ (ب) کم از کم چھ مہینے جتنا مسودہ دفتر میں آجائے۔ تو اشاعت شروع کیجاویگی۔ باقی طرز اشاعت پر غور کر کے احسن صورت اختیار کی جاویگی۔

میں امید کرتا ہوں۔ ناظرین میں سے کوئی بھی

۵ کیا آجکل پنشن پہ ہیں؟ گو پنشن پر ہیں۔ تاہم لارڈ رابرٹ کی طرح بہت کچھ کر سکتے ہیں (اڈیٹر)

۵۲ کسی غیر معروف مقام پہ مولانا بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ مولوی ابراہیم کو کسی علم نہیں۔ علم لدنی ہوگا۔ مولوی صاحب سیالکوٹی اس چوٹ کا جواب دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ابراہیم حلیم کو بھی غصہ اور رنج ہوتا ہے۔ شاید مذاق سے کہا ہوگا (اڈیٹر)

آپ کی تجویز کی مخالفت نہ کریگا۔

میں بھی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مبارک کام ہے۔ اس کی مبارک ہو۔ والسلام
شیخ دین محمد سگنلر امرتسری

میں اس دین و دنیا کی سعادت سے بہرہ اندوز کرنے والی مقدس تجویز پر سید القلم سیالکوٹی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ ؎
درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
خاکسار مولا بخش کشتہ امرتسری

قادیانی مشن
معجزات کی کثرت

مرزا صاحب کے مخالف تو شاکی ہیں۔ کہ آپنے باوجود دعوے کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھائی۔ حالانکہ آپنے بڑے بڑے ادعا کئے۔

مگر مرزا صاحب کے جانشین کا اس کے برخلاف یہ دعوے ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات جس کثرت سے ظاہر ہوتے۔ ان کی مثال آپکے آقا آپ کے مقتدا سیدنا خاتم النبیین وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی میں ملنی ناممکن ہو۔ خدا تعالے نے اس بات کے ثابت کرنے کیلئے کہ آپ اس کی طرف سے ہیں اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو سعادت سے حصہ نہیں ملا۔ وہ ایک نشان کا ظاہر ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قایم کردہ سلسلہ نابود ہو جاوے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ کہ وہ کمال تک پہنچ جاتے"

(الفضل ۲۹ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ کالم ۱)

اہلحدیث۔ دنیا میں عجیب عجیب دعووں کے مدعی ہوتے ہیں۔ مگر اس قسم کا دعوے بھی کبھی کسی نے نہ سنا ہوگا۔ جو مرزا صاحب قادیانی کرتے تھے۔ اور اون کے جانشین نباہتے ہیں۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تو ہم متمنی رہے۔ کہ کاش ہم ایک ہی معجزہ مرزا صاحب کا دیکھیں۔ مگر نہ دیکھا۔ لیکن اون کے انتقال کے بعد ہم یہ سنتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے اتنے معجزے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ ان سے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ عبداللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی۔ آسمانی منکوحہ کے نکاح کی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کی موت کی۔ آخر میں اس عاجز کے متعلق شرطیہ پردہ بازی کی۔ غرض یہ سب واقعات ہمکو سلاتے ہیں۔ کہ الفضل کی عبارت میں بجائے لفظ (نبی) کے (متنبی) ہوتا۔ تو ہم بھی تصدیق کر سکتے۔

قادیانی اور لاہوری پارٹی میں چپقلش

گذشتہ ایام میں جو دونوں پارٹیوں میں نزاع رہی ہے۔ ناظرین اوس سے آگاہ ہوں گے۔ درمیانی زمانہ میں کچھ وقفہ ہو گیا تھا۔ اب جو دونوں پارٹیوں کا سالانہ جلسہ سر پر آیا۔ یعنے ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں جلسہ ہونا قرار پایا۔ تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" میں نکلا۔ سب احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے جو صاحب قادیان کے جلسہ پر جاویں۔ لاہور کا جلسہ بھی دیکھتے جاویں۔" اس کے جواب میں قادیان سے ایک اشتہار نکلا جس میں مشتہرین نے اس مضمون کا جواب لکھتے ہوئے کہا کہ ہم تم ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ تم جو اسلام (بغیر ذکر احمدیت یعنے بغیر رسالت مرزا کے) پیش کرتے ہو۔ یہ تمہاری خطرناک روش ہے ہم اوس اسلام کو مانتے اور پھیلاتے ہیں جس میں احمدیت کا دخل ہو۔ مطلب صاف ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک وہ ٹھیٹھ اسلام جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ میں پھلا پھولا نجات کے لئے کافی نہیں جب تک اوس میں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو داخل کیا جاوے۔ یہی معنے ہیں ؎
کوئے جاناں سے خاک لائیں گے
اپنا کعبہ نیا بنا دیں گے

سنہ ۱۹۱۴ء کی روانگی
اور
سنہ ۱۹۱۵ء کی آمد

؎ عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام وسحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

عیسوی سنہ ۱۹۱۴ء جس کی مجالست و موانست کل شام تک ہمارے ساتھ تھی۔ اور جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دفتروں۔ بنکوں۔ عدالتوں سرکاری اور غیر سرکاری کاغذوں میں جلوہ آرا تھا جیسا کہ سائن بورڈوں۔ رسیدوں اور ہنڈیوں وغیرہ پر مرقوم تھا۔ آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا ہے سنہ مذکور کا چلا جانا اگرچہ ظاہری نظروں میں کوئی تعجب خیز معلوم نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس طرح صبح کے بعد دوپہر اور دوپہر کے بعد شام۔ شام کے بعد رات اور رات کے بعد صبح نمودار ہوتی ہے۔ اور جسطرح آفتاب کا طلوع اور پھر زوال اور پھر غروب ایک معمولی امر نظر آتا ہے اور جس طرح چاند کا پہلی رات کو ایک چھلکے کی صورت میں دکھائی دینا۔ پھر قمر اور پھر بدر (پورا چاند) ہونا اور پھر گھٹتے گھٹتے ایک چھلکا سا ہوکر غائب ہو جانا ایک قدرتی انتظام وانقلاب کا ثبوت دیتا ہے۔ اور جس طرح ہر ایک وقت ہر ایک شے اپنے سے پہلے گذرنے والے کی ناپائداری اور بے ثباتی کی دلیل ہے۔ اسی طرح سنہ مذکور کا بارہ مہینوں کے دور کو طے کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جانا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جو کیفیت آج اس پر گذری ہے۔ یہی ہر ایک کے ساتھ پیش آنے والی ہے۔ اور سوائے حی وقیوم قادر مطلق کے کسی چیز کو بھی قیام وثبات نہیں ہے۔

جانے کو یونتو ہر ایک نے چلے جانا ہے۔ اور اپنے وقت پر (جو خدا کے علم میں مقرر ہے) نیست ہو جانا ہے خواہ وہ جاندار ہے یا بے جان۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ جانے والے کا طرز عمل کیسا رہا۔ اور اس کی ذات سے دوسروں کو (جنکو اس سے تعلق تھا) فایدہ پہنچا یا نقصان ؎

یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے
موت اسکی ہے کرے جس پہ زمانہ افسوس

دیکھتے دیکھتے سنہ ۴۳ء چلا گیا۔ اور دنیا کی تاریخ میں اپنی یادگار ایک بھیانک اور خونی جنگ کی صورت میں قائم کر گیا یہ جنگ جسکی بارود کی خشکی۔ تلوار کی تیزی۔ اور توپوں کی آتشباری کی حدت اور سائنٹفک طرز کی لڑائی نے دنیا بھر میں ایک تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ اور جس کے کشت وخون سے کشتوں کے پشتے لگ گئے ہیں اور ابھی نہ جانے کیا کیا کچھ ہونے والا ہے کیونکہ

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

لیکن آؤ ہم ذرا تھوڑی دیر کے لئے غور وفکر کریں۔ کہ ہم نے اس جانے والے سال میں دین کی۔ قوم کی کیا کچھ خدمت انجام دی اور ہم نے اپنے فرائض کو کہاں تک نباہا ہے جو اس مالک الملک نے یہ وقفہ دیا۔ ہم نے اس سے کیا نفع اٹھایا۔ اور اس وقت کی کیا قدر کی؟

ہمارے خیال میں اس عرصہ کے اندر ہم نے کوئی ایسا بڑا اہم کام انجام نہیں دیا۔ جو ہمارے لئے قابل ذکر و فخر ہو۔ تاہم اہلحدیث کانفرنس کا پشاور جیسے شہر میں منعقد ہونا اور بخیر وخوبی ختم ہونا ایک نمایاں کامیابی اور حوصلہ افزائی کا موجب ہے۔ اس کے بعد اخبار اہلحدیث کا دو ہزار کی ضمانت طلب کئے جانے پر معرض تعویق میں نظر آنا جماعت اہلحدیث کی پریشانی اور حوصلہ شکنی کا کچھ کم باعث نہ تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت اہلحدیث نے کمال فراخ دلی اور علو ہمتی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ وہ اپنی ضرورتوں اور اپنے احساس سے غافل نہیں ہے۔ اور نہ وہ دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرکے اپنی محبت و دون ہمتی کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے چنانچہ اہلحدیث جماعت نے حسن خندہ پیشانی اور عجلت کے ساتھ اس بڑی رقم کو مہیا کر دیا۔ وہ بلاشبہ ایک قابل تحسین امر ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ اخبار کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہو۔ ایسی خوبی سے اس مشکل کا سلجھ جانا خدا تعالیٰ کے بے بہا احسان وفضل اور قوم کی بیداری کا بین ثبوت ہے۔ الحمدللہ۔

جانے والا سنہ جا چکا ہے۔ اور آج نئے سنہ ۱۹۴۴ء کا گویا

پہلا دن ہے

یا یوں سمجھو۔ کہ آغاز ہے۔ آؤ ہم اس پاک ارشاد کے مطابق کہ دن بھر کے کام کاج اور افعال واقوال پر رات کو سونے سے پہلے نظر ڈالو۔ برے کاموں کو ترک کرنے اور نیک کو رواج دینے میں کوشش کرو۔ متوجہ ہوں۔ ہم سے جو لغزشیں صادر ہوئیں۔ انکو ترک کرنے اور آئندہ کے لئے بہترین خدمات دینی وقومی کے انجام دینے کے لئے ایک پروگرام طیار کریں۔ اور مستعد ہو کر نہ صرف پچھلی کمی کو پورا کریں۔ بلکہ آئندہ کے لئے ایک ایسی شاہراہ قایم کر دیں۔ جو ہمارے آنے والے معاملات کو منزل مقصود پہ پہنچانے کے لئے بہت کچھ ممد ومعاون ثابت ہو۔

سب سے پہلے جو اسوقت ہمارے پیش نظر کام ہے وہ اہلحدیث کانفرنس کا علیگڈھ میں منعقد ہونا ہے علیگڈھ علمی پہلو کے لحاظ سے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا ایک ممتاز مقام تصور کیا گیا ہے۔ اور علیگڈھ کالج کی کامیاب ہستی کیوجہ سے ایک قابل رشک عزت رکھتا ہے۔ ایسے مقام پر اہلحدیث کانفرنس کا ہونا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ قوم اپنی متفقہ طاقت اور غیر معمولی ایثار وہمت سے کام لے۔ اچھے اخلاص اچھے افعال اور اپنے اقوال سے ایک نظیر پیدا کر دے۔ کہ اگر احیاء سنت کا کام کوئی جماعت انجام دے سکتی ہے۔ تو وہ اہلحدیث جماعت ہے۔

اور اگر ہم نے تساہل سے کام لیا۔ اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ تو نہ صرف ہماری کمزوری کی علامت سمجھی جائیگی۔ بلکہ آئندہ کے لئے ہمارا عدم وجود برابر ہوگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ جس صورت میں ہم نے اللہ اور اس کے سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی تبلیغ کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہم آنے والی کانفرنس کے اجلاس کو بیش از بیش بارونق وپرشان بنانے میں کامیاب ثابت ہوں۔

یہ ہم اوپر بتلا آئے ہیں۔ کہ امسال کانفرنس کا اجلاس علیگڈھ میں ہوگا۔ جو جماعت کی قدردانی اور توجہ کا بہت کچھ مستحق ہے۔ اور اس بات کا متمنی ہے۔ کہ کہ جہاں وہ اہلحدیث کبھی نہ ہوں۔ وہاں بھی ایک حرکت پیدا کردیں۔ جس سے بے اختیار مونہہ سے نکلے۔ کہ

چلو علیگڈھ کو

علیگڈھ میں ہم نے سیر و تفریح کے لئے نہیں جانا ہے اور نہ ہم نے اپنی لفاظیوں سے وہاں کوئی عارضی و دلکش منظر دکھانا ہے۔ بلکہ اس سے لگی ہیں۔ اور علیگڈھ کانفرنس کے ورود میں ہماری بہت کچھ امنگیں اور امیدیں مضمر ہیں۔ قوم کی آئندہ سود و بہبود پر غور کرنا ہے۔ توحید وسنت کی اشاعت کے لئے انتظام کرنا ہے۔ علم القرآن والحدیث کو عمدہ پیمانے پر ترقی دینے کے لئے سوچنا ہے۔ قوم کے افراد سے نفاق وشقاق کا رفع کرنا اور اتفاق ویگانگت بڑھانے کی تحریص وترغیب دلانا ہے۔ الغرض ہر مفید سے مفید دینی وقومی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک معیار مقرر کرنا ہے۔ ہر ایسے مقام پر جہاں دو اہلحدیث گھر بھی آباد ہوں۔ انجمن اہلحدیث کا قایم کرنا اور ہر انجمن کے ساتھ ایک اہلحدیث مکتب قایم کرنے کے متعلق وسایل بہم پہونچانا ہے۔ اہلحدیث کانفرنس کے ماتحت ایک ایسی درسگاہ کو قایم کرنا ہے جس سے ہندوستان بھر کے طلباء دینیات میں پوری طور پر متمتع ومستفید ہو سکیں۔ اور جسطرح لوئر۔ پرائمری اور مڈل سکول۔ ہائی سکولوں سے اور ہائی سکول کالج سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اہلحدیثوں کی جملہ انجمنوں کو اہلحدیث کانفرنس سے اور تمام اہلحدیث مکتبوں کو اعلیٰ اہلحدیث درسگاہ سے ملحق ومنسلک کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس ہمارے بزرگ۔ بھائی اور عزیز کمربستہ ہو جائیں اور اپنے علم۔ دولت۔ وقت۔ تقریر۔ ایثار وہمت سے ایک خوشگوار تغیر پیدا کرکے دکھا دیں۔ تاکہ ایک دفعہ پھر کونے کونے سے یہ آواز آئے۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

قادیانی مذاکرہ علمیہ

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار پیغام صلح "طیب وخبیث" موسومہ اہلحدیث مجریہ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۴ء میں بہ ذیل قادیانی مشن بعنوان مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی "آیت سورہ انبیاء وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا - الآیہ کی ترکیب نحوی کرکے آپنے اس ترجمہ کی تغلیط کی ہے۔ جو قادیانی لٹریچر میں مشہور ودائر ہے۔ اور قادیانی جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس آیت سے ان کا یہ استدلال کرنا کہ جو مر چکا ہے وہ دوسری دفعہ دنیا میں نہیں آ سکتا" درست نہیں ہے۔ بلکہ بطریق علم میزان ممکن ہے۔ کہ مردے دنیا میں رجوع کریں"۔

مولانا! یہ تو علمی سوال ہے۔ اور اس جماعت کی علمی استعداد معلوم۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا مطلب قواعد عربیہ کے خلاف بیان کرنا تو اس جماعت کا عام معمول بلکہ اسی امر پر ان کے مذہب کی بنا ہے غضب تو یہ ہے کہ یہ جماعت خود ساختہ عبارت کو بھی قرآن شریف کی آیت قرار دے لیتی ہے۔ یا کلمات قرآن کو مختلف مواضع سے لیکر اور ایک جگہ جمع کرکے آیت کہہ لیتی ہے حالانکہ قرآن شریف وجودات خارجیہ سے موجود ہے۔ مثال کے لئے لاہوری پیغام صلح" کے وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔ جو آپنے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ء میں نقل کئے ہیں۔ کہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے اس حکم پر کہ ان کے مریدان خاص انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں۔ یہ نقض کرتے ہیں۔ کہ ان کا یہ حکم بالکل خلاف شرع ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا یہ کھلا ارشاد ہے۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اے مومنو! اللہ کی راہ میں خرچ کرو"۔ اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں"۔ انتہی۔

خاکسار نے قرآن شریف میں اس آیت کو نہیں پایا۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نعمت حفظ قرآن سے بھی بہرہ ور ہے۔ اور بعض دیگر جلیل القدر حفاظ سے بھی دریافت کیا۔ کوئی اس آیت کا پتہ نہیں بتاتا۔ کیا آپ اڈیٹر پیغام صلح سے اس آیت کا پتہ دریافت کردیں گے؟ بدیدہ باید۔

مجھے خیال ہے کہ آپ اڈیٹر پیغام صلح کی طرف سے یہ عذر کردیں گے۔ کہ وہ بیچارہ نہ حافظ ہے نہ عالم۔ اس سے ایسی غلطی ہونی ممکن ہے۔ لیکن میں آپکو ان کے ایک بڑے عالم وفاضل اور بخیال خود فضل مولوی صاحب کی بات بتاؤں کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ مجھ سے گفتگو کرتے کرتے یہ سنا دیا۔ خدا تعالے فرماتا ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ۔ اور ترجمہ یہ کیا اے مومنو۔ خدا سے ڈرو تو خدا تمکو علم دیگا"۔ حمائل خاکسار کے جیب میں تھی جھٹ مولوی صاحب کے سامنے رکھدی۔ اور کہا۔ کہ حضرت قرآن مجید میں سے یہ آیت نکالدیجئے۔ مولوی صاحب بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے۔ لیکن نکال نہ سکے۔ وہ مولوی صاحب مولوی مبارک علی سیالکوٹی ہیں اس کی نسبت بھی شاید آپ یہ کہدیں کہ زبانی مناظروں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے میں آپکو ان کی جماعت کے ایک بڑے مصنف۔ مرزا خدا بخش صاحب کی کتاب برائے نام عسل مصفّٰے کا شہد بھی چکھاؤں۔ کہ اس میں کیا کیا کھوٹ ملایا ہے۔ اور بناوٹ بنائی ہے۔

سنن دار قطنی کی روایت کسوف وخسوف نقل کرکے اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حالانکہ یہ روایت نہ مرفوع ہے نہ موقوف علی الصحابی ہی نہیں۔ بلکہ قول تابعی ہے۔ اور وہ بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ اسی طرح عسل مصفّٰے میں متعدد حوالجات میں ایسا ہی کیا ہے۔ اصل کتاب کی عبارت کو کاٹ چھانٹ کر اپنا مطلب نکالا ہے۔ یا تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔ اسپر بھی خاکسار کو خیال آتا ہے۔ کہ آپ کہدیں گے۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب بھی گو وہ اپنی جماعت میں عالم مانے جاتے ہوں لیکن در اصل عالم نہیں ہیں اور وہ بحکم نقل را چہ عقل۔

اس لئے بمصداق کل الصید فی جوف الفرا۔ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ خود آنجناب مرزا صاحب آنجہانی کے بعض حوالجات نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے بحیثیت مجددی و دعوے [illegible] ومہدیت دئے ہیں۔ آپ اپنے آئینہ وساوس میں متعدد مقامات پر لکھتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویجعل لکم نورا تمشون بہ۔ مرزا صاحب کی یہ آیت بھی قرآن مجید محفوظ ومکتوب میں بایں ترتیب نہیں پائی۔ اس کے متعلق زلت قلم یا سہو کاتب کا عذر نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزا صاحب نے اس کی واؤ کو تفسیری قرار دیکے اس سے اپنے مدعا پر دلیل قائم کی ہے۔ مرزا صاحب کا یہ سلوک کتاب اللہ ہی سے نہیں۔ بلکہ کتاب الرسول سے بھی یہی سلوک ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح بخاری کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم کو اپنے ازالہ اوہام میں نقل کرتے وقت اس کے دو ٹکڑے کرتے ہیں۔ اور دوسرے ٹکڑے کے ساتھ الفاظ بل ھو زیادہ کرکے اسے بل ھو امامکم منکم لکھتے ہیں جس سے ان کا مطلب آسانی نکل سکتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم نبی اسرائیل کا نبی نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس امت مرحومہ میں سے ایک امام ہوگا جس کی صفت مسیح ابن مریم ہوگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک اس حدیث میں بل ھو کے الفاظ زیادہ نہ کئے جاویں۔ مرزا صاحب مسیح نہیں بن سکتے۔ اب نتیجہ بالکل صاف ہے۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود بھی نہیں ہیں"۔

لطیفہ۔ پیغام صلح اور مولوی مبارک علی صاحب اور خود مرزا صاحب نے جو جو آیتیں پیش کی ہیں ان کے پہلے یا ایہا الذین آمنوا لکھا ہے۔ اس سے خیال گزرتا ہے۔ کہ قرآن دانی میں قادیانیوں کا مبلغ علم صرف اسی قدر ہے۔ کہ جس نیک عبارت کے ساتھ یا ایہا الذین آمنوا لگا لیا جائے۔ وہ قرآن مجید کی آیت بن سکتی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید میں موجود بھی نہ ہو۔ اور حفاظ کو یاد بھی نہ ہو۔ سبحان اللہ ھذا بہتان عظیم۔ اس سے زیادہ عجیب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے ازالہ اوہام میں قرآن مجید کے ایک ایسے نسخے کا پتہ دیتے ہیں۔ جو انکو کشف میں دکھایا گیا۔ اور اس میں انا انزلناہ قریبا من القادیان

لکھا ہے۔ اگرچہ اس قرآن شریف میں جو بوساطت خاتم الرسل ہمارے پاس موجود اور ہمکو محفوظ ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر لکھا ہے۔

اسی طرح کے اور بہت سے حوالے بھی ہیں۔ جو قادیانی لٹریچر کے شایقوں کے لئے ہم دوسرے وقت میں لکھ سکتے ہیں لیکن اس وقت اسی پر بس کرتے ہیں ؎

بپایاں رفت ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی
بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی
(رسیالکوٹی)

اڈیٹر۔ گو آپکی مثالیں کافی ہیں۔ مگر ایک مثال میں بھی اضافہ کرتا ہوں۔ جو پیغام پارٹی کے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب (اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز) کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ آپنے ریویو بابت فروری سنہ عر میں آیت لکھی ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ۔ اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا ہے حالانکہ یا ایہا الناس ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے بھول چوک ہو ہی جاتی ہے۔

لطیفہ۔ کہ ایک دفعہ مرزا صاحب کے عربی الہام میں غلطی تھی۔ تو اعتراض ہونے پر آپنے فرمایا۔ ہاں علم نحو کے قاعدے سے تو غلط ہے مگر خدا قادر ہے جس طرح چاہے بولے۔ وہ ہمارے مصنوعی قواعد کا پابند نہیں"۔ وہ چاہے ہاتھی کو ہتھنی کہے یا ہتھنی کو ہاتھی (معقول)

سنیت رفع الیدین

تعمیل ارشاد ثنائی

(از مولوی عبد الحمید صاحب از حیدر آباد دکن)

قاریان کرام اس عنوان پر متحیر نہوں۔ بلکہ مہربانی فرماکر ۱۱۔ ذیقعدہ سنہ ۳۲ھ کا اخبار اہلحدیث صفحہ کالم اول ملاحظہ فرمائیں۔ تو واضح ہوگا۔ کہ عالیجناب شیر اسلام مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالے (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ وشفاعتہ ثواب جمیلہ وحسناتہ) (اڈیٹر اہلحدیث نے ناظرین

والاتمکین کی فرمائش پر مجھ ہیچمدان کے سپرد فرمایا ہے کہ میں اہلحدیث کے مذہب کے متعلق آمین کی طرح سے دوسرے مسایل پر بھی مضامین لکھوں۔ اس لئے تعمیل ارشاد ثنائی اس مضمون کا عنوان قایم کیا گیا۔ اور آیندہ بھی اسی عنوان سے مذہب اہلحدیث کے مسایل انشاء اللہ تعالے بیان ہونگے۔ ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

معزز ناظرین اگر ذرا تکلیف فرماکے سنہ ماسبق کے اہلحدیث اخبار کی فایل ملاحظہ فرمائینگے تو واضح ہوگا کہ مخزن ثنائی سنہ بابت ماہ جنوری سنہ کے صفحہ کالم میں کمترین کا مضمون "قراۃ خلف الامام" شایع ہوچکا ہے۔ لہذا پیارے ناظرین یاد رکھیں۔ کہ اب فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کو چھوڑکر دوسرے مضامین جب فرصت اپنی بساط کے موافق انشاء اللہ لکھتا رہونگا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

رفع یدین

واضح ہو کہ رفع الیدین سنت غیر موکدہ ہے۔ اور رفع کی احادیث صحیح کثیر اور مشہور ہیں۔ اور عدم رفع کی ضعیف اور قلیل ہیں جیسا کہ ناظرین کرام کو اس مضمون کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہوجاویگا۔

احادیث رفع

(۱) صحیح بخاری میں (سند جو ذیل حدیث اور دو طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی) ہے

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضاً وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرنے کے لئے تکبیر کہتے۔ تو اپنے ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے۔ تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اور سجدوں میں آپ ایسا نہ کرتے تھے۔ (یعنے دونوں سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہ کرتے تھے)

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر و رفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمرؓ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نافع راوی ہیں۔ کہ عبد اللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تو اپنے ہاتھ اٹھاتے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا۔ (یعنے یہ کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی)

(۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ وقبل ان یرکع واذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفعہما بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ ناقل ہیں۔ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپنے نماز شروع کی۔ تو آپنے مونڈھوں کے برابر اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے۔ اور رکوع کرنے سے قبل اور بعد بھی رفع یدین کی۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے۔

(۴) سنن ابی داؤد میں (یہ حدیث اور تین طرق سے کسی قدر الفاظ مختلفہ کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کی گئی) ہے

عن سالم عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ (عبد اللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ جب آپ نماز شروع کرتے اور جب رکوع (میں جانے کا) ارادہ فرماتے (اور جب رکوع کر چکے) بعد سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند فرماتے۔

اجتہاد و تقلید [illegible]

(۵) کتاب مذکور میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر و رفع یدیہ

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہکر ہاتھ اٹھاتے۔

(۶) جامع ترمذی میں ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع (قال ابو عیسٰی حدیث ابن عمرؓ حدیث حسن صحیح)

سالم اپنے والد (عبد اللہ بن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ اور جب رکوع کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا مونڈھوں تک اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (امام ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی حسن صحیح ہے۔

(۷) سنن نسائی میں (یہ حدیث اور ۶ طرق سے کسی قدر تغیر لفظی کے ساتھ مگر ہم معنی روایت کیگئی) ہے

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم یکبر قال وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع ویفعل ذلک حین رفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ اونہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نماز شروع کرتے۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔ (حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ) جب آپ رکوع (میں جانے) کیلئے تکبیر کہتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے۔

(۸) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بمنکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ مگر دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو نہ اٹھاتے۔

(۹) موطا امام مالک میں ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود

عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ و ربنا لک الحمد کہتے۔ مگر سجدوں کے درمیان اور سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

(۱۰) سنن دارمی میں ہے۔

سالم اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر) سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور ہاتھ اپنے مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے۔ تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔ اور دونوں سجدے یا کہا کہ، سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱۱) جزء رفع یدین مصنفہ امام بخاری ؒ میں (یہ حدیث اور دس طرق سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ ہم معنے روایت کی گئی) ہے۔

عن سالم عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا استفتح واذا رکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اونہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے تھے۔

ناظرین کرام پر واضح ہوگیا ہوگا۔ کہ مرقومہ بالا حدیث کو عبد اللہ بن عمرؓ سے ۲۴ طریقوں سے اعاظم محدثین مثلاً امام بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی ابن ماجہ۔ امام مالک۔ دارمی نے روایت کیا ہے (۱) صحیح بخاری میں (اور صحیح مسلم، سنن ابی داؤد جامع ترمذی۔ نسائی (۷ طرق) سنن ابن ماجہ۔ دارمی اور جزء رفع یدین (۱۰ طرق) میں کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنے روایت) ہے

عن ابی قلابۃ انہ رأی مالک بن الحویرث اذا صلی کبر و رفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا

ابو قلابہ ناقل ہیں۔ کہ میں نے مالک بن حویرث کو دیکھا جب اونہوں نے نماز (شروع) کی۔ تو تکبیر کہی۔ اور رفع یدین کی اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا۔ تب بھی رفع یدین کی۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع یدین کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

ناظرین نے دیکھ لیا کہ یہ حدیث بھی اصحاب صحاح ستہ وغیرہ سے ۱۴ طرق سے مروی ہے۔

(۱۳) صحیح مسلم میں ہے۔

عن وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوٰۃ ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسرٰی فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعہما وکبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ

وائل بن حجر روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی۔ تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (اور) تکبیر کہی۔ پھر اپنے ہاتھ کپڑے میں ڈھانک کر بائیں ہاتھ پر سینہ پر ہاتھ رکھا اور جب آپ نے رکوع (میں جانے) کا ارادہ فرمایا۔ تو کپڑے سے ہاتھوں کو (باہر) نکالا پھر رفع یدین کر کے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب سجدہ کیا۔ تو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سجدہ کیا۔

(۱۴) سنن ابن ماجہ میں (سنن ابی داؤد (۲ طرق) جامع ترمذی۔ سنن نسائی (۲ طرق) سنن دارمی۔ جزء رفع یدین (۸ طرق) سے کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ مگر ہم معنی روایت) ہے۔

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ فلما رکع رفعہما مثل ذلک فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک

وائل بن حجر سے روایت ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا میں دیکھوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کھڑے ہوئے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کیا۔ اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے۔ جب رکوع کیا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(یہ حدیث بھی ۱۴ طرق سے مروی ہے۔ جیسا کہ ناظرین پر روشن ہو گیا ہو گا)

(۱۵) سنن نسائی میں ہے

عن علقمۃ ابن وائل حدثنی ابی قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ھکذا واشار قیس الی نحو الاذنین

علقمہ بن وائل کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی سو میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ تو اس طرح (اور قیس نے جو راوی ہیں اس حدیث کے دونوں کانوں تک اشارہ کیا) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا

(۱۶) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے قریب قریب ترمذی اور ابن ماجہ اور جزء رفع یدین میں دو طرق سے روایت) ہے۔

عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر

حضرت علی رضی اللہ عنہ حکایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فریضہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو تکبیر کہتے۔ اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے۔ اور جب قراءۃ ختم کر کے رکوع (میں جانے کا) ارادہ فرماتے۔ تو بھی ایسا ہی کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب رکوع سے (سر) اٹھاتے۔ تو بھی یہی عمل (یعنی رفع یدین) کرتے لیکن جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے۔ تو اپنی نماز میں کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرتے) ہاں جب دو رکعتیں (پڑھ کر) کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے۔ اور تکبیر کہتے۔

(۱۷) تنویر العینین میں ہے۔

اخرج الحاکم عن علی ابن ابی طالب قال لما نزلت ھذہ الایۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النحیرۃ التی امرنی بھا ربی قال انھا لیست بنحیرۃ ولکنہ یامرک اذا تحرمت للصلوۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رفعت راسک من الرکوع فانھا صلوتنا وصلوۃ الملائکۃ الذین فی السموات السبع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الایدی من الاستکانۃ التی قال اللہ عزوجل فما استکانوا لربھم وما یتضرعون۔

حاکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ حضرت علی نے کہا جب آیۃ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت جبرئیل سے) پوچھا کہ میرے رب نے مجھ کو جس نحر کا حکم فرمایا ہے (اس سے کیا مراد ہے) حضرت جبرئیل نے جواباً کہا اس سے قربانی مراد نہیں ہے۔ بلکہ (اس سے) اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لئے تحریمہ باندھنے کا قصد فرماویں۔ تو اپنے ہاتھوں کو اللہ اکبر کہتے وقت اٹھائیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائیں (تب بھی ہاتھوں کو اٹھائیں) کیونکہ ہماری اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی (اسی طرح) نماز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رفع یدین کرنا اس عاجزی کی صورت ہے۔ جس کو اللہ عز وجل نے (قرآن مجید میں) فرمایا ہے۔ پھر عاجزی نہ کی اپنے رب سے اور نہ زاری کرتے تھے۔

(۱۸) سنن ابی داؤد میں (اور اسی کے مانند جامع ترمذی سنن ابن ماجہ اور جزء رفع یدین) ہے:-

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے (یعنی اٹھاتے) تھے اور جب رکوع کرتے تو بھی اسی طرح کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب سجدہ (میں جانے) کے لئے (رکوع سے سر) اٹھاتے۔ تو (پھر) رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو یہی عمل کرتے۔ (یعنی رفع یدین کرتے)

(۱۹) کتاب مذکورہ میں ہے:-

عن میمون المکی انہ رأی عبداللہ بن الزبیر وصلی بہم یشیر بکفیہ حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینہض للقیام فیقوم فیشیر بیدیہ فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلوٰۃ لم ار احدا یصلیہا فوصفت لہ ہذہ الاشارۃ فقال ان احببت ان تنظر الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقتد بصلوٰۃ عبداللہ ابن الزبیر

میمون مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ ابن زبیر کو امامت کرتے ہوئے دیکھا اسطرح پر کہ جب کھڑے ہوتے اور جب رکوع کرتے۔ اور جب سجدہ کرتے۔ تو اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے (یعنی رفع یدین کرتے) اور جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کرتے اور کھڑے ہوتے۔ (یعنی دو رکعت پڑھ کر) تو بھی ہاتھ کا اشارہ کرتے (یعنی جو یہ دیکھا۔ تو بڑا تعجب ہوا۔ اور اس لئے) میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں نے (عبداللہ ابن زبیر کو (کچھ اسطرح) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ جیسا میں نے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے اس اشارہ (یعنی رفع یدین) کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کی آرزو ہے۔ تو عبداللہ ابن زبیر جیسی نماز پڑھا کرو۔

(۲۰) سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

عن انسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا دخل فی الصلوٰۃ واذا رکع

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۱) جزء رفع یدین میں ہے:۔

عن انسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ عند الرکوع

حضرت انسؓ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے

(۲۲) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن ابی الزبیر ان جابر بن عبداللہ کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع فعل مثل ذالک ویقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذالک

ابوالزبیر کہتے ہیں جب جابر بن عبداللہ نماز شروع کرتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو (بھی) رفع یدین کرتے۔ اور کہتے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا

(۲۳) جزء رفع الیدین میں ہے۔

عن عمرؓ بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن جابرؓ بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن عبیدؓ بن عمیر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ عند الرکوع واذا رفع رأسہ

حضرات عمرؓ۔ ابوہریرہؓ جابرؓ بن عبداللہ عبیدؓ بن عمیرؓ (اپنے باپ سے) ابن عباسؓ ابوموسیٰؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آپ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۴) سنن ابن ماجہ (بہ طریق سوا) و مسند امام احمدؒ صحیح بخاریؒ سنن ابی داودؒ وجامع ترمذیؒ سنن نسائی اور منتقی ابن جارود میں ہے۔

عن ابی حمید الساعدی قال سمعتہ وہو فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدہم ابو قتادہ بن ربعی قال انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم قال اللہ اکبر واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فاعتدل فاذا قام من الثنتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما صنع حین افتتح الصلوٰۃ۔

ابوحمیدؓ ساعدی سے روایت ہے۔ محمد بن عمرو بن عطاء نے کہا۔ میں نے ان سے سنا اسوقت جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں میں بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک ابوقتادہ بھی تھے۔ غرض ابوحمیدؓ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب رکوع کا قصد کرتے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ انکو مونڈھوں کے برابر کر دیتے۔ جیسے شروع نماز میں کیا تھا۔

باقی باقی

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

(از مولوی احمد الدین صاحب شاہجہانپوری)

حدیث ہذا میں دو امر قابل غور ہیں۔ ایک تو محل کی تشریح کہ اکذب الحدیث کا ظن پر حمل گو صحیح ہے مگر اس حمل میں نکتہ کیا۔ دوسرے ظن کے اکذب الحدیث ہونے کی تنقیح اور اکذبیت کی توضیح۔ حمل کی صحت کے متعلق تو بعض حضرات نے کچھ لکھا ہے جسکو ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا علیحدہ پھر اسپر زور دینا مناسب نہیں ہاں اتنا عرض کرنا مناسب ہے کہ جیسے حدیث مذکور میں فعل قلب کو محمول علیہ بنایا گیا۔ اور فعل جوارح کو محمول بہ۔ ایسے ہی دوسری حدیث میں اسی کا عکس ہی آیا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا فان الکذب ریبۃ۔ اس حدیث میں ریبہ فعل قلب ہے۔ جو کہ محمول بہ ہے۔ فعل

جوارح کذب پر ہے۔ علی ہذا غور کرنے سے اور بھی اس قسم کی بہت سی مثالیں مل سکیں گی۔ صحت حمل میں تو کوئی مناقشہ نہ رہا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں سر کیا ہے کہ حضور نے ایسا کہا۔ واضح رہے کہ محمول علیہ ذات کے مرتبے میں ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس کا اظہر ہونا ضروری امر ہے۔ حضور پر نور نے ظن کو محمول علیہ بنا کر اشارہ کر دیا کہ جس کو تم اجلی واظہر کذب کی نسبت کم جانتے ہو۔ یہ تو کذب سے بھی اخبث اور خبیث ہونے میں روشن تر ہے جیسے کذب سے ہر فرد بشر متنفر ہے۔ علی ہذا ظن سے بدرجہ اولیٰ تنفر و گریز چاہئے۔ اور چونکہ ظن باطنی امراض اور پوشیدہ ڈاکوؤں کی طرح انسان کے لئے نہایت ہی مضر ہے۔ لہذا اوسکو اکذب الحدیث فرمایا اور یہ بھی ہے کہ بدگمانی نفاق یا نفاق کا شعبہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نفاق ایمان کا بیخ کن عدو ہے بنا بریں حضرت نے بدگمانی کو کذب سے بھی ابتر جانا۔ اور اکذب الحدیث فرما کر اس سے اجتناب کی تاکید فرمائی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسا نفاق فعل قلب پر کذب فعل جوارح کو آیہ ان المنافقین لکاذبون میں حمل کیا۔ ایسے ہی یہاں بھی ہے۔ اکثر فسادات اور حسد و بغض کی جڑ ظن ہی کو تصور کرنا چاہیئے۔ اور اسی نیک بخت بدگمانی نے ہزاروں کو تباہ کیا۔ خاصکر اہل علم اور حفاظ قرآن کو اس میں بہت ہی حصہ ملا۔ اپنے ہم جنس کے فروغ کو دیکھکر بلکہ صورت ہی کو دیکھکر بدگمانی کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور اس کے عیوب کے تجسس میں ہر طرح سے متوجہ ہوئے اگر کچھ نہ ملا۔ تو جاہل بے علم تو ضرور ہی کہدیا۔ اگر اس سے بھی کام نہ چلا۔ تو دوسرا رخ بدلا کہ اسکو خفیہ دہریہ اور بے دین کا خطاب دیا۔ غرض جب تک کوئی حکم نہ لگا لیں گے چین نہیں۔ سچ ہے ؎

لیا عقل و دین سے نہ کچھ کام انہوں نے
کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے

یہ تجسس عیوب کا اور حکم تکفیر یا دہریہ ہونے کا کیوں لگایا گیا۔ اس وجہ سے کہ ہمارے ہم جنس کی خوش بیانی خوش الحانی سنکر اور عمدہ تقریر تحریر دیکھکر ہم سے کوئی بڑھ نہ جائے۔ اور ہماری عزت میں تذلل واقع نہ ہو۔ اور ہماری آؤ بھگت میں کسی قسم کا نقصان پیش نہ آئے یا ہمارے تعصب سے ہمکو کوئی علیحدہ کر دیگا اس بدگمانی نے اپنے ہم جنس ہم مذہب ہم پیشہ بھائی پر یہ عنایت کی۔ کہ اسپر افترا بھی کیا۔ جھوٹ بھی بولا۔ اسکی حقارت اور ذلت کے بھی مرتکب ہوئے۔ اور اپنے غرور اور انا خیر کا ثبوت دیا۔ غرض یہ سب کچھ بدگمانی نے کر دیا۔ نہ اپنے جاہ و جلال کا خیال ہوتا۔ نہ یہ بدگمانی کے شرر سے اٹھتے۔ اگر مجھے طوالت کلام کا خوف اور من ستر ستره الله کا لحاظ نہ ہوتا۔ تو میں نام بنام مع تاریخ وسنہ ان حضرات کا ذکر کرتا جن سے میری ملاقات ہوئی۔ اور بچشم خود انکی بداخلاقی اور بدگمانی کو دیکھا۔

مولوی لوگو۔ اس حدیث کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے۔ اور آیہ وفی انفسکم افلا تبصرون کو پڑھتے ہوئے ذرا اپنے حال پر بھی نظر کرتے جانا ؎

تمہیں یہ ٹھہرا ہے اے رفیقو مذاب اپنی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

ہم تہ دل سے مولانا ابوالوفا کے لئے دست بدعا ہیں کہ اللہ آپکی عمر میں برکت کرے۔ ایسے مسائل پیش کرکے علماء کرام کو انکی غفلت پر متنبہ کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں کے دلائل و رذائل کی بیخ کنی و تشریح انہیں کے ہاتھوں کرتے ہیں۔ شاباش مولانا ؎

عمرت دراز باد تا دور مشتری
باز تو بہر نو رسیم تو از عمر بہرہ وری

میرے دوست ؎

من نہ کردم شما حذر بکنید

(احمد الدین)

ایاکم والظن

جناب مولانا ابوالوفا صاحب کے حل کا سوال جو اس حدیث کے متعلق ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب ان دو جملوں سے ہو جاتا ہے۔ کہ حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حدیث نفسی دوسرے حدیث لفظی۔ اور یہ تقسیم کتب عقاید میں مسلمات سے ہے۔ اور اس کی بحث شرح تہذیب وشروح مسلم وغیرہ میں جا بجا مذکور ہے۔ گو ضمناً ہی سہی بولا کرتے ہیں حدیث النفس یا ما لم یحدث به نفسه اخطل کا یہ شعر کافی ہے۔ اس لئے دیگر کتب کی عبارت پیش کرنے کی حاجت نہیں ؎

ان الکلام لفی الفؤاد وانما
جعل الکلام علی الفؤاد دلیلا

دیکھئے تصدیق ظن وہم وغیرہ کلام نفسی یا حدیث نفسی کے قسم میں شمار کئے گئے ہیں۔ پس آنجناب غور فرمائیں کہ آپکا اعتراض یا سوال اس بنا پر ہے کہ آپنے اکذب الحدیث میں حدیث سے کلام لفظی مراد لیا ہے۔ اور اس کے مراد ہونے میں کلام ہے۔ اور کلام نفسی یا حدیث نفسی مراد ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ پس جس شق پر اعتراض ہے۔ وہ مراد نہیں اور جو مراد ہے اوسپر اعتراض نہیں۔ ولعل قول کلفنیه لانما هذا ما حدث به نفسي والله اعلم (عبدالسلام مبارکپوری از مبارکپور)

(۱) یہ جملہ ایاکم والظن موقع تحذیر میں واقع ہوا جیسے ایاک والاسد یا حدیث شریف میں وارد ہوا ایاکم ومحدثات الامور یا فرمایا۔ ایاکم وکرائم اموال الناس یا اتق دعوة المظلوم۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جنس ظن ہی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آگے اس کی علت بھی اسی عام لفظ میں فرمائی گئی۔ فان الظن اکذب الحدیث حالانکہ کلام اللہ میں فرمایا گیا۔ فاجتنبوا کثیرا من الظن اور علت میں فرمایا گیا۔ ان بعض الظن اثم۔ پہلی جگہ بزیادت لفظ کثیرا اور دوسری جگہ بزیادة لفظ بعض وارد ہوا۔ پس بظاہر حدیث و آیت میں تخالف ہے

(۲) دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ موقع تعلیل میں فرمایا گیا فان الظن اکذب الحدیث بصیغہ تفضیل ہیں۔ یہ تفضیل کس پر ہے۔ اور کیونکر ہے۔ کیونکہ بعض الظن کا گناہ ہونا یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ لیکن مطلق ظن یعنے جنس ظن کا تمام حدیثوں سے اکذب ہونا غیر ظاہر ہے

(۳) تیسرا امر یہ ہے کہ ایاکم والظن۔ فان الظن اکذب الحدیث میں ظن کا لفظ مکرر واقع ہے۔ اور دونوں جگہ معرف باللام ہے پس یہ لام موقع تحذیر اور موقع تعلیل میں بظاہر جنس کا معلوم ہوتا ہے۔ (عبدالسلام از مبارکپور)

فتاوے

س نمبر ۶۰۔ فقہ محمدیہ میں ہے۔ کہ نہیں آئی اندازہ میں تھوڑے اور بہت حیض کی ایسی دلیل کے قائم ہو سکا جو اوس کے تحت ہی طرح پاک ہونے کی مدت میں بھی کوئی دلیل نہیں آئی۔ یہ مسئلہ کتب فقہ شرح وقایہ ہدایہ وغیرہ سے بالکل خلاف ہے۔ میں اپنی ناقص عقل سے مسئلہ فقہ محمدیہ یوں سمجھتا ہوں۔ ایک روز اگر خون آوے وہ بھی حیض اور مہینے بھر اگر خون آوے وہ بھی حیض۔ اب اس فقرہ کا مطلب جیسا ہو۔ ولیسا سمجھا دیجئے۔

زبیدہ کو پہلی تاریخ سے حیض شروع ہوا۔ ۹ تاریخ تک رہا۔ اگر چند بکر گیارہ کو پھر آ گیا۔ خاکسار اس مسئلہ میں یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ زبیدہ دس گیارہ کو صوم صلوۃ ادا کرے یا نہیں (ملا محمد بشیر)

ج نمبر ۶۰۔ حنفیہ کے نزدیک بموجب ایک حدیث کے حیض کی اقل اور اکثر مدت محدود ہے۔ مگر جس حدیث کی بنا پر یہ حد مقرر کرتے ہیں۔ وہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے فقہ محمدی والے نے لکھا ہے۔ کہ حد کوئی نہیں۔ ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض اس بنا پر زبیدہ صرف دس تاریخ کو صوم وصلوۃ کرے گیارہ کو حیض شمار کرے۔ (۳۰ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶۱۔ مشرک دھوبی نے کلپ چڑھا کر کپڑے کو دیا۔ اور گمان غالب ہے۔ کہ بد احتیاطی سے کلپ بچا یا گیا ہوگا۔ اس صورت میں کپڑے کو استعمال میں لانا کیسا ہے۔ (ملا محمد بشیر ریاست جاورہ)

ج نمبر ۶۱۔ گمان غالب ناپاکی کا ہے۔ تو اوس کپڑے کا استعمال کرنا درست نہیں۔ یا تو ایسے دھوبی سے دھلائے نہیں۔ یا اوس کے طریق دھلائی کی تحقیق کر کے تسلی کر لے۔

س نمبر ۶۲۔ ایک شخص جس کا مال بالکل حرام ہے اوس کی مزدوری کر کے اجرت لینا جائز ہے۔ یا نہیں (شیخ گلو از شہر سلطانپور)

ج نمبر ۶۲۔ حرام کمائی والے کی مزدوری کر کے اگر حرام مال ہی ملے۔ تو جائز نہیں۔ اگر اوس کی آمدنی کے ذریعے متعدد ہیں۔ تو جائز ہے۔

س نمبر ۶۳۔ اگر بقر عید کے علاوہ قربانی کی جاوے تو وہ نفلی ثواب ہوگا یا کیسا (ایضاً)

ج نمبر ۶۳۔ بطور صدقہ کے جائز ہے۔ قربانی اوسکا نام نہ ہوگا۔

س نمبر ۶۴۔ سنی المذہب اہل شیعہ کو ثواب رسانی کر سکتے ہیں یا نہیں۔ (ر ر)

ج نمبر ۶۴۔ ثواب رسانی جائز ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ میت بوجہ کسی بد اعتقادی کے ثواب کی اہل نہ ہو۔

س نمبر ۶۵۔ سنی المذہب کو نماز فرض میں اہل شیعہ و مرزائیوں کی اقتدا جائز ہے یا نہیں (ر ر)

ج نمبر ۶۵۔ بموجب حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم ایسے لوگوں کو امام بنانا جائز نہیں۔ اگر کہیں جماعت ہو رہی ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ملجانا جائز ہے۔

س نمبر ۶۶۔ سانڈ جو اہل ہنود اپنے بزرگوں کے نام سے چھوڑتے ہیں۔ اون کا کھانا جائز ہے یا نہیں (ر ر)

ج نمبر ۶۶۔ سانڈ مذکور اگر غیر اللہ کے تقرب میں ہیں تو اون کا کھانا بحکم آیت ما اهل به لغير الله حرام ہے۔

س نمبر ۶۷۔ کسی عالم سنی المذہب کی درایت تمامی صحابہ کے درایت کے خلاف ہو۔ تو قابل عمل ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو صحت کی کیا دلیل ہے

ج نمبر ۶۷۔ صحابہ کی درایت خصوصاً تمامی صحابہ کی درایت جب تک کسی نص کے خلاف نہ ہو۔ تمام امت سے مقدم ہے۔ رسالہ اتباع سلف ص ۳۷ ملاحظہ ہو۔

س نمبر ۶۸۔ سر الشہادتین کے حاشیہ پر تحریر ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد کا جب سر کٹا تو ایک سانپ دہن سے گھسکر ناک سے نکلگیا۔ یہ روایت صحیح ہے یا کیسی۔ اور شہادت کے واقع میں کون کتاب معتبر ہے (ر ر)

ج نمبر ۶۸۔ یہ روایت میری نظر میں کسی معتبر روایت سے نہیں گذری۔

س نمبر ۶۹۔ جنت کا وجود آسمان پر ہے یا زمین پر (ر ر)

ج نمبر ۶۹۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے قیامت کے روز جو جنت ہوگی۔ وہ زمین پر ہوگی الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ - ۲ر داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۷۰۔ جواب بالذکر جو کسی آیہ کریمہ کے پیچھے دیا جاتا ہے۔ جیسا فمن یاتیکم بماء معین پڑھکر الله ربنا ورب العلمين - اليس ذلك بقادر على ان يحيى الموتى پڑھکر بلى. سبح اسم ربك الاعلى پڑھکر سبحان ربي الاعلى - اليس الله باحكم الحاكمين پڑھکر بلى وانا على ذلك من الشاهدين وغیرہ یہ امام اور ماموم یا قاری و سامع دونوں کے لئے حدیث صحیح سے ثابت ہے یا امام ہی کے لئے اگر ماموم یا سامع کے لئے بھی کسی حدیث صحیح سے صراحتاً ثابت ہوتا ہو۔ تو براہ عنایت وہ حدیث شریف بعینہ تحریر فرما کر ممنون فرمادیں۔ (خاکسار عبد العزیز از شہر سریگنج)

ج نمبر ۷۰۔ حدیث شریف میں من قرأ کا لفظ آیا ہے یعنی جو پڑھے۔ وہی جواب دے البتہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ سورہ الرحمٰن پڑھی اور صحابہ کو فرمایا۔ کہ تم سے جنوں نے اچھا جواب دیا تھا جنوں نے کہا تھا۔ لا بشيء من نعمك ربنا نكذب ولك الحمد اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سننے والے بھی جواب دیں تو موجب ثواب ہے۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۷۱۔ رنگ سرخ۔ گلابی۔ زرد۔ سبز وغیرہ پختہ وخام ولایتی آتا ہے۔ اوس کے رنگے ہوئے کپڑے کو زیب تن کر کے نماز پڑھنا۔ یا پختہ رنگ سے رنگے ہوئے پر جائز ہے۔ یا پختہ و خام دونوں پر۔ اور آیا عورت کو جائز ہے۔ یا عورت مرد۔ دونوں کو (محمد حسین رمضانپور)

ج نمبر ۷۱۔ بحکم حدیث شریف اتركوا ما تركتكم۔ جب تک شرع سے منع منصوص نہ ہو۔ جائز ہے۔ مرد۔ عورت سب کو جائز ہے

متفرقات

مولانا ابو الوفا صاحب اخبار ہذا اور آئندہ دو جزوی کے اخبار کے مضامین مرتب فرما کر گورکھپور کے اسلامیہ جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ اخبار انکی عدم موجودگی ہی میں لکھا گیا اور چھپا ہے۔ اس لئے اس اثنا میں اگر کسی ایسے کام کی جو ان سے متعلق ہو تعمیل و تکمیل نہ ہو سکے۔ تو ناظرین معذور سمجھیں۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ از محبوب حسین صاحب ڈیلہ ۲ ار فنڈ نے فنڈ ۲ر وصول ہوئے۔ بقایا سابقہ ۳۰ر کل ۳۲ر

افسوسناک موت کہ گذشتہ ہفتہ ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب کی وفات کی خبر ایسے وقت میں موصول ہوئی جبکہ کاپیاں پریس میں جا چکی تھیں۔ ڈاکٹر مرحوم کی وفات سے جو صدمہ اہل حدیث جماعت کو پہنچا ہے۔ محتاج بیان نہیں جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اسی وفات کی خبر کی اطلاع دیتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' پشاور سے سید محمد بن ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب نے خبر دی ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آہ! میرے لئے پشاور کی لائن ٹوٹ گئی۔ اس کا چراغ گل ہو گیا۔ اور میں ڈاکٹر صاحب کے دیکھنے سے محروم۔ مرحوم پرانے اہلحدیث زمانہ کے سرد وگرم چشیدہ۔ کارآزمودہ نامور علماء کے صحبت یافتہ۔ اور اونکی تحریر وتقریروں سے دلچسپی رکھنے والے تھے۔ تین لڑکے اور تین لڑکیاں اولاد تھی۔ تینوں لڑکیاں قرآن شریف کی حافظ۔ سب سے چھوٹی لڑکی چند سال ہوئے۔ انکی زندگی میں فوت ہو گئی تھی۔ مرحوم کے علمی مضامین سمجھنہ سند۔ اشاعۃ السنہ (سفیر سند) اور اہلحدیث میں اکثر نکلتے رہے ہیں۔ وہ ایک باغذاق صحیح الفطرت سلیم المزاج۔ علم دوست۔ موحد۔ متبع سنت تھے خاکسار سے ایک خاص انس اور شغف تھا۔ افسوس ہم ان کا غم کھانے کے لئے پیچھے رہ گئے اچھا خدا تعالے انکو اپنی رحمت میں جگہ دے۔ ان کا ماتم صرف ان کے خاندان کے لوگوں کو نہیں بلکہ سب اہلحدیثوں کو ہے۔ وہ ایک با مروت صاحب سخاوت شخص تھے۔ اور رقم خرچ خرچ کر دوسروں کو حلقہ اتباع حدیث میں لانے والے۔ میں ان کے اوصاف گننے سے قاصر ہوں۔ خدا تعالے ان سے نیک برتاؤ کرے۔ وہ سب کے علانیہ وپوشیدہ سے واقف ہے۔ سب اہلحدیث جنازہ غائبانہ سے ممنون فرمائیں

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی

افسوس کہ مفتی محمد فدا خاں صاحب پشاوری بھی فوت ہو گئے۔ مرحوم ایک با اخلاق آدمی تھے جلسہ کانفرنس کے لئے آپنے مکان عطا فرمایا تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

حافظ محمد حسین صاحب جناب مولوی عبدالرحمن خانصاحب قاضی ہیڈ ورڈ دفر نجراکس، کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔

انتقال پرملال کہ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی نے اپنے لخت جگر مولوی حکیم عبدالجبار صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر دی ہے۔ مرحوم نوجوان۔ صالح تھے۔ ان کے انتقال سے جو جناب حافظ صاحب کو صدمہ پہنچا ہے۔ وہ نہایت رنجدہ ہے۔ لائق بیٹوں کا پرورش پانا اور پھر والدین کو داغ مفارقت دے جانا ایک ایسا دلخراش سانحہ ہے۔ کہ جس کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالے آپکو صبر دے۔ ہم آپ کے اس رنج میں شریک ہیں۔ اور مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

ناظرین سے التماس ہے۔ کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دعاء صبر

دوا اور دعا کے خواستگار اس حقر کے دینی محبوں سے ایک شخص کو چھ سات سال سے درد شکم کا عارضہ لاحق ہے پہلے تو یہ درد پس پانچ مہینے کے بعد اٹھا کرتا تھا۔ بعدازاں دو مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد اٹھنے لگا۔ لیکن اب درد ہر روز اٹھتا ہے۔ پیٹ میں سخت پیچ محسوس ہوتا ہے جس سے مریض بالکل بیتاب ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے۔ اس وقت اس کی حالت بہت ہی ردی ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کے دفعیہ کے لئے پیہم بہت سے علاج کئے گئے۔ لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے محب کی ایک لڑکی جس کی عمر اب ڈھائی سال کی ہے۔ اپنے پاؤں سے نہیں چل سکتی۔ اس کے دونوں پاؤں گویا کہ بالکل لنجے ہیں۔ دونوں پاؤں میں طاقت رفتار ذرا بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹری علاج کئے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اس لئے یا حقر حکیم صاحبوں کی خدمات میں کمال انکسار کے ساتھ التماس کرتا ہے۔ کہ کوئی صاحب ازراہ ہمدردی دونوں مریضوں کے لئے مجرب اور نافع نسخے تجویز فرما کر اخبار اہلحدیث امرتسر میں مشتہر فرما کر مشکور فرما دیں۔ اور نیز دونوں کے مرض کے دفعیہ کی دعا کریں

الملتمس احقر العباد عبدالرؤف از امراؤتی ملک برار دکن

دوا دینے کو طیار ہوں اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۲ محرم بجواب سوال طبی عیسٰے میاں صاحب کی اطلاع دیں کہ میں انکو اس شرط پر دوا دینے کو طیار ہوں۔ کہ آپ مہربانی کر کے دو غریب نادار اماماں مسجد کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا کے مجکو بذریعہ اخبار یا خط اطلاع دیں۔ ایڈیٹر صاحب کی تصدیق پر میں دوائی ارسال کر دونگا۔

انشاء اللہ ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی صحت حاصل ہوگی۔ آپ کو یہ شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے۔ کہ آپکے نخاعی اعصاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ اور مادہ غلیظ ہو کر منجمد ہو گیا ہے۔ جب تک تحلیل نہ ہوگا آرام نہیں ہوگا میں آپ کو مجرب دوائی روانہ کر دونگا آپ صحت پانے کے بعد بطور شکریہ دو پرچہ اخبار مستحقین کے نام جاری کرا دیں۔

خاکسار نور الدین حکیم حاذق لاہور

(محمدیہ داخانہ)

انتخاب اخبار

نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضور وائسرائے کے صاحبزادہ لفٹنٹ ہارڈنگ زخموں سے انتقال کر گئے۔

قیصر جرمنی تندرست ہو کر پھر میدان جنگ کو چلا گیا ہے۔

جرمن جنگی جہازوں نے جو سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وہیٹی (واقعہ انگلستان) پر گولہ باری کی تھی اس سے نقصان جان کے علاوہ ۲۲ لاکھ روپے کا مالی نقصان بھی ہوا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکاربرو۔ ہارٹل پول اور وہیٹی پر حملہ کرنے سے جرمنوں کی غرض یہ تھی۔ کہ انگریزی جنگی جہاز ادھر آئیں۔ اور ان سرنگوں سے جو اس طرف جرمنوں نے بچھا رکھی ہیں تباہ ہو جائیں۔

گورنمنٹ انگریزی نے خدیو مصر عباس حلمی پاشا کو تخت مصر سے علیحدہ کر کے انکی جگہ ان کے چچا حسین پاشا کو سلطان مصر بنا دیا ہے۔

خدیو عباس حلمی پاشا کی علیحدگی کی وجہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس نے ترکوں اور جرمنوں سے ملکر انگریزوں کے خلاف سازش کی

مشرقی میدان جنگ میں جرمن اور آسٹروی فوجیں روسی فوجوں کے ساتھ نہایت خونریز جنگ میں مصروف ہیں۔

روسیوں کو اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔ لیکن روسیوں کا دعوےٰ ہے کہ ان کی اس پسپائی سے انکی حالت بہتر ہو گئی ہے

اخبار لنڈن ٹائمز کی رائے میں روسیوں کی اس پسپائی اور سخت خونریز جنگ میں مصروفیت کے باعث کراکو کے محاصرہ اور سلیشیا پر حملہ کو کسیقدر دور زمانہ پر ڈال دیا ہے

روسیوں کا دعوےٰ ہے کہ انہوں نے گلیشیا میں آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روکدی ہے۔ اور آسٹروی قلعہ پرزمسل کی فوجوں نے روسی فوج پر حملہ کر کے ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے ارادہ میں ناکامی رہی

روسی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے جرمنوں کو دریائے بزورا اور آسٹروی فوج کو دریائے نیدا پر شکست دی۔

ایک اطالوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سرویہ سے جو بچی کھچی آسٹروی فوج واپس آسٹریا آئی ہے اس کے پاس نہ کوئی توپ ہے نہ ہی بندوق

آسٹریا کی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ سرویہ میں آسٹروی فوج کو اس لئے شکست ہوئی ہے۔ کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے فوج کو سامان کا پہنچانا محال ہو گیا تھا۔

آسٹروی فوج کا سپہ سالار جنرل پوٹیورک بوجہ علالت مستعفی ہو گیا ہے۔ اور اسکی جگہ آرچ ڈیوک یوجین کا تقرر ہوا ہے۔

ٹریسٹ (آسٹریا) کا امریکن قونصل اطلاع دیتا ہے کہ آسٹریا میں اسوقت ۴۸ کلکتہ اور ۶ بمبئی کے اسیران جنگ موجود ہیں۔ ان سے اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اور مذہبی جذبات کا پاس و ادب ملحوظ رکھا جاتا ہے اکثر قیدی مسلمان ہیں۔ گورنمنٹ آسٹریا ان کو زندہ بھیڑیں دیتی ہے جن کو وہ خود ذبح کر کے کھانا کھاتے ہیں۔ چاول اور روٹی ان کے لئے بکثرت مہیا کی جاتی ہے

ایک امریکن جو برلن سے آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی میں زیر آب چلنے والی کشتیوں پر بڑا بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ بڑی سرعت سے تیار کی جا رہی ہیں تاکہ بحری جنگ میں کام آئیں

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے کارخانہ جہاز سازی میں جو جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ان پر گیارہ ہزار آدمی رات دن کام کرتے ہیں تاکہ تین ماہ میں وہ تیار ہو کر محکمہ بحر کے حوالہ کر دیئے جائیں

ہالینڈ کے رستہ سے خبر پہنچی ہے۔ کہ جرمنی میں صرف دو ہفتہ کے لئے کارتوس رہ گئے ہیں

جرمنی میں کارتوس بنانے کے لئے تانبا نہیں ملتا اس لئے جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ انگلستان میں جس قیمت پر تانبا بکتا ہے اس سے دگنی قیمت پر بھی جہاں سے دستیاب ہو سکے تانبا خرید لیا جائے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ بصرہ سے تجارت کھل گئی ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہوں نے بدھ کی رات کو ایک بہت بڑی جرمن فوج کو شکست دیکر ایک جرمن رجمنٹ کا صفایا کر دیا

امسٹرڈم (ہالینڈ) کے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ متحدہ سپاہ نے مقامات لومبرٹسائڈ سینٹ جارجز۔ ویسٹنڈ۔ بکس شوٹ۔ نینگ مارک بیشڈل اور مورسلیڈ پر قبضہ کر لیا ہے

فرانس کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ متحدہ افواج قابل اطمینان طریقہ سے پیشقدمی کر رہی ہیں

لنڈن میں جو ہندوستانی سپاہی زخمی صحتیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے۔ کہ میدان جنگ میں جانے سے پیشتر انہیں لنڈن کی سیر کر لینے دی جائے۔

امریکہ کا جہاز ٹینسی سکندریہ سے روانہ ہونے والا تھا۔ لیکن ساحل شام پر جنگی کارروائیوں کا نشوونما دیکھکر اس نے اپنی روانگی ملتوی کر دیا ہے

جنوب مغربی جرمن افریقہ کی فوج نے پھر پرتگال کے افریقی علاقہ انگولا پر حملہ کیا ہے جس پر گورنمنٹ پرتگال نے اعلان کیا ہے کہ وہ انگلستان کی تائید میں جنگ میں حصہ لینے کو تیار ہے

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ وان کے قریب ان کی ترکوں سے جنگ ہو رہی ہے

فرانسیسی پارلیمنٹ کا ۲۲ دسمبر کو پیرس میں اجلاس ہوا۔

فرانسیسی گورنمنٹ بورڈو سے پھر پیرس میں واپس آگئی ہے

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ ہم ہنوز منزل مقصود سے بہت دور ہیں۔ بے تین سلطنتوں میں سے اگر ہمارے خلاف ہیں۔ ایک اور بڑی سلطنت اور مشرق کی دو جنگجو قومیں دشمنوں کے ساتھ شامل ہونے والی ہیں

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جوان یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ روپے دو چھٹانک ۲۳ روپے پاؤ بختہ ۴۵ روپے مع محصول وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرماویں

۵ دسمبر ۱۹۱۵ء

جناب صاحبزادہ صاحب موضع جگلپور ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی گئی تھی معاف فرمائیے آپکی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابلقدر ہے مہربانی کرکے اب آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلیو بہت جلد بنام مولانا عبدالستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ۔۔۔۔ روانہ کریں۔ غالباً آپکو خیال ہوگا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں

۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی

حضرت مولانا اسمعیل شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے نادر حالات سوانحات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوتی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے حصہ میں آگیا۔ اور جناب مستجاب الدعوات ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہوجاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں۔ جو حج پر گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہوگئے۔ والا ارشد و بطیب خاطر مسلمان ہوئے۔ اسی ضمن میں مولانا اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالحی کے بھی مذکور ہیں۔ جو نہایت دلچسپ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں

اصلی قیمت دو روپے ؏ رعایتی ڈیڑھ روپیہ ؏

قسطنطنیہ قسطنطنیہ نہ صرف زمانہ حال کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت کا پایہ تخت ہے بلکہ دنیا بھر میں خوبصورت شہر ہے۔ یورپ و ایشیا کی قدیم تاریخی اور صنعتی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اس شہر کے مفصل حالات۔ قابل دید عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین ترک بازاروں محلوں وغیرہ کے درج ہیں۔ قسطنطنیہ کے متعلق ہر قسم کی سیر اور کامل واقفیت گھر بیٹھے کرلو۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲

فتح قسطنطنیہ یعنی سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی باعث ترکوں کے اعلےٰ فوجی نظام فتح کے پیشتر کے حالات و کوائف ترکوں اور یونانیوں کے عہد و پیمان۔ صلح کی کوشش اور جنگ کی تیاریاں محصورین اور محاصرین کی صف آرائیاں۔ آخری عیسائی بادشاہ کے کارنامے اور رقت انگیز حالات سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی خصلت کے موازنات۔ اصلی قیمت ۱۴ رعایتی ۱۰

تاریخ عرب ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے اس میں عرب کی بحری و بری تاریخ کے مفصل حالات مذکور ہیں اصلی عہ رعایتی ۱۴

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست اسلامی سلطنت المراکش یا مغرب الاقصےٰ کی مفصل تاریخ۔ رقت انگیز مناظر۔ قیمت عہ رعایتی ۱۲

تاریخ ٹیونس و طرابلس شمالی افریقہ کی یہ ہر دو نامور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ بحری بری بلاغت اور عظمت حاصل کرچکی ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ قیمت ۱۲ رعایتی ۱۰

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشمیری کٹڑہ ملکھا امرتسر

اسلام اور علمائے فرنگ۔ اسلام کی صداقت و فضیلت پر علمائے یورپ کی رائیں ۳

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر علیخاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دست میں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا۔ جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جنکے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جنکی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں جو حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنونا ہوگئے۔ جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پونے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرمائیے قیمت علاوہ محصولڈاک ـــــ ع

ملنے کا پتہ

مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

کتاب خیر الاسلام تائید زینت الاسلام پنجابی نظم

ایک کم فہم بدعتی ملا نے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا۔ اس رد کی تردید میں یہ کتاب ۱۶ صفحات میں بتقطیع ۲۲×۲۹ طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت صرف ۸/ بلا محصول ہے بدعات مروجہ کا خوب قلع قمع کیا گیا شائقین سنت نبوی پتہ ذیل سے طلب فرما دیں

خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور رقت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عصہ طلا۔ اسکے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۵ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اسکے استعمال سے عمر درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے قیمت صرف عہ

تپ لرزہ۔ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲/

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی شیشی

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

سرمہ آسمانی

داؤدی شفاخانہ

یہ سرمہ آنکھ کی تمام تر بیماریوں میں اکسیر ہے کمزوری پانی جانا۔ نزول الماء کا خوف۔ جالا کدورت۔ غبار یا جلد جلد دکھنے آجانا۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ سب میں بفضلہ تعالیٰ حکمی ہے۔ قیمت مع محصولڈاک فی تولہ عـــہ ان رجسٹرڈ

(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ علاج و طبع اور قبض وغیرہ کا حال بتلا کر کوئی خوراکی دوا بھی خاصکر کرنا چاہیے دیگر شفاخانہ ہذا میں جملہ امراض کیلئے اور ادویہ کے بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے

ابو داؤد عبد اللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی مالک داؤدی شفاخانہ بہاولپور

شائقو دوڑو جلد خبر لو

لوٹو دو جہان حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت

یکم صفر ۱۳۳۳ھ سے آخر ربیع الآخر تک

صحیح بخاری مترجم محشی شدہ ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت مجلد کی عہ غیر مجلد عـــہ

پارہ اول صحیح مسلم ـ مترجم محشی شدہ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵/ رعایتی ۴/

زہد الانسان ـ منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت ۳/ رعایتی ۲/

پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالیں کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی۔ محصولڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر فیروز پور دروازہ ملتانی

الانصاف فی حقوق الاحناف ـ احناف کے جواب میں قیمت ۳/

البرہان العجائب ـ فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۲/

اے گائڈ ٹو پرشین عربک رولس اینڈ ایلوریز اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور انگریزی درج ہے سکولوں اور کالج کے طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے ۱۰/

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تحققات جدیدہ در امراض شدیدہ ـ ۳/

ملنے کا پتہ ڈاکٹر حسن انچارج شفاخانہ ڈاک کٹھیاں امرتسر

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۹۸ ۲۳۳ کو جناب محمد اسمٰعیل صاحب خیاط موتی مسجد شہر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور نا پسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

نمبر جلد (۱۲)

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
روساء و جاگیرداران سے ؍؍ ...
عام خریداران سے ...
؍؍ ؍؍ ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس
؍؍ ؍؍ ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۸ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

(اہلحدیث)

بابت حدیث ترک صلوٰۃ

شکر کا مقام ہے کہ اہلحدیث کے ناظرین اس قسم کے مذاکرات کو پسند کرتے ہیں۔ پہلا مذاکرہ ختم ہوا۔ دوسرا جاری ہے۔ میعاد ہر مذاکرہ کی تاریخ اشاعت سے دو ماہ تک مقرر ہے۔ آج تیسرا مذاکرہ اس لئے جاری کیا جاتا ہے کہ اہل علم کو فراغت نہ رہے۔ اور وہ علمی شغل میں لگے رہیں۔ جیسے وہ زبان سے اشاعت علوم کرتے ہیں قلم سے بھی کریں۔

اس قسم کے مذاکرات کی تخصیص کوئی اڈیٹر کی ذات خاص سے نہیں۔ بلکہ جیسا کئی ایک مرتبہ اعلان ہوا ہے کہ اخبار قوم کا ہے۔ قوم ہی اس کی مالک ہے۔ اور یہ قوم کی آراء کا آئینہ ہے۔ ہر ایک فرد قوم اس کے ہر ایک نیک و بد میں شریک ہے۔ لہذا اور اہل علم بھی کسی مسئلہ کو مذاکرہ میں لانا چاہیں۔ تو بڑی خوشی سے لا سکتے ہیں۔ چنانچہ آج کے پرچہ میں مولوی ابراہیم صاحب کا ایک مضمون بصورت مذاکرہ درج ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ) [آدمی کے اور کفر کے درمیان ترک نماز ہے]

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے چھوڑنے سے آدمی کفر میں پہنچ جاتا ہے کیونکہ ان دونوں (آدمی اور کفر) کے درمیان ترک صلوٰۃ ہے جب نماز پڑھ لی۔ تو ترک نہ رہا۔ حالانکہ ترکِ نماز ہی دونوں کے مابین حائل تھا۔

اہل علم سے درخواست ہے۔ کہ اصل موضوع پر لکھا کریں۔ اس حدیث کے متعلق سوال صرف اس کے مفہوم سے ہے۔ اس سے نہیں کہ ترک نماز کفر ہے یا نہیں۔ اس لئے اصل موضوع ہی پر لکھنا چاہیئے

مذاکرہ علمیہ نمبر ۴

(اہلحدیث)

قابل توجہ علماء ابرار

متعلق نکاح زوجہ مفقود الخبر

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

جوں جوں لوگوں کے اخلاق و عادات بگڑتے جاتے ہیں تمدنی معاملات اور خانگی تعلقات کی صورت بھی بگڑتی جاتی ہے۔ دماغی روشنی اور علمی ترقی تو بیشک بہت ہے لیکن عملی حالت جس کا مدار قلبی صلاحیت پر ہے۔ بہت پستی میں ہے۔ خصوصاً مسلمان جنہوں نے زمانہ سازی و مصلحت بینی کے ساتھ ہی اپنی مذہبی حالت کو بھی کمزور کر دیا ہے۔ اخلاق میں بہت گر گئے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت کے مقاصد میں سے بڑا مقصد یہ قرار دیتے ہیں۔ کہ میں مکارم اخلاق کے پورا کرنے کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور نیز فرماتے ہیں خیرکم خیرکم لاھلہ (ترمذی) یعنے تم میں

گلزار احمدی پنجابی نظم میں معارج النبوت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ تین جلدیں۔ قیمت ... مینیجر

کا بہتر وہ ہے۔ جو اپنے اہل سے نیک سلوک کرتا ہے۔
اور نیز بقر عید کے دن مقام منٰی میں جو مجمع عام میں آپ کا آخری وعظ تھا۔ اس میں آپ نے فرمایا تھا۔ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا (بخاری) یعنی میری نصیحت کو جو عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے متعلق ہے۔ بدل قبول کرو۔

اور نیز فرمایا۔ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِہِمْ (ترمذی) یعنی کامل الایمان مومنوں میں سے وہ ہے۔ جو اخلاق میں اچھا ہو۔ اور تم میں کے بہتر وہ ہیں۔ جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہیں۔

اس تمہید کے بعد معروض ہے۔ کہ زمانہ کی ایسی بُری حالت کے وقت بعض ناعاقبت اندیش۔ بے غیرت۔ نااہل لوگ اپنی جوان بیویوں کو گھروں میں چھوڑ کر ایسے روپوش ہو جاتے ہیں۔ کہ نہ تو کبھی خرچ بھیجتے ہیں۔ اور نہ خط لکھتے ہیں۔ اور کسی ایسے دور و دراز علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ جہاں سے انکی کوئی بھی خبر زندگی یا موت کی نہیں آتی۔ اور بعض ان دوسرے علاقوں ہی میں نکاح کر کے وہیں کے ہو رہتے ہیں۔ ان کی کس مپرس بیویاں تنہائی اور فقر و فاقہ سے ایسی تنگ آجاتی ہیں کہ پناہ بخدا۔ بعض وقت عصمت کو بھی داغ لگ جاتا ہے اور بہت بُرے واقعات رُو دکھاتے ہیں۔ خاکسار کے پاس جسقدر معاملات بذریعہ عدالت یا بطور خود رجوع لاتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبری کے واقعات ہوتے ہیں۔ جس سے دل پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کے حق میں بہت کچھ فروگذاشت کرتے ہیں۔

اس بارے میں مذہب حنفی کا جو عام فتوے ہے خود متاخرین حنفیہ نے اس کی مشکلات کو تسلیم کر کے امام مالک رض کے فتوے پر فتوے دینا جائز قرار دیدیا ہے بلکہ علامہ عبدالحی صاحب مرحوم نے تو یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ از روئے تحقیق بھی امام مالک رض ہی کا مذہب قوی ہے۔ (عمدۃ الرعایہ) لیکن میں سچ کہتا ہوں۔ کہ زمانہ کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہے۔ اور میرے پاس ایسے واقعات بھی آئے ہیں۔ کہ ان میں چار سال بھی ایک ناقابل برداشت مدت دید نظر آتے۔ لہذا علمائے راسخین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حالات زمانہ پر نظر کر کے اور نصوص شرعیہ کو ملحوظ رکھکر اس مسئلہ پر نظر ڈالیں۔ کہ حضرت عمر رض کا یہ فتوے کہ "عورت چار سال کے انتظار کے بعد چار مہینے اور دس دن گذار کر نکاح ثانی کرلے"

فتوے دائمی تھا۔ یا بنا بر حالت زمانہ انتصادی تھا۔ کیا ہر واقعہ میں چار سال کی میعاد ضروری ہے یا مفوض ہے۔ الی رای الامام۔ اور موقوف ہے علی مصلحۃ الوقت۔ بینوا وتوجروا

اس میں کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا جس سے آنحضرت صلعم کا خصوصی حکم معلوم ہو جائے جہانتک میری نظر ہے۔ سب سے پہلا واقعہ حضرت تمیم داری کا ہے جس کی بیوی کی نسبت حضرت عمر فاروق رض نے ایسا حکمدیا۔ اس امر کا علم کہ حضرت عمر رض نے یہ حکم اپنے اجتہاد سے دیا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کہا۔ حضرت عمر رض ہی کو ہو گا لیکن اس کی تصریح آپ سے منقول نہیں۔ کہ آپ نے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا تھا۔ اور نہ کسی دیگر صحابی نے اس کی بابت کوئی حدیث سنائی۔ حضرت علی رض وغیرہ کا قول حضرت عمر رض کے قول سے مختلف ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ بھی منقول نہیں۔ ورنہ اختلاف اٹھ جاتا۔ اور یہ روایت دارقطنی جو حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ وہ باتفاق محدثین غیر ثابت وضعیف ہے (بلوغ وسبل) پس جب اس امر کی تصریح نہ قرآن مجید میں ہے۔ اور نہ زمانہ نبوی میں ایسا کوئی واقعہ ہوا۔ اور آثار صحابہ اور مذاہب مجتہدین اس میں مختلف ہیں۔ اور زمانہ سلف میں اس امر میں کسی ایک قول پر اجماع بھی نہیں ہوا۔ تو دلائل اربعہ میں سے صرف قیاس باقی رہ گیا۔ سو اس کی رو سے کسی خاص میعاد کا تقرر حکم شرعی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالےٰ نے زوجات کے متعلق فرمایا ہے۔ وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا (پ ۲ بقر) نیز فرمایا۔ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ (پ ۲ بقر) نیز فرمایا۔ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ ۴ نساء) نیز فرمایا فَتَذَرُوْھَا کَالْمُعَلَّقَۃِ (پ ۵ نساء) نیز فرمایا۔ وَبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ (پ ۵ نساء)

ان آیات سے امور ذیل ثابت ہوتے ہیں۔

الف۔ زوجات کے متعلق صرف دو صورتیں جائز ہیں۔ امساک بالمعروف یعنی نیک سلوک سے عورت کو گھر میں بسانا۔ یا تسریح باحسان۔ یعنی بغیر ضرر پہنچانے کے نیکو لی کے ساتھ چھوڑ دینا۔

ب۔ تیسری صورت معلقہ کی ہے۔ سو ممنوع ہے وہ یہ ہے۔ کہ نہ آباد کرے نہ آزاد کرے۔

ج۔ جس امساک میں عورت کو ضرر ہو۔ وہ ممنوع ہے۔

د۔ مرد کی قوامیت (سرداری) کے وجوہ میں سے ایک انفاق مال ہے۔

مفقود کی بیوی کا امساک پُر ضرر ہے۔ اس کی حالت معلقہ کی ہے۔ اس کے نفقہ کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے لہذا اسے مفقود کے حق میں دائمی طور پر بیٹھے رہنے کا حکم شریعت محمدی جو عین فطرت کے مطابق اور نہایت مناسب حالت اور با مصلحت اور آسان ہے نہیں دیسکتی۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالے نے زوجین کی آبادی میں عشرت بالمعروف مقصود رکھی ہے۔ اور ضرر کو پسند نہیں فرمایا۔ پس عورت کی حالت پر نظر کر کے محوق ضرر کا لحاظ ضروری ہے جس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں کی جا سکتی۔

چنانچہ عورت مرد کی خصومت کے وقت مرد کی عورت سے علیحدہ رہنے کی قسم کھا لینے میں زیادہ سے زیادہ مدت جو خدا تعالے نے مقرر فرمائی ہے۔ وہ چار مہینے ہے۔ جس کی بنا طبعی تقاضے پر معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد بُرے نتائج کا اندیشہ ہے۔ اسی لئے بعض ائمہ نے ایسے شخص کے حق میں بھی یہی فتوے دیا ہے۔ جو اپنی عورت سے بہ نیت ضرر الگ رہے۔ اگرچہ قسم نہ کھائی ہو۔ کہ چار مہینے کے بعد اس کا نکاح ٹوٹ جائیگا۔ یا اسے مجبور کیا جائیگا۔ کہ عورت کے

الفاروق ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری

پاس جا بیٹھے۔ یا اسے طلاق دیدے۔ چنانچہ
شرح تحسین میں بذیل حدیث لا ضرر ولا ضرار
علامہ ابن رجبؒ فرماتے ہیں

ومنها فی الایلاء فان الله جعل مدة المولی مدة اربعة اشهر اذا حلف الرجل علی امتناع وطی زوجته فانه یضرب له مدة اربعة اشهر فان فاء ورجع الی الوطی کان ذلك توبته وان اصر علی الامتناع لم یمکن من ذلك ثم فیه قولان للسلف والخلف احدهما انها تطلق علیه بمضی هذه المدة والثانی انه یوقف فان فاء والا امر بالطلاق ولو ترك الوطی لقصد الاضرار بغیر یمین مدة اربعة اشهر فقال کثیر من اصحابنا حکمه حکم المولی فی ذلك وقالوا هو ظاهر کلام احمد وکذا قال جماعة منهم اذا ترك الوطی اربعة اشهر لغیر عذر ثم طلب ح الفرقة فرق بینهما بناء علی ان الوطی عندنا فی هذه المدة واجب واختلفوا هل یعتبر لذلك قصد الاضرار ام لا یعتبر ومذهب مالك واصحابه اذا ترك الوطی من غیر عذر فانه یفسخ نکاحه مع اختلافهم فی تقدیر المدة ولو طال السفر من غیر عذر وطلبت امرأته قدومه

اور بعض ضرر ایلاء کے متعلق ہیں سو خدا تعالیٰ نے اس کا ضرر دور کرنے کیلئے ۱؎ مولی کی مدت چار مہینے مقرر کی ہے یعنے کہ جب کوئی آدمی اپنی عورت سے صحبت نہ کرنے پر قسم کھالے تو اس کے لئے چار مہینے کی مدت مقرر کیجاوے اگر اس مدت میں قسم سے رجوع کرکے وطی کرلے تو یہی توبہ ہوجائیگی۔ اور اگر ترک وطی پر قائم رہے۔ تو اسے زیادہ موقع نہیں دیا جاویگا اس امر میں علماء سلف وخلف کے دو قول ہیں ایک کہ عورت بمجرد اس مدت کے گذرنے کے آزاد ہوجاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ معاملہ اس امر پر موقوف رکھا جائے۔ اگر مرد باز آجائے تو بہتر۔ ورنہ اسے طلاق کا حکم کیا جائے۔ اور اگر عورت کو ضرر پہنچانے کے ارادے سے بغیر قسم کھانے کے چار مہینے کی مدت تک صحبت ترک کئے رکھے تو ہمارے بہت سے اصحاب (حنابلہ) کا قول ہے کہ اسکا حکم بھی مولی (قسم کھانیوالے) کا حکم ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ امام احمدؒ کے کلام کا ظاہر مطلب بھی ہے اور اسی طرح ان میں سے بہت سے علماء کا بیان ہے کہ جب مرد بغیر عذر کے چار مہینے

فابی فقال — تک صحبت وطی ترک کئے رکھے۔ اس کے بعد
ما للشق — (عورت) جدائی طلب کرے تو ان دونوں میں تفریق (جدائی)
احمد واسحق — کردی جائے۔ اس بناء پر کہ ہمارے نزدیک اس مدت
یفرق الحاکم — میں صحبت واجب ہے لیکن اس امر میں اختلاف
بینهما فی — ہے کہ مقصد ضرر کا اعتبار کیا جاوے یا نہ کیا جاوے
قضیة احمد — اور امام مالکؒ اور آپکے اصحاب کا یہ مذہب ہے کہ اگر
بستة — بغیر عذر کے وطی ترک کردے۔ تو اس کا نکاح فسخ
اشهر — ہو جاتا ہے لیکن مدت کے اندازے میں اختلاف
اسحق — ہے۔ اور اگر بغیر عذر کے مرد سفر میں بہت مدت
بمضی سنین — رہے اور اس کی عورت اس کے گھر پہنچنے کی بابت کہے
(رض۲۳) شرح — اور وہ انکار کرے تو امام مالکؒ اور امام احمدؒ اور امام
تحسین حدیث؟ — اسحق یہ کہتے ہیں کہ حاکم وقت ان میں تفریق
کردے۔ اور امام احمد نے ۱؎ چھ مہینے کی مدت کہی ہے
اور امام اسحاق نے دو سال ۱؎

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ طبعی تقاضے کا لحاظ کرکے ائمہ کرام کی نظر مدت مدید پر نہیں پڑی۔ ورنہ یہ سب صورتیں زوجہ مفقود و الخبر کی نسبت سہل اور قابل برداشت ہیں۔

مقدمہ نکاح ہی میں ایک مثال جس میں امور مذکورہ بالا ملحوظ ہیں۔ زوجہ معسر ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں وارد ہے۔ امرأتك ممن تعول تقول اطعمنی والا فارقنی یعنے تیری بیوی تیرے عیال میں سے ہے جو زبان حال (وقال) کہتی ہے مجھے کھانے کو دے۔ ورنہ چھوڑ دے۔

نیز وارد ہے۔ ان النبی صلی الله علیه وسلم فی الرجل لا یجد ما ینفق علی امرأته قال یفرق بینهما (منتقی) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے حق میں جو اپنی عورت کا نفقہ ادا نہ کرسکتا ہو۔ یہ فرمایا کہ ان میں جدائی کرادی جائے۔

نیل الاوطار میں بذیل حدیث اول کہا ہے۔ استدل به وبحدیث ابی هریرة الآخر علی ان الزوج اذا اعسر عن نفقة امرأته واختارت فراقه فرق بینهما والیه ذهب جمهور العلماء کما حکاه فی الفتح الباری۔ یعنے اس حدیث سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ اس پر استدلال کیا گیا ہے۔ کہ جب خاوند اپنی عورت کے نفقہ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ اور عورت طلاق کی طلبگار ہو۔ تو ان میں جدائی کردی جاوے۔ و جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ جیسا کہ حافظ صاحب نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد امام شوکانیؒ نے اختلاف علماء کا ذکر اور ہر ایک کی دلیل وجواب کا بیان کرکے کہا ہے۔ فظاهر الادلة انه یثبت الفسخ للمرأة بمجرد عدم وجدان الزوج لنفقتها بحیث یحصل علیها ضرر من ذلك یعنے دلائل سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بمجرد اس کے کہ خاوند عورت کا خرچ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ عورت کو ضرر پہنچنے کی صورت میں عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوجاتا ہے۔

مفقود کی زوجہ کو معسر کی زوجہ پر قیاس کرنا صحیح بلکہ اولے ہے۔ لہذا اسکی نسبت بھی عورت کے مطالبہ کے وقت فسخ کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ اور انتظار کے لئے کوئی خاص میعاد ضروری نہیں معلوم ہوتی کیونکہ شریعت نے اس کے متعلق کوئی قید نہیں لگائی جب شریعت نے اعسار کے وقت جب خاوند موجود بھی ہے۔ اور عورت کو اس سے بعض حقوق حاصل بھی ہیں۔ فسخ نکاح کا حکم دیا ہے۔ تو مفقود کی بیوی اس حکم کی زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس کو اس نام کے خاوند سے کوئی بھی فائدہ نہیں۔ اور اس کی عدم موجودگی سے اسے سخت ضرر پہنچتا ہے۔ اور اس کی صورت معلقہ کی سی ہے کہ نہ آباد ہے نہ آزاد۔

اسی طرح سبل السلام میں اس حکم کو جو ہم نے تحقیق کیا ہے۔ ترجیح دی ہے۔ چنانچہ کہا ہے

وقال الامام یحیی لا وجه للتربص لکن ان ترك لها الغائب ما یقوم بها فهو کالحاضر اذ لم یفتها الا الوطی وهو

امام یحییٰ کا قول ہے کہ انتظار کی کوئی وجہ نہیں لیکن گمشدہ خاوند اپنی عورت کے لئے کچھ مال جس سے وہ گذارہ کرسکے۔ چھوڑ گیا ہے۔ تو گویا وہ حاضر ہے۔ کیونکہ عورت کا کوئی بھی فائدہ سوائے وطی کے گم نہیں ہوا۔ اور وطی مرد کا حق ہے نہ کہ عورت کا۔ اور اگر مجھے

۱؎ نسخہ مطبوعہ میں لفظ تذکیر ہے لیکن موقع تانیث کا ہے۔ اس لئے شاید طابعہ کی درست ہو۔ ۱۲

حق له لا الها والا لا فسخها الحاكم عند مطالبتها من دون انتظار لقوله تعالى ولا تمسكوهن ضرارا والحديث لا ضرار في الاسلام والحاكم وضع لرفع المضارة في الايلاء والظهار وهذا ابلغ والفسخ مشروع بالعيب ونحوه قلت وهذا احسن الاقوال و ما سلف عن علي وعمر اقوال موقوفة وفي الارشاد لابن كثير عن الشافعي بسنده الى ابي الزناد وقال سألت سعيد بن المسيب عن الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال يفرق بينهما قلت سنة قال سنة قال الشافعي الذي يشبه ان قول سعيد سنة ان يكون سنة النبي صلى الله عليه وسلم وطول في الكلام في هذا في حواشي ضوء النهار واخترنا الفسخ بالغيبة ارابعة لعدم قدرة الزوج على (الاتفاق دسبل السلام جلد ثانی صفحہ)

نہیں چھوڑ گیا۔ تو حاکم وقت عورت کے مطالبے پر بغیر انتظار کے نکاح فسخ کر دے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ "اور عورتوں کو ضرر دینے کیلئے بند نہ رکھو"۔ اور نیز حدیث میں ہے "کہ اسلام میں ضرر دینا جائز نہیں"۔ اور حاکم تو ایلاء اور ظہار (وغیرہ) میں دفع ضرر کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور یہ معاملہ تو ان صورتوں سے بہت بڑھکر ہے۔ اور فسخ نکاح کسی عیب کے سبب بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح دیگر وجوہ سے بھی (صاحب سبل السلام کہتے ہیں) میں کہتا ہوں۔ یہ قول یعنے امام یحییٰ کا قول بہت بہتر ہے۔ اور حضرت علیؓ اور عمرؓ سے جو قول اوپر گذر چکے ہیں۔ وہ سب موقوف ہیں۔ اور ابن کثیر کی کتاب الارشاد میں لکھا ہے۔ امام شافعی کی روایت سے سند کو ابو الزناد تک پہنچا کر کہ ابو الزناد نے کہا میں نے سعید بن مسیب (تابعی) سے کہا۔ اس شخص کی بابت پوچھا۔ جو اپنی عورت کے نفقے کے لئے کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ ان دونوں میں تفریق کرا دی جائے۔ میں نے پھر پوچھا۔ کیا یہ حکم سنت ہے۔ تو حضرت سعید نے کہا۔ ہاں سنت ہے امام شافعی کہتے ہیں۔ سعید کا یہ کہنا کہ یہ سنت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکی مراد اس سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہم نے حواشی ضوء النہار میں اس مسئلہ پر طویل کلام کیا ہے

اور ہم نے حکم فسخ کو ایک تو خاوند کی غیر حاضری کے سبب اور ایک اتفاق پر قادر نہ ہونے کے سبب اختیار کیا ہے"۔

امام یحییٰ کے قول مذکورہ میں حکم فسخ بغیر انتظار موافق حکم زوجہ معسر ہے۔ لیکن حق وطی کو جو صرف مرد کے متعلق کیا ہے۔ اور اس پر فسخ کا حکم نہیں لگایا۔ مجھے معلوم نہیں ہوتا کیونکہ زوجہ مجنون و مجذوم کے لئے بھی عند المطالبہ فسخ ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ان دونوں صورتوں میں مال و وطی دونوں ہو سکتے ہیں۔ اگر مرد کے حق وطی کے یہ معنے کئے جاویں۔ کہ مرد کی طلب پر عورت کو گنجائش انکار نہیں۔ اور عورت کی طلب پر مرد پر تعمیل فوری ضروری نہیں۔ تو یہ درست ہے لیکن یہ ہرگز درست نہیں کہ مدت العمر مرد اپنی عورت سے تعلق زن و شوئی جو اصل مقصود اور ذہن میں بالطبع معہود ہوتا ہے۔ نہ رکھے۔ تو اسپر بھی مرد قصور وار قرار نہ دیا جاوے حدیث ان لزوجتك عليك حقا او كمال قال۔ اس حق کو عورت کے لئے صاف ثابت کر رہی ہے۔ اور اس حدیث کے معنے سوائے حق وطی کے اور کچھ بھی نہیں ہو سکتے۔ پس جب مفقود کی بیوی کو دونوں فائدے حق وطی اور حق نفقہ حاصل نہیں۔ تو ان کا نکاح فسخ کر دینا بالکل درست ہے۔ ہاں۔ اگر عورت اپنی مرضی سے صبر کرکے بیٹھی رہے۔ اور طالب فسخ و نکاح ثانی کی نہ ہو۔ تو اسے اختیار ہے لیکن اگر وہ فسخ کی طالب ہو۔ اور نکاح ثانی کی درخواست کرے۔ اور اس کی حالت زار اسکی درخواست کی منظوری کی خاص سفارش کرتی ہو۔ تو سوائے فسخ کے کوئی صورت نہیں کیونکہ دین میں نہ تو تنگی ہے نہ عسر ہے۔ مفقود نے اپنا حق ان حقوق کے ادا کرنے سے جو خدا تعالیٰ نے اس کے ذمے کئے تھے۔ خود زایل کیا ہے۔

حضرت شیخ الوقت مجتہد العصر حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ بھی ازالۃ الخفاء میں مفقود کی حالت کے قیاس کرنے کے متعلق فرماتے ہیں

ولا وجه عندی ان المفقود له وجهان يدخل بهما حاله في عمومات الشرع احدهما انه فوت الامساك بالمعروف فوجب عليه التسريح بالاحسان فلما ان قصر في التسريح ناب الشارع عنه كما ينوب القاضي في بيع مال المماطل و ثانيهما انه ميت في ظاهر الحال ونحن نحكم بالظاهر (ازالۃ الخفاء مقصد دوم)

میرے نزدیک یہی زیادہ مناسب ہے۔ کہ مفقود دو وجہ سے عمومات شرع کے ضمن میں آ سکتا ہے۔ ایک یہ کہ اس نے امساک بالمعروف فوت کر دیا۔ پس تسریح بالاحسان اسپر واجب ہے۔ لیکن چونکہ وہ طلاق دینے سے (بسبب غیر حاضری کے) قاصر ہے۔ اس لئے شرع اس کی طرف سے (طلاق دینے میں) نائب ہو جاویگی۔ جیسے کہ قاضی نائب ہو جایا کرتا ہے اس شخص کا مال فروخت کر دینے میں جو قرض کے ادا کرنے میں دیر لگاتا ہے۔ دوسری یہ کہ وہ مفقود ظاہر حال میں میت ہے۔ اور ہم ظاہر پر حکم کرنے کے مکلف ہیں"۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب نے مجنون کی بیوی اور معسر کی بیوی کو اس کی نظائر کہا ہے۔

نظر بریں ہماری ناقص سمجھ میں یہی آتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ کوئی دائمی حکم نہیں۔ بلکہ حالات زمانہ کے ماتحت اقتصادی تھا۔ اس وقت اتنی مدت خبر کے نہ ملنے کے لئے کافی جانی گئی تھی۔ لیکن اسوقت چار سال ایک مدت مدید ہیں۔ اس کے اندر ہی کامل وثوق مفقود الخبری کا ہو سکتا ہے لہذا وجوباً چار سال کا انتظار کرا کے بیکس وضعیف جنس کو تکلیف دینا مقرون بمصلحت نہیں ہے۔ علماء راسخین سے امید ہے کہ اس مسئلہ پر تحقیقی نظر فرما کر میری تائید یا اصلاح کر دیں گے (میں ہوں آپ صاحبوں کا تابعدار سیالکوٹی)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۲

(مورخہ محرم)

گذارش یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے اخبار میں دو حدیثیں تحریر کی ہیں۔ جن کی تطبیق رفع کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ اس خاکسار کی ناقص سمجھ میں ان حدیثوں کے متعلق جو آیا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔ ان دونوں حدیثوں میں کسی صورت سے تعارض پیدا نہیں ہو سکتا۔ اول تو یہ ہے۔ کہ حدیث ما من مولود کی متفق علیہ ہے۔ اور حدیث ماجبل علیہ کی احمد کی ہے۔ اصول کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ حدیث متفق علیہ کی اور حدیث دیگر کتابوں کی کا حدیث متفق علیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دوسرا یہ ہے۔ کہ حدیث ما من مولود کا مطلب یہ ہے۔ کہ ماں باپ مولود کے یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ بنا دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ظاہری افعال سکھاتے ہیں۔ اور حدیث۔ ماجبل علیہ۔ کا مطلب یہ

ہے کہ پیدا کیا گیا ہے۔ واسطے جنت کے یا دوزخ کے جس کے واسطے پیدا کیا گیا ہے۔ ویسے ہی اعمال ظہور میں آئیں گے آپکو معلوم ہے کہ پیدا ہوتا ہے کافر کے گھر میں اور مرتا ہے مسلمان ہوکر اور پیدا ہوتا ہے مسلمان کے گھر میں اور مرتا ہے کافر ہوکر بس یہی مطلب ہے۔ حدیث ما جبل علیہ کا اور اسی واسطے فرمایا رسول نے پہلے کے جملے میں۔ تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ۔ بہرحال حدیث ما جبل علیہ کا مطلب ٹھیک ہے گا۔ اور کسی طرح حدیث ما من مولود کا تعرض نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس حدیث سے مراد ظاہری افعال ہیں۔ سو یہ نقلی ہے اور مطلب حدیث ما جبل علیہ کا اصل ہے

(حافظ عبید اللہ از بھوپال مسجد ابراہیم پورہ)

مذاکرہ علمیہ بابت تطبیق حدیثین نمبر ۲

مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کا تمام مسلمانوں کو عموماً اور فرقہ اہلحدیث کو خصوصاً شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ کہ انہوں نے اپنے اخبار کو مذہبی معلومات کا ایک بہتر ذخیرہ بنا رکھا ہے اور مذہب اہلحدیث کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے اپنے اخبار کو خاص اس جماعت کے نام کے ساتھ موسوم کرکے اشاعت توحید وسنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی ہے کمال کی بات یہ ہے کہ یہ اخبار کسی خاص نفس یا کسی خاص فرقہ سے متعلق نہیں کہا گیا ہے۔ بلکہ مذہبی مسایل کی اشاعت کے لئے ہر مسلمان کو چاہئے۔ وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو۔ آزادی دیگئی ہے کہ وہ اپنے خیالات کو آزادانہ طریقہ سے ظاہر کرے۔ عجیب روایت قابل ذکر یہ ہے کہ جب علماء اسلام مولوی صاحب ممدوح کی نظر میں ایک ذرہ برابر بھی سست نظر آتے ہیں۔ تو بہت جلد انکو بیدار کرتے اور انکے علمی مذاق کو وقتاً فوقتاً تازہ کرنے کے لئے کسی ایک مسئلہ پر مذاکرہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ میں سچے دل سے مولوی صاحب ممدوح کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مولوی صاحب ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں جن لوگوں نے مولوی صاحب کی قدر نہیں کی اور فرقہ بندی مسائل میں جو وحشیانہ حملہ کئے انہوں نے گویا ایک لیڈر کے ساتھ بدگمانی نہیں کی۔ بلکہ اپنی جماعت کے اوس اخلاقی نکتہ پر پانی ہی ڈالدی۔ جسکا وعدہ حضور سرور کائنات فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور انک لعلی خلق عظیم کے اتباع سے حاصل کیا گیا تھا۔ مجھے اسوقت کچھ اور بیان کرنا ہے مگر قلم کی تیزی نے ایک حقیقی امر کے اظہار پر مجبور کیا اب میں آپ کو اوس مذاکرہ کے جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں جسکو مولوی صاحب ممدوح نے اخبار مورخہ ۸۔ محرم ۱۳۴۸ھ میں بعنوان تطبیق حدیثین دو حسب ذیل احادیث پیش کرکے تطبیق کے لیے تمام علماء کو توجہ دلائی ہے۔

(۱) کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ

(۲) اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوا واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ

ان دو احادیث میں پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت ہے۔ اور دوسری حدیث سے غیر ممکن۔ پہلے میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ دونوں احادیث تقدیری مسئلہ پر ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے مذکور ہوتے ہیں۔ تقدیر کا مسئلہ ایک ایسا نازک اور زبردست مسئلہ ہے کہ اوس میں ایک ذرا سے شک پر بھی ایمان میں فتور واقع ہونے کا اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ آپکو اس حدیث سے اس مسئلہ کی عظمت معلوم ہو سکتی ہے ابن ماجہ کی حدیث کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ لو کان لک مثل جبل احد ذھباً او مثل جبل احد تنفقہ فی سبیل اللہ ما قبل منک حتی تؤمن بالقدر جسکا خلاصہ یہ کہ مقدر پر جس شخص کو ایمان نہیں۔ خدا کی راہ میں اوسکا احد برابر خرچ بھی مقبول نہیں۔ بس زبردست مسئلہ کی بنیاد کو اسلام نے اسوجہ سے مضبوط کردیا تھا کہ مسلمانوں کا توکل ایک ذات الٰہی پر قایم رہے اور ان کا ایمان واللہ علی کل شیء قدیر کی حد سے تجاوز نہ کرے۔ مگر اس کے معنے اسلام نے یہ نہیں تھے۔ کہ اس تقدیری مسئلہ پر مسلمانوں کا بالکل تکیہ ہوجائے اور وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے گھر بیٹھے رہیں۔ اسلام کے وہ کارنامے جو انہوں نے کیا بحیثیت مذہبی اشاعت کے اور کیا بحیثیت فتوحات کے جو آج دنیا کے روبرو پیش ہیں۔ وہ اس غلط مفہوم کی تردید کرتے ہیں اور وہ مجبور کرتے ہیں۔ کہ بغیر ہاتھ پیر ہلائے بغیر کسی کا رروائی کے کوئی شے تقدیری نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتی ہے میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتلاتا ہوں کہ اسلام نے پہلے تدابیر کے عمل میں لانے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے بعد اوس نے تقدیر ایک ایسے نتیجہ کا نام رکھا ہے۔ جو تدبیر کے بعد بھلائی یا برائی کے ساتھ کام میں آئے اور یہ شکل کوئی مشکل نہیں۔ جوان ان کے ذہن میں آئے بارہا تجربہ سے گذرا ہے۔ کہ جس میں تدبیر کے ساتھ انسان کو ایک دفعہ بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر اسی تدبیر پر کامیابی کا دار ومدار کیا جائے۔ تو دوسری دفعہ اسی قسم کی تدبیر سے برعکس بالکل ناکامیابی نظر آتی ہے۔ تدبیر ہر حالت میں ایک ہی حالت پر ہے مگر تقدیر جو ایک نتیجہ ہے۔ وہ کبھی اپنے مکتوبہ کے موافق بھلائی کے ساتھ اور کبھی برائی کے ساتھ پیش آتی پس اگر آپ اس شکل پر نظر غائر ڈالیں تو تدبیر اور تقدیر کا بیّن فرق معلوم ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ تقدیری نتیجہ کا علم انسان کے حد علم سے باہر ہے اس لئے شارع علیہ السلام نے اسکو ایک ازلی مکتوبہ کے طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اب میں آپ کو وہ شارع علیہ السلام کا فرمان سناتا ہوں جس سے آپکو معلوم ہو سکتا ہے کہ شارع علیہ السلام نے بغیر تدبیر کے توکل کی ممانعت کی ہے حضور کے اس فرمان واجب الاذعان پر کہ ما من نفس منفوسۃ الا کتب اللہ تعالٰی مدخلھا۔ قوم نے حضور سے پوچھا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فقال رسول اللہ بل اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فانہ میسر لعمل اھل السعادۃ ثم قرء فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری۔ یعنی حضور کیا ہم اپنے لکھے پر بھروسہ کرکے بیٹھیں۔ اس اہم سوال کا جواب حضور نے

سلہ آہستہ خرام بلکہ مخرام کہ زیر پایت ہزار جان است (دہلی) سکہ مسئلہ تقدیر پر بحث ایک الگ امر ہے اس مذاکرہ سے تو یہ غرض ہے کہ ان دو حدیثوں میں تطبیق

دو طریقہ پر دیا۔ ایک تو یہ کہ عمل کرو۔ تدبیر کو کام میں لاؤ۔ بغیر عمل کئے اور تدابیر عمل میں لائے کوئی کام چل نہیں سکتا۔ دوسرے یہ کہ تقدیر کے یہ معنے نہیں کہ وہ انسان کی کوششوں سے باز رکھے۔ اگر ایسا ہوا تو اعمال صالحہ کے لیے ارشاد فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً۔ اپنے بندوں کو وقتاً فوقتاً ہدایت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی جسطرح کہ ایک استاد اپنے شاگرد کو جو فطرتاً شریر واقع ہوا ہے۔ اسبات کا قطعی فیصلہ کر لیتا ہے کہ اس کی حالت کبھی عمر تک نہ سنبھلے گی۔ وہ اس کے ان عادات پر محمول ہوتا ہے۔ جو رات دن کے سنبھل سکنے کے بعد بھی نہ سنبھل سکے۔ اور جس کے متعلق بغیر اس کے انجام قسمت کے اور کوئی دوسرا امر ذہن میں نہ سما سکے۔ پس یہی ایک ایسی حضور کی ہدایت ہے جس کے یہ معنے نہیں کہ تقدیری مسئلہ پر زور دینے کے بعد کوئی توکل پر اڑ جائے یا تدبیر سے انکار کر جائے۔ ہوتا وہی ہے جو انسان کی سرشت یا اس کی فطرت میں داخل ہے۔ اسی لئے حدیث مذکورہ میں حضور نے یہ فرما دیا کہ جس کی سرشت نیکی اور نیک بختی پر ہے۔ وہی اس کی قسمت ہے اور وہی کام ان کے لئے آسان ہونے لگتے ہیں۔ اور جس کی سرشت برائی اور بدبختی پر محمول ہے۔ اس کے لئے وہ برائی کے کام نہایت آسان و سہولت پذیر معلوم ہونے لگتے ہیں۔ میرا چشمدید واقعہ ہے کہ ایک شریف خاندان لڑکے کو جسکا باپ نہایت دیندار صاحب وقار تھا چوری کی علت پڑ گئی۔ ہر چند نصیحت کی گئی۔ تعلیم دی گئی اسی عادت سے ترک کرانے کے لئے رقم خرچ کی گئی مگر وہ لڑکا سینکڑوں دفعہ جیل کی سزا بھگتا۔ اور اس نے اپنی خو نہ چھوڑی جتنی تدابیر تعلیمی اور پند و نصائح کی تھی وہ کسی طرح ترک نہیں کی جاسکتی تھیں جس کی جانب حضور کا پہلا ارشاد ہے۔ (بل اعملوا) اور پھر اس کے بعد تقدیری مسئلہ کا اثبات ہے۔ جو اس لڑکے کی حالت نہ سنبھلی۔ اسی لئے میں بذور یقین کو آمادہ ہوں کہ فی الحقیقت تقدیر کا مسئلہ ایک نازک مسئلہ ہے۔ اور اسپر ایمان لانا گویا خدا کی یکتائی اور

اس کی عظمت کو تسلیم کرنا ہے۔ اور تقدیر کا انکار درحقیقت ان کے رات دن کے پیش آنے والے امور سے انکار ہے۔ اور اسپر مذہب اسلام کو توکل اور بیکاری پر محمول کرنا گویا صریح تدبیری احکام اسلام سے رو گردانی کرنا ہے۔ بہرحال ناظرین اسپر غور کریں۔ تو سمجھنے کے لئے کوئی دقت نہ ہوگی۔ کہ تدبیر مقدم ہے۔ اور تقدیر اس کا ایک نتیجہ اب رہی یہ بات کہ تقدیر کو پلٹانے والی کوئی شئے بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور تقدیر کبھی پلٹ بھی سکتی ہے۔ اس کے متعلق دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ نفس تقدیر میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اس دوسری حدیث زیر بحث کا اذا سمعتم بجبل الخ۔ یعنے عادات جو ان کی جبلت اور سرشت میں واقع ہوتی ہیں۔ وہ اس سے تدابیر اصلاح پر بھی منفک نہیں ہو سکتیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے جسطرح کہ پہلے میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ کسی کی بری عادات پر اس کے اصلاح کی تدابیر نہ اختیار کی جاویں اگر ایسا ہوتا۔ تو نہ کوئی سیاسی قانون اور نہ کوئی استاد اس بات کی کوشش کرتا کہ ایک شریر النفس بدذات کی اصلاح ہو جائے۔ (پہلا) جس طرح کہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ تقدیری عادت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح (دوسرا) یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ عادات سے ترک کرانے کے لئے اصلاح کی کوششیں کی جاویں۔ اچھی سے اچھی تدابیر عمل میں لائی جاویں۔ حدیث مذکورہ کا تعلق امر مسلمہ نمبر اول سے ہے۔ اور پہلی حدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ کا تعلق امر مسلمہ نمبر (۲) سے ہے اسپر ناظرین غور کریں۔ تو اس عقدہ کا حل بآسانی ہو سکتا ہے۔ انسان کی اصلاحی تدابیر خود شارع علیہ السلام نے مختلف طریقوں سے بیان فرما دی ہیں کہیں دعا سے کہیں نصیحت سے کہیں اخلاق سے۔ ابن ماجہ کی ایک حدیث جسکو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ اس تقدیری تبدیلی کو جو تدبیری حیثیت پر مبنی ہے۔ ثابت کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ لا یزید فی العمر الا البر ولا یرد القدر

الا الدعاء وان الرجل لیحرم الرزق بخطیئۃ یعملہا

بہرحال دونوں احادیث زیر بحث تدبیر اور تقدیر کے اثبات پر مبنی ہیں۔ اور یہی میری ناقص رائے میں دونوں احادیث کی تطبیق ہے۔ بغرض یہ کہ مسئلہ تقدیر کو سمجھنے میں فریقین نے غلطی کی ہے۔ ایک فریق جو تقدیر کا قائل ہے۔ اس نے اپنی سہو نفسی سے تدبیر کی کنہ اور اس کی ضروریات سے بالکل ناآشنائی اختیار کی۔ اور نفس تقدیر پر توکل کا انحصار لگایا۔ اور منکر تقدیر نے تدبیری ضروریات کو پیش نظر کرنے کے بعد تقدیر ہی سے انکار کر دیا۔ مگر انسان کو لازمی طور پر ابتداء اور انتہاء۔ اول و آخر شروع اور اس کے نتیجہ پر غور کرنا ضروری ہے۔ اور اس غور و تدقیق کا نتیجہ ابتدائی طور پر تدبیر اور انتہائی تقدیر تک پہنچا دیتا ہے جس کی تفصیلی بحث تمثیل کے ساتھ اوپر گذر چکی ہے۔ فقط ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

سنیت رفع الیدین

(از مولوی عبد الحمید صاحب۔ از حیدرآباد دکن)

گذشتہ سے پیوستہ

"گذشتہ پرچہ میں اس مضمون میں ۲۴ حدیثیں اس مدعا کے ثابت کرنے کی نقل ہو چکی ہیں ناظرین ان کو ملحوظ رکھیں۔ اور آگے پڑھیں۔
(اڈیٹر)

بخوف طوالت ہم نے صرف ۲۴ احادیث مرقومہ بالا یہاں نقل کر دی ہیں جن سے ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ:۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار دفعہ رفع یدین کرتے تھے۔ ایک نماز شروع کرتے وقت دوسرے رکوع میں جاتے اور تیسرے رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ اور چوتھے دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے وقت۔

(۲) مرقومہ بالا سب کی سب حدیث صحیح متصل مرفوع ہیں کیونکہ تقریباً سب کی سب صحاح ستہ کی ہیں۔ اور منجملہ ان کے احادیث [illegible] ۱۳، ۲۳، ۲۳

متفق علیہا ہیں۔ اور حدیث ۲ صحیح بخاری میں ہے۔ اور حدیث ۱۳ صحیح مسلم میں ہے اور باقی سنن دیگر ائمہ خمسہ (ابو داؤد نسائی ترمذی ابن ماجہ مالک) میں ہیں)

کتب اصول حدیث مثلاً نخبۃ الفکر۔ مقدمہ سید شریف جرجانی رح۔ مقدمہ شیخ عبدالحق رح محدث دہلوی میں ہے کہ صحیح حدیث کے سات درجے ہوتے ہیں سب سے اعلیٰ درجہ صحیح کا یہ ہے کہ وہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہو (جسکو متفق علیہ کہتے ہیں) پھر وہ جسکو صرف امام بخاری روایت کریں۔ پھر وہ جسکو صرف امام مسلم نقل کریں۔ پھر وہ جو دونوں اماموں کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام بخاری کی شرط کے موافق ہو۔ پھر وہ جو امام مسلم کی شرط کے بموجب ہو پھر وہ احادیث جن کو دیگر ائمہ حدیث روایت کریں

ان مقررکردہ اصول کی رو سے احادیث ۱۰ و ۳ و ۱۲ ایسی صحیح ہیں جن سے بڑھکر صحیح کا کوئی درجہ نہیں اور حدیث ۲ دوم درجہ کی صحیح ہے۔ اور حدیث ۱۳ تیسرے درجہ کی۔ اور باقی احادیث ساتویں درجہ کی صحیح ہیں غرضکہ کل کی کل احادیث صحیح ہیں۔ اور بلاشک واجب العمل ہیں۔

صحیح مرفوع متصل احادیث نقل کرنیکے بعد ہم چند موقوف احادیث (قول و فعل صحابی) درج کرتے ہیں۔ جن سے رفع یدین کی تائید ہوتی ہے۔

آثار متعلقہ رفع

(۱) تنویر العینین میں ہے۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن عبد ربہ بن زیتون قال ام الدرداء ترفع یدیہا حذو منکبیہا حین تفتتح الصلوٰۃ واذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ ترفع یدیہا وقالت اللّٰہم ربنا لک الحمد

ابن ابی شیبہ نے عبد ربہ بن زیتون سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا ام الدرداء جب نماز شروع کرتی تھیں تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر بلند کرتی تھیں۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہتا تو بھی اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللّٰہم ربنا لک الحمد کہا۔

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے

عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا استقبل الصلوٰۃ رفع یدیہ قال واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع واذا قام من السجدتین

نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رض جب نماز شروع کرنا چاہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ اور دو رکعت پڑھکر کھڑے ہوتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۳) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن نافع ان عبداللہ بن عمر رض کان اذا رأی رجلاً لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع رماہ بالحصے۔

نافع راوی ہیں۔ کہ عبداللہ رض بن عمر رض جب کسی آدمی کو دیکھتے تھے۔ کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہیں کرتا ہے۔ تو اسکو کنکریاں پھینک کر مارتے تھے۔

(۴) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال رأیت ابن عباس وابن الزبیر وابا سعید وجابرًا یرفعون ایدیہم اذا افتتحوا الصلوٰۃ واذا رکعوا

(عطا تابعی جنکی نسبت حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں نے ان سے سچا آدمی کوئی نہیں دیکھا) نے کہا کہ میں نے ابن عباس ابن الزبیر ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے۔ اور جب رکوع میں جاتے تو رفع یدین کرتے۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عبدالرحمن الاعرج عن ابی ہریرۃ انہ کان اذا کبر رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع۔

عبدالرحمن اعرج کہتے ہیں۔ کہ جب ابوہریرۃ تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تب بھی رفع یدین کرتے تھے۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن عاصم الاحول قال رأیت انس بن مالک اذا افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ و یرفع کلما رکع ورفع رأسہ من الرکوع

عاصم احول کہتے ہیں۔ میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ جب انہوں نے نماز شروع کی۔ تو رفع یدین کیا۔ اور جب وہ رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۷) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابی جمرۃ قال رأیت ابن عباس یرفع یدیہ حیث کبر واذا رفع رأسہ من الرکوع

ابوجمرہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباس رض کو دیکھا کہ جب وہ اللہ اکبر کہتے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

(۸) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال صلیت مع ابی ہریرۃ فکان یرفع یدیہ اذا کبر واذا رفع

عطا کہتے ہیں۔ میں نے ابوہریرہ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب تکبیر کہتے۔ اور رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے تھے۔

(۹) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن الحسن قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانما ایدیہم المراوح یرفعونہا اذا رکعوا واذا رفعوا رؤسہم

حسن بصری فرماتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ہاتھ گویا پنکھے ہیں۔ اور وہ (یعنے اصحاب رض) اپنے ہاتھ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اٹھاتے تھے۔

(۱۰) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن حمید بن ہلال قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا کان ایدیہم حیال اذانہم کانہا المراوح

حمید بن ہلال نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب نماز پڑھتے۔ تو ان کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے گویا پنکھے ہیں۔

(۱۱) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن طاؤس ان ابن عباسؓ کان اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیه حتی یحاذی اذنیه واذا رفع رأسه من الرکوع واستوی قائما۔

طاؤس سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو بھی رفع یدین کرتے، اور سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

(۱) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عطا قال رأیت جابر بن عبد اللہ وابا سعید الخدری وابن عباس وابن الزبیر یرفعون ایدیهم حین یفتتحون الصلوٰۃ واذا رکعوا واذا رفعوا رؤسهم من الرکوع

عطاء نے کہا میں نے جابرؓ بن عبد اللہ ابو سعیدؓ خدری ابن عباسؓ ابن الزبیرؓ کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو رفع یدین کرتے۔

اسماء صحابہؓ ہم اور کہاں تک نقل کرتے جاویں۔ کیونکہ مضمون بہت طول ہوتا ہے۔ اس لئے صرف ان صحابہ کرام کے نام نامی گنا دیتے ہیں جو رفع کے قائل و عامل تھے۔

اسماء گرامی صحابہ کرام جو رفع کے قائل و عامل ہیں

(۱) جزء رفع الیدین میں ہے۔

ابو قتادہ۔ ابو اسید۔ محمد بن مسلمہ۔ سہل بن سعد۔ عبد اللہ بن عمر۔ عبد اللہ بن عباس۔ انس بن مالک۔ ابو ہریرہ۔ عبد اللہ بن عمرو۔ عبد اللہ بن الزبیر۔ وائل بن حجر۔ مالک بن حویرث۔ ابو موسیٰ اشعری۔ ابو حمید الساعدی۔ عمر بن خطاب۔ علی بن ابی طالب۔ ام الدرداء۔ ابو سعید۔ جابر۔

(۲) سنن ترمذی میں ہے۔

عمیر اللیثیؓ

(۳) الازہار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ للسیوطی میں ہے

حکیم بن عمیر۔ الاعرابی۔ ابو بکر الصدیق۔ عقبہ بن عامر۔ معاذ بن جبل

(۴) تنویر العینین میں ہے

حسن بن علی۔ نبیذ۔ ابو مسعود۔ سلمان۔ عائشہ

بریدہ۔ عمار۔ عثمان۔ طلحہ۔ سعد۔ زبیر۔ سعید۔ عبد الرحمن۔ ابو عبیدہ

غرضکہ ہم کہاں تک گناتے جاویں۔ قریب قریب سب ہی صحابہ کرام رفع یدین کرتے تھے۔ جیسا کہ آثار متعلقہ رفع کے ع۹و۱ سے واضح ہوتا ہے

اسماء گرامی تابعین جو رفع یدین کرتے تھے

(۱) ترمذی میں ہے

حسن بصری۔ عطاء۔ طاؤس۔ مجاہد۔ نافع۔ سالم بن عبد اللہ۔ سعید بن جبیر۔

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے۔

مکحول۔ قاسم بن عبد اللہ۔ عمر بن عبد العزیز۔ نعمان بن ابی عیاش۔ ابن سیرین۔ عبد اللہ بن دینار۔ حسن بن مسلم۔ قیس بن سعد۔ عبد اللہ بن مبارک۔ اسحاق بن راہویہ۔

اس کے بعد ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ائمۃ الاعلام مجتہدین عظام محدثین کرام کی تعامل تحقیقات اور بیانات نسبت رفع یدین نقل کر دیں۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے۔ کہ سواد اعظم اسی طرف ہے۔

(۱) سنن ترمذی میں ہے۔

عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا۔ کہ حدیث رفع کی ثابت ہو گئی ہے۔ اور حدیث زہری کا ذکر کیا جسکو وہ سالم سے اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور حدیث ابن مسعود کی ثابت نہ ہوئی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مرتبہ رفع یدین کرتے تھے۔ اور یہی قول ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کا

(۲) جزء رفع الیدین میں ہے۔

(الف) عبد اللہ بن مبارک رفع یدین کرتے تھے اور ان کے سارے اصحاب بھی رفع یدین کرتے تھے۔ ان میں سے علی بن الحسین اور عبد اللہ بن عمر اور یحیی بن یحیی ہیں۔ اور بخارا کے محدثین ان میں سے عیسیٰ بن موسیٰ۔ کعب بن سعد۔ محمد بن سلام۔ عبد اللہ بن محمد مسندی ہیں اور بے شمار لوگ ہیں۔ جتنے لوگ بیان کئے۔ ان میں مسئلہ رفع یدین میں اختلاف نہیں۔ اور عبد اللہ بن الزبیر اور علی بن عبد اللہ اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم

ان سب حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہیں۔ اور انکو حق سمجھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سے اہل علم تھے۔

(ب) بخاری نے کہا عبد اللہ بن مبارک رفع یدین کرتے تھے۔ اور وہ اپنے زمانہ میں سب سے علم میں بڑھکر تھے۔ سو جسکو سلف کی باتوں کی خبر نہیں ہے۔ اس کے لئے بہتر ہے۔ کہ عبد اللہ بن مبارک کی ان باتوں میں پیروی کرے جس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اور تابعین کی پیروی کی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک جاہل کی پیروی کرے

(ج) عبد اللہ بن مبارک نے کہا۔ میں نعمان بن ثابت کے پہلو میں نماز پڑھتا تھا میں نے رفع یدین کی۔ تو انہوں نے کہا میں ڈرا۔ کہ آپ کہیں اڑ نہ جائیں۔ میں نے کہا۔ جب پہلی بار نہ اڑا۔ تو دوسری بار کیوں اڑ جاتا۔

(د) نعمان بن ابی عیاش کہتے تھے۔ ہر چیز کے واسطے ایک آرائش ہے۔ اور نماز کی آرائش یہ ہے۔ کہ تو رفع یدین کرے جب اللہ اکبر کہے۔ اور جب رکوع کرے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھائے۔

(ہ) بخاری نے کہا۔ مکہ مدینہ۔ یمن۔ عراق والوں نے رفع یدین پر اتفاق کیا ہے۔

(و) بخاری نے کہا علی بن مدینی نے کہا مسلمانوں پر رفع یدین کرنا لازم ہے۔ بسبب حدیث زہری کے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں۔ اپنے باپ سے

(۳) تنویر العینین میں ہے

محی السنۃ نے کہا۔ امام اوزاعی اور امام مالک رفع یدین کرتے تھے۔

(۴) فتح الباری میں ہے۔

محمد بن نصر مروزی نے کہا۔ سب ملکوں کے علماء نے بجز اہل کوفہ کے رفع یدین کے سنت ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

(۵) حجۃ اللہ البالغہ میں ہے۔

جو شخص رفع یدین کرتا ہے۔ میرے نزدیک اس شخص سے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ اچھا ہے۔ کیونکہ رفع یدین پر جو حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔ وہ

زیادہ بھی ہیں۔ اور ثابت بھی خوب ہیں۔

(۶) حواشی جدیدہ سنن نسائی میں ہے۔

امام شافعی احمد ابن المبارک اوزاعی۔ ابوعبید ابوثور ابن راہویہ محمد بن جریر طبری اور اہلحدیث کا ایک جماعت نے کہا۔ کہ جمیع علماء صحابہ و تابعین رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کو مستحب سمجھتے تھے۔

(۷) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابی سلمۃ الاعرج کے طریق سے بیان کیا ہے۔

میں نے سب لوگوں کو پایا۔ کہ وہ جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(۸) سفر السعادت میں ہے۔

تین جگہ ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہے۔ اور کثرت راویوں کے سبب یہ بات تواتر کو پہنچی۔ چار سو جز اور اثر اس باب میں صحیح ہوئی۔ اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے۔ کہ ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی نماز پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی۔ اور سوائے اس کے کچھ ثابت نہ ہوا۔

(۹) شرح سفر السعادت میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

امام ترمذی نے حدیث رفع کی تصحیح کی۔ اور ایک ایسا اشارہ کیا جس سے اونکا رجحان اس طرف معلوم ہوتا ہے۔

(۱۰) نزہت الناظر للمقیم والمسافر میں علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں۔

مزنی کہتے ہیں۔ میں نے امام شافعی رح کو یہ کہتے سنا کسی شخص کے واسطے حلال نہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث متعلقہ رفع الیدین نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت سنے۔ اور اوس کی اقتدا کرنا چھوڑ دے۔

(۱۱) البلاغ المبین میں ہے۔

ابن المنذر نے کہا۔ کہ اہل علم یعنے صحابہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع یدین کرنے میں اختلاف نہیں کیا ہے۔

الحاصل ہر زمانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین اور مجتہدین رفع کے قائل ہوتے ہیں

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی عام آگاہی کے لئے یہاں پر وہ اعتراضات مع جوابات لکھدیں۔ جو مانعین رفع احادیث رفع پر وارد کرتے ہیں (باقی باقی)

سیر اسفار اور تجربہ سفر

میں ہر چند سفر میں جانے سے رکتا ہوں۔ نہ اس لئے کہ مجھے دوستوں کی قدر نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ میں یہاں بیٹھا بھی انہی کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں۔ اس لئے بہت سی دعوتیں نہ ماننے پر مجبور ہوں۔ تاہم بہت مقامات پر ضروری جانا پڑتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ انہی ایام میں غازی پور اور گورکھپور کے جلسوں میں جانا پڑا۔ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہوئے۔ مگر گورکھپور پہنچکر بعض احباب کے ذریعہ ایک خط آمدہ از الٰہ آباد ملا۔ جس کا بھیجنے والا نام بنام ایک طبیب ہے (مگر در اصل مرض تعصب سے مریض) یہ طبیب صاحب جہاں کہیں سنتے ہیں۔ کہ میری شرکت ہے۔ وہاں پر ایک خط معہ ایک اشتہار کے بھیج دیتے ہیں اشتہار کا مضمون یہ ہے۔ کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اور یہ خاکسار سب بے دین بدمذہب ہیں۔ آنکو شریک جلسہ کرنا چاہئے۔ فرخ پور میرٹھ۔ اور گورکھپور اسی مضمون کے خطوط اُن کو پہنچے۔ مگر افسوس ہے ہر ایک مقام سے ان حکیم صاحب کو یہی جواب ملا۔

ناصحا دل میں تو اتنا تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہوئے کیا تجھ سے بھی نادان ہونگے؟

اس سفر میں میں نے ایک عجیب بات سنی۔ جو بغرض خیر خواہی اپنے دوستوں تک پہنچانا ضروری جانتا ہوں۔

ایک شخص نے مجھے ایک واقعہ سنایا۔ کہ ایک شخص گاڑی پر سوار تھا۔ اس سے کسی اور شخص نے اس کا نام۔ پتہ اور گھر کے لوگوں کا حال دریافت کر کے کسی مقام سے اس کی طرف سے تار دیدیا۔ کہ مبلغ کچھ بذریعہ تار مجھے بھیجدو۔ ان بیچاروں نے بھیجدئے۔ یہ صاحب لیکر رفو چکر ہوئے۔

ہمارے ناظرین اس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھا کریں۔ اور کسی اجنبی آدمی کو پتہ بتلانے کے وقت اس امر کا خیال کر لیا کریں۔ کہ یہ شخص نقصان نہ پہنچا سکے۔ حفظنا اللہ وایاکم

انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ جنوری سنہ ۱۹ء کو ہونا قرار پایا ہے۔

(سکرٹری)

اسلام میں فرقہ بندی

بخدمت اڈیٹر صاحب اہلحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

پہلی دو صدی ہجری تک اسلام میں کوئی فرقہ بندی نہ تھی۔ اگرچہ بعض مسائل دینی میں اختلاف تھا جس طرح کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی تھا۔ مگر اس ابتدائی زمانہ میں اختلاف باہمی کی وجہ سے دلی بغض اور کینہ نہ تھا جس طرح کہ آج کل ہے۔ ائمہ اربعہ علیہم رحمۃ کے مذاہب کی تدوین سے یہ اختلاف شروع ہو کر بغض و کینہ تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ آجکل فرقہ ہائے اسلام کا شمار کرنا مشکل ہے۔ گو حدیث شریف کی بناء پر کل میزان اسلامی فرقوں کی ۷۳ سے زائد نہیں۔ اور جو اس سے زائد ہیں وہ انہی ۷۳ کی شاخ در شاخ ہیں۔ ان میں بموجب حدیث شریف ناجی فرقہ صرف ایک ہی ہے یعنے جو (ما انا علیہ واصحابی) کا مصداق ہے۔ اب جب نظر غور سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ اسقدر اسلامی فرقوں میں اس ناجی فرقہ کا وجود کہاں ہے۔ اور اس کے نشانات کیا ہیں۔ جواب یہی حاصل ہوتا ہے۔ کہ جو فرقہ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں چنگل مارنے والا ہے۔ اور بس۔ اہلحدیث اپنے آپ کو اس ناجی فرقہ کا مصداق بتلاتے ہیں۔ مگر (کل حزب بما لدیہم فرحون) کی رو سے یہ فرقہ بھی بچ نہیں سکتا۔ اچھا موجودہ زمانہ سے قطع نظر کر کے ہم تھوڑا سا پیچھے چلتے ہیں۔ تو محدثین کی باہمی بے دک کو صاف بغض اور کینہ سے آلودہ پاتے ہیں۔ اور اگر مقلدین کا آپس میں اختلاف ہے۔ تو اہلحدیث بھی اس سے بری نہیں ہو سکتے۔ مثلاً حافظ ابن قیم مع ملا رکب فی الرکوع کی رکعت کو مجرا کرتے ہیں۔ اور بعض دیگر اہلحدیث بھی اور مولوی عبدالجبار مرحوم امرتسری بھی حافظ صاحب کے مقلد تھے۔ جیسا مولوی صاحب مرحوم کے فتاویٰ سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح وقوع طلاق ثلاثہ و بعض دیگر مسائل میں اہلحدیث کا اختلاف ہے۔ نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی جو اہلحدیث کی ہائیکورٹ ہے۔ اس میں بھی اکثر مسائل کا کوئی فیصلہ قطعی مندرج نہیں

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحاح ستہ مع دیگر کتب صحیح احادیث کے بھی بعض مسائل کے اختلاف کو جب دور نہیں کر سکتی۔ تو صحیح فیصلہ اختلافی مسائل میں کیونکر ممکن ہو؟ بیشک قرآن شریف کا تو یہی حکم ناطق ہے۔ (فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ) آج کل وجود مبارک صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود نہیں۔ صرف آپ کا کلام بصورت احادیث صحیحہ آپ کا قائم مقام ہے۔ مگر جب اس کے ماہرین بھی اکثر مسائل میں مختلف ہیں۔ تو نہایت سہل استطریق یہی ہے کہ جس مسئلہ کی طرف زیادہ تر علماء اہلحدیث ہوں اسکو قبول کرنا چاہیے کیونکہ اختلاف مسائل جب صحابہ میں بھی تھا جنہوں نے تعلیم نبوی سینہ بسینہ حاصل کی تھی۔ تو پھر یہ اختلاف کسی طرح مٹ نہیں سکتا۔ ترمذی کی حدیث حسن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اختلاف میری امت کا ایک رحمت ہے۔ قابل جرح نہیں رہتی۔ کیونکہ بعض آیات و احادیث محتمل لمعانی اختلاف مفہوم ہیں۔ اور بعض اہلحدیث کا یہ کہنا کہ بموجودگی نص قیاس حرام ہے۔ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ جب خالص نص میں بھی دو پہلو داخل ہوں۔ تو ایسے وقت میں سلف اور خلف میں اختلاف کا ہونا ایک امر ناگزیر ہے پس نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ قیاس صرف بعدم موجودگی نص ہی جائز نہیں بلکہ ایسے وقت بھی جائز ہے جب خاص کوئی نص ہی ایک سے زاید مفہوم رکھتی ہو۔ اس مضمون میں بالفعل اس قدر گنجائش نہیں۔ کہ اس قسم کی مثالیں پیش کی جاتیں البتہ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالی جاوے گی۔ اس مضمون کو ایک عجیب و شدید واقعہ سے ختم کرتا ہوں۔ اور چونکہ میرا علم کامل نہیں اس واسطے مولانا اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث اس مسئلہ کو بنا بر آگاہی و ہدایت بموجب ناظرین صاف فرما کر موجب ثواب کثیر ہو نگے۔

لائلپور میں چند اہلحدیث ہیں اور ان میں سے قریباً تین کس کے پاس اس قدر ذخیرہ کتب دینی ہے کہ ہر ایک اہلحدیث کے پاس نہیں ہوتا۔ ایک دن اتفاقاً بوجہ غیر حاضری اصلی امام کے ایک غیر صاحب نے امامت کرائی۔ اور دو اہلحدیث مقتدی تھے۔ امام نے ضالین کی ض کو مشابہ بدال پڑھا۔ بعد نماز کے ایک اہلحدیث نے تو نماز کا اعادہ کیا۔ مگر دوسرے نے نہ کیا۔ راقم الحروف نے ہر دو صاحبوں سے دریافت کیا کہ اس غلطی مخرج کے سبب براہ مہربانی نماز لوٹانے پر یا کوئی آیت یا حدیث پیش کریں۔ یا قرون ثلاثہ کا عمل۔ انہوں نے جواب دیا کہ سید نذیر حسین دہلوی مرحوم سے پہلے پوچھا گیا ہے دوسرے اہلحدیث صاحب نے کہا۔ کہ میری نماز تو ضالین کی ض کو ظ اور د دونوں طرح امام کے پڑھنے سے ہو جاتی ہے۔ اور مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم امرتسری اہلحدیث کو سند پیش کیا۔ خاکسار اب تک حیران ہے کہ یا اللہ! اگر اسلام میں اس قسم کی مشکلات کو جائز قرار دیا جاوے۔ تو کہیں جگہ نہیں ملتی۔ ہم کم علم تو تقلید و عدم تقلید کے دھندے سے فارغ ہونا چاہتے ہیں مگر اہلحدیث کو بھی اس مصیبت میں دیکھ کر رونا آتا ہے ابھی ذرا اور سنیں۔ سرگودہ میں ایک نئی مسجد ابھی تیار ہوئی ہے۔ ایک دن کوئی صاحب امامت پر کھڑے ہوئے تو انہوں نے ضالین کی ض کو مشابہ بہ ظ پڑھا۔ بعد فراغت نماز ایک صاحب نے جو حنفی مذہب کے مقلد تھے اپنی نماز کو دوہرایا۔ جب راقم الحروف نے ان سے دلیل طلب کی۔ تو فقہ کی بہت سی کتب کا حوالہ دیا۔ اور یہاں تک مبالغہ کیا۔ کہ ض کو ظ کے مشابہ پڑھنا کفر کے برابر کہدیا۔ اب کوئی تسکین دہ دلیل نہ تو لائلپور والے غیر مقلد نے مجھکو بتائی۔ اور نہ سرگودہ والے حنفی صاحب نے درحالیکہ لائلپوری غیر مقلد نے بہت دفعہ تقلید کی جڑ مٹی خراب کی ہے۔ اسکو میں بخوبی جانتا ہوں۔ مگر اس مسئلہ میں خود تقلید میں سخت گرفتار ہے۔ باقی سرگودہ والے مقلد کا ذکر فضول ہے۔ وہ تو خود مقلد ہے۔ اڈیٹر صاحب! قرون ثلاثہ کا اسلام کیا ایسا ہی تھا اور کیا یہی اسلام کو تبلیغ میں پیش کیا جاوے؟

(خاکسار ماسٹر غلام حید پنشنر خریدار اہلحدیث ۳۳۴۵)

اڈیٹر۔ ماشاء اللہ آپنے جس دلسوزی سے یہ مضمون لکھا ہے۔ قابل داد ہے۔ لیکن معاف فرمادیں۔ میںنے سمجھا نہیں کہ آپ فرماتے کیا ہیں؟ کوئی بات دریافت طلب یا کوئی مشکل قابل حل ہے۔ اگر یہ مراد ہے۔ کہ ما انا علیہ واصحابی سے کون فرقہ مراد ہے۔ تو اس کا ایک جواب تو پہلے لکھا گیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ موقع استدلال پر جس طریق سے حضور علیہ السلام نے صحابہ کو استدلال کرنا سکھایا۔ اور جس طریق سے صحابہ استدلال کرتے تھے یعنی محل اثبات مسائل اور وقوع اختلاف میں قرآن و حدیث میں پیش کرتے تھے۔ جیسے انتخاب خلیفہ کے وقت ہوا تھا۔ یا اور کئی ایک مواقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ جو فرقہ اپنے استدلال کے موقع پر اسی طرح استدلال کر کے اثبات مدعا کرے گا۔ وہی فرقہ ناجی ہوگا۔ جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ جو فرقہ

بعدہ ہائیکورٹ صوبہ کی انتہائی عدالت کا نام ہو گیا ہے۔ اہلحدیث کی انتہائی عدالت یا بالفاظ دیگر ہائیکورٹ مدینہ طیبہ میں ہے (اڈیٹر)

محض قرآن وحدیث کا اتباع کرے گا۔ وہ ناجی ہوگا۔ اور جو موقع استدلال پر کسی اور کی باتوں کو پیش کرے گا۔ وہ باقی فرقوں میں ہوگا۔ اب آپ کو اگر امتحان کرنا منظور ہے تو ہر ایک فرقے کے عالم سے مسئلہ پوچھکر آزما لیں۔ رہا لائلپوری اور سرگودہوی واقعہ سو اس کے ذمہ وار وہی لوگ ہیں جن کا یہ واقع ہے۔ البتہ لائلپوری غیر مقلد اپنے مفتی صاحب سے اس مسئلہ کی دلیل بھی پوچھ لیتے۔ تو آج اس مضمون میں انکو ضرب المثل نہ بنایا جاتا۔

ہاں ٹھیٹھ اسلام بالکل صاف اور سیدھا وہ ہے۔ جو پہلی صدی میں مروج تھا۔ جس میں نہ تین تھے۔ نہ تیرہ۔ معلوم نہیں آج کل اس اسلام پر عمل کرنا کیوں مشکل ہے۔ جو پہلے آسان تھا۔ انا للہ

محدثین میں بیشک اختلاف تھا۔ اور ہے جو کوئی اختلاف کو مخالفت کی صورت سے مبدل کرے۔ وہ علم سے ناآشنا ہے۔ اخبار اہلحدیث کی ابتدا سے یہی آواز رہی ہے کہ جو نصوص میں ہم سے متفق ہیں فہم میں ہم الگ الگ۔ یہی معنے ہیں اوس حدیث کے جو صحیح بخاری سے کئی ایک دفعہ نقل ہوئی جس میں صحابہ کا جنکو بنی قریظہ میں بھیجا تھا، عصر کی نماز کے متعلق اختلاف ہوا تھا۔ بعض نے راستے میں پڑھی اور کسی نے بنی قریظہ میں پہنچکر مگر حضور نے کسی پر عتاب نہ فرمایا۔

اس اختلاف میں نہ فرقہ بندی ہے۔ نہ تفریق۔ بلکہ وہ اختلاف بعینہ اس اختلاف کا مصداق ہے۔ جس کی بابت کہا گیا ہے

؎

اگر اختلاف ان میں باہمدگر تھا۔
تو بالکل مدار اسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا

یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

نعتیہ مطلع

میٹھا ہے عجب نام رسول عربی کا
ہر ایک لقب پیارا ہے اس خوش لقبی کا
ہے محکونشہ ساغر صہبائے نبی کا
کیوں نام بھی لوں ہو نہ سو شراب عنبی کا
اللہ کی طاعت ہے اطاعت شہ دیں کی
فرمان خدا ہے جو ہے فرمان نبی کا
خورشید بھی ہو مثل قمر آپ پہ قربان
فرمائیں محمد جو اشارہ طلبی کا
یارب ترا محبوب ہمارا بھی نبی ہے
اقرار ازل سے ہے یہ ہر ایک نبی کا
آدم کو بھی ہے فخر تری ذات سے مولے
کیا وصف بیان ہو تری عالی نسبی کا
طے کرکے سموات بڑھے شاہ جو آگے
موسے کے لئے تھا یہ سماں بو العجبی کا
اندھے ہوں وہیں ہر نگہ قہر نبی سے
بدبیں جو کبھی قصد کریں بے ادبی کا
دربار خدا میں یہی ہے غل صل علےٰ کا
کامل نے قصیدہ جو پڑھا نعت نبی کا
(منشی غلام علی خاں کامل جوناگڈہی)

دریافت حدیث

مہربانی کرکے مندرجہ ذیل احادیث کا پتہ بتلادیں تاکہ تسلی وتشفی ہو۔ حدیث

عن عبد اللہ بن مغفل رض قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول الا انبئکم برجل من کوفان بلدکم ہذا او من کوفتکم ہذہ یکنی بابی حنیفۃ قد ملئی قلبہ علماً وحکماً۔ وسیہلک بہ قوم فی آخر الزمان الغالب علیہم التنافر یقال لہم البنانیۃ کما ہلکت الرفضۃ بابی بکر وعمر۔

حدیث عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی رجل وفی الحدیث القصری یکون فی امتی رجل اسمہ النعمان وکنیتہ ابو حنیفہ ہو سراج امتی ہو سراج امتی ہو سراج امتی۔۱۲

(راقم العاصی بندہ فدوی منشی محمد ریاست اللہ عفا عنہ مقام کچہری سیدپور ضلع مالدہ)

اڈیٹر۔ پہلی حدیث کا پتہ نہیں۔ دوسری حدیث درمختار کے دیباچہ میں ہے۔ مگر ضعیف بلکہ موضوع (غلط) بہت سے علما نے اس کی تردید کی ہے صاحب سفر السعادت مولانا عبدالحی وغیرہ نے بھی اس کی تغلیط کی ہے۔

مسلمانوں کی اخلاقی حالت

مکرمی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل شیر اسلام دام ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ مہربانی مندرجہ ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر مشکور فرمادیں۔ پہلے مضمون کی سرخی میں علماء واعظین کو متوجہ فرمادیں۔ کہ فدوی کو عرصہ سیزدہ بیس سال سے اتفاق اکثر ہوتا رہتا ہے۔ جو بعض اضلاع میں گاہ گاہ جانا پڑتا ہے۔ اور عموماً اضلاع میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اسلام کی اچھی طرح کوئی خبر نہیں ہے۔ مگر خصوصاً ضلع ملتان جھنگ۔ لائلپور۔ علاقہ چنیوٹ۔ منٹگمری۔ علاقہ پاک پٹن کے مرکزی علاقوں میں جو اقوام مسلمان باشندے ہیں انکو اسلام کی پورے طور سے تو کیا ہے خود بعض ضروری مسائل کی بھی بالکل خبر نہیں ہے۔ اور ان باشندوں میں جو علما مسجدوں میں ہوتے ہیں۔ وہ صرف نفس پرور ہوتے ہیں۔ ان بیچاروں کو خود ان مسئلوں تک کی خبر نہیں ہے۔ اور لوگوں کو کیا کہیں۔ فدوی بطور مثال ایک تھوڑی جیسی مثال پیش کرتا ہے لیجئے یہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی اکثر اپنے ہی گاؤں اور برادری میں کرتے ہیں۔ اور اس حالت میں شادی کرتے ہیں جب انکی عمر قریباً ۲۰ یا ۲۵ سال تک پہنچ جاتی ہے۔ اور جب وہ بیچاری بلوغت میں آتی

ہیں تو اکثر ان کے خیال اچھے نہیں رہتے۔ اور پھر وہ کمینہ قوموں سے آشنائی پیدا کر کے ادھر ادھر چلی جاتی ہیں۔

یہ ان لوگوں کی خاص رسم ہے۔ کہ جب نصف عمر ہو جاتے۔ تو وہ شادی کی تجویز کرتے ہیں

مولانا صاحب عاجز اس تحریر کو دو بالا کرتا۔ مگر اکثر علماء میری تحریر ناقص پر شاید صبر جبیں نہ ہوں۔ اس واسطے ایسی تھوڑی تحریر کو پیش کر کے ملتمس ہوں۔ کہ آپ بھی علماء و واعظین کو خاص توجہ دلا دیں۔ اور ان لوگوں کو اس بدعت سے نکالکر خود بھی ثواب حاصل کریں۔ اور ان بیچاروں کو بھی نجات دلا دیں۔

(راقم عاجز رحمت شاہ خادم اسلام از کڑیال، ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث۔ ایسے لوگوں کو سزا دینا چاہئے۔ یہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کوئی ۱۲ سالہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ جو خرابی پیدا ہو۔ اس کا وہ ذمہ وار ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی اہلہا

اما بعد۔ بخدمت جناب مولانا و بالفضل اولنا لائق الذکر فائق الفکر معتصم بحبل الورید متمسک بالسنۃ والتوحید محی السنۃ قامع البدعۃ ابوالوفا ثناء اللہ تعالیٰ لازالت شموس فیوضہم بازغۃ۔ بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم گزارش یہ ہے۔ کہ سطور مندرجہ ذیل کو از راہ مہربانی اپنے اخبار گہر بار اہلحدیث کے کسی ایک گوشہ میں جگہ دیکر ممنون فرما دیں۔ اور آپ اور جناب مولوی ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی اور جناب مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی خصوصاً اور دیگر علماء اہلحدیث عمت فیوضہم عموماً میرے استفسار ذیل کے جواب اخبار اہلحدیث میں عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ وہ یہ ہے کہ

علامہ صدیق بن حسن والئی بھوپال طاب اللہ ثراہ نے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ مطبوعہ مطبع سعید المطابع بنارس کے صفحہ ۲۹ میں امارات متوسطہ قیامت کو نمبروار بیان کرتے ہوئے نمبر ۱۵ میں لکھتے ہیں۔

(۱۵) مسجد کی محرابیں آراستہ کی جاویں۔ دل ویران ہوں پھر نمبر ۱۶۔ ۱۷ میں آگے بیان کر کے لکھتے ہیں کہ یہ سب نزدیک طبرانی کے ہے۔ ابن مسعود سے۔

اب دریافت طلب خاکسار کا یہ امر ہے۔ کہ (۱) یہ حدیث کیسی ہے (۲) اور محراب سے مراد کون محراب ہے آیا یہی محراب جو آجکل مسجدوں میں جانب قبلہ بنایا جاتا ہے۔ یا مثل محراب زکریا علیہ السلام مراد ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

(۳) اور زمانہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مساجد میں آج کل کی طرح محراب بنایا جاتا تھا یا نہیں۔

یہ بھی عرض کے دیتا ہوں وہ بدعت سے خالی نہیں سمجھتا ہوں۔ کہ وجہ اس استفسار کی یہ ہے۔ کہ میرے ناقص خیال میں اگر یہ حدیث صحیح۔ اور محراب سے مقصود یہی محراب ہو۔ اور زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی محراب بنایا جاتا ہو تب تو اس محراب وقت کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس حدیث سے تزئین محراب کی کراہیت ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ نفس محراب کی۔ ھذا ما ظہر لی۔ والرجو من علماء الحدیث ان یظہروا تحقیقاتہم

مکرر اینکہ امام سیوطی رحمہ نے جو اس بارہ میں ایک رسالہ موسومہ بہ اعلام الاراتیب فی بدعۃ المحاریب لکھا ہے۔ وہ کہاں سے ملتا ہے۔ اور اس میں انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں۔

اس رسالہ کے نام سے تو بظاہر بدعت معلوم ہوتی ہے۔ فقط

انا الراقم کسیر البال فقیر المحال ابوالمحامد محمد اسرائیل الکرموی عفا عنہ اللہ الخالق القوی۔ المشتری الاہلحدیث ۲۹۰۲

جرمنوں کا غرور

شہنشاہ جرمنی کے خیالات اپنے ملک اور اپنی ذات کے متعلق حسب ذیل ہیں

(۱) ہم دنیا کی روح رواں ہیں۔ ہمکو لازم ہے۔ کہ اپنے آپکو اپنے عظیم الشان قسمت کے قابل ثابت کریں

(۲) صرف ایک ہی قانون ہے یعنے میرا قانون وہ قانون جسے میں بذات خاص وضع کرتا ہوں۔

(۳) سب سے اچھا لفظ "حرب" ہے

(۴) طاقتور جرمنی امن یورپ کا سہارا ہے۔ سمندر کی عظمت جرمنی کی عظمت سے وابستہ ہے۔

(۵) جرمن لوگ ایک حصن حصین ہو گئے۔ جن پر خداوند کریم دنیا میں تہذیب اور شائستگی پھیلانے کے کام کی تکمیل کر سکتا ہے

(۶) خدا پیشتر کی طرح اب بھی زندہ ہے۔ ہمارا سب سے بڑا رفیق بر سر حکومت ہے۔

(۷) خشک بارود کے لئے تیز تلوار کے لئے اس انجام کے لئے جو ہماری نظر میں ہے۔ اس طاقت کے لئے جس پر ہمکو فخر ہے۔ اور جرمن فوج و جرمن اسٹاف کے لئے نعرہ خوشی

(۸) اہل جرمنی کی نئی انجیل جنرل برنہارڈی کی کتاب ہے

(۹) صلح کی آرزوئیں جرمنی کی روح کو زہر آلودہ کرنے کی دھمکی دیتی ہیں

(۱۰) ہر جرمن کا پہلا اور نہایت ہی ضروری فرض ہے کہ جنگ کے لئے اس پیمانے پر تیار ہو جو اس کی پولیٹیکل ضروریات کا ہم پلہ ہو۔

(۱۱) طاقت ہی بلا توقف اعلے استحقاق ہے۔ اور اس بحث کا فیصلہ کہ حق کیا ہے جنگ پر منحصر ہے

(۱۲) جنگ عام طور پر قوموں کی زندگی کا کوئی ضروری عنصر نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم کا ایک لازمی نتیجہ ہے جس میں ایک اصلی مہذب قوم کی حالت اور زندگی کا اظہار ہوتا ہے

(۱۳) درحقیقت سڑی گلی روحوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے جنگ کے سوا کوئی دوسرا صحیح عنصر ترقی نہیں ہے

(۱۴) جنگ زندگی کے لئے اول درجہ کی ضروری چیز ہے

(۱۵) وحشیانہ واقعات جو حالت جنگ میں ناگزیر ہیں سستی اور کاہلی کو دور کر دیتے ہیں۔

(۱۶) ہم جو کچھ چاہتے ہیں۔ وہ ہم کو بمقابلہ غنیم کی اعلے فوج اور دول کے فوائد کے جنگ کرنا اور فتح حاصل کرنا ہے

(۱۷) اس موقع پر ہمارا نصب العین صرف دو باتوں پر منحصر ہے یا دنیا پر حکومت کرنا یا فنا ہو جانا۔ تیسری کوئی نہیں۔

(ماخوذ از الضیاء ۲۸ ۱۴ صفحہ ۳)

مولانا صاحب کی علم موجودگی کے باعث اس دفعہ فتوے نہیں لکھے گئے منیجر

متفرقات

تعاقب فتوے سوال نمبر ۵ بابت نماز قصر مندرجہ تاریخ ۷ر صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ر دسمبر ۱۹۱۴ء

تفسیر معالم التنزیل میں ہے۔ سفر میں قصر نماز کے جواز میں امت کا اجماع واقع ہوا ہے۔ البتہ اتمام کے جواز میں اختلاف ہے۔ جمہور اس طرف گئے ہیں۔ کہ قصر کرنا واجب ہے۔ اور یہی مذہب حضرات عمر۔ علی اور ابن عمر اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا ہے۔ اور اسی کے قائل حسن اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ ہیں اور یہی قول امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور ایک جماعت پوری پڑھنے کے جواز کی قائل ہے۔ جیسا کہ عثمان اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اور اسی کے قائل امام شافعی رحمہ ہیں۔ اور ان کے نزدیک چاہے پوری پڑھی جائے۔ چاہے قصر کرے لیکن قصر افضل ہے روضہ شرح ہدایہ میں ہے۔ مذہب الاکثرین ان القصر واجب وقال الشافعی ان شاء اتم وان شاء قصر والقصر افضل۔ اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ قصر واجب ہے۔ اور امام شافعی رحمہ فرماتے ہیں۔ خواہ تمام کرے خواہ قصر کرے۔ لیکن قصر افضل ہے۔

(راقم علی محمد عفی عنہ مدرس از لدھیانہ)

دار العلوم اہلحدیث مولانا۔ السلام علیکم۔ اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۵ر دسمبر میں مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی کا مضمون دیکھا۔ میرا بھی مدت سے یہی خیال تھا۔ جماعت اہلحدیث کا دار العلوم ہونا چاہئے۔ اور دوسرے مدارس اس کے ماتحت ہوں۔ دار العلوم کے لئے دہلی موزون جگہ ہے۔ اور میاں صاحب کے مدرسہ پر اس دار العلوم کی بنیاد قائم ہو سکتی ہے۔ اس کا اگر انتظام کیا جاوے۔ تو میں ہر ماہ ایک روپیہ اس فنڈ میں دینا قبول کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ اس دار العلوم کا نام جامع نذیریہ رکھا جائے۔ اس کے لئے کارروائی جلد ہونی چاہئے۔

افسوس ہے کہ اہلحدیث کانفرنس بہت سست کام کرتی ہے۔ گذشتہ جلسہ کی رپورٹ ابتک شائع نہیں کی گئی۔ قومی کام ایسی لاپروائی سے پورے نہیں ہوتے +

(خاکسار محمد عبدالعزیز عفی عنہ نائب تحصیلدار گونڈیا)

کتاب حکم الکتاب وغیرہ کا جو اشتہار اہلحدیث میں دیا گیا تھا۔ وہ اب قریب اختتام ہیں۔ باقی چند نسخے رہ گئے ہیں۔ لہذا جو احباب منگانا چاہیں۔ جلدی منگالیں اور رسالہ رد تقلید مسمی احسن المقیاس فی تقدم الحدیث علی القیاس ہمارے پاس بہت ہے۔ پس جو احباب حکم الکتاب منگائیں گے۔ تو اس کے ختم ہونے پر رسالہ مذکورہ جو کہ ۲ر کے ٹکٹ میں ہے، عدد آ سکتے ہیں۔ ہمع باقی ۱ر کے ٹکٹ بھیج دیا جاویگا۔ پس جلدی منگالیں اور اپنا پتہ واضح لفظوں میں تحریر کریں۔ بعض احباب کا پتہ واضح حرفوں میں نہ ہونے کے باعث پیکٹ ارسال کیا ہوا ہمارے پاس آ گیا ہے۔

(خاکسار محمد ولد مولوی حافظ قادر بخش از چاہ خلیل والا ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

درخواست میرا لڑکا حسین کی عمر تخمیناً سولہ سترہ سال ہے۔ بعارضہ مرض طحال ورم عرصہ دراز سے یعنے تقریباً دس سال سے بیمار ہے۔ ہر چند علاج کیا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور علاوہ طحال درمی کے قبض بھی دائمی ہے۔ اور پاخانہ کسی ایک وقت پر نہیں آتا۔ لہذا ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے کہ کسی صاحب کو کوئی نسخہ مجرب طحال درمی کا معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع بخشیں

(پیر حضرت شاہ از کوٹ گلو)

طبی سوال۔ میرے ایک دوست کو احتلام کی شکایت ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھے ہر روز بلا ناغہ رات کو ہو جایا کرتا ہے۔ اب وہ اس بیماری سے بہت تنگ آ گیا ہے۔ اور زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے منصوبے باندھتا ہے۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ چونکہ یہ غریب مسکین مسلمان ہے۔ اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ تیر بہدف معلوم ہو۔ تو اخبار اہلحدیث میں تحریر فرمادیں۔ نہایت مہربانی ہوگی۔ اس کی عمر ۱۸ سال ہے جماعت تھرڈ مڈل سکول میں تعلیم حاصل کرتا ہے۔ اور جذبات ہمدردی سے لبریز ہے۔

(راقم احمد الدین فارمین ملتان چھاؤنی)

طلب دوا میرے ایک عزیز بوجہ بیماری سرسام کے گونگا ہو گیا تھا لیکن بعد تندرست ہونے کے کچھ کچھ زبان کھولی ہے۔ پورے طور پر بات کرنے پہ قادر نہیں بات صاف کہتا ہے۔ لیکن کہنے میں زور لگتا ہے۔ کسی چیز وغیرہ کو پکڑتے ہوا دل کے ہاتھ پیر کانپتے ہیں کسی کے پاس اسکی دوا ہو۔ یا کسی کو اس کا نسخہ معلوم ہو۔ تو مہربانی کرکے بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع دیں

(محمد اسمعیل عفی عنہ خریدار اخبار نمبر ۳۲۲۱)

قومی ماتم

مسلمانوں کے پرانے اہل علم میں سے مولانا شبلی مرحوم کے انتقال کے بعد مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی تھے آپ نے شاعری میں جو جدت پیدا کی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ آپ نے مسدس میں توحید وسنت کی تائید اور شرک وبدعت کی تردید حسن خوبی وخوش اسلوبی سے کی ہے۔ اس کے لحاظ سے اہلحدیث مرحوم مغفور کے لئے دعا کرتا ہے۔

۳۰۔۳۱ دسمبر کی درمیانی رات کو ایک طویل علالت کے بعد ۸۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ انا للہ۔

امید ہے ناظرین مغفور ومرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرینگے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

ادب العرب۔ صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے۔ کہ اردو خواں طالب علم بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند کیا ہے ۶ر

+ رپورٹ عنقریب شائع ہوگی اور وہ ... مرقوم ہوگی جو اپنی معقولیت کی وجہ سے مقبول ہوگی انشاء اللہ (ایڈیٹر)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے تجربات ۴؍

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام۔ ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور رعشہ کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ؍

طلاء جس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۴ روز کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۱۲؍

سرمہ مقوی چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ ۴ر

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲؍

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و کوائف مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات متقی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی نیابت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملا جن کی دعا سے

عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی تائب ہوا جن کی وعظ سے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں۔ جو تیغ بے دست ہیں انگریزوں سے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو بیسیوں خواب دیکھ کر مسلمان ہوئے۔ الغرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پونے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے

مینیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لنگی۔ پٹکہ سوتی۔ ریشمی و ندی دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لنگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمائیں اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی

المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لنگی فروشان

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

نبی نمبر۔ اخبار اہلحدیث کا وہ خاص نمبر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک و مقدس زندگی کے حالات طیبہ درج ہیں ۴ر

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انتقامی فیصلہ مع محصول صرف عہ

سیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری عہ

الفاروق۔ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مصنفہ علامہ شبلی عہ

فتوحات اہلحدیث۔ چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے صرف ۴ر

اہلحدیث کا مذہب۔ مذہب اہلحدیث پر ایک جامع و مانع رسالہ ۳ر

تقلیب الاسلام۔ بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ مہاشہ دھرم پال۔ ہر چہار جلد اصلی قیمت قریباً ۱۲ رعایتی صرف ۸ر

اجتہاد و تقلید۔ اس رسالہ میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳ر

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اخباری دنیا میں انقلاب

(اشتہار)

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتدالی اور نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے۔ نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے ایک کارڈ بھیج کر نمونہ منگا لیجئے پہلے چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف ۴ سالانہ ہے

مینیجر اخبار عصر جدید میرٹھ

رجسٹری شدہ

رجسٹری شدہ

افوض امری الی اللہ فہو حسبہ

قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد حکیم مولانا حافظ حاجی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کی طرح خوشبودار سنہ ۱۹۰۲ء میں تیار ہو کر آج دور دراز ملکوں شنگاپور۔ رنگون۔ برما۔ آسام۔ چاٹگام۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بمبئی۔ پنجاب میں شائع ہو کر بکثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے۔ جو لوگ ایک مرتبہ اسکو استعمال کرتے ہیں علی الدوام اس کے قدردان ہو جاتے ہیں۔ اسی بنا پر میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ بذریعہ اشتہار پبلک میں ظاہر کروں کیونکہ اس میں اپنا و ہر خاص و عام کا فائدہ ہے۔ لہذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ اسکو آزما دیں۔ اگر مفید ثابت ہو تو بندہ کے لئے دعاء خیر اور تیل کی عزت افزائی فرما دیں۔ یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت بیماریوں میں از حد فائدہ مند ہے۔ یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے۔ بیماریاں یہ ہیں۔ درد سر۔ بدن و جوڑوں میں درد لیسے ہو یا خواہ ریاح یا اور کسی وجہ سے۔ فالج۔ لقوہ۔ گٹھیہ (باد) ذات الجنب۔ پسلی کا درد۔ نمونیا۔ درد کمر۔ درد گردہ۔ درد کشیدہ۔ درد پشت۔ ورم جگر۔ ورم طحال۔ تلی بڑھی درد اور سختی معدہ و اعصاب۔ باد گولہ۔ قبض۔ درد پائے۔ عرق النساء۔ رعشہ۔ دانت کا درد۔ آنکھ کا درد یا سرخی۔ اور پانی جاری ہونا۔ ورم مسوڑھ۔ ناکڑا۔ درد کان نزلہ۔ زکام۔ کالی اور بلغمی کھانسی۔ دمہ۔ رتوندھی۔ لرزہ بخار۔ طاعون۔ گلٹی اور اسکا اثر۔ ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھینچ تان (تشنج) ضعف مثانہ و گردہ ذیابیطس (بار بار پیشاب آنا یا قطرہ گرنا) چھوٹے بچوں کی لاغری اور کمزوری۔ عورتوں کو زچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ۔ ہر چیز سے کٹنے کا زخم ہر طرح کی چوٹ و مار۔ آگ یا کسی چیز سے جلنے کی سوزش۔ زہردار جانور کا کاٹنا مثل بچھو بھڑ وغیرہ وغیرہ۔ ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور ورم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے بعض لوگ نزلہ زکام اور سردی وغیرہ موذی امراض سے بچنے کیلئے اسکو برابر استعمال کرتے ہیں خصوصاً طاعون اور وبا کے زمانہ میں اسکو بکثرت لگاتے ہیں یہ سب باتیں بوزن تجربہ کے شائع ہوئی ہیں۔ ہمارے معزز ناظرین اسکو مبالغہ خیال نہ کریں بفضلہ تعالیٰ مزید مستفید ہونگے [illegible] حقیقت حال سچا واقعہ بھی کہاں ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپیہ للعہ علاوہ محصولڈاک [illegible] + نوٹ: ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں ہوگا۔ ایجنسی کے واسطے بذریعہ خطوط تصفیہ کریں۔

ملنے کا پتہ:- حکیم مولوی محمد نذیر انچارج پی ڈاکٹر دار الصحت۔ میدہ کل۔ آسن سول۔

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی۔ جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب نواب امیر علیخاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپاہ لا تعداد آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور معیت سے غائب ہو گیا جس کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے فتح ملا کرتا تھا جنکی دعا سے شہید عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر فرض ہوتا تب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کیمیا گر تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں جو جم پڑ گئے تو راستہ میں انگریز وغیرہ انکو دعوت دی جنکی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے جن کے ہاتھ پر الہ آباد سیٹھ سچا نواب ہو کر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے یہ نہیں بوصوفی کی کتاب بنگالہ ملاحظہ فرماویں۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸/ ۲/

ملنے کا پتہ: منیجر صوفی بنڈی بہاؤالدین (گجرات پنجاب)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں

قیمت - - - - عمر

طلا- اسکے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتنائیوں سے پیدا ہوئے ہیں ۱۴ - دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی - درازی - اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت ۱عہ

تپ لرزہ- اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو - دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲/

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی بوتل عہ

منیجر شفاخانہ چشمہ چوک گوجرانوالہ

شائقوا دوڑو جلد خبر لو

نعمت ہر دو جہان حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں

تخفیف رعایت

یکم صفر سے آخیر ربیع الاول ۱۳۴۳ھ تک

صحیح بخاری مترجم حنا شدہ ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی قیمت مجلد کی عہ بلا جلد ۱۲/ پارہ اول صحیح مسلم مترجم حنا شدہ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵/ رعایتی ۲/

زہد الانسان منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب ساکن موضع کلاس والہ اصلی قیمت ۴/ رعایتی ۳/

لیس اہل اسلام کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالیں۔ کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی۔ محصولڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر لالہ محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ فیروزپور دروازہ ملتانی

موسیائی ۱/۲ ۵

یہ موسیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان۔ کمی اور وجع سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار روز میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۵ روپیہ ۳ چھٹانک ۱۰ روپیہ پانچ چھٹانک ۱۵ روپیہ معہ محصولڈاک وغیرہ

غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد باری صاحب کلکتہ سے رقمطراز ہیں۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک موسیائی منگوائی تھی جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک موسیائی وی پی ارسال فرماویں (۲۰ نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب صاحب زادہ صاحب موضع جیگا پور ضلع بستی سے لکھتے ہیں۔ آپکی موسیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے۔ مہربانی کرکے ایک چھٹانک مولانا عبدالستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ ... کے نام بھیج دیں۔ (۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی

حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی ؒ کے نادر حالات۔ واقعات۔ اور ملفوظات۔ مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری۔ جس میں مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور مولانا عبدالحی صاحب کے مفید سراپا نصیحت وحالات و واقعات بھی مندرج ہیں۔ قابل قدر کتاب کی اصلی قیمت دو روپے رعایتی ۱۲ / عہ

حمایل شریف معرّا ہے نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔ لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوع۔ آیات کے اعداد وشمار درج ہیں۔ سفر وحضر والوں میں کارآمد پڑھنے۔ بچوں اور عورتوں کے لئے خصوصاً مفید رعایتی قیمت معہ محصول عہ

سفری جیبی حمایل شریف مترجم ہے۔ حمایل شریف کا سائز ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح ترجمہ۔ عمدہ ہے۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے۔ جلد چرمی خوشنما معہ محصول عہ

لغات القرآن ہے اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کرکے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی ومصادر۔ ماخذ۔ مجرد۔ درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے اس کے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآن کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی ومطالب سے کامل واقفیت حاصل کرسکتا ہے رعایتی معہ محصول عہ

انسان کامل ہے عارف باللہ سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ معہ مختصر تذکرہ مصنف۔ اس میں تصوف کے تمام اصول وفروع واصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ احدیت۔ واحدیت۔ عما۔ قلب، روح، کرسی، ہفت آسمان، فرشتگان، لوح، قلم، وغیرہ کے معانی واسرار کا نہایت شرح وبسط سے ذکر ہے۔ قیمت ہر دو جلد اصلی چار روپے (للعہ) رعایتی معہ محصول دو روپے دو آنے (عہ)

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

باہتمام پنجاب پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر داس گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

تار کا پتہ:۔ اہلحدیث امرتسر

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

نمبر ۱۱

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	ے
رؤسا و جاگیرداران سے ״	للعہ
عام خریداروں سے ״	ے
״ ششماہی	۱۰ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
״ ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۸ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

جنگ یورپ

رشی منو۔۔۔ قیصر جرمنی۔۔۔ اور سوامی دیانند

جب سے دنیا میں انسان آباد ہوتے ہیں۔ ان کی مختلف بہ مقتضاء اغراض انکو باہمی جنگ و جدل کرنے پر مجبور کرتی رہی ہیں۔ بعض دنیاوی اغراض سے بعض دفعہ مذہبی اختلافات سے۔ دنیا میں اس وقت سب سے پہلی اور پرانی کتاب وید ہے جس کی نسبت ویدک دھرمی لوگوں کا دعویٰ بہت قدیم ہونے کا ہے۔ گو ان کے اس دعوے کو ہم یا کوئی محقق تسلیم نہ کرے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ دنیا کے کتبخانہ میں سب سے پرانی کتاب وید ہے۔ اس میں بھی ہم جنگ و جدال کے بہت سے منتر پاتے ہیں۔ جن میں راجا اپنی فوج کو حکم دیتا ہے

تم دشمنوں کے مارنے والے۔ اصول جنگ کے میں ماہر بے خوف دہراس۔ پر جاہ و جلال۔ عزیز و اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو۔ اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سرانجام کرو۔

تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔ (یجو ۱۷ منتر ۱۳۳)

اس ویدک منتر سے اس وقت کی انسانی نسل کی جنگی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ویدوں کے بعد منوجی کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ منوجی ہندوؤں میں بڑے پایہ کے بزرگ اور مقنن مانے جاتے ہیں۔ آپ کی ذہنی اور دماغی قابلیت کی ہر ایک دانا خصوصاً علم سیاست کے واقف داد دیتے ہیں۔ آپ کی ذہانت اور قابلیت کا ثبوت آج کل کے ایک واقعہ سے بھی ملتا ہے۔

زمانہ گو بدلتا رہتا ہے۔ اس کے اقتضایات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ منو نے جو اصول حکومت و سلطنت مقرر کئے تھے۔ وہ کسی نہ کسی شکل میں آج بھی مستعمل ہیں۔

اخباروں میں خبر گشت کر رہی ہے کہ قیصر جرمنی اس وقت سے لڑائی کے منصوبے باندھ رہا ہے جب وہ اپنی محترمہ نانی (ملکہ وکٹوریہ) کو انگلستان میں ملنے آیا تھا۔ ان ایام میں اس نے اپنے جاسوسوں کی معرفت انگلستان کا کل نشیب و فراز معلوم کر لیا تھا۔ اس خبر پر لاہور کا آریہ اخبار (پرکاش) اظہار نفرت کرتا ہے۔ ہم اس سے بڑھ کر

گلزار احمدی ۔ کے نیچے معارج النبوت کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ دا غطاں خوش بیان کے لئے مفید اصلی قیمت للعہ فی جلد رعایتی ے منہ

قابل نفرت کام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

پرکاش کی رائے نہایت معقول ہے۔ اسلامی تعلیم اسی کی تائید کرتی ہے۔ قرآن وحدیث کی ہدایات کے علاوہ اسلامی تاریخ اس قسم کے واقعات سے لبریز ہیں۔ جو پرکاش کی رائے کی تائید کرتے ہیں۔

ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایام مصالحت میں اپنے مخالف بادشاہ کی سرحد پر فوج جمع کر دی کہ میعاد مصالحت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیں گے۔ اس حرکت کو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے معلوم کر کے (کہا) اللہ اللہ لا غدر۔ خدا سے ڈر غدر نہ کر مخالف تمہاری مصالحت کے بھروسہ پر ہے اور تم اس کی سرحد پر فوج جمع کر رہے ہو۔ حالانکہ قرآن مجید میں حکم ہے۔ کہ مصالحت کے بعد دشمن کو اطلاع دو کہ اب ہم اور تم برابر ہیں تم اپنا انتظام کر لو۔ یہ سنکر امیر معاویہ نے اس فوج کو منتشر کر دیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ قیصر جرمنی کی یہ پالیسی کوئی نرالی ہے یا اس پالیسی کے معلم بھی دنیا میں پہلے گذرے ہیں۔

اس سوال کا جواب ہم اپنے لفظوں میں دینا نہیں چاہتے۔ بلکہ منوجی اور سوامی دیانند کے اصول جنگ پیش کر دیتے ہیں وہی خود اس سوال کو حل کر دیں گے۔ منوجی فرماتے ہیں

راجہ کے عیب کو دوسرا نہ جانے۔ مگر راجہ دوسرے کے عیب کو جان لیوے۔

بگلے کی طرح اپنے مطلب پر غور کرے سنگھ کی مانند پراکرم کرے۔ اور بھیڑیئے کی طرح چیزوں کو لیوے۔ اور خرگوش کی طرح بھاگے (منوسمرتی باب ۷۔ فقرہ ۱۰۶-۱۰۷)

یہ ہیں وہ اصول جو بقول منو بھگوان راجہ کو جنگ اور صلح دونوں کے وقت ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ اب سنئے سوامی دیانند فرماتے ہیں

جب یہ معلوم ہو جائے۔ کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔ اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہو گی۔ تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے۔

(ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول صفحہ ۲۸۱)

اس فقرہ کو سوامی جی نے منوسمرتی کے باب ۷ کے فقرہ ۱۶۹ کے نام سے لکھا ہے۔ مگر منو میں ہم کو ان لفظوں میں نہیں ملا۔ اس لئے ہم نے اس کو سوامی جی کی طرف منسوب کیا۔

اگر منو کا قول بھی ان لفظوں میں ملجائے۔ تو بھی سوامی کا پسندیدہ اور مقبول ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسکو بطور سند کے نقل کیا ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے مذکورہ بالا حوالجات سے جو اصول جنگ ثابت ہوتے ہیں۔ قیصر جرمنی اونہی پر کاربند ہے۔ کیوں؟ غالباً اس لئے کہ بقول آریہ سماج وید ابتداء دنیا سے انسانوں کی ہدایت کے لئے ہیں۔ اور ایک زمانہ تھا۔ کہ تمام دنیا کی مذہبی کتاب وید ہی تھی پس اس زمانہ کی ہدایات جو نسلاً بعد نسل چلی آئی ہیں۔ اون میں منو اور سوامی کے بیان کردہ اصول جنگ بھی ضرور ہونگے۔ جو قیصر جرمنی کو بطور وراثت کے ملے ہیں جنکو جنگجو طبیعت نے خوب بڑھایا ہو گا۔ کیونکہ قیصر کوئی معمولی طبیعت کا آدمی نہیں۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں تم سے گرچہ فتنہ گر پہلے

اہلحدیث کانفرنس کی قبولیت

کسی تحریک کی قبولیت کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ اوس کے حامی اوس میں شریک ہوں۔ شرکت کے طریق مختلف ہیں۔ سب سے مفید شرکت یہ ہے کہ اوس میں مالی امداد دی جائے۔ الحمد للہ کانفرنس کے بہی خواہ اسکی کاموں سے ہمدردی رکھتے نظر آتے ہیں۔ عیدین کے موقع پر تجویز ہوئی تھی۔ کہ جہانتک ممکن ہو۔ بہی خواہان کانفرنس سے فی کس ایک آنہ وصول کیا جائے۔ اس تحریک کا اثر ہندوستان میں کم و بیش ہوا۔ مگر ناظرین سنکر خوش بلکہ حیران ہوں گے کہ دور دراز ملک افریقہ میں اس تحریک کا بہت خوب اثر کیا۔ چنانچہ مقام جنجہ مشرقی افریقہ سے ہمارے دوست مرزا عمر بیگ گارڈ نے آنہ فنڈ میں جمع کر کے ساڑھے اٹھاسی (عہ ۸۸) آنہ گذشتہ ہفتے بھیجے ہیں۔

دعا ہے۔ خدا مرزا صاحب اور اون کے دیگر احباب شرکاء کو جزاء خیر دے۔ یہ سب کچھ اخبار کی برکت ہے۔ الحمد للہ۔

رفع شکایت

بعض احباب اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ منعقدہ پشاور کی رپورٹ شائع نہ ہونے کی شاکی ہیں اون کو مطمئن رہنا چاہئے۔ کہ جلدی شائع ہو گی اس دیر کی وجہ بھی اوسی روئداد ہی میں ملے گی جو امید ہے۔ معقول سمجھی جائے گی۔

تحریک مولوی محمد ابراہیم صاحب متعلقہ سلسلہ تاریخ نبوی

الحمد ہر آن بہ خاطرم خواست
بیروں آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

۱۴ صفر کے اخبار اہلحدیث میں ناظرین نے تحریک بالا ملاحظہ فرمائی ہو گی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اہلحدیث ضمیمہ کے طور پر دو ورقہ پر تاریخ نبوی و تاریخ صحابہ کا سلسلہ شروع ہو۔ اور اس سے اخبار کی قیمت میں بھی بقدر عـ۸ سالانہ اضافہ کیا جاوے اور اس مسعود اور مہتم بالشان کام کا سرانجام خود مولوی صاحب ممدوح نے اپنے ذمے لیا ہے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ مجھکو اس تحریک سے لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً اتفاق ہے۔ اور میری ناقص رائے اگر غلطی سے مبرا ہے۔ تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جملہ ناظرین بھی مجھ سے ضرور بالضرور اسوجہ سے متفق الرائے ہونگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی) کے ساتھ انکو خاص خصوصیت حاصل ہے۔ پس کیا اچھا ہو کہ ہمکو اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ہادی برحق۔ اپنے دلآرام اپنے محبوب۔ اپنے حبیب اپنے دلبر اپنے دلدار کے پیارے اور صحیح صحیح حالات پسندیدہ خصائل حمیدہ اخلاق ستودہ اطوار وغیرہ ہر ہفتہ معلوم ہوتے رہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

گئے تھے۔ وہ بستی پر عدم واقفیت تھے؟ کیا کوئی ہے جو مجھ سے مختلف ہو سکے کوئی نہیں (اڈیٹر) (راقم العاجز عبد الحمید ... از حیدرآباد دکن)

قادیانی مشن

کیا احمدی اشاعت اسلام کر سکتے ہیں؟

اس عنوان کا جواب ناظرین کی خاطر ذیل میں احمدیت اور اسلام ہر دو کے عقاید و اصول کو بالمقابل پیش کر کے دیا جاتا ہے امید ہے کہ ہر مسلم بھائی صحیح نتائج اخذ کریگا

عقائد اسلام

(قرآن کریم سورہ نمل) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ۔ وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ کیا کوئی سوائے اللہ کے اور بھی خالق ہے؟ یعنے کوئی نہیں نہ خالق نہ معبود۔ (یہ ہے توحید اسلام)

(قرآن کریم سورہ اخلاص) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (یعنے اے محمد (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) بتا دے دنیا کو کہ الہ معبود اکیلا ہے۔ وہ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ یہی وہ توحید ہے جس پر اسلام کو ناز ہے۔

(قرآن کریم۔ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ (یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نے شرک میرے ساتھ کیا۔ تو میں آپکے سارے اعمال ضایع کر دونگا۔ (مگر خیر سے احمدیت کا بانی ایسا لاڈلا ہے۔ کہ خدا نے اپنی خدائی ہی سپرد کر رکھی ہے چاہے آسمان بنا دے چاہے انسان۔ کیوں نہ ہو)

عقاید اسلام در باب نبوت

(قرآن کریم) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور سلسلہ نبوت و رسالت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے والے ہیں

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ اور قیامت کے دن اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکو مقام شفاعت میں کھڑا کریگا رب آپ کا تاکہ آپ امت کی شفاعت فرما دیں۔

حضرت علی رض فرماتے ہیں۔ الا وانی لست بنبی ولا یوحی الی (یعنے اے دنیا خبردار رہو۔ میں نبی نہیں ہوں۔ اور نہ میری طرف وحی آتی ہے (حضرت علی رض جیسا شخص جنکا مقام رسول اللہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے۔ وہ تو وحی سے محروم ہے۔ لیکن اگر مرزا صاحب

عقائد احمدیت

(کتاب البریہ ص۷۹ یعنے (مرزا) نے آسمان و زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ پھر کہا کہ انا زینا السماء الدنیا بمصابیح۔ پھر میں نے کہا۔ کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کرتے ہیں (احمدیت میں مرزا ہی ویسے ہی خالق زمین و آسمان و انسان ہیں۔ جیسے خداوند تعالے۔ یہ شرک فی التوحید ہے۔ جو سوائے اسلام کے دنیا کے مذہبوں میں کم و بیش موجود ہے

(توضیح مرام ص۲۷) مسیح قادیانی (مرزا) اور مسیح ابن مریم کو ابن اللہ یعنے خدا کا بیٹا کہنا درست ہے۔ خدا کی محبت نر۔ انسان کی محبت مادہ کی حیثیت سے جب ملتے ہیں تو ہر دو کا ولد روح القدس پیدا ہوتا ہے لہذا ان ہر سہ کے مجموعہ کا نام پاک تثلیث ہے۔ (یعنے عیسائیت میں صرف تثلیث ہے۔ احمدیت میں پاک تثلیث ہے۔ کچھ بڑا فرق نہیں)

(حقیقۃ الوحی) انت منی بمنزلۃ اولادی۔ تو اے مرزا میرے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ احمدیت میں مرزا صاحب بمنزلہ خدا کے بیٹے کے ہیں۔ عیسائیوں میں مسیح ابن اللہ ہے۔ احمدیت میں دو ابن اللہ ہیں۔ ابن مریم اور مسیح قادیانی۔

(اربعین) انت من مائنا وھو من فشل۔ یعنے اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دنیا خشک مٹی سے بنی ہے۔ (خدا کے لئے نطفہ یا پانی تجویز کرنا مرزا کے ابن اللہ ہونے کیلئے کافی ہے۔

عقائد احمدیت در باب نبوت

(دافع البلاء وحی مرزا صاحب ص۱۱) سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (وہ خدا ضرور ہی سچا ہوگا۔ جو خاتم الرسل کے بعد ایک مرزا کو رسول بنا کر بھیجے)

(دافع البلاء ص۳) خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے (یعنے سب سے بڑا گواہ طاعون۔ اس سے اتر کر زلزلے اور جنگ)

(دافع البلاء ص۹) یہ طاعون اسوقت فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ (مرزا) کو قبول کر لیں گے۔ (کیا جن شہروں میں آج کل طاعون نہیں ہے۔ وہاں سب نے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ قبول کر لیا ہے؟ امریکہ میں۔ جاپان میں چین میں یورپ میں۔ مصر۔ شام۔ ایران کیا سب جگہ مرزا صاحب کو لوگ خدا کا رسول مانتے ہیں)

(دافع البلاء ص۱۳) سوا اس مسیح (مرزا قادیانی) کے کوئی شفیع نہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی مرزا صاحب کے سپرد ہوگئی)

(حضرت علی رض جیسے شخص کے مقابلہ میں جو خود حامل وحی اور نبی ہونے کا انکار فرماتے ہیں قادیان میں ۳۰ سال مرزا صاحب پر وحی نازل ہوتی رہی اور تازہ وحی ہر ہفتے اخباروں میں چھپتی رہی)

(حقیقۃ الوحی ص۹۶) اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ (مرزا صاحب نے خود رسول بن کر اپنے آپ کو واجب الاتباع ٹھہرایا۔ جو صریح شرک فی النبوت ہے)

نوٹ: یہ ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس بغرض اشاعت آیا ہے۔ جو بالا اختصار درج کیا جاتا ہے۔ مفصل جسکو مطلوب ہو۔ وہ ڈاکٹر ایم لے سعید انصاری ناظم انجمن ...

کو وحی نہ آتے تو خدا پر الزام قائم ہوتا ہے۔ کہ اس نے ہمکلامی پر کیوں مہر لگائی۔
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي ۔ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری
پیروی کرو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
جب یہ آیت اتری۔ کہ اللہ تعالے لوگوں سے اے محمد آپکی حفاظت کرے گا
تو آپنے دو صحابی باڈی گارڈ اسی وقت ہٹا دئیے۔
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وہ معبود تو وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے لئے
بھیجا۔ تاکہ اسے دنیا و جہاں کے سارے دینوں پر غالب کر کے رہے۔ اور لولاك لما خلقت الافلاك (اگر میں (اے محمد) آپکو پیدا نہ کرتا۔ تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

قبلہ اسلامی مسجد حرام

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۔ جبوقت کہ نے تمام جہان کے
لوگوں کو حکم دیا۔ کہ مقام ابراہیم میں نماز پڑھا کرو۔ اور اسکو بیت اللہ قبلہ
تمام مسجدوں کا قرار دیا۔ اور تا حال اسی پر عملدرآمد ہے۔

حفاظت قرآن فی الاسلام

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۔ ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے۔ اور ہم خود
ہی اسکی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ تاکہ مثل کتب سابقہ کوئی شخص اس میں تحریف
نہ کر سکے۔ خداوند تعالے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اس آیت میں خود لیتا
ہے۔ اور اسکو آسمان سے اتارنے کا بھی دعوے خود کرتا ہے۔

(حقیقت الوحی ص۲۳) میرے قرب میں میرے رسول کسی شخص سے
نہیں ڈرا کرتے (لہذا آپ (مرزا صاحب) ہمیشہ پولیس کی حفاظت میں رہتے ہے
(حقیقت الوحی) دنیا میں کئی تخت اترے پر (اے مرزا) تیرا تخت سب
سے اونچا بچھایا گیا۔ (یہ رسول اکرم سے درجہ میں بلند ہونے کی بڑ ماری ہے)
حقیقت الوحی۔ اگر (اے مرزا) میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ تو آسمان کو پیدا نہ
کرتا (صحیح تو ہے آسمان کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ تو مرزا صاحب نے بنایا
ہے۔ یہ بھی احمدیت میں شرک فی النبوت ہے)
(حقیقت الوحی ص۱۰۵) اے سردار تو خدا کا مرسل ہے بر راہ راست پر۔ (خاتم
الرسل کے بعد رسول چہ معنے؟)

قادیانی (احمدی) قبلہ

حقیقت الوحی ص۸۰۔ ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ ہم نے اس مقام کو قادیان
کے قریب اتارا ہے (بیت اللہ کے قریب جو مقام ابراہیم کا ہے۔ اسے خدا نے مرزا کی خاطر قادیان
میں بدل دیا) قادیان احمدیوں میں ایسا ہی مرجع ہے۔ جیسا مسلمانوں میں بیت اللہ
لہذا خود مرزا صاحب بھی بیت اللہ شریف نہ گئے)

نزول وحفاظت قرآن کے متعلق عقیدہ احمدیت

ازالہ اوہام ص۷۲۱ تا ص۷۲۵۔ قرآن زمین پر سے اٹھ گیا۔ میں قرآن کو آسمان
پر سے لایا ہوں (کیا مرزا صاحب کی تصانیف قرآن ہیں یا احمدیوں کا علیحدہ قرآن ہے جو مرزا
صاحب آسمان سے لائے۔ دنیا نے اسکا کوئی نسخہ آجتک نہیں دیکھا۔ کیا وہ احمدی ہونے پر ہی دکھایا جاتا ہے)

(ایم اے سعید زبدۃ الحکماء لاہور)

تواریخ وجغرافیہ وید

(از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی)

یہ مضمون ویدوں کی تواریخ اور جغرافیہ کے بیان
میں ہے۔ خاکسار ملک اور قوم کے فائدے کے
لئے شایع کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق

تالیف کا سبب یہ ہے کہ اس زمانہ میں کہ ہم نے نشوونما
پایا ہے۔ یہ ہر فرقے کے بزرگوں کے نزدیک حد سے زائد
خراب اور زمانہ کا آخر ہے۔ اور اس سے پیشتر بہت اچھے
وقت اور سچے زمانے ہو گئے ہیں۔ ہم سے پہلے صدہا
خاندان ہوتے۔ اور مٹ گئے۔ اور ہمارے بعد ہوں گے
اور مٹ جائیں گے۔ ہمیشگی ذات باری کے سوا کسی کو
نہیں۔

قدیم الایام سے ایک فرقہ خدا پرست چلا آتا ہے
جسے ہم ایماندار سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ خود انبیاء

اور انبیاء زادے تھے۔ یا ان کے پیرو اور جانشین جو کہ
اپنی تحریریں ہم میں چھوڑ گئے ہیں۔ جن سے خلائق کی
بہبودی اور بہتری مقصود ہے۔ ان کے ان پاک
نوشتوں سے دریافت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالے کی منشاء
اور مرضی ظاہر کرنے والے اس کے علوم و اسرار سے ماہر
مردان کامل سچے عامل حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تین سو تیرہ گذرے
جو کہ بذات خود بڑے سچے اور راستباز تھے۔ انہوں نے
جو کچھ کہا۔ یا سنایا تھا۔ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا
تعالے کی ہدایت اور تلقین سے فرمایا اور سنایا تھا
ہم ان کے کلاموں کو برحق مانتے ہیں۔ اور ان کی پیروی
کو خدا تعالے کی پیروی جانتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم سے
پہلے ایماندار بھی مانتے اور جانتے تھے۔ اس واسطے ہم
سے پہلے (لوگوں) یہود اور نصاریٰ سے میں اور ہم میں
اصلاً کوئی فرق نہیں ہم ان سے روایت لیتے اور

ان کے اقوال کو جو سند صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ سند
پکڑتے ہیں۔ ان کے رسول ہمارے رسول ہیں۔ اور
ان کی کتابیں ہماری کتابیں ہیں۔ اور ہر ایک خدا پرست
ان کتابوں کا پیرو گذرا ہے۔ اس پر آشوب زمانہ میں
کہ پنڈت دیانند ظاہر ہوا۔ اس نے خدا پرستی کا دعوے
کیا۔ لیکن اس نے مذکورہ بالا ایمانداروں کی کتابوں
سے کچھ نہیں لیا۔ بلکہ ادہر اُدہر سے جمع کر کے ایک نیا
مذہب بنایا۔ اور نہایت دلیری سے کتاب ستیارتھ پرکاش
دوسری ایڈیشن کی ناگری طبع کرائی۔ اور اس کے آخری
دو حصوں میں اللہ تعالے کے رسولوں اور کلاموں کو حقارت
کی نگاہ سے دیکھا۔ اور سخت اعتراض جا بجا نئے عہد
نامے اور پرانے عہد کو ایک حقیر کتاب جانا۔ اس کے
رسولوں کی ہنسی اڑائی۔ اور بڑی جرأت کے ساتھ
ویدوں جیسی بے ثبوت کتابوں کے فضائل از خود لکھکر
انکا کلام الٰہی سے معارضہ چاہا۔ اور اس کی وہ تحریر

ﷺ یہاں کی روایت ہے ؟ (اہلحدیث) ص۱۰ (یہ سب کا نقص رہا۔ ورنہ لاہور میں جلسہ نہ ہوتا۔ المدالحدیث)

مختلف طرق سے مروی ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رفع کی احادیث منسوخ نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ مولوی احمد علی صاحب مرحوم سہارنپوری ترمذی کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ وائل بن حجر (جو راوی ہیں۔ رفع کی احادیث کے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین کی۔ اور عبداللہ بن مسعود (جو راوی ہیں عدم رفع کے اور جن کی حدیث آگے آتی ہے۔ اور جو ضعیف ہے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا۔ کہ آپ نے رفع یدین نہ کیا۔ پس پچاس دفعہ کا دیکھنا بمقابلہ ایک مرتبہ کے دیکھنے کے زیادہ معتبر ہے خصوصاً جبکہ وائل بن حجر ایک اعرابی (گنوار) تھے اور عبداللہ بن مسعود فقیہ تھے۔

جواب نمبر ۳۔ جو در رفع یدین میں ہے:۔

وائل بن حجر یمن کے شاہزادہ تھے۔ اور جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر کی۔ اور ان کو جاگیر میں ایک قطعہ زمین دیا۔ اور ان کو معاویہ بن سفیان کے ساتھ بھیجا۔ (چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں) علقمہ اپنے باپ (وائل) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو جاگیر میں ایک زمین دی۔ اور میرے ساتھ معاویہ بن سفیان کو بھیجا۔ اور اہل علم کے نزدیک وائل بن حجر کا قصہ مشہور ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارہ میں جو کہا۔ اور ان کو جو دیا وہ بھی مشہور ہے۔ نیز یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی دفعہ گئے۔

امام بخاری رحمہ کے بیان مافوق سے تردید ہوگئی کہ وائل بن حجر گنوار نہ تھے۔ بلکہ معلوم ہوگیا کہ وہ شہزادہ تھے۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ بلکہ کئی مرتبہ دیکھا۔ کیونکہ وہ کئی مرتبہ خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تھے۔ پس ان کا اور عبداللہ بن مسعودؓ کا دیکھنا برابر ہوگیا۔ یہ اعتراض کہ عبداللہ بن مسعود فقیہ تھے۔ اور وہ نہ تھے۔ قابل التفات نہیں۔ اس وجہ سے کہ تکبیر اور رفع کے دیکھنے میں جاہل اور فقیہ دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ دیکھنے کا کام حس سے تعلق رکھتا ہے نہ فہم سے۔ جو دیکھا ہے وہ سکا البتہ یاد رکھنا کافی ہے لہذا اس حیثیت سے بھی عبداللہ بن مسعود اور وائل بن حجر برابر ہو گئے بلکہ وائل بن حجر عبداللہ بن مسعود سے ایک بات میں بڑھ گئے کہ انہوں نے جو روایات کی ہیں وہ متفرد اور شاذ نہیں ہیں بلکہ صحیحین وغیرہ کی روایات ان کی شواہد اور مثبت ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت تقریباً سب صحابہ کی روایات کے مخالف ہے۔ اور اس میں بہت سی علتیں ہیں جس سے اس کا کمال ضعیف ہونا ثابت ہوگیا جس کا ذکر ہم نے آگے کیا ہے۔

اب اس مسئلہ کا ہم دوسرا رخ دکھاتے ہیں۔ یعنے رفع کے دلائل بیان کرنے کے بعد عدم رفع کے دلائل بیان کر کے ان پر تنقید کریں گے۔

(باقی باقی)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ مورخہ محرم[1]

فطرت وجبلت

(از مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب مدرس جامع مسجد بہاولپور)

الحدیث ۱۰ نومبر کے پرچہ میں فاضل اڈیٹر نے مذاکرہ علمیہ کے عنوان سے علماء کو ان دو حدیثوں میں تطبیق دینے پر متوجہ کیا ہے جن میں ایک فطرۃ انسانی کا اٹل ہونا ظاہر کرتی اور دوسری اسے زوال پذیر بتاتی ہے یہ مشکوٰۃ شریف کے جس باب کی یہ حدیثیں ہیں۔ اسی کی ایک حدیث پر پہلے بھی کسی بھلے مانس نے عنوان سے اہل علم میں بحث چھیڑ کر ایک ایسی حد تک پہنچی تھی۔ کہ خاطر کی زبان حال نے اس میں حصہ لینے کے بعد کچھ لو استقبلت من امری ما استدبرت ہی پکارا تھا اس مذاکرہ سے دلچسپی لینے والوں کو بھی اس کی ابتدا و انتہا پر خوب نظر رکھنی چاہئے۔ اور براہ خدا ان احادیث سے ذہول ہرگز نہ فرمایا جاوے۔ جو کتب احادیث کے ابواب القدر میں ملتی اور قضا و قدر کے جھگڑوں میں الجھنے سے ہمیں سخت ڈراتی ہیں ایسے حل طلب امور پبلک میں لانے کی بجائے اور بھی تو کسی خاص طور پر بہتر سلجھ سکتے ہیں[2]۔

اچھا اب سوال شائع ہوا علماء اس پر قلم زنی فرمائیں گے عاجز بھی اپنی بساط کے موافق کچھ اس میں عرض کرتا ہے دونوں متعارض حدیثوں میں سے پہلی یہ جو صحیح بخاری میں بلفظ کل مولود یولد علی الفطرۃ (یعنے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے) وارد ہوئی ہے۔ اہل تحقیق نے بہت کچھ کہا۔ مگر اس دوسری روایت کے متعلق کہ پہاڑ ٹل جائے تو ٹل جائے۔ لیکن آدمی کو اپنی اصلیت سے کبھی ٹلتا نہ پاؤ گے۔ کوئی چنداں بحث سر دست دیکھنے میں نہیں آئی پہلی حدیث میں ائمہ دین نے مختلف توجیہات کی ہیں منجملہ ان کے بعض نے فطرت سے وہ لوح حالت مراد رکھی ہے۔ جس میں کفر اور ایمان کسی بات کا بھی آدمی کو درک نہ ہو۔ چنانچہ آخر حدیث میں بچہ چارپایہ کے صحت سالم الاعضاء پیدا ہونے اور پھر اس میں کان کٹے لائے جانے کی مثال سے اس معنے کو مطابقت دی گئی ہے۔ اور بعضوں نے اس سے محض نیکی کی قابلیت مراد سمجھی۔ بعض نے اسے روز میثاق کے عہد پر لگایا۔ اور اسی کے لگ بھگ سب سے زیادہ مشہور قول اہل اسلام میں یہ چلا آتا ہے کہ اس سے فطرت اسلامیہ مراد ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی میں بھی ہے۔

فاقم وجهك للدين حنيفا فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله۔ یعنے اور کہیں رخ بھی تو نہ کر بس سیدھا اپنے آپ کو اسی ایک فطرتی دین پر لگا دے جس پر خدا نے سب لوگوں کی پیدائش فرمائی۔ اس آفرینش کی کچھ بھی تبدیلی نہ ہونے پاتے آگے اسی آیت میں اس فطرت کو دین قیم سے تعبیر فرمایا۔ اور آگے چل کر یہ ارشاد ہوا۔ کہ نماز کو مضبوط تھامو اور مشرکوں

---

[2] قضا و قدر سے اس بحث کو تعلق نہیں۔ یہ بحث تو ان دو حدیثوں میں تطبیق کے متعلق ہے۔ قضا و قدر پر بحث یہ ہے کہ سوال کیا جائے کیوں ایسا ہے۔ گو وہ بھی بغرض دریافت حال پوچھنا منع نہیں۔ چنانچہ صحابہ سے اس قسم کے سوال آتے ہیں۔ مگر یہاں وہ بھی نہیں۔ (اڈیٹر)

[1] چونکہ مذاکرہ کی مدت سمجھت ۲ مہینے ہے۔ اس لئے تاریخ لکھی جایا کرے گی تاکہ مدت کا علم رہے (اڈیٹر) یعنے اگر انجام پہلے معلوم ہوتا تو میں ایسا نہ ہی کرتا۔ (۱۲)

سے مت ہو۔ من الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا
یعنی ان سے جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے کئی کئی مذہب نکال لیے۔ یہ ایسی فطرتی اسلام کو ان کا اپنا دین فرمایا۔ جسے وہ چھوڑ نکلے۔ اور قرآن شریف ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ اول ان پہلے پہل دنیا میں آیا۔ تو یہی اسلام ساتھ لایا تھا کان الناس امة واحدة الآیۃ یعنی سب لوگ پہلے ایک ہی تھے پھر پیچھے ان میں اختلافات پیدا ہوتے آئے۔ اور یہی وہ فطرت ہے جس کا حضور علیہ السلام کے دودھ کو شراب پر ترجیح دینے کی روایت میں اصبت الفطرة کے لفظ سے اشارہ ہوا۔ اور ایسی کئی اور موقعوں میں بھی آیا ہے۔ اس کے سوا فطرت کے معنے میں اور بھی کئی رائیں ہیں۔ لیکن وہ سب کی سب مخدوش ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ اس میں کثرت اقوال کی وجہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ اہل اعتزال نے اس حدیث سے کفر و فسق کے ایجاد بندہ ہونے پر استدلال کرنا شروع کر دیا۔ تو علماء سنت کو فطرت کے معانی بھی اور سوچنے پڑے۔ مثلاً بعض نے یہ تجویز کیا کہ ہر شخص بھلی بری اپنی اپنی فطرت پر ہی آتا ہے۔ خواہ اسلام ہو یا کفر وہ سب تقدیری لاتا ہے لیکن جب والدین وغیرہ کا تتبع یا نکرا اپنے دین پر کر لینا بھی داخل تقدیر سمجھا جائے۔ جیسا کہ سمجھنا چاہیے۔ تو پھر ایسی تاویلات کی حاجت نہیں رہتی۔ اور نہ معتزلہ کا اس میں کوئی دخل ہو سکتا ہے۔ اور سلف صالحین (مراد صحابہ رضوان اللہ علیہم) کو دیکھئے۔ تو وہ تقریباً اس میں یک زبان نظر آئیں گے کہ فطرت سے مراد اس حدیث میں اسلام ہے اور بس

واضح رہے کہ فطرت کا اصلی تعلق چونکہ اس ہستی سے نہیں۔ اس لیے شریعت کے ظاہری احکام میں بھی اس کچھ ملا واسطہ نہیں رکھا گیا۔ اسی لیے کافر کے بچے کو مثلاً غیر ملت قرار دے کر باپ کا وارث نہ کیا جاوے یا مشرکین کی اولاد کا ہم جنازہ پڑھ چلیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔ کہ احکام شرعیہ میں ہم فرمان نبوی اللہ اعلم بما کانوا عاملین پر ہی کار بند ہوں گے۔ تفسیر خازن میں ہے۔
فطرة الله هي الخلقة التي وضعت الخلقة عليها وان كل مولود يولد على فطرة الله ولكن لا اعتبار بالايمان الفطري لانه موجود حتى في الكفار وانما الاعتبار بالايمان الشرعي المكتسب بالارادة والتعليم

یعنی فطرت پیدائشی ایمان کا نام ہے۔ مگر اس کا یہاں کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ تو کفار تک میں بھی موجود ہے یہاں تو صرف شرعی ایمان کا اعتبار ہے۔ جو آدمی کے کسب و ارادہ سے حاصل ہو۔

اسی احکام دنیا میں فطری ایمان کے نامعتبر پایا جانے سے کہتے ہیں۔ امام محمد رحمہ اللہ صاحب ابی حنیفہ رحمہ اللہ صاحب نے دھوکہ کھایا۔ اور حدیث فطرت کو منسوخ سمجھ لیا۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں

ان سب بیانات سے واضح ہوا کہ فطرت کا صحیح معنے اسلام ہے۔ اور یہ کہ یہ اسلام دنیا میں آتے ہی الٹا پلٹا بھی کھا سکتا ہے۔

اب آتے اس دوسری حدیث کی طرف جس میں طبع انسانی کا ایک غیر متبدل ہونا فرمایا گیا ہے۔ کہ پہاڑ کا جگہ چھوڑ جانا سنو۔ تو باور کر لو مگر کسی آدمی کا اپنے خلق سے بدلنا سنو تو اس کی مت تصدیق کرو۔ کیونکہ وہ اپنی جبلت پر ہی آ رہے گا۔ یہ روایت مسند امام احمد کے حوالہ سے مشکوٰۃ میں لائی گئی۔ اور بعض علماء سے اس کی صحت کا پتہ بھی چلتا ہے۔ اس میں خلق اور جبلت ایک ہی معنے کے دو لفظ ایسے ہیں۔ جو پہلی حدیث کے لفظ فطرت سے لگا کھاتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ کا اس سے یہاں امتیاز رکھتے ہیں۔ مثلاً وہ تغیر پذیر ثابت ہوئی۔ اور یہ غیر متبدل اور وہ پہلے کی چیز ہے۔ جو ہمیں کسی طرح نظر بھی نہیں آتی۔ اور اخلاق پیچھے ظاہر ہوتے اور ہمارے مشاہدے ہی میں آتے ہیں۔ تو ہم ان کے آدمی میں سچال سمجھنے کی بابت مامور ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ خلق کلام عرب میں عادت مستمرہ پر اطلاق پاتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ خلق نبوی بھی۔ قرآن مجید تھا۔ اور آئینہ دیکھنے کی دعا میں ہے کہ یا اللہ جیسا میرا وجود اچھا بنایا میرا خلق بھی عمدہ کر اور مقام حدیبیہ میں جب آنحضرت صلعم کی اونٹنی حرم کو قدم اٹھانے سے رہ گئی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر اڑ جانے کی ملامت کی۔ آپ نے فرمایا۔ اڑی نہیں۔ نہ اڑنا اس کا خلق یعنی عادت ہے بلکہ اسے خدا نے روکا ہے لیے یعنی محاورات سب خلق کو عادت اور خصلت کا ہم معنی ثابت کرتے ہیں۔

عادات کا اٹل ہونا ایک ایسا مشہور امر ہے۔ کہ انہیں ضرب المثل میں بھی آدمی کی طبیعت خامسہ (یعنی چار اخلاط پہلے ہیں اور پانچویں کو یہ۔ اور بعض نے طبیعت ثانیہ بھی لکھتے ہیں) شمار کیا گیا ہے۔ نیز دانا خصائل کو ایک مستقل ہستی گنتے ہوتے ادنے عادات کو اوائل اور عادات سادات کو سادات العادات سے تعبیر کرتے ہیں۔ غرض عادات و اخلاق کو عرف عام بھی مستقل اشیاء کے شمار میں لاتی ہے

جبال[1] زوال اپنی جگہ چھوڑ جائیں۔ مگر ذرا سی جبلت ٹلے اور فطرت جبلیہ تو رخصت ہوتے دیر نہ لگاتے مگر عادات پیچھے کی پڑی ایسی پیچھے پڑیں۔ کہ جان ہی جاتے تو جائیں۔ یہ ایک ایسا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کا سوائے اس کے تقدیر کہنے کے کوئی درحقیقت صحیح جواب نہ ہوگا۔ مگر ظاہر جہاں تک سمجھ میں آتا ہے اس کی دو طرح پر تشریح ہو سکتی ہے۔

(۱) فطرت کا تو اس مادی ہستی میں ذکر ہی کیا۔ مگر اس عالم اسباب میں آدمی کی موجودہ حالت ضرور اس کی سرشت یعنی مادہ تکوین ہی کے تابع ہونی چاہیے۔ چنانچہ جس جس قسم کی طینت سے کسی کا خمیر مخمر ہوا ہو اسی کے موافق اس میں آثار بھی پائے جانے لازمی ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب القدر ہی میں انہی امام احمد کے حوالہ سے یہ ایک روایت آئی ہے۔

ان الله خلق ادم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء بنو ادم على قدر الارض منهم الاحمر والابيض والاسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو ساری زمین سے مٹی کی مٹھی لیکر پیدا کیا ہے۔ اسی لیے زمین ہی کے مختلف مدارج پر اس کی اولاد آئی۔ کوئی سرخ ہے کوئی سفید کوئی کالا کوئی اس کے درمیان اور کوئی نرم یا کوئی سخت اور کوئی گندہ ہے کوئی پاک۔ اس روایت میں نرمی سختی وغیرہ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ اور اس میں جہان بھر کے اخلاق جو مختلف طبقات انسانی میں پائے جاتے ہیں داخل ہیں۔

[1] مہربانی کرکے نامہ نگار اردو سلیس اور خوشخط لکھا کریں (اڈیٹر)

ہیں جو چیز کہ انسان کی سرشت ہی میں داخل ہو اوس کا
زوال پانا کیونکر باور کیا جا سکتا ہے۔ دنیا میں دیکھا ہے کہ
بدمزاج آدمی کی خو بو اس کے ساتھ ہی جاتی ہے۔ اور
بردبار حلیموں کی خو ان میں نفس کی طرح جان جاتی ہے
مگر بردباری نہیں جاتی۔ بعض وہ طبائع ہوتی ہیں
کہ انہیں فرط حیا سے سخت سے سخت سرزنشیں کی
جاتی رہتی ہیں۔ مگر ان کی اسی میں نقصانات اٹھاتے
گذرتی ہے۔ بعض ایسے آگ بگولے کہ گویا فرمان نبوی
لا تغضب لا تغضب لا تغضب ارے غضب
نہ ڈھا۔ ارے غضب نہ کر۔ ارے غضب کو روک یہ ان
ہی کو ہو رہا ہے۔ مگر کیا کریں جبلت کہاں جائے۔
موت سے پہلے انہیں کبھی کوئی ٹھنڈا نہیں پا سکتا
بس سرشت کو کوئی تعلیم بدل سکتی ہے۔ نہ تادیب
بڑھیا نے سچ کہا تھا ؎

اذا کان الطباع طباع سوء
فلا ادب یفید ولا ادیب

یعنے جب چیز کی اصل ہی بگڑی ہو۔ تو اس میں کوئی تادیب
کارگر نہیں ہو سکتی۔ اس بڑھیا نے بکری کے تھنوں
سے بھیڑیئے کا بچہ پالا تھا۔ جب بڑا ہوا۔ تو اس بکری کو
پھاڑ بیٹھا۔ اسی پر اس نے کچھ افسوسناک شعر کہے)
بے شک تعلیم و تربیت کا اثر ہوتا ہے۔ مگر اتنا کہ
آدمی اپنے اخلاق جبلیہ کا مظاہرہ اس تعلیم کے موافق کرتا ہے
نہ یہ کہ انسان سے وہ جبلت ہی چلی جائے۔ مثلاً غصہ
ور کا غصہ تو کہاں جانے لگا تھا۔ مگر ہاں دینی تربیت
پانے پر اب اس کے مورد غضب دشمنان دین ہوں گے
اور یہی نیک تعلیم کے مطابق اپنے اخلاق کا برمحل
لگانا کار ثواب ہے۔ اور یہی عادت کے چھوڑنے سے
شاید اس شعر میں مقصود ہو گا ؎

جو خو پڑ گئی کس طرح دور ہو
وہ چھوڑے جو اللہ سے منصور ہو

(۲) دوسرا احتمال اس حدیث میں یہ ہو سکتا ہے
کہ اس سے آدمی کی وہ نیک و بد سرشت مراد ہے
جسے وہ ماں کے پیٹ سے اپنے نام کندہ کرا کے لاتا
ہے۔ چنانچہ اس مضمون کی کثرت سے احادیث آتی
ہیں جن سے انسان کا مستقبل اللہ کے علم میں
پہلے سے لکھا ہوا ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن یہ
نامعلوم نوشت جس طرح ہمارے کسی فعل کی
علت نہیں قرار دی جا سکتی۔ اسی طرح اس کے
وجود اور زوال و عدم زوال کا مسئلہ بھی اس
کے علم ہی سے متعلق ہے۔ اور اس معنے پر کسی کے
جبلت کو چھوڑنے کی تصدیق کرنے کا علم صرف
انہی لوگوں سے وابستہ سمجھا جائے گا جنہیں اس کی
جبلت کا علم بھی ہو۔ جیسا کہ خضر عم کو اس لڑکے
کی نسبت معلوم تھا جسے مارا۔ اور ایسے ہی کئی
آل کفار و منافقین کا حضور نبی علیہ السلام کو حال
روشن تھا جن کے دلوں پر خدا کی جناب سے مہر
لگ چکی تھی۔ اور ایسا ہی علم حضرات انبیا علیہم
السلام کے حاشیہ نشینوں سے بھی کچھ مستبعد
نہیں ہے۔

یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر آدمی
جب فطرت اسلامیہ ہی پر پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر
بعض آدمیوں کی بری جبلت بھی اسی فطرت کے
ساتھ ساتھ ہی کیسے آ گئی؟ اس کا جواب یہ ہے
کہ خطرات تو محض اس کی اسوقت ولادت کی
کیفیت حالیہ کا نام ہے جو اس میں پہلے سے موجود
تھی۔ اور جبلت اس کی آئندہ حال کا نقشہ ہے
جسے علم الٰہی نے پہلے سے کھینچ دیا۔ اس میں اشارات
ہی کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک درخت کو دیکھو
جسے قدرت نے ٹھنڈا ہی پیدا کیا۔ اور ٹھنڈا ہی
بڑھا پلا ہوا۔ مگر اب اسے گھساتے ہیں تو اس ہی
آگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ اوس کا سرد اور سالم پیدا
ہونا بھی بجا خود صحیح ہے۔ اور اس کی سرشت
میں آگ کا وجود بھی بدستور مسلم امر ہے اور
یہ کہنا بھی بالکل بجا و درست ہوتا ہے کہ اسے
کوئی نہ چھیڑے تو اس سے کبھی آگ نہ نکلے۔ بس
اسی مادہ کے ہوتے ہوئے اس کی چھیڑ چھاڑ کرنے
میں انسان کے ملائکہ سے بھی عزت پا جانے
کا راز مضمر ہے۔ اور اسی شرارت کے شرارے دل
کی تحریک ہی سے ہر کسی کی کھینچی آتی ہوا رہتی ہے
والعیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

ملک اودھ میں اشاعت سنت

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب سفیر اہلحدیث کانفرنس)

الحمد للہ کہ توحید کا آفتاب درخشاں ہر جگہ پرتو ریز ہے
بدعات و شرک کا ہجوم اس کے سامنے مثل شب دیجور
ہے۔ عاجز کو محرم۔ صفر ۱۳۳۲ھ میں اودھ کے دورہ
و سفر کا اتفاق ہوا۔ پہلا قیام مقام فیض آباد اودھ
کے مشہور شہر میں ہوا۔ مولوی محمد یوسف صاحب
شمس محمدی نے اعلان دعوت قوم میں بہت سعی
کر کے حسب معمول سالانہ جلسہ کرایا۔ فرق اس قدر تھا
کہ روزانہ دو تین تقریریں اسی عاجز کی ہوتی تھیں
تائید و ضرورت اسلام میں مولوی صاحب موصوف
بھی کبھی کبھی عاجز کو مدد دیا کرتے تھے۔ جزاہ اللہ
اس کے بعد سلطان پور اودھ میں یہ عاجز ٹھہرا
وہاں رجبی کا شور و غوغا تھا۔ یہ عاجز محلہ لالہ پوری میں
ٹھہرا نا واقفوں نے یہی سمجھا کہ رجبی کی وجہ سے آنا
ہوا۔ چنانچہ مولوی کچھوچھے کے اور الہ آباد کے بھی
آئے جب پوری کیفیت مجھکو معلوم ہوئی۔ تو میں نے اس
کی تردید شروع کی۔ شہر میں اس کا چرچا ہو گیا۔ اور جا بجا
اس عاجز کی تقریریں ہوئیں۔ سب میں توحید کی اشاعت
ہوئی۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے۔ اور جو لوگ شرک
کی بدبو سے دماغ بالکل خراب کر چکے تھے اونہوں نے
مخالفت شروع کر دی۔ اوس مخالفت سے زیادہ شہرت
ہو کر لوگوں کو بیانات سے خواہ مخواہ واقف ہونے اور
دلچسپی لینے کا موقع ملا۔ تین وعظ وہاں کی جامع مسجد
میں ہوئے۔ مولوی عبد العزیز امام مسجد لالہ
پور اس ساتھی رہے۔ پندرہ بیس روز رہنے کا اتفاق
ہوا۔ بہت لوگ اس طرف مائل ہو گئے۔ اور دوسروں
سے جواب طلب کرنے لگے۔ اور یہ مثالیں سنانے لگے کہ
سورج کے سامنے کوئی چراغ یا شمع کام نہیں کر سکتی
بہت لوگ متفق ہوئے۔ اور تائب ہو کر بیعت بھی کر چکے
ہیں۔ اب بھی اوس طرف سے برابر دعوتی خطوط آتے
ہیں۔ مگر بوجہ عدم فرصت اور کثرت اشتغال اخبار و
براہ راست اہل توحید کو اطلاع دی جاتی ہے کہ توجہ
فرماویں۔ وہاں سے امیٹھی گیا۔ مولوی عبد العزیز صاحب

شہر سے باہر پہنچا دئے گئے۔ جس کی وجہ یہ بھی معلوم ہوئی۔ کہ لوگوں کا خطرہ بھی تھا۔ اینٹھی میں عبدالصمد خاں صاحب کو دریافت کیا۔ حکیم صاحب کے مکان پر قیام رہا۔ جن کو عبدالصمد خاں اچھی طرح جانتے ہیں محمد سعید صاحب نے خوب برتاؤ کیا۔ جزاہ اللہ خیراً۔ افسوس یہی رہا۔ کہ عبدالصمد خاں صاحب نے جو اخبار اہلحدیث کے ناظرین کو دہلک اور دھکی دینی حالت بتایا کرتے ہیں۔ اور اس امر کے شاکی ہیں کہ توجہ نہیں کرتے۔ چنانچہ ۲۲ محرم ۱۳۵۲ھ کے پرچہ میں بھی ان کا مضمون بعنوان بالا شائع ہوا ہے جس میں شاہ محمد شفیع صاحب کا ذکر ہے۔ مولوی صاحب مذکور کا اور اس عاجز کا دو جلسوں میں بعد ہردوئی کے جلسہ کے ساتھ رہا ہے۔ قصبہ سندیلہ اور قصبہ ملانواں ضلع ہردوئی میرے سامنے قبر پرستی اور تصوف کی دستار سارنگی ناچ اور خانقاہوں کے شیرینی خوروں کی خوب تردید کی ہے۔

یہ واقعہ مختصراً اس وجہ سے لکھا گیا ہے کہ عبدالصمد خاں صاحب نے پرچہ اہلحدیث میں اس نام کے مولوی صاحب کے جو حالات لکھے وہ نہایت افسوسناک ناشائستہ حرکات ہیں۔ ہم اپنے دوست مذکور کی نسبت تو یہی لکھتے ہیں کہ ان کو خدا عرس و تعزیہ داری سے محفوظ رکھے۔ اور قبروں کی چھتری اور مزاروں کی سوداگری سے بچائے۔ کیونکہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مٹایا ہوا اور رب العالمین کا حرام کیا ہوا ہے۔ اور چاروں خلفاء اور چاروں امام کے بھی یہ خلاف ہے۔ لہٰذا ایسا آدمی نہ سنی ہے نہ حنفی نہ شیعی نہ مالکی نہ زاہد ہے نہ صوفی۔ غرضکہ ایسے آدمی کا مذہب قرآن و حدیث کے خلاف ہے خدا کرے۔ اور کوئی ہوں۔ جو عبدالصمد خاں صاحب بتاتے ہیں۔ مجکو بھی رائے دیں کہ کیا تدبیر ان کی پوری تبلیغ و اصلاح سوچ کر کی جاوے۔ جو ہم نے سوچی ہے۔ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

والسلام عبدالرحمن کفاہ المنان

رزق حلال طیب

(از جناب مولوی عبید الرحمن صاحب)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خورد و نوش کی تعلیم بھی اسی طرح فرمائی ہے جیسا کہ فرائض و عبادات کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنے عمل و فرمان سے اس کا نقشہ امت کے سامنے کر کے اس تعلیم کو سہل و خوشگوار کر دکھایا۔ وہ سونے پر سہاگہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔ یعنے اے ایمان والو۔ کھاؤ پاکیزہ اشیاء جو ہم نے تمکو عطا کی ہیں۔ اور خدا کے سچے قدردان کارگزار بنے رہو۔ اگر تم اسی کے عابد بننا چاہتے ہو آیہ کریمہ میں اکل طیبات اور عبادت کو مربوط کیا گیا ہے عابد زاہد کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کھانا پاکیزہ ہو ناپاک کھانے سے قلب سیاہی اور غفلت کا حجاب واقع ہو کر حسنات و عبادات کے مراتب سے روک دیتا ہے اور قسوۃ قلب بڑھتے بڑھتے آدمی بے باک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دارین کے خطرات کا سامنا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً۔ یعنے جو زمین میں حلال اور پاکیزہ ہو۔ اس میں سے کھاؤ۔ معلوم ہوا کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ شے پاکیزہ نہیں ہوتی۔ حلال ہوتی ہے یا پاکیزہ ہے۔ دوسری صفت اس میں نہیں جس کی وجہ سے قابل خورد شے ہو لیکن دونوں کیفیتوں سے متصف ہو۔ تو وہ کھانا بنانے کے قابل ہے۔ اور بھی متعدد آیات ہیں جن کا ماحصل ہے۔ کہ خورد و نوش میں حلال اور پاکیزگی کا مد نظر رکھنا منشاء خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ناپاکی اور گندگی سے اپنے بندوں کو بچنے کی تعلیم طرح طرح پر فرمائی ہے۔ ظاہر و باطن پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کی تدبیریں اور اصول سمجھا دیتے ہیں۔ لباس و جسم کی ستھرائی جس طرح مفصل مذکور ہے۔ اسی طرح کھانے پینے کی بھی ہے۔

دراصل مومن مسلمان کی غذا ہے جسمانی رزق حلال طیب ہے۔ اس میں فرق آنے سے ایمانی ذمہ داریاں اور اسلامی عہدہ برآئیاں ضعیف پذیر ہو جاتی ہیں اس پر خیال و غور سے کام لیا جاتے۔ تو مقام خوفناک ہے۔ بعض صاحب سوال کیا کرتے ہیں نصاریٰ اور یہود اور مجوس و مشرکین و ہنود کا کھانا ان کے گھر کا پکا تناول کرنا جو ان کے مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ جائز اور مباح و حلال ہے یا نہ۔ جواب بھی بعض مرتبہ یہی ملتا ہے۔ جائز ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے یہود کی دعوت قبول فرمائی ہے۔ صرف اسی قدر جواب پر اکتفا تحقیق اور تنظیف طعام سے بعید ہے۔ کیونکہ احادیث ایسی بھی وارد ہیں۔ جن سے کفار مشرکین کے کھانے سے پرہیز رکھنا ثابت ہے۔ چنانچہ صحیحین میں روایت ابن ثعلبہ کے موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

قلت یا رسول اللہ انا بارض قوم اہل الکتاب افنأکل فی آنیتہم قال ان وجدتم غیرہا فلا تاکلوا فیہا وان لم تجدوا فاغسلوھا وکلوا فیہا

(ترجمہ۔ میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ کے زمین میں (علاقہ میں) ہوتے ہیں۔ کیا ان کے برتنوں میں کھا لیا کریں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اور برتن پاؤ۔ تو مت کھاؤ۔ اور اگر اہل کتاب کے برتنوں کے سوا مسلمانوں کے برتن نہ ملیں۔ تو ان کو دھو کر برت لیا کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کے برتن بھی نہ برتنے چاہئیں۔ جب تک مسلمانوں کے برتن ملیں۔ اور اگر مجبوری ہو۔ تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے برتن دھو کر استعمال کرنے چاہئیں کھانا تو درکنار یہاں تو برتنوں کے برتنے میں بھی تامل ہے۔ ابو داؤد و امام احمد وغیرہ نے جو روایت نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ انا ارضنا ارض اہل کتاب وانہم یاکلون لحم الخنزیر ویشربون الخمر فکیف تصنع بآنیتہم وقدورھم قال ان لم تجدوا غیرہا فارحضوھا بالماء واطبخوا فیہا واشربوا۔ یعنے ہمارا علاقہ اہل کتاب

متفرقات

روس میں شراب کی بندش گورنمنٹ روس نے حال میں جو نیک کام کیا ہے۔ امید ہے کہ تاریخ میں وہ سنہری حروف میں لکھا جائیگا باوجودیکہ گورنمنٹ روس میدان جنگ میں مصروف ہے۔ اور اس کو روپیہ کی بہت ضرورت ہے لیکن اس نے بالکل پروا نہ کر کے اپنے ملک میں شراب فروشی کی علانیہ دکانیں بند کر دیں۔ اور اس کی وجہ سے اسکو ۶۶ ملین پونڈ سالانہ کا خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ لیکن اس کا سر دست نتیجہ یہ نکلا ہے۔ جیسا کہ رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ روس میں تعداد جرائم بہت کم ہو گئی ہے۔ اور مزدور پیشہ لوگوں کی آمدنی میں ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہو گیا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ شراب کی بندش سے ملک میں اور بھی بہبودی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

نشے تو ہر قسم کے برے ہیں۔ لیکن شراب بہت ہی بری نشہ ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہند بھی حامیان ٹمپرنس کی درخواستوں پر غور فرما کر ہندوستان میں پبلک تہذیب اور انسانیت کو پابجولاں کر دے گی (از لائل گزٹ)

تاریخ نبوی کی تحریک جو جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے۔ اس کی پسندیدگی کے خطوط آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر فیض محمد صاحب چیف میڈیکل افسر نابھہ۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب بنگالی اور مولوی عبداللہ صاحب از ضلع سرگودھا وغیرہ بھی تائید کرتے ہیں۔ گرانی کاغذ اور مصالح کی وجہ سے اخبار کی قیمت بڑھانے کی راے دیتے ہیں۔ مگر میری راے تا حال وہی ہے۔ کہ قیمت نہ بڑھائی جائے۔ بلکہ اشاعت بڑھائی جائے۔ جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ہر ایک خریدار کم از کم ایک خریدار جدید پیدا کرے۔

یادرفتگاں جناب ڈاکٹر فیض محمد صاحب نے اس فرض کو یوں ادا کیا ہے۔ کہ تین اخبار اپنی طرف سے تین صاحب کی طرف سے بغرض ایصال ثواب جاری کرائے ہیں۔ ایک مولانا شبلی مرحوم کی طرف سے۔ ایک مولانا حالی مرحوم کی طرف سے ایک ڈاکٹر سید جمال الدین مرحوم کی طرف سے۔ دعا ہے خدا ان تینوں بزرگوں کو بخشے آہ! آج ہم ان کے بعد صحیح معنے میں ان کا جانشین نہیں پاتے۔ انا للہ

فاتحہ خلف الامام کے متعلق ایک صاحب نے مانعین کیطرف سے بہت لمبی چوڑی تحریر منقول از تفسیر قادری بھیجکر درخواست کی ہے۔ کہ اس ساری کا جواب دیا جائے۔ ان صاحب کو واضح ہو کہ اس مسئلہ میں اہلحدیث کیطرف سے متعدد رسالے شایع ہیں۔ منجملہ ایک رسالہ مصنفہ مولوی عبدالرحمن صاحب غازی پوری ہے۔ جو مولوی ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد جدید کولوٹولہ کلکتہ سے ملسکتا ہے۔ قیمت شاید ۴ر ہے۔

جنازہ اور دعا میرے والد شیخ حبیب الرحمن صاحب انتقال کر گئے۔ جماعت اہلحدیث خاصکر مولانا حافظ عبداللہ صاحب اور مولوی ابوالوفا صاحب دعاء مغفرت کریں (جمیل احمد از بنارس)

(بذریعہ تار) میرے والد منشی عنایت اللہ مرحوم ریلگاڑی کے نیچے دب کر انتقال کر گئے ہیں (حفیظ امرتسری از مقام لوک دیربار) ناظرین جنازہ اور دعا کریں

طبی جواب - اہلحدیث ۸ محرم ۳۳ھ میں دمہ کا سہل نسخہ مانگا گیا ہے۔ میں ایک سہل اور مجرب نسخہ بتائے دیتا ہوں۔ امید کہ بعد صحت مبلغ عہ دفتر اہلحدیث میں بھیجکر ایک اخبار کسی غریب کے نام جاری کرا دیں۔

نمک کو کوٹ کر آک کے پتوں میں رکھکر قریب ۵ اسیر کے آگ میں سرد ہونے پر پیسکر رکھ لیں۔ از حد مفید ہوگا۔ انشاء اللہ خوراک ایک ہفتہ تک نصف رتی ہمراہ شہد خالص ۲ تولہ۔ پھر ایک رتی روز۔ سرد اور مرطوب اشیا سے پرہیز

(محمد یوسف فیض آبادی)

طبی سوال میرا منہ ہمیشہ پکا رہتا ہے۔ اور زبان پر چھالے رہتے ہیں۔ جو کھانے کے وقت از حد تکلیف دیتے ہیں۔

دوم۔ مجکو پھلبہری ہے جسکو برص کہتے ہیں۔ ہونٹوں پر سفید داغ ہیں۔ کوئی صاحب علاج بتائیں (محمد شفیع نیٹو ریاست پٹیالہ)

انجمن اہلحدیث جہلم کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جنوری میں مندرجہ ذیل جناب تقریر فرما گئے۔ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مولانا غلام حسن صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی ابوالوفا صاحب امرتسری۔ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولوی نور محمد صاحب امرتسری۔ غازی محمود (دہرمپال) لودہانوی۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔

غریب فنڈ میں از شیخ جمیل احمد صاحب بنارس صمد از ابوکمال الدین صاحب مرزا پور عصر از فتوے فنڈ (۹ر) سابقہ عہ ایک اخبار بنام عبدالرؤف میسور۔ ایک بنام محمد الدین راولپنڈی ایک عبدالرحمن امین والا (از ڈاکٹر فیض محمد صاحب نابھہ) ایک بنام عبدالغفور مراد آباد۔ ایک ملا نصیب اللہ چونی پڑاو ضلع نینی تال۔ ایک محب الدین از بنارس۔ للعہ از دساکان جملہ (للعہ) ۱۵ر بعد وضع قیمت اخبار للعہ (باقی ۱۵ ار) اس سال کے نمبر اول سے آج تک غربا کا نمبر (۱۴) ہے آیندہ بھی تعداد بتائی جاویگی

مسلمانوں میں جہاد پھیلانے کے (جرمن اخبارات قیصری ارادوں میں ناکامی) میں ایک دلچسپ تار شایع ہوا ہے۔ جو گذشتہ دنوں میں قیصر جرمنی نے اپنے ولیعہد کو میدان جنگ میں بھیجا تھا۔

شیخ الاسلام نے فتوے دیا ہے۔ کہ ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے کہ وہ انگریزوں۔ روسیوں اور فرانسیسیوں کے خلاف جو اسلام کے دشمن ہیں آخر دم تک جنگ کریں۔ اس فتوے کو تمام دنیا کے مسلمانوں میں تقسیم کیا جاویگا۔ اور اسوقت مکہ کے حاجیوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس فتوے سے یہ مراد تھی۔۔۔

× امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے مجسٹریٹ صاحب ڈپٹی کمشنر فیصلہ کیا ہے کہ شراب کی دوکانیں شہر سے باہر کر دی جائیں۔ اہل شہر اس فیصلہ کے متعلق صاحب موصوف اور کمیٹی کے شکر گزار ہیں۔

[illegible]

انتخاب الاخبار

قبول اسلام: ۲ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۱۵ء کو بعد نماز جمعہ مسماۃ کنیشی ساکن لدھیانہ راقم کے پاس آکر مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام فاطمہ رکھا گیا ہے۔ خداوند کریم استقامت کی توفیق عنایت کرے۔ اور اپنی بارگاہ میں مقبول بندوں میں داخل کرے۔

امرتسر میں طاعون کی گرم بازاری ہے۔ ناظرین دعا فرماویں۔ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

جنگ کے متعلق مجمل مختصر اور یقینی خبر تو اتنی ہے کہ جنگ ہر طرف ہو رہی ہے۔ اگرچہ میدانہائے جنگ میں برف باری اور خرابی موسم کے سبب سے لڑائی میں پہلا سا زور اور سرگرمی نہیں معلوم ہوتی۔

بحری محکمہ انگلستان نے اعلان کیا کہ جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" رودبار انگلستان میں غرق ہو گیا ہے۔

جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی جنگی جہاز "فارمی ڈیبل" کو ایک آبدوز کشتی نے دو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

انگریزی جنگی جہاز "گولیتھ" اور "فاکس" نے دارالسلام (جرمن مشرقی افریقہ) پر گولہ باری کر کے بندرگاہ میں جس قدر جرمن جہاز تھے۔ انکو بیکار کر دیا۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز "پرنس ولہلم" نے تین فرانسیسی اور ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر کے ان کے مسافروں کو ساحل پر اتار دیا ہے۔

بحیرہ شمالی میں دو انگریزی تجارتی اور ایک سرنگیں اٹھانے والا جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

ترکوں نے اعلان کیا تھا کہ ان کے ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں دو روسی سرنگیں بچھانے والے جہازوں کو غرق کر دیا ہے۔ روسیوں نے اس کی تردید کی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ساری کمش پر ترکوں کو سخت شکست دی۔

ترک کہتے ہیں۔ ہم نے روسیوں کو شکست دیکر مقام اردہان فتح کر لیا۔ (اعلان کاذب)

اٹلی کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ البانیہ میں شورش بدستور ترقی پر ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی فوج نے پرسمز (آسٹریا) پر اچانک حملہ کر کے بنوک سنگین دشمن (جرمن) کی فوج کا صفایا کر دیا۔ اور جنگ کے بعد چار شہروں پر قبضہ کر لیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ وہ کوہستان کارپیتھین میں جو ملک آسٹریا میں ہیں۔ پیشقدمی کر رہے ہیں

روسی اعلان مظہر ہے۔ کہ آسٹروی مقام برکو کو خالی کر رہے ہیں۔ اور وہاں کے ۳۰ ہزار باشندے رومانیہ کو بھاگ گئے ہیں

مغربی میدان جنگ میں انگریزی۔ فرانسیسی۔ اور بلجی فوجیں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ فرانسیسی فوجوں نے "سیٹین پاک" پر قبضہ کر لیا ہے۔

محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی نے انگریزوں کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے۔ کہ ناقابل جنگ قیدیوں کا باہم تبادلہ کر لیا جائے۔

پیرس میں تخمینہ کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور روسیوں وغیرہ کے پاس جرمن آسٹروی وغیرہ ۶ لاکھ ۴ ہزار ۲ سو کے قریب قیدی ہیں

سلطنت آسٹریا نے جنرل وان فرانک اور فیلڈ مارشل پوٹیوریکی کو موقوف کر دیا ہے۔ یہ دونوں جنرل سرویہ سے معرکہ آرا تھے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ میں گذشتہ تین ہفتہ کے معرکوں میں جرمنی کے ۶ لاکھ سپاہی کام آ چکے ہیں (روس کے اپنی الگ ہیں)

ترکی گورنمنٹ نے پچاس لاکھ پونڈ کے قرضہ کا انتظام کیا ہے۔

اسوقت تک ۱۱ ہزار ۸ سو ۴۶ ہندوستانی حاجی واپس آ چکے

رومانوی مقنن ڈیامنڈی نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا کہ جلد سے جلد رومانیہ موسم بہار تک جنگ میں مداخلت کیلئے تیار ہو سکے گا

جنرل جوفرے کمانڈر افواج متحدہ کو کامل یقین ہے کہ اتحادی افواج آخر میں کامیاب ہونگی

گورنمنٹ ہند کے ممبر تعلیم سر ہارکورٹ بٹلر بہار کے لفٹننٹ گورنر مقرر ہوتے ہیں

دہلی بم کیس کے مقدمہ کی اپیل چیف کورٹ میں سماعت ہو رہی ہے۔

کہتے ہیں جرمن افسر شیخ سنوسی کے پاس پہنچکر اسکو مصر پر حملہ کرنے کے لیے بھڑکا رہے ہیں

ہمدرد بحوالہ روسی اخبار یورس گزٹ لکھتا ہے۔ کہ انٹی لکڑو کی پلہ فوج کام آ چکی ہے۔

فرانس کے وزیر بحری نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ آخر جرمن اور آسٹروی بیڑوں کو باہر نکلنا پڑے گا۔

انگلستان کے سینکڑوں اسکول ماسٹر جو فرانسیسی اور جرمن زبان جانتے تھے۔ مترجم کا کام کرنے کے لئے فوج میں بھیجدئے گئے ہیں۔

بوجہ جنگ کے مصر میں تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ روئی کے قحط کا علاج کیا جاوے۔ اور متمول لوگوں کو روئی کی کاشت کے لئے مدد دی جائے۔

ترکوں کا دعوٰے۔ حسب ذیل جرمنی کی جنگی خبریں جرمنی میں بے تار کی پیام رسانی کے ذریعہ سے مشتہر کی گئی ہیں۔ اور وہ مارکونی کمپنی کو بھی موصول ہوئی ہیں

صدر مقام سے آئی ہوئی اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ روسیوں کے محاصرہ کو توڑ کر حملہ کرنے کی کارروائی کو ترکی فوج نے وادی ٹیسوم میں جو دریا کے دہانہ کے قریب ہے۔ پسپا کر دیا۔ باطوم کے قلعہ کی توپوں نے جنگ میں حصہ لیا۔ گو انہوں نے کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ ہماری فوجیں ۱۰ کیلومیٹر (تقریباً ۶ میل) تک باطوم کے جنوب مشرق میں ویشیجارا کے ضلع میں گھس گئی ہیں۔ روسیوں نے اپنی رپورٹ میں جو بیان کیا ہے کہ ہماری فوجیں مفتوح ہو گئیں اور ارض روم سے واپس جا رہی ہیں۔ یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں۔ ہماری فوجیں ممتاز دشمن کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں جس دشمن نے اپنے مورچوں کے باہر ذرا سی بھی ترقی نہیں کی ہو بلکہ اس کے برخلاف ہماری فتح مند فوج کے سامنے سے کھلے میدان میں ایک لڑائی لڑنے کے بعد تمام خط تصادم پر پسپا ہو گیا (ہمدرد)

امرتسر میں ۷ جنوری کو بارش ہوئی۔

وافوض امری الی اللہ فہو حسبہ

قدرتی تیل

ایجاد کردہ جناب والد حکیم مولانا حافظ حاجی ابوالفیاض محمد عبدالقادر صاحب مرحوم

یہ سرخ رنگ کا تیل مشک کی طرح خوشبودار ۱۹۰۲ء میں تیار ہو کر آج دور دراز ملکوں شلاً رنگون ۔ برما ۔ آسام ۔ چاٹگام ۔ حیدرآباد ۔ مدراس ۔ بمبئی ۔ پنجاب میں شائع ہو کر کثرت لوگوں کو اپنا گرویدہ اور معتقد بنا رہا ہے ۔ جو لوگ ایک اسکو استعمال کرتے ہیں علی الدوام اس کے قدردان ہو جاتے ہیں ۔ اسی بناء پر اب میں مناسب خیال کرتا ہوں ۔ کہ بذریعہ اخبار پبلک میں ظاہر کر دوں کیونکہ اس میں اپنا و ہر خاص و عام کا فائدہ ہے ۔ لہٰذا میں معزز ناظرین سے التماس کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ اسکو آزماویں ۔ اگر مفید ثابت ہو ۔ تو بندہ کیلئے دعائے خیر اور تیل کی عزت افزائی فرماویں ۔ یہ تیل علاوہ خوشبو کے بہت بیماریوں میں از حد فائدہ مند ہے ۔ یہی وجہ اس کی شہرت اور ترقی کی ہے ۔ بیماریاں یہ ہیں ۔ دردسر ۔ بدن و جوڑوں میں درد ویسے ہو یا خواہ ریاح یا اور کسی وجہ سے ۔ فالج ۔ لقوہ گنٹھیا (باد) ذات الجنب ۔ پسلی کا درد نمونیا ۔ درد کمر ۔ درد گردہ ۔ درد سینہ ۔ درد پشت ۔ ورم جگر ۔ ورم طحال ۔ (تلی پلی) درد اور سختی معدہ واعصاب ۔ باؤگولہ ۔ قبض ۔ درد پائے ۔ عرق النساء ۔ رعشہ ۔ دانت کا درد ۔ آنکھ کا درد یا سرخی ۔ اور پانی جاری ہونا ۔ ورم مسوڑہ ۔ ناکڑا ۔ درد کان نزلہ زکام کالی اور بلغمی کھانسی ۔ دمہ ۔ تپ ۔ لرزہ بخار ۔ طاعونی گلٹی اور اسکا اثر ۔ ہیضہ میں ہاتھ پاؤں کا کھینچ تان (تشنج) ضعف مثانہ و گردہ ذیابیطس و بار بار پیشاب آنا یا قطرہ گرنا ۔ چھوٹے بچوں کی لاغری و کمزوری ۔ عورتوں کو زچگی کے وقت یا بعد میں تکلیف پرسوت وغیرہ ۔ ہر چیز سے کٹنے کا زخم ہر طرح کی چوٹ و مار ۔ آگ یا کسی چیز سے جلنے کی سوزش ۔ زہردار جانور کا ڈنک مثل بچھو ۔ بھڑ وغیرہ وغیرہ ۔ ماسوا اس کے عام طور پر ہر جگہ کے درد اور ورم اور سختی پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ تیل سردی اور ریاح کا سخت دشمن ہے ۔ بعض لوگ نزلہ زکام ۔ اور سردی وغیرہ موذی امراض سے بچنے کیلئے اسکو برابر استعمال کرتے ہیں خصوصاً طاعون اور وبا کے زمانہ میں اسکو بکثرت لگاتے ہیں ۔ یہ سب باتیں بعد مزید تجربہ کے شائع ہوئی ہیں ہمارے معزز ناظرین اسکو مبالغہ خیال نہ کریں ۔ بفضلہ تعالٰے ضرور مستفید ہونگے ۔ وما توفیقی الا باللہ ۔ نہ کچھ مضمون طرازی ہے نہ آشفتہ بیانی ہے + حقیقت حال سچا واقعہ کہانی ہے

قیمت فی سیر چار روپیہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک و پالائی صرف ۔ ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں ہوگا ۔ ایجنسی کے واسطے بذریعہ خطوط تصفیہ کریں

ملنے کا پتہ حکیم مولوی محمد نذیر ایچ ۔ پی ۔ ڈاکٹر دارالصحت میدہ کل ۔ امرتسر

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب اپنی طرز میں نرالی مسلمانوں کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ۔ واعظین کو مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلباء کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں از حد سود مند ہے ۔ اس میں ذکر بیان ہیں اور ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی اوس آیہ کریمہ سے کہ جس سے نبی صلعم کی بزرگی و فضیلت پیدا ہوتی ہی شروع کیا گیا ہے اوس کا ترجمہ شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات و لطائف و اشارات بیان کئے گئے ہیں ۔ پھر اثنا ربیان میں اوسی آیت کے موافق آنحضرت صلعم کے فضائل و اوصاف ۔ خصائل ۔ شمائل ۔ احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لکھے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم ملا علی جامی ۔۔۔ بیان کا لطف دوبالا ہو گیا حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ۔ درخواست میں اخبار کا حوالہ

مولوی محمد حشمت علی بانس بیلی محلہ گڈسیان

شائقو دوڑو خرید و جلد لو

نعمت ہر دو جہاں حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمتیں

تخفیف رعایت

یکم صفر سے آخر ربیع الاول تک

صحیح بخاری ۔ مترجم حنا شدہ (مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر) شت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد ۱۲ بلاجلد ۱۰ پارہ اول صحیح مسلم ۔ مترجم حنا شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر ۔ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے ۔ اصلی قیمت ۵ رعایتی ۲

زہد کا کشتات منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت ۴ رعایتی ۲

لیں اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ درخواستیں بھیجکر کتابیں منگوالو کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا ۔ المشتہر

نور محمد عبدالرحمٰن تاجران کتب ملتانی بیرون شیر فروز پور دروازہ

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حب دافع جریان واحتلام ۔

ان حبوب کے استعمال سے کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ۔ ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے گاڑھا اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ

طلاء ۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے احتیاطیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں ۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی ۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۔ قیمت عہ

تپ لرزہ ۔ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو ۔ دو تین وقت کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت ۱۴

شربت دافع بواسیر خونی ۔ بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ فی بوتل ۴

مینیجر شفاخانہ چشمہ چوک گوجرانوالہ

مسلمان مرد عورت لڑکے لڑکی کو ان کا مطالعہ ضروری ہے

قال اللہ } اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے۔ ایکطرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف اسکا نہایت سلیس اردو ترجمہ۔ حقوق اللہ حقوق العباد۔ روزانہ کاروبار دنیا دی۔ اور طرز معاشرت کا بیان ۴/

قال الرسول ۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری مفید اور کارآمد لب لباب۔ ایکطرف اصل عبارت دوسری طرف اردو ترجمہ ۳/

اسلام کے عقاید ۔ سوال وجواب کے طور پر عقاید اسلامیہ کا ذکر ۱۰/

اسلام کی خوبیاں ۔ کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱۰/

اسلام کی صداقت ۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت دلایل عقلیہ ونقلیہ سے۔ مخالفین اسلام کو خاموش کردینے والا رسالہ ۱/

ولی کی پہچان ۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق۔ قابل دید رسالہ ۱۰/

تحریم الخمر والزنا ۔ واللواط والمعازف۔ والعشق۔ جس میں زنا۔ شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ۲/

محرم کی بدعتیں ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی ونقلی دلایل سے رد۔ اخیر میں علماء کرام کا فتوےٰ ۱۰/

اصلاح المومنین ۔ انسان کی پیدائش کا مقصد۔ اور اس کے فرائض۔ کامیابی کا راستہ خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان ۲/

اسلام کے حسنات ۔ علوم دینیہ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف پر مناظرہ ۱/

اصلاح النفوس ۔ ماشاء اللہ۔ تسلیم۔ استقامت پر دلچسپ بحث ۱۰/

اسلام کے نواہی ۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

اسلام کی حمایت ۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہیے ۲/

گلدستہ فواید } انسان کے لئے کون کونسے شغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ۔ قابل دید رسالہ ۳/

اسلام کا اتالیق ۔ نام ہی سے ظاہر ہے۔ ۱۰/

تعلیم الزکوۃ ۔ زکوۃ کے جملہ مسایل کا بیان ۱/

تعلیم الحج ۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

تعلیم الصیام ۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

اصلاح بشر ۔ اس میں انسان کی گفتار۔ رفتار۔ عادات واطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳/

اصلاح المسلمین } ترغیبات شیطانیہ رسومات بدعیہ وشرکیہ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی

۵۲/۱۸

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتے۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ دو چھٹانک ۱/۸ پاؤ پختہ ۳/ مع محصولڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حافظ عبدالغفار صاحب آسن سول (بردوان) سے لکھتے ہیں۔ براہ مہربانی بہت ہی جلد بذریعہ ویلیو مومیائی آدھ پاؤ روانہ فرمادیں۔ آدھ پاؤ قبل اس کے جو مومیائی آئی تھی۔ امید سے زیادہ فایدہ ہوا۔ ۱۶ ر دسمبر ۱۴ء

جناب مولوی محمد عبدالوہاب صاحب مدرس شیخ علی پوری ضلع مرشدآباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ قبل اس کے آپ کی مومیائی میں نے کئی مرتبہ مدرسہ کے طلبا اور نیز اپنے بعض احباب کیلئے منگوائی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ سبھوں کی زبان سے اس کا فایدہ مند ہونا سنا جاتا ہے بجرد معاینہ ہذا ایک پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں ۱۲ ر دسمبر ۱۴ء

ملنے کا پتہ

مہرو پراپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کڑہ امرتسر

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس چیمبرلین روڈ لاہور میں ٹھاکر دت گوپال سنگھ پرنٹر کے چھپایا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مالک نے شایع کیا۔

تار کا پتہ: اہلحدیث امرتسر

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۱۲   جلد ۱۲

امرتسر مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور نا پسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

روسا و جاگیرداران سے ؍؍ للعہ

عام خریداروں سے ؍؍ عہ

؍؍ ؍؍ ششماہی ۱؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

؍؍ ؍؍ ششماہی

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

قادیانی مشن

قادیان اور علی پور

پنجاب میں دو مقام پیروں کی جگہ ہیں۔ ایک قادیان دوسرے علی پور ضلع سیالکوٹ۔ ان دونوں میں کسی ایک وجہ سے مناسبت اور مشابہت ہے پہلی میں ہمارے ملک کے مشہور مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رہا کرتے تھے۔ دوسرے میں جناب پیر حافظ جماعت علی صاحب رہتے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کے کمالات کو تو ہم جان نہیں سکتے کیونکہ ہمیں انکی صحبت کا لطف حاصل نہیں مگر ان کے اور ان کے مریدوں کے ملفوظات جو ہم تک پہنچتے ہیں اُن کو سنکر ہر ایک واقف حال ہماری رائے سے متفق ہوگا کہ ان دونوں بزرگوں میں بہت کچھ مناسبت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کرنے کے لئے ایک ڈھکوسلا (نمبر) ایجاد کر رکھا تھا جو یہ ہے:-

جو کوئی میری بیعت میں داخل ہوگا وہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جائیگا (خطبہ الہامیہ)

اسی طرح حافظ جماعت علی صاحب بھی اپنے سامنے سنا کرتے ہیں جو مرید اُن کو سناتے ہیں ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

مرزا صاحب اپنے مریدوں سے سنا کرتے تھے ؎

سب اولیا سے افضل بعض انبیا سے بہتر
یہ مصطفے ہمارا (مرزا) یہ دلربا ہمارا

حافظ جماعت علی صاحب اس سے زیادہ اپنے مریدوں سے سنا کرتے ہیں ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ قُم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

ہم نے سمجھا تھا کہ یہ مناسبت (خود ستائی سننے کی) مرزا صاحب کی ذات خاص سے تھی اُن کے بعد نہ اُن جیسا کوئی ہوگا نہ ایسی تعریفات سنے گا۔ مگر افسوس ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔

گذشتہ دسمبر کے اخیر میں جو جلسہ قادیان میں ہوا۔ اُس کی رپورٹ قادیان کے اخبار الفضل کے ذریعہ شائع ہوئی ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اور امور مرزا صاحب کے جانشین کو وراثت میں ملے ہیں یہ (خود ستائی کی شنوائی) بھی ملی ہے۔ تمام جلسہ میں خوب آپ کی مدح سرائی ہوئی اور قادیانی خلیفہ ثانی نے اپنی تعریفات کو خوب دل لگا کر سنا۔ قادیان کے جلسہ میں ایک شاعر یوں گویا ہوتا ہے:-

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدی صاحبقران موعود بیٹے کے رشید

گلزار احمدی یعنی معارج النبوة کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے۔ اصلی قیمت للعہ ہر سہ جلد۔ رعایتی عہ ملیگا

والا نشاں کے تمام لیوا سکے رشید
میرے آقا کے رشید اور میرے مولا کے رشید
رنگِ سلطان القلم ہے آپ کی تحریر میں
ہے اک اعجاز مسیحا آپ کی تقریر میں
آپکے چہرہ سے ہے نجم سعادت آشکار
آپکے روئے مبارک سے نجابت آشکار
سال وخط سے آپکے نقش ولایت آشکار
تیوروں سے آپ کے نورِ نبوت آشکار
آپ کی آنکھوں کو حق بینی کا آئینہ کہیں
سینۂ صافی کو زیبا ہے کہ بے کینہ کہیں
موجزن ہے آپکے سینہ میں دریائے علوم
آپ کے دل میں نہاں لولوئے لالائے علوم
آپ دانائے معانی اور دانائے علوم
آپ ہیں عرفان حق کے درس فرمائے علوم
آپ سے دیکھی ہیں آنکھیں پیارے نورالدین کی
پائی ہے تعلیم اُن سے دین ﷺ کے آئین کی

مرنے والا جانتا تھا علم قرآں کے رموز
اُن کو از بر تھے کلام پاک جہاں کے رموز
دل میں کر دیں والے گر وہ خطِ جاناں کے رموز
آیۂ دیں کے اشارات اور ایماں کے رموز
اُن کی میراث آگئی ہے آپ کی تقسیم میں
یہ وہی گنج نہاں ہے آپ کی تعلیم میں
نورِ دیں بھی آپ ہیں نورِ نبی بھی آپ ہیں
ایسے نازک وقت میں مردِ جری بھی آپ ہیں
المعی ولوذعی و منتہی بھی آپ ہیں۔
آپ ہیں حق کے ولی مرتضیٰ بھی آپ ہیں
آپ ہیں وہ جن کی آمد کی دعا کرتے تھے ہم
بھیجدے ہاں بھیجدے کی التجا کرتے تھے ہم
(۵ جنوری)

ایک صاحب اٹھے انہوں نے میاں محمود خلیفہ مرزا صاحب قادیانی حال خلیفہ ثانی کو آیت عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا کا مصداق بنایا (الفضل ۲۷ دسمبر) پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مولانا حالی مرحوم کے قول کا پورا نقشہ کھینچا جو فرماتے ہیں ؎

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو
ہر اک اصل میں فرع میں ہمزباں ہو
مریدوں کا اُن کے بڑا مدح خواں ہو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں ہو
جو ایسا نہیں ہے تو مردودِ دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

ٹھیک اسی طرح خلیفہ صاحب کے مداحوں نے صرف مدح خوانی پر قناعت نہ کی بلکہ حریفوں (لاہوری پارٹی) ☼ کو بھی ساتھ ساتھ کوستے گئے چنانچہ ایک دو بند اُن کی متعلق یہ ہیں :-

بات کہنا لگا کر اپنی عادت میں نہیں
چوٹ کرنا چھیڑنا ناحق طبیعت میں نہیں
دیکھکر بکر وہ چپ رہنا بھی فطرت میں نہیں
یہ جو کہتے ہیں خلافت الوصیت میں نہیں
اک جماعت اور خلیفہ دو، یہ نقشہ خوب ہے
اک نیام اُس میں دو تلواریں، یہ حربہ خوب ہے
جب خلافت ہی سرے سے الوصیت میں نہ تھی
یا کہو اس کی ضرورت احمدیت میں نہ تھی
شرط وحدت اور اخوت کی جماعت میں نہ تھی
یا جماعت کی ضرورت ایسی صورت میں نہ تھی
کوئی پوچھے کیوں بنائے دو خلیفے نام کے
ہے غضب کی بات بندے ہوگئے اوہام کے
قادیاں میں بیٹھکر لڑتے جھگڑتے کچھ نہ تھا
رہ کے دارالامن میں بنتے بگڑتے کچھ نہ تھا
بحث کرتے رائے دیتے اور لڑتے کچھ نہ تھا
اختلاف رائے کی صورت میں اڑتے کچھ نہ تھا
اب جو بھانڈا پھوڑکر ہو بیٹھے ہو ہم سے جدا
اب بھی کچھ بگڑا نہیں آجاؤ از بہر خدا

ایک اور صاحب اس سے بھی تیز بولے (۵ جنوری ۱۵ء)

پھلا پھولا ہے گلزارِ محمد
بہارِ بے خزاں یہ گلستاں ہے
ذرا دیکھو تو حالت دوسروں کی
عجب کچھ درد ہے جو پیرو جواں ہے
تعلق چھوڑ بیٹھے قادیاں سے
یہی سوچو تو کارِ جاہلاں ہے
تکبر لے گیا اُن کی بصارت
حسد رگ رگ میں اُن کی میہماں ہے
بڑائی نے انہیں چھوٹا بنایا
نہ وہ عظمت نہ اب وہ عز و شاں ہے
وہ آپس میں بھی تو یکدل نہیں ہیں
بڑی ہی کشمکش میں اُنکی جاں ہے (۱۹ جنوری)

لاہوری پارٹی میں ایک بزرگ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جن کی بہت سے لوگ عزت کرتے ہیں اور وہ کئی وجوہ سے عزت کے مستحق بھی ہیں، ابھی کل تک مرزا صاحب اور اُن کے تمام مریدان کی عزت اُن کے علم وفضل پر فخر کیا کرتے تھے مگر آج جو وہ خلیفہ ثانی کی بیعت سے منحرف ہیں تو چلتے چلتے اُن کی نسبت بھی ایک صاحب نے چند فقرے جھاڑ دئے کہ

مولوی محمد علی صاحب عربی کے عالم نہیں ایک* صرف ونحو کی کتاب پڑھنی شروع کی تھی مگر طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سے بگڑکر ایک دن پھینک آئے اور پھر نہ پڑھی (الفضل ۳۱ دسمبر صفحہ ۶)

لطف یہ کہ ایسا کہنے والا بھی کوئی عربی کا نہ فاضل ہے نہ عالم بلکہ مفت کا مفتی۔

یہ تو معمولی سے اشارے ہیں اخبار نور قادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خوب جی کھول کر دوسری پارٹی کو کوسا ہے اسی لئے تو نور کا ایڈیٹر بہت سے عذرات کرکے لکھتا ہے :-

میں جلسہ (قادیان) کے ناظموں کی خدمت میں کمال ادب اور دلیری سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اپنے سالانہ اجتماع میں بلا وجہ اور بلا سبب زید کی نسبت بکر کو ترجیح دینا اور کالے اور گورے کی تفریق کو روا رکھنا کیا یہ اسلامی شیوہ ہے؟ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔ کیا اخلاق علوی اور کریم النفسی اسی کو کہتے ہیں؟ اور پھر جب بفضل ایزدی ان کا کام اور تبلیغی جوش ہر کہ ومہ میں دلعزیزی اور قبولیت حاصل کر رہا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک انہیں اسلام کے لئے مفید اور بفضل ایزدی کامیاب واعظ سمجھکر بلاتے ہوں اور پھر انکے لیکچر بلحاظ کامیابی اور قابلیت کے غیر احمدی ہم اخلیو

[illegible]

* بولنا چاہیے تھا (اہلحدیث)
☼ لاہوری پارٹی کی طرف اشارہ ہے۔
* کیا صحیح اردو ہے (اہلحدیث)

پر خاص فوقیت حاصل کر چکے ہوں۔ اور عوام الناس پر احمدیت* کا دبدبہ اور شوکت بٹھلا دئیے ہیں بفضل ایزدی ہر طرح کامیاب ثابت ہو چکے ہوں اور جہاں جہاں لیکچر ہوئے وہاں وہاں بفضل ایزدی کچھ نہ کچھ احمدیوں کا اضافہ بھی ہوا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک انہیں کارآمد اور مفید واعظ جان کر اپنے پلیٹ فارم کی زینت قرار دیں۔ مگر آپ لوگوں کا طرز عمل اس کے بالکل برعکس اور منافی ہو تو کیا اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ آپ لوگ انہیں عمداً حصول ثواب سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ بخل کبھی اُن لوگوں کے لئے جنہیں آپ بخل کا شکار بنانا چاہتے ہیں باعث حصول ثواب ہو سکتا ہے۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کا جواب دیں۔

(لوز ۲ جنوری ۱۵ء)

ایک ضروری سوال ان واقعات کو پیش کر کے لاہوری پارٹی سے ہم ایک سوال کرتے ہیں امید ہے وہ غور سے اس کا جواب دیگی۔ کچھ شک نہیں کہ اسلام ہاں آجکا اسلام بہت بڑی وسیع الظرفی سکھاتا ہے اور اور معمولی معمولی کاوشوں کو خصوصاً مذہبی اور دینی کاموں میں دخیل ہونے نہیں دیتا۔ مسیح موعود یا مجدد امت کو اُنہی اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے آنا تھا جو نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے مسلمانوں کو پہنچے تھے اور وہ بوجہ اپنی غفلت کے اُن کو بھول چکے تھے۔ قاعدہ کلیہ ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اگر صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو جناب مرزا صاحب کی صحبت کے تربیت یافتہ صحاب کو دیکھنا چاہئے کہ اسلامی وسیع الظرفی اُن میں کہاں تک ہے۔ یہی کہ ایک معمولی سے اختلاف پر اپنے جان نثار بھائیوں کو دھتکار رہے ہیں۔ کون بھائی جو کل تک ساری جماعت کے مایۂ ناز اور باعث افتخار تھے۔ اس تنگ مزاجی یا خود غرضی سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جناب مرزا صاحب کا پھل اپنے درخت کی حقیقت سے اطلاع دیتا ہے اور صاف بتلاتا ہے۔

تو دیدہ و یوسف راشنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اہل دل کے غور کرنے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ وہ موعود وہ مسعود جس کی بابت خدا و رسول اتنی تاکیدی پیشگوئی کریں کیف انتم اذا انزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم اُس کی ساری زندگی کا اثر صحبت یہ ہو جو قادیان میں ہمیں نظر آ رہا ہے جس کی نسبت وہ خود بھی یہ رائے دے۔ کہ میری جماعت کے اکثر لوگوں میں للّٰہیت پیدا نہیں ہوئی وہ ایسے متکبر اور خود غرض ہیں کہ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں وغیرہ (اشتہار ملحقہ برسالہ شہادۃ القرآن) اگر وہ موعود مصلح امت یہی ہے اور اس کی صحبت کا اثر اور آنے کا نتیجہ یہی ہے تو کہنا پڑیگا کہ "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق ہے۔ انا للہ۔ فَتَفَکَّرُوْا یَا اُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

یہ سب بحث اس صورت پر ہے جو مرزا صاحب نے اپنے عہدے اور دعوے ظاہر کئے کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں اس لئے اُن کی معرفت کے لئے ان دونوں عہدوں کے اثرات کو دیکھنا پڑا۔ بعض مرزائی دھوکہ دیتے ہیں یا خود دھوکہ میں ہیں جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب بھی اور مجددوں کی طرح ایک مجدد تھے اور دوں سے زیادہ ان سے کیوں مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک دھوکہ ہے۔ مرزا صاحب مجدد لمبعوث خاصہ یعنی بشکل مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اُن کا دعوےٰ تھا میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا سوائے اُسکے جو میرا تابعدار ہو (خطبہ الہامیہ)

اس لئے اُن کو معمولی مجدد کہنا اُن کی توہین ہے یا دفع الوقتی۔ بلکہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے مدعی تھے جو معمولی مجدد سے برتر ہے اس لئے اُنکی اثرات میں مسیحیت اور مہدویت کا اثر دیکھا جاویگا آہ اگر وہ اثر ہوتا تو ہم پنجابیوں کو سب دنیا پر فخر ہوتا۔ برخلاف اس کے آج ہم سب ملکوں میں بدنام بنتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر میں گورکھپور جلسہ میں مولوی ابراہیم صاحب دہلوی نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ بھائیو پنجاب ایک ملک ہے جہاں بہت سے نبی پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے یہ سنکر دل میں کہا۔ سچ ہے ۔

بے بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

مذاکرہ علمیہ نمبر ۵

مورخہ ۵ ربیع الاول

اہل علم کی تفریح اور شغل کے لئے مذاکرات علمیہ کا میدان بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ عموماً پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ہاں اس بات کا ضرور خیال بلکہ افسوس ہے کہ بہت سے قابل اصحاب ان مذاکرات میں حصہ نہیں لیتے۔ خیر آہستہ آہستہ عادت ہوگی۔ انشاء اللہ۔ آج جو مذاکرہ لکھا جاتا ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ پہلے مذاکرات ختم ہو گئے بلکہ وہ بھی جاری ہیں۔ اور اُن کے سوا یہ جدید ہے۔

حدیث شریف میں ہے :-

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ؎ مشکوٰۃ کتاب العلم۔	عالم کی فضیلت عابد پر اس قدر ہے جتنی میری (آنحضرت کی) ادنےٰ

درجہ کے اُمتی پر ؎

اس حدیث کو عام طور پر فضیلت علم میں بیان کیا جاتا ہے اور یہ ایسی زبان زد ہے کہ ہر ایک طالب علم اور عالم اس کو سمجھتا بلکہ موجب فخر جانتا ہے یہاں تک کہ شیخ سعدی مرحوم جیسے اخلاقی فلاسفر نے اس کی وجہ بھی بتلائی ہے ؎

گفت او گلیم خویش بروں می برد ز موج
ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

یعنی عالم کو عابد پر اس لئے فضیلت ہے کہ عابد صرف اپنی حالت سنوارتا ہے اور عالم اور لوگوں کی اصلاح کرتا ہے۔ مگر حدیث میں جو مشکل ہے وہ اس سے بالاتر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ مشکل کسی کی سمجھ میں نہ آئی ہوگی۔ ہاں یہ کہتا ہوں کہ وہ مشکل ایسی ہے کہ اس پر توجہ کی جائے۔

افراد امت کے مراتب مختلف ہیں۔ مگر اعلےٰ کے مقابل سب سے نیچے کا فرد وہ ہے جس سے نیچے اور کوئی نہیں۔ اسی کو ادنےٰ کہا گیا ہے۔ اور یہ ادنےٰ

---

* احمدیت اور بد بختیاں (اہلحدیث)   * تم مسلمان کیسے اچھے حال میں ہو گے جب مسیح موعود تم میں اتریگے اور تمھارا امام خود تمہیں میں سے ہوگا

وہ شخص ہے جس میں کسی طرح کی فضیلت نہیں نہ علم نہ عبادت نہ ریاضت نہ زہد بلکہ صرف یہ کہ وہ امتی ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ ظاہر ہے کہ مدارج نبوت کے مقابلہ میں ایسا شخص انتہائی درجہ کا ہوگا۔ اس سے پرے کوئی درجہ نہیں جس پر نبی کو مزیت اور فوقیت ہو۔ کفار اور فساق اس قابل نہیں کہ اُن کو نبی کے لئے مفضل علیہ بنایا جائے۔

عالم کے مقابلہ میں عابد کو مفضل علیہ قرار دے کر اتنی فضیلت کا ثبوت ان دونوں میں دیا ہے جتنا کہ خود نبی اور ادنےٰ امتی میں ہے حالانکہ عابد بمقابلہ عالم کے انتہائی درجہ نہیں۔ بلکہ عابد کے بعد ایسے لوگ بھی ہیں جو عابد یعنی کثیر العبادت نہیں مگر پابند فرائض ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو صرف کلمہ خوانی کی وجہ سے ادنےٰ امتی ہیں۔ تو جو فضیلت عالم کو عابد پر ہوگی اُس سے بہت زیادہ فضیلت اس شخص پر ہوگی جو عابد سے نچلے درجے میں ہے جسکو ادنےٰ امتی کہا جائے۔ لازم آیا کہ جس قدر آنحضرت کی فضیلت ادنےٰ امتی پر ہے عالم کی فضیلت اُس ادنےٰ پر آنحضرت کی فضیلت سے زیادہ ہے

مثال کے طور پر مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ ہو

(ا.....ب) (ا...ب....ج)

اس نقشہ میں جو مسافت ا اور ب میں ہے وہ اُس مسافت سے کم ہے جو ا اور ج میں ہے کیونکہ پہلی مسافت کی انتہا ب ہے جو دوسری مسافت کے نصف میں واقع ہے۔ اب اس مثال کو اور واضح عبارت میں یوں سمجھیے:۔

نبی ...... ادنےٰ امتی

عالم .... عابد .... ادنےٰ

ان دونوں مسافتوں کو (نبی تا ادنےٰ اور عالم تا عابد) کو یکساں فرمایا ہے۔ بہت خوب۔ مگر قابل غور یہ ہے کہ عابد کے بعد جو ادنیٰ کی مسافت ہے وہ ملکر اس مسافت کو جو نبی اور ادنیٰ کی مسافت کے برابر ہے بڑھا دے گی یا نہیں اس سے ثابت ہوا کہ عالم کو ادنےٰ امتی پر اُس قدر فضیلت ہے کہ خود نبی کی فضیلت سے بھی زیادہ ہے

کون نہیں جانتا کہ ایسا خیال کرنا اور اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ امید ہے اہل علم خصوصاً حدیث کے معلم اس مشکل کو حل فرماویں گے۔

قابل توجہ مسلم یونیورسٹی

۱۸ جنوری کے علی گڑھ گزٹ میں دیکھا کہ مسلم یونی ورسٹی کمیٹی کے ممبروں میں دس عالمان دین بھی منتخب ہوئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ پنجاب کے علماء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور منتخب ہوئے۔ مگر سوال یہ ہے جس کے جواب کی تکلیف سکرٹری صاحب مسلم یونی ورسٹی پر ہے کہ ہر طبقہ کو ممبران کا انتخاب تو ہمیں معلوم ہے کہ اُسی طبقے کے افراد نے (جنہوں نے اپنا نام میعاد کے اندر درج رجسٹر کرایا) کیا۔ علماء دین کے انتخاب کا کیا طریقہ تھا جس سے دس عالم (چھ سنی اور چار شیعہ) منتخب ہوئے۔ اگر وہی طریق تھا جو اور درجات کے لئے تھا تو مہربانی کرکے ہمیں بتلایا جائے کہ اُس طریق کی اشاعت کب ہوئی۔ یہ بھی بتلایا جائے کہ مسلم یونی ورسٹی نے رائے دہندہ عالم اور منتخب شدہ عالم کی حقیقت اور ڈیفی نیشن کیا قرار دی ہے کیا یہی جو ہندوؤں نے ہندو کی کہ جو کوئی اپنے آپ کو ہندو کہے وہ ہندو اسی طرح جو کوئی اپنے آپ کو عالم کہے یا کوئی اُس کو مولوی لکھے وہ مولوی۔ اور عالم یا اُس کی عربی تعلیمی کیفیت اور کمیت کا ثبوت بھی ہونا ضروری ہے۔ مسلم یونی ورسٹی کی ممبری تو اسی کی مقتضی ہے کہ اُس کے رائے دہندہ عالم علوم عربیہ دینیہ سے خوب واقف ہوں۔ خصوصاً منتخب شدہ عالم ممبر تو علوم عربیہ اور دینیہ کا زبردست عالم ہو تاکہ ایسی علمی تجویزات میں جو مسلم یونی ورسٹی میں علوم عربیہ کے متعلق پیش ہوں علیٰ وجہ البصیرت صائب رائے رکھتا ہو۔ رائے دہندگان علماء کی فہرست بھی شائع کیجائے تو بہت ہی شکریہ کا موجب ہوگا۔ ان سوالات کے جوابات آنے پر اصل معاملہ کھل جائیگا کہ عالمان دین کی انتخاب کرنے میں دین کی کہاں تک پرواہ کیگئی ہے۔

انجمن ہائے اہلحدیث

اخبار اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

بہت عرصہ سے کہہ رہے ہیں کہ ہر مقام پر جہاں اہلحدیث دو فرد بھی ہیں بحکم حدیث الاثنان فما فوقہما جماعتہ مقامی انجمن اہلحدیث قائم کرکر توحید وسنت کی اشاعت اور رسومات قبیحہ کی اصلاح شروع کردیں۔ خدا کا شکر ہے یہ آواز بیکار نہیں گئی۔ بعض بعض مقامات پر انجمنیں قائم ہوئیں جن میں سے بعض سست ہیں تو بعض چست بھی ہیں اسی ہفتے انجمن اہلحدیث جہلم کا جلسہ بڑی شان سے ہوا جس میں مختلف عنوانوں پر تقریریں ہوئیں۔ اہلحدیث انجمنوں کے مقاصد میں چونکہ احیاء سنت اور اصلاح رسوم ضروری ہے اس لئے اُن کو خود مطلع رہنا چاہیے کہ کس کس مہینے میں لوگ کیا کیا رسومات کرتے ہیں۔ وقت سے پہلے ہی اس کے متعلق تحریر وتقریر سے کام لیں۔ مثلاً ربیع الاول کا مہینہ آیا ہے تو مجلس مولود کے متعلق اظہار کریں محرم آیا ہے تو تعزیوں کے متعلق کریں۔ غرض تمام سال کا پروگرام تیار رکھا کریں تاکہ وقت پر غفلت نہ ہو جائے۔ اب آئندہ مہینہ رسمی مولود کا ہے امید ہے اہلحدیث انجمنیں توجہ کرینگی۔

جس انجمن میں سرمایہ کی قلت ہو یا اُن کی ضرورت کو کافی نہو یا مشورہ کی حاجت ہو وہ اپنی کانفرنس سے مدد لے سکتی ہے۔ اہلحدیث کانفرنس اسی لئے تو ہے کہ کمزوروں کو مدد دیکر تنومند کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے کاموں میں اخلاص نصیب کرے۔

خواجہ کمال الدین کا چیلنج منظور

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم! مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپ کر ممنون فرمائیں

اکمل قادیان

۱۳ جنوری کے اخبار زمیندار میں چھپا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے صاحبزادہ (مرزا محمود احمد) کو امور متنازعہ فیہا میں قرآن وحدیث وتحریرات جناب

مرزا صاحب مرحوم کی بنا پر اپنے ساتھ فیصلہ کرنے کی دعوت کی۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ صاحب اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب اس مناظرہ کے لئے قادیان تشریف لائیں تو تمام اخراجات ہمارے ذمہ۔ اور اگر اُن کی نظر میں دار الامان دار الفساد ہے تو خلیفہ وقت کا مہی مقرر کردہ مناظر پیغام بلڈنگس لاہور میں تاریخ مقررہ پر پہنچ جائیگا

(ایڈیٹر الفضل)*

ضرورت کشمیر

اسمصر کشمیری میگزین کا قابل نامہ نگار چند کشمیری باکمال اصحاب کو توجہ دلاتا ہے جن میں ایک ہمارے مکرم دوست مولوی انورشاہ صاحب مدرس مدرسہ دیوبند بھی ہیں کہ آپ صاحبان کی خاص ملک کشمیر میں بہت ضرورت ہے جہاں دینی اور دنیاوی ہر طرح کا تنزل ہی تنزل ہے۔ خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث بھی بحیثیت کشمیری الاصل ہونے کے نامہ نگار مذکور کی رائے کی تائید میں مولوی انورشاہ صاحب کو آیت کریمہ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ توجہ دلاتا ہے امید ہے مولوی صاحب ممدوح اہل کشمیر کی درخواست منظور کر کے اپنے کمالات سے اہل وطن کو مستفید فرماویں گے۔ خدا آپ کا حامی ہو۔

بقیہ اثبات سنیت رفع یدین

دلائل مانعین رفع یعنی صرف حنفیہ کے

(ا) تین مرفوع احادیث (دو عبداللہ بن مسعود سے اور ایک براء بن عازب سے)

(ب) ۶ آثار (دو اثر دو دو طریق سے اور دو ایک طریقہ سے)

(۱) حدیث اوّل :- جامع ترمذی میں ہے :-

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ "

علقمہ راوی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا خبردار ہو جاؤ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاتا ہوں۔ پس نماز پڑھائی اور صرف ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔

(۲) تنویر العینین میں ہے :-

نقل ابن الهمام عن الدارقطني وعدي عن محمد بن جابر حماد بن سليمان عن علقمة عن ابن مسعود قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلم يرفعوا ايديهم الا عند الافتتاح!

ابن ہمام نے دارقطنی اور عدی سے نقل کی ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن جابر حماد بن سلیمان سے اُن کو روایت ہے علقمہ سے اُن کو عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ مگر انہوں نے سوائے تکبیر تحریمہ کے اور پھر ہاتھ نہ اُٹھائے۔

تنقید

الف احادیث

احادیث نمبر ۱ و ۲ جو حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہیں اُن کے متعلق تنقید حسب ذیل ہے :-

(ا) جامع ترمذی میں ہے :-

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی۔

(ب) جزء رفع الیدین میں ہے :-

امام احمد بن حنبل نے کہا یحییٰ بن آدم نے کہا ہیں نے عبداللہ بن ادریس کی کتاب جبکو انہوں نے عاصم بن کلیب (جو راوی ہیں پہلی حدیث کے) سے نقل کی تھی دیکھی اُس میں لم لا یعود (یعنی پھر ایسا نہ کرتے تھے یعنی رفع یدین) کا لفظ نہ تھا پس یہ صحیح تر ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک کتاب کا اعتبار زیادہ ہے اس واسطے کہ جب آدمی کوئی حدیث بیان کرتا ہے پھر کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر ہوتی ہے جیسا کہ کتاب میں ہے۔

(ج) مسک الختام میں ہے :-

ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا اس حدیث میں خطا ہوئی ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے کیونکہ اسمیں بہت ساری علتیں ہیں۔

(د) سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے :-

اگر حدیث ابن مسعود والی ثابت بھی ہو جائے تب بھی ابن عمر کی روایت مقدم ہوگی کیونکہ اسمیں اثبات ہے اُس میں نفی اور اثبات مقدم ہوتا ہے۔

(ہ) عون الودود شرح سنن ابی داؤد میں ہے :-

حافظ ابن حجر نے فرمایا۔ ائمہ نے اُس حدیث میں طعن کیا ہے جس میں عاصم بن کلیب (پہلی حدیث کے راوی) ہیں اور جس حدیث کی سند میں کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) ہیں اُس کو ابن جوزی نے موضوع کہا۔

(و) تنویر العینین میں ہے :-

ابن حبان نے کہا کہ محمد بن جابر (دوسری حدیث کے راوی) سے ہاتھ اٹھا (یعنی اُس پر عمل مت کر۔ وہ کام کی نہیں) اور امام احمد بن تیمیہ ابن جوزی نے کہا کہ ابن جابر کی روایت موضوع ہے۔

(ز) کتاب مذکورہ میں ہے :-

امام خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عبداللہ بن مسعود سے رفع یدین مخفی رہ گئی ہو جیسا کہ اُن سے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا پوشیدہ رہ گیا ہے اور وہ تمام عمر پہلے دستور کے موافق دونوں ہاتھ ملا کر رانوں میں رکھتے تھے۔

(ح) شیخ ابو الحسن سندھی شرح مسند امام ابوحنیفہ میں فرماتے ہیں :-

بیہقی نے کہا :-

(۱) عبداللہ بن مسعود نے قرآن سے ایسی چیزوں کو فراموش کر دیا جس میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا اور وہ دو سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

* یہ مناظرہ بڑا پُرلطف اور دونوں جماعتوں میں فیصلہ کن ہوگا۔ امید ہے جس طرح ہم غیر احمدیوں سے اشاعت کا کام لیا گیا ہے شرکت سے تبلیغ بھی کی جائیگی [illegible]

(۲) اُنہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس کو تمام علماءُ نے منسوخ ہونے پر اتفاق کیا ہے اور وہ تطبیق ہے یعنی رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر ران کے بیچ میں رکھنا۔

(۳) انہوں نے بھلا دیا کہ اگر دو مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

(۴) انہوں نے ایسی چیز کو بھلا دیا جس میں علماء نے اختلاف نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے روز صبح کی نماز اسکے وقت پر پڑھی

(۵) اُنہوں نے بھلا دیا اُس چیز کو جس میں علماء متفق ہیں کہ سجدہ کی حالت میں کہنی اور کلائی زمین پر نہ رکھی جائے۔

اور جبکہ اُن سے ان ان باتوں میں بھول ہوگئی ہے تو ممکن ہے کہ اُن سے رفع یدین کے بارہ میں بھول ہوگئی ہو۔

(ط) سنن نسائی کے حوشی جدیدہ میں ہے:۔

امام احمد نے فرمایا محمد بن جابر (دوسری حدیث کا راوی) کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص اُس سے روایت کرے وہ اُس سے بدتر ہے اور دارقطنی نے کہا اس حدیث میں محمد بن جابر متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(ی) مسک الختام میں ہے:۔

اگر عبداللہ بن مسعود کی حدیث ثابت ہو جائے تب بھی عبداللہ بن عمر کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس وجہ سے کہ عبداللہ بن مسعود کی حدیث سنن میں ہے اور عبداللہ بن عمر کی حدیث صحیحین میں ہے اور اصول حدیث کا مسئلہ ہے کہ اند دونوں کتابوں (یعنی بخاری اور مسلم) کی احادیث دیگر سنن کے مقابلہ میں حجت میں مقدم ہوتی ہیں خصوصاً وہ حدیث جو متفق علیہ ہو اور حدیث ابن عمر کی متفق علیہ ہے۔

(باقی باقی)

موت کی قیمت میدان جنگ میں

اگر دنیا کی ترقی کو اخراجات، جنگ کے نقطہ خیال سے جانچا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ ازمنۂ قدیم میں جنگ اور فتح کی قیمت موجودہ زمانۂ تہذیب سے کہیں کم تھی۔ حیات انسانی کو کاٹنے والے مہلک آلات جس قدر اب موجود ہیں پہلے نہ تھے اور وہ سہولتیں یعنی ہوائی جہاز۔ موٹر کار۔ توپ کل کی توپ وغیرہ جن سے تباہی میں مدد ملتی ہو پہلے نام کو نہ تھیں۔

ایک دوسرا فرق جو قدیم و جدید جنگوں میں صاف نظر آتا ہے وہ شکست و فتح کا ایک حد تک غیر انسانی ذرائع پر انحصار ہے۔ قدیم لڑائیاں دست بدست تلوار یا ذرا فاصلہ سے تیر و سنان کے ساتھ ہوتی تھیں۔ لیکن موجودہ جنگ میں تفوق اور فتح کا مادی انحصار زیادہ تر کلوں اور مشینوں پر ہے۔ ایک ماہر رزمیات نے ٹھیک کہا ہے کہ جب کلیں اور مشینیں تھک جائیں گی تو موجودہ جنگ بھی ختم ہو جائیگی۔ کلیں اور مشینیں استعارتاً نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں بھی تھک کر ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یوں خیال فرمائیے کہ جب توپ کا گولہ شاں شاں کرتا ہوا نلی میں سے نکلتا ہے تو اُس کی حرارت اور رگڑ کے باعث نلی کا سوراخ ہر بار ناقص ہوتا جاتا ہے۔ اور تھوڑی مدت کے بعد استعمال شدہ توپ سے صحیح نشانہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے اور توپ مرمت کی محتاج ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسرے آلات جنگ بھی اسی طور پر وقتاً فوقتاً مرمت کے محتاج ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے صاف ظاہر ہے کہ جنگ کا خاتمہ انشاء اللہ العزیز آدمیوں کی تباہی سے پیشتر ہی آلات جنگ کے ناکارہ ہو جانے سے ہو جائیگا۔

مختلف جنگوں میں جس قدر موتیں ہوئی ہیں اُن کا اندازہ صحیح لگانا ناممکن ہے بعینہ اسی طرح جیسے کہ دو ریل گاڑیوں کے تصادم میں آج تک صحیح اعداد و شمار ہندوستان میں میسر نہیں آ سکے جب بڑے سے بڑا حادثہ سننے میں آتا ہے جس میں انجن اور درجنوں گاڑیاں پاش پاش ہو جاتی ہیں تو بھی اتلاف جان کے متعلق تسلی دی جاتی ہے کہ مجروحین کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہے تاہم اگر اس حقیقت کو ملحوظ خاطر رکھکر مختلف معرکوں کے اعداد اموات اور مجموعی اخراجات جمع کیے جائیں تو تخمیناً موت کی قیمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یورپ کی موجودہ جنگ سے ہر ایک ہمدرد بنی نوع انسان خائف اور ترساں ہے اس کی عالمگیر ہلاکت کا رعب دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ لیکن اگر عمرانی حیثیت سے جنگ کے نتائج پر نظر ڈالی جائے تو ایک طرح کی تسلی (جسے خود غرضانہ کہیئے یا فلسفیانہ) حاصل ہوتی ہے کہ گو مردے لاکھوں کی تعداد میں جنگ کی نذر ہو رہے ہیں لیکن ہیئت اجتماعی کے مقابلہ میں یہ جنگ ایک خفیف سی ہلچل ہے۔ انفرادی طور پر ہر ایک آدمی کی قیامت کا دن اُسکی موت کے وقت آجاتا ہے اور اپنی ذاتی بہبودی اور حفاظت کے مقابلہ میں انسان ایک جہان کی بربادی کو کم حیثیت خیال کرتا ہے۔ اور پھر اگر اسی طور پر دوسروں کا درد اس کے دل میں جاگزین ہے تو اسے جنگ کے اثرات عظیم الشان پیمانہ پر ہلاکت آفرین نظر آتے ہیں۔ ہم اس تقابل اضداد کو دو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسان ایک پہاڑ کے قریب کھڑا ہو کر اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کا جس درجہ معترف ہوتا ہے ایک سجے سجائے کمرہ میں جبکہ اُس کا اندازہ مشکل لگا سکتا ہے وجہ یہ کہ پہلی حالت میں وہ اپنا مقابلہ ایک بہت بڑی ہستی سے کرتا ہے اور دوسری حالت کی نسبت اس کی انانیت کہیں زیادہ مرعوب ہو جاتی ہے۔ لیکن وہی پہاڑ جسے انسان اپنے جسمانی گز سے ناپ کر سر بفلک اور عظیم الشان خیال کرتا ہے۔ ایک عالم ارضیات یا عالم ہیئت کے نزدیک بمقابلہ کرۂ زمین کے ستاروں یا فضائے بسیط کی وسعت کے

بالکل صحیح ہے۔ ہمالہ سے اونچی چوٹی کی بلندی زمین کی گہرائی کے مقابلہ میں ایک اور سولہ سو کی نسبت رکھتی ہے ہندسوں میں ایسے تناسب کا صحیح تخیل تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اونچے سے اونچے پہاڑ کی مثال قطر زمین کے مقابلہ میں وہی ہے جیسی کہ ایک سولہ سو صفحہ کی مجلد میں ایک صفحہ کی حیثیت ہے (سولہ سو صفحہ کی کتاب میں ایک صفحہ کی موٹائی سے کتاب پر چنداں اثر نہیں پڑتا) یا آپ یوں خیال فرمائیں کہ مصنوعی کرۂ زمین کے روغنی رنگ کی گہرائی کا تناسب کرہ کے ساتھ تقریباً وہی ہوتا ہے جو بڑے سے بڑے پہاڑ کو زمین کے ساتھ ہے تو پہاڑوں کی بے حیثیتی اس نقطۂ خیال سے اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

یہی حال جنگ کے ہلاکت آفرین نتائج کا ہے جب ہم شخصی حیثیت سے لاکھوں سپاہیوں کی موت کی بابت سنتے ہیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دل دہل جاتا ہے۔ لیکن اگر اسی تباہی پر ایک عمرانی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جنگ کی ہلاکت کا اثر دنیا کی آبادی پر بالکل ہیچ ہے۔

دنیا کی مجموعی آبادی تقریباً پونے دو سو کروڑ ہے اور ہر سال اس میں تقریباً سوا کروڑ کی زیادتی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر سال ۸ کروڑ کے قریب بچے پیدا ہوتے ہیں اور چھ سات کروڑ آدمی مر جاتے ہیں بالفاظ دیگر ہر روز دنیا میں سوا دو لاکھ کی زیادتی ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں موت پونے دو لاکھ کی صفائی کر دیتی ہے۔ اور اس طرح دنیا کی آبادی میں یومیہ چالیس ہزار کا اضافہ ہوتا ہے۔ اگر دنرات کے ہر لحظہ میں کوئی جلاد اپنی ان تھک تلوار سے ایک سر تن سے جدا کرتا جائے تو بھی ملک الموت کے کام میں بمشکل ایک فیصدی اضافہ ہوگا۔ ان صحیح اعداد کو مدنظر رکھکر جنگ کی ہلاکت کا اثر بالکل ہیچ معلوم ہوتا ہے۔ جنگ روس و جاپان میں ۳ لاکھ سپاہی لقمۂ اجل ہوئے تھے اور موجودہ جنگ میں پہلے چار ماہ کی تعداد اموات بیس پچیس لاکھ بتائی جاتی ہے گویا کہ اگر اسی حساب سے یہ جنگ ایک برس اور جاری رہی تو گو ہماری طرح کے بلکہ ہم سے بہتر ایک کروڑ نفوس مر جائیں گے لیکن اس کا اثر دنیا کی آبادی پر سوائے اس کے اور کچھ نہ ہوگا کہ سوا کروڑ کی بجائے اس سال میں دنیا کی آبادی ۳۵ لاکھ بڑھیگی۔

جنگ بوجہ اپنی مصائب اور سختی کے تمام دنیا کو متوجہ کر لیتی ہے۔ لیکن اگر اسی کے مقابلہ میں قدرتی حادثات اور وبائی بیماریوں کو رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کا رُخ کون سا ہے؟ صرف ہندوستان میں آج تک ایک کروڑ سے زائد آدمی طاعون کی نذر ہو چکے ہیں۔ بحساب اوسط فی سال سات آٹھ لاکھ آدمی بلکہ اس سے زیادہ طاعون کے شکار ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے گذشتہ ایک ہی زلزلہ میں تین لاکھ آدمی موت کی نیند صرف آن واحد میں خاموشی کے ساتھ سو گئے تھے اور خاص مہذب یورپ میں ساٹھ ستر ہزار موتیں خودکشی کے باعث وقوع پذیر ہو جاتی ہیں۔

ان اعداد سے ایک طرح کی تسلی انسانی قلب کو حاصل ہوتی ہے اور جب انسان کا یہ عقیدہ ہو کہ موت سے کوئی گریز نہیں وَیُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ تو موت کی تلخی زیادہ نہیں رہتی لیکن پھر بھی جنگ ایک ابتلائے عظیم ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالٰے نہ صرف یورپ کو بلکہ ساری دنیا کو اس کی آفات سے پناہ میں رکھے۔ اور گو ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جنگ قوموں کے لئے انسانی گناہوں کی فوری جزا و سزا کا ایک عارضی طریقہ ہے۔ اور اس حیثیت سے ضروری ہے لیکن بلجیم کی تباہی اور باقی سب جنگی ممالک کی حالت زار پر غور کرتے ہوئے مقتضائے بشریت یہی ہے کہ انسان موذی جنگ سے بچا رہنے کی خواہش کرے

علاوہ ان مقدمات کے میدان جنگ میں موت کی قیمت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ایک دو اور ضروری باتوں پر غور کرنا مناسب ہے۔

فوجوں کی ہلاکت کا بڑا باعث لڑائی کے زخم نہیں ہوتے بلکہ بیماری کے جراثیم ہیں۔ بالخصوص موجودہ جنگ سے پہلے جنگوں میں یہ حالت تھی کہ کشتگان میدان کارزار کی تعداد مختلف مہلک بیماریوں کے نتائج سے کہیں کم ہوتی تھی۔ البتہ موجودہ جنگ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت کے ذرائع زیادہ سبک رفتار اور مکمل ہونے کے باعث امید کیجاتی ہے کہ بیماری کا اثر اتنا وسیع نہ ہو سکیگا۔ ۱۸۵۳ء کی جنگ کریمیا میں فی ہزار فرانسیسی جہاں ۱۰۴ لڑکر مرے تھے وہاں ۲۳۶ بیماری کا شکار ہوئے تھے۔ بالفاظ دیگر ہر سولہ آدمیوں میں ایک مہلک زخموں سے مرا اور چار بیماری کی نذر ہوئے۔ انگریزی افواج میں اس کے بالمقابل فی ہزار ۴۷ مجروح مرے اور ۱۷۹ بیمار مرے تھے۔ اور سب سے زیادہ بین مثال اس حقیقت کی نپولین کی اُس زبردست فوج کا قابل رحم انجام ہے جسے وہ فرانس سے روس لیگیا تھا پیرس سے ماسکو تک جانے آنے میں اس کی کئی لاکھ فوج میں سے صرف چند ہزار سپاہی باقی رہ گئے تھے حالانکہ اسے صرف ایک لڑائی لڑنی پڑی تھی۔ روس اور جاپان کی جنگ میں جہاں زخموں کے باعث ایک روسی سپاہی مرا وہاں تین بیماری سے مرے اور جاپانی فوج میں اس کی بجائے ایک اور دو کی نسبت تھی۔

ایک اور دلچسپ بحث اس ضمن میں اس امر کی تعیین ہے کہ ایک لڑنے والی فوج میں سے ایک یا زیادہ سپاہیوں کے سلامت بچ رہنے کی کتنی امید ہو سکتی ہے۔ بیمہ کمپنیاں اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر اس کی قسم کے اعداد و شمار جمع کر لیتی ہیں جن سے وہ وثوق کے ساتھ اپنے نفع نقصان کا اندازہ کر لیتی ہیں گویا کہ حساب کی مدد سے انہیں قیاساً یہ معلوم ہوتا ہے کہ فی سال اتنی بیمہ شدہ زندگیاں یا اتنے جہاز تباہ ہونگے لیکن جنگ میں اس قسم کے قیاس دوڑانے کے لئے کوئی مد یا وسیلہ نہیں ہے تاوقتیکہ گذشتہ جنگوں کے متعلق کامل اعداد و شمار مہیا نہ ہو جائیں۔ البتہ اگر ایک فرضی شرط کے ساتھ ہم ایک فوج میں سے ایک خاص تعداد کی سلامتی کے متعلق

اسے قیاس لگانا چاہیں تو اس طرح ممکن ہے فرض کیجیے کہ لاکھ آدمیوں کی ایک فوج جنگ میں شامل ہوتی ہے جس میں سے نصف لاکھ مجروح ہوتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ اگر اس نقصان کی تلافی کرکے پھر ڈھائی لاکھ دوسری لڑائی میں شامل ہو اور نصف لاکھ کے نقصان کے بعد سہ بارہ ڈھائی لاکھ فوج تیسری لڑائی میں شامل ہو اور اسی طرح پانچ لڑائیاں لڑی جائیں تو ہم بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اصلی فوج میں سے ایک آدمی کے بچنے کی کتنی امید کیجا سکتی ہے۔ پہلی لڑائی میں بچے رہنے کی امید ظاہراطور پر پانچ میں چار ہے کیونکہ ڈھائی لاکھ میں سے دو لاکھ رہیں گے۔ اب دوسری لڑائی میں اصلی فوج کے دو لاکھ لڑ رہے ہیں اور نصف لاکھ تازہ سپاہی بھرتی کئے گئے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تازہ فوج اور پہلی فوج کے جوان ایک ہی حساب سے مرینگے۔ تو اصلی فوج کا ⅘ حصہ یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بچیں گے۔ علیٰ ہذ القیاس تیسری لڑائی میں ان ۱۶۰۰۰۰ میں سے ۱۲۸۰۰۰ بچتے ہیں۔ چوتھی لڑائی میں ان میں سے ۱۰۲۴۰۰ بچتے ہیں اور پانچویں لڑائی میں صرف ۸۱۹۲۰ سپاہی اصلی ڈھائی لاکھ کی فوج میں سے بچ رہتے ہیں اس لئے ایک آدمی کے بچنے کے اتفاقات ۲۵۰۰۰۰ میں سے ۸۱۹۲۰ ہیں یعنے تقریباً تین میں سے ایک۔ بالفاظ دیگر پہلی فوج کے ہر تین ہزار آدمیوں کے دستے میں سے صرف ایک ہزار بچیں گے۔ گو یہ بھی ممکن ہے کہ ایک خاص دستہ میں ہلاکت زیادہ ہو اور کسی دوسرے میں کم ہو۔ اور پھر جب اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے کہ تازہ فوج جو لبعد میں بھرتی کی جاتی ہے شروع کی شکستہ ماندہ فوج سے کم مرتی ہے تو مسئلہ اتنا آسان نہیں رہتا۔ بالخصوص کسی ایک خاص سپاہی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ جنگ میں سے جان سلامت لے آئیگا تقریباً ناممکن ہے۔

آلات حرب کی ترقی پر نظر کرتے ہوئے قدرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ سابقہ جنگوں سے ضرور زیادہ مہلک ہوگی۔ لیکن اس قیاس کی تردید اس امر واقعی سے ہوجاتی ہے کہ جہاں ۱۸۷۰ء کی جنگ مابین جرمنی اور فرانس میں ایک سپاہی مارنے کے لئے ۳۶۵ گولیاں چلانی پڑیں تھیں وہاں جنگ روس و جاپان میں گولیوں کی تعداد اس سے تقریباً تین گنا یعنی ۱۰۵۳ تھی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ان فنون کی ترقی کے ساتھ ساتھ جن کا مقصد انسانی ہلاکت کی عملی تجاویز مہیا کرنا ہی ذرائع حفاظت اور بچاؤ کے وسائل کی ترقی زیادہ تیز رفتار رہتی ہے۔ اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ خاص میدان جنگ میں مردوں کی اوسط فیصدی گھٹ رہی ہے یہ اوسط فریڈرک اعظم کے وقتوں میں ۱۶ فیصدی تھی نپولین بوناپارٹ کے زمانہ میں ۱۴ فیصدی۔ ۱۸۷۰ء کی جنگ مابین پرشیا و فرانس میں ۴ فیصدی اور جنگ روس و جاپان میں صرف نصف فیصدی تھی حفاظت کے وسائل کی پختگی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے موت کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ بنا برین اندازہ لگایا گیا ہے کہ روس اور ٹرکی کی جنگ ۱۸۷۷-۷۸ء میں ایک سپاہی کو مارنے کی قیمت تقریباً ۴۷ ہزار روپیہ تھی جنگ روس و جاپان میں موت کی قیمت یعنی ایک انسانی جان کو ہلاک کرنے کے اخراجات ساٹھ ہزار روپیہ سے بھی زائد تھے۔

موت کی قیمت کا مختصر الفاظ میں اعادہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج تک ایک جان کو تباہ کرنے کے لئے ایک من سونا۔ ایک ہزار گولیوں یا ساٹھ ہزار روپیہ کا خرچ رہا ہے۔

موجودہ جنگ میں بوجوہات مشرحہ صدر موت کی قیمت فی کس لاکھ روپیہ بڑھ جائیگی فاعتبروا یا اولی الابصار

ہندوستان میں جہاں ہزاروں لاکھوں آدمی ہر روز پیٹ پر پتھر باندھکر اور اپنی پیٹھ کو ننگا رکھکر افلاس و جہالت میں انسانیت سے گری ہوئی زندگیاں بسر کرتے ہیں موت کی قیمت مبالغہ سے خالی نہیں معلوم ہوتی اور جنگ یورپ کا یومیہ کروڑوں روپیہ کا خرچ وہم و گمان کی حدود سے بھی متجاوز معلوم ہوتا ہے ۔

کانفرنس اخبار ادارہ جماعت اہلحدیث

ازمولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

کمی تعلیم

تعلیم دینی میں گو یہ جماعت سب سے آگے ہو مگر حضرات! یہ کون جماعت ہے؟ یہ مقلدوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ محققوں کی جماعت ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کا دعوے ہے کہ ہم میں فقیہ مجتہد مفسر سب ہوسکتے ہیں۔ اور بفضل خدا ہیں بھی۔

لہذا ہم یہ دیکھنا اور سننا ہرگز پسند نہیں کرسکتے کہ ہمارے یہاں بھی وہی طور تعلیم کا ہے جو اُن لوگوں میں ہے جن میں نہ کوئی فقیہ ہوسکتا ہے نہ مجتہد نہ مفسر بلکہ وہ اجتہاد و تفقہ کو پہلے لوگوں کے لئے مخصوص کرچکے ہوں۔ لہذا کانفرنس اور اس کی کل ماتحت انجمنیں سب ملکر بہت جلد ایک ایسے عالی شان تعلیمگاہ کی فکر کریں جو نہ صرف معمولی مدارس سے بڑھکر ہو بلکہ اچھے سے اچھے دارالعلوم سے فوقیت لیجائے

سرمایہ

لیکن ان سب تجویزوں اور سکیموں کو عملی صورت میں لانے کے لئے سب سے بڑی ضرورت سرمایہ کی ہے۔ خدا کے لئے علماء خانہ جنگیاں چھوڑ دیں اور فراہمی چندہ کا سامان کریں۔

رؤسا قوم خود بھی متوجہ ہوں اور علماء انکو متوجہ کریں۔ احادیث و آثار صحابہ میں سے اُن واقعات کا ذکر اس وقت قوم کے لئے نہایت ضروری ہے جن میں اللہ کے لئے جان و مال فدا کر دینے کے تذکرے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور راہ خدا میں مال دینا شیخین کا اپنے کل مال و متاع کو دین کے لئے دے ڈالنا۔ اور مہاجرین و انصار کا اپنی جان و مال اللہ کی بات اونچی کرنے کیلئے حاضر کردینا۔ پڑھو! اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں سے انکے مال و جان اس معاوضہ میں خرید لئے کہ اُن کے لئے جنت ہے۔

اور پڑھو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

یعنی جب تک اپنے محبوب مال میں سے خرچ نہ کروگے بھلائی ہرگز نہ پاسکوگے۔

میں اپنے برادران دین کو اُسی خدائے برحق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے اُن کو اس سچے دین پر چلایا۔ اور فرمایا مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے اور آخرت بہتر ہے۔ بلکہ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ زندگی دنیا درحقیقت کچھ چیز نہیں صرف فریب کی پونجی اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ کہ وہ اپنی کانفرنس کی کل تمنائوں کو پورا کرنے کو اپنی ذاتی تمناؤں پر مقدم سمجھیں

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

فَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ يَقُولُونَ لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا جو لوگ قارون کا ایسا مرتبہ چاہتے تھے وہ صبح کو کہتے ہوئے اگر ہم پر خدا احسان نہ فرماتا تو ہمکو بھی زمین میں دھنسا دیتا مالدارو! نہ صرف یہی کہ تم کانفرنس کے لئے چندہ دو بلکہ اس کے لئے اپنے کو مٹا دو۔ اور لگے ہاتھوں یہ بھی سن لو ؎

جان دی۔ دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کانفرنس کی خدمات کانفرنس علوم پھیلائے گی۔ کانفرنس توحید کو دنیا میں چمکائیگی۔ کانفرنس مردہ سنتوں کو جلائے گی۔ کانفرنس شرک و بدعت کو مٹائیگی۔ کانفرنس جاہلوں کو عالم۔ عالموں کو کامل بنائے گی۔ کانفرنس نہ صرف دینی فوائد کی ذمہ وار ہوگی بلکہ دنیوی ترقیوں کا زینہ بھی بنے گی۔ کانفرنس مالداروں سے زکوٰۃ و صدقات وغیرہ لیکر اُن کو تو سخی بلکہ حاتم ثانی بنائے گی اور غرباء و مفلسوں کو مالدار کردیگی تؤخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم مالداروں سے لیکر محتاجوں کو دیا جائیگا جن بے چاروں کی ٹوٹی پھوٹی گزر ہوتی ہے اُنکی عُسرتوں کے دُور کرنے کا سامان ہوگا۔ بیکاروں کو باکار اور نے کو اعلیٰ بنانے کا انتظام ہوگا۔

غرض اللہ تعالےٰ کانفرنس کے ذریعہ سے اگر ہمکو منظور ہوا تو ہر قسم کے دینی و دنیوی فلاح کا سامان

کرے گا۔ انشاء اللہ آیندہ نمبر میں تجارت کے متعلق بھی عرض کروں گا۔ مجھے محمدیہ کمپنی امرت سر کے ٹوٹنے کا بہت رنج ہوا گو میں اُس کا حصہ دار نہ تھا۔ انا للہ۔

مدرسہ اہلحدیث کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۲ صفر میں جو ذکر ہوا ہے جس کے لئے عرصے سے فکر ہے۔ اور مولوی عبدالمجید صاحب اٹاوی مقیم حیدرآباد دکن بر وقت یاد دہانی موثر ہوئی ہے کہ چندہ بھی آنا شروع ہوگیا ہے ہمارے محترم دوست ابراہیم صاحب فینہ والے (از علاقہ بمبئی) نے مبلغ ۵۰ (پچاس روپے) دفتر ہذا میں اس شرط سے بھیجے ہیں کہ حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم و مغفور کے مدرسہ کو ترقی دینے کی تجویز تکمیل پا جائے تو اُس میں دیئے جاویں۔ امید ہے اور صاحبان بھی اس تجویز کی تکمیل پر توجہ فرماویں گے۔ بغرض استحضار تجویز کا مضمون پھر لکھا جاتا ہے:۔

حضرت میاں صاحب مولینا مولوی سید نذیر حسین صاحب (دہلوی) کا اپنا بنایا ہوا مدرسہ دہلی میں ہے جو آج کل جناب مولوی عبدالسلام صاحب نبیرۂ میاں صاحب مرحوم کی کوشش سے جاری ہے ہمدردان قوم مدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ اہلحدیثوں کا کوئی بڑا جامع مدرسہ خاص دہلی میں ہو۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں بھی بارہا اس کا ذکر آیا کہ دہلی کے اہلحدیث مدارس کو یکجا کیا جائے۔ مگر اللہ کے علم میں جو اس کام کا وقت ہوگا وہ وقت ابھی نہیں آیا۔ اس لئے احباب کی توجہ اس طرف منعطف ہوئی کہ حضرت میاں صاحب کا مدرسہ کانفرنس کی نگرانی میں لیا جائے اور حسب ضرورت اُس میں تعلیم کا انتظام کرکے اُسی کو درجہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ مجھے یاد ہے سب سے پہلے اس تجویز کے مجوز جناب مولوی عبدالسلام صاحب ہیں جن کے اہتمام میں اس وقت تک مدرسہ چل رہا ہے اس تجویز کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۵ دسمبر میں مفصل ہو چکا ہے امید ہے قوم اس تجویز پر دل سے متوجہ ہو جاوے گی۔ جس صاحب نے سب سے پہلے چندہ بھیجنے میں سبقت کی ہے بحکم السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ وہ بہت ہی بڑے درجہ کے مستحق ہیں جزاھم اللہ

احباب کی آراء کا انتظار ہے۔

بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب مقیم ہردوئی

وید کیا ہے چند رشیوں یا جوں بھرت کے دس گھرانوں کی مدح و ثنا اور بھرت کے گھرانے کے دیوتوں کی التجا کا مجموعہ ہے اور مہا بھارت اس کی تفسیر ہے چنانچہ ویدوں میں وہ شعر ہیں جو کہ مختلف شاعروں نے مختلف دیوتوں اور راجوں کی تعریف میں گائے تھے اور ویاس جی نے سبکو یکجا کر دیا اور سب کا پتہ سوکت سوکت اور انتر منتر لکھدیا کہ یہ فلاں کا کہا ہوا ہے۔ اور مہا بھارت میں ان کے حسب و نسب و مقامی واقعات اور عصری حالات کا بیان ہے۔ پس وید کیا ہے صد ہا رشیوں کے گیت ویاس جی کی پہلی تالیف جس کو اُس نے اپنے چار شاگردوں کی معرفت تمام بھرتوں میں شائع کرایا تھا۔ اور مہا بھارت کیا ہے ویاس جی کی اس سے پچھلی تصنیف جس کو وہ بولتے گئے اور گنیش جی لکھتے گئے تھے۔ اور ان کے شاگرد ویشم پاین نے راجہ جنمیجہ کو سنائی اور سرپ یگنہ میں موضع سرپ وہن پڑھی اور اس سے سنا قصبہ نیمشار کے یگنہ میں بردم ہرشن اور اس کے بیٹے سوت نے یگنہ عام میں سنائی تھی۔ (بھاگوت سکندا اول ادھیائے ۴) و مہا بھارت کا شروع۔

منو کے حوالجات بھی میری کتاب میں درج ہیں اس واسطے اس کا ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب ویدوں کے بعد کی ہے تالیف اور مہا بھارت سے پیشتر کی ہے کیونکہ منو میں ویدوں کے حوالے درج ہیں اور مہا بھارت میں منو کی حقیقت اور تصنیف کا حال اور حوالہ درج ہیں۔ چنانچہ شانتی پرب حصہ چہارم ادھیائے ۲۰ میں لکھا ہے کہ منو کی بزرگی مرتبہ اپنے پہنچا کر تو وششٹ نے میرپہاڑ پر (کشمیر میں) بیان فرمائی۔ منو نے اسکو یکجا جمع کرکے دھرم شاستر بنا دیا جو گنتی میں لوچے ایک لاکھ شعر تھے پر میشور نے ازبس خوش ہو کر

فرمایا کہ اے منو تو نے اس شاستر میں دھرموں کی تفصیل ایک لاکھ شعر میں کہہ ڈالی ہے شکر اور بریستی اس کو دونوں اپنے اپنے درس میں داخل کریں گے اس سے سوتنتر دھرم جاری ہوگا۔

مگر اس وقت منو میں کُل دو ہزار چھ سو چوراسی شلوک ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وید والوں کا ایک لاکھ ہمارے حساب سے دو ہزار چھ سو چوراسی کا ہوگا۔ یا امتداد زمانہ کے سبب حافظوں کی یادداشت سے باقی کا دھرما شاستر خورد برد ہوگیا ہے۔

دوسرے یہ کہ منو میں ویدوں کے حوالے ملتے ہیں لیکن مضمون نہیں ملتے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ جس حصہ وید سے منو نے لیا تھا وہ حصہ اسوقت ویدوں سے ندارد ہے۔

مہابھارت کی ابتدائی روائیتوں سے پایا جاتا ہے کہ اس کی تصنیف کا زمانہ راجہ پریکھپت کی وفات کا بعد ہے جس وقت اس کی جگہ اس کا بیٹا جن میجہ تخت نشین ہوا اور سانپوں سے اپنے باپ کا بدلہ لینے چلا تو موضع سرپ دہن عرف سپیدون علاقہ چھاچھرا جنوبی ضلع کرنال کے تالاب ناگ دہن پر سرپ یجنہ کیا اور وہ تین برس تک برابر ہوتا رہا۔ اس میں یہ کتاب پہلے پہل سُنائی گئی۔ پھر شونک رشی کے یجنہ میں نیمشار ضلع سیتاپور میں سنائی گئی کہ یہاں پر بھی ویاس گدی تھی انہی دونوں جگہوں میں اُس وقت ہزاروں رشی جمع تھے اس کو لکھ پڑھ کر لے گئے اور یہ کتاب کُل عالم میں پھیل گئی۔

ہماری کتاب میں بھاگوت کے مضمون منقول ہیں اس واسطے اُس کا ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ سو یہ کتاب ویاس کے فرزند ارجمند شکدیوجی کی تصنیف ہے جو کہ پرم ہنس اور بلند پرواز تھے۔ یہ بھی راجہ پریکھپت کی وفات کے وقت تیار ہوئی اور موضع شکرتال کہ گذشتہ زمانے میں بہت بڑا شہر تھا اور موضع سیکری ضلع مظفر نگر سے گنگا کے کنارے پر ۳ میل کے فاصلے پر واقع ہے راجہ پریکھپت کے رہنے کی جگہ تھی۔ اس میں اس نے کتاب کے مصنف سے سُنی اور اپنا جنم مرن سُدھ کیا اور وہ مندر اور برگد کا درخت کہ جس کے زیر سایہ بیٹھ کر کتاب خوانی ہوئی تھی تاحال دونوں موجود ہیں۔

ویدوں اور مہابھارت اور منو اور بھاگوت کے علاوہ اور کوئی پرانی کتاب ہندی کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی کہ جو ہندوستان کے تواریخی حالات یا نقشہ وجغرافیہ بیان کرے۔ یا ویاس جی سے پیشتر کی ہو جس سے کوئی شخص کچھ خلاف بیان کرکے وید یا مہابھارت کی تردید یا تکذیب کر سکے۔ اور نہ اُن کے ہمعصروں نے اُن کی تردید کی۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مذکورہ بالا کتابیں تالیف وتصنیف ہوئی ہیں جب ہی سے مسلم ومقبول چلی آتی ہیں۔ آریوں کے سوا کسی نے ویدوں کا ماننے والا ہو کر ان سے انحراف نہیں کیا اور ان کا بیان گو کیسا ہی ہو سب کو تسلیم ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بارہ بارہ کوس پر ہر ملک کی زبان اور قوموں کا رسم ورواج بدلا جاتا ہے۔ ویسے ہی بارہ بارہ سال بعد نئے نئے لوگوں کی باہمی ملاقات اور خیالات کے انتقال کے سبب لغتوں میں تفاوت زبان میں ترقی عقول میں پیدا ہو جاتا ہے اور ہر صدی کے بعد کُل عالم میں پورا پورا انقلاب واقع ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے ہر صدی کے سرے پر کوئی نہ کوئی مجدد مشہور ہو جاتا ہے کہ جو تن من دہن سے اُس زمانے کی بدعات کی اصلاح کرتا ہے اور ایک نئی روح پھونک دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ ہر ملک کی رسم ورواج اور زبان ایکدوسرے سے نہیں ملتی۔ چنانچہ پورب کی زبان پچھم والوں کی اور پچھم کی زبان پورب والوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور زمانہ قدیم کے رسم ورواج زمانہ حال کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو بات اُس وقت خوبی میں داخل تھی وہی اس وقت پرلے درجے کی برائی معلوم ہوتی ہے۔ اور جو بولی اعلےٰ خیال کی جاتی تھی۔ وہ اس وقت بے محاورہ اور بھدی ثابت ہوتی ہے۔ اور اس بنا پر جو کچھ کہ الحال خوبی زمانہ اور محاسن دنیا خیال کیا جاتا ہے اور سب درست ومناسب ہے یقیناً کسی آئندہ زمانہ میں نہایت قبیح اور ازحد ناشائستہ ثابت ہوگا۔ جو زبان اس وقت بامحاورہ اور منجھی ہوئی کہلاتی ہے یہی مردود و مطرود ومتصور ہوگی۔ زمانہ کے اس انقلاب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانہ میں وید تصنیف وتالیف ہوئے تھے یا مہابھارت لکھی گئی اُس وقت جو کچھ کہ ان میں رائج ہے سب حمیدہ صفات اور ستودہ ذات کی خوبیاں سمجھی جاتی تھیں۔ اور زبان شستہ ہونے کے سبب وہ سنسکرت (یعنی منجھی ہوئی) کہلاتی تھی۔ اسوقت کے لحاظ سے اس میں کچھ اعتراض نہیں پیدا ہو سکتا اور زمانہ حال کے لحاظ سے کہ ترقی کر جانے کے سبب خیالات بدل گئے ہیں وہ زبان بالکل مردہ ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ جن خیالات کے مقابل لاکر ہم وید رسموں اور پرانک رواجوں پر آج لوگ ہنستے ہیں آنے والی نسلیں ان پر ہنسیں گی اور ان کو بے وقوف قرار دینگی۔ پس انقلاب زمانہ کے لحاظ سے وید اور مہابھارت کا نام سُنکر کانوں پر ہاتھ رکھ لینا یا اُن کے معنے پلٹنے اور تاویل تراشنے کے سر ہو جانا نہایت ناپاک حرکت اور بُرا طریقہ معلوم ہوتا ہے جس کو معقول پسند انسان گوارا نہیں کر سکتا۔

حال کے آریوں نے پرانی کتابوں کے معنے پلٹنے کے لئے زمانہ حال میں ایک نئی صرف ونحو بنائی ہے جو کسی طرح بھی پرانے محاورات کے سمجھنے کا آلہ نہیں ہو سکتی وجہ یہ کہ وہ جدید ہے اور حال کے تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اور پرانی کتابوں کے لئے پرانے آلات درکار ہیں یعنی اسی زمانے کی صرف ونحو ہونی چاہیے جس زمانہ کی وہ کتابیں ہیں۔ اس لئے میں نے اس سے سروکار نہیں رکھا اور پرانے محاورات سے ہی کام لیا ہے۔" (باقی باقی)

علماء حنفیہ کرام سے چند سوال

(آ) مدینہ میں تین دفعہ ایک سال میں غسل قبر مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے جس پر بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ اوّل ۲۷ رجب المرجب معراجی دوم یکم ربیع الاول تولدی۔ سوم ۱۲ ربیع الاول۔

وفاقی خوزے لوگ اور پاشا صاحب غسل کراتے ہیں ۔ پانی غسل کا تبرکاً رکھا جاتا ہے ۔ غسل آنحضور کے سینہ مبارک اور چہرہ مبارک اور پاؤں کا کرایا جاتا ہے ۔ کیا ایسا کرنا یا کرانا جائز ہے اگر جائز نہیں ہے تو ایسے کرنے والے کو قرآن مجید کیا کہتا ہے ؟

(۲) اگر بہ نیت ثواب ایسا کرے اور وہ جائز ہو تو بدعت و ضلالت ہوئی یا نہیں ۔

(۳) زید کہتا ہے کہ جب مدینہ والے مذکور الصدر کام کرتے ہیں تو ہمکو بھی یہاں کرنا چاہئے کیونکہ وہاں کے سب آدمی جاہل و بے عقل نہیں جو ایسا کام کرتے ہیں تو زید حق پر ہے یا باطل پر ۔

(۴) قبر کو پختہ بنوانی اور اُس پر روشنی کرنی یا کرانی جائز ہے یا نہیں ۔ عمرو قائل ہے کہ اگر جائز نہیں ہے تو بڑے بڑے بزرگان دین کی قبر پختہ کیوں بنوائی گئی ۔ اور اُسپر روشنی کیوں کی جاتی ہے ؟

(۵) میلاد اور اُس میں قیام کرنا جائز ہے یا واجب یا فرض یا کیا ؟

(۶) میلاد کب سے رائج ہے ؟

(۷) میلاد مروجہ کو حضرت امام ابو حنیفہؒ نے جائز یا واجب یا فرض بتلایا ہے یا نہیں ؟

(۸) اگر میلاد مروجہ کو امام صاحب نے جائز یا واجب یا فرض نہیں کہا تو جائز کیوں کہا جاتا ہے ۔ اور کس طرح ؟

(۹) میلاد کس خیال سے کرتے ہیں آیا بہ نیت ثواب یا بغرض ناموری ؟

(۱۰) اگر بہ نیت ثواب کرتے ہیں اور اُس کی جواز کسی فقہ یا حدیث سے ثابت نہیں تو از روئے حدیث شریف محدثات سے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(۱۱) اگر محدثات سے ہو سکتا ہے تو بدعت و ضلالت ہوئی یا نہیں ؟

(۱۲) قیام کس خیال سے کرتے ہیں ۔ اس خیال سے کہ روح پاک آنحضور کی حاضر ہوتی ہے یا کسی دوسرے خیال سے ؟

(۱۳) اگر دو جگہ ایک ہی مرتبہ میلاد ہوتا ہو اور دونوں مجلس میلاد میں قیام ایک ہی آن میں ہو تو روح کہاں حاضر ہوگی ۔ کیا دونوں جگہ ایک ہی آن میں حاضر ہوگی یا باری باری سے ؟

(۱۴) ایک چیز کا ایک آن میں دو جگہ یا چند جگہ ہونا محال ہے تو پھر کیونکر حاضر ہوتی ہے ؟

(۱۵) اگر باری باری سے حاضر ہوگی تو جب ایک جگہ حاضر ہوگی اور دوسری جگہ نہیں تو جہاں حاضر نہ ہوگی وہاں قیام کرنا بے سود ۔

ان سوالات مذکورۂ بالا کا جواب قرآن مجید حدیث صحیح اور فقہ معتبر سے عنایت فرماویں ۔ زید کے قول سے نہیں ۔ ہاں جو سوال کہ تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر سے تعلق رکھتا ہو تو تاریخ معتبر اور اصطلاح معتبر اہل علم سے عنایت ہو ۔ فقط ۔

سائلان :۔ عبدالرحیم و سراج الدین مقام بیٹر پاری ڈاک خانہ لوکھا ضلع دربھنگہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ

ایں چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر مے بینم

دنیا سے امن مفقود ہو گیا ۔ فساد اور عناد پھیل گیا ۔ ہوس ملک گیری نے لاکھوں ناکردہ گناہ اشخاص کو خاک و خون میں ملایا ۔ ہزاروں عورتیں رانڈ اور سینکڑوں بچے یتیم ہو گئے ۔ حالانکہ ہنوز روز اول والی مثال ہے ۔ اور بقول لارڈ کرزن ابھی کئی ایک کرسمس اسی جدال و قتال میں گذر جائینگے ماضی قریب کے سنین بھی گوشت و خون سے بالکل خالی نہیں ۔ لیکن نسبتاً امن کا دور تھا ۔ بے فکری کا زمانہ تھا جس کی وجہ سے لوگ عیش و عشرت میں پڑ گئے اور خدائے قہار کا خوف و ہراس اُن کے دلوں سے جاتا رہا ۔ اُنہوں نے عقل کے زور سے مختلف ایجادیں کیں ۔ بے تار پیغام رسانی کا سلسلہ قائم کیا ۔ ہوائی جہاز بنائے تحت البحر کشتیاں تیار کیں ۔ کئی سو من گولے پھینکنے والی توپیں ڈھالیں بجلی کی طاقت سے ٹرام چلائے ۔ اور شہروں گلیوں میں ایسی روشنی ہوئی کہ رات دن بن گئی ۔ اُدھر کارخانوں کی کثرت اور کوئلہ کے دھوئیں نے فضائے آسمانی کو محیط کر لیا ۔ اور دن کو سورج غائب ہو گیا اور بظاہر رات کا شبہ ہونے لگا ۔ ڈاکٹری اور انجینیری میں بہت سے مفید معلومات کا اضافہ ہوا ۔ مغربی ادویہ کے مقابلہ میں دیسی دوائیں تقویم پارینہ ہو گئیں اور نہروں کے اجراء سے ملک میں خوشحالی اور فارغ البالی ترقی کر گئیں ۔ اور اگر ہماری موجودہ مہذب اور متمدن سلطنتیں اطمینان اور دلجمعی سے اپنے اپنے مقبوضہ ممالک پر شاکر و صابر رہکر جنگ کی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاتیں تو ہم ہولائٹ کو چراغی روشنی پر ترجیح دینے کو تیار تھے ۔ مگر حکیم شیرازی کا مقولہ سچ نکلا کہ " دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند "

اور قریباً سب کی سب قابل ذکر سلطنتیں اپنے ذاتی فوائد و مصالح کے حصول کی غرض سے جنگ کی آگ میں کود پڑیں اور دنیا کا امن خود اُس کے باشندوں نے جلا کر خاکستر کر دیا ۔ اس عالمگیر دارو گیر سے کوئی فرد ناآشنا نہ ہوگا ۔ یورپ تو سب کا سب گرفتار بلا ہو رہا ہے ۔ ایشیا کے اکثر ممالک بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ لڑائی میں شامل ہیں ۔ افریقہ بھی محفوظ نہیں ۔ امریکہ گو ابھی غیر جانبداری پر قائم ہے مگر تعجب نہیں کہ ایسی مشتعل آگ کی چنگاریاں اُس کے خرمن امن کو بھی آتشزدہ کر دیں ۔ تاریخ اپنے اوراق الٹتی ہے اور جنگ کی خبر کوئی نیا واقعہ نہیں ۔ بابل اور نینوا کی تباہی کے فسانے ابھی تک مؤرخین کو یاد ہیں ۔ بیت المقدس کی بربادی اُسکے در و دیوار سے ظاہر ہو رہی ہے ۔ سپین کے کھنڈرات زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ کبھی یہاں توحید کا دل آویز نعرہ اور اللہ اکبر کی دلکش صدا مسجدوں میں گونجتی تھی ۔ زمین خدا کی ہے جسے چاہے اس کا وارث بنا دے ۔ خود ہمارا ہندوستان کبھی کسی ایک کا ہو کر نہیں رہا ۔ آرین قوموں نے اصلی باشندوں کو بھگا دیا اور اُن کے ملک و املاک پر مالکانہ متصرف ہو گئے ۔ مسلمان آئے تو اُنہوں نے اسے اپنا گھر

بنالیا۔ پھر انگلینڈ کے باشندوں کو آب و دانکی کشش یہاں کھینچ لائی۔ تاریخ کا مطالعہ سراسر عبرت ہے جسے خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہو وہ موجودہ جنگ کے حالات سنکر زیادہ متحیر نہیں ہوتا مگر جو امر ... زیادہ تعجب انگیز اور وحشت خیز ہے وہ قریباً ساری دنیا کا اس شیطانی کھیل میں شریک ہو جانا ہے جو دانا اور سمجھدار دوسروں کو منع کیا کرتے تھے وہ خود آج سب سے مقدم (ھل من مبارز) کی صدا لگا رہے ہیں۔ وہ دول جو محافظ کہلاتی ہیں آج خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ جو کچھ ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا وہ سامنے آجاویگا۔ ہمیں اس وقت سیاسی امورات سے بحث کرنی مدنظر نہیں۔ ہم گوشہ نشین اور عزلت گزین ہیں ہمیں ایسے معاملات سے سروکار رکھنی چنداں ضروری نہیں۔ خصوصاً ایسے پرخوف وخطر موقعہ میں لب جنبانی سے خاموشی بہتر ہے ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

دکھانا صرف یہ ہے کہ قرب قیامت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں اور عنقریب وہ علامات شروع ہونے والے ہیں جن سے کوئی ذی علم ناواقف نہیں یہ جنگ پیش خیمہ سمجھئے اُن خوارق عادات اور آزمائشوں کا جن سے بہت جلدی تمھیں سابقہ پڑنے والا ہے۔ امام آخر الزمان علیہ السلام اور دجال لعین کے ظہور کا وقت نزدیک آگیا ہے جس وقت علامات کا کھلم کھلا اظہار ہوگا تو ان کا ورود متواتر اور متوالی ہوگا۔ ہمیں بطور حفظ ماتقدم باب التوبہ کے بند ہونے سے پہلے استغفار کرنا چاہیئے۔ خدا کے آگے گڑگڑا کر دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ غفور الرحیم ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ ہمارے قصور معاف کرے اور ہمارا ایمان قائم رکھے۔ ہمیں کسی ایسی آزمائش میں نہ ڈالے جس کے ہم متحمل نہ ہو سکیں۔ یاد رکھو ؎

چوں آب از سر گزشت چہ یک نیزہ و چہ یک مشت

جب کھلبلی مچ گئی جب قیامت کا مقدمۃ الجیش سامنے آگیا تو اُس وقت تمھیں فرصت کہاں ملیگی کہ یکسوئی اور فراغت سے اپنے ارحم الراحمین کے حضور میں حاضر ہو کر معافی مانگ سکو۔ اب وقت ہے کہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر سچے مسلمان اور موحّد بن جاؤ۔ دنیا چند روزہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ تمھارے اپنے ہندوستان کے ہزاروں آدمی جو برطانیہ کی فوج میں ملازم تھے۔ آج گولی کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اُنھوں نے آج سے تین چار ماہ پیشتر کبھی خواب وخیال میں بھی یہ ہلاکت بار منظر نہ دیکھا ہوگا۔ پلیگ نے جو ستم ڈھایا اور ڈھا رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ہیضہ ملیریا ناگہانی اموات کی روز بروز کثرت ہے اور یہ معرکہ رستخیز تو ایک نمونہ قیامت ہے اور ہم اسے بیشک قیامت صغرا سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ پس اے خدا کی وحدانیت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے والو تمہارے مخبر صادق (روحی فداہ) کی پیشینگوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے اب اپنا ایک ایک منٹ قیمتی سمجھکر سب سے پہلے اپنا دامن اعمال توبہ کے پانی سے صاف کرو اور پھر ورع اور اتقا کے خوگر بن کر اپنے میں اسلام کی وہ سپرٹ پیدا کرو جو تمہارے سلف صالحین میں تھی وَفِي ذَالِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ٭

(صوفی)

شراب خانہ خراب

شراب کا استعمال عموماً ہر مذہب میں منع ہے۔ یا یوں کہئے کہ کسی مذہب نے اس کے استعمال کی اجازت نہیں دی بلکہ اس کے مرتکب کے لئے سزا تجویز کی ہے۔ گو اسوقت جن مذاہب میں سزا تجویز کی تھی اُن میں بھی سزا کا دستور نہیں رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ جس کا وقوع کثرت سے ہوتا ہے اُس کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے یعنی جسکو ہم روک نہیں سکتے۔ اس کے روکنے کیلئے قواعد وضع کرنے بھی فضول ہوتے ہیں۔ بعض ملک کے قانون دانوں نے اس جرم کے لئے اس وجہ سے بھی سزا تجویز نہیں کی کہ یہ جرم ہی ایسا ہے کہ جسکی سزا مرتکب کو خود بخود ہی ملجاتی ہے تمام جرموں کی سزا مالی اور جسمی دو قسم کی ہوتی ہے جرمانہ مالی سزا ہے اور قید جسمی سزا ہے کہ اس سے مجرم کی آزادی چھن جاتی ہے۔ دوسرا سخت محنت لینے سے اُسکے جسم پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ پس شراب میں یہ دونوں سزائیں موجود ہیں۔ شراب خور اپنے روپیہ اور دولت کو بہت کچھ ضائع کرتے ہیں۔ بڑے بڑے عالی خاندان کی تباہی کا موجب صرف یہی شراب ہی ہوئی۔ ہم نے اپنی آنکھ سے صدہا خاندان اس شراب کی کثرت سے برباد ہوتے دیکھے ہیں۔ جو کچھ اس سے جسم کی بربادی ہوتی ہے اگر اس کو صرف طبی حوالہ سے لکھا جائے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اچھے اچھے خوب صورت جوان جو اس بلا میں پھنس گئے تو تمام گوشت اور چربی اس کی نظر کر دی اور صرف ہڈیوں کا پنجر رہگیا جسکے دیکھنے سے بھی نفرت آتی ہے ہر ایک انسان جسم کی سلامتی کے لئے ہزارہا کوششیں کرتا ہے اچھے اچھے طاقتور کھانے کھاتا ہے۔ سردی گرمی سے بچنے کے لئے اچھے اچھے مکان اور لباس تیار کرتا ہے اور نقصان وہ مواقعہ سے دور بھاگتا ہے۔ مگر اس میں بلادانستہ پھنس جاتا ہے۔ ہر ایک انسان اس قدر دور اندیش ضرور ہے کہ جو اس کی دولت یا جسم کو نقصان پہنچائے اس سے دور بھاگتا ہے۔ مگر شراب میں یہ بات نہیں وہ جس وقت تشریف لاتی ہے تو پہلے ہی دماغ پر اس قدر قابو پالیتی ہے کہ عقل اور سمجھ کو خارج کر دیتی ہے۔ وہ پہلے ہی سے سمجھتی ہے کہ اگر عقل اور سمجھ باقی رہی تو میرا ٹھکانہ نہیں لگیگا جب انسان میں عقل اور سمجھ ہی نہ رہی تو اب وہ اپنے لئے کیا دور اندیشی کر سکتا ہے؟

(باقی باقی)

مولانا صاحب چونکہ جہلم کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے فتوے نہیں لکھے گئے۔

(مینیجر)

متفرقات

تصحیح سابق گذشتہ پرچہ کے صہ ۲ کالم ۳ پر جو رقم آمدہ از ممبجہ (مشرقی افریقہ) آنہ فنڈ برائے اہلحدیث کانفرنس مبلغ ساڑھے اٹھاسی روپے لکھی گئی ہے ۸۸ (اٹھاسی روپے آٹھ آنے) ساری اٹھاسی مرتبہ فرستندہ کے خط سے معلوم ہوا کہ مبلغ ۔۔۔ قیمت اخبار کے ہیں۔

گرانی کاغذ کی وجہ سے اکثر احباب اسی پر مصر ہیں کہ قیمت بڑھائی جاوے۔ مگر میں اپنی رائے پر بحال مصر ہوں۔ کہ احباب توجہ کر کے اشاعت بڑھا دیں۔

تلاش کتاب شرح الفقہ الاکبر مصنفہ ملا علی قاری کہاں سے ملے گی۔ واقف حال صاحب اطلاع دیں

خاکسار حکیم سجاد حسین اناوین پوری

گولکنڈہ یا حیدر آباد دکن کا کوئی روزانہ اخبار کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع فرماویں۔ خریدار نمبر ۳۴۰

تلاش بزرگ جناب مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد آگرہ کئی ماہ سے مفقود الخبر ہیں۔ مدراس اور کوچین کے سفر کا قصد تھا۔ کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع فرمادیں۔ (حاجی وارث علی سوداگر آگرہ)

تلاش دوا خاکسار کو ضعف دماغ از حد ہے لکھنے پڑھنے سے عاجز آگیا ہوں۔ برائے خدا کوئی صاحب نسخہ بتلادیں۔ گرم دوا بالکل موافق نہیں کمزوری بہت ہے۔ (حافظ غلام نبی طالب علم بھوکر خرد ڈاک خانہ الہ موسے)

تلاش دوا میری ہمشیرہ جس کی عمر ۱۱ سال کی ہے مرض صرع ذیل میں مبتلا ہے کبھی ایک ہفتہ۔ دو ہفتہ یا ایک ماہ کے بعد بیہوشی کا دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ پھیر کر بائیں شانے پر ہو جاتا ہے۔ اور منہ کا بدن بھی پھر جاتا ہے۔ اور بدن سرد ہو جاتا ہے۔ منہ بھی کف نہیں ہوتی۔ مگر قدرے پانی مثل سوتے آدمی کے جاتا ہے۔ دورہ کے وقت سارا بدن زور سے حرکت کرتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ کی شکل مثل لقوہ والے آدمی کے ہو جاتی ہے۔ چار یا پانچ منٹ کے بعد ہوش آکر دل دھڑکنے لگتا ہے جسم کو پسینہ بھی آجاتا ہے بعض اوقات دن میں کئی کئی بار دورہ ہوتا ہے۔ دورہ کے بعد بلند آواز سے بات کرتی۔ مگر مطلب کی۔ ڈھ نہیں نکلتا۔ مزاج سرد ہے مگر پہلے گرم تھا۔

ناظرین اخبار اہلحدیث سے التماس ہے۔ کہ مفصل حال اہم مرض اور معالجہ سے آگاہی دیویں

خریدار اخبار نمبر ۳۶۵۹

علاج مرض (مندرجہ ۸۔ جنوری)

(۱) مرض طحال وغیرہ کے لئے دوائی مجرب موجود ہے پیر حضرت شاہ کوٹ گلو دو پرچہ اخبار اہلحدیث کسی مستحق اشخاص کے نام جاری کرادیں۔ تو دوائی بلا کسی دیگر معاوضہ کے مفت روانہ ہوگی۔ اور شافی مطلق کے فضل سے یقین کامل ہے۔ کہ صحت کلی حاصل ہوگی (نوٹ) اگر دو پرچے جاری کرانے کی وسعت نہ رکھتے ہوں تو ایک ہی جاری کرادیں

(۲) میاں احمد الدین صاحب قارئین چھاؤنی ملتان براہ راست خط و کتابت کر کے نسخہ منگا لیں کیونکہ نسخہ اور ترکیب استعمال وغیرہ طویل ہے

(۳) محمد اسمعیل خریدار اخبار نمبر ۲۲۳۱ ایک پرچہ اخبار اہلحدیث کسی مستحق کے نام جاری کرا کر مطلع کریں۔ دوائی مفت دی جاویگی جس سے تمام شکایت زبان اور اعضاء رفع ہو جاویگی۔ انشاء اللہ

نور الدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور

علاج اہلحدیث ۸۔ جنوری میں طبی سوال احمد الدین قارئین (متعلق احتلام) طلب دوا محمد اسمعیل خریدار نمبر ۲۲۳۱ (متعلق سرسام) کے جواب میں یہ عرض ہے۔ کہ بندہ کے پاس دونوں مرضوں کی مجرب دوائیں موجود ہیں۔ اگر دونوں حضرات قبلہ کے پتہ سے ابتداء مرض اپنے مفصل حالات سے مطلع فرمادیں۔ تو دوائیں روانہ ہوسکتی ہیں انشاء اللہ بہت جلد صحت ہو جاویگی۔ پتہ صاف اور خوشخط ہو

حکیم عبد الوہاب صادق پور محلہ گلزار باغ پٹنہ

دوائے احتلام پوست کے ڈوڈے مع خشخاش ۴ تولہ۔ بیلہ ذنگی ۴ تولہ۔ گڑ بہت پرانا ۸ تولہ۔ سوائے گڑ کے دونوں چیزوں کو خوب باریک کوٹ کر گڑ میں ملا کر ایک جان کر دیا جاوے ۱۴ گولیاں بنالی جائیں۔ ایک علی الصبح دوسری بعد دوپہر ۴ بجے کھالیں۔ ۸ یوم میں آرام ہوگا آرام ہونے پر غریب فنڈ میں حتی المقدور کچھ داخل کرنا چاہئے۔ اور اطلاع بھی دیں

منشی عبد اللہ نروٹ جمیل سنگھ دگورداسپور)

انجمن حمایت اسلام لاہور (پنجاب) کا تیسواں سالانہ جلسہ

انجمن کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲ر جنوری ۱۹۱۵ء نے قرار دیا ہے۔ کہ انجمن کا سالانہ جلسہ حسب دستور سابق ایسٹر کی تعطیلات میں بمقام لاہور منعقد ہو۔ ایسٹر کی تعطیلیں اسدفعہ ۲۔ اپریل سے ۵۔ اپریل ۱۹۱۵ء تک ہونگی۔

چونکہ ابتداء اپریل ہے۔ اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ موسم بہت خوشگوار اور فرحت افزا ہوگا۔ اور معاونان انجمن اور بہی خواہان ملت کو شریک جلسہ ہونے سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اسدفعہ اس امر کی خاص کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے مشہور و معروف لکچرار۔ واعظین اور شعراء جلسے میں تشریف لادیں۔ اور اپنے پاکیزہ ملفوظات اور بلند خیالات سے شرکار جلسہ کو مستفیض فرمادیں۔ تاکہ جلسہ بفضل خداوند کریم ہر ایک پہلو سے شاندار و کامیاب جلسہ ہو۔

جلسہ کو شاندار بنانے کے لئے جس قدر محنت اور کوشش کارکنان انجمن کے متعلق ہوگی اس سے دریغ نہ ہوگا البتہ مالی اعتبار سے جلسہ کو پورا کامیاب بنانا قوم کے اختیار میں ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ قوم اپنی تعلیمی ضروریات اور انجمن کے اخراجات کو مدنظر رکھکر کافی سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے اپنی توجہ اور سعی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اور خدا کی بارگاہ اعلے سے اجر جمیل کی حقدار بنیگی۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(خاکسار شمس الدین سکرٹری انجمن)

خواست دعا: حضرت سید نذیر احمد حکیم محمد شفیع صاحبان سہسوان سے لکھتے ہیں۔ کہ مولوی محمد صاحب خلف مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی نے ۸ ماہ جنوری کو انتقال فرمایا انا للہ۔ جمیع اہلحدیث صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کریں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ

انتخاب الاخبار

لارڈ کچنر (انگریزی وزیر جنگ) کی ہمشیرہ نے عورتوں کی ایک مجلس میں بیان کیا۔ کہ لارڈ موصوف کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ دیر تک رہے گی

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کو اس کے لنڈنی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ طرابلس میں اطالی فوجوں کی حالت بہت خراب ہے عربوں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اطالوی فوجیں ساحل بحر کے شہروں طرابلس۔ درنہ۔ اور بنغازی کو عربوں کے حملوں سے بچنے کے لئے مورچہ بند کر رہی ہیں

انگریزی امیر البحر نے اپنے ایک رشتہ دار کو لکھا ہے اس امر کا علم بہت ہی خوشی کا موجب ہے۔ کہ لوگ ہمیں نسبت خیال کرتے ہیں۔ اور دعا بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اسکی ضرورت ہے۔ ہمارا عملہ دلیر اور ہوشیار ہے۔ اور جنگ کے جدید طریقوں بحری سرنگوں اور آبدوز کشتیوں کی ایجاد کی وجہ سے یہ بہت مشکل ہے۔ کہ ہم جنگی جہازوں کے اعتبار سے اپنا تفوق کو قائم رکھ سکیں۔ ہمیں آسمانی امداد کی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے محض بے دست و پا ہیں۔

وزیر اعظم فرانس کا بیٹا لڑائی میں مارا گیا ہے۔

روسیوں نے نیم سرکاری طور پر بیان کیا ہے کہ ہم نے ترکوں کے چند جہاز جن پر آٹا اور دیگر سامان رسد لدا ہوا تھا غرق کر دیا ہے نیز جنگی جہازوں حمیدیہ۔ برسلا۔ اور پیک شفقت کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

ترکی گورنمنٹ نے اپنی پارلیمنٹ سے جنگی مصارف کے لئے ۱۵ کروڑ پونڈ کی منظوری مانگی ہے

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترکوں کے ساتھ مقام اولتی اور کردگان میں سخت لڑائی ہو رہی ہے

البانیہ کے باشندوں نے اسد پاشا کے خلاف جنگی کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور انہوں نے کوہ رسیول کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

انگریزی اخبار سول ملٹری لاہور کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کا بیڑہ کلکس ہیون اور ولہلمز ہیون میں لڑائی کے لئے جمع ہو رہا ہے۔

موجودہ جنگ میں اس وقت تک ۴۵ ارب روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

انٹورپ میں تیل کے تین عظیم کارخانے آتشزدگی سے تباہ ہو گئے

اس ہفتہ میں بھی متخاصمین کے ہوابازوں نے ایکدیگر کے مقبوضہ شہروں پر بم گرائے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک کے قریب بم پھینکے۔ انگلستان اور پیرس پر بم پھینکنے میں ناکام رہے۔ انگریز ہوائی جہازوں نے انٹورپ میں بم گرائے۔

ترک تبریز (ایران) پر قابض ہو گئے ہیں سلطنت ایران نے اپنی حدود میں ترکوں اور روسیوں کی جنگی کارروائیوں پر اعتراض کیا ہے

جرمن سپہ سالار وان ڈالن ہین کے بیٹے کو ایک فرانسیسی ہواباز نے بم پھینک کر ہلاک کر ڈالا

میدان ہائے جنگ میں متخاصمین کی افواج کو برف باری اور کثرت بارش کے سبب سخت دقتیں پیش آ رہی ہیں جن سے لڑائی میں وہ زور شور نہیں رہا

مغربی میدان جنگ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گو متحدہ فوجیں آہستہ آہستہ پیشقدمی کر رہی ہیں لیکن کثرت بارش سے دریاؤں میں طغیانی آ جانے کے باعث بعض مقامات پر پیچھے بھی ہٹنا پڑا ہے۔

جرمنی میں تانبے کی سخت کمی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ سپاہیوں کی ٹوپیوں میں جو تانبے کی کیل ہوتی ہے وہ بھی نکلوالی گئی ہے۔

ترکوں نے علاقہ قفقاز میں روسی تانبے کی کان پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ روسی گورنر نے کہا۔ کہ ہم ترکوں کو بھگا کر چھوڑینگے۔ اس کان سے ۲۴ ہزار ٹن تانبہ نکالا جاتا ہے ٹن ۲۷-۲۸ من کے درمیان ہوتا ہے۔

ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار مقیم اسٹاکہوم لکھتا ہے کہ جرمنوں نے اپنی تمام بڑی بڑی لائینیں فوج کے سوا دیگر ہر قسم کی آمد و رفت کے لئے پانچ روز تک بند کر دی ہیں۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم کوپن ہیگن لکھتا ہے کہ ہنیپا (جرمن) کے تمام شہروں کے محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

جرمنوں کی ان تمام کارروائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی قسم کی عظیم کوشش کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اٹلی نے ۴۰ کروڑ روپے کے قومی قرضہ کا اعلان کیا تھا۔ ضرورت سے زیادہ درخواستیں آ گئیں

اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا جس میں ۳۰ ہزار آدمی ہلاک اور ۲۰ ہزار زخمی ہوئے

ایتھنز (یونان) کا ایک تار ہے کہ ترکوں نے مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن لارڈ کچنر نے ہوائی جہازوں کے بیانات پر کہا کہ ترکوں کی کچھ فوج علاقہ سوئز تک آ گئی ہو۔ ترک ملک مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

وادی ٹوچی میں سرحدیوں کی یورش کے بعد اب سکون قائم ہو گیا ہے۔

پولینڈ میں روسیوں اور جرمنوں کے خونریز معرکے ہوئے مگر ان کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

گلیشیہ میں بھی روسیوں اور آسٹریوں میں معرکہ آرائی جاری ہے۔

اس ہفتہ جنرل فرنچ (انگریزی سپہ سالار افواج) نے ہندوستانی افواج کا معائنہ کر کے ان کی بہادری کی تعریف کی

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چینی اخبارات کا لہجہ انگریزوں کے خلاف ہے۔

ترکی سپاہ نے پھر اپنی اصلاح کر لی۔ کردگان میں جو ساری کیش کے مغرب میں تقریباً ۲۰ میل ہے۔ ترکوں سے چھ روز سے سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اردہان اور ساری کیش میں سخت شکستوں کے بعد بھی ترکی سپاہ اپنی اصلاح کرنے کے قابل ہوئی۔ ارض روم و ارزنجان سے اسے کمک پہنچ گئی ایک لاکھ ترکی سپاہ کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔ ارض روم کے قریب ہونے سے انہیں رسد بسہولیت ملجاتی ہے

اٹلی کے زلزلہ سے پوپ کے محل کو بھی صدمہ پہنچا سینٹ پیٹر کی صد ہا کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ سینٹ جان کے گرجے میں سینٹ پال کا مجسمہ ۱۰ فیٹ بلند کھڑا تھا۔ گر کر چکنا چور ہو گیا

قصائیوں کی ہڑتال۔ امرتسر میں شہر کے قصائیوں پر کمیٹی لائسنس لگانا چاہتی ہے۔ انہوں نے چہار شنبہ سے آج اتوار ۱۷ تک ہڑتال قائم رکھی ہوئی ہے کل کی خبر خدا جانے۔ قصائی کہتے ہیں۔ کہ بوجہ جنگ یورپ کے چمڑے کی تجارت بند ہے۔ اور اس لئے ہمیں پہلے ہی نقصان ہو رہا ہے۔ اسپر لائسنس کا بار ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

مومیائی

۱۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لیے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ روپیہ آدھ پاؤ ۴ روپیہ پاؤ ۸ روپیہ پختہ ۳۲ سیر مع محصول ڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی محمد عبید اللہ مقام مستی پلک ضلع سارن سے لکھتے ہیں۔ ہم ڈبیہ مومیائی جو بھیجا ارسال ہے دو ڈبیہ ایک مریض کو کھلایا۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ جوڑ جوڑ میں درد شدید رہا کرتا تھا۔ دماغ میں ضعف انصرہ۔ بخار بفضلہ تعالیٰ بہت افاقہ ہے۔ ۲ ڈبیہ اور بھیجیں اور ایک ڈبیہ مجھے کمیشن کے طور پر ملنی چاہئے ۹ دسمبر ۱۹۱۳ء

جناب حکیم محمد اسحاق صاحب اودن ضلع بہاری سے تحریر کرتے ہیں۔ قبل ازیں آپ کے کارخانہ سے مومیائی منگوائی تھی بفضل خدا بہت امراض میں تیر بہدف ثابت ہوئی آدھ پاؤ اور بھیجیں ۱۲ دسمبر

جناب حاجی نور محمد و محمد ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ خانہ ساز کی مومیائی منگوائی تھی بہت مفید پڑی تھی۔ ایک چھٹانک ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ رمضونا بھیجیں ۷ دسمبر ۱۹۱۳ء

ملنے کا پتہ: **مینیجر برادرز دی میڈیکل لیبارٹری کٹڑہ قلعہ امرتسر پنجاب**

اسلام اور علماء فرنگ کے یورپین عاقلوں کے قلم و زبان سے اسلام کی صداقت و فضیلت کا اقرار ۳/ —

نہایت مفید۔ ضروری اور کارآمد کتابوں میں بہت مجربات

تحفۃ النساء ۲/ ایک مستند مسلمان خاتون (ڈاکٹر) کی تصنیف مصنفہ لیڈی یا قیملی ڈاکٹر صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اس میں عورتوں کے خاص و عام جملہ امراض۔ عوارضات۔ تغیرات۔ شکایات حیض و نفاس۔ حمل اسقاط۔ اٹھرا۔ کنواریں۔ وغیرہ کے اسباب و علامات مع علاج و تجربہ نسخہ جات مفیدہ و تراکیب ضروری نقشہ جات اور بچوں کے نشو و نما۔ تربیت وغیرہ کے متعلق مفصل بیان ہے۔ مستورات کے سر پر آوردہ لوگوں کی رائیں اس کا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے اصل قیمت

تجربات ورمن ۲/ اس میں اشتہاری ادویہ بال اڑانے کا صابن عطر۔ پوڈر۔ خضاب۔ سیر۔ آئل وغیرہ کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں بٹن بنانا۔ موم بتی بنانا چھپڑا لاکھ۔ معجن وغیرہ کے بہت سے نسخے مع ترکیب درج ہیں اصل ۸ / رعایتی ۸/

چشمہ حیات ۲/ علق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کی قدیم و جدید تحقیقات۔ اسباب و علامات مفید ہدایات و مجربات اس میں درج ہیں رعایتی قیمت ۳/

دنیائے اسلام اور عیسائیت ۳/ اسلام نے کس طرح ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ جنہوں نے کن وجوہ سے تیرہ سو برس مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج قابل دید رسالہ ۱۸/ رعایتی ۵/

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل ۱/ ایک جاپانی بہ فرنچ سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات بیان اور آنے والے پرآشوب زمانہ کے مصائب پر قابل دید تبصرہ کیا ہے ۳/

قسطنطنیہ ۱/ اس شہر کے مفصل حالات۔ تاریخی عمارات خصوصاً عالیشان مساجد و مقابر سلاطین۔ ترک بازار اور محلوں کے حالات۔ قسطنطنیہ کی گویا سیر اصل قیمت ۱۲/ مع تصاویر ۱۲/

فتح قسطنطنیہ ۱/ سلطنت عثمانیہ کے عروج اور زوال کے اخلاقی باعث تفریق عیسائی بادشاہت کا زوال۔ اور وقت ہجرت دلّی۔ سلطان محمد فاتح اور کانسٹنٹائن کی سلطنت کے موازنات۔ قابل دید کتاب اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۱۰/

تاریخ عرب ۔ ملک عرب کی تاریخ ہر مسلمان کے لئے جاننا ضروری ہے اس کے مطالعہ سے عربوں کی بحری و بری تاریخ کا منظر آنکھوں میں آ جاتا ہے اصل ۱۲/ رعایتی ۱۰/

تاریخ مراکش ۔ افریقہ کی نہایت قدیم اور جدید اسلامی سلطنت مراکش یا مغرب الاقصیٰ کی مفصل تاریخ نہایت دلچسپ پیرایہ میں اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۱۰/

تاریخ ٹیونس و طرابلس ۱/ شمالی افریقہ کی ان نامور اسلامی سلطنتوں کے بحری و بری قابل دید حالات اصل قیمت ۱۲/ رعایتی ۹/

تاریخ بلاد الجزائر ۱/ سلطنت الجزائر کے حالات۔ اسلامی شوکت کا نظارہ رقت انگیز منظر اصل قیمت ۶/ رعایتی ۴/

حالات ایران ۱/ سرد و حصہ ملکت ایران کے مفصل حالات۔ دلچسپ حکایات اور انتظامات وغیرہ کا مرقع اصل قیمت ہر دو حصہ ۱۲/ رعایتی ۸/

ملنے کا پتہ: **منشی مولا بخش کتب فروش امرتسر** کوچہ ٹھکاں

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور اور غذا کھاتے تھے جیسے نواب امیر خان والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو انگریزی سپاہ سالار فوج آپ کے معجزہ دشمن کے دست میں آگیا - اور جنگ سے تائب ہو گیا جس کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دوست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے رخصت پاکر رافضی سے تائب ہوا جنکی دعا سے دلی کے شاہ اور کسیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں جو صحیح پیکچر - آنکہ میں انگریزوں کی تکرار حدیث جن کی مخالفت سے ٹوٹ کر ہوشیار مجنوں ہو گئے جن کے ہاتھ پر بالا رسند کے جو خواب دیکھکر مسلمان ہوا غرضیکہ اس قدر کے حالات و کرامات کیلئے پر ہتیں مرد ستوری کتاب منگا کر ملاحظہ فرمایئے قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

ملنے کا پتہ منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گجرات پنجاب)

ثنائی قرآن مجید جلد لو + لعنت مرد و جہاں حاصل کرو صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت نیم صفر سے آخر ربیع الاول تک

صحیح بخاری } مترجم شائع شدہ مطبع انوار الاسلام امرتسر ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ بلا جلد عہ یا ۱۱ اوّل - صحیح مسلم مترجم شائع شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے اصلی قیمت ۵ رعایتی عہ

زہد الانسان } منظوم مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب ساکن موضع کلاس والہ اصلی قیمت لعہ رعایتی ۱/

پس اہلسلام کو مناسب ہے کہ وہ اسی مجموعہ کتابیں منگوالیں کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

نور محمد عبدالرحمٰن تاجران کتب و پبلشر فرید لور دروازہ ملتان

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان { کثرت احتلام } ان حبوب کے استعمال سے اعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے پتلا ہونے اور قطرات ٹپکنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت عہ

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں - اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت عہ

حبوب بواسیر ہر قسم } بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہیں قیمت عہ

سرمہ منور چشم } اس سرمہ کے استعمال سے دھندہ جالا غبار - پانی بہنا - وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ فی تولہ

دوائی خارش ہر قسم } اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ چاہے خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے قیمت عہ فی تولہ - ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی گجرانوالہ چوک چشمہ

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

الفاروق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مؤلفہ علامہ شبلی عہ

سیرت البخاری - امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری عہ

الفوز العظیم - قرآن کریم کی قسموں کی حکمت - لاجواب رسالہ - قیمت ۳/

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابیں اور علم پر عالمانہ بحث قیمت ۲/

ثمرات تناسخ - تناسخ کے نتائج ۳/

نهادا ... اسلام اور دیگر مذاہب کی ... فضیلت

سوامی دیانند کا علم و عقل ۱/

حدوث وید - قدامت وید کا ابطال ۱/

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید - مع جواب آئینہ حق نما ۵/

کلمہ طیبہ - اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے ۱/

شریعت و طریقت - پیروں کا بیان ۱/

عزت کی زندگی - قابل دید رسالہ ۱/

حدوث دنیا - آریوں کا رد ۱/

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ مجدد آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۲/

رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

شادی بیوگان اور نیوگ ۱/

بحث تناسخ - تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲/

ہدایت الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۱/

اسلام اور برٹش ... جمعیت محمدیہ اور قوم ... انگریزیہ کا مقابلہ ... کیا ہے

اسلامی قانون ... ۲/

اسلامی تاریخ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کیلئے بہت مفید ۱/

میل و ملاپ - اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۳/

سرکوب بدعت - بدعات کا رد ۱/

السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام ۱/

اہلحدیث کا مذہب - فرقہ اہلحدیث کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

22

اہلحدیث پریس ... میں چھپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

اخبار اہلحدیث

جلد ۱۲ نمبر ۱۴

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام وسنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ

رؤسا وجاگیرداران سے

عام خریداروں سے

ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک واڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مؤرخہ ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۵ فروری سنہ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

امرتسر کی میونسپل کمیٹی

قابل توجہ گورنمنٹ اور صاحب پریزیڈنٹ

اس میں شک نہیں کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جاتی ہے جب سے مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر ہوکر امرتسر میں کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں۔ بہت سے کام کمیٹی نے اہل شہر کے آرام وآسائش کے کئے ہیں۔ شراب کی دکانیں شہر سے باہر کرنے کا فیصلہ بھی مسٹر کنگ کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ آج کل شہر کے بازاروں کے نیچے بڑے بڑے نالے بن رہے ہیں جنمیں بارش کا پانی بہا کرے گا اور اوپر کی نالیاں جو ہمیشہ گندی رہتی تھیں جن کی بدبو سے بعض بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہوتا تھا وہ بھی درست کی جاویں گی۔ کوچوں کا فرش ایسا صفا اور قیمتی لگایا جارہا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے رئیس کے گھر میں بھی شاید ...... ہوگا۔ اس کا سارا خرچ گورنمنٹ نے دیا ہے امید ہے ان سب باتوں کا صحت پر بہت اچھا اثر ہوگا جس کے لئے اہل شہر گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی اور صاحب پریزیڈنٹ کے شکرگزار ہیں۔

مگر چند باتیں اس موقع پر قابل ذکر ہیں وہ آور ہو اور اسی پر ہم گورنمنٹ کی اور پریزیڈنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اہل شہر کی صحت کے لئے سب سے پہلے جو نسخہ تجویز ہوا تھا وہ پانی کا تھا جس کے لئے واٹر ورکس (نل) لگانا تجویز ہوا۔ اہل شہر نے بڑی خوشی سے اس کے متعلق محصول دینا پسند کیا۔ اور بلا کسی کراہت کے اور بغیر اختلافات کے سب نے اس پانی کو پسند کیا مگر آج جو ہم غور کرتے ہیں تو جس غرض (صحت) کے لئے یہ کام جاری ہوا تھا جس پر آج تک ۹ لاکھ روپیہ صرف ہوچکا ہے اس غرض کا پورا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ سر بازار تو نلکے عام ہیں جہاں سے سقے مشکیں بھر بھر کر بازاروں میں چھڑکاؤ کرتے اور نالیاں دھلاتے ہیں۔ مگر کوچوں میں نلکے ابھی تک نہیں پہنچے جہاں کے لوگ پانی کو کھانے پینے میں خصوصیت سے استعمال کریں بلکہ کوچوں میں نلکے لگوانے کیلئے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اہل محلہ اپنے خرچ سے لے جاویں یہ شرط پہلے ہی بہت ثقیل تھی اب تو اور بھی سخت مانع ہوگی۔ کیونکہ پختہ فرش جو اب لگ رہا ہے اس کا اکھیڑنا اور بنوانا بہت کچھ لاگت چاہیگا جس کے خوف سے اہل محلہ اپنی لاگت سے نلکا لگوانے کی جرأت نہ کرسکیں گے۔ چونکہ اہل شہر کی صحت میں پانی کو بہت کچھ دخل ہے اس لئے مناسب بلکہ واجب تھا کہ کوچوں میں نلکوں کی تکمیل

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں ہے اعتقاد خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت رعایتی ... منیجر

فرش سے پہلے کرائی جاتی جہاں سے علاوہ مفید صحت ہونے کے کھیتی کو آبیانہ کی آمدنی بھی ہو جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا جس کا اہل شہر کو بہت خیال ہے جن کوچوں میں ابھی فرش نہیں لگایا گیا اُن میں نلکوں کی تکمیل پہلے کرائی جائے تو ابھی موقع ہے۔ امید ہے صاحب پریزیڈنٹ خصوصیت کے ساتھ اس پر متوجہ ہونگے۔ کوچوں میں بڑی نالی کیطرف سے لگی جاوے۔

مذاکرہ علمیہ نمبر ۶*

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

بابت آیت حرم

اس بات کا ذکر ضروری نہیں کہ مذاکرات علمیہ متعلق قرآن وحدیث بھی ایک قسم کی تعلیم وتدریس ہے بلکہ بلحاظ عموم فائدہ اور بقا کے مفید تر۔ کیونکہ تدریس میں تو چند مخاطبین کو فائدہ ہوتا ہے اخبار میں ہزاروں کو اور پھر ان کے سوا آیندہ نسلوں کو بھی اس لئے گذشتہ مذاکروں میں احادیث کی بابت مشکلات کا اظہار کرکے معلمین اور واعظین کو متوجہ کیا گیا تھا جن پر اہل علم نے توجہ کرکے قوم کو فائدہ پہنچایا۔ سنو! جو جو مذاکرات جاری ہیں انکی مدت بہت کم ہو گئی ہے مہربانی سے اہل علم توجہ کرکے جواب دیں۔

مزید آسانی | جو صاحب وقت لگا کر اپنے علم سے ناظرین کو فائدہ پہنچائیں مناسب نہیں کہ محصول ڈاک کا بوجھ بھی ان پر ڈالا جائے۔ اس لئے جو صاحب اس بوجھ کے متحمل نہ ہوسکیں وہ اطلاع دیا کریں تو ان کو محصول ڈاک دفتر سے بھیجا جائے گا جو ان کا حق ہے۔

آج جس آیت کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ درج ذیل ہے:۔

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا	(اے نبی علیہ السلام) تو کہدے آؤ میں بتلاؤں جو اللہ نے تمپر حرام کیا ہے

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

(پ ۸ ع ۷)

یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو ہم ہی تمکو اور اُن کو رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے ظاہری اور باطنی کاموں کے نزدیک نہ جاؤ اور کسی نفس کو ناحق قتل نہ کرو جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس بات کی تمکو ہدایت کرتا ہے تاکہ تم عقل ہی کے کام کرو۔ اور یتیم جبتک بلوغت کو نہ پہنچے اسکے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوا اُس طریقے کے جو اُس کے حق میں اچھا ہے ماپ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو۔ ہم کسی شخص کو اُسکی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتے۔ اور جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو اور اللہ کے نام کے وعدے پورے کیا کرو۔ اسی بات کا اللہ تمکو حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ۔

یہ آیت توحید اور اخلاق کی جڑ بنیاد ہے ایسی کہ اس کی مثل کسی کتاب میں ملنی مشکل ہے۔ مگر قابل مذاکرہ بات یہ نہیں بلکہ اس آیت کی وہ مشکل قابل تذکرہ ہے جو بلحاظ ترکیب نحوی کے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

ترکیب نحوی کے موجب اَلَّا تُشْرِكُوا مفعول ہے حرم کا اور یہ مرکب ہے بمعنی عدم الشرک کیونکہ اس میں اَنْ مصدریہ داخل ہے لَا تُشْرِكُوا پر اَنْ مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنی میں ہوتا ہے۔ پس معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے ظاہر ہے کہ جب شرک نہ کرنا حرام ہوا تو شرک کرنا واجب یا بحکم نقیض الفرض (نقیض المحکم؟) کم از کم جائز ٹھیرا۔ حالانکہ یہ عقیدہ کفر ہے۔

نیز اس کے آگے جو مفعول آئے ہیں وہ سب منقلب ہو جاویں گے یعنی حرام کیا ماں باپ احسان کرنا اور اولاد کو نہ مارنا بھی حرام کیا اور فواحش کے نزدیک نہ جانا بھی حرام کیا نفس کو قتل نہ کرنا بھی حرام۔ غرض یہ سب بجاے توحید اور اخلاق کے منقلب ہوکر شرک اور بد اخلاقی کے مرتبہ بجائینگے (اعاذنا اللہ منہ)

امید ہے اہل علم خصوصاً معلمین ترجمۃ القرآن اس مشکل کو بہت جلد حل فرما دینگے۔

مسلم یونیورسٹی میں علماء دین

اہل حدیث مورخہ ۲۲ر جنوری میں ہمنے ایک نوٹ لکھکر جناب سکرٹری مسلم یونیورسٹی کو جواب کی تکلیف دی تھی یہ پوچھا کہ دس علماء دین جو یونیورسٹی میں منتخب ہوئے ہیں اُن کو کس نے منتخب کیا ہے اور عالم دین کی تعریف کیا سوچی گئی ہے سکرٹری صاحب نے تو ابھی تک جواب نہیں دیا مگر ہمعصر ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ر جنوری کے ایک نوٹ سے ہمکو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ہمدرد سے معلوم ہوا کہ مسلم یونیورسٹی کے کل ممبر ۲۰۰ ہونگے اُن میں سے ۱۹۰ مختلف طبقوں (زمینداروں، جاگیرداروں، گریجوایٹوں اور اڈیٹروں وغیرہ) کے قائم مقام ہونگے اور دس طبقہ علماء کے قائمقام سب طبقوں کا انتخاب اس طرح رکھا گیا ہے کہ ایک تاریخ مقرر تھی اُس تاریخ تک اُس طبقے کے جس فرد نے اپنا نام لکھایا اُسکو راے دہندہ سمجھا گیا۔ اُس تاریخ کے بعد اُن راے دہندوں کی ساری فہرست مکمل کرکے سب کے پاس بھیجدی

* چونکہ مذاکرہ کی مدت دو ماہ مقرر ہے اس لئے تاریخ لکھی جاتی ہے صاحب رقم سطلع رہیں (اڈیٹر)

کہ ان میں سے اتنے ممبروں کی (جتنے نامزد کرنے ہوں) بابت رائے دیں۔ رائے دہندوں کی کثرت رائے سے اس طبقہ کا انتخاب ہوگیا مثلاً ایڈیٹران اسلامی اخبارات کے اول تا ہم مقام نامزد کرتی ہیں اور رائے دہندہ سواڈیٹر ہیں تو ان سب کے پاس وہ فہرست بھیجکر درخواست کی گئی تھی کہ وہ آدمی منتخب کریں جن دس پر کثرت ہوئی وہ منتخب ہوگئے۔ اسی طرح ہر طبقے سے برتاؤ کیا گیا مگر علماء دین ایسی بیکار فضول اور ناقابل التفات بلکہ محض وزن شعر جماعت ہے کہ ان کا انتخاب اُن کے ہاتھ میں نہیں دیا گیا بلکہ اُن کو وہ ایکسوتے ممبر منتخب کریں جو اُن کے طبقے کے نہیں ہیں۔ اس لئے سارے پنجاب سے ایک بھی عالم جو باقاعدہ علوم دینیہ سے واقف ہو نہیں منتخب ہو سکا علماء کے لئے کس قدر غور کا مقام ہے کہ قومی اور مذہبی جلسے ہوں جلسوں میں جوش دلا کر چندے کرانے کا کام ہو فتوے نویسی ہو حلال حرام کی تمیز کا سوال ہو یہاں تک کہ کسی عبدالحمید جیسے سلطان کو تخت سے معزول کر کے دوسرے کو بٹھانا ہو تو اسی بیکار جماعت سے فتوے لیا جائے مگر مسلم یونیورسٹی میں ان کے سارے دس ممبر ہوں تو اُن کا انتخاب بھی ان کے سپرد نہ ہو۔ یا للعجب و ضیعۃ الادب حالانکہ ہم دیکھتے ہیں علماء دین کا منصب دوسروں کی نسبت دائمی اور مستقل ہے کیونکہ یہ ممکن ہے ایک زمیندار آج بہت سی زمین کا مالک ہے تو چند دنوں میں فلاکت زدہ ہو جائے۔ آج ایک جاگیردار ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک اخبار کا اڈیٹر ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک بی اے ہے تو کل کو کسی غلطی پر یونیورسٹی اُس کی سند ضبط کر لے۔ یہ سب کچھ ممکن ہے بلکہ ہو رہا ہے مگر علماء دین کا منصب ان سب آفات سے بالاتر ہے تاہم ان کے ساتھ تو یہ برتاؤ کیا گیا ہے اور اُن کے ساتھ وہ۔ انا للہ۔

ممکن ہے کسی دل میں وہم گزرے کہ ایسا کرنے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ عالم دین کی کوئی تمیز نہیں کون ہے۔ دوم یہ کہ علماء میں باہمی چپقلش اتنی ہے کہ ایک دوسرے کو چاہتا نہیں۔ تو ان دونوں باتوں کا جواب آسان ہے۔ عالم دین کی تعریف سب جانتے ہیں۔ ہم بھی بتلائے دیتے ہیں جو اس قسم کی مجالس میں کام آسکتی ہے گو عالم دین کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علوم عربیہ کے ذریعہ براہ راست علوم دینیہ سے واقف ہو مگر تاہم بھی فیصلے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کے پاس کسی مستند عربی مدرسہ کی یا سرکاری عربی امتحان کی اعلیٰ سند ہو۔ ایسا آدمی علماء کے لئے رائے دے سکتا ہے اور ایسا آدمی علماء کا قائم مقام ہو کر مسلم یونیورسٹی میں علوم عربیہ کی بابت اظہار رائے ہو سکتا ہے رہا علماء کا اختلاف سو چند روز پہلے تو ہم اس کو باور کرتے تھے کہ علماء میں سب سے زیادہ اختلاف و شقاق ہے لیکن اب نہیں کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طبقے میں خصوصاً ایڈیٹروں اور گریجوایٹوں کے طبقے میں ان سے بھی زیادہ شقاق و نفاق ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

تو پھر کیا اس اختلاف سے ڈر کر ان طبقوں کو حقوق سے محروم کیا گیا؟

تعجب ہے کہ معاصر ہمدرد کو سید فضل الحسن صاحب بی اے کے عدم انتخاب پر (جس کا ہمیں بھی رنج ہے) بارہا سخت سے سخت مضامین لکھنے پڑے مگر علماء کے انتخاب کی بنیادی غلطی پر کچھ نہ لکھا افسوس انا للہ۔

کیا ان حالات کے ہوتے ہوئے کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علماء سے محبت یا عقیدت رہتی ہے؟ (شاید)

اخیر میں ہم منتخب شدہ علماء ممبران سے امید کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بزور اس غلطی کی صلاح کراوینگے اور اگر انہوں نے بھی توجہ نہ کی تو کہا جائے گا ؎

از ماست کہ بر ماست

تعامل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ
قیمت ۴ مع محصول ڈاک
(منیجر)

قادیانی مشن

اٹلی میں صداقت مرزا

گذشتہ ہفتے اٹلی میں سخت زلزلہ آیا جس سے ہزاروں آدمی ہلاک اور تباہ ہوگئے خدا جانے کن اسباب سے آیا اور مصلحت خداوندی کیا تھی مگر ہمیں خیال ہوا کہ آج ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو اس موقع سے اپنا فائدہ نکالتے ہم اسی خیال میں تھے کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں نے ہمارا خیال سچ کر دیا۔ دونوں نے بالاتفاق شائع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے ہی سے کہدیا تھا۔

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔

اب جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے اور جو دل رکھتا ہے غور کرے اور جو دماغ رکھتا ہے سوچے۔ اور معلوم کرے کہ کس طرح خدا نے قدوس اپنے فرستادہ (مرزا) کی صداقت ظاہر کر رہا ہے (ریویو قادیان جنوری)

اہل حدیث۔ کیسی صاف پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے اور قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کوئی پوچھے کہ آپ ہی ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اڑاتے تھے کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ آپ کی یہ پیشگوئی بھی تو اسی قسم کی ہے جس میں نہ تعیین زمان ہے نہ تعیین مکان۔ بلکہ بالکل اس شعر کی مصداق ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہم حیران ہیں اگر مرزا صاحب کی قوت روحانی ایسی تھی کہ اٹلی کا زلزلہ بھی اُن کی قوت قدسیہ سے نہ بچ سکا تو جو امور انہوں نے ذات خاص کیلئے معیار صداقت قرار دئیے تھے اُن میں کیوں غلطی

ہوئی۔ کیا وہ واقعات لوگوں کو یاد نہیں جھوٹے ہوں تو ہم بتلاتے ہیں۔

آسمان منکوحہ کے نکاح میں آنے کی پیشگوئی، ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلے میں پہلے مریں گے، ثناء اللہ اور مرزا میں مقابلہ کی بد دعا نہیں ہے جو پہلے مرے گا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا وغیرہ وغیرہ

لیکن پھر بھی کہا جاتا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بقیہ اثبات سنیت رفع الیدین

۶ آثار متعلقہ عدم رفع

(۱) مؤطا امام محمد میں ہے۔

عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی ابن ابی طالب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی تکبیر اولیٰ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن عبدالعزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ

عبدالعزیز بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو تکبیر اولیٰ کے وقت ہی رفع یدین کرتے دیکھا

(۳) امام طحاوی سے منقول ہے۔

عن مجاہد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے تکبیر اولیٰ کے وقت ہی رفع کیا

(۴) [illegible] میں ہے۔

عن الاسود انہ قال رأیت عمر بن الخطاب لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ۔

اسود سے مروی ہے کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ سوائے تکبیر اولیٰ کے اور کہیں بھی رفع یدین نہیں کیا۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابن عباس ان العشرۃ المبشرۃ ما کانوا یرفعون ایدیہم الا عند الافتتاح

ابن عباس ناقل ہیں کہ عشرہ مبشرہ نماز شروع کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے اور بس۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے۔

عن ابن عباس موقوفا لا ترفع الایدی الا فی سبعۃ مواطن التکبیرۃ الاولی واستقبال القبلۃ والموقف وجمعین والمروۃ والصفا۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سات مقامات پر ہاتھ اٹھانے چاہئیں (۱) تکبیر اولیٰ کے وقت (۲) قبلہ کا دیکھنا (۳) مزدلفہ میں (۴) [illegible] (۵) منیٰ میں (۶) مروہ اور (۷) صفا پر۔

یہ آثار یعنی موقوف حدیث (قول و فعل صحابی) کے متعلق اصول حدیث کا یہ عام مسئلہ کہ وہ قابل حجت کے نہیں۔ پس جو ۶ آثار اس بارہ میں آئے ہیں۔ ان سب کا یہی ایک جواب ہے مگر ناظرین شاید اس پر مطمئن نہ ہوں اس لیے ہم کو کچھ اور لکھنا پڑا۔ لہٰذا ہم سلسلہ وار سب کا تنقید کرتے ہیں لیکن نہایت اختصار کے ساتھ کیونکہ مضمون بہت ہی طویل ہو گیا ہے۔

(ا) مسک الختام میں ہے۔

اس روایت میں عاصم بن کلیب ہے جس کی تضعیف بہت سے محدثین نے کی ہے اور علی بن مدینی نے کہا جب عاصم بن کلیب کسی روایت میں متفرد ہو تو اس کی روایت قابل احتجاج نہیں (حاشیہ [illegible]) امام ابن معین نے بھی اس کی تضعیف کرکے کہا ہے کہ اس کی روایت میں شک ہے۔

(ب) ناظرین اگر آثار متعلقہ رفع جو کہ ہم اوپر درج کر آئے ہیں ملاحظہ فرمائیے تو ان پر واضح ہوگا کہ احادیث صحیحہ بسند ۱۶ جو ابوداؤد، ترمذی، بخاری اور حاکم کی روایت سے ہیں اور جو مرفوع ہیں ان میں حضرت علی رفع کے راوی ہیں۔ پس اثر زیر تنقید ایک صحیح مرفوع حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی خصوصاً جبکہ اس اثر کے ضعف کی وجہ بھی بیان کر دی گئی ہو۔

(۲) و (۳) کے کئی جواب ہیں۔ اول یہ کہ ہم اوپر تین طرق سے عبداللہ بن عمر سے صحیح مرفوع حدیثیں اور نقل کر آئے ہیں جن سے رفع ثابت ہوتا ہے۔ پس احادیث صحیحہ ہوتے ہوئے موقوف حدیث کوئی چیز نہیں۔ ثانیاً جزء رفع یدین میں عبداللہ بن عمر سے ۹ طریقوں سے رفع کے ثبوت میں آثار موجود ہیں اور وہ بھی سالم اور نافع سے جو عبداللہ بن عمر کے بیٹے اور مولیٰ ہیں یعنی جن کو عبداللہ بن عمر کے اعمال و افعال سے بوجہ [illegible] ان کی صحبت کی نسبت کسی اور غیر کے زیادہ واقفیت ہونی چاہیے۔ ثالثاً مجاہد (جو یہاں عدم رفع کے راوی ہیں اور جن کو امام طحاوی نے عدم رفع کا راوی کہا ہے) خود رفع کے راوی ہیں اور ان کو رفع کا راوی امام بخاری اور بیہقی نے بتلایا ہے۔ پھر ناظرین امام بخاری اور ترمذی کی روایت کسی کا مقابلہ امام طحاوی کیسے خود کر سکتے ہیں۔ رابعاً جزء رفع یدین میں امام بخاری نے فرمایا ہے کہ جب دو راوی کسی محدث سے کوئی حدیث روایت کریں اور ایک کہے میں نے ان کو یہ [illegible] دیکھا اور دوسرا کہے میں نے نہیں دیکھا تو جس نے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے کہ انہوں نے کیا وہ شاہد ہے اور جس نے کہا نہیں دیکھا وہ شاہد نہیں [illegible] کو یاد رکھنا چاہیے لہٰذا اس اصول کے موافق سالم، ابن نافع [illegible] مرفوع اور موقوف احادیث [illegible] ہیں اور مجاہد اور عبدالعزیز بن حکیم [illegible] حدیث شاہد نہیں ہیں لہٰذا [illegible] شاہد ہی اول ہوگا۔ خامساً بخاری نے کہا اہل علم سے روایت ہے کہ یہ حدیث ابن عمر کی محفوظ نہیں ہے اور اس میں سہو ہو گیا ہے۔ پھر یحییٰ بن معین نے کہا کہ حدیث مجاہد والی وہم ہے اور اس کی کچھ اصل نہیں۔ سادساً جزء رفع الیدین میں نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کسی شخص کو عند الرکوع و بعد الرکوع رفع یدین نہ کرتے دیکھتے تو اس کو کنکریاں پھینک کر مارتے تھے۔ پس یہ

کیونکہ ممکن ہے کہ دوسرے کو رفع یدین نہ کرتے دیکھ کر یہ بیان کیا ہو اور خود رفع یدین کرتے ہوں۔ جیسا کہ مسک الختام میں ہے کہ مجاہد کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن عیاش ہے اور وہ سیئی الحفظ ہے لہذا ضعیف ہے اور اس کی روایت نافع اور سالم کی معارض ہے ورنہ دو ضعیف ہیں اور مجاہد نافی اور مثبت مقدم ہوتا ہے۔ ثانیاً اگر ثابت بھی ہو جائے کہ عبداللہ بن عمر نے رفع یدین کو ترک کیا تھا تب بھی کوئی حرج نہیں اس وجہ سے کہ اس کا کبھی کبھی ترک کرنا ہی ضروری تھا تاکہ لوگوں کو اس کا سنت غیر مؤکدہ ہونے کا علم ہو جائے اور اس کو واجب نہ سمجھیں۔ اور یہ بھی عین ہمارے مدعا کے مؤید ہے۔

(۴) رفع کی حدیث ۱۳۳ میں حضرت عمر سے مرفوع حدیث رفع کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ اور ترمذی نے بھی حضرت عمر کو راویان رفع میں شمار کیا ہے۔ لہذا اسود کی روایت (حسب قول حاکم) شاذ ہے اخبار صحیحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ اخبار صحیح یہ ہے جس کو روایت کیا ہے طاؤس نے کیسان سے اُن کو روایت ہے ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہ حضرت عمر رکوع میں اور بعد رکوع کے رفع یدین کرتے تھے۔

(۵) و (۶) حضرت ابن عباس سے دو مرفوع صحیح احادیث رفع کی مروی ہیں (ملاحظہ ہو احادیث رفع ۱۹ و ۲۱) اور ترمذی اور بخاری نے انکو قائلین رفع میں شمار کیا ہے اور جہاں ہم نے رفع کے متعلق آثار صحابہ نقل کئے ہیں وہاں بھی چار آثار درج کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ ابن عباس رفع یدین کرتے تھے پس مرفوع صحیح حدیث کا معارضہ اور مقابلہ موقوف حدیث نہیں کر سکتی۔ اور نہ وہ قابل حجت ہے نیز یہ کہ آثار متعلقہ رفع شاہد ہیں اور آثار عدم رفع شاہد نہیں۔ پس رفع پر عمل ہوگا۔ اور ہم اوپر نقل کر آئے ہیں کہ عشرہ مبشرہ قائلین اور عاملین رفع تھے۔

ناظرین سے ہم معافی مانگتے ہیں کہ مضمون بہت طویل ہو گیا ہے مگر چونکہ یہ بہت اختلافی مطلب تھا اس لئے ایسا کیا گیا۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ ناظرین مطمئن رہیں۔

خفا مجھ سے ہو کر لوٹ جاؤں تیرے قدموں پہ
کہ میں کیا ہوں کہ تجھ پر دل مرا ایمان لوٹے ہے
(الراقم ابو محمد عبد الستار ... محمد آباد دکن)

*

سوامی دیانند جی کی فلاسفی
نمبر اول

(از مولوی حکیم محمد انصاری صاحب ... ضلع گورکھپور)

...

(۱) دنیا معلول اور بازوال ہے (ستیارتھ پرکاش ۳ صفحہ ۲۸۲ و ۲۹۱ و ۱۳ صفحہ ۵۹۳ و صفحہ ۵۶۱ وغیرہ) اور معلول کو ازلی نہیں مان سکتے (ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۸۶) لیکن دنیا ازلی ہے (بھومکا صفحہ ۸ و ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۹۵)

(۲) دنیا کا نمت کارن (یعنی علت فاعلی) پرمیشور ہے اور علت مادی (ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۸۲ و ۸ صفحہ ۲۸۲ و ۱۳ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۳) دنیا کی علت مادی پرکرتی پرمانو (یعنی ذرات عالم) ہیں (ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۷۲) اور علت معلول سے پہلے ہوتی ہے (ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۸۱) معلول یعنی دنیا بعد کو موجود ہوئی لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۴) پرمیشور دنیا کا فاعل یعنی بنانے والا اور دنیا مفعول یعنی بنائی ہوئی ہے (ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۸۲ و ۸ صفحہ ۲۹۳) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۵) پرمیشور خالق کل دنیا کا ہے (بھومکا صفحہ ۴۷ و صفحہ ۸۳) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۶) جس کی ابتدا یعنی حدوث ہے اس کے تمام متعلقات بھی ابتدا والے ہوتے ہیں (ستیارتھ ۱۲ صفحہ ۵۱۲) دنیا بادجود یکہ محدود ہے لیکن پھر بھی ازلی ہے (کائناتوں سے مل کر بنے ہوئے اجسام اور دنیا ان کر ...

* اس تحریر میں بھومکا سے مراد گوید آدی بھاشیہ بھومکا ہے

غیر ازلی سمجھا جاوے گا یہاں جوہر مرکب ... لیکن پھر بھی دنیا ازلی ہے جس میں ... (ستیارتھ ۸ ... علم ... صفحہ ۵۶۱) ... ہے (بھومکا صفحہ ...) لیکن* دنیا ازلی ہے

(۹) جہاں میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہوتی ہیں اور جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا (ستیارتھ ۱۲ صفحہ ۵۵۵) لیکن دنیا باوجود ذروں کے اتصال سے پیدا ہونے کے بھی (دیکھو بھومکا صفحہ ۸ و صفحہ ۱۸۳) ازلی ہے۔

(۱۰) یہ عالم کثیف ہے جس میں خاص صفت ... ہے اناری ... ازلی کبھی نہیں ہو سکتا (ستیارتھ ۱۲ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا باوجود کثیف ہونے اور صفت کے ساتھ ... ہونے کے بھی ازلی ہے۔

(۱۱) اگر معلول دنیا کو دوامی مانو گے تو اس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت اور معلول دونوں ایک ہی ہو جاویگا۔ اگر ایسا کہو گے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث ایشور آشریہ دوش ...

* اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر ... سوامی جی مہندر ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۹۵ ... دنیا کو بنایا اور فنا کیا ہو اور وہ فی الحقیقت علیم کل ہے ... بھی دنیاؤں کے بنانے اور فنا کرنے کی تعداد کا علم بھی ضرور ہوگا کہ کتنی مرتبہ دنیا کو ہمیں نے بنایا اور فنا کیا ہے اور اس تعداد کو وہ ہرگز ... ورنہ وہ ... علیم کل نہیں رہ سکتا بلکہ اس کی تعداد اس کو معلوم ہوگی چونکہ ہر ایک متعدد چیز کی گنتی ایک سے شروع ہوتی اور ایک سے پہلے کوئی عدد نہیں اسلئے گنتی اور شمار کے موجب ... کا سلسلہ قدیم نہیں ہو سکتا لیکن اسکے حدوث اور غیر ازلی ہونے میں کسی کو شک ہو سکتا ہے

* جو ہر مستقل باطل ہے (ستیارتھ ۱۲ صفحہ ۵۵۵ و ۱۲ صفحہ ۵۶۱) لیکن دنیا کو ازلی ثابت کرنے کے لئے ... (بھومکا صفحہ ... ستیارتھ ۸ صفحہ ۲۹۵)

اور آخر آشریہ (اپنے سہارے آپ ہونے کا) نقص عائد ہوگا جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن* ہے اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے (ستیارتھ [illegible]) لیکن باوجود اس کے بھی دنیا ازلی ہے۔

(۱۲) جو اشیاء صریح و مرکب دکھلائی دیتی ہیں۔ ان کی پیدائش اور فنا کسی طرح نہیں مانتے (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۵۵) اور تمام موجودات ظاہراً انہیں ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہیں (بھومکا صفحہ ۱۶۷/۱۷۱) لیکن دنیا باوجودیکہ مرکب دکھلائی دیتی ہے اور ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہے پھر بھی ازلی ہے۔

(۱۳) یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو انادی ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے مگر یہ محض جھوٹ ہے البتہ جہان کی علت انادی ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرے) وغیرہ بحیثیت عنصری فاعل سے مستغنی ہیں لیکن ان میں باقاعدہ بننے بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں کیونکہ جب مفرد ہر مادہ کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (بغیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے اس لئے ان کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہی (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۵) لیکن باوجود ایسے صریح اقرار کے بھی دنیا کے ازلی ہونے کا ڈھکوسلا سوامی جی کو مسلّم ہے

(۱۴) وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے (ستیارتھ [illegible] صفحہ [illegible] و آریہ مسافر میگزین ماہ جنوری [illegible] صفحہ [illegible] و آریہ پرکاش صفحہ [illegible] وغیرہ) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۲۹۵)

(۱۵) اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۵۵) اور دنیا کی پیدائش ذروں کے اتصال سے ہے (بھومکا صفحہ ۱۶۵ و صفحہ ۱۹۷) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۶) ابتدائی دنیا میں انسانی پیدائش جوانی کے عمر میں ہوئی (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۲۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۷) جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخر میں بھی نہیں رہتی (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۲۵۱) دنیا باوجودیکہ ذروں کے اتصال سے بنتی ہے اور انفصال کے آخیر یعنی پرلی میں نہیں رہتی ہے لیکن پھر بھی دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۸) ابتدائی دنیا سے لیکر مہابھارت کی جنگ تک آریوں کا روئے زمین پر راج رہ چکا ہے (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۳۰۰) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں

(۱۹) آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور پکھیرو پیدا کئے (اپدیش منجری صفحہ ۵۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۲۰) دنیا کا بنانے والا سوائے پرمیشور کوئی دوسرا نہیں (بھومکا صفحہ [illegible]) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں عـ

آریہ دوستو! تمھارے نزدیک جس چیز کی ابتدا ہے اس کی انتہا بھی ضرور ہے اسلئے دنیا نادی یعنی ازلی نہیں ہوسکتی عـ

دوم

(۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرگرتی سو [illegible] زمین تک تمام کائنات اس غیر متناہی قدرت والی ایشور کے ایک پہلو میں قائم ہے (یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۳ بھومکا صفحہ [illegible])

(۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہوکر اسی میں رہتے اور فنا ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۱۸۶)

(۳) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴ مندرجہ بھومکا کی صفحہ ۸ میں پرمیشور کی ناف اور سر وغیرہ کا ہونا مسلّم ہے۔

(۴) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۱ مندرجہ بھومکا میں برہمن کا اس کے منہ سے اور کشتری کا بازو سے اور ویش کا ران سے اور شودر کا پاؤں سے پیدا ہونا بتاویل رکیک مسلّم ہے۔

(۵) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باہم محیط اور محاط کا تعلق (ضرور) ہے (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۲۲۵)

(۶) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یہ تمام عالم محاط و محدود اس محیط کل پرمیشور کے ذات میں قائم ہے (بھومکا صفحہ ۱۸۷)

(۷) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش کی طرح پھیلا ہوا ہے اور سب کائنات اس کے اندر گھسی ہوئی ہے اور سب کے اندر سمایا ہوا ہے اور محیط کل بھی ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۲۷ و بھومکا صفحہ ۲۰۳)

(۸) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش سے بڑا (ضرور) ہے (بھومکا صفحہ [illegible])

(۹) پرمیشور مجسم نہیں لیکن عورتوں کے رحم (یعنی بچہ دان) کے اندر رہتا ہے (ستیارتھ صفحہ [illegible])

(۱۰) پرمیشور مجسم نہیں لیکن مکت جیو (یعنی نجات یافتہ روح) غیر متناہی محیط کل برہم (یعنی خدا) کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے (ستیارتھ [illegible] صفحہ ۳۳۵)

(۱۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن سب کے اندر و باہر موجود ہے (بھومکا صفحہ [illegible])

(۱۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ (عیسائیوں کے قول کے مطابق) بالضرور ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۲۴)

حوالجات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ وید کا پرمیشور ایک جسمانی شخص ہے جس کے ایک پہلو میں تمام جہان قائم ہے اور گولر کے مانند اس کے اندر تمام مخلوقات سکونت پذیر ہے

* ایسی شاستری کو خود اپنے باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا [illegible] ہے لیکن تناسخ کے [illegible] یقیناً ممکن ہے کہ سوہن کا باپ موہن موجودہ جنم [illegible] کرم کے مطابق آئندہ جنم میں سوہن [illegible] جہان جانتے [illegible] بہت سوامی [illegible] ایک جنم میں اپنی بیٹی کا باپ اور [illegible] لیکن دوسرے جنم میں وہ اپنی ہی [illegible] کا جیتا جاگتا بیٹا بنگیا (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۹ کالم ۲)

* ستیارتھ [illegible] صفحہ ۲۳۴

عـ دنیا اور سلسلہ دنیا الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلہ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ کو سلسلہ دنیا کے بطلان پر قلم اٹھائینگے (اڈیٹر)

ہم ایسی صورتوں کے بھی ان میں بھی وہ رہتا ہے اور [illegible] پرمیشور اور جیو ان کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ بھی جاتا ہے اور علاوہ ازیں وید پرمیشور میں اور وید کے منتر علوم میں بھی دونوں ایک دوسرے کے اندر سمائے ہوئے ہیں بالفظ دیگر پرمیشور محاط۔ مظروف اور محدود ہے اور کائنات محیط اور اس کا ظرف یا اس کا عکس دونوں صورتیں جمعیت کو لازم ہیں۔ جب جہاں بین امر کو سوامی جی اپنے ویدوں میں اپنا مسئلہ لکھ چکے ہیں اسی کی بابت غیر مذہب والوں پر اعتراض کرنا یا بین حالتوں سے خالی نہیں یا بددیانتی یا آریہ دوستوں کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کر دینا یا حافظہ نباشد والا مضمون ہے۔ فی الجملہ اگر اس کا کوئی معقول جواب ہو تو آریہ دوست اس کو ستیارتھ ص۲۹ کے حاشیہ پر خط جلی درج کر کے قبل شکریہ حاصل کریں۔

ض۔ ظ۔ پر انعام

واضح ہو کہ حرف ضاد کی آواز مشابہ ظا معجمہ کے ہے جیسا اکثر کتب قرأت میں مذکور ہے لیکن ادا کرنا ض کا موافق قاعدہ مقررہ کے بہت مشکل ہے ہر کسی سے ادا نہیں ہوتا خصوصاً عجمی تو ہرگز ادا نہیں کر سکتے اس لئے اس کو بگاڑ کر مشابہ آواز دال ہملہ کے پڑھنے لگے ہیں جیسے الضالین کی جگہ الدوالین کیونکہ جس طرح اکثر اور حرفوں کا تلفظ بگڑ گیا ہے اسی طرح ض کا تلفظ بھی غلط ہو گیا ہے اور جن ملکوں میں ذ۔ ز۔ ظ۔ ض میں سے کوئی حرف بھی نہیں ہے جیسے ملک ہندوستان ایسی جگہ ان چاروں حرفوں کو اصلی آواز میں ادا نہیں کرتے بلکہ سب کو دال ہملہ کی صورت میں پڑھتے ہیں مثال کے طور پر چند الفاظ لکھتا ہوں۔

استاذ[1]۔ استاد۔ کاغذ۔ کاگد۔ ذریعہ۔ دریعہ ذلیل۔ دلیل۔ یہوذہ۔ یہودہ ابن یعقوب۔ زنبیل۔ دنبل گزری۔ گدری۔ گئے گذرے[2]۔ گئے گدرے۔ غازہ گادہ۔ غازی[3]۔ گادی یا گدی۔ ورازگر۔ درود گر۔

نظام پور۔ بدام پور جس طرح یہ الفاظ بدل گئے ہیں۔ اسی طرح ض بھی بدل گیا ہے مگر اب بہت لوگ پڑھتے ہیں دواد (ض) ہی صحیح ہے اور ضاد مشابہ ظا کو فارسی والوں نے بنالیا ہے۔ احقر کی عرض یہ ہے کہ جو صاحب یہ دعوے کرتے ہیں وہ براہ مہربانی اتنا اور بتا دیں کہ فارسیوں نے کس قاعدہ سے دواد کا ضاد کر لیا ہے جو صاحب اس کو بتلا دیں اور کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت کر دیں ان کو مبلغ دس روپیہ (عـہ) بطور نذرانہ کے دونگا۔ اور بندہ اس میں زبانی جمع خرچ کرنا نہیں چاہتا بلکہ جو صاحب اس کا اہتمام کریں وہ پیشتر ایک اسٹامپ پر اقرار نامہ کمترین کے ہاتھ سے لکھوا لیں۔ اور اگر ثابت نہ کر سکیں تو دواد پڑھنا چھوڑ دیں۔

حافظ محمد عظیم زاہد ساکن وبیرہ فیروزپور ضلع بلندشہر

کانفرنس۔ اخبار اور جماعت اہلحدیث

فیض آباد اور سیالکوٹ

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

اس مصرع کے مصداق میں مولینا ثناء اللہ صاحب نے میری اس کامل محبت کا لحاظ فرمایا جو مجھے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ہے۔ اس لئے فیض آباد میں اب تک انجمن اہلحدیث قائم نہ ہونے کے طعن پر اور شہروں کو چھوڑ کر سیالکوٹ ہی کو مخاطب فرمایا۔ دوسری وجہ یہ کہ ہمیں جس قدر مولینا ابوالوفا کی محبت کرتا ہوں اسی قدر وہ مولینا سیالکوٹی کو محبت کرتے ہیں اس لئے انہوں نے محب کو طعنہ دیتے ہوئے محبوب کی شکایت ضرور سمجھی۔

چہ صاحب! فیض آباد کی یہ حالت ہے کہ یہاں صرف دو اہلحدیث تو شہر میں ہیں اور دونوں بمع جمیل۔ مضافات کے اہلحدیث کو بھی اگر شامل کر لیا جائے تو سو ڈیڑھ سو ہونگے۔

اگر ٹانڈہ سے مولوی فخر الحسن صاحب اور اجودھیا سے مولوی وزیر الدین و حاجی محمد اسمٰعیل صاحبان کچھری سے حکیم نعیم الدین رائے پور سے منشی عبد الغنی صاحبان جہاں لٹرے ہے ہیں وہاں انجمن ہو جائے چنانچہ زبانی بھی کہا گیا خطوط بھی بھیجے گئے کون سنتا ہے فغان درویش

قہر درویش بجان درویش

یہ تو یہاں کا حال ہوا۔ اب سیالکوٹ کا حال مولانا سیالکوٹی لکھیں تا کہ مولانا امرتسری کا طعن بالکل رفع ہو جائے۔ اور نہ صرف سیالکوٹ سے مولانا ابراہیم صاحب ہی توجہ فرماویں بلکہ ہر مقام سے جہاں اہلحدیث ہوں اور انجمن اہلحدیث نہ ہو وہاں کے احباب فوراً متوجہ ہوں۔

مثلاً کانپوری احباب فوراً توجہ فرماویں وہاں کی کشتی کے ناخدا ہمارے پرانے مہربان مولوی عبد اللہ صاحب فرما دیں کہ وہاں کیوں نہیں انجمن اہلحدیث قائم ہوئی۔ لکھنؤ کے حضرات بھی اٹھ کھڑے ہوں۔ اور ہاں جناب اعظم گڑھ و مئو ضلع اعظم گڑھ والے برادران دین بھی توجہ فرماویں کیونکہ ان کا پرجوش اہلحدیث ہونا مجھے مسلم ہے۔

دربھنگہ اور خصوصاً تمام اضلاع کا صدر مقام رحیم آباد جس میں ہمارے حضرت مولانا و مقتدانا جناب حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث دام اللہ برکاتہ ایسے بزرگ ہیں اس میں تو سب سے پہلے انجمن اہلحدیث ہونی چاہیے باقیوں کا ذکر آئندہ کبھی نہ کبھی کرونگا۔ انشاء اللہ

کانفرنس اور اخبار کا انجمنوں سے تعلق	اب دوسری گذارش یہ ہے کہ اخبار کانفرنس اور تمہارے

ماتحت کا آرگن ہے اس کے یہ معنے ہم نے کب بیان کئے تھے کہ اس کے اڈیٹر صاحب اس بات کے مقید ہیں کہ جہاں سے ان کو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے وہاں وہ فوراً حاضر ہوں۔ ایسا سمجھنا گویا دیدہ و دانستہ اپنے اخبار کو بند کر دینے کا حکم دینا ہے لہذا اڈیٹر صاحب نے جو کچھ اس کے متعلق فرمایا صحیح تو ہے مگر خواہ مخواہ ضرور ہے اس کے ذکر کی یہاں ضرورت ہی کیا تھی۔ اصل ضرورت اس کی تھی کہ انجمنوں اور کانفرنس کو اپنے آرگن سے کیا تعلق ہونا چاہیے اور اس کے معنے یہ تھے کہ انجمنیں اور کانفرنس اپنے

[1] گز [2] محاورہ ہے [3] غازی آباد۔ گادی نگر۔ غازی پاڑہ۔ گدی پاڑہ۔

اخبار کی اشاعت اور ترقی کے لئے اپنے مقاصد اور اغراض اور قواعد ضوابط اور آمدنی میں کس قسم کا برتاؤ رکھتی ہیں اس کو تو آپ نے چھوا بھی نہیں اور ایک غیر متعلق بات کو لے بیٹھے جس کا گو مجھ سے اور مجھ جیسے دیگر عشاق سے تعلق صحیح ہے مگر اسکے ذکر کا کیا موقع تھا۔ امید ہے نہ صرف اڈیٹر اہلحدیث بلکہ جملہ اراکین مجلس شوریٰ اور اراکین انجمن ہائے ماتحت اس گزارش کا غور سے جواب دینگے۔

باقی آئندہ (شمس محمدی)

ایڈیٹر۔ آپ کے اس سوال کا جواب بہت دفعہ اہلحدیث میں دیا گیا ہے اور کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک رزولیوشن بھی شائع ہو چکا ہے کہ مقامی انجمنیں اپنے علاقہ کے کاموں میں خود مختار ہونگی۔ انجمن مجموعی طور پر کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی ایک ممبر ہوگی جسکا مطلب یہ ہے کہ مقامی انجمن جس اپنے ممبر یا عہدہ دار کو کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے لئے منتخب کریگی اسکو بطور وکیل کے لیا جائے گا۔ ایسے وکیل کی تبدیلی بحالی بھی مقامی انجمن کے اختیار میں ہوگی۔ باقی ممبران انجمن کانفرنس کے عام ممبران میں ہونگے جو حقوق عام ممبران کے ہونگے وہی ان کے ہونگے غرض من تو شدم تو من شدی کا پورا جلوہ ہوگا۔

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

اس کتاب کے بعض مضمون انگریزی تواریخ کے بھی خلاف ہونگے کیونکہ ان کا مادہ تاریخ چین اور تاریخ یونان ہے ممکن ہے کہ ان مورخوں نے اس زمانے کے وہ حالات لکھے ہوں کہ جو ان کے پیش نظر تھے اور وہ غیر قوموں کے ہوں۔ اور وید والوں کے ہوں اور میری کتاب کو خصوصیت وید والوں سے ہی ہے کیونکہ اس وقت گھر گھر کا راجہ جدا اور گاؤں گاؤں کا مہاراجہ جدا تھا۔

اس کتاب میں اور اسلامی مورخوں کی روایتوں میں بھی قدرے تفاوت ہے۔ اور تفاوت کی وجہ ظاہر ہے کہ مجھے میرے ذاتی تجربہ اور سیر وسیاحت نے اس پر مجبور کر دیا کہ میں قصداً ان کے خلاف لکھوں کیونکہ جو میرے ذاتی تجربہ میں آیا اور سیر و سیاحت سے مجھے حاصل ہوا یقیناً وہی حق تھا اور حق کے اظہار کے باعث میں مجبور تھا سو اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی۔

عام مصنف قیاسی ڈھکوسلوں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ اس کتاب میں ان سے کام نہیں لیا گیا بلکہ روایتوں سے کام لیا ہے کیونکہ قیاس اکثر غلط نکلتا ہے اور بعض بے ریشہ ہونے سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ اور روایت کے صدق وکذب کا بار راوی کی گردن پر ہوتا ہے اور وہ مرتبہ میں قیاس سے بالاتر ہوتی ہے اور صدق وثقہ کی روایت بڑی بلند پایہ ہوتی ہے۔ ویدوں کے راویوں میں اور محدثوں میں اتنا ہی فرق ہے کہ محدث لفظ نقل کرتا ہے یا کہیں کہیں معنوں سے کام رکھتا ہے اور ویدوں کے راوی نفس مضمون کو شاعری کے بہت بڑے وسیع پیمانہ پر لیجاتے ہیں۔ اور ننھے ننھے ذروں کو آفتاب عالمتاب سے چار چند زیادہ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے جہاں پانی کا اک قطرہ ہو اسے ہفت قلزم بنایا ہے اور ساڑھے بارہ ہزار کو ایک لاکھ گنایا ہے۔ وجہ یہ کہ ان کے زعم میں تھا کہ کسی ذرہ چیز کی عزت وعظمت جبھی دل پر نقش کرتی ہے کہ جب شاعرانہ رنگ میں ثابت ہوتی ہے کہ جب اسے آفتاب کر کے دکھایا اور بار بار گایا جاوے۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ریت کے دانہ برابر بیج کو ہمالیہ برابر مجھوٹ میں لپیٹ کر دکھایا۔ ناظرین ان کی شاعرانہ کارروائی پر نہ جائیں مطالب اصلی ملحوظ فرمائیں۔ کرشن جی نے کیا اچھا فرمایا ہے کہ اپنا دھرم کیسا ہی خراب ہو اس کا ترک کرنا لازم نہیں۔ اور کوئی دھرم ایسا نہیں ہے کہ جس کے فرائض ادا کرنے میں کچھ نقص ہو چنانچہ آگ دھوئیں سے خالی نہیں ہوتی۔ (گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۴۸)

کتاب لکھنے میں نہایت آسان اور سہل طریقہ مجھے خوب ہاتھ آیا کہ جہاں سے کسی رشی یا راجہ کا نام پایا وہیں سے اس کی تفسیر نکال کر دیکھ لیا کہ یہ کس خاندان کا بزرگ ہے اور مہابھارت سے اس کی پوری پوری تواریخ معلوم کر لی اور اس کے ہمعصروں کا پتہ راماین وغیرہ سے اور قصوں کو باہم تطبیق دینے سے معلوم کر لیا اور جھٹ لکھدیا کہ فلاں رشی یا راجہ فلاں کا ہمعصر ہے۔

بعض نام ولدیت ثبت ویدوں کے سوکتوں پر درج تھے سو ان کو وہاں سے مع ولدیت کے نقل کیا اور تواریخ سے پتہ لگا کر ان کی ہسٹری لکھدی۔ اس ترتیب سے دو باتیں نکل آئیں۔ ایک تو وہ شجرہ کہ مہابھارت اور راماین وغیرہ میں درج ہے غلط اور سرتا سر طول لطول ثابت ہوا اور صاف طور پر واضح ہوگیا کہ بھارت میں جس قدر زیادتی ہے وہ صرف انہی راجوں کی ہے کہ جن کا نام ویدوں میں نہیں آیا اور ان کے قصے بھارت میں مذکور ہیں۔ دوسرے یہ کہ زمانہ کی طوالت جس قدر جگ وغیرہ مشہور ہیں سب باطل ہے کیونکہ چند پشتوں کے لئے اتنی طوالت ماننا ایسے ہی ہے جیسا کہ چند مچھلیوں کے لئے سمندر ماننا۔ اور بس جہاں آریہ شاعروں کے مبالغے دوسرے کاموں میں ہیں ویسے ہی زمانے کی طوالت کے باب میں ہیں۔

امید ہے فراخ دل بلند حوصلہ خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی سنائیں گے تاکہ اصلیت سے آگاہ ہوں اور عبرت حاصل کریں۔ چونکہ یہ کتاب تواریخ میں ہے اور اس کے لئے جغرافیہ اور نقشے کی سخت ضرورت ہے اس لئے میں اسی سے اسکو شروع کرتا ہوں اور مدد اللہ تعالے سے چاہتا ہوں اور وہی سچا مددگار اور بہتر ناصر ہے۔

(باقی باقی)

مدرسہ احمدیہ آرہ

کا سالانہ جلسہ بمقام سیتامڑھی ضلع مظفرپور بتواریخ ۶-۷ مارچ ۱۹۱۵ء قرار پایا ہے۔

انتخاب الاخبار

امرتسر میں طاعون ہنوز بدستور ہے
جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۴ر اپریل سے ۱۱ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ جو تجارتی یا ماہی گیر جہاز غرق کئے یا اُن پر تارپیڈو پھینکے ہیں اُن کے نام یہ ہیں:—

(۱) فرانسیسی سٹیمر ایمہ۔
(۲) انگریزی سٹیمر بلوجیکٹ (یہ جہاز شکستہ حالت میں کنارے پر پہنچ گیا)
(۳) سٹیمر سیون سیز۔
(۴) سٹیمر فلبرا (اس کو پکڑ لیا گیا ہے)
(۵) سٹیمر کراؤن آف کیسٹیل۔
(۶) ماہی گیر جہاز جیسن۔
(۷) ماہی گیر جہاز گلوکسینیا۔
(۸) ماہی گیر جہاز شیلی۔
(۹) ولندیزی سٹیمر شیلڈ۔
(۱۰) سٹیمر لاک وڈ۔
(۱۱) ماہی گیر جہاز نیوفونڈلینڈ۔
(۱۲) امریکن سٹیمر گرین برایر۔
(۱۳) سٹی آف بریمن۔
(۱۴) اولیوائن۔
(۱۵) روسی جہاز ہرمیز
(۱۶) ولندیزی جہاز پرنس مارٹس۔
(۱۷) سٹیمر نارتھ لینڈز۔
(۱۸) ایک انگریزی جہاز ساؤتھ پائنٹ۔
(۱۹) ایک ناروے کا تجارتی جہاز۔

ایک جرمن تجارتی جہاز گریٹ بیسو جو سویڈن سے جرمنی کو خام دھات لیجا رہا تھا بحیرہ بالٹک میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمنوں نے سویڈن کا جہاز انگرینڈ جس پر مکی کا غلہ لدا ہوا تھا گرفتار کر لیا ہے۔

دو جرمن آبدوز کشتیاں بحیرہ شمالی کو جاتی ہوئیں دریائے شیلٹ میں سے گذریں۔

ترکی جنگی جہاز مجیدیہ روسی سرنگ اُٹھانے والی کشتیوں کے تعاقب میں اوڈیسہ کے قریب ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اُس کے عملہ کو دوسرے ترکی جنگی جہازوں نے بچا لیا۔

امارت بحریہ جرمن تسلیم کرتی ہے کہ اُن کی آبدوز کشتی یو ۲۹ غرق ہو گئی ہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی جنگی جہاز گوبن اور بریسلا ساحل کریمیا کے پاس روسی جہازوں سے لڑتے رہے۔

اس ہفتہ بھی متحدہ سلطنتوں کے جنگی جہازوں نے درہ دانیال اور سمرنا پر گولہ باری کی۔

ایتھنز کی خبر ہے کہ متحدہ سلطنتوں کے جہاز درہ دانیال پر فیصلہ کن حملہ کیلئے مکمل تیاریاں کر رہے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے زیبرگ پر گولہ باری کی جس سے زیبرگ میں کئی دھماکے پیدا ہوئے جرمن توپخانہ نے بھی جواب دیا۔

ترکوں کے بارہ ہوائی جہاز درہ دانیال اور باسفورس میں دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن آبدوز کشتیوں کے کارخانہ پر بمقام ہابوکن حملہ کیا اور آبدوز کشتیوں پر آٹھ بم گرائے۔

بلجیمی ہوابازوں نے لورٹ مارک کے ریلوے جنکشن پر بم گرائے۔

فرانسیسی ہواباز گیروس اور لوار نے دو جرمن ہوائی جہازوں کو آتشباری کر کے نیچے گرا لیا۔

اتحادی یعنی انگریزی فرانسیسی ہوابازوں نے لیمین واقع بیڈن (جرمنی) پر بم گرائے۔

جنرل وان ڈر گولٹز جو سلطان المعظم کی طرف سے قیصر ولیم کیلئے تحفہ لیکر گیا تھا قسطنطنیہ کو واپس آگیا ہے

بالفعل تمام لوگوں کو جو اسلحہ اُٹھانے کے قابل ہیں ملک کی حفاظت کے لئے طلب کر لیا ہے۔ اور اتنی ترکی فوج جمع کی گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

جزیرہ نما گیلی پولی میں کثرت سے ترکی فوجیں جمع ہیں۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ انہیں کارپیتھین میں دو نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹریا کی حالت سخت اندیشناک ہو رہی ہے روسی فوجیں ہنگری میں بڑھتی چلی آرہی ہیں۔

جرمن آسٹریا کی مدد کیلئے بڑی سرعت سے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ آٹھ لاکھ آسٹری فوج اب تک انہوں نے گرفتار کی ہے۔

آسٹریا میں سخت قحط رونما ہو رہا ہے۔

مغربی میدان جنگ میں اگرچہ ابھی تک موسم ناموافق ہے لیکن **متحدہ** فوجیں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں اور جہاں موقعہ ملتا ہے جرمنوں کی خندقوں میں گھس کر انہیں پسپا کر دیتی ہیں اور اس طرح اپنی ترقی کو جاری رکھتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اب جرمنوں کو فتحیابی کی امید نہیں رہی اور وہ عام گفتگو میں یہ "اگر ہمیں شکست ہوئی تو" کے الفاظ بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔

سائشان کے مشرق میں فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا۔ فرانس کے ہوائی دستہ نے جرمن ہوائی جہازوں کے سٹیشنوں پر ۳۳ بم گرائے۔

روسی اخبار رسکو سلوو لکھتا ہے کہ آسٹریا نے غیر جانبدار حکومتوں کی معرفت روس کے آگے تجاویز صلح پیش کی ہیں۔

سمرنا کے کمانڈر نے یورپین باشندوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

مصر کے نئے سلطان پر ایک شخص نے گولی چلائی مگر وہ صاف بچ گئے۔

بلغاریہ اور سرویہ کی سرحد پر معمولی سی جھڑپ ہو گئی بلغاریہ کے ۸۰ اور سرویوں کے ۶۰ آدمی مارے گئے

انگلستان میں آجکل شاہی خاندان سے لیکر مزدوروں تک شراب کے برخلاف جہاد میں مصروف ہیں۔

ایک امریکن کرنل کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی کی سزا دی گئی

(۳۷۶)

چنانچہ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۱ء تک تین سالوں میں
۱۲ لاکھ ۱۴ ہزار نوجوان ۲۰ سے ۲۲ سال کی عمر کے
نوجوان فوجی خدمت سے بری رکھے گئے تھے جیسا کہ ظاہر ہے
یہ ہے جس سے کام لیا جائے گا۔ اسی طرح لینڈ سٹرم
اور لینڈ ویہر افواج میں بھی کئی ہزاروں کو نہ لیا گیا تھا
جن کی تعداد لانڈ ویہر ایک لاکھ ستر ہزار ہے یعنی ۲۵
سال میں ۲۴ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی مستثنےٰ رکھے گئے لیکن
سے جنگ اور بیماری کے نقصانات ۳۰ فیصدی شمار
کرلئے جائیں تو بھی بیس لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں یہ
نوجوان وغیرہ ہے جس میں لینڈ سٹرم وغیرہ ۴۰ سال سے کم عمر
کے جو جوانوں کا ہے جو دس لاکھ سے کم نہیں تینوں کی
مجموعی تعداد ۵۰ لاکھ سے اوپر ہوتی ہے لیکن کچھ
پہلے بھی فوج میں لئے جاچکے ہیں۔ بہر حال ۴۰ لاکھ
آدمی باقی رہتے ہیں جن کی فوجی تربیت شروع
کردی گئی ہے۔ یہ باقاعدہ فوج کے آدمیوں کی نسبت
کم ہیں لیکن فوجی جذبہ و جوش بہت سی مشکلات
پر غالب آجاتا ہے۔ جرمنی نے حال میں تیس لاکھ
رائفلیں آسٹریا کو دی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس کے پاس اسلحہ کا ذخیرہ کافی ہے۔ جرمنی میں
اب صرف کروپ اور ایرہارڈ کے کارخانے ہی اسلحہ
نہیں بناتے بلکہ ہر کارخانہ جو دھات کا کام کرتا
ہے دن رات اسی کام میں مشغول ہے۔ (وطن)

جواب مذاکرہ نمبر ۱۰ مورخہ ۷ ماہ صفر

حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ
جناب ابو البرکات صاحب اس حدیث میں ہر ایک
کے نزدیک بین کا متعلق محذوف ہے اور معنی (ظرف)
اس کا صلہ ہی جناب نے جو معنی اس کا لگایا ہے وہ
اس بنا پر ہے کہ الفارق یا الحاجز بین کا متعلق ہو
گویا عبارت یوں ہوئی الحاجز یا الفارق بین العبد
وبین الکفر ترک الصلوٰۃ لیکن اگر اس بین کا
متعلق الموصل یا الرابط یا اسی قسم کا دوسرا لفظ
قرار دیا جائے تو معنی نہایت صحیح ہونگے اور تمام اشکال
اٹھ جائینگے۔ عبارت یوں ہوئی الموصل والرابط
بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ جہاں پر
فارق یا حاجز یا اس کا ہم معنی بین کا متعلق ہوتا
ہے وہاں متعلق مذکور ہوتا ہے مثلاً الفرق لئے
الفراق بینی وبینک۔ یا فرق اللہ بینہم کما اجاب
اس کی ایک دوسری تاویل بھی شریفی ہے کہ ترک صلوٰۃ
کو عموماً سبب قرار دیا گیا ہے نفیاً اور اثباتاً دونوں
طریقہ پر یعنی اثباتاً ترک صلوٰۃ کفر کا سبب ہے اور نفیاً
عدم کفر کا۔ لیکن اصول شریعت سے اسکی تطبیق نہیں
کی جائیگی علامہ نودی کی تاویل کا یہی منشا ہے
(محمد عبیداللہ مبارکپوری)

یادگار سید نذیر حسین

از مولوی عبد العزیز خلف مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اتباع کتاب و سنت کی غفلت اور سہل انگاری
کو دیکھو اور دوسرے گروہوں کی مستعدی و سرگرمی
کو ملاحظہ کرو کہ وہ کس جوش و استقلال کے ساتھ
اپنے حصول مقصد میں منہمک ہیں۔ ابھی زیادہ روز
نہیں گذرے کہ ہمیں دو قومی ماتم کا شکار ہونا پڑا
جسے ہم نے بہت صبر و استقلال کے ساتھ برداشت
کرلیا اور خاموش ہوگئے۔ جیسا کہ ہمارا اور ہماری
جماعت اہل حدیث کا شعار ہے۔ صد آفرین اُن
محترم بندگان خدا کو جو کسی فخر قوم کا ماتم پر مطلع
ہوکے کوئی علمی یادگار قائم کرنے کے لئے ساعی ہو
جاتے ہیں۔ برعکس اس کے ہم انتہائی افسوس ہے اُن
افراد قوم پر جو باوجود قدرت تامہ بزرگان دین
کے نام و نشان اپنے تساہل کے نیز تلوار اور نفاق
اور خودی کے ثقیل بار کے نیچے دبا دینا چاہتے ہیں
مولانا شبلی مرحوم کی رحلت کو ابھی چند روز ہوئے
دیکھو اُن کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی
لکھنؤ میں قائم ہوچکی ہے۔ مولانا حالی مرحوم جنہوں نے
ابھی کل ہی ہم سے کنارہ کشی اختیار فرمائی ہے اُن کی
بھی یاد زندہ رکھنے کے لئے معتد اہل اسلام کی ایک
کمیٹی پانی پت میں قائم ہوگئی ہے جس میں بحضوری
سربرآوردگان قوم یادگار کی بہ صورت تجویز کی گئی
ہے کہ مسلمانان پانی پت کی جو چندہ سالہ سے
مرحوم کی کوشش سے ہی قائم تھا مدرسہ کا نام معنون
کرکے اس کو تکمیل تک پہنچایا جائے جس کی خصوصیات
حسب ذیل ہوں گی

(۱) اول قرآن کریم تجوید و قرأت کے ساتھ صحیح پڑھایا
جائیگا
(ب) دینی تعلیم کا بہترین انتظام قائم کیا جائیگا
(ج) ایک وسیع دار الاقامت قائم کیا جائیگا
(د) جو بیرونی طلباء کو وظائف بھی دیئے جائینگے
(ہ) ایک اعلیٰ درجہ کی لائبریری قائم کیا جاویگی

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے تین لاکھ روپیہ کی
فراہمی ضروری سمجھی گئی ہے حاضرین کمیٹی میں سے
بعض حضرات نے اس کام کے لئے قابل قدر عطیہ
از قسم نقد واراضی عنایت فرمائے۔ لیکن اس کے
مقابلہ میں ہماری جماعت اہل حدیث نے کیا کیا؟
اس کے جواب میں ہمیں بہت حسرت و افسوس کیساتھ
اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اس نے مسئلہ کو چھوا تک نہیں
ہماری جماعت کے آخری محدث سیدنا و مولانا سید
نذیر حسین سقی اللہ ثراہ (جن کی تبحر فی العلوم کا
دشمن بھی معترف ہے جن سے استفاع عالم کی بہترین
انسانی ہستیوں نے روحانی پرورش پائی ہے)
کے پائگاہ علوم اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ جب ہم
سنتے ہیں اور پھر قوم کی طرف سے قائم کردہ کوئی
یادگار اُن کی علمی ہستی پر نہیں پاتے ہیں تو لامحالہ
ہمیں سر بزانو اصحاب قوم کے سامنے اپنا
آہ و بکا پیش کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے
کہ قوم نے اہلحدیث کانفرنس قائم کرنے میں بڑی
گرمجوشی ظاہر کی اور طرح طرح کی کوششیں کر رہی
ہے۔ مگر افسوس کہ جس کی ہستی بہت ضروری اور
اقدم تھی یعنی شیخ الکل سید نا مرحوم کی کوئی علمی
یادگار اعلیٰ پیمانہ پر دہلی میں کانفرنس کے قبل یا
ساتھ ساتھ قائم کرنے کا مسئلہ چھیڑا تک نہیں یا کبھی
چھیڑا ہوگا تو اب تک کامیاب نہ ہوسکی۔ کیا خوب
ہوتا جو قبل انعقاد کمیٹی کانفرنس پہلے مرحوم کی

یادِ زندہ رکھنے کے لئے ایک درسگاہ عمل کا مسئلہ مرحوم کے ہزاروں دردمند تلامذہ و دیگر احباب کے سامنے پیش کرکے اس کے قائم کرنے پر مجبور کیا جاتا اور کانفرنس کو اس کی شاخ تصور کیا جاتا (بصورت اعتراض) مسئلہ کو پیش کرنیوالے وہی حضرت ہوتے جنکے مساعی جمیلہ کا نتیجہ اہلحدیث کانفرنس ہے۔

اب بھی اگر کانفرنس اپنی گہری محبت اور وقعت قوم کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے تو اسے جلد اس امر کی تحریک اور سعی تامہ کرنی چاہیئے اور جسے وہ اپنی مجلس شوریٰ تک محدود رکھی ہوئی ہے اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اشاعت کرکر مرحوم کی روحانی اولاد و الاولاد کو خصوصاً اور ہمدرد جماعت اہلحدیث کو عموماً مجبور کرے۔ انشاء اللہ کانفرنس کی اس مساعی میں بہت معین پیدا ہوجائیںگے

عرصہ دو سال کا ہوا ہے میرے دو محسن اور معزز احباب جناب مولوی قطب الدین احمد راجشاہی اور مولوی احسان اللہ دیناجپوری اس درد انگیز فسانہ کا جامہ پہن کر بشکل محرک قومی اخبار اہلحدیث کے کسی کالم میں نمودار ہوئے تھے مگر قوم (؟) اب تک اُن کی تائید میں خامہ فرسائی نہیں کی۔ لہذا اُن حضرات نے بھی دوبارہ تحریک نہ کی۔ مجھے جہاں تک علم ہے اب بھی یہ حضرات کوشاں ہیں۔ اور اس کام کے لئے حسب وسعت اعانت فرماکر داخل حسنات ہونے کی خواہش رکھتے ہیں لہذا طبیعت پریشان میں بھی حسب استطاعت پیش کرنے کا وعدہ واثق کرتا ہوں (اور میں اُن دو حضرات کو بالخصوص فہمائش کرتا ہوں کہ جب اُنہوں نے بمقتضاء ہمدردی ابتداءً اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو کام شروع ہونے تک قلمی تحریک سے باز نہ آئیں) الحمد للہ کہ اب اہنوا مساعی میں جناب مولوی عبدالمجید صاحب اٹاوی کا بموافقت تامہ قلمی دور ہے بذریعہ اخبار اہلحدیث اعانت فرماکر قوم کے دلوں میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء جس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ حال ہی کے دو نمبروں میں بعض تازہ دم جان نثاران قوم کے دو مضامین نظر سے گزرے فی الحقیقت ہر دو مضامین میں انتہا درجہ کی دلسوزی اور سنجیدگی کے ساتھ معرض تحریر میں لائے گئے ہیں اور اُن سے کمال قدر سرگرمی اور جوش مترشح ہوتا ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس کام میں محرکین اور موئدین کی مدد کریگا۔

(عبدالعزیز مبارکپوری)

سُنّیت رفع الیدین

اللہ تعالےٰ جناب مولوی عبدالمجید صاحب کی محنت اور سعی کا بدلہ اُن کو عطا فرماوے۔ اور رفع الیدین نہ کرنے والوں اور اس سے چڑنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ یہ کتنی بڑی سنت ہے اور کس قدر ثبوت اس سنت کی ہیں جتنے کہ بالکل مبالغہ سے خالی ہوگا۔ اگر کہدیا جاوے کہ رفع الیدین سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی سنت کے ثبوت میں حدیثیں نہیں آئیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف نہایت حذف و اختصار کے ساتھ اس کے طرق دکھا رہے ہیں اور اگر کہیں وہ سب طرق و متون مع اُن کے مباحث متعلقہ کے درج فرماویں تو لاریب برسوں میں بھی یہ مضمون ختم نہو۔

اس مضمون سے علاوہ سنیت رفع الیدین ثابت ہونے کے اہلحدیث کی علم و تحقیق پر بھی کافی روشنی پڑیگی انشاء اللہ۔

مگر مجھے اپنے مخدوم جناب مولوی عبدالمجید صاحب سے یہ عرض کرنا بھی باقی ہے کہ مولینا آپنے رفع الیدین کو "سنت غیر موکدہ" فرمایا ہے آپ کے مضمون پر نظر ڈالنے سے اُس کا سنت ہونا تو اظہر من الشمس ہے مگر غیر موکدہ ہونا بالکل حیز خفا میں ہے امید کہ یا تو آپ اس لفظ غیر موکدہ کو واپس لینگے یا اس پر بھی ایسی ہی توجہ فرمادینگے۔

بلکہ آپ کے تمام ثبوت پیش کردہ (جنپر کسیکو مجال دم زدن نہیں) کے ساتھ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی مثال کر دیئے سے تو رفع الیدین درجہ سے بھی بڑھکر وجوب کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں خود آپ کے مضمون ہی میں اس قسم کے صریح الفاظ ملتے ہیں جن سے فرضیت رفع یدین پر استدلال ہوسکتا ہے۔

مثلاً حاکم کی روایت علی علیہ السلام سے رفعاً فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں یامرك اذا تحرمت للصلوٰۃ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ وانحر میں امر خدا رفع الیدین کے لئے ہے۔

امید کہ جناب موصوف اس عاجز کی مختصر گزارش پر غور فرماکر اس تحقیق کو بھی ہاتھ سے نہ دینگے ہمارا مذہب تو تحقیق ہے جو دلائل سے ثابت ہوجائے وہی ہمارا مذہب ہے والسلام

(خاکسار یوسف فیض آبادی)

اڈیٹر:۔ یہ تقسیم کہ فلاں کام سنت ہے فلاں مستحب ہے علماء کے فہم پر مبنی ہے جس نے جس کام کو جیسا سمجھا کہدیا جس طرح نسخ آیات و احادیث محض فہم علماء پر مبنی ہے ورنہ اس کی تعیین کے متعلق نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ ایک زمانہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے برگزیدہ کو سوال ہوتا تھا وتر واجب ہیں۔ جواب دیتے تھے اوتر رسول اللہ واوتر المسلمون آنحضرت نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی پڑھے ہیں۔ بارہا اس سوال کا یہی جواب دیا نہ واجب کہا نہ سنت۔ مولوی عبدالمجید صاحب نے اگر مستحب کہا اور آپ نے سنت کہا تو کیا اختلاف؟ مطلب تو یہی ہے کہ کار ثواب ہے۔ اصل میں مستحب کہنے کی بناء مولینا شہید قدس سرہ کی تنویر العینین سے چلی ہے لکل امرء ما نوی۔

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲؍

(مینجر اہلحدیث)

فتاوے

س نمبر ۸۷ - جناب مولانا صاحب زاد عنایتکم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام کس کس آسمانی کتاب سے ثابت ہوا۔ چار اصلی آسمانی کتابوں میں جسقدر نبیوں کے نام ملتے ہیں وہ تعداد میں کسقدر ہیں۔

ج نمبر ۸۷ - قرآن مجید میں جتنے ہیں وہ تو شمار ہو سکتے ہیں۔ مگر سائل پہلی کتابوں کا حال بھی پوچھتا ہے اس لئے سارا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۸۸ - تمام انبیاء اسی آدم کی اولاد تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ آدم سے کتنی مدت کے بعد تولد ہوئے۔

ج نمبر ۸۸ - اس مدت کی تاریخ نہیں ملتی۔

س نمبر ۸۹ - حضور کی حجامت کس طرز کی تھی۔

(منشی عبداللہ از روٹ جبیل سنگھ)

ج نمبر ۸۹ - حضور علیہ السلام کے بال مختلف اوقات میں مختلف طرز کے تھے بلکہ کبھی کندھوں تک کبھی کانوں تک۔ یہ سب ذکر شمائل ترمذی میں ملتا ہے جس کا ترجمہ خصائل النبی دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۰ - ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(ممتاز علی خان سلطان پور۔ اودھ)

ج نمبر ۹۰ - صحیح بخاری میں حدیث ہے۔

س نمبر ۹۱ - تلاوت قرآن شریف یا اذان کے وقت السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۱ - مجھے ایسی کوئی روایت یاد نہیں کسی صاحب کو ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۹۲ - رافضی مذہب جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گالی دینے والا اور قرآن شریف کو بیاض عثمانیہ بتانے والا ہے انکی اقتدا جماعت نماز میں کس کتاب سے ثابت ہے بحوالہ کتاب تحریر فرمائیے کیونکہ آیت وارکعوا سے یہ مطلب کسی عالم سنی المذہب نے اپنی کتاب میں نہیں تحریر فرمایا اور نہ کسی عالم اہلحدیث سے سنا (ایضاً)

ج نمبر ۹۲ - بیاض عثمانیہ کہنے والے کا مطلب اگر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے خدائی کتاب نہیں تو ایسا شخص کافر ہے اس کی اقتدا کسی طرح جائز نہیں یقین کامل ہے کہ وہ نماز کو فرض نہ جانتا ہوگا کیونکہ نماز کی فرضیت تو قرآن ہی سے ملتی ہے جسکا وہ منکر ہے۔ اور اگر بیاض عثمانی سے اس کی یہ مراد ہے کہ ہے تو خدائی کتاب مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ میں آسکتی ہے۔ حافظ ابن حزم کتاب ملل والنحل میں ہر ایسے شخص کی اقتدا کو جائز کہتے ہیں جو نماز کو فرض جان کر پڑھتا ہے اور اس دعوے پر آیت اجیبوا داعی اللہ وغیرہ کو پیش کرتے ہیں یہی معنے ہیں حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر کے۔

س نمبر ۹۳ - بالغ مرد کو نامحرم عورت کا دودھ پینا کس حدیث سے ثابت ہے حدیث اور اسکا مطلب تحریر فرمایئے کیونکہ آپ نے جس پرچہ میں تحریر فرمایا ہے یہاں نہیں ہے (ایضاً)

(۲ داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۹۳ - صحیح مسلم کی روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا تھا جو اب جوان ہو گیا ہے اس لئے گھر میں اس کا آنا میرا خاوند پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت نے فرمایا تو اس کو اپنا دودھ پلا دے۔

س نمبر ۹۴ - وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت رکوع کے بعد ہاتھ نیچے چھوڑ کر پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ اس کی تشریح کر دیجئے کیونکہ بعض بطور دعا کے ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں اور بعض ہاتھ نیچے لٹکا کر۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴ - وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہوئی نہ ہاتھ باندھ کر نہ چھوڑ کر۔ اس لیے سب برابر ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۹۵ - عورتوں کی جماعت مکان کے اندر جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۵ - مکان کے اندر بھی جائز ہے اور باہر بھی جہاں پردہ سے پڑھ سکیں۔ (ایضاً)

س نمبر ۹۶ - بجائے زیر ناف یا سینہ کے اگر ہاتھ شکم کے اوپر باندھکر نماز پڑھی جائے تو از روئے حدیث جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۶ - یہ بھی بعض اماموں کا مذہب ہے مگر حدیث میں یہ طریق میں نے نہیں پایا۔ نماز جائز ہوگی انشاء اللہ۔ (۲ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۷ - ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ عورت منکوحہ کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے ہے اب شخص مذکور چاہتا ہے کہ اس لڑکی کا عقد اپنے لڑکے سے جو کہ اس کی پہلی بیوی سے ہے کر دیوے۔ کیا درست ہے؟ (گوہر علی)

ج نمبر ۹۷ - اگر کوئی اور رشتہ حرمت ان دونوں میں نہیں ہے بلکہ صرف صورت مرقومہ ہے۔ تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۸ - حقیقی برادر کے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے؟

ج نمبر ۹۸ - اگر کوئی رشتہ حرمت نہیں بلکہ محض صورت مرقومہ ہے تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۹ - جن عورتوں کو یکے بعد دیگرے دو یا تین نکاح کرنے پڑتے ہیں وہ جنت میں کس خاوند کے پاس ہونگی؟

(راقم گوہر علی از موضع سپا پونڈا ڈاکخانہ مجیٹھہ امرتسر)

ج نمبر ۹۹ - بموجب حدیث (تفسیر ابن جریر) جس خاوند کا اس عورت سے سلوک اچھا ہوگا اس کے ساتھ جنت میں رہیگی۔

(داخلہ غریب فنڈ ندارد)

اطلاع - فی سوال مطبوعہ جواب کے لئے ۳ پائی اور قلمی کے لئے ۶ پائی۔ وراثت کے سوال کے ساتھ فی بطن ۲ غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔

* ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

جلد نمبر ۱۶ / اہلحدیث [illegible] ص ۱۵

متفرقات

سراج الاخبار اور انجمن اہلحدیث جہلم ہمعصر سراج الاخبار جہلم نے انجمن اہلحدیث جہلم کو جلسہ کے انتظام اور دیگر امور پر بحیثیت مذہبی چند اعتراض کئے ہیں اُنکا جواب آئندہ دیا جائیگا۔

تاریخ وفات خان بہادر ڈاکٹر عبدالرحیم مرحوم کی وفات سے جو مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً نقصان پہنچا ہے اُس کی تلافی انسانی نگاہ میں مشکل ہے خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کی اولاد میں سے اس کی تلافی کرائے مرحوم کی تاریخ وفات جو اخبار میں چھپی ہے۔

چو عبدالرحیم آں طبیب لبیب
بجاں آفریں ناگہاں جاں بداد
در اطراف و اکناف ہندوستاں
ندا ہا بر آمد کہ مغفور باد
۳۳ ۱۳ھ
غفراللہ ورحمہ۔

صلاح اخبار اہلحدیث (۱) اسکے نمبر صفحات لگاتار ہوں سال کے بعد ایک جلد پوری کے صفحات معلوم ہوں (۲) نیز سال کے بعد ایک فہرست لگائی چاہیے تاکہ مضامین کا پتہ لگ سکے۔ (غلام حسین کلرک خریدار ۲۷۸۵)

جواب اخبار کی خریداری کا سلسلہ روز جاری رہتا ہے پھر جو آج خریدار بنتے ہیں اُن پر یہ ضروری نہیں اور نہ وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ابتدا سال کے پرچے بھی خریدیں اس لئے اُن کے ہر ایک ایسے خریدار کا سلسلہ جو ابتدا سال سے خریدار نہ ہو ناقص رہیگا جس سے اخبار کی حیثیت میں بہت فرق آئیگا ان سب وجوہات پر نظر کرکے جو کیا جاتا ہے یہی مناسب ہے تاہم اگر اور صاحب بھی اس تجویز کو مستحسن سمجھینگے تو آئندہ سال سے درمیان صفحوں کے مسلسل ہندسے بڑھا دئے جاوینگے انشاءاللہ فہرست کی بابت بھی یہی جواب ہے کہ خریدار ہر روز تبدیل ہوتے رہتے ہیں فہرست دیں تو کس کو لہذا یہ بہتر ہے کہ ہر خریدار اپنے شوق سے قلمی فہرست لگا رکھیں جو اخبار جائے اُس کے عنوانات درج فہرست کریں۔ تاہم اگر اور صاحب بھی فہرست کا تقاضا کرینگے تو سال آئندہ کے شروع پرچہ میں گزشتہ سال کی دیجاویگی۔

دعاء صحت میری بیوی مرض بخار میں عرصہ چھ ماہ سے مبتلا ہے ناظرین للہ دعاء صحت کریں
مخدوم شریف (خریدار ۱۵۸۳)

اللھم اشفھا بشفائک وداوھا بدوائک وعافھا بفضلک

دعاء صبر واطمینان میرے مذہبی مخالفوں نے میرے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے مجھ پر سخت ظلم کئے میرا تمام مال واسباب چھین لیا ناظرین میرے لئے صبر و استقامت کی دعا کریں (مولوی محمد دہلوی) [illegible]

اطلاع متعلق سوالات طبیہ جب سے سوالات طبیہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے کثرت سے سوال آتے ہیں خطرہ ہے کہ کسی روز سارا اخبار ہی نہ روک لیں۔ اس لئے اس قسم کے سوالات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ فی سوال کم از کم ۲ غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں جو صاحب بعد صحت بطور شکریہ فنڈ کو مزید عنایت کرینگے موجب شکریہ ہونگے۔ آئندہ اس قسم کے سوالات پر نمبر لگائے جاوینگے مجیب صاحب صرف اتنا لکھا کریں "جواب نمبر فلاں مندرجہ تاریخ فلاں"

جواب سوال مندرجہ ۲۲ جنوری حافظ غلام نبی پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ + پوست ہلیلہ کابلی ۲ تولہ + پوست آملہ مقشر ۲ تولہ + مغز کدو ۲ تولہ + مغز کشنیز خشک ۲ تولہ گل سرخ یک تولہ + مغز بادام ۳ تولہ + مغز خیارین ۲ تولہ تخم خشخاش ۳ تولہ + اسطوخودوس یک تولہ + کشتہ چاندی یک تولہ + کشتہ مرجان یک تولہ + گاؤزبان یک تولہ کشتہ قلعی یک تولہ + شہد ۲۷ تولہ + مصری ۲۷ تولہ ان ادویات کی معجون بنا کر ۶ ماشہ رات کو بعد از طعام ہمراہ شیر نیم گرم کے استعمال میں لاویں انشاءاللہ ضعف دماغ و بصر کو فائدہ عظیم ہوگا (حکیم حاذق نورالدین [illegible])

ایضاً جواب دوم فلفل سیاہ چھ ماشہ کو چھ ماشہ روغن بادام شیریں میں ایک روز تر رکھیں پھر نکال کر خوب باریک پیس کر پاؤ بھر دیسی شکر میں ملالیں۔ اور شکر کو پاؤ بھر گائے کے گھی میں ملا کر کسی مرتبان میں رکھ لیں پس صبح نہار ڈھائی تولہ کھالیا کریں۔ انشاءاللہ بہت فائدہ بخشیگا مقوی دماغ اور مقوی بصر بھی ہے۔ اور نیز اسی اخبار مورخہ ۲۲ جنوری میں ایک صاحب اپنی ہمشیرہ کا اسم مرض و دوا دریافت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی ہمشیرہ کو صرع ہے۔ یہ گولیاں تیار کرلیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام عرق بادیان نہار کے ہمراہ استعمال کرائیں انشاءاللہ نہایت مفید ثابت ہونگی۔ عاقر قرحا چھ ماشہ + فلفل سیاہ ۱۱ ماشہ + اسطوخودوس ۲ ماشہ زعفران ایک ماشہ + گل ہندی ۵ ماشہ + سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر شہد خالص میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

دیگر ایام سرما تک جریان کی مجرب دوا بلاقیمت اُن صاحب کو دیجاویگی جو اخبار اہلحدیث ایک سال تک خود یا کسی غریب کے نام جاری فرماویں۔ یا حسب لیاقت غریب فنڈ میں دیں۔

(حکیم نذیر احمد آبادی سعید واڑہ)

طلب دوا مجھکو سم الفار یعنی سنکھیا کے کشتہ کرنے کی ضرورت ہے کئی طریقوں سے کیا مگر نہیں ہوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کرکے مشکور فرماویں بعد تجربہ حاصل ہونے کے ایک سال کے واسطے اخبار کسی کے نام جاری کرادونگا فقط۔ والسلام

(احمد اللہ خیاط سانڈی ضلع ہردوئی)

تلاش ترکیب شنگرف مجھکو کشتہ شنگرف بنانے کی ترکیب کسی صاحب نے ناکمل بتلائی تھی۔ کسی صاحب کو مکمل معلوم ہو تو مہربانی کرکے بذریعہ اخبار یا خط مطلع فرماویں تو ممنون ہونگا۔

(منشی عبداللہ از مقام ترونٹہ جیل سنگھ)
(ضلع گورداسپور پنجاب)

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں میں ایک وقیع معرکہ ہوا جس میں ایک جرمن جنگی جہاز بلوچر غرق ہو گیا اور دو دیگر جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔

بلوچر پر ۸۸۵ ملاح تھے جن میں سے ۲۰۰ بچالیئے گئے انگریزی بیڑے میں صرف ایک جہاز لائن کو نقصان پہنچا اور وہ چند دنوں تک مرمت ہو جائیگا۔

جرمنی نے اعلان کیا کہ ایک انگریزی جنگی جہاز بھی غرق ہوا ہے اس پر انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا کہ جرمن اعلان جھوٹا ہے۔ اور ہمارے تمام جہاز صحیح سالم ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے بحیرۂ شمالی میں ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز آئرلینڈ کو شمال میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اور اسکے تمام آدمی بھی غرق ہو گئے۔

ملبورن کے قریب ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک جرمن جہاز کو غرق کر دیا۔

فرانس میں گزشتہ دو ماہ میں جرمن پسپائی اور فرانسیسی پیشقدمی پر فرانس کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔ فرانسیسی فوجیں ییسر کے بائیں کنارے پر مسلط ہو ئیں۔ سینٹ جارج مسخر کیا گیا۔ پیرس کے گرد محاذ کو وسعت دی۔ سمندر اور رلس کے مابین جرمن پیدل سپاہ کے سخت حملوں کا انسداد وریلس اور بوئسل اور کوئسنی ان سینٹری کی تسخیر۔ جرمن خندقوں کی بہت سی لائنیں تصرف میں لائی گئیں۔ علاقہ پرتھ نے میں ایک کیلومیٹر اور پرتھس کے نواح میں دو کیلومیٹر پیشقدمی کی۔ دشمن وردن سے اور پرے دھکیل دیا گیا۔ جنگلات بالخصوص لاپریٹری میں نمایاں ترقی کی گئی۔ اسٹاچ اور سٹینباکس پر تسلط اور التکرچ کی سمت پیش قدمی عمل میں آئی۔

روما (اٹلی) کا تار ہے کہ جرمن اور آسٹروی فوجوں کے تبادلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ بہت سی جرمن سپاہ ہنگری اور آسٹروی سپاہ فلینڈرز بھی بھیجی جائیگی۔

ایک افسر نے جنگی ہتھیاروں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ایک ایسی پستول استعمال کر رہے ہیں کہ جس کی گولی زمین کو روشن کر دیتی ہے نیز جرمنوں نے ایک زمینی تار پیڈو نکالا ہے جو زمین میں سوراخ کر دیتا ہے۔

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے جرمنی سے اعتراض کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز ہالینڈ کی سرزمین پر سے پرواز کر کے نکلجاتے ہیں جس سے اسکی غیر جانبداری میں فرق آتا ہے۔

اخبار ہینڈلس بلاڈ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ انگریزی ہوابازوں نے مقام ایسن (جرمنی) کے موٹر مرمت کرنے کے سرکاری کارخانہ کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ جس میں چار سو موٹر کاریں بھی تھیں۔

ہالینڈ کے ایک ماہی گیر جہاز کے آدمیوں کا بیان ہے کہ اُنہوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو سمندر میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا ہے لیکن سمندر کے متلاطم ہونے کے باعث وہ اُس کی مدد نہ کر سکے۔

انگریزی صیغہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہاز نے زیبرگ میں دو آبدوز کشتیوں اور ایک توپ کو بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا

آسٹریا کا ولیعہد جرمنی گیا ہے۔ جس پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر حملہ کیا۔ دو انگریزی ہواباز میجر ریلیہ اور کپتان رچ ہلاک ہو گئے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے شہر لیباؤ پر بم پھینکے۔ اس کے جواب میں قلعوں سے گولہ باری کی گئی جس سے ہوائی جہاز سمندر میں گر پڑا جہاں ایک کشتی نے ہوائی جہاز مذکور کو تباہ کر کے اُسکے آدمی گرفتار کر لئے۔

مقام قنطارہ متصل نہر سویز انگریزی اور ترکی فوجوں میں ایک جھڑپ ہوئی۔

روسیوں کا بیان ہے کہ آسٹرویوں نے گلیشیا میں پھر سخت سرگرمی ظاہر کرنی شروع کی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ مشرقی جرمنی میں اُنہوں نے جارحانہ کارروائی جاری کر رکھی ہے اور دشمن کو بھگا دیا ہے۔ جرمنوں نے دریائے وسچولا کے قریب جارحانہ کارروائی شروع کی تھی مگر وہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن لکھتا ہے کہ ملا سمالی لینڈ چند دنوں سے بڑی سرگرمی ظاہر کر رہا ہے۔ اُس نے اپنی فوجوں کو شلیم بربرس اور براؤ پر قبضہ کر لینے کو بھیجا ہے۔

ملا سمالی لینڈ کی تین ہزار فوج نے وارسنگلی قوم پر حملہ کیا۔ ملا کے ایک سو اور وارسنگلیوں کے دو سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

ملا کے آدمیوں نے وارسنگلیوں کے کئی مقام لیلیئے اور اُن کے مویشی چھین لیئے ہیں۔

پچھلے دنوں جو اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا تھا اور اٹلی میں سخت تباہی برپا ہوئی تھی اُس پر شاہ جرمنی اور آسٹریا نے تعزیت کے تار اٹلی کو نہیں بھیجے۔ اٹلی میں اسپر خوب حاشئے چڑھائے جا رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ گورنمنٹ رومانیہ نے ان لوگوں کو جو ممالک غیر میں ہیں فی الفور واپس آکر اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے

کہتے ہیں کہ جرمنی کو روز بروز مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ فرانس کا بیان ہے کہ جرمنوں نے مدافعانہ کارروائی کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا ہے انہوں نے خندقوں کی صدہا لائنیں سیمنٹ کی بنا رکھی ہیں۔

درخواست جنازہ۔ جناب ابوالزوار بشیر محمد صاحب جھنڈ سے اپنے والد مرحوم کے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائبانہ کی استدعا کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مومیائی ۲۱/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے، ابتدائی سل دق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت - بوڑھے - بچے - جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۳ آدھ پاؤ ۶ پاؤ پختہ ۱۲ مع محصولڈاک غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو محمد شریف احمد صاحب - مدرسہ نجم الہدیٰ - موضع شیخوپورہ ضلع مرشدآباد سے لکھتے ہیں:-

مہربانم - السلام علیکم - عرصہ دراز منقضی ہوا آپ سے مومیائی منگائی گئی تھی اور دوسروں کو بھی منگا دی گئی تھی فی الحقیقت آپکی مومیائی اپنے اندر وہ اوصاف رکھتی ہے جو فہرست میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور واقعی اس میں شفا ہے جس سے صاحب عوارض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ متوکل علی اللہ و معتقد علیہ استعمال میں لاویں ؎

فی الحقیقت شافی ہر کس خداست + مومیائی دافع جملہ بلاست
گرچہ ہست یک دوا یک مرض را + مومیائی جامع جملہ دواست

بناءً علیہ امید کی جاتی ہے کہ بنام اس حقیر کے ایک پاؤ پختہ مومیائی بصیغہ ویلو ارسال فرما دیں۔ ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء (باقی شہادات آئندہ درج ہونگی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

مفید و کارآمد کتابیں

خداوند کی ماں } یہ رسالہ بجواب امہات المومنین ایک بی اے گریجوایٹ کی تصنیف ہے۔ مذہب عیسوی کی تردید میں بے نظیر کتاب ۲/

خداوند کا باپ } یسوع ناصری کے آبا و اجداد کے حالات مفرحہ کتاب کا نام ہی سے ظاہر ہے۔ ایک بی اے گریجوایٹ کا نوشتہ۔ قیمت ۴/

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی رحمہ کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی آن آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب - پلصراط - حوض کوثر - شفاعت - میزان - نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اس میں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کر دی ہے اردو زبان میں یہ کتاب چھپی ہے۔ قیمت ۴/

انوار قدسیہ } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اس میں بالتفصیل دکھایا گیا ہے کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ - جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں ۱۰/

انسان اور اس کی تقدیر } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی نے ایک جامع و نافع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ سوا چار سو صفحہ (۴۲۴) کی کتاب قیمت عہ

چھوت چھات } نام ہی سے ظاہر ہے کہ کتاب کیسی ضروری اور مفید ہوگی۔ چھوت چھات پر دلچسپ کتاب ۴/

الادلۃ العقلیہ فی عقائد اسلامیہ } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر بدلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے

تسخیر در اثبات وجود رب قدیر } دہریوں کے عموماً اور نئی روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب - جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں عقلی و نقلی دلائل سے نہایت مکمل اور مدلل طور پر دیا گیا ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کا عینی مشاہدہ۔ ۸/

ہدایت الانسان الی سبیل العرفان

مصنفہ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی مجددی - جس میں ذکر اور اہل الذکر کے طریقے وغیرہ مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کا حال بھی ضمناً مذکور ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے نادر تحفہ ۱۲/ ۳/

ملنے کا پتہ **مفتی مولا بخش کشتہ امرتسر کٹڑہ صاحب کھیکاں**

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب طمع عبایان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے اعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنیکی علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور عضو میں اصلی حالت پیدا ہوجاتی ہے - اس کے استعمال سے قوی مردانی اور قوت مردمی سے نعمائ پیدا ہوتی ہے عہ

حبوب ... - بادی و بی - خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں عہ

سرمہ سلیمانی - اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا - غبار - خیال پہنا - دغیرہ دور ہو نے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہی ہو صرف ایک ہی دن لگانے سے دور ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ مینیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ محلہ چوک

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت بہم صفر سے اخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری - سپارہ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ شدہ مطبوعہ دارالاسلام امرتسر اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ عگ

الجزاء الاول صحیح مسلم - باب الطلاق ہم لکھو علی من ترک الصلوٰۃ تک مترجم اردو حاشیہ شدہ مطبوعہ مطبع القرآن والسنۃ امرتسر اصلی ۵ر رعایتی ۲ر

نداء الانسان مذہب وتصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب کی کلاس والہ اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر

جو اصحاب کو چاہئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ کم فرمائیں قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرمادیں - بقیہ صاحبان مفصل ہو کتابیں بذریعہ ویلیو پیبل ارسال ہونگی محصولڈاک بحالت ہر خریدار - المشتہر

محمد عبد الرحمن تاجران کتب بیرون دہلی دروازہ ملتان

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۸/۱۲

یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات وتصنیف مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات متصف تھے یہاں تک کہ جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی منکوحہ بیوہ عورتوں سے نکاح کرتے تھے جنکی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے مقابلہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوگیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہوجاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم روبا ہیں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پاکر راہ نفس ہو تائب ہوا جن کی دعا سے والی نپال اور کپتان تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں جو حج کو تشریف لے گئے تو راستے میں انگریزوں سے ان کو دعوت دی - جن کی خاطر سے بڑے بڑے ہوشیار مخلص ہوگئے جنکی بابت حضرت باللہ اسد سید سے خواب دیکھکر مسلمان ہوا - غرض اس بزرگ کے حالات وکرامات کے لئے پورے تین سو صفحہ کی کتاب منگاکر ملاحظہ فرماسکتے قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپیہ ۲ر عگ

ملنے کا پتہ مینیجر صوفی جنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

۱/۱۰ اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی دیلکہ سوتی - وریشمی وزری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وسے - وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمادیں -

اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جائیگی

المشتہر سوداگران

غلام محمد خان حسن محمد خان لنگی فروشان

ضلع ہوشیارپور

مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات آئیں اونکو نہیں دیکھتے - اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہوسکیں قیمت مع محصول ۲ر فیس منی آرڈر ار کل ۳ر عہ ۱ر کے چھ نسخے (مینجر)

الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری از شمس العلماء شبلی نعمانی عہ

سیرۃ البخاری - امام بخاری علیہ السلام کی سوانح عمری عہ

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھاکر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح ہے ۸ر

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ - قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی کتب کا انتقاطی فیصلہ قیمت مع محصول عمر

ادب المولف صرف وتوعلی کر ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ زبود خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہوسکے - نامی گرامی علماء نے اسکو پسند فرمایا ہے ۳ر

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۱۵۲۳
جناب حکیم الدین علیم الدین سوداگران بازار چوک شہر
ALIGADH CITY
علیگڑھ

باہتمام ... ورکس امرتسر میں چھپکر حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا -

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہمارا مذہب ہے کلام اللہ معظم شان / پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم

اصول دین ما ... حدیث کیا ہے

نمبر ۱۶ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ — صہ/

رؤسا و جاگیرداران سے " — للعہ/

عام خریداروں سے " — سعہ/

" ششماہی — آعہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مؤرخہ ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

سراج الاخبار جہلم کا جواب

ہمارے محترم ہمعصر سراج الاخبار اور اس کے اڈیٹر اور مضمون نگاروں کو جماعت اہلحدیث کے ساتھ بہت عرصہ سے ایک خاص تعلق ہے جس کا اظہار کبھی کبھی ہوتا رہتا ہے اس قسم کے واقعات تعلق ہم بھی ہیں ورنہ ؎

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیا کسی کا گلہ کرے کوئی

مگر ہمیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور ہم اس معمے کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مضمون نگار اپنا نام کیوں نہیں لکھتا بلکہ ہمیشہ پردہ کی اوٹ میں بیٹھکر نشانہ لگاتا ہے جب ہم کو دیکھنے موقع ملتا ہے؎

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

اس مضمون پر بھی جس کا آج جواب درج ہے راقم کا نام ایک محقق حنفی از جہلم لکھا ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہو ہمیں ان سوالات کے جوابات دینے چاہئیں۔ سائل محقق ہو یا مدقق اس سے کیا مطلب۔

محقق صاحب نے انجمن اہل حدیث جہلم کے جلسے کی مختصر سی کیفیت لکھکر چند سوالات کئے ہیں چونکہ وہ سوالات ایسے ہیں کہ عموماً جماعت اہل حدیث کے جلسوں پر وارد ہوتے ہیں اس لئے انکے جوابات درج ذیل ہیں:۔

سوال اول

(۱) کیا رسول خدا نے اپنی حیات میں کوئی انجمن "اہل قرآن" نام سے مقرر فرمائی تھی جس کے اتباع میں "انجمن اہل حدیث" یعنی اشاعت حدیث کی انجمن مقرر کی گئی ہے یا صحابہ کرام یا تابعین یا تبع تابعین نے ہی کوئی انجمن اشاعت اسلام کے لئے مقرر کی تھی جواب بحوالہ حدیث دینا چاہیئے۔

جواب اول

(۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انجمن اشاعت اسلام کے لئے بنائی تھی اور اس کا موٹو یہ قرار دیا تھا

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

(میری طرف سے لوگوں کو پہنچاؤ چاہے ایک ہی آیت ہو)

نیز فرمایا:۔

اتقوا الحديث عني الا ما علمتم

(یعنی میری حدیث وہ بیان کرو جو صحیح طور پر تمکو معلوم ہو)

ان دونوں حدیثوں میں جو تبلیغ اور اشاعت قرآن و حدیث کا حکم ہے اس کو اس انجمن کے ماتحت فرمایا جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:۔

اَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ

مسلمانوں کے کام دینی ہوں یا دنیاوی شوریٰ سے

نگارِ احمدی ـ یعنی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ۱۲ (منیجر)

سے ہونے چاہئیں۔

مذکورہ بالا حکم جب اس عام قانون کے ساتھ دیکھا جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن وحدیث کے لئے انجمن کا ہونا ضروری ہے۔

ہمارے دوستوں کو ٹھوکر یہاں سے لگتی ہے کہ وہ زمانہ رسالت وخلافت کو آجکل کے ہمارے زمانہ کی طرح جانتے ہیں۔ سنئے ہم لوگ آج ہر کام میں بے نظام ہیں۔ نہ ہمارا کوئی دینی امیر ہے نہ منتظم نہ نگران نہ مہتمم۔ ہمارے زمانہ کی حکومت بیشک اپنے کاموں میں انتظام رکھتی ہے لیکن اس کو اس سے مطلب نہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں یا نہیں ہم قرآن وحدیث کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں یا نہیں۔ ان سب باتوں سے حکومت بالکل بے تعلق ہے حالانکہ بحیثیت مذہب یہی ہمارے مقصود ہیں۔ مگر زمانہ رسالت وخلافت میں ان سب امور کا انتظام سلطنت کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اسی لئے فرمایا۔

لا یقص الا امیر او مامور او مختال

(امیر وعظ کہے یا اس کے حکم سے اس کا مامور یا ریاکار)

حالانکہ آج ہم (سب مسلمان حنفی ہوں یا اہلحدیث) نہ امیر ہیں نہ امیر کی طرف سے مامور۔ تو ضرور تیسری قسم (ریاکار) ہونگے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ حکم اقتضاء زمانہ کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔

آج سب کچھ ہمیں خود کرنا ہے۔ خود ہی منتظم ہیں ہیں خود ہی امراء اور خود ہی مامور۔ شاید اسی زمانے کے متعلق یہ شعر کہا گیا ہے ؎

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

خود بر سر بازار خریدار برآمد

اس لئے حسب ضرورت ہمکو اس نظام نبوت وخلافت کی پیروی کرنی ہوگی۔ اس نظام میں جو سیاست اور انتظام حکومت داخل تھا وہ تو ہمارے ہاتھ میں نہیں لیکن دوسرا کام اشاعت قرآن وحدیث تو ہم کر سکتے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اس انجمن کے ماتحت یہ کام کریں جس کا نام قرآن مجید میں شوریٰ ہے۔

ہے۔

اظہار تعجب ہمارے دوست خدا معلوم کیوں ہم سے ایسے سوال کرتے ہیں جن کے خصوصیت سے ہم مخاطب نہیں۔ سنئے :۔

ہمارا اور ہمارے احناف بھائیوں کا اس میں اتفاق ہے کہ ہم سب **اتباع سنت** کے مامور ہیں۔ اس پر بھی اتفاق ہے کہ فقہاء کرام کوئی کلیہ ایجاد نہیں کر سکتے بلکہ فقہاء کا منصب صرف یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے باریک باریک باتیں استنباط کر کے مسلمانوں کو ان پر اطلاع دیں نہ کہ خود کوئی حکم ایجاد کریں۔ پس اس قسم کے سوالات جو اہلحدیث پر کئے جاتے ہیں کیا یہی سوال احناف پر نہیں ہو سکتے کہ آپ لوگ جو جلسے کرتے ہیں ان کا ثبوت زمانہ نبوت میں ملتا ہے یا نہیں کیونکہ ہمارا اور ان کا اختلاف اس میں نہیں کہ اصل متبوع رسول خدا ہیں فقہاء نہیں۔ پس جس طرح ہم ان سوالوں کے مخاطب ہیں احناف بلکہ سائل بھی ہیں بہرحال ہمنے اپنا حق ادا کر دیا آگے نمبر باقی ہے۔

سوال دوم

(۲) اگر کوئی انجمن رسول خدا یا صحابہ کرام نے اسطرح کی مقرر فرمائی تھی تو پھر کیا اس کی یادگار میں سالانہ اجلاس بھی بڑے اہتمام اور شان وشوکت سے کئے جاتے تھے۔ اور اس کی رونق بڑھانے کے لئے اراکین اسلام اور حامیان شرع محمدی بھی وعظ وغیرہ کے لئے بلائے جاتے تھے یا نہیں۔

جواب دوم

(۲) پہلے جواب میں ہم انجمن کا ثبوت دے آئے ہیں۔ یہ سوال انجمن کے طریق عمل پر ہے جو بعد ثبوت اصل وجود کے کوئی شے نہیں تبلیغ واشاعت اصل مقصود ہے۔ مگر وہ کس طرح ہو اور کس طرح نہو یہ زمانہ کا اقتضاء ہے۔ ایک زمانہ میں اشاعت کا طریقہ قلمی کتابوں کا لکھنا تھا مگر آج وہ متروک ہے آج جب تک کوئی کتاب طبع نہو وہ نہ لکھنے جیسی سمجھی جاتی ہے۔ غور سے دیکھنے کی بات یہ ہے کہ طبع کو قلمی کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ وہی جو پیدل اور ریل پر چلنے کی ہے۔ کون دانا ہے جو اصل مقصد (قطع مسافت) مدنظر رکھکر اعتراض کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر حج وسفر جہاد پیدل یا اونٹوں گھوڑوں پر طے ہوتا تھا ریل اور جہاز کا ثبوت کہاں ہے؟ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا ایک ہی جواب ہے ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

اصل یہ ہے کہ اس قسم کے سوالات کرنے والوں کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ایسے ویسے افعال کا ذکر کر کے ہم مجلس مولود کا ثبوت دے سکیں۔ افسوس اس غرض کو مدنظر رکھنے والے شرح وقایہ میں وضوء کی بحث پڑھ لیتے تو اعتراض نہ کرتے۔ سنئے :۔

مقصود اور ذریعہ میں فرق ہے۔ مقصود شرع میں ثابت ہے تو ذریعہ میں تبدیلی جائز ہے جس کی مثال میں سفر حج وسفر جہاد کافی ہے۔ سفر حج شرع میں ثابت ہے پس وہ غیر متغیر ہے ذریعہ سفر اونٹ ہوں یا ریل اس سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی اسی طرح تبلیغ اور اشاعت کا مسئلہ سمجھیے کہ مقصود تبلیغ ہے۔ ذریعہ اس کا موافق مقتضاء زمانہ قلمی تصنیف کی بجائے مطبوعہ اور فرداً فرداً سے اجتماع جلسہ کی صورت اختیار کرے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر مجلس مولود میں جو امر متنازعہ ہے وہ از قسم ذرائع نہیں بلکہ از قسم مقصود ہے کیونکہ بالقصد ذکر ولادت اور اس میں قیام یہ مقصودات سے ہیں حالانکہ ان کا ثبوت نہیں فافترقا۔ فافہم۔

سوال سوم

(۳) ایسی انجمن کے سالانہ جلسے سادہ طور پر ہوتے تھے یا ان کی تیاری اور آرائش میں شاہانہ تکلفات کا نمونہ دکھلایا جاتا تھا اور اس کے لئے بہت روپیہ خرچ کیا جاتا تھا؟ اس کا جواب کتب سیر سے دینا چاہیئے۔

جواب سوم

(۳) اس کا جواب یہ ہے لکل امرء ما نوی۔ اگر کوئی شخص نیت صحیح اور ریا کی نیت سے کرے تو معتوب اور گنہگار ہے اور اگر کوئی شخص سمجھ

کرے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

(اے نبی) تو ان سے پوچھ جو زینت کے سامان خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کئے ہیں اُن کا استعمال کرنا کس نے حرام کیا ہے اور جو پاک طیب رزق خدا نے پیدا کئے ہیں اُن کو کھانا کس نے منع کیا یہ تو سب سامان اور رزق دنیا میں سب بندوں میں مشترک ہیں قیامت کے روز خاص ایمانداروں کے لئے ہوگا۔

اس آیت کے مطابق ہر قسم کی زینت جیسی شخصی طور پر جائز ہے مجلسی طور پر بھی جائز ہے تاوقتیکہ کسی خاص قسم سے شرع میں منع نہ آیا ہو بس یہی عام حکم ہے اس قسم کے واقعات کی بابت عام قانون یہی ہے انما الاعمال بالنیات۔

سوال چہارم

(۴) حال کے جلسہ انجمن اہل حدیث کی آرائش اور دیگر اخراجات کے لئے جو مختلف مذاہب کے لوگوں سے شہر اور دیہات میں چندہ جمع کیا گیا ہے یہ کس حدیث نبوی کا اتباع ہے؟

جواب چہارم

(۴) چندہ تو زمانہ رسالت میں بھی ہوتا تھا جس کے ثبوت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے چندوں کا ذکر بکثرت احادیث میں ملتا ہے۔

تنقیح صرف یہ ہے کہ چندہ بیجا خرچ ہوا یا بجا سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس غرض کے لئے چندہ کیا جائے اُسی میں خرچ ہو تو بجا ہے ورنہ بیجا۔ جب چندہ دہندگان اس قسم کے خرچ سے راضی ہیں اور اس کو جائز جانتے ہیں تو اعتراض کیا۔

سوال پنجم

(۵) مولویوں اور لیکچراروں کو جو دور دراز ممالک سے بلوایا گیا ہے ان کے صرف کرایہ ریلوے اور زاد راہ کو تخمیناً سو روپیہ پہلے ہی بھیجدیا گیا تھا کیا یہ کاروائی آیہ کریمہ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ کے تحت میں آسکتی ہے یا نہیں؟ (یعنی اسراف ہے۔ اہلحدیث)

جواب پنجم

(۵) علماء کا کرایہ اسراف کہنے سے پہلے حاجیوں کا کرایہ جہازات اور کرایہ اونٹ یاد کرلیا ہوتا کیونکہ یہ سب کرائے زمانہ نبوت میں نہ تھے۔ اصل یہ ہے کہ آدمی کیسا ہی علمدار ہو مخالفت میں نہیں دیکھتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ہم نے عام طور پر اصول بتلایا ہے کہ مقصود اور ذرائع میں بہت فرق ہے مقصود اگر ثابت ہے تو ذریعہ کی تبدیلی کا سوال فضول ہے سفر حج اور سفر جہاد ثابت ہے تو ریل اور جہاز پر کوئی سوال نہیں ہو سکتا کہ ان پر سفر کیوں کیا جاوے۔ کیا یہ سوال انجمن نعمانیہ پر بھی ہو سکتا ہے۔

سوال ششم

(۶) کیا دور دراز سے آنے والے اہلحدیث مولویوں وغیرہ کی نسبت حدیث نبوی لاتشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد کی صریح مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہی ایک حدیث ہے جس کے غلط معنی اخذ کرکے غیر مقلدین مدینہ منورہ کے سفر سے لوگوں کو منع کیا کرتے ہیں۔

جواب ششم

(۶) سچ ہے حدیث کا مطلب اہل حدیث سے پوچھنا چاہیئے۔

سنئے:۔ حدیث مذکور کے معنی یہ ہیں کہ کسی مکان کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے سفر کرنا جائز نہیں سوائے ان تین مقامات کے۔ مسجد اقصےٰ۔ مسجد نبوی اور مسجد الحرام کعبہ شریف۔ ان کے سوا کسی مکان کو اُس کی شرافت اور عزت کے لحاظ سے جانا منع ہے مگر بغرض تجارت وعظ یا کسی اور کام کسی مقام پر جانا اس حدیث میں داخل نہیں۔ کیونکہ ایسا جانا اُس مقام کی ذاتی حیثیت سے نہیں بلکہ اُس غرض کے لحاظ سے ہے جو اس میں ہو سکتی ہے جہلم میں جو علماء آئے تھے وہ جہلم کی ذاتی شرافت یا عزت کے لحاظ سے نہیں آئے تھے بلکہ بغرض وعظ گوئی آئے تھے جیسا اور مقامات پر بھی جاتے ہیں۔ ہاں اگر اُن کے دل میں یہ خیال ہوتا کہ جہلم شریف کی زیارت کر آئیں تو بیشک حدیث مذکور کا خلاف ہوتا مدینہ منورہ میں بہ نیت زیارت مسجد نبوی جانے سے کوئی نہیں روکتا۔ البتہ کسی اور نیت سے جائے تو اُس کا ثبوت دے۔

سوال ہفتم

(۷) اہلحدیث نے جو باوجود صرف دو ڈیڑھ سو قدم کے فاصلہ پر اپنی جامع مسجد موجود ہونے کے جلسہ گاہ ہی میں ۱۵ر جنوری کو جمعہ ادا کیا تھا۔ ایسا جمعہ ادا کرنا کس قولی یا فعلی حدیث کا اتباع تھا۔

(راقم ایک محقق حنفی جہلم)

جواب ہفتم

(۷) مجھے اس کا حال معلوم نہیں۔ میں ہوتا تو شاید ایسا کرنے سے مانع ہوتا مگر انہوں نے شاید مسجد کو کافی نہ سمجھا ہوگا جو تماشبیوں کو سما سکے۔ بہر حال یہ اعتراض ذاتیات سے تعلق رکھتا ہے مذہب سے نہیں۔

ہم نہ آنچہ شرط وفا بود بجا آوریم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

ہدایت تفسیری

اس نام کا ایک رسالہ امرتسر سے شائع ہوا ہے مصنف کا نام جو لکھا ہے ہم اُس سے واقف نہیں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام چند آدمیوں کا مشترک ہے۔ خیر ایک کا ہو یا کئی ایک کا ہمیں اس سے غرض نہیں۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے ہمیں خوشی بھی ہوئی ہے اور رنج بھی۔ خوشی تو یہ ہوئی کہ جو طرز تصنیف یعنی بغیر دل آزار کے مضمون نگاری کا طریق خاکسار پھیلانا چاہتا ہے جس کے لئے اپنی تصنیفات کو نمونہ بنا چکا ہے یہ رسالہ بھی گو اس امتحان میں پورا کامیاب نہیں ہوا لیکن فیل بھی نہیں۔ دل آزاری کی بالکل نفی نہیں البتہ کم بلکہ بہت کم ہے۔ گو اس کمی میں اہل مطبع کی کوشش کو بھی دخل ہے تاہم ہم مصنف یا مصنفین کو مبارکباد اور مرحبا کہتے ہیں۔

اس رسالہ میں میرے رسالہ اجتہاد و تقلید کا جواب دینا ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رسالہ اجتہاد و تقلید اہل تقلید کے جواب میں ہے اس کا جواب دینا اُنہی لوگوں کا کام تھا۔ مگر مقام حیرت ہے کہ اہل تقلید نے تو جواب نہیں دیا۔ دیا تو اُن لوگوں نے دیا جو اپنا نام صرف اہل حدیث نہیں لکھتے بلکہ تحقیقی اہل حدیث کہلاتے ہیں۔

خیر یہ تو اُن کا کام ہے وہ جانیں اور اُن کا کام جانے۔ خوشی کی وجہ تو ہم نے بتلائی کہ رسالہ کا طرز بیان عموماً دل آزار نہیں جو مقام مسرت ہے۔ رنج اس بات کا ہے کہ مصنف یا مصنفین نے اپنا موضوع باوجود صاف لکھنے کے بھی ملحوظ نہیں رکھا یا دانستہ بھول گئے۔ رسالہ کا موضوع یعنی جس مضمون پر رسالہ مذکور لکھا گیا ہے یہ ہے جو مصنف کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

تفسیر صحابہ کے معتبر ہونے پر دس دلائل قائم کئے گئے اور شبہادت خصم کا معقول اور کافی جواب دیا گیا ہے۔ (لوح صا)

اسی موضوع کی توضیح صہ۳۲ پر یوں ملتی ہے:۔

گفتگو آپ کے ساتھ صرف اس بات میں ہے کہ ہمارے (اہل سنت کے) درمیان (تفسیر صحابہ) حجت ہے یا نہیں؟

پس موضوع رسالہ ہذا کا صاف ہے کہ اس رسالہ میں اس مضمون کو ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کی تفسیر حجت شرعی ہے۔ بہت خوب۔

ہمنے جو اس رسالہ کی لوح کو دیکھا تو خوشی ہوئی کہ بہت دنوں سے سنتے تھے ایک رسالہ اس مضمون پر نکلنے والا ہے امید ہے اس رسالہ میں اس مشکل کو حل کیا ہوگا کیونکہ اس رسالہ کے مشیر بعض بڑی عمر کے بزرگ بھی ہیں جو آجتک بھی اس رسالہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ مگر افسوس کہ رسالہ دیکھکر ہمارے منہ سے یہی نکلا ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

مصنفین نے رسالہ میں اس موضوع پر قلم ہی نہیں اُٹھایا۔ سارا رسالہ مخالف پر جرح اور اعتراضات سے بھر دیا۔ یہ نہ سوچا کہ بحیثیت مدعی کے ہمارا فرض کیا ہے؟ لوح رسالہ پر ہمنے اپنی تصویر مدعیانہ دکھائی ہے مگر رسالہ کے اندر تمام اوراق میں مدعیانہ منصب کو چھوا تک بھی نہیں چھوا بلکہ محض جارحانہ اور معترضانہ پہلو سے کیا فریق مخالف پر اعتراض کرنے سے آپ کا مدعا ثابت ہو جائیگا؟ **مولانا بٹالوی** کا طرز مناظرہ بھی اسی طرح کا ہوتا ہے غالباً اُنہی کا اتباع کیا گیا ہے۔

فیصلہ کی صورت ہمارے یہ بزرگوار صاحب مخالفانہ سمجھیں تو فیصلہ کی آسان صورت ہم بتلاتے ہیں:۔

لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا جلسہ ہونے والا ہے اس موقع پر بہت سے علماء آئینگے۔ شمس العلماء مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی (حنفی) مولوی سید علی صاحب حائری (شیعہ) مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی (اہلحدیث) ان تینوں صاحبوں کو ایکجا جمع کر کے سوال کیا جائے کہ آپ حضرات صرف یہہ بتلا دیں کہ مصنف نے کس صفحہ پر اس مضمون کے ثابت کرنے کا تہیہ کیا ہے

یاد رہے ہم یہ سوال نہیں کرنا چاہتے کہ موضوع رسالہ کو کہاں ثابت کیا؟ کیونکہ یہ ایک نزاعی صورت ہے بلکہ ہم صاف اور سیدھا سوال یہ کرینگے کہ مصنف نے اس موضوع کے ثابت کرنے کا تہیہ اور ارادہ کہاں کیا؟ اسلئے کہ ہمارا خیال ہے کہ مصنف اور اُس کے مشیرین اپنا منصب ہی بھول گئے ہیں کہ ہمیں اس رسالہ میں کیا لکھنا چاہئے۔ اگر یہ صاحب بالاتفاق یا بکثرت راء ہمکو اُس صفحہ کا نشان بتلا دینگے جہاں پر مصنف نے حسب سوال ہمارے تہیہ بھی کیا ہوگا تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ رسالہ مذکورہ کے موجودہ نسخوں کی لاگت اپنے پاس سے دیکر مفت تقسیم کرا دینگے۔

اسی طرح وہ مقام بھی پیش کر کے فیصلہ کرایا جائیگا جہاں پر مصنف نے اس ہیچمدان کو ایک منطقی مسئلہ کے متعلق "یتیم فی المنطق" لکھا ہے۔ یہی حضرات اُس منطقی مسئلہ کا بھی فیصلہ کر دینگے جس سے معلوم ہو جائیگا کہ میں یتیم فی المنطق ہوں یا بالغ بلکہ حکما اولا

میں وعدہ کرتا ہوں دونوں امور میں میرے برخلاف فیصلہ ہونے کی صورت میں رسالہ مذکورہ کی لاگت میں دیکر موجودہ نسخے مفت تقسیم کرا دونگا اُس کے بعد جواب دینا نہ دینا میرے اختیار میں رہیگا اس سے منصفوں کو تعلق نہ ہوگا۔

مصنف اور اُس کے مشیروں کو اگر یہ صورت منظور ہو تو تینوں صاحبوں کے پاس ایک ایک رسالہ مع ایک مشترکہ خط کے بھیجدیں۔ خط پر میری دستخط بھی ہوں کہ:۔

یہ رسالہ اس غرض سے آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے کہ آپ اس کو اس نیت سے ملاحظہ کریں کہ مصنف نے جو لوح پر موضوع رسالہ لکھا ہے اُس کے ثابت کرنے کی طرف کس صفحہ پر توجہ اور تہیہ کیا ہے۔ آپ کو یہ تکلیف نہیں دیجاتی کہ مدعا کے ثبوت کی نسبت رائے دیں کہ دلائل قویہ سے ثابت ہوا یا نہیں بلکہ تکلیف صرف یہ ہے کہ محض ارادۂ فعل کا پتہ بتلا دیں۔ ایام جلسہ حمایت اسلام لاہور میں ہم آپ تینوں صاحبوں کو یکجا کر کے فیصلہ سُنینگے۔ اتنے عرصہ تک رسالۂ مرسلہ ملاحظہ فرمالیں۔ امید ہے اس تکلیف کو علمی خدمت جان کر قبول فرماوینگے۔

ناظرین! کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک یا کئی ایک ذی قلم صحاب ایک زبردست مضمون پر قلم اُٹھا دیں وقت لگا دیں۔ روپیہ خرچ کر کے چھپوا دیں اور دور دراز ممالک میں اُس کی اشاعت کریں۔ اور فریق مخالف پر "رجوع" کرنے کا زور ڈالیں۔ مگر اپنی غلطی پر مطلع نہوں۔ یا للعجب کیا سچ ہے ؎

حیرتے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند

مصنف اور اُس کے مشیرین کو اپنے فعل کا اگر علم ہے تو میری پیش کردہ تجویز کو منظور کرنے میں اُنکو کوئی عذر نہ ہونا چاہئے۔

(دیدہ باید)

قادیانی مشن

باہمی اختلاف

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں (لاہوری اور قادیانی) میں عرصہ تک آتش جنگ مشتعل رہکر کچھ دنوں کے لئے دبگئی تھی - مگر جونہی دونوں پارٹیوں کے جلسے اخیر دسمبر میں ہوئے - پھر آگ بھڑکی اور زور سے بھڑکی - آجکل دونوں میں دو امر مختلف فیہ باعث جنگ وجدل ہیں -

(بقول قادیانی پارٹی) لاہوری پارٹی نے مشہور کیا اور ثبوت دینے کا دعوے کیا کہ موجودہ خلیفۂ قادیان میاں محمود احمد (خلف مرزا صاحب) نے گورنمنٹ کو خط لکھا کہ مجھے خلیفۃ المسلمین مسلمانوں سے منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کی بہت سی خدمت کروں جسکے متعلق گورنمنٹ نے روکھا جواب دیا کہ سرکار مذہبی امور میں دخل نہیں دے سکتی -

قادیانی خلیفہ نے اس کا جواب دیا ہے - اور بڑی سختی سے انکار کیا ہے کہ یہ خط میں نے نہیں لکھا بلکہ لاہوری پارٹی کا افترا ہے -

ہم نہیں کہہ سکتے صلیت کیا ہے - لیکن بعض ایسے اشخاص کے نام بھی اس روائت کے راوی بتائے گئے جن کو ہم باوجود اختلاف راء کے بہت باز صادق القول جانتے ہیں - خدا معلوم کچھ غلط فہمی ہوئی ہے یا اس کی کچھ اصلیت بھی ہے - بہرحال اس کا ثبوت دینا لاہوری پارٹی[1] کا کام ہے البتہ ہم عام طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ بغیر کئے کسی کام کے الزام لگانا جائز نہیں - قرآن مجید میں ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا (جو لوگ بغیر برا کام کئے کسی شخص کو بذریعہ بہتان اور الزام کے تکلیف دیتے ہیں وہ سخت گناہ کے مرتکب اور متحمل ہوتے ہیں)

دوسرا امر جو آجکل ایک دوسرے کیلئے موجب طعن وتشنیع ہو رہا ہے وہ کتاب عسل مصفےٰ مصنفہ مرزا خدا بخش ہے یہ کتاب مرزا صاحب آنجہانی کے زمانے کی تصنیف ہے نہایت ہی معمولی اور بیکار - مگر مرزا صاحب اور مولوی نورالدین کی پسندیدہ اب جو دوبارہ چھپوائی گئی تو قادیان کے اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ عسل مصفےٰ کو کوئی شخص نہ خریدے - خدا معلوم مرزا خدا بخش سے کوئی رنج ہے ورنہ کتاب تو وہی ہے جو زمانہ سابق میں شائع ہو چکی ہے - اس پر لاہوری پارٹی کو بہت رنج ہوا - انہوں نے بڑا طعن آمیز ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میاں محمود نے اس لئے ممانعت کا اعلان کیا ہے کہ اسکی اپنی کتب فروشی میں خلل نہ آئے - ہم نہیں کہہ سکتے یہ گمان کہاں تک صحیح ہے -

گذشتہ پرچوں میں جو فریقین میں مباحثہ کی دعوت اور قبول دعوت کے مضامین نکلے تھے - اُن کا انجام خاموشی رہا - ورنہ کوئی صورت شائد ملاپ کی نکل آتی -

اتفاق کی صورت ہم عرصہ سے اس امر پر غور کرتے ہیں - اور بعض مرزائیوں سے سوال بھی کئے ہیں کہ کوئی صورت ان دونوں پارٹیوں کے ملاپ کی بھی ہے - خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک زرین اصول ہے - اہل حدیث جس کا بہت عرصہ سے پابند ہے کہ مشترک کاموں میں ملجانا چاہئے - غالباً یہ اصول ہر ایک دانا کا پسندیدہ ہے اسلئے ہم ایک صورت ان دونوں پارٹیوں کے اتفاق کی بتلاتے ہیں - امید ہے اُس کی ظاہری کڑواہٹ پر نظر نکر کے اُس کی باطنی خوبیوں کے اعتبار سے منظور کرینگے -

قاعدہ کی بات ہے کہ باہمی رقابت اور مخالفت مشترک دشمن کے سامنے مٹجاتی ہے جس کی زندہ مثال روس - فرانس اور انگلستان موجود ہے جو مشترک دشمن (جرمنی) کے سامنے یکجان و دوقالب بن رہے ہیں - اسی طرح ہم ان دونوں پارٹیوں کے مشترک دشمن ہیں اور آج ان دونوں کو

مباحثہ کا چیلنج دیتے ہیں کہ تم لوگ آپس میں ایک فرعی امر پر کیا مباحثہ کرتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح موعود نے یہ کہا تھا یا وہ کہا تھا پہلے ہم سے نو نمٹ لو - ہم تو کہتے ہیں وہ مسیح موعود ہی نہ تھے اسلئے اس قسم کے سارے دعوے غلط تھے - آؤ ہم سے اس دعوے کا ثبوت لینے اور اس دعوے کا ثبوت دینے کو ہمیں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں بلالو اور خود دونوں پارٹیاں کلکتہ - دہلی - قادیان - لاہور - پشاور تک متفق ہو جاؤ - ہم خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتے ہیں ہم تم سب پر فتحیاب ہونگے اور ضرور ہونگے - ہمت ہے تو آؤ وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ -

ناظرین! غور کیجئے کیا ہی معقول صورت ہے ! احمدیت کی اشاعت کا بھی معقول ذریعہ ہے اور باہمی مصالحت کا اچھا طریقہ - قادیانی مشن کے بھلے دن ہوں تو اس تجویز کو منظور کرلینگے ورنہ ماتجربنا بسلامت ہمارے لئے تو رامپور - قادیان اور لدھیانہ کی فتوحات کافی ہیں -

مذاکرات علمیہ کے متعلق اطلاع

مذاکرات علمیہ کے متعلق بڑی دقت یہ پیش آتی ہے کہ بعض صاحب جواب میں سوال کا مضمون نہیں دکھاتے جس سے ناظرین خصوصاً نئے خریداروں کو سمجھنے میں الجھن ہوتی ہے اس لئے گزارش ہے کہ مضمون نگار صاحبان حتی المقدور سوال کو بھی مختصر لفظوں میں لیا کریں اور جواب کی تمہید میں زیادہ وقت نہ لگایا کریں - یہ تو مضمون نگاروں کے متعلق ہے - دفتر کے متعلق یہ تجویز ہے کہ جوابات کو حتی الوسع الگ الگ نہ کیا جائے - بلکہ حتی الامکان مجتمع صورت میں نکلا کریں جس کی صورت یہ ہے کہ سوال شائع ہونے سے میعاد دو ماہ* ختم ہونے تک جتنے مضمون آویں اُن کو تین دفعات پر تقسیم کر کے شائع کیا جائے پہلی دفعہ چوتھے نمبر میں دوسری چھٹے میں تیسری آٹھویں نمبر میں اور خاتمہ -

*بعض احباب کی رائے ہے کہ میعاد تین ماہ کر دیجائے - زیادتی میعاد میں لکھنے والوں کو کسل اور پڑھنے والوں کو بے لطفی ہوگی - اس لئے زیادتی مناسب نہیں (اڈیٹر)

[1] ان لوگوں نے اس افترا سے انکار کر کے الٹا خلیفہ قادیانی پر الزام لگائے ہیں اور کئی ایک لطیف سوال بھی کئے ہیں - جو حسب موقع شائد ذکر ہوں (اہلحدیث)

ہر کام جو انتظام سے ہو وہ اچھا ہوتا ہے بے نظام ٹھیک نہیں - پس اہل علم اصحاب اپنے علمی جواہر سے مسلمانوں کو مالا مال کرنے میں سخاوت سے کام لیں -

جی چاہتا ہے چلتے چلتے ایک حدیث بھی عرض کردوں تاکہ علماء کرام کو یاددہانی ہو جائے - حدیث شریف میں ہے اجود الناس جودا من علم علما فنشرہ (سب لوگوں سے زیادہ تر سخی وہ شخص ہے جو علم پڑھکر لوگوں میں پھیلاوے) مدارس میں تعلیم کے ذریعہ بھی اشاعت علم ہے - مگر مدارس کے درجات بھی مختلف ہیں - کسی مدرسہ میں ایک کتاب ایک طالب علم پڑھتا ہے تو کسی میں دس کسی میں بیس - کسی میں پچاس - جسقدر کسی مدرسہ کی جماعت میں مستفیدین کی جماعت زیادہ ہوگی - اُسی قدر تعلیم کے ذریعہ علم کی اشاعت زیادہ ہوگی - اخبار اہلحدیث کے مذاکرات کا مدرسہ بفضلہ تعالیٰ اتنا بڑا وسیع ہے کہ مصر کا جامع ازہر بھی اسکی وسعت کو شاید نہ پہنچتا ہو - مشرق مغرب جنوب شمال - ہندوستان اور بیرون ہندوستان اس کے طالب علم ہیں اس لئے اس کے مذاکرات میں جس علم کا مضمون نکلیگا وہ سمجھے کہ میں نے ایک ایسی بڑی جماعت کو سبق پڑھایا ہے جس کے برابر ہندوستان کے کسی مدرسہ میں طلبا نہیں - یہ تو ظاہر ہے کہ جسقدر طلبا کی کثرت ہوگی اُسی قدر علم کی اشاعت ہوگی - لہذا اُسی قدر ثواب بھی ہوگا * واللہ الموفق -

---

مذاکرۂ علمیہ متعلق نکاح زوجۂ مفقود الخبر

(مورخہ ۱۲ صفر)

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ جنوری ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۱ کالم ۳ میں ایک مضمون بعنوان "مذاکرۂ علمیہ متعلق نکاح زوجۂ مفقود الخبر" جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی عم فیوضہم کا خاکسار کی نظر سے گزرا - اس مضمون میں جو کچھ حضرت مولانا موصوف نے عورت کی افسوسناک حالت کا ذکر فرمایا وہ بالکل صحیح اور درست ہے - اس میں سر مو فرق نہیں - اور اس میں بھی کلام نہیں کہ اس مسئلہ کی تصریح نہ تو قرآن پاک میں ہے اور نہ حضور اقدس صلعم سے اس کا کوئی فیصلہ منقول ہے اس لئے اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے اور کم و بیش مفصلہ ذیل اقوال ہیں -

(۱) حسن کی روایت میں امام ابو حنیفہ سے ۱۲۰ برس ہیں (۲) اور ظاہر روایت میں بقدر موت الاقران ہے یعنی جب اُس کے ساتھی مرجائیں (۳) ابو یوسف سے سو سال کی روایت ہے (۴) بعض اصحاب ابو حنیفہ ۹۰ سال کے قائل ہیں[1] (۵) سنن دارقطنی میں بروایت مغیرہ ابن شعبہ وارد ہے - انها امرأته حتى ياتيها البيان یعنی مفقود کی عورت اُس وقت تک اُس کی (مفقود کی) زوجہ ہے جب تک اُس کے (عورت کے) بارے میں مفقود کا کوئی بیان یعنی قول معلوم ہو کہ وہ اپنی عورت کے بارے میں کیا کہتا ہے (۶) حضرت علی کا قول بھی مغیرہ ابن شعبہ کی روایت کی لگ بھگ ہے یعنی وہ کہتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ بحالت ابتلا ہے پس چاہیئے کہ صبر کرے یہاں تک کہ مفقود کی موت یا اُس کی طلاق معلوم ہو - مگر مغیرہ ابن شعبہ کی روایت کو ابو حاتم اور بیہقی اور ابن قطان وغیرہم محدثین نے ضعیف کہا ہے اور اوپر کے ہر چہار اقوال کا پتہ تو کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی نہیں ملتا - لہذا وہ رائے محض ہیں اور درایتاً بھی باطل ہیں (۷) چار سال کا فیصلہ حضرت عمرؓ کا ہے اور یہی کے قائل امام مالک اور شافعی ہیں - پس مولانا موصوف کا یہ خیال کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ کوئی دائمی حکم نہیں ہے بلکہ حالات زمانہ کے تحت اقتصادی تھا - اُس وقت اتنی مدت خبر نہ ملنے کیلئے کافی جانی گئی تھی - لیکن اس وقت چار سال ایک مدت مدید ہیں - اس کے اندر بھی کامل وثوق مفقود الخبری کا ہو سکتا ہے - لہذا وجوباً چار سال انتظار کرکے بیکس و ضعیف جنس کو تکلیف دینا مقرون مصلحت نہیں ؎ (انتہی بلفظہ)

چونکہ مولینا عم فیوضہم کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ مولانا کی رائے میں مفقود کی زوجہ کو صرف چند ماہ یا زیادہ سے زیادہ سال ڈیڑھ سال انتظار کرلینا کافی ہے پھر اُس کے نکاح فسخ کرادینے میں کوئی مضائقہ نہیں - لہذا اس خاص رائے میں خاکسار کا عذر ہے کیونکہ مولانا نے ایک جانب تو نہایت رحم کی نگاہ سے دیکھا اور دوسری جانب کی اضطراری ضروریات پر پورے طور سے غور نفرمایا - میں کہتا ہوں کہ ایک شخص اپنی معاش سے تنگ اور عورت کے طعن تشنیع سے رنجیدہ ہو کر بتلاش روزگار چلا گیا مگر اُس کا دلی خیال یہ ہے کہ میں کامیابی کے بعد گھر میں اچھی طرح خرچ وغیرہ بھی بھیجونگا اور آؤنگا بھی - مگر اتفاق سے اُس کو حسب خیال جلد کامیابی نہوئی - اور اسی لیت و لعل میں ایک عرصہ گزر گیا جیسا کہ آج کل ریاستوں میں دیکھا جاتا ہے کہ دو دو تین تین سال تک لوگ امیدواری کرتے ہیں اور پھر بھی کامیابی مشکل سے ہوتی ہے - اسی شرمندگی سے وہ خط وغیرہ بھی نہ بھیج سکا - اور یہاں اُس کی زوجہ نے دوسرا گھر بسا دیا - پس ایسی حالت میں اگر غور کیا جائے تو چار سال بھی بہت کم ہیں - مگر چونکہ عورت کا رفع ضرر بھی مدنظر ہے اس لئے ہمیں اور تمام اقوال کو (جن کا روایتاً و درایتاً بھی ثبوت نہیں ہے) ترک کرکے صرف حضرت عمرؓ کے قول پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ فریقین زوج و زوجہ کے مصالح کی رعایت ہو جائے اور کسی کی حق تلفی نہو - اب یہاں پر یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول اقتصادی یا اجتہادی یا ذاتی تھا اور مصلحت وقتی پر مبنی تھا - لہذا ہم اس وقت کی حالت کے بموجب جیسا چاہیں اپنی مصلحت کیموافق عمل کرلیں - ہرگز مناسب نہیں کیونکہ حضور اقدس صلعم نے فرمایا ہے کہ "اے لوگو تم میرے اور میرے اصحاب کی سنت (طریقہ) پر چلو - اس لئے صحابہ کرام کے اقوال خواہ وہ اُن کی ذاتی رائے ہوں خواہ اقتصادی خواہ اجتہادی ہماری آرا سے مقدم اور احوط اور بہتر ہونگی - اور اُسپر بحکم آں حضرت صلعم تمام اُمت کو عمل کرنا واجب ہوگا -

لہذا میں جس طرح اس معاملہ میں حنفیہ کے اقوال

[1] ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۰۲ کتاب المفقود ۱۲

؎ اگر وہ زندہ تھا تو خط کیوں نہ لکھتا تسلی تو دیتا اگر اُس کو خطرہ فسخ نکاح کا ہوگا تو سب کچھ کریگا - (ایڈیٹر)

(جو میں نے اوپر لکھے ہیں) پسند نہیں کرتا اور جسکو روایتاً و درایتاً خلاف سمجھتا ہوں۔ اسی طرح چار سال سے کم کو بھی خلاف قول وفعل صحابی سمجھکر زوج کی حق تلفی کا موجب خیال کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اور حضرات اہل علم بھی اس خاص مسئلہ میں اپنے خیالات ظاہر فرماوینگے۔ والسلام خیر الختام (خاکسار خادم العلماء ابوالحیا سجاد حسین مقیم مین پوری)

گرانی ہائے گرانی

قرآن مجید میں جہاں الٰہی عذابوں کا ذکر آیا ہے قحط اُن میں نمبر اول ہوگا خدا کی پناہ یوں تو ہندوستان پر عرصہ سے اس کا سایہ ایسا دامن افگن ہے۔ کہ ہندوستانیوں میں خون بھی نہ رہا تھا مگر گزشتہ قحط اور یہ قحط اپنے اپنے اثر الگ رکھتے ہیں اس قحط کے ساتھ ہی بیکاری کا بہت بُرا جوڑ لگا ہے نہ تجارت ہے نہ صنعت۔ نہ آرام ہے نہ صحت۔ آٹا چھ سیر سے بھی کم ہو رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بہت سے غربا جن کو آٹا میسر نہیں ہوتا محض شکرقند شلغموں پر گزارہ کرتے ہیں۔ وہ بھی تا بکے۔ یہ خیال کہ سرکار اس سے بے خبر ہے غلط ہے۔ سرکار اس میں سب سے زیادہ کوشاں ہے مگر غضب خدا کو کون ہٹائے۔ ابھی تک تو صرف یہی ہے کہ یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے مگر جب یہ تکلیف حد سے بڑھ جائیگی تو اس کے بعد جو مصائب نظر آتے ہیں وہ اس سے بھی سخت ہونگے۔ ظاہر ہے جس کا پیٹ خالی ہوگا۔ وہ کسی نہ کسی طرح اُس دوزخ کو بھریگا جسکا نتیجہ بدامنی اور فساد ہوگا جس سے سرکار کو بھی اور رعایا کو بھی پریشانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم گنہگار بندوں پر رحم فرما کر اس جنگ کو باحسن وجوہ جلد ختم کرے۔ آمین۔

مذاکرہ علمیہ* متعلقہ زوجہ مفقود الخبر

موہن خدا ۲۱ صفر

اس فاضلانہ مذاکرہ میں (جو اہلحدیث ۸ جنوری میں شائع ہوا ہے) مخاطب اگرچہ راسخین ہی کو رکھا گیا ہے جس زمرہ کا یہ خاکسار نہیں مگر بحمدہ تعالیٰ ان بزرگوں کا نام لیوا اور محبت گزین ضرور ہوں۔ اس مذاکرہ میں کوئی ایسے دلائل نہیں پائے گئے جن کا معارضہ کیا جائے مگر پھر بھی ادب سے چند ایک پریشان سے معروضات پر توجہ دلانا مناسب دیکھتا ہوں۔

(۱) ہمیں متنبہ رہنا چاہئے! عورتوں کی بربادی و بے آبادی کے نازک حالات میں سے طلاق ثلاثہ اور مفقود الخبری کی وارداتوں کا یہ ہر جگہ خاصہ پایا گیا ہے کہ ان میں علماء اہل حدیث ہی کی طرف رجوع اکثر لایا جاتا ہے وجہ یہ کہ اور کہیں ان مسائل میں پوری ہی نہ پڑے تو بیچارے جائیں کہاں۔ حضرت استاذنا شیخ الکل دہلوی کے پاس بھی بہت دیکھا کہ جو لوگ آپ کے پاس سے گزرنا کفر تصور کرتے تھے ان فتووں کے لینے کو آپ ہی کی خدمت میں آگھٹنے رگڑتے۔ اور واقعی مفقود الخبر کی بیوی پر اکثر ایسی ہی مشکلات آپڑتی ہیں جنکے دیکھنے والا کوئی رحمدل ہوگا جو اُس سے ان مشکلوں کے جلد سے جلد کٹ جانے کا متمنی نہو مگر صحابہؓ سے لیکر آج تک جس آئین پر تمام محدثین کا عام برتاؤ چلا آیا ہو اُس کے برخلاف عصمت نکاح جیسے قطعی محرمات کے اپنے آپ سے توڑ لینے کی جرأت بھی کون مسلمان ایسی جلدی کر سکتا ہے۔

فی زماننا دینی معاملات ایسی گڑبڑوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ کئی پُرانے امور کئی کئی لوگوں کی نظروں میں اصلاح طلب سوجھتے اور اُن سے اُن کی بابت ترك ما هنالك (یعنی اگلی باتیں گئیں) کی آوازیں ہی آتی ہیں۔ مگر غور کیا جائے تو کون سا زمانہ ہوگا ایسی ضرورتوں سے خالی گزرا متصور ہو اور پھر آخر کیا بھید ہے کہ کبھی آج سے پہلے کے برگزیدہ علماء ان اصلاحات کی نہ سوجھی یا کرنے کی جرأت نہ ہوئی وجہ یہ ہے کہ امت اسلامیہ نے ہمیشہ اپنے اسلاف صالحین کے حال وقال کو راستی کا زینہ اور شریعت حقہ کا آئینہ قرار دے رکھا ہے۔ اس لیے کتب قال اللہ وقال الرسول میں بھی نظر مارے تو برابر مذاہب ائمہ اور اقوال الرجال کی بھرمار نظر آئیگی۔ تقلید جامد کو جانے دیجئے وہ واقعی مذموم ہے۔ مگر انصاف یہ ہے کہ اس بچاری میں وہ مفاسد شنیعہ کب کسی نے دیکھے جو اس کے بالمقابل کی کھلی آزادی میں آجتک ہمیشہ اسلام مشاہدہ کرتا چلا آتا ہے۔ مانا معتدل پابند محض خانہ ساز ہیں۔ لیکن ائمہ دین خصوصاً صحابہ رضوان کا بالکل پاس خاطر اٹھا دینا بھی شریعت نے کب روا رکھا۔ افراط و تفریط کی حدود کو چھوڑ کر جماعت کے ساتھ میانہ رو چلنے ہی میں تو ہمارا دین وابستہ رکھا ہوا ہے۔ دیکھئے خدا تعالیٰ فاتحۃ القرآن میں جہاں راہ استقامت کے حصول کی دعا سکھاتا ہے۔ اس راہ کی ساتھ ہی تشریح بھی فرما دیگئی ہے کہ جس پر پہلے خدا کے فضل والے لوگ گئے ہوں اسی طرح قرآن شریف میں اور جگہ جہاں رسول صلعم کے برخلاف چلنے کی بُرائی فرمائی وہیں مومنوں کی سبیل کا اتباع چھوڑنے پر بھی خاص طور سے نوٹس لیا گیا۔ اور حدیثوں میں بھی خیر القرون خصوصاً صحابہؓ کی جو شان آئی اور اُن کی عموماً پیروی اور بالخصوص خلفائے راشدین کی سنت پر التزام کرنیکی جو ارشادات وارد ہوئے اور اپنے بعد نبی علیہ السلام نے شیخین کے اقتدا کا جو خاص الخاص حکم دیا یہ سب اہل علم سے مخفی رہنے کی باتیں نہیں ہیں اور اسی طرح اولین خلفاء راشدین کے ہاتھوں کسقدر اجراء یافتہ دینی امور ایسے جاری ہیں جن میں سر مو تفاوت کر دکھلانا امت کی امت پر شاق چلا آتا ہے۔ یہ بھی سب پہلو وسعت ہی غور فرمانے کو مسئلہ زیر بحث بھی انہی امور کے قریب قریب ہے۔ عمر

*نام میں یہ اضافت کیسی ہے۔ اور صفحے کیا ہیں؟ فافہم (اڈیٹر)

*مذاکرات میں حصہ لینے والے صاحب مذاکرہ کا نمبر اور تاریخ اجراء اور تاریخ تحریر مضمون خود ضرور لکھا کریں۔ مکرر تحریری۔ (ایڈیٹر)

صحابہ میں ایک وہ رشد مجسم تھے جن کی رائے صائب نے
کئی دفعہ آنے والی وحی کا پہلے سے استقبال کیا اور
نبوت کا خاتمہ نہ ہو گیا ہوتا تو آں حضرت کے بعد یہ
نبی کی شان تھی صاحب مکاشفہ اور امن اسلام کا
ایک دروازہ تھے۔ اگر ایسے ہی اُن کی صوابدید وں
کسی مصلحت سے دروازہ کھلنے لگا تو پھر وقتاً فوقتاً
ایسی مصلحتیں نکلتی آئیں گی اور تمام وہ امور جنہیں
کسی نے نہیں چھیڑا چھڑتے چلینگے اور اس طرح
سے اُدھیڑ بُن ہو رہی ہے اسلام کا آنحضور کا سا بنجانا ظاہر ہی
اعاذنا اللہ منہ۔

(ب) ہمارے متبوع اس میں کیا فرماتے ہیں؟
عصمت نکاح کا تحفظ ایک ظاہر اور اصل امر ہے اس
ظاہری حکم کے مضمون پر ایک روایت مرفوعہ آئی مگر
ثبوت سے ایسی گری ہوئی کہ محدثین اُسے منکر اور متروک
بتلاتے ہیں۔ صحابہؓ سے اسکے مطابق ایک قول علیؓ
کا ملتا ہے یا ایک روایت صحابہ سے بھی اور بس مگر
صحابہ کی ایک جماعت نے جن کے بہترین امیر فاروقؓ ہیں
(۲۲) اس ظاہر سے عدول کر کے یہ صاف حکم دیا ہے کہ
مفقود کی بیوی چار سال انتظار کے بعد چار ماہ ۱۰
(دس دن لکھنے والے بڑی مباحثت کرتے ہیں)
گزار کر نکاح جدید کر لے۔ اور اس حکم پر اس وقت
کے تمام موجودین میں سے کسی ایک کی مخالف آواز
کا بھی کہیں سے پتہ نہیں ملتا۔

کوئی ایسا واقعہ عہد نبوی میں نہ ہوتا جیسا کہ خیال
کیا گیا ہے قطعی امر نہیں نہ عمرؓ کا ایسا قطعی فیصلہ دینا
یہ کہا جا سکتا ہے کہ ضرور قیاس امر تھا اور انہیں سنت
سے اس میں کسی وجہ بصیرت نہ تھی۔ اور نہ ہی علیؓ کا
اصل اور ظاہر کے مطابق کہنا کچھ اس بات کی بیّن دلیل
ہو سکتا ہے کہ سنت سے کچھ ثابت ہوتا تو اختلاف کیوں
کرتے۔ کیونکہ اول تو یہی معلوم نہیں کہ علیؓ نے فیصلہ
فاروقی کا کچھ علم پا کر ایسا مخالف کہا یا انہیں اس کی
خبر ہی نہیں ہوئی ہو گی اور یہ کہیں اس سے علیحدہ ہی

لہ مذاکرات علمیہ میں نفس مسئلہ پر تائید یا تردید ہونی
چاہئے۔ اس قسم کے تمہیدی مواعظ بجائے خود مستحسن ہیں
مگر مقام مذاکرہ میں اجنبی۔ (ایڈیٹر)

فتوے دے رہے ہیں۔ دوسرے سنت کے ناطق
ہوتے ہوئے لاعلمی یا کسی تاویل کی بنا پر صحابہؓ
میں برابر اختلافات ہوا کئے ہیں تو پھر یہ کیا بات ہے
صحابہؓ کا اختلاف (جیسے دکھلا کر اس مسئلہ میں اور اور
اختلافات اٹھانے کی گنجائش نکالی گئی ہے) تو حقیقت
ہستی رکھتا ہے۔ آئیے اب اُن کے اتفاق کی کیفیت
پر بھی کچھ تفصیلی نظر ڈالیں جسے صاحب سبل السلام
نے مجملاً "جماعۃ من الصحابۃ" کے لفظ سے ذکر
کیا ہے اور وہ اصل پانچ ممتاز صحابی ہیں عمرؓ عثمانؓ
عبداللہؓ بن عباس۔ عبداللہؓ بن عمر۔ عبداللہؓ بن مسعود
عمرؓ کا فیصلہ تو سب سے اول اور سب سے پہلی حدیث
کتاب موطا مالکؒ میں مسند مروی ہے۔ اور عثمانؓ
کی نسبت محلی شرح موطا میں لکھا ہے قال الزہریؒ
فر قضی بذالک عثمان بعد عمرؓ یعنی عمرؓ کے
بعد عثمانؓ نے بھی یہی فیصلہ دیا۔ اور ابن عباس اور
ابن عمر صاحبان کا اثر ابن ابی شیبہ کی روایت
سے تعلیق مغنی شرح دارقطنی صـ ۴۲۲ جـ ۲ میں بدیں الفاظ
وارد ہے کہ تذاکرا ابن عباس و ابن عمر فقالا
جمیعا تربص اربع سنین یعنی حضرت ابن عباس
اور ابن عمر دونوں صاحبوں نے مفقود کی بیوی کا
ذکر چھیڑا اور دونوں بزرگوں نے بالاتفاق یہ کہا
کہ چار سال بیٹھے۔ اور روایت ابن مسعود کا حوالہ
حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں قد اخرجہ عبد الرزاق
وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ باسانید
صحیحۃ عن عمر منہا لعبد الرزاق من طریق
الزہری عن سعید ان عمر وعثمان قضیا انہا
تربص اربع سنین واخرج سعید بن منصور
بسند صحیح عن ابن عمر وابن عباس قالا ان الله
وثبت ایضا عن عثمان وابن مسعود فی روایۃ
(فتح الباری پ ۲۲ صـ ۱۹۹) یعنی چار سال بیٹھنے کا فیصلہ
صحیح سندوں کے ساتھ عمرؓ و عثمانؓ اور ابن عمرؓ و
ابن عباسؓ سب سے ثابت ہے اور ابن مسعودؓ سے بھی
ایک روایت ہے۔ اس سے آگے حافظؒ ایک قول
کی توجیہ میں پھر لکھتے ہیں کہ للاتفاق خمسۃ
من الصحابۃ یعنی اُس میں پانچ صحابیوں کا اتفاق

ثابت ہے اور ان اکثر روایتوں کو بالخصوص جیسے میں
بھی صـ ۳۲۷ سے صـ ۳۲۹ تک متفرق کا سے ہوا اور تعلیق
مغنی میں بھی کئی طرق سے یہ روایتیں مسند مذکور ہیں
حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے اپنے اپنے زمان خلافت
میں فیصلہ دینے اور ابن عمرؓ و ابن عباس صاحبان کے
مذاکرہ فرمانے کے وقت بھی کس کثرت سے علماء صحابہ
و تابعین موجود نہ ہونگے۔ اور صحابہؓ کی پُر جوش غیرت
بہ عادت بھی معلوم ہے کہ کوئی بھی زبردست سے
زبردست خلاف شرع حکم نکالے تو اس کے کیسے
دامنگیر ہوتے تھے مگر اس بارے میں کسی سے کچھ
بھی اعتراض منقول نہیں ہوا کیا یہ تمام تر خاموشی کسی
معنے کا اتفاق نہیں ہو سکتی؟ علیؓ سے جو اُن کو خلاف
ماثور ہے اس کی نسبت تصور میں آتا ہے کہ اس
فیصل شدہ امر کی انہیں خبر نہ ہوئی ہو گی۔ یا ہوئی
تو ایسے وقت کہ جب اُن بزرگوں سے مذاکرہ نہیں
کرنے پائے۔ اور اس وجہ سے اس حکم کی حقیقت تک
نہ پہنچے بلکہ اصل ظاہری حکم پر جمع رہے ورنہ موقعہ
پاتے اور تحقیق میں لاتے تو وہ بھی اس طرف رجوع
فرماتے۔ چنانچہ ابن مسعودؓ کا انہی فیصلوں کے موافق
قول (جو ایک روایت میں آیا ہے) ظاہر اور اغلب
یہی ہے کہ اسی رجوع پر محمول ہے۔ اور بہر حال
ہیلشدہ خاوند ہی کی راہ دیکھتی رہنے کے اصل و ظاہری
حکم کے علاوہ صحابہ رضوان اللہ علیہم سے جہانتک
روایتیں آئی ملتی ہیں سب اس چار سال انتظار کے
فیصلہ میں منحصر ہیں اور بس! بنابریں دعوے سے
کہا جا سکتا ہے کہ صحابہؓ میں درحقیقت کوئی اختلاف
نہیں!

(ج) ہمارے قیاس کچھ نہیں۔

(۱) ہمارے علماء اپنے زعم سے یہ فرما کر کہ قیاس
سے ثابت ہونے والا کوئی امر شرعی حکم نہیں ہو سکتا
جب پھر کسی مسئلہ کو میدان قیاس ہی میں ڈال کر
اسپر چوگان بازی کرنی کرانی چاہیں تو تعجب ہوتا ہے
کہاں تو ان بزرگان دین صحابہؓ اور خلفائے راشدین
کے وہ محکم قیاس جنکی چار دیواریاں حریم رسالت سے
پیوست نہیں۔ اور اُن کے حق نام لے لیکر رشد و

حنفائیت کے فتوے شارع سے صادر ہوئے۔ قرآن شریف ہی نہیں بلکہ اگلی آسمانی کتابوں میں بھی اُنکی تعریفیں آئیں اور کہاں ہم رہے سہے قیامت کے نشان پرفتن زمانہ کے ہونے والے ہم میں اُن میں جو زمین و آسمان کا فرق ہے اس کے اعتبار تک قائل ہیں ؎۵

حکایت - سُنا ہے ایکدفعہ امرتسر کے کسی اعلیٰ افسر انگریز کے پاس مفقود الخبر کی بیوی کے حسب فیصلۂ فاروقی نکاح ثانی کر لینے اور پھر پہلے خاوند کے آجانے پر مقدمہ چلا جس میں استاذنا مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی اور مولوی رُسل بابا صاحب امرتسری کی متضاد شہادتیں تھیں۔ مولانا نے مؤطا مالکؒ سے فیصلہ عمرؓ کا ثبوت دیا مولوی رُسل بابا صاحب نے فقہی روایتیں پیش کیں اور کئی فقہاء کے نام گنوائے۔ حاکم کہنے لگا نہیں عمرؓ مسلمانوں کا بڑا مشہور جرنیل ہوا ہے تم بھی کسی ایسے نامی گرامی کا فیصلہ دکھلاؤ جو وہ نہ دکھلا سکے۔ اور پھر لطف یہ ہوا کہ وہ دس روپیہ خرچہ ملا۔ تو محدث ممدوح نے ہر چند اصرار کیا گیا نہ لیا کہ ناجائز ہے اسپر حاکم مارے تعجب کے اور بھی ہنستا رہ گیا۔

(۲) پچھلے ائمہ دین کے اس میں مختلف اقوال ہیں اور ایک ایک بزرگ سے کوئی کسی طرح نقل کرتا ہے اور کوئی کیسے۔ اور ایک ہی قسم کے دلائل سے کوئی کچھ لیتے ہیں اور کوئی کچھ۔ مثلاً سبل السلام میں خاوند کی عمر طبعی تک عورت کے تربص کا ایک فتوےٰ لاکر امام یحییٰ سے یہ نقل کیا ہے کہ لا وجہ للتربص جس سے یہ سمجھا گیا کہ عورت کو کچھ بھی انتظار کرنے کی وجہ نہیں۔ مگر جو دلائل امام یحییٰ سے منقول ہوئے انہی دلائل کی بنا پر صاحب تعلیق مغنی مذہب صحابہؓ کی تائید کرتے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ یحییٰؒ شائد اُسی تربص کے منکر ہیں جو ایک دراز عمر تک کرایا جاتا ہے جبتک کہیں سے اُن کی اصل عبارت نہ دیکھی جاسکے۔ پورا پتہ کیا آئے۔ اور جس قدر صحابہؓ سے اسبارے میں ثابت ہوا جن ائمہ سے اُس کے موافق منقول ہے اس میں تو کوئی کلام نہیں۔ مگر باقی کسی قول کی کوئی سند نہیں ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ازالۃ الخفا سے جو اس بارے میں نقل کیا گیا وہ بھی اسی صحابہؓ کے فیصلہ ناطق کی ترجیح اور توجیہ میں ہے اور بس کوئی اس میں مُعسر یا مجنون کی بیوی سے نظیر دیکر شاہ صاحب نے زوجہ مفقود کا نیا حکم نہیں نکالا۔ اور شاہ صاحب جیسے حکیم الامت اور مسلم مجتہد العصر جس مسئلہ کو چھیڑ کر اس میں کوئی جدت روا نہیں کر گئے تو اب اور کون اُن سے بڑھیا دکھائی دے رہا ہے جو کر دیگا۔ اور کوئی کرے بھی تو پہلے جلوۂ فاروقی تو دکھائے لوثریا تنالہ رجال مثل رجال عمر لذہب لیقفل حتی نسمع وننظر (یعنی پہلے اس زمانہ کا آدمی بھی تو لائے پھر کہے تو ہم دیکھیں کہ کیا کہتا ہے)

(۳) جو لوگ اپنے حقوق طلب اہل و عیال کو چھوڑ کر کہیں لاپتہ ہو جائیں اُنپر غصہ تو واقعی بڑا آتا ہے چنانچہ فیصلہ فاروقی کے واقعہ میں بھی نیم داری عرصہ دراز تک مفقود الخبر رہنے کے بعد جب اُسوقت واپس آئے کہ اُن کی بیوی کا دوسری جگہ نکاح ہو چکا تھا تو عمرؓ نے اُنپر ناراضگی فرمائی۔ مگر اُنہوں نے عذر کیا کہ مجھے جن اُڑا لیگئے تھے یعنی اپنے اختیار سے کہیں نہیں رہا ہوں۔ لیکن جو لوگ کہیں جاکر اور نکاح کر بیٹھیں یا کسی اور جہت سے اُن کا پتہ چلے تو وہ مفقود الخبر کیسے اُن سے ستم پانے والے اُنہیں بے غیرت کہیں یا ظالم و نالائق وغیرہ سب بجا۔ اور اُن کی نسبت جو قانونی چارہ جوئی کریں وہ روا۔ اور حدیث لاضرر ولاضرار کے ضمن میں جو کچھ علماء نے لکھا مراد اُسکے یہ ابراہل ہیں اور مُعسر یا مُولی وغیرہ جو کچھ ہوں تو حکام اُن کا جو تدارک دیکھیں کریں اور جن کا کچھ بھی پتہ نہ چلے بلکہ سچ مچ کے مفقود الخبر ہوں تو اُن کی نسبت رجماً بالغیب کیا حکم لگایا جا سکتا ہے کیا جانیں کہیں دور جا پڑے ہیں یا مفقود یعقوبؑ کی طرح کسی پاس ہی کے کنوئیں میں گرائے ہوئے ہوں اور کیا خبر کسی طرح معذور ہیں یا محض بے غور ہی تو مفقود الخبر کا مُعسر وغیرہ معلوم الحال لوگوں سے بیّن امتیاز ہے جس سے اُن کا اُنپر قیاس کرنا قیاس مع الفارق اور باطل ٹھیرتا ہے۔

(۴) یہی سمجھ لینا کہ چار سالہ میعاد اُس ہی رکھی گئی تھی کہ اُن دنوں کسی کھوئے ہوئے کا مدت تک پتہ چل سکتا تھا اور اب اس کے اندر کا کامل وثوق ہو سکتا ہے کئی وجہ سے درست ہے۔ اوّلاً یہ محض اٹکل بات ہے کسی روایت اتنی میعاد رکھنے کی یہ وجہ آئی معلوم نہیں صحابہؓ کے وفور علم سے یوں متصور ہے کہ اُنہیں اس خاص مسئلہ میں سنت سے علم ہوا کی کسر کو اس طرح اُدھورا رکھکر جو چار کر رہے ہیں تو ضرور وہ اس میں کسی طرح ہونگے۔ چنانچہ ایک توجیہ اس کی امام بیہقی سے منقول ہے کہ لیشبہ ان یکون انما قال لبقاء الحمل اربع سنین (تعلیق مغنی ص۴۲۲) یعنی چار سالہ میعاد واسطے فرمائی معلوم ہوتی ہے کہ اس حالت تک حمل رہ سکتا ہے۔ ثانیاً اگر اس مدت کی کفایت پر نظر رکھکر یہ حکم جاری کیا ہوتا تو جب یہ مدت کافی نہ پڑتی اور تمیم داری نے بعد میں بھی سر آنکالا تو پھر اس کو بدل سکتے تھے۔ لیکن صحابہؓ نے اس کو یونہیں ایسے ہی رہی کا امر بیانہ۔ ثالثاً اب بھی کوئی ہو بہو تمیم کی طرح کا مفقود ہو تو اُس کا کیا پتہ جلد ہو سکتا ہے؟ رابعاً اس وقت کسی کی خبر پانے کے پہلے ذرائع سے ممتاز ذریعہ ریل ہے یا ڈاک۔ مگر اوّل تو باوجود ان ذرائع کے ہونے کسی کی موت اور زندگی تک کا پتہ نہ پا سکنا جیسا کہ اہل حدیث ۸ جنوری میں اس مذاکرہ کی تمہیدی سطور میں مندرج ہے ان وسائل کے ناکافی ہونے کی کافی دلیل ہے۔ دوسرے ریل کے ذریعہ کسی کا آنا جانا بھی ہو تو یہ کیا ضرور ہے کہ پتہ چل ہی جائے۔ یوسفؑ تک کیا کسی کی رسائی ہی نہیں ہوئی تھی کہ باپ کو اتنا بڑا فراق پڑا رہا۔ بلکہ اب تو جناب چالاکی سے اپنا آپ چھپا لینے کے بہت سے وجوہ میسر آسکتے ہیں اور کئیاں ایسی گمنام ملتی ہیں کہ ایک ہی شہر کے کسی گوشے میں کوئی ہو رہے تو مدتوں مخفی رہ سکتا ہے اور کسی آدمی مشاہدے میں آسکتے ہیں جن کا کوئی ساری عمر پتہ نہیں پاتا۔ اور ... پچھلوں کا کوئی اُن ...

؎۵ صبیہ بالغہ (یعنی مجورکم) کا نکاح سوتیلے باپ کے ساتھ جائز ہوتا مگر ... کا قول ...

... دار الحدیث
... آباد
... سے جاری ہے
... کے اخراجات ... الخیرہ
... متعلق انتظام ...
... تکلیف ہوتی ہے
... اس مدرسہ کی
... بھیجنا چاہیں وہ
... حافظ عبدالمنان
... مدرسہ دار الحدیث
... پنجاب کے نام

ہے۔ بعض عورتیں تو ایسی بھاگ نکلتی
...ے متعلقین اُن کی تلاش میں مرتے مر جاتے
...کا پتہ کہیں قیامت ہی کو جا دیکھیں گے۔
...ت کو میں نے پانچ چھ سال کے عرصہ میں
...ہی ضلع بلکہ ایک ہی تحصیل میں تیسرے
...ھر آباد پایا پھر سنا کہ اُس سے بھی گئی۔
...ی پہلے خاوند کو کوئی اُس کا پتہ چلتا تھا۔
...نکاح کرنے والوں کو کوئی اُس کا سابقہ حال
آدمی ایسی ہی بیویوں کی نالائقی کے پیچھے
...پیچھے نکلنے اور گمنام ہو جاتے ہیں۔ بتلائیے وہ
...ہ کس ملامت کے مستحق ہوئے۔ اور ڈاک کا یہ
...ہے کہ اچھے طبقوں کی خاص مراعات ہی قطع نظر
...دفعہ اس میں وہ بدعنوانیاں برتی جاتی ہیں کہ
...ان! مہینوں بلکہ برسوں کسی کو اپنے نام کے
...وط کا کوئی پتہ نہ ملے اور رجسٹرڈ مراسلات تک
...سروں کے ہاتھ جا جا کر جھوٹی رسیدیں واپس
...ین اور خصوصاً جب کوئی بدنیت ہاتھ درمیان
...ں کام کر رہا ہو تو یہ سب آنکھوں دیکھا ہے نہ کسی
...ر پوری واقفیت ہوتی ہے کہ کوئی تدارک کرائے
...ہر کوئی تدارک کا چارہ ہی پاتا ہے۔ اور یہی حال
...روں واروں کا ہے۔ پس ایسے ذرائع پر اعتماد
...ر کے اتنی جلدی کسی کی مفقود الخبری کا کامل چھوڑ
...ناقص بھی کیا وثوق پیدا کر سکتے ہیں۔

(۵) اب عام مستورات کے سر سے کوئی شرم ہی کی
...چادر زیادہ اٹھ گئی ہے تو اُسے خدا سنبھالے۔ ورنہ
...خطۂ عرب کی نساء سے کوئی حظ نفس میں نہیں بڑھکر
...ہو سکتیں۔ نہ ذرائع معاش کی کوئی یہاں کمی ہے۔
...یہ کیا عذرات خام ہیں جن کی بنا پر ہمیں اپنا پرانا
...دستور اسلامی بدلنا پڑے۔

(۶) اگر ہمارے ان مذاکرات اور جدید قیاسات
...کا کچھ نتیجہ نکلا تو مفقود کی بیوی کے لئے نکاح ثانی کرنے
...میں صحابہ کی تحدید سے کوئی کم تحدید رکھی جائیگی یا ایسے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھوڑا تو پھر تو ایک تماشہ ہی بن جائیگا۔ ذرا آدمی ادھر
ہوا اور بیوی دوسرے کے گھر آباد ہے اور کچھ اُدھر کو
گیا ذرا دیر کر کے آیا تو بی بی صاحبہ کوئی مُہری فتوے
لیتی ہوئی کبھی کی رخصت ہو چکی ہیں۔

(۷) آخری گزارش یہ ہے کہ مفقود الخبر تو نا معلوم الحال
ہوئے اُن پر سوائے سوءِ ظن کے (جو شرعاً حرام ہے)
کوئی کیا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ مگر اُن کی پیچھے رہنے والی
بیویوں کا تو اکثر حال ہمیں روشن رہتا ہے۔ بجائے
اس طرح اُن کی مرضی پر چلنے کے کوئی ہمیں اُن پر مناسب
سیاست بٹھلانے کا انتظام کرانا چاہیئے۔ فاروق کو
نہیں دیکھا کسی عورت کو ایک جوان کا گیت گاتی سنتے
ہیں تو اُس جوان ہی کو وہاں سے نکال چھوڑا۔ جناب من
اگر عورتوں کا اس طرح زیادہ لحاظ کرنے پر ہم مائل
ہوئے تو زنانہ معاملات کا پہلے سے بہتیرا بیڑا غرق
ہو رہا ہے اور بھی رہی سہی کوئی کسر باقی نہیں رہیگی۔
والعصمۃ للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

خاکسار ابو داؤد عبد اللہ عفی عنہ از بہاول پور
(۱۲ ربیع الاول)

جناب شاہ صاحب وارثی

جناب مولانا صاحب فاضل امرتسری ام فیضکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
حضور کے شفقت قدیمانہ سے امید قوی ہے کہ اس
مختصر مضمون کو بھی اخبار گہربار کے کسی کالم میں جگہ دیکر
ممنون و مشکور فرماوینگے۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۳۳ھ کے صفحہ ۸
کالم ۳ میں قصبہ جائس ضلع رائے بریلی کے تذکرہ کے
سلسلے میں جناب شاہ محمد شفیع صاحب وارثی کا بھی
کچھ ذکر خیر کیا گیا تھا جس پر ہمارے مولانا شیر اسلام
فاضل امرتسری مدظلہ اللہ تعالے کو ایک چونک سی
پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپ اسی مضمون کے سلسلے میں
تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شاہ صاحب اگر وہی ہیں جو
گیروے کپڑے پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب
کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل اور خوش لباس

رہتے ہیں اور ضلع اٹاوہ کے باشندے ہیں میرے
سامنے ہمیشہ توحید و سنت کی تائید اور اس قسم کے
بدعتی اور شرکیہ رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں اور
اچھے اچھے مست ہو را اہلحدیثوں (خصوصاً خاکسار اڈیٹر)
سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے وغیرہ۔ اُس کے
بعد جناب مولانا حکیم محمد عبید الرحمن صاحب سفیر
اہلحدیث کانفرنس بھی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۸ صفر
۱۳۳۳ھ کے صفحہ ۱ کالم اول میں شاہ محمد شفیع صاحب
نام کے مولوی سے دوستی کا اظہار فرماتے ہوئے
نہایت دوردار الفاظ میں اُن کی خوش اعتقادی
کے مداح ہیں۔ غرض ہر دو مضامین بالا کو دیکھنے سے
صرف اس خاکسار ہی کو نہیں بلکہ یہاں کے تمام برادران
موحدین کو ایک تعجب اور سکتہ سا ہو گیا ہے کہ الٰہی
یہ کیا ماجرا ہے جو صاحب اہلحدیثوں سے اسقدر
تنفر رکھتے ہوں کہ اپنی مجلس میں اہلحدیثوں کو ناپاک
کُتّے کے لقب سے یاد فرماویں اور اہلحدیث کے
سر برآوردہ علماء جناب مولانا اسمعیل صاحب شہید
ومولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی ومولانا
نواب صدیق حسن خان صاحب وغیرہم رحمہم اللہ
علیہم کی توہین و تکفیر کریں۔ اور جن کی تحریک سے
جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مراد آبادی و
دیگر علماء اہلحدیث جامع مسجد میں وعظ کہنے سے ہمیشہ
کے لئے روک دئیے جائیں اور حافظ عبد السبحان
صاحب موحد متوطن قصبہ ہذا کو صرف انکار قیام و
مولود پر سخت تکلیف پہنچائی جائے اور جنکو عرس
میلاد سے ایسی دلبستگی ہو کہ اُس کے منکر کو ناپاک
کتّے سے بھی بدتر جانیں تعجب ہے کہ وہ علماء اہلحدیث
خاصکر جناب مولانا شیر اسلام قاطع شرک و بدعات
ومولانا سفیر اہلحدیث کانفرنس سے محبت و دوستی
رکھیں اور عرس و مزاروں کے شیرینی خوروں کی مذمت
کریں سمجھ میں بات نہیں آتی۔ خیال ہوتا ہے کہ جن
شاہ صاحب کی خوش اعتقادی کے ہمارے دونوں
فاضلان بزرگ معترف ہیں کوئی اور ہونگے۔ لیکن
جب حلیہ اور لباس وغیرہ پر غور کیا جاتا ہے تو شک
ہوتا ہے کیونکہ یہ حضرت بھی خوش شکل اور خوش لباس

رہتے ہیں اور ماشاء اللہ سر بھی منگار رکھتے ہیں اور اصلی اٹاوہ کے باشندے بھی ہیں۔ آن کے ایک پیر بھائی کے پاس خاص انہیں کے قلم کا لکھا ہوا ایک نوشتہ موجود ہے جس میں آپ اپنے کو اٹاوی لکھتے ہوئے پیر بھائی کو دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت عطا فرما رہے ہیں جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے:۔

فقیر حاجی شفیع احمد المعروف بہ محمد شاہ وارثی اٹاوی کہتا ہے کہ مجھکو مرشد پاک سیدنا حاجی وارث شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے اجازت دلائل الخیرات شریف کے پڑھنے کی دی بماہ ذی الحجہ ۲۲ھ ہیں۔ اور فقیر اجازت دیتا ہے اپنے برادر طریقت .... کو الخ

آپ زیادہ تر دہلی اور کانپور تشریف لیجایا کرتے ہیں۔ عبدالصمد نامی دہلی میں کوئی شاہ صاحب ہیں جن کے مسکن پر آپ کا قیام ہوتا ہے۔ کانپور میں آپ کے ایک بھائی ممتاز احمد نامی ولایتی پارچوں کے اجنٹ ہیں۔ علاوہ اس کے ہردوئی۔ سندیلہ مہوبہ وغیرہ کی طرف بھی اکثر آپ دورہ فرمایا کرتے ہیں۔ واللہ ہم لوگوں کی پریشانی کی کوئی حد نہیں خدا کرے جن شاہ محمد شفیع صاحب کی نسبت ہمارے ہر دو فاضلان بزرگ تحریر فرماتے ہیں کوئی اور ہوں لیکن اندیشہ ہے لہذا خاکسار اپنی نیز تمام برادران اہلحدیث کی پریشانی دفع کرنے کی غرض سے جناب شاہ صاحب کی خدمت بابرکت میں چند امور مندرجہ ذیل کا استفسار کرتا ہے کیا جناب شاہ محمد شفیع صاحب امورات مستفسرہ سے انکار فرما کر دل مضطر کو تسکین فرما دینگے؟ دیدہ باید۔

امورات دریافت طلب یہ ہیں۔

(۱) کیا آپ قصبہ جائس تشریف لاتے ہیں اور مسلسل قیام فرما کر رجبی کے جلسوں میں شرکت فرماتے ہیں؟

(۲) کیا آپ نے سوتا شہید مدو بخش شہید۔ حکیم شہید میر صاحب کی درگاہ۔ پیر مجیب دیوان شہید شیخ عبداللہ شہید وغیرہ بزرگوں کے مزار پر عرس میلاد کیا ہے؟

(۳) کیا آپ نے لالہ شام لال آگروالہ کے احاطہ کے اندر ایک پختہ مزار پر عرس و میلاد کرنے کا ارادہ فرمایا تھا

مگر جب ہندوؤں نے یورش کی تو باز آئے۔ وغیرہ

(خیر خواہ اسلام عبدالصمد خان عفی عنہ خریدار ۲۵۲۵ متوطن مرانپوری ضلع سلطان پور حال وارد قصبہ جائس)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۱۲ر صفر

از مولوی ابوداؤد محمد عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ جامع مسجد بھاولپور

(۱) قرآن و حدیث اور آثار صحابہ سے بہ صراحت ثابت ہے کہ نماز کی ادائگی ایمان و اسلام ہے اور اس کا چھوڑنا کفر۔ اسلئے حدیث بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ کا مضمون بمطابق ان شواہد کے یہ ہوگا کہ آدمی کو کفر سے مربوط کرنے کی چیز ترک صلوٰۃ ہے والتقدیر ترکها رابط بینهما۔

(۲) یہ معنے بھی ہو سکتا ہے کہ گو آدمی مدعی اسلام اور کفر سے انکاری ہو مگر فیصلہ کن حکم اس میں اور اس کفر میں ترک صلوۃ ہے چنانچہ یہ ترک ہو تو وہ کفر ہی سے لاحق ہوگا۔ یہ معنی اگرچہ بین العبد وبین الاسلام الصلوٰۃ کے جملے سے بھی ادا ہو سکتا تھا مگر لفظاً ہر بین بین کا لفظ جس بیاینت کا موہم ہے وہ اسلام اور آدمی میں تھوڑی دیر کے لئے بھی منظور نہ فرمائی گئی اسلئے بجائے اس کے یہی جملہ بہتر رہا۔

(۳) یہ دلچسپ توجیہ بھی ہو سکتی ہے اور خیال پڑتا ہے کہ حضرت شیخ الکل دہلوی بھی تقریباً یہی فرمایا کرتے تھے کہ کفر جو کئی مدارج رکھتا ہے اس کے کمال اور آدمی کے درمیان ترک نماز کا واسطہ ہے واللہ اعلم۔

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۳ مؤرخہ ۱۲ر صفر

خاکسار کے نزدیک حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ کی تقدیر اور معنی یہ ہیں ای الذی یمنع من کفرہ کونہ لم یترک الصلوٰۃ (یعنی جو چیز انسان کو اس کے کفر سے منع کرتی ہے وہ نماز کا نہ چھوڑنا ہے) فاذا ترکها لم یبق بینہ وبین الکفر حائل (پس جس وقت اس نے نماز ترک کر دی نہیں باقی رہا درمیان اس کے اور درمیان کفر کے کوئی حائل بل دخل فیہ (بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہوگیا)

پس اس تقدیر عبارت سے حدیث کے مطلب بالکل صاف ہوگئے* کہ ترک صلوٰۃ سے انسان کفر میں داخل ہو جاتا ہے اور اقامۃ صلوٰۃ دخول فی الکفر سے مانع ہے ھکذا قال النووی"

(خاکسار خادم العلماء سجاد حسین از مین پوری)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ مؤرخہ ۹ر ربیع الاول

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا۔

مذاکر مفیضہ کی پیش کردہ آیت میں لزوم اشکال صرف اس تقدیر پر ہے کہ اَنْ کو مصدریہ کہا جاوے لیکن اگر مصدریہ ہی نہ مانا جاوے خواہ اس وجہ سے کہ اَنْ مصدریہ امر اور نہی پر داخل ہی نہیں ہوتا کما ھو مذھب جماعۃ من النحاۃ۔

خواہ اس سبب سے کہ یہ اَنْ مفسرہ ہے کما فی الجلالین والکشاف والبیضاوی۔ ۲۵۱

یا اس لئے کہ زائدہ ہے کما فی قولہ تعالیٰ وَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ تو کوئی اشکال نہیں۔

اور سراج المنیر میں فرمایا کہ یہ اَنْ محل رفع میں خبر ہے مبتدا محذوف کی وھو ھو

اور بعض نے کہا کہ محل نصب میں ہے اور لا صلہ ہے۔ کما فی قولہ تعالیٰ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ

اور بعض نے حَرَّمَ رَبُّكُمْ پر وقف کر کے کلام کو تمام سمجھا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عَلَيْكُمْ پر وقف ہے اور اَنْ معمول ہوا وَصّٰيكُمْ محذوف کا واللہ اعلم (خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار)

ایڈیٹر۔ مذاکرات میں ایسی بات کہنی چاہئے جو اپنی پسندیدہ ہو کسی سے نقل ہو یا اپنی ایجاد مگر یہ نہ ہو کہ صرف نقل اقوال پر قناعت ہو ورنہ بسا اوقات بے معنی طوالت کا خوف ہے۔

* مگر حدیث بھی ہی پہلی ہو غور سے (ایڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۰ - شیعوں سے سُنیوں کا نکاح جائز ہے۔ لڑکی شیعہ اور مرد سُنی - یا مرد شیعہ اور لڑکی سنت جماعت ہو۔ ترکہ سنت جماعت کا شیعہ کو یا شیعہ کا سنت جماعت کو بموجب شرع شریف پہنچتا ہے یا نہیں دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیے۔
(راقم محمد صدیق علی از نگینہ محلہ سید واڑہ)

ج نمبر ۱۰۰ - جائز ہے۔ ترکہ بھی جائز ہے گو شیعہ سخت غلطی میں ہیں مگر آن کا اختلاف اہل سنت کے ساتھ اختلاف دینی نہیں بلکہ اختلاف مذہبی ہے - اختلاف دینی وہ ہوتا ہے جس میں بنار دین میں مخالفت ہو - بنار دین الہامی کتاب ہے شیعہ قرآن شریف کو مانتے ہیں اس لئے بنار دین میں مختلف نہیں۔ ہاں جو موجودہ قرآن کو بے اعتبار کہیں اُن مخبوط الحواسوں کا دین ہی کیا اور اسلام ہی کیا
(۲۵) آن سے نہ نکاح درست ہے نہ ترکہ بلکہ وہ مثل دیگر منکرین کے ہیں بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ،

س نمبر ۱۰۱ - زید ایک دوکاندار ہے اُس کے پاس عمرو نقدی سودا لینے آتا ہے تو اُس کو زید بازار کا نرخ پورا دیتا ہے - اور جس وقت بکر سودا لینے آتا ہے تو اُس کو بازار کے نرخ سے کم دیتا ہے - مثلاً گندم کا نرخ بازار میں ۲۰ سیر فی روپیہ ہے مگر جب زید کے پاس عمرو گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ نقدی ۲۰ سیر گندم دیتا ہے لیکن جس وقت زید کے پاس بکر گندم لینے آتا ہے تو اُس کو ایک روپیہ اُدھار پر ۱۶ سیر فی روپیہ دیتا ہے تو اس صورت میں ایک روپیہ نقدی کے مقابلہ میں اُدھار پر ۴ سیر فی روپیہ کم دیتا ہے تو یہ چار کی کمی سود ہوگی یا نہیں - اگر یہ سود نہیں تو کن دلائل سے جائز ہے (یا ناجائز)
(خریدار اخبار ۳۶۳۹ غلام محمد ٹھار متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

س نمبر ۱۰۲ - آجکل جو دوکاندار بازار سے چیزیں خرید کر محلہ کی دوکانوں میں فروخت کرتے ہیں اس طریقہ پر کہ بازار (منڈی) سے سستا لیتے ہیں اور اور اپنی دوکان پر مہنگا بیچتے ہیں - مثلاً بازار سے دس سیر چیز خرید کر دوکان پر ۸ سیر فی روپیہ بیچتے ہیں - اور اُس چیز کا نرخ بازار میں ۱۰ سیر فی روپیہ ہی ہے - اس حالت میں آن کا بازار کے نرخ سے نقدی پر کم دینا جائز ہے یا سود ہے - ہر دو مسائل کا جواب تسلی بخش عنایت فرماویں۔
(ایضاً)

ج نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ - دونوں صورتیں جائز ہیں نیل الاوطار جلد ۵ صفحہ ملاحظہ ہو - ہاں یہ ضروری ہے کہ بھاؤ بتلانے میں دغا نہ کرے بلکہ صاف صاف کہے - یعنی یہ نہ کہے کہ منڈی میں بھی یہی بھاؤ ہے میں نے اس میں سے دغیرہ، بلکہ صاف کہے یہ بھاؤ دونگا - خریدار کی مرضی ہو لے یا نہ لے،
(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۳ - ایک شخص جس کی زبان سے حروف کی ادائیگی زبان کی لکنت یا ناک میں سے آواز نکلنے کی وجہ سے نہ ہوتی ہو اور وہ کسی کی سمجھ میں مشکل سے آتا ہو اور بہرا بھی ہو تو ایسا شخص پیش امامی کے لائق ہو سکتا ہے - یہ بھی خیال رہے کہ اس گانوں میں اس شخص سے قابل شخص بھی موجود ہیں اور رئیس دوسرا عالم پیش امامی کے لئے رکھنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔
(از منگرول پیر - اکولہ)

ج نمبر ۱۰۳ - قرآن مجید کو صحیح طریق سے پڑھنے کا حکم قرآن و حدیث میں آتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وغیرہ - نیز سامعین شریک جماعت کو صحیح قرآن سنکر بسا اوقات تذکیر بھی ہوتی ہے - اس لئے حکم ہے لیئمکم اقرءکم لکتاب اللہ زیادہ قرآن پڑھنے والا امامت کرایا کرے، اس لئے امام ایسا شخص ہونا چاہیئے جس میں یہ اوصاف ہوں کہ اُس کی قرأت ترتیل سے ہو جس سے سامعین متاثر بھی ہوں۔

س نمبر ۱۰۴ - بعد نماز فریضہ کامل درود شریف پڑھکے الھم انت السلام پڑھیں یا درود شریف ترک کرکے فقط الھم انت السلام سے شروع کریں - درود شریف قبل پڑھنے کی ممانعت میں کوئی حدیث صحیح ہو تو بیان کریں۔
(خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ۲۵۲ از کمبرلی ساوتھ افریقہ)

ج نمبر ۱۰۴ - اوراد مسنونہ کے لئے یہ طریق ہے کہ جو ورد کسی مقام پر ثابت ہو وہی مسنون ہے دوسرا نہیں - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک مار کر اللھم صل علی محمد کہا تو ابن عمر نے کہا اس موقع کے لئے ہمکو درود نہیں سکھایا گیا بلکہ الحمد للہ سکھایا گیا ہے - اس روایت کے مطابق بعد نماز متصل وہی دعا پڑھنی چاہیئے جس کا ثبوت ملتا ہے یعنی اللھم انت السلام درود کی فضیلت بجائے خود ہے مگر وقت مناسب وہی ہے جو بتلایا گیا۔

س نمبر ۱۰۵ - ایک شخص کے ذمہ ظہر قضا باقی ہے عصر کے وقت جماعت میں شامل ہو کر عصر ادا کی - اور بعد ظہر قضا پڑھنی چاہی - اُس وقت حاضرین مسجد ملخ ہوئے کہ اے بھائی عصر کے بعد سجدہ حرام آیا ہے مگر دلیل ندارد - باعث اس بات کا خلاصہ کتاب و سنت سے دیں اور یہ بھی ظاہر کریں کہ قضا شدہ ظہر کون سے وقت میں ادا کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۵ - عصر کے بعد نماز پڑھنے سے حدیث میں منع آیا ہے بعض علماء نے قضا کو اُس سے مستثنے کہا ہے مگر میری ناقص تحقیق میں احسن طریق یہ ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی (جسکی ظہر قضا ہوئی ہے) ظہر کی نیت کرکے امام مذکور کے پیچھے کھڑا ہو جائے - بعد ادائے ظہر عصر پڑھ لے - امام اور مقتدی کی نیت کا تخالف مضر نہیں جیسا کہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ نفل پڑھتے تھے اور مقتدی فرض - دونوں کی نیت متغائر تھی - ائمہ میں سے امام شافعی جائز دیتے ہیں کہ عصر کے امام کے پیچھے ظہر کی نیت کرکے پڑھ سکتا ہے اگر عصر کی جماعت نہ ملتی ہو تو بھی ظہر کی نماز پہلے قضا پڑھکر عصر کی پڑھے تو بہت انسب ہے اور اگر بعد عصر کے پڑھے تو بھی جائز ہے،

(باقی آئیندہ)

اب زیادہ ذوق وشوق کے ساتھ مندروں میں جلتے ہیں۔

نئے مندروں کی تعمیر کے بند ہونے کا ثبوت ہمارے ہمعلم کے دل میں شائد یہ ہوگا - کہ ہندوؤں کی سب سے بڑی اور تازہ ترین علمی تحریک "ہندو یونی ورسٹی" میں ایک خاص مندر طالبعلموں اور تعلیمیافتوں کی پرستش و رہنمائی کے لئے تعمیر کیا جانے والا ہے یہ مندر اس روشن خیالی کے زمانہ میں جب کہ آریہ سماج کے فدائی اپنی پوری کوشش استیصال بت پرستی میں صرف کرنے کے مدعی ہیں ہندو مذہب کے عام رجحانات کا ایک نمایاں و ممتاز مجسمہ ہوگا۔

یہ آریہ سماج کے ربع صدی کی مساعی جمیلہ کے نتائج عظیمہ ہیں جن پر ہمارے ہمعلم کو بہت ناز ہے اور جن کو وہ اسلام کی ۰۰ ۱۳ سالہ کوششوں کے مقابلہ میں پیش کرنا چاہتا ہے۔ ہمکو ضرورت نہ تھی کہ آریہ سماج جیسی قلیل التعداد جماعت کا مقابلہ اسلام جیسے برگزیدہ و وسیع مذہب سے کرتے لیکن جب آریہ محقق اس مسئلہ کو بار بار پبلک کے روبرو پیش کرنے کے شائق معلوم ہوتے ہیں تو ان کی غلط فہمی کا ہٹانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔" (پیغام صلح ۲۵ مئی)

وکیل سے جواب کی ہم عزت کرتے ہیں مگر اپنی طرف سے ہم یہ جواب نہیں دیا کرتے نہ دیتے ہیں، بلکہ ہماری طرف سے جواب یہ ہے کہ نتائج ہمیشہ اسباب پر مبنی ہوتے ہیں۔ ایک غریب مُلا جسکے پاس دس بیس سیر شوت ہے اس کی محنت کا جو نتیجہ ہوگا وہ اُس رئیس کے نتیجہ سے مختلف ہوگا۔ جس کے پاس لاکھ دو لاکھ کا سامان ہے۔ جو جہالت اور مخاطبین کی طبائع کی سختی اور اس پر طرہ یہ کہ ان کی خود مختاری اور باہتیاری عرب میں بھی وہ آج ہندوستان میں نہیں۔ ہاں اگر ہے گو پوری نہیں تاہم اس کی جھلک سرحد پشاور کے آفریدیوں اور وزیریوں میں پائی جاتی ہے۔

پس مقابلہ کی صورت تو یہ ہے کہ آریہ سماج اُسی قسم کے لوگوں میں جاکر اپنا پرچار (اشاعت) کرے جن میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی اور کامیاب بھی ہوئے تھے۔ بیشک اُسی طریق سے کریں جس طریق سے حضور نے کی تھی پھر اُسی طرح کامیابی کریں تو ہم بھی داد دینگے۔

پس آریہ سماج کو چاہیئے اپنے اپدیشک (واعظ لیکچرار) بہت جلد سرحدی قبائل میں بھیجے اور پیچھے سے اُن کی مدد بھی کرے۔ پھر اگر وہ کامیاب ہو کر آویں تو اُن کا دعوے کسیقدر قابل توجہ ہوگا۔ مگر ہمارا مشورہ ہے کہ اپدیشک اور لیکچرار اپنے گھر کے اور کنبے کے لوگوں کو ملا کر جاویں کیوں؟ صاف ظاہر ہے ع

پاہنچکر کے وہیں کے ہو نہ رہنا
کوئی جاکر کے کہدو نامہ بر سے

قادیانی مشن

دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے؟

قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کا دعوے ہے کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے بلکہ مثل اور اولیاء اللہ کے تھے۔ اس پر قادیان کے اخبار الفضل میں مرزا صاحب کے خسر میر ناصر صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے یہ مصرع (دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے) اس میں لاہوری جماعت سے چند سوال ہیں جن کے جوابات لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۵ مئی میں نکلے ہیں۔ گو اس مضمون کا روئے سخن لاہوری پارٹی کی طرف ہے مگر چند سوال ایسے بھی ہیں جو واقعی ہم میں اور قادیانی مشن میں فیصلہ کن ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس میں دخیل ہونے کا حق رکھتے ہیں میر صاحب لکھتے ہیں:-

ایسا ولی دکھاؤ جس کے لئے آسمان و زمین نے گواہی دی ہو اور اس کے قبول نہ کرنے کے سبب سے طاعون اور زلزلہ اور طرح طرح کی ہلاکت دنیا پر پڑی ہو جیسا قحط اور لڑائیاں وغیرہ۔ ہمارے مسیح (مرزا) کی تبلیغ کے بعد یہ آفتیں آسمان سے نازل ہوئیں

(۲) وہ گمنامی کی حالت سے ایک دفعہ ایسا مشہور ہوا ہو کہ اُس کے ساتھ اسکا گاؤں بھی مشہور ہوگیا ہو۔ اور اس کی جماعت لاکھوں تک پہنچگئی ہو اور بڑے بڑے شریر توبہ کرکے نیکوکار و پرہیزگار بنگئے ہوں۔

(۳) وہ ولی دکھاؤ جس نے کہا کہ میری چاردیواری میں کوئی میرے وقت کے عذاب سے نہ مریگا۔ اور باوجود اس دعوے کے ایسا ہی ہوا ہو ہمارے مسیح نے تو یہ بھی کہا کہ طاعون ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ کوئی ایسا ولی پیدا کرو جسکے زمانے میں سوائے اس کے سلسلہ بیعت کے اور سب سلسلے مرگئے ہوں جیسا کہ ہمارے مسیح (مرزا) کے وقت میں ہوا۔ اس کے مخالف اکثر ذلیل اور تباہ ہوگئے ہوں اسکے تسلیم کرنیوالے بڑے بڑے رتبوں پر پہنچ گئے ہوں دیکھو اسکا الہام انی مہین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک کس طرح پورا ہو۔ تم خود گواہ ہو اور یہ باتیں تم پر حجت ہیں۔" (الفضل ۱۳/۱۴ مئی)

اہلحدیث :- ہم حیران ہیں یہ لوگ اپنی دُھن کے کیسے پکے ہیں جن باتوں کی سینکڑوں مرتبہ تردید ہوچکی ہے اُنکو بھی پیش کرتے ہوئے جھجکتے نہیں آسمان زمین نے کونسی گواہی دی۔ کب اور کس روز؟ ہاں یاد آیا جن دنوں پادری عبداللہ آتھم کی موت والی پیشگوئی جو مرزا صاحب نے ۱۵ مہینوں تک کی تھی پوری نہ ہوئی یعنے آتھم پندرہ مہینوں میں نہ مرا۔ تو لودہانہ کے ایک بزرگ (مولوی سعداللہ مرحوم) نے ایک نظم میں اس آسمانی اور زمینی شہادت کا ذکر کیا تھا۔ کیا راقم مضمون کا اُسی طرف اشارہ ہے جو یہ ہے ؎

انتخاب الاخبار

مقدمہ سازش دہلی کا آخری فیصلہ پنجاب چیفکورٹ نے حسب ذیل کیا ہے:-

امیر چند۔ اودھ بہاری اور بالمکند کے متعلق میں دہلی کے سشن جج کا فیصلہ یعنی سزائے موت کو بحال رکھا۔ بسنت کمار بسواس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی بجائے پھانسی کی سزا دیگئی۔ چرنداس کو جسے سشن جج دہلی کی عدالت نے چھوڑ دیا گیا تھا چیفکورٹ نے اُس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔ بلراج اور ہنومنت سہائے کو سابقہ سزا حبس دوام کی بجائے سات سات سال بعبور دریائے شور کر دیگئی۔

دہلی میں ۱۰ر فروری کو ایک بم پھینکا گیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کچھ نقصان نہیں ہوا۔

بیگم صاحبہ بھوپال نے میدان جنگ کے مسلمان زخمی سپاہیوں کے لیے پانچ سو نسخے قرآن شریف کے بھیجے ہیں۔

اخبار نیر ایسٹ لندن کا نامہ نگار تبریز اپنی ۳۰ نومبر کی چٹھی میں لکھتا ہے کہ یہاں روسیوں نے پانچ ہزار سپاہیوں کی جمعیت سے جرمن آسٹروی اور ترکی قونصل خانوں کا محاصرہ کر کے ترکی اور آسٹروی قونصل کو گرفتار کر لیا لیکن جرمن قونصل بھاگ کر امریکن قونصل خانہ میں پناہ گزین ہو گیا۔

ترکی جنگی جہاز برسلا نے مقام یالٹا (واقعہ کریمیا) پر گولہ باری کی اس کے جواب میں روسی جنگی جہازوں نے طرابزون (ترکی بندرگاہ) پر گولہ باری کی۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے دو انگریزی تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔

حضور وائسرائے ہند بصرہ تشریف لیگئے تھے جہاں انہوں نے عرب شیوخ سے ملاقاتیں کیں۔ اور بعض کو خطابات بھی دیئے۔ بصرہ کے برطانوی سوداگروں نے ایڈریس دیا۔

رومانیہ نے اعلان کیا ہے کہ باوجود اجتماع افواج اُس کی غیر جانبداری میں فرق نہیں آئیگا۔

بلقان کی ریاستوں نے امریکہ کے کارخانجات اسلحہ کو خرید کر اسلحہ کے لیے بڑے پیمانہ پر درخواستیں بھیجی ہیں۔

برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ قیصر جرمنی بڑی تیزی کے ساتھ ولہلم شافن (مشرقی پرشیا) کو روانہ ہو گئے۔

جرمنی میں تمام ذخائر غلہ پر گورنمنٹ نے خود قبضہ کر لیا ہے اور لوگوں میں خوراک خود تقسیم کرتی ہے۔

جرمنی میں سونے کی نمائش قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے جبکہ لوگوں سے استدعا کی جائیگی کہ اخراجات جنگ پورے کرنے کے لیے اپنا طلائی زیور حوالہ کریں۔

یونان کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چار تباہ کن کشتیوں نے دردانیال پر گولہ باری کی۔

انگریزوں نے مصر میں بعض عجیب و غریب لوہے کی کشتیاں گرفتار کی ہیں جن میں بیٹھکر ترک نہر کو عبور کرنا چاہتے تھے۔ ان کشتیوں میں صحرا کو عبور کرنے کے لیے پانی لایا گیا تھا۔

ایک جرمن سوشلسٹ اخبار گوتھا کو گورنمنٹ جرمنی نے اس لیے بند کر دیا ہے کہ اُس نے ایک مضمون میں قیصر جرمنی پر حملہ کیا تھا۔

ہنگری کے بہت سے نمائندوں نے وزیر اعظم آسٹریا سے درخواست کی ہے کہ صلح کرانے کی کوشش کریں۔

روسی آسٹریا ہنگری میں درہ ڈکلا کی جانب حملہ کر رہے ہیں۔ بکووینیا سے واپس ہو رہے ہیں اور درہ اُزوک پر جرمنوں اور آسٹریوں کے حملوں کو روک رہے ہیں۔

پولینڈ میں جرمنوں کے حملے ناکام رہے ہیں اور وہ روسیوں کی صف کو نہیں توڑ سکے۔

مشرقی پرشیا میں روسیوں کو پسپا ہونا پڑا تاکہ وہ روسی حدود میں پہنچکر از سر نو روسی سپاہ کو مرتب کریں۔

روسی پرزمسلی (آسٹریا) کے قلعہ کا محاصرہ کر رہے ہیں۔ اور جرمن اس کی کمک کے لیے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

جرمنی نے سواحل برطانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کیا ہے۔ اس پر غیر جانبدار ممالک میں نامہ و پیام ہو رہے ہیں۔

سلطنت انگریزی نے ۳۲ ہزار بحری افسر اور سپاہی بھرتی کئے ہیں جس سے انگریزی بحری سپاہ کی تعداد ۲½ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

بلجیم کے تمام گرجوں میں پوپ روم کے حکم سے امن قائم ہونے کے لیے دعا مانگی گئی۔

مسٹر ایسکوئتھ (وزیر اعظم انگلستان) نے اعلان کیا ہے کہ چار فروری تک انگریزی فوج کا کل نقصان ایک لاکھ چار ہزار کا ہوا ہے۔

مغربی میدان جنگ واقع فرانس و بلجیم میں متحدہ افواج مستقل مگر بہت دھیمی رفتار سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔

اخبار مانچسٹر گارڈین میں پیٹروگراڈ دار السلطنت روس کا ۱۰ر جنوری کا ایک تار شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ طفلس (دار الخلافہ صوبہ کوہ قاف) سے جو خبریں آئی ہیں اُن کے بموجب ساری کمیش اور اردہان میں ترکوں نے سات ہزار روسی سپاہی گرفتار کیے ہیں۔

قسطنطنیہ میں حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا تھا۔

ترکی افواج نے سرائے کمش پر خونریز جنگ کے بعد فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے۔

۲۵ر دسمبر سے ۴ر جنوری تک ترکوں نے ۸ ہزار قیدی۔ ۸ توپیں۔ ۳۰ تیز کار توپیں اور بہت سا سامان جنگ و آلات حرب گرفتار کیے ہیں۔ (مانچسٹر گارڈین ۵ر جنوری)

مومیائی

۲۳/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق - دمہ کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو - ان کے لیے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد و عورت - بوڑھے بچے - جوان کے لیے یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۳ آدھ پاؤ ۶ روپے پاؤ پختہ ۱۲ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ / غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں - ایک چھٹانک مومیائی بنام وپتہ ذیل بہت جلد روانہ فرمادیں - واقعی آپکی مومیائی از حد مفید ہے - (۵ رجنوری ۱۵ء)

جناب عبدالحق صاحب اکبرپور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں :- میں نے دو چھٹانک مومیائی آپسے ستمبر میں منگایا تھا - اور ایک چھٹانک نواب زادہ کے تھانہ پر اپنے دوست کے نام سے منگایا تھا - دونوں آدمی بہت فائدہ حاصل کیا - اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب فائق حسین صاحب کانسٹبل تھانہ ...... کے نام سے روانہ فرمادیں (۲۰ رجنوری ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید اور کار آمد کتابیں

۳۷/۵۲

حمائل شریف معرا ۱۳ } نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی نفیس لفظ لفظ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی دی گئی ہے - اخیر میں سورتوں سیپاروں - رکوعات و آیات کے اعداد وشمار درج ہیں - تقطیع اوسط - سفر و حضر دونوں میں کار آمد ہے - بوڑھوں - بچوں - عورتوں کے لئے نہایت مفید - مع محصول ۱۲

سفری جیبی مترجم حمائل شریف } یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے - نہایت خوشخط صحیح ترجمہ - کاغذ - چھپائی عمدہ - ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے - مع محصول ۱۲

لیکچرار } واعظوں - مقرروں - اپدیشکوں کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے - تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے - سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - ان کے مفصل بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتلائے گئے ہیں ۱۲

کریم اللغات جدید - ابتدائی جماعتوں کے طلبا کے لئے خصوصًا اور اردو دان اصحاب کے لئے عمومًا نہایت کار آمد ہے - از جدید - علاوہ محصول ۶

دنیائے اسلام اور عیسائیت } اسلام نے کس طرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم وفنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے - اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے - ان کا ذکر اور علاج ۶

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل } ایک جاپانی پروفیسر مؤرخ نے اس عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر کرتے ہوئے آنے والے پر آشوب زمانے کا تبصرہ کیا ہے - ۴

علم طب کا نچوڑ } طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور مجربات درج کئے ہیں - قابل دید و قابل قدر رسالہ ۶

علاج نسوان - عورتوں کی تمام مخصوص بیماریوں کی کیفیت اسباب و علامات - اور علاج درج ہے - ہر گھر میں ہونی چاہئے ۶

ترکی کی مسلمان عورتیں } ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان - عیسائی اور یہودی وغیرہ مستورات کے رسم و رواج اور قابل دید حالات اصلی قیمت ۸ رعایتی قیمت صرف ۴

فاطمہ علیہ خانم } زمانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ - فاضلہ ترکی خاتون کی زندگی کے دلچسپ سبق آموز حالات رعایتی قیمت ۱۲

بشارت فاطمہ - ایک دلچسپ کتاب جس میں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام ہونے کی تفصیلی کیفیت درج ہے ۱۰

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر } ہستی باری تعالیٰ کے متعلق جدید یونانی اعتراضات کا دندان شکن جواب ۴

اسلام اور علمائے فرنگ } اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین عالموں فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۳

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲/

یعنے حضرت مولنا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات
و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری
جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات مجسم تھے لیکن
جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب
ہوئی۔ جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی
سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب
امیر علی خان والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام (۲۵۶)
کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ
دشمن کے دست میں آگیا۔ اور جنگ سے تائب ہوگیا
جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت
ہوجاتے۔ جن کو خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا
جن کی دعا سے شیوہ عالم رویا میں خود حضرت
سرور کائنات سے نصیحت پاکر رافض سے تائب
ہوا۔ جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں
تائب ہوکر نیکوکار ہوگئیں۔ جو حج پے گئے تو راستہ
میں انگریزوں نے آنکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت
سے بڑے بڑے ہشیار مجنون ہوگئے۔ جن کے
ہاتھ پر مالدار سندو سکھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا غرض
اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پڑھئے تین سو صفحہ
کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (عہ)
ملنے کا پتہ منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین گجرات

اشتہار عام ۱۰/۳

ہماری دکان میں لونگی و چکرسولی۔ ریشمی و
زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے
جن صاحبان کو پہننے کا واسطے لونگی یا
چکہ درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر
شکر فرماویں
اور دوکانداران کے واسطے خاص عایت
کی جاویگی۔ المشتہر
غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی
فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے مجربات ۲/

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام
ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا
ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کو
گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عہ
طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے
اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ہم ایک اندر دور ہوجاتے ہیں
اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے
فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۴/
حبوب لوا سیر ہر قسم۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی
بواسیر کے لئے اکسیر ہیں۔ عہ/
سرمہ مقوی چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے
دہند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک
لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے فی تولہ عہ
دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے
ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے۔ اس میں خاص صفت
یہ ہے۔ کہ خارش کہیں ہو صرف ہتھیلی پر ملنے سے
دور ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/
ملنے کا پتہ۔ منیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ چشمہ چوک

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح
عمری مولفہ علامہ شبلی ؎/
سیرت البخاری۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
کی سوانح عمری ؏/
الفوز العظیم۔ قرآن کریم کی قسموں کی حکمت
تائیدیہ رسالہ ۳/
علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور
علم پر عالمانہ بحث ۲/
ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج قابل
دید رسالہ ۳/
نماز اربعہ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی
عبادتوں سے مقابلہ۔ اسلامی عبادت کی فضیلت ۲/

مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں مگر افسوس جس
کتاب میں سچے واقعات ہوں۔ انکو نہیں
دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا
نبی نمبر
صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور
پاک زندگی کے حالات معلوم کرسکیں۔ قیمت مع
محصول ۳/ فی نسخہ ۵۰ نسخہ کل ۱۰ عہ کے
بارہ نسخے۔

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنے
موحدین کے مسلمہ مسایل کا بیان ۳/
الاسلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام ۱/
سرکوب بدعت۔ بدعات کا رد ۱/
میل ملاپ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۳/
اسلامی تاریخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
کے حالات مبارکہ۔ بچوں کیلئے مفید ۱۰/
اسلام اور برٹش لاء یعنے سیاست محمدیہ اور
قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلایل ثابت
کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح
اور آسائش ہے ۸/
ہدایت الزوجین نکاح وطلاق کے مسایل
اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان ۱/
کلمہ طیبہ۔ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا
اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل اور
تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے ۱۰/
شریعت وطریقت۔ ہر دو کا بیان ۱/
ملنے کا پتہ
منیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

[illegible] منیجر اہلحدیث امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۶ روپے
روسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ۴ روپے
" ششماہی ۲ روپے ۴ آنے
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء الله صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام الله معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

نمبر ۱۷ جلد ۱۲

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
ہمارے علماء کرام	۱
اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ	۴
متفرق سوالات	۴
قادیانی مشن	۵
انجمن اخوان الصفا	۶
ہندوستان چار بلاؤں میں	۶
ایک عجیب افترا	۶
ثبوت	۷
کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم	۷
میاں صاحب کا مدرسہ	۹
مذاکرہ علمیہ نمبر ۵	۱۰
بقیہ تواریخ جغرافیہ وید	۱۰
جنگ کب ختم ہوگی	۱۱
فتوے ... (صفحہ ۱۲) متفرقات	۱۳
خبریں ... (صفحہ ۱۴) اشتہارات	۱۴،۱۵

ہمارے علماء کرام

اہلحدیث علماء کا دعوے سونے سے لکھنے کے قابل تھا اور ہے کہ ہم اُس ٹھیٹھ اسلام پر ہیں جو خدا نے اپنے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں بھیجا جس کا نمونہ صحابہ کرام کو بنایا یہی ایک آواز تھی جو یہ جماعت اہلحدیث لیکر اٹھی تھی اور یہی ایک پکار تھی جس کی بابت کہا جاتا تھا

سے میں عاشق ہوں اس اپنی پوری صدا کا
مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

اس آواز کے پہنچانے میں جو رد کاوٹ پیش آئی اہلحدیث علماء نے بڑی مردانگی سے اُس کا مقابلہ کیا اور جوانمردی سے اُسے ہٹایا۔ نہ کبھی وہ پیچھے ہٹے نہ ہٹنے کا نام لیا۔ اہلحدیث کے علماء کو جب کسی مباحثہ میں بلایا گیا۔ اگر انہوں نے اُس مجلس کا خاتمہ اچھا سمجھا تو کبھی انکار نہیں کیا۔ اُن کے مخالفین کی طرف سے ہمیشہ اس بات پر زور رہا کہ مباحثہ عام مجالس میں ہو لیکن چونکہ عام مجلس میں فریق ثانی کی طرف سے شورش کا خطرہ ہوتا تھا اس لئے نیک نیتی سے اہلحدیث یہی کہتے رہے کہ اس طرح تحقیق نہیں ہو سکتی بلکہ فساد سے فریقین کے بدنام ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے خاص مجلس میں گفتگو ہونی چاہئے۔

امرتسر میں اہلحدیث اور حنفیہ کے کئی ایک مباحثے ہوئے جن میں سے تین خاص قابل ذکر ہیں

(ا) مباحثہ مابین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی حبیب الله صاحب مرحوم پشاوری برمکان لوزپوریاں۔

(ب) مباحثہ مابین مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی حبیب الله صاحب پشاوری

گلزار احمدی کم قیمت معراج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت رعایتی ۸ آنے (پنجابی)

مرحوم بمکان شیخ عطا محمد مرحوم

(ج) مباحثہ مابین خاکسار اور مولوی عبد الحمید صاحب امرتسری بمکان شیخ جمال الدین سوداگر شال۔

یہ سب خاص مجلس میں بموجودگی محدود اشخاص ہوئے تو نتیجہ بھی نکلا۔

عرصہ بارہ سال سے جو بعض علماء کی مجھ سے نزاع ہے جس کا اثر بہت دور دور تک پہنچا جو سب ناظرین کو معلوم ہوگا اس کے متعلق میں نے ہمیشہ کوشش کی کہ ... خاص مجلس میں بیٹھ کر گفتگو کر کے کسی حد تک ... کر لیں۔ مگر میرے مخاطبوں نے اس طرف توجہ ہی نہ کی۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ ربیع الاول (۲۹ جنوری) کے پرچے میں میں نے پھر چار سر گروہان مخالفت (مولانا احمد اللہ صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی۔ قاضی عبد الاحد صاحب راولپنڈی) کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ آؤ ایک مجلس میں محدود اشخاص کی موجودگی میں گفتگو کر کے اس نزاع کو ختم کریں۔

جماعت اہلحدیث کی گذشتہ تاریخ پر نظر کر کے خصوصاً اس امر کو مد نظر رکھ کر کہ ان حضرات میں سب سے زیادہ محسن مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری اہلحدیث کی خود زندہ تاریخ ہیں۔ واقعات کا آپ کو علم ہے قوی امید تھی کہ اس تجویز کو بڑی پسندیدگی سے دیکھا جائیگا۔ اور اگر ہمارے پہلے دن آ گئے ہیں تو بس پھر خشر سے میں ہم ایک دوسرے سے ملکر یہ شعر پڑھینگے ؎

چند بہ عشق تکیہ بست میان من و تو
کرد قیب آمد و نشناخت نشان من و تو

مگر افسوس قدر افسوس ہے نہ صرف مجھے بلکہ ناظرین بھی اس افسوس میں میرے شریک ہونگے کہ اس مخلصانہ تجویز کو ایسا پامال اور ذلیل کیا گیا کہ جس سے صاف ... معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کا یا تو فیصلہ کرانیکا منشا ہی نہیں یا ان کو اپنی مغلوبی کا اندیشہ ہے۔ حالانکہ یہاں کوئی غالب کا سوال ہے نہ مغلوب کا بلکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ ہم سب کو ملکر کام کرنا چاہیئے اور ملنے میں جو بعض طبائع کو رکاوٹ آ گئی ہے اس کو دور کیا جائے۔ باقی ہار جیت کا ذکر ہی کیا۔ لو میں ابھی سے کہے دیتا ہوں ؎

میں بھی جھوٹا مرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تمہیں سچے ہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

خیر ان چار مخاطبوں میں سے دو تو بالکل خاموش رہے ہیں دو نے اس درخواست کو قبول کیا۔ مگر دونوں کی قبولیت کی نوعیت الگ الگ ہے۔

مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری نے کسی اور شخص سے (جو در اصل میرا مخاطب نہیں) مضمون لکھوا کر آپ اس پر تائیدی دستخط کر کے میرے پاس بھجوایا۔ مجھے اس سے مطلب نہیں کہ تائیدی ہے یا اصلی۔ مجھے تو رفع نزاع سے غرض ہے یہ حیلے حوالے جو دنیا داری کے رنگ ہیں اہل علم کو زیبا نہیں کہ خطبوں میں ممبروں کے اوپر جہاں گرمی میں لوگوں کو پنکھا ہلانے سے بھی منع کریں مگر سارے خطبے میں میرے نام کا وظیفہ پڑھیں (شاید یہ بھی سنت ہوگا) مگر فیصلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو اپنا امام بنا دیں جس کو تاش۔ چوپٹ اور شطرنج کھیلنے سے فرصت نہ ہو۔ کیا یہ علم کی شان ہے؟ مولانا! ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی۔

خیر مولانا کے جواب کا مختصر مضمون یہ ہے کہ

(ا) مباحثہ کھلے میدان میں بمقام امرتسر بیس روز تک روزانہ پانچ گھنٹہ تقریری ہوا کریگا۔

(۲) منصف مولانا محمود الحسن صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند ہونگے۔

(۳) خرچہ ہر حال تم (ابو الوفار) پر ہوگا۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان حضرات کو اسلام کا کچھ درد ہے یا اس نزاع سے کوئی صدمہ ہے جسکو دور کرنا چاہتے ہوں۔ کھلے میدان میں پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے تقریری مباحثہ ہوگا۔ اللہ اکبر بہت اچھا۔ چونکہ مجھے اس نزاع کا فیصلہ کرنا منظور ہے اس لئے میں آپ کی یہ صورتیں بھی منظور کرتا ہوں بشرطیکہ آپ مندرجہ ذیل باتوں کو منظور کریں جو آپ کو منظور کرنی ہونگی:—

(الف) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہشمند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ

(ب) مولانا محمود الحسن صاحب کو آپ نے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور ہے۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرما کر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً آپ نہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

یہ تو ہوا امرتسری مولانا کا جواب۔ اب سنئے مولانا بٹالوی کا قصہ۔ انصاف سے کہنا پڑتا ہے کہ امرتسری حضرات کی طرح بٹالوی حضرت نے طرح نہیں دی بلکہ آمادگی کی ہے جزاھم اللہ

آپ نے ایک مضمون دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جس کی نقل آپ نے اخبار ۱۴ فروری میں بھی چھپوائی ہے آپ کا مضمون یہ ہے:—

اس دعوت کی اجابت | مولوی فقیر اللہ کو مدراس سے بلانا۔ قاضی عبد الاحد کو راولپنڈی سے آنے کی تکلیف دینا۔ شیخ فانی مولوی احمد اللہ پر بحالت موجودہ ناتوانی سیالکوٹ کے سفر کی مشقت ڈالنا "زمین تنبل پا ہدان" کی مثل کا مصداق ہے لہذا اس معرکہ آرائی کے لئے صرف خاکسار بوڑھا جوان جو عمر میں گو ہشتاد سالہ ہے مگر ہمت اور ثبات طاقت میں چہل سالہ بلکہ اس سے بھی کم سن جوان ہے اور مصرع و بیت ذیل کا مصداق ہے ؎

"بہ ہمت جوان و بہ تدبیر پیر"

نظامی بسا صاحب آوازہ
کہن گشتی و پہلوان تازہ

ہر وقت حاضر ہے اور اس چیلنج کو دل سے منظور کرتا ہے اس میں نہ کسی اور منصف کی

(۱) میں نے تو صرف سیالکوٹ کا نام ہی لیا تھا بلکہ امرتسر اور بٹالہ کو لایا تھا۔ آپ ہی ان تینوں صاحبوں کے وکیل بنئے (ایڈیٹر)

ضرورت ہے اور نہ دس بیس شرکا کی حاجت بلکہ ایک پیر بوڑھا جوان دوسرا آں عزیز نوجوان تیسرا مرزا ظفر اللہ صاحب کافی ووافی ہیں۔ مرزا صاحب کے علاوہ علماء کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ اہلحدیث کی جامع ومانع تعریف یہ خاکسار آپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا۔ پھر آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کی کلام سے پیش کریگا جو اردو میں ہے اس امر کے ثبوت کے لئے خارجی دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا لہذا آں عزیز کے اردو کلام سمجھنے اور اس فیصلہ دینے کے لئے کسی عالم معقول ومنقول کی ضرورت پیش نہ آئیگی صرف مرزا صاحب کا منصف ہونا کافی ہوگا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اب دس فروری سے پہلے (کیونکہ ۱۰ فروری کے بعد مجھے ایک سفر درپیش ہے) یا ۲۰ فروری کے بعد کوئی دن مقرر کریں اور سیالکوٹ کو چل پڑیں جس دن امرتسر سے چلنا ہو اس دن سے مجھے اطلاع دیں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں اور امرتسر پہنچکر آں عزیز کے لئے ٹکٹ انٹر میڈیٹ کا اپنی گرہ سے خرید لوں۔ میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے کہ مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جس کا ذکر آں عزیز نے بطور شماتت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اس کا اظہار کرتا ہوں۔ اس اجابت کو آں عزیز نے روکا تو ناظرین والا سمجھ جائیں گے کہ آپ کا یہ چیلنج نہیں ہے بلکہ ایک چکمہ ہے جو ہمیشہ آپ دیا کرتے ہیں۔ بارہ برس سے آپ مجھ سے مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کرکے اس کو ٹالتے رہتے ہیں۔ ازانجملہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو۔ یہ شرط اس لئے وقوع پذیر نہیں آتی کہ آپ اپنے ہمخیال علماء (حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری وواعظ عبد العزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں ان کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرتا۔ میں علماء دیوبند سہارنپور کو پیش کرتا ہوں تو آپ ان کو حنفی کہکر نہیں مانتے۔ ایسا عالم منصف کوئی نہیں ملتا جو مسلم فریقین کا ہو۔ اور مباحثہ کافور ہو جاتا ہے۔ اب جو خدا تعالیٰ نے آپکی قلم سے منصفوں میں مرزا صاحب کا نام نکلوا دیا ہے جن کو میں نے بھی مان لیا ہے لہذا وقوع مباحثہ کی امید ہوگئی ہے۔ اب کسی اور عالم مسلم الفریقین کی شرط لگاؤ گے تو اہل انصاف یقین کر لینگے کہ یہ چیلنج نہیں چکمہ ہے اور یہ شرط "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی" کی مصداق ہے؟

(راقم ابوسعید محمد حسین بٹالوی)

ثنائی جواب میں نے مولانا صاحبان کا نام پیش کیا نہ میں نے حنفی علماء کی منصفی سے انکار کیا۔ مولانا! میں تو نہیں کہہ سکتا کہ آپ دانستہ جھوٹ بولتے ہیں حاشا وکلا۔ مگر یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو بوجہ کبر سنی کے سہو ہو گیا۔ ورنہ یاد ہوتا تو آپ علماء حنفیہ کی منصفی سے مجھے منکر نہ ٹھہراتے آپ کو یاد نہیں رہا جب آپ نے تین علماء کو منصف مانا تھا جو یہ تھے: مولانا محمد بشیر مرحوم (اہل حدیث) مولانا عبد الحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی (حنفی) اور مولانا خلیل احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند سہارنپور (حنفی) میں نے ان تینوں کو منظور کر لیا تھا۔ کیا آپ میرے انکار کی کوئی تحریر دکھا سکتے ہیں۔ مگر آپ نے باوجود میری منظوری کے سلسلہ گفتگو آگے نہ چلایا۔ اب بھی مجھے اسی بات کا خطرہ ہے۔ مگر چونکہ مجھے خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کے ساتھ فیصلہ ہو جائے اس لئے میں اب بھی آپ ہی کی تجویز منظور کرتا ہوں پس سنئے!

سب سے پہلے منصف سے استمزاج کرنا ضروری ہے پس ایک مشترکہ خط جس پر ہم دونوں کے دستخط ہوں مرزا ظفر اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجا جائے کہ آپ اس خدمت کو منظور کریں۔

چونکہ سابقہ تجربہ ہے کہ زبانی باتوں سے ہر فریق اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالتا ہے جس کی تفصیل کی حاجت نہیں اس لئے ضروری ہے کہ جو بات ہو تحریری ہو۔ پس اپنے دعوے (اخراج از اہلحدیث) کو مدلل لکھکر بذریعہ منصف صاحب میرے پاس بھیجدیں میں اس کا جواب منصف صاحب کی خدمت میں بھیجدونگا۔ ان کا اختیار ہوگا آپ سے اس کے متعلق کچھ دریافت کریں یا مجھ سے بھی کچھ پوچھ لیں۔ اسکے بعد فیصلہ کی ایک نقل میرے اور ایک آپ کے پاس بھیجدیں۔ نہ ہم کو جانے کی حاجت ہے نہ زبانی گفتگو کی ضرورت! آپ نے اگر دل سے چیلنج منظور کر لیا ہے تو یقیناً اس صورت کو بھی منظور کرینگے کیونکہ بغیر اس کے نہ فیصلہ ہوگا نہ نتیجہ۔ سیالکوٹ کی پہلی مجلس منعقدہ بمکان چودھری سلطان محمد صاحب بیرسٹر آپ کو بھی یاد ہوگی۔ جسکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

باقی رہا آپ کا اپنے آپ کو پیر نوجوان کہنا۔ اس کا تو میں بھی قائل ہوں۔ اگر آپ ایسے جوانہمت ہوتے تو ۲۲ نومبر کے پیسہ اخبار کے ذریعہ سرکار میں جنگی خدمت کے لئے درخواست کیوں بھیجتے خدا آپ کی یہ خدمت قبول کرے۔ آمین!

باقی تین حضرات (مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی اور قاضی عبد الاحد خانپوری) کی طرف سے اگر آپ وکیل ہیں تو فبہا ورنہ آپ کو ان کی طرف سے عذر کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ قبول!

امید ہے منظوری سے جلدی اطلاع دینگے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ نزاع میں جانا مالک کو پسند نہیں اللهم الف بين قلوبنا واصلح ذات بيننا!

ملتان انجمن آرہ کا جلسہ سالانہ ۶-۷ مارچ کو ہوگا؟

لہ یہ مضمون مجھے ۱۰ فروری کو ملا تھا (ایڈیٹر) ...

اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ

سابق پرچے میں اعلان ہوچکا ہے کہ کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام علیگڈھ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔

کانفرنس کی اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھکر جو صاحب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔

اصحاب اہلحدیث پر بھروسہ ہے کہ وہ اس مجلس میں شریک ہونے کے لئے کسی خاص خط یا دعوت کا انتظار نہ کرینگے۔ بلکہ اُس کو اپنی دینی اور قومی مجلس جان کر شریک ہونگے۔

واضح رہے کہ پانچواں سالانہ جلسہ پنجاب سے بہت دور چلا جائیگا جس میں اہل پنجاب کو شریک ہونا ذرا زیادہ تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لئے اصحاب پنجاب اپنی زندہ دلی کا ثبوت کافی پہنچا دیں۔ جو علیگڈھ سے اُن کو خطاب ملا ہوا ہے "اے زندہ دلان پنجاب"

بعض احباب نے تاریخوں پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں ملازموں کی تعطیل کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کانفرنس ہذا کی تاریخیں تو مقرر ہیں۔ مارچ کا اخیر ہفتہ اور اتوار جس کا اعلان پچھلے سال پشاور میں ہوچکا تھا مگر اس دفعہ جو علیگڈھ میں مجلس شوریٰ بیٹھی تو مارچ کے اخیر پر دو مشکلات پیش آئیں۔ ایک تو طلباء علیگڈھ کالج کے امتحان کے دن تھے۔ طلباء کے وکلاء نے زور دیا کہ یہ تاریخیں مناسب نہیں۔ دوم جس مکان میں جلسہ ہوگا وہ اناج کی منڈی ہے اور اخیر مارچ کے وہاں اناج آنا شروع ہوجاتا ہے جس سے تمام مکان اور عمارتیں گھر جاتی ہیں۔ آخر تجویز ہوئی کہ اخیر فروری کے کیا جائے۔ اسپر خیال ہوا کہ یہاں اخیر فروری کے ہمیشہ بارش ہوا کرتی ہے اسی لئے نمائش کو اخیر سے ہٹا کر وسط کیا گیا ہے۔ آخر بہت غور و فکر کے بعد

یہ تاریخیں رکھی گئیں۔ ان میں اتوار اور پیر کی تعطیل بھی کہیں کہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی صورت نہ ملی۔ امید ہے ہمارے دوست ہمکو اس عذر کی وجہ سے معذور سمجھینگے۔

اصل یہ ہے کہ تعطیلات کم ہیں اور جلسے زیادہ دیکھئے ایسٹر کی تعطیلات میں دو اسلامی جلسے (حمایت اسلام اور ندوہ) ہونگے۔ حالانکہ دونوں میں شریک ہونے والے قریب قریب ایک ہی قسم کے لوگ ہیں یہاں تک کہ میں نے خود ندوہ کے جواب میں یہی لکھا کہ پنجاب میں حمایت اسلام کا جلسہ ہے اس لئے میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح ممکن ہے کسی ایک اصحاب نے یہ لکھا ہو کہ ندوہ کا جلسہ ہے اس لئے ہم حمایت اسلام میں نہیں آسکتے۔ مگر منتظمان بھی حیران ہیں کریں تو کیا کریں۔ حالانکہ ان دونوں جلسوں کا انتظام ممکن تھا۔ ندوہ والے اخیر ہفتہ اور اتوار مارچ کا لے لیتے اور ایسٹر لاہور والوں کے لئے چھوڑ دیتے جس کی دو وجہیں تھیں ایک تو یہ کہ لاہور کا جلسہ ہمیشہ انہی دنوں میں ہوا کرتا ہے۔ دوم اخیر مارچ کے لاہور میں شالامار باغ کا میلہ ہوتا ہے جس کی طرف سب لوگوں کا میلان ہوتا ہے اس لئے حمایت اسلام کا جلسہ اُن تاریخوں میں مناسب نہیں مگر ندوہ کا ہوسکتا تھا۔ ممکن ہے اُن کو بھی کوئی ایسی ہی دقت پیش آئی ہو جو ہمیں آئی ہے

بہر حال امید ہے احباب اہلحدیث اپنے دینی جلسے کو بڑی تزک اور شان سے نباہینگے۔ انشاء اللہ

توحید و سنت کی اشاعت کے متعلق جو جو تجاویز اُن کے خیال میں آئیں قلمبند کرکے پہلے ہی بھیجدیں تو بہتر ہے۔

متفرق سوالات

(۱) نماز عیدین کب سے شروع ہوئیں اور کیوں۔ پہلے تھیں یا نہیں۔ اگر نہ تھیں تو کیوں پہلے بھی تو اسلام تھا۔

(۲) قربانی کب سے شروع ہوئی اور کیسے۔ پہلے تھی یا نہیں۔ اگر نہ تھی تو کیوں۔ پہلے بھی اسلام تھا!

(۳) گوشت خنزیر کیوں حرام ہوا؟

(۴) جب آدمی دیدہ و دانستہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرے تو کیوں بخشا جاویگا۔

(۵) جب مادہ نہ تھا تو خدا کس چیز کا خدا تھا۔ جب فرشتے بھی نہ تھے تو خدا کس کا خدا تھا۔

یہ ایک میرے دوست آریہ صاحب کا سوال ہے اور امید ہے کہ پوری توجہ فرماوینگے؟

(نیاز مند ابو عطا محمد ریلوے سٹیشن بٹالہ خریدار اہلحدیث ۳۵۰۰)

جوابات (۱) عیدین کی نماز فرض نہیں کہ پہلے زمانہ میں بھی اُس کی تلاش کی جائے بلکہ ایک دینی رسم ہے۔ اور رسومات کی تبدیلی ہر نبی کے زمانہ میں بقرین مصلحت ہوتی رہی۔

(۲) قربانی پہلے بھی تھی لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا بائیبل میں آج تک قربانیوں کے حکم ملتے ہیں بلکہ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت ہے منوجی فرماتے ہیں:-

یگیہ (قربانی) کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور پکشی (پرند) مارنے چاہئیں (سند دیتے ہیں) اگست رشی نے اگلے زمانے میں ایسا کیا (سمرتی باب ۵ فقرہ ۲۲)

اور بھی بہت سے حوالے ایسے ملتے ہیں۔

(۳) خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضر ہے اس کی حرمت بائیبل اور منوسمرتی میں بھی ہے (ملاحظہ ہو کتاب احبار باب ۱۱ فقرہ ۷) (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۱۹)

(۴) بخشش تو توبہ کے وقت جو خلوص ہوتا ہے اُس پر مبنی ہے۔ اگر وہ ہے تو بخشش بھی ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ خلوص اس پر مبنی ہے کہ توبہ کرنے کے وقت گنہگار خدا کو اپنا حقیقی مالک سمجھکر اُس کے آگے گناہ کا اقرار کرے اور اُس کی بخشش مانگے تو خدا بخشدینے کا وعدہ کرتا ہے

اسی لئے ارشاد ہے هُوَالَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِہٖ اس آیت میں عباد کی اضافت اپنی طرف کر کے قبولیت توبہ کی بنار اور فلاسفی بتلائی ہے۔ اشارہ کیا ہے کہ قبولیت توبہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ بندوں کا اصلی مالک اور ان کی فطرت سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ ان سے گناہ کا ہوجانا تعجب نہیں اس لئے بخشش بھی محال نہیں ہے۔

(۵) یہ سوال تو آریہ سماج پر وارد ہوتا ہے ہم پر نہیں کیونکہ آریوں کے نزدیک خدا مادہ کا اور روح کا خالق نہیں بلکہ وہ اجسام کا خالق ہے (بہت خوب) لیکن جس حالت میں بعد پرلے (فنا) کے تمام اجسام منتشر ہو کر مادہ کی ... لطیف حالت میں چلے جاتے ہیں اس وقت خدا کس چیز کا خدا ہوتا ہے مادہ اور روح کا تو ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ اس کی مخلوق نہیں۔ مخلوق نہیں تو مملوک بھی نہیں پھر خدائی کیسی؟ ہاں اسلام سرے سے اس بنار کو غلط قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک خدا کے سوا جو چیزیں ہیں ان میں سے کوئی چیز بھی خدا کی عمر کے برابر نہیں۔ خدائی عمر میں کسی چیز کو برابر سمجھنا خدا کا شریک بنانا ہے جس کو اسلام ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خدا کی خدائی اس کا ذاتی وصف ہے کسی مخلوق کے وجود پر منحصر نہیں بلکہ کسی چیز کا ہونا اس کی خدائی کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ ہر چیز کا خدا کہلا سکے۔ اس لئے کہ اگر کوئی چیز اس کے برابر کی ہوئی تو وہ اس کا خدا نہ ہوگا حالانکہ اسلام کہتا ہے هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس اسلام اپنا اعتقاد کھلے لفظوں میں ظاہر کرتا ہے ؎

جب کچھ نہ تھا تب تو کار تھا
خلقت کو پیدا کرنہار تھا

قادیانی مشن

ایک سوال

جناب مولانا السلام علیکم میں پشاور گیا تھا وہاں مولوی غلام حسن رجسٹرار مرزائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک تقریر کی جس کا مطلب یہ تھا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی[1] ہوسکتی ہے۔ اس دعوے پر انہوں نے یہ آیت پڑھی فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

اس کے متعلق انہوں نے یہ کہا کہ اہل سنت بھی بات کے قائل ہیں کہ اولیاء اللہ کو بھی اطلاع علی الغیب ہوتی ہے حالانکہ آیت موصوفہ میں اطلاع علی الغیب صرف رسولوں کے لئے ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اولیار اللہ بھی رسول ہیں مگر غیر تشریعی۔

دوسری آیت انہوں نے یہ پڑھی یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد آنحضرت کے نبوت غیر تشریعی جاری ہے کیونکہ یَاْتِیَنَّ صیغہ مضارع کا ہے۔ امید ہے اس کے جواب سے خورسند فرما دیں گے (صاحبزادہ عبد الحق خریدار ۲۵۶۵)

جواب اہل سنت اولیار اللہ کے الہامات کے قائل ہیں مگر اس تشریح کے ساتھ کہ ثبوت احکام میں "بجوے نارزد" یعنی حضرات انبیار صلوٰۃ اللہ علیہم کی اطلاع علی الغیب حجت شرعی ہے اسی لئے وہ مثبت احکام شرعیہ ہے مگر اولیار اللہ کے الہام اور اطلاع علی الغیب کو یہ درجہ حاصل نہیں اسی لئے پہلے کا منکر کافر ہے دوسرے کا نہیں۔ لہٰذا اولیار اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں ہے نہ اہل اسلام کے کسی فرقے کے مذہب پر جائز۔ ہاں قادیانی اصطلاح جدید ہو تو لا مشاحۃ فی الاصطلاح مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوگا کہ قادیانی اصطلاح میں اولیار اللہ اگر غیر تشریعی نبی ہیں تو ان کا انکار مثل انکار انبیار کے کفر نہیں ہونا چاہئے حالانکہ یہ لوگ (باستثنار لاہوری پارٹی) مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں اور مرزا صاحب خود بھی کہتے تھے۔ ملاحظہ ہو اشتہار "معیار الاخیار" مدعا یہ کہ حضرات انبیار کا غیب قطعی ہے۔ اور اولیار کا غیب غیر قطعی ہے جو نبوت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے وہ نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت بنی آدم کو یہ اطلاع دی تھی جب حضرت آدم کی توبہ قبول کر کے فرمایا تھا۔ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آوے تو جو اس کو پائیگا نجات پاویگا جو انکار کریگا دوزخ میں جائیگا۔ اس وقت چونکہ سلسلہ نبوت و رسالت جاری تھا اس لئے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن جب نص قطعی مسلمہ فریقین وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ آگئی تو اس آیت کا استقبال ختم ہوگیا۔

دوسرا جواب اس کا منطقی طریق پر ہے کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں بلکہ اس میں صدق و کذب دونوں (مقدم۔ تالی) معارفت پر ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ (تو کہہ اگر خدا کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اسکی عبادت کروں) اس قاعدہ سے آیت موصوفہ کا مطلب بالکل صاف ہے۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں:۔

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ ۸ ع)

اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس رسول آویں جو تم کو میرے احکام سناویں تو جو کوئی ان احکام کے مطابق پرہیزگاری کریگا اور صالح بنے گا اس پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوگا۔

اس آیت میں بھی جملہ شرطیہ ہے جس کا پہلا حصہ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کی طرح فرضی خیال ہے۔ فرق

---

[1] غیر تشریعی نبی سے مراد قادیانی اصطلاح میں وہ نبی ہے جو صاحب وحی و الہام ہو مگر احکام مستقل اور جدید نہ بتلاوے بلکہ اپنے سے سابقہ نبی کے ماتحت ہو۔ (ایڈیٹر)

صرف یہ ہے کہ لَن تَحمِلَ وَلَدًا محال بالذات ہے۔
اور نبوت بعد رسالت محمدیہ محال بالغیر ہے کیونکہ آیت کریمہ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ میں جملہ خبریہ ہے جس کی صداقت ضروری ہے جو نبوت بعدیہ کی نفی تام کرتی ہے۔

یہ تقریر گو علمی ہونے کی وجہ سے عام فہم نہیں لیکن غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے امید ہے ذی علم اس سے مستفید ہونگے!

ہمارا اپنا خیال | بقول ؎

مجھے تو ہے مرغوب مجنوں کو لیلا!
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

قادیانی مباحث میں میرا خیال ہی کچھ اور ہے۔ ہمکو نہ حیات مسیح کی بحث سے کچھ مطلب ہے نہ مرزا صاحب کی نبوت و رسالت سے بحث ہے۔ میرے سامنے سو دفعہ کہیں مسیح کی وفات ہے یا حیات۔ مرزا صاحب رسول تھے یا نبی۔ میں ان سب باتوں کو خاموشی سے سنکر کہا کرتا ہوں ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست ابراہیم از آزر

مرزا صاحب نبی ہیں (بہت خوب) ثبوت کیا؟ ان کو الہام ہوتے ہیں (بہت خوب) آؤ ان کے الہامات کی جانچ کریں۔ اگر وہ انبیاء کے طریق پر صحیح ہیں تو علی الراس والعین۔ اور اگر وہ مثل اضغاث احلام محض بازاری گپ ہیں تو بحث کا خاتمہ۔

ناظرین! کیا ہمارے طریق مباحثہ میں کوئی دھوکا یا فریب ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس اگر یہ طریق صحیح ہے اور بیشک صحیح ہے تو سب سے پہلے ہم اس پیشگوئی کو دیکھتے ہیں جو کچی ہوتی تو آج یہ سطور نہ لکھی جاتیں یعنی میری موت کے متعلق جو ۱۵ اپریل کو شائع ہوئی تھی جس پر مرزا صاحب نے اپنا سارا وار لگا رکھا تھا جس کی تشریح عملی طور پر لدھیانہ میں ہوئی کہ مباحثہ میں کھلا چیلنج (سو روپیہ) مرزائیوں کی طرف سے انعام ملا تھا فالحمد للہ!

انجمن اخوان الصفا

اس انجمن کی بابت اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں ذکر ہو کر دوبارہ مورخہ ۱۲ فروری میں ہوا تھا اُس کے بعد مندرجہ ذیل صاحب نے اس کی ممبری قبول کی اور چندہ حسب حیثیت بھیجا۔

منشی سید محمد شفیع صاحب ٹھیکہ دار لکھنوی۔ داخلہ ۸/ محمد اعظم صاحب لوکو شیڈ آسن سول (بنگال) داخلہ ۸/ فیس

قواعد معہ کاپی فہرست ممبران چھپوا کر ممبروں کے پاس بھیجی گئی ہے حسب قواعد ممبروں کا فرض ہے کہ کل ممبران کو اس میں درج رکھیں اور ممبر بنانے میں کوشش کرتے رہیں۔ اسی غرض کے لئے ہر ممبر کے پاس چند کاپیاں معہ قواعد اقرار نامہ کے بھیجی گئی ہیں جس صاحب کو اور کاپیوں کی ضرورت ہو۔ وہ طلب کرلیں۔

(سابقہ چندہ ۱۲ میزان کل ۱۱)

ہندوستان چار بلاؤں میں

آجکل غضب الٰہی کی آتش کچھ یورپ ہی پر جوش زن نہیں ہندوستان میں بھی وہی بلکہ اس سے زیادہ حالت زار ہے۔ جنگ کی وجہ سے بیکاری (ایک) قحط (دو) طاعون (تین) ڈاکہ زنی (پورے چار) الامان والحفیظ۔

دہلی کے آخری بادشاہ شاہ ظفر کا شعر ہے جو آجکل ہندوستان پر چسپاں ہو رہا ہے ؎

جگہ کس کس کو دوں دل میں تری ناوک فگنی سے اے قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

مسلمانوں کو چاہئے اپنے مالک سے استغفار کریں۔ پنجگانہ نمازوں میں دعاء قنوت پڑھا کریں دعاء قنوت میں دفع بلا اور دفع قحط کی بالحاح وزاری دعا مانگا کریں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کو دل میں جمانے کے لئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی پڑھا کریں!۔

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ آخر تک

اللہ اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔ ہندوستان تو پہلے ہی سے بے پر و بال ہے اس میں اتنی طاقت کہاں کہ یہ ایک مصیبت کو بھی برداشت کرسکے۔ کجا چار مصائب؟ انا للہ حفظنا اللہ!

ایک عجیب افترا

ملتان سے خط آیا ہے:-

"مولوی نواب الدین بٹالوی عرصہ سے ملتان میں دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس دفعہ اس نے اپنے وعظ میں بہت لن ترانیاں اظہار کیں۔ اس نے اپنے ہر ایک وعظ میں بڑے زور شور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر تقریریں کیں اور کہا کہ اس بارہ میں کوئی اہلحدیث میرے مقابلہ میں نہیں آسکتا حتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو میں نے کئی دفعہ چیلنج دیا کہ میرے ساتھ مناظرہ کریں مگر انہوں نے پہلوتہی کی۔ غرضیکہ اس طرح کی بہت سی ہفوات رانی اس نے کی اور عوام کالانعام کو دھوکا دیکر بہت کچھ شورش برپا کی لہذا عرض ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اطلاع دیں۔ کیا آپ نے کبھی اس سے خط وکتابت یا زبانی معاہدہ دربارہ مناظرہ کیا ہے یا نہ۔ اصلی حقیقت اس بات کی کیا ہے؟"

(المرسل، خدا بخش عفی عنہ
از ملتان شہر)

جواب۔ نہ مجھے ان صاحب نے کبھی چیلنج دیا۔ نہ میں نے کبھی انکار کیا۔ نہ میری ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ ہاں گذشتہ سال ہوشیارپور کے جلسے پر ابھی میں پہنچا ہی تھا کہ یہ صاحب اپنے گھر سے نکل کر مجھے ملے اور فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی مخالفت اب نہ کرونگا۔ میں نے کہا پہلے آپ یہ تو

* محمد عبد السلام صاحب بلیاوی [illegible] مولوی محمد [illegible]

بتلاویں آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں صاحب! آپ بڑے آدمی ہیں ہمکو آپ کہاں جانیں۔ مینے بھی کہدیا اللہ آپ کو معاف کرے۔ مجھے کسی نے کہا آپ مولوی نواب الدین ہیں؟ اس کے بعد نہ کسی مجلس میں اُن سے گفتگو ہوئی نہ انہوں نے کبھی مجھے چیلنج دیا۔ گزشتہ ایام میں امرت سر میں وعظ کرتے رہے کبھی اس قسم کا ذکر سننے میں نہیں آیا اس لئے میں (جیسا کہ ایک مسلمان سے حسن ظن ہونا چاہیئے) ان سے بھی حسن ظن رکھکر کہتا ہوں کہ مولوی نواب الدین نے ایسی غلط گوئی اور بیجا تعلی اور جھوٹی شیخی سے کام نہ لیا ہوگا (جو ایک سچے مسلمان کی شان سے بعید ہے ویاں ہی لوگوں کو اشتباہ ہوا ہو تو بعید نہیں ہے)۔ بہر حال (واللہ اعلم) اگر اُن کو کسی مسئلہ میں مجھے گفتگو کرنی ہو تو میں حاضر ہوں۔ غریب خانہ پر تشریف لاویں۔ نان جویں کھائیں اور گفتگو بھی کریں۔ خدا کے فضل سے کتب خانہ بھی ہوگا اور آرام بھی ملیگا انشاء اللہ "در درویش را دربان نباید"

نبوّت

مرسلہ مولوی عبدالمجید صاحب

(از غازیپور)

نبوت کی حقیقت سمجھنے کے لئے پہلے موجودات کی ترتیب اور اُن کے سلسلہ بسلسلہ ترقی پر غور کرنا چاہیئے۔ موجودات کا پہلا مرتبہ ہے کہ صرف اجسام مفردہ یعنی عناصر موجود تھے۔ عناصر نے جب باہم ترکیب پائی تو سب سے پہلے جمادات وجود میں آئے۔ جو ترکیب عالم کا سب سے ادنےٰ درجہ ہے۔ جمادات سے ترقی کر کے نباتات کا درجہ آیا۔ نباتات نے بھی درجہ بدرجہ ترقی کی۔ پہلے گھاس وجود میں آئی جو تخم سے نہیں بلکہ آپ سے آپ پیدا ہوتی ہے پھر درخت پیدا ہوئے۔ درختوں میں بھی درجہ بدرجہ ترقی ہوئی۔ یہاں تک کہ اس قسم کے درخت پیدا ہوئے جن میں تنہ۔ شاخ۔ پھول۔ پھل ہوتا ہے اُن کی خوراک کے لئے عمدہ زمین۔ عمدہ پانی اور عمدہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے اُن میں حیوانیت کے خواص پیدا ہوئے اور اُن کی سرحد حیوانات کے بالکل قریب ہوگئی۔ مثلاً کھجور اور خرما جن میں حیوانات کی طرح نر و مادہ ہوتے ہیں۔ اور جس طرح نر و مادہ کی مباشرت سے اولاد ہوتی ہے اسی طرح اُن درختوں میں جبتک پیوند نہیں ہوتا۔ بار آور نہیں ہوتے۔ نباتات ترقی کرتے کرتے جب حیوانات سے متصل ہوجاتی ہیں تو وہ صنعت پیدا ہوتی ہے جو حیوان اور نباتات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً مونگا۔ سیپ وغیرہ۔ علاوہ اس کے وہ گھاسیں جو زمانہ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوئی ہیں اور صاف صاف حیوانیت اور نباتیت کی جامع ہیں۔ خاصکر ایک گھاس کا ذکر ڈاکٹروں نے کیا ہے جو درختوں پر لٹکی رہتی ہے اور جب کوئی جانور اُس کے قریب آتا ہے تو تیزی سے لٹک کر جانور کو لپیٹ جاتی ہے اور اُس کا تمام خون چوسکر جانور کو بے جان کر ڈالتی ہے۔ نباتات جب ترقی کر کے حیوان کے درجہ پر پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی وہ بھی خودرو یا جن میں حرکت اختیاری کے سوا اور کوئی چیز نباتات سے بڑھکر نہیں ہوتی۔ رفتہ رفتہ ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ لامسہ کے سوا ان میں اور حواس بھی پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ ایسے جانور پیدا ہوتے ہیں جن میں لامسہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ اور باصرہ تمام حواس موجود ہوتے ہیں۔ ان میں بھی ترقی کی رفتار قائم رہتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی درجہ کے جانور محض کودن ہوتے ہیں۔ پھر تیز ذہن۔ زود فہم ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے انسان کی سرحد تک آجاتے ہیں۔ مثلاً بندر وغیرہ۔ اس مرتبہ سے بھی آگے بڑھتے ہیں تو انسان کی طرح اُن کا قد بھی سیدھا ہوجاتا ہے اور اُن کے قوائے عقلیہ بہت کچھ انسان کے مشابہ ہوجاتے ہیں اُن میں چمپانزی گنجا پانزی اور گوریلا بہت مشہور ہیں۔ یہ مرتبہ حیوانیت کا انجام اور انسانیت کا آغاز ہے۔ چنانچہ افریقہ کے بعض مقامات کے وحشی آدمیوں میں اور ان حیوانات میں بہت کم فرق رہجاتا ہے۔ یہی ترقی کا سلسلہ جو اوپر بیان ہوا خود نوع انسان میں بھی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ انسان کے قوائے عقلیہ ذہن۔ ذکاء۔ صفائی باطن اور پاکیزہ خوبیاں ترقی کرتے کرتے انسان سے ملکوتیت کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں اور اسی درجہ کو ہم دوسرے لفظوں میں نبوت اور رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

(از مولوی نور محمد صاحب میاں ضلع جہلم)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ واحبابہ وذریاتہ اجمعین۔

امابعد۔ ہر ایک مومن پر اظہر من الشمس ہے کہ نجات کا دارو مدار صرف توحید الٰہی و فرمانبرداری نبی علیہ السلام پر موقوف ہے۔ سوائے اس کے کوئی ایسا راستہ دیگر نہیں ہے جو ہمکو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ تابعداری رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تب ہی ہو سکتی ہے جب جملہ معاملات و عبادات میں آنحضرت علیہ السلام کا طریقہ اختیار کیا جاوے سوائے اس کے ہرگز نہیں۔ پس مومن کامل کو لازم ہے کہ ہر وقت ہر کام میں پیروی سرور کائنات کا لحاظ رکھے اور اُسپر کاربند ہو کر انسان اپنے دل میں نظر انصاف سے یہ خیال کرے کہ ساری امت پر خواہ مجتہد ہوں یا مقلد اطاعت آنحضور کی فرض ہے اور تمسک کرنا ساتھ حدیث رسول معصوم کے ضروری ولازمی بلکہ عین فرض ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ جل شانہ نے وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنی رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے ہرگز نہیں بولا کرتے مگر جب اُن کو وحی کیجا دے۔ تو میرے دوستو!

غور سے خیال کرو کہ جب آپ سوائے وحی کے کلام نہ کرتے تھے تو گویا حدیث کا مضمون اللہ عزوجل کا حکم معلوم صاف ہوتا ہے بلکہ بیشک ہے پھر حدیث سے انکار کرنا انکار آلہی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ پس مومن کو لازم اور ضروری ہے کہ ترک کردے جو خلاف حدیث ہو خواہ راوی حدیث ہو یا غیر اس کا اور نظر نہ کرے تمام جہان کی مخالفت پر۔ بلکہ تمام امت مرحومہ کو آپ کے سامنے جناح بعوضہ کے برابر سمجھے اور خوب یقین کرے کہ قول و فعل و تقریر آپ کی مثل آفتاب عالمتاب کے ہے اور جو سوائے اس کے ہے وہ مثل ذرہ بے مقدار کے یا مانند چراغ سحری کے ہے۔ آپ غور سے دل لگا کر پڑھیں ؎

ہر کسے کو روز روشن شمع کافوری نہد
زود باشد کش بشب روغن نہ باشد در چراغ

اور سوائے اس کے ایمان کا نام لینا محض کذب و زور ہے۔ مگر مقلدان متعصبین فقط براہ تقلید اپنے اپنے اکابر کے بقول ان کے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ آپ کو منصف نہ مقرر فرماویں اس میں جو جھگڑا پڑ جاوے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے دل میں ناراضگی آپ کے فیصلہ سے اور قبول کرلیں اس کو۔ یعنی مسائل اختلافیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک منصف نہ بنا دیں اور آپ کے اقوال و افعال سے جو امر ثابت ہو اس کو بدل و جان قبول نہ فرماویں تب تک اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے کہ وہ ہرگز مومن نہیں اور ہرگز ان کو ایمان نہیں اس آیت شریف سے کیا صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر تنازع کے وقت ضروری حکم رسول کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا جاوے۔ مگر برادران مقلدین مسائل اختلافیہ کے وقت طرح طرح سے حدیث کا انکار کرتے ہیں اور آیت کے اوپر سرسری نظر بھی نہیں ڈالتے۔ اور قول غیر معصوم کا حدیث کے مقابلہ میں پیش کرکے اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔ حدیث نبی علیہ السلام اگر چھوٹ جاوے تو خیر ہے مگر قول امام ہرگز نہ چھوٹے۔ کیونکہ اپنی امت سے خارج ہونا پڑتا ہے۔ شاباش تقلید ہو تو ایسی واہ ری تقلید تیرا ستیاناس۔ تو نے کیا کیا پردے عقلوں پر ڈالے ہیں۔ میرے دوستو آؤ لگے ہاتھ ایک چھوٹی سی آیت آپ کو سنا دوں فرمایا اللہ عزوجل نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی اچھی۔ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ عزشانہ نے آنحضرت کی پیروی کو اپنی پیروی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا اس نے کہا مانا اللہ کا جب تک حدیث رسول کی تابعداری نہ کی جاوے تب تک اس آیت پر عمل کس طرح سے ہوگا۔ اگر کوئی انسان پورا کامل مومن ہونا چاہتا ہے۔ تو اپنے اعمال ہر وقت میں مطابق حدیث شریف کے کرے۔ ورنہ مومن ہونے کا دعوے ہی دعوے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ اسطرح پر ارشاد فرماتا ہے :۔ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی جس وقت جھگڑا کرو تم کسی چیز میں تو پھیر دو اس کو اللہ اور رسول کی طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو ساتھ اللہ کے اور آخرت کے یہ بہتر ہے اور اچھی ہے انجام کار کو۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کے وقت اللہ اور رسول کے سوا اور کسی کی طرف رجوع کرنے کو حرام فرمایا ہے۔ مومن کو ضرور ہے کہ مسائل مختلف فیہ میں جب قرآن و حدیث سے سند ملجاوے تو پھر کسی امام و مجتہد کے قول کی طرف ہرگز رجوع نہ کرے۔ اگر تمام جہان کے علماء اس کے خلاف ہوں تو تب بھی کچھ پرواہ نہ کرے۔ اور ہرگز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن اطاعت ہاتھ سے نہ دیوے کہ نصوص قرآن و حدیث ہوتے ہوئے اور کسی کی اطاعت اس کے خلاف میں کرنا گویا ان کو الوہیت یا رسالت میں شریک کرنا ہے۔ میرے پیارے دوستو حدیث کے مقابلہ میں کسی مجتہد کا قول پیش کرنا برائے دفعیہ حدیث کے صاف شمس فی نصف النہار کی طرح شرک فی الرسالت ہے۔ کیونکہ شرک بہت سی طرح پر منقسم ہے۔ شرک فی الالوہیت۔ شرک فی العادت شرک فی العبادت۔ شرک فی الرسالت وغیرہ وغیرہ۔ برادران۔ شرک فی الرسالت اسی کا نام ہے کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ غیر متعارض کے مقابلہ میں کسی غیر معصوم کا قول پیش کر دینا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں میرے دوست غور و خیال سے کام نہیں لیتے۔ اگر ذرا سا خیال بھی کریں تو فوراً اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں

ایک روز حضرت عبداللہ بن عمر اس طرح فرماتے تھے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ تو آپ کے بیٹے سالم نے کہا کہ ہم تسمیہ عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع کرینگے کیونکہ زمانہ پرُفتن ہے اس لئے عورتوں کا مسجد میں نہ جانا جانے سے بہتر ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں حدیث نبوی بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم روکینگے۔ گویا تم حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پیش کرتے ہو۔ اب میں تمہارے ساتھ کبھی کلام نہ کرونگا۔ (پھر ہرگز ان سے بات نہ کی)

میرے دلجان دوستو خیال کرو کہ حضرت سالم نے ایک مصلحت کی وجہ سے یہ کہا تھا نہ کہ انکار کی وجہ سے مگر پھر بھی والد کو اس قدر رنج پہنچا کہ بات تک کرنے سے ترک کر دی۔ کیونکہ حدیث کا ادب لحاظ نہ کیا۔ اب اسی بات کے مقابلہ میں ہم اپنے دوستوں پر فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اب ہمارے لوگوں کی کیسی مسلمانی و تابعداری رسول اکرم ہے کچھ تو انصاف سے کام لیویں۔ سو میں نہایت ادب اور بڑے زور سے کہتا ہوں کہ حدیث کے مقابلہ میں کسی غیر کا قول پیش کرنا شرک فی الرسالت ہے۔ اگر یہ شرک نہیں تو اور کوئی چیز شرک نہیں ہے۔ غرض قرآن مجید صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے خلاف

ائمہ اور مجتہدین کی تقلید کرتے ہیں اور اپنے علماء اکابرین کی باتوں اور فتووں کو باوجود ظہور خلاف نہیں چھوڑتے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔ بلکہ اسلام کا تو کیا ذکر وہ شرک میں گرفتار ہیں کہ اپنے اکابر و علماء کو گویا نبی اور شارع جانتے ہیں اور انہی کو دین کے حاکم سمجھتے ہیں اور حلت و حرمت و استحباب و کراہت میں مختار جانتے ہیں حالانکہ یہ صاف اشراک فی الالوہیت و اشراک فی الرسالت ہے۔ اللہ و رسول کے سوائے کسی کی مجال نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھیرا سکے یا کسی چیز پر جواز و عدم جواز کا فتوے لگا سکے جتنے اکابرین اور مجتہدین شرع متین ہیں وہ سب ناقل اور راوی ہیں۔ اور ان کی بات موافق کتاب و سنت ہے تو قابل قبول ہے ورنہ قابل ترک واللہ الہادی

میاں صاحب کا مدرسہ

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب مرحوم

خاکسار کی تحریک بالا اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ صفر میں شائع ہوئی تھی جس کا ماحصل یہ تھا کہ زبدۃ المحدثین علامہ سید محمد نذیر حسین صاحب طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کے مدرسہ کی مالی و علمی امداد کے لئے جمیع برادران اہلحدیث توجہ فرمائیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ میری ناچیز تحریک پر کما حقہ توجہ نہیں فرمائی گئی ؎

کیا کروں اللہ سب ہیں بے اثر
ولولہ کیا، نالہ کیا، فریاد کیا

کیونکہ علماء کے طبقہ سے لیکر عوام الناس تک کی جانب سے "صدائے برنخواست" کا مضمون رہا۔ میں نے اس مسئلہ پر جو غور کیا تو میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ میں اپنی ہیچمدانی کی وجہ سے واقعات کا سچا فوٹو نہ کھینچ سکا اور اسی باعث سے میری رد کھی پھیکی تحریر کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر صورت حال یہی ہے (اور یقیناً ایسی ہی ہوگی) تو للہ کوئی بزرگ قوم اس کام کو انجام دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ صورت حال دگرگوں ہے یعنی اخوان دینی کو اب قومی احساس بالکل جاتا رہا ہے اور وہ صرف آمین بالجہر یا رفع یدین کر لینے سے اپنے آپکو متبع کتاب و سنت سمجھے بیٹھے ہیں تو ان کو اس رائے کی غلطی معلوم ہو جائیگی۔

بھائیو! ہمکو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ ہم آپ اسوقت تک سچے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہماری اور آپ کی خواہشات اس چیز کی تابع نہ ہو جائیں جسکو آں سرور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم لائے ہیں لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ؎

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن
دل بدست دگرے دادن و حیراں بودن

مطلب یہ کہ ہمکو ہر دینی اور دنیوی کام میں کتاب اور سنت کی پیروی بغیر چون و چرا کرنی چاہئے۔ اور جب ارشاد باری عز اسمہ ہو رہا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (لوگو جب تک ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جن سے تمکو محبت ہو نیکی کا درجہ ہرگز نہ پا سکو گے) تو پھر لازم ہوا ایسی درس گاہ کی مالی امداد کریں جس میں قرآن اور حدیث شریف ہی پڑھائے جاتے ہوں۔ اور اگر ہمنے ایسا کیا۔ یعنی مالی امداد دی تو انشاء اللہ تعالے ہمارے لئے جنت کا رستہ آسان ہو جائیگا۔ کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سلك طريقا يلتمس فيها علما سهل الله له به طريقا الى الجنة (جو شخص طلب علم کے لئے کسی رستہ میں چلتا ہے۔ اللہ تعالے اسپر بہشت کا رستہ آسان کر دیتا ہے) شائد اسپر آپ کو یہ اعتراض ہو کہ یہ خوشخبری تو طلباء کے لئے ہے معاونین کے لئے نہیں تو عرض کرونگا کہ گھبرائیے نہیں۔ بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قول روح افزا سن لیجئے ارشاد کر من دل على خير فله مثل اجر فاعله (یعنی جو شخص کسی کو نیکی کی طرف رہبری کریگا اسکو نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا)

لہذا پیارے بھائیو کمر ہمت باندھلو اور جس سے جتنا ہو سکے چندہ دے۔ اور اگر کوئی بزرگ اس تحریک کی تائید میں کوئی مضمون لکھیں تو اسکے ساتھ مالی امداد کا بھی اس میں ذکر فرما دیں کیونکہ اب زبانی جمع خرچ کا وقت نہیں ہے بلکہ زمانہ عمل کو چاہ رہا ہے ـ٥

حدیث شریف میں ہے ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا (اللہ تعالے بندوں سے علم کو نہیں نکال لیگا بلکہ علماء کو اٹھا لیگا اسلئے علم بھی اٹھ جائیگا یہانتک کہ کسی عالم کو باقی نہ رکھیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے اور ان سے فتوے پوچھے جائینگے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیکر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کرینگے)

پس اے میرے پیارے بھائیو! اگر آپنے روپیہ پیسہ کا منہ دیکھا اور دینی مدارس کی امداد سے قاصر رہے تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جو علماء اب موجود ہیں ان کی رحلت کے بعد (خدا تعالے ان کی عمروں میں برکت دے اور ان کے فیوض کو عرصہ دراز تک جاری رکھے۔ آمین) کوئی عالم نہ رہیگا (کیونکہ ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ عوام تو عوام اکثر علماء بھی اس زمانہ میں اپنی اولاد کو علم دینی سے بالکل بے بہرہ رکھنے لگے ہیں اور ان کو صغر سنی سے انگریزی شروع کرا دیتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہی ہے کہ یوشك ان یاتی علے الناس زمان لا

ـ٥ میں آپ کی اس رائے سے متفق نہیں قوم کا حال جہاں تک مجھے معلوم ہے دینے کو تیار ہیں مگر قبل از وقت سوال کرنے لگے ہیں۔ مدرسہ کو باقاعدہ بنادیں قوم کو اعتبار دلا دیں کہ ہم اس پودے کو پانی دیکر تازہ کرینگے۔ پھر قوم نہ دے تو الزام معقول۔ ابھی سے دست سوال دراز کرنا "آب ندیدہ موزہ کشیدہ" کا مصداق ہے (ایڈیٹر)

[illegible] (۲۴۵)

یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (لوگوں پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اُس میں اسلام کا نام ہی نام رہجائیگا اور قرآن مجید کی رسم ہی رسم رہجائیگی)

تو گویا وہ لوگ جو اس وقت مالی امداد نہ کرینگے وہ علم کے ڈھانے والے ٹھیریں گے - لہذا بھائیو! ایسی نوبت نہ آنے کے لئے ہم سب پر واجب ہے کہ اپنی بساط کے موافق ماہانہ چندہ دیا کریں۔

دیکھیں کون ہے جو اس مضمون کو ملاحظہ فرما کر سب سے پہلے اپنا چندہ روانہ کرے! اور دیکھیں کون ہے جو خدا کے رستہ میں سبقت کر کے اپنی دریادلی کا ثبوت دے -

۲۳ صفر کے اخبار اہلحدیث میں اس عاجز نے جسقدر ماہانہ چندہ کا وعدہ کیا تھا اُس کو عالی جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت اقدس میں ارسال کر چکا اور انشاء اللہ آئندہ بھی گذرانتا رہیگا۔

خداتعالے مولوی عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار گوندیا کو خوش رکھے اور اُن کی دینی اور دنیوی ترقی کرے (آمین) جنھوں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۲۸ھ میں عہ / ماہانہ چندہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور ہمکو قوی امید ہے کہ مولویصاحب موصوف نے اپنے وعدہ کا ایفا کیا ہوگا (یعنی رقم چندہ ارسال کر دی ہوگی) اور اُس کو ماہ بماہ ارسال فرماتے رہینگے۔

اللہ تعالے سیٹھ محمد ابراہیم صاحب فیتہ والے مقیم کورلا کو دینی اور دنیوی امور میں برکت دے (آمین) جنھوں نے میاں صاحب کے مدرسہ کی امداد کے لئے ۵۰ روپے یکمشت عطا فرمائے ہیں - اور اپنی دریادلی اور قومی درد اور اسلامی حمیت کا ثبوت دیا ہے اور جن سے ہمکو امید واثق ہے کہ ماہانہ چندہ کا بھی اعلان بالضرور عنقریب فرمائینگے [1]

آخر میں ہمکو مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہٗ

[1] اور احباب نے بھی وعدے کئے ہیں مگر وقت کا انتظار ہے (ایڈیٹر)

خلف الصدق عالیجناب مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری اور جناب حکیم امجد علیخان صاحب دہلوی کا مشکور ہونا چاہیئے جنھوں نے اخبار اہلحدیث میں میری تحریک کی تائید میں مفید اور معنی خیز مضمون لکھکر جملہ اخوان دینی کو متوجہ کیا ہے خداتعالیٰ موصوفین کی سعی مشکور فرمائے (آمین) اور ہم سب کو توفیق دے کہ اب بجائے مزید خامہ فرسائی کے چندہ دیں [2]

(الراقم العاجز عبدالحمید اٹاوی)

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ۲۵ ربیع الاول

بابت حدیث فضل العالم علی العابد

(از مولوی ابو داؤد محمد عبداللہ صاحب از بہاولپور)

خدا جانے حضرت ایڈیٹر صاحب کوئی مشکلات الحدیث پر کتاب لکھ رہے ہیں [3] یا کیا کہ اس طرح علمی مذاکرات سے اب دم ہی نہیں لینے دیتے - جزاک اللہ بیشک علماء کے علم و فضل کا اس میں ثبوت ہے! حدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم کے اشکال میں عاجز کے نزدیک دو حل ہوسکتے ہیں

(۱) تشبیہ سے کئی غرضیں ہوا کرتی ہیں - اس حدیث میں عُبّاد پر علماء کی فضیلت کو جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنےٰ امتی پر فضیلت ہونے سے تشبیہ دیگئی تو اس سے انداز فضیلت کا بیان مقصود نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ جس طرح یہ فضیلت نبوی متحقق ہے عابد پر عالم کی فضیلت بھی اسی طرح لاریب ہے اسے فن بیان میں تشبیہ بغرض تقریر کہتے ہیں اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مشبہ میں بھی اس بات کو قرار و وجود ہے جو کہ مشبہ بہ میں معروف و مسلم ہے آیت مثل نورہ اور قول باری تعالے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ جیسے کئی موارد میں یہی تشبیہ ہے اور نماز کے درود متعارف میں بھی استاد یہی بتلاتے ہیں۔

(۲) صرف کلمہ طیبہ کا قائل ہونا بھی تو ایک عبادت ہے جس سے ادنےٰ امتی اور عابد ایک ہوسکتے ہیں - اور اسی طرح عالم کا فرد اکمل بھی نبی تک پہنچتا ہے اس طرح تکلف کریں تو اور بھی جواب بن سکتے ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں لفظ ادناکم سے مراد صحابہؓ ہیں جیساکہ ظاہر حال خطاب اسی کا مقتضی ہے تو اب نقشہ سوال میں مشبہ بہ کی مسافت بھی حرف ب پر ٹھیری اور پیچھے کوئی محذور باقی نہ رہا واللہ اعلم

[2] پھر وہی بات ثبت العرش ثم النقش (ایڈیٹر)

[3] بلکہ لکھوا رہی ہیں اور طلباء و علماء کو مشکلات حدیث پر متوجہ کر رہے ہیں ابھی تو صرف اندرونی مشکلات کا ذکر ہے مشکل تو اُسوقت ہوگی جب بیرونی مشکلات پیش آوینگی جن کے لئے ابھی سے ہمیں تیار رہنا چاہیئے اللھم اید نا بروح منک (ایڈیٹر)

از مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دھلی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال کو فرمایا کہ عالم کو اتنی فضیلت ہے عابد پر جتنی مجھکو ادنیٰ امتی پر مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح مجھکو ادنےٰ امتی پر بہت زیادہ اور بدرجہا فضیلت حاصل ہے اسیطرح عالم کو عابد پر بدرجہا حاصل ہے - مثال فضیلت کے زیادہ ہونے میں کمیت و مقدار میں نہیں جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت انا والساعة کھاتین یعنے میں قیامت کے اسقدر قریب بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں سبابہ اور وسطےٰ - یہاں پر اس مثال سے زیادہ قرب مراد ہے - ایسے ہی اللہ تعالے کا فرمانا وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ یعنی قیامت کا معاملہ ایسا ہے جیسا آنکھ جھپکنا یا اس سے بھی زیادہ قریب - یہاں پر بھی مثال زیادتی قرب میں ہے کمیت و مقدار میں نہیں فقط واللہ اعلم

بقیہ تواریخ جغرافیہ وید

(۵ فروری کے بعد)

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

ایرانیوں کی سولہ زمینیں | یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سومیجو منوجی مہاراج تمام محدث اعلے منوجی کے جدامجد بام تھے - (دیکھو شوپران کھنڈ ۱۱)

بالعموم تمام مورخ مانتے چلے آئے ہیں کہ جغرافی

عرب اور عراق عجم میں مخلوق تھی - اور ایران میں سب سے اول سلطنت کی بنیاد باقاعدہ قائم ہوئی تھی - اور بابل ایران میں بھی گنا جاتا ہے اور عراق میں بھی شمار ہوتا ہے بدیں وجہ دانایان ایران ہر کام میں زیادہ معتبر مانے جاتے اور بالیقین مقدم خیال کیے جاتے ہیں - بام ایران کے بادشاہوں کا شہر تھا اور سو بھجو منو کے بامی ہونے کے سبب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچاتی ہے کہ ایران یا بام کے فسانے جو کہ مشہور تھے وہ آریوں کو گوشگذار ہو چکے تھے انہوں نے بہ تقلید اُن کے اپنی خیال آرائی کی ہے - آریہ شاعروں کا ذاتی سرمایہ مبالغوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور بہت دن گذر جانے کے بعد ان کی یادداشت میں فرق آیا اور روایتیں خلط ملط ہوگئی تھیں - اس وجہ سے دونوں کے بیان میں بعد المشرقین پایا جاتا ہے اور یہ بات اُن کے ہر ایک مضمون سے عیاں ہے جیسے طبع چاہے ناظرین آزمالیں اور دونوں کی روایتوں کو مقابل کر کے مدعا اصلی پالیں - چنانچہ ایرانیوں نے بمنزلہ تزئین بیان کی تھیں انہی کی تقلید سے آخر یہ بھی کرتے ہیں - ایرانیوں کی زمینیں اوّل ملاحظہ ہوں :-

(۱) زمین اوّل - آریانہ ویجو ایران کی پاک زمین جس سے ایران کو عزت ہے - ویجو کے معنی بیج والی اس سے واضح ہوا کہ جس زمین میں اللہ تعالےٰ نے آریوں کا تخم بویا اور آریہ قوم پیدا ہوئی وہ آریانہ ویجو ہے -

(۲) گنوجو کہ سگدھا نام سے بھی مشہور ہے باشندوں کے قابل -

(۳) مرو - نہایت پاک اور بلند کوہ البرز کی ثانی -

(۴) بگدھی -

(۵) نسایشیا ملین کی جگہ جس میں جنت سے نکالے جانے کے بعد شیطان ڈالا گیا تھا -

(۶) ہردیو -

(۷) وکریتا -

(۸) اروا - عربیا -

(۹) کھتا -

(۱۰) ہرکوتی -

(۱۱) ہیومت -

(۱۲) رگھا - رگھوبنس کی زمین اودھ -

(۱۳) چکرا -

(۱۴) ودنیا -

(۱۵) ہپتا ہندو - سپتا سندھو - پہلے یہ نام محض سندھ اور پنجاب کا ہی تھا - رفتہ رفتہ کل ہندوستان کا ہوگیا کہ وہ سین کی جگہ ہ کر بولتے ہیں اور ہندوستانی ان کی ہ کی جگہ س کر بولتے ہیں -

(۱۶) رہنا -

اس تقسیم کی علت غائی یہ بتائی جاتی ہے کہ پہلی زمین آریانہ ویجو جو کہ سب طرح کی عزتوں اور عظمتوں والی ہے اُسے اپنی بدعملیوں سے گنہگار لوگ ناپاک نہ کرنے پائیں بلکہ وہاں سے الگ رہیں - بالفرض کوئی ناپاک آدمی وہاں سے الگ نہ ہو تو مار کر الگ کر دیا جاوے چنانچہ شروع میں اس پاک زمین پر قدیم آریہ بھی ایک مدت تک بستے رہے تھے - جب انہوں نے ایران کی آئین چھوڑ دی تو ایران والوں نے انکو لڑ بھڑ کر اس پاک زمین سے نکال دیا (ان لڑائیوں کا بیان ویدوں میں کسی کسی جگہ موجود ہے اور موقع پر عرض کیا جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ) اور پھر وہ ہندوستان کی جانب چلے آئے - جب قدیم آریوں نے دیتی ندی چھوڑی آریانہ ویجو سے زبردستی نکال دیئے گئے تو ایک مدت بعد کوہ البرز اور دریا نند اور مازندران کی عظمت اُن کے دلوں سے جاتی رہی - وسط ہند میں پہنچنے پر سرہانہ میں بود و باش کر کے سرسوتی ندی کو تقدم کیا اور سرہانہ کو تمام انسانی کی پیدائش کی جگہ فرض کر لیا کیونکہ یہ ایران کی سرزمین کی طرح اُس زمانے میں نہروں سے بھرپور اور نہایت سرسبز تھی - اور مدتوں لڑتے بھڑتے پھرنے کے بعد اُن کو یہیں آکر امن ملا تھا اب منو وغیرہ ان کے شاعروں نے لکھ مارا کہ تمام دنیا کے آدمی اپنی پیدائش کو یہاں کے علاقوں کے برہمنوں سے جانیں (دیکھو منو ادھیا ۲ شلوک) اور یہ مسئلہ محض ایران کی سرزمین کی عظمت گھٹانے کے لئے بنایا گیا معلوم ہوتا ہے ورنہ سرہانہ کی زمین میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی کہ عند العقل بزرگی کا باعث ہو ہاں البتہ جب سے دہلی ہندوستان کا پایۂ تخت قرار دیا گیا ہے جب سے یہ ضرور ہوا ہے کہ شمال و مغرب کی جانب سے آنے والی قوموں نے جب دہلی پر چڑھائی کی - یا ہستناپور کی یا اجمیر کی سلطنت کے لئے لڑے تو سب کے کشت و خون کیلئے وسیع میدان جوانوں کی قربانیوں کا مذبح یہی زمین نصیب ہوئی اور موت کے سمندر میں جس امیر البحر کا جہاز عمر غرق ہوا نہیں ہوا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ کعبۃ اللہ کے مقابلہ میں لنکا ایک بنا لیا تھا ویسے ہی قدیم آریوں نے آریانہ ویجوں میں ایران کے مقابل سرہانہ کو ارض معظم و مکرم تجویز کر لیا تھا سو نہ چلا چند روز کے بعد وہ بھی لنکا کی طرح رفت و گذشت ہوا اور جس طرح ایران کے قدیم بزرگوں نے انہوں نے سولہ زمین کو سنا تھا ویسے تو بھول گئے مگر اپنی طرف سے گھڑ کر سولہ زمینیں جغرافیہ کے سمیت اس طرح پوری کر کے کہ جس طرح کہ ذیل کے سات زمین نو کھنڈوں میں مرقوم ہیں + (باقی دارد)

جنگ کب ختم ہوگی؟

یورپ کے ایک مبصر نے موجودہ خونخوار جنگ میں جان و مال کے نقصان کا تخمینہ کیا ہے جس میں وہ بحساب ۱۰ فیصدی ایک کروڑ ۸۵ لاکھ جانوں کی قربانی اور ۴۹ - ارب ۲۳ کروڑ روپیہ کا نقصان دکھاتا ہے اور یہ صرف ۶ ماہ کی لڑائی کا قبض الوصول ہے سوٹر لکھتا ہے کہ جرمن میں خوراک کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور رعایا گھبراگئی ہے اور یہ قرین قیاس بھی ہے کیونکہ انگلستان نے جرمنی کی تجارت آمد و آمد تقریباً بند کردی ہے اور جو غلہ جرمنی میں ممالک متحدہ امریکہ و کینیڈا وغیرہ سے آتا تھا وہ انگریزی جہازوں نے روک لیا ہے روس سے بھی بہت غلہ آتا تھا وہ بھی اس جنگ کے باعث بالکل بند ہوگیا اسلئے جرمن کی اقتصادی حالت بد سے بدتر ہوگئی ہے اور اب یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ جرمنی اس سبب دیگر گرسنگی سے مرعوب ہو کر دو تین ہی مہینہ کے اندر صلح کی تمنا کریگی - اور ہر سامان

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۶ - ہر نماز میں تحیات پڑھی جاتی ہے اور اشہد ان لا کا لفظ زبان پر لاتے ہیں۔ کلمہ کی انگلی کو حرکت دیجاتی ہے اسکا شان نزول کہاں سے ہے (خاکسار قاضی غلام محی الدین خریدار اہلحدیث ۲۵۲ ازکبرلی ساؤتھ افریقہ)

ج نمبر ۱۰۶ - اس کے متعلق حدیث ذیل آئی ہے اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسریٰ علیٰ رکبتہ الیسریٰ ووضع یدہ الیمنیٰ علی رکبتہ الیمنیٰ وعقد ثلاثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ (رواہ مسلم)

یعنی آں حضرت جب قعدہ میں بیٹھتے تو اپنا داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے اور دو انگلیوں (انگوٹھا اور وسطی) سے گول عقد بنا کر سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے۔

اس روایت اور اس جیسی اور روایات سے پایا جاتا ہے کہ دونوں انگلیوں کا حلقہ تو شروع ہی سے باندھا کرتے تھے مگر انگلی کو حرکت "لا" پر دیتے تاکہ توحید کا اقرار لفظی۔ اعتقادی اور عملی تینوں طریق سے ہو والعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۰۷ - صبح کے فرض نماز میں دعاء قنوت پڑھی جاتی ہے۔ اس بارے میں شرع کا کیا حکم ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۷ - دعاء قنوت کے لئے یہ احسن واسلم طریق ہے کہ بوقت ضرورت پڑھی جائے چاہے ایک نماز میں پڑھے چاہے سب میں۔ آجکل جو بلائے عام ملک پر مسلط ہے۔ بیکاری۔ قحط۔ بیماری۔ ان سب آفات کے دفعیہ کے لئے دعاء قنوت پنجوقتہ پڑھیں اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔

س نمبر ۱۰۸ - زید نے اتفاقاً ریل کا سفر اختیار کیا۔ بوقت مغرب مسافروں کی کثرت نے ریل گاڑی کی جائے نشست کو اندازے سے زیادہ پُر کر دیا اور یہ گنجائش بالکل نہ رہی کہ مغرب کی نماز ادا کر سکے۔ تو ایسی حالت میں کیا زید مغرب کی نماز کو قضا کرے حالانکہ اُس کو سٹیشنوں میں کچھ نہ کچھ مہلت گاڑی کے ٹھیرنے کی ملا کرتی ہے مگر زید کو یہ خوف لگا رہتا ہے کہ اس کے نماز ادا کرنے میں گاڑی نہ نکل جاوے۔ تو زید نماز قضا کرے یا کیا؟ بکر کہتا ہے نماز قضا باطل ہے کیونکہ زید بیٹھے بیٹھے مثل مریضوں کے اشاروں سے ادا کر سکتا ہے۔ کس کا خیال صحیح ہے (محمد یوسف خان سوداگر چرم خریدار اہلحدیث ۱۸۰۹ ابرہیم پور ضلع گنجام)

ج نمبر ۱۰۸ - جتنی جگہ ہو اُس سے کام لیکر نماز ادا کر دے۔ وضو نہ ہو سکے تو تیمم کر لے۔ تیمم بھی نہ ہو سکے تو بے تیمم ہی پڑھ لے (صحیح بخاری کتاب التیمم باب اذا لم یجد ماء ولا ترابا) اگر ادا نہ کرے تو قضا کرے۔ قضا باطل نہیں۔ البتہ وقت پر ادا نہ کرنے سے گناہگار ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (نماز مسلمانوں پر وقت بوقت فرض ہے)

(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۹ - بالغ عورت کو اُس کا خالہ زاد یا چچا زاد یا پھوپھی زاد برادر تحریری یا تقریری طور سے سلام علیکم کہہ سکتا ہے یا نہیں جواب بحوالہ حدیث عنایت فرماویں۔ (خاکسار مہر الدین امرتسر خریدار ۲۱۵۵)

ج نمبر ۱۰۹ - جائز ہے صحابہ کرام اہل بیت ازواج مطہرات کو سلام علیکم کہا کرتے تھے۔

س نمبر ۱۱۰ - غیر مسلم اگر سلام علیکم کہے تو جواب سلام یا وعلیکم السلام کیا کہنا چاہیئے۔ اور اگر مجمع عام مسلم وغیر مسلم میں گزر ہو تو سلام علیکم کس لفظ سے کہنا چاہیئے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۰ - حدیث شریف میں آیا ہے کفار کو السلام علیکم سے ابتدا نہ کرو۔ اس سے نتیجہ نکالا گیا ہے کہ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو علیکم السلام کہنا جائز ہے۔ اور مجمع کفار اور مومنین کا ہو تو السلام علیکم کہنا جائز ہے (صحیح بخاری) (اہرداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۱۱ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اللہ نے نور محمدی کو پیدا کیا یہ خیال صحیح ہے یا غلط؟

س نمبر ۱۱۲ - نور محمدی جو سب سے پہلے پیدا ہوا وہ کہاں تھا اُس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یا نہیں۔ (خاکسار عبدالعزیز از بنولا ترائے نیپال ڈاکخانہ لوکھی ضلع دربھنگہ)

ج نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲ - نور محمدی کی پیدائش کا ذکر جیسا کہ قصوں اور وعظوں میں بیان کیا جاتا ہے قرآن اور حدیث میں نہیں ملتا اول ما خلق اللہ نوری روایات موجب اعتقاد نہیں۔

س نمبر ۱۱۳ - وتروں میں دعاء قنوت پڑھنا فعل رسول اللہ ہے یا فعل صحابہ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳ - وتروں میں دعاء قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بروایت صحیح ثابت نہیں۔ امام حسن فرماتے ہیں کہ میں پڑھا کرتا ہوں۔

س نمبر ۱۱۴ - وتر میں دعاء قنوت پڑھے تو گنہگار ہوگا یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴ - جب آں حضرت سے ثابت نہیں تو ترک پر گناہ بھی نہیں۔

س نمبر ۱۱۵ - وتر میں دعاء قنوت بعد رکوع کے ہاتھ اٹھا کر پڑھنا چاہیئے یا قبل رکوع بعد ختم قرأت تکبیر کہکر ہاتھ باندھکر پڑھنا چاہیئے یا کیسے (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۵ - دونوں طرح علماء کا معمول ہے۔ مگر بعد رکوع کو ترجیح ہے۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ کہا کہ میں تمکو ایسی نماز پڑھاؤں جو آں حضرت کی نماز سے بہت مشابہ ہو۔ یہ کہکر جو انہوں نے نماز پڑھائی تو دعاء قنوت بعد رکوع کے پڑھی (صحیح بخاری باب القنوت)

س نمبر ۱۱۶ - اگر عشاء کی نماز میں امام بھولجاوے کہ دو رکعت کے بعد تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جاوے اور تین رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور امام کو گمان ہو کہ میں چار رکعت پڑھ چکا۔ بعد سلام کے لوگوں کے کہنے سے معلوم ہو کہ تین رکعت نماز پڑھی گئی پھر ایک رکعت ادا کرنیکے بعد دونوں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا قبل سلام کے سجدہ سہو کرے یا ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے یا کیسے سجدہ سہو کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶ - سجدہ سہو قبل سلام اور بعد سلام دونوں طرح جائز ہے۔ بعد سلام کرے تو دونوں طرف سلام پھیر کر کرے۔

متفرقات

محمدیہ کمپنی میں ۲۰ر فروری تک کل مبلغ (۳۱ ۔ ۴۸) تقسیم ہوئے ہیں چند صحاب ہنوز باقی ہیں جنھوں نے ابھی تک طلب نہیں کیا دیر اُن کی طرف سے ہے روانگی میں دیر نہیں۔ آئندہ ہفتے باقیماندہ صحاب کی فہرست شائع کیجاویگی۔

بڑی رقم جس کی وصولی باقی تھی وہ ہنوز وصول نہیں ہوئی توقع ہے کہ وصول ہوگی احباب دعا کریں وہ شخص آجکل مقام ہتھوا ضلع سارن (چھپرہ) میں اپنے مال کی فروخت میں مصروف ہے نام اُس کا میاں الٰہ بخش ہے امرتسر کا رہنے والا ہے پشمینہ کا سوداگر ہے معاملہ میں برا نہیں مگر رکاوٹ کی وجہ سے رک گیا ہے۔ اُس علاقہ میں کسی شریک کمپنی کو ملے تو خوشی سے توجہ دلاویں۔

الانصاف مفت | مصنف کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ الانصاف فی حق الاحناف مفت تقسیم کیا جائے پس جو صاحب لینا چاہیں فی نسخہ ۲ پائی کے حساب سے ٹکٹ محصول بھیجدیں (مطبع اہلحدیث)

حضرت میاں صاحب کی سوانح عمری میرے پاس آگئی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں اطلاع دیں۔

(سید ابوالحسن از دہلی پھاٹک حبش خان)

طبی سوال | طبیب ہو یا ایسا شخص جسکو مرض ذیل سے اُس شافی نے شفا عنایت کی ہو میرا بھائی بمرض سلسل البول عرصہ سات آٹھ سال سے بیمار ہے جسکی یہ حالت ہوگئی ہے کہ بدن میں طاقت نہ بدن پر گوشت ہر وقت اعضا شکنی۔ سردرد۔ زکام۔ باعث کمزوری کمر میں درد۔ غرضیکہ ہر قسم کا ہزال بلکہ سر کے بال بھی اکثر جھڑ گئے ہیں۔ پیشاب دن میں بے تعداد۔ چار منٹ دس منٹ۔ زیادہ سے زیادہ وقفہ ایک گھنٹہ بغیر سوزش۔ پیاس۔ جلن۔ تکلیف کے۔ انگریزی یونانی ویدک سشناسی کا علاج ہر چند کیا لیکن تاحال فائدہ ندارد کوئی مہربان چاہیے برائے خدا دوا یا نسخہ مجرب المجرب خواہ قیمتاً ارسال کرکے ثواب دارین

فاصل کریں۔ چنانچہ ۲ر داخل غریب فنڈ

(غلام حسن ٹھیکے دار توپیاں شہر سیالکوٹ)

تقریظات

الاسلام، نفائس الحکایات دو جلد۔ تینوں کتابیں جناب مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری کی لطیف تصنیف ہیں۔ الاسلام میں اُن باتوں کا بیان ہے جن پر ایک مسلمان کو ایمان رکھنا چاہیے۔ توحید کو مسئلہ کو مفصل لکھا ہے۔ شرک کی تردید بھی کی ہے (مگر ساتھ مروجہ شرک کا نام لیکر ذکر ہوتا تو مفید تر ہوتا جیسے تعزیہ پرستی، قبر پرستی، پیر پرستی وغیرہ) دوسری کتاب کی پہلی جلد میں قرآنی قصے جمع کئے ہیں۔ دوسری میں حدیثی قصوں کا بیان ہے۔ تینوں کتابیں بچوں اور ناواقف بڑوں کے لیے مفید ہیں لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت الاسلام ۶ر نفائس الحکایات (جلد اول) ۸ر (جلد دوم) ۵ر محصول علاوہ (پتہ۔ نذیر محمد خان کمپنی لاہور)

خطیب | دہلی سے ایک ہفتہ وار اخبار "خطیب" نکلنا شروع ہوا ہے جس کے سرپرست خواجہ حسن نظامی صاحب اور ایڈیٹر حکیم محمد واحدی صاحب ہیں۔ ان دونوں کے زور قلم سے ملک واقف ہے مضامین صوفیانہ اور ملکی ہوتے ہیں قیمت عہ (پتہ۔ مینیجر خطیب دہلی)

اعلان | نواب صدر الدین صاحب رئیس بڑودہ کی تالیفات سے انجمن ہذا کے پاس چند نسخے دوختنی نغمۂ صدر۔ گنجینہ آرام۔ اسلام کی خوبیاں۔ اسلام کے عقائد کے موجود ہیں جنکی قیمت ایک ایک آنہ علاوہ محصول ہے انکے علاوہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب باواجی کی تصنیف سے معیار الالہام و رد خطرات راہ نجات کے بھی چند نسخے ہیں قیمت اُن کی علاوہ محصول کے چار چار آنے ہے جن صاحبوں کو ضرورت ہو بذریعہ ویلیو جلد طلب کریں ورنہ پھر یہ کتابیں نہیں ملنے کی۔

پتہ یہ ہے (سکرٹری انجمن تائید الاسلام شہر بنارس محلہ دارانگر)

اعلام | مولینا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب نزل الابرار کے ہر سہ حصے بالکل تمام ہوچکے ہیں اسلئے اب کوئی صاحب اُس کیلئے ٹکٹ نہ بھیجیں۔ اُن کی تصنیفات سے جو مطبع ہذا میں طبع ہوئی تھیں صرف المشرب الوردی باقی ہے اُس کے لیے صرف ۱ار کے ٹکٹ فقط محصول کے لئے بھیجکر مفت حاصل کیجئے اُس کے ہمراہ آپکو دو عربی کے چھوٹے رسالے ...... ہدیۃ الرفیق اور الاصباح زائد نذر کئے جائینگے۔ علماء اور طلباء اور کل عربی دان اس موقعہ خیر کو غنیمت سمجھکر جلد اس کو منگوائیں (ملنے کا پتہ)

(مینیجر سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

دعاء جنازہ غائب | جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی بھابھی صاحبہ اولاد ۱۷ر فروری کی رات کو ۱۱ بجے دفعتاً بیمار ہو کر ۳ بجے فوت ہوگئی تمام خاندان کو سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ۔ ناظرین مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں اللھم اغفرلھا وارحمھا

طبی سوال | محمد یعقوب خریدار نمبر ۳۱۴۵ (ربا) بدحواس پاگل ہوگیا ہے کوئی صاحب اس مرض کی دوا بتلادیں تو مہربانی ہوگی۔ (احمد اللہ از جوجہ گاؤں ضلع)

تلاش دوست | میرے ایک نہایت ہی معتبر محب خالص دوست مولوی محمد فاضل صاحب ساکن ہستہ کسوال ضلع راولپنڈی عرصہ سے مفقود الخبر ہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ مہربانی بذریعہ ایڈیٹر صاحب اطلاع دیں۔ یہ نوٹس خود اُن کی نظر سے گزرے تو وہ خود ہی بول پڑیں تاکہ کسی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(خاکسار غلام محمد شملوی وکیل ندوۃ العلماء)

حساب دوستان | مندرجہ ذیل احباب کی قیمت مارچ ۱۹۱۵ء میں ختم ہے۔ ۱۲ر مارچ کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روز مہلت چاہتے ہوں تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو (خاکسار مینیجر)

۶۷ + ۲۸۰ + ۲۸۳ + ۲۸۵ + ۲۹۷ + ۵۲۶ + ۵۵۶ + ۷۵۵ + ۷۶۶ + ۷۷۱ + ۱۰۹۸ + ۱۱۰۱ + ۱۱۰۷ + ۱۱۱۴ + ۱۳۶۱ + ۱۳۸۷ + ۱۳۹۸ + ۱۵۱۲ + ۱۵۳۶ + ۱۶۱۷ + ۱۶۱۸ + ۱۸۲۳ + ۱۸۲۹ + ۱۸۶۷ + ۱۸۶۹ + ۱۸۹۴ + ۱۹۰۷ + ۱۹۱۳ + ۱۹۸۵ + ۲۲۱۲ + ۲۲۱۴ + ۲۲۱۷ + ۲۲۱۸ + ۲۲۲۴ + ۲۲۴۱ + ۲۵۸۸ +

مقام مسرت ہے کہ مولوی سید عبدالسلام صاحب اور مولوی سید ابوالحسن صاحب نبیرگان حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی اور

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۵ر فروری سے ۲۱ر فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

لاہور کے کالجوں کے چند مسلمان طلبا کچھ دنوں سے غائب ہیں خدا معلوم کہاں اور کس راستہ سے پہنچے

قحط کے باعث غریبوں کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ چوریوں اور ڈاکوں کی کثرت ہے۔

لاہور جیسے مشہور مقام میں ڈاکے پڑ رہے ہیں چنانچہ آٹھ لڑکے لاہور میں گرفتار ہوئے اُن کے پاس سے بم، پستول اور چھرے بھی برآمد ہوئے۔

امرتسر میں بھی ایسے واقعات کا ظہور ہوا ہے افواہ ہے کہ ایک بنئے کی دکان سے چند بوریاں آٹے کی جاتی رہیں۔

گورنمنٹ پنجاب غربا کی مدد کے لئے انتظام کرنے کی فکر میں ہے مختلف جگہوں پر ایسی دوکانیں کھولی جائینگی جو غلہ بھاؤ سے سستا بیچینگی۔

مقدمہ سازش دہلی میں جن ملزموں کو چیف کورٹ پنجاب نے سزا دی ہے وہ سب کے سب اس حکم کے خلاف پریوی کونسل (اپیل) میں اپیل کرینگے۔

پنڈت ... وکیل مقرر کیا جائیگا اور اُن ملزموں کے لئے جن کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے حضور والسرائے سے پھانسی کے التوا کی درخواست کیجائیگی

رسالہ ریویو آف ریویوز لنڈن لکھتا ہے کہ ہندوستان کے خطوط امیر افغانستان کے ساتھ اتحاد کرنے کی کوشش کا پتہ دیتے ہیں۔

افغانستان کو آزاد ملک رکھنے کا طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا تھا کہ روس اور ہندوستان کے مابین روک رہے۔

لیکن اب جبکہ وہ ضرورت جاتی رہی ہے کیونکہ روس اور انگلستان میں دوستی ہو گئی ہے تو اب امیر کی شخصیت ہمارے لئے غیر ضروری ہے۔

اس ہفتہ امریکہ اور جرمنی کے تنازع نے خوفناک صورت اختیار کرلی ہے۔

بنائے تنازع یہ ہے کہ گورنمنٹ جرمنی نے تمام ملکی ذخائر پر قبضہ کر لیا تھا اس لئے انگریزی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ جرمن عوام کی ضرورت کے لئے جو غلہ باہر سے جائیگا جرمن گورنمنٹ اس کو اپنے فوجی کام میں لائیگی۔ جرمنی میں غلہ کی درآمد ممنوع اشیا کی فہرست میں داخل کر دیا۔

درآمد غلہ کی بندش نے جرمنی میں سخت قحط کی صورت پیدا کر دی۔

اس کے جواب میں گورنمنٹ جرمنی نے اعلان کیا کہ ۱۸ فروری کے بعد جو جہاز بھی انگلستان کو جاتا ہوا نظر آئیگا اسے ہماری آبدوز کشتیاں غرق کر دینگی

اس سے جرمنی کا یہ مطلب ہے کہ انگلستان میں بھی غلہ نہ جاسکے اور وہاں بھی قحط پڑ جائے۔

چونکہ اس جرمن تجویز سے غیر جانبدار سلطنتوں نے جرمنی پر سخت اعتراض کئے۔

لیکن جرمن اور امریکن اخبارات نے ایکدوسرے پر سخت حملے کئے اور عوام کے جوش نے معاملہ کو نہایت نازک صورت پر پہنچا دیا۔ اور دونوں ملک میں تعلقات منقطع ہو جانے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک انگریزی اور ایک فرانسیسی تجارتی جہاز کو غرق کیا

آسٹروی بیڑے نے مانٹی نیگرو کے بندرگاہ پر گولہ باری کی۔

دو آسٹروی ہوائی جہازوں نے اُڑتے ہوئے شاہ مانٹی نیگرو اور اس کی ملکہ و شہزادوں پر بم پھینکے لیکن وہ بچ گئے۔

انگریزی ہوابازوں نے جرمن شہروں کے ہوائی جہازوں اور آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر حملہ کر کے سخت نقصان پہنچایا۔

انگلستان نے روس کو اب تک چار کروڑ پونڈ قرضہ دیا ہے۔

جرمنی میں غذا کی قلت کا اعتراف جرمن امیر البحر نے امریکن بحری فوج کے اتاشی سے کیا ہے۔

آسٹریا آرک ڈیوک اسٹیفن کو جس کا دُور کا رشتہ قدیمی پولینڈ کے خاندان سے ہے۔ پولینڈ کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔ عنقریب کراکو میں اس کی تاجپوشی ہوگی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کارروائی سے آسٹریا اہل پولینڈ کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی پرشیا میں جرمنوں کی بہت بڑی فوج کے آجانے سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

ولیپ ہند کی مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن فوجیں مشرقی پرشیا سے روسی فوجوں کو ہٹا کر پچاس میل تک روسی علاقہ میں گھس گئی ہیں۔

روسیوں کا بیان ہے کہ دریچولا کے دائیں کنارے پر بعض حصوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے

آسٹریا کے علاقوں کی حالت بدستور ہے جرمن اور آسٹروی فوجوں نے متعدد حملے کئے جو پسپا کئے گئے۔

اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم ہنگری بیان کرتا ہے کہ اگرچہ روسیوں نے پرزمسلی کا محاصرہ کر رکھا ہے تاہم بیرونی قلعے اور استحکامات جو بارہ میل تک پھیلے ہوئے ہیں اُن کے قبضے میں نہیں آئے قلعے مذکور تین ماہ تک مدافعت کے قابل ہیں۔

آسٹروی فوجوں نے پھر بلگراد (سرویہ) پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

اہل البانیہ نے سرویہ پر عام حملے کرنے شروع کر دئیے ہیں۔

روس کو فخر ہے کہ اس کے ہاں کوئی چیز گراں نہیں ہوئی (ہندوستان ہی بدنصیب ہے)

مغربی میدان جنگ میں متحدہ افواج دھیمی رفتار سے ترقی کر رہی ہیں۔ موسم بہار میں سخت جارحانہ کارروائی کیجائیگی۔

ترکی جہاز برسلا نے بحیرہ اسود میں باربرداری کے بارہ روسی جہاز غرق کر دئیے ہیں۔

اطلاع۔ مولانا ابوالوفا و مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مدرسہ احمدیہ کے جلسہ کے ارادہ سے اس ہفتے گئے ہیں ... رہتے ہیں۔ بطور [illegible] منیجر

وہ وقت آگیا

جس کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا

اگر آپ نے ابھی اسلام کا حق ادا نہ کیا تو کس دن کیجیے گا۔ سارے ہندوستان میں صحیفۃ القمر کی نرالی اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے۔

یہ بشارت و خوشخبری کا مجموعہ ہے۔ یہ اخلاق و فلسفہ کا معدن، بہترین ادب لطیف اردوئے شبلی کا مخزن ہے۔

ملک کے مشاہیر علماء و ادباء اہل قلم کے مضامین سے زینت دار ہو کر نکلتا ہے۔ عوام و خواص دونوں کی دلچسپیوں کا آلہ۔ بہترین علمی مشغلہ ہے۔

نمونہ

کا پرچہ مفت منگوانے کے لیے ٹکٹ آنے کی ضرورت نہیں۔ سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ۸ ششماہی ایک روپیہ ۱ روانہ کریں۔

مینیجر صحیفۃ القمر دہلی

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل - اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انتقامی فیصلہ۔ قیمت مع محصول صرف عہ۴

اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳/

القرآن العظیم قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱/

الہام - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱/

دلیل الفرقان - بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہلقرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲/

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ - ہائیکورٹ - پنجاب - اودھ - بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے۔ قیمت صرف چار آنہ (عہ۴)

تہذیب - مہذبوں کے فرائض ۱/

ادب العرب - صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی - بنگہ سوتی - ریشمی دو دی دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔ جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا لنگی درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں۔ اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی۔ المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ قیمت عہ۸

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ بہ آسانی اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی، دلی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے۔ قیمت

حبوب بواسیر بادی - آبی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے لیے اکسیر ہیں۔

سرمہ منقی چشم اس سرمہ کے استعمال سے دھند - جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔

دوائی خارش ہر قسم اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش میں صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد ۱/۲

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات۔ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو تابع سنت حضرت سرور کائنات تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب تھی۔ خوان نعمت لا کر دیتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ ... دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی سے تائب ہوا۔ جن کی دعا سے دولت اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو حج کو گئے تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے شیعہ مجنون ہو گئے۔ جن کے ہاتھ پر ... ہندو سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات ... بڑی ... صفحہ کی کتاب۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ...

مفید و کار آمد کتابیں

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی ﴿ حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رح کی تصنیف۔ اس بے نظیر کتاب میں علامہ موصوف نے وہ کل وسائل و ذرائع نہایت بسط سے ارقام فرماتے ہیں جن کے ذریعہ ایک نادان پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلےٰ سے اعلےٰ منازل و مدارج تک پہنچ جاتا ہے۔ فاضل مصنف نے بادشاہ سے لیکر فوجوں۔ جرنیلوں۔ عالموں۔ صناعوں۔ زراعوں۔ غرض رعایا کے ہر طبقہ کے لوگوں کے فرائض و تعلقات پر بحث کر کے کیمسٹری و موسیقی پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے بعض بدیہہ دکھیا کے عجیب و غریب خواص۔ سحر و طلسم۔ عزائم کی حقیقت۔ روح کی ماہیت وغیرہ کی تشریح کرتے ہوئے آداب مجلس۔ تہذیب۔ نفوس۔ نفس ناطقہ۔ روح موت۔ حشر۔ احوال باطنی کی درستی۔ مدارج نبوت و سعادت۔ مجاہدات۔ زہد تقویٰ۔ حب و عشق۔ اسرار الٰہی وغیرہ کا مفصل بیان کیا ہے ۱۲ عہ

زبدۃ المرام (ترجمہ اردو) **عمدۃ الاحکام** یعنے صحیح بخاری اور مسلم کی ان احادیث کا مجموعہ جس پر کل ائمہ محدثین کا اتفاق ہے۔ دونوں صحیحین کی احادیث متفق علیہ در احکام طہارت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ بیع شراء۔ نکاح۔ طلاق۔ رضا۔ قصاص۔ حدود۔ قسموں۔ نذروں۔ فیصلوں قربانی۔ لباس۔ جہاد وغیرہ کا اردو ترجمہ قیمت ۸

مجربات سیوطی ﴿ قدوۃ الانام امام الہمام حضرت جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب **الرحمۃ فی الطب والحکمۃ** کا سلیس اردو ترجمہ جس میں مولانا نے مرد و عورت۔ لڑکے لڑکی۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان کے اندرونی۔ بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ [illegible]۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ علاوہ اس کے مختلف [illegible] تیار کرنے کی ترکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج [illegible] ہے قیمت ۱۲ عہ

ہیر رانجھا مع تذکرۃ الشعراء پنجاب

پہلا قصہ ہیر رانجھا کا ہے۔ جو اخلاقی۔ علمی اور مفید نصائح کے لحاظ سے اپنے رنگ میں ممتاز ہے۔ اور جس کے ساتھ پنجابی شعراء کا دلچسپ مبسوط تذکرہ دیا گیا ہے اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں ہیر رانجھا کی پیدائش و وفات۔ اور حسن و عشق کے تاریخی و تحقیقی حالات بزبان اردو درج ہیں۔ دوسرا حصہ پنجابی نظم میں سید وارث شاہ کی طرز پر ہے۔ جو جدید خیالات۔ زبان کی سلاست۔ اور مضامین کی پختگی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ تیسرے حصہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ پنجابی شاعری کی ابتدا کب اور کہاں ہوئی۔ اور اس وقت سے آج تک پنجابی شاعر کون کون۔ کہاں کہاں اور کس کس زمانہ میں ہوئے۔ ان کے حالات و دلچسپ واقعات۔ لکھائی چھپائی نفیس۔ کاغذ عمدہ سفید سائز کلاں۔ حجم قریباً [illegible] قیمت باجمعہ صرف ۱۰

منشی مولا بخش تاجر کتب امرتسر و لاہور کشمیری بازار لاہور سے منگواؤ

مومیائی

۲۴/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریانات یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۶ مع محصولڈاک وغیرہ علاوہ (بغیر ڈاک محصول علاوہ)

اقتباسات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب بنارس سے لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بنام ذیل بہت جلد روانہ فرما دیں۔ واقعی آپکی مومیائی از حد مفید ہے (۵ جنوری ۱۹۱۲ء)

جناب عبد الحق صاحب اکبر پور ضلع گیا سے رقمطراز ہیں جیسے دو چھٹانک مومیائی آپ سے ہم نے منگایا۔ اس کے نام۔ دونوں نے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست جناب قائم حسین صاحب کنسٹبل تھانہ ... کے نام سے روانہ فرما دیں۔ (۲۰ جنوری ۱۹۱۲ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

ALIGARH

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۱۸ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ		۱۰ روپے
روساؤ جاگیرداران سے	”	للعہ
عام خریداروں سے	”	۴ روپے
”	ششماہی	عہر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس		
”	ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
قحط میں سلطنت کے فرائض	۱
قادیانی مشن (باہمی اختلاف)	۳
اہلحدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ	۴
میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں	۴
بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید	۵
جوابات از غویدم حنفیہ کرام	۵
فتاوے دہلی	۷
جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار	۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۷	۹
سماع موتے	۱۰
مولود شریف کا ثبوت برنگ عجیب	۱۱
فتاوے	۱۲
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	(۱۵-۱۶)

قحط میں سلطنت کے فرائض

قدرت نے انسان کو طبعاً آزاد پیدا کیا ہے کوئی کسی کا ماتحت یا نوکر نہیں تاہم دنیا میں یہہ سب کچھ ہے کہ کوئی کسی کا نوکر ہے کوئی کسی کا ماتحت۔ کوئی حاکم ہے کوئی محکوم۔ کیوں؟ اسلئے کہ دنیا کا انتظام اس کے بغیر چل نہیں سکتا۔ سلطنت کے فرائض کیا ہیں اور کیا ہونے چاہئیں۔ اس کے جواب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سلطنت کو رعایا کے ساتھ کیا نسبت ہے دنیا میں ہر دو تعلق رکھنے والے آدمیوں میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ کوئی کسی کا بھائی ہے تو کوئی کسی کی بہن۔ کوئی کسی کا باپ ہے تو کوئی کسی کا بیٹا۔

بادشاہ اور رعیت کا بہت بڑا تعلق ہے مگر ان میں نسبت کیا ہے اور وہ نسبت کس نسبت سے مشابہ ہے۔

ہمارے خیال میں (ہمارے ہی میں نہیں کل علماء علم سیاست کے دستور العمل میں) یہ نسبت اُس نسبت کی طرح ہے جو والدین اور اولاد میں ہوتی ہے یعنی سلطنت اپنی رعایا کے لئے بمنزلہ والدین کے ہے اس لئے سلطنت کے فرائض وہی ہیں جو والدین کے ہیں۔

اسلامی علم سیاست (پالٹیکس) نے اس بات کو عملی طور پر دکھایا تھا۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔ کس طرح رعایا کے ساتھ آپ کا برتاؤ تھا اُس کا مجمل نقشہ مسدس ذیل میں ملتا ہے ؎

گلزار احمدی (یعنی معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت رعایتی ۸/ (ملیجر)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
ضعیفوں کا ملجا فقیروں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

آپکی تعلیم سے تیار شدہ خلفاء جو رعایا کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے اسکا ثبوت مندرجہ ذیل روایت سے ملتا ہے:۔

ہمارے مضمون کا عنوان عام برتاؤ نہیں بلکہ خاص "قحط" ہے جو آجکل محیط عام ہے سلطنت اسلامیہ میں گو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وارضاہ ہوئے ہیں مگر تکمیل اور وسعت سلطنت حضرت عمر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عمر کا زمانہ اور حضرت عمر کی سلطنت سیاست اور دیگر انتظامات اسلامی سلطنت کا نمونہ ہیں۔ آپ کے بعد جو خلیفہ ہوا۔ اگر وہ آپ کے نقش قدم پر چلا تو اچھا رہا آپ کے نقش قدم سے ہٹا تو گر گیا۔ حضرت عمر باوجود خلیفہ وقت ہونے کے ایک باقاعدہ سپہ سالار بلکہ جنگی سپاہی بھی تھے اس لئے لازمی ہے کہ آپکی سلطنت میں ان دونوں طاقتوں کا ظہور علیٰ وجہ الکمال نظر آئے!

ہمارے مضمون کا موضوع یعنی قحط بھی حضرت عمر کے زمانہ میں ہوچکا ہے جسکی بابت حضرت عمر نے ایسا انتظام کیا جس سے وہ نسبت پوری نمایاں ہوئی تھی جو ہمنے بتلائی ہے کہ بادشاہ اور رعیت میں والدین اور اولاد کی سی نسبت ہے۔ قحط کے زمانہ میں حضرت عمر بے تاب ہوگئے دن کا چین رات کی نیند گویا حرام تھی۔ انتظام قحط کے متعلق ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ ہندوستان کے مشہور ترین مصنف (مولانا شبلی مرحوم) کے الفاظ میں اس زمانہ کا حال بتلاتے ہیں:۔

"۱۸ھ میں جب عرب میں قحط پڑا تو عجیب و غریب سرگرمی ظاہر کی اول بیت المال کا تمام نقد و غلہ صرف کیا پھر تمام صوبہ کی افسروں کو لکھا کہ ہر جگہ سے غلہ روانہ کیا جائے چنانچہ حضرت ابو عبیدہ نے چار ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے بھیجے۔ عمرو بن العاص نے بحر قلزم کی راہ سے بیس جہاز روانہ کئے جنمیں سے ایک ایک میں تین تین ہزار اردب غلہ تھا حضرت عمر ان جہازوں کے ملاحظہ کیلئے خود بندرگاہ تک گئے جس کا نام جار تھا اور جو مدینہ منورہ سے تین منزل ہے بندرگاہ میں دو بڑے بڑے مکان بنوائے اور زید بن ثابت کو حکم دیا کہ قحط زدوں کا مفصل نقشہ بنائیں۔ چنانچہ بقید نام اور مقدار غلہ رجسٹر تیار ہوا ہر شخص کو چک تقسیم کیگئی جس کے باعث اس کو روزانہ غلہ ملتا تھا چک پر حضرت عمر کی مہر ثبت ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ ہر روز بیس اونٹ خود اپنے اہتمام سے ذبح کراتے تھے اور قحط زدوں کو کھانا پکوا کر کھلاتے تھے" (الفاروق حصہ ۲ صفحہ ۳۲)

اس ایک ہی واقعہ سے خلفاء اسلام کی سیاست اور رعایا نوازی کا ثبوت ملتا ہے۔

ہندوستان کے شاہان اسلام میں مذہبی خوبو کا آدمی کوئی ہوا ہے تو اورنگ زیب عالمگیر ہی اورنگ زیب کی نسبت جو کئی قسم کے الزامات لگا کر گئے ہیں ان کا جواب دینا ہمارا فرض نہیں اس فرض کو وہ لوگ پورا کریں یا کر چکے ہیں جنھوں نے اورنگ زیب کی سوانح عمریاں لکھی ہیں ہمیں اس موقع پر صرف یہ بتلانا ہے کہ اس کے زمانہ میں بھی قحط ہوا تھا تو قحط زدہ صوبہ میں دوسرے ملک سے اس نے غلہ منگا کر تقسیم کا انتظام کیا تھا جس سے خلق خدا موت سے بچ گئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل کا قحط سابقہ زمانوں کے قحطوں سے مختلف ہے۔ زمانہ سابق میں پیداوار نہ ہونے سے قحط ہوتا تھا اس میں یہ انتظام ہوسکتا تھا۔ اور جو بادشاہ ہمدرد رعایا ہوتے تھے وہ کرتے بھی تھے کہ دوسرے مقام سے غلہ لاکر تقسیم کراتے مگر آج کا قحط پیداوار نہ ہونے سے نہیں بلکہ بیرونی تجارت سے ہے اس لئے سلطنت کے فرض کی حیثیت ذرا بدل جاتی ہے گو اصولاً دونوں زمانوں کی حکومت کا فرض ایک ہی ہے کہ رعایا کی حفاظت کی جائے مگر آج کل جس وجہ سے قحط ہے اس کی بندش میں سلطنت کو بہت سی دقتیں ہیں قحط میں عموماً بھاؤ کا آثار چڑھاؤ ہوتا ہے جس کو لوگ گھبرا کر بسا اوقات سلطنت سے یہ درخواست بھی کیا کرتے ہیں کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ آج کل بھی لوگوں کی یہ آواز بہت دفعہ سننے میں آتی ہے کہ سرکار خاموش ہے اگر ایک نرخ مقرر کر دے تو آئے دن کی کمی بیشی سے تکلیف نہو ایک دفعہ قحط میں صحابہ کرام نے بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ درخواست کی کہ حضرت ہمارے لئے بھاؤ مقرر فرما دیجئے سعر لنا یا رسول اللہ فقال ان اللہ ھو المسعر (ترمذی) حضور نے فرمایا بھاؤ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اس حدیث میں ایک قدرتی اصول کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ تجارتی طریق سے جو بھاؤ کم و بیش ہو وہ کسی کے بس بات نہیں۔ نہ اسے کوئی حاکم بدل سکتا ہے نہ کوئی بادشاہ روک سکتا ہے۔ اس لئے بھاؤ کا مقرر کرنا سلطنت کے فرائض میں نہیں۔ لیکن آج کل جو بھاؤ چڑھتا ہے صرف تجارتی اصول سے نہیں چڑھتا بلکہ دوکانداروں کی ایک قسم کی چال سے چڑھتا ہے جس کو قماربازی سے تشبیہ نہ بھی چالبازی تو ضرور کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ بغیر بیرونی یا اندرونی مانگ کے خود بخود مانگ پیدا کر لیتے ہیں۔ ایک مکان میں لاکھ من غلہ جمع ہے ایک دوکاندار نے کسی خاص نرخ پر خرید لیا۔ وزن اور قبضہ نہیں کیا۔ غلہ اسی مکان میں ہے اسی طرح محفوظ ہے اس نے دوسرے کے پاس معمولی نفع سے بیچدیا۔ دوسرے خریدار نے تیسرے کے پاس۔ چوتھے نے پانچویں کے پاس۔ علیٰ ہذا القیاس سب سے اخیر والا وزن کرکے اپنے نرخ سے حساب کاٹ دیتا ہے اسی وزن کو پیچھے والے معتبر سمجھ لیتے ہیں۔ اس صورت میں ان کے مجموعہ منافع سے مال گراں ہو جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کی سوداگری بھی اس

تی اصول کے ماتحت ہے جس کو سلطنت
ی روک سکتی ؟ (ہرگز نہیں)
اس کے بعد سوال ہوتا ہے کہ اس قسم کی تجارت
کیونکر بند کیا جائے۔ اور کیا قانون بنایا جاکر
یہ خرابیاں بند ہوں۔ اس کے متعلق بھی ہمارے
اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عجیب انتظام
دکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہہ
نظم اس خدا کے علم سے بولتا تھا جس کو تمام
ک کے نشیب و فراز کا علم ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔ حضور نے فرمایا

ل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتے یستوفیہ او یکتالہ (بخاری و مسلم)	جو کوئی غلہ خریدے وہ دوسرے کے پاس فروخت نہ کرے جبتک اس کو وزن کرکے پورا نہ کرلے

اس حدیث میں اس قسم کی تجارت کو بند کردیا
ں کے باعث آج کل گرانی پر گرانی بڑھتی جاتی
کیونکہ ہزار دو ہزار من غلہ کے کھاتے کو وزن
کے بیچنا کوئی ایسا کام نہیں جو منٹوں میں
جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ پڑے پڑے غلہ پر قیمت
ھیگی نہ گرانی ہوگی۔
ں موسمی گرانی جو کسی طرح نہیں رک سکتی۔
کے لئے بھاؤ مقرر کرنا یا کرنے کی درخواست
اصول سلطنت بلکہ قانون قدرت کے بھی
ت ہے۔

رسرت | جیسے تحریر ہوا ہے ہمارے طرف
گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے
ہر کا بھاؤ مقرر کردے۔ میں نے اپنے احباب
یہ سن کر اپنے ملنے والوں سے کہدیا تھا دیکھے
خواست منظور ہوتی ہے یا رسول خدا کی حدیث
ثابت ہوتی ہے جو در اصل ایک قدرتی قانون
ظہار ہے باوجودیکہ گورنمنٹ کو اس حدیث
علم ہے نہ وہ اس کی پابند ہے مگر ہوا وہی
ں حدیث کا مضمون تھا کہ گورنمنٹ نے
ن بھاؤ کو منظور نہ کیا کیونکہ یہ اُس کی قدرت

میں نہ تھا اس لئے ایسا نہ کرنے سے گورنمنٹ پر کوئی الزام بھی نہیں آسکتا۔ ہاں گورنمنٹ کے اختیار میں وہ کام بیشک ہے اور وہ کر بھی سکتی ہے جو حضرت عمر نے کیا اور کرکے دکھایا لیکن آج اُس کام کی نوعیت بھی بدل گئی ہے کیونکہ قحط کی وجہ عدم پیداوار نہیں بلکہ بیرونی تجارت ہے۔ اس لئے جب تک بیرونی تجارت کو محدود نہ کیا جائیگا قحط دور نہ ہوگا۔

ہم یہ نہیں کہتے نہ کوئی پولیٹکل ایکانمی (اقتصادیات) کا جاننے والا کہہ سکتا ہے کہ غلہ کی بیرونی تجارت بالکل بند کردی جائے کیونکہ اس سے ملک کو فراواں ترقی ہے زائد از ضرورت چیز یہاں رہ کر کوئی فائدہ نہیں دے سکتی فائدہ اسی میں ہے کہ اُسکا معاوضہ ملک میں آوے مگر اُسی حد تک کہ یہاں قحط نمودار نہو کیونکہ قدرت نے ہمارے ملک کے غلہ کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم سے جو بڑھے اتنا بڑھے کہ اُس کے بڑھنے سے ہمکو تکلیف نہو۔ وہ باہر جائے تو حرج نہیں۔

پس موجودہ قحط میں گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اپنی غریب رعایا کو تو امداد دے کر بچائے اور عام ملک کو برآمد غلہ سے روکنے سے محفوظ کرے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ کو ہم سے زیادہ اس امر میں خیال بلکہ فکر ہوگی اس لئے ہم اس شعر پر مضمون کو ختم کرتے ہیں ؎

حافظا وظیفۂ تو دعا گفتن ست و بس
دربند آں مباش کہ نشنید یا شنید

قادیانی مشن

باہمی اختلاف

خدا کی شان جو گروہ دنیا کے اختلافات مٹانے کا مدعی تھا خود اُس میں اس قدر اختلاف ہے کہ ملاپ مشکل بلکہ مشکل ترین ہو رہا ہے۔

قاعدہ کلیہ ہے کہ مسائل کے اختلاف سے ذاتیات کا جھگڑا پیدا ہوجایا کرتا ہے اور ذاتیات سے افترایات اور الزامات کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔ افسوس یہ فرقہ بھی جس نے ابھی ابھی ایک بڑے ریفارمر بڑے بڑے کاموں کے مدعی کی صحبت پائی تھی اس عام حالت سے نہ بچ سکا مسائل کا اختلاف ہوا مسائل سے ذاتیات تک پہنچے آخر یہاں تک آئے کہ ایک فریق دوسرے کو جھوٹا قرار دیکر لعنت کرتا ہے۔

آج کل ایک بڑا اہم ذاتیات کا جھگڑا اُن میں یہ پیش ہے۔ لاہوری پارٹی نے مشہور کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ پنجاب میں درخواست دی اور ایک وفد بھیجا کہ مجھکو خلیفۃ المسلمین منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کا بہت سا کام کردوں گورنمنٹ نے معقول جواب دیا کہ سرکار کسی بھی کام میں دخیل نہیں ہوسکتی۔

قادیانی پارٹی اس سے منکر ہے کہ ہمنے یہہ درخواست پیش نہیں کی۔ لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح ۱۱ فروری میں اس الزام کو چند جرحی سوالات کے ضمن میں ثابت کرنے کی کوشش کی جنکا جواب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے ایک اشتہار کے ذریعہ دیا کہ یہہ الزام مجھپر کسی طرح نہیں لگ سکتا۔ میں نے اگر کسی حاکم کے ملنے کو اپنے خاص آدمیوں کا وفد بھیجا تو اسکی نظیر میں مسیح موعود (مرزا صاحب) کا فعل موجود ہے۔ انہوں نے بھی فلاں وقت ایسا کیا تھا بلکہ فنانشل کمشنر سے خود ملنے گئے تھے میں نے اگر کوئی خط لکھا تو اُس کا ثبوت بھی مرزا صاحب کے فعل سے ملتا ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب کے خطوط لکھنے والے اور اس قسم کے سب کام کرنے والے یہی صاحب تھے جو آج میرے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں وغیرہ۔

ہمارے خیال میں قادیانی پارٹی کی طرف سے ان الزامات کی تردید کافی ہوچکی ہے۔ بیشک مرزا صاحب کے اقوال و افعال کی پابندی میں قادیانی پارٹی حق پر ہے خاص اسی امر میں نہیں

(۲۸۵)

بلکہ جیسا ہم بارہا لکھ چکے ہیں عموماً ہر ایک معاملہ میں بلحاظ پابندی اقوال وافعال مرزا خلف مرزا حق پر ہے - یہ دوسری بات ہے کہ بلحاظ تعلیم قرآن وحدیث حق پر نہ ہوں اور غالباً اس کی اُن کو پرواہ بھی نہیں۔

مصالحت کی صورت گو ہمکو بعض مرزائیوں نے بتلایا ہے کہ مصالحت مشکل بلکہ محال ہے۔ تاہم اس شدت مخاصمت میں کمی کرانے کیلئے جو تجویز ہمنے پیش کی تھی ہمیں افسوس ہے دونوں پارٹیوں میں سے کسی پارٹی نے اُسپر توجہ نہیں کی ہم نے لکھا تھا کہ قانون قدرت ہے جب مشترک دشمن سامنے آجائے تو باہمی مخالفت اُٹھ جاتی یا کم ہوجاتی ہے جس کی مثال آج کل کی جنگ میں بھی ملتی ہے - پس ان دونوں پارٹیوں کی مخالفت کو جو مخاصمت تک پہنچ چکی ہے مٹانے یا کم سے کم کم کرنے کا طریقہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ

ہمارا چیلنج مناظرہ منظور کریں اور دونوں ملکر ہمارے سامنے آویں - اُن میں تو اس بات کا جھگڑا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے مگر اس بات پر دونوں کا اتفاق ہے کہ اپنے دعوے مسیحائی میں سچے تھے - ہم کہتے ہیں سرے سے وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے اس لئے پہلے ہم سے نمٹیں نہ کہ آپس میں کٹ مریں -

کیا ممکن ہے؟ کہ ہمارا چیلنج مناظرہ قبول کرکے لاہور میں میدان مباحثہ قائم کریں - مگر یہ شرط ضروری ہے کہ دونوں فریق جمع ہوں تاکہ ہماری غرض (دونوں میں مصالحت) بھی حاصل ہوسکے - کیا ایسا کرنے کا اُن کو حوصلہ ہوگا؟ لاہور اور لودہانہ سے آواز آتی ہے کہ نہیں آئندہ اللہ اعلم لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امراً

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کی نبوت اور مسیحیت توڑنے کا حربہ جو اب آئینہ حق نما قیمت ۵ر (مینیجر)

اہلحدیث کانفرنس کا

چوتھا سالانہ جلسہ

اس کے متعلق بارہا لکھا گیا ہے کہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو بروز ہفتہ - اتوار - پیر ہوگا - بعض احباب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ مثل سابق پروگرام پہلے کیوں شائع نہیں کیا - اس کا جواب یہ ہے کہ جو کچھ کیا گیا سوچ سمجھکر کیا گیا - وجہ زبانی جلسہ ہی میں تبلائی جائیگی۔

رپورٹ میں التواء ہاں ایک بات ضروری قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ تاحال شائع نہیں ہوئی جس کی بابت احباب کا تقاضا ہے اور خاکسار کو ندامت - مگر اس کی وجہ یہہ پیش آئی ہے کہ پہلے پہلے تو جنگ کی مشغولی سے یہ خیال رہا کہ ایسے وقت پر رپورٹ شائع ہو کہ آئندہ جلسے کے لئے یاددہانی کا کام دے اس کے بعد جب وقت قریب آیا تو یہ خیال ہوا کہ ہماری سال کی ابتدا ربیع الثانی سے ہے جو نہ قمری ہے نہ شمسی بہتر ہے کہ سال کی ابتدا ایسے مہینے سے ہونی چاہیئے جو مشہور ہو اس لئے مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ ابتدا سال محرم سے ہو لہذا ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ تک کا حساب سارا اُس رپورٹ میں درج ہوگا جو عنقریب نکلیگی انشاء اللہ۔

تاریخ اہلحدیث جو احباب تاریخ اہلحدیث کی بابت استفسار کرتے ہیں انکو واضح ہو کہ جناب مولوی ابراہیم صاحب مصنف نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ جلسہ میں مسودہ پیش کرینگے اُن کو خود خیال ہے چونکہ گھر میں اُن کو بوجہ خانگی مشاغل کے عدیم الفرصتی رہتی تھی اسلئے چند روز دفتر اہلحدیث امرتسر میں مقیم رہکر تکمیل میں مشغول رہے امید ہے جلسہ تک فراغت پالینگے احباب تقاضا کنندگان بھی بغرض دریافت تیار ہوکر آویں اور اپنا تقاضا بھول لیں نہیں۔

میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں

از مولوی محمد ذکریا خان میرٹھی

ملتمس خدمت عالیہ ہوں کہ میری آواز علماء اہلحدیث خصوصاً مولانا عبدالعزیز صا[حب] محدث رحیم آبادی ومولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری ومولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنا[رسی] ومولوی عبدالحمید صاحب حیدرآبادی وفا[تح] شیر زمان امرتسری ومولانا سیالکوٹی تک پہنچا[ئے] کہ فدوی کے والد بزرگوار بہت پرانے اہلحد[یث] میں سے ہیں آپکی بدولت اس قریہ میں توحید نمودار ہوئی بہت سی سنتوں کا رواج ہوا - خا[ص] امی عالم تھے مگر واللہ اعلم بالصواب کیا وجہ ہو[ئی] ساٹھ برس کی عمر کے بعد حدیث سے منکر ہوگئے اُن کی یہ حالت دیکھکر جب جاجانے اور سننے وا[لے] رنج وملال ہوتا ہے تو مجھ نالائق بیٹے کو کیوں آہ وزاری وحسرت آرہی ہوگی - آہ! اگر آج دو سال بیشتر والد صاحب مولوی حمید اللہ صاحب مرحوم کے ہمرکاب ہوجاتے اور جیسے کہ اُن ک[ے] اہلحدیث ہوئے تھے اور مولانا مدینہ طیبہ میں مد[فون] ہیں تو والد صاحب اسی گاؤں میں مدفون تو اگرچہ کچھ تام کو رنج ہوتا لیکن ساتھ ہی یہ مسر[ت] ہوتی کہ خاتمہ صراط مستقیم پر ہوا - اے علماء اور اے بزرگان ذی شان اس فدوی کے حا[ل] ہوکر اس فریاد کو پہنچو اور اپنے اپنے تقریر[وں] اگولہ سے اُن کے انکار بالحدیث کے قلعے کو گرا[ؤ] یہ کام علماء کا ہے اس میں سکوت خیال خام

ایڈیٹر - سب سے آسان صورت یہ کہ علیگڈھ میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے موقع پر اُن کو لے آویں کسی صاحب کے سپرد کی جاوینگے نتیجہ اچھا ہوگا - انشاء اللہ۔

حدیث نبوی - منکرین حدیث کا جواب - ۲ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

قیمت ۲ر (مینیجر)

بقیہ تواریخ وجغرافیۂ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

آتش لکھنوی کی شاعری جغرافیہ کے باب میں

آج کل دنیا میں یہ عام رواج ہوگیا ہے کہ آریہ شاعر پرانے لفظوں کا استعمال کرتے ہیں اور اول معنے نئے لگالیتے ہیں - چنانچہ پنڈت دیانند نے ایسا کیا کہ ویدوں کے لفظ چرا لیئے اور اُن کے معنے ازخود تجویز کیئے اور وہ بھی ایسے کہ سوائے اُن کے کسی دوسرے کو یاد نہوں اور نہ لگاسکے اور اُن کے ایسا کرنے سے ریل تار پل وغیرہ چیزیں کہ اس وقت ظہور پذیر ہوئی ہیں - اور سابق میں اُن کا وجود نہ تھا سب ویدوں کے اندر نظر آنے لگیں اور شروع دنیا کی معلوم ہونے لگیں وید کہ ایک سیدھے سادے خیالات کا نہایت پرانا مجموعہ تھا ان کی برکت سے حال کی کتاب یورپی فلاسفری کا دفتر معلوم ہونے لگا - اور مشرقی کتاب مغربی علوم وفنون کا ذخیرہ نکل آئی - اور پنڈت صاحب کے مقلد (اَنالوور) اصلی چالاکی کو توفہم میں نہ لاسکے کہ مغربی خیالات مشرقی شاعروں کے وجود سے کیسے مشہود ہوسکتے تھے اور یہ جو ظہور پذیر ہوئے ہیں یہ ویدوں کا لفظی ترجمہ نہیں پنڈت صاحب کی اپنی کارروائی ہے الٹے یہ دعوے کر بیٹھے کہ وید ہی تمام علوم وفنون کا چشمہ اور جملہ ایجادوں کا مخزن ہیں - امریکہ اور یورپ اور جرمن کے نئے نئے موجدوں نے جو کچھ نکالا ہے سب ویدوں سے لیا ہے حالانکہ ان بیچاروں نے ویدوں کی صورت بھی نہیں دیکھی - سنسکرت زبان سے بھی آشنا نہیں اور اُن کے مقلدوں سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا دیانند جی سے پیشتر سنسکرتی فاضل اور راجے مہاراجے دولتمند گزرے ہیں یا نہیں - اگر گزرے ہیں تو اُنہوں نے بھی پنڈت دیانند والے معنے ضرور ہی کیئے ہونگے - براہ عنایت کسی قدیم پستک سے مسلسل نکال کر دکھا دیجئے تاکہ آپ کے اور صحیح سمجھے جائیں اور کلکتہ سے لیکر ایران تک اور چین سے لیکر لنکا تک ہندوستان کی زمین پڑی ہے اور وید والوں کی سلطنت انہی حدود میں محدود تھی اُنہوں نے یقیناً ویدوں کی تعلیم موافق پل باندھے تار پھیلائے - کلوں کے کارخانے چلائے - ریل کے گھوڑے دوڑائے ہونگے - اُنکا بچا کچھا گلا سڑا کسی انجن کا ٹکڑا پل کی دھجی تار کا ستون یا کوئی باقی ماندہ جز وہی نکالکر دکھا دیجئے جس سے آپ کا کلام سچا سمجھا جاوے اور اس مضمون کی تصدیق ہو کہ تمام ایجادیں ویدوں سے نکلی ہیں جب ایک پرزے تک نہیں دکھا سکتے - تو صاف واضح ہے کہ یہ سب چیزیں ہندوستان میں پیدا ہی نہیں ہوئیں - اور جیسے کہ ہندوستان کی سرزمین مذکورہ بالا ایجادوں کے وجود سے خالی ہے - ویسے ہی ویدوں کے الفاظ بھی دیانندی معنوں اور ریل تار وغیرہ کے مضمونوں سے خالی ہیں - یہ آریہ شاعروں کی ایجاد ہے اور بس ؁

(باقی باقی)

جوابات از خویدم حنفیہ کرام

یعنی مولوی خیرالدین احمد صاحب حنفی از سرضلع حصار

۲۲ جنوری ۱۵ء کے پرچہ میں بسرخی ذیل "علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" پندرہ سوالات شائع ہوئے ہیں - لیکن میں حیران ہوں کہ حنفیہ کرام سے ان سوالات کو کیا علاقہ - حنفیہ کرام کے فرشتوں کو بھی ان سوالات سے بہ حیثیت تشریحی لگاؤ تک نہیں - پھر نہیں معلوم حنفیہ ان سوالات کے مخاطب کیوں بنائے گئے -

ہاں اگر سرخی کے الفاظ اس طرح ہوتے کہ (پیر پرستوں اور قبر پرستوں سے سوالات) یا (متحنفیہ سے سوالات) یا اسی قسم کے اور اسی سے مرادف وہم معنی لفظ لکھے جاتے تو مناسب تھا - فاضل ایڈیٹر کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ ایسے عنوانات اور سرخیاں سے حنفیہ کرام کثرہم اللہ تعالے کو بدنام ہونے کا موقع نہ دیا کریں - اور ہوسکتا ہے کہ حنفیہ بجیم معجمہ ہو اور بجائے حنفی ہو یا غلطی کاتب ہو اور کرام بمعنے عظام فی الاثم ہو اور مراد اس سے متحنفین اور قبر پرست ہی ہوں کیونکہ قبر پرستی سے بڑھکر شاید ہی کوئی گناہ ہوگا کہ شرک جلی ہے - مگرچونکہ ناظرین وسامعین کے ذہنوں میں حنفیہ کیطرف سے غلط فہمی کا اندیشہ ہے اس لئے حنفیہ کرام کی طرف سے جوابات حسب ذیل معروض ہیں :-

(۱) مدینہ طیبہ میں سالانہ یا ششماہانہ تین دفعہ غسل ہوتا ہو یا سات دفعہ رجبی ہوتی ہو یا مواجی تولدی ہوتی ہو یا وفاتی محض خلاف شریعت اور شعبہ پرستی ہے - ہر مسلمان کو خصوص حنفیہ کرام کو اس قسم کے اعمال وعقائد سے پرہیز کرنا ضروری ہے قرآن مجید میں ایسے عاملوں ومعتقدوں کی نسبت صاف ارشاد ہے :-

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ط

حق تعالے فرماتا ہے کہ اگر متحنفین (اہل بدعت) کو اپنے اعمال بدعیہ اور من گھڑت شریعت پر ناز ہو اور بزعم خود ایسے اعمال وعقائد کو حسنہ اور ذریعہ نجات سمجھ رہے ہوں تو اس باب میں اے نبی آپ (اُن سے) کہیئے کہ کیا ہم تمکو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال (ارکانی ومالی وجنانی) کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں - یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کری کرائی محنت (جو اعمال حسنہ سمجھکر کی تھی آخرت میں) سب گئی گزری ہوگی (اور وہ بوجہ اپنی جہالت اور نفسانی خواہشات کے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں - آگے ان متحنفین کا مصداق اور اہل بدعت کا ما صدق علیہ

ایسے عنوان سے بتلاتے ہیں جس سے اُن کی محنت ضائع ہونے کا سبب اور وجہ معلوم ہوتی ہے اور اس حبط اعمال کی تصریح بھی بطور تفریح کے فرماتے ہیں۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا (اور قیامت کے دن کا) انکار کر رہے ہیں سو اس لئے اُن کے سارے وہ نیک کام (جن کو نیک سمجھ رہے ہیں) غارت گئے تو قیامت کے روز ہم اُن کے اُن نیک اعمال کا ذرا بھی وزن قائم نہ کرینگے۔ بلکہ اُن کی سزا وہی ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی (یعنی دوزخ۔ اس سبب سے کہ اُنہوں نے اپنی من گھڑت شریعت قائم کر کر الٰہی شریعت میں اپنے خیالی مسائل ملا کر کفر کیا تھا اور اُسی کفر کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا چنانچہ زمانہ حال کی مبتدعین میں بوقت گفتگو یا اُن میلوں عرسگاہوں کے موقعوں پر یہ امر بخوبی پایا جاتا ہے کہ جہاں آیت حدیث کا نام آیا اور اُن کے تن بدن میں آگ لگی اور جہاں ملفوظات اور بزرگوں کے جھوٹے قصوں اور کہانیوں کا وعظ شروع ہوا ان کے مُونہوں سے واہ واعش عش کے نعرے بلند ہوئے انا للّٰہ۔

ان من کے پجاریوں کی بابت بہت سی آیات و احادیث و اقوال صوفیہ کرام و فقہاء عظام بلکہ ائمہ اربعہ وارد ہیں جن کے ذکر میں طول ہے غرض ایسے اعمال کی شریعت محمدیہ میں کوئی اصل نہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے بدعتیوں کے سایہ سے بھی بچا کرتے تھے اعاذ نا اللہ منہا۔

(۲) جس کام کو شریعت نے ثواب نہیں بتلایا اُس کو شریعت کا کام سمجھکر اور اُس میں ثواب جانکر کرنے والا بدعتی اور گمراہ ہے۔ اور یہ کام بدعت و ضلالت اور ایسے ہی کاموں کے رد کرنے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ کی آگ ہے)

(۳) مدینہ کے رہنے والے کوئی کام خلاف شریعت کریں تو ہمکو اُن کا اتباع جائز نہیں اور نہ اُنکے اتباع کا اللہ رسول نے حکم فرمایا ہے اور نہ ہی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں بتلایا ہے کہ مدینہ والے چاہے خلاف شریعت ہی کچھ کریں تم اُن کی پیروی کرنا شریعت کے مقابلہ میں کسی کے قول و فعل کو ماننا

(۴) قبر کو پختہ بنوانا یا اُسپر روشنی کرنا شریعت محمدیہ میں ناجائز ہے اور تمام فقہاء حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ نے اس کو منع لکھا ہے اور ایسا کرنا چاروں مذاہب کے خلاف ہے بلکہ اُن کی دشمنی اور ناراضگی کا سبب ہے۔

(۵) میلاد میں قیام کرنا اور خاص موقع پر کھڑا ہونا نہ واجب ہے نہ فرض۔ نہ جائز۔ بلکہ بدعت و گمراہی ہے اور بوجہ عقیدہ حاضری روح مقدس شرک ہے اور گناہ کبیرہ سے کسی حال خالی نہیں۔

(۶) پہلے پہل شیخ عمر ابن محمد نے ۶۰۴ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں نکالا اور شروع اس بڑے کام کی اُس سے ہوئی پھر چند نام کے مولویوں دنیا کے طالبوں اور چند امیروں بدعت دوست نے اُس شخص مذکور کا اقتدا کیا اور اس بدعت کو بڑا رواج دیا۔ اور سب میں بڑا ان امیروں مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابوسعید کوکری تھا جیسا کہ کہا امام احمد بن محمد بن البصری مالکی نے کتاب قول معتمد میں وهو قد اتفق علماء المذاهب الاربعة على ذم العمل به ممن يذمه العلامة معز الدين حسن خوارزمي قال في تاريخه ان صاحب اربل الملك المظفر ابوسعيد الكوكري كان ملكا مسرفا يامر علماء زمانه ان يعملوا باستنباطهم واجتهادهم وان لا يتبعوا المذهب غيرهم

ترجمہ:۔ اور باوجود اس کے چاروں مذہبوں کے عالموں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہ عمل مولود کا بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ اُن علماء کے ایک بہت بڑے عالم علامۂ زمان معز الدین حسن خوارزمی ہیں۔ وہ اپنی کتاب تاریخ میں فرماتے ہیں کہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابوسعید کوکری ایک بادشاہ مسرف حد سے گزر نے والا فضول خرچ تھا۔ اپنے وقت کے علماء کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نکرو پس یہاں تک اُس کا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالموں کا اور ایک جماعت فاضلوں کی اس طرف متوجہ ہوگئی اور یہ بادشاہ مجلس میلاد ربیع الاوّل کے مہینے میں کرتا تھا اور اوّل اسی بادشاہ نے بادشاہوں میں سے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا۔ اور کہا امام ابوالحسن علی بن الفضل مالکی نے اپنی کتاب جامع المسائل میں کہ عمل مولود کا نہیں منقول ہے سلف صالحین میں سے بلکہ بعد قرون ثلاثہ کے بڑے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے۔ اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہے اُس میں ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے کیونکہ ہمکو اگلے لوگوں کا اتباع کافی وافی ہے پس کیا حاجت ہے ہمکو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اسپر عمل کرنے کی؟ (فتاوے میلاد ص۱۵)

عاملین مولود وغیرہ بدعات حنفی مقلد نہیں ہیں یہ لوگ چاروں اماموں میں سے کسی کے مقلد نہیں بلکہ مخالف ہیں اماموں کے اور دشمنی کرتے ہیں اُن سے اور درپردہ مدعی ہیں اُن کی مقابلہ اور برابری کے۔ اور زبان حال سے کہتے ہیں کہ ہم تمام مجتہدوں سے قیاس و اجتہاد و اعز علم و عمل میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی انصاف اور حق پرستی ہو تو ان کے لاجواب کرنے کے لئے کافی ہے فیصلہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی دربارہ میلاد مروجہ فرماتے ہیں:۔

در بنظر انصاف ببیند کہ اگر فرضاً حضرت ایشان دریں زمان در دنیا زندہ مے بودند و ایں مجلس و اجتماع منعقد مے شد آیا بایں امر راضی مے شدند

ن اجتماع راے پسندیدند یانہ - لیکن فقیر
نست کہ ہرگز ایں معنے را تجویز نے فرمودند بلکہ
کار مے نمودند - مقصود فقیر اعلام بود قبول
ندیا نہ کنند" (مکتوب ص ۲۷)

یعنی اگر نظر انصاف سے دیکھیں کہ اگر فرضاً
حضرت نبی علیہ السلام اس زمانہ میں دنیا میں زندہ
ہوتے اور اس مجلس اور اجتماع کو کہ منعقد ہوتا
ہے دیکھتے آیا آپ اس امر سے رضی ہوتے اور
اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ -

اور یقین فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا تو
ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار
کرتے اور برا سمجھتے - مقصود فقیر یعنی حضرت
مجدد الف ثانی کا اس لکھنے سے پہنچانا اور جتلانا
حکم کا ہے آگے چاہے قبول کر دیا نہ کرو - پس
اے بھائی دل میں اس حکم کو جگہ دے اور قبول
کر لے اس کو - اور چھوڑ دے تمام بدعات مروجہ
کو اور ہو جا تو پکا حنفی اور سچا مسلمان ورنہ ڈر تو
اُس قیامت کے سے کہ جس دن حاضر کیا جاویگا
سامنے محمد رسول اللہ اور امام اعظم کے - پس
کیا جواب دیگا تو اپنی بدعات مخترعہ کا -

(۹) میلاد مروجہ کو امام ابو حنیفہ کیا کسی امام نے
بھی نہ جائز بتلایا ہے اور نہ واجب نہ فرض -
کیونکہ اُن کے زمانہ میں اس کا نام نشان بھی
نہ تھا کہ اس کو جائز بتلاتے

(۱۰) امام ابو حنیفہ نے تو میلاد مروجہ کو جائز نہیں
بتلایا لوگ خواہ مخواہ محض ہٹ دھرمی اور دھینگا
دھانگی سے جائز کرتے ہیں ورنہ کوئی دلیل
شرعی اُن کے پاس اس کے ثبوت و جواز کی نہیں
ان ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں -

(۱۱) اہل میلاد کی انعقاد مجلس میلاد میں مختلف
اغراض ہیں بعض بغرض ناموری بعض رواجی
طور پر اور بعض بہ نیت شماتت بر اہل حق
اور اس قسم کا وجود اکثر ہے لیکن ثواب کی نیت
کسی کی نہیں ہوتی الا ما شاء اللہ -

(۱۲) میلاد مروجہ کا جواز کسی فقہی اور حدیثی روایت
سے ثابت نہیں اور یہ اُن امور محدثات سے ہے
جن کے حق میں آں حضرت علیہ السلام نے فرمایا -
وشر الامور محدثاتها یعنی سب کاموں سے
بڑھکر برے کام وہ ہیں جن کو اپنی طرف سے گھڑ کر
شریعت میں داخل کیا جاوے -

(۱۱) جب میلاد مروجہ محدثات سے ہے تو اس کے
بدعت و ضلالت ہونے میں کیا شک رہا -

(۱۲) میلاد میں قیام اکثر اسی نیت سے کرتے ہیں کہ
اُس وقت روح نبوی تشریف فرما ہوتی ہے نعوذ
باللہ من هذہ العقائد الفاسدة پس یہ قیام
شرک ہوا -

(۱۳) جب روح نبوی اہل حق کے نزدیک وقت قیام
حاضر ہی نہیں ہوتی بلکہ ایسا اعتقاد کرنا ہی شرک
ہے تو پھر ایک دن میں متعدد مجالس میں کیسے حاضر
ہوگی -

(۱۴) ایک چیز کا بعینہ دو یا چند جگہ حاضر ہونا محال
عقلی و ممتنع شرعی ہے تو روح نبوی کی نسبت ایسا
خیال خلاف عقل و شرع ہے اس سے توبہ کرنی
چاہیئے -

(۱۵) میلاد میں قیام ہی سرے سے بے سود ہے
خواہ حاضری کا اعتقاد رکھا جاوے یا نہ - اور
معتقدین حاضری کے نزدیک تو جبکہ عقلاً اور
شرعاً کسی طرح روح حاضر نہیں ہوسکتی بالکل ہی
قیام بے سود بلکہ شرک ہونا چاہیئے واللہ اعلم -

جوابات بالا بوجہ عجلت و دیگر موانع زیادہ
دلیلیں قائم نہیں کی گئیں - اگر کسی صاحب کو
کسی جواب کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہو تو اطلاع
دیں انشاء اللہ دلائل قاطعہ سے جواب دیا جائیگا

فتاویٰ دہلی

مندرجہ ذیل سوال مدرسہ دار الہدیٰ
دہلی کشن گنج میں آئے تھے مگر سائلوں کے
پتے نہیں لکھے تھے اس لئے بذریعہ اخبار
شائع کئے جاتے ہیں اور اعلان کیا جاتا ہے
کہ جو صاحب مدرسہ مذکور میں سوال
بھیجیں وہ اخراجات کے لئے ہر کوٹکٹ
ساتھ بھیجا کریں (قمر الحق سہسوانی ناظم
صیغہ افتا مدرسہ دار الہدیٰ کشن گنج دہلی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس
مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے
شادی کی لیکن اسی وقت راستہ ہی میں سوالیس
کردیا اور ہم بستری کی نوبت نہیں آئی - اب اسی
عورت کو اٹھارہ برس گھر بیٹھے ہوئے گزر گئے -
اس مرد نے نان و نفقہ کچھ بھی نہیں دیا - ایکمرتبہ
وہ عورت اپنے خاوند کے پاس بھی گئی - لیکن
اس کا خاوند چھپ گیا اور اس کے پاس تک نہ آیا
اور چند عورتوں نے کہا خاوند سے کہ اس کو بلالو -
لیکن اس نے کہا کہ میرا اس کا کچھ واسطہ نہیں -

الجواب

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ حق تعالےٰ نے
مرد کے ذمہ ادائے حقوق نان و نفقہ وغیرہ ضروری
قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا فَامْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ یعنی خاوند کو عورت کے
ساتھ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور عمل میں
لانا چاہیئے - ان دو باتوں کے سوا تیسری بات
کا شریعت میں وجود و پتہ نشان نہیں پایا جاتا -
یا تو ادائے حقوق کے ساتھ نکاح میں رکھنا یا
طلاق دیکر حسب قانون شرع جدا کرنا تیسری
صورت یعنی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق کسی طرح
جائز نہیں - اس کو بطور قضیہ منفصلہ حقیقیہ
کے سمجھنا چاہیئے - اس کے دو جز یعنی ادائے
حقوق و طلاق نہ شرعاً دونوں مجتمع ہوسکتے ہیں
اور نہ مرتفع ہوسکتے ہیں بلکہ دونوں میں سے ایک
کا پایا جانا ضروری ہے اور صورت مسئولہ میں
دونوں صورتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی
نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق - ایسی حالت میں
سوا اس کے کہ عورت ضرر و نقصان میں مبتلا
ہو اور اس کی زندگی خراب ہو اور کیا نتیجہ ہوسکتا
ہے - یہ امر بھی ظاہر ہے کہ عورت سے ضرر دور

ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تضاروھن وقال اللہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ اور ضرر دور کرنے کی صورت سوا اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتی کہ اس مرد ظالم کو فہمائش و تنبیہ کی جاوے اور طلاق مانگی جاوے۔ اگر طلاق نہ دے تو مشورہ و پنچایت کر کے نکاح فسخ کیا جاوے اور کسی مرد صالح سے اس کا نکاح کر دیا جاوے۔ مناسب ہے کہ حاکم وقت کو اطلاع دیدیجاوے تاکہ کچھ خرخشہ باقی نہ رہے۔

خلاصہ یہ کہ عورت مظلومہ مذکورہ کا نکاح فسخ کر کے کسی مرد خدا ترس سے کرنا جائز بلکہ ضروری ہے اسی لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو کہ بیوی کے ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ سے قاصر ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ دونوں میں تفریق کیجاوے جیساکہ دارقطنی میں مروی ہے۔ پس جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارہ میں جو بوجہ مجبوری ادائے حقوق سے قاصر ہے تفریق کیلئے حکم صادر فرمایا تو اس شخص کے لئے بطریق اولےٰ تفریق کا حکم جاری کیا جاویگا جو کہ محض شرارت اور ایذا رسانی کی غرض سے حقوق ادا نہیں کرتا کما لا یخفی علی من لہ طبع سلیم و فہم مستقیم فقط واللہ اعلم۔

حررہٗ عبدالجبار عمرپوری کان اللہ لہٗ

الجواب صحیح

{عبدالستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو مدارس تعلیم زبانہائے انگریزی اور فارسی، عربی وغیرہ ہیں۔ اُن کو اکثر مدارس میں ایسی کتابیں بچوں کو پڑھانی پڑتی ہیں جو بغیر تصاویر ذی روح وغیر ذی روح پڑھائی جاتی ہیں یعنی ایسی تصاویر بطور نقشہ کے پیش نظر رکھکر سمجھایا جاتا ہے کہ یہ فلاں شے ہے اور یہ فلاں۔ یہ طرز تعلیم ذہانت طلباء کے لئے رکھی گئی ہے نہ بغرض تعظیم وتکریم وتعبد۔ پس ایسی صورت میں معلم ومتعلم وعید شہید کا مورد ہے یا نہیں۔ اور نیز یہ کہ اگر مدارس اسلامی اس طریق تعلیم کو محض بنظر افادہ ذہانت طلباء اختیار کرلیں تو مورد وعید شہید کے ہونگے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ بچوں کو اس قسم کی کتابیں جس میں جاندار چیزوں کی تصاویر ہوں ہرگز جائز نہیں عن عائشۃ انہا کانت قد اتخذت علی سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت یجلس علیہما متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ

خلاصہ ترجمہ یہ کہ حضرت عائشہؓ نے ایک پردہ تصاویر کا لٹکایا آپ نے اس کو پھاڑ دیا۔ اور بہت احادیث اس کی ممانعت میں آئی ہیں۔ یہ حکم ممانعت کا عام ہے کسی کے لئے جائز نہیں یہ کہنا کہ طلباء کی ذہانت کے لئے ہے بغرض تعظیم و تعبد نہیں لغو و فضول ہے۔ ذہانت وغیرہ کیلئے وہی اشیاء استعمال ہونی چاہئیں جو شرعاً جائز ہیں۔ طریق تعلیم مذکور میں معلم و متعلم دونوں گناہگار ہونگے۔ ہاں البتہ اگر غیر ذی روح کی تصاویر ہوں جیسے درخت وغیرہ، تو کوئی قباحت نہیں لحدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ متفق علیہ۔ فقط۔ واللہ اعلم

{عبدالجبار عمرپوری کان اللہ لہٗ
دہلی کشن گنج
الجواب صحیح
عبدالستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جونپور میں ۱۲ برس سے ہوتا آتا ہے جس میں اسلام پر دل آزار اعتراضات مسلمانوں کی بدترین توہین کرنا اُن کا ایک مخصوص مشغلہ رہا ہے۔ مسلمانان جونپور غیر معمولی طور پر صبر کرتے رہے۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تو سال گزشتہ میں ایک معمولی اسلامی جلسہ مسلمانوں نے بھی کیا۔ امسال ۲۸، ۲۹ جنوری لغایت یکم فروری ۱۹۳۵ء حسب سابق آریہ سماج جونپور کا سالانہ جلسہ ہونے والا تھا ضرورتاً جس کے مقابلہ پر اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے ہو رہی تھی۔ اتفاق سے اس موقع پر مولوی حافظ عبدالشکور صاحب آزاد ربانی فاضل تعلیمیافتہ مدرسہ علم الہیات کانپور موجود تھے جنھوں نے ۱۵ جنوری کو بنام آریہ صاحبان اس مضمون کا خط لکھا کہ یا تو آپ اپنی سبھا میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کریں اور اگر کریں تو ہمکو جواب کا موقع دیں۔ آریہ سماج جونپور کے پریسیڈنٹ جناب پرتاپ نرائن صاحب وکیل نے جواب دیا کہ ہمارے لیکچرار پہلی صورت پر عمل کریں گے۔ چنانچہ اس اعتماد پر مولوی صاحب موصوف نے اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے منسوخ کرادی۔ مگر آریہ سماج نے اس تحریری وعدہ کے خلاف ۲۸-۲۹ جنوری کو سڑکوں پر گشت کر کے اور اپنے جلسہ میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین کی تو مولوی صاحب معہ مولوی عبدالجبار بہاری آریہ سماج کے لیکچرار صاحبان کی جائے قیام پر خود تشریف لیگئے۔ پنڈت ست دیو اور پنڈت رامچندر صاحبان سے ملاقات ہوئی اُن سے بھی حسب سابق درخواست کی گئی پھر دو لکچرار نے کہا کہ ہم ہرگز اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کرینگے۔ آپ لوگ ضرور ہمارے جلسہ میں تشریف لائیں اور لکچر سنیں۔

یہ صبح کا واقعہ ہے۔ جب شام کو آریہ سماج کے سبھا میں گئے تو دیکھتے ہیں کہ ہر دو پنڈتوں کی نظرِ عنایت اسلام اور مسلمانوں ہی پر ہے اور ایسی دلخراش باتیں سننے میں آئیں کہ مسلمانوں کا جگر شق ہو گیا۔ بالآخر آریوں کے اعتراضات سے جاہل مسلمانوں کے دلوں میں جو شبہات پیدا ہو گئے تھے اُن کے دفعیہ کے لئے مسجد اٹالہ میں ۳۱ جنوری کو اسلام کے جان نثار طلباءِ مدرسہ عربیہ جدید واقع مسجد اٹالہ کی سعیٔ بلیغ سے بعد ظہر ایک اسلامی جلسہ ہوا جس میں جناب آزاد ربانی کی تقریر کا بذریعہ اشتہار عام اعلان کیا گیا اور حق یہ ہے کہ آپ نے آریوں کے ہر ایک سوال کا جواب نہایت خوبی سے دیکر سب کی تسکین کر دی اور بعض متردّدین کو آریہ ہونے سے بچا لیا اور یہ جلسہ مغرب کے وقت ختم ہو گیا۔ آریہ سماج نے اُس روز شب کے جلسہ میں اسلام و مسلمانوں پر اعتراض و توہین کرتے ہوئے یہ زبانی اعلان کیا کہ جس کا جی چاہے ہماری سبھا میں آئے اپنا شبہ پیش کرے ہم جواب دینگے اس پر ایک مسلمان نے بذریعہ تحریر کہا کہ اگر آپ سچ فرماتے ہیں تو وقت متعین کیجئے جس کا آریہ سماج نے کوئی تحریری جواب نہ دیا اور یہ خبر سنکر پنڈت ستدیو جی سویرے ہی بنارس چلدئیے یکم فروری ۱۵ء کو مسجد اٹالہ میں طلباء مذکور کی کوشش سے اسلامی جلسہ بعد ظہر پھر قائم ہوا۔ اور اُس روز طلباء مذکور نے بذریعہ اشتہار خصوصیت سے آریہ سماج کو اسلامی جلسہ میں ۲ بجے سے ۵ بجے تک رفعِ شبہات کا موقع دیا۔ مغرب تک تو آریوں کے سوالات کے مولوی صاحب موصوف نے جوابات دئیے۔ بعد مغرب مع کثیر تعداد آدمیوں کے آریہ مناظروں کا انتظار کرنا شروع کیا لیکن عین وقت پر آریوں نے زبانی طور پر اسلامی دعوت سے ناواقفیت ظاہر کی۔ اُس وقت اسلامی جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کی بڑی تعداد کے سناتن دھرم اور آریہ سماج بکثرت شریک تھے۔ مولوی صاحب نے ڈنکے کی چوٹ ایک ایک آریہ سے کہا جب ہمارا اعتبار نہیں تو اب تم ہمارا نوٹس لو اور اپنے مناظروں تک پہنچاؤ۔ لیکن کسی آریہ نے سانس تک نہ لی حالانکہ انکار کرنے والے مناظر کے ہاتھ میں مسلمانوں کا دعوتی اشتہار موجود تھا۔ آخر مجبور ہو کر جناب آزاد ربانی صاحب نے مناظرانہ دلچسپ تقریر شروع کی اور شرائط الہام وید پر زبردست اعتراضات کئے۔ آریہ مناظر نے اپنی سبھا میں یہ کہا کہ آئندہ سال اس کا جواب دینگے۔ بعد اختتام وقت معینہ آریہ مناظر پنڈت رامچندر نے مولوی صاحب کے پاس اس مضمون کا ایک رقعہ لکھا کہ آپ باضابطہ جلسہ میں رکن سماج کو بلائیے تو میں جواب دینے کے لئے آؤں! مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ ہو چکا مگر آپ نہ آئے تو آپ کے آنے کی کیا امید ہے ہاں میرے سوالوں کے جواب دینے کا دستخطی وعدہ فرمائیے تو میں آپ کے جائے قیام ہی پر خود حاضر ہوتا ہوں اور جواب نہ دے سکنے پر مقابل کا مذہب قبول کرنا ہوگا۔ علی الصباح جواب لینے کو آدمی گیا تو معلوم ہوا کہ آریہ مناظرین شب ہی کو غائب ہو گئے! ان واقعات سے نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں:—

(۱) جونپور میں اسلام پر دل آزار اعتراضات اور مسلمانوں کی بدترین توہین و تذلیل کر کے آریہ سماج نے پیشقدمی کی۔

(۲) آریہ سماج نے مسلمانوں کو خود ہی اُبھارا۔ جب وہ تیار ہوئے اور جناب آزاد ربانی نے حق و باطل کے فیصلہ کے لئے ڈنکے کی چوٹ دعوت دی تو آریہ مناظرین جونپور سے فرار ہو گئے جس سے خواہ نخواہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ معلوم نہیں کہ آریہ سماج آخر ویدک دھرم کی عالمگیر صداقت و ہمت سے کب کام لینگے۔

(محمد گیاوی طالبعلم مدرسہ عربیہ جدید مسجد اٹالہ جونپور)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۷ مؤرخہ ۱۵ ربیع الثانی[1]

بابت فسخ نکاح زانیہ

سوال ۱: ایک شوہر دار عورت ایک بدمعاش آدمی کے ساتھ نکل کر قریب ایک سال تک اُس کے پاس رہی۔ آخر الامر اُس سے حاملہ ہو کر ایک لڑکی جن بیٹھی۔ وہ بدمعاش حکام کے گھر میں آ کر مارا گیا اور وہ بدمعاش عورت اپنے خاوند کے حوالہ کیگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا عورت مذکور کا نکاح اس فاحشہ امر سے ٹوٹ گیا یا نہ؟ وجوہ ذیل قابل غور ہیں:

(۱) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام گردانا وَحُرِّمَ ذَالِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اب بعد نکاح کے جب وہ زانیہ ہو گئی تو وہی علت حرمت پھر آ گئی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا۔ جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا۔ ولا تمسکوا بعصم الکوافر اسلئے کہ وہ علتِ منعِ نکاح پھر پیدا ہو گئی۔

(۲) ابن تیمیہ تفسیر سورۂ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زانیہ کے زناکار ہو جانے سے کیوں نکاح فسخ ہوگا وھی اتت بفاحشۃ مبینۃ وفسقت عن امر ربھا حتی انت بنت منہ الزنا۔

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہر دو کیلئے شرطِ احصان (پاکدامنی) آیہ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ اور آیہ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ میں لگا دیا تھا، اب جب وہ زناکار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط نکاح کیوں نہ ٹوٹا۔

[1] یہ مضمون بہت عرصہ کا آیا تھا مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو گیا تھا۔ اہل علم کو اس پر کافی توجہ کرنی چاہیے (ایڈیٹر)

(۴) اللہ عزوجل نے زوجین میں مودت ورحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام محبتوں سے زیادہ ہے۔ فاذا امسك بعصمتها وهی زانیة رضی بزناها (لان الرجل علے دین خلیله فالینظر بمن یخالل) ومن رضی بالزنا فهو بمنزلة الزانی لدیاثتهٖ

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ زنا کی صورت میں اُس سے مہر واپس لے لینا آیہ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ میں درست گردانا۔ اگر نکاح نہ ٹوٹتا اُس سے مہر کیوں واپس لیتا۔

(۶) قرآن کریم بروں کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ جب عورت زناکار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کس طرح ہمدوش وہم آغوش رہ سکتی ہے۔

(۷) آیہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ میں کسقدر تخویف وتحذیر ہے۔

(۸) اور حدیث لعن اللہ من اوی محدثا میں کس قدر زجر وتوبیخ ہے سواء کان الاحداث بالزنا او السرقة او غیر ذالك وسواء کان الایواء بملك یمین او نکاح او غیر ذالك

(۹) ایسی زانیہ کا نکاح اگر شرعاً نہیں ٹوٹتا۔ تو اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ سے کیا مراد ہے۔

(۱۰) بخاری ومسلم میں رسول اللہ کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرے تو اُس کو حد مارو۔ پھر فرمایا ثم ان زنت فلیبعها ولو بضفیر والضفیر حبل وهذا امر یبیعها ولو باد نے مایقابلها واذا وجب اخراج الامة الزانیة عن ملکه فکیف بالزوجة الزانیة

(۱۱) ایسی زانیہ جس نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ حرام اولاد کو گود میں لے کر پھر رہی ہے اُسی طرح چھوڑ دی جائے تو اُس نے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگادی۔ کیونکہ گناہ جب تک پوشیدہ ہوتا ہے گنا ہگار ہی کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور جب طشت از بام ہو جائے تو نقصان اُس کا عام ہو جاتا ہے۔ لہذا پوشیدہ گناہ کے واسطے پوشیدہ توبہ ہے اور جب حد اعلان کو پہنچ جائے تو اُس کیلئے توبہ بھی اعلان کے ساتھ ضروری ہے والیہ الاشارة فی قوله تعالیٰ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

خیر خواہان اسلام ومسلمانان یہ استفتا علماء کرام کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں امیدکہ جواب بادلائل مرحمت فرمائینگے

(مولابخش از لاہور)

سماع موتیٰ

ازجناب عبد الحکیم خان صاحب

انسپکٹر پولیس ضلع چتوڑگڑھ

خداوند تعالےٰ نے اسلام کو فطرت کے پیارے خطاب کا اعزاز بخشا ہے مگر فی زماننا یہ سچا اور مطابق العقل مذہب توسن توہم۔ اختلافات ذہنی وتعصب کا جولانگاہ بنگیا ہے۔ جس قدر فرقِ مختلفہ اس وقت تک پیدا ہوئے اُن میں ہر ایک نے اپنی جودت طبع کو معراج کمال پہنچانی کی کوشش میں اپنا عقیدہ ہی اصل الاصول عقیدہ قرار دیا ہے جو اظہر من الشمس وابین من الامس ہے اُن کے تخیلات لایعنی میں ایک سماع موتیٰ کا مسئلہ ہے جس پر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کتاب حیات الموات فی بیان سمع الاموات اور پرچہ اہل فقہ میں رسالہ الموسوم بہ سماع موتیٰ طبع ہو چکے ہیں۔ قبل اس سے کہ میں منقول سے بحث کروں اپنی عقل ناقص کے موافق کچھ ضروری معقولی بحث کرنے کی بھی التماس ہے۔

جس وقت روح نے اس قفس عنصری سے علیحدگی اختیار کی جسد پر مردہ کا اطلاق ہو گیا۔ روح کوئی ایسی شے نہیں جو محسوس ہو یا بلا حلول کسی جسم کے خود کام کر سکے اور اُس کی ثبوت کے لئے ہماری زندگی وجہ کافی ہے کیونکہ روح کی ماہیت وصورت وغیرہ خارج از فہم وقیاس ہونے سے حکم باریتعالیٰ صاف الفاظ میں صادر ہو چکا ہے کہ روح حکم خدا ہے۔ جب روح کی یہ حالت ہے تو استحالہ کی محتاج نہیں اور جب وہ دوسرے لباس جسم سے مجلے ہوگئی اور مقام علیین یا سجین عالم برزخ میں بحیثیت اعمال خود مستقر ہوگئی تو پھر اُس کا جسم سے کیا تعلق رہا کیونکہ جس جسم میں وہ داخل ہوئی اُسی میں بمثال حیات مقید ہے۔ اور ایک ہی روح کا دو حصوں میں منقسم ہو کر دو جدا جدا جسم اختیار کرکے ایک کا تو برزخ میں دوسری کا مدفن پر رہنا احکام خداوندی کے خلاف اور مضحکہ آمیز خیال ہے۔ اور جبکہ روح ایک ہی جسم میں داخل رہے تو پھر روح کا سلسلہ تعلق مدفن تک رہنا بالکل واہمہ ہے اور موتےٰ کو سُنانے کا دوسرا ذریعہ نہیں نہ ضرورت۔

اب نصوص قرآنی سے کچھ صراحت کی جاتی ہے۔

خداوند علام الغیوب کلام مجید وفرقان حمید میں فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی مُردہ کو سُنانے پر قادر نہیں۔ لیکن مؤیدین سمع موتیٰ یہ حجت پیش لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں فی نفسہ سننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل وکرم سے سُناتا ہے اور موتیٰ کو سماعت۔ تکلم وغیرہ کے سب قوا حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے مَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ الخ اب موتےٰ کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے تو اب یہ کب ممکن ہے کہ زندہ ومردہ کا تناقض ہی ناقص وقاصر ہے حالانکہ دونوں میں من حیث المجموع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم وفہم رسا باور کرنے سے معتبر نہیں۔ اگر یہ خیال فرمایا جاوے کہ اسی آیہ میں فرماتا ہے کہ جس کو چاہے خدا سُناوے تو یہ جملہ صرف کفار کی عدم سمع قبول کی طرف ہے ورنہ آگے صاف ترین الفاظ میں فرمادیا کہ جو قبروں میں ہیں اُن کو نہیں سُنا سکتے اس سے زیادہ اور

و صحیح ہونی چاہئے - جس طرح کفار میں سماعت
ں کا فطرتاً مادہ نہیں اسی طرح مو تے میں
نے کی صلاحیت نہیں - پھر حکم ہوتا ہے اَمْوَاتٌ
اَحْیَاءٌ الخ اس سے واضح ترین اور کیا ثبوت
کہ موتےٰ کو بیجان فرمایا - جب جان یا روح
نہیں تو پھر سماعت کیسی - جب کوئی شخص
راحت میں بے ہوش ہو جاتا ہے تو اُس کو
ں کی آواز کی خبر نہیں ہوتی - حالانکہ ہنوز مرغ
ح نے اس قید خانہ سے پرواز نہیں کیا ہے -
بھدار کی حالت میری بحث سے خارج سمجھی جا
ے غضب کی بات ہے کہ جس کی نہی کلام مجید
ں ہے اُس کو بحوالہ علماء دیگر مسنتثنیٰ خارج از کلام
ں سے تائید بحث میں پیش کیا جاتا ہے - علماء
رائے حکم الٰہی نہیں - اگر اُس میں لغزش
وتی تو اختلاف ہونے کی ضرورت نہیں ہو سکتی
حساب کا ایک سوال وا قلیدس کی ایک مشق
صحیح حل ہو جاتی ہے تو اُس کا طرز عمل و جواب
ساں ہوتا ہے چاہئے ایک محاسب شرق میں ہو
وسرا غرب میں - آپ جو تحریر فرماویں بوضاحت
محض نصوص قرآنی سے اس کے متعلق میں دیگر
ت کو بمقابلہ قول فیصل ذریعہ اطمینان نہیں سمجھتا

عبدالحکیم خان سہسوانی انسپکٹر پولیس
ضلع چتوڑ گڑھ

مولود شریف کا ثبوت بآیت عجیب

۲ر فروری کو بمقام بلیا ایک مولانا صاحب
رہ والوں نے ایک تقریر نہایت پُر زور
ثبات انعقاد محفل مولود شریف و قیام
عند السلام فرمائی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ میں مناظر
وں و نیز عرصہ ۲۶ سال سے وعظ و تذکیر کرتا
وں - جو بات بیان کرونگا وہ پکی ہوگی ۱۲ اور
س کا قرآن و حدیث سے دونگا چنانچہ اثبات
یام عند السلام میں آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَ
مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پیش کی (اللہ
خداوند کریم اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر - اے ایمان والو تم بھی درود
بھیجو اوپر آپ کے اور سلام بھیجو سلام بھیجنے کر)
یعنی خداوند کریم ہمکو حکم دیتا ہے درود اور سلام
بھیجنے کا تو لفظ سَلِّمُوْا کے بعد جو تَسْلِيْمًا واقعہ
ہے وہ مفعول مطلق ہے - اور مفعول مطلق کبھی ہیئت
کے لئے بھی واقع ہوتا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ سلام
بھیجو جیسا کہ حق ہے سلام بھیجنے کا ! تو اب معلوم
کرنا چاہئے کہ سلام بھیجنے کا حق اور ہیئت کیا ہے
بیٹھکر یا سوکر یا لیٹ کر یا کھڑے ہو کر - تو واضح ہے
کہ کھڑے ہو کر سلام بھیجنا بہت عمدہ طریقہ اور مقتضائے
ادب ہے خلاف اسکے کوئی برعکس اسکے سلام بھیجے
تو جب ہیئت اور حق سلام کا کھڑے ہو کر معلوم ہوا تو
اس آیت کریمہ سے قیام عند السلام بخوبی ثابت ہو گیا
اور انعقاد محفل مولود میں ایک کتاب (ما ثبت بالسنہ)
مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب دہلوی کی اپنے ہاتھوں میں
لیکر اُٹھائی اور مصنف رحمہ اللہ کی صفت کے بعد ایک
حدیث اُس میں سے پڑھی - کہ ” ابو لہب نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے تولد کے فرح اور سرور میں اپنی
لونڈی کو جو کہ ولادت باسعادت کی خبر لیکر اُس کے
پاس گئی تھی آزاد کر دیا - اس کے صلہ میں اُس پر
اُس روز عذاب میں تخفیف ہوتی ہے ؛ اسکے بعد
امام جزری کا قول بیان کیا کہ ابو لہب پر باوجود کافر
ہونے کے بوجہ اظہار فرح و سرور ولادت کے دن
عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیا حال ہوگا مسلمانوں کا
جبکہ آپکی ولادت باسعادت پر اظہار مسرت کریں -
اور خوشیاں منائیں اور اس کے لئے محفلیں قائم
کریں - تو اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی
کہ ہم محفلیں قائم کر سکتے ہیں اور بصد ذوق شوق
لوبنیاں ملا کر سعادت دارین حاصل کریں اور دن
اور تاریخ کا بھی مقرر کرنا مثلاً گیارہویں وغیرہ بھی
درست ہے کیونکہ اس میں بھی ایک بھید ہے جیسا کہ
نویں تاریخ کو خداوند کریم نے یوم الحج مقرر کر دیا ہے
خلاف اُس دن کے اگر کوئی جاوے تو حج قبول نہیں حالانکہ
دوسرے روز بھی وہی کعبہ اور وہی صفا مروہ موجود ہے
اگر دوسرے دن کوئی شخص اگرچہ با شرائط حج کرے تو
نہیں ہو سکتا - تو معلوم ہوا کہ دن کا بھی تقرر کوئی شے
ہے اسکے علاوہ اور دنوں میں بھی محفل کرے - درود بھیجے
تو جائز ہے - کسی شخص نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کا حال
پوچھا تو آپنے اجازت دی اور فرمایا ہماری ولادت بھی
اسی دن ہوئی ہے - اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ
آپکی ولادت کا دن نہایت متبرک ہے اور روزہ رکھنا
اور محفل وغیرہ کرنا بہت ثواب کا موجب ہوگا - اسکے بعد
فاتحہ کے بارے میں کہا کہ بغیر فاتحہ پڑھے جب نماز جائز نہیں
تو ہم نے کسی کھانے پر فاتحہ پڑھ دیا تو کیا حرج ہو گیا -
اور جو لوگ ان فعلوں کو بدعت کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ہے
تو یہ بتلا دیں کہ محفل میلاد کی انعقاد و قیام عند السلام
فاتحہ وغیرہ منع کہاں ہے اور جب منع نہیں ہے تو گویا
شریعت ساکت ہے تو یہ اصول کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ جس امر میں
شریعت سکوت کرے وہ مباح ہے - اگر بقول منکرین بدعت
ہے تو بتلا دیں کہ اس قسم کی اونچی اونچی گنبد اور مینا روں
والی مسجدیں بنوانا کہاں ثابت ہے - اور رسول اللہ صلعم نے
مزیدار کھانے زردہ پلاؤ وغیرہ کہاں کھائے ہیں اور
نواڑ کے پلنگ پر خواب استراحت کہاں فرمایا ہے علیٰ ہذا القیاس
جب ان سب کا بھی ثبوت نہیں ہے تو یہ بھی بدعت کہی
جاوینگی“ ختم ہوئی تقریر مجمل اور ما حصل مولوی صاحب
موصوف الصدر کی - اب میں اس مسئلہ کو بنظر احقاق حق
بطریق مذاکرہ علمیہ علماء محققین پر چند تنقیحات کیساتھ
پیش کرتا ہوں امید کہ کافی توجہ فرما کر جواب با صواب سے
مستفید فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے -

تنقیحات

اوّل - آیت موصوفہ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کی تفسیر اس طریقہ کی
خیر القرون سے ثابت ہے یا نہیں اور ائمہ اربعہ میں سے
کسی نے یہ پہلو اختیار کیا ہے یا نہیں - اگر اختیار
نہیں کیا تو مقلد کو یہ فعل جائز ہے یا نا جائز -
دوم - مقلد کو اجتہاد کا حق حاصل ہے یا صرف
اپنے امام کا قول پیش کرنے کا اُس کو حق ہے -
سوم - حدیث موصوفہ سے انعقاد محفل و خصوصیت ایام
ثابت ہوتی ہے یا نہیں - چہارم ” حل کل شے کی مباح ہے“ اس کا مفہوم اور خلاصہ مطلب کیا ہے (۲۸۳) والسلام - (خاکسار محمد عبدالحکیم مقام ریوتی ضلع بلیا خریدار ۳۸۱)

س سے ؟ (ایڈیٹر)

فتاوے

سں نمبر ۱۱۷ - میں ایک مسلمان لڑکا ہوں جو اس وقت ایف اے درجہ میں پڑھتا ہوں - کالج میں بہت سے ہندو بنگالی بھی نیچے کی کلاس سے اسوقت تک ایف کے درجہ میں ہماری ساتھ ہی پڑھتے ہیں - اُن لوگوں سے ہمکو بوجہ صحبت و یکجائی بارہ چودہ برس کے ازحد محبت ہوگئی ہے اور اُن میں سے بعض ہمارے وطنی ہیں جو نہایت ذہین اور فہیم بلکہ نہایت با اخلاق ہیں ہمارے مابین دوستی کا عہد و پیمان قرار پایا ہے شرعاً یہ دوستی اور میل ملاپ ہندوؤں کے ساتھ کیسا ہے

سں نمبر ۱۱۸ - ایک ہندو متمول شخص جو ہمارے محلہ میں رہتے ہیں بہت نیک اور با اخلاق آدمی ہیں اور بہت حسن سلوک ہر ایک شخص سے کرتے ہیں خواہ ہندو ہو یا مسلمان - اُن سے ہمکو بہت دوستانہ تعلق ہے - یہ دوستی جائز ہے یا ناجائز ایک مُلّا صاحب فرماتے ہیں کہ جو مسلمان ہندو سے دوستی اور میل ملاپ کریگا اُس کا حشر اُسی کافر کے ساتھ ہوگا - وہ قرآن کی دو چار جگہ کی آیتوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ بیدینوں سے دوستی مت کرو سورۂ نسا آل عمران - مائدہ - توبہ - حج - قصص مجادلہ وغیرہ سورتوں کا مطلب خلاصہ اور تفسیر بیان کیجیگا -

سں نمبر ۱۱۹ - جبکہ فی زمانہ تحریری اور تقریری قوت سے اسلام کا وہ کام کرنا ہے جو کہ اگلے بزرگان دین نے ہمارے تلوار کے زور سے وہ کام کیا اور گورنمنٹ عالیہ نے ہمکو اس میں ہر طرح کی آزادی بخشی ہے اور اسلامیہ مشن کلکتہ وغیرہ میں اسی غرض سے قائم ہوا ہے تو وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ ہر ایک علم کا استاد کامل محمدن ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے ہیں کیونکہ دنیا میں بہت سے علم اور زبانیں ہیں جیسے اہل اسلام اور خصوصاً اہل ہندوستان بہت کم واقف ہیں اور ہیں بھی تو ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے اور علم اور زبان کا سیکھنا ضرور ہوا تو اس حالت میں مجبوراً اُن غیر مسلم لوگوں میں رہنا پڑا اور علم اور زبان سیکھنا ہوا - اور تعلیم کامل بغیر صحبت زمانہ دراز کے ہو نہیں سکتی تو ممکن ہے کہ بوجہ میل ملاپ عرصہ دراز کے مسلم اور غیر مسلم میں دوستی اور محبت ہو جاوے اور عہد و پیمان فیمابین قرار پا وے درست ہے یا ناجائز ؟

ج نمبر ۱۱۷ ۱۱۸ - ۱۱۹ - ان سب سوالوں کا جواب ایک ہی ہے جو حدیث شریف میں یوں آیا ہے - انما الاعمال بالنیات یعنی اس قسم کے کام نیت پر موقوف ہیں - کسی شخص کے نیک اخلاق کی وجہ سے میل ملاپ رکھنا منع نہیں ہے کافر سے اُس کے کفر کی وجہ سے محبت کرنا منع ہے نیک خلق اشخاص کے ساتھ اس نیت سے میل رکھنا - کہ وقتاً فوقتاً اُن کو اسلام کی طرف راہ نمائی کریں - جائز ہے - اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ ۲۸ ع)

یعنی جن لوگوں نے تم سے دنیا کی وجہ سے فساد نہیں کیا اور تمکو تمھارے ملک سے انہوں نے نہیں نکالا اُن کے ساتھ سلوک مروت اور انصاف کرنے سے خدا تمکو منع نہیں کرتا - اللہ تعالیٰ کو منصف مزاج لوگ بھلے ہیں "

جن آیات میں کفار سے دوستی لگانے کی ممانعت آئی ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے کفر کی وجہ سے دوستی نہ لگاؤ -

اسی طرح تعلیم تعلم کے لئے بھی تعلقات رکھنے جائز ہیں - کفر میں شریک ہونا یا اُن کے کفر کی کسی رسم کو پسند کرنا جائز نہیں

(ش ر داخل غریب فنڈ)

سں نمبر ۱۲۰ - زیور وغیرہ مہر مقرر کے سوا جو کچھ عورت کو قبل عقد خوانی کے دیکر عقد خوانی کی جاتی ہے - مثلاً زید نے ایک عورت کو ۵۰۰ روپیہ کا زیور دیا اور ۱۰۰ روپے مہر مقرر کر کے نکاح پڑھایا گیا - مگر زیور ۵۰۰ روپیہ کا مہر مقررہ کے باہر رہا - آیا بعد مرنے زید کے وہ زیور وغیرہ مہر میں شامل کیا جائیگا یا میت کے وارث کو ملیگا - اور حدیث ذیل کا کیا مطلب ہے :-

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ -

ابوالحسن محمد عبدالرحمن خریدار ۳۳۲۲ ضلع مالدہ ڈاکخانہ گاجل موضع ناکوڑ

ج نمبر ۱۲۰ - عورت کو جو کچھ قبل نکاح یا بوقت نکاح دیا جاوے وہ عورت کا ہے وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا (۲ روپیہ داخل غریب فنڈ)

سں نمبر ۱۲۱ - زید نے بکر سے کچھ کلمات کفریہ کہے - اور بکر نے کہا کہ یہ کلمات کفریہ ہیں ان سے پرہیز لازم ہے - زید نے کہا اگر کلمات کفریہ ہیں تو سب سے پہلے میں اپنی طرف منسوب کرتا ہوں زید نے صریحاً کہا کہ میں کافر ہوں (ماسٹر ایڈیٹر دکن پلاسد)

ج نمبر ۱۲۱ - جب تک وہ کلمات معلوم نہوں فتوے نہیں دیا جا سکتا -

سں نمبر ۱۲۲ - خالد کی عورت خالد کے سامنے کار فاحشہ کرے اور خالد اُسکو ممانعت نہ کرے اور باوجود علم ہونیکے اُسکو طلاق بھی نہ دیوے اور ایسے افعال شنیعہ کو اچھا سمجھتا ہو ایسے شخص کیواسطے کیا حکم ہے اور جو عورت ابھی تک باہر پھرتی ہو اور وہی کار فاحشہ کر رہی ہو اور خالد اُس کو طلاق نہ دیوے اور نہ اپنے ساتھ رکھتا ہو تو ایسے شخص کے واسطے کیا حکم شرع شریف میں ہے -

ج نمبر ۱۲۲ - بموجب حدیث شریف ایسا شخص دیوث ہے - اُس کو جلدی توبہ کرنی چاہیئے -

اہلحدیث امرتسر ۱۳ / ۲ (۲۸)

متفرقات

مریضہ کا علاج اہلحدیث ۲ افروری میں حاجی وارث علی صاحب سوداگر آگرہ نے جو مریضہ کا حال لکھا ہے وہ مندرجہ ذیل طریق سے عمل کریں وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۔ اس آیت کو مریضہ کے کان میں سات مرتبہ پڑھکر پھونک دیں۔

(غلام اللہ از ہوشیارپور)

جواب شکایت اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ ربیع الاول کے صـ۱۳ میں شکایت عدم ارسال کتاب نظر سے گزری - لہذا جواباً عرض خدمت ہے کہ جب کوئی درخواست احقر کے پاس آتی ہے تو اسی روز یا دوسرے دن تعمیل کیجاتی ہے کیونکہ ایک آدمی اسی کام کے واسطے مستعد رہتا ہے اور کوئی دھوکا اور بدمعاملگی نہیں کیجاتی - اگر کسی صاحب کی کوئی شکایت ہے تو ڈاک یا اُنکے پتہ تحریر کرنیکا قصور ہے خصوصاً جناب قطب الدین صاحب نے اپنا پتہ اخبار کے ذریعہ یہ تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد راجشاہوی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ہاٹ پتی راج ڈاک خانہ ایشاہار" اور درخواست میں تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد خریدار اہلحدیث عـ۲۸۷ ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ڈاکخانہ ایین پور" تو ڈاکخانہ کے تفاوت پر کس طرح جناب کو ملسکتا ہے - بلکہ بجائے اُن کی بیجا شکایت کے ہمیں شکایت اس بات کی ہے کہ بعض احباب تحریر فرماتے ہیں کہ وی پی کرکے بھیجدیویں تو از خود ۳ر کی ٹکٹ لگا کر پیکٹ وی پی ارسال کیا جاتا ہے تو عدم وصولی کے باعث ناحق ہمیں ۳ر کا نقصان دیتے ہیں۔

(خاکسار محمد ولد مولوی حافظ قادر بخش سکنہ چاہ خلیل والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان)

طبی سوال عـ۷۳ ہماری اہلیہ عرصہ ۲ سال سے مندرجہ ذیل مرض میں مبتلا ہے جس سے نہایت پریشانی ہے - آپ لوگ نوازش فرماکر نہایت عمدہ نسخہ تجویز کریں کہ خدا پاک مریضہ کو آپ لوگوں کی دوا سے فائدہ بخشے اور آپ لوگوں کو جزائے خیر دیوے - ہر موسم میں یہانتک کہ جاڑہ میں بھی پیاس کی شدت رہتی ہے - پانی سے آسودگی نہیں ہوتی دوم آنکھوں میں سے پانی نکلتا ہے اور دونوں آنکھوں کے دونوں کناروں کی طرف کٹ جاتا ہے تھوڑا تھوڑا - جس سے ازحد تکلیف ہوتی رہتی ہے اور کچھ جلن بھی ہوتا رہتا ہے - خاصکر گرمی میں اُن کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے - تیسرے عارضہ جریان کا بھی زور ہے جس سے پنڈلی تھرتھراتی ہے - عمر مریضہ کی ۲۰ برس ہے اور آنکھ میں سرمہ وغیرہ بہت استعمال کیا کچھ فائدہ نہوا - زیادہ تر شکایت آنکھ کی ہے آنکھ سے میل نکلتی ہے بکثرت -

اور ہمارے بھائی کے ناک کے اندر پپڑی روزمرہ پڑجاتی ہے اور اندر کچھ بدبو بھی معلوم ہوتی ہے - اس کے لئے بھی کوئی عمدہ نسخہ تحریر فرمایا جائے اللہ پاک اجر عظیم دیگا اور ہم ہمیشہ شکر گزار رہینگے۔

(راقم خریدار اہلحدیث عـ۱۳۲۵)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

طبی سوال عـ۷۴ خاکسار بعارضہ بواسیر بیمار رہتا ہے ناظرین اخبار اہلحدیث سے دعا کا خواستگار ہے اگر کوئی طبیب صاحب دوا عنایت فرماویں تو بشرط صحت یابی ایک سال کی اخبار اہلحدیث کی قیمت غریب فنڈ میں دونگا۔

خاکسار گل محمد از کدنہ ضلع مظفرگڈھ (پنجاب)

جنازہ و دعاء مغفرت میرا لڑکا مسمی شیخ احمد اللہ کا انتقال ہوگیا - جمیع ناظرین سے عموماً و جملہ حضرات علماء اہل حدیث سے خصوصاً گزارش ہے کہ مرحوم کے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔

(شیخ عبد اللہ متولی مسجد اہلحدیث مدراس)

اظہار توبہ مجھے ایک بہت بھاری غلطی لگ گئی تھی کہ میں احمدی بن گیا تھا - حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں دھوکا کھا گیا تھا - آپکو واضح ہووے کہ میں مرزائی نہیں مجھے دھوکہ لگ گیا تھا - میں محمدی ہوں - آپ اللہ کے واسطے میری نیت کا اعلان کرادیویں میں نے خدا کی بارگاہ میں ازحد توبہ کی ہے

(خاکسار نبی بخش پھول فروش وزیرآباد)

غریب فنڈ از فتوے فنڈ ۴ر

بے گناہ کا جواب کسی صاحب نے رسالہ بے گناہ نبی مصنفہ عیسائیان بھیجا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے اُن سائلوں کو واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ کا جواب جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے دیدیا ہے جسکا نام عصمت انبیاء ہے قیمت ۸ر (پتہ - دفتر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ)

تقریظ - ریویوز سفری سماوار - یہ سماوار انئی وضع کا بنایا گیا ہے جس میں بالکل آسانی سے چاے بنجاتی ہے - سقفی لیمپ جسکی چمنی ۴ الائن کی لگتی ہے اُس کی چمنی اُتار کر یہ سماوار رکھا جائے تو چند منٹوں میں چاے بنجاتی ہے - بہت نفیس قسم کی مرادآبادی بنا ہے قیمت ۱۲ر -

(پتہ - حافظ عزیز الدین محلہ ساہو - مرادآباد)

تلاش روزگار میں دوکانداری بساط خانہ وغیرہ کا کام جانتا ہوں اسکے علاوہ محرری وغیرہ خدمات بھی کرسکتا ہوں - کوئی صاحب مجھ سے اس قسم کی خدمات لینا چاہیں تو مہربانی کرکے بندہ کو یاد فرماویں - تنخواہ خط و کتابت سے طے ہوسکتی ہے

(خاکسار پیرجی حسین احمد مرادآباد انجمن اہلحدیث)

تصحیح بموجب تعمیل جناب کے حکم کے جواب سوال ۹۱ تلاوت قرآن شریف کے وقت السلام علیکم کہنا منع ہے - سنن ابو داؤد باب فی القصص کی حدیث میں آیا ہے کہ ابوسعید خدری فرماتے ہیں "میں ضعفاء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور بعض آدمی بسبب عریانی کے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری قرآن پڑھتا تھا تو اچانک آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام آموجود ہوئے آپ کے قیام کے بعد قاری نے سکوت کی تو حضور فداہ روحی نے السلام علیکم کہا" عون المعبود میں ہے اس حدیث سے نکلا کہ قاری قرآن پر وقت قرات کے السلام علیکم نہ کہے کیونکہ نبی صلعم نے اُنکو سلام نہیں کہا مگر بعد سکوت قاری کے صـ۳۶۲ تو جواب سلام وقت قرات بالاولی منع ہوگا -

(خریدار عـ۳۱۰۴)

مولانا صاحب بتاریخ ۲۷ر فروری مدرسہ احمدیہ اور مچھلی شہر اور اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ وغیرہ کے جلسہ کے لئے امرتسر سے روانہ ہوگئے (مینیجر)

(۲۸۵)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۲ فروری سے ۲۸ فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ زیر کمان انگریزی نائب امیر البحر درہ دانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔

ایک جرمن جنگی جہاز پرنز ایطل نے بحر اوقیانوس میں پانچ تجارتی جہاز - پوٹارو - ہائیلینڈ - برے - ہمسفیر - ستمھا غرق کر دیئے ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے جہاز کیمبنک پر تار پیڈو پھینک کر اُس کو غرق کر دیا - ایک انجنیر ۲ خلاصی اور ایک گڑھے والا ہلاک ہو گئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ملک ناروے کے جہاز بیلریج پر تار پیڈو پھینکا جس پر ناروے میں سخت اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ساحلی جہاز ڈاون شائر کو جو ۳۰۰ ٹن وزن کا تھا غرق کر دیا۔

امریکن تجارتی جہاز ایولن جو نیویارک سے جرمنی کو آ رہا تھا ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز بکلن میکناٹن بحری طوفان میں غرق ہو گیا اُس میں بیس افسر اور ۲۶۰ آدمی تھے وہ بھی غرق ہو گئے۔

انگریزی سٹیمر ادکبائی کو بندرگاہ کی طرف کھینچ کر لایا جا رہا تھا کہ وہ غرق ہو گیا۔

انگریزی سٹیمر برگسم ایک سرنگ سے ٹکرا کر سخت مضروب ہو گیا ہے۔

انگریزی سٹیمر ڈیٹفورڈ پر ایک آبدوز کشتی نے تار پیڈو پھینکا جس سے وہ بیس منٹ میں غرق ہو گیا۔

امریکن تجارتی جہاز سیپ جس پر ۴۴ ہزار روئی کے گٹھے تھے جرمن ساحل کے قریب غرق ہو گیا۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولہ باری کی۔

ملک ناروے کا جہاز ریگین سیلڈ جو بورڈو جا رہا تھا آبنائے دوور میں ڈبو دیا گیا۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر زیبرگ پر بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے کیلے پر بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان پر بھی بم پھینکے مگر کچھ نقصان نہ ہوا۔

آسٹروی فوجوں نے جارحانہ کارروائی کر کے روسیوں کو علاقہ بکووینیا خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔

بکووینیا کے صوبہ پر قابض ہو کر آسٹروی فوجیں صوبہ گلیشیا میں داخل ہو گئی ہیں - اور انہوں نے مقام اسٹانی سلاؤف پر قبضہ کر لیا ہے۔

مشرقی میدان جنگ جہاں روسی سپاہ جرمن آسٹروی فوجیں مصروف پیکار ہیں سات سو میل کے محاذ میں ہے۔

روسیوں نے مشرقی پرشیا (علاقہ جرمن) سے پسپا ہوتے وقت سخت نقصان اٹھایا۔

جرمن کہتے ہیں کہ روسی دسواں جیش پوری کا پورا تباہ ہو گیا ہے۔

لیکن روسیوں کے قول کے بموجب ان کا نقصان اتنا نہیں ہوا جتنا کہ جرمن بیان کرتے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں متحدہ افواج آہستہ آہستہ جرمن خندقوں پر قبضہ کر رہی ہیں قدم قدم پر لڑائی ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ اٹلی پندرہ روز تک میدان جنگ میں اتر نیوالا ہے۔

جرمن والوں نے ریمز پر پھر گولہ باری کی جس سے اس جگہ کے مشہور گرجے میں بھی ایک گولہ جا کر پھٹا۔

بلغاریہ کے وزیر جنگ نے موسم بہار میں عظیم جنگی مشق کے لئے اپنی پارلیمنٹ سے ۲۵ لاکھ پونڈ کی منظوری طلب کی ہے۔

مشرقی افریقہ میں بھی انگریزی فوجوں نے جرمن مشرقی افریقہ کے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

اٹلی کے باشندے جنگ کی تائید میں مظاہرے کر رہی ہیں وہ کہتے ہیں کہ فرانس - انگلستان اور روس سے ملکر آسٹریا پر حملہ کر دیا جائے۔

پانڈیچری کی فرانسیسی گورنمنٹ نے اس جگہ کے ہندوستانیوں کو والنٹیر بنکر فرانس میں جانے کی اجازت دیدی ہے

وزیر فرانس نے ایک تقریر میں کہا کہ فرانس اپنے ساتھیوں کے پہلو بہ پہلو آخری دم تک لڑیگا

افسوس کہ ہندوستان کے مشہور پولیٹیکل لیڈر مسٹر گوکھلے فوت ہو گئے جس پر نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان اور جنوبی افریقہ میں بھی اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

تین سکھوں نے انارکلی لاہور میں ایک سارجنٹ پولیس کو پستول مار کر ہلاک اور ایک سب انسپکٹر کو سخت زخمی کر دیا۔

لاہور میں گوال منڈی کے پاس ایک مکان میں پولیس نے پستول اور گولی بارود پکڑا۔

بھائی پرمانند ایم اے کو لاہور پولیس نے ۲۶ فروری کو گرفتار کر لیا - چند روز پیشتر ان کی مؤلفہ تاریخ ہند بحکم گورنمنٹ ضبط ہو چکی ہے

لاہور اور اسکے مضافات سے متعدد ڈاکوؤں کے گرفتار ہونے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

کلکتہ میں بھی اسی قسم کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور گرفتار شدہ آدمیوں کے پاس سے اسلحہ برآمد ہو رہے ہیں۔

افواہ ہے کہ امریکن جہاز ایولن پر جو سرنگ سے ٹکرا گیا تھا امریکن سفیر متعینہ برلن بھی تھا جو ہلاک ہو گیا ہے اس لئے جرمنی کے خلاف امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔

لارڈ کریو وزیر ہند نے مسٹر کرشنا کی جگہ جنکی میعاد ملازمت ختم ہونے والی ہے سردار دلجیت سنگھ کو انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

قسطنطنیہ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے اس قرضہ کو منظور کر لیا ہے جو حجاز ریلوے کیلئے طلب کیا گیا تھا۔

اخبار نیر الیسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ اور سمرنا میں بالکل امن ہے بدامنی کی افواہیں سب غلط ہیں۔

ہر مسلمان مرد و عورت - لڑکے - لڑکی کو انکا پڑھنا سننا نہایت ضروری ہے

قال اللہ - اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے - ایک طرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف انکا نہایت سلیس اردو ترجمہ حقوق اللہ حقوق العباد - وراثہ کا معیار دنیاوی - اور طرز معاشرت کا بیان ۴/

قال الرسول - احادیث صحیح نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری مفید اور کارآمد لب لبابہ ایک طرف اصل عبادت اور دوسری طرف اردو ترجمہ ۳/

اسلام کے عقاید - سوال و جواب کے طور پر عقائد اسلامیہ کا ذکر ۱/

اسلام کی خوبیاں - کلمہ - نماز - روزہ - حج - زکوۃ کی خوبیاں و فوائد ۱/

اسلام کی صداقت - اسلام کی صداقت کا ثبوت عقلیہ و نقلیہ سے مخالفین اسلام کو خاموش کردینے والا رسالہ ۱/

ولی کی پہچان - جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۱/

تحریم الخمر والزنا - واللواط والمعازف - والعشق جس میں زنا - شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ہے ۲/

محرم کی بدعتیں - محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلائل سے رد - اخیر میں علماء کرام کا فتوے ۱/

صلاح المومنین - انسان کی پیدائش کا مقصد - اور اس کے فرائض - کامیابی کا راستہ - خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان ۲/

اسلام کے حسنات - علوم دینیہ - تفسیر - حدیث - فقہ - تصوف پر مناظرہ ۱/

صلاح النفوس - الحب فی اللہ - قلب سلیم - استقامت پر دلچسپ بحث ۱/

اسلام کے نواہی - منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

اسلام کی حمایت - صلاح قوم کس طرح کرنی چاہیئے ۲/

گلدستہ فوائد - انسان کے لئے کون کونسے شغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں - مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ ۳/

اسلام کا اتالیق - نام ہی سے ظاہر ہے ۱/

تعلیم الحج - حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

تعلیم الصیام - روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

تعلیم الزکوۃ - زکوۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱/

اصلاح بشر - اس میں انسان کی گفتار - رفتار - عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳/

اصلاح العامین - ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی - پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ ...

اسلام اور علماء فرنگ - اسلام کی صداقت و عظمت پر یورپین عالموں فاضلوں اور مورخوں کی آراء کا مجموعہ ۳/

مومیائی

۵۲

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے
...ی سل - دق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ
...ج کرتی ہے - جو پیاں یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد
...ن کے لئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا
... گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور
...ں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمول
...ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی
... چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد و عورت
...ے - بچے - جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم
...ستعمال کی جاسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

...چھٹانک ۱۲ آنہ - آدھ پاؤ ۱ روپیہ - پاؤ بھر ۵ روپیہ معہ محصول ڈاک وغیرہ - غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

...مولوی حکیم احمد حسن صاحب ... سے لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بنام ... بہت جلد روانہ فرمادیں - واقعی آپکی مومیائی از حد مفید ہے (۵ جنوری ۱۹۱۴ء)
...عبد الحق صاحب ... سے لکھتے ہیں ... چھٹانک مومیائی ... میں منگایا ... بہت فائدہ حاصل ہوا - اب دو چھٹانک ... روانہ کیجئے (۱۰ جنوری ۱۹۱۴ء)

... کا پتہ - ... دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ ... امرتسر

وقت آگیا

...کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا
...نے اب بھی اسلام کا حق ادا نہ کیا۔ تو کس دن
...سارے ہندوستان میں صحیفۃ القمر
...اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے
... بشارت و خوشخبری کا مجموعہ ہے۔ یہ
... و فلسفہ کا معدن ہے۔ تو ادب لطیف
...لطیفے کا مخزن ہے۔
...کے مشاہیر علماء و نامور اہل قلم کے مضامین
...زینت عالم ہو کر نکلتا ہے۔
... خلاصہ دونوں کی دلچسپیوں کا ایک
...علمی مشغلہ ہے۔

عہ

...دو مہینے کے ٹکٹ آنے پر ملیگا مفت نہیں
...لانہ چندہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ششماہی
(بارہ آنہ)

منیجر صحیفۃ القمر دہلی

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

... مناظرہ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ
...مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث
...لٰہی فیصلہ مع محصول صرف عہ

نبی نمبر

...رت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس زندگی
...حالات طیبہ۔ ۲

...حات اہلحدیث چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ
... اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان کی تائید میں
... ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے صرف ۱۲
...تہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید
...مفصلانہ بحث کی گئی ہے ۳

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام۔ ...کے استعمال سے
بلاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو
دفع کر کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی
دوا نہیں قیمت عہ

طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے
ہیں۔ ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت
پر آ جاتا ہے۔ اس کا استعمال سفر میں بھی۔ درازی اور قوت مردمی
حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۱۲

حبوب لاجواب سیر المتقیم یا دکی کیسی خرابی قسم کی ہو بگڑے اکسیر مجرب
...چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا غبار پانی بہنا
وغیرہ دور ہو جاتے ہیں علاوہ عینک لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے
دوائی خارش قسم ۲۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش
دور ہو جاتی ہے جس کی خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہی ہو صرف
ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸

منیجر شفاخانہ یونانی جمعہ چوک گوجرانوالہ

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد ۱۲/۱۳

یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات مکتوبات وغیرہ جو
مجدد وقت تھا نیز جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات مجبول الحق
ہے یعنی جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت
نصیب تھی۔ جن کو غیب سے خوان نعمت اتار کرتے تھے جنکی سواری
کے ساتھ ...خدام ہوتے تھے جیسے نواب امیر علیخان والی ٹونک
کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج
آپکے علاوہ دشمن کے دستہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے
دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے
جن کو خدا کو عینیت غیب سے خرچ ملتا۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا
میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضیت سے تائب ہوا
جن کی دعا سے دو لڑنے والے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار
ہو گئیں۔ حج کو جب گئے۔ تو راستہ میں انگریزوں نے انکو
دعوت دی۔ جن کی مخالفت کرنے سے بڑے بڑے ہشیار مجنون
ہو گئے جنکو ہاتھ پر اللہ رب سندھ و پنجاب و افغانستان تک مسلمان ہوا۔
الغرض اس بزرگ کے حالات کرامات کے لئے تین سو صفحہ کی
کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (عہ)

ملنے کا پتہ منیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گجرات)

اخبار میں نیا انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید
مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتدالی اور
نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی
کوشش کر رہا ہے۔ یہ ہفتہ نہایت آزادی اور
بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے
نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور
نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ
ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے
ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے۔ پہلے چندہ للعہ
سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے

منیجر اخبار عصر جدید۔ میرٹھ

اشتہار عام ۵/۱۰

ہماری دکان میں لونگی۔ پگ سوتی۔ ریشمی زری
دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔ جن
صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پگڑ درکار ہو
وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں
اور دکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مشتاق پریس لاہور میں اہتمام کرم دین گوپال سنگھ پرنٹر کے چھپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے 〃 ۔۔۔
عام خریداران سے 〃 ۔۔۔
〃 ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس
〃 ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولینا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۱۲ نمبر ۲۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین سلسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

امرتسر مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ بمقام علیگڈھ ۱
مسلم اور اہلحدیث ۵
قادیانی مشن ۹
درایت تفسیری ۱۰
اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے ۱۰
صاحب کمشنر بہادر آگرہ کی قدردانی ۱۰
میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو! ایک نظر ادھر بھی ۱۰
فتاوے ۱۱
متفرقات ۱۲
〃 ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
〃 ۱۶

اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ

بمقام علیگڈھ

۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کے ایام بھی کیسے خوش و خرم تھے جو علیگڈھ میں گزرے۔ علیگڈھ کو جو ہندوستان میں علمی عزت حاصل ہے کسی سے مخفی نہیں۔ اس لحاظ سے جیسی کچھ جلسہ کے باعزت ہونے کی امید تھی باوجود بارش کے اس سے بڑھکر ہوا۔ الحمد للہ۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے مولوی قاضی محمد عثمان صاحب خلف الرشید مولانا اسماعیل مرحوم نے استقبالیہ معروضہ پڑھا جو یہ ہے

معروضہ از جانب کمیٹی استقبالیہ کانفرنس اہلحدیث منعقدہ علیگڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران ملت و مہمانان والا مرتبت۔ السلام علیکم کانفرنس اہلحدیث کے مفصل مقاصد و اغراض بیان کرنا میرے موجودہ فرائض سے باہر ہے اور ایک حد تک زائد بھی ہوگا۔ کیونکہ معزز حاضرین میں سے بہت کم ایسے ہونگے جن کے گوش گذار اس کی صدا نہ ہوئی ہوگی۔ اس کا سب سے اول اور اہم مقصد اسلام کی صداقت و حقانیت کو ظاہر کرنا اور سنن نبوی کی اشاعت کرنا ہے۔ مذہب کا سوال ایک معمولی سوال نہیں ہے۔ مذہب وہ چیز ہے جس پر فلاح و بقاء بنی نوع انسان منحصر ہے۔ مختلف اقوام و مذاہب کے مشن، کانفرنس، مجالس، کمیٹیاں اس کی شاہد ہیں کہ سچے مذہب کی جستجو اور اس کی اشاعت سرمایۂ ناز انسان اشرف المخلوقات ہے۔ ہر مذہب کا پیرو اس کی صداقت کا قائل ہے اور اپنے اپنے خیال اور لیاقت کے مطابق اس کی حجتوں کے قوی ہونے کا معتقد۔ مگر باینہمہ ودیعت فطری کی ماتحت

تصحیح۔ گزشتہ پرچہ کا نمبر سرورق پر صرف ۱۹ لکھا گیا ہے اس کو ۱۹ و ۲۰ بنالیں اور تاریخ ۱۲/۱۵ مارچ لکھی گئی ہے اس کو ۱۲/۱۹ کرلیں۔

کافی اور سچی دلائل کی روشنی میں تبدیل اعتقاد و مذہب پر آمادہ۔ ایسی حالت میں کانفرنس اہلحدیث کی یہ اسلامی خدمت قابل فخر اور قدر ہے۔ اس گرامی قدر خدمت کا اس سے زیادہ احساس اور اعتراف ہو سکتا ہے کہ آج اس جلسہ میں ایسے باخبر قابل اور متبرک علماء کا مجمع ہے جن پر مسلمانان ہند کو ناز ہے اور جو اپنے علم اور اتقا کے باعث چار دانگ ہند میں مشہور اور ممتاز ہیں۔ دیگر معززین اور والا تبار حاضرین کی تشریف آوری بھی جو اپنے بیش قیمت اشغال کو چھوڑ کر صرف اسلامی جوش کے باعث اور حق و صداقت کی جستجو میں تکلیف کی پروا نہ کر کے زینت آرائے محفل ہوئے ہیں۔ کانفرنس کے اغراض کی کامیابی کا کچھ کم ثبوت نہیں ہے۔

حضرات! ہمارے پاک مذہب کا مسلمہ اصل الاصول اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ہے اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال مطہرہ و اقوال پاکیزہ اس سچی ہدایت کے شاہد اور موید ہیں۔ صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اسلام اسی برگزیدہ اصل الاصول کی برکتوں اور خوبیوں سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اسلام کے کسی شعبہ میں اس کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوٰۃ کے مسائل میں اس کی جھلک نظر آتی ہے متقدمین اور متاخرین اس کے مدح سرا اور اس پر مصر ہیں۔

مبارک ہیں وہ مجالس جو اس مفید اور متبرک ہدایت کی ساعی اور کوشاں ہیں۔ کانفرنس اہلحدیث کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ مختلف دیار و امصار کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کر کے اسلام و سنت نبوی کے اتباع کا سبق سکھاتی ہے اور دیگر برادران ملک کو اسلام کی فضیلتوں اور خوبیوں کو دکھا کر دعوت اسلام دیتی اور تلقین ایمان کرتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی کانفرنس اہلحدیث کا وجود بقا بنی نوع انسان کے لیے عموماً اور مسلمانوں کے لیے خصوصاً ضروریات سے ہے۔ پس بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ معزز حاضرین کا بیش بہا وقت ان کے اجلاسوں میں نہایت کار آمد طریقہ سے صرف ہوگا اور دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے آپکی تشریف آوری بے اجر اور بلا بدل نہ رہیگی۔

حضرات! بدقسمتی سے جماعت اہل حدیث کے متعلق برادران اسلام میں غلطفہمیاں پیدا ہو گئی تھیں جن کا نتیجہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر خدا کا فضل ہے کہ اب وہ زمانہ بدل گیا۔ فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے اصول پر جملہ اہل اسلام کا اجتماع ہے۔ کوئی مسلمان بھی اسوقت ایسا نہ ہوگا جو اہل حدیث کے ساتھ ہم آہنگ و ہمنوا ہو کر یہ کہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اہل حدیث کی تعلیم اور اصول کوئی نئے نہیں ہیں جو اخوت اسلامی کی مضبوط زنجیر کو جس میں ہم سب جکڑے ہوئے ہیں توڑ دیں۔ اور ہمکو ایکدوسرے سے جدا کر کے بیگانگی کے دلخراش منظر پیش نظر کریں جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث اسلام کی سچی خدمت کرتی ہیں۔ اور اس کے افراد جو اس وقت ایک کثیر تعداد میں جلوہ آرائے جلسہ ہیں۔ اسلام کے سچے خادم اور سنت نبوی کے پورے دلدادہ ہیں۔ اس متبرک اور دیگر قابل قدر و واجب التعظیم برادران ملت کے خیر مقدم کرنے کا قابل رشک فخر جو ممبران استقبالیہ کمیٹی کو حاصل ہوا ہے اس کے اعتراف میں کارکنان کمیٹی کی جانب سے کارکنان کانفرنس اور معزز حاضرین کا شکریہ عرض کرتا ہوا کہتا ہوں ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما

حضرات علیگڈھ کو ایک خاص تعلق کانفرنسوں، کمیٹیوں و دیگر اجتماعی حالتوں خاصکر جماعت اہلحدیث سے ہے۔ سر سید مرحوم کی دانشمندانہ رائے کا نتیجہ مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس ہندوستان کے مسلمانوں کی بیداری کا باعث ہے۔ علیگڈھ کالج جو اس وقت مسلمانان ہند کے لئے مایہ ناز ہے یہی اجتماعی اصول پر ہے۔ سر سید کے احسانات مسلمانوں پر محض اسی وجہ سے نہیں ہیں کہ انہیں وہ تعلیمی بیداری کا باعث ہوئے۔ بلکہ سب سے بڑا احسان جو آپ بیدار مغز بزرگ نے ہم پر کیا وہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں اجتماعی حیثیت سے کام کرنے کا احساس پیدا کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں اپنی قومی، مذہبی اور تعلیمی تحریکات کو بوجہ احسن انجام دیتے ہیں۔ سر سید مرحوم اور ان کے خلف الرشید سید محمود مرحوم کی احسانات فرقہ اہل حدیث پر بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ جو غلط فہمیاں فرقہ اہلحدیث کے متعلق گورنمنٹ اور برادران اسلام میں پیدا ہو گئی تھیں ان کے رفع کرنے میں سر سید اور مسٹر محمود مرحوم نے نمایاں حصہ لیا ہے جن دنوں ڈاکٹر ہنٹر نے اہل حدیث کو سرکار کی نگاہ میں متہم کرنا چاہا تھا تو سب سے پہلے سر سید نے اس کا رد کیا اور گورنمنٹ کو یقین دلایا کہ فرقہ اہلحدیث محض ایک مذہبی فرقہ ہے جس کا مقصد اور مآل صرف اسقدر ہے کہ سنت نبوی کی اشاعت کرے اور اہل اسلام کو اتباع سنت پر ترغیب دے۔ سر سید نے یہاں تک اس فرقہ کی حمایت کی کہ صاف الفاظ میں کہدیا کہ اگر اس فرقہ کے لئے لفظ وہابی استعمال کیا جا سکتا ہے تو میں خود وہابی ہوں۔ جس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ تھا کہ اس فرقہ کا نام جو کچھ بھی لکھا جائے اسی کے افراد محض بے ضرر وفادار رعایا ہیں۔ سر سید کی یہ خدمت اسلامی کوئی معمولی خدمت نہیں تھی اس کے باعث اہلحدیث بہت سی مشکلات اور پیچیدگیوں سے بچ گئے اور بیرونی حملہ جات سے محفوظ ہو کر اپنی اصلی غرض اور دھن میں لگتے رہے۔

جس زمانہ میں اہلحدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات پیش آتی تھیں اور برادران اسلام عدالتوں میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی قوت کا استعمال کرتے تھے تو مسٹر سید محمود کی خداداد ذہانت اور انصاف نے ہائی کورٹ الہ آباد کی

جتی کی حیثیت سے اس غریب مگر برسرحق فرقہ کے حق میں ایسی تجویز کی کہ جس سے اس فرقہ کو ہر قسم کے مذہبی حقوق دلوا کر ہمیشہ کے لئے آزاد کردیا جزاہ اللہ خیر الجزاء یہ تجویز فریقین کے زخموں کے لئے مرہم تھی۔ اس کا اندمالی اثر یہ ہوا کہ امتداد زمانہ کے ساتھ آپس کے جھگڑے طے ہو گئے اور اخوت اسلامی کی زنجیر مضبوط ہو گئی اور اہل حدیث کو اپنی اعتقادی آزادی کے ساتھ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی مشکلات رفع ہو گئیں۔ ہاں میں یہ نہیں کہتا نہ کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سر سید مرحوم کے مذہبی اعتقادات اہل حدیث کے مطابق تھے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میں اُن تعلقات کو ظاہر کرتا ہوں جو اہلحدیث کی تاریخ میں اس قدر امتیازی حیثیت رکھتے ہیں کہ سید محمود کی جس قدر شکرگزاری کیجائے کم ہے۔ حضرات! آپ صاحبان میں سے کون ہے جو نہیں جانتا کہ سر سید اور سید محمود کا نام علیگڈھ کے ساتھ وابستہ ہے۔ بلحاظ واقعات متذکرۃ الصدر جماعت اہلحدیث کو علیگڈھ سے ایک خاص تعلق اور دلچسپی ہے اس لحاظ سے کانفرنس اہلحدیث کا چوتھا سالانہ جلسہ علیگڈھ میں منعقد ہونا تعجب ہے علیگڈھ کے تعلق کو مد نظر رکھکر یہ امید بیجا نہ تھی کہ اس کا سب سے اول اور اہم اجلاس علیگڈھ ہی میں منعقد ہوتا۔ ہم کو اپنے برادران اہل حدیث دہلی۔ امرتسر اور پشاور پر رشک ہے کہ وہ ہمسے بازی لیگئے۔ اور مقابلہ کے میدان میں ہم اُن سے پیچھے رہ گئے۔ بایں ہمہ ہمکو زیادہ افسوس نہ کرنا چاہیئے اور اپنی خود غرضی کو علیحدہ کرکے کانفرنس کی کامیابی اور اُس کے کام کو دیکھنا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے الحمد للہ کہ کانفرنس کی کامیابی اطمینان بخش اور امید افزا ہے خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے اس کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے آمین ثم آمین۔

میں جماعت استقبالیہ علیگڈھ کی طرف سے کارکنان کانفرنس خصوصاً جناب مولنا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب سکرٹری کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہماری دعوت کو قبول ومنظور کرکے کانفرنس کے چوتھے اجلاس کے انعقاد کیواسطے علیگڈھ کو منتخب کیا۔ میں افراد کمیٹی استقبالیہ وجملہ اہلحدیث کی طرف سے کانفرنس اور اُس کے کارکنان وسکرٹری ومہمانان کا جو اس قدر تکلیف گوارا فرما کر بعد منزلت کا لحاظ نہ کرکے تشریف فرمائے اجلاس ہوئے ہیں خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں برادران اسلام وحکام ذی شان ودیگر معزز حاضرین کا بھی خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ اُس زحمت کے واسطے ادا کرتا ہوں جو اُن کو تشریف لانے میں ہوئی ہے۔ اس امر کا بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انتظام کانفرنس کے متعلق جو امداد ہمکو دیگر برادران اسلام سے ملی ہے وہ اُن کی پوری ہمدردی کا بیّن ثبوت ہے جس کے لئے وہ ہمارے سچے شکریہ کی مستحق ہیں۔ حضرات میں اپنے فرض سے سبکدوش نہ ہونگا۔ اگر اس موقع پر میں اپنے ضلع کی قابل قدر مجسٹریٹ ضلع اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کے ہمدردانہ سلوک اور برتاؤ کا اعتراف نہ کروں کانفرنس کے انعقاد کے متعلق ہردو صاحبان موصوف الصدر کی ہمدردی تمام جماعت اہلحدیث کے شکریہ کی مستحق ہے۔

آخر میں اس قدر اور گزارش ہے کہ ہم سے جو کوتاہی اور کمی ہوئی ہو اُس کی معافی کے خواستگار اور خواہاں ہیں اور امید ہے کہ "از خرداں خطا از بزرگاں عطا" کے مصداق ہم اور آپ اس موقع پر ہونگے۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

قاضی محمد عثمان سکرٹری
ودیگر ممبران استقبالیہ کمیٹی اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ۔

اسی معروضہ کے متعلق مسٹر محمد اقبال خان اعظمگڈھی نے ایک فارسی نظم پڑھی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ بنائے گئے اور آپ نے اغراض کانفرنس ہذا پر ایک بسیط تقریر فرمائی۔ آپ کی ہر ایک تقریر کانفرنس کی جان ہوتی ہے مگر صدارت کی تقریر کا خاص اثر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جس طرح دیوار کا ہر قسم کا مصالحہ ہوتا ہے بڑی اینٹیں ہوتی ہیں تو چھوٹے چھوٹے روڑے بھی ہوتے ہیں۔ ان سب کو مٹی کا گارا یکجا کرکے کابہ آہ دیوار بنادیتا ہے۔ یہی غرض کانفرنس کی ہے کہ تمام جماعت کو مثل دیوار کے مضبوط بنائے گھنٹہ بھر آپ کی تقریر دلپذیر ہوتی رہی۔ آپ کے بعد حسب پروگرام مولوی احمد اللہ صاحب مدرس مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی نے نصف گھنٹہ تقریر کی۔ اسپر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

بعد دوپہر حسب پروگرام مولوی عبید اللہ صاحب مدرس کشن گنج دہلی نے نصف گھنٹہ وعظ کیا۔ آپ کے بعد ہمارے نوجوان مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی کی تقریر کا وقت تھا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ضرورت اشاعت اسلام" مگر آپ کالج دیکھنے گئے تو بارش کی وجہ سے وہاں رک گئے۔ اس لئے اُن کی جگہ خاکسار نے تقریر کی۔ تقریر کا بالاختصار مطلب یہ تھا کہ آج ہم جتنے مسلمان ہیں پیدائشی نہیں بلکہ صرف تبلیغ کے اثر سے ہیں جس طرح گزشتہ تبلیغ کا نتیجہ ہماری ہدایت ہے۔ ہماری تبلیغ کا نتیجہ آئندہ نسلوں کی ہدایت ہوگی۔ اس مضمون کو بہت بسیط تقریر میں ختم کیا۔

بعد نماز عشاء حسب پروگرام مولوی سید عبد السلام صاحب نبیرہ شمس العلماء حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کا وقت تھا۔ مگر آپ نے بوجہ علالت طبع تقریر نہ کی تو اُس وقت مولوی نور محمد صاحب امرتسری نے تقریر کی۔ اُن کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا وقت تھا۔ آپ نے "اصلاح عرب" پر ایسی بسیط اور دلپذیر تقریر فرمائی کہ حاضرین میں نئے تعلیمیافتہ بھی تھے عش عش کرتے تھے۔ آپکی تقریر پر پہلے دن کا جلسہ ختم ہوا۔

دوسرے روز کا پہلا وقت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کا تھا۔ مگر آپ کسی خانگی ضرورت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ اس لئے آپ کی جگہ

مولوی عبد الوہاب صاحب مدرس صدر بازار دھلی نے تقریر کی - آپ کے بعد ہندوستان کے مشہور لیکچرار صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بیرسٹر علیگڈھ کی تقریر کا وقت تھا جس کا عنوان تھا "علم اور عمل" آپ نے اس تقریر میں بڑی بلاغت سے ثابت کیا کہ علم سے مراد جملہ علوم ہیں. جو آج دنیا میں مروج ہیں خواہ دینی ہوں یا دنیاوی - اور عمل سے مراد یہ ہے کہ ہر علم کے مقتضا پر عمل کیا جائے - یعنی دینی علم کے مطابق اخلاق اور اعمال مذہبی درست کئے جاویں اور دنیاوی علوم کے مطابق فنون سیکھے اور پھیلائے جاویں - اسی ضمن میں آپ نے ترکوں کے تنزل کا ذکر بھی کیا کہ وہ آگے باوجود بادشاہ ہونے کے علم سے اتنا کام بھی نہیں لیتے کہ اپنی ضروریات خود مہیا کریں بلکہ ہر ایک چیز میں دوسرے ملکوں کے محتاج ہیں یہی ان کے تنزل کا اصل سبب ہے - اسی ضمن میں آپ نے گورنمنٹ صوبہ آباد کی مہربانی کا ذکر کیا جو مسلمانوں کی تعلیمی حالت پر ہوئی ہے کہ جہاں کہیں بیس مسلمان لڑکوں کا مکتب ہوگا گورنمنٹ اس مکتب کو بھی امداد دیگی - اس مہربانی کے شکریہ کا رزولیوشن اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے بھی پاس ہوا. صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں کی حالت جیلخانوں میں دیکھنی چاہئے مسلمانوں کی مالی حالت کا ذکر بھی کیا - آپ کے بعد سکرٹری کانفرنس نے کہا کہ ہمیں یہ سب باتیں ملحوظ ہیں - ہم جیلخانوں میں بھی جاتے ہیں اور لوگوں کو اخراجات کم کرنے کی ترغیب بھی دیتے ہیں آئندہ اس نصیحت پر مزید عمل کرینگے انشاء اللہ

آپکے بعد مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی صدر جلسہ کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اخلاص فی العمل" آپ کی تقریر کی بابت کچھ لکھنے کی حاجت نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ دوسرا یا اخلاص ہوتی ہے اللہ تعالے مولانا موصوف کو خیر و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے امین

بعد دوپہر | منشی عبد الخالق صاحب دہلوی نے ایک قومی نظم پڑھی. ان کے بعد مولوی محمد یوسف صاحب فہمی آبادی نے ایک نظم متضمن تعریف سنت اور حدیث پڑھی - ان کے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر ہوئی جس کا عنوان تھا "مسلم اور اہلحدیث" کانفرنس میں دو مضمون ہمیشہ ہوا کرتے ہیں اور ہوا کرینگے انشاء اللہ - ایک اہلحدیث کا مذہب دوم "اتفاق بین الناس" - اس لئے ان مضامین سے کانفرنس کو وہی نسبت ہے جو گورنمنٹ کے انتظام کو ریل اور تار سے ہے یہی دو مضمون ہیں جن کی کامیابی پر اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی ہے - مولوی صاحب موصوف نے اس مضمون کو قلمبند کرکے دیدیا ہے جو آگے درج ہوگا -

بعد عصر | ایک مختصر سی تقریر عزیزی عطاء اللہ نے کی جس پر حاضرین نے اس کی آئندہ صلاحیت کے لئے دعا کی - امید ہے ناظرین بھی اپنی مخلصانہ دعا سے محروم نہ کرینگے - اس کے بعد میرا مضمون تھا "اتفاق اور اتحاد" جس میں نے ثابت کیا کہ اتحاد تو محال ہے اور اس کی تلاش بے سود ہے - البتہ اتفاق ممکن ہے بلکہ واقع ہے - اس دعوے کو بہت سے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کرکے حسب پروگرام حاضرین کو رائزنی کا موقع دیا جس پر اکثر نے تو کھلے لفظوں میں تائید کی بعض نے بظاہر مخالفت کی ان کا مطلب تھا کہ مخالف اعتقاد آدمی سے اتفاق جائز نہیں - سب سے آخر میں نے جواب دیا کہ مخالف آدمی سے مخالفت کے امور میں اتفاق ناجائز ہے مگر مشترک امور میں جائز ہے غرض یہ مضمون بھی اپنی غرض میں بہت کامیاب ہوا حاضرین کو معلوم ہو گیا کہ اہلحدیث کی جماعت دیگر فرقوں سے اتفاق کرنے کو تیار ہے بلکہ قدم بڑھاتی ہے اور مسلمانوں کے ہر ایک فرقے بلکہ ہر ایک انسان کے جائز کام میں ملنے کو جائز جان کر لبیک کہتی ہے اس سے بڑھکر اس کی صداقت اور اخلاق کا ثبوت کیا ہوگا!

بعد نماز عشا | مولوی عبد المجید صاحب بنارسی کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اسلام سے پہلی اور پچھلی حالت کا مقابلہ" آپ نے بڑی خوبی سے اس مضمون کو نبا ہا ان کے بعد جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی پروفیسر پونہ کالج کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "جماعت اہلحدیث کے فرائض" آپ نے بڑی دلسوزی سے فرمایا کہ اہلحدیث کے فرائض ہیں احادیث اور سیرت نبی پر عمل کرنا اور نبوت کی مجسم عملی تصویر دکھانا (لاریب)

تیسرا دن | بعد تلاوت قرآن مجید کے مولوی عبد الرحمن صاحب نے بہت موثر طریق سے وعظ فرمایا - آپکے بعد مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی نے مختصر سی تقریر فرمائی - آپ کے بعد سکرٹری نے مختصر سی رپورٹ سنائی جس میں آمد و خرچ اور تحویل کا حساب سنایا (جو لیٹر میں شائع کیا جاویگا) اسی موقعہ پر چندہ بھی ہوا.

بعد دوپہر | جلسہ تعارف اور مشورے کا تھا اسمیں بڑی گرم گرم بحثیں ہوئیں. زیادہ زور اس بات پر رہا کہ ہمارا اپنا مدرسہ اور دار التصنیف ہونے چاہئیں اور جگہ جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوں - سال بھر میں جو اکابر اور اصاغر برادران اہل حدیث وغیرہ فوت ہوئے تھے ان کے حق میں دعاء مغفرت کیگئی اللہم اغفرلہم -

بعد عصر | ایک ایسے مشہور لیکچرار کا وقت جس کے سننے کو نہ صرف اہل حدیث بلکہ نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور آریہ بھی ہمہ گوش تھے - ایسے لیکچرار کون ہیں وہ غازی محمود بی اے (سابق دھرمپال آریہ) آپ کی تحریر کے وقت مجمع بہت تھا - آپ کی تقریر کا عنوان تھا "میں آریہ سماج سے کیا لایا" آپ نے دو گھنٹے تقریر کی نتیجہ نکالا جو سب نے پسند کیا کہ میں آریہ سماج سے اس کی روح لے آیا - اب آریہ سماج زندہ نہیں ہے بلکہ مردہ جسم ہے -

بعد نماز مغرب | جناب کمشنر صاحب قسمت آگرہ اور کلکٹر صاحب ضلع علیگڈھ کی تشریف آوری کا وقت تھا - قریباً ۲۰ منٹ شریک رہے - اس وقت کا پروگرام خاص تھا سب سے پہلے حافظ محمد حسین امرتسری نے سورہ مریم کا رکوع سنایا - اس کے بعد سکرٹری نے اغراض کانفرنس عرض کئے جس میں بتلایا کہ کانفرنس ہذا ایک مذہبی انجمن ہے - مذہب انسان کو جرائم سے روکتا ہے - قانون وقت میں اتنی طاقت نہیں جو مذہب میں ہے - کانفرنس ہذا کی کارروائی دراصل گورنمنٹ کی خدمتگذاری ہے اس لئے امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ اس کانفرنس کو اپنی خادم جانیگی - اسکے

بعد جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے چند منٹ تقریر کی جس کا عنوان تھا "اسلام اور عیسائیت" آپ نے بتلایا کہ اسلام نے عیسائیت پر یہ احسان کیا کہ حضرت عیسےٰ اور مریم کی نسبت بدگوئی کو دنیا سے معدوم یا کم سے کم بہت کم کر دیا۔ آج کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد کو حضرت مسیح اور اُن کی والدہ کا مداح بنا دیا۔ عیسائیت نے مسلمانوں پر یہ احسان کیا کہ ابتدائی زمانہ میں جب مسلمانوں کو تکلیف ہوئی اور اُنھوں نے حبشہ (ابی سینیا) میں ہجرت کی۔ تو وہاں کے عیسائی بادشاہ نے مسلمان مہاجرین کو امن امان دیا۔ غرض یہ دونوں مذاہب ابتدا سے باہم احسانمندی کے ساتھ چلے آئے ہیں۔ آپ کے بعد سکرٹری کی باری تھی۔ سکرٹری نے اس تقریر میں حاکم و محکوم کا تعلق بڑی خوبی سے بتلایا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ محکوم رعیت باغ ہے تو حاکم مالی ہے۔ باغ کی تازگی سے مالی کا فائدہ ہے وغیرہ ان تقریروں اور جلسہ کے نظارہ سے جناب کمشنر صاحب بہادر اور کلکٹر صاحب بہت خوش ہوئے جاتے ہوئے فرما گئے:-

"ہم اس جلسے سے خوش ہیں اور ہم کو اس پر اعتماد ہے"

اسی اظہار مسرت کی شرح جناب مسٹر قادری صاحب بیرسٹر اور ٹرسٹی علیگڈھ کالج نے بڑی تفصیل سے فرمائی جس میں فرمایا اہلحدیث کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئی ہے جس سے حکام اور دیگر فرقوں کے لوگ بھی خوش ہیں۔ آپ کے بعد ضلع علیگڈھ کے معزز ترین بزرگ جناب نواب عبدالصمد خان صاحب رئیس چھتاری نے اس کامیابی پر اظہار مسرت فرمایا۔ اس کے بعد سکرٹری نے خدا کا، گورنمنٹ کا، استقبالیہ کمیٹی اور حاضرین کا شکریہ ادا کر کے جلسہ کو ختم کیا مگر لوگوں کا شوق ختم نہ ہوا تھا۔ اس لئے مولوی عبیدالرحمٰن صاحب کی تقریر دیر تک ہوتی رہی الحمد للہ۔

چندہ میں خاص چندہ یہ بات خاص قابل توجہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کے جلسے میں چندہ کرنا اصل مقصود نہیں ہوتا بلکہ اشاعت توحید و سنت مقصود ہے۔ اس لحاظ سے چندے میں کمی ہو تو جلسہ کی کامیابی میں شک نہ کرنا چاہیئے معمولی چندہ بہت کم ہوا۔ چونکہ جو کچھ ہوا وہ سب قوم ہی کا ہے کم ہے تو زیادہ ہے تو اسلئے امید ہے کم ہونے کی صورت میں قوم کو اس کی خود فکر ہوگی۔

متفرق چندہ تقریباً ۴۰۰ روپیہ کے ہوا۔ مگر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خدا نے میرے دل میں ڈالی کہ اخبار اہل حدیث کی ضمانت فنڈ میں جو روپیہ جمع ہوا تھا اس کی بابت وعدہ شائع شدہ ہے کہ اس ضرورت سے بچیگا تو وہ بھی کانفرنس ہی کا ہوگا۔ اس لئے اس بچی ہوئی رقم میں سے مبلغ ۵۰۰ روپیہ میں نے داخل کر دیا خدا قبول فرماوے اور اصل دینے والوں کو اس کا دوہرا ثواب عنایت کرے امین۔

شکریہ۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبران نے بہت محنت کی مگر سب سے بڑھکر ہمارے اُن نوجوانوں نے محنت کی جو انجمن تبلیغ الاسلام کی کوشش سے نومسلمان بنے ہیں خدا اُن کو اسلام پر پختہ رکھے اور انجمن مذکور کے ممبران اور کارکنان خصوصاً ہمارے دوست مولوی سید احمد صاحب کو جزا خیر دے۔ آمین۔

اطلاع مفصل کیفیت جلسہ مرتب ہو رہی ہے جو رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی انشاء اللہ۔

تحقیقی اہلحدیثوں کا ذکر خیر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کانفرنس کی مخالفت پر چند افراد ایسے بھی تلے بیٹھے ہیں جو اپنے آپ کو تحقیقی اہلحدیث یا حنفی اہلحدیث کہتے ہیں۔ ان حضرات کی دینی رگ حمیت بھی ہمیشہ سالانہ جلسہ پر جوش زن ہوا کرتی ہے۔ ناظرین کے دل میں سوال ہوگا کہ اس جلسے پر ان تحقیقی اہلحدیثوں نے کیا کیا کام کئے۔ ان کے کاموں اور دینی غیرتوں کا ذکر آئندہ نمبر میں ہوگا انشاء اللہ۔

مسلم اور اہلحدیث

یعنی وہ لیکچر جو جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جلسہ اہل حدیث کانفرنس علیگڈھ میں دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار بلکہ بےشمار شکر ہے کہ اسنے ہمیں اس مبارک موقع پر جمع ہونے اور اپنا پاک کلام سننے اور سنانے کی توفیق بخشی۔ خدا ایسے تعالےٰ ہمارے اس کام میں برکت بخشے اور اسے ہماری لئے زاد راہ آخرت بناوے وحسن اللہ عبدا قال امینا۔

صاحبان۔ میرے مضمون کا عنوان رکھا گیا ہے "مسلم اور اہلحدیث"

میرے خیال میں اس عنوان میں یہ امر ملحوظ ہے کہ دین اسلام اور مذہب اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اس کا بیان اس طرح ہے کہ جو نسبت دین اسلام کو دیگر مذاہب سماوی سے ہے وہی نسبت اہلحدیث کو دیگر اسلامی فرقوں سے ہے یعنی یہ کہ جس طرح اسلام نے دنیا میں اختلاف و تفریق پیدا نہیں کی بلکہ دنیا کو اصل شاہراہ الٰہی اور طریق اعتدال دکھایا۔ اسی طرح اہلحدیث نے بھی اس امت میں تفرقہ نہیں ڈالا بلکہ انکا منشا یہ ہے کہ سب فرقوں کو جمع کر کے اسی ایک ہی اصلی لائن پر لایا جائے جسپر ہادی برحق نے امت کو چھوڑا تھا۔

صاحبان! مقصود کے بیان کرنے سے پیشتر ایک التماس ضروری جانتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس مضمون کے ضمن میں بعض دیگر ادیان اور دیگر اسلامی فرقوں کا ذکر ضرور آئیگا۔ کیونکہ امتیاز بغیر ذکر کے مشکل ہے اور مخالفت مذہبی ایک ایسا امر ہے کہ بیان کرنیوالے اور سامعین ہر دو فریقوں پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ بسا اوقات بیان کرنے والے کی رگ عصبیت جوش زن ہو جاتی ہے اور طبیعت اعتدال پر نہیں رہتی تو وہ دوسروں کے حق میں ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو منا نہیں یا غلط ہوتی ہیں اور بسا اوقات سننے والوں کو یہ بدظنی ہوتی ہے کہ چونکہ بیان کرنے والا بعض امور میں ہمارے موافق نہیں۔ اس لئے جو امر وہ

کر رہا ہے وہ بھی قابل اعتبار نہیں حالانکہ وہ امر نزاعی نہیں ہوتا یا اگر نزاعی بھی ہو تو نفس الامر میں حق اور واجب القبول ہوتا ہے۔

سو پہلی صورت کی نسبت جو مجھ ناچیز بیان کرنے والے کے لیئے ہے میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ انشاء اللہ خاکسار ارشاد خداوندی وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ (پ۱۵ بنی اسرائیل) کو ملحوظ رکھکر اپنے مقصود کو اور اُس کے ضمنی لوازمات کو ایسے طریق پر بیان کریگا کہ نہ تو اس میں کسی خاص شخص پر حملہ مقصود ہوا اور نہ کسی فرقہ و مذہب کی ہجو و ہتک منظور بلکہ کوشش کریگا کہ جس طرح کونین ایسی تلخ دوا شوگر کوٹ کر کے (Sugar Coated) بیمار کے پسند خاطر اور ملائم طبع کیجاتی ہے۔ اسی طرح بعض اختلافی امور کو ایسے سلجھے ہوئے اور میٹھے انداز سے بیان کرے کہ آپ کی انصاف پسند طبائع انہیں پسند کر کے قبول کرلیں۔ اگر میں بتوفیقہ تعالے اس امر میں کامیاب ہو جاؤں تو میں امیدوار ہوں گا کہ آپ کی حق پرست طبائع سے بمقتضائے آیت ربانی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (زمر پ۲۳) قبولیت کی امید رکھوں وھا انا اشرع فی المقصود بعون اللہ المعبود۔

صاحبان! اسلامی تعلیم کا رکن رکین یہ ہے کہ خدائے واحد کی سچی معرفت اور اُس کی صفات کمال کا حقیقی عرفان حاصل ہو جس کے سایہ میں اُس کی عبادت کا ایسا صحیح و آسان طریق اختیار کرایا جائے کہ ہم اس پر چل کر مطلوب حقیقی کو پاسکیں۔ اور چونکہ یہ ساری مشقت و تکلیف شرعی جو اس مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں اُٹھانی پڑتی ہے۔ اسی دار دنیا میں اور اور اسی جامۂ بشری میں ہوسکتی ہے اور اختلاف طبائع کی بنا پر ضرور ہے کہ حوائج بشریہ کی نسبت تنازع و اختلاف پڑے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کے متعلق بھی مناسب قواعد و قوانین مقرر کیئے جائیں جن کی بنا مصلحت و حکمت پر ہو تاکہ نظام دنیا میں خلل نہ پڑے۔ لہذا تعلیم اسلام کا مقصد ثانوی صلاح تمدن ہے جس میں یہ امور مرعی ہیں۔ اخلاق فاضلہ سے نفس کو مہذب بنانا۔ امور خانہ داری کو حسن و اعلےٰ معاشرت سے نباہنا۔ اور مدنیت کو بہتر سے بہتر حالت اور اعلےٰ سے اعلےٰ پیمانے پر پہنچا کر حفظ نفوس و اموال و عصمت فروج کے ذمے سے عہدہ برآ ہونا۔

میں نے اس مختصر تقریر میں سارے قرآن کا لُب لباب آپ کے پیش کر دیا ہے اور اس کا سچا فوٹو نہایت چھوٹی سکیل پر آپ کے سامنے رکھدیا ہے اصولی طور پر تو یہ سب امور ایسے مقبول و مسلم ہیں کہ اسلامی فرقے تو کیا غیر اسلامی مذاہب بھی ان سے انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر عمل کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو جس طرح دیگر ادیان کے مقابلے میں صرف اسلام ہاں صرف مقدس اسلام اس پر کھرا اتر سکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی فرقوں میں صرف مذہب اہلحدیث ہی اسلام کی حالت اصلی کا صحیح فوٹو اور درست نمونہ ہوسکتا ہے جو خدا کے فضل سے کمی و بیشی سے محفوظ رہکر اعتقاداً و عملاً اُسی حالت پر قائم ہے جس پر اسلام کے آخری نبی سید المرسلین فداہ روحی وصلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مرحومہ کو چھوڑا تھا۔

اس لیئے میں نہایت جرأت سے بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے دیگر مذاہب اور پیروان مذاہب میں جو رتبہ اسلام اور مسلم کا ہے وہی درجہ اہلحدیث کا ہے۔ اور مسلم اور اہلحدیث ہر دو مترادف و ہم مصداق ہیں۔

صاحبان! اسلام دنیا میں امن و سلامتی پھیلانے اور ہدایت و راستی قائم کرنے کو آیا تھا۔ لیکن افسوس ایسے قدر ناشناسوں کے منہ لگا جنھوں نے اس کے خوب صورت چہرے کو پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا اور اس کے براق رخسارے کے خال کو سیاہ داغ سمجھکر اُلٹا اُسی کو فسادی و خونخوار بنانا چاہتے کہ بجائے حجت و دلیل کے حجت بازی و شمشیر سے اس کا مقابلہ کیا اور اپنی غلط کارروائیوں کے بُرے نتائج کو اسکے سر مڑھا۔ غرض اس کے بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور کوئی فروگذاشت باقی نہ چھوڑی۔ اسیطرح اُس کے سچے فوٹو مذہب اہل حدیث کو تفریق امت کے ناپاک الزام سے بدنام کر کے لوگوں کی نظروں سے گرانا چاہا گیا اور اپنا قصور اُس کے سر تھوپا گیا۔

صاحبان! جب میں نے یہ کہدیا کہ مسلم اور اہلحدیث مترادف ہیں تو مجھے اس امر کو بھی صاف کرنا چاہیئے کہ اہلحدیث کو کوئی الگ فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ فرقہ حقیقت میں اُسی گروہ کا نام ہوسکتا ہے جس نے تھوڑی یا بہت اس حالت سے جدائی اختیار کرلی ہو جس پر آں حضرت صلعم نے اپنی امت کو چھوڑا تھا۔ اور جو اُسی حالت قدیمہ پر قائم ہو اُس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ آئی ہو اُسے فرقہ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس کے دیگر قسیموں کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے اسے فرقہ قرار دے لیں تو یہ دیگر امر ہے۔ اور اسی لحاظ سے اس تقریر میں ان کو بحیثیت فرقہ ذکر کیا جائیگا۔

حضرات۔ میں نے شروع تقریر میں قرآن مجید کا جو خلاصہ ذکر کیا ہے اس کی پہلی جزو یعنی عبادت الٰہی تو براہ راست مذہب کہلانے کی مستحق ہے اور دوسری جزو یعنی تمدن بالتبع۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور اعلےٰ تمدن کی پرورش حقیقت میں سچی عبادت الٰہی کے سائے میں ہوسکتی ہے اور پس ان ہر دو تعلیمات میں کسی اعلےٰ عملی نمونے کی ضرورت ہے جسے عملی طور پر عبادت و معرفت الٰہی کا غایت کمال حاصل ہو اور اس کے اخلاق و قوائے طبعیہ خدا تعالیٰ کی صفات جمالیہ کے سائے میں پرورش یافتہ ہوں تاکہ حقیقی عبادت و اعلےٰ تمدن کا اعلےٰ نمونہ ہونے کے علاوہ اُس کی زندگی عبادت و تمدن کی آپس کی نسبت کو صحیح صحیح قائم رکھتی ہو اور اُن کے میزان کو کسی غیر مناسب میلان سے محفوظ رکھتی ہو۔ اس میں تو کسی کو شک نہیں کہ یہ اعلےٰ سے اعلےٰ نمونہ سوائے آں حضرت صلعم کے کوئی نہیں جن کی تاسّی و اقتدا و اتباع کے لئے ارشاد ہے لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱) نیز فرمایا قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (پ۳)

اس تاسی و اتباع کی بنا اسی امر پر ہے کہ آنحضرت صلعم خدائے پاک کی نظر میں محبت قلبی اور عبادت لسانی و بدنی میں نہایت اعلےٰ معراج پر ہیں اور اخلاق فاضلہ اور حسن معاشرت اور سیاست مدن میں نہایت اعتدال پر ہیں۔ نہ تو عبادت و محبت الٰہی کے متعلق آپ کی زندگی میں کوئی کسر نظر آتی ہے اور نہ تہذیب نفس و تدبیر منزل و سیاست مدینہ میں کوئی نقص۔ اور نہ آپ کی پاک زندگی میں۔ ان دونوں میں باہمی ایسا تصادم ہوا کہ ایک کو غیر مناسب ترقی یا تنزل ہو گیا ہو بلکہ ہر ایک قوت اپنی اپنی حد میں برابر مناسب ترقی پر ہے جس سے نظام و اعتدال میں ہرگز خلل نہیں پڑ سکا۔ آں حضرت صلعم کو جو یہ کمال انسانی عطا ہوا محض اعتقادی نہیں بلکہ اس کا اظہار اس وقت واقعات کی بنا پر ہوا ہے کیونکہ میری تقریر کی جان آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی ہے۔ اس امر کو میں اس رنگ میں بھی دکھانا چاہتا ہوں کہ خلافت صدیقی و فاروقی میں دین و دنیا کی ترقی اور اُن کی باہمی نسبت کی درستی مسلم ہے۔ اور حقیقت میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما ہی منہاج نبوت کی خلافت کے صدر ہیں۔ ان ہر دو عہد میں تعلیم قرآنی کا کوئی پہلو اعتقاد و عمل میں ضعیف نہیں پایا گیا۔ محبت الٰہی اور غیرت ایمانی اور اس کے نام پر جان نثاری بے مثل ہے۔ زہد و تقوےٰ اعلےٰ حالت پر ہے دیانت و ایمانداری نہایت درجے کی ہے۔ کسر نفسی و تواضع عفو و انتقام۔ حلم و غیرت۔ خدا ترسی و ایثار۔ شدت و نرمی۔ رحمت و شفقت۔ حسن معاملات و ادائے حقوق۔ تعلقات زن و شوی و رشتہ داری حفظ ناموس و رعایت یکساں۔ غرض ہر خلق مہذب سے مہذب صورت میں ہے۔ حسن انتظام اور فتوحات میں تقوےٰ و خدا ترسی مملکت کشائی کے علاوہ غیر قوموں کو جوق در جوق اسلام کا حلقہ بگوش کر رہی ہے۔ آخر یہ حالت کس امر کا نتیجہ تھا؟ میں یقیناً کہتا ہوں کہ آپ اس امر میں مجھ سے کلی اتفاق کریں گے کہ یہ سب کچھ آں حضرت صلعم کی سچی محبت۔ سچی اتباع و اقتدار کا نتیجہ ہے۔ اب سوال تو یہ ہے کہ ان جانبازان اسلام

ہاں ان سچے جان نثاروں یعنی صحابہ کرام نے تو آں حضرت صلعم کے کلمات طیبہ کو اپنے کانوں سُنا۔ اور آپ کے واقعات و معمولات کو اپنی آنکھوں دیکھا اور اسی چال اور روش پر چل کر دین و دنیا میں منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

اور جب یہ بھی مسلم ہے کہ اسلام ایک آخری اور دائمی و ناقابل نسخ و ترمیم شریعت لایا ہے تو کیا آپ اس عقدہ کشائی میں میری کچھ مدد کر سکتے ہیں کہ بعد کی نسلوں میں آں حضرت صلعم کے وہ واقعات و کلمات کس طرح پہنچیں۔ تاکہ پچھلی امت بھی اس فیض سے بالکل محروم نہ رہے جو پہلی امت کو ملا۔ اور آنحضرت صلعم کا وہ علم و عمل جو خاص تعلیم خداوندی اور عصمت ایزدی سے جہانیوں پر ظاہر ہوا گم نہ ہو جائے اور ایک عہد سعادت عہد کی رونق و کیفیت برابر جہان میں جلوہ گر رہے!

بس اسی امر میں اپنی سعی کو لگا دینا اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصود بنا لینا اہل حدیث کا اصلی و منصبی فرض ہے۔

اب میں خدا کے فضل سے اس بات کے بہت قریب آ گیا ہوں کہ مسلم اور اہلحدیث میں کیا نسبت ہے اور وہ کس طرح آں حضرت صلعم کے نقش قدم پر چل کر دنیا کو ایک ہی شاہراہ محمدی پر چلاتے ہیں اور تفرق و تحزب کو مٹا کر اتباع سنت کی رغبت دلاتے ہیں۔

میرے بزرگان و برادران! جب آں حضرت صلعم کے صحابہ فوت ہو گئے تو خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ابو بکر بن حزم کو جو اُن کے وقت میں مدینہ منورہ پر گورنر تھے فرمان لکھا۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے جو کچھ مل سکے لکھ لو کیونکہ مجھے (اس) علم کے نابود ہو جانے کا اور علمائے (حدیث) کے نہ رہنے کا خوف ہے اور (دیکھو) سوائے آں حضرت صلعم کی (مرفوع)[1] حدیث کے اور کچھ بھی قبول نہ کیا جائے۔ اور علماء نے (حدیث) کو چاہئے کہ وہ اس علم کی عام اشاعت کریں اور مجالس (تدریس) منعقد کریں تاکہ جو شخص علم نہیں رکھتا وہ بھی تعلیم پا جائے کیونکہ علم کے نابود ہونے کی یہی صورت ہے کہ وہ مخفی ہو جائے"

ابو نعیم نے تاریخ اصفہان میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے اس فرمان کی نسبت یہ روایت کی ہے کہ آپ نے جمیع اقطار سلطنت میں یہ فرمان جاری کیا تھا کہ آنحضرت صلعم کی حدیث کو دیکھ بھال کر جمع کر لو۔

اس تاریخی واقعہ کے ذکر سے میری غرض یہ ہے کہ آں حضرت صلعم کی زندگی کے واقعات اور آپ کے پاک کلمات کی حفاظت اور پچھلی نسلوں میں ان کی تبلیغ کا یہی ذریعہ ہوا اور یہ کہ ان کو قراءتاً و کتابتاً محفوظ رکھا گیا۔ اب ہمارے لئے میدان بہت صاف ہے کہ آں حضرت صلعم کے جملہ کوائف زندگی پر مطلع ہونا نہایت آسان امر ہے اور محدثین رحمہم اللہ نے ہمارے لئے سب صعوبتیں حل کر دی ہیں۔ اسی امر کو مولانا حالی مرحوم اپنی مقبول خاص و عام مسدس میں اس طرح بیان کرتے ہیں

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں
اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزہ اس کا چکھ کر
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

بس علمی لحاظ سے تو اہل حدیث کا منصب یہ ہے کہ بموجب فرمان خلیفہ عبد العزیز خالص علم حدیث کی نہایت

[1] اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ سلف میں دلیل شرعی صرف قرآن اور حدیث تھے دیگر ہیچ باقی اقوال کو یہ درجہ نہ تھا۔ (ایڈیٹر)

کریں اور احادیث نبویہ کو امتیوں کے اقوال سے مجرد کریں تاکہ عمل کے لئے رستہ صاف ہو جائے جو آثار نبویہ کے محفوظ رکھنے سے اصلی غرض ہے۔ اور عملی لحاظ سے یہ فرض ہے کہ سنت نبویہ کو عملی طور پر کرکے دکھائیں تاکہ وہ زندہ رہے اور متروک ہوتے ہوتے مردہ نہ ہو جائے گو لوگ اس سے بوجہ نادفہمی کے منع کریں اور بہت ملامت بنادیں۔ اور جس طرح مقام عبودیت میں غیر اللہ کی طرف منسوب ہونا گوارا نہیں اسی طرح بلحاظ آں حضرت صلعم کا امتی ہونے کے غیر نبی کی طرف منسوب ہونا پسند نہیں کرتے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

اور جس طرح عبادت الٰہی میں کسی اور کو شریک باری بنانا روا نہیں رکھ سکتے اسی طرح اس امر اتباع و اقتدار میں بھی آں حضرت صلعم کے بعد کسی اور کے قول و عمل کو بلاشرط واجب القبول نہیں جان سکتے۔ بلکہ ہر ایک امتی پر بلحاظ امتی ہونے کے آں حضرت صلعم کا فرمان واجب الاطاعت اور آپ کا دستور العمل قابل اقتدا ہے اور آپ کے بعد دیگر کوئی نہیں جسکے علم کی نسبت یہ اطمینان ہو کہ وہ بطور وحی خدا تعالیٰ سے دیا گیا ہے اور اس کے عمل کی نسبت یہ تسلی ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاص حفاظت و عصمت میں ہوا اور بحال رہا۔

اہلحدیث کے مسلک میں ایک مشکل ہے جس نے بہتوں کو ان سے علیحدہ کر دیا۔ اور حقیقت میں وہ مشکل ایسی نازک ہے کہ سوائے اہلحدیث کے اور کوئی اسے نبھا سکتا ہی نہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ وہ مشکل حل ہو جائے تو آدمی کو سوائے اہل حدیث بننے کے کوئی چارہ نہیں اس کی ٹھیک مثال یہی ہے کہ اسلام کو دیگر ادیان کے مقابلہ میں ایک مشکل ہے۔ اور اس مشکل کو صرف اسلام ہی نے حل کیا ہے۔ بہت سے لوگ اس میں حیران رہ گئے اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے۔ پس اس مشکل کا حل سوائے اس کے اور کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ آدمی مسلم بن جائے یا بالفاظ دیگر مسلم بنجانے سے وہ مشکل مشکل نہیں رہتی۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر امم سابقہ میں بہت اختلاف تھا۔ حتےٰ کہ کتب سماویہ میں اختلاف پڑ گیا۔ اور کوئی نسخہ محفوظ نہ رہا۔ خود ماننے والوں میں ان کی نسبت طرح طرح کے شکوک پیدا ہو گئے۔ اور ایک عجیب طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ آخر مرتے کیا نہ کرتے لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو کتب الٰہیہ مانا گیا اور تاریخی قصوں اور قومی فسانوں نے وحی ربانی کی جگہ لیلی۔ اس طوفان بے تمیزی پر خدا تعالیٰ نے نبی آخر الزمان کو مبعوث فرمایا اور اصل دین الٰہی کو از سر نو زندہ کرکے اور طریق اعتدال کو قائم کرکے شریعت کو کامل کیا۔ چنانچہ شرائع سابقہ کا اجمالی ذکر کرکے فرمایا:-

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ (شوریٰ پ۲۵)

اس مقام پر یہ امور ذکر ہوئے ہیں:-

"اہل کتاب میں یہاں تک اختلاف پڑ گیا تھا کہ کتاب الٰہی مشکوک ہو گئی۔ اس پر آں حضرت مبعوث کئے گئے اور آپ کو امر ہوا کہ لوگوں کو امر ہوا کہ لوگوں کو کتاب الٰہی کی طرف دعوت کرو اور امر الٰہی پر مستقیم رہو اور لوگوں کی خواہشوں کی یعنی ان امور کی جو انہوں نے از خود بنا کر دین میں داخل کر لئے ہیں پیروی نہ کرو۔ اور کتب سابقہ کی نسبت یہ کہو کہ ہر کتاب الٰہی پر ایمان ہے اور مجھے تم میں عدل کرنے کا حکم ہے"

اس سے پیشتر فرمایا:-

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ

اس سے سمجھایا کہ اختلاف کا فیصلہ خدا کے سپرد ہے۔ یہ اس لئے کہا کہ جب آں حضرت صلعم سابق امتوں کا اختلاف مٹانے اور ان میں عدل قائم کرنے آئے ہیں اور آپ کو اقوال الرجال کی اتباع سے ممانعت ہے اور امر الٰہی پر استقامت کی تاکید ہے تو آپ کے لئے کوئی خاص منضبط دستاویز چاہیے جس پر سب امر صحیح صورت میں حاصل ہوں۔ سو وہ دستور العمل یہ ہے کہ ہر اختلاف کو وحی الٰہی کی کسوٹی پر پرکھا جائے اور اس کے مقابلے میں کسی کی شخصیت پر مدار نہ رکھا جائے!

یہ اصول جیسا معقول و سچا ہے ظاہر ہے۔ اسمیں نہ تو اپنی جمعیت مد نظر ہے اور نہ دوسرے کی بار ملحوظ۔ انصاف کی ایک ہی بات ہے کہ ہر ایک وحی الٰہی کی طرف رجوع کرے۔ اور زید بکر کے اختلاف و اقوال کو چھوڑ دے کیونکہ اس میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ اس امر میں اسلام کی تعلیم نہایت اعتدال پر ہے۔ اگر سابق ادیان کی کوئی بات تحریف سے محفوظ ہے تو اس سے انکار نہیں اور اگر معتقدوں نے از خود داخل دین کر لی ہے تو دیگر لوگوں پر اس کا بار اطاعت کیوں؟

لیکن چونکہ اصل دین کی تحقیقات کرکے وحی الٰہی کو الگ کرنے اور رسوم مروجہ کو ترک کرنے میں ایک عظیم انقلاب نظر آتا ہے۔ اس لئے عوام اس انقلاب کو امر جدید اور فتنہ و فساد قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہی رائے قائم کی گئی اور اَئِنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ اور مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ کے فتوے دیئے گئے۔ حالانکہ تعلیم توحید کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ ہاں موجود الوقت لوگوں کے مدت کے آبائی طریق اور رسوم مروجہ کے خلاف تھی۔

اسی طرح اہلحدیث بھی جو آں حضرت صلعم کے سچے جانشین ہیں اختلاف و تفرق امت کے وقت بصدائے بلند کہتے ہیں کہ اپنے اختلافات کو خدا کے سپرد کرو۔ وحی الٰہی کی متابعت میں سب متفق ہو جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اقوال الرجال کو دستور العمل بنا کر لوگوں پر آں حضرت صلعم کے بعد امتیوں کی اطاعت کا بار گراں نہ لادو۔ اور احادیث آں حضرت کو آرائے امت سے ممتاز کرو۔ اس صدا کی سخت مخالفت کی گئی۔ کیونکہ لوگوں کے دل و دماغ میں جو کچھ سمایا تھا اور جسے انہوں نے غلط فہمی سے دین سمجھ رکھا تھا یہ صدا اسکے برخلاف تھی۔ ایسے اختلاف و مخالفت کے وقت آں حضرت کو استقامت کا حکم تھا۔ اہل حدیث نے بھی ان سنتوں کی اتباع میں جسے لوگوں نے متروک کر دیا تھا اور اگر علمی طور پر ان کے قائل تھے بھی تو عمل میں ان کو غیر ضروری سمجھ کر اہمیت نہ دی تھی جس سے وہ سنتیں مردہ ہو گئیں نہایت استقامت سے پکڑا۔ اور لوگوں کی

ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کی۔ غرض جس طرح سابقہ شرائع کے کم یا منسوخ ہو جانے کے وقت آں حضرت صلعم کی وحی حکم اور قول فیصل ہوئی۔ اور اس میں خدا نے کسی اور کو آپ کا شریک و ساجھی نہیں بنایا۔ اسی طرح اب خود اس امت مرحومہ کے اختلاف کے وقت بھی وہی وحی محمدی (قرآن و حدیث) حکم فیصل ہوگی چنانچہ فرمایا فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ یعنے اگر تمہارے درمیان کسی امر میں تنازع پڑ جائے تو اس (نزاعی امر) کو خدا ور رسول کی طرف لوٹاؤ۔

نیز فرمایا:۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پ ۵) یعنی (اے پیغمبر) تیرے رب کی قسم کہ یہ لوگ مومن نہیں بنیں گے جتنے کہ تم کو اپنے تنازع میں حکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس کی نسبت اپنے دلوں میں کچھ بھی تنگی نہ پائیں اور (عملاً بدل و جان) تسلیم کر لیں۔

ان آیات اور ان کی مثل دیگر آیات کے موجب اہل حدیث نے اپنے اعتقادیات و عملیات کی بناء صرف قرآن و حدیث پر رکھی لیکن ان کے سوا ہر فرقہ نے اپنے مسلم امام و پیشوا کی شخصیت کو اتباع و اطاعت میں داخل کیا اور اس کے قول و فعل کو مستقل سند جانا جس سے ایک دین کے کئی فرقے ہو گئے جس طرح پہلی امتوں میں ہوئے تھے فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ (مومنون پ ۱۸) یعنی انبیاء علیہم السلام کے بعد ان کی امتیں آپس میں فرقہ فرقہ ہو گئیں (اور) ہر فریق اپنی حالت میں مگن ہو رہا۔ (باقی باقی)

(خاکسار تمیر سیال کوٹی)

قادیانی مشن

مناظرہ منظور

اہلحدیث میں بارہا لکھا گیا اور آخری پرچہ ۵ مارچ میں بھی اظہار کیا گیا کہ قادیانی مشن میں جو اختلاف شدید پیدا ہو رہا ہے اس کے دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ ہم سے مباحثہ ٹھیرالیں تاکہ ان دونوں پارٹیوں میں مصالحت ہو جائے۔ اس درخواست کی حکیمانہ تہہ کو پہنچکر قادیان کے اخبار الفضل نے ہم پر نیت معاند اور سخت ترین دشمن وغیرہ کا الزام لگایا ہے۔ جس کے جواب میں فقط اتنا کافی ہے ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

مگر غنیمت ہے کہ الفضل نے اپنے مرشد، نبی اور رسول قادیانی سے بڑھکر ہمت کی کہ ہمارے مناظرہ کے چیلنج (دعوت) کو قبول کیا۔ الفضل ۱۴ مارچ کو پرچے میں لکھتا ہے کہ یہ شرط مت لگاؤ کہ لاہوری پارٹی بھی شریک ہو۔ ہم بذات خود اپنے خیال کے ذمہ وار ہیں جو تم لاہوری پارٹی کو شامل کرنے کی شرط لگاتی ہو یہ تمہارا فرار ہے وغیرہ۔

ناظرین ۵ مارچ کا اہلحدیث اٹھا کر ملاحظہ کریں۔ ہمنے لاہوری پارٹی کی شرکت کو شرط نہیں کیا تھا بلکہ دونوں پارٹیوں میں مصالحت کی ایک صورت پیدا کی تھی کہ ہم سے مباحثہ چھیڑ دو تمہاری مصالحت ہو جائیگی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مشن کی نحوست کے ایام ابھی باقی ہیں۔ اسی لئے یہ لوگ اپنے اختلافات کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔

اچھا ہم بھی بقول "محتسب را درون خانہ چہ کار" اس نزاع کے مٹانے سے خاموش رہکر صرف قادیانی پارٹی سے مباحثہ کرنا بھی منظور کرتے ہیں۔ مباحثہ کی صورت کیا ہوگی ہم اپنے الفاظ میں نہیں لکھتے الفضل کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں۔ الفضل لکھتا ہے:۔

> ہم نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو وہی مسیح یقین کیا ہے جس کا وعدہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اور دلائل اور براہین کے ساتھ ہم نے اس دعوے کا مصداق صحیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو پایا پس ہم خدا کے فضل و کرم سے اس پاک نام کے لئے ایک غیرت اور جوش رکھتے ہیں اور اس دعوے کے علی منہاج نبوۃ ثبوت کے لئے بفضلہ ہر وقت تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ (۱۴ مارچ)

یہ ہے الفضل کا دعوے جس کے ثابت کرنے کا وہ ذمہ وار ہے۔ ہم بھی اسی کو قبول کرتے ہیں۔ الفضل اور اس کی پارٹی کو اختیار ہے کہ مناظرانہ طریق سے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جس مقدمہ کو چاہیں ذکر کریں بحکم علم مناظرہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم جس مقدمہ پر چاہیں اعتراض کریں۔

مدعی کا حق نہیں ہوتا کہ وہ فریق ثانی کو مجبور کرے کہ تم میرے فلاں مقدمہ دلیل پر اعتراض کرو۔ ایسا کرنے والا مدعی مناظر نہ ہوگا۔ بلکہ مجادل بلکہ فراری قرار پائیگا۔ پس ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے مخاطب اپنے دعوے کا ثبوت اسی طرح پیش کریں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ

> پہلے وفات حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہوگا پھر عدم رجوع موتی پر پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی نبوی اور اس کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد کی صداقت پر۔ (۱۴ مارچ ص)

بہت خوب۔ ہمیں منظور۔ مگر یاد رہے اگر ایڈیٹر الفضل کو معلوم نہ ہو تو کسی اہل علم سے پوچھنے میں عار نہ کرے کہ یہ سب مباحث آپ کے اصل دعوے (مسیحیت مرزا) کے مقدمات ہیں نہ کہ اصل دعوے۔ پس صورت بحث آپ کی طرف سے یہ ہوگی کہ

> چونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ واپس نہیں آسکتے اس لئے مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق ہیں وغیرہ۔

اس طرز بیان میں اصل دعوے آپ کا مرزا صاحب کی بابت ہے اس لئے بحکم مناظرہ فریق مخالف کا حق ہوگا کہ آپ کی دلیل کے جس مقدمہ پر چاہے اعتراض کرے۔ امید ہے الفضل اپنے قول کی پابندی کر کے اس میں پورا اترے گا اور ہمیں کہنے کا موقع نہ دیگا ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

ورائت تفسیری

[illegible] بابت اہلحدیث مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۹ ۱ھ

فروری میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مصنف نے اپنے دعوے کو ثابت کرنا تو کجا چھوا بھی نہیں یعنی کتاب کے کسی مقام پر تہیہ اور ارادہ بھی اس کے ثابت کرنے کا نہیں کیا۔ اس کو فیصلہ کے لئے کہ مصنف نے اپنے مقرر کردہ موضوع کو چھوا ہے یا نہیں ہمنے تجویز لکھی تھی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے کے موقع پر تین علماء کرام (مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی، مولوی سید علی صاحب حائری مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) سے اسکے متعلق فیصلہ کرایا جائے۔ اس تجویز کے متعلق مصنف نے اصولاً تو تسلیم ظاہر کی ہے۔ مگر ممبران کی بابت لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی عبد اللہ صاحب پشاوری داخل کئے جاویں جس کا مطلب یہ ہے کہ مولانا مفتی عبد اللہ صاحب ٹونکی تو منظور ہیں۔ بہت خوب۔ اب میں مصنف کو ایک قاعدہ کی بات بتلاؤں۔ ایسے موقع پر قاعدہ یوں ہے کہ بحکم قرآنی حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا ایک ایک ممبر فریقین کا ہوتا ہے۔ تیسرا مشترک الحمد للہ مشترک ممبر پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ میں اپنی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب کو پیش کرتا ہوں جو میرا حق ہے۔ آپ اپنی طرف سے جس کو چاہیں پیش کریں۔ میرا کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ نہ میں آپ کی حق تلفی کروں۔ نہ آپ میری کریں۔ ناظرین! کیا میں نے اس امر میں کوئی غلطی کی ہے؟ ہرگز نہیں

امر قابل تصفیہ صرف یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے موضوع کو کس صفحہ پر ثابت کرنے کا ارادہ کیا ہے کیونکہ ہم نے ساری کتاب کو پڑھا ہمیں کہیں یہ نہ ملا کہ مصنف نے اپنے منصب کو چھوا بھی ہے۔ بلکہ یہی پایا کہ مصنف اپنا منصب اور موضوع سرے سے بھول ہی گیا ہے اُسے یاد نہیں۔ یاد کرانا میرا فرض کیا ہے اور میں کرتا گیا ہوں۔ اس فیصلے کے بعد کتاب کا جواب دینا ہمارا کام ہوگا۔ لاہور کا جلسہ قریب آرہا ہے۔ مصنف اور اس کے احباب سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ اس فیصلہ کی طرف جلد متوجہ ہوں گے۔

اہلحدیث کانفرنس کے متعلق مقامی اخبار علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی رائے

اہل حدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ اجلاس امسال بمقام علیگڈھ منعقد ہوا۔ گو مسلسل باد و باران کی وجہ سے کسی قدر بے لطفی ہوئی۔ تاہم خدا کے فضل سے جلسے نہایت کامیاب ہوئے اور حاضرین کی تعداد ہزاروں تک رہی۔ باہر سے تشریف لانے والے علماء اور دوسرے ڈیلی گیٹوں کی تعداد چھ سو سے متجاوز تھی جس میں سوائے مدراس کے باقی جملہ حصص ہند کے قائم مقام شامل تھے۔ باوجود اس کے نہ صرف مہمانوں کو ستقبال کا بلکہ اُن کے قیام و طعام اور جلسے کے عام انتظام کا اہتمام بھی نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا تھا جس کے لئے ڈاکٹر محمد اشرف خان صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب جنرل مرچنٹ و میونسپل کمشنر علیگڈھ خاص شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں جو اس کانفرنس کے علیگڈھ میں مدعو کرنے کے اصل محرک بھی ہیں۔ علاوہ خود مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لوگوں اور عمائد و اکابر کے بہت سے غیر مسلم برادران بھی وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ اور ۱۵ مارچ کو صاحب کمشنر بہادر و صاحب مجسٹریٹ کلکٹر بہادر ضلع بھی رونق افروز ہوئے اور بہت غور سے جلسہ کی کارروائی کو ملاحظہ فرماتے اور تقریروں کو سنتے رہے۔ اور بعد میں جو چٹھی صاحب کمشنر بہادر نے بتوسط صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع شیخ محمد یوسف صاحب کو لکھی۔ اس میں جلسہ کی اغراض کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرمایا اور اس کو مفید و قابل قدر بتایا ہے۔ مقررین و واعظین وغیرہ میں مولانا عبد العزیز رحیم آبادی صدر جلسہ، جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، جناب مولانا ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس، جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب اور مسٹر غازی محمود (سابق دہرم پال و عبد الغفور) کی تقریریں قابل ذکر تھیں۔ مسٹر غازی نے یہ بتایا کہ آریہ سماج میں اخوت اور رواداری کا نام نہیں ہے اور اس کے متعلق اُن کا ادعا محض ہاتھی کے دکھانے کے دانت ہیں الخ

(علیگڈھ گزٹ ۱۷ مارچ)

صاحب کمشنر قسمت آگرہ کی قدر دانی

جس چٹھی کا ذکر اوپر کے مضمون میں آیا ہے وہ مع ترجمہ یہ ہے:

In company with the collector of Aligarh I yesterday attended for a short time the final meeting of the Ahl-i-Hadis conference. I was much interested in the proceedings which I heard. All endeavours to assist men to live good lives are worthy of support.

ہم کل شام ہمراہی کلکٹر صاحب بہادر ضلع علیگڈھ اہل حدیث کانفرنس کے آخری اجلاس میں کچھ عرصہ کے لئے شامل ہوئے جو تقریریں وہاں سنیں اُن سے بہت محظوظ ہوئے۔ انسانوں کو صلاحیت کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دینے کی تمام کوششیں قابل امداد ہیں

میلہ شالامار لاہور کے تماشائیو! ایک نظر ادھر بھی

لاہور میں شاہی زمانہ کا ایک باغ ہے جسکا نام شالامار ہے اخیر مارچ کے اس میں بہت بڑا میلہ ہوتا ہے جس میں ہر قسم کے کام ہوتے ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی مہینوں سے اس کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میلہ کا انتظار میں ایک ایک دن گن گن کر کٹتا ہے۔ ہمارے بھائیوں نے عیدین اور جمعہ کیلئے کبھی اس سے عشر عشیر بھی اہتمام نہ کیا ہوگا دن رات عیش و طرب۔ لہو و لعب اور لغویات میں مشغول رہتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ ایک ہی دن میں اسراف کی نذر ہوجاتا ہے سینکڑوں لغویات وہاں موجود ہوتے ہیں جن سے اجتناب کرنا بموجب ارشاد خداوندی وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (وہ مومن نجات یافتہ ہیں جو لغو باتوں کی طرف رُخ نہیں کرتے اور إِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا (عباد الرحمن وہ ہیں کہ اگر اتفاقاً بیہودہ مشغلوں کے پاس ہوکر گزریں تو وضعداری کے ساتھ گزریں) نہایت ضروری ہے۔ قحط کے ایام ہیں ہماری قوم کے ہزارہا آدمی فاقہ سے جاں بلب ہیں ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی ہر حالت میں مقدم ہو۔ مگر ہمارا ایمان کیسا ہی کمزور اور ضعیف ہے کہ امتحان

فتاوے

س نمبر ۱۲۳۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کی بیعت لینا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کیا یہ سُنّت مخصوصہ نبی یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسپر کسی صحیح روایت سے عمل ثابت ہے یا اگر صحابہ سے نہیں تو تابعین یا تبع تابعین سے اسپر عمل ہوا یا اگر آجکل کوئی عورت منکوحہ با جازت اپنے شوہر کے کسی صالح مسلمان مرد کی بیعت کرے تو یہ فعل جائز ہے یا نہیں اور اگر ناجائز ہے تو کس دلیل پر اور اگر جائز ہے تو کیا ایسے مرشد غیر محرم سے پردہ کرے یا نہ۔ یہ بات عام مشہور ہے کہ حکیم اور مرشد سے پردہ ناجائز ہے۔ پردہ کا لفظ صرف عورت سے تعلق رکھتا ہے۔ پس یہ امر کہاں تک از روئے شرع درست ہے؟ (خریدار نمبر ۴۳۷۹)

ج نمبر ۱۲۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم قرآن عورتوں سے بیعت لی تھی مگر ہاتھ لگایا نہ لگوایا۔ بلکہ صرف آیت قرآنی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ شَیْئًا آخر تک پڑھ دیتے تھے عورتیں صرف زبانی ان باتوں کا اقرار کرتیں۔ بس یہی اون کی بیعت تھی۔ بہ نیت اتباع سنت اب بھی کوئی ایسا کرے تو جائز بلکہ سنت ہے مگر پردہ کا حکم سب کو ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی عورتیں بے پردہ نہ آتی تھیں جس مرد کو جس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے اوس سے پردہ ضروری ہے۔ حکیم سے بھی پردہ ضروری ہے الّا اوس وقت جب بغیر منہ دیکھے مرض کی تشخیص نہ ہوسکے وہ امر مجبوری ہے۔

س نمبر ۱۲۴۔ بدوں عذر شکار یا حفاظت زراعت یا ریوڑ (بکری وغیرہ) کتا پالنا یا رکھنا احادیث صحیحہ کے رو سے منع ہے کیا بطور دلالت النص سفر میں تنہا جگہ پر یا ایک دہ (گاؤں) میں جہاں حفاظت کا مناسب انتظام نہیں ایک مسلمان بغرض حفاظت کتا رکھ سکتا ہے؟ (")

ج نمبر ۱۲۴۔ کھیتی۔ مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت حدیث میں آئی ہے۔ باقی امور مستفسرہ کی بابت نہیں آئی۔ ہاں ان امور پر قیاس کرکے اجازت دیجائے تو قابل جائز ہے العلم عند اللہ

س نمبر ۱۲۵۔ ایک مسلمان کے گھر میں ایک کتا کھانا طیار ہوتے وقت اکثر آتا ہے اور وہ شخص اوس کتے کو ایک آدھ ٹکڑا روٹی کا یا کوئی خالی ہڈی دیکر رخصت کرنا چاہتا ہے مگر وہ کتا ہر گز اوس کا دروازہ چھوڑنا نہیں چاہتا اور جوں جوں اوس کتے کو مار پیٹ ہوتی ہے وہ پاؤں میں لیٹتا ہے اور اس قدر دردناک آواز سے چوں چوں کرتا ہے اور دم ہلاتا ہے کہ اُس کو دیکھکر انسان کا دل نرم ہوجاتا ہے۔ کئی دفعہ اُس کتے کو سخت مار کر دروازہ سے باہر بھی نکال دیا گیا ہے مگر وہ بہت جلد موقع پاکر پھر ڈیوڑھی میں آکر لیٹ رہتا ہے وہ آدمی اس امر میں نہایت پریشان ہے بلکہ اُس نے اب اُس کتے پر تشدد کرنا ترک کردیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میں اس کتے سے آدھا بھی اپنی رازق اور مالک کو قبول کرلوں تو میری نجات ممکن ہے کیا وہ مسلمان اس کتے کو گھر میں رہنے دے یا بالکل مروا ڈالے۔

ج نمبر ۱۲۵۔ انسان کو اپنی طاقت کے مطابق حکم ہے۔ شخص مذکور سارا زور لگا چکا اس لئے وہ معذور ہے۔ کھانا کھلانا منع نہیں کھانا کھلا کر دروازہ سے باہر نکالدے۔ اس میں بھی مجبوری ہو تو بہ نیت حفاظت مکان رہنے دے العلم عند اللہ

(ا۔ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۶۔ زید مسلمان ہے اور اوس کی بیوی ہندہ بھی مسلمان ہے۔ اب زید کی بیوی ہندہ آریہ ہوگئی ہے لہٰذا زید کا نکاح قائم رہا یا فسخ ہوگیا (خریدار نمبر ۲۹۵۵)

ج نمبر ۱۲۶۔ قرآن مجید میں حکم ہے لَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ یعنی دین سے برگشتہ عورتوں کو نکاح میں مت رکھو لہٰذا آریہ شدہ عورت مسلمان مرد سے جدا ہوجائیگی۔

س نمبر ۱۲۷۔ زید کی بیوی ہندہ کی عمر سے ملاقات یعنی ناجائز تعلق ہے لیکن اگر عمر ہندہ کو بھگاتا ہے تو قانوناً جرم ہے سزا کا اندیشہ ہے لہٰذا عمر ہندہ کو حیلہ بتاتا ہے کہ تو عدالت میں درخواست دے کہ میں آریہ ہوگئی زید مسلمان کے گھر نہیں رہ سکتی میرا نکاح فسخ ہوگیا۔ عدالت نے فیصلہ دیدیا اور علیحدگی کرادی۔ چندروز بعد ہندہ مسلمان ہوگئی اور عمر سے نکاح کرلیا یہ نکاح جو کہ عمر سے ہوا جائز ہے یا ناجائز۔ نیز زید کا نکاح اس حیلہ سے فسخ ہوا یا نہیں (")

ج نمبر ۱۲۷۔ عورت کو دین کی غیرت اتنی بھی نہیں کہ آریہ کہلانا اوسکو ناگوار نہیں تو اوس کے کفر میں کیا شک ہے۔ جب وہ کافرہ ہے تو اوس کے نکاح کے ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ پس زید مذکور کا نکاح عند اللہ عند الناس نہیں رہا۔ البتہ عمر اس گناہ کی پاداش میں سخت سزا کا مستوجب ہے لیکن نکاح اس کا چونکہ پہلے نکاح کے فسخ پر موقوف ہے لہٰذا صورتاً جائز ہوگا العلم عند اللہ (ا۔ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۸۔ ایک شخص بیمار آئی فوت ہوگیا۔ اوسکا کوئی والی وارث نہیں تھا مگر ایک شخص بنام میراں بخش اوسکا مرید ہے اور جب اوسکا جنازہ تیار ہوا تو اوس کے مرید میراں بخش اور مسمی نہال نے قاضی مدعلی کو کہا کہ ہم نے رمضان شاہ کے جنازہ کے ساتھ باجہ منگوالیا ہے۔ قاضی مدعلی نے اونکو منع کیا کہ یہ کام شرک و بدعت کا ہے اور اہل ہنود کی رسم ہے۔ وہ دونو شخص منع نہ ہوسکے۔ قاضی مدعلی نے ہرچند تقاضا کیا وہ باز نہ آئے بلکہ انہوں نے باجہ منگوالیا قاضی مدعلی باجہ کی آواز سنکر واپس اپنے گھر کو چلا آیا اور وہ دونو آدمی باجہ کے ساتھ جنازہ لیکر بمعہ چند اشخاص واسطے دفن کرنے کے قبرستان کو چلے گئے۔ آگے آگے باجہ بجتا گیا اور جنازہ پیچھے پیچھے تھا اور دفنا کے آگئے۔ اب ان ہر دو اشخاص سے بموجب شرع شریف کیسا برتاؤ کرنا چاہئے اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ گئے ہوں اونکو کسطرح کا حکم ہے اور ایک شخص مسمی نقو شاہ نائب مسجد کا ہے وہ بھی قاضی کے برخلاف ہوکر جنازہ کے ساتھ چلا گیا تھا اوسکے واسطے کسطرح تعزیر لگانی چاہئے کیونکہ وہ شخص نمازی اور نائب مسجد کا تھا۔

ج نمبر ۱۲۸۔ ایسے شخصوں نے بڑا گناہ کیا ہے مجلس میں اونکو توبہ کرنی چاہئے۔

اطلاع۔ یہ سوال بغرض قلمی جواب کے آیا تھا مگر پورا پتہ مرقوم نہ ہونے سے اخبار میں شائع کیا گیا۔

متفرقات

عارضی تعطیل نہیں دہلی سے ایک اشتہار بحریہ چند محرزین انجمن خدام کعبہ دہلی کا آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ خدام کعبہ کی شاخ انجمن دہلی بدستور کام کر رہی ہے۔ جو اشتہار حافظ عبد الرحیم کا عارضی تعطیل کے نام سے شائع ہوا تھا وہ غلط ہے۔

یاد رفتگاں نہایت رنج ہے کہ مولانا غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کا صاحبزادہ محمد اسحاق ایک نادان معالج کے علاج سے انتقال کر گیا۔ مرحوم ابھی نو عمر اپنے والدین کی آنکھوں کا نور تھا اللہ تعالیٰ مرحوم کو داخل جنت کرے اور والدین اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

مولوی محمد الدین صاحب سدّھ ضلع جالندھر کا انتقال ہو گیا۔

جناب تار بخش ملتانی جو بہت پرانے بزرگ تھے انتقال کر گئے (خاکسار محمد ولد حافظ مرحوم)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے لئے دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم

دعاء خیر جناب مولوی حکیم مسلم خان صاحب داتا پوری مقدمہ مرداتا پور متعلقہ قربانی کی بابت ناظرین سے دعاء خیر کی التماس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں حق کی مدد کرے آمین

جواب طبی ۱ حافظ حکیم عبد الوہاب صاحب دہلی کوچہ نشوان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ تسلسل البول کا علاج دہلی میں آکر مفت کرائیں یا عسہ دوا کے لئے بھیجدیں۔ اس امر کے متعلق سائل مجیب براہ راست خط و کتابت کریں۔

تلاش ناظرین اخبار اہل حدیث میں سے کوئی صاحب براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہل حدیث ذیل کے استفسارات کا جواب دیکر مشکور فرمائیں :-

(۱) "کوک اینڈ کیلوے" کلکتے میں کوئی مشہور کارخانہ ہے یا معمولی۔ بہر دو صورت اُس کا نشان پتہ کیا ہے۔

(۲) اُس کارخانہ کی گھڑیاں پائداری اور سچا وقت دینے میں انگلش واچوں کا مقابلہ کرتی ہیں یا نہیں۔

(۳) خود اُسی کارخانہ کی بنی ہوئی گھڑیاں اُس کے مینجر کتنی قیمت پر واپس خرید سکتے ہیں۔ یا واپس خریدنے کا دستور نہیں ہے۔

(۴) اُس کے کارخانے کی "اف ہنٹنگ واچ" طلائی اور نقرئی کس قیمت کو آتی ہے۔ یا اُس کی فہرست (کیٹلاگ) کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟

(خاکسار خریدار اخبار اہلحدیث ۲۱۷)

دریافت کتاب نسخہ عقل شعور کس پتہ اور کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ احباب خریدار اخبار اہل حدیث مطلع فرماویں۔

نیز گروہ چکڑالوی کی تردید میں جو جو کتب شائع ہوئی ہوں اور جو اُن کے مصنف ہوں۔ اُن کتب کی قیمت اور پتہ سے بذریعہ اخبار اہل حدیث مطلع کیا جاوے باقی خیریت ہے۔

(رقیمہ نیاز محمد فیاض الدین خلف حکیم مولوی محمد ریاض الدین زمیندار موضع گوراهی ڈاک خانہ شیخوپورہ خریدار اخبار اہلحدیث ۲۰۹۴)

غریب فنڈ از فتوے فنڈ و طبی فنڈ ۵ ؍ از حکیم نذیر احمد صاحب اٹاوہ سے ؍ از منشی محمد کاظم صاحب اٹاوہ (جو بمد گرانی کاغذ بھیجا مگر یہاں بمد غریب فنڈ دیا گیا) عہ ؍ سابقہ ۱۶ ؍ جملہ مجموعہ شد ۔ از محمد خلیل لکھنو گشن گنج سائل عہ ؍ از ابراہیم سکھو چک ضلع گورداسپور سائل عہ ؍ از محمد حسین امرتسر سائل ۸ ؍ میزان کل عہ ؍ تینوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ قیمت حسب ضابطہ غریب فنڈ سے لی باقی عہ ؍ نمبر سائلین سال ہذا (۲۶)

طبی سوال مجھکو عرصہ دراز سے ضعف دماغ کا عارضہ ہو گیا ہے۔ آگے تو کم تھا مگر اب سال بھر سے یہ حالت ہے کہ ہر روز ناک میں سے پپڑی گرتی ہے اور مغز اور سر ہر وقت بھاری رہتا ہے اور خشکی بہت زیادہ ہے جس کے سبب سے طبیعت بہت بے چین رہتی اور لکھنا پڑھنا بالکل نہیں ہو سکتا اور چھینک آتی ہے اس وقت مغز اور سر بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ کوئی صاحب ازراہ مہربانی واسطے اللہ کے مجھکو علاج بتلا وے۔ میں بہت غریب آدمی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مرض دور ہونے پر غریب فنڈ میں کچھ امداد دونگا اور شکر گزار رہونگا۔

(راقم حاجی وصل حسین شہر بمبئی عبد الرحمن سٹریٹ انگاری محلہ بردوکان حاجی جان محمد لطیف)

(۳ ؍ داخل غریب فنڈ)

طبی جواب ۳ اکثر احباب وعدہ اجرائے اخبار فرماتے ہیں مگر ایفا نہیں کرتے۔

بجواب طبی سوال ۳ نسخہ حسب ذیل تیار کر کے مریضہ کو استعمال کرائیں :-

گاؤ زبان ۲۰ تولہ + ابریشم ۲۰ تولہ + آب سیب یک ثار + برادہ صندل سفید ۱۰ تولہ + زرشک شیرین ۲۰ تولہ + خس ۲۰ تولہ + مغز کدو نصف ثار + مغز خیارین نصف ثار + شیر مادہ گاؤ ۲ ثار ڈال کر عرق ۱۰ ثار کشید کریں۔ مربہ ہلیلہ زرد کلاں شستہ یک عدد کشتہ قلعی ۵ رتی ملا کر صبح شام ہمراہ ۲ تولہ شربت انار شیرین عرق مذکورہ بالا ۱۰ تولہ استعمال کریں۔

سہاگہ شگفتہ ۴ رتی + مروارید ناسفتہ ۴ رتی + ورق نقرہ ۱۲ عدد + سرمہ سیاہ یک تولہ + مغز تخم نیل ۶ ماشہ + شب یمانی شگفتہ ۴ رتی + کشتہ جست ۳ ماشہ + چاکسو مدبر در آب ۶ ماشہ + کوکنار یک تولہ + ہمراہ عرق گلاب تین دن تک متواتر کھرل کریں رات کے وقت روزانہ استعمال کیا کریں۔

طبی جواب ۴ حسب ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں مغز تخم نیم یک تولہ + مغز تخم شفتالو یک تولہ + مغز تخم نکا یین یک تولہ + رسوت صاف شدہ یک تولہ + ان تمام کو کھرل کر کے دو رتی کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح و ایک شام ہمراہ شیر گاؤ نیم ثار + روغن زرد ۴ تولہ داخل کر کے قبل از طعام استعمال کریں۔

مرہم

موم سفید ۴ ماشہ + گل روغن ۶ تولہ + مغز ساق گاؤ یک تولہ + سفیدہ کاشغری ۴ ماشہ + کشتہ جست ۴ ماشہ۔ مرہم تیار کر لیں۔ اور رات کے وقت مقعد پر لگا لیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا

٭ اس مد کے لئے کنندہ کر فی الحال ۲ روپیہ غریب فنڈ مقرر کیا گیا ہے جس کے نمبر طبی سوال درج شدہ ہوا کریگا (اڈیٹر)

(نورالدین سند یافتہ حکیم حاذق - موچی دروازہ لاہور)

پروگرام جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور

۲-اپریل ۱۹۱۵ء - صدر جلسہ - جناب ملک تاج الدین صاحب بی اے اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور

طلبا اسلامیہ سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف) ۷ بجے صبح سے ۷½ تک۔ افتتاحی تقریر ۷½ سے ۱۰ تک

صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بی اے بیرسٹر علیگڈھ (اردو تقریر) ۱۰ سے ۱۱½ تک

خواجہ حاجی عبدالصمد صاحب ککرو رئیس بارہ مولہ (تقریر) چون پیشندی حافظ از سکینہ بیرون آ [illegible] ہندی و ہندوستانی در جمہوریت باید ادے

دوسرا اجلاس۔ صدر جلسہ

جناب میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر

منشی عبدالخالق صاحب خلیق دہلوی (نظم فریاد یتیم) ۵ سے ۵½ شام تک

مولوی احمد سعید صاحب واعظ دہلوی (تقریر - الیوم اکملت لکم دینکم الخ) ۵½ سے ۶ تک

شیخ ضیا احمد صاحب ایم اے لاہور (تقریر - میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے) ۶ سے ۶½ تک

شیخ غلام محمد صاحب ظفر ایم اے پروفیسر مری کالج سیالکوٹ (نظم) ۶½ سے ۷½ تک

سید ولی شاہ صاحب سب جج درجہ اول رہتک (تقریر روح و روحانیت) ۷½ سے ۸ تک

صدر جلسہ - آنریبل خان بہادر ملک محمد امین صاحب شمس آباد

طلبا اسلامیہ کالج لاہور ۷½ سے ۸½ تک

مسٹر ہنری مارٹن صاحب ایم اے پرنسپل اسلامیہ کالج (انگریزی لیکچر) ۸½ سے

۳-اپریل ۱۹۱۵ء

پنجاب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

بصدارت نواب راجہ طالب مہدی خان صاحب ممبر کونسل آف ریجنسی بہاولپور ۸½ صبح سے ۱۲ بجے تک

صدر جلسہ - خان بہادر مولوی شیخ انعام علی صاحب بی اے سشن جج حصار

مولوی عبدالمجید صاحب مولوی فاضل وکیل لاہور (نظم حمد و نعت)

(نظم و اتفاق) ۱ بجے دوپہر سے ۱½ تک

مرزا اعجاز حسین صاحب بی اے پلیڈر الہ آباد (تقریر) ۱½ سے ۲½ تک

مولوی حافظ عبدالعلی صاحب عرف جھنڈا - گوجرانوالہ پنجابی نظم ۳ سے ۳½ تک

مفتی محمد دین صاحب بی او ایل وکیل گجرات (تقریر تہذیب اور اسلام) ۳½ سے ۴½ تک

صدر جلسہ - خانصاحب میاں نظام الدین صاحب رئیس [illegible]

مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل قصور (تقریر - [illegible]) ۵ سے ۶ تک

مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل (تقریر ہمارا تمدن) ۶ سے ۷ تک

صدر جلسہ - خان بہادر شیخ محمد نصیر الدین صاحب گورنمنٹ پنشنر رئیس اعظم لاہور

قاضی فتح محمد صاحب انبالوی (تقریر) ۷½ شام سے ۸ تک

مولوی محمد دین صاحب بی اے جج چیف کورٹ بہاولپور (تقریر - رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا) ۸ سے ۸½ تک

خواجہ جلال محمد صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور ۸½ سے ۸¾ تک

حکیم محمد امین صاحب بیرسٹر لاہور (تقریر - فقر کی صدا) ۸¾ سے

۴-اپریل ۱۹۱۵ء

صدر جلسہ - خان بہادر آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر لاہور

طلبائے اسلامیہ ہائی سکول (تلاوت قرآن مجید و نعت شریف) صبح ۸½ بجے سے ۹ تک

شیخ عبدالقادر صاحب بی اے بیرسٹر لاہور تقریر ۱۰ تک

سید محمد ظفر حسین صاحب آزاد منشی فاضل ہوشیارپوری (تقریر - دین و دنیا کا کلمی والا سوال) ۱۰ سے ۱۰½ تک

مولوی حافظ عبدالعلی صاحب جھنڈا (پنجابی نظم) ۱۰½ سے ۱۱ تک

سالانہ رپورٹ و چندہ ۱۱½ سے ۱۲ بجے تک

صدر جلسہ - نواب محمد ذوالفقار علی خان صاحب سی - ایس - آئی رئیس مالیر کوٹلہ

مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی (نظم) ۲ سے ۲½ تک

شیخ نیاز محمد صاحب ایم اے پلیڈر ہوشیارپور (تقریر) ۲½ سے ۳ تک

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب لاہور (نظم) ۳ سے ۳½ تک

خان احمد حسین خانصاحب بی اے منصف جالندھر (نظم خیرات) ۳½ سے ۴ تک

منشی پیراں بخش صاحب جلوہ سیالکوٹ (نظم) ۴ سے ۴½ تک

صدر جلسہ - خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس اعظم امرتسر

منشی محمد احسان اللہ صاحب قریشی اسسٹنٹ وکیل امرتسر (نظم) [illegible] ۵ سے ۵½ تک

مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ (تقریر - دنیا کے مسلمان گروہوں کی ضرورت) ۵½ سے ۶ تک

مولوی فضل الٰہی صاحب راولپنڈی (تقریر) ۶ سے ۶½ تک

خاتمہ اور دعا

حساب [illegible]

کے نسخہ جدول حساب کی قیمت ۱۰ اپریل میں ختم ہے - ۹ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جاویگا - اگر کسی صاحب کو رعایتی خریداری منظور نہ ہو - تو براہ مہربانی بذریعہ ڈاک اطلاع دیں - تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو - خاکسار منیجر

۱۷ - ۸۲ - ۱۰۷ - ۱۳۰ - ۳۲۰ - ۴۶۵
۵۲۹ - ۶۸۴ - ۶۸۷ - ۶۹۹ - ۸۰۴ - ۸۲۳
۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۱ - ۱۱۴۲ - ۱۲۷۹
۱۳۱۴ - ۱۴۲۴ - ۱۸۵۰ - ۱۹۲۹ - ۲۱۶۴
۲۲۵۲ - ۲۲۶۷ - ۲۲۶۲ - ۲۲۷۵ - ۲۴۰۷
۲۵۶۵ - ۲۶۴۷ - ۲۶۱۵ - ۲۷۱۸ - ۲۷۲۲
۲۷۳۶ - ۲۷۴۴ - ۲۷۴۵ - ۲۷۴۸ - ۲۷۵۷
۲۷۶۰ - ۲۷۶۵ - ۲۷۶۸ - ۲۷۷۲ - ۲۷۷۴
۲۹۰۸ - ۲۹۹۵ - ۳۰۱۴ - ۳۱۸۷ - ۳۱۹۰
۳۱۹۱ - ۳۱۹۹ - ۳۲۰۹ - ۳۲۱۳ - ۳۲۲۱
۳۲۵۷ - ۳۳۱۶ - ۳۳۵۶ - ۳۳۵۹ - ۳۳۶۱
۳۴۴۹ - ۳۴۵۰ - ۳۴۵۱ - ۳۴۵۲ - ۳۴۵۳
۳۴۵۵ - ۳۴۵۶ - ۳۴۵۸ - ۳۴۵۹ - ۳۴۶۰
۳۴۶۱ - ۳۴۶۲ - ۳۴۶۳ - ۳۴۶۵ - ۳۴۶۶
۳۴۶۷ - ۳۴۶۸ - ۳۴۶۹ - ۳۴۷۱ - ۳۴۷۲
۳۴۷۵ - ۳۴۷۶ - ۳۴۸۲ - ۳۴۸۹ -
۳۷۵۶ - ۳۷۶۳ - ۳۷۷۱ - ۳۷۷۶
۳۷۷۷ - ۳۷۸۰ - ۳۷۸۲ - ۳۷۸۹ -
۳۸۲۹ -

* حیرت ہے کہ پنجاب کے مشہور لیکچرار خواجہ کمال الدین کا نام نہیں نہ ڈاکٹر یعقوب بیگ کا - خیر باشد (اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے۔ کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن گذشتہ ہفتہ جو خبریں ہم تک پہنچی ہیں۔ انکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی ظفر علی خان صاحب مالک اخبار زمیندار جو گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے کرم آباد میں نظر بند ہیں۔ گورنمنٹ نے ان سے بیس ہزار روپے کی مزید ضمانت طلب کی ہے۔ مولوی صاحب نے اخبار وغیرہ کی ملکیت اپنی بیوی کے نام ہبہ کر دی ہے۔

لاہور کی پولیس نے لالہ رام رکھا مل کی دوکان ادویہ کی تلاشی لی۔ اور بعض ادویہ کو اٹھا کر لے گئی

جھنڈا سنگھ سابق سکرٹری بھارت ماتا لاہور کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

آنریبل بابو سریندرناتھ بینرجی کے اخبار بنگالی کے دفتر میں ایک آہنی صندوق کی تلاشی لی گئی۔

آنریبل راجہ راجن صاحب پال کی گاڑی کی تلاشی لی گئی۔

آنریبل نواب شمس الہدیٰ سے جبکہ لارڈ ہنوڈ کے بت کی نقاب کشائی کی تقریب پر شوٹہ پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ تلاشی لی گئی۔ حضور والیسرائے نے دیر سے پہنچنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ نے تلاشی کا ماجرا سنایا جس پر حضور والیسرائے نے اظہار افسوس کیا۔

اخبار کامریڈ کا جو اپیل چیفکورٹ لاہور میں دائر تھا وہ ۱۷ مارچ کو خارج ہو گیا۔

چند دنوں سے جرمن آبدوز کشتیوں نے پھر سرگرمی دکھانی شروع کی ہے چنانچہ انگلستان کے محکمہ بحری نے ۱۳ مارچ کو اعلان کیا۔ کہ جہازات اندین سٹی۔ الونگاہل ایڈن ول۔ فلوریزل۔ ہیڈ لینڈ۔ اندلوسین۔ وائٹ ڈیل۔ جرمن آبدوز کشتیوں کے تارپیڈوں کا ہدف ہو کر غرق ہو گئے۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز پرنس ولیم نامی نے فرانسیسی تجارتی جہاز گوڈالوپ کو غرق کر دیا ہے۔

۱۱ مارچ کو محکمہ بحری انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی جہاز اتلانٹا پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ مگر وہ غرق نہ ہوا

انگریزی تجارتی جہاز فنگل پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بہت جلد غرق ہو گیا

انگریزی تجارتی جہاز گلینارٹنی جو بنکاک (برما) سے چاول لاد کر لندن کو جا رہا تھا۔ جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ نصف گھنٹہ میں غرق ہو گیا

انگریزی سٹیمر لی واڈن کو جرمن آبدوز کشتی یو ۲۹ نے غرق کر دیا ہے۔

ایک انگریزی کروزر نے تجارتی جہاز مقدونیہ کو گرفتار کر لیا ہے۔

قریباً تین چار جرمن آبدوز کشتیاں بھی ان دنوں غرق ہوئی ہیں

انگریزی سٹیمر گن کلوی جو کلکتہ سے ڈنڈی کو جا رہا تھا خشکی پر چڑھ گیا ہے عملہ کے آدمیوں کا بیان ہے کہ ایک جرمن آبدوز کشتی نے اسکا تعاقب کیا تھا۔

ایک جرمن جنگی جہاز ڈرسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے غرق کر دیا ہے۔

ایک جرمن جنگی جہاز سٹراسبرگ گم ہے جس کی بابت خیال ہے۔ کہ وہ کسی طوفان میں غرق ہو گیا ہے کیونکہ اس کے پاس کوئلہ نہ تھا۔

ایک سویڈش تجارتی جہاز گرک لینڈ جس پر سامان خورد و نوش بار تھا گرفتار کر کے انگلستان لایا گیا کیونکہ یقین کیا گیا تھا۔ کہ وہ جرمنی کی طرف جا رہا تھا۔

انگریزی جنگی جہاز امیی تھسٹ جو درہ دانیال کے تنگ ترین حصہ میں گھس گیا تھا۔ اس کے ۲۳ آدمی ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے لیکن وہ خود بغیر کسی ضرر کے واپس آ گیا۔

انگریزی فوجوں نے جن میں ہندوستانی فوجیں بھی شامل تھیں۔ نیوچیپل پر جرمنوں کو سخت شکست دی بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں جرمنوں کا ۱۸ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

بلجین سپاہ دریائے ایسر پر بڑھ رہی ہے۔

فرانسیسی سپاہ نے ارگون میں کئی روز کی سخت جنگ کے بعد موضع دینکائے پر جسے جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا۔ قبضہ کر لیا۔

انگریزی ہوا بازوں نے ڈی ان اور ڈوئے کے ریلوے سٹیشنوں کو بم پھینک کر تباہ کر دیا۔ نیز ایک ٹرین کو بھی اڑا دیا۔

ایک فرنچ ہوا باز نے کالفالنس کے ریلوے سٹیشن پر گولے پھینکے

ایک جرمن ہوائی جہاز نے کیلے پر بم پھینکے جس سے ۷ آدمی ہلاک ہوئے۔

ایک فرانسیسی ہوا باز نے کالمرکی بارکوں پر بم پھینکے۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ مشہور آسٹروی قلعہ بند شہر پرزمیسل کی تسخیر اب صرف چند روز کی بات رہ گئی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ وہ پولینڈ میں سخت جارحانہ کارروائی کر رہے ہیں

برلن کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسیوں نے مشرقی پرشیا کے سرحدی مقامات ٹوروگن اور لنگ ارگن پر حملہ کیا ہے۔

نش (سرویہ) کا تار مظہر ہے۔ کہ سرویہ اور آسٹریا نے ان سولینین اسیران جنگ کا جن کی عمر ۱۸ سال سے کم اور پچاس سال سے زائد ہو باہم مبادلہ کر لینے کا انتظام کر لیا ہے۔

انگلستان - جرمنی - اور آسٹریا نے باہمی قرار داد سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسیران جنگ کے کیمپوں کا ریاستہائے متحدہ کے قائم مقام معائنہ کریں گے۔ اور ان کی گورنمنٹوں کی طرف سے سامان رسد وغیرہ ان میں تقسیم کریں گے۔ انہوں نے سولینیوں کے مبادلہ کا بھی باہم انتظام کر لیا ہے۔

انگلستان کے تجارتی بورڈ نے اعلان شائع کیا ہے کہ ہر صحیح الجسم عورت جو کام کر سکتی ہے۔ اور کام کرنے پر رضامند ہے۔ وہ اپنا نام کام کرنے والوں کی فہرست میں درج کرائے۔ تاکہ مردوں کو میدان جنگ میں جانے کا موقع ملے

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ ترک قسطنطنیہ کے گرد قلعہ بندیوں کا ایک نیا حلقہ تعمیر کرا رہے ہیں

التوائے جلسہ - انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی وجہ سے ایامیں کا نفرنس کا جلسہ بجائے ۱۸ اپریل کے ۵ - اپریل کو بیرون بھاٹی دروازہ لاہور منعقد ہوگا۔ ایامیں حضرات نوٹ کر لیں۔ اور بعد میں تاریخ کی اطلاع بذریعہ ان قدم کر لیں دوس ... [illegible]

شفاخانہ یونانی گجرانوالہ کے تجربات

حب دافع جریان وکثرت احتلام۔ ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سستی کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں قیمت ۱۲؍

طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲ دن میں اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص میں اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے فوراً ... اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۲؍

حب بواسیر ہر قسم۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۱؍

سرمہ مقوی چشم۔ ہر عمر کے استعمال ہو ... جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ ۴؍

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ ۱؍

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

تیرھویں صدی ہجری کا مجدد ۱۲/

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات ومکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محفوظ تھے۔ لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی نیابت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والئ ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ سے ناپید ہو گیا جس کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کے طعام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملا۔ جن کی دعا سے ...

عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر انفس سے تائب ہوا جن کی وعظ سے ہزار ہا ... اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ جو ... تیرہ سال ... انگریزوں سے ... جن کی مخالفت سے بڑے بڑے سردار مجنون ہو گئے جن کے ہاتھ پر ... ہندو ... سکھ مسلمان ہوئے۔ الغرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے پونے تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپے

مینیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لونگی ... ریشمی و ... ہر ایک قسم کا عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لنگی پاس رکھنا ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر ... اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہران
غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان
ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

نبی کامل۔ اخبار اہلحدیث کا وہ خاص نمبر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ومقدس زندگی کے حالات طیبہ درج ہیں ۴؍

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ مع محصول صرف ۴؍

سیرت البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری ۱؍

الفاروق۔ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مصنفہ علامہ شبلی ۲؍

فتوحات اہلحدیث۔ چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے انکو جمع کیا گیا ہے صرف ۴؍

اہلحدیث کا مذہب۔ مذہب اہلحدیث پر ایک جامع و مانع رسالہ ۳؍

تغلیب الاسلام۔ بجواب تہذیب الاسلام مصنفہ مہاشہ دھرم پال۔ ہر چہار جلد اصلی قیمت قریبا ... رعایتی صرف ۸؍

اجتہاد و تقلید۔ اس رسالہ میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۲؍

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اخبار کی دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتدالی اور نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے۔ نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے۔ پہلے چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے۔

مینیجر اخبار عصر جدید میرٹھ

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمریں درد ہو ان کے لیے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں
ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک [illegible] آدھ پاؤ [illegible] پاؤ [illegible] محصولڈاک وغیرہ [illegible]

شہادات

جناب حکیم محمد رفیق صاحب قصبہ [illegible] سے ارقام فرماتے ہیں جو مومیائی منگائی تھی باذنہ تعالیٰ مفید ثابت ہوئی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بذریعہ ویلیو ارسال فرما دیں (۵ [illegible])

جناب منشی آدم کمال الدین صاحب انوری مقام [illegible] سے لکھتے ہیں کہ منشی آدم انوری نے مجھے ایک تولہ مومیائی کی خواہش کی تھی۔ چند روز میں مجھے فائدہ معلوم ہوا۔ اور وہ ابھی دوا استعمال کر رہے ہیں ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس لیے ایک پونڈ کا پوسٹل آرڈر ارسال کرتا ہوں۔ وصول کر کے پارسل روانہ کرنا ۔ دو جنوری [illegible]

ملنے کا پتہ ویسٹرن دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ [illegible] امرتسر

ALIGARH CITY
DELHI
P.M.

مفید و کار آمد کتابیں

۲۱/۵۲

مباحثہ گوشت خوری یعنی وہ مباحثہ جو آریہ ڈیبیٹنگ کلب کے پریذیڈنٹ اور اسلامیہ ڈیبیٹنگ کلب کے پریذیڈنٹ کے درمیان تقریری ہوا لفظ بلفظ درج ہے بمطابق قیمت صرف

تحریر کبیر در اثبات وجود رب قدیر۔ نئی روشنی کے جنٹلمینوں اور دہریوں کے ایمان ناشناس اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ علمی۔ عقلی۔ حسابی اور سائنٹفک طریق سے ذات ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت مدلل و مکمل طور پر

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین صاحب سیوطی رح کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب۔ پل صراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت میزان۔ نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ ان میں جمع کر کے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کر دی ہے اقوال بزرگ میں یہ کتاب جامع ہے

انوار قدسیہ کا اردو ترجمہ یہ کتاب امام المتقین شیخ عبد الوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف ہے۔ اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و حالات کا مفصل بیان ہے۔ اور با تفصیل دکھایا گیا ہے کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا مطالعہ کریں۔ صرف ۱۰

الادلۃ الجلیہ فی عقائد الاسلامیہ اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر جدید دلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام کے ان مضامین پر جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے

داغ دل ناول کے پیرایہ میں بیاہ شادی کے نشیب و فراز۔ خاوند بیوی کے تعلقات کا نتیجہ خیز بیان۔ جوان عورت اور کمسن لڑکے کی شادی کے نتائج۔ قابل مطالعہ ہے فی جلد ۸

ملنے کا پتہ
منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاک کھیکال

مطبوعہ پنجاب پرنٹنگ ورکس لاہور میں [illegible] سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب [illegible] مالک نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث مصطفیٰ ... داشتن ... دروازہ درج ... کیا ہے

نمبر ۲۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ،، ...
عام خریداران سے ،، ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان ۱
قادیانی مشن (مشترک کام میں شرکت) ۴
خطیب کا خطبہ ۵
خواجہ حسن نظامی اور قیامت ۶
ایک نہایت مفید تجویز ۷
دعاء اور اُس کا فائدہ ۸
طعام یہود ۹
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۰
جواب مذاکرہ علمیہ مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۰
ایک عجیب قادیانی مناظرہ ۱۱
فتاوے ۱۲
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
اشتہارات ۱۶

اہلحدیث کانفرنس کے مہربان

یا نکد الدنیا متی انت مقصر
علی الحر حتی لا یکون لہ ضد

چوتھی صدی کا عربی شاعر متنبی بڑا منہ زور ہے یوں تو اُس کو مدائح اور قبائح سے فرصت نہیں مگر گلہے ماہے کوئی نہ کوئی قصیدہ نہیں تو شعر ہی سہی قدرتی فلسفہ کا بھی لکھ جاتا ہے۔ شعر مندرجہ عنوان اسی قسم سے ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

آے کمینی دنیا تو اس باب میں کبھی کوتاہی نہیں کرتی کہ جب کبھی کوئی آزاد آدمی کام کو کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے مقابل کسی نہ کسی مخالف کو کھڑا کر دیتی ہے۔

یہ مطلب دراصل آیات قرآنی سے مؤید ہے جنمیں فرمایا:۔

كَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

اہلحدیث کانفرنس سے پہلے جتنی انجمنیں یا مجالس اس قسم کے کام کے لئے قائم ہوئیں اُن سب کیساتھ یہی قدرتی اصول کام کرتا رہا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور، ندوۃ العلماء لکھنؤ، مدرسہ دیوبند وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ آج ہمارے سامنے بڑی امن امان کی تعلیم کا علیگڈھ کالج ہے لیکن اس کی تاریخ جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ اس میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ جو صاحب نہ جانتے ہوں یا بھولے ہوں اُن کو مولوی سمیع اللہ خان مرحوم کی سوانح عمری پڑھ لینی چاہیے۔ پھر اہلحدیث کانفرنس کی نسبت یہ خیال رکھنا کہ اس کی مخالفت نہ ہوگی یا یہ ایسی ہوگی کہ اس کے اپنے سگے بھائی برادران یوسف کی طرح اس کی بدخواہی نہ کرینگے غالباً قانون قدرت سے غفلت اور سہل انگاری ہے۔ اس لئے لازم بلکہ الزم تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مخالفت بھی ہوتی اور

گلزار احمدی ... صدق النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں ما ... خوش بیان کے لئے مفید ہے اصلی قیمت ... رعایتی ... (...)

ضرور ہوتی۔

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ اس کانفرنس کی مخالفت کرنے پر وہ لوگ کھڑے ہوئے جن کو انسانی نگاہ میں اس مخالفت کے لائق نہ سمجھا جاتا ہوگا کیونکہ اُن کی عمر اسّی اسّی سال سے متجاوز ہے۔ ان کی ساری عمر قال اللہ اور قال الرسول میں گزری ہے اس لئے اُن کی آنکھیں ایسی ترقی کا زمانہ دیکھنے کو ترستی ہونگی کہ اہلحدیث کی جماعت اس معراج پر پہنچ جائے کہ اُن کے سالانہ جلسے بڑی شان و شوکت سے ہزارہا آدمیوں کے مجمعوں میں ہوں اور سب موافق مخالف اُن کے خیالات کو سنیں اور اثر پذیر ہوں۔ آہ یہ کیسا خوشگوار موقع ہے آہ یہ کیسا دلپسند سین ہے جو ایک سچے عاشق اور حدیث کے سچے شیدائی کی انتہائی مراد ہے ایسا عاشق اسکو دیکھکر بیساختہ منہ سے کہدے

ذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

مگر افسوس اس قومی ترقی اس معراج بلندی کو نہ دیکھ سکے تو وہی جن سے یہ گمان نہ ہوسکتا تھا جن کا یہ اصول تھا کہ مشترک کاموں میں ہر ایک فریق سے مل جانا چاہیئے یہاں تک کہ اُن کی عین تمنا تھی کہ مرزائی بھی اُن کو کسی متفقہ اسلامی کام کے لئے بلائیں تو وہ ضرور جائیں[1] ایسے بزرگ اہل حدیث کانفرنس کے برخلاف ہو رہے ہیں۔

تعزیہ داروں کو کہا جاتا ہے کہ تم لوگ سال کے بعد محرم کے شروع میں کیوں ماتم و شیون کرتے ہو اور سال بھر آرام چین سے بیٹھے رہتے ہو تو وہ اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ محرم میں کربلا کے روڑے بھی سرخ ہوجاتے ہیں۔ یہی مثال ہمارے ان بزرگوں کی ہے سال بھر خاموش رہینگے نہ اصول خمسہ کی تصحیح ہوگی۔ نہ حواس خمسہ کی درستی۔ جونہی سالانہ جلسہ آیا ان کے خون نے جوش مارا کیوں؟ وہی قدرتی اصول جو اوپر مذکور ہوا۔

اس سال علیگڈھ کا جلسہ جس شان و شوکت سے ہوا پہلے سب جلسوں پر سبقت لیگیا۔ اسی قدر مخالفین کی طرف سے کوشش ہوئی۔ مگر افسوس اُن کی کوشش کا نتیجہ صرف اتنا رہا کہ جو کاغذ مطبوعہ یا قلمی بھیجتے تھے وہ منتظمان جلسہ کے ہاتھ میں آتا وہ اُسکو فوراً سے پیشتر یہ کہکر ردی میں پھینکدیتے ؎

این چنیں رقاص را بائد وصولِ این چنیں

اس دفعہ مخالفین کے مورچے تین مقامات سے تھے۔ بٹالہ، راولپنڈی اور خاص امرت سر۔ بٹالوی بزرگ نے ایک مضمون پیسہ اخبار میں چھپوایا پھر اُس کو اشتہار کی صورت میں کرکے علیگڈھ بھیجا ہم اس موقع پر مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کی شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو مولانا بٹالوی کے اشتہارات کو اس عزت سے باندھکر لے گئے کہ ہم ان پر مسودات لکھا کرینگے اور پیکٹ باندھنے میں لگائینگے انصاف یہ ہے کہ ان کا وزن کرکے ردّی کے بھاؤ سے قیمت بٹالہ بھیجدیں، خیر یہ تو وہ جانیں اور یہ، ما را چہ؟

مولانا بٹالوی کا جواب پیسہ اخبار میں دیا گیا جو درج ذیل ہے:۔

جناب مولوی محمد حسین بٹالوی کا جواب	بزرگ پنجاب مولانا محمد حسین

بٹالوی کا ایک مضمون مندرجہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۰ مارچ، ۱۲ مارچ کی شب کو بمقام علیگڈھ میں نے دیکھا جسمیں صاحب موصوف اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت آگے بڑھ گئے۔

مولینا موصوف نے بڑی شکایت یہ کی ہے۔ کہ جلسہ اہل حدیث کانفرنس کی شرکت کے لئے مجھے نہیں بلایا بس یہی ایک بڑا بھاری گناہ ہے۔ واقعہ میں ہمیں بھی بلکہ ہر ایک واقف حال کو اس کا صدمہ ہے کہ مولانا بٹالوی جیسے مسن بزرگ ایسے قومی جلسے میں دیکھے نہیں جاتے بلکہ مدعو بھی نہیں ہوتے لیکن دنیا اگر عالم اسباب ہے تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔

میں مختصر الفاظ میں اس کا سبب بتلاتا ہوں۔ شروع انعقاد کانفرنس کے موقعہ پر مولانا کو رکن بنایا گیا تو آپ نے بڑی سختی سے انکار کیا۔ بلکہ محض میری کوشش کی وجہ سے اپنے رسالہ میں ایک نوٹ مخالف بھی لکھدیا! اس پر بھی امرت سر کے جلسہ کے موقع پر آپ کو دعوتی خط گیا مگر آپ نہ آئے بلکہ امرت سر میں ایک چھوٹی سی جلسی کانفرنس ہذا کے مقابلہ میں کرادی جس میں آپ نے مخالف علماء کے ہیرو بنکر اہل حدیث کانفرنس پر خوب خوب تبرا بازی کی جزاھم اللہ۔

اس کے بعد پشاور کے جلسہ پر بھی آپ کو دعوت پہنچی جس کا آپ کو بھی اقرار ہے۔ اُس دعوت کے جواب میں بھی آپ نے اُسی طریق سے کام لیا جس سے پہلے لیا تھا اس لئے علیگڈھ کے جلسہ کی آپ کو دعوت نہیں بھیجی!

غالباً ناظرین کو خیال پیدا ہوگا کہ آخر اس کی وجہ کیا کہ مولانا بٹالوی جیسے بزرگ ایسی قومی مجلس سے اتنے کشیدہ ہیں کہ اُس کی بیخ کنی کے درپے رہتے ہیں (گو آپ اس ارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکے جس کا اُنہیں سخت افسوس ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ چند دنوں سے آپ نے ایک جدت اختیار کر رکھی ہے یعنی اپنے نام نامی کے ساتھ "اہلحدیث حنفی" کا ٹائٹل لگاتے ہیں جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اہل حدیث کا سادہ مذہب چھوڑ بیٹھے۔ اور ایک نئے مرکب مذہب کے پابند بنے ہیں (بہت خوب۔ چشم ما روشن)

مگر جماعت اہل حدیث چونکہ اس روش کو دورنگی کا مصداق جانتی ہے اس لئے وہ بزبان حال مولانا سے عرض کرتی ہے ؎

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

مولانا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اختلافی مسائل کو عام جلسہ میں پیش کریں جس میں ہر قسم کے لوگ شریک ہوں۔ ممبران کانفرنس اس طریق کو مخل امن جان کر طرح دیتے رہتے ہیں۔ یہ ہے اصل اختلاف جس کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہم سے جدا ہیں۔

اطلاع۔ چونکہ مولانا اپنے جدید خیال پر بہت کچھ مصر ہیں اس لئے اُن کو اطلاع دیگئی تھی کہ عام جلسے میں تو اس قسم کے مسائل کا تصفیہ نہیں ہوسکتا بعد جلسہ ۱۲ مارچ۔ کل دن آپ کے لئے مقرر کیا گیا ہے

[1] مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کیطرف اشارہ ہے

آپ تشریف لاویں ۔ اور جس جس مسئلہ میں آپ کو ہم سے مخالفت ہو مجلس علماء میں بیٹھکر تصفیہ کر لیں ۔ ادہر سے مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے ۔ آپ دونوں کے سوا کوئی دخیل نہ ہوگا ۔

اسی سے معلوم ہو جائیگا کہ آپ کی غرض مسئلہ کی تحقیق کرنے کی ہے یا جلسہ کی مخالفت اور پریشان کرنے کی ۔

۱۶ مارچ کا سارا دن ہم علیگڈھ میں رہے مگر مولانا بٹالوی تشریف نہ لائے ۔ اب ہم آپ کو اعلان دیتے ہیں کہ آپ آئندہ سالانہ جلسے سے پہلے پہلے ہم سے فیصلہ کر لیں ۔ مگر کیا آپ کرینگے ؟ آپ کے گزشتہ ایام پر نگاہ کرکے جواب نفی میں ملتا ہے ۔ افسوس ۔ انا للہ ۔

(خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس)

یہ تو تھی جمہوری صورت کا جواب کہ ممبران کانفرنس کی طرف سے ہمارے مکرم محترم مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی گفتگو کرینگے جس میں بٹالوی بزرگ تشریف نہ لائے اور لاتے بھی کیوں جبکہ اُن کی غرض ہی یہہ نہیں تھی کہ مسئلہ کا تصفیہ ہو بلکہ غرض یہ ہے کہ جلسہ میں شور شر ہو پولیس کو مداخلت کا موقع ملے ۔ اور آئندہ کو کانفرنس کا جلسہ ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو ۔ ورنہ بھلا مسئلہ کی تحقیق منظور ہوتی تو جو دن آپکو بتلایا گیا تھا اُس میں تشریف نہ لاتے ؟ کیا اب بھی آئندہ کو فخریہ فرمایا کرینگے کہ ہم نے آپ کا پشاور تک پیچھا کیا جبکہ علیگڈھ میں نہ آئے بلکہ پشاور جاتے جاتے جو لاہور کے سٹیشن پر علماء کانفرنس سے ملاقات ہوگئی تو وہاں ہی سے واپس شہر ہوگئے ۔

خیر میں اس جمہوری قصے کو چھوڑ کر اپنی کہتا ہوں خاص میرے ساتھ جو مولانا کو نزاع ہے اُس کے فیصلے کے لئے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ منصف مقرر ہو چکے ہیں جو دونوں کے بیانات سنکر انشاء اللہ معقول فیصلہ کر دینگے اس لئے ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ آئندہ جلسہ پر مولانا بٹالوی ضرور شریک ہونگے انشاء اللہ

دوسرے درجہ پر راولپنڈی کی مخالفت ہے ۔ اُس مخالفت پارٹی کے سرگروہ یا کل فی الکل ہمارے مہربان قاضی عبدالاحد ہیں ۔ آپ نے ایک مختصر رسالہ کانفرنس کے جلسہ میں بھیجا جس کا نام "التحذیر" تھا ۔ اُس میں جناب کے بھائی صاحب نے لکھا ہے کہ میرے بزرگ برادر قاضی عبدالاحد نے یہ رسالہ نہیں لکھا بلکہ میں نے لکھا ہے ؛ رسالہ کے مضمون کی بابت تو میں نہیں کہتا ۔ اُس کا تو کہنا ہی کیا ماشاء اللہ ہمہ نور بلکہ نور علے نور ؛ میں صرف ان قاضی صاحب کی دیانت اور راست بازی کی بابت ایک راز ظاہر کرتا ہوں ۔ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ بزرگ دیانت اور صداقت سے کہاں تک مانوس ہیں ۔ جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے ۔ رسالہ کا مصنف تو اپنے بھائی کو بنایا ہے ایسا کہ اُس میں اپنی شرکت کی مطلق نفی کرائی ہے مگر علیگڈھ میں جو رسالوں کے ساتھ خط بھیجا ہے اُس میں یہ الفاظ مرقوم ہیں :-

از خاکسار عبدالاحد خانپوری عفے اللہ عنہ

بخدمت اخی فی دین اللہ جناب . . . .

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ؛ رسالہ التحذیر متعدد نسخے آپ کے نام رجسٹری کرکے روانہ کئے جاتے ہیں × × × اگر حق ہو تو اس کے مطابق عمل کریں ۔ ورنہ خاکسار کو اس کی خطا پر اطلاع دیں تاکہ میں اس سے رجوع کر دوں یا جواب باصواب دوں ؛

اللہ اکبر راستی بھی کیا ہی جادو ہے ۔ اس خط میں صاف اقرار ہے کہ رسالہ میرا لکھا ہوا ہے اسی لئے تو اطلاع پانے پر رجوع کا اقرار کرتے ہیں ؛

اس موقعہ پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو کسی جونپوری قاضی کے بھائی بند کی ہوگی ؛

ایک موقع پر سیندھ لگ رہی تھی پولیس درپئے تفتیش تھی ۔ قاضی صاحب جو اوپر سے آئے تو تماشا دیکھنے کو کھڑے ہو گئے ۔ ملزموں کو پٹتے ہوئے دیکھکر بولے کہ ایک بات میری سمجھ میں بھی آئی ہے ۔ پولیس نے رودار آدمی مختار ریش دیکھکر پوچھا فرمائیے ۔ آپ فرماتے ہیں میرے خیال میں چور نے سیندھ ادہر سے لگائی اور یہاں سے نکلا ۔ جب وہ اس کنارہ پر پہنچا تو مال کی گٹھڑی اندر رہ گئی اور میں باہر گر پڑا ؛

یہی حال ہمارے (جونپوری نہیں) خانپوری قاضی صاحب کا ہے کہ مجھکو اس رسالہ کی غلطی سے اطلاع دیجئے تاکہ میں رجوع کروں ۔ کوئی پوچھے آپ کون ؟ غلط ہونے پر رجوع کرنا مصنف کا فرض ہے نہ کہ آپ کا ۔

لیجئے صاحب ہم نے آپ کو آپ کی اس ذیل غلطی پر اطلاع دی ہے کہ رسالہ کی نوشت سے آپنے انکار کرکے کذب بیانی کی ہے ۔ آپ اس (مقدس) کذب بیانی سے رجوع کریں ۔ بس یہی ایک نمونہ ہوگا آپکے آئندہ رجوع کا ۔ ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

تیسرے درجہ پر امرتسری پارٹی کی مخالفت ہے اس پارٹی کے سرگروہ مولانا احمداللہ صاحب ہیں ۔ مولانا موصوف ایک مسن بزرگ ہیں ۔ اسی سال سے آپ کی عمر متجاوز ہے ۔ مولانا بٹالوی تو آپ کی نسبت بدگمانی سے مختل الحواس کا فتوے دیتے ہیں مگر ہم اس بٹالوی فتوے کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ہمارے خیال میں مولانا امرتسری کے حواس بٹالوی بزرگ سے اچھے ہیں ۔ خیر اس کا فیصلہ تو خود ان دونوں کے صحبت یافتہ کر سکتے ہیں ۔ امرتسری پارٹی نے تجویز کیا کہ پندرہ روز روزانہ پانچ گھنٹے مباحثہ ہو منصف مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی ہوں وغیرہ ۔ میں نے ان سب صورتوں کو منظور کیا مگر یہ لکھا کہ

(الف) چونکہ آپ میدانی مباحثہ کے خواہش مند ہیں اس لئے جلسہ کا انتظام آپ کے ذمہ ہوگا خواہ اپنی جمعہ مسجد میں کریں یا کسی اور جگہ ؛

(ب) مولانا محمود الحسن کو آپنے منصف تجویز کیا ہے مجھے منظور ۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی ۔ جس میں منصف صاحب کی موجودگی ضروری ہے لہذا منصف صاحب سے استمزاج مقدم ہے کہ وہ امرتسر میں پندرہ روز تک قیام فرماکر شریک جلسہ ہوا کرینگے یا نہیں (غالباً انہیں منظور کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا بشرطیکہ محض بیکار ہوں)

کیسا معقول جواب ہے ۔ مگر امرتسری پارٹی نے

(۳۴۵)

اس کے جواب میں ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں لکھا ہے کہ جلسہ بھی حسب منشاء ہمارے پندرہ روزہ عام ہو منصف کو تم ہی بلاؤ اور اخراجات بھی سب تمہارے ہی ذمہ ہونگے؛

کیا خوب! تجویز تو کریں آپ لوگ اور انتظام کروں میں اور اخراجات بھی بھروں میں۔

ناظرین! دنیا میں کبھی کسی نے یہ انصاف دیکھا کسی عدالت میں سُنا کہ جو تنقیح مفید بحق مدعی ہو اُسکا ثبوت بذمہ مدعا علیہ ڈالا جائے۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

پس میرے امرتسری مہربان مطلع رہیں۔ کہ میں اُن کی تجویز کے مطابق پندرہ روز تک روزانہ پانچ گھنٹے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ مولانا محمود الحسن صاحب کی منصفی بھی مجھے منظور ہے۔ مگر چونکہ یہ دونو صورتیں آپ لوگوں کی تجویز کردہ ہیں اس لئے انتظام سب آپ ہی کے ذمہ ہے اس سے انکار کروگے تو دنیا کو معلوم ہوجائیگا کہ دال میں کالا ہے۔ ہمت کرو حوصلہ نہ ہارو۔ کھکر نہ پھرو، آگے بڑھو، مرد میدان بنو، مگر کیا آؤ گے؟ ؎

نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار اُن سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

قادیانی مشن

مشترک کام میں شرکت

اہل حدیث کے ناظرین اور میری تقریروں کے سامعین خوب جانتے ہیں کہ میں اس اصول کا سختی سے پابند ہوں کہ میرا کوئی کیسا ہی مخالف ہو مشترک کام میں میں نے اُس سے کسی مخالفت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہونے بھی نہیں دیا۔ مگر چونکہ ملک کا خصوصاً مسلمانوں کا مذاق اس کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اعتقاد سے ہم کبھی شریک کار نہیں ہوسکتے جب تک ہمارے جملہ امور میں اتفاق نہ ہو۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب اور میرا کسی جلسہ میں دوش بدوش بیٹھکر مشترک کام کرنا ایک عجیب قابل ذکر نظارہ سمجھا گیا۔ حالانکہ اسلام کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ قرآن شریف کھلے کھلے اور صاف صاف لفظوں میں ہدایت کرتا ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیکی اور پرہیزگاری کے کام پر متفق ہوجایا کرو) یہی ارشاد میر نصب العین ہے۔ کشمیری میگزین لکھتا ہے

ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب	مولوی ثناء اللہ اور خواجہ کمال الدین ایک پلیٹ فارم پر

اہل حدیث بلکہ اپنی جماعت کے آرگن **اہلحدیث** کے ایڈیٹر اور لیڈر ہیں۔ اُدھر یہی درجہ و مرتبہ احمدی جماعت خصوصاً لاہوری پارٹی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر کو حاصل ہے دونوں کے مذہبی عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور اس قدر شدت اور کثرت سے کہ کبھی ان کے مل بیٹھنے کی توقع ہی نہیں ہوسکتی۔ مگر یہ طاقت اور یہ اثر اسلام ہی میں ہے کہ باوجود ان اختلافات کے جب خالص اسلامی معاملہ پیش نظر ہوتا ہے تو فروعات کو طاق پر رکھدیا جاتا ہے۔ چنانچہ یکم مارچ کے انجمن اسلامیہ مچھلی شہر (ضلع جونپور) کے جلسہ میں ایک ہی پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اسلامی حقائق اور اسلامی توحید اور اشاعت اسلام پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ اسی طرح یہ دونوں حضرات کشمیری انجمنوں میں (کشمیری الاصل ہونے کی وجہ سے) بھی دوش بدوش اپنے خیالات ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جہاں اسلامی خدمات کی ضرورت ہوگی وہاں دونوں کو بلکہ تمام سمجھدار مسلمانوں کو اپنے ذاتی عقائد و خیالات کو الگ ہٹا کرکے رکھنا پڑیگا جیسا کہ آج تک ہو رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہیگا۔ پھر وہ لوگ کس قدر نادان ہیں جو کشمیری کانفرنس، یا اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کے خلاف ہیں (کشمیری لاہور)

اہلحدیث :- خواجہ کمال الدین صاحب سے تو ہمارے بہت پرانے مراسم ہیں اور وہ ایک حد تک معقول آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا آریہ اخبار مسافر آگرہ نے قادیانی پارٹی کو لکھا تھا کہ تم اسلام کی حمایت میں بولتے ہو پہلے تم مسلمانوں سے تو چھوٹ لو پھر ہم سے مخاطب ہونا۔ اس کے بغیر تمہارا منہ نہیں کہ ہم آریوں سے اُلجھو۔ تو اُس وقت میں نے یہہ جواب دیا تھا کہ تمہارا (آریوں کا) یہ حق نہیں۔ سنو! اسلام کی تائید کرتے وقت اہلحدیث جیسا مخالف قادیانی جھنڈے کے نیچے کام کرنے کو تیار ہے جسپر الحکم نے بڑی شادمانی کا اظہار کیا تھا۔

میرے خیال میں ملک کو خصوصاً مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کی غرض ہی یہ ہو کہ مشترک کاموں میں ملکر کام کیسے کئے جاتا ہے۔ آہ یہ سب خرابیاں علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہیں اہلحدیث کانفرنس کے گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں میں نے بالتفصیل بیان کیا تھا کہ اہل منطق نوع کے درجے میں تو دوسری نوع کو الگ کہتے ہیں۔ لیکن جنسیت کے درجے میں سب کو ایک جانتے ہیں۔ جنس قریب میں بھی جو تمیز رہتی ہے وہ جنس بعید میں نہیں رہتی۔ اسی لئے ہر طبقہ اپنے اپنے خواص میں ممتاز رہے۔ مگر جونہی اسلام کی عزت کا ذکر آوے تو وہاں مولانا جامی مرحوم کا شعر سامنے رہنا چاہیئے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی!
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مچھلی شہر میں خواجہ صاحب سے ہماری خوب بنی مگر ایک بات میں خواجہ صاحب کی شکایت بھی سُنی گئی جس کی بابت میں بطور اظہار امر واقع کے کہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا غلبہ ہوتا تو مولانا پارٹی بہت کچھ آپے سے نکل جاتی۔ خواجہ صاحب نے اثناء تقریر میں مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو شخص نافع الناس ہوتا ہے اُس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے کتنی لمبی عمر پائی، مولوی نورالدین صاحب نے لمبی عمر پائی۔ پھر بطور وزن شعر سر سید اور نواب محسن الملک کی عمروں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام نے سمجھا

کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر کرکے موضوع جات سے نکل رہے ہیں جٹ سے مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا درصل مرزا صاحب کے اس آخری فیصلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ یہ ہوگا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا۔ خواجہ صاحب اسپر متنبہ ہوئے اور ہنسکر بولے کہ ہاں مولوی صاحب بھی بہت عمر پاوینگے۔

میری غرض اس واقعہ کے اظہار سے یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس مضمون کو ایسی سمجھی ہوئی ہے کہ مشترک کام میں بھولے سے بھی مخصوصات کا ذکر نہیں کرتی۔ ورنہ پچھلی شہر میں خواجہ صاحب ایک تھے اور ہم متعدد۔ مولوی ابراہیم، غازی محمود، مولوی نور محمد، مولوی ابوبکر وغیرہ، لیکن ہماری طرف سے اثنا تقریر میں کوئی لفظ ایسا نہ نکلا ہوگا جس میں قادیانی مشن پر اشارتاً بھی حملہ ہو۔

امید ہے خواجہ صاحب بھی آئندہ کو اس کا لحاظ رکھا کریں گے۔

رقابت خدا کی شان ایک ہی فرقہ ہے اور اختلاف مزاجات تا بہ حال ہے کہ خواجہ صاحب اور اُن کے دوست تو متمنی ہیں کہ ملکر کام کریں مگر قادیانی پارٹی کو جلن ہے کہ یہ کیوں ملتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۴ مارچ کے پرچے میں بطور طعن ہمکو کہتا ہے کہ لاہوری پارٹی سے تو تم اب بغلگیر ہونے والے ہو خدا کرے ہم جلدی بغل گیر ہوکر قادیانی پارٹی کو مخاطب کریں ؎

جدا ہو یار سے تم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا، نصیب جدا

خطیب کا خطبہ

دہلی کے اخبار خطیب* میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ مضمون کیا ہے علم طبقات یا اسماء الرجال کا ایک حصہ ہے۔ ملک کے چیدہ چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ہر ایک کی طرز زندگی پر مخلصانہ نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے مضمون ہذا کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ علماء ملت کا، دوسرا پولیٹیکل لیڈروں کا۔ علماء ملت کے ذیل میں مولانا اشرف علی۔ مولانا احمد رضا، مولانا شاہ سلیمان حافظ جماعت علی شاہ اور اس خاکسار کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایک کی طرز زندگی پر مصلحانہ نکتہ چینی کی ہے میں بہت خوش ہوں کہ میرے ایک مخلص نے مجھے میرے عیوب پر اطلاع دیکر حق دوستی ادا کیا جزاھم اللہ مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ نکتہ چینی کہاں تک قابل اصلاح ہے تاکہ میں اس کی اصلاح کر دوں۔

میرے تذکرے سے پہلے حافظ صوفی جماعت علیشاہ کے تذکرے میں آپ فرماتے ہیں:—

لیکن باوجود ان تمام اوصاف کے ایک بشری کمزوری اُن (حافظ جماعت علی شاہ) میں یہ پائی جاتی ہے کہ ان کی انجمن کے جلسوں میں اور ان کے رسالہ میں اور تقریبات عرس میں اکثر ان ہی کی مدح و ثنا میں قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ذاتی مدح سرائی ان کے لئے عام رائے کے موافق نیکنامی کا ذریعہ نہیں ہوسکتی دوسری بات یہ ہے کہ اُن کے مرید نقشبندیہ سلسلہ کی محبت میں دیگر سلسلوں کو حقارت سے دیکھتے اور اُن کے متعلق سبک الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ شکایت نئی نہیں ہے مدت سے ایسا ہو رہا ہے جس پر میں نے ان کو ایک آدھ دفعہ توجہ بھی دلائی مگر اس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا جس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ باتیں جو اُن کے مریدوں سے سرزد ہوتی ہیں اُن کے منشاء و مرضی کے موافق ہیں۔

ناظرین اس بیان کے بعد میرا تذکرہ سنیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں:—

مولانا ثناء اللہ عصر جدید کے علماء میں مولانا ثناء اللہ صاحب بھی ایک، خاص پایہ کے عالم ہیں۔ ان کی تحریر و تقریر میں بہت لطف اور علم کا نرالا انداز ہوتا ہے۔ اہل حدیث کانفرنس کی بنا ان ہی کی بدولت پڑی۔ اہل حدیث کے ساتھ کانفرنس کا لفظ ایسا ہی بے جوڑ ہے جیسے صوفی کے ساتھ آل انڈیا اور کانفرنس کے الفاظ بے میل معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ نے بھی مخالفین اسلام کے سامنے بڑا کام کیا ہے اور اس معاملہ میں وہ اپنے حریف قادیانیوں سے کچھ کم نہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ گروہ بندی کا بُرا مرض جو اگلے علماء میں تھا ان میں بھی موجود ہے۔ کبھی صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب پر حملے کرتے ہیں کبھی دوسرے علماء صوفیہ پر۔ ان کا قلم اعتراضات کا عادی ہوگیا ہے۔ بعض اوقات ان کے اخبار اہل حدیث میں صوفیوں کے خلاف ایسے دل آزار مضمون چھپ جاتے ہیں جن کو دیکھکر کوئی متحمل آپے میں نہیں رہ سکتا۔ تاہم ان کی شخصیت بہت ضمار ہے۔ امروہہ ہر فرقہ والے خواہ اس سے کیسی ہی مخالفت ہو ملنے جلنے میں تعصب نہیں کرتے۔ (خطیب ۲۲ مارچ)

ایڈیٹر:—حافظ جماعت علی شاہ کی بابت جو الزام ہے اُس کا جواب تو خواجہ صاحب نے خود ہی دیدیا کیونکہ جس امر کی نکتہ چینی خواجہ صاحب نے حافظ صاحب پر کی ہے وہی میں کیا کرتا ہوں کہ حافظ صاحب دعوے تو کرتے ہیں فقیری کا مگر عمل اُن کا دنیاوی بادشاہوں کا سا ہے۔ جو اپنی مدائح سُنکر خوشی میں انعام و اکرام دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ صاحب کے رسالہ انوار الصوفیہ* ہی میں لکھا تھا کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے قصیدہ پڑھا جس میں یہ شعر بھی تھے ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں
نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

اُس شاعر کو تمغہ اور سند خلافت عطا کرکے مرید بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ایسا انعام تو متنبی کو بھی سیف الدولہ سے نہ ملا ہوگا۔

غرض میں جو حافظ جماعت علیشاہ کی بابت کہتا ہوں

* نمبر ۹ جلد ۷ صفحہ ۳

اخبار خطیب کا یہ قابل دید خاص نمبر جو ۲۸ اخباری صفحوں پر شائع ہوا ہے ۴ر کے ٹکٹ بھیجکر ناظرین دفتر خطیب دہلی سے منگالیں۔

تو وہی کہتا ہوں جو خواجہ صاحب نے کہا۔

ہاں صوفیا کے برخلاف مضامین کا اہلحدیث میں نکلنا مجھ پر الزام عاید نہیں کرسکتا۔ وہ مضامین میرے نہیں ہوتے۔ اخبار قوم کی رائے کا آئینہ ہے صرف میری رائے کا نہیں۔ میں تصوف کا حامی ہوں اسی لئے جا بجا میں اہلحدیث ہی میں اس کی حمایت پر نوٹ لکھا کرتا ہوں۔ مگر خواجہ صاحب معاف فرماویں تصوف اور چیز ہے بدعات اور شرکی رسومات اور چیز ہیں۔ اُس تصوف کا قائل ہوں جو حضرت مخدوم العالم شیخ عبد القادر اور سید الطائفہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہما کے ملفوظات میں ملتا ہے میرا رسالہ شریعت و طریقت ملاحظہ ہو۔ نہ اُس تصوف کا جو پیران کلیر یا پاکپٹن میں آج کل نظر آتا ہے۔ میں فرقہ بندی کا سخت مخالف ہوں۔ لیکن اپنے ناقص علم کے مطابق کچھ اپنے اعتقاد اور کچھ اعمال رکھتا ہوں جو کسی کے موافق اور کسی کے مخالف ہونگے۔ اُن خیالات کی اشاعت بھی کرتا ہوں۔ مثلاً یہی کہ:-

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

یا یہ کہ:-

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

ان معنے سے کوئی صاحب مجھکو بھی کسی فرقہ میں شمار کرلیں تو اُن کا اختیار ہے ورنہ میں تو اپنے آپکو اصل اسلام کا پابند جانتا ہوں اور اُس درجہ تجرد پر سمجھتا ہوں جہاں پر فرقوں کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

خواجہ صاحب! میں تو فرقہ بندی کا ایسا مخالف ہوں کہ دنیا میں کوئی نہ ہوگا بلکہ معاف فرمائیے آپ بھی نہ ہونگے۔ ثبوت یہ ہے کہ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس بارے میں میری نگاہ حضرت عثمان، حضرت امام ابو حنیفہ، امام بخاری اور حافظ ابن حزم رضی اللہ عنہم پر ہے جنہوں نے اس قسم کی آزادی اور حریت کا ثبوت دیا ہے جزاھم اللہ۔

خواجہ صاحب! کیا آپ بھی فرقہ شکنی کا ایسا ثبوت دے سکتے ہیں؟ سے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں
گرچہ ڈھونڈوگے چراغِ رخِ زیبا لیکر

خواجہ حسن نظامی اور قیامت

از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

یہ امر ایک حد تک تمام مسلمانوں کے قلوب میں جما ہوا ہے کہ قیامت کا دن بہت قریب ہے خواہ وہ اس کے مطابق عمل کریں یا نہ کریں لیکن بیساختہ لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتا ہے کہ "یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے"۔ جب کوئی بڑی بات کوئی بڑا حادثہ ہوتا ہے اُسوقت یہ آواز زیادہ سنائی دیتی ہے۔ زلزلہ، قحط یا کسی اعجوبہ کا ظہور یا جنگ عظیم، یہ سب اس کی تازہ کرنیوالی چیزیں ہیں۔ جنگ طرابلس کے بعد بلقان کی جنگ نے اس کو ذرا زیادہ بڑھایا۔ اب عالمگیر جنگ نے تو یقین دلا دیا کہ بس اب عنقریب وہ باتیں ظہور میں آنے والی ہیں جو قیامت قائم ہونے کی پہلی علامت قرار دی گئی ہیں۔ خواجہ حسن نظامی کا نام عنوان مضمون میں ہوا سے دیا گیا کہ جنگ طرابلس کے وقت سے اُنہوں نے خواب اور پیشین گوئیوں کو ملا کر پانچ چھ رسالے اس باب میں چھاپ ڈالے چونکہ مسلمانوں کے قلوب بعض اسلامی ممالک کے نکل جانے سے ایک گونہ بے چین ہو رہے تھے وہ رسالے ہاتھوں ہاتھ لئے اور ہزاروں کی تعداد میں بکے۔ رسالہ سنوسی وغیرہ میں زیادہ تر دار اُن کے خواب پر ہے لیکن اسی سلسلہ میں ایک رسالہ کتاب الامر کے نام سے شائع کیا ہے جس میں سب سے زیادہ خرابی جو ہے وہ یہ ہے کہ حدیثوں میں قیامت کی علامتیں جو دخان وغیرہ مذکور ہیں اُن کی ایسی تاویلیں کی ہیں کہ الامان۔ غالباً اس سے بڑھکر تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کی مثل ملنی مشکل ہے۔ مثلاً علامات قیامت سے ایک علامت دخان بیان کیگئی ہے اسکی تاویل اُنہوں نے تمباکو سے کی ہے اور وہ بھی نوشیدنی اور خوردنی دونوں کو لیکر اس کی عمومیت اور کثرت ثابت کی ہے۔ یہ ایسی تاویلیں ہیں کہ اس سے اہلحدیث کو خواہ مخواہ ایک طرح کی تشویش پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ یہ تاویل وَيُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا (ہماری آیتوں اور نشانیوں میں کجی اختیار کرتے ہیں) کی مصداق ہوتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہم اس کو مفصل بیان کرینگے اور ایک ایک تاویل کو جو اُنہوں نے علامات قیامت میں کی ہے دکھائینگے فانتظروا۔

تاریخوں کے دیکھنے سے یہ امر نہایت واضح ہوجاتا ہے کہ ہر زمانہ میں جب کوئی ہائلہ واقع پیش آیا ہے تو حدیثوں کی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کی توجہ ہو جاتی ہے۔ اسلام میں جب تاتاریوں کا فتنہ ہوا۔ اُس کو لوگوں نے یاجوج ماجوج سے تاویل کی اور یقین ہوگیا کہ بس اب سد سکندری ٹوٹ گئی اور فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا کا زمانہ آگیا۔ اسی طرح جب جب کوئی زلزلہ شدید یا قحط شدید آیا تو اسی طرح کا گمان ہوا اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابر و باد کا سامان دیکھکر گھبرا اٹھتے جیسا کہ حضرت عائشہ کی روایت اس باب میں صریح موجود ہے۔

امام سیوطی کے زمانہ میں جو ۹۸۰ھ کا زمانہ تھا ایک مفتی صاحب نے ایک موضوع مگر لوگوں میں شہرت یافتہ حدیث کی بناء پر یہ فتوے دیا کہ سنہ ایکہزار میں امام مہدی آخر الزمان صاحب الامر اور دجال کا ظہور ہوگا اور عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور نفخ صور وغیرہ علامات قیامت ظاہر ہوجائیں گی۔

وہ حدیث موضوع یہ ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یمکث فی قبرہ الف سنہ۔ یعنی آپ اپنی قبر میں ہزار سال تک نہ رہینگے۔ امام سیوطی پر جب یہ فتوے پیش کیا گیا تو بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ حدیث موضوع ہے اور درحقیقت تھی بھی غلط۔ لیکن امام صاحب نے اپنی وسعت نظر اور وسیع معلومات کی بنا پر جو فتوے دیا وہ بھی اس زمانہ میں آکر غلط ہوگیا۔ امام صاحب نے یہ دعوے کیا کہ فاقول اولا الذی دلت علیہ

الاثاران مدۃ ھذہ الامۃ تزید علی الف سنۃ ولا تبلغ الزیادۃ خمسۃ مائۃ یعنی اس دعوے کے غلط ٹھیرانے کے بعد میں پہلے بات یہ کہتا ہوں کہ جس بات پر آثار دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس امت کی مدت ایک ہزار سے زیادہ ہوگی لیکن وہ زیادتی پانچسو سے آگے نہ بڑھے گی۔ (غرض کہ ۱۵۰۰ھ میں قیامت قائم ہوگی) آج ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی کا یہ دعوے بھی غلط ہوگیا کیونکہ امام صاحب نے اپنے زمانہ میں (جو ۸۹۸ھ کا زمانہ ہے) ایک ہزار سنہ میں قیامت آنے کو اس لئے باطل فرمایا تھا کہ طلوع شمس از مغرب وخروج دجال وظہور مہدی ونزول عیسٰی علیہما السلام وجملہ علامات قیامت کے لئے دوسو برس کا زمانہ چاہیئے اور خروج دجال کا وقت اخیر صدی ہے۔ پس اس حساب سے ابھی دوسو برس سے زائد ہوجاتے ہیں اور مجموعہ اوقات ہزار سے بڑھ جاتا ہے اور ایک ہزار میں صرف ایکسو سال باقی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ ایک ہزار کے خاتمہ پر قیامت ہوگی غلط ہوگیا، انتہے۔

لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ امام سیوطی کی اسی تقریر سے اُن کا دعوے بھی باطل ہوجاتا ہے کیونکہ دجال کا خروج اخیر صدی ہے اور جملہ علامات کے لیے دوسو برس کا زمانہ چاہیئے پس ۱۴۰۰ھ کے خاتمہ میں دجال کا خروج ہے اور دوسو برس اُس کے بعد چاہئیں پس مجموعہ ایک ہزار چھ سو برس ہوجاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جس بات کو اللہ پاک نے اس طرح مخفی رکھا کہ اپنے رسول تک کو نہ بتایا مقربین فرشتوں کو بھی نہ بتایا۔ تمام مقربین بندوں کے بارے میں فرمایا وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ یعنی ان بندوں کو یہ خبر بھی نہیں کہ ہم کب اُٹھائے جائینگے اور فرمایا فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا[ع۱] اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کے جواب میں ما المسئول عنها[ع۲] باعلم من السائل فی خمس لا يعلمها الا الله تعالےٰ (مشکوٰۃ) اُس کو ضعیف آثار اور اقوال صحابہ اور روایات اسرائیلیہ سے ہم کیونکر جان سکتے ہیں۔ حقیقت امر یہ ہے کہ بہت سی باتوں کو مرور زمانہ بتا دیتا ہے کہ یہ غلط ہے جیسے معلوم نہیں کہ متقدمین کیا سمجھتے ہونگے۔ پس ہمیں قیامت کا علم اُسی کے حوالہ کرنا چاہیئے جس نے فرمایا ہے لا يجليها لوقتها الا هو (یعنے قیامت کو اپنے وقت پر وہی ظاہر کریگا) اللہ فرمایا۔ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ وقت مقرر اُس کے پاس ہے، یعنی اُس کا علم کسی کو نہیں ہے معلوم نہیں کہ ابھی دنیا کب تک قائم رہے گی اور کیا کیا رنگ بدلیگی۔ اور کون کون نوابغ اپنے وقت پر آکر نوابغی کرینگے اور کون کون صاحب حکومت اپنی اپنی فرعونیت دکھلائینگے۔

امام صاحب نے اپنے رسالہ کا نام تو بہت صحیح فرمایا الکشف عن مجاوزۃ ھذہ الامۃ الالف لیکن دعوے غلط فرمایا ان مدۃ ھذہ الامۃ تزید علی الالف ولا یبلغ الزیادۃ خمسمائۃ شاید امام صاحب کی یہ غرض ہو کہ آثار خواہ ضعیفہ ہوں یا کسی قسم کے وہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ امت پندرہ سو برس سے آگے نہ بڑھیگی خود امام صاحب کا یہ دعوے نہو۔

بہرحال اس ساری بحث اور مرور زمانہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نص قرآنی اور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں آثار ضعیفہ بالکل بیکار ہوجاتے ہیں صحیح حدیث اور قرآن نے صاف صاف فرمادیا تھا کہ قیامت کا وقت یا اس امت کی عمر کوئی نہیں جانتا لیکن آثار ضعیفہ سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور رسول اللہ صلعم ساتویں ہزار کے تھوڑا قبل دنیا میں تشریف لائے لیکن مرور زمانہ نے اس ضعیف نہیں بلکہ موضوع اثر کو غلط کردیا۔ اور یہ قاعدہ مسلم رہا کہ نقل صحیح عقل صریح کے مخالف نہیں واللہ علم بالصواب

ع۱ تو کس بات میں ہے اُس کے ٹھیراؤ کے بیان سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اُس کی (یعنی سب بیخبر ہیں)
ع۲ مسئول عنہا یعنی جس سے قیامت کا سوال کیا گیا ہے سائل (جبرئیل) سے زیادہ نہیں جانتا۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ۱۲ مسلم

ایک نہائت مفید تجویز

جناب سکرٹری صاحب اہل حدیث کانفرنس۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بادب التماس ہے کہ خاکسار کے چند ناقص خیالات جو درج ذیل ہیں اگر مناسب ہو تو کانفرنس میں پیش کرکے مشکور فرمادیں۔ تردید یا تائید میں بحث کا اور بشرط ضرورت عملی جامہ پہنانے کا زرین موقع ہوگا۔ وہو ہذا:۔

اہلحدیث کانفرنس کے فرائض اشاعت سنت و توحید۔ اس ظلمتکدہ میں زمانہ سلف کی تجدید وغیرہ وغیرہ۔ جس قدر اپنی نوعیت میں اہمیت رکھتے ہیں۔ اُسی قدر اعلےٰ پیمانہ پر تحصیل زر کے وسائل سوچنا اور اُن کا بہم پہنچانا بھی ضروری ہے۔

بلاشک متعلقین کانفرنس اس صیغہ میں انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اراکین انجمن پوری جدوجہد سے کام لے رہے ہیں۔ اور حقیقت میں بھی باوجود کام کرنے والوں کے کانفرنس کے بقاؤ دوام کا راز اس زرہی میں مُضمر ہے۔

اس کے متعلق خاکسار کا ایک مختصر مضمون بہ عنوان بالا اہلحدیث کے کالموں میں قریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا، نمودار ہوا تھا جس کے تحت میں صاحب ایڈیٹر نے پُر زور الفاظ میں تائیدی نوٹ بھی لکھا تھا مگر اس کے متعلق تا حال کوئی عملی کارروائی عمل وقوع میں نہیں آئی۔ بطور یاددہانی ہیں چند الفاظ میں اس کا اعادہ کئے دیتا ہوں:۔

کانفرنس کے وسیع پیمانہ پر ایک تجارتی یا صنعتی کمپنی ہو جس کا سرمایہ خدا کرے کئی لاکھ ہو۔ قیمت فی حصہ عـــہ یا عـــہ* ہو۔ بہی خواہان کانفرنس حتی الوسع حصص خریدنے اور فروخت کرنے میں سعی بلیغ فرماویں۔ نفع سے ایک تہائی یا نصف کانفرنس کا حق ہو باقی حصہ داروں کو تقسیم کیا جائے مزید تفصیل کے لئے اخبار ملاحظہ ہو جس میں اصل مضمون درج تھا۔

اس طریق سے وہ جملہ تکالیف جو عدم وصولی زر کی وجہ سے کانفرنس کو لاحق ہوتی ہیں انشاء اللہ رفع

* حصے کی قیمت میں ہمارا اختلاف ہے میں عہ سے انتہا تک قیمت سمجھتا ہوں تاکہ سب لوگ شریک ہوسکیں (ایڈیٹر)

(۳۴۴)

ہوجائیگی اور کانفرنس بغیر اس کے کہ کسی پر بار ہو، بغیر اس کے کہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرنے کی محتاج ہو اپنے پاؤں پر کھڑی ہوجائیگی اور مستحکم کھڑی ہوجائیگی - اور وہ مشکلات جو دیندار اور باوقار اصحاب کو تبدیلی وقت اور ناسازش زمانہ کی وجہ سے پیش آتی ہیں ایک حد تک دور ہوجائینگی کیونکہ آج کل اُن اصحاب کے لئے جو تجارت پیشہ نہیں ہیں روپیہ لگانے کے دو طریق ہیں:-

(۱) ڈاکخانہ یا بنک میں جمع کرانا -

(۲) کمپنیوں میں روپیہ لگانا اور نفع اور نقصان کا ذمہ وار ٹھہرنا -

پہلی صورت میں تو حرمت سود مانع ہے اور سود نہ لینے کی حالت میں عدم نفع -

دوسری صورت اگرچہ بظاہر جائز معلوم ہوتی ہے مگر یہ کمپنیاں ممنوعات شرعی اشیاکی تجارت اور سودی کاروبار سے محفوظ نہیں -

اگر مندرجہ بالا تجویز اپنے اندر کوئی وزن رکھتی ہے تو میں یہ بھی عرض کردینا برمحل سمجھتا ہوں کہ اکثر نادار بھائی یکمشت روپیہ ادا نہیں کرسکینگے - ان کے لئے ماہواری قسطیں مقرر کیا دیں تاکہ جتنے حصص وہ خریدنا چاہیں بآسانی خرید سکیں -

اگر میرے بزرگ اس خیال کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں اور جلسہ ہی میں ممبروں کو نامزدگی کا موقع دیں تو غالباً ایک سال تک کانفرنس اپنا خرچ خود برداشت کرنے کے قابل ہوجائیگی - فیاضوں کی فیاضیاں اس آمد کے علاوہ ہونگی - اور وہ بجائے اس کے کہ کانفرنس کو گرنے سے سطح پر لاویں اس کو اعلےٰ سے ارفع کرینگی - اللھم یسرا امو رنا -

(راقم ایک نادان) یکم مارچ ۱۵ء

ایڈیٹر:- تجویز نہایت مفید ہے - اس کمپنی کا نام اہلحدیث کمپنی ہو - اور صدر دفتر اس کا دہلی ہو - مجھے خیال ہے کہ میرے دوست کہینگے کہ ابھی حال ہی کا ذکر ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کی کوشش سے محمدیہ کمپنی قائم ہوئی جو آخر ٹوٹ گئی - اسکا جواب یہ ہے کہ محمدیہ کمپنی کے ٹوٹنے سے جو تجربہ ہوا ہے اسی سے توقع ہوسکتی ہے کہ اہل حدیث کمپنی نہیں ٹوٹیگی انشاء اللہ اس سال تو جلسہ ہوگیا - آئندہ جلسہ تک اس کا فیصلہ ہوجائے تو کیا عجب بنارس کے جلسے میں اہل حدیث کمپنی کا افتتاح کیا جائے -

یاد رہے کہ جو صاحب اہلحدیث کمپنی کی تائید کریں مہربانی سے اپنی شرکت کی رقم سے بھی اطلاع دیں خاکسار سردست دو سو روپیہ داخل کریگا - انشاء اللہ -

(ابوالوفاء)

دعاء اور اُس کا فائدہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کرونگا - ترغیب و ترہیب میں ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر من الدعاء فی الرخاء رواہ الترمذی -

یعنی ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خوش معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ اُس کی دعا تکلیف کے وقت قبول کرے - اُس کو چاہئے کہ آرام کے وقت زیادہ دعا قبول ہونے کے لئے مانگے اور ترمذی کی روایت میں ہے قال رسول اللہ صلعم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا نازلہ و غیر نازلہ دونوں کے لئے مفید ہے - اے خدا کے بندو دعا کیا کرو - آیت قرآنیہ و حدیث نبوی سے دعاء کا کرنا ثبوت ہے اور مفید ہونا بھی - میں چند دعائیں اور وظیفے دفع بلیات کے لئے عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین اہلحدیث فائدہ اُٹھاویں -

اوّل ہر روز دعا بعد سورۃ تغابن - دوم ختم بخاری شریف - سوم حصن حصین دلائل الخیرات و حزب البحر - چہارم آیت الکرسی اور آخر رکوع سورۃ بقر کا - پنجم لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا وظیفہ - ششم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ہفتم اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہشتم فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ نہم - بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم - دہم - یا حی یا قیوم برحمتک استغیث - یازدہم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - دوازدہم - اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح شانی کلہ لا الہ الا انت - سیزدہم - بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار - چہاردہم یاحفیظ یا سلام ؛

ان دعاؤں کے سوا حدیث کی کتابوں میں اور بھی دعائیں دفع بلیات و آفات کے لئے مروی ہیں - اگر کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ دعا طاعون کے لئے بھی کرنی چاہیئے یا نہ کیونکہ جب یہ بیماری مرتبہ شہادت کا ہے تو شہادت کو دفع کرنا نہ چاہئے - جواب اس کا یہ ہے کہ طاعون مومنین اور اتقیا کے لئے شہادت اور رحمت ہے - اور کافرین و اشقیاء کیلئے عذاب ہے اور ایک شے کا کسی کے لئے رحمت اور کسی کیلئے زحمت عقل کے قیاس کے برخلاف نہیں ہے - دیکھو بعض ماکول و مشروب صحیح کے لئے نافع ہیں اور مریض کیلئے مضر - جیسے دریائے نیل کا پانی فرعون اور قوم فرعون کے لئے باعث ہلاکت تھا - اور موسائیان کے لئے باعث رحمت و راحت - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ صحابہ کے لئے ذریعہ تقویت ایمان و حصول ثواب تھا اور کفار کے لئے ذریعہ لعنت و پھٹکار - باقی رہا طاعون اس کے لئے اس وجہ سے درست ہے طاعون شرعاً وخز جن ہے یا یوں سمجھو شیطانی مرض ہے اور ہماری شامت اعمال کا ثمرہ ہے - شیاطین اور جنات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور اُن سے پناہ مانگنا شرعاً فرض ہے اور دعا شہادت کو مانع نہیں ہے - دیکھئے بوقت قتال دشمن کے وار کو بذریعہ سپر کے شرعاً جائز بلکہ مامور بہ ہے اور مخالف کے حملے سے بچنا شرعاً جائز ہے - باوجود اس کے اگر اہل اسلام کفار کے ہاتھ سے مقتول ہوئے تو یقیناً شہید ہونگے اور وار کے روکنے سے درجہ شہادت سے محروم نہیں رہتے -

البتہ اگر قتال سے فرار ہونگے - اور خلاف حکم شارع کے اُس کو کارِ ثواب اور سپر سمجھینگے تو ضرور عذاب کے مرتکب ہونگے - علیٰ ہذا القیاس دفع طاعون کیلئے دعا اور درود اور ذکر منافی شہادت اور رحمت کے نہیں ہے - غور کیجئے جہاد سے شہادت حقیقی حاصل ہوتی ہے مگر حدیث میں وارد ہے لاتتمنوا لقاء العدو یعنی دشمن کے مقابلہ میں تمنا نہ کرو - وقت قتال نصرت اور فتح کے لئے دعا کرنا اور نہایت استقلال اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنا اور پیٹھ نہ دکھلانا حکم شارع سے ثابت ہے - واللہ تعالیٰ اعلم۔

(عبد العزیز ضمیمہ اخبار اہلحدیث نمبر ۲۲۴۶)

طعام ہنود

از مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اس مسئلہ میں فاضل ایڈیٹر کی رائے بہت ہی صائب ہے کیونکہ ہنود کی حالتیں مختلف ہیں حکیم محمد مجیب الرحمٰن صاحب کے ضلع کی وہ حالت ہے جو حکیم صاحب نے تحریر فرمائی - لیکن ہمارے ضلع کی حالت اس کے خلاف ہے - اس طرف کے ہنود برتنوں کی بڑی چھوت اور بڑی حفاظت اور بڑی صفائی رکھتے ہیں - بغیر مٹی سے ملکر دھوئے ہوئے کھانے پینے کے لئے استعمال نہیں کرتے اور اُن ظروف میں جو کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اُن میں پیشاب وغیرہ گندی چیزیں نہیں رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ ہر جگہ کے ہنود کی حالت یکساں نہیں - اور ہنود میں بھی مختلف طبقے ہیں - اسفل طبقے کی حالت جداگانہ ہے - اعلےٰ طبقہ میں برہمن چھتری، راجپوت، اگروالے، گوالے، یہ سب بہت زیادہ صفائی رکھتے ہیں - ان کے علاوہ اور ہنود کی قوموں میں اتنی صفائی نہیں - لہٰذا مسئلہ یہی ہے کہ حسب تجربہ و حالت عمل کرنا چاہئے - اگر مطلق غیر صفائی کا احتمال ہو تو شوق سے بلا احتیاط کھا لینا غیر مناسب نہیں جیسا کہ آپ نے یہودیوں کا یا مشرکوں کا کھانا پانی استعمال فرمایا ہے دیکھو حدیث طویل[1] عورت مشرکہ مزادہ والی جس کو معہ شتر حضرت علی پکڑ لائے تھے اور اُس کا پانی لیا گیا تھا اور کچھ سوال بھی اُس سے نہیں کیا گیا کہ یہ تیرا ظرف کیسا تھا اور تو نے اسے دھوکر پانی اس میں بھرا ہے یا گندہ ہے؟ مکہ معظمہ میں جب تک آپ تشریف رکھتے وہاں کے اُن مشرکین سے کچھ احتراز نہ تھا جو سادہ مزاج تھے اور آپ سے مخاصمت نہ رکھتے تھے - مدینہ میں تشریف لیجانے کے بعد یہودیوں اور نصرانیوں کے کھانوں سے کوئی پرہیز نہ تھا حتےٰ کہ جنگ خیبر میں عبد اللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک بڑا کپا اوپر سے پھینکا جس میں چربی تھی - میں دیکھکر اچھل پڑا کہ اُسے لیلوں - میری نگاہ پڑی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میری طرف دیکھ رہے ہیں - یہ دیکھکر مجھے شرم آگئی؛ اس سے معلوم ہوا کہ بلا احتراز اور بلا نکیر مال غنیمت میں کھانے پینے کی چیزیں جو ملتی تھیں لوگ اُسے کھا لیتے۔

لیکن وہ حدیث جس میں اہل کتاب کے ظروف کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی اُس کے الفاظ پر غور کیجئے تو پتہ چلتا ہے کہ اس ممانعت میں کوئی راز مخفی ہے - سوال کا لفظ یہ ہے :- انا بارض قوم اهل كتاب (ہم اہل کتاب کی قوم کی زمینداری میں رہتے ہیں) یعنی غلبہ انہی کا ہے افنا کل فی آنیتھم (کیا اُن کے ظروف میں کھائیں) اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب ہی کی قوم غالب تھی اس غلبہ کی وجہ سے مسلمانوں کے اخلاق، عادات، طرز معاشرت، ساری باتیں فنا ہو کر انہیں اہل کتاب کی خو بو، طرز معاشرت مسلمانوں میں آجانیکا بلا شبہ احتمال قوی ہے اس لئے روک دیا گیا - اسی لئے گو اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کرنا درست ہے لیکن چونکہ آج غلبہ انہی کا ہے اس لئے جو مسلمان کسی نصرانی عورت سے شادی کرتے ہیں بجائے اس کے کہ الرجال قوامون علی النساء اپنا اثر اُس پر کیا ڈالتے کہ خود اُسی رنگ میں رنگ کر کرسچن یا بددین یا لا مذہب ہو جاتے ہیں - اور بجائے شکار کرنیکے خود اُنہی کے مذہب و ملت کے شکار ہو جاتے ہیں اسی بنا پر بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسے وقت میں اہل کتاب سے پرہیز لازم ہے۔

پس خلاصۂ قول یہ ہے کہ جہاں ہنود اپنے ظروف میں بد احتیاطی کرتے ہوں وہاں ہمیں احتیاط لازم ہے - مثلاً کھانے پینے کے ظروف میں اگر وہ ناپاک اور حرام چیزیں رکھتے ہوں تو ہمیں وہ ظروف بغیر مل کر دھوئے نہیں استعمال کرنے چاہئیں - اور اُنکے کھانوں کی بھی یہی حالت ہے - عالمگیری میں ہے - ویکرہ الاكل والشرب فی اوانی المشرکین قبل الغسل ومع هذا لو اكل او شرب فیها قبل الغسل جاز ولا يكون اكلا ولا شاربا حراما وهذا اذا لم يعلم بنجاسة الاوانی فاما اذا اعلم فانه لا يجوز ان يشرب ويأكل منها قبل الغسل ولو شرب او اكل كان شاربا واكلا حراما یعنی مشرکین (کفار) کے ظروف میں قبل دھونے کے کھانا پینا مکروہ ہے - اور اگر قبل دھونے کے کھا پی لیوے تو جائز ہے اور اس شخص کو حرام کا کھانے والا یا حرام کا پینے والا نہ کہینگے - یہ اس وقت میں ہے جبکہ ظروف کی نجاست نہ معلوم ہو اور جب معلوم ہوگا کہ ان ظروف میں حرام چیزوں کا استعمال ہوا ہے تو قبل دھونے کے اُن ظروف کا استعمال جائز نہیں - اور اگر باوجود علم نجاست کے انہیں کھا پی لیویگا تو حرام کا کھانے اور پینے والا کہا جائیگا۔

فتح الباری میں ہے (باب آنیۃ المجوس)

والحکم فی اٰنیة المجوس مع الحكم فی اٰنیة اهل الكتاب لان العلة ان كانت لكونهم تحل ذبائحهم كاهل الكتاب فلا اشكال او لا تحل كما سيأتی فتكون الاٰنية التی يطبخون فيها ذبائحهم

یعنی اہل کتاب کے ظروف اور مجوس کے ظروف کے استعمال کے بارے میں ایک ہی حکم ہے انمیں مختلف حکم نہیں ہے - کیونکہ علت ایک حکم ہونے کی اگر یہ قرار دیجائے کہ مجوس کا ذبیحہ اہل کتاب کی طرح حلال ہے

[1] یہ ایک حدیث طویل ہے جس کو صحیح بخاری میں امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

ویعرفون قد تجسست بملاقات المیتة فاهل الکتاب کذالک باعتبار انهم لا یتدینون باجتناب النجاسة و بانهم یطبخون فیها الخنزیر ویصنعون فیها الخمر وغیرها ویؤید الثانی ما اخرجه ابوداؤد والبزار عن جابر کنا نغزو مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فنصیب انیة المشرکین فنستمتع بها فلا یعیب ذالک علینا اللفظ لابی داؤد فی روایة البزار فنغسلها ونأکل فیها

تو کوئی اشکال نہیں یا مجوس کا ذبیحہ حلال نہ کہا جائے اور یہی صحیح ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے تو علت ایک حکم ہونے کی یہ ہے کہ وہ ظروف جن میں مجوس اپنے ذبیحے پکاتے ہیں اور ظروف جو کر لیتے ہیں وہ مردار کے مخالطت سے ناپاک ہو گئے پس اہل کتاب کی بھی یہی حالت ہے کیونکہ اہل کتاب بھی نجاست سے پرہیز کرنے کا کوئی مذہب نہیں رکھتے اس لئے کہ اپنے ظروف میں خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں اور اُن میں شراب وغیرہ رکھتے ہیں۔ دوسرے احتمال کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جسکو ابوداؤد اور بزار نے اخراج کیا ہے کہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوکر جہاد کرتے تو مشرکین کے ظروف پاتے اسکے استعمال سے فائدہ اُٹھاتے تو اس امر کو ہم آپ پر معیوب نہیں جانتے یہ ابوداؤد کا لفظ ہے۔ اور بزار کی روایت میں ہے کہ ہم اُن ظروف کو دھو کر اُن میں کھاتے (پیتے)؛

دیکھو وہ ظروف جنمیں اہلی گدھے پکتے تھے جس کے بارے میں منادی کرائی گئی تھی ان اللہ ورسولہ ینھیٰکم عن لحوم الحمر الاھلیة فانھا رجس (یعنی خدا اور رسول اہلی گدھے کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں) اُن کے بارے میں وارد ہوا فقام رجل من القوم فقال نھریق ما فیھا ولغسلھا فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اوذاک یعنی ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا کیا ہم ان ظروف سے گوشت کو پھینکدیں اور ان ظروف کو دھوڈالیں؛ تو آپ نے فرمایا اچھا یہی سہی؛

لیکن کھانے کے بارے میں جو مسئلہ عالمگیری میں ہے ولا باس بطعام المجوس کلہ الا الذبیحة ...

ہاں اگر یہ معلوم ہوجائے کہ کھانا بے احتیاطی سے پکایا گیا ہے یا اس میں لحم خنزیر یا اور کوئی حرام یا نجس چیز ملی ہوئی ہے تو البتہ اس حالت میں پرہیز ضروری ہے۔ بہر حال اہل کتاب یا ہنود یا مجوس یا مشرکین سب کا حکم ایک ہی ہے جسکے یہاں بے احتیاطی ہو وہاں پرہیز لازم ہے خواہ اہل کتاب ہو یا مشرک ہندو یا کوئی اور جو احتیاط رکھتا ہے اُس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہندو یا مشرک من حیث مشرک یا ہندو ہونیکے ان سے کھانے پینے کا احتراز نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدت کی ناپاکی ان کے قلوب میں ہے نہ کہ ظروف اور کھانوں میں۔ البتہ محبت اور موالات ایک علیحدہ چیز ہے جس سے صراحتاً ممانعت آئی ہے واللہ اعلم؛

(عبدالسلام مبارکپوری عفی عنہ از مبارکپور)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ مورخہ ربیع الاوّل

بابت حدیث

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم

حدیث مذکورہ بالا میں حضور اقدس روحی فداہ صلعم نے عالم کی کمال فضیلت کے اظہار اور سامعین کے ذہن نشین کرنے کے لئے کفضلی علی ادنٰکم مثالاً وتشبیھاً ارشاد فرمایا تاکہ عالم کی بے انتہا فضیلت معلوم ہو۔ اس سے بہتر کوئی اور طریقہ اظہار کمال فضیلت کے لئے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ اور کلیہ ضروری نہیں بلکہ ادنےٰ مشابہت اور مماثلت کافی ہوتی ہے جیسے زید کالاسد یہاں پر صرف مماثلت فی الشجاعت مقصود ہے۔ اسی طرح حدیث مذکور میں صرف اظہار نفس فضیلت منظور ہے کما لا یخفی علی العلماء المعانی والبیان؛ اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی اشعة اللمعات میں بزیر ترجمہ حدیث مذکور فرماتے ہیں:۔

خیال باید کرد کہ ایں چہ مبالغہ ست۔ اوّل فضل آں حضرت صلعم بر انبیاء و مرسلین ست خصوصاً بر صحابہ خصوصاً بر آنکہ از ہمہ ادنےٰ ست؛

پس معلوم ہوا کہ حضور اقدس نے صرف اظہار کمال فضیلت کے لئے مبالغتاً ومثالاً کفضلی علی ادنٰکم ارشاد فرمایا ہے فقط والسلام

(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین باولی مقیم مین پوری)

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ مورخہ ۹ ربیع الاوّل

بابت آیت

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

خاکسار کے نزدیک آیت مذکورہ میں حَرَّمَ بمعنے اَلزَم یا اَوْجَبَ ہے پس اس صورت میں آیت کے معنی بالکل صاف ہوجاتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ اور نہ اس صورت میں اس امر کی کوئی ضرورت رہتی ہے کہ لفظ مَا اور اَنْ پر کوئی بحث کیجائے بلکہ ان دونوں کو علے اقوال المفسرین جس طرح چاہو رکھو مگر حَرَّمَ کو بمعنے اَلزَمَ یا اَوْجَبَ قرار دینے میں آیت کے معنے بالکل بے تکلف ہوجاتے ہیں۔ یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ آؤ میں تمکو وہ باتیں پڑھکر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر لازم یا واجب کی ہیں (وہ یہ ہیں) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ الخ

اور اہل لغت نے بھی حَرَّمَ کے معنے وَجَبَ کے لکھے ہیں۔ چنانچہ صاحب صراح نے لکھا ہے:۔

قال الکسائی معناہ وَجَبَ۔ یعنی کسائی نے کہا کہ حَرَّمَ کے معنے وجب کے ہیں؛

پس اس صورت میں کوئی دقت نہیں رہتی اور آیت کے معنے بالکل واضح اور صاف ہوجاتے ہیں فقط۔ والسلام؛

(خاکسار ابوالحیا سجاد حسین)
باولی مقیم مین پوری؛

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۱۰/ (مینیجر)

ایک عجیب قادیانی مناظرہ

حسن اتفاق سے خاکسار کو ایک خانگی کام کے لئے سرگودہا میں جانا پڑا۔ بعد فراغت اپنے کام کے سرگودہا سے جب رخصت ہوکر بطرف غریب خانہ روانہ ہوا۔ اور سٹیشن سرگودہا پر آکر ٹکٹ لیکر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس گاڑی کے کمرہ میں خاکسار سوار ہوا۔ اسی کمرہ میں ایک اور صاحب بلباس مولویانہ ادھیڑ عمر میرے مقابل آبیٹھا۔ جب گاڑی وہاں سے چل پڑی تو اس صاحب نے مجھکو کہا "میں جناب مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کا خادم ہوں آپنے آج تک مرزا صاحب کے سلسلہ میں بیعت کیوں نہیں کی کون سا امر مانع بیعت رہا" میں نے کہا مرزا صاحب کا دعوے مسیح موعود ہونے کا غلط تھا پھر بیعت کیسی؟ پھر وہ ذرا مسکرا کر کہنے لگا کہ مرزا صاحب کے حلقہ بگوش چھ لاکھ آدمی ہیں کیا یہ حقیقت پر صاف دلیل نہیں۔ میں نے کہا سر سید احمد کی جماعت اس سے کئی حصے زیادہ ہے "دیانند سرسوتی کی جماعت بھی آپ کی جماعت سے تعداد میں زیادہ ہے" حافظ جماعت علیشاہ علیپوری کی جماعت بھی آپ سے زیادہ ہے" سر آغا خان کی جماعت بھی مرزا صاحب کی جماعت سے بہت زیادہ ہے" اس سے آپ کی حقیقت کہاں ثابت ہو سکتی ہے؟ پھر وہ کہنے لگا کہ جس مخالف نے مرزا صاحب کے مقابل سر اٹھا کر مخالفت کی آخر وہ ذلیل ہوکر مرا۔ کیا ایسے شخص کو آپ کاذب کہہ سکتے ہیں؟ میں نے کہا جس مخالف نے مرزا صاحب کی مخالفت میں قدم اٹھایا وہی فتح و نصرت کے ساتھ کامیاب ہوا۔ آخر پر سب سے زیادہ مخالف اور سخت سے سخت زک دینے والے مولینا شیر اسلام فاضل امرتسری ماشاء اللہ موجود ہیں۔ جن کے ساتھ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا پھر آپ جانتے ہیں کہ اس آخری فیصلہ کا نتیجہ کیا نکلا کہ اس فیصلہ والی شرط کے تھوڑے عرصہ بعد آنجہانی چل بسے اور مولانا صاحب تاحال زندہ موجود ہیں۔ اور دندناتے ہوئے آج تک مرزائی مسیحیت کی قلعی کھول رہے ہیں۔ اور اسی بحث میں آپ کی جماعت کے پیرو صاحب بشیر الحق دہلوی نے تین سو روپیہ نقد بھی نذر کیا جو شہر لدھیانہ میں عطا فرمایا تھا۔ کیا مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کوئی عاقل تیار ہو سکتا ہے۔ ایسے مسیح موعود کو دور سے سلام ہے۔ اس بات پر جو عوام الناس قہقہہ لگا کر ہنسے وہ بیان کرنا فضول ہے کیونکہ ہماری اس گفتگو کے وقت گاڑی کے کمرہ کے جملہ آدمی ہمارے ارد گرد بشوق بیٹھے تھے۔ پھر وہ مرزائی صاحب کہنے لگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود اخبار اہلحدیث میں لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو رتبہ ٹھہرتا ہے آپ خود وزن کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ ثابت کر دیویں کہ مولانا صاحب نے اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے تو بیعت مرزا صاحب کی فی الفور کر لونگا اس نے کہا کہ آپ اخبار اہل حدیث ان سے منگا کر دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عرصہ سے میں اخبار کا خریدار ہوں۔ پھر دوبارہ منگانے سے کیا فائدہ۔ ہمارے پاس اہلحدیث کے فائل بہت مدت کے موجود ہیں۔ پھر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک پاکٹ احمدیہ چھپی ہوئی ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کے اہلحدیث میں یہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا میں نے مبلغ پانچ روپیہ کھول کر سامنے رکھدیے اور کہا کہ اگر آپ اس امر کے متعلق یہ لفظ اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں دکھلا دیویں کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے تو یہ صہ[1] آپ کو انعام دیتا ہوں۔ آپ ورق گردانی کی محنت میں یہ انعام حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ تحریر نہ نکال کر پیش کر سکیں تو آپ اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کرکے بذریعہ اخبار اہلحدیث مشتہر کر دیویں کہ میں نے رجوع بحق کر لیا ہے۔ یہ سنکر سواری کے جملہ اشخاص نے واہ واہ کا آوازہ کیا۔ مرزائی صاحب پھر ارشاد فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ موضع بہلوال میں آئیں ہماری جماعت کے یہاں چند افراد ہیں اور وہاں سے پاکٹ احمدیہ بھی مل سکیگی۔ وہاں چل کر ملاحظہ کر لیویں۔ میں نے کہا کہ میں نے ٹکٹ پنڈی بہاؤالدین کا لیا ہوا ہے کیونکر میں اتر سکتا ہوں البتہ آپ مجھکو تحریر کر دیویں کہ نہ نکالنے پر خرچہ وہرجانہ پیش کرونگا۔ مگر وہ صاحب اس سے انکاری ہو گئے کہ آپ حق کے طالب ہیں یا روپیہ کے۔ ہاں شاید آپ کو ثناء اللہ والا جسکا تمام جماعت اہل حدیث کو پڑ گیا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو خود پانچ روپیہ سامنے رکھے ہوئے ہیں پھر ہمکو خواہ نخواہ بدنام کرنا عجیب انصاف ہے[1]۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا ہرجہ کا تو میں تمکو معاف کرتا ہوں آپ یہ تو تحریر کر دیویں کہ اگر میں یہ عبارت نہ نکال سکا تو توبہ کرکے مسلمان خادم اہل حدیث ہو جاؤنگا۔ مگر وہ تحریر سے بھی انکاری ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ میں نے ہرچند عوام الناس کو تالیاں بجانے سے منع کیا مگر عوام الناس زمیندار کب باز آسکتے تھے۔ اُن صاحب کا نام غلام حسین یا غلام حسن عرف مولوی ہے اور اس کے پاس اخبار الفضل قادیان کا پرچہ بھی جاتا ہے کیونکہ اس نے مجھکو پرچہ الفضل دکھلایا تھا۔ اور کہا تھا اہل حدیث سے از حد عمدہ اور قابل دید پرچہ الفضل ہے آپ اسے دیکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے بڑے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھی ہوئی ہیں آپ اب چھوٹے مرزا جی کے .... اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ میں زمیندار آدمی ہوں اتنی فرصت نہیں کہ ایسے اخبارات کا مطالعہ کر سکوں۔ خیر اسی گفتگو میں سٹیشن بہلوال پر گاڑی آگئی وہ صاحب تشریف لے گئے "اور خاکسار وہاں سے غریب خانہ میں پہنچ گیا۔

المرسل :۔ نور محمد عفا اللہ عنہ خریدار ۸۰۲۹

(از موضع میاں ضلع جہلم)

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴ر

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما قابل دید ہے قیمت ۵ر

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث قیمت ۱۰ر (مینیجر اہلحدیث)

[1] آپ نے کیوں نہ کہدیا کہ یہ جملہ تو ہمکو قرآن مجید سے لگا ہے جس سے مرزا بچہ فَقُلْنَا مَا فِيكُمْ مَا حَلَالًا طَيِّبًا (ایڈیٹر)

(۳۴۸)

فتاوے

س نمبر ۱۲۹ - جنبی عورت مردہ کو چھو سکتی ہے یا نہیں۔ (خاکسار حسن خان از جمالپور)

ج نمبر ۱۲۹ - اس کے منع کی کوئی آیت یا حدیث میری نظر سے نہیں گذری اس لئے جائز ہے۔

س نمبر ۱۳۰ - مردہ کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۰ - ایک روایت ہے کہ غسل دے تو وہ غسل کرے۔ علماء نے کہا ہے غسال کو غسل کا حکم استحبابی ہے واجب نہیں۔

س نمبر ۱۳۱ - جو حدیث میں آیا ہے کہ بی بی قضا کر جائے تو شوہر اُس کا غسل دے اور شوہر مر جائے تو بی بی اُس کی غسل دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی کو غسل دیا ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۱ - آں حضرت نے بیوی کو فرمایا تھا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مرجگی تو میں تجھے غسل دونگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا۔ حدیث کا مطلب حکم نہیں بلکہ جواز ہے۔

س نمبر ۱۳۲ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل کس نے دیا تھا؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۲ - حضرت.. کو غسل صحابہ کرام نے دیا تھا۔

س نمبر ۱۳۳ - نماز میں سورۃ الحمد کے بعد کوئی سورت کی جگہ آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۳ - آیت الکرسی پڑھ سکتا ہے فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

س نمبر ۱۳۴ - ایک آدمی کارخانہ ریلوے میں نوکر ہے جسکو آٹھ گھنٹہ روزانہ کام کرنا پڑتا ہے اور ظہر کی نماز پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی۔ اب نماز پڑھنے سے مجبور رہے اور نوکری چھوڑ نہیں سکتا (ایضاً)

(کمترین حسن خان سوداگر خریدار ۲۷۵۴ جمالپور ضلع مونگیر)

ج نمبر ۱۳۴ - عصر و ظہر جمع کرکے پڑھ لیا کرے (۸ مرد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۵ - زید کہتا ہے کہ نماز مغرب کا وقت اس قدر نازک و تنگ ہے کہ ۵، ۷ یا انتہا یہ کہ ۱۰ منٹ کے بعد بالکل ہی زائل ہو جاتا ہے: پھر اس کے بعد اگر کوئی نماز پڑھے تو وہ قضا ہی جائیگی نہ ادا۔ اور اس پر بخاری و مسلم کی وہ حدیثیں پیش کرتا ہے کہ جس میں بجز اس کے کہ آں حضرت صلعم نماز مغرب اُس وقت پڑھتے کہ بعد فراغت نماز لوگ مونڈے بدلت دیکھ سکتے تھے اور کوئی ثبوت نہیں بتلاتا۔ اور بکر کہتا ہے نہیں، وقت مغرب تا انقضاء شفق باقی رہتا ہے۔ وجہ کیا ہے کہ نہیں ہر نماز کا ابتدائی اور انتہائی وقت بتلایا جائے اور مغرب میں ۵، ۷ یا ۱۰ منٹ، یہ بھی تا آغاز وقت عشاء ہونا چاہیئے صاحب بخاری و مسلم نے محض ابتدائی وقت کی حدیث پر اکتفا فرمایا ہے، یا یوں کہئے کہ امام صاحب کو اسکے علاوہ اور حدیث ہی نہیں ملی۔ علاوہ بریں امام صاحب کی حدیث سے ہی صاف واضح ہو رہا ہے کہ آنحضرت نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو وصل فرمایا ہی بحالت سفر اور حضر بھی، پھر جب ظہر اور مغرب اپنے مابعد عصر اور عشاء میں بحالت وصل ایک سمجھے گئے تو پھر کون سی کنہ و صفت درمیان میں حائل ہے کہ ظہر اور مغرب کو صفت واحد سے مستثنےٰ کرتی ہے۔ ہمارے پیشوایان اسلام بہ ثبوت حدیث صحیح اس کا تصفیہ فرماویں۔ (حافظ محبوب الرحمن چپاروی)

ج نمبر ۱۳۵ - بکر کا قول صحیح ہے منٹوں کا حساب بعد زمانہ رسالت کے ہوا ہے اس حساب پر شرعی احکام کیسے مبنی ہو سکتے ہیں۔ شرعی احکام سب قدرتی اوقات پر ہیں۔ مغرب کا وقت تا غروب شفق حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے یا سفیدی۔ حنفیہ سفید کہتے ہیں دیگر علماء سرخی کہتے ہیں سو اس کا فیصلہ آسان ہی لغت عرب موجود ہے۔ اُس میں شفق کے معنے سرخی کے ہیں۔

س نمبر ۱۳۶ - جہری نمازوں میں مستورات پردہ نشین قرات بالجہر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۶ - احکام شرعیہ میں سب امت مساوی ہے تاوقتیکہ تخصیص کسی صنف یا فرد کی ثابت نہ ہو۔ عورتوں کے حق میں ایسا کرنے کی ممانعت نہیں ملتی ادا کر سکتی ہیں۔

س نمبر ۱۳۷ - حدیثوں میں محققین اسلام نے سب سے زیادہ معتبر کس کتاب کو مانا ہے؟

حافظ عبدالرحمن چپاروی مکان نمبر ۴۴ گلی ۲۵ ذریعہ حیدر بخش بتا کو مرچینٹ رنگون (برہما)

ج نمبر ۱۳۷ - صحیح بخاری اور مسلم کو۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۸ - ہمارے علاقہ میں ہم غریب لوگ اکثر مچھلی کا شکار بذریعہ کچھووں اور مینڈک کے کرتے ہیں۔ حال میں ایک فتوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب نے حدیث مسلم شریف کے حوالہ سے اس طرح کے شکار سے منع فرمایا ہے۔

مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا"

یعنی جس چیز میں جان ہو۔ اُس کو نشانہ مت بناؤ، چونکہ کچھووں اور مینڈک کو مچھلی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس لئے منع ہے۔

(خاکسار عبدالصمد خریدار ۱۷۸ع)

ج نمبر ۱۳۸ - حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ زندہ جانور کو کسی خاص مقام پر کھڑا کرکے نشانہ بازی نہ کرو جیسے چاندماری میں ایک نشان پر نشانہ مارتے ہیں۔ مینڈک یا کچھوے تو ایسے نہیں کئے جاتے بلکہ مردہ مینڈک کا گوشت کانٹے سے لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں یہ حدیث کے مضمون میں داخل نہیں پس جائز ہے۔

(۳ پائی داخل غریب فنڈ)

متفرقات

درخواست مصالحت

رحمت شاہ ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم ساکن کر پال ضلع گوجرانوالہ ایک لمبی تحریر میں بخدمت اہل اسلام عموماً اور مولوی محمد علی صاحب واعظ، مولوی نیاز علی صاحب، مولوی چراغدین صاحب، مولوی عبدالعزیز صاحب تھامیاں سنگھ مولوی محمد الدین صاحب مکتیری خصوصاً درخواست کرتا ہے کہ میرے خسر مرزا محمد مراد بیگ صاحب سے میری صفائی کرادیں۔ میں ہر قسم کے شرعی گناہ سے تائب ہوتا ہوں۔ امید ہے موصوفین خصوصاً بحکم أَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ توجہ فرماوینگے۔

انجمن اسلامیہ مچھلی شہر ضلع جون پور

کا سالانہ جلسہ شروع مارچ میں ہوا تھا جس میں بڑی بڑے نامی معززین تشریف فرما تھے۔ جناب مولینا ثناء اللہ صاحب، مولانا ابراہیم صاحب، غازی محمود صاحب بی اے (دھرمیال) خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی ابوبکر صاحب جونپوری، مولوی نور محمد صاحب امرتسری وغیرہ نے مختلف عنوانوں پر تقریریں کیں۔ مچھلی شہر کے معزز رئیس سید محمد نوح صاحب نے ایک قابل قدر نظم پڑھی۔ مولینا ثناء اللہ صاحب کی کوشش سے نوربافوں کے دو گروہوں میں بہت پرانی مخالفت کی مصالحت ہوگئی۔ نیز مولانا صاحب نے مسلمانوں کی ایک تجارتی کمپنی کی بنیاد بھی رکھی۔ انجمن اسلامیہ بھی مولانا صاحب ہی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے سو امید ہے مولانا موصوف اپنے ان دونوں پودوں کی طرف خیال رکھینگے۔ (مختصر از اے ایم محمد احمد از مچھلی شہر)

درخواست اخبار

میں غریب آدمی ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ اخبار اہلحدیث جاری فرمادیں (واحد علی طالب علم مدرسہ اسلامیہ بر سنڈہ ڈاکخانہ رامپور ہر کے ضلع مظفر پور)

المسلم میں رعایت

میرے ماہواری رسالہ المسلم کی قیمت ۳ ہے۔ جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ نے عہ۲۰ روپیہ امداد فرمائے ہیں اس لئے ۲۰ جدید خریداروں کو ایک ایک روپیہ تخفیف کرکے عہ۲ سالانہ پر جاری ہو سکیگا (غازی محمود بی اے (دھرمیال) ایڈیٹر المسلم لودہانہ)

قبول اسلام

بابو شادی لعل عیسائی مع اپنی اہلیہ اور بچوں کے مشرف بہ اسلام ہوئے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔

(محمد علی مدرس اول از چک ۲۴۷ ضلع لائلپور)

یادرفتگاں

بھائی شیخ انور علی بعارضہ بواسیر فوت ہو گئے۔×...... میرے ماموں حاجی نور محمد ساکن کٹڑہ دیوالہ ضلع ہوشیارپور پرانے اہلحدیث تھے فوت ہو گئے۔

(محمد علی از بیرچھ ضلع ہوشیارپور)

×علماء کرام سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں (راقم عبدالغنی از موضع رجورا ڈاکخانہ بندل ضلع دربھنگہ)

علماء و طلباء کو خوشخبری

چند عربی کتابیں مفت

اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب ھدیۃ المھدی کے کل حصص کی خواہش رہتی اور اُن کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے رہتے اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح نے "ہدیۃ المہدی" کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کے لئے خاکسار کے پاس بھیجدیئے ہیں۔ اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور ساتھ ہی محصول کے لئے حسب تفصیل ٹکٹ بھی بھیجیں ورنہ بلا ٹکٹ (بیرنگ یا ویلیو) کتاب نہیں بھیجی جائیگی۔

واضح ہو کہ ہدیۃ المہدی حصہ اول و دوم و سوم و چہارم و پنجم مسمّٰے بہ المشرب الوردی، ان پانچوں کے لئے ۴ر کا ٹکٹ آئے اور ہر کتاب کیلئے علیحدہ ۱ر کا۔ اسی حساب سے چند نسخوں کے لئے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ ان کے ہمراہ رسالہ عدۃ الرفیق و رسالہ الاصباح بھی مفت دیئے جائینگے

پتہ یہ ہے:۔

(مولوی) محمد ابوالقاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ دارانگر شہر بنارس)

مفت

رسالہ حکم الکتاب مع ضمیمہ قیمتی ۸ر اور رسالہ احسن المقیاس فی تعلیم الکتابۃ علی القیاس دونوں کے لئے ۲ر محصول ڈاک آنے پر مفت (محمد ولد حافظ قادر بخش چاہ خلیل ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان)

الانصاف مفت

الانصاف فی حق الاحناف مفت فی نسخہ ۲ پائی کا ٹکٹ بھیجدیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ایک سوال بابت قیام در میلاد

بخدمت مولوی خیرالدین احمد صاحب ساکن سرسہ ضلع حصار

براہ کرم اس عربی عبارت کے معنے مشرحاً تحریر فرماکر مجھے سمجھادیں کہ اس کے کیا معنے اور مطلب ہے وہ عربی عبارت یہ ہے:۔

ان القیام وسیلۃ الی السجود للخرور والسجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذالک لان السجود غایۃ الخضوع حتی لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام (غنیۃ المستملی ص۲۶۱ مطبوعہ مصر) (راقم آثم احقر ابوالحمید محمد عبدالمجید امام مسجد قلعہ مقیم بالیکا کوٹ ضلع سیالکوٹ)

درخواست دعاء

میری اہلیہ آج عرصہ ۵-۶ ماہ سے سخت بیمار ہے ناظرین اخبار اہل حدیث سے میں مستدعی ہوں کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جس سے نوازش ہوگی فقط والسلام (اللہ شفا بخش ایڈیٹر)

(المستدعی :- احقر مذکور)

(۳۸۵)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق ذیل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۲ سے ۲۸ مارچ تک جو خبریں پہنچی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حال میں ایک جدید قانون حفاظت ہند کے لئے بنا ہے۔ جو ہند۔ جو اشخاص پر حاوی ہوگا

(۱) مخالف سلطنت سے تعلق رکھنے والے۔

(۲) فوج کو روکنے والے

(۳) غلط خبریں مشہور کرنے والے

ایسے لوگوں کے مقدمات کے لئے تین کمشنر مقرر ہونگے جن کے فیصلے کی اپیل نہ ہوگی۔

انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہازوں نے درہ دانیال کے قلعوں پر سخت حملے کئے۔

ان حملوں میں ایک فرانسیسی اور دو انگریزی جہاز غرق ہو گئے۔ اور ایک جہاز قابل مرمت ہو گیا

مغروق جہازوں کے نام بووٹ۔ اوشن۔ اریز سٹبل تھے۔ اور قابل مرمت کا نام گوولس

لکھتے ہیں کہ بحری سرنگیں سمندری لہروں سے بہ کر ان جہازوں سے ٹکرائیں

فرانسیسی جہاز بووٹ کا تمام عملہ جو قریباً چھ سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ غرق ہو گیا۔ انگریزی جہازوں کے تمام آدمی بچا لئے گئے۔

انگریزی فرانسیسی جنگی جہازوں نے صرف ایک دن میں قلعوں پر دو ہزار گولے پھینکے۔

مغروق اور از کار رفتہ جہازوں کی جگہ پر کرنے کے لئے جہازات کوئین الیزبیتھ۔ ایگوی میری۔ اور نیوزی لینڈ بھیجے گئے ہیں

اس کے بعد چونکہ سمندر میں سخت طوفان پیدا ہو گیا۔ اس لئے درہ دانیال کی جنگی کارروائیاں ملتوی ہو گئیں خیال کیا جاتا ہے کہ موقع سے فائدہ اٹھا کر ترک پھر قلعوں کو مرمت کر رہے ہیں چلا رہے ہیں

انگریزی تجارتی سٹیمر فالابا کو ایک جرمن آبدوز نے غرق کر دیا۔

سات جرمن جنگی جہازوں نے گودینڈ (روسی ساحل) پر گولہ باری کی۔

ہوائی جنگ میں صرف دو معرکے قابل ذکر ہیں۔ (۱) جرمن ہوائی جہازوں نے پیرس میں بم پھینکے۔ (۲) انگریزی ہوائی جہازوں نے زیبروگ میں آبدوز کشتیوں کے کارخانوں پر بم پھینکے جن میں دو آبدوز کشتیاں جل گئیں۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا۔

قاہرہ کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ ایک ہزار ترکی فوج الکبرے کی چوکی کے قریب نہر سویز کے مقابل دیکھی گئی جس کو پسپا کر دیا گیا۔

آسٹریا کے مشہور قلعہ بند شہر پرزمسل کو چھ ماہ کے محاصرہ کے بعد آخر روسیوں نے فتح کر لیا۔

وینس (اٹلی) کا تار مظہر ہے۔ آسٹروی پیدل سپاہ کی سالم کمپنیوں نے جو اطالوی النسل تھے۔ اپنے افسروں کے اغماض سے روسیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئیے تھے۔

پیٹروگریڈ پایہ تخت روس میں پرزمسل کی تسخیر پر بڑی خوشی منائی گئی

واشنگٹن دارالخلافہ آسٹریا کی اطلاع مظہر ہے کہ پرزمسل کی فوج نے دشمن کے سامنے اس وقت ہتھیار ڈالے جبکہ تمام ذخائر ختم ہو چکے تھے۔

شہر کو روسیوں کے حوالے کرنے سے پیشتر آسٹرویوں نے تمام قلعوں۔ توپوں۔ گولہ بارود وغیرہ کو تباہ کر دیا تھا۔

پرزمسل کی تسخیر سے بقول آسٹرین کمانڈر جنگ کی عام حالت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔

پرزمسل کی تسخیر سے جو روسی فوج فارغ ہو چکی ہے۔ مبصرین جنگ کا خیال ہے کہ وہ اب کراکو کی طرف بھیجی جاویگی۔

پیٹروگراڈ (روسی) کا تار مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے روسی پولینڈ میں ۵۹ شہر اور قصبے اور ۴ ہزار پانچ سو گاؤں تباہ کر دئے ہیں مجموعی نقصان کا اندازہ ۱۰ کروڑ پونڈ کیا گیا ہے

اٹلی کے امیر البحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو اٹلی کا جہاز کسی قسم کا سامان تجارت لے کر آسٹریا کی طرف روانہ ہوگا وہ گرفتار کر لیا جاویگا۔

جرمن اور آسٹروی سفراء متعینہ اٹلی نے اپنے ممالک کے باشندوں کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ فوراً اٹلی سے روانہ ہو جائیں۔

باوجود اس اطلاع کے بہت سے جرمن اٹلی میں جرمنی سے تازہ وارد ہو رہے ہیں۔ اٹلی کی پولیس انہیں جاسوس سمجھکر ان کی نگرانی کر رہی ہے

آسٹریا بھی اٹلی کی سرحد پر بسرعت تمام فوجیں جمع کر رہا ہے۔

بقول نامہ نگار پانیر معرکہ نیوچیپل میں جہاں انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو سخت شکست دی تھی۔ پانچسو انگریزی افسروں کا نقصان ہوا۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی فرانسیسی فوجوں نے معقول ترقی کی اور جرمنوں کے بہت سے حملوں کو مسترد کر دیا۔

جرمن ہیڈکوارٹر میں جرمنوں کی ایک جنگی کونسل منعقد ہوئی جس میں قیصر۔ جنرل وان فاکین ہین۔ ولیعہد جرمنی۔ ولیعہد بویریا اور دوسرے جرمن کمانڈر بھی موجود تھے۔

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی کو حضور وائسرائے نے اعلیٰ درجہ کا تمغہ قیصر ہند مرحمت فرمایا ہے۔

دو لاکھ کا عطیہ۔ مہاراجہ صاحب الور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے مسودے کے کونسل میں پیش ہونے پر مصارف یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ دیا ہے۔

دعائیں۔ پاپ کے حکم کے مطابق تمام رومن کیتھولک گرجوں میں اس جگہ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جنگ کے جلدی خاتمہ کے لئے دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ یہ دعائیں اسی نوعیت کی ہیں جیسی کہ ۷۔ فروری کو یورپ کے رومن کیتھولک گرجوں میں مانگی گئی تھیں۔

پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے ۹۵ ملٹری طلبا کیلئے حکم نافذ کیا ہے کہ ۲۷ مارچ تک طلبا واپس ہو جاویں گے۔ ورنہ مایوسی ہوگی۔

لاہور کے شالامار باغ میں بم کا گولہ پھینکا گیا۔ (فیروزی)

مومیائی ۲۸/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ چربان پاکسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد وعورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۳؍ پاؤ ۶؍ پختہ ۱؎ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبدالسلام صاحب مبارکپور ضلع اعظم گڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ابھی ایک چھٹانک مومیائی جیسے آپ کے کارخانہ سے منگوائی تھی ایک خاتون کیلئے۔ جن کا بدن نہایت ضعیف ہو گیا تھا۔ بدن میں خون بہت کم تھا۔ جس سے کئی عوارض پیدا ہوگئے تھے۔ اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تھیں۔ اس کے استعمال سے انکو بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی۔ انکو بھی فائدہ ہوا۔ اب انکی فرمائش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیہ اور بھیجدیں۔ والسلام (۲۰ مارچ ۱۵ء)

جناب محمد عبدالرحمٰن صاحب پوراہاٹ ضلع جلپائی گوڑی بنگال سے لکھتے ہیں مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں۔ ایک مرتبہ آچکی ہے مجھکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۲ مارچ ۱۵ء)

جناب منشی محمد ہدایت ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تھا آپکی مومیائی سے اچھا ہو گیا۔ تین ڈبیہ اور بھیجدو (۲۳ مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ: پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

سستی اور مفید کتابیں ۲/۵۲

تحفۃ النساء ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض۔ تفریحات شکایات حیض و نفاس۔ حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا۔ ولادت وغیرہ کے اسباب و علامات اور بچوں کے متعلق جملہ تکالیف کے اسباب و علامات اور ان کے علاج مفید ہدایات۔ مجرب نسخہ جات و ترکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی صرف ۱۰؍

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ اپیٹیکلوں کیلئے اسکا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ لیکچر میں رکاوٹ کے اسباب اور روانی پیدا کرنے کے ڈھنگ لیکچرار کی مشکلات کا ذکر اور لیکچر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع مذکور ہیں۔ اصلی قیمت ۱۲؍ رعایتی صرف ۱۰؍

تجربات ودمن اشتہاری ادویہ پر روپیہ ضائع کرنے کی بجائے اس کتاب کے نسخوں سے مستفید ہونا بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے صابون بنانے خضاب۔ بال اڑانے کا عرق۔ پوڈر۔ صابون۔ اور بالوں کے بڑھانے کا تیل وغیرہ ضروری نسخوں کے علاوہ ملک کی مختلف کارآمد صنعتوں کا ذکر ہے۔ اصلی قیمت ۱۲؍ رعایتی صرف ۸؍

تحفۂ حیات جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں انکی قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور ان کا علاج مفید ہدایات و مجربات۔ رعایتی قیمت صرف ۶؍

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کس طرح تیرہ سو سال تک سیاسیات اور علوم وتمدن کی دنیا میں رہنمائی کی ہے، اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج ۶؍

علم طب کا نچوڑ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں قابل دید ۶؍

تذکرۃ النسوان ہند ہندوستان کی متعدد مشہور ہندو اور عیسائی عورتوں کے قابل دید حالات ایک لیڈی بین کے قلم سے اصلی قیمت ۴؍ رعایتی

ترکی کی مسلمان عورتیں ترکی عثمانیہ کی ہر قوم مسلمان عیسائی اور یہودی عورتوں کے رسم ورواج اور قابل دید حالات اصلی قیمت ۱۲؍ رعایتی ۱۰؍

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاکخانہ کٹرہ کٹیکال

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرکے فاسدہ منی کو گاڑھا کرتے اور بڑھاتے ہیں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ۔ عمر
طلاء ۔ اسکے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور بعض عضو میں جوانی کی حالت پر آجاتا ہے ۔ اسکے استعمال سے نہ ہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے ۔ عمر

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی ۔ آبی ۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۔ عہ

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند ۔ غبار ۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے ۔ فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے ۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو ۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے ۔ فی تولہ

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی پگڑی سوتی ریشمی و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پگڑی درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں ۔ اور دکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی ۔ المشتہر

غلام محمد غلام حسن محمد خاں لونگی فروشان

کانگڑہ ضلع ہوشیارپور

دفتر اہلحدیث کی چند کتابیں

تفسیر ثنائی اردو کی پوری کیفیت اس تفسیر کی دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔ نہایت دلپسند طرز سے لکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو لیکر تفسیر میں تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید

جلد اول سورہ فاتحہ ۔ بقرہ عہ
رر دوم سورہ آل عمران ونساء عہ
رر سوم سورہ مائدہ ۔ انعام اعراف عہ
رر چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ عہ
پنجم تا سورہ فرقان عہ
رر ششم تا سورہ یٰسین عہ
چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے ۱۲ مع محصول

تقابل ثلاثہ توریت ۔ انجیل ۔ اور قرآن کا مقابلہ ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت ۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول صرف عمر

اجتہاد وتقلید ۔ اس کتاب میں اجتہاد وتقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۲

القرآن العظیم ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ا

الہام ۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۔ ا

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ نماز کا کامل جواب ... قیمت صرف ۲

فتوحات اہلحدیث

ہائیکورٹ چیف کورٹ پنجاب ۔ اودھ ۔ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوتے اون کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴)

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن کے الہام کی مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۳

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور ومعروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد ۔ بے اعتدالی اور نمود ونمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کررہا ہے ۔ ہر ہفتہ نہایت آزادی وبیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا ہے ۔ نہایت دلچسپ علمی وادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کرلیا گیا ہے ۔ ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے پہلا چندہ للعہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے مینیجر اخبار عصر جدید میرٹھ

اہلحدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۲۸ء
جناب محمد ابراہیم ... سوتی مسی

اہلحدیث پرنٹنگ پریس لاہور ... مدن گوپال ... پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۲۳ جلد ۱۲

امرتسر مورخہ ۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۳۳ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا وجاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ـــہ
ششماہی عہـ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
” ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

فہرست مضامین

مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ (بابت مسئلہ اجماع)	۱
مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتامڑھی میں	۴
ایک سوال کا جواب	۶
فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث	۷
قادیانی مشن (نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب)	۸
قرآن شریف کی جامع تعلیم	۹
وہابی کے معنے؟	۱۰
بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید	۱۱
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	۱۵
اشتہارات	۱۶

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۵

بابت مسئلہ اجماع

مورخہ ۲۳ جمادی الاوّل

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

یہ مذاکرہ بہت سی تحقیقات کا سرچشمہ ہے۔ خصوصاً حنفیہ اور اہلحدیث کے مابین بہت سے اختلافی مسائل کا فیصلہ کن۔ اس لئے علماء کو اس میں کافی حصہ لینا چاہیئے۔ اگر کوئی صاحب اس مذاکرہ میں حصہ نہ لیگا اور بعد میں اس مسئلہ کے متعلق شکایت کریگا تو اس کی شکایت بیجا ہوگی۔ خطرہ ہے صاحب عقل اس کو یہ نہ کہیں

؎ دو چیز تیرۂ عقل ست دم فروبستن
بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل حجج الکتاب والسنۃ وسائل نہتدی بہا الی المسائل وصلی اللہ وسلم علی رسولہ محمد صاحب الشوکۃ والشمائل والمبعوث باوضح البراھین واوثق الدلائل وعلی الہ واصحابہ حملۃ النصوص الی القبائل فمنھم المولی ومنھم الخائل۔

امابعد۔ خداتعالےٰ کی ہستی کا اقرار اور اس کی توحید کا اعتراف عقل وفطرت سے ہوسکتا ہے بلکہ قرآن مجید میں جابجا اسی سے منکرین پر حجت پوری کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:—

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (ذریت) (پ ۲۶)

یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں بہت سی نشانات ہیں اور خود تمہارے اندر بھی۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟

لیکن خداتعالےٰ کی صفات کمال اور اس کی عبادت

گلزار احمدی - مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واقعات خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت ... مجلد للعہ

کا طریق جو اُسے منظور ہو قیاس سے مقرر نہیں کرسکتے اس لئے ضرور ہے کہ ان امور کی تعلیم خاص خداوند قدوس کی طرف سے ہو۔ اسی سے رسالت کے واسطہ کی ضرورت پڑیگی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم و حکمت سے کسی فرد خاص کو منتخب کرتا ہے جس پر بذریعہ وحی اپنی رضا کے رستے کھولتا ہے اور ان کے قلوب کو نور علم و یقین سے معمور اور معرفت حق سے بھرپور کرتا ہے اور اُن کو عامۂ خلائق کی رہبری کے لئے مقرر کرتا ہے۔ اُن کے علمی و عملی قوٰی میں اعتدال و رسوخ پیدا کرتا ہے۔ اور اُن کو بوقت تبلیغ غلطی سے بچائے رکھتا ہے اور اُن کی قول و فعل کی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ کسی خطائے اجتہادی و سہو و ترک اولیٰ پر فوراً تنبیہ و انتباہ کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے اقوال و افعال، حرکات و سکنات نظر الٰہی میں مقبول ہو کر امتیوں کے لئے اسوۂ حسنہ بن سکیں۔ اسی بنا پر فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (احزاب پ ۲۱)

خدا کے رسول میں تمہارے اُن لوگوں کے لئے جو خدا اور پچھلے دن سے ڈریں اور خدا کو بہت بہت یاد کریں قابل اقتدا نیک خصلت موجود ہے۔

خدا تعالےٰ کے اس سلوک و اہتمام کا نام عصمت ہے اور یہ مخصوص ہے انبیاء علیہم السلام سے۔

نہ تو اللہ تعالےٰ نے کسی غیر نبی کی بابت عصمت کا وعدہ کیا اور نہ ان کے سوائے کوئی دوسرا البشر معصوم ہے۔ پس شریعت الٰہی وہی ہے جو اُس نے اپنے رسولوں کی معرفت قائم کی۔ اور اس میں کسی غیر کی شراکت نہیں رکھی بلکہ ہر ایک، پر عالم ہو یا اُمی، نیک پاک ہو یا عامی حاکم ہو یا محکوم، ان کی اتباع و اطاعت واجب کی ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (نساء پ ۵)

ہمنے ہر رسول کو اسی لئے بھیجا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کیجائے۔

پس اگر ہم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی غیر معصوم کی اطاعت و اتباع ارادی بہر حال و بلا شرط واجب گردانیں۔ اور ایسے ادعا کا التزام کریں تو ہم دو عظیم امروں کے مرتکب ہونگے۔ اوّل منصب تشریع و رسالت الٰہی میں کسی امتی کا حصہ گردانا۔ دوم۔ اس امتی کے لئے عصمت کا ماننا۔ کیونکہ کسی کے قول و فعل کی اطاعت و اتباع ارادی بلا شرط تب ہی واجب ہو سکتی ہے کہ وہ خود معصوم ہو اور معلوم و مسلم ہے کہ یہ امر سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی دوسرے کے لئے جائز نہیں۔

تنبیہ:۔ اس مقام پر میں اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب معلوم ہو چکا کہ انفراداً کسی امتی کا قول و فعل بلا شرط حجت شرعی نہیں بلکہ وہ مشروط ہے موافقت کتاب و سنت سے۔ تو اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ امتیوں کو یہ منصب تشریع اجتماعاً بھی نہیں مل سکتا۔ کیونکہ عصمت ایک ملکہ ہے جس کی تجزی ممکن نہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ اس کے اجزا ہوں تو جب ان اجزا کو جمع کریں تو کُل بنجائے بلکہ یہ ایک عطائے الٰہی ہے جو انبیاء سے مخصوص ہے۔ پس امتیوں کے قول و فعل کو اجتماعاً بھی بلا شرط ایسی قوت نہیں پہنچ سکتی کہ ہمیں عصمت کا بھروسا ہو جائے۔ بلکہ جس طرح ایک فرد سے غلطی و خطا ممکن ہے اسی طرح دوسرے سے بھی اور پھر تیسرے سے بھی ممکن ہے چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں منکرین حجیت اجماع کی طرف سے ایک یہ دلیل بیان کی ہے:۔

ان انعقاد الاجماع علی وجه یومن معه الخطاء غیر متصور لان کل واحد منهم اعتمد مالا یوجب العلم ویحتمل الخطاء ویستحیل ان یجوز علی کل واحد منهم الخطاء ثم یجوز الخطاء علی جماعتهم (جلد سوم ص ۹۷۳)

اجماع کا ایسی صورت پر منعقد ہونا کہ اُس کے خطا ہونے سے امن میں جائیں بے دلیل ہے کیونکہ ان (مجتہدین) میں سے ہر ایک کا اعتماد ایسی چیز پر ہے جس سے وجوباً علم یقینی حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ محتمل خطا بھی ہے۔ اور یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ ہر ایک کے خطا پر ہو سکنے کو تو تسلیم کر لیا جائے اور ساری جماعت کے خطا پر ہو سکنے کو تسلیم نہ کیا جائے۔

اور حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالة رتبہ صحت کو نہیں پہنچی کہ ہم اسپر اعتقادی مسائل کی بنا رکھکر اجتماع آرا کو بھی محل عصمت قرار دے لیں۔

حاصل مطلب یہ کہ خدا تعالےٰ نے ہمپر امر شریعت میں آں حضرت صلعم کے بعد کسی امتی کی اتباع بلا شرط و بہر حال واجب نہیں کی ومن ادعی فعلیه البیان

علاوہ بریں بعض منکرین حجیت اجماع کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلعم کی امت کو کفر و بدعت امور غیر شرع پر جمع نہیں کریگا۔ چنانچہ کشف الاسرار میں لکھا ہے:۔

الخامس حملهم الضلال فی قوله علیه السلام لا تجتمع امتی علی الضلالة علی کفر و بدعة وقوله علی الخطاء لم یتواتر وان صح فالخطاء عام یمکن حمله علی الکفر (ص ۹۷۳ جلد سوم)

(منکرین حجیت اجماع) نے آں حضرت صلعم کے قول لا تجتمع امتی علی الضلالة میں ضلالت کو کفر اور بدعت پر محمول کیا ہے اور علی الخطا آں حضرت صلعم سے بالتواتر ثابت نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو بھی خطا عام ہے جس کو کفر پر حمل کرنا جائز ہے۔

حدیث کا یہ محمل جو کشف الاسرار نے مذکور ہوا صرف اس خیال سے کہ یہ منکرین حجیت اجماع کا فہم ہے مردود نہیں ہو سکتا جب تک کہ محاورات زبان اور اطلاقات قرآن و حدیث سے اس کو باطل ثابت نکیا جائے۔ ہر ایک خدا و رسول کے خطاب کا مکلف ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی جوابدہی کے لئے برعایت قواعد و نصوص خدا و رسول کے کلام کو سمجھنے کا حق رکھتا ہے

نیز نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے جو منکرین حجیت اجماع سے ہیں اس حدیث کا مفہوم ایسا دلچسپ ذکر کیا ہے جس کے ذہن نشین ہو جانے سے اس حدیث سے حجیت اجماع کا استدلال درست نظر نہیں آتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ علمائے سلف کا برابر ایک روش پر چلے جانا بعد کے مجتہد کے لئے اجتہاد و اختلاف کا دروازہ بند نہیں کر دیتا۔ بلکہ اس پچھلے مجتہد کا اختلاف کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ امت کا اجماع ایک بات پر نہیں ہوا۔ اور ہم بہت سے مسائل میں دیکھتے

ہیں کہ متاخرین نے متقدمین سے اختلاف کیا ہے۔

تفسیر فتح البیان۔ علاوہ ازیں نہایت سادگی و صفائی سے اعتدال پر ہو کر کہتے ہیں کہ حدیث مذکور میں امت کا امر ضلالت پر مجتمع نہ ہونا مذکور ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ جس امر پر علمائے امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہیں۔ اور ہم بھی اسے ضلالت نہیں کہتے اور نہ یہ امر زیر بحث ہے۔ زیر غور امر تو یہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہو جانا ہی اس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اس اجماع کے لئے کسی سند شرعی کی بھی حاجت ہے۔ شق اول میں تو حدیث ساکت ہے اور شق ثانی میں ہماری مراد حاصل، پس امر مختلف فیہ میں فریق مستدل کیلئے دلیل نہ بن سکی۔

اہل اصول میں سے جن کے نزدیک اجماع حجت قطعی ہے اُن کی اصل دلیل یہ آیت ہے :۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا (النساء پ۵)	جو کوئی مخالفت کرے رسول اللہ صلعم کی بعد اسکے کہ اسے ہدایت واضح ہو گئی ہو اور مومنوں کی راہ کو سوا کسی اور راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دینگے جس کی طرف

وہ پھرا اور اسے جہنم میں لیجا داخل کرینگے اور وہ بہت بری بازگشت ہے۔"

متبعین سلف کی بھی بڑی دلیل یہی ہے لیکن بامعان نظر دیکھا جائے تو اس آیت سے ہر دو فریق کا دعوٰی قطعی طور پر ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ آیت صحابہؓ کے سامنے اتری اور جس طرح وہ سب سے پہلے سلف امت ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اسی طرح اس آیت کی تعمیل بھی سب سے پہلے انہی پر واجب ہے۔ پھر اس آیت کا ماحصل یہ ہوگا کہ ان کے آپس کے اختلاف کے وقت ہر فریق کو دوسرے کا قول تسلیم کر لینا واجب ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ درست نہیں۔ پس اس آیت کا کوئی ایسا مفہوم نہیں لے سکتے جس سے خود صحابہ کے تعامل میں زد پڑے کیونکہ واقعات سے ثابت ہے کہ اختلاف کے وقت صحابہ ایک دوسرے کے قول کو بغیر ایسی دلیل کے جو اُن سے بالاتر ہو (یعنے قرآن و حدیث) تسلیم نہیں کرتے تھے۔ یا واجب التسلیم نہیں جانتے تھے کیونکہ وصف صحابیت و سلفیت میں سب برابر ہیں۔ اور اگر مجتہد ہونے کو وجہ ترجیح قرار دیا جائے تو مجتہد اور غیر مجتہد میں تو یہ صورت بنجائیگی (گو آیت اس تفریق سے ساکت ہے) لیکن خود مجتہدین صحابہؓ مثلاً حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ذوالنورینؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوہریرہؓ اجمعین کے آپس کے اختلاف میں یہ صورت بھی قائم نہ رہیگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حجت شرعی کوئی ایسی چیز ہے جو ان سب سے بالاتر ہے۔ اور خود صحابہؓ بھی دیگر امت کی طرح اس کے مکلف و جوابدہ ہیں۔ اور وہ سوائے وحی ربانی کے جو قرآن و حدیث ہے دوسری کوئی چیز نہیں پس اس آیت سے یا اس کی مثل دیگر آیات و احادیث سے حجیت اجماع یا سلف کی اتباع کے وجوب پر دلیل پکڑنا درست نہ رہا۔

اس تمہید کے بعد معلوم ہوا کہ اس آیت کا شان نزول ہی بتلا رہا ہے کہ اس سے جزئیات اجتہادیہ کی اتباع مراد نہیں۔ بلکہ وصف ایمان اور اتباع سنت میں دیگر مومنوں کی موافقت مراد ہے چنانچہ تفسیر جامع البیان کے حاشیہ پر جو خاندان غزنویہ کی بہتر یادگار ہے تفسیر فتح البیان کے حوالہ سے لکھا ہے :۔

ولا حجة في الاية على حجية الاجماع لان المراد بغير سبيل المؤمنين هنا هو الخروج من دين الاسلام الى غيره كما يفيده اللفظ ويشهد به السبب فلا يصدق على عالم اجتهد في بعض المسائل فادّاه اجتهاده الى مخالفة من لعصره من المجتهدين فانه انما رام السلوك في سبيل المؤمنين وهو الدين القويم والملة الحنيفية ولم يتبع غير سبيلهم (ص۸۵)	یہ آیت اجماع کے حجت ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس جگہ غیر سبیل المومنین سے دین اسلام سے نکل کر کسی دوسرے دین میں چلے جانا مراد ہے جیسا کہ خود لفظ قرآن اور شان نزول کی شہادت سے ظاہر ہے۔ پس اس کا اطلاق اس عالم پر نہیں ہو سکتا جو کسی مسئلہ میں اجتہاد کرے تو اس کا اجتہاد دوسرے مجتہدین زمانہ کے خلاف پڑے۔ کیونکہ اسکا مقصد سبیل مومنین پر چلنے کا

ہے اور وہ (سبیل مومنین) دین اسلام اور ملت حنیفیہ ہے۔ پس اس عالم نے غیر سبیل مومنین کی پیروی نہیں کی۔"

اور اس کا شان نزول جس کا ذکر اوپر کی عبارت میں مذکور ہے تفسیر جامع البیان اور معالم التنزیل وغیرہما میں لکھا ہے :۔

نزلت في طعمة حين حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم بقطع يده فهرب الى مكة مرتدا وخالف (جامع ص۸۵)	یہ آیت طعمہ کے حق میں اتری جب آنحضرت صلعم نے اسکا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ تو وہ مرتد ہو کر مکہ کو بھاگ گیا اور مخالف ہو گیا۔"

پس اتباع غیر سبیل المومنین سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اور کفر اختیار کر لے۔

چنانچہ تفسیر "سراج منیر" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے :۔

ويتبع طريقا غير سبيل المؤمنين اي طريقهم الذي هم عليه من الدين بان يتبع غير دين الاسلام (جلد۱ ص۳۲۳)	اور مومنوں کے طریق کے سوا کسی اور طریق کی پیروی کرنے کے معنے یہ ہیں کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی اختیار کر لے۔"

اسی طرح تفسیر جلالین میں بھی لکھا ہے :۔

ويتبع طريقا غير سبيل المؤمنين اي طريقهم الذي هم عليه من الدين بان يكفر (جلالین مجتبائی ص۸۵)	اور مومنوں کی راہ کے سوا کسی اور راہ کی پیروی کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اُن کے دین کو چھوڑ کر کافر ہو جائے۔"

اسی طرح امام ہمام فخر الدین رازیؒ آیت ہذا کے ذیل میں بضمن بحث حجیت اجماع ذکر کرتے ہیں :۔

ان الاتباع عبارة عن الاتيان بمثل	اتباع یہ مراد ہے کہ کسی دوسرے شخص کے فعل کی مثل

فعل النبی لاجل انه فعل ذالک الفعل واذا کان کذالک ثم ترک متابعۃ سبیل المؤمنین لاجل انه ما وجد علی وجوب متابعتهم دلیل فلا جرم لم یتبعهم فهذا الشخص لا یکون متبعا لغیر سبیل المؤمنین (کبیر جلد سوم صفحہ ۳۲۲)

نقل کریں بہیں خیال کہ اُس دوسرے شخص نے ایسا کیا ہے (تو میں بھی ایسا کروں) پس جب یہ حال ہے تو جس نے مومنوں کی راہ (یعنی اجتہادی مسائل) کی پیروی کو اس لئے ترک کیا ہے کہ اس نے اُن کی متابعت کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی تو یہ شخص غیر سبیل المومنین کا تابع نہ ہوگا۔"

"کتب تفسیر کے بعد ہم کتب اصول کی طرف بھی توجہ کرتے ہیں کہ اجماع کے حجت قطعی ہونے میں خود اہل اصول مختلف ہیں۔ نیز علاوہ اس آیت زیر بحث کے دلیل ہونے میں بھی مختلف ہیں چنانچہ کشف الاسرار شرح اصول بزدوی میں لکھا ہے۔

ذکر بعض الاصولیین ان هذه الایة لیست بقاطعة فی وجوب متابعة الاجماع لاحتمال ان یکون المراد ویتبع غیر سبیل المؤمنین فی متابعة النبی علیه السلام او مناصرته او الاقتداء به او فی الایمان به کما تمسّکوا علیه ومع الاحتمال لا یثبت القطع (جلد سوم ص ۹۷۴)

بعض اصولیوں نے کہا کہ یہ آیت اجماع کی تابعداری کے واجب ہونے کی بات قطعی دلیل نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص آں حضرت صلعم کی پیروی کے متعلق سبیل مومنین کے سوائے کوئی اور راہ پکڑلے یا آں حضرت صلعم کی نصرت کے متعلق یا آں حضرت صلعم کی اقتداء کے متعلق یا آپ پر ایمان لانے کے متعلق۔ نہ کہ اس امر میں جس پر لوگوں نے اجماع کر دیا ہو۔ اور احتمال کے ہوتے قطعی ثبوت نہیں ہو سکتا۔"

اسی طرح توضیح میں بھی اس استدلال کو ضعیف جانا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تقریر کر کے کہا ہے۔

اعلم ان هذا الاستدلال علی ان الاجماع حجة

جان رکھ کہ اس آیت سے یہ استدلال کرنا کہ

الیس بقوی (ص۲۴ جلد۲)

اجماع حجت ہے قوی نہیں"

دیکھئے یہ کہ جن بزرگوں نے اجماع کو حجت شرعی قرار دیا ہے انہوں نے بھی بلا شرط نہیں مانا۔ بلکہ اس کے لئے کتاب و سنت سے سند کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ عبد العزیز بخاری شرح اصول بزدوی میں باب بیان سبب الاجماع میں فرماتے ہیں:-

اعلم عند عامة الفقهاء والمتکلمین لا ینعقد الاجماع الا عن ماخذ ومستند (ص ۹۸۳)

جان رکھ کہ عام فقہاء اور متکلمین کے نزدیک اجماع بغیر ماخذ و مستند کے منعقد نہیں ہو سکتا (یعنی حجت نہیں ہو سکتا)"

اس کے بعد اس فرقہ کے وجوہات بھی ذکر کئے ہیں جو اجماع کو مطلقاً ہر حال حجت جانتے ہیں خواہ اس کی کوئی دلیل ہو خواہ نہ ہو۔ پھر ان سب وجوہات کی نسبت کہا ہے:-

وکل ذلک فاسد لان حال الامة لا یکون اعلی من حال الرسول علیه السلام ومعلوم انه لا یقول الا عن وحی ظاهر او خفی او عن استنباط عن المنصوص علیه فالامة اولی ان لا یقولوا الا عن دلیل (ص ۹۸۳)

اور یہ سب وجوہ فاسد ہیں کیونکہ امت کا حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ اور معلوم ہے کہ آں حضرت صلعم وحی ظاہر یا خفی یا منصوص سے استنباط کرنے کے سوائے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ پس امت کے لئے تو بطریق اولیٰ چاہئے کہ بغیر دلیل کے بات نہ کریں۔"

سبحان اللہ کیا پختہ اور محکم اور کامل ایمان کی بات ہے۔ اور حقیقت الامر بھی یہی ہے کہ شریعت کا مقرر کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہے۔ انبیاء علیہم السلام اسکی وحی کے امین اور واسطہ ہیں۔ باقی سب اُن کی فرمانبردار۔ کسی کو بھی انفراداً یا اجتماعاً یہ حق نہیں کہ امور شریعت میں کوئی ایسا امر امت پر لازم کر دے کہ خدا تعالیٰ کے ہاں اُس کی جوابدہی ضروری ہو۔ اسی طرح امام تاج الدین سبکی نے بھی جمع الجوامع میں اصول شوافع کی نہایت معتبر کتاب ہے اور امام جلال الدین محلی نے اس کی شرح میں فرمایا ہے۔"

(ولا بد له) ای للاجماع (من مستند) والا لم یکن لقید الاجتهاد المأخوذ فی تعریفه (معنی وهو الصحیح) فان القول فی الدین بلا مستند خطاء (جلد ۳ ص ۳۰۸)

اور لازم ہے اس کیلئے یعنی اجماع کے لئے کوئی سند ورنہ قید اجتہاد کے جو تعریف اجماع میں ملحوظ ہے کچھ بھی معنے نہیں۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ دین میں بلا سند بات کرنا خطا ہے۔"

اور علامہ احمد بن قاسم عبادی نے شرح جمع الجوامع کی شرح آیات بینات میں اس عبارت مذکورہ کے ذیل میں کہا ہے :-

قوله ولا بد له من مستند قال شیخنا الشهاب ای لا بد لحجیته والتمسک به من مستند والا فحقیقة الاجماع توجد بدون ذلک بلا ریب، قوله فان القول فی الدین الخ اقول۔ هذا یشمل الاجماع فی الدنیوی فکان یمکن التعمیم فیقول فان اثبات الشیئ بلا مستند خطاء فتامل (جلد ۳ ص ۳۰۸)

اور ضروری ہے اس کیلئے کوئی سند۔ ہمارے شیخ شہاب نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ حجیت اجماع اور اس سے تمسک کرنے کیلئے کوئی سند ضروری ہے ورنہ حقیقت اجماع (وجود اجماع) تو بلا ریب اس کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مصنف کا یہ قول کہ دین میں کوئی بات بلا سند کہنی خطا ہے یہ اس اجماع پر بھی شامل ہے جو امور دنیا میں ہو اور تعمیم ممکن ہے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ کسی امر کو بلا سند ثابت کرنا خطا ہے، پس تو بھی تامل کرو۔"

اسی طرح توضیح میں دلیل شرعی صرف وحی کو کہا ہے اور اجماع کے لئے موافقت وحی کی شرط لگائی ہے۔ چنانچہ اس امر کے ضمن میں کہ اجماع کی صحت کی دلیل مجرد نفس اجماع ہے یا کچھ اور۔ فرماتے ہیں :-

وذالک الدلیل لا یکون قیاسا لانه لا یفید القطعیة عندهم ولا الاجماع للدور

اور یہ دلیل قیاس نہ ہو کیونکہ اصولیوں کے نزدیک قیاس قطعیت کا فائدہ

یعنی الدلیل ... هو الوحی (جلد۲ صلا۵)

نہیں کیا اور ... نہو کیونکہ پھر دور لازم آتا ہے۔ پس باقی صرف دلیل رہ گئی اور وہ وحی ربانی ہے اور اس کی شرح تلویح میں علامہ تفتازانی بحث سند اجماع میں فرماتے ہیں:۔

الجمهور على انه لا یجوز الاجماع الا عن سند من دلیل او امارة لان عدم السند یستلزم الخطأ اذ الحکم فی الدین بلا دلیل خطاء (تلویح مصری جلد۲ صلا۵)

جمہور اس بات پر ہیں کہ اجماع جائز نہیں۔ الا جس صورت میں کہ دلیل (وحی) میں سے اس کی کوئی سند ہو یا استنباط۔ کیونکہ عدم سند خطا کو مستلزم ہے۔ کیونکہ دین میں کسی بات پر بلا دلیل حکم لگا دینا خطا ہے۔"

تلویح کی اس عبارت میں جمع الجوامع کی طرح تصریح ہے کہ دین آلٰہی میں بلا دلیل بات کہنی خطا ہے اب خواہ وہ بات ایک کی ہو یا جماعت کی۔ مجرد جماعت کی بات ہونے سے وہ بات حجت شرعی نہیں بن سکتی جب تک اُس کے لئے کوئی دلیل کتاب و سنت میں سے نہو۔ ہاں جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو اجماع اُسکا موید ہو سکتا ہے جیسا کہ قیاس حکم شرعی کا مظہر ہے نہ کہ مثبت، چنانچہ نور الانوار میں بحث قیاس میں فرماتے ہیں:۔

ان اثبات سبب او شرط او حکم ابتداءً بالرأی وکذا نفیہا باطل اذ لا اختیار و لا ولایة للعبد فیہ وانما هو الی الشارع (ص۲۲۰)

اُن سب عبارات کے بعد ہم حضرت شاہ صاحب کی کتاب حجۃ اللہ کی عبارت پیش کرتے ہیں جنہوں نے اجماع با دلیل (قابل قبول) اور اجماع بے دلیل میں فرق بتا کر سمجھا دیا کہ مجرد اجماع بنفسہ دلیل شرعی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وحی ربانی (کتاب و سنت) میں سے اس کی کوئی سند نہو۔ چنانچہ آپ اسباب تحریف میں فرماتے ہیں۔

ومنها اتباع الاجماع وحقیقته ان یتفق ... اعتقد العامة فیهم الاصابة غالباً او دائماً علی شیٔ فیظن ان ذلك دلیل قاطع عن ثبوت الحکم وذلك فیما لیس له اصل من الکتاب والسنة وهذا غیر الاجماع الذی اجمعت الامة علیه فانهم اتفقوا علی القول بالاجماع الذی مستنده الکتاب والسنة او الاستنباط من احدهما ولم یجوّزوا القول بالاجماع الذی لیس مستنداً الی احدهما وهو قوله تعالیٰ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا (حجۃ اللہ مصری صلا۱۲۱ جلد اول)

اسباب تحریف میں سے اجماع کی تابعداری بھی یہ ہے کہ ملت مرحومہ میں سے ایک گروہ جن کی نسبت عوام کو اعتقاد ہو کہ یہ غالباً یا دائماً صائب الرأی ہوتے ہیں کسی بات پر اتفاق کر لیں پس اس امر کی نسبت یہ ظن رکھا جائے کہ یہ (ان کا جمع ہو جانا) ثبوت حکم کی دلیل قطعی ہے اور یہ اس اجماع کی بابت ہے جس کا کتاب و سنت میں اصل نہ ہو اور یہ اس اجماع کے سوا ہے جس پر امت مرحومہ نے اتفاق کیا ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کا اُس اجماع کی نسبت اتفاق ہے جس کی سند قرآن و حدیث میں سے یا ان میں سے کسی کے استنباط سے موجود ہو اور اس اجماع کو جائز نہیں رکھا جس کی سند ان دونوں (قرآن و حدیث) میں سے کسی میں بھی نہو اور ایسا ہی اجماع اس آیت میں مذکور ہے جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اُس کی جو خدا نے اتارا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اُسی کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔"

حضرت شاہ صاحب مرحوم کی یہ عبارت جیسی صاف ہے ویسی مدلل بھی ہے اور اس میں اُس اجماع کو جو حجت شرعی ہو سکتا ہے اُس اجماع سے جو حجت شرعی نہیں ہو سکتا بالکل الگ کر دکھایا ہے۔ اور ہم بھی صرف اُسی اجماع کے متعلق غلط فہمی دور کر رہے ہیں جس کی کتاب و سنت میں سند نہو کیونکہ لفظ اجماع سے جو ہر دو پر شامل ہے عام لوگ غلطی میں پڑ گئے ہیں حتیٰ کہ بعض علمائے اصول بھی اس میں آ گئے چنانچہ امام فخر الاسلام بزدوی المتوفی ۴۸۲ھ جن کی خدمات سب سے بڑی قوی دلیل اُن کے نزدیک اس امت مرحومہ کے علماء پر حسن ظنی ہے اور وہ اس کی حمایت میں یہاں تک بڑھے ہیں کہ منکر اجماع کی نسبت خاتمہ بحث اجماع پر فرماتے ہیں:۔

ومن انکر الاجماع فقد ابطل دینه کله لان مدار اصول الدین کلها ومرجعها الی اجماع المسلمین (شرح اصول بزدوی مصری جلد سوم صلا۹۸۵)

جس نے اجماع کا انکار کیا اُس نے اپنے تمام دین کو برباد کر دیا کیونکہ دین کے سب اصول کا مدار اور مرجع مسلمانوں کا اجماع ہی ہے۔"

میں حیران ہوں کہ ایسے بڑے اصولی اور دقیقہ شناس اور نکتہ رس ماہر سے ایسی غلطی کیوں ہوئی کہ وہ نقل اور اجتماع آراء میں فرق نہیں کر سکتے۔ سچ ہے حبك الشیٔ یعمی ویصم صرف فرط محبت و حمایت سے یہ مسامحت ہوگئی ہے ورنہ ایسے ذکی الطبع اصولی سے ایسی فروگزاشت متصور نہیں ہو سکتی۔ وسبحان من لا یضل ولا ینسیٰ۔ علامہ بزدوی کے بعد کے اصولی بھی یہی چال چلے اور اُن کے رعب کے سامنے کسی کو گردن اٹھانے کی جرأت نہ کی چنانچہ ملا جیون مرحوم صاحب نور الانوار نے تو کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ لیکن المدح[illegible] دے علامہ عبد العزیز بخاری کو ... نے نقل متواتر اور اجماع یعنی اجتماع آراء میں فرق سمجھا امت مرحومہ کے متبعین سنت ... کو علامہ کے فتوے سے بچا لیا۔ چنانچہ آپ اپنی شرح میں علامہ بزدوی کے کلام کی تقریر کر کے منکرین حجیت اجماع کی طرف سے علامہ کے اس فتوے کے سامنے عذر کرتے ہیں:۔

الا ان لهم ان یقولوا لم یثبت اصول الدین بالاجماع بل بالنقل المتواتر والفرق ثابت بین النقل المتواتر والاجماع فان النقل یوصل الینا ما کان ثابتاً والاجماع

وہ (منکرین حجیت اجماع) کہہ سکتے ہیں کہ اصول دین اجماع سے ثابت نہیں ہوئے بلکہ (اُن کا ثبوت) نقل متواتر سے ہے اور نقل متواتر و اجماع میں جو فرق ہے وہ ...

فلا یلزم من انکارہ ابطال اصول الدین بل یلزم منہ عدم ثبوتہا بہ وذلک لا یمنع من ثبوتہا بدلیل اٰخر
(جلد سوم صفحہ ۹۸)

پہنچاتی ہے جو ثابت ہوں اور اجماع اس امر کو ثابت کرتا ہے جو ثابت ہو پس اجماع کے انکار سے اصول دین کا ابطال لازم نہیں آتا بلکہ اس سے تو اجماع سے ان کا عدم ثبوت لازم آتا ہے اور یہ بات ان اصول کے کسی اور دلیل سے بھی ثابت ہونے کو مانع نہیں ہے "

علامہ عبد العزیزؒ کا یہ محاکمہ بالکل درست ہے کیونکہ اصول دین ہم تک آں حضرت صلعم سے بذریعہ روایت پہنچے ہیں اور ان میں کسی فرد کی رائے کو دخل نہیں۔ مثلاً نماز کی رکنیت کہ روایت سے ثابت ہے (لفظاً ہو یا عملاً) اور اس کی بناء اس امر پر ہرگز نہیں کہ صحابہؓ یا مجتہدین نے باتفاق اسے تجویز کیا ہو اور ہم نے تسلیم کر لیا ہو فافہم وتدبر ولا تکن من القاصرین

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ سیتا مڑھی میں

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ جیسا کہ سابق میں اعلان ہوا تھا اس دفعہ سیتا مڑھی میں بتواریخ ۷ و ۸ مارچ ہوا بلحاظ کثرت حاضرین کے جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔ ایک ایک وقت میں تیس چالیس من پختہ چاول پکتے تھے۔ مجسٹریٹ سیتا مڑھی مع دیگر افسروں کے شریک جلسہ ہوئے۔ امدادی کاموں میں بڑا حصہ راجہ یعقوب خان صاحب کا تھا جنہوں نے تمام سامان آسائش مع سائبانوں کے جلسہ کو دیا۔ بلکہ بعد جلسہ سائبان ہمیشہ کے لئے جلسہ کو دیدیا جزاھم اللہ۔

مولانا عبد العزیز صاحب نے ہزاروں حاضرین کی معیت سے راجہ صاحب کے حق میں بہت بہت دعا کی۔

اس دفعہ جلسہ ہذا میں جو خصوصیت ہوئی وہ

ایک انجمن بنائی گئی جس کا فرض یہ ہوگا کہ مدرسہ کو مالی امداد دے اور مدرسہ کے نقائص کے متعلق منتظمان مدرسہ کو اطلاع اور مشورہ دیا کرے بڑی ضرورت مدرسہ کے متعلق یہ سوچی گئی کہ طلبا کو تقریری ملکہ پیدا کرایا جائے۔ اس غرض کے لئے خاص وظیفے مقرر ہوئے۔ ایک وظیفہ جناب سید ابراہیم صاحب رئیس کٹولہ نے چار روپیہ ماہوار کا منظور کیا۔ انجمن طلباء مدرسہ نے بھی اس امر پر توجہ کرنے کا وعدہ کیا۔ میری غرض اس انجمن کے انعقاد سے یہ تھی کہ مدرسہ اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو جائے جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہو کہ مدرسہ کے سالانہ جلسہ پر خود اسکے طلباء تقریریں کیا کریں اور دور دراز سے علماء کو بلانے کی حاجت نہ ہو۔ اس انجمن کے ناظم سر دست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب مقیم سیونی چھپارہ ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس مدرسہ اور انجمن کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے تاکہ مولانا ابراہیم مرحوم کی باقیات صالحات قائم رہیں۔

ایک سوال کا جواب

از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی

اہل حدیث کانفرنس کے جلسہ میں میں حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہا تھا جو میں نے مختلف کتب سے ٹکڑے جمع کئے تھے۔ ایک مولوی صاحب نے فرمایا یہ بیان صحیح نہیں۔ اس وقت میں نے اتنا کہکر تقریر کو جاری رکھا کہ جس کتاب سے میں نے لیا ہے وہ اس وقت بھی گویا میرے سامنے ہے۔ اس قسم کے اعتراض مخلصانہ رنگ میں معلومات کے ازدیاد کا باعث ہوتے ہیں جزاھم اللہ اسلئے جو جو ٹکڑے میں نے مختلف (علمی) دروازوں سے جمع کئے تھے ناظرین کی واقفیت اور مخلص معترض کیلئے مع حوالہ کتب درج ذیل ہیں:-

(۱) امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ صغیر (صفحہ ۴) میں حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ جس وقت آں حضرت صلعم مدینہ

(رقیہ) کو ... آپ کی بی بی زینب بھی ... یا ابن لقا کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ لوگوں نے آپ کا تعاقب کیا۔ حتے کہ ہبار بن اسود نے آپ کو پالیا اور آپ کی سواری کے اونٹ کو نیزوں سے اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہوکر گر پڑیں اور جنین جو پیٹ میں تھا ساقط ہوگیا اور خون جاری ہو پڑا۔ پس بنی ہاشم (آپ کے اجداد) اور بنو امیہ (آپ کے سسرال) میں آپ کے متعلق تکرار ہو پڑی۔ بنی امیہ کہنے لگے کہ اس کی کفالت کے ہم زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہمارے چچیرے بھائی ابو العاص کی بیوی ہے اور (آخرکار) ہند بنت عتبہ کے پاس رہیں جو آپ سے کہا کرتی تھی کہ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ تمہارے باپ آں حضرت صلعم کے سبب ہوا ہے " الخ

(۲) دوسرا امر جو میں نے نماز کے متعلق ذکر کیا تھا اسکا حوالہ یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں حضرت زینب کے ذکر میں ابن اسحاق سے نقل کیا کہ آں حضرت صلعم صبح کی نماز پڑھنے لگے تو حضرت زینب نے آواز دی کہ میں نے ابو العاص بن ربیع کو پناہ دی۔ اسپر آنحضرت صلعم نے نماز سے فارغ ہوکر (حاضرین سے) کہا کہ جو کچھ میں نے سنا ہے کیا تم نے بھی سنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ مجھے اس آواز کے سننے سے پیشتر اس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ اور اگر کوئی ادنےٰ مسلمان بھی کسی کو امان دیوے تو دوسروں کو بھی یہی سلوک اختیار کرنا چاہئیے " (اصابہ جلد ہشتم صفحہ ۹۱)

اس نماز اور آواز کے متعلق خاکسار کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مسجد نبوی کا واقعہ ہے۔ جب آپ بدر سے مدینہ طیبہ میں تشریف لا چکے تھے اس کے تین قرینے ہیں۔ اول یہ کہ حضرت زینب بدر میں نہیں تھیں بلکہ مدینہ طیبہ میں تھیں۔ کیونکہ جب آں حضرت صلعم جنگ بدر کو گئے ان دنوں آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ زوجہ حضرت عثمانؓ بیمار تھیں جن کی تیمارداری کی خاطر آں حضرت صلعم نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمانؓ کو جنگ میں ساتھ جانے سے معافی دیدی تھی۔ جب حضرت اسامہ اور حضرت عثمانؓ کو ساتھ نہیں لیا جو

جنگ میں حصہ لے سکتے تھے تو حضرت زینب جو اپنی پیاری بہن کی تیمارداری کے لئے ہرطرح مناسب تھیں کس طرح بدر میں چلی گئیں۔ دوم یہ کہ جس دن صبح سویرے حضرت زید بن حارثہ یعنی حضرت اسامہ کے باپ آں حضرت صلعم کی اونٹنی پر سوار ہوکر فتح بدر کی بشارت لیکر مدینہ طیبہ میں آئے اسی رات کو حضرت رقیہ کا انتقال ہوا تھا (اصابہ جلد ۸ صفحہ ۸۳) اور تاریخ صغیر میں حضرت امام بخاریؒ نے حضرت انس سے روایت کیا کہ جب حضرت رقیہ فوت ہوگئیں۔ تو آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ قبر میں وہ شخص نہ اترے جس نے آج (گزشتہ) رات کو مجامعت کی ہو، الخ دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرت صلعم قبر پر بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی ہے جس نے رات کو اپنی بیوی سے مجامعت نہ کی۔

محدث ابوعمر نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے یہ بات حضرت امّ کلثوم کی وفات پر کہی تھی۔

اصابہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت زید دفن کرنے کے وقت آپہنچے تھے۔

لیکن اس میں کلام نہیں کہ آں حضرت صلعم حضرت زید کے بعد بہت جلد مدینہ طیبہ میں تشریف لے آئے گویا حضرت زید کو آگے بھیجا اور خود پیچھے پیچھے آرہے تھے۔

تیسرا قرینہ یہ ہے کہ اسیران جنگ بھی آں حضرت صلعم کے ساتھ ہی مدینہ طیبہ میں لائے گئے۔ چنانچہ تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ حضرت عروہ سے نقل کرکے فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلعم نے ایام بدر میں حضرت عثمان اور حضرت اسامہ کو حضرت رقیہ کی تیمارداری پر چھوڑا جو بیمار تھیں۔ پس زید بن حارثہ آں حضرت صلعم کی اونٹنی (عضباء نام) پر سوار ہوکر بشارت فتح لیکر آئے تو ہم نے خوفناک آواز سنی خدا کی قسم ہمیں اعتبار نہ آیا حتے کہ قیدیوں کو دیکھ لیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسیران جنگ بھی ساتھ ہی لائے گئے پس ان کا آیندہ معاملہ جو سب کو معلوم ہے مدینہ طیبہ میں طے کیا گیا۔

اس بیان و تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ خاکسار نے امور تاریخیہ کے بیان میں کوئی غلط بیانی نہیں کی اسپر بھی کہتا ہوں کہ نہ بھولنا خدا کی صفت ہے۔

میں اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف بھی پھیرنی چاہتا ہوں کہ امور تاریخیہ کا بیان کرنا اور مختلف روایات کو جمع کرکے صحیح نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل امر ہے اور اسی سبب سے کتب تواریخ میں سخت اختلاف ہے۔ چنانچہ اس امر یعنی حضرت زینب کے بیان میں بھی کئی امور میں اختلاف ہے جسے خاکسار نے بطریق مذکورہ حل کردیا ہے۔ ممکن ہے کوئی صاحب اس طریق کے سوا کوئی اور طریق مستحسن جانتا ہو۔

(خاکسار سیالکوٹی)

فرائض اہلحدیث

اور

کانفرنس اہلحدیث

اہل حدیث کانفرنس جماعت اہلحدیث کے لئے ایک آسمانی برکت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کانفرنس میں برکت دے اور اس کی تائید فرمائے۔ اس کانفرنس کے متعلق مجھے دو ایک امر عرض کرنا ہے جسے پھر کسی وقت عرض کرونگا۔ سردست جو مجھے گزارش کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ہم اہلحدیث مسائل میراث و فرائض میں مذہب خاص کے پابند ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں وہی سراجیہ، شریفیہ، علم الفرائض، تسہیل الفرائض وغیرہ ہیں اور انہیں کے مطابق ہمارا عمل ہے۔ جب فرائض کا کوئی بڑا مسئلہ پیش آجاتا ہے تو جہاں تک مجھے علم ہے۔ علمائے اہلحدیث انہی کتابوں کی طرف مراجعت فرماتے ہیں اور انہی کتابوں کے مطابق جواب تحریر فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ (۱) علمائے اہلحدیث کا یہ کام کیسا ہے آن کے شان کے مناسب ہے یا نہیں؟ (۲) اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ آج تک اسی طریق نامناسب پر آن کا جمود ہے۔

پہلے سوال کا جواب تو میرے نزدیک یہ ہے کہ علمائے اہلحدیث کا یہ طریق ہرگز آن کے شان کے مناسب نہیں ہے اور یہ ایک ظاہر بات ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس طریق نامناسب پر آن کی جمود کی وجہ یہ ہے کہ آن کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کو ہم فرائض اہلحدیث کہہ سکیں اگر آن کے ہاتھوں میں کوئی ایسی کتاب ہوتی تو ضرور وہ اسی کتاب فرائض اہلحدیث ہی سے مسائل فرائض کا جواب دیتے اور اسی کی طرف مراجعت فرماتے۔

مولانا ابوالوفاء! بارک اللہ فی اوقاتکم میری اس گزارش کو اگر آپ کچھ مفید سمجھیں تو کانفرنس اہلحدیث میں ضرور اس کو پیش فرمائیں۔ علمائے کانفرنس اگر دونوں سوالوں کے جواب میں میری موافقت فرمائیں تو کتاب "فرائض اہل حدیث" کی تالیف کی طرف کانفرنس کو اپنی خاص توجہ مبذول فرمانا چاہئے۔ یہ کام سہولت اور آسانی کے ساتھ کانفرنس ہی سے انجام پاسکتا ہے "فرائض اہلحدیث" کی تالیف کی ایک آسان صورت میری خیال میں آئی ہے جس کو میں ابھی محفوظ رکھتا ہوں؛ جب مجھے معلوم ہو جائیگا کہ علمائے کانفرنس نے میری موافقت فرمائی تب ظاہر کردونگا

(راقم۔ محمد اصغر مدرس مدرسہ اسلامیہ مبارکپور)
ضلع اعظم گڈھ

ایڈیٹر۔ گزشتہ جلسہ کے شورے میں اسی امر پر زیادہ گفتگو رہی کہ علماء اہلحدیث ہرسال کوئی تحقیقی نادر مضمون کی کتاب لکھکر پیش کیا کریں۔ بعض بعض علماء نے ذمہ بھی لیا۔ آپ بھی اس ذمہ کو پورا کریں فرائض کی کتاب لکھکر تین ماہ قبل جلسہ سالانہ مجلس شوریٰ دہلی میں بھیجدیں۔ اسیطرح اور اہل قلم علماء بھی جو مضمون لکھنا چاہیں تین ماہ قبل جلسہ عام سے دفتر دہلی میں مسودات بھیجدیں وہاں مجلس علماء میں تنقید ہوکر جلسہ عام میں اظہار کیا جایا کریگا انشاء اللہ حق تو یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کا صیغہ تصنیف سب سے زیادہ قابل توجہ ہے جس کی بابت ہرسال تذکرہ رہتا ہے خود اہلحدیث اس طرف توجہ کریں تو خود ان کا اچھا شغل بلکہ ذریعہ معاش بھی ہوسکتا ہے۔

قادیانی مشن

نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث - آپ کے اخبار مورخہ ۲۶ر فروری ۳۵ء صفحہ ۵ پر جو مضمون چھپا ہے اُس سے ہمارے مذہب کی نسبت غلط فہمی پھیلتی ہے اس لیے مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل چند سطور درج اخبار فرمائیں :-

یہ تو صحیح ہے کہ ہم فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا سے اپنے مسیح موعود کی صداقت پر استدلال کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ کو ہم اس ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو نہ تو صاحب شریعت ہو اور نہ براہ راست نبوت پانیوالا ہو۔ بلکہ جو کمالات بھی پائے - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پائے۔ مگر ہم اس بات کے قائل نہیں کہ مسیح موعود سے پہلے کیا امت محمدیہ میں کوئی نبی یا رسول گزرا ہے - کیونکہ نبی وہ ہے جو کثرت* مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے اور جسے بکثرت غیب کی باتوں سے اطلاع دیجائے اور جسے اللہ تعالیٰ نے نبی کے خطاب سے مخاطب فرمائے اور اگلے خلفاء - اولیاء ابدال وغیرہم سے کوئی بھی ایسا نہیں گزرا جس میں یہ شرائط کما حقہ پائی جائیں پس وہ نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں تھے - اس لئے ہم بھی آپ کے ساتھ اس بارہ میں اتفاق رکھتے ہیں - کہ اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں - البتہ مسیح موعود سمجھتے ہیں - اسے ہم نبی اللہ مانتے ہیں اس لئے کہ آپ پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے - اور اس میں نبی کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور اس لئے کہ خود جناب ختم الرسل نے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا (مسلم)

وہ جن کو آپ لاہوری پارٹی کہتے ہیں البتہ انکا مذہب ہے کہ اگلے اولیاء اللہ بھی نبی اور رسول ہوئے ہیں۔[۵] ہمارا یہ مذہب نہیں - یہی ہم میں اور اُن میں مابہ النزاع ہے - مسیح موعود نے اپنے آپ کو

[۵] بحکم "آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند" جسطرح آپ نے اپنے مذہب سے غلط فہمی دور کرنی چاہی ہے آپ کو چاہیئے تھا اپنے حریفوں (لاہوری پارٹی) کے مذہب کی نسبت بھی غلط فہمی نہ ہونے دیتے - آپ نے اپنے حریفوں کا مذہب ایسے طریق سے بیان کیا ہے جس سے دیکھنے والے کو یہ خیال ہو کہ آپ تو صرف ایک شخص (مرزا) کو نبی مانتے ہیں اور وہ (لاہوری) کئی ایک - حالانکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے نہ مرزا کو نہ اور کو - ہاں وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے بزرگوں کو مبشرات بذریعہ خواب کے ہوتے تھے اسی طرح مرزا صاحب کو ہوا کرتے تھے - اس قسم کی مبشرات کو وہ جزوی نبوت کہتے ہیں - اس کہنے میں وہ (بتقلید مرزا) اُس حدیث سے دلیل لاتے ہیں جس میں مذکور ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات بزعم اُن کے مستثنےٰ متصل ہے اور مستثنیٰ جزو ہے کل ہے - اس لئے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اسی قسم کی نبوت تھی جس کا ثبوت اس حدیث میں ہے اولیاء سابقین میں بھی اسی طرح کی نبوت تھی مگر وہ اس قسم کے مبشرات کو نبوت سے تعبیر نہ کرتے تھے ورنہ اصل چیز ایک ہی ہے - ہمارے خیال میں لاہوری پارٹی کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب میں جزوی نبوت ہے جیسی کہ بحکم الا المبشرات اولیاء سابقین میں تھی باوجودیکہ اولیاء سابقین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا اور مرزا صاحب اور اُن کے معتقدین دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں - یہ ایک اصولی اختلاف پر مبنی ہے حدیث مذکور میں الا المبشرات کا مستثنےٰ سابقین کے نزدیک منقطع ہے - اور مرزا اور اُنکے معتقدین کے نزدیک متصل ہے - پس اس اصول کی تنقیح پر سارا مدار ہے - نبوت کوئی متجزی یعنی مرکب ذو اجزا چیز نہیں - مبشرات اُس کے اجزاء نہیں بلکہ آثار اور علامات ہیں - یہی وجہ ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل نبوت بھی مبشرات خواب کے ذریعہ ہوا کرتے تھے - ان معنی کے لحاظ سے اولیاء سلف کا خیال صحیح ہے کہ الا المبشرات مستثنیٰ منقطع ہے - پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نبوت تو بالکلیہ ختم ہے ہاں اُس کے آثار جو اُس کی اتباع سے حاصل ہو سکتے ہیں یعنی مبشرات، وہ باقی رہینگے اسی لئے سلف صالحین سے دعوائے نبوت کسی معنے سے بھی ثابت نہیں ہوا -

لاہوری پارٹی اگر اپنی اصطلاح میں ان مبشرات کو جزوی نبوت یا نبوت ناقصہ نام رکھتی ہے تو یہ اُس کی اپنی اصطلاح ہے ہم اُنہیں اسکے چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتے - ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس کا نقصان خود ظاہر ہے کہ اسی اصطلاحی لفظ نے قادیانی پارٹی کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ مرزا صاحب کے منکر وں کو کافر کہتے ہیں پس یہ لفظ بھی مثل لفظ "اب اور ابن" کے ہوا جو انجیلی اصطلاح میں تو بجائے خود صحیح تھا مگر آخر میں آکر اس نے غلط فہمی پھیلائی تو شریعت محمدیہ نے ترک کر دیا - ٹھیک اسیطرح اگر آپ لوگ (مرزا صاحب کے معتقد ہیں) لفظ نبی اور رسول سے چونکہ غلطی لگتی ہے اسلئے اسکا ترک اولیٰ والنسب ہے ۔ اس نوٹ کے لکھنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ قادیانی نامہ نگار کی تحریر سے اُسکے حریف کی نسبت غلط فہمی نہ پھیلے[۴]

[۴] جس سے ہم مورد عتاب ہوں باقی رہا مرزا صاحب کی نسبت ہمارا اپنا خیال۔ اُس کے بیان کی حاجت نہیں۔ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (اہلحدیث)

* کثرت کا لفظ خود تشریح طلب ہے (اہلحدیث)

نبوت اپنے متبوع کی طفیل ہو- اور اسی کے فیض واتباع کی برکت سے ہو- بنی اسرائیل میں ایسے کئی نبی ہوئے ہیں جو احکام جدیدہ نہیں لائے تورات کے متبع تھے (یحکم بہا النبیون) مگر پھر بھی انکی نبوت حضرت موسےٰ کے فیض اتباع سے نہیں تھی ایک اور گزارش بھی کر دوں- عسل مصفےٰ جس پر آپ کو اعتراض ہے وہ عسل مصفےٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود یا اُن کے خلیفۂ اوّل کے وقت میں تھی بلکہ یہ عسل مصفےٰ کا دوسرا ایڈیشن ہے جسمیں بہت سی ایزادیاں ہوئی ہیں- اور خلیفہ ثانی مسیح موعود پر جو یہ الزام بڑے زور شور سے لگایا تھا کہ اُنہوں نے اپنی خلافت لوگوں سے منوا دینے کے لئے گورنمنٹ میں درخواست دی ہے اُس کی تردید جناب لاٹ صاحب بالقابہ کے پرائیویٹ سکرٹری نے کر دی ہے-

میں امید کرتا ہوں کہ اس مذہب کو زیر نظر رکھکر آپ ہمپر اعتراض کرینگے اگر کرنا چاہیں (مکمل)

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث- اچھا ہوا- آپ کا مذہب خود آپکے قلم سے ناظرین اہلحدیث تک پہنچا کہ آپ مرزا صاحب کو مثل انبیاء رسابقین کے جانتے ہیں اس لئے علماء کرام تو جو چاہیں اسپر اعتراض کریں- ہمارا اعتراض نہیں- سوال صرف ایک ہے ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خارست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہوں یا رسول ہم تو خوش ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس نبوت کا ثبوت کیا ہے غالباً جواب ملیگا کہ الہامی پیشگوئیاں- مگر فسوس ہے کہ نہ خود مرزا صاحب اس ثبوت دینے کو آمادہ ہوئے نہ اُن کے اتباع- رامپور جیسے امن امان بلکہ باعزو شان مقام میں بھی بے ثبوت دیئے چلے آئے- اچھا اب دیکھینگے ❖

الہامات مرزا- مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما ثنائی بلکہ بدیہ ہے قیمت ۵ر

قرآن شریف کی جامع تعلیم

ہمارا قرآن پاک اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں سے کہ ہم ہر ایک طرح کے قوانین، قواعد معاشرتی، تمدنی، سیاسی، اقتصادی، ہر ایک بات ہر ایک اصول ہر ایک علم و ہنر غرضیکہ جو ہم چاہیں حاصل کر سکتے ہیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اگر مخالفین و معترضین و معاندین اسلام کا جواب دیا ہے تو خود، اور اگر اپنی سچائی کی، صداقت کی، اپنی برتری کی دلائل پیش کرتا ہے تو آپ، لیکن تھوڑے ہیں جو از راہ غور و تعمق و بنظر استحسان وامعان و بنظر غائر اس کے معانی و مطالب اور معارف کی طرف عود کرتے ہیں- اس کو سمجھتے ہیں، کاش! اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُہَا، تدبر سے تجسس سے، غور و خوض سے ہم سب کچھ اس سے سیکھ سکتے ہیں، اور حاصل کر سکتے ہیں قال علیؓ جمیع العلم فی القرآن لکن ✦ تقاصر عنہ افہام الرجال قرآن شریف نے ہمکو رہنے سہنے کے طریقے بتائے ہمکو اسلام کی اشاعت کا حکم فرمایا- اغیار سے برتاؤ بتایا جو لوگ از راہ کو ربینی و کوتاہ اندیشی حق سے آنکھیں میچ کر جماعت اہلحدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ جلسے و کانفرنسیں کہاں سے سیکھیں پیغمبر علیہ السلام نے اپنی حیاتی میں کہاں کیں؟ اصل میں ان معترضین کو تعصب نے مجبور کر دیا کہ فکر سالم، نظر غائر و عقل صحیح کو استعفےٰ دیویں اور اندھا دھند ایک طالب حق داعی الخیر آمر بالمعروف وناہی عن المنکر جماعت پر فضول اعتراض کریں- آئیں ذرا ہوش سنبھالکر- ہم اُن کو بتاتے ہیں اُن کی تسلی کرتے ہیں اُن کو منواتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث سر مو بھی قرآن و حدیث کے قواعد سے، اُس کے بتائے ہوئے احکام و اصول سے متجاوز نہیں ہیں- اور مبلغ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے پورے مقلد ہیں اسلام کے ہر ایک رکن، ہر ایک بنا، ہر ایک اصول سے اتفاق واتحاد ظاہر ہے- نمازوں کی جماعت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی- کیوں؟ چند لوگ جمع ہو جاویں آپس میں تبادلہ خیالات کریں- ایک کو دوسرا اگر کسی غلطی پر دیکھے تو اُسکو متنبہ کرے- اللہ عزوجل نے جمعہ کا حکم مسلمانوں کو دیا- واہ وا- اب آپ مانینگے کہ اسلام نے تبلیغ اسلام سکھائی ہی کانفرنسوں اور انجمنوں کے ذریعہ یا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ-

جمعہ میں تمام لوگ شہر کے اور تمام اردگرد کے گاؤں کے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اُن کو علماء لوگ اسلام کی تلقین کرتے ہیں، وعظ سناتے ہیں سچے اصولوں سے آگاہ کرتے ہیں- ان میں اگر کسی ایک کو تکلیف ہو تو دوسروں کے آگے کہتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں بمصداق آیۂ کریمہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ جو کچھ اپنے اماموں سے، علماء دین سے، پیشواؤں سے سنتے ہیں وہ جاکر اپنے اپنے گاؤں میں اپنے اپنے محلوں میں بتاتے ہیں کہ آج ہمنے یہ مسئلہ سنا- کیا یہ کانفرنس نہیں، انجمن نہیں تو اور کیا؟ کاش معترض صاحب ذرا عقل سے اپنی (نام نہاد) تحقیق سے کام لیتے جس کے وہ مدعی تھے- بھلا اور سنو- اللہ عزوجل ہمکو ایک بڑی کانفرنس، ایک عظیم الشان انجمن کا حکم ارشاد فرماتا ہے- وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْہَدُوْا مَنَافِعَ لَہُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ (اے پیغمبر) لوگوں کو کہدے تاکہ دور دور سے پیادہ، اونٹوں پر جس طرح اُن سے ہو سکے آسانی سے یہاں (یعنی مکہ میں بیت اللہ میں) آکر جمع ہو جاویں تاکہ اپنے فائدہ کو پہنچیں اپنی دلی مرادیں حاصل کریں- ایک ملک کا باشندہ دوسرے ملک کے باشندہ سے ملے اپنا حال جتائے اُس کا سنے- اللہ کا نام ذکر کریں- اعلاء کلمۃ اللہ میں دل و جان

سے مدد دیں۔ ایک ملک میں اسلام کم ہے تو لوگ وہاں جائیں تبلیغ کریں یہ ہے خدائی حکم۔ اہلحدیث کانفرنس ہے کیا؟ چند ایک علماء کرام کا گروہ ہے جو کہ ملک کے ہر ایک حصہ میں، ہر ایک ناحیہ میں ہر ایک طرف اللہ کے سچے دین کی منادی کر رہے ہیں لوگوں کو جو کہ اپنے سچے اسلامی اصول بھلا چکے ہیں اور اپنے قدیمی جوہر کو ویران کر چکے ہیں خواب غفلت سے جگانے کے لئے، اُن میں اسلام کی سچی روح پھونکنے کی خاطر اُن کو بدعات ومنہیات وخلاف شرع کاموں سے روکنے کیلئے کما حقہٗ وکما ینبغی سرگرمی دکھا رہے ہیں جزاھم اللہ خیرا۔ ان اجرھم الا علی اللہ۔

انہی کی مساعی جمیلہ سے چند ایک جگہ اہلحدیث انجمنیں قائم ہوئیں الحمد للہ کہ ہم اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل میں قاصر نہیں رہے۔ قولہ تعالیٰ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (مسلمانو) تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہیئے یعنی تم ایسی انجمنیں قائم کرو جن کا کام جا جا کر لوگوں کو توحید سکھانا ہو اور صراط مستقیم بتا دیں اور کفر و شرک کی تاریکی وظلمت سے جہالت کی عصبیت وحمیت سے لوگوں کو بچائیں۔ کس سے! قرآن وحدیث کے اذن سے، نور ایمان سے، شمع خدائی سے۔

جو امت جو پارٹی یا جس مجلس کا یہ کام ہے وہی فلاح پاوینگے، خدا کے سامنے سرخرو ہونگے۔ اور اُن کے لئے اجر عظیم ہے۔ اور اہلحدیث کانفرنس اور انجمنوں کا مدعا یہی ہے، آگے جا کر اُن لوگوں کے لئے سخت عتاب ہے جو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کار خیر کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکاتے ہیں اور باوجود یکہ اُن کے پاس اس کے جواز میں قرآنی آیات صریحًا دال ہیں اور وہ قرآن وحدیث سے سب کچھ حاصل کرسکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اطاعت نبوی ہی اُن کے لئے باعث نجات ہوسکتی ہے تاہم وہ جان بوجھکر تخلف پر کمربستہ ہیں۔ اختلاف وتفریق بین المسلمین اُن کا شیوہ ہے۔ پیغمبر خدا صلعم کی تقلید پر قانع نہیں بلکہ ادھر اُدھر ماسوا پیغمبر کے اماموں وغیرہ کی تقلید کو باعث عزت و رسول خدا صلعم کی اتباع کے ہم پلہ وذریعہ نجات سمجھتے ہیں ....

.... اور جان بوجھکر نئے نئے شگوفے، رخنہ اندازیاں، نئے نئے اختلافات پیدا کرتے ہیں۔ اُن لوگوں سے بچو۔ وہ لوگ کبھی بھی اپنے ارادوں میں، دلی مطالب میں کامیاب نہ ہوسکینگے۔ اور اُن کے لئے اس تفریق ودوئی کی پاداش میں قیامت کو ایک بہت بڑی سزا ہے۔

میرے معزز ومحقق حنفی معترض اب امید ہے کہ کبھی بھی ایسے بیجا وقابل تضحیک وتحقیر سوالات واعتراضات سے خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کرینگے۔ اس سے ناحق دل شکنی ہوتی ہے۔ اپنا اللہ اللہ کرو۔ صراط مستقیم وراہ حق کی تلاش کے محقق بنو نہ کہ اپنے ہی ایک دست و بازو کو کاٹنے لگجاؤ۔ خواہ کتنا اختلاف ہے، تاہم یہ بھی اسلام کے نام لیوا ہیں۔ ایک مسلمان کی شان نہیں کہ دوسرے پر طعن کرے۔ نصاریٰ ویہود کو حکم ہے کہ اے اہل کتاب آؤ ہم اس اصول پر یکجا ہو جاویں جو کہ ہم تم میں ایک ہے یعنی الا نعبد الا اللہ الخ پس ہم مسلمان ہوکر کیوں ایسے اختلافات ونزاع کو گوارا کریں۔ اللہ عزوجل ہمکو صراط مستقیم پر ہی قائم رکھے۔ آمین۔

خاکسار خادم العلماء عبدالرحمٰن خلیل بن مولوی محی الدین صاحب نظام آبادی ضلع گوجرانوالہ

وہابی چہ معنی؟

ناظرین اخبار گہربار اہلحدیث! السلام علیکم۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مجریہ ۵ ربیع الاول نمبر ۱۲ جلد ۱۲ میں عبدالرحیم وسراج الدین صاحبان نے بعنوان "علمائے حنفیہ کرام سے چند سوال" پندرہ سوال کئے تھے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو آ[illegible] نے یہ پندرہ سوال تعصبًا نہیں کئے ہیں بلکہ حق و باطل میں امتیاز کے لئے (اگرچہ اُن کی نیت کو بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا مگر بموجب حکم ان بعض الظن اثم اور ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ہمیں نیک گمان کرنا اور بدگمانی سے بچنا چاہیئے) ہم نے بہت مولویوں سے جو اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں میلاد مروجہ حال اور مذاہب اربعہ کے بارہ میں گفتگو کی تو اُنہوں نے ادھر اُدھر بہت کچھ اٹاس پٹاس کرکے آخری فیصلہ یہ کیا کہ جب مکہ معظمہ میں ہے تو ہمکو انکار کا ہیکا۔ یہ لوگ ہر بات میں مکہ مدینہ کو سنداً پیش کرتے ہیں۔ پس اس بنا پر اگر اُنہوں نے علماء حنفیہ ہی سے جواب طلب کیا ہے تو کون سا مضائقہ۔ اگر "علماء حنفیہ کرام سے چند سوال" کے عنوان کی بجائے علماء حنفیہ سے چند سوال یا ایسا ہی بالفاظ دیگر لکھتے تو البتہ تعصب کی بو سونگھنے والے کو کچھ بو ملتی حالانکہ "علماء حنفیہ" کے ساتھ لفظ کرام بھی لگا ہوا ہے جس سے بجائے تعصب کے توقیر ثابت ہوتی ہے۔ پھر بھی ایک صاحب نے اہلحدیث مجریہ ۲۶ ربیع الاول نمبر ۱۵ جلد ۱۲ کے صفحہ میں زیر عنوان "اظہار رائے دربارہ سوالات از علماء حنفیہ" سائلان مذکوران الصدر کو من المتعصبین گردانا ہے۔ ناظرین پھر ذرا اُس پرچہ کو اُٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب مولانا ایڈیٹر صاحب نے اسپر جو لکھا ہے اُس کا ماحصل یہ ہے کہ سوالات میں جن رسومات کا ذکر ہے اُن کے کرنے والے اپنے کو حنفی کہلاتے ہیں۔ بلکہ اُن رسوم کے منکر کو وہابی کہتے ہیں اسلئے سائل کو حنفی علماء کہنا پڑا۔ میں کہتا ہوں وہابی چہ معنی؟ اس سے بھی اعلےٰ درجہ کے الفاظ اُن رسوم کے منکرین (اہلحدیث) کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک ہی صاحب کے ملفوظات نقل کئے دیتا ہوں۔ امید کہ ناظرین ٹھنڈے دل سے سنیں گے۔ دریکتا شرح کریما میں مولوی محمد نذیر صاحب رامپوری جو بقول مقرظ اور صاحب طبع اُس شرح کے عالم اکمل فاضل اجل حافظ قرآن حاجی حرمین ہیں، قول سعدی

حبیب خدا اشرف انبیاء کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ہر دو دلائل افضلیت و اکملیت و اشرفیت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اظہر من الشمس و انور من الامس اند کہ از قرآن مجید و توریت و انجیل و زبور و دیگر صحائف و احادیث قدسی باید جست۔ بہر حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکرم الاولین و اشرف الآخرین و افضل الانبیاء والمرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔ ہرگاہ کہ برہان کامل کلام اللہ مجید بر اکملی و افضل و اشرف بودن حضور صلے اللہ علیہ وسلم شاہد ناطق ہست پس حاجت دیگر ادلہ نیست اگر چشم خدابینی کسے دارد بر آن مخفی نیست ورنہ شپرہ از آفتاب اجتناب کند۔ و فرقہ گمراہ وہابیہ کہ مصداق کَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ اند در علم خدا از ازل شقی و بدبخت پیدا شدہ اند بر قول و فعل شان اہل ایمان کے عمل کنند و کجا پاشند اہل اسلام ازیں گمراہاں و از صحبت ناپاک شاں دور مے باشند۔ خدا از دشمنان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و از اعدائے خلفائے اربعہ و دشمنان اہل بیت و اولاد و آل و اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمیع مسلمانان سنت و جماعت را برکنار داشتہ بمحبت خود و بحب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و بحب آل و اصحاب و اولاد و امجاد و اہل بیت اطہار و اتباع اخیار و اخلاء ابرار الیٰ یوم القرار برقرار داشتہ بمراتب اعلےٰ رساند و حسن خاتمہ نصیب فرماید اللھم احفظنا من الوھابیۃ والروافض والخوارج وجمیع اھل الکفر والشرک والنفاق ویارب اوصلنا باھل الایمان والایقان فی الجنان ویا اللہ ارزقنا حلاوۃ الایمان والعرفان ویا مالک نجنا من النیران بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم وآلہ وصحابہ واولادہ واھل بیتہ وشھداء الکربلاء اجمعین آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ناظرین گھرائیے نہیں اور سنئے:۔

اکنوں چند اشعار مولوی محمد حیات صاحب رامپوری غفر اللہ لہ برائے سوختن جگر وہابیہ مے نویسم ؎

جدا شانوں سے ہے شانِ محمد
خدا خود ہے ثنا خوانِ محمد
نبی ہوں یا ولی ہوں یا ملائک،
ہیں سب ممنون احسانِ محمد
خدا بخشے گا ہمکو تم کو سب کو
میاں ہم ہیں غلامانِ محمد
اگرچہ پُر خطا ہوں میں ولیکن
نہیں چھوڑوں گا دامانِ محمد

و چند شعر سید دلدار علی صاحب مذاق دہلوی شاگرد محمد ابراہیم ذوق غفر اللہ لہ ہم برائے سوختن جانہائے فرقہ ضالہ وہابیہ درج شرح ہذا مے شوند۔ و آں اینست ؎

دشمنِ مصطفےٰ ہیں وہابی
دوست کب ہو ایسی بے ادبی
بخدا کچھ عجب خبیث ہیں یہ
منکر آیت و حدیث ہیں یہ
رافضی خارجی کے ہیں یہ چچا
کیونکہ ہیں دشمنِ رسولِ خدا
چڑ گئی ہے انہیں چھر توحید
ہیں یہ مشرک، نجس، خبیث و پلید
حق سے خالی ہے سب کلام ان کا
کفر سے شرک و چرک سے ہے بھرا
اے مذاق ان پہ ہے خدا کی مار
اور نبیؐ و علیؓ کی ہے پھٹکار

باقی اشعار از مثنوی او باید جست،

ناظرین یہ ہے ایک عالم اکمل، فاضل اجل، حافظ قرآن، حاجی حرمین کی ملفوظات، جسکو ہمنے آنکی شرح مذکور سے ہو بہو حرفاً حرفاً نقل کیا ہے (جنکے نزدیک وہ کتاب ہو ملاحظہ کر سکتے ہیں) اب ہم اسکو کیا کہینگے تعصب کہہ سکتے ہیں یا تغضب یا اور کچھ؟ نہیں ہم اسکے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتے ؎

بخشند کے اُس محتسب سفاک کو اے داور حشر
خون خود ہم میں نہ تھا خون کا دعوے کیسا

اللھم احفظنا من التعصب والتغضب وسوء الاخلاق وجعل الحق باطلا والباطل حقا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

(ابو المحامد محمد اسمٰعیل کفاہ اللہ الوکیل کرموتی سیر بھومی خریدار اہلحدیث ۳۸۰۶)

بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

(۵ مارچ سے ملا کر)

اسی طرح بعض حال کے شاعروں کو سروں میں یہ خبط سمایا ہے کہ وہ ہندو شاعروں کی تصانیف میں ہفت اقلیم دکھانا چاہتے ہیں اور ان کی معلومات کا وسیع دائرہ بنانا چاہتے ہیں اور از خود لکھ لکھ کر اخباری دنیا میں اڑاتے رہتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ہفت اقلیم کے بادشاہ تھے۔ امریکہ اور یورپ سے خراج لیتے تھے حالانکہ اُس وقت وہ ملک آباد ہی نہیں تھے اور سرے سے آریہ ورت سے باہر کسی نے قدم تک نہیں رکھا۔ حال کے جغرافیہ سے واضح ہوا ہے کہ آریہ ورت بھارت کھنڈ کے علاوہ کوئی اور ملک بھی ہے چنانچہ آفق شاعر لکھنوی نے یہ ایک نیا اندھیر پھیلایا ہے کہ پنڈت سری رام چندر بنگالی کی ایک جھوٹی تحریر کی تصدیق کی ہے جو کہ اس نے تعصب کی راہ سے شائع کی تھی اور آپنے مختنمات سے سمجھکر اسے اپنی تالیف کی ہوئی مہا بھارت میں شائع کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بنگالی پنڈت مذکور نے جمبو دیپ کے ۹ کھنڈوں کے حسب ذیل معنے لئے ہیں:۔

(۱) بھارت ورش۔ کُل ہندوستان
(۲) الاورت ایلا۔ سکا ایشیائی روس اور کناٹوا کا درمیانی حصہ جو کہ آج کل دریا برد ہے۔
(۳) ہری ورش، روس و یورپ،
(۴) کرو ورش، کمسکو کوریا جاپان۔
(۵) رومیک کھنڈ۔
(۶) ہرینہ ورش۔ امریکہ متحدہ یونائیٹڈ اسٹیٹس،
(۷) بھدراشو ورش، گرین لینڈ، آئرلینڈ اسکے حصے دریا برد ہیں۔
(۸) کینتو الی ورش، کمسکٹکا، روسی امریکہ۔ بیدھی ورملار

ہے ؛

(۹) کم پرش ورش، چینی، تاتار، ترکستان،

اس کے علاوہ سری دھرکوش کے مصنف نے اور بھی اس باب میں ترقی کی ہے اور شہروں کے ناموں کے معنے بھی بدلے ہیں۔ غالباً ان دونوں شاعروں نے خواب میں یہ معنے حاصل کئے ہونگے اسی وجہ سے معنے بتانے والے کا پتہ نہیں دیا اور کسی پرانے کوش کا اسپر حوالہ بھی نہیں دیا۔ اور اس خواب کی اہل علم کے نزدیک تعبیر یہ ہے کہ حبك الشئ يعمى ويصم اور ان کی اس خواب کی پریشانی بوجوہ ذیل ثابت ہے۔

اوّل۔ ان اہجان سے تعصب کہ جس کی وجہ سے اہل یورپ کی تمام شہروں کی روایات ببول کے کانٹے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر ان سے ساڑھ کا سورج نکلتا ہو تو انہیں پوس ماگھ کی آدھی رات کی کالی گھٹا نظر آتی ہے۔

دوم۔ یہ معنے ان شاعروں نے تصنیف کئے ہیں۔ ہندوں کی پرانی کتابوں میں نظر نہیں آتے اور نہ پرانی کتابوں میں لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

سوم۔ ساتوں دویپ کی تقسیم جو کہ مہابھارت بھاگوت وغیرہ میں مذکور ہے وہ ان کے مخالف ہے۔ ان دویپوں کو جن جن دریاؤں سے محدود کر رکھا ہے وہ سری رام کی دیکھی ہوئی خواب کے ملکوں میں نظر نہیں آتے۔ بلکہ انہی دویپوں سے منسوب ہیں جن کو انہوں نے محدود کر رکھا ہے۔

چہارم۔ جو جو دریا دویپوں اور کھنڈوں کے اندر بہتے ہیں وہ ہندوستان میں ہی موجزن ہیں۔ آپکے خوابی ملکوں میں نہیں پائے جاتے۔ پرانے جاگرتیوں نے الاورش کو الکونندا کے قریب دکھایا ہے آپ کی ایلا سکا وہاں نظر نہیں آتی۔ جاگرتی کو الاورش کی دوسری جانب دکھایا ہے۔ وہ آپ کے خواب میں دیکھے ہوئے ملکوں میں موجزن نظر نہیں آتی۔

پنجم۔ جن پہاڑوں سے الاورش وغیرہ کھنڈ محدود ہیں وہ پہاڑ ہندوستان سے باہر نہیں پائے جاتے بقول سری رام جب کل عالم جمبودویپ ہوگا تو سوچنے کی بات ہے تو باقی کے چھ دویپ یقیناً آسمان کے ۷ طبقے ہونگے کیونکہ تمام زمین تو جمبودویپ کی نذر ہوگی۔ اب وہ دکھائیں تو کہاں دکھائیں۔ پھر اس پر یہ طرہ ان کے نو کھنڈ جو کہ جمبودویپ سے بھی زیادہ ہیں کہاں سماوینگے۔

ششم۔ ہمارے رشیوں منیوں کے بنائے ہوئے سات دویپ اور ۹۴ کھنڈوں کی پیمائش کے رو سے اس قدر وسعت ہے کہ اس میں ۱۴ طبق سما سکتے ہیں۔ اور موجودہ دنیا اس میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے سورج کے روبرو ذرہ۔ پس بھارت ورش کل ہندوستان کو ماننا اور جمبودویپ کل دنیاؤں کو ماننا یہ اپنی بزرگوں کی جاگرفی دالی کو بٹہ لگانا اور غیر وسیع معلومات کو محدود بنانا ہے یہ درحقیقت اپنے ہی بزرگوں سے دشمنی ہے۔ علماء یورپ وغیرہ کی تحقیق سے نہیں ذرا نئے نئے جاگرفی پرمیشور سے ڈریں۔ دنیا کو مغالطہ دینے کے لئے ست دھرم سناتن و دیا کا ناش نہ کریں۔

علاوہ بریں آپ نے یہ دوسرا اندھیر پھیلایا ہے کہ پرانے شہروں کے ناموں کو لوگوں کے دلوں سے اس طرح مٹایا ہے کہ جس طرح کسی کی دشمنی کی وجہ سے کوئی شے گہرے سے گہرے سمندر کی تہ میں ڈالدے کہ پھر نہ نکال سکیں ویسا ہی انہوں نے کیا ہے کہ پرانے شہروں کو ہندوستان سے باہر سمندروں سے پار پہنچا ہے کہ کوئی ان کے درشنوں کو نہ جا سکے اور اپنی کمزوری کو ثابت کیا ہے کہ وہاں سے بھاگ کر ہندوستان میں آگزین ہو بیٹھے ہیں اور ملکوں کے ملک ہاتھ سے اپنے دے بیٹھے ہیں"

قدیم نام	مروجہ حال
اشوبات اشوکرانت	یورپ
ردیکاسک	نڈیکا سکر
پہرد	سپیریا
تامس دیس	اسپین
ارنیک ترسک	یورپی ترکی
آدرت	عرب
نرونانش	مدینہ
کارسکار	مدینہ
ارک	اسکلا پلونا
ککٹ	بلجیم
وشوکرانت، اسی حنک	ایشیا
ترلی کریا	سسلی
تال نو، کہک	تبت
ہرنیہ ورش	امریکہ متحدہ
اُپ دویپ، راکش باس	بالائی افریقہ
کمار دویپ	امریکہ
اتر کمار	شمالی امریکہ
رمتہ کرانت	افریقہ
خبدراشو	گرین لینڈ
پشوشیل	پرتگال
کابل کرونج کرمتہ	جرمنی
سینک	ہالی لینڈ
پٹ چر	اٹلی
مانک	ڈنمارک
شودریون	مکہ مدینہ
پارس	فارس، ایران
پاروت	تاتار، ترکستان
پرلیا، کہک	فرانس، گال
اشوک، اشویا	اسٹیریا
شک، ترشک	ایشیا ترکی
اورتن	برطانیہ
اپواد، اپرانت	سسقط
بارن، باردہان	بالائی افریقہ
سوورن بھوم	امریکہ
دکش کمار	جنوبی امریکہ
ہرنیہ پور	پیرو
سورجارکا	افریقہ

(باقی آئندہ)

ابورحمت حسن مبرمٹی از ہردوئی محلہ بورڈنگ ہوس

معذرت

جو وقت فتوے لکھنے کا تھا اسوقت مولانا صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسے میں تقریر کرنیکو تشریف لیگئے اسلئے فتوے نہیں لکھے گئے (مینیجر)

متفرقات

تقریظات "مدینہ کانفرنس" یہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ سابق زمانہ میں چند علما نے مدینہ منورہ میں جمع ہوکر اسلام اور ترقی اسلام پر مختلف تقریریں کی تھیں۔ تقریریں اس موضوع میں بڑی زبردست ہیں اُن کا ترجمہ مع دیباچہ کے اس کتاب میں کیا گیا ہے کتاب اپنے رنگ میں قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھا ہے قیمت عـہ۱ر جو محنت اور لاگت کے مقابلہ میں کم ہے پتہ ...... (عبدالرحیم عبدالرحمن لاہور مسجد چینیاں)

جواب خریدار ۲۱۷ و ۲۸۴ خریدار ۲۱۷ نے لک اینڈ کیلو سے کلکتہ کا حال دریافت کیا ہے اطلاعًا عرض ہے۔ یہ ایک جوہری کی بڑی مشہور و معروف دوکان کلکتہ میں ہے اور اس کی شاخیں دلی اور شملہ میں جاڑے اور گرمی میں کھلتی ہیں درخواست پر کیٹلاگ کلکتہ سے مفت ملتا ہے۔ غالبًا لنک ہملٹن جوہری کے بعد اسی دوکان کا نمبر ہے ؛

خریدار ۲۸۴ نے کتاب نسخہ "عقل و شعور" کی نسبت دریافت کیا ہے جوابًا عرض ہے کہ یہ کتاب کمیاب ہے ۱۸۶۵ء میں مطبع رتن پرکاش زنلام میں چھپی ہے ایک جلد ہمارے کتب خانہ میں موجود ہے مگر یہ کتاب کسی کو عاریتًا یا قیمتًا ہم نہیں دے سکتے۔ نیز یہ جاورہ اور رتلام ہی کے اطراف میں زیادہ تقسیم ہوئی ہے کیونکہ مصنف (مولوی نظام الدین مرحوم) کے زیادہ تعلقات اسی طرف تھے۔ اس کتاب کا تاریخی نام "نظام خاکسار" ہے غالبًا جاورہ و رتلام میں بقیمت ملجائے گی۔ والسلام

اڈیٹر۔ کتاب عقل و شعور غلام رسول سے معرفت مولوی عبدالغفار محلہ نذیر آباد شہر ملتان بقیمت للعہ۸ر مل سکتی ہے۔

طبی جواب بجواب سوال حاجی واصل حسین صاحب آپ اطریفل کشنیزی تیار شدہ دواخانہ ہندوستانی دہلی سے بواسطہ ناظم الوقت سے بذریعہ وی پی منگوا کر بطریق ذیل استعمال کریں۔ اور دو ہفتہ متواتر استعمال کرکے نتیجہ سے اطلاع دیں ؛

طریق استعمال۔ ۶ ماشہ علے الصبح اور ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ پختہ جوش دادہ نیم گرم۔ غذا مرغن۔ پرہیز از جملہ ترش اشیا ء

(راقم خاکسار نورالدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور)

عجیب مخلصانہ درخواست ایک صاحب (خریدار ۵۱۶۳) تجویز پیش کرتے ہیں کہ آپ (خاکسار اڈیٹر) جو جمعہ کے روز خطبہ میں تقریر کرتے ہیں وہ تقریر اخبار اہلحدیث میں درج ہوکر ناظرین تک پہنچائی جائے۔ ثبوت تو اسکا احادیث میں ملتا ہے۔ حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھا تو ایک صحابی ابوشاہ نے لکھوانے کی درخواست کی حضور نے فرمایا اسکو لکھدو۔ خود حضور نے بھی حاضرین غائبین تک پہنچایا۔ ثبوت تو ملتا ہے مگر کرے کون ؟ اور ہو کیسے۔ یہ مشکل ہے ؛

یاد رفتگان میرے ایک مخلص دوست منشی محمد ظہور صاحب کی اہلیہ انتقال کر گئیں انا للہ (حسن خان از منگیر)

میرے والد مرحوم انتقال کر گئے بڑے حامی توحید و سنت تھے (مولوی خداداد پنجابی از دہلی محلہ پتلی قبر)

میرے عقیدتمند محمد عصمت اللہ صاحب طاعون سے انتقال کر گئے (محمد نذیر اہلحدیث از مئو ناتھ بھنجن)

سخت صدمہ ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن سوہیاں خرد ضلع امرتسر نوجوان صالح اسی ہفتہ اچانک طاعون سے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ ناظرین سے درخواست ہے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں اللہم اغفرلہم وارحمہم ؛

محمدیہ کمپنی کی بابت اطلاع دیجاتی ہے کہ جس شخص کیطرف گیارہ سو کی رقم باقی تھی اُس کی بابت سنا کہ اُنھوں ضلع چپرہ میں اپنے مال فروخت کیا ہے اور رقم ملنے والی ہے چنانچہ مختار کمپنی کو یہاں سے روانہ کیا گیا مگر وہ شخص مختار کے پہنچنے سے پہلے ہی رقم لیکر مظفرپور چلا گیا تھا مختار وہاں بھی پہنچا اور بمشکل دو سو روپیہ وصول ہوا۔ باقی کے لئے وعدہ۔

آجتک ہندوستان میں ۵۷ بنک ٹوٹے ہیں جنمیں شرکا کو کوئی روپیہ ۸ر بھی نہیں ملے۔ محمدیہ کمپنی کے کارکنوں کی نیک نیتی کا اثر ہے کہ اس کے ٹوٹنے پر بھی فی روپیہ ۱۳ر تو تقسیم ہو چکے ہیں باقی سے بھی مایوسی نہیں۔ خدا کرے پائی پائی وصول ہو جائے ؛

انجمن اخوان الصفا اس انجمن کا ذکر اہلحدیث کے کئی نمبروں میں ہوا مگر جلسہ میں مصروفیت کی وجہ سے چھپ رہ گیا وہاں جلسہ میں بھی کئی ایک ممبر بنے جن کے نام یہ ہیں :۔ مولوی بشیرالدین صاحب موضع بھوگاؤں ڈاکخانہ مہت آباد ضلع دیناجپور بنگال۔ چندہ ۸ر + مولوی امداد حسین صاحب پنشنر تحصیلدار از مقام کتھوا ڈاکخانہ کٹھرہ ضلع الہ آباد ۸ر + عبدالمتعال خان سوداگر منڈلہ ۸ر + مولوی حافظ نجیب صاحب موضع رکسیا ڈاکخانہ روبی سیدپور ضلع مظفرپور ۸ر مولوی ابوبکر صاحب جونپور محلہ قصیانہ ۸ر + مولوی قمرالدین صاحب مہتمم مدرسہ قرآنیہ جونپور محلہ قصیانہ ۸ر مولوی فخرالحسن صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد ۸ر + محمد بن سلطان شاہ جونپور محلہ قصیانہ ۸ر + ابواسحاق خان بدایونی گرداور قانون گو مرزاپور بڑائی بنارسی ۸ر + سید عبدالسلام بلیاوی عہ ۴ + عطاء اللہ طالب العلم مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی ۸ر + مولوی محمود بنارسی برادر مولوی ابوالقاسم صاحب مقلد دار الکر ۸ر + مولوی اسمٰعیل صاحب کرہی ڈاکخانہ رود رنگر ضلع بیر بھوم بنگالہ عہ ۱ر + حاجی قطب الدین امام مسجد وڈالی ڈاکخانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر ۸ر + جلسہ سابقہ للعہ کل للعہ + ان صاحبوں سے کسی کی رقم درج نہیں ہوئی یا پتہ قابل تصحیح ہو تو اطلاع دیں۔ حساب آئندہ پرچہ میں شائع ہوگا ؛

علماء و طلباء کو خوشخبری (چند عربی کتابیں) اکثر احباب کو مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کی کتاب ہدیۃ المہدی کے کل حصص کی خواہش تھی اور اُن کے خطوط کتاب مذکور کی طلب میں آتے تھے اُن کو مطلع کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح نے ہدیۃ المہدی کے کل حصے علماء و طلباء کو مفت تقسیم کرنے کیلئے خاکسار کے پاس بھیجدئے ہیں اس لئے شائقین جلد درخواست بھیجیں اور رسالہ ٹکٹ محصول کیلئے

حکیم شمس الدین صاحب امرتسر کڑہ سفید طالبان کتاب "طاعون مظلم" کو اطلاع دیتے ہیں کہ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر کتاب منگوالیں ؛

انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ اس سال سنین گزشتہ کی نسبت قدرے کم رہا۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" جس میں انہوں نے علماء تعلیمیافتہ اور دیگر مسلمان پارٹیوں کو ان کے نفاق انگیز رویہ کی اصلاح تمدن کی طرف توجہ دلائی۔ حاضرین نے لیکچر کو نہایت غور سے سنا اور بہت متاثر ہوئے۔

امرتسر میں ہنوز قدرے طاعون ہے۔

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ ۲۸ مارچ سے ۴ اپریل تک جو خبریں ہندوستان میں پہنچی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے انگریزی ڈاک کے جہاز فلابا کو غرق کر دیا ہے یہ جہاز مغربی افریقہ کی ڈاک لیجا رہا تھا۔ اس میں علاوہ ملازموں کے ۲۴۰ مسافر بھی سوار تھے جن میں سے ۱۵۰ بچا لئے گئے باقی ۱۱۰ غرق ہو گئے۔

اسی آبدوز کشتی نے انگریزی تجارتی جہاز ایگیلا کو بھی غرق کیا ہے۔

ایک آبدوز کشتی نے ملک ہالینڈ کے ایک سٹیمر کو غرق کر دیا ہے۔

محکمہ بحری انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ جرمن آبدوز کشتی "یو ۲۹" مع تمام آدمیوں کے غرق ہو گئی ہے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولے پھینکے کشتی پانی میں غوطہ لگا گئی اس کی جگہ پانی پر تیل تیرتا ہوا دیکھا گیا۔

انگریزی تجارتی جہاز ڈونیڈلن کا ایک جرمن آبدوز کشتی نے ۸ گھنٹے تک تعاقب کیا مگر وہ بچکر ڈبلن میں پہنچ گیا۔

ایک اور انگریزی تجارتی جہاز "سٹی آف کیمبرج" کا بھی آبدوز کشتی نے تعاقب کیا مگر اس کے کپتان نے اس پھرتی سے جہاز کو بچایا کہ آبدوز کشتی اس پر تارپیڈو نہ پھینک سکی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز فلیمنز جو گلاسگو سے کیپ ٹاؤن کو جا رہا تھا اسے کسی جرمن آبدوز کشتی نے غرق کر دیا۔

متعدد جرمن جنگی جہاز اور دو ہوائی جہاز بحیرہ شمالی کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

موسم کے صاف ہو جانے پر دردانیال میں پھر جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔

روسی بیڑے نے بھی باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔

ترکوں کا سب سے بڑا جنگی جہاز گوبین مرمت ہو گیا لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی رفتار ۲۷ میل کی بجائے ۱۸ میل فی گھنٹہ رہ گئی ہے۔

ترکوں کا ارادہ ہے کہ اپنے تمام بیڑے کو جمع کر کے یکلخت روسی بیڑے پر حملہ کر دیا جائے۔

لیباؤ (روس) پر جرمن جنگی جہازوں نے گولہ باری کی جس سے پندرہ مکانوں کو نقصان پہنچا اور ایک آدمی ہلاک ہوا۔

اعلان کیا گیا ہے کہ بحیرہ بالٹک میں روس کے چار ڈریڈ ناٹ اور چار سپر ڈریڈ ناٹ بنکر تیار ہو گئے ہیں جس سے روس کی بحری طاقت کافی مضبوط ہو گئی ہے۔

آسٹروی شہر پرزیمسل سے روسیوں نے سپاہیوں کے علاوہ ۲۷۴۰ افسر بھی گرفتار کئے ہیں جو سب کے سب ہنگری کے معززین سے ہیں۔

بابعالی نے دار الخلافت قسطنطنیہ کا نام "دار الخلافت العالیہ" قرار دیا ہے۔

علاقہ کوہ قاف میں بمقام سادی کمش ترکی اور روسی فوجوں میں سخت خونریز لڑائی جاری ہے۔

کوہ کارپتھین (آسٹریا) میں روسی اور آسٹروی فوجوں میں بھی نہایت شدت سے جنگ ہو رہی ہے

آسٹروی فوجوں نے صوبہ بکووینیا سے گزر کر روسی علاقہ پر حملہ کر دیا ہے۔

جرمنوں نے سلطنت رومانیہ پر سخت زور ڈالا تھا کہ وہ ایک جرمن جیش کو رومانیا میں سے گزر کر ترکوں سے جا ملنے دے مگر رومانیا نے اجازت نہ دی۔

رومانوی سفیر متعینہ لندن نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ اخیر تک غیر جانبدار رہیگا۔

• بہت سی جرمن فوجیں مشرقی میدان جنگ کو جا رہی ہیں۔

روسیوں کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وہ کراسنوپل کے قریب پیشقدمی کر رہے ہیں۔

ہالینڈ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ مسلسل افواہیں پھیل رہی ہیں کہ اتحادیوں نے دریائے ایسر (واقعہ فرانس) پر جرمن صفوں کو توڑ کر اسکے میسرہ کو باقی فوج سے منقطع کر دیا ہے۔

وشت پیٹر (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ایک جرمن خندق کی لائن پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ ارگون (فرانس) میں فرانسیسی فوج نے ۱۵۰ میٹر جرمن خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

فرانسیسی ہوا بازوں نے وودر اور شمپین کے سٹیشنوں اور فوجی چوکیوں اور شہر سالسان پر ۲۴ گولے پھینکے۔ بلجیم میں انہوں نے بروجز کے سٹیشن اور ہوا بازی کے کیمپ پر بھی گولے پھینکے۔

انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لیا گیا اور اسکے دو ہوا باز مارے گئے۔

سابقہ وزیر خارجہ فرانس نے لکھا ہے کہ جرمنی عمداً و قصداً (ہالینڈ کے تجارتی جہاز غرق کر کے) ہالینڈ کو اشتعال دے رہا ہے تاکہ انگریزی اور جرمن بیڑوں کے جنگ میں جو ایکدن ہونیوالی ہے ایک زون بحری مستقر حاصل کر سکے۔

ایک جاپانی فوجی مشن فرانس کے طریق جنگ کا معائنہ کرنے کیلئے فرانس میں وارد ہوا ہے۔

سرحدی جدران قبیلہ کا ایک لشکر وادی ٹوچی کے کسی مقام پر حملہ کرنے کیلئے جمع ہو رہا تھا جب اسکی تعداد آٹھ دس ہزار تک پہنچ گئی تو انگریزی فوج نے اس پر حملہ کر کے اسکو بھگا دیا سرحدیوں کے دو سو آدمی مارے گئے تین سو زخمی ہوئے۔

انتخاب الاخبار بشمول ... اس ہفتے مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں۔ مولوی عبدالستار خان از ٹارسی ©/ ... بقایا سابقہ ... کل ... ایک اخبار بنام ... حاجی جان مرحوم ... جاری کیا گیا ... داخلہ از سائل مذکور باقی ہے ... سال ... ۲۷ +

مومیائی

۲۹/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے. ابتدائی سل - دق - دمہ - کہانسی - ریزش - اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے. دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے. بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے. دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے. مرد و عورت. بوڑھے بچے جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۶ روپے پاؤ پختہ ۱۲ روپے مع محصول وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولانا مولوی حکیم عبد السلام صاحب مبارکپور ضلع اعظمگڈھ سے تحریر فرماتے ہیں. کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ. ابھی ایک چھٹانک مومیائی میں نے آپکے کارخانہ سے منگوائی تہی. ایک خاتون کے لئے جن کا بدن نہایت ضعیف ہوگیا تھا بدن میں خون بہت کم تہا جس سے کئی عوارض پیدا ہوگئے تھے. اور کئی نسوانی بیماریاں انکو پہلے سے تہیں. اس کے استعمال سے اونکو بہت فائدہ ہوا انہوں نے اپنی ایک اور سہیلی کو مومیائی دی. اوسکو بہی فائدہ ہوا. اب اونکی فرمایش ہے کہ تین چھٹانک مومیائی کی تین ڈبیا ارسال فرمائیں والسلام (۳۰ مارچ ۱۵ء)

جناب محمد عبد الرحمن صاحب پوراہٹ ضلع جلپائی گوڑی سے رقمطراز ہیں. کہ مومیائی آدھ پاؤ جلد روانہ کریں. ایک مرتبہ آچکی ہے. مجکو بڑا فائدہ ہوا ہے (۲۳ مارچ ۱۵ء)

جناب منشی محمد ہدایت صاحب ضلع دیناجپور سے لکھتے ہیں. کہ میرا ایک ماموں جو بہت بیمار تہا آپکی مومیائی سے اچھا ہوگیا تین ڈبیا اور بھیجئے گا (۲۳ مارچ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفید کتابیں

۱۳/۵۲

الغزالی } یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رح کی سوانح عمری جس کے پہلے حصہ میں ولادت سن رشد. تحصیل علوم. دربار کا تعلق. نظامیہ کی تدریس ترک تعلقات سفر. عزلت نشینی. حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں. دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے جس سے مفصل معلوم ہوسکتا ہے. کہ امام صاحب نے علم کلام. علم تصوف اور علم اخلاق کو کس حد تک ترقی دی. اور مسلمانوں کی ملکی. علمی. عملی اور اخلاقی حالت کو کہاں تک سدہارا مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت ۱۴/۸

سفرنامہ مصر - روم - شام - جس کو مولانا شبلی نعمانی پروفیسر عربی لٹریچر مدرسۃ العلوم علیگڈھ نے روم مصر و شام کے سفر سے واپس آکر ترکوں کی تمدنی حالت اور حسن معاشرت سے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے ترتیب کیا جس میں علاوہ ان دلچسپ جزئی واقعات کے جو سلسلہ بیان میں آگئے ہیں قسطنطنیہ. بیروت. بیت المقدس. قاہرہ وغیرہ کے متعلق اجمالی حالات قابل دید عمارات. سررشتہ تعلیم. دار العلوم. مدارس. بورڈنگ. طلبا کی تربیت. مصنفین کی تصنیف. کتبخانہ. اخبارات. مشہور پاشاؤں اور ارباب کمال کی ملاقات ترکوں اور عربوں کے اخلاق و عادات کو تفصیل سے لکہا ہے رعایتی قیمت ۱۲/۸

سیرۃ النعمان } یعنے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کی سوانح عمری. (مولفہ شبلی) جس میں امام صاحب کے نام و نسب. ولادت سن رشد تعلیم و تربیت. عام اخلاق و عادات. مناظرہ و فتاوے. ذہانت وطباعی علم کلام. فن حدیث. فن فقہ پر تفصیلی ریویو. خاتمہ میں امام صاحب نامور اور ممتاز شاگردوں کے حالات ہیں رعایتی قیمت ۱۲/۸

الہارون } خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانح عمری. اسلامی شان و شکوہ کا نظارہ (مولفہ علامہ شبلی) رعایتی قیمت ۱۲/۸

المامون } مامون الرشید کی ولادت. تعلیم و تربیت. ولیعہدی تخت نشینی. خانہ جنگیاں. فتوحات ملکی. مع رسالہ جزیہ رعایتی قیمت ۱۲/۸

تقویۃ الایمان - مصنفہ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کاغذ. لکہائی. چھپائی نہایت اعلے ۱۲

سیرت عثمان - یعنے ذوالنورین امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ سوم کی سوانح عمری ۶

تذکرۃ الحسین } یعنے جناب ابو عبد اللہ سید الشہداء حسین ابن علی علیہ السلام کی سوانح عمری اور مصائب کربلا کے سچے اور صحیح صحیح حالات ۴

اسلام اور علمائے فرنگ } اسلام کی عظمت و صداقت پر یورپین فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۲

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کتب فروش امرتسر بازار کٹڑہ کہنیاں

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی۔ پٹکہ۔ سوتی۔ ریشمی۔ و زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں۔ اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی

المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان
ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور جلد جلنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوجاتی ہے۔ ۴ر

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی و خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۴ر

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے۔ اس کی خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

سراج الدارین المعروف جامع العلوم
اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سے کچھ معلوم ہو جاوے گا۔ قرآن شریف وحدیث شریف سے لیکر عالمگیری وہدایہ وغیرہ سے بار اترکر احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مشتے نمونہ از خروارے لیکر وید۔ پران۔ گرنتھ تک مضمون کو جا بجا لایا ہے اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے زیادہ تعریف فضول۔ پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ر مع محصولڈاک اگر شک ہو تو محصولڈاک بھیجکر پہلے مفت منگوالیں ایک روپیہ کے خریدار سے چار روپیہ عدد مع محصول ڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاویگی۔ تبادلہ کتب بھی ہوسکتا ہے۔ مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی المشتہر

عبدالعزیز ولد مولوی ابوالحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری ومترجم غنیۃ الطالبین وتلخیص الصحاح ومشکوۃ شریف وتجلی معانی وکامن ربانی وبحرہ وغیرہ موضع پنج گراں ڈاکخانہ رچھاڑہ ضلع سیالکوٹ

المشیر صوبہ متحدہ کا ایک مشہور و ممتاز اخبار ہے جس میں علاوہ ہر قسم کے دلچسپ مضامین کے موجودہ جنگ عظیم کے متعلق نہایت دلچسپ اور مفید معلومات سے لبریز مضامین اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں قیمت سالانہ تین روپیہ مقرر ہے مگر ہم اپنے حلقہ ناظرین میں مزید اضافہ کرنیکی غرض سے اعلان کرتے ہیں کہ ناظرین اہلحدیث میں سے جو صاحب ۲۰ اپریل ۱۵ء تک مبلغ تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں گے ان کو ایک روپیہ کی کتب ذیل جو نہایت دلچسپ ہیں مفت دی جاویگی۔ مقال اہل حق [illegible] ارسول ۵ر صلاح البشر ۳ر اسلامی حقیقت ہر اسلام کی ترقی اور تعریف پر تنقید ۱ر آٹھ امریکی ار کل عمر اس صورت میں اخبار المشیر کے دورو پیہ رہجا ہیں یکسال تک حاضر ہوتا رہیگا [illegible] کی قیمت مقرر ہے خط لکھتے وقت حوالہ اخبار

منیجر اخبار المشیر مرادآباد

رعایتی اشتہار

جو شخص مجھسے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کریں اونکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول ڈاک بذمہ میرے ذمہ ہے۔ سوانح احمدی یعنے حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی عہ رعایتی عہ۔ حصن حصین ترجمہ مصنفہ مولوی سید احمد صاحب دہلوی برادر مولوی عبدالجبار صاحب ۵ر رعایتی ۳ر

سوٹن ہیں فی الجمع القوی

ترجمان القرآن مع تفسیر سورہ القرطبع دہلی تقطیع کلاں عہ رعایتی عمر تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبداللہ صاحب نو مسلم عہ رعایتی عمر عبدالغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد شہر ملتان [illegible]

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر جدید مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتدالی و نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے ہر ہفتہ نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث کرتا نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین اور نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کرلیا گیا ہے۔ ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے پہلے للعہ سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے۔

منیجر اخبار عصر جدید میرٹھ

باہتمام [illegible] ابوالوفا ثناء اللہ [illegible] مولوی فاضل مالک نے امرتسر سے شائع کیا

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن * پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۲۴ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ــــ عـــہ /
رؤسا و جاگیرداران سے ״ للعہ /
عام خریداران سے ״ ــــ عـــہ /
״ ششماہی ۱؍ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
״ ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے۔

امرتسر مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

آریہ مسافر کی تہذیب (قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا) ۱
خانپوری قاضی صاحب ۲
انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں میری تقریر ۳
اتفاق کی ایک مثال ۴
قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین اور الحکم) ۴
قادیانی مباحثہ ۵
مسافر آگرہ خبردار ۶
جنگ میں اسلام کی صداقت ۶
قابل توجہ انجمن حمایت اسلام لاہور ۶
پیغام محمدی ۷
آریوں کے پاپ۔ معاف کرلیں آپ ۷
علمائے کرام توجہ فرمادیں ۷
مسئلہ ثبوت ارتقاء ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ بابت نسخ ۹
فتاویٰ (۱۲) متفرقات (۱۳) خبریں (۱۴) اشتہارات ۱۵-۱۶

آریہ مسافر کی تہذیب

قابل توجہ آریہ پرتی ندھی سبھا

مذہبی رسائل اور اخبارات کا فرض ہونا چاہئیے کہ وہ مذہب کی حمایت میں خود مذہب کی ہدایت سے باہر نہوں ورنہ کہا اور سمجھا جائیگا کہ یہ مذہب کی حمایت نہیں بلکہ اپنے نفس کا دل بہلاوا ہے۔ مذہب کے علاوہ گورنمنٹ کا قانون پریس ایکٹ بھی انسان کو کافی سے زیادہ سیدھا رکھتا ہے مگر جن لوگوں کی عادات اتنی کج ہوں جن کی بابت خدا کا قدرتی قانون ہے مَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ اُن کو نہ کوئی مذہبی ہدایت فائدہ دے سکتی ہے نہ سرکاری قانون۔ کیونکہ وہ اپنی طبیعت میں بے لبر ہوتے ہیں کسی کی ایک دل آزاری کرتے ہوئے بقول ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست

اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہمنے کیا کیا۔ ایسے اشخاص کسی سوسائٹی میں ہوں باعث عزت نہیں ہوتے بلکہ موجب عار اور باعث ننگ ہونے چاہئیں۔

آج جس مضمون کی طرف ہم آریہ پرتی ندھی سبھا کو عموماً اور لالہ منشی رام جی کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں وہ رسالہ آریہ مسافر کے شہید نمبر میں دھرم دیو (گروکل) کے قلم سے نکلا ہے۔ راقم مذکور نے اُس میں پنڈت لیکھرام کی موت کو تمام دنیا کے برگزیدوں کی موت پر ترجیح دی ہے۔ ہمکو اس کے برا ماننے کا کوئی حق نہیں جس کو جس پر اعتقاد ہوتا ہے وہ ایسا ہی کہتا ہے۔ اپنی دوکان کی چیزوں کو سراہنا ہر ایک کا حق ہے مگر دوسری دوکان کی نسبت غلط خیالات پھیلانا تو کسی طرح جائز نہیں۔ خصوصاً ایسے خیالات کہ اُس دوکان کی بابت بد شہرت

گلزار احمدی۔ معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں داستان خوش بیان کے ... قیمت ... (مینیجر)

کیا جائے کہ اس کی مٹھائی میں زہر ہے۔ ایسا کرنے والا تو غالباً* آریہ سماج میں بھی قابل عزت ہو گا گو دفع الوقتی کے لئے اسے کچھ نہ کہا جائے

اب سنئے مہاشہ دھرم دیوا پنے شہید کے ذکر میں کیا لکھتے ہیں جس پر ہم گورنمنٹ کو توجہ دلانے کی حاجت نہیں جانتے کیونکہ اس کے معلومات کے وسائل بجائے خود وسیع ہیں۔ ہاں آریہ پرتی ندھی کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے آرگن کو دیکھے۔

مہاشہ دھرم دیو لکھتے ہیں :۔

آہ۔ غور کرو کہ سکندر فاتح نے کس موذی ٹسراب سے بے بس ہو کر دم توڑا۔ اور لٹیرے غزنوی نے ہیرے لعلوں کو دیکھتے اور روتے ہوئے اجل کا راستہ لیا۔ غوری اپنے غنیم کے نشانہ سے تڑپ کر رہ گیا۔ امریکہ کے فلاح متحدہ کی بنیاد ڈالنے والا واشنگٹن ایک باغی کے چھرے سے ڈھیر ہو گیا۔ آہ! جانباز نپولین جنگجو نپولین نے بیماری کے پلنگ پر آخری سانس نکال دیا حضرت عیسٰے سولی کا نشانہ بنا۔ محمد اپنے پیروں کے فتنے سے مرا۔ صفحہ ۴۹

اہلحدیث۔ جس حقارت اور کمینہ پن سے دنیا کے مصلح اعظم اور مسلمانوں کے ہادی، فخر آدم، افتخار بنی آدم، سید الانبیاء احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا ہے ہمیں اس کا بھی اتنا ملال نہیں جتنا کہ اس غلط بلکہ صریح جھوٹ واقع سے رنج ہے جو ہمارے حضور پر نور کے انتقال کا سبب بنایا گیا ہے۔

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت جو چاہیں کہیں۔ شائد سومنات کا بدلہ اسی طرح نکل سکے مگر اس کو بھی لٹیرا کہنا خدا معلوم کس زمانہ کی آرین تہذیب ہے۔ نامہ نگار اگر آرین قوم کی تاریخ سے واقف ہوتا جب وہ پنجاب میں آئے اور آکر انہوں نے یہاں کے لوگوں پر فتوحات شروع کیں تو یہاں تک لوٹا کہ ان بیچاروں کو ہمیشہ کے لئے شودر کا معزز عہدہ دے کر خادم بنایا گیا کہ شودر کو ایشور نے ہماری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اگر وہ اپنی محنت سے کہیں چار پیسے جمع کر لے تو راجہ اس سے چھین لے (منو ۱۰ کا ۱۲۹) کیا سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والے اپنے راجاؤں یاں آرین قوم کے مہاتماؤں کے واقعات محمود سے اچھے بتلا سکتے ہیں۔ ہم اس سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک راجہ یا بادشاہ کی باقاعدہ فتوحات اور سلطان محمود غزنوی کی فتوحات میں کیا فرق ہے۔ راجہ کی فتوحات میں سب کچھ لوٹ لینے کا حکم خود منوجی نے دیا ہے یہانتک کہ عورتوں کو بھی لوٹ لیں (منو ۵ کا ۹۶-۹۸) پھر کس منہ سے راقم مضمون سلطان محمود کو لٹیرا کہتا ہے۔ کیا ایسا کہنے سے وہ اُسکی فتوحات کو مبدل بشکست کر سکیگا؟

یاد رکھو شریف اور بہادر لوگ مخالف بہادر کی ہمیشہ عزت کیا کرتے ہیں۔ یہ ایک کمینہ پن بلکہ بزدلانہ حرکت ہے کہ اپنے مخالف خصوصاً مردہ مخالف کو بُرائی اور حقارت سے یاد کیا جائے مگر افسوس ہے کہ لوگ مذہبی تعصب میں اس کا خیال نہیں کرتے۔

آریہ مسافر کا ہیرو پنڈت لیکھرام جب مرا ہے تو ہندوؤں کی طرف سے اُس کی زندگی پر جو ریویو کیا گیا تھا اُس کو ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ اصلی لفظوں میں دکھا کر نامہ نگار کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس آئینہ میں نظر کرے۔

پنڈت لیکھرام کی بابت اڈیٹر رسالہ سناتن دھرم گزٹ لاہور نے رائے ظاہر کی تھی۔

یہ مسلمہ واقع ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی اور فحش زبانی کے لئے مشہور تھا اور عام اہل ہنود کے خلاف وہ ایسی مغلظات کا استعمال کرتا تھا کہ ہندوؤں کو اُس کی صورت اور اُسکے نام سے نفرت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے کھانا پینا بھی ہضم نہیں ہوتا تھا۔ جب تک وہ ہندوؤں کے دیوتاؤں، اوتاروں، بزرگوں اور قابل پرستش صاحب کو پانی پی پی کر کوس نہ لیوے۔ اُس لئے اہل ہنود میں ایسی نفرت پھیلائی ہوئی تھی کہ اُس کے نام سے تمام اہل ہنود (سوائے معدودے چند آریوں کے) دل وجان سے بیزار تھے اور صاف کہتے تھے کہ ہندوؤں کے گھروں میں اس خیال والا آدمی کس طرح پیدا ہو گیا (سناتن دھرم گزٹ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء)

ہم نہیں کہسکتے یہ رائے کہاں تک صحیح ہے ہماری غرض اس کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ سلطان محمود کو لٹیرا کہنے والوں کو مخالف راؤں کا اندازہ کرا دیں اور بتلا دیں کہ ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

اخیر میں ہم اپنا مطالبہ کھلے لفظوں میں لکھکر آریہ نامہ نگار اور دیگر آریہ مصنفین کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بیہودہ بلکہ لغو اور سراسر دل آزار دعوے کا ثبوت دیں کہ

”محمد اپنے پیرؤں کے فتنے سے مرا“

اگر ثبوت نہیں رکھتے تو اپنے چوتھے اصول کو یاد کر کے صاف لفظوں میں اس کو واپس لیکر مسلمانوں سے (جن کی اس بیہودہ فقرہ سے از حد دل آزاری ہوئی ہے) کھلے لفظوں میں معافی مانگیں۔ ورنہ تا موت اُن کا پیچھا نہ چھوٹے گا ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

خانپوری قاضی صاحب

گو اہل جونپور فخر کرتے ہونگے کہ ہم میں ایک شخص ایسا مشہور ہے کہ اُس کو جونپوری قاضی کہا کرتے ہیں پنجاب کا قصبہ خانپور بھی اس فخر میں کم نہیں کہ اُسکا بھی ایک فرزند دنیا میں جونپوری قاضی سے کم نہیں۔

ان قاضی صاحب سے ہماری مراد قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری مقیم راولپنڈی ہیں۔ آپ کو اس خاکسار سے ایک خاص تعلق ہے۔ پشاور کے جلسہ اہلحدیث کانفرنس پر آپ نے جو بذریعہ اشتہار چند سوال کئے تھے اُن کا جواب ارکین کانفرنس کیطرف سے دیا گیا۔ اُس کے جواب میں پھر قاضی صاحب کچھ بولے مگر کس شان سے بولے ایسے بولے کہ جونپوری قاضی کی روح پھڑک گئی ہوگی۔

---

* یہ لفظ غالباً ”منقطع“ ہے (اہلحدیث)

آپ کا چھٹ بھیا لکھتا ہے میں نے بڑی بھائی صاحب کو کہا کہ آپ ثناء اللہ کا جواب کیوں نہیں دیتے تو بھائی صاحب نے فرمایا اور کیا خوب فرمایا:-

ثناء اللہ میرا مخاطب نہیں × × × وہ ملزم ہے ہمارا۔ ہمنے اُسپر استغاثہ دائر کیا کانفرنس کونسل کے پاس*۔ اور میں منتظر جواب کا ہوں اُن سے پس میں اُن کو چھوڑ کر اس ملزم کو کس طرح مخاطب بناؤں یہ عقل سے بعید ہے۔ (التحریر صلے)

اسی طرح کی اور بھی چند وجوہ ہیں جن سے ثابت کرنا یا بالفاظ دیگر مجھ سے جان چھڑانا چاہا ہے کہ مجھ سے اُن کا خطاب نہیں کیونکہ مجھپر اُن کا الزام ہے جس کی وجہ سے میں ملزم ہوں۔

مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان قاضی صاحب کی یہ تقریر کس اصول پر مبنی ہے۔ شرعی اصول پر۔ یا مروجہ قانون پر۔ شرعی اصول یہ ہے کہ جسپر الزام لگایا جائے وہ جواب دے جس سے اُس کا الزام رفع ہو قانون انگریزی بھی یہی ہے کہ ملزم جواب دیتا ہے جس کا سننا مستغیث پر ضروری ہے مگر قاضی صاحب کی یہ عجیب منطق ہے کہ ملزم سے جواب نہیں سُنتے بلکہ اُس کو مخاطب ہی نہیں جانتے۔

اچھا قاضی صاحب! آپ نے جو مولوی غازی (مرید پیر صاحب گولڑہ) پر استغاثہ کیا تھا تو وہ آپ کے ملزم تھے یا نہ؟ تو کیا اُن کے جواب کو آپ نہ سُنتے۔ یا سُنکر جواب نہ دیتے؟ واللہ اگر آپ ایسا کرتے تو واقعی آپ کو جونپور بھیجدیا جاتا۔

یہ ہے ہمارے بڑے مولانا صاحب اور قاضی صاحب کی قابلیت اور انصاف کا نمونہ جو اہل علم کے جانچنے کو ایک مثال ہے۔ کیا عجیب انصاف اور دیانت ہے کہ جس کے برخلاف کوئی تحریر شائع کی جب اُسنے جواب دیا اور خود اُس کے جواب سے عاجز ہوئے تو کہدیا ہم اُسکو مخاطب نہیں کرینگے کیونکہ وہ ہمارا ملزم ہے۔ واہ کیا کہنے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

انجمن حمایت اسلام لاہور

کے جلسہ میں میری تقریر

۱۲ اپریل کو جو لاہور کے جلسے میں میری تقریر ہوئی۔ اُس کا عنوان تھا "ہمارا تمدن" اس تقریر کو لاہور کے اخباروں نے اپنے اپنے مذاق اور فہم کے مطابق مختلف الفاظ میں شائع کیا۔ بعض نے کچھ بعض نے کچھ۔ اس لئے ضروری ہوا کہ میں اپنی تقریر کو مختصر لفظوں میں خود شائع کر دوں۔

میں نے شروع میں آیت کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ پڑھی۔ اس آیت کی تفسیر میں میں نے کہا کہ محمد رسول اللہ کے ساتھ ہونے کے معنے یہ ہیں کہ اُن کی رسالت کا قائل ہو۔ اس کی دوسری پہچان یہ ہے کہ آج اگر ہم سُن پاویں کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبر شریف سے نکل کر خود جماعت کراتے ہیں تو کون کلمہ گو ہے جس کا دل نہ تڑپیگا کہ میں اُڑ کر مدینہ منورہ میں پہنچوں جس دل میں یہ شوق پیدا ہو پس وہ اس آیت کے مطابق وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ میں داخل ہے۔ یہ بھی کہا، یہ سچ ہے کہ ان ساتھ والوں میں کوئی اعلے درجہ کا متقی ہے کوئی میرے جیسا ہیچکار بھی ہے۔ مگر اس وصف (مَعَہٗ) میں سب شریک ہیں۔ اس کی تفسیر کے بعد میں نے کہا یہی لوگ جو وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ ہیں ان کی بابت اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ وہ آپس میں رحماء (سلوک مروت کرتے) ہیں۔

اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطۂ محمدیت پر جو درجہ ہے وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کا سب شریک ہیں اس لئے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے مگر اس نقطۂ محمدیت کے لحاظ سے اُن کو باہمی رحما ہونا چاہئے۔ قادیانیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں۔ مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ سے میں اُن کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔

پھر میں نے اور ترقی کر کے کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے المسلمون کرجل واحد ان اشتکے عینہ اشتکی کلہ ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ، یعنی تمام دنیا کے مسلمان ایک شخص کے جسم کی طرح ہیں۔ جسکی آنکھ دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ سر دُکھے تو سارا دُکھتا ہے۔ کیا مسلمانوں نے اسپر عمل کیا؟ لاہور والو! تمہارے شہر کو باہر والے اسلامی ملک جانتے ہیں۔ کیا تم ایسے ہو تمہارے اختلافات علماء کے اختلافات سے بھی بڑھ گئے ایک مسلمان کے گھر میں آگ لگتی ہے تو دوسرا خوش ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کسی ناگہانی بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو دوسرے خوش ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے اختلافات چھوڑ دو۔ نہیں نہیں لڑو اور خوب لڑو مگر ایک محلے کے کتوں سے تو زیادہ نہ لڑو۔ جو باوجود لڑنے کے مشترک دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جاتے ہیں۔ بھائیو! ہمارا بھی کوئی مشترک دشمن ہے ؟ اگر کوئی نہیں شیطان تو ہے۔ پس بحکم وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ نقطۂ محمدیہ پر نظر ڈال کر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا خیال رکھا کرو۔ یاد رکھو ایک مسلمان کو ایران میں تکلیف ہے میرے دل میں اُس کا صدمہ نہیں تو مجھے ایمان کی فکر ہونی چاہئے، غرض مختصر یہ ہے کہ مسلمان سارے کے سارے ایک جسم کی مانند ہیں جس کے کسی حصے کو تکلیف ہو تو سارا بدن دُکھتا ہے۔ اخیر میں مولانا حالی کا مسدس پڑھکر ختم کر دیا ؎

ہمارا یہ حق تھا کہ ہم یار ہوتے
مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک کے باہم مددگار ہوتے
غم قوم میں سینہ افگار ہوتے
جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

یہ ہے اختصار اس تقریر کا جو جلسہ میں میں نے کی تھی ہمیشہ سے میرا یہی مذہب اور یہی مسلک اور یہی بتاؤ ہے الحمد للہ۔

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۱ر (منیجر)

---

* کیا سفید جھوٹ ہے۔ بھلا اگر ممبران کانفرنس کے پاس استغاثہ کیا تھا تو ان کو بھی اپنی ہمنوے میں کیوں شامل کیا جسمیں مجھکو کیا تھا اتنی کذب بیانی اور حیا ۔۔۔ (اہلحدیث)

اتفاق کی ایک مثال

گزشتہ جلسہ علیگڈھ کے موقع پر ہم نے اتفاق اور اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اتحاد تو ممکن نہیں اتفاق ممکن بلکہ واقع ہے اس کی بہت سی مثالیں دی تھیں۔ تقریر کے بعد اہل علم کو اس پر رائے زنی کا موقع بھی دیا تھا جس پر بعض علماء نے نیک نیتی سے مخالفت بھی کی جس کا جواب اُسی وقت دیا گیا۔ مگر آج ہمارے ہاتھ ایک مطبوعہ فتوےٰ آیا ہے جو افسوس اُس وقت ہاتھ میں ہوتا تو سارا جھگڑا ہی طے ہو جاتا۔ جن علماء نے مخلصانہ طور پر اُس وقت مخالفوں سے مشترک کام میں اتفاق کرنے کی مخالفت کی تھی خود اُن کے بھی دستخط اس فتوے پر ہیں۔ یہ فتوےٰ ایک زمین کے وقف للمسجد ہونے کا ہے جسکو حنفی علماء نے لکھا اور اہلحدیثوں نے اُس کی تصحیح کی۔ بہر حال وہ فتوےٰ مطبوعہ درج ذیل ہے:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت مسئولہ میں کہ ایک شخص نے اپنا مکان مسجد بنانے کیلئے وقف للہ کر دیا تاکہ احاطۂ مکان جہانتک ہے اُس میں مسجد بنائی جائے اور ذکر اللہ سے وہ موضع آباد ہو۔ اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں نے اس مکان کو مسجد بنانے کے لئے وقف کر دیا۔ اب اس وقف کو توڑ سکتا ہے یا نہیں اور فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب | امام ابو یوسف کی روایت کے مطابق وقف بالقول صحیح ہے پس صورت مسئولہ میں یہ وقف صحیح ہو گیا اور اب اُسے جائز نہیں کہ اُسے فروخت کرے واذا کان الملک یزول عند هما یزول بالقول عند ابی یوسف وهو قول الائمة الثلاثة وهو قول اکثر اهل العلم وعلى هذا مشائخ بلخ وفی المنیة وعلیه الفتوى کذا فی فتح القدیر وعلیه الفتوى کذا فی السراج الوهاج انتهی (عالمگیری) وفی الدر المنتقی وقدم فی التنویر والدرر والوقایة وغیرها قول ابی یوسف وعلمت ارجحیته فی الوقف والقضاء اھ (رد المختار)

واللہ اعلم

کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ

مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح　　　الجواب صحیح

سید محمد عبد السلام غفرلہٗ　　　سید محمد ابو الحسن

الجواب صحیح والرأی نجیح

ابو محمد عبد الوہاب ملتانی صدر بازار دہلی

الجواب صواب

بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صواب

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح

عبد العزیز رحیم آبادی

الجواب صحیح

احقر سیف الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

لاشک ان الوقف صحیح

حررہ عبید الرحمن کفاہ المنان مقیم دہلی

الجواب صحیح

محمد کرامت اللہ عفا عنہ دہلوی

الجواب صحیح

محمد ابراہیم دہلوی

الجواب صحیح

کتبہ محمد عبد اللہ ۳ شوال ۳۱ھ

الجواب صحیح

عبد الرحمن مدرس مدرسہ سید نذیر حسین واقع پھاٹک حبش خان دہلی۔

المجیب مصیب

ابو محمد عبد الجبار کھنڈیلوی مقیم دہلی

اس فتوے کے اول مفتی حنفی علماء ہیں دلیل میں کتب فقہ کا حوالہ ہے نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ مگر چونکہ اہل حدیث علماء کے نزدیک بھی یہی حق تھا اس لئے کسی اہلحدیث عالم نے دستخط اور تصحیح کرنے سے انکار نہیں کیا۔ یہی میری مراد تھی اور ہے کہ جو کام مجھ میں اور میرے مخالف میں برابر کا متفق ہے اس میں شریک ہونے سے اس لئے نہیں ہٹنا چاہئے کہ وہ میرا مخالف ہے میں اُس کے ساتھ اس متفقہ کام میں بھی کیوں ملوں۔ پس یہی فتوےٰ ایک کافی نظیر اور ان علماء کی وسعت ظرفی کی کافی دلیل ہے۔

خدا مسلمانوں کو ایسی سمجھ اور بوجھ عطا کرے کہ وہ اختلاف اور مخالفت میں تمیز کر کے لَا تَعْتَدُوْا کو ہمیشہ ملحوظ رکھا کریں جس روز مسلمانوں کو یہ سمجھ آ جائیگی اُسی روز اُن کے دن بھلے ہو جاوینگے واللہ الہادی۔

قادیانی مشن

(خواجہ کمال الدین اور الحکم)

اہلحدیث کے ناظرین جانتے ہونگے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر آئے ہیں باوجود مخالفت مذہبی کے اہلحدیث میں اُن کے مشن کی ہمیشہ تائید ہوتی رہی کیونکہ ہم نے اسلام کا خلاصہ جو سمجھا ہے وہ یہ ہے:۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا (الآیہ)

جب بولو عدل سے بولو"

مگر قادیانی اخبار ہمیشہ خواجہ صاحب کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ الحکم کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون نکلا ہے جو یہ ہے:۔

خواجہ صاحب کے سفر کی برکات	ناظرین تعجب کرینگے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی خبروں

کے ضمن میں یہ نوٹ کیوں درج کیا جاتا ہے مگر اسے پڑھکر اُن کا تعجب دور ہو جائیگا خواجہ صاحب کبھی دینی معلومات اور علم صحیح میں ممتاز یا مشار الیہ نہیں ہوئے۔ ولایت سے آکر ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حکم صریح کے خلاف دست سوال دراز کرنے کے لئے نکلے تو اپنے خیال میں ایک باخبر رفیق کو بھی جو تنخواہ دار ہے ساتھ لیا۔ تاکہ احمدیوں کو گمراہ کرنے میں ان کا ممد و معاون ہو خواجہ صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ اپنی

نوٹ: مگر قادیانی پارٹی کے نزدیک لاہوری پارٹی مع خواجہ صاحب ابھی مرزائی نہیں ہے (خدا ایسا ہی کرے) (اہلحدیث)

متفرقات

متفرق نوٹ

محکمہ حفظان صحت نے اعلان کیا ہے کہ معالج کی عدم موجودگی میں طاعونی مریض کا علاج مندرجہ ذیل طریق سے کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر کی عدم موجودگی میں طاعون کے مریض کا علاج
(۱) مریض کو گھر کے سب سے زیادہ کھلے اور ہوادار کمرے میں کھڑکیاں اور دروازے کھول کر یا باہر سائے میں اگر مطلع صاف ہو نہایت آرام سے بستر پر لٹا دو اور اُسے بالکل بستر سے اُٹھنے نہ دو۔

(۲) مریض کو ہلکی غذا دو۔ مثلاً دودھ، پتلی کھچڑی، مونگ کی دال کا پانی، چنے کا رس، جو آش وغیرہ۔

(۳) مریض کو جب پیاس لگے سادہ اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پلاؤ۔ پیاسے طاعون کے بیمار کو پانی نہ دینا غلطی ہی نہیں بلکہ ظلم ہے۔

(۴) مریض کو ایک قطرہ ٹنکچر آیوڈین سوا تولہ پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے جاؤ۔ سوئے ہوئے مریض کو دوائی پلانے کے لئے ہرگز نہ جگاؤ۔

(۵) گلٹی کے اوپر ٹنکچر آیوڈین صبح و شام دو دفعہ لگاؤ۔ اور کوئی دوائی اُوپر نہ دو۔ یہ دوائی پلیگ اور سب شفاخانوں سے مفت مل سکتی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کا حساب درج ذیل ہے

ٹکٹ کاپیاں مع اقرار نامہ تعداد ۱۰۰۰ ۔۔۔ عہ/ ۸
لاگت فائل برائے کاغذات ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵/
خرچ روانگی ڈاک و اُجرت محرر ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲/۴
میزان کل خرچ تا ۱۰ اپریل ۱۵ء
میزان چندہ مندرجہ اہلحدیث ۹ اپریل
جناب عثمان خان صاحب کیری ڈاک خانہ بنت ضلع مظفر نگر عہ/ ۔ ادریس خان صاحب ایوں محلہ جالندھری عہ/
میزان کل چندہ
بقایا بعد وضع خرچ

اہلحدیث کمپنی کی بابت جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل نابھہ فرماتے ہیں اہلحدیث مکتوبہ ۹ اپریل میں زیر عنوان ایک نہایت مفید تجویز میں اہلحدیث کمپنی کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔ اس لئے میں سردست دو صد روپے سے شرکت کی درخواست کرتا ہوں۔ جب یہ ڈھانچہ تیار ہو تو طلب فرمالیں۔ میں اہلحدیث کانفرنس علیگڑھ کی کامیابی پر آپ کو اور قوم کو مبارکباد گزارش کرتا ہوں۔ والسلام خیر ختام۔

(خاکسار فیض محمد خان عفا اللہ عنہ)

زمیندار کی شکایت ایک صاحب بہت اصرار سے اظہار شکایت کرتے ہیں کہ یکم فروری کے زمیندار میں ایک نظم چھپی تھی جس میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں کہا ہے ؎

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین
انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

اس کے رد میں انہوں نے بڑا لمبا مضمون بھیجا ہے۔ واقعی یہ خطاب غلط ہے اور آن حضرت کی شان میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا منع ہے مگر زمیندار اخبار کوئی مذہبی پرچہ نہیں کہ اس کی ایسی باتوں کا اتنے شد و مد سے جواب دیا جائے۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ امید ہے زمیندار کے قابل ایڈیٹر بھی آئندہ کو ایسا نہ کریں گے۔

یاد رفتگان میرے والد شیخ عبد اللہ جو مذہبی کاموں میں بڑے جوشیلے تھے طاعون سے انتقال کر گئے (شیخ احمد اللہ از بردوئی)

میری عزیزہ ہمشیر دو سال کی علالت کے بعد انتقال کر گئیں انا للہ۔

(رفیع احمد از سراوہ ضلع میرٹھ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کے حق میں دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔

مفقود بزرگ مل گئے مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد اہلحدیث آگرہ آج کل شہر ناگپور محلہ تلسی باغ مسجد الف دین میں کل ۴ بجے ہیں۔

(محمد یعقوب از تکیہ خریدار نمبر ۲۹۸۹)

غریب فنڈ میں از فتوحات خط ...

سابقہ:۔ ۹/
از حافظ لال الدین موضع بٹھوا ڈاک خانہ دینا نگر ضلع گورداسپور (سائل) عہ/
مولوی محمد عالم کنجاہ ضلع گجرات (سائل) عہ/
کل عہ/
دونوں کے نام اخبار جاری کیے گئے۔
باقی ۱۲/
نمبر سائلین سال ہذا (۲۹)

اہل حدیث کانفرنس کے کام

امرتسر میں آجکل بیساکھی کی منڈی لگ رہی ہے جس میں دور دور سے لوگ مویشی کی خرید فروخت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اہلحدیث کانفرنس بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں رہتی چنانچہ اس دفعہ بھی منڈی بیساکھی پر کانفرنس کے پانچ چھ واعظ وعظ و نصیحت میں مصروف ہیں۔

ذخیرہ گندم کے متعلق سرکاری حکم

پنجاب گورنمنٹ نے اس آرڈیننس کی رو سے جو گیہوں کے متعلق گورنمنٹ ہند نے شائع کیا تھا احکامات صادر فرمائے ہیں کہ اضلاع جھنگ۔ لائلپور۔ ملتان۔ شاہپور۔ مظفر گڑھ۔ لاہور۔ گوجرانوالہ میں جن زمینداروں کے پاس تین سو ایکڑ اراضی سے زیادہ ہے اور ایک ہزار من سے زیادہ ذخیرہ گیہوں کا موجود ہو وہ ۱۵ اپریل ۱۵ء اور اس کے بعد ہر مہینے کی پہلی و پندرہ تاریخ کو تا صدور حکم ثانی نقشہ پیش کیا کریں کہ ان کے پاس کسقدر گیہوں موجود ہے اور کس مقام پر اس کا گودام ہے۔ یہ حکم غالباً اس غرض سے ہے کہ گورنمنٹ عنقریب گندم کی خرید کمپنیوں کی معرفت شروع کریگی اور اس میں اُسے آسانی ہو۔ ہر مہینے کیلئے نرخ معین کر دیا جائیگا۔ اپریل میں قدرے گرانی رہیگی بعد ازاں مئی میں غلہ سستا اور پھر جون میں نرخ اور بھی ارزاں ہو جانے کی امید ہے۔ اگر گورنمنٹ بروقت خبر نہ لیتی تو ہندوستان میں بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا اور باوجود کثرت پیداوار کے شاید ہم کو بھی آٹا نہ ملتا۔

(وکیل)

(۲۷۷)

انتخاب الاخبار

امرتسر میں طاعون ہنوز بدستور ہے

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۴ر اپریل سے ۱۱ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ جو تجارتی یا ماہی گیر جہاز غرق کیے یا اُن پر تارپیڈو پھینکے ہیں اُن کے نام یہ ہیں:-

(۱) فرانسیسی سٹیمر ایمہ۔
(۲) انگریزی سٹیمر بلوجیکٹ (یہ جہاز شکستہ حالت میں کنارے پر پہنچ گیا)
(۳) سٹیمر سیون سیفر
(۴) سٹیمر ہلبرا (اس کو پھر تیرالیا گیا ہے)
(۵) سٹیمر کراؤن آف کیسٹیل۔
(۶) ماہی گیر جہاز جیسن۔
(۷) ماہی گیر جہاز گلوکسینیا۔
(۸) ماہی گیر جہاز [illegible]۔
(۹) ولندیزی سٹیمر شیلڈ۔
(۱۰) سٹیمر لاک وڈ۔
(۱۱) ماہی گیر جہاز نیو فونڈ لینڈ۔
(۱۲) امریکن سٹیمر گرین برایر۔
(۱۳) سٹی آف بریمن۔
(۱۴) اولیوائن۔
(۱۵) روسی جہاز ہرمیز
(۱۶) ولندیزی جہاز پرنس مارٹس۔
(۱۷) سٹیمر نارتھ لینڈز۔
(۱۸) ایک انگریزی جہاز سانٹ ھپائنٹ۔
(۱۹) ایک ناروے کا تجارتی جہاز۔

ایک جرمن تجارتی جہاز گریٹ ہیسوتھ جو سویڈن سے جرمنی کو خام دھات لیجا رہا تھا بحیرۂ بالٹک میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمنوں نے سویڈن کا جہاز انگر بینڈ جس پر مکی کا غلہ لدا ہوا تھا گرفتار کر لیا ہے۔

دو جرمن آبدوز کشتیاں بحیرۂ شمالی کو جاتی ہوئیں دریائے شیلٹ میں سے گذریں۔

ترکی جنگی جہاز مجیدیہ روسی سرنگ اُٹھانے والی کشتیوں کے تعاقب میں اوڈیسہ کے قریب ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا اُس کے عملہ کو دوسرے ترکی جنگی جہازوں نے بچا لیا۔

امارت بحریہ جرمن تسلیم کرتی ہے کہ اُن کی آبدوز کشتی یو ۲۹ غرق ہو گئی ہے۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی جنگی جہاز گوبین اور بریسلا ساحل کریمیا کے پاس روسی جہازوں سے لڑتے رہے۔

اس ہفتہ بھی متحدہ سلطنتوں کے جنگی جہازوں نے درہ دانیال اور سمرنا پر گولہ باری کی۔

ایتھنز کی خبر ہے کہ متحدہ سلطنتوں کے جہاز درہ دانیال پر فیصلہ کن حملہ کیلئے مکمل تیاریاں کر رہے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے زیبرگ پر گولہ باری کی جس سے زیبرگ میں کئی دھماکے پیدا ہوئے جرمن توپخانہ نے بھی جواب دیا۔

ترکوں کے بارہ ہوائی جہاز درہ دانیال اور باسفورس میں دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمن آبدوز کشتیوں کے کارخانہ پر بمقام ہابوکن حملہ کیا اور آبدوز کشتیوں پر آٹھ بم گرائے۔

بلجیمی ہوابازوں نے لورٹ مارک کے ریلوے جنکشن پر بم گرائے۔

فرانسیسی ہواباز گیروس اور لوار نے دو جرمن ہوائی جہازوں کو آتشباری کر کے نیچے گرا لیا۔

اتحادی یعنی انگریزی فرانسیسی ہوابازوں نے لیمین واقع بیڈن (جرمنی) پر بم گرائے۔

جنرل وان ڈر گولٹز جو سلطان المعظم کی طرف سے قیصر ولیم کے لئے تمغہ لیکر گیا تھا قسطنطنیہ کو واپس آگیا ہے

البانیا میں تمام لوگوں کو جو سلحہ اُٹھانے کے قابل ہیں ملک کی حفاظت کے لئے طلب کر لیا ہے۔ اور اتنی ترکی فوج جمع کیگئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔

جزیرہ نما گیلی پولی میں کثرت سے ترکی فوجیں جمع ہیں

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ انہیں کارپیتھین میں دو نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹریا کی حالت سخت اندیشناک ہو رہی ہے روسی فوجیں ہنگری میں بڑھتی چلی آرہی ہیں۔

جرمن آسٹریا کی مدد کیلئے بڑی سرعت سے فوجیں بھیج رہے ہیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ آٹھ لاکھ آسٹری فوج آج تک انھوں نے گرفتار کی ہے۔

آسٹریا میں سخت قحط رونما ہو رہا ہے۔

مغربی میدان جنگ میں اگرچہ ابھی تک موسم ناموافق ہے لیکن **متحدہ** فوجیں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں اور جہاں موقعہ ملتا ہے جرمنوں کی خندقوں میں گھس کر انہیں پسپا کر دیتی ہیں اور اس طرح اپنی ترقی کو جاری رکھتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ اب جرمنوں کو فتحیابی کی امید نہیں رہی اور وہ عام گفتگو میں "اگر ہمیں شکست ہوئی تو" کے الفاظ بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔

سائسان کے مشرق میں فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا۔ فرانس کے ہوائی دستہ جرمن ہوائی جہازوں کے سٹیشنوں پر ۳۳ بم گرائے۔

روسی اخبار رسکو سلوو لکھتا ہے کہ آسٹریا نے غیر جانبدار حکومتوں کی معرفت روس کے آگے تجاویز صلح پیش کی ہیں۔

سمرنا کے کمانڈر نے یوروپین باشندوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے۔

مصر کے نئے سلطان پر ایک شخص نے گولی چلائی مگر وہ صاف بچ گئے۔

بلغاریہ اور سرویہ کی سرحد پر معمولی سی جھڑپ ہو گئی بلغاریہ کے ۸۰۔ اور سرویوں کے ۶۰۔ آدمی مارے گئے

انگلستان میں آجکل شاہی خاندان سے لیکر مزدوروں تک شراب کے برخلاف جہاد میں مصروف ہیں۔

ایک روسی کرنل کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی کی سزا دیگئی

یہ کتاب تا حال عربی میں بھی نہیں چھپی

مدینہ کانفرنس

(قلمی مسودہ سے ترجمہ کیا گیا ہے)

سنہ ۹۶۲ھ مطابق سنہ ۱۵۵۴ء کا جبکہ ہندوستان پر شہنشاہ اکبر اور ٹرکی میں سلطان سلیمان اعظم اور ایران پر شاہ طہماسپ۔ اور مراکو میں بنی سعد میں سے مولی ابی عبد اللہ بادشاہ تھا۔ تہتر علماء دین نے مختلف ممالک کی سیاست کر کے حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں ایک مجلس (کانفرنس) بدیں غرض قائم کی۔ کہ اسلام میں اسباب زوال رونما ہو چکے ہیں۔ اگر فوری انسداد نہ کیا گیا۔ تو نہایت بُرے نتائج پیدا ہونے کا احتمال ہے:۔

چونکہ یہ نہایت مبارک کام تھا۔ ان بیرونی تہتر خیر خواہان اسلام علما کے علاوہ مدینہ طیبہ کے اس وقت کے موجودہ سب کے سب فضلا بھی اس میں شامل ہو گئے۔ جو وجوہات زوال انہوں نے قرار دئے۔ اور ان کے دفیعہ کے جو اسباب ان دردمندان اسلام نے تجویز کئے۔ وہ انہی میں سے ایک بزرگ **سید ابو الفتاح المعروف شیخ عبد المنعم بغدادی** شرقی نے ایک ضخیم کتاب جس کا نام انہوں نے مختار الکونین رکھا تھا۔ قلمبند کر دئے۔

(۳۷۹)

اس کتاب میں وہ اکثر امور مذکور ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہمارے دیکھتے دیکھتے جاپان نے ایسی اعلےٰ ترقی کر لی۔ اور یورپ کی بعض سلطنتوں نے دنیا بھر کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا ہے لازمی تعلیم اور صنعت و حرفت کے عام رواج کی ضرورت۔ اور قومی تجارت کی حفاظت کے مفید نتائج۔ عدل و انصاف کی ترویج اور رعایا برایا کے لئے راحت رساں قوانین کی تضبیط۔ اور حکام و عمال کے مظالم سے ناتوانوں کو محفوظ رکھنے کی تدابیر۔ عورتوں کے حقوق۔ محاصل و مالیات کے مسائل ظلم و فساد اور جور و عناد کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والے اسباب۔ محتسبوں۔ کوتوالوں۔ منصفوں۔ ججوں۔ مفتیوں۔ قاضیوں۔ تحصیلداروں۔ ڈپٹی کمشنروں۔ اور گورنروں تک کے فرائض اور مجلس شوریٰ کے فضائل۔ اور مسلمانوں کی سوشل (تمدنی) اصلاحات۔ اور یتیموں مسکینوں۔ اسیروں۔ مریضوں۔ اور مسافروں کی دستگیری کے نہایت عجیب ضوابط اور کج رو بادشاہوں۔ امیروں۔ وزیروں کو راہ راست پر لانیکی پرحکمت تجاویز اور قومی کیرکٹر و اخلاق کو اعلےٰ پیمانہ پر پہنچانیکے بہترین وسائل کے علاوہ انہیں دلچسپ ابحاث کے دوران میں بعض نہایت قابل قدر قیمتی نصائح پیش کی گئی ہیں۔ علاوہ بر آں خود جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جیسے مشہور و معروف صاحب قلم فاضل کے پرمنفعت تبصرہ نے جو اسکے ساتھ ہی شایع کر دیا گیا ہے سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ قسم کا ہے قیمت با ایں ہمہ ایک روپیہ (عصہ) محصولڈاک تین آنے ۳ر علاوہ صرف ہوگا۔

فہرست کتب درخواست آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے

عبد الرحیم و عبد الرحمٰن پسران مولوی رحیم بخش صاحب تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

(بقلم محمد ... خوشنویس)

مفید کتابیں

۵۲/۲

تحقیقات جدیدہ ورامراض شدیدہ جناب ڈاکٹر شریف حسن صاحب پانی پتی نے اپنی ۳۰ سالہ گورنمنٹ سروس کے اثناء میں طبی تحقیقات و پریکٹس کی بناء پر یہ شاندار کتاب لکھی ہے جس میں جملہ امراض وبائیہ اور متعدیہ کے اسباب و علامات اور ان کے سہل الحصول علاج و مجربات درج کر کے پبلک پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ یورپ و امریکہ اور ایشیا کی تمام جدید تحقیقات کا عطر کھینچ کر رکھدیا ہے۔ حاذق الملک نواب محمد اجمل خاں صاحب دہلوی کی پسندیدہ۔ اصلی قیمت عہ/ رعایتی صرف عہ/

الغزالی ۔ یعنے حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری جس کے پہلے حصہ میں ولادت سن رشد۔ تحصیل علوم۔ دربار کا تعلق۔ نظامیہ کی تدریس ترک تعلقات۔ سفر عزلت نشینی حاسدوں کی مخالفت اور وفات کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں تصنیفات کی تفصیل اور ان پر تبصرہ و تنقید ہے۔ مؤلفہ علامہ شبلی مرحوم۔ اصلی قیمت ۸/ رعایتی ۱/۴

سفرنامہ مصر۔ روم و شام ۔ علامہ شبلی نے ان اسلامی ممالک کی سیاحت کے بعد ان مقامات کے حالات۔ ترکوں کے تمدن۔ معاشرت۔ دلچسپ جزئی واقعات قسطنطنیہ بیروت شام مصر۔ بیت المقدس کے متعلق اجمالی کیفیات۔ تاریخی عمارات۔ سررشتہ تعلیم۔ دارالعلوم مدارس۔ بورڈنگ۔ طلباء کی تربیت۔ کتبخانہ اخبارات مشہور باشندں اور ارباب کمالات کی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے۔ دلچسپ اور معلومات ہے۔ رعایتی قیمت عہ/ ۱/۴

سیرت النعمان ۔ سراج الملت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری مفصل و مکمل مؤلفہ علامہ شبلی۔ رعایتی قیمت عہ/ ۳/

الہارون ۔ خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی سوانحعمری۔ اسلامی شان و شکوہ کا نظارہ مؤلفہ مولوی شبلی نعمانی۔ رعایتی قیمت عہ/ ۱/۴

المامون ۔ مامون الرشید کی سوانحعمری۔ تاریخی حالات۔ فتوحات ملکی۔ مع رسالہ جزیہ۔ رعایتی قیمت عہ/ ۱/۴

سیرت عثمان ۔ یعنے ذوالنورین امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی مقدس سوانح عمری ۶/

تذکرۃ الحسین ۔ ابوعبداللہ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری اور مصائب کربلا کے حالات ۴/

گوشت خوری ۔ یعنے پریسیڈنٹ صاحب آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر اور پریسیڈنٹ صاحب اسلامک ڈیبیٹنگ کلب (اخلاقی [illegible]) امرتسر کا تحریری مباحثہ۔ آریوں کی شکست اور [illegible] ۳/

فاتح قادیان ۔ مرزائی مناظر اور مولانا [illegible] صاحب کے اس مباحثہ کی روئداد جس میں مولانا ممدوح کو فتح پانے پر [illegible] ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر (پنجاب)

مومیائی

۵۲/۳

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۳ روپے پاؤ پختہ ۶ روپے مع محصولڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب مظفر خاں صاحب بیلٹ حوالدار لکھنؤ سے رقمطراز ہیں کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی ہے لہذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک مومیائی روانہ کریں ۱۷ مارچ ۱۵ء

جناب ایم عبدالغفور صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ جناب سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پس ایک چھٹانک مومیائی اور جلدی ارسال فرمادیں ۲۴ مارچ ۱۵ء

جناب مولوی ابوالمسعود محمود صاحب منیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک دفعہ مومیائی کی ارسال کر چکا ہوں لیکن معلوم ہے آپ نے پارسل بھیجدیا ہوگا میں کہاں تک آپ کی اس مومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ نہایت ہی سودمند چیز ہے۔ اب ایک چھٹانک شکر اللہ صاحب محلہ دارانگر کے نام بھیجدیجے ۸ اپریل ۱۵ء

جناب میر ثابت حسین صاحب موضع تھالیوں سے لکھتے ہیں کہ ایک چھٹانک مومیائی مجکو مولوی علی احمد صاحب نے منگادیا تھا۔ اس سے فائدہ اٹھایا۔ اس لئے ایک چھٹانک اور مانگتا ہوں ۷ اپریل ۱۵ء

ملنے کا پتہ **پرویرائٹر [illegible] نمبر ۱۰۰ الپسینی کٹرہ قلعہ امرتسر**

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں بابو گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور ادارت سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و پبلشر نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

اخبار اہلحدیث امرتسر

... اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جاں ...

نمبر ۲۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے "	۱۰
عام خریداران سے "	۴
ششماہی	۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

(۱۷۸)

فہرست مضامین

امرتسر کا واٹر ورکس (قابل توجہ گورنمنٹ) ... ۱
معذرت ... ۲
خطاب بمسلم ... ۲
قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی) ... ۲
ہندوؤں کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں ... ۳
اچھا الہر وواہ اشودر ہوئے شاہ ... ۴
ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ نمبر ۹ ... ۴
ایک سوال بابت قیام در میلاد کا جواب ... ۵
تقاضا نہیں (نظم) ... ۶
تعاقب بر رسالہ موہانت ... ۶
مرثیہ مولانا سید عرفان صاحب مرحوم ٹونکی ... ۷
انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب ... ۸
میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں ... ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۶ ... ۱۱
فتاوے ... ۱۲
متفرق نوٹ ... ۱۳
انتخاب الاخبار ... ۱۴
اشتہارات ... ۱۵ و ۱۶

امرتسر کا واٹر ورکس
قابل توجہ گورنمنٹ

گورنمنٹ پنجاب کو امرتسر شہر کی صفائی اور صحت کا جو خیال ہے وہ خود اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے ایک بڑی رقم امرتسر کی سڑکوں اور نالیوں کی درستی کے لئے عطا کی جس کے لئے اہالی امرتسر گورنمنٹ کے شکر گزار ہیں۔ مگر آج جس امر کی بابت ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ پانی کا انتظام ہے۔

میونسپل کمیٹی نے ابتدا میں سب سے کم محصول ۸ ر ماہوار رکھا تھا ازاں بعد ۹ ر ماہوار کیا۔ اب ایک [illegible] ہوا ہے کہ آئندہ ۱۲ ر ماہوار لیا جائیگا۔ اس [illegible] بھی لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی منظوری سے ایسا کیا گیا ہے اس لئے ہم بھی اس کے نقصان گورنمنٹ ہی کے گوش گذار کرتے ہیں۔

حفظان صحت میں پانی کو جس قدر دخل ہے اور کسی چیز کو اتنا نہ ہوگا۔ کھانے میں پینے میں غرض ہر طرح سے پانی ہی ایک چیز ہے جو بقاعدہ علم ڈاکٹری انسان کی صحت پر اثر رکھتا ہے اس لئے میونسپل کمیٹی نے یا بامداد گورنمنٹ امرتسر میں پانی کے نل جاری کرائے مگر اس کے حصول میں جو جو دقتیں پیدا کی جاتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ میونسپل کمیٹی اس چشمہ رحمت کو عام کرنا نہیں چاہتی بازاروں میں تو بیل لائن لگوائے ہیں مگر کوچوں میں نہیں لگوائی حالانکہ کوچوں میں پانی کی جس قدر ضرورت ہے وہ بازاروں میں نہیں کمیٹی مجبور کرتی ہے کہ کوچوں میں [illegible] والے اپنی لاگت سے لگوائیں [illegible] مقام [illegible] بالکل ہے جہاں پانی نالیوں کے دھونے اور پاخانہ [illegible] کرنے میں خرچ ہو رہا تو

گلزار احمدی - یعنی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے ...

کمیٹی میل لائن کا انتظام کرے اور گلیوں میں نہ کرے جہاں کا پانی کھانے اور پینے میں صرف ہوتا ہو تو ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ کمیٹی نے واٹر ورکس کی اصلی غرض کو مدنظر رکھا ہے اور اس طریق سے پانی اپنے اصلی کام میں صرف ہوتا ہے ہرگز نہیں۔

اس کے علاوہ فیس چند دنوں میں دگنی کر دیگئی ہے اور گلیوں کے فرش بڑی لاگت سے بنوائے گئے تو ایسی صورت میں کس کو اُمید ہو گی کہ میل لائن اپنی لاگت سے لگوائے۔

کمیٹی عذر کرتی ہے کہ موجودہ فیس میں اخراجات پورے نہیں ہوتے مگر یہ نہیں سوچتی کہ اخراجات تو اس لئے پورے نہیں ہوتے کہ واٹر ورکس کی تکمیل نہیں ہوئی جو گلیوں میں لگنے سے ہوگی۔ نہ وہ گلیوں میں میل لائن لگوا دیگی نہ تکمیل ہوگی۔ جب تک تکمیل نہ ہوگی آمدنی نہ بڑھیگی۔

امید ہے گورنمنٹ اس امر پر کافی غور کر کے کمیٹی کو گلیوں میں میل لائن لگوانے اور فیس کو کم کرنیکی ہدایت کریگی تاکہ جو فائدہ واٹر ورکس کا سوچا گیا ہے وہ پوری طرح سے حاصل ہوسکے

معذرت

چونکہ نامہ نگاروں کے مضامین دیر سے آئے تھے۔ نیز اس ہفتے میری طبیعت ناساز تھی اس لئے خود کوئی مضمون نہیں لکھ سکا بلکہ انہی مضامین کو دیکھ بھال کر ترتیب دیدیا۔　(ایڈیٹر)

خطاب بہ مسلم

یہ ایک نظم ہے جو مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی صاحب موصوف کی فرمائش سے اس کے چند اشعار اہلحدیث میں درج ہیں خدا قبول فرماوے　(ایڈیٹر)

مسلمانو! کہاں اب ہیں وہ عظمت کے نشاں باقی
سبق آموز عبرت ہے تمہاری داستاں باقی
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ تھے رحم دل باہم
تمہاری نرمی و گرمی سے تھا نظم جہاں باقی
جب اس نرمی و گرمی پر حکومت تھی فراست کی
بنے اقلیم سیاست میں تمہیں تم حکمراں باقی
تھا قرآں ہاتھ میں تکبیر لب پر صدق سینے میں
نہ تھا روئے زمیں پر کوئی اپنا ہمعناں باقی
جھکا اللہ کے آگے جھکایا سارا ہی زمانہ کو
پہ راز عظمت مسلم تھا سجدہ میں نہاں باقی
کمال عبدیت میں تھا جلال سلطنت مضمر
یہ نکتہ سیرت احمد سے ہے بیشک عیاں باقی
وہ احمد ہیں رسول کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ عالم میں
عیاں ہے رحمۃ للعالمین سے جن کی شاں باقی
وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْہَا نَذِیْرٌ آخر
محمد ہی محمد ہیں نذیر انس و جاں باقی
زہے قسمت خوشا طالع کہ تکمیل دین حق
ترے حصے میں تھی اے خاتم پیغمبراں باقی
صدائے دلنواز اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ سے
عیاں ہے دعوت پیغمبر آخر زماں باقی
بچا یا ربط جسم و جاں بڑھایا رتبہ انساں
رہیگا تیرا قرآں رہنمائے انس و جاں باقی
رہا دنیا میں گر افراط و تفریط کا دورہ
فضائل میں تو ہے یکتا سمجھ کون و مکاں باقی
تری ذات مقدس ہے شہ کونین عالم میں
امام و مقتدا و قبلہ روحانیاں باقی
ترا اسلام ہے فطرت الہی تبدیل فطرت میں
اسی فطرت پہ قائم ہیں زمین و آسماں باقی
ترا یہ دین قیم ہے شہ ادیان بینوں میں
تو ہے شاہان عالم میں شہ شاہنشہاں باقی
یہودی ہیں کہ نصرانی برہمن ہیں کہ زرتشتی
یہ ہیں سب نعمت اسلام کے منتاشیاں باقی
کوئی دن میں یہ سارے جذب ہو جائینگے وحدت میں
رہیگا سکہ توحید عالم میں رواں باقی
نتیجہ ایکسی ہے سارے انسانی قوانین کا
رہی ہے داستانوں میں یہی اک داستاں باقی
بپائے اسلام میں معنی ترے ایثار و قربانی
رہیگی تیرے حصے میں حیات جاوداں باقی
تو اے دین الہی کاشف اسرار فطرت ہے
رہیگا تیرے قبضے میں ہمیشہ ملک جاں باقی
گل توحید قرآں سے معطر ہے مشام جاں
رہیگی باغ احمد میں بہار بے خزاں باقی
الہی کیا ہوا وہ اعتصام عروۃ الوثقیٰ
کہ ہے اب منتشر شیرازۂ اسلامیاں باقی
کبھی عدم رحمت سے مسلماں ہو نہیں سکتا
مسلماں ہوں کے گر دیکھیں یہ نکتہ ہے عیاں باقی
موحد ہیں ہماری شان میں لَا تَقْنَطُوْا وارد
رہیگی حسرت و ارماں نصیب مشرکاں باقی
اُٹھ اے مسلم اجالا کر دے کفرستان دنیا میں
ابھی تک راکھ میں تیری ہیں کچھ چنگاریاں باقی
خدا کی راہ میں مرنا نصیب اللہ ہو جو رہنا
یہی ایمان کامل ہے نشان مومناں باقی
ترا در چھوڑ کر یارب بتا جائے کہاں مسلم
کہ ہے اللہ والوں کا یہی اک آستاں باقی
تو اکرم ہے کریموں میں تو ارحم ہے رحیموں میں
تو ہی اک بیکسی میں ہے نصیر بیکساں باقی
شفیق عاجزاں ہے تو غفور عاصیاں ہے تو
تو ہی بس بے بسی میں ہے رفیق بے بساں باقی
سہارا تیری رأفت پر بھروسا تیری رحمت پر
کرم پر ہے ترے تکیہ معین بیکساں باقی
ترا ارشاد ہے مولا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ
رہیگا کب تلک محزوں نفلس خستہ جاں باقی
(خاکسار الف دین نفیس)

قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین پر قادیان میں نعمگی
۲۰ اپریل کے اہلحدیث میں پچھلی شہر کا ذکر ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جلسہ میں کہا تھا کہ حکم
اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

الموقعات فی احکام الصلوٰۃ قسط (۱۱)　(مضمون)　(۳۸۲)

مرزا صاحب، مولوی نورالدین صاحب، سرسید احمد خان، اور نواب محسن الملک وغیرہ نافع الناس تھے اسی لئے لمبی عمریں پائیں۔ اس پر مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے مناقبہ طور پر آواز دی کہ مولوی ثناءاللہ نے بھی عمر پائی، تو خواجہ صاحب نے سنبھلکر جواب دیا ہاں مولوی صاحب بھی پا دینگے۔ اس واقع پر قادیان میں بڑی خفگی ہوئی چنانچہ الفضل لکھتا ہے:۔

وہ جو خدا کا برگزیدہ نبی ہے اس بات کا محتاج نہیں کہ ہم اُسے بھری محفل میں مسلمان کہدیں اور یہ سمجھا جائے کہ مبلغ نے بڑا کام کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی مسلمان کہدیا۔ اگر تم میں کچھ ہمت ہے کچھ جرأت ہے تو میرے مطاع میرے آقا کو اس کی اصلی پوزیشن میں پیش کرو۔ دنیا کو اطلاع دو کہ خدا کا ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ سلہ یہ نہیں کہ پچھلی شہرہ آیت اَمَّا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سب سے زیادہ نفع رسان ہو وہ سب سے زیادہ عمر پاتا ہے اور پھر سرسید اور محسن الملک کے زمرے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کو بھی گن جاؤ اور جب کوئی اعتراض کرے تو سر کھجلاتے ہوئے یہ کہہ جاؤ کہ مولوی ثناءاللہ صاحب بھی اسی آیت کے مصداق ہیں۔ اور کھسیانے ہو کر پیشگوئی کرو کہ مولوی ثناءاللہ صاحب بھی بہت عمر پاوینگے کیونکہ اگر آیت کے یہ معنے ہوتے تو سب سے زیادہ نفع رسان مبارک وجود تو حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ رسول رب العالمین کا تھا جن کی عمر ۶۳ برس ہوئی۔ ایک شاہزادہ کو تحصیل کے چپڑاسیوں کی صف میں لا کھڑا کرنا اُس کی ہتک ہے۔ کوئی تعریف کی بات نہیں۔ حضرت اقدس کا نام وعظوں میں لینے کے یہ معنے نہیں کہ غیروں کے سامنے آپ کے درجے کو گھٹا گھٹا کر پیش کیا جائے اور آپ کو ایک معمولی مولوی یا پیر کی حیثیت میں دکھایا جائے یہ تو اُس ذات ستودہ صفات کی ہتک ہے۔ نام لینا تو یہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ آپ اس زمانہ کی ضرورت کے نبی دنیا کی تمام قوموں کے نجات دہندے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعے آں حضرت صلعم کی بعثت ثانی کا عہد پورا ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہیں جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے سلہ۔ چہ جائیکہ آپکی اپنی نبوت ثابت نہ ہو۔ ہاں یہ وہی موعود ہیں جو نہ صرف تمام اولیاء امت محمدیہ تمام خلفاء امت محمدیہ بلکہ اکثر انبیاء علیہم السلام سے بھی تمام شان میں بڑھکر ہے اور جو یقیناً محمد ثانی ہے صلے اللہ علیہ وسلم۔ (الفضل ۲ اپریل صـ)

اہلحدیث۔ اس بات کا فیصلہ کہ مرزا صاحب کا نام کس لب ولہجہ سے ہونا چاہئیے اُن کے معتقدین کر سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو اُن کے لئے القاب مقرر ہیں کیا مجال کہ اُن میں کمی بیشی ہو جائے۔ البتہ یہ بات ضرور قابل ذکر ہے کہ لمبی عمر والوں میں خواجہ صاحب نے مولانا بٹالوی کو شمار نہ کیا حالانکہ مولانا کی عمر اسوقت اسی سال سے متجاوز ہے کیا وہ باوجود لمبی عمر پانے کی نافع الناس نہیں ہیں یا خواجہ صاحب کو سہو ہو گیا امید ہے آئندہ کی تقریر میں اس کی تلافی فرماینگے۔

ہندوؤں کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں

ایک مضمون بعنوان ہندو جاتی اہنسا کی آئندہ ہستی منجانب ساد ھوالہ آبادی اخبار مسافر آگرہ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۱۶ء میں میری نظر سے گزرا جس میں ساد ھوالہ آبادی تحریر کرتا ہے۔

پرماتما بذات خود جیوں کو اسی قانون کے مطابق سزا اور جزا دیتا ہے جو وید بھگوان بتلاتے ہیں کہ فی زمانہ سنسار میں تمام جانداروں کو جو دکھ یا سُکھ ہے وہ اُن کے گزشتہ کرموں کی وجہ سے ہے اور اس وقت جیو جیسے کرم کر رہے ہیں زمانہ آئندہ میں جیوں کو اُنہی کے مطابق سُکھ یا دُکھ ملیگا۔ (اخبار مسافر ۲ اپریل)

خاکسار:۔ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ کل حیوان ناطق وحیوان مطلق کو جو تکلیف ہر قسم کی اور آرام ہر ایک طرح کا ملتا ہے وہ از روئے تناسخ و حسب تحریر ساد ھوالہ آبادی گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک جاندار گائے ہے ایک شخص اُس کو ذبح کرے تو جو کچھ اُس گائے کو وقت ذبح ہونے کی دُکھ یعنی تکلیف ہوگی وہ اُس گائے کے گزشتہ اعمال کا ہی نتیجہ ہے نہ کہ اُس ذبح کرنے والے کا قصور شمار کیا جائے۔ تو ایسی حالت میں جب ہم کامل غور کرتے ہیں تو آریہ دوست اُس وقت تناسخ کے مسئلہ کو صحیح نہیں تسلیم کرتے بلکہ اُس شخص ذبح کرنے والے کو سزا دینے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ اس ذبح کرنے والے کا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ قصور تو گائے کے گزشتہ اعمال کا ہے کہ جو بوجہ گزشتہ اعمال کے آج ذبح ہو کر دُکھ اُٹھاتی ہے۔ ممکن ہے کہ آریہ دوست یہ کہیں کہ گائے نے گزشتہ جون میں ایسے افعال ہی نہیں کئے تھے جو یہ گائے کی جون میں آکر ذبح کیجاوے تو اس کا خاکسار یہ جواب دیگا کہ یہ دعوے آریہ سماج کا غلط ہے کہ جو دُکھ یا سُکھ جانداروں کو ملتا ہے وہ گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ لہذا آریہ دوستوں کی جان پر مشکل ہیں۔ یا تو گائے کے ذبح ہونیکو تناسخ کے ذریعہ جائز تسلیم کرینگے جب مشکل اور اگر جائز تسلیم نہ کرینگے جب مشکل۔ دیکھیں آریہ دوست اور ساد ھوالہ آبادی کیا جواب دیتے ہیں۔

منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مراد آباد

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث قیمت ۶/

(مینیجر اہلحدیث)

سلہ ابھی تو آپ استقبال ہی کے وعدے ہیں۔ کیا یہی معنے توفّی ہیں؟ والتوفیق من اللہ تعالیٰ۔ سلہ دیکھیں ہمارے مباحثہ میں جو نشان کھلینگے یا چھپے چھپائے ہی رہینگے (اہلحدیث)

(۳۸۴)

اچھا پنر وواہ شودر ہوئے تباہ

سوامی دیانند جی کا ستیارتھ پرکاش جو چند مرتبہ آریہ سماج نے درست کر کے چھپوایا ہے اور اس کی عبارت ہر ایک مرتبہ کم و بیش آریہ درست کر دیتے ہیں آریوں کے اپنے خیال میں جو ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء میں زیر نگرانی لالہ تولا رام صاحب چھپا ہے وہ بہت صحیح ہے۔ لہذا میں ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء ہی کی تعلیم پیش کرتا ہوں جو خود سوامی دیانند نے بصورت مکالمہ دی ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔

برہمن کھشتری اور ویش والوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ نہ ہونا چاہیئے

(۱۰) سوال پنر وواہ میں کیا نقص ہے۔

جواب۔ پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کرینگے۔ دوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا عورت کے مرنے پر مرد کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اُڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا تیسرا سب سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹکر اُن جائداد کا برباد ہو جانا۔ چوتھا پتی بیت اور استری بیت دھرموں کا برباد ہونا اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پنر وواہ یا ایک سے زیادہ بیاہ کبھی نہ ہونے چاہئیں (ستیارتھ پرکاش صفحات ۱۴۳ و ۱۴۴)

خاکسار۔ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ سوامی دیانند ارشاد فرماتے ہیں کہ کھشتری ویش برہمن اقوام میں نکاح ثانی نہ ہونا چاہیئے یعنی جن عورات مردوں کی مجامعت ایک مرتبہ یا چند مرتبہ ہو چکی ہو اُن کی شادی نہ ہونی چاہیئے خواہ وہ عورت مرد کیسے ہی حسین اور قوی یا بالغ ہوں۔ اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ حالانکہ ایسی قید لگانا سراسر جائز ہی کیونکہ ایک عورت جوان ہے اور شادی ہو جانے کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ خاوند کے پاس گئی ہے اور خاوند مر گیا۔ تو اب بتاؤ یہ عورت ایسی جوانی میں کیسے تمام عمر اپنے ارمانوں کا خون کرتی رہیگی۔ ایسے ہی مرد کا قصہ ہے کہ شادی ہونے پر ایک ہی مرتبہ عورت کے پاس گیا اور عورت بقضا رالٰہی فوت ہو گئی تو یہ مرد بھی تمام عمر کو عضو معطل ہو گئے اچھا سوامی جی کا حکم ہے اس حکم پر اگر عمل کیا جائے تو ان جوانوں کے جوش کا کون اندازہ کر سکتا ہے

علاوہ اس کے دیانند جی نے پنر وواہ (نکاح ثانی) برہمن کھشتری ویش اقوام کو ہی کرنے سے منع کیا ہے اور شودروں کو اس سے منع نہ کیا۔ یعنی شودروں میں پنر وواہ ہوا کرے تاکہ سوامی دیانند کے خیال کے بموجب خوب نزاعات شودروں میں پھیل کر تباہ ہو جاویں جیسا کہ سوامی دیانند نے پنر وواہ کے نقصان بیان کئے ہیں۔ یہ تھی سوامی دیانند کی تدبیر کہ ویش کھشتری برہمن ڈوبنے سے بچ جائیں اور شودر لوگ آفت میں آجائیں کیسے منصف مزاج تھے۔

(خاکسار منشی محمد داؤد خاں ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مراد آباد)

ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ

(مجریہ ۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۳ھ)

از جناب مولوی عبد السلام صاحب بارکپوری

حدیث صحیح میں وارد ہوا ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوط تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اُن میں اللہ کی کتاب ہے دوسری اُس کے رسول کی سنت۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے جو ام الصحاح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمسک کرنے اور چنگل سے تھامنے کی چیزیں جو مدار نجات ہیں وہ اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت، یہ دو چیزیں ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے:۔

وانا تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه ثم قال و اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي وفي رواية كتاب الله هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى ومن تركه كان على الضلالة	اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اُن میں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اس میں راہ حق اور نور ہے پس تم اللہ کی کتاب کو تھامو۔ اور مضبوط تھامو۔ پس آپ نے اسپر لوگوں کو ابھارا اور رغبت دلائی۔ پھر فرمایا اور دوسری چیز میری اہلبیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو

یاد دلاتا ہوں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اُس کی تابعداری اختیار کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اُسے ترک کریگا۔ گمراہ ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بھی پہلی روایت کی طرح صاف ہے کہ آپ نے کتاب اللہ اور اہل بیت کو ثقلین فرمایا اور کتاب اللہ کے ساتھ تمسک کرنیکو فرمایا۔ اور اسی کو ہدایت اور نور فرمایا اور حکم دیا کہ اسے مضبوط تھامو اور اسپر لوگوں کو رغبت دلائی اور ابھارا۔ پھر آپ نے دوسری چیز ثقلین سے اہل بیت کو فرمایا اور بار بار فرمایا کہ اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ دوسری روایت میں وارد ہوا کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اُس کی تابعداری کریگا راہ حق پر ہوگا اور جو اُسے چھوڑ دیگا راہ حق سے بے راہ ہو جائیگا۔ اس روایت میں تمسک

(۳۸۷)

کی چیز صرف کتاب اللہ کو فرمایا اور اہل بیت کے بارے میں نصیحت فرمائی اور اللہ کو یاد دلایا کہ انکے ادائے حقوق اور حرمت و حسن سلوک میں کمی نہ کیجائے لیکن اُن کو تمسک کی چیز نہیں فرمایا۔

ترمذی کی دو روایتوں میں بجائے سنت رسول کے اہل بیتی کا لفظ وارد ہوا اور اس نوع و طرز سے وارد ہوا کہ ان کو بھی متمسک بہ ٹھیرایا گیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں:-

یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی

اے لوگو میں دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں جب تک تم نہیں تھامے ہوگے ہرگز بے راہ نہ ہوگے ایک ان میں کتاب اللہ ہے دوسری میرے عترت یعنی اہل بیت۔

ایک دوسری روایت یوں آئی ہے وہ بھی ترمذی کی ہے:-

انی تارك فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما (ترمذی)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تم ان کے ساتھ چنگل مارو گے گمراہ ہرگز نہ ہوگے ایک ان میں بڑی ہے دوسرے سے وہ کتاب اللہ ہے جو ایک رسی دراز ہے آسمان سے زمین تک، دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ اور یہ دونو یعنی کتاب اللہ و اہل بیت دونوں متفرق نہ ہونگے یہاں تک کہ دونو حوض کے پاس حوض پر جمع ہونگے پس دیکھو کیونکہ تم میری جانشینی کرتے ہو ان دونوں میں۔

جو خدشہ ہے اسی ترمذی کی روایت پر ہے وہ یہ کہ اس روایت میں جہاں کتاب اللہ پر تمسک کرنے کا حکم ہے اہل بیت کے ساتھ بھی وہی حکم ہے پس اہل بیت سے مراد اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں جیسا کہ کلام اللہ کی ایک دوسری آیت جو علاوہ سورہ احزاب کے ہے شہادت دیتی ہے اتعجبین من امر اللہ اہل البیت کہ (اس آیت میں اہل بیت سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی ہیں) یا اہل بیت سے مراد حضرت فاطمہ بنت رسول و حضرت علی زوج بتول و حسن و حسین علیہم رضوان اللہ بھی مراد ہیں جیسا کہ حدیث کساء شہادت دیتی ہے تب بھی کوئی خدشہ نہیں ہے کیونکہ ان کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ مطلب ہوگا کہ ان کی روایتوں پر عمل کیا جائے اور ان کی محبت لازم پکڑی جائے ان کی حرمت کی نگہداشت کیجائے ان کا طریقہ جو انہوں نے مشکوٰۃ نبوت سے حاصل کرکے اس پر عامل رہے اُس کو اختیار کیا جائے اور چونکہ خاتمہ اسی پر ہوا اس لئے لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض بھی بلاشبہ صادق آیا۔

لیکن اہل بیت سے مراد اگر قیامت تک کے سادات ہوں (خواہ بنی فاطمہ خصوصاً مراد ہوں یا اور دائرہ وسیع کیا جائے اور اہل بیت سے مراد بنی عباس و بنی جعفر و زینب عموماً مراد ہوں) تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ اگر آئندہ اہل بیت کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے (جیسا کہ ایک زمانہ سے اہل زمانہ تجربہ کر رہے ہیں) اور اُن کا طرز عمل و نیز اُن کے عقائد ایسے ہو جائیں جیسا کہ ظاہر ہے (جسکی زیادہ تصریح کی حاجت نہیں ہے) تو لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کی پیشین گوئی غلط ہو جاتی ہے اور اُن کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ تمسک کرنے والا بھی بدعقیدہ یا بدعمل ہو جائے یا جیسے وہ خود آج کل ہیں۔

یہیں سے ایک اور سوال پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ کہ سید ہو کر اگر کوئی شخص جناب رسول اللہ صلعم اور دین اسلام کی نافرمانی کرے اور امور منکرہ کا مرتکب ہو تو کیا اُس کی توقیر کرنے کا حکم ہمکو دیا گیا ہی اگر ان میں کا کوئی شراب پی لیوے تو کیا اُس کی سزائے تعزیری ہوگی یا نہیں علے ہذا القیاس اور باتیں ہیں۔ خود جناب ایڈیٹر صاحب اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور دیگر اہل علم بھی توجہ فرمائیں۔

والسلام۔ اہل علم مذاکرات میں حصہ لینے سے خاموش کیوں ہیں (ایڈیٹر)

ایک سوال بابت قیام میلاد کا جواب

از مولوی خیر الدین احمد صاحب از سرسہ ضلع حصار

مولوی محمد عبد المجید صاحب امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤں نے بذریعہ پرچہ اہل حدیث ۱۷ جمادی الاول خاکسار سے عبارت ذیل کا مطلب دریافت فرمایا ہے ان القیام وسیلۃ الی السجود للخر والسجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذلك لان السجود غایۃ الخضوع حتی لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام۔

سو تعمیلاً للارشاد حسب فہم ناقص خلاصہ مطلب معہ تشریح ضروری ہدیہ ناظرین ہے۔

قیام (نماز میں) سجدہ کی طرف گرنے کے لئے ذریعہ ہے اور اصل (عبادت) سجدہ ہے۔ سجدہ کے اصل عبادت ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سجدہ (تنہا) بدون قیام بھی شریعت میں عبادت قرار دیا گیا ہی جیسے تلاوت کا سجدہ کہ بدون قیام عبادت ہے اور قیام تنہا کہیں شریعت میں عبادت قرار نہیں دیا گیا لیکن میں اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں (دیکھو جنازہ میں قیام تنہا عبادت ہے) اور تنہا سجدہ عبادت قرار دینے اور قیام کو عبادت قرار نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ میں انتہا درجہ کی عاجزی ہے (کہ اس سے بڑھکر عاجزی و انکساری ممکن نہیں) اسی لئے اگر کسی نے غیر اللہ کو (خواہ کسی نیت سے) سجدہ کیا تو کافر ہو جائیگا (متصوفین زمانہ کو جنہوں نے قبر پرستی کو اصل تصوف سمجھ رکھا ہے اس مسئلہ سے عبرت پکڑنا چاہیئے)

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

بخلاف قیام کے اگر کسی کے لئے یا کسی وجہ سے کھڑا ہو گیا تو کافر نہیں ہوگا اور یہ بھی نہیں کہ پھر ہر قیام جائز یا مستحب ہی ہو یہ تو ہوا خلاصہ مطلب۔

(۲۸۵)

اب اصل مسئلہ کہ جس کے اثبات میں صاحب کتاب نے یہ عبارت لکھی اور جس دعوے کے لئے اس کو دلیل گردانا ہے عرض کرتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں کھڑے ہونے کی قدرت ہو اور رکوع سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اُس کے لئے کیا حکم ہے آیا کھڑا ہوکر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھکر اسی طرح سے گذارے۔ بہت سے فقہاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا کھڑے ہوکر پڑھنے سے بہتر ہے (خاکسار کو اس کے تسلیم میں بھی تامل ہے اس کے خلاف حضرت امام زفر و حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک قوی معلوم ہوتا ہے)

وجہ اولویت عبارت مستفسرہ میں یہ بتلائی ہے کہ قیام ذریعہ ہے سجدہ کا جب اصل پر قدرت نہیں تو ذریعہ کو بھی ترک کرے وفیہ ایضاً تامل۔

افسوس اس وقت غنیۃ المستملی موجود نہیں ورنہ سیاق سباق سے فہم عبارت میں شائد مزید مدد ملتی۔

لیکن معلوم نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے اس عبارت سے قیام میلاد کیسے ثابت فرمایا قیام میلاد سے تو اس کو تعلق نہیں شائد مولوی صاحب لفظ قیام سے دھوکا کھا گئے۔ یہ تو بلی کو چھچھڑوں کے خواب اور دو اور دو چار والا حساب ہے یا مولوی صاحب اپنی ایجاد بندہ مگر نہایت عجیب و انوکھے استدلال سے کم فہم ناواقفوں کو راہ راست سے پھسلانا چاہتے ہیں۔ ان پڑھ اور انجان لوگوں کے نزدیک مولوی صاحب کا یہ استدلال شائد کچھ وقعت رکھتا ہوگا۔ لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ کتنے وزن میں ہے الحمد للہ ابھی دنیا علم اور اہل علم سے خالی نہیں ہوئی کہ ایسے کمزور استدلالوں کا کچھ داؤ چل سکے واللہ اعلم

(خاکسار خیر الدین احمد سرسوی عفی عنہ)

پتا لگتا نہیں

وائے اب دین ہنود کا پتا لگتا نہیں
حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہیں
ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہیں
سنت ساقی کوثر کا پتا لگتا نہیں
سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمیں
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہیں
شرک و بدعت فسق آتا ہی نظر چاروں طرف
حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہیں
دیکھتا ہوں جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل
نرم دل دلجوئے دلبر کا پتا لگتا نہیں
محفل رقص و غنا میں مرد و زن کا ہے ہجوم
مجلس قرآن میں اکثر کا پتا لگتا نہیں
بیٹھے کھاڑو نہیں لئے ہم ہار دیا علی
نعرہ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہیں
حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا سیم پاس
دلمیں ان کے خوف محشر کا پتا لگتا نہیں
سچ ہے گر لاتکتمون الحق پہ کرتے عمل
لقمہ تر نقرہ و زر کا پتا لگتا نہیں
چھا گیا لوگوں کے دل پر صحبت بد کا غبار
جسطرح بدلی میں اختر کا پتا لگتا نہیں
مرد و زن رکھتی ہیں تن پر بیحیائی کا لباس
پردہ عصمت کی چادر کا پتا لگتا نہیں

(شیخ محمد فاروق جوہری ساکن میرٹھ)

تعاقب مسئلہ مو باف

اخبار اہل حدیث کے ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء کا پرچہ میری نظر سے گذرا۔ اُس کے صفحہ میں دو شخصوں کی تحریر (تحت سرخی عورتوں کو تاگے سے موباف) دیکھنے میں آئی۔ مضمون کے پڑھنے سے سخت تعجب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حضرات نے بامعان نظر مجیب کے جواب کو نہیں ملاحظہ فرمایا ہے۔ مجیب ہو یا راد ہر دو پر واجب ہے کہ کتب اصول و لغت وغیرہ کو اچھی طرح سے دیکھ لے تب ہی مضمون پر قلم اٹھاوے مسئلہ وصل میں چند باتیں قابل غور ہیں۔ اولاً اس باب میں یہ دیکھنا چاہیے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا مروی ہے۔ ثانیاً وصل کے لغوی معنے کیا ہیں۔ ثالثاً اس مقام مبحوث عنہ میں معنی لغوی کے سوا کوئی دوسرا معنے بھی ملحوظ ہے یا نہیں رابعاً تعمیم و تخصیص کب اور کس سے ہوتی ہے۔ خامساً کسی امر مشتبہ ہونے پر شرع کی جانب سے کیا حکم ہے

اب حکم شارع علیہ السلام ملاحظہ ہو، ارشاد ہوتا ہے لعن اللہ الواصلۃ الخ وصل کے معنے ہیں الزیادۃ فیہ من غیرہ یعنے ایک چیز کو دوسری چیز کیساتھ ملانا۔ اسی بناء پر بعض علماء محققین نے قرامل یعنی موئے بند زنان سے بھی منع فرمایا ہے قال دقیق العید قد نہی اکثر العلماء عن القرامل وذالک لانہ فی معنی الوصل ومعنی الوصل الزیادۃ فیہ من غیرہ اور فتح الباری میں ہے القرامل جمع قرمل بفتح القاف وسکون الراء نبات طویل الفروع لین والمراد بہ ھھنا خیوط من حریر او صوف یعمل ضفائر تصل بہ المرأۃ شعرھا۔

اس عبارت سے وصل کا معنے صاف ظاہر ہوگیا اور جس نے وصل کو بال ہی کے ساتھ مخصوص کیا ہے کوئی دلیل تشفی بخش نہیں بیان کی بلکہ اکثر فعل مشرکین عرب کی طرف لحاظ کیا حالانکہ شارع کی نہی مطلقاً ہے نہ کہ مقید؛

قسطلانی صفحہ ۵۳۳ جلد ۸ میں ہے والاحادیث کما قال النووی صریحۃ فی تحریم الوصل مطلقا وھذا ھو الظاھر المختار وفی الفتح صفحہ ۵۰۰ قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساءھم قال قتادۃ یعنی ما تکثر بہ النساء اشعارھن من الخرق ھذا الحدیث حجۃ للجمھور فی منع وصل الشعر بشئ آخر سواء کان شعرا ام لا ویؤیدہ حدیث جابر زجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تصل المرأۃ بشعرھا شیئا اخرجہ مسلم۔ اور قسطلانی صفحہ ۵۳۳ جلد ۸ میں ہے۔ قال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شئ شعرا وصوف او خرق او غیرھا۔

اور ایک روایت ابوداؤد میں قرامل کے جواز کی ہے

(۳۸۹)

عن سعید بن جبیر قال لا باس بالقرامل

قال ابوداؤد کانہ یذھب ان المنھی عنہ شعور النساء قال ابوداؤد وکان احمد یقول القرامل لیس بہ باس۔ اس میں چند وجہوں سے کلام ہے۔ اوّلاً یہ اثر روایت لولوی میں نہیں ہے جیسا کہ عون المعبود میں ہے واثر سعید بن جبیر ھذا لیس فی روایۃ اللؤلؤی۔ ثانیاً برتقدیر صحت اس اثر کے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ یہ خیال سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ہے حدیث مرفوع سے یہ ثابت نہیں جیسا کہ ابوداؤد کا قول کانہ یذھب اس پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے قول ابوداؤد سے امام احمد کا خیال ظاہر ہو رہا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس مقام پر وصل کے معنے لغوی معنی کے سوا کوئی ہے یا نہیں۔ برتقدیر اوّل ثبوت ارشاد ہو اور برتقدیر ثانی ہمارا دعوے ثابت۔ اور علے سبیل التنزل امر مجوث عنہ مشتبہ ہونے سے خالی نہیں۔ اور اصل تقوے یہی ہے۔ کہ مشتبہات سے بھی احتراز کرے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِہٖ۔

لطف یہ ہے کہ دونوں تحریریں صاف ایک دوسرے کی نقیض ہیں۔ کیونکہ پہلے صاحب فرماتے ہیں۔ علہ

> چوٹی میں چار انگشت سے بالوں میں (کچھی) کپڑے کی قسم کی ہو واسطے یا ندھنے کے زینت مقصود نہیں بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے۔

اور دوسرے صاحب فرماتے ہیں:-

> عورتوں کو اس قسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ پہلے صاحب کے نزدیک موباف سے صرف استحکام چوٹی منظور ہے اور دوسرے صاحب کے نزدیک صرف زینت ملحوظ فالقولان متناقضان واذا تعارضا تساقطا

اور معترض اوّل نے جو موباف میں چار انگشت کی قید لگائی ہے معلوم اس کا ماخذ کیا ہے علاوہ ازیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس سے زائد ہے تو حرام و ناجائز۔ حالانکہ چار انگشت کا موباف کسی عورت کو میں نے نہ دیکھا نہ سنا۔ پس انکے قول سے ثابت ہوا کہ جو عورتیں آج کل چوٹی کو موٹی اور لانبی کرنے اور زینت کے خیال سے چار انگلی سے زیادہ موباف لگاتی ہیں وہ واصلہ کی مصداق ہیں وہو المقصود۔

اور معترض ثانی نے جو غسل جنابت میں عورتوں کا بال نہیں کھولنا زینت کے خیال سے لکھا ہے۔ جناب من! زینت کا خیال نہیں بلکہ سہولت کے خیال سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا۔

علاوہ ازیں جس عورت کے لئے یہ ارشاد ہوا تھا اُس کے بال ہلکے تھے۔ پانی ڈالنے سے بال کی جڑ تک تری پہنچ جاتی تھی۔ اس پر بھی احتیاطاً ارشاد ہوا واغمزی قرونک عند کل حفنۃ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم ہوا انقضی شعرک واغتسلی بال کھول کر غسل کر چونکہ بال گھنے تھے اس لئے اُن کو ایسا حکم ہوا۔ اصل مقصود غسل میں عضو کا تر ہو جانا ہے چنانچہ نووی شرح صحیح مسلم میں ہے۔ فمذھبنا ومذھب الجمھور ان ضفائر المغتسلۃ اذا وصل الماء الی جمیع شعرھا ظاھرہ وباطنہ من غیر نقض لم یجب نقضھا وان لم یصل الا بنقضھا وجب نقضھا (انتہی)

اور روایت مسلم کی تفسیر میں جو اثر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے پہلے اس کی اسناد اور حوالہ کتاب ارشاد ہو۔ پھر جواب شافی اس طرف سے لیں۔ ہاں اتنی بات اور بھی دریافت طلب ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمانا لیست الواصلۃ التی تعنون کن لوگوں سے تھا اور ان لوگوں کا مقصود واصلہ سے کیا تھا۔ امید ہے کہ اس ناچیز کی تحریر کو دونوں حضرات بعین انصاف اور نظر دور اندیشی سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ والسلام۔

راقم آثم۔ محمد الیاس (التعلیم یافتہ مدرسہ احمدیہ) از چوک مسجد آرہ۔

مرثیہ مولانا عرفان صاحب مرحوم ٹونکی

از حافظ محمد عبید اللہ خان اسعد از ٹونک

کیوں بلائے گئے یارب طائے اعلےٰ میں
شیخ الاسلام تقی مولوی سید عرفان
وال کمی ہی علما و صلحا کی کیا تھی
صدر میں اُن کے نہ ہونے سے نہ تھا کچھ نقصان
ہند میں تو ہیں بہت عالم و صالح ایسے
کہ ہیں بس علم و صلاح اُن پہ سراسر بہتان
شرک میں کوئی گرفتار کوئی بدعت میں
کوئی اخلاص میں کچا کوئی ناقص اذعان
اس زمانہ میں کہاں ایسے محقق عالم
منکشف اُس پہ ہے اسرار حدیث و قرآن
خدمت دین میں نہ تھا کچھ اُسے راحت کا خیال
حق نے راحت کے دئے تھے اُسے گو سب سامان
فقہ سنت کا وہ اک مجتہد مطلق تھا!
جس کا ہر حکم تھا منصوص قوی البرہان
عالم تھا نہ فقط قرآن و حدیث سنت
شعر میں تھا متنبی و حبیب و حسّان
کوئی موسم ہو کوئی حال عبادت سے کام
کبھی دیکھا اُسے کسلان نہ پایا تعبان
وضع و اخلاق میں تھا تابع خاصان رسول
چال وہ تھی جو ہے مخصوص عباد الرحمان
ہم یہی سمجھے ہیں واللہ تعالےٰ اعلم
افقہ و اکرم و اعبد تھا وہ کامل انسان
جمعہ کا روز تھا تیئیسویں ذی الحجہ کی بھی
ہجری سنہ تیرہ سو تیس جو آیا فرمان
فکر کی معنی تاریخ کی جب اسعد نے
اُس سے یا ... نے کہا شیخ مجدد عرفان

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے قیمت ۱۲/ (منیجر)

علہ یہ عبارت بالفاظ نقل کی گئی ہے۔

سرکوب بدعت - بدعات کا رد قیمت ۱/ (منیجر)

انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ -

مندرجہ ذیل چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرماکر مشکور فرماویں - شروع ماہ جنوری کا ذکر ہے کہ ایک شب مجھے خواب آیا - کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پاکیزہ مکان میں فرش فروش بچھا ہے اور ایک طرف حضرت اُستاذی مولانا مولوی غلام حسن صاحب سیالکوٹی تشریف فرما ہیں - اور دوسری اُن کے قریب ہی (سحبان ہند) حضرت اُستاذی مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی بیٹھے ہیں جناب کے پاس ایک بڑا سا رجسٹر ہے - یہ خاکسار بھی سلام مسنون کہنے کے بعد آپ کے پاس ہی بیٹھ گیا - حضرت مولوی غلام حسن صاحب فاضل سیالکوٹی کو اشارتاً فرماتے ہیں کہ اس کا نام بھی رجسٹر ہذا میں درج کرنا چاہیئے - سُنتے ہی فاضل سیالکوٹی (سلمہ) نے میرا نام رجسٹر میں درج کیا مولانا! واللہ میں ہنوز اس کی تعبیر سے ناآشنا ہی تھا کہ ۲۹/ جنوری ۱۵ء کے اہلحدیث میں انجمن اخوان الصفا کا ذکر پایا! دیکھتے ہی دل باغ باغ ہو گیا کہ غالباً اسی اخوان الصفا کا رجسٹر تھا جس میں میرا نام درج کیا گیا - نیز اگر کوئی اور تعبیر ہو تو بھی آپ مطلع کر سکتے ہیں - لہذا مکلف ہوں کہ موازی ۸/ داخلہ ارسال خدمت ہے وصول کر کے میرا نام بھی رجسٹر میں لکھ دیویں - امید ہے کہ ناظرین عموماً اور مکرمی برادرم مولوی غلام حسین صاحب لاہوری (ٹیچر اسلامیہ کالج لاہور) اور مولوی پیر نادر شاہ صاحب سمبڑیالی اور مولوی عبید اللہ صاحب ساہووالہ خصوصاً انجمن مذکورہ میں شامل ہو کر فلاح دارین حاصل کرینگے۔

(المرسل - حبیب اللہ مہتمم شفاخانہ فیضی مقام ڈھولن ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں

از مولوی عبد الحمید صاحب مقیم حیدر آباد دکن

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۳۳ھ میں مضمون مندرجہ بالا میری نظر سے گزرا جس میں مولوی محمد زکریا خان صاحب نے خاکسار سے بھی کچھ لکھنے کے لئے خواہش کی ہے اور گو فاضل ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس کے متعلق معقول تجویز فرما دی ہے تاہم میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں بھی اپنی بساط کے موافق کچھ لکھوں - خدا سے دعا ہے کہ وہ میری اس ناچیز تحریر کو قبول فرماوے یعنی جس غرض سے یہ مضمون لکھا جا رہا ہے وہ اس سے حاصل ہو جائے ہمارا کام پہنچا دینا ہے ما علینا الا البلاغ اور ہدایت کرنی صرف ہادی مطلق کے ہاتھ ہے - اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ

خیر یہ تو تمہید تھی اب اصلی مطلب کی طرف رجوع کر کے مولوی محمد زکریا خان صاحب کے والد سے صرف اس قدر استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ قرآن مجید کو مانتے ہیں یا (عیاذاً باللہ) اس سے بھی انکو انکار ہے؟ غالباً بلکہ یقیناً اس کا جواب یہی عنایت ہوگا کہ ہاں وہ قرآن شریف کو مانتے ہیں[۱] - اگر صورت حال یہ ہے تو آیات مندرجہ ذیل بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں :-

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (مسلمانو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جو مال یا حکم) تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو حکم صادر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر دین میں کیا کریں - اور ظاہر ہے کہ آپ کی اطاعت اُسی صورت میں ممکن ہے جب مسلمان آپ کی حدیثوں کو مانیں اور جس کسی نے آپ کی حدیثوں کو نہ مانا اُس نے قرآن شریف کو بھی نہ مانا کیونکہ اُس نے اللہ جل شانہ کے حکم "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو" کی تعمیل نہ کی اور میرے اس بیان کی تائید خود قرآن مجید کی آیت مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانے اُس نے اللہ کا کہا مانا) سے ہو رہی ہے - جس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسی بات کا حکم کرینگے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اور اُس سے منع کرینگے جس سے اُس نے منع کیا وہ تو اللہ کا پیغام پہنچانے والے ہیں - لہذا ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو کہتے ہیں ہمکو حدیث پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں - ہمارے لئے قرآن شریف کافی ہے - اگر حدیث پر عمل نہ کیا جائے تو بڑی مشکل پیش آئیگی نہ کوئی نماز پڑھ سکیگا نہ روزہ رکھ سکیگا نہ زکوٰۃ دے سکیگا نہ حج کر سکیگا کیونکہ ان سب چیزوں وغیرہ کا طریقہ حدیث ہی سے معلوم ہوا ہے - اگر میرا بیان غلط ہے تو مہربانی کر کے قرآن مجید سے بتا دیجئے -

(ا) وضو توڑنے والی کون کون سی چیزیں ہیں -

(ب) کن کن چیزوں سے غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے؟

(ج) وضو میں ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا - ناک صاف کرنا - ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا چاہیئے -

(د) اذان کس طرح دینی چاہیئے -

(ہ) اقامت کس طرح کہی جائے -

(و) جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے وقت صفوف کا باندھنا اور اول بالغ مردوں پھر بچوں پھر عورتوں کا کھڑا ہونا -

(ز) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا رفع یدین کرنا -

[۱] جب آپ کا یہ خیال ہے جو صحیح ہے تو بحکم علم مناظرہ سوال عبث - آئندہ ایسا نہو (ایڈیٹر)

دو سجدہ کرنا۔ تشہد اور درود کا پڑھنا۔ سلام پھیرنا۔

(ح) ہر نماز میں اتنی اتنی رکعت پڑھنی چاہیئے۔
(ط) فلاں نماز اس وقت پڑھنی چاہیئے۔
(ی) نماز پانچ وقت پڑھنی چاہیئے۔
(ک) فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جاوے۔ جب تک آفتاب طلوع نہ ہولے۔
(ل) عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے۔
(م) آفتاب نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز نہ پڑھی جائے۔
(ن) سجدہ کس طرح کرنا چاہیئے۔
(س) رکوع کی ہیئت کیا ہے۔
(ع) سجدہ سہو کیا ہے اور کس طرح اور کب کیا جاتا ہے؟
(ف) ایک سال گذرنے پر مال کی زکوٰۃ دیجائے۔
(ص) کس قدر چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے۔
(ق) کس قدر سونے پر زکوٰۃ دینی چاہیئے۔
(ر) سونے چاندی زراعت دفینہ وغیرہ پر کون سا حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے۔

غرضکہ میں کہاں تک لکھتا جاؤں۔ ہزاروں ایسے امور ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور جن کی پوری صراحت حدیثوں میں موجود ہے۔ اسی واسطے تو اللہ تعالیٰ بار بار قرآن مجید میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے واسطے حکم فرما رہا ہے چنانچہ ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں سے آپ فرما دیجیے کہ اگر تمکو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے جو آپ کی اتباع یعنی آپ کی حدیثوں پر عمل کرتا ہے؛ اور اُس کے گناہ بھی بخشدیتا ہے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت متبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دولت مل جاتی ہے جس سے بڑھکر کوئی دولت نہیں یعنی اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اب اُس کو اَور کیا چاہیئے۔

چاہیئے اچھوں کو جتنا چاہیئے
وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیئے

پھر اسی پر ہی اکتفا نہیں فرماتا بلکہ اس کے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمکو حدیثوں پر عمل کرنے کی ہر لحظہ ہر آن ہر گھڑی توفیق دے اور ہم حدیث پر عمل کرتے کرتے رہگرائے عالم جاودانی ہو جائیں اور متبعین کتاب و سنت کے زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین۔

جائے غور ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا جائے تو اس سے یہ لازم آئیگا کہ (عیاذاً باللہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں رسول بننے کی قابلیت اور استعداد نہ تھی۔ یا یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف لوگوں کو حکم فرماتے تھے حالانکہ آپ جو حکم صادر فرماتے تھے وہ آپ کی خواہش کے موافق نہیں بلکہ خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتا۔ اور آپ کا ہر حکم یعنی حدیث بھی وحی اور الہام ہے۔ چنانچہ خود اس کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہے لیجیے سنئے:۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى (تمہارا ساتھی (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا اور نہ (اپنے دل کی) خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے بلکہ اُس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو (انہیں) بھیجی جاتی ہے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات وحی ہوتی ہے تو حدیث بھی وحی ہوئی اور جب حدیث بھی وحی ہوئی تو حدیث کا ماننا فرض اور واجب ہوا اور اس کا انکار بھی گویا کفر۔

اب سوال یہ ہوگا کہ جب قرآن بھی وحی اور حدیث بھی وحی تو دونوں میں فرق کیا رہا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کم علمی کے باعث یہ سوال پیدا ہوتا ہے ورنہ اہل علم جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید وحی متلو ہے۔ اور حدیث شریف وحی غیر متلو (یعنے قرآن کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور حدیث کی تلاوت نہیں کی جاتی) نیز یہ کہ قرآن مجید کے تمام حروف و الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حدیثوں میں کچھ ایسی ہیں جن کے لفظ بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور کچھ ایسی کہ مضمون اللہ کی طرف سے ہے اور لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ باقی واجب الاتباع میں دونوں برابر اور مساوی ہیں۔

ایک سوال اور ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ راویان حدیث میں محدثین کا اختلاف ہے کوئی کسی کو ثقہ کہتا ہے تو کوئی اسی کو غیر ثقہ۔ اس لئے حدیثوں کی صحت اور عدم صحت پر بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن مجید پر ہر طرح کا اطمینان حاصل ہے اس لئے قرآن مجید پر بلا تامل عمل ہو سکتا ہے۔ برخلاف حدیث کے اس کا یہ حال نہیں۔ اس کا جواب دو طرح پر ہے۔ اوّل یہ کہ رسول اللہ صلعم کی معرفت قرآن و حدیث صحابہ کرام کو بلا واسطہ ملے اور صحابہ کرام نے دونوں کو روایت کیا۔ تو گویا بلحاظ روایت دونوں کا درجہ مساوی ہوا۔ پھر یہ کیونکر اطمینان ہوا کہ یہ قرآن وہی قرآن ہے جو تیرہ سو برس پہلے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور یہ احادیث وہ احادیث نہیں جو حضور کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی تھیں هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

دوم یہ کہ محدثین عظام نے بڑی تکلیف اُٹھا کر مصائب جلیل [illegible] کوسوں سفر کرکے اسماء الرجال کی کتب مدون کر دیں اور صحیح ضعیف موضوع وغیرہ احادیث کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جن کی مدد سے ہم بآسانی تمام صحیح اور غیر صحیح حدیث پہچان لیا کرتے ہیں۔

اگر اب بھی آپکی تشفی نہ ہوئی ہو تو قرآن شریف

سے آپ کو اور ایسی آیات بتا دیتا ہوں جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع یعنے حدیث پر عمل کرنا ثابت ہوتا ہے لیجیے سنئے:-

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو - پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا"

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے یعنی جو شخص قرآن و حدیث سے انکار کرے وہ کافر ہے۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لئے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو)

اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت خدا کے رحم و کرم کا باعث ہے۔ اور اگر اُن کی نافرمانی کرے تو بجائے رحم کے غضب الٰہی نازل ہو۔ اور اس آیت میں اُن لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں ہم صرف قرآن شریف پر عمل کرینگے؛ حدیث شریف کو نہیں لیتے۔ اللہ تعالےٰ نے دونوں پر عمل کرنیکی تاکید فرمائی جو شخص حدیث کو بے اعتبار جانے اور اسپر عمل کرنے کی ضرورت نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ اور بموجب نص قرآنی اُسپر کبھی رحم نہ ہوگا بلکہ غضب آئیگا (عیاذاً باللہ)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (اور اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو) عطا (مشہور تابعی) نے کہا کہ اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی پیروی کرے۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر قرآن و حدیث پر چلے آدمی مومن نہیں ہوسکتا۔ اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور پیغمبر خدا صلعم کا حکم مانو اور اُن کا خلاف کرکے) اپنے نیک کام ملیا میٹ نہ کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن و حدیث کے احکام کے خلاف جو نیک کام کرے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور کچھ کام نہ آئینگے۔

غالباً مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ اگر میں قرآن شریف کی سب آیات یہاں نقل کردوں جنمیں اللہ اور رسول کے حکم ماننے یعنی قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اگر ہمارے مولانا اور دیگر منکرین حدیث آیات مندرجہ بالا ہی کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں تو ان پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا کہ حدیث سے انکار بھی گویا کفر ہے لہذا اُن پر فرض ہے کہ فوراً سے پیشتر اس سے توبہ کریں۔ اور حدیث کو بھی مثل قرآن مجید کے فرض و واجب العمل جانیں التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ (گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا وہ شخص جس نے گناہ کیا ہی نہیں)

میں یقین کرتا ہوں کہ اس قدر سننے کے بعد آپ ضرور حدیث شریف کو ماننے لگے ہوں گے۔ لہذا اسی موضوع پر چند احادیث بھی سن لیجئے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كل امتی یدخلون الجنة الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی رواہ البخاری

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر وہ شخص جس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی؛ صحابہ نے پوچھا کہ قبول نہ کرنے والے اور سرکشی کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے قبول نہ کیا؛

عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدكم متكئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی كتاب اللہ اتبعناہ - رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة والبیہقی

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسیکو اس وقت چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے نہ پاؤں جب اسکے پاس اُن احکام میں سے ایسا حکم پہنچے جن کا میں نے حکم کیا ہے یا میں نے اُس سے منع کیا ہے تو وہ یہ کہدے کہ اس کو میں نہیں جانتا۔ ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا اُسکی ہمنے پیروی کی۔

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشك رجل شبعان علی اریكتہ یقول علیكم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كما حرم اللہ الخ رواہ ابوداؤد-

حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو مجھکو قرآن اور اسی کے مانند ایک اور چیز دیا گیا ہوں۔ سن رکھو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپر کھٹ پر بیٹھکر کہیگا کہ تم اس قرآن کو اپنے اوپر لازم کرلو جس کو تم اُس میں حلال پاؤ حلال جانو۔ اور جو کچھ تم اُس میں حرام پاؤ حرام جانو مگر حقیقت الامر یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلعم نے حرام کیا وہ اُس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام کیا الخ

اہل قرآن اس حدیث کو نظر انصاف سے پڑھیں اور انکار حدیث سے جلد توبہ کریں۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یومن احدكم حتی یكون هواہ تبعا لما جئت بہ

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اُس وقت تک پورا مومن نہیں ہوسکتا؛ جب تک اُس کی خواہش اُس چیز (دین و شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لایا ہوں۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذالک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (رواہ الترمذی) حضرت انس راوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھے قدرت ہو کہ صبح وشام اس حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر۔ پھر فرمایا کہ یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلعم کی سنت سے محض محبت رکھنی آں حضرت صلعم کی محبت اور رفاقت کی باعث ہے اور اگر عمل کرے تو کیا کہنا۔ مگر جبتک کوئی حدیث کو نہ مانے یہ ناممکن ہے۔

عن انس بن مالک مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔ حضرت انس بن مالک بطریق ارسال روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جبتک تم ان دونوں پر عمل کئے جاؤ گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک ان میں سے اللہ کی کتاب ہے اور دوسری اس کے رسول کی سنت (یعنی حدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے قرآن وحدیث میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو بیشک وہ گمراہ ہو گیا من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ (رواہ مسلم) جس نے میری فرمانبرداری کی تو بیشک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جسنے میرا خلاف کیا تو اس نے بیشک خدا کا خلاف کیا۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے مگر بخوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا کیونکہ اگر مضمون طویل ہو جائیگا تو اخبار اہلحدیث کے کئی پرچوں میں شائع ہوگا اور ایک پرچہ میں نہ چھپ سکیگا۔

آخر میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمکو تادم واپسین قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور اتباع کتاب وسنت پر ہی ہمارا خاتمہ کرے اور متبعین کتاب وسنت کے زمرہ میں ہمارا حشر کرے آمین یا رب العالمین۔

اسی ملت پہ اسی پیروئی سنت پر
اے خدا خاتمہ بالخیر ہمارا ہو جائے
شہرت کو دیکھو حشر میں یا رب وہیں احسان
جس جا کھڑا لوائے شفیع الامم رہے

(الراقم العاجز عبد الحمید اٹاوی)

مذاکرۂ علمیہ

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

از مولوی عبد الحمید صاحب از حیدرآباد دکن

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا الخ

اس آیت پر جو اعتراض وارد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ما حرم کا مفعول الا تشرکوا بہ شیئا ہے تو گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے، جو سراسر غلط ہے۔ لہذا واضح ہو کہ حرام کے دو معنے ہیں (۱) محفوظ اور محترم شدہ۔ (۲) وہ فعل جس کا کرنا ممنوع ہے، پہلے معنے کی اعتبار سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ان حدود کے اندر رہو وہ حدود یہ ہیں کہ شرک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل مت کرو وغیرہ وغیرہ دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی آیت کا مطلب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمپر شرک کرنا حرام کیا ہے اور یہ مطلب نہ ہوگا کہ اللہ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے اس وجہ سے کہ تحریم منہی عنہ پر وارد ہوتی ہے نہ نہی پر۔ اور منہی عنہ شرک ہے نہ عدم شرک واللہ اعلم بالصواب

(عبد الحمید از حیدرآباد دکن)

از مولوی محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۹ بابت آیت قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ الخ کا دو طرح پر ہے۔ اول یہ کہ اَنْ ناصبہ مصدریہ قرار دیا جاوے اور مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ پر وقف ٹھیرایا جاوے تو معنے آیت کا یوں ہوگا کہدے آؤ میں تمکو وہ باتیں سناؤں جو تمھارے مالک نے تمپر حرام کی ہیں عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الیٰ قولہ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ تمکو لازم ہے کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ ماں باپ سے احسان کرو" یہ وہ باتیں ہیں جنکے کرنیکا اللہ نے تمکو حکم دیا اسلئے کہ سمجھو۔ یعنی اللہ نے اپنے رسول سے فرمایا کہ تم ان مشرکوں سے جو عابد غیر اللہ محرم مارزق اللہ قاتل اولاد ہیں اور یہ سب کام اپنی رائے فاسد وتسویل شیطان سے کرتے ہیں یہ بات کہدو کہ آؤ ہم تمکو سچی خبر دیں اس چیز کی جو اللہ نے حرام کی نہ ظن وتخرص سے بلکہ وحی وعلم وامر خدا سے۔ وہ حرام چیز شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے، یعنی اللہ نے اس امر کی تمکو وصیت کی ہے کہ تم کسی شئے کو شریک باری تعالیٰ نہ کرو جس طرح کہ آخر آیت میں فرمایا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ هكذا قال سید علامہ ابو طیب فی تفسیرہ و بہ قال مولانا مولوی وحید الزمان فی تفسیرہ وذھب الیہ اکثر المفسرین۔

اور اسی طرح سیاق آیت وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ کا ہے یہ اس لئے کہ ترغیب وترہیب دونوں حاصل ہوں صورت دوئم یہ کہ اگر حَرَّمَ بمعنے اوجب ہو جیسا کہ امام کسائی نے بہر آیت وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ بمعنے واجب کئے ہیں تو معنے یوں ہونگے کہدے آؤ میں سناؤں جو واجب کیا ہے رب تمھارے نے تمپر یہ کہ نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو الخ جیسا کہ آیت وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اس کی شاہد ہے، میرے فہم میں صورت اول راجح ہے اور ثانی مرجوح۔ ھذا ما ظھر لی رای واللہ اعلم۔

(حررہ احقر محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳ بن الحکیم امام الدین مرحوم ساکن جھنیاں)

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۴ - ملک عرب کا رواج چونکہ دستار بندی ہے لہذا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صافہ باندھتے تھے یا ٹوپی بھی رکھ لیتے تھے اور اگر صافہ باندھتے تھے تو ٹوپی رکھکر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے یا نہ۔ اور اگر آپ صافہ سے نماز پڑھتے تھے ٹوپی پہن کر پڑھنے سے حرام یا مکروہ نہیں سمجھتے تھے تو اب ہم لوگ صافہ باندھکر پڑھیں یا ٹوپی پہنکر۔ اور اہل روم جو ہمیشہ سے ٹوپی رکھتے ہیں۔ اُن کی نماز کا کیا حال ہے۔ امام اگر ٹوپی سے نماز پڑھے اور مقتدی صافہ باندھے کھڑے ہوں تو کیا امام کا فعل مقتدی پر اثر کر سکتا ہے۔ (غلام اللہ کاتب از ہوشیارپور)

ج نمبر ۱۳۴ - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ آں حضرت نے جنت کے مکانوں کی بلندی بتلاتے ہوئے سر مبارک اونچا کیا تو آپ کے سر سے ٹوپی اُتر گئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت ٹوپی بھی پہنا کرتے تھے۔ نماز کی بابت تو خاص احادیث صحیح ہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون پر باب مقرر کیا ہے۔

باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا به

اس باب میں حدیث لائے ہیں ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیه۔ یعنی آں حضرت نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اُس کی دو طرف دونوں کندھوں پر ڈالیں۔ اسی باب میں امام بخاری ایک اور حدیث لائے ہیں ان سائلا سأل رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم عن الصلوٰۃ فی ثوب واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اولکلکم ثوبان یعنی ایک آدمی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو سکتی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟ یہ جواب بھی دلالت کرتا ہے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے۔

صحیح مسلم میں حدیث ہے ایک صحابی کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے اُس نے سر ننگے نماز پڑھی ایک شاگرد کے سوال کرنے پر کہا میں نے اس لئے ایسا کیا ہے کہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ نتیجہ یہ ہے کہ نماز سر ننگے بھی جائز ہے تو ٹوپی سے کیوں جائز نہ ہو (بخاری جلد اول صفحہ ۵۱) امام ٹوپی سے ہو اور مقتدی پگڑی سے تو کوئی حرج نہیں۔

س نمبر ۱۳۵ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ حنفی امام کے پیچھے اہلحدیث کی نماز نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ اہل حدیث رفع یدین کرتے اور سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں: کیا یہ ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۵ - اہلحدیث کی ہر ایک کے پیچھے نماز جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ امام بخاری نے باب مقرر کیا ہے۔ امامۃ المفتون والمبتدع اہلحدیث کا رفع یدین کرنا حنفی کے ساتھ یا پیچھے نماز پڑھنے کے مخالف نہیں یہ سب خود غرضوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ ہاں امام مقرر کرنے کے وقت عالم صالح دیکھنا چاہیئے۔

(از داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۶ - ایک چینا قوم کا نے ایک شخص کا حقہ ایک دفعہ منہ میں ڈالدیا۔ اور وہ چینا کی زبان دوسری تھی یعنی نہ وہ کسی کی بات سمجھتا تھا اور نہ اُس کی زبان کوئی سمجھتا تھا جس شخص کا حقہ تھا اُس نے ۱۲ ار میں وہ حقہ خرید کیا تھا لیکن اب اُس چینے کا ذکر ڈرا کر اور دھمکی دیکر مبلغ دو روپیہ بالعوض اُس حقہ کے لئے اور وہ حقہ اُسی کے حوالے کر دیا۔ اُس چینے نے اُس حقہ کو اُسی وقت توڑ ڈالا کیونکہ چینے لوگ اُس حقہ کو استعمال نہیں کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ عمر جو قیمت خرید سے زیادہ ملے گئے شرعاً جائز ہیں یا نہیں اور پھر وہ شخص لے سکتا ہے اُس وقت اُس چینے سے جتنا چاہتے ڈرا کر لے سکتے تھے۔

(منشی علی حسن خان شہر سیمینہ)

ج نمبر ۱۳۶ - اصل قیمت سے جتنا زیادہ لیا ظلم ہے اُس کو واپس کرنا چاہیئے واپس نہ کر سکے تو خدا کے نزدیک وہ دعویدار رہیگا۔

س نمبر ۱۳۷ - اگر دوکان میں کوئی اجنبی گاہک مال خریدنے آئے اور قیمت دیجائے۔ یا دوسری دوکان سے خرید کر لایا ہو اور مال بھول کر چلا جاوے اور نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا تو اب اُس کی بھولے ہوئے مال اور چیز کو کیا کیا جاوے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۷ - بھولی چیز لقطہ ہے ایک سال تک اُس کے مالک کا انتظار کیا جائے نہ آئے تو اُسکو پہچان کر استعمال کر لیں کبھی اُس کا مالک آجائے تو قیمت دیدیں۔

س نمبر ۱۳۸ - جنازہ کی نماز پڑھنے کے وقت چاروں تکبیر میں رفع یدین جائز ہے یا پہلی تکبیر میں کیونکہ محی الدین نومسلم (مرحوم) نے ایک رسالہ تصنیف کیا اس میں آپ لکھتے ہیں اور حوالجات پیش کرتے ہیں کہ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۶ میں تو اب وہ حدیث کس درجہ کی ہے قابل حجت ہے یا نہیں۔ اور سپارہ پانچواں صحیح بخاری فتح الباری میں حدیث ہے حضرت انس سے کہ استفتح الصلوٰۃ ہے یعنی پہلی تکبیر میں رفع یدین ہے اور باقی میں نہیں اسکا از راہ مہربانی خلاصہ کے طور پر جواب فرما دیں۔

(ابو سلیمان محمد عثمان جلال پور ضلع مالدہ)

ج نمبر ۱۳۸ - نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا ایسا ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ صاحب سے بھی اس کے متعلق روایت آئی ہے جو مولانا عبد الحی مرحوم نے حاشیہ شرح وقایہ میں لکھی ہے پس رفع یدین نماز جنازہ میں مستحب ہے۔

س نمبر ۱۳۹ - مردے کو گھر سے نکال کر قبر میں لیجانے کے وقت پاؤں کو آگے لیجاوے یا سر کی طرف آگے کر کے لیجاوے

ج نمبر ۱۳۹ - دونوں طرح جائز ہے پاؤں پہلے پیچھے کو کرنا اولیٰ و اطیب ہے کیونکہ اُلٹا کرنے میں ایک قسم کی توہین ہے

س نمبر ۱۴۰ - مردے کو قبر میں رکھکر مٹی ڈالنے کے وقت دبانا اور روندنا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان جلالپور)

ج نمبر ۱۴۰ - زمین نرم ہے تو دبانا جائز ہے اسمیں کوئی حرج نہیں ہے

س نمبر ۱۴۱ - عیدین کی نماز میں رفع یدین ہے یا نہیں؟ **ج نمبر ۱۴۱** - عیدین کی نماز میں رفع یدین ایسی ثابت ہے کہ حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں۔ (از داخل غریب فنڈ)

(السلام علیکم [illegible])

متفرق نوٹ

تقریظات "حدوث مادہ" اس کتاب میں مولوی محمد علی صاحب (مرزائی) اور ایک آریہ کی مادہ کے متعلق بحث ہے۔ گو اس مضمون میں کافی نہیں تاہم معلومات کا ذخیرہ قابل دید ہے لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی ہے قیمت ۴ر

تفسیر نوری مولوی حکیم نور الدین صاحب قادیانی کے درس قرآن کے مختلف نوٹ ہیں جو مولوی محمد علی موصوف نے مرتب کرکے پہلا پارہ شائع کیا ہے۔ چونکہ قادیان کا اور ہمارا مذاق الگ الگ ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ اس تفسیر میں لغزشیں بھی ہیں کوئی محل تعجب نہیں تاہم معلومات کو شائقین کے لئے قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت اچھے ہیں۔ دونوں کا پتہ۔ دفتر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور۔

ایک سوال السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد گذارش ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا تک تو اکثر نام یاد ہیں اور سب کو واقفیت ہے مگر نانا نانی وغیرہ کا حال معلوم نہیں یہاں اہل علم اکثر خوض کر رہے ہیں پتہ نہیں ملا۔ لہذا متکلف خدمت ہوں کہ براہ نوازش آنحضرت صلعم کی والدہ اور نانا نانی پڑنانی وغیرہ کے اسماء لکھکر ضرور مطلع فرمائیے
(سید محمد ثناء الحق از ماچھی واڑہ)

شاہجہانپور میں قادیانی مباحثہ حافظ عبد الکریم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ایک قادیانی سے محمد بخش کو نیچے مذہب میں لا رہا تھا میں نے کہا مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوے کیا بلکہ بعض نبیوں سے افضل بنے ہیں۔ اس نے انکار کیا۔ لوگوں نے حوالہ طلب کیا میں نے رسالہ الہامات مرزا اور اخبار اہل حدیث میں سے وہ حوالجات پیش کئے سب لوگ حیران رہ گئے محمد بخش نامی جو قادیانی ہونے کو تھا اس خوشی میں مٹھائی بانٹ کر تائب ہوا۔ الحمد للہ یہ سب اخبار

اہل حدیث کی برکت ہے (عبد الکریم)

ایک اور کتاب مفت رسالہ فتح الغفور فی وضع الایدی علے الصدور حسب اجازت مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی (جنہوں نے رسالہ مذکورہ طبع کرایا ہے) اب مفت تقسیم کیا جائیگا۔ اور جو لوگ ہدیۃ المہدی کی جلدیں حسب اعلان سابق طلب کر چکے ہیں ان کو بجائے رسالہ عمدۃ الرفیق کے فتح الغفور (عربی و اردو) بھیجا جائیگا۔ اس لئے کہ عمدۃ الرفیق تمام ہو چکا اطلاعاً تحریر ہے فقط
(خاکسار محمد ابو القاسم بنارس محلہ دارانگر)

یاد رفتگان ہماری پھوپھی صاحبہ کا نواسہ سید مسعود انتقال کر گیا انا للہ (سید ابو الحسن نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی)

میرا بھائی محمود جان والدین عمر اور ہم لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کر گیا انا للہ (عبد الرحیم از پشاور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

اطلاع شرعی مسئلہ کے جواب کے لئے ۲ پائی اور وراثتی سوال پر ۲ ر فی بطن اور ہر سوال کے ساتھ ۲ ر غریب فنڈ کے واسطے ۲ آنے چاہئیں۔ ورنہ عدم اندراج کی شکایت فضول ہے

غریب سائل جو اخبار کی قیمت نہیں دے سکتے وہ ایک روپیہ سالانہ داخل غرباء فنڈ بھیجا کریں حسب گنجائش ہر دوراتی کو اخبار ملیگا۔ خالی درخواست کوئی چیز نہیں

انجمن اخوان الصفا کا جلسہ اہل حدیث ۱۷ اپریل میں بخیریت ہوا۔ کل آمدنی ۵ لعہ میزان خرچ ۵ لعہ [illegible] آیا ممبران انجمن کو انجمن کی ترقی کا خیال ہونا چاہئے یہی ایک انجمن ہے جو مسلمانوں خصوصاً علماء کی ایک مضبوط بے رخنہ دیوار کی طرح بنا دیتی ہے۔ مولوی حبیب اللہ موضع ڈھولن ڈاکخانہ چک پیرو ضلع سیالکوٹ وانا فہم مرحوم [illegible] امام مسجد [illegible] اراکین [illegible]
[illegible] سیکرٹری جلسہ

دُم دار ستاروں کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟

ہیئت دان کہتے ہیں کہ دُم دار ستارے بڑے بڑے لمبے چکروں میں گردش لگاتے ہیں سالوں اور صدیوں تک گردش کرتے کرتے دُور بھی نکل جاتے ہیں۔ ان کے سعد ونحس پر اکثر خیالات کئے جاتے ہیں مگر سوائے خدا تعالیٰ کے اس راز کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جہلاء ان کو اکثر نحس ومنحوس جانتے ہیں کہ وبا وقحط ہوتے ہیں، سلطنتوں پر بربادی آتی ہے۔ مگر ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ دُم کیا چیز ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جب ایسے ستارے سورج کے قریب تر آجاتے ہیں تو ان کے اندر کے معدنیات گرمی سے روشن ہو جاتے ہیں۔

ایک دُم دار ستارہ جو پانچ چھ سال ہوئے کہ مغرب سے نمودار اور مغرب ہوا تھا اُس کی دُم کی کیفیت کو میں نے قریباً ۱۵ دوربین سے ہر شب بڑے غور سے ملاحظہ کیا اور اخیر پر قریباً ۱۲ روز بہت فکر سے دیکھا۔ کیا سمجھا کہ یہ دُم ہی ہر روز خود بخود کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہی ستارہ بے دُم ہو گیا۔ یعنی صرف اُس کی دُم اڑ گئی اور ستارہ موجود تھا سائنس دان اس پر کیا جواب دے سکتے ہیں آیا میرا تجربہ درست ہے یا غلط؟
(ایک ہیئت دان)

درخواست میرا باپ جو کہ [illegible] اور [illegible] کی مسجد واقع [illegible] کا امام [illegible] سے فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ہمارا [illegible] معاش [illegible] نہیں رہا ہم دو بھائی [illegible] اور [illegible] چھوٹا بھائی [illegible] ہیں اسلامیہ سکول میں [illegible] میں پڑھتا ہوں میرا چھوٹا بھائی دوسری جماعت میں ہے۔ سکول والے مجھے دو روپے (ماہوار) وظیفہ دیتے ہیں۔ لیکن قلیل رقم اخراجات کے مقابل میں [illegible] کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ کوئی صاحب میرا کچھ وظیفہ مقرر فرما دیں [illegible] فریاد کر دہ ہونگے تو میں [illegible] کے حق میں دعا کرونگا۔ (فالق رعطا [illegible] امرتسر کردہ حکیم [illegible] دفتر اہلحدیث)

انتخاب لاجواب

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے - لیکن ۲ سے ۱۹ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

اِس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی سرگرمیاں کچھ کام نہ آسکیں - اُنہوں نے پانچ چھ تجارتی جہازوں پر تارپیڈو پھینکے جن میں سے دو کھینچ کر کنارے پر لائے جاسکے اور باقی غرق ہو گئے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن فوجی پناہ گاہوں اور ایک کوچ کرتی ہوئی فوج پر گولے برسائے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز اور ہوائی جہازوں نے غازہ کے نواح میں ترکی کیمپ پر گولہ باری کی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز کے کپتان کو ۵۰۰ روپیہ انعام ملا ہے کیونکہ اُس نے اپنے جہاز کو ایک جرمن آبدوز کشتی کے حملے سے کمال چابکدستی سے بچا لیا تھا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے کئی مقامات پر بم کے گولے پھینکے - مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

متحدہ جہازوں کے بیڑہ نے پھر دردانیال کے دہانے کے قلعوں پر گولہ باری کی۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ دردانیال میں بارش اور دھند کی وجہ سے ہوائی جہاز کام نہیں کر سکتے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے نانسی (فرانس) پر بم پھینکے جس سے دو مکانوں میں آگ لگ گئی۔

چار جرمن ہوائی جہاز فرانسیسی توپخانہ نے گرا لئے۔

قیصر جرمن نے سلطان المعظم کو جنرل وان در گولٹز کے ہاتھ اول درجہ کا تمغہ (آہنی صلیب) بھیجا ہے۔

(۳۹۲)

بصرہ کے قریب مقام شیبا پر ترکی اور ہندوستانی فوجوں میں ایک زبردست معرکہ ہوا۔

قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی رسالہ کے چھوٹے چھوٹے دستے نہر سویز کے قریب نظر آ رہے ہیں۔

روسی فوجیں کوہ کارپیتھین میں سوائے درہ ازدوک کے تمام دروں پر قابض ہو کر ہنگری کے میدانوں کو دھمکی دے رہی ہیں۔

اس خطرہ کو محسوس کر کے آسٹروی جنگی محکمہ نے جرمنی سے کمک طلب کی۔

پہلے تو یہ خبر آئی تھی کہ جرمنی نے آسٹریا کو کمک پہنچانے سے عاجز ہو کر آسٹریا کو اجازت دیدی تھی کہ وہ روس سے صلح کر لے

لیکن بعد میں خبر آئی کہ قیصر جرمنی خود فوجیں لیکر کوہ کارپیتھین کے میدان جنگ میں پہنچ گیا ہے اور بذات خود جرمن اور آسٹروی فوجوں کی کمان کر رہا ہے۔

آسٹرویوں نے جرمن فوجوں کی مدد سے روسی فوجوں کو نہ صرف آگے بڑھنے سے روک دیا ہے - بلکہ اب وہ روسیوں کے میسرہ کو الٹ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹروی فوجیں جنوب مشرقی گلیشیا میں بھی جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں جہاں اُنہوں نے بہت سے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

غرضیکہ اس وقت کوہ کارپیتھین میں نہایت خوفناک جنگ ہو رہی ہے جس پر تمام دنیا کی نظریں لگ رہی ہیں

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ کا نہایت اہم واقعہ لس اپارجز کی تسخیر ہے۔

لس اپارجز کو جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا۔ جرمن کمانڈر کا خیال تھا کہ خواہ ایک لاکھ فوج کا بھی نقصان ہو جائے لیکن لس اپارجز سے نہیں ہٹنا چاہئے کیونکہ یہ نہایت مستحکم موقعہ تھا۔

لیکن فرانسیسی فوجوں نے نہایت جانبازانہ حملے کر کے اس کو فتح کر لیا - تمام میدان جنگ جرمن لاشوں سے اٹا پڑا ہے۔

مغربی میدان جنگ کے باقی تمام حصوں میں معمولی چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوتی رہیں۔

پوپ نے متخاصمین میں صلح کرانے کی کوشش کی تھی - لیکن امریکن اخبارات لکھتے ہیں کہ مصالحت کی سعی قبل از وقت ہے۔

مسٹر بارکورٹ نے دیوان عام میں اعلان کیا کہ شرائط صلح کے متعلق برطانوی مقبوضات سے کامل مشورہ لیا جائیگا۔

انگلستان میں ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک ۳۳ ہزار عورتوں نے جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کیں۔

گورنمنٹ انگلستان نے سامان جنگ کی تیاری کے انتظام کے لئے ایک با اثر کمیٹی مقرر کی ہے۔

دیوان عام میں مسٹر ٹینینٹ نے اعلان کیا کہ ۱۱ اپریل تک انگریزی سپاہ کا کل نقصان ایک لاکھ ۳۹ ہزار ۳ سو ۷۴ تک پہنچ گیا۔

جرمن جنگی جہاز ڈریسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے ساحل چلی کے قریب غرق کر دیا تھا اس پر حکومت چلی نے انگلستان پر اعتراض کیا کہ ساحل چلی پر کیوں انگریزی جہازوں نے جنگ کی - اس پر سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے گورنمنٹ چلی سے معذرت کی ہے۔

ایک باربرداری کا جہاز سویز سے زخمیوں اور بیماروں کو لیکر بمبئی پہنچا ہے۔

ہردوار میں ہندوؤں کا ایک میلہ ہر بارہ برس کے بعد ہوا کرتا ہے جسمیں لوگوں کا سخت ہجوم ہوتا ہے مہینوں پہلے سے لوگ وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس دفعہ کے میلہ میں ۱۵ اپریل کو ہوا ۲۱ آدمی بھیڑ میں کچل کر مر گئے۔

پیرس کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمنی کے حکام نے اٹلی میں مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

آنریبل سید امام علی ممبر قانونی گورنمنٹ ہند نے ایک ہزار روپے دہلی کے طبیہ کالج کو دئے ہیں۔

جنگ کے سبب جرمنی کی تجارت بند ہو گئی ہے - اور جاپان کی تجارت دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے

سلسلۂ علوم قرآن عظیم الشان

حجابات سراپردہائے قرآنی — چہ دلبرند کہ دل مے برند پنہانی

قرآن مجید حضور اکرم سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اثبات اعجاز قرآن کے لئے خود قرآن مجید کا وجود کافی و وافی ہے ع آفتاب آمد دلیل آفتاب * گر دلیلت باید از وے رو متاب۔ لیکن مخالفین اسلام کیوں ماننے لگے۔ وہ تو یہی کہیں گے۔ کہ یہ بعض مسلمانوں کا ایک اعتقادی مسئلہ ہے جس پر کوئی موجودہ شہادت اور عقلی دلیل نہیں ہے ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ قرآن مجید کی ترتیب اور نسق آیات اور شروع سے آخر تک عبارت کا تسلسل اس امر کو صاف بتلا رہا ہے کہ ایک جملہ تو کیا ایک لفظ بھی بے ربط اور بے ضرورت اور خلاف تہذیب نہیں ہے۔ یہ خود دلیل ہے کہ یہ کلام کلام الٰہی ہے۔ دوسری دلیل قرآن کے کلام ربانی ہونے کی یہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) امی تھے۔ نہ کسی مدرسہ میں آپنے تعلیم پائی تھی۔ نہ کسی معلم سے کچھ سیکھا تھا۔ باوجود اس کے آپکی زبان مبارک سے ایسے آیات و کلمات کا نکلنا جن میں صدہا قسم کے نکات علمیہ اور اسرار حکمیہ موجود ہوں جن کے سننے سے ایک عالم حیران و ششدر رہے۔ اس سے بڑھکر کیا اعجاز قرآن کا ثبوت ہوسکتا ہے۔ قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں تمام علوم کے مضامین موجود ہیں۔ متعدد آیات قرآنی سے قرآن مجید کا جامع علوم ہونا معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسی جامع مختصر مفید کتاب جس میں اخلاقی۔ الٰہی۔ عقلی۔ طبعی۔ سیاسی۔ تصوفی۔ فقہی۔ مسائل موجود ہوں۔ ہم اس سے غافل رہیں۔ اگرچہ قرآن مجید کے سمجھانے اور سمجھنے کے لئے سینکڑوں تفاسیر عربی اور فارسی اور اردو زبان میں تصنیف ہوئی ہیں لیکن قرآن پاک میں جو علوم ہیں ان کو الگ الگ منقح کر کے کسی نے اردو زبان میں حل نہیں کیا۔ تاکہ ہر ہر علم کے مسائل جو اس علم سے متعلق ہوں۔ ایک ہی جگہ شواہد قرآنی کے ساتھ مل جاتیں۔ گو عربی زبان میں اس کا کافی ذخیرہ ہے۔ لیکن اردو میں اب تک اس کا کوئی سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ الحمد للہ اس ضرورت کو محسوس کر کے جناب مولوی ابو البرکات محمد عبید اللہ صاحب مدراسی (؟) نے سلسلۂ علوم قرآن کا قائم کیا ہے۔ جس سلسلہ میں الگ الگ کتابیں وقتاً فوقتاً شائع ہونگی۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنی بقیہ زندگی کو اسی خدمت قرآن کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو اپنے فضل و کرم سے اس کا اجر جمیل عطا فرمائے۔ اور سلسلہ علوم قرآن سے عام و خاص مستفید ہو کر لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں حسب فصاحت و بلاغت کے متعلق دو نمبر علم الاستفہام من القرآن نمبر (۱) علم الامر من القرآن نمبر (۲) علم النہی من القرآن نمبر (۳) چھپ چکے ہیں۔ [illegible] سالانہ کی قیمت مع محصول [illegible] ہے جن صاحب کو اشاعت علوم قرآن کی تفصیلی کیفیت منظور ہو۔ تفصیلی اشتہار منگوا لیجئے کتاب اشاعت علوم قرآن مجید و اظہار اعجاز قرآن مجید جس میں سلسلہ علوم قرآن کی ضرورت ہے اور یہ کہ وہ کن کن علوم سے بحث کریگا۔ اور اس کی اشاعت کیسی ہوگی وغیرہ) مع محصول [illegible] اور رسالے قیمتاً بذریعہ وی پی ذیل کے پتہ سے منگوائیں

المشتہر حافظ عبد الحمید خلیفہ جناب [illegible] وقار الامراء بہادر مرحوم ساکن ملک پیٹ نمبر مکان ۱۸۹ حیدرآباد دکن

موومیائی

٭ موومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک [illegible] - آدھ پاؤ [illegible] پاؤ [illegible] سیر [illegible] مع محصولڈاک وغیرہ
علاوہ محصول

تازہ شہادات

جناب مظفر خان صاحب بینڈ حوالدار لکھنؤ سے رقمطراز ہیں کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک موومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہٰذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک موومیائی روانہ کریں (۱۷ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب ایم عبد الغفور صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں جناب سے میں چند مرتبہ موومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ایک چھٹانک موومیائی اور جلدی ارسال فرمادیں۔ (۲۲ مارچ ۱۹۱۵ء)

جناب مولوی ابو السعود محمود صاحب منیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک فرمائش موومیائی کی ارسال کر چکا ہوں امید ہے آپنے پارسل بھیجدیا ہوگا میں کہاں تک آپکی اس موومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ مجھے سود مند ہے۔ اب ایک چھٹانک [illegible] صاحب [illegible] کے نام بھیج دیجئے۔ (۱۸ مارچ ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ [illegible] امرتسر (پنجاب)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے فساد خون اور رقت منی کو دور کرنیکے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور قوت بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں، ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے قوت رجولیت اور وقت مردمی حسب خواہ پیدا ہوتی ہے عمر

حب تریاق بواسیر ہر قسم

بادی و خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے عمر

سرمہ مقوی چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا پھولا پانی بہنا وغیرہ دور ہوکر علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت ہے کہ خارش نہیں ہو۔ صرف نہانے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ

مہتمم شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار عام ۹/۱۰

ہمارے دکان میں لونگی بیگہ سوتی ریشمی و زردار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے۔ جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں اور مدرسہ کے طالبان کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی۔

المشتہر ان

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویت الایمان ہے۔ رسومات شادی و غمی کی کافی اصلاح ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے بہت کارآمد بہت مفید کتاب ہے قیمت ۱۰ر مع محصول ۱۴ر ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر)

سراج اللآلی المعروف جامع العلوم ۴/۵ اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا۔ قرآن شریف و حدیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ سے یا احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر دیدہ بیان۔ گر تحقہ تک مضمون کو جا بجا لکھا ہے۔ اور ایک مضمون کو دوسرا مضمون سے مدلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ر مع محصولڈاک۔ اگر شک ہو۔ تو محصولڈاک بھیجکر پہلے مفت منگوالیں۔ ایک روپیہ کے خریدار سے چار دل عدد مع محصولڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاویگی تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے۔ مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی۔

المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح مشکوۃ شریف تجلی آسمانی و کاشف بیانی وغیرہ وغیرہ موضع بہنجگراؤں ڈاکخانہ رچھاڑہ ضلع سیالکوٹ

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں خالی ہے۔ مسلمان آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثنا بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ با احادیث و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار و مثنوی مولانا روم دلچسپی کے لائق گئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً تو تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلباء مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید و کارآمد ہے۔ اگر مسلمان اوسکو بنقد جان خریدے تو بجا اور زیبا قیمت فی جلد مع محصول ۸ر بلکہ اس کے ہر خریدار کو رعایت ایک کتاب فضائل محمدیہ بقیمت قیمت ۲ر مفت میں دی جاویگی۔ فرمائش میں اخبار کا حوالہ دینا ضرور ہے۔ ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھسے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۱۵ ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کرے۔ اوسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی۔ محصول وی پی میرے ذمہ ہے سوانح احمدی یعنے حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲ رعایتی عہ صفور نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب ۸ر رعایتی ۶ر سرمن یری فی الجمعۃ القری - ۳ر رعایتی عہ ترجمان القرآن ہر سورہ بمطبع دہلی تقطیع کلاں ۴ر رعایتی عہ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ تبتی ۱۲ رعایتی عہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیرآباد شہر ملتان دروازہ لوہاری

مطبوعہ ... مطبع ... امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

ما طریق حق بکتاب اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان ... — دردانہ درج مصطفیٰ ... ہے

نمبر ۲۶ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ للعہ/

روسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ/

عام خریداران سے ۔۔۔ ہے/

〃 ششماہی عہ/

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

〃 ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

(۲۹۶)

فہرست مضامین

آریہ سماج امرتسر میں لالہ ہنسراج جی کا لیکچر ۱
اعلان برائے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ۳
قادیانی مشن (چوتھا دعویدار) ۳
بے انصافی کی حد ہو گئی ۴
مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ (از اڈیٹر الفضل) .. ۵
مدرسہ احمدیہ آرہ کے پرانے طلبا کی انجمن ۶
مذاکرہ علمیہ نمبر ۱ ...... ۶
گردش زمانہ ۷
سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال ۸
ایک نہایت مفید قومی تجویز ۱۰
ایک تاریخی سوال ۱۰
کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے ۱۱
علمائے مدراس کو ۵۰ روپے انعام ۱۱
فتاویٰ ... (۱۲) ... متفرق نوٹ ... ۱۳
انتخاب الاخبار ... (۱۴) ... اشتہارات ... ۱۵–۱۶

آریہ سماج امرتسر میں
لالہ ہنسراج جی کا لیکچر

ہر ایک قوم اور مذہب میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دیانت داری سے اُس مذہب کو راہ نجات جان کر اُس کے پیرو ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ مذہب کو صرف راہ نجات جانتے ہیں نہ کہ دل لگی کا سامان اسلئے حتی المقدور اُس کی پیروی بھی کرتے ہیں اور تا بمقدور اُس مذہب کی ہدایت کے مطابق دیانت دار بھی ہوتے ہیں۔ لالہ ہنسراج جی کے اندرون کا علم خدا کو ہے مگر ہم اپنا خیال اُن کی نسبت یہی رکھتے ہیں کہ وہ بعض دیگر لوگوں کی طرح دھرم کو آلہ نہیں بنائے ہوئے بلکہ راہ نجات جان کر پیرو ہیں۔

۱۸۔اپریل کو امرتسر کی آریہ سماج کالج پارٹی میں آپ کی تقریر تھی۔ ہیں اسی حسن ظنی سے خود سننے کو گیا۔ لالہ صاحب بد زبان نہیں، دل آزار نہیں گو آریہ ہیں۔ بلکہ پنجابی آریوں کی ایک پارٹی کے لیڈر ہیں۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا:۔

برہمن کو وید کا پڑھنا پڑھانا ضروری فرض ہے۔ اس پر بہت زور دیا گیا منوجی کے حوالے دیئے ہم منتظر تھے کہ منو کا وہ حوالہ بھی دینگے جس میں منوجی نے لکھا ہے۔ برہمن کشتری اور ویش جو بغیر وید پڑھنے کے نجات چاہیں گے وہ نرک (جہنم) میں جا دینگے[1] عام ہندؤں اور آریوں کو بھی وید پڑھنے کی ترغیب دی۔ اسی اثنا میں مسلمانوں کا بھی ذکر کیا کہ مسلمانوں کے لڑکے قرآن شریف کو جانتے ہیں اُس کی بہت سی سورتیں اُنکو حفظ ہوتی ہیں مگر ہندو اُن کا لڑکا ...

[1] منو کا ۲ باب فقرہ ۱۶۸۔

گلزار احمدی (۵ حصے) یعنی سماج الغیرت کا ترجمہ ... پنجابی نظم میں ... کے لئے بہت مفید ہے ... قیمت ...

چاروں بیدوں کا نام بھی نہیں آتا۔ اسی ضمن میں ہَوَن کی تعریف کرنے لگ گئے کہ اس سے ہوا صاف ہوتی ہے اور پانی پاک صاف برستا ہے جس سے کھیت پاک غلہ پیدا ہوتے ہیں جن سے ہمکو اناج پاک ملتا ہے جس کو کھا کر ہم اعمال صالحہ کر سکتے ہیں۔ اس پر ایک حکایت سنائی کہ ہردوار میں ایک سادھو نے کسی مہاتما کو کھانا کھلایا۔ اس مہاتما نے خواب میں دیکھا ایک جوان لڑکی سُرخ لباس پہنے ہوئے اس کے پاس آئی (جس سے مراد تھی کہ اس مہاتما کو اس نے بدی کی طرف راغب کرنا چاہا) مہاتما نیند سے بیدار ہو کر اس سادھو کے پاس گیا جس نے اس کو کھانا کھلایا تھا۔ کہا کہ تو نے ہمکو کیا کھلایا کہ آج ہمکو یہ پریشان خواب آیا۔ سادھو نے کہا فلاں شخص نے ہمکو دان دیا تھا۔ اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا میں نے ایک ہزار روپیہ پر لڑکی فروخت کی تھی جس میں سے دو سو روپیہ سادھوؤں کو دان دیا۔ اس لئے اس ناجائز خوراک سے مہاتما کو خواب میں پریشانی ہوئی۔ اسی طرح ہَوَن سے اناج پاک صاف ہوتا ہے اور بے ہَوَن کے ایسا نہیں ہوتا پھر گرونانک صاحب کا قصہ بیان کیا مگر ایسی طرح جس سے پایا جاتا تھا کہ لالہ صاحب خود اس قصے کو صحیح نہیں جانتے۔ وہ قصہ یہ تھا کہ گرو نانک کی دعوت ایک امیر آدمی نے کی تو انہوں نے نہ کھائی مگر ایک غریب بڑھئی نے کی تو کھالی۔ امیر صاحب معترض ہوئے نانک جی نے دونوں روٹیوں کو ہاتھ میں لیکر دبایا تو غریب کی روٹی سے دودھ نکلا اور امیر کی روٹی سے خون ٹپکا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو کھانا پاک صاف ہوتا ہے وہ دودھ کی مانند ہوتا ہے اور جو ناجائز کمائی کا ہوتا ہے وہ گویا خون ہے!

مگر سوال یہ ہے کہ اس سے ہَوَن کی تائید کیسے ہوئی ان دونوں حکایتوں سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی کمائی ناجائز تھی۔ کمائی ناجائز اور بات ہے اور ہَوَن کے بغیر اناج کا ناجائز ہونا اور بات ہم فرض کر لیں اس وقت ساری دنیا میں ہَوَن ہوتا ہے اسی ہَوَن سے پاک شدہ ہوا اور پانی سے ایک کھیت پکا ہے جس کا اناج ایک شخص نے چرا کر ہمکو کھلایا تو کیا ہم اس اناج کو ہَوَن کے لحاظ سے پاک سمجھ کر کھالیں یا اس کی ناجائز کمائی پر لحاظ کر کے چھوڑ دیں۔ لالہ صاحب بھی غالباً پچھلی بات فرماوینگے۔ لالہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں ہَوَن کے متعلق سائنٹفک اصولوں کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وقت کم ہے۔ لالہ صاحب کی علمی حیثیت اسی بات کی مقتضی تھی کہ آپ سائنٹفک اصولوں کا ذکر کرتے۔ انہوں نے اگر نہیں کیا تو ہم کئے دیتے ہیں۔

فلسفہ الٰہیات ہمکو بتلاتا ہے کہ قدرت نے اپنا کوئی کام کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں دیا اس کے جملہ قوانین بجائے خود مکمل اور اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ ہوا خراب ہو جاتی ہے تو اس کے لئے بھی قانون قدرت ہے۔ اس کو صاف کرنے کے لئے بھی قانون قدرت خود ہی کام کرتا ہے۔ سورج میں داغ پڑ جاتا ہے مگر چند دنوں میں وہ خود ہی نکل جاتا ہے۔ [illegible] کا ثبوت ڈیرہ دون کے [illegible] چاند سورج وغیرہ سب اپنا [illegible] تصویر [illegible] لیجاتی ہیں۔ آریہ سماج کا خیال ہے کہ ہَوَن ہوا کو پاک صاف کرتا ہے۔ [illegible] کرنے کے [illegible] کہتے ہیں کہ یہ بات ممکن نہیں کہ قدرت نے اتنا بڑا کام (ہوا کا پاک صاف کرنا) بندوں کے ہاتھ میں دیدے۔ ہَوَن کریں تو ہوا صاف ہو نہ کریں تو ناصاف رہے۔ آج کل جبکہ ہَوَن کا رواج قریب قریب منفی کے ہے پاک اناج ہمکو ملنا محال یا مشکل ہے؟ نہیں بلکہ پاک اناج کے معنے یہ ہیں کہ ہماری پاک کمائی سے ہمکو حاصل ہوا ہو۔ ہم محنت کریں۔ جائز نوکری کریں۔ جائز تجارت کریں اس کی آمدنی سے جو کھانا ہمکو ملے وہ پاک اور پوتر ہے۔ قدرت نے اس کو کسی ہوا سے پیدا کیا ہو۔ پچھم اس پہ چلائی ہو یا پُروا سے اس کو پالا ہو۔ یہ قدرت کا کام ہے ہمیں اس میں کیا دخل اور کیا مطلب؟

یہی ایک آریوں کی اصولی غلطی ہے کہ وہ قدرتی کاموں میں دخیل ہوتے ہیں یا ہونا چاہتے ہیں اسی غلطی سے وہ شادی کے مسئلہ کو بھی نہیں سمجھ سکتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں شادی اولاد پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ہم کہتے ہیں شادی اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے ہے جو قدرت نے مرد میں عورت کی اور عورت میں مرد کی پیدا کی ہے اولاد پیدا ہونا اس کا فائدہ ہے غرض اصلی نہیں۔ آریوں کا اصول صحیح ہو تو جس صورت میں اولاد پیدا نہ ہو نکاح کا قائم رکھنا فضول ہو جانے خواہ میاں بیوی میں کیسی محبت اور یکجہتی ہو۔ دونوں کو الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ بے نتیجہ فعل کا کرنا اگر ایک گناہ ہے تو اس کو قائم رکھنا کئی ایک گناہوں کا موجب ہے۔ حالانکہ آریہ سماج اس صورت میں طلاق کی اجازت بھی نہیں دیتی۔ کیوں نہیں دیتی؟ وہی بے اصولی ہے۔

خیر اس بحث کا ذکر یہاں مقصود نہیں مطلب یہ تھا کہ آریہ سماج ہَوَن کی جو فلاسفی بتلاتی ہے ایک فلسفی خصوصاً فلسفہ الٰہیات جاننے والے کے نزدیک اس کی وقعت ایک طفل تسلی سے زیادہ نہیں۔

لالہ صاحب نے اپنے لیکچر میں ہردوار کے اجتماع پر بڑا فخر کیا اور بار بار کہا کہ ایسا بڑا مجمع جس میں پندرہ بیس لاکھ آدمی جمع ہوتے ہیں محض رشیوں کے میل ملاپ کا نتیجہ ہے۔ اس فخر میں آپ یہاں تک ترقی کر گئے کہ بار بار آپ کے منہ سے یہ نکلا کہ دنیا میں کوئی ایسا مقام ہے؟ جہاں پندرہ بیس لاکھ آدمی اس طرح جمع ہوتے ہیں کہ نہ ان کو کھانے کی فکر ہے نہ رہنے سہنے کی۔ ہمیں اس وقت ہمہ تن حیرت میں تھا کہ لالہ صاحب جیسے تعلیم یافتہ دنیا کے چپہ چپہ سے واقف ایسا دعوے کرتے ہیں۔ ان کو مکہ معظمہ یاد نہیں؟ ہردوار میں تو کئی سالوں کے بعد اس دفعہ حسب روایت اخبارات ۲ لاکھ کا اجتماع ہوا۔ مکہ معظمہ میں مجمع ہر سال اس سے زیادہ ہوتا ہے حالانکہ مکہ معظمہ تک نہ ریل ہے نہ موٹر۔ ہردوار میں تو سپیشل پر سپیشل گاڑیاں جاتی ہیں۔ مکہ معظمہ ایک جنگل ہے جہاں نہ کچھ پیداوار ہے نہ رہائش کا سامان۔ ہردوار ایک آباد جگہ اور سرسبز زمین کنارہ دریا ہے۔ ہردوار کے مسافر ہندوستان کی

لہ آگ میں گھی وغیرہ جلا کر ہواؤں میں دھونی دیتے ہیں اس کو ہَوَن کہتے ہیں آریوں کے مذہب میں ہَوَن کرنا فرض ہے (اہلحدیث)

ادو کے اندر کے ہوتے ہیں۔ کہ مختلف ملکوں کے مسافر کل دنیا کے بخارا سی لوگوں کو پوچھئے جو ہندوستان کے راستے سے جلتے ہیں ان کی آمد و رفت میں پورا سال لگجاتا ہے۔ غرض اسی طرح کی بہت سی امتیازی صورتیں ہیں مگر لالہ صاحب کو ہر دوار کی فضیلت نے ایسا جوش دلایا کہ بار بار اُن کے منہ سے ہر دوار کی بے نظیری شکریں ہی نہیں اور بھی واقفان حال متعجب ہونگے۔

لیکچر بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔ ہم آریہ سماج کو ایسے قابل لیکچراروں کے وجود پر مبارکباد دیتے ہیں۔

اعلان بابت تفسیر القرآن

بکلام الرحمٰن

یہ تفسیر میری عربی میں تصنیف ہے۔ اس میں خاص التزام یہ ہے کہ ہر آیت کی تفسیر میں دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ یہی تفسیر ہے جسکے متعلق بعض علماء نے مخالفت کی آواز اُٹھائی تھی اور اب تک وہ آواز کسی نہ کسی کونے میں گونجتی ہے اس کے متعلق آج مجھے دو اعلان کرنے ہیں۔

(ا) ایک یہ کہ یہ تفسیر عرصہ سے ختم ہے اس لئے جو صاحب اس کی خریداری کی درخواستیں بھیجتے ہیں وہ تکلیف نہ فرماویں۔

(ب) اس تفسیر کے متعلق میرا یہ ارادہ ہے کہ میں اپنی اُن تصانیف سے جو اس وقت میری زیر تحریر ہیں فارغ ہو کر اس تفسیر کو غور سے دیکھونگا بلکہ اعلان بھی دونگا کہ جس جس صاحب کو اس تفسیر پر اعتراض یا اشکال از قسم عربیت یا از قسم تفسیر ہو وہ مہربانی کر کے مطلع فرماویں۔ میں ان پر دل سے متوجہ ہو کر اور خود بھی تفسیر مذکور کو غور سے دیکھکر اس کی تصحیح یا اصلاح کرونگا انشاء اللہ۔

ہاں جو صاحب جلدی چاہتے ہیں اُن کو دو کاموں میں سے ایک کے کرنے کا اختیار ہے۔ یا تو اُن اعتراضی مقامات کے حاشیہ پر دیگر علماء کے بتلائے ہوئے معنے لکھ لیں اُن کو یہ بھی اختیار ہے میرے معنے کو غلط سمجھیں اور دوسرے علماء کے معنے کو صحیح اعتقاد کریں۔

یا دوسری صورت یہ ہے کہ تفسیر مذکور کے جس جس مقام پر اعتراض ہے اُس کی اصلاح حاشیہ میں کر کے خود بخود تفسیر مذکور چھاپ کر شائع کر دیں۔ میرا اس پر بھی اعتراض نہیں ہوگا۔

ہاں میری تصحیح یا اصلاح کے منتظر ہیں تو چندے اور صبر کریں کیونکہ میرے نزدیک بنظر حالات پیش آمدہ اُس تفسیر کی تصحیح یا اصلاح اُس کی نئی تصنیف سے زیادہ وقت طلب ہے جس کے لئے میں آج کل فارغ نہیں۔

میری طرف سے اجازت ہے جو صاحب چاہیں اس کی اصلاح کر کے چھاپ دیں۔ مگر اُسی طریق سے جیسے بیضاوی وغیرہ .... تفسیروں کے متعلق علماء نے کیا ہے کہ حواشی میں ان کی تائید یا تردید کی ہے۔ اندر دخل نہ دیں۔ اندر دخل دینا مصنف کا کام ہے غیر کا نہیں۔

یہ ایک قاعدہ اور دستور المصنفین ہے اس کو کوئی صاحب بدگمانی سے سمجھیں یا حسن ظنی سے۔ یہ اُن کی دیانت ہے مجھے اس سے مطلب نہیں۔

میرا یہ اعلان اُن نیک دل اصحاب کے لئے ہے جو محض دیانت داری سے معترض ہیں۔ باقی رہے ان کے سوا اور قسم کے لوگ سو اُن کا کوئی جواب نہیں نہ اُن کی تلافی ممکن ہے۔ متنبی نے اُن کی طرف توجہ کرنے سے بھی منع کیا ہے ؎

سوا دجم الجساد داوفاتہ
اذا حل فی قلب فلیس یحول

قادیانی مشن

چوتھا دعویدار

قادیانی مشن میں بڑا اختلاف تو قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کا ہے جو مرزا صاحب کی نبوت میں مختلف ہیں مگر تیسرے اور چوتھے دعویدار بھی اور ہی کہتے ہیں وہ سرے سے ان کو جواب دیتے ہیں کہ تم دونوں غلطی پر ہو [illegible] اور مصلح زمان ہم ہیں۔

مولوی عبد اللہ تیاپوری (دکن) دعویدار خلافت تھے اب ایک صاحب ظہیر الدین نامی پیدا ہوئے جنہوں نے ایک دو ورقہ اشتہار ہمارے پاس بھی بھیجا ہے جو بالاختصار اُنہی کے الفاظ میں نقل ہے:۔

المبارک اے احمدی قوم کے معزز بزرگو آپ صاحبوں کو علم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تھی کہ جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ سو آگاہ رہو کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے روح القدس سے مدد پا کر جماعت کے لئے قائم ہونا تھا۔ گوش ہوش سے سنو کہ خود خدا نے اپنی وحی سے مجھے مخصوص کیا ہے اور اگرچہ میں آپ لوگوں کو ایک معمولی انسان دکھائی دیتا ہوں لیکن یہ ایک سچی بات ہے کہ احمد صلعم کے مخالفین کے مقابلہ کے لئے الہاماً میں مامور کیا گیا ہوں دیکھو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ خود خدا نے مجھے یوسف قرار دیا ہے اور میرا نام دین کا چراغ اور بشیر بھی رکھا ہے۔ میرے اس دعوے پر غور کرو کہ میں ہی وہ موعود غلام حلیم ہوں جس نے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم کا قائم مقام ہونا تھا۔ اور جس طرح مبارک احمد چہارشنبہ کے روز پیدا ہوا اسی طرح یہ عاجز بھی عید کے دن چہارشنبہ کو چوتھے پہر پیدا ہوا جبکہ چراغ بھی روشن کئے گئے۔ دلائل عقلیہ اور براہین قاطعہ سے عقلمند لوگ ہمیشہ فائدہ اٹھایا کرتے ہیں لیکن واقعات حقہ ایک ایسی چیز ہے جہاں ہر خاص و عام کو تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس اشتہار میں اتفاقاً لکھتا ہوں کہ میرے خدا نے مجھے ایسی والدہ مکرمہ کے پاک بطن سے پیدا کیا جس کو سخت مایوسی اور نومیدی کی حالت میں مسیح نفس نے بچے کی خوشخبری

لی اور جس کے ہاں میرے بعد صرف تین ہی بچے پیدا ہوئے اور اس طرح سے الہام الٰہی کے ماتحت تین کو چار کرنے والا مجھے قرار دیا گیا۔ عورتوں پر فریفتہ ہونے والے نفسانی لوگ جو قرآن کریم سے چار عورتوں تک سے نکاح کرنے کا نہ صرف جواز بلکہ حکم نکالا کرتے ہیں [1] ان کو وحی الٰہی تین کو چار کرنے والا سے بدیہی طور پر تسلیم کرنا پڑیگا۔

اے احمدی قوم کے بزرگو میں جو خدا کی قدرت اور رحمت کا ایک کرشمہ ہوں اُس کے فضل اور احسان کا ایک نشان ہوں۔ احمدیت کی فتح اور ظفر کے لئے جو بطور ایک کلید کے ہوں میری ساتھ ہو جاؤ اور خدا کی پیشگوئیوں کی تکذیب نہ کرو۔ کوئی ایک شخص آدمی احمدی جماعت میں سے پیش کرو جس کو مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ایسا سارٹیفکٹ دیا ہو جس کا یہ خلاصہ ہو کہ مسیح موعود (مرزا) نے تو اپنے بعض الہامات کو پہنچانے میں غلطی کی ہو اور اُس مصلح موعود نے اس غلطی کی اصلاح کی ہو اور خود مسیح موعود نے عالم رویا میں اُسے بتلایا ہو کہ فلاں فلاں غلطیوں کی جو درستی کی گئی ہے تو وہ بالکل صحیح ہے۔ ایسے ہی وہ بابرکت موعود دعوے سے پہلے رویائے صادقہ اور سچے الہامات میں صاحب تجربہ بھی ہو۔ اور مسیح موعود کا وہ سچا غلام ہو۔ اُس کی باتیں سچی اور اُس کے دعاوی با دلائل ہوں۔ پس اے وے لوگو جو میرے دعاوی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں۔ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح ابن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی ع درج ہے وہ احمد رسول اللہ صلعم صرف صرف

حضرت مسیح موعود (مرزا) جری اللہ فی حلل الانبیاء ہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذکی غلام کے حق میں اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیر الدین نام ہی ہے؛ الخ

اہلحدیث۔ ہم تو اس الہامی مذہب کو ابتدا ہی سے سمجھنے سے قاصر ہیں تو اب کیا سمجھینگے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی کم علمی کا اعتراف کرکے یہ سب کچھ قادیانی مشن کے سپرد کیا جائے ع

محتسب را درون خانہ چہ کار

بے انصافی کی حد ہو گئی

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ میں نے اپنے اہل حدیث بھائیوں کو جو کسی خاص وجہ سے مجھ سے بغض للہ رکھتے ہیں (اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِالْعِبَادِ) اہلحدیث ۲۹ رجنوری میں اعلان کیا تھا کہ میرے ساتھ مجلس خاص میں فیصلہ کرلیں جس کی صورت یہ لکھی تھی کہ معدودے صاحب کسی مکان میں بیٹھکر گفتگو کریں جو مع فیصلہ منصف صاحبان شائع کیجاویگی۔ اُس گفتگو میں چار صاحب جو واقع میں بحکم قولی کبدہ اس نزاع میں بہت بڑا حصہ رکھتے ہیں مخاطب تھے۔ امرت سر میں مولانا احمد اللہ صاحب فقط۔ بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب۔ پرنام بٹ (مدراس) میں مولوی فقیر اللہ۔ راولپنڈی کے قاضی عبدالاحد۔ میں نے لکھا تھا اگر یہ مجلس امرتسر میں ہو تو اس مجلس کے انتظام کا ذمہ وار میں ہوتا ہوں جس میں زیادہ سے زیادہ بیس آدمی اہلحدیث جماعت کے شریک ہونگے غیر اہل حدیث اور کوئی ایسا شخص جس کی شرکت سے فتنہ و فساد کا خطرہ ہو شریک نہ ہوگا

ہمیں اعتراف ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سوا کسی کو اس مقابلہ کے لئے ہمت نہ ہوئی جناب موصوف نے اپنا معاملہ الگ کرکے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ کو منصف مانا جن کا فیصلہ عنقریب شائع ہوگا انشاء اللہ۔

افسوس اَور علماء کو اس صفائی اور انصاف کی راہ پر چلنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہے کہ جونہی کوئی مجلس امن امان کی ہوئی تو بس ان کے دعوے پر پانی پھرا۔ اس لئے مولوی احمد اللہ صاحب نے بمشورہ اُن لوگوں کے جن کو کبھی وہ **اِخوان الشیطان** کا معزز لقب دیا کرتے تھے یہ اشتہار دیا کہ مباحثہ کھلے میدان میں ہو اور پندرہ روز تک ہو اور یومیہ پانچ گھنٹے ہو اور صرف تقریری ہو اور منصف مولانا محمود الحسن صاحب حنفی دیوبندی ہوں وغیرہ۔

یہاں کون کچی گولیاں کھیلا ہوا تھا جو تا کرتا چنانچہ ۲۶ رفروری کے اہل حدیث میں میں نے ان سب شرائط کی منظوری دی۔ مگر اتنا لکھا کہ چونکہ ان شروط پندرہ روزہ وغیرہ کے آپ لوگ مجوز ہیں۔ میرے تو منشاء کے خلاف ہیں اس لئے آپ ہی اس جلسہ کا انتظام کریں۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی اس لئے منصف کا درمیان میں ٹھیرنا ضروری ہے پس منصف کو بھی آپ لوگ ہی بلا دیں۔ بعد انتظام میں حاضر ہو جاؤنگا۔

ناظرین یہ سنکر بہ حیرت ہونگے کہ فریق ثانی اپنی کمزوری کو اس قدر محسوس کرتا ہے کہ جلسہ عام اور اُس کے جملہ لوازمات کی خواہش تو وہ کرے اور انتظام میرے سر رکھے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جلسہ بھی عام ہو اور انتظام بھی تو کر۔ اسپر بعض مولانا وا ولانا کہتے ہیں: ہم جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ ثناء اللہ کبھی ہمارے سامنے نہ آئیگا کیونکہ اس کی نیت نیک نہیں۔ اے **مولانا**! اُس وقت کو یاد کرو جب ہم اور تم خدا کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہونگے کلکم آتیہ یوم القیامۃ فردا کیا اُس عالم الغیب کو بھی یہی جواب دوگے۔ آہ افسوس ان لوگوں نے دین اور خدا کو اپنے ہاتھ کا ایک کھلونا سمجھ رکھا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں امن امان کی مجلس ہو تو ان لوگوں سے فیصلہ ہونا پانچ منٹ کا کام ہے۔ یہ روز روز کی ہچ ہچ اتنی ہی دیر ہے جب تک یہ لوگ سامنے نہیں آتے ورنہ جتنے پانی میں یہ لوگ ہیں اور جو ان کا دم خم ہے میں خوب

[1] قادیانی خلیفہ ثانی کی طرف اشارہ ہے (اہلحدیث)

جانتا ہوں۔

غضب خدا ایک مسلمان کو جو نماز روزہ اور دیگر احکام شرع کی پابندی کرتا ہے پھٹے منہ سے دجال ملحد، زندیق اور کیا نہیں کیا کہے جاتے ہیں۔ اور جب اس کا ثبوت مانگو تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اے بندگان خدا! خدا سے ڈرو۔ سنو! مالک کا فرمان ہے:۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

(جو کچھ تم بولتے ہو سب لکھا جاتا ہے)

اور سنو!

كُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ (چھوٹا بڑا سب لکھا جاتا ہے)

پس اگر آپ لوگوں کو ان آیات پر ایمان ہے اور میرا خیال ہے کہ ضرور ہے تو اہل علم کی مجلس میں میرے ساتھ گفتگو کر کے جلدی فیصلہ کر لیں ورنہ یاد رکھیں میں بھی اب تہیہ کر چکا ہوں کہ آپ لوگوں کا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ تاوقتیکہ آپ لوگ مجھ سے فیصلہ نہ کر لیں یا فتنہ پردازی سے منہ نہ بند کریں **سنو** میں اپنا ما فی الضمیر پھر سنائے دیتا ہوں آپ لوگ جو مجھکو ملحد، زندیق وغیرہ کہتے ہیں اس کی مجھے تو اتنی بھی پرواہ نہیں جتنی گرمی میں مکھیوں کی ہوتی ہے کیونکہ میرا معاملہ میرے خدا سے ہے مگر آپ لوگ چونکہ اس بہانہ سے قومی تحریکات میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں گو آج تک بفضلہ تعالے آپ لوگ اس میں سراسر ناکام رہے اور آئندہ بھی رہینگے انشاء اللہ۔ اسلئے میں بادل ناخواستہ آپ لوگوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ **اصول محدثین** کو ملحوظ رکھکر خاص مجلس اہل علم میں مجھ سے گفتگو کر لو جس کی تفصیل میں ۲۹ جنوری کے اہلحدیث میں لکھ چکا ہوں۔

ایک اور طریق | بھی آپ لوگوں کو سنا دوں گو میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ کسی طرح میرے سامنے نہ آوینگے کیونکہ آپ لوگ مسجدوں کے ممبروں پر فتوی لگانا جانتے ہیں میدان کے سپاہی نہ آپ کبھی ہوئے نہ ہو سکتے ہیں۔ سنو!

تین اہل فہم اور صاحب دیانت اس امر کے لئے منصف ہوں کہ فیصلہ کی صورت کیا ہو۔ چند صورتیں میں لکھکر پیش کروں جو مجھے منظور ہوں اور چند تجاویز آپ لوگ پیش کریں۔ جس صورت کو منصف صاحبان منظور کریں اس طریق سے کارروائی ہو ایک منصف میری طرف سے ایک آپ لوگوں کی طرف سے تیسرا مسلم الطرفین خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم جس کو دونوں فریق مان لیں یہ آپ لوگوں کا اختیار ہے کہ گفتگو کی جو صورت یہ منصف صاحبان بالاتفاق یا بکثرت رائے تبلاویں اسپر گفتگو کر کے اصل مسئلہ کے فیصلے کے لئے بھی انہی کو حکم مانیں یا کسی اور کو تبدیل کریں۔ یہ سب اقرارنامہ پہلے ہو جاویگا۔ مقام گفتگو اور فیصلہ امرتسر لاہور ہو یا دہلی جہاں آپ لوگ چاہیں میں حاضر ہوں۔

اب میں دیکھونگا کون مرد میدان میرے سامنے آتا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ آپ لوگ ہرگز نہ آوینگے خدا کرے میرا دعوے غلط ثابت ہو اور آپ لوگ آویں اور یہ آئے دن کا فساد مٹ جاوے انہ علے كل شئ قدير وبالاجابة جدير

اس تجویز میں میرے مخاطب وہی حضرات ثلاثہ ہیں جو اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں تھے۔ چوتھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے ان کا معاملہ مسلمہ منصف تک پہنچ چکا ہے جو عنقریب فیصل ہو جائیگا انشاء اللہ۔

ان اصحاب ثلاثہ کے سوا میں اور کسی صاحب کو سردست نہ دعوت دیتا ہوں نہ جواب دونگا جس کی وجوہات خود ظاہر ہیں کہ یہی تین صاحب ہیں جن کی وجہ سے فساد ہے۔ امرتسر میں مولانا احمد اللہ صاحب کی وجہ سے ہے۔ بیرونجات میں کچھ ہے تو قاضی عبدالاحد اور مولوی فقیر اللہ کی تحریرات کی وجہ سے گو قریب العدم اس لئے میں بھی ان تینوں ہی کو سردست دعوت فیصلہ دیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ تینوں حضرات اپنے دعوے میں کہاں تک سچے ہیں۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ!

مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

مسافر آگرہ نے اپنے اخبار میں ہمکو مباحثہ کے لئے چیلنج دیا تھا جس کو منظور کر کے ہم نے الفضل میں ایک تجویز پیش کی تھی کہ مسافر آگرہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے ملہم صادق ہونے پر جو ہمارا مناظرہ ہو وہ الفضل اور مسافر آگرہ میں چھپتا جاوے۔ طرفین جو دلیل دیں وہ اپنی مذہبی کتب سے دیں۔

مسافر آگرہ نے ۱۶ اپریل کے پرچہ میں لکھا ہے کہ مناظرہ کی کارروائی مسافر آگرہ میں نہیں چھپے گی۔ دوم پریزیڈنٹ بھی منظور ہیں مگر وہ کسی مستند تاریخی علمی حوالے کو کاٹ نہیں سکینگے۔ سوم اپنی اپنی الہامی کتاب سے دلیل دینی ضروری نہیں بلکہ ہر علمی عقلی نقلی ثبوت دینے کا اختیار ہوگا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ بذریعہ اخبار مناظرہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ البتہ دوسرا طریق مسافر آگرہ نے یہ پیش کیا ہے جو اس کی عین خوشی ہے اور وہ یہ ہے:۔

آپ خود ہی جملہ ذمہ داری اپنے سر پر لیکر اپنی مجلس میں بلائیں۔ یا جہاں ہم آپ کو مدعو کریں ہماری جملہ ذمہ داری پر آپ تشریف لانا گوارا فرماویں۔

سو ہمیں یہ بھی منظور ہے۔ ہم جہاں آپ چاہیں آنے پر آمادہ ہیں۔ آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مناظرہ کی اجازت لیکر بھجوا دیں۔

(۱) پریزیڈنٹ تین ہونگے۔ ایک آریہ ایک احمدی اور ایک طرفین کا مسلم۔

(۲) ہماری مستند کتابیں صرف قرآن شریف اور صحیح بخاری ہیں اور لغت کی معتبر کتاب بس۔ اسی میں سب تاریخ بھی آجائیگی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا اور فریقین کی تحریریں حاضرین کو سنا دی جائینگی۔

پہلے روز ہم مدعی ہیں۔ دوسرے روز آپ ویدوں کے الہامی ہونے کا پرچہ دیں۔ ہم جواب دینگے۔ پھر آپ جواب الجواب تاریخ مقررہ سے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت اور مقام مباحثہ سے بوالپسی اطلاع دیں۔

ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جو دعوے کیا جاوے وہ بھی دینی الہامی کتاب سے اور جو اس کی دلیل دیجاوے

وہ بھی اسی الہامی کتاب سے اس کے یہ معنے نہیں کہ مثلاً ہم قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ دیں اور کہیں کہ چونکہ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اس لئے مان لو بلکہ ایسی مراد ایسی عقلی یا نقلی دلیل پیش کرنا ہے جو خود اس الہامی کتاب نے پیش کی ہو۔ پس اس کا التزام آپ کو کرنا پڑیگا کیونکہ اگر اس مذہب کا قائمقام اپنے ذہن سے کوئی دلیل پیدا کر کے دیتا ہے تو وہ اُس مذہب کا قائمقام نہیں بلکہ وہ تو بجائے خود مدعی ہے۔ اور آپ اپنی مستند کتب سے قبل از مناظرہ اطلاع دیں۔

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث - مسافر آگرہ نے سمجھا تھا کہ اسلام میں اہلحدیث اور احمدی فرقے ایسے مخالف ہیں جیسے ہندوستان کے راجہ سلطان محمود مرحوم کے زمانہ میں تھے جن کی مخالفت کی وجہ سے سلطان ممدوح کو آسانی سے کامیابی ہوئی تھی۔ مگر اُس کو پہلے بھی اور اب بھی تجربہ ہو گیا ہوگا کہ اسلام کے یہ دو فرقے باوجود سخت مخالفت کے اُس حدیث کو نہیں بھولے جس کے الفاظ یہ ہیں **ھم ید علی من سواھم** اس لئے یہ دونوں بفضلہ و توفیقہ یک جہتی سے تمہارے سامنے ہیں۔

ہمارے خیال میں ایک آسان تجویز ہے جسمیں نہ اجازت کی ضرورت نہ کسی طرح کی الجھن۔ بحث چونکہ تحریری ہوگی اس لئے فریقین کے محدود آدمیوں کی دعوت کا فخر دفتر اہل حدیث کو حاصل ہو۔ سب قسم کی راحت کے سامان مہیا کئے جاوینگے۔ اور مناظرہ کی شرائط جو دونوں میں فیصل ہونگی ان پر عمل ہوگا۔ خادمان دفتر ہذا کو بجز خدمت فریقین کوئی خاص دخل نہ ہوگا۔ دونوں صاحبوں سے امید ہے اس کی منظوری سے جلدی اطلاع دینگے۔

ہم ایڈیٹر الفضل کی اس تجویز کی تحسین کرتے ہیں کہ ہر فریق وہی دعوے کرے جو اُس کی الہامی کتاب نے کیا ہو۔ اس کی ایک مثال ہم دیتے ہیں تاکہ مسافر کو الجھنے کا موقعہ نہ رہے۔ قرآن یا وید الہامی ہیں ان دونوں کتابوں نے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا ہے؟ کیا ہو تو انہی الفاظ میں پیش ہونا چاہیئے۔ تشریح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں الہامی ہونے کی دلیل جو خود ان کتابوں نے دی ہو وہ پیش ہونی چاہیئے اس کی شرح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں۔ نجات کا وعدہ کیا ہے؟ ان کتابوں کے اصلی الفاظ میں دکھانا چاہیئے وغیرہ۔ ہم باور نہیں کر سکتے کوئی مذہبی مناظر اس طریق سے انحراف کریگا۔ قرآن تو خود اس قسم کے مناظرہ کا بانی ہے۔ حکماء اسلام میں علامہ ابن رشد نے اس طریق کی زیادہ اشاعت کی ہے رحمہ اللہ۔

مسافر کو ہم سے مناظرہ کرنا منظور ہو تو ہم خود بھی حاضر ہیں۔ تحریر کے لئے فی پرچہ ۱۵ منٹ ہونگے یہ ہماری ضروری شرط ہوگی۔

مدرسہ احمدیہ آرہ کی پرانے طلبا کی انجمن

جناب ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ایک مختصر مضمون جناب کی خدمت میں ارسال ہے امید ہے اپنے اخبار میں شائع کر کے ناچیز کو شکریہ کا موقع دینگے۔

۹ر اپریل کے اخبار اہل حدیث میں یہ دیکھ کر کمال مسرت ہوئی کہ آرہ کے سالانہ جلسہ میں ایک غیر معمولی تحریک پیش ہوئی کہ طلباء قدیم کی ایک انجمن قائم کی جائے۔ چنانچہ یہ تحریک بہ اتفاق آرا منظور ہو کر سرپرست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب ناظم مقرر ہوئے۔

فی الحقیقت یہ تحریک نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے۔ اس انجمن کے قیام سے مدرسہ مذکور کی مالی و انتظامی حالت بہتر، مدرسہ کے اغراض و مقاصد کی اشاعت و فارغ التحصیل طلباً و موجودہ طلباً میں اخلاق، اتفاق و اتحاد قائم ہو سکتا ہے اسلئے میری ذاتی رائے ہے کہ دنیا کی دیگر انجمنیں یا اولڈ بوائز ایسوسی ایشنز جس باقاعدگی سے چلتی ہیں اسی پیمانہ پر اس کی بھی بنیاد رکھی جائے نہ کہ صرف چند مقامی طلبائے قدیم کی انجمن ہو۔ لہذا ناظم صاحب کو چاہیئے کہ پہلے اخبار کے ذریعہ اور مدرسہ کے داخلہ رجسٹر سے پتہ معلوم کر کے تمام طلبائے قدیم کو اطلاع دیں اور اس کا افتتاحی جلسہ کر کے (جس میں اکثر طلباً قدیم موجود ہوں) انجمن کی بنیاد رکھیں اغراض و مقاصد پر بحث کریں اور قواعد و ضوابط مرتب کریں بعدہٗ انجمن اپنی کارروائی شروع کرے۔

مجھے سخت حیرت ہے کہ اس تحریک کو پاس ہوئے عرصہ گزر گیا مگر ناظم صاحب کی کم توجہی سے اب تک یہ نہ معلوم کر سکا کہ بالفعل انہوں نے اس کے قیام و اخراجات کا کیا انتظام کیا۔ سالانہ جلسہ میں کن اغراض و مقاصد (گرچہ مجملاً اخبار میں ذکر تھا) کی بنا پر یہ تحریک ہوئی۔ موجودہ وقت میں کن اصول پر چلا رہے ہیں اور قواعد و ضوابط کے مرتب کرنے کی کیا صورت اختیار کی ہے یا کرنے والے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب اس پر کافی روشنی ڈالیں گے تاکہ تمام طلبائے قدیم کو رائے دینے اور ہر طرح سے مدد پہنچانے کا موقع ملے۔

(سید عبد الباری اسسٹنٹ سکرٹری محمدن لائبریری ملتان)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۲

(موبہ ۱۵ر ربیع الاول)

اس میں شک نہیں کہ آیہ کریمہ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الخ میں بموجب ترکیب نحوی کے بظاہر سخت اشکال معلوم ہوتا ہے جس کو جناب ایڈیٹر صاحب نے صاف بھی کر دیا ہے جسکا جواب بچند وجوہ دیا جا سکتا ہے لیکن یہ قلیل البضاعت حسب قول واحد یا ضعفہم تمام اقوال کو قلم انداز کر کے صرف چند قول جو نہایت مختصر اور سہل الفہم و متبادر الی الذہن ہے لکھکر ہدیہ ناظرین کر کے دعائے خیر کا امید وار رہا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

جب لفظ ان لا تشرکوا کے ان کو ناصبہ کہا جائیگا تو لا تشرکوا محل نصب میں ہوگا ساتھ علیکم کے معنے یہ ہوگا کہ آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ حرام کیا تمہارے رب نے۔ یہاں تک قطع کلام ہوگیا۔ بعد ازاں کہا گیا علیکم الا تشرکوا به شیئا معنے لازم پکڑو یہ کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یا الا تشرکوا کو ماحرم سے بدل کہا جائے یا جر بتقدیر لام کہا جائے یعنی لئلا تشرکوا لیکن جس حالت الا تشرکوا کو ماحرم سے بدل کہا جائیگا۔ اُس حالت میں لا کو زائدہ ماننا ہوگا جیسا کہ لا زائدہ ہے بیچ آیہ ما منعك الا تسجد اذ امرتك اور لئلا یعلم کے۔ اور جب ان کو مفسرہ کہا جائیگا کما اختارہ صاحب الجلالین والجمل تو لا تشرکوا معنے میں ای لا تشرکوا کے ہوگا یعنی ماحرم میں جو کچھ ابہام یا اجمال پایا جاتا تھا اُس کو ان مفسرہ نے تفسیر کردیا اور باقی مفعول کے معنے منقلب نہ ہونے کا یہ جواب ہے کہ جتنے وارد ہوئے اوامر ساتھ نواہی کے اور فعل تحریم اُسپر مقدم ہوا۔ اور شریک ہوئے اوامر اور نواہی داخل ہونے میں نیچے حکم تحریم کو معلوم ہوئی یہ بات کہ تحریم راجع ہے طرف اضداد اس کے۔ اور وہ اضداد اساءت الی الوالدین اور بخس الکیل اور ترک العدل فی القول وغیرہ ہے یعنی ان سب کو حرام کیا اور اوامر کے عطف میں بھی دو احتمال ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اوامر یعنی اوفوا الکیل والمیزان وغیرہ نہیں ہے۔ معطوف اوپر مناہی کے جو قبل اُس کے ہے تاکہ لازم ہو کھینچنا تحریم کا اوپر اُسی مناہی کے بلکہ وہ معطوف ہے اتل ماحرم پر۔ یعنی حکم کیا اُن لوگوں کو پہلے ساتھ ایک امر کے جو مترتب ہوا اوپر اس کے حکم مناہی کا پھر حکم کیا اُن لوگوں کو دوسری مرتبہ ساتھ چند اوامر کے۔ یہ معنی نہایت واضح ہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اوامر معطوف ہے اوپر مناہی کے اور داخل ہے نیچے ان تفسیریہ کے اور یہ صحیح ہوگا اوپر تقدیر محذوف کے ایسا محذوف کہ ہوگا ان تفسیر کرنے والا واسطے اس کے اور واسطے اس منطوق کے جو قبل اسکے ہے

جو دلالت کیا اوپر حذف اُس کے تقدیر عبارت ما امرکم به ہے پس حذف کیا اُس کو یعنی ما امرکم به کو واسطے دلالت کرنے ماحرم کے اوپر اسکے اس واسطے کہ معنے ماحرم ربکم علیکم کا ما نہاکم ربکم عنہ ہے۔ پس معنے یہ ہوئے تعالوا اتلو ما نہاکم ربکم عنه وما امرکم به یعنے آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ منع کیا تم کو تمہارے رب نے اُس سے اور وہ چیز کہ حکم کیا تم لوگوں کو ساتھ اُس کے۔ اور اس معنے میں کسی کا خلاف نہیں ہے هذا ما ظهر عندی من الكتاب والله تعالیٰ اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

(حررہ محمد بشیر الدین دیناجپوری ارجھوگاؤں۔ مدرسہ پوسٹ ہمت آباد)

ایڈیٹر۔ میعاد ختم ہونے سے مذاکرہ ہذا ختم۔ اس کے ساتھ ہی نمبر ۵ بھی ختم۔ نامہ نگاران اپنی تحریر پر تاریخ قمری ضرور لکھا کریں تاکہ ترتیب دینے میں ان کے تقدم تاخر کا لحاظ رہا کرے ٭

گردش زمانہ

(از شیخ ہدایت اللہ صاحب سوہدرہ ضلع گجرانوالہ)

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ جوں جوں زمانہ بدلتا جاتا ہے زمانے والوں کے خیال وافعال بھی بدلتے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کی قدیم کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے رشی مہارشیوں نے دیوتاؤں کی نذر میں گائے بھینسوں کی قربانی کی۔ بعدہٗ اُن کے پیرووں نے گائے کا ذبح کرنا تو الگ رہا ہر قسم کے جانور کا ماس کھانا بڑا پاپ تصور کیا۔ جاناسب اور گذشتہ سب نے انسان وجہان کی قسمت کا فیصلہ ستاروں کے ہاتھ میں دیا اور ان کی گردش سے ہر ملک کے ہزارہا سال مستقبل کے زائچے بنا ڈالے مگر حال کے سائنس والوں نے زمین کی طرح انہیں بھی ایک مٹی کا ڈھیر تصور کیا جو کہ انسان کے مقدر سے الگ ہونے کے بجز اپنی ذات وما فیہا سے بھی بے خبر ہیں۔

جمشید، رستم، اسفندیار، سلیمان، رامچندر، راون، راجہ اندر، امیر حمزہ، وغیرہ نے برسوں دیو پریوں سے جنگ کی کبھی فتح پائی اور کبھی شکست۔ پریاں ان پر عاشق ہوئیں اور اپنے مشہور مسکن کوہ قاف میں لیگئیں ان کے ساتھ نکاح کیا۔ اولاد بھی پیدا ہوئی۔ برسوں ان میں رہنے رو زا کھاڑا ہوا اور ان کا ناچ رنگ دیکھا گیا۔ دیوؤں نے رشک کھا کر انہیں زیر کرنا چاہا مگر زک پائی۔ غرضیکہ ان کی زندگی کے تعلقات اگر پہلے انسانوں کے ساتھ تھے تو پیچھے دیو پریوں کے ساتھ۔ مگر حال کے سیاحوں، انجینیروں اور محققوں نے کوہ قاف کا چپہ چپہ کھونڈ مارا۔ بحر و بر کو بالشت بالشت چھان ڈالا لیکن نہ تو وہ خوب صورت رشک حور پرندہ ملا اور نہ وہ بدصورت دہشتناک حیوان۔ خدا جانے پریوں کو کیسے تیز پرواز پر لگے اور وہ اُڑ کر کون سے آسمان میں چلی گئیں۔ دیوؤں کو کیسے آہنی توکدار پاؤں ملے اور وہ چھید کر کون سی زمین میں جا گھسے۔ محققین بھی جب تحقیق کرتے ہار گئے تو کہدیا کہ یہ قصے ہی سراسر لغو اور بیہودہ ہیں۔ مگر جب (چوں نباشد چیز کہ مردم نگویند چیزہا) کے مقولہ کو دیکھا تو کہدیا کہ کوہ قاف کی خوب صورت عورتیں پریاں۔ اور حبش کے بدصورت آدمی دیو ہیں۔ مگر سابقہ دیو پریاں ایسے نابودی کے گڑھے میں گاڑ دیئے گئے گویا کہ ہما وسیمرغ کی طرح ان کا بھی محض نام ہی نام ہے درحقیقت کوئی مخلوق نہیں ہے۔

ستاروں کے سکونت پذیر دیوتاؤں نے جاپان ہند وچاپانیا وغیرہ میں صدہا سال حکومت کی اور اپنی خودمختاری میں ان کے ساکنان کو غلہ، بارش، ہوا اور رزق وغیرہ دیا۔ بعضوں سے خفا ہوئے تو اُن کی روزی بند کردی اور بعضوں کے ملک تباہ کردیئے اور نیز اقبال برفلک ہویدا ہوا۔ غرضیکہ ان دنوں میں سورج، چاند، مریخ، عطارد، زہرہ وغیرہ میں دیوی دیوتے جلوہ فرما کر تمام دنیا میں حکومت کرتے تھے جن سے تمام مخلوقات ترساں ولرزاں تھی۔ مگر نہ معلوم اب وہ ستارے کہیں لوٹ گئیں یا وہ

سلہ دیکھو تاریخ قدیم ہندوستان مصنفہ مسٹر دت (ایڈیٹر)

شاہراہ بند ہوگئے جن سے کہ دیوی دیوتے اس دنیا میں اُترتے تھے اور فرماں روائی فرماتے تھے۔ یا کسی دیوی کی حمایت میں تمام دیوی دیوتے مقتول ہوکر ان اقوام کے ساتھ ہی مدفون ہوگئے۔ سورج چاند ستارے۔ بارش ہوا وغیرہ اسی طرح قائم ہیں۔ لیکن صدہا سال گزر گئے کوئی دیوی دیوتا اس دنیا میں نہ آیا اور مظلوم مخلوق کو اپنی حاکمی نہیں جتلائی۔ جب بھی کوئی تکلیف ہوئی تو دنیا نے مدتوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھا کہ ابھی کوئی دیوی دیوتا آکر تسکین وتسلی دیگا لیکن جب صدہا سال تک ناکامی کا منہ دیکھا اور دیوتاؤں کی طرف سے چنیں خفتند وا لامعاملہ رہا تو کہنا پڑا کہ ان اقوام کی روایات غلط ہیں یا ان کے خیالات کمزور۔

افلاطون و ارسطو کا فلسفہ جس کے پیچھے ایک دنیا سر خم کئے ہوئے تھی جو کچھ وہ کر گئے یہی کر گئے اور ان کا تجربہ بے نظیر تجربہ ہے جس کا خلاف نہ ہوگا جبتک کہ دنیا قائم رہیگی۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ بجز چند امور کے اُن کے تمام تجربے بے سود ثابت ہوئے جن کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ہے۔

ان جیسے تجربات سے ثابت ہوگیا کہ یہ ایک ناممکن امر ہے کہ زمانہ گردش کرے اور زمانہ والوں کے خیالات گردش نہ کریں۔ لہذا یہ کہنا پڑیگا کہ کوئی سائنس سائنس نہیں ہے کوئی تجربہ تجربہ نہیں ہے اور کوئی قاعدہ ایسا قاعدہ نہیں ہے جس کے خلاف نہ ہو۔

علیٰ ہذا القیاس زمانے کی اس لازمی گردش میں اسلام بھی چکر کھا رہا ہے اس سفید دودھ سی ریشمی چادر پر جو دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں نے ہمیں لا کر دی تھی بہت سے دھبے لگ گئے ہیں لیکن خیال رہے کہ اسے اور چادروں کی طرح گہرے داغ نہیں لگے محض کچے رنگ کے نشان ہیں جسے ہماری کوشش چادر کو دھو کر پھر اپنی صورت پر لاسکتی ہے لیکن اگر اسے اسی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو اور چادروں کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ خوبصورتی سے اُڑ جائیگی بقول سعدی ہی سے

سر چشمہ باید گرفتن بہ میل
چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

انسان جب کسی بُرے یا بھلے کام کا عادی ہوجاتا ہے تو اُس کا چھوڑنا انسان کو بہت محال معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو امور کہ اس کو مورثی ملتے ہیں اور وہ انپر عامل رہتا ہے تو وہ اس کے لئے بالکل فطرت ہی بنجاتے ہیں اور اُن کا ترک کرنا مشکل کیا عموماً ناممکن ہوجاتا ہے اس کی روش خواہ کیسی ہو لیکن وہ اسے بہت بھلی معلوم ہوتی ہے وہ اپنی چال میں نکتہ چینی سے بہت کم کام لیتا ہے اور اگر لیتا ہے تو دلپر نہایت جبر کرتا ہے لہذا اُسے بہت جلد عنان خیالات پھیرنی پڑتی ہے پھر جب اس طرف سے ناکامی کا منہ دیکھتا ہے تو دلی اُلجھن مٹانے کے لئے اپنی بدترین روش کے ثبوت میں نیک ترین دلائل کا متلاشی ہوتا ہے اور یہاں بالکل ضعیف دلائل بھی اُس کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ووافی ہوتے ہیں اور یہی ایک پورا باعث ہے جو کہ عموماً انسانوں کو چاہِ ظلمت سے بالکل باہر تو کیا ایک انچ بھی مشکل سے سرکنے دیتا ہے سر کو وہ شخص جو اس کی روش کے خلاف ہو بہت بُرا معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور اس کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے اسے اس کی نصیحت خواہ کتنی ہی نیک ہو بہت بُری معلوم ہوتی ہے اور وہ اسی طرح ظلمات در ظلمات میں اپنی عمر کو تمام کردیتا ہے اس شخص کو جو قرآن واحادیث اور مسلمانان حال کی روش پر نظر کریگا تو اسے ان کے مابین بہت پورا تفرقہ معلوم ہوگا اس کو معلوم ہوگا کہ مسلمان پنے مستقر سے بہت دُور ہٹ گئے ہیں۔ اس کو معلوم ہوگا کہ بہت سے امور قبیحہ مستحسن بنا دئے گئے ہیں۔ اور بہت سے شرعی امور کو گناہ سمجھا گیا ہے۔ پھر بخوبی طرح یہ معلوم ہوگا کہ فاعل اپنے افعال پر باوجود اسقدر اختلافات کے کس قدر نازاں ومضبوط ہے۔

اگر یہاں اسلام کے ہر فرقہ کی روش الگ الگ بیان کرکے اثبات بھی دئے جائیں تو وہ ایک بہت بڑی ضخیم کتاب کی صورت اختیار کرلے گی۔ لہذا یہاں اُن اعمال کا ذکر کیا جاویگا جنپر عوام مسلمان بڑے ذوق شوق سے ان کو شرعی سمجھکر عامل ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

مسلمانوں کی اس تبدیلی میں بہت سا حصہ علمائے اسلام کا بھی ہے جس کی چند وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ مروجہ امور عموماً علمائکے نزدیک چنداں حارج نہ سمجھے گئے۔ دوم جنہوں نے سمجھا بھی انہیں بخوف بدنامی خلل انداز ہونا دشوار معلوم ہوا۔ سوم نیم ملاؤں نے اپنے الٹے تلٹے اڑانے کے لئے جہاں تک ہوسکا۔ تمام امور جائز کر دکھلائے مگر اس میں وجہ اول کا میرے خیال میں زیادہ حصہ ہے ؛

(باقی آئندہ)

سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال

از جناب مولوی محمد انصاری صاحب انصاری مقام دیوریہ ضلع گورکھپور

اہلحدیث مورخہ ۵ فروری میں جناب مولوی صاحب کی ایک تحریر نکلی تھی جس کا عنوان تھا "سوامی دیانندجی کی فلاسفی" اُس میں آپ نے بڑی قابلیت سے اپنا دعوے ثابت کیا تھا مگر ایک مقام یعنی صفحہ ۷ کے نیچے حاشیہ پر میں نے مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلائی تھی کہ دنیا اور سلسلۂ دنیا الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ سلسلۂ دنیا کے ابطال پر قلم اُٹھاوینگے۔

آج جو مضمون مولوی صاحب کا درج ہوتا ہے یہ اُس نوٹ کی تعمیل ہے۔ یا اس تنبیہ کا اثر۔ امید ہے ناظرین اس مضمون کو غور سے پڑھینگے کیونکہ اس میں نقل کے علاوہ عقل کو بھی دخل ہے اس لئے یہ مضمون قابل غور ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے مضمون کا عنوان تھا "سوامی دیانندجی کی فلاسفی" اس میں شک نہیں کہ سوامی جی نے سلسلۂ دنیا کے ساتھ دنیا کو بھی ازلی مانا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں کہ کہیں دنیا کا آغاز ہے

ایڈیٹر بٹالوی و رحیم آبادی

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہمارے پنجاب کے بزرگ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس کسی عالم پر خفا ہوتے ہیں اُن کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ واعظ آپ کی اصطلاح میں بےعلم کا لقب ہے۔ گزشتہ ایام میں جناب موصوف مولانا المکرم مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مدظلہ پر خفا ہوئے تو آپ کو بھی علاوہ اور سخت کلامیوں کے واعظ کا خطاب دیا جو در اصل مستحسن اور مقبول خطاب ہے۔ مگر مولانا بٹالوی چونکہ اس وصف سے محروم یا کمال نہیں رکھتے اس لئے بطور طنز دوسروں کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ عرصہ ہوا مرزا قادیانی کی مخالفت کے زمانہ میں آپ نے یہی خطاب (واعظ) مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کو بھی دیا تھا۔ ہم جیسوں کو ایسا خطاب دیں۔ ہم تو حسب عادت علماء اور سندات علمیہ (مولوی فاضل وغیرہ) کے اسکو بھی ایک سند یا ڈپلومہ سمجھیں۔ مگر سارے تو ہمارے جیسے نرم اسامی نہیں بعض طبائع جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا کو موجب امن و آسائش جانتی ہیں لکل امرء ما نوی۔ مندرجہ ذیل مضمون اسی اصول سے مولینا عبدالعزیز صاحب نے حضرت بٹالوی کے جواب میں بھیجا ہے۔ چونکہ مضمون طویل نیز اخباری بحث سے کسی قدر اجنبی تھا۔ اس لئے حسب منشاء معزز راقم الگ ضمیمہ کیا گیا (ایڈیٹر)

مولینا ثناء اللہ صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میری اس ناچیز تحریر کو اپنے اخبار گہربار میں جگہ پانے کی عزت دیویں۔ میں نے اہلحدیث مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۵ء میں اڈیٹر بٹالوی کا ایک خط بجواب آپ کے چیلنج کے دیکھا جسکو دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔ اور میں وقف حیرت ہو گیا۔ اس خط میں اسقدر جھوٹ ہے کہ پناہ بخدا۔ اور مزہ یہ ہے کہ خود ان کا کلام مکذب ہے تکذیب کیلئے خارج سے استدلال کی ضرورت نہیں ہے وعلیٰ ہذا القیاس ایک اشتہار بھی اڈیٹر بٹالوی نے دیا ہے۔ چنانچہ اس کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

قولہ۔ بارہ برس سے آپ مجھ سے مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کر کے اس کو ٹلاتے رہتے ہیں۔

یہ بالکل دروغ بے فروغ ہے دو برس یا کچھ زائد ہوئے کہ میں امرتسر میں موجود تھا اور بٹالوی ایڈیٹر مباحثہ کا دم مارتے ہوئے امرتسر پہنچے اور ڈپٹی محمد شریف کے مکان میں ٹھہرے اور چیلنج دیا شیر پنجاب بھی تیار ہو گئی وقت بعد نماز ظہر اور مقام مولوی احمد اللہ صاحب کی جامع مسجد مقرر ہو گئی۔ شیر پنجاب ٹھیک وقت پر کتابیں میں بھی بڑے شوق سے حاضر ہوا۔ ظہر کی نماز ہو چکی اب صرف ایڈیٹر بٹالوی کا انتظار ہوتا رہا۔ عصر کا وقت قریب آیا حضرت کا کہیں پتہ نہیں۔ لوگ انتظار کرتے کرتے تھک گئے۔ آخر اس طرف سے لوگ گئے۔ اس پر خواجہ حبیب اللہ صاحب آپ کا رقعہ بنام [illegible] لائے کہ ع اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ۔ وہاں تو کوئی شرط ہی تھی ناممکن الوقوع ہونا کیسا۔ حضرت بٹالوی خود وعدہ و معاہدہ کر کے وقت پر گریز کر گئے اور موقع پر نہیں آئے حلف باللہ کر کے خود فرمائیں کہ یہ واقعہ غلط ہے اگر قسم کھا کر کہیں کہ غلط ہے تو میں بذریعہ اخبار اپنے کذب کا اعتراف کرونگا اللہ پاک سمجھ لیگا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ پارسال کانفرنس کا جلسہ پشاور میں تھا (عبدالعزیز ناچیز) اور بہت سے احباب دہلی بتقریب جلسہ پشاور جا رہے تھے لاہور کے اسٹیشن پر کئی گھنٹے ٹھہرنا ہوا۔ ایڈیٹر بٹالوی بھی وہاں آنکلے۔ آتے ہی حسب عادت فرمانے لگے کہ مجھے جلسہ میں بلاؤ۔ اور گفتگو کا وعدہ کرو۔ اس ناچیز (عبدالعزیز) نے کہا کہ آپ سال بھر چپکے رہتے ہیں۔ جلسہ کے وقت آپ کو پشاور آنے یا پشاور جانے کی کیا ضرورت ہے بس یہیں اسٹیشن میں گفتگو ہو جاوے ہم اور آپ باہم نپٹ لیں۔ آپ نے فرمایا تم تو جلسہ میں جا رہے ہو میں نے کہا میں نہیں جاؤنگا پہلے آپ سے نپٹ لونگا کتنا ہی وقت اس میں خرچ ہو میں نہیں ٹلونگا چاہے اس میں ہفتہ دو ہفتہ لگیں اور جلسہ چھوٹ جاوے۔ دہلی کے احباب بھی موجود تھے انہوں نے بھی ایڈیٹر صاحب کو للکارا مگر حضرت ایڈیٹر بٹالوی کہاں ٹھہرتے ہیں وہاں سے چلتے نظر آئے۔

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ جلسہ آرہ کے موقع پر حضرت کے نام جلسہ کا نوید گیا اس پر آپ نے خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ مجھکو جلسہ میں موقع بحث اصول [illegible] دیا جاوے تو میں آؤں اور بصورت عدم اثبات سو روپے جرمانہ دوں۔ جواب گیا کہ جلسہ محل مناظرہ نہیں ہے اس میں اغراض و مقاصد جلسہ فوت ہوتے ہیں آپ میرے مکان پر تشریف لائیے۔ اگر میں آپ سے مغلوب ہو جاؤنگا تو آپ کو دو سو روپے دونگا علاوہ زاد راہ۔ جس کا جواب میرے پاس نہیں آیا۔ پیسہ اخبار لاہور میں آپ نے کچھ لکھا ہے اور خوب چال و حرکت آپ نے کی ہے خلاف واقعہ لکھا اور واقعہ کو چھپا لیا۔ شان ایڈیٹری ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب بھی اسی کے آخر میں آتا ہے۔

چوتھا واقعہ یہ ہے کہ اسی طرح دعوے مناظرہ اور چیلنج آپ نے جلسہ کانفرنس علیگڈھ میں بھی لکھا تھا جس کا جواب دیا گیا کہ ۱۶ مارچ آپ کی بحث کے لئے مقرر کیگئی آپ تشریف لائیے عبدالعزیز آپ کا مقابل ہوگا بھلا کون آتا ہے۔ حضرت نہ آئے پر نہ آئے ہمارے بٹالوی صاحب ایسے تو مرد میدان ہیں۔ بات یہ ہے کہ آپ نے خیال کر لیا ہے کہ عین جلسہ کے وقت چیلنج دیویں داعیان جلسہ آپ کی گفتگو خلاف مقاصد جانکر

آپ کی [illegible] اصحاب علیگڈھ نے آپ کا ڈھنگ تاڑ لیا اور ۱۶ تاریخ کی منظوری لکھ بھیجی اور حضرت صاحب کو بلایا مگر آپ کب آنے والے ہیں دیکھوں اس کی کیا تاویل شائع کرتے ہیں

قولہ۔ از انجملہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو پھر فرماتے ہیں، یہ شرط اس لئے وقوع میں نہیں آتی کہ آپ اپنے ہمخیال علماء (حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری و واعظ عبدالعزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں ان کو آپ کا ہمخیال سمجھ کر قبول نہیں کرتا۔

اس میں چند جھوٹ عیاں ہیں مولوی ثناء اللہ کا قول آپ خود نقل کرتے ہیں کہ مسلم الفریقین عالم منصف ہو اس قول کا مقتضا یہ ہے کہ جس کو وہ پیش کریں وہ پیش کرنے کے قبل بٹالوی صاحب کا مسلم ہو کیونکہ جب انہوں نے لفظ مسلم الفریقین کہا ہے تو غیر مسلم کو وہ کیونکر پیش کر سکتے ہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایڈیٹر بٹالوی نے پہلے اس سے زمانہ میں ان حضرات کو مسلم کیا تھا اس سے انہوں نے مسلم الفریقین کہا ہو۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب خود لکھ رہے ہیں کہ میں نے مولانا صاحبان کا نام بھی نہیں لیا اور ایڈیٹر بٹالوی کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ بٹالوی صاحب اگر سچے ہیں تو کوئی سند پیش کریں ورنہ اللہ پاک سے ڈریں اور کذب کی وعید خیال فرماویں۔

قولہ اس اجابت کو آپ نے روکا۔

بٹالوی صاحب کی اجابت سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے چیلنج کو بٹالوی صاحب نے جو قبول کیا ہے اس کو وہ روکدیویں تو یہ کیسی مہمل بات ہے بھلا جو اجابت بٹالوی کر چکے اس کو روکنا چہ معنے دارد، یہ آپ کی منطق ہے۔ اور اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبول نہیں کیا (مگر آپ کی سرخی یہ ہے اس دعوت کی اجابت جو مظہر معنے اول ہے) تو یوں لکھنا تھا کہ اگر آپ اس کی اجابت سے رکے یا قبول نہیں کیا یہ آپ کی اپنا تو نویسی ہے اور اسی پر یہ غرہ کہ ثنائے خود بخود یوں لکھتے ہیں ع

نظامی صاحب [illegible] ہمچنان تازہ

جس کی تکذیب حاشیہ اظہار میں بھی موجود ہے ع

آپ حضرات بٹالوی کے مناظرہ (جس کی آمادگی پر آپ کی لن ترانیاں بڑھ چڑھ کر ثنا صاحب آوازہ دوامن عشق و ہمچنان تازہ کا مصداق ہونا آپ نے لکھا ہے) کی حقیقت سنئے۔ آپ جو مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ اردو رسالہ کی عبارتیں اردو دان کے سامنے پیش کر کے اس کا مطلب بتا کر آپ اس کی تسلیم چاہیں گے جیسا کہ آپ اس جگہ لکھتے ہیں کہ میں یہی مناظرہ کرونگا۔ بھلا اس کے لئے اس قدر ہیر پھیر کی کیا ضرورت ہے یہ دو منٹ کی بات ہے جہاں کہیں ہو آپ وہ عبارت دکھا سکتے ہیں اور مطلب بیان کر یا پوچھ سکتے ہیں مگر یہ بھی ہو آپ سے۔

قولہ - اہلحدیث کی جامع و مانع تعریف تاکسایاپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا پھر آں عزیز کا خارج از اہل حدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کریگا الخ

آپ کی اس عبارت کے معنے اگر یہ ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے جو تعریف اہلحدیث کی لکھی ہے وہ بٹالوی صاحب کے نزدیک جامع و مانع ہے تو اس کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں تو آپکی غرض صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ بنا بر اپنی تعریف کے خارج از اہل حدیث ہیں تو آپ کا یہ جملہ محض لغو اور مہمل ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اسکو جامع مانع ہونا لکھا ہے تب بھی اسکی یہاں ضرورت نہیں ہے آپکی اردو نگارش کا یہ حال ہے اب دوسرا فقرہ ملاحظہ فرمائیے آپکا فقرہ ہے "آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کرونگا" میں کہتا ہوں اسکا کیا مطلب - اگر یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا ہے کہ میں خارج از اہلحدیث ہوں تو یہ جھوٹ اور سراسر جھوٹ ہے کیونکہ مولوی ثناء اللہ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں جسکو میں خوب جانتا ہوں - اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے کلام کا مقتضٰی آپ یہ بتائینگے تو آپ یوں لکھتے کلام سے ثابت کرونگا پیش کرنے کے معنے ہیں کسی چیز کو دکھانا اور یہاں بات یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا کلام آپ پیش کریگے اور اس کا مقتضے بتائینگے - ہاں کلام سے پیش کرنا یہ خاص بٹالہ کا محاورہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص پیش کرتا اگر مجھے دکھاتا ہے تو لفظ (سے) غلط ہے جو دو جملوں میں ہے - اور اگر مقتضائے کلام ثابت کرنا ہے تو یہ غلط ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا کیونکہ ثابت کرنا بغیر دلائل منطقیہ کے نہیں ہوسکتا نہ معلوم آپ نے منطق کو کیا چیز سمجھا ہے کیا مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کرینگے وہ مقدمات نہیں ہیں اور آپ انکو ترتیب دیکر نتیجہ نہیں نکالینگے پھر منطق کس کو کہتے ہیں پھر مقتضائے کلام سے ثابت کرنے کیا معنے اگر یہی کہ آپ ارشاد ہوئے صرف مولوی ثناء اللہ کے کلام میں دکھلا دینگے تو پھر کلام سے بار بار آپ کا لکھنا سراسر غلط ہے دوسرے جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے خارج از اہل حدیث ہونے کے مقر ہیں تو پھر گفتگو کس امر میں ہوگی اور کیا حاصل جب اتنی سی اردو عبارت میں آپکا یہ حال ہے تو آئندہ ہر حال تقریر و مناظرہ و تحریر ہے۔

قولہ - اس امر کے ثبوت کے لئے خارجی دلائل منطقیہ وکلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کریگا -

میں کہتا ہوں کہ آپ نے خارجی دلائل کی تفسیر منطقیہ کلامیہ فرمایا اس کے کیا معنے - خارج سے اگر آپ کی مراد مولوی ثناء اللہ کے کلام سے خارج ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جو آپ تقریر کیجئے اور مولوی ثناء اللہ کا کلام پیش کریگے وہ منطق نہ ہوگی اور یہ غلط اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کرینگے اور جو کلام پیش فرمائینگے وہ آخر قضایا ہی ہونگے اور منطق میں ہوتا ہی کیا ہے - قضایا ہے مقبولہ ملفوظ کو ترتیب دیکر نتیجہ نکالا جاتا ہے آپ اسکو یوں سمجھئے کہ اگر آپ دلائل منطقیہ سے تعرض کرتے تو اسکی کیا صورت ہوتی اسی صورت کو سوچئے تو آپکو خود معلوم ہوجائیگا کہ یہ فرمانا آپکا (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) خود آپ کو غلط معلوم ہوگا بشرطیکہ آپ منطق سے کسیقدر بھی مانوس ہوں جناب ایڈیٹر صاحب جسکو کلام کہتے ہیں اسیکا نام منطق ہے لطیفہ ہے [illegible]

تو چو واقف زبان مرغان را ۔ کہ ندیدی گہے سلیمان را

آپ فرماتے ہیں کہ کلام سے بحث ہوگی اور وہ منطقی بحث نہ ہوگی - یہ آپ کی منطق ہیچ در ہیچ ہے۔

[illegible]

آپنے دلائل منطقیہ وکلامیہ پر بسبیل عطف فرمایا ہے - اگر یہ عطف تفسیری ہے تو عطف تفسیری میں مفسر کو مفسر بالفتح سے اشہر و اعرف ہونا چاہئے ولیس کذالک اور اگر معطوف معطوف علیہ میں مغایرت ہے تو ممنوع ہے کیونکہ دلائل کلامیہ سے آپکی مراد طرز استدلال کلامیہ ہوگی اور اس کو دلائل منطقیہ سے تباین غیر مسلم ہے - آپ جو پیش کریگے وہ آخر الفاظ ہونگے اور آپ ان الفاظ کی دلالت علی المدعی سے بحث کرینگے اور وجوہ دلالت بیان کرینگے تو کیا دلالت کا بیان منطق سے خارج ہے حالانکہ دلالت کی بحث منطق میں ہوتی ہے اگرچہ مقصود بالذات نہ ہو وہ یہ انتساب کیلئے کافی ہے پس آپ کا یہ نفی (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) غلط ثابت ہوئی - کسی تعریف کی جامعیت و مانعیت اور کسی چیز کا فرد من الافراد ہونا وغیرہ علی سبیل التسلیات سمجھنے کیلئے علم کی ضرورت نہیں ہے کیا آپنے یہ مثل نہیں سنا - اسیطرح ضرور نہیں ہے کہ اہلحدیث کی تعریف بھی ہر شخص و ہر کمال صادق نہیں ہو تو [illegible] بھی صادق نہ آئے جیسے لفظ مومن اسکے فہم کیلئے علم کی ضرورت ہے اسی کو دیکھئے کہ حنفی اہلحدیث بھی اپنے کو اہلحدیث کہا کرتا ہے آخر اس میں اور کامل اہل حدیث میں وجہ امتیاز ہوگی اور جس قدر خصوصیت اس میں کم ہوگی اسی قدر اس کے اہلحدیث ہونے میں ضرور کمی ہوگی فافہم ولاتکن [illegible]

قولہ نہ دس بیس شرکا کی حاجت -

قولہ جس دن امرتسر سے چلنا ہو اس دن سے مجھے اطلاع دیویں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں - بارہ پہنچکر آنعزیز کے لئے سکنڈ انٹرمیڈیٹ کا اپنی گرہ سے خرید دوں گا

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بٹالہ سے آپکے چلنے کی نیت مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے امرتسر پہنچکر ٹکٹ خریدنا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے بٹالہ سے چلنے کی غایت سیالکوٹ جانا ہے نہ ٹکٹ خریدنا - علاوہ ازیں لکھنے کی کیا ضرورت - کیا مولوی ثناء اللہ نے آپسے اس کی استدعا کی تھی یا مولوی ثناء اللہ صاحب نادار ہیں ٹکٹ نہیں خرید سکتے یہ لولا طائل لکھنے کا کیا منشاء یا اپنی مالداری ظاہر کرنا ہے یا کبھی کا دستور رہا ہے کہ انکا ٹکٹ آپ خریدا کرتے ہیں یہ کیسی لغو حرکت ہے کیوں جناب ایسی باتوں میں آپکو حدیث من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ نہیں یاد آتی - اس کا مطلب ہے [illegible] اپنی جتانی مگر یہ تو فرمائیے کبھی کسی کا ٹکٹ خریدا بھی ہے آپ تو خود دوسروں سے ٹکٹ خریدواتے ہیں افسوس -

قولہ میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جسکا ذکر آنعزیز نے بطور رشحات اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں بطور صداقت اسکا اظہار کرتا ہوں -

آپ اس جگہ اپنے تھرڈ کلاس میں سفر کرنے کو مسٹر گلیڈسٹون کے تھرڈ کلاس میں سفر کیساتھ تشبیہ دیتے ہیں حالانکہ ہزاروں آدمی تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں کیا آپ کے سفر کی [illegible] سفر سے مشابہت آپکو دلیل معلوم ہوئی جو مسٹر گلیڈسٹون کو آپنے پیش کیا اور اگر آپکی مراد یہ ہے کہ جیسے باوجود منصب وجاہ و دولت و مال کے مسٹر موصوف کا تھرڈ کلاس میں سفر تھا ویسے ہی باوجود منصب و جاہ و دولت و مال کے آپکا تھرڈ کلاس میں سفر ہے تو اولاً کہاں وہ اور کہاں آپ - مسٹر موصوف کیلئے تو لوگ جگہ چھوڑ دیتے ہونگے گاڑی خالی کر دیتے ہونگے اور آپ کے لئے تو ایک چوہڑا بھی بیٹھنے والا نہیں ہے کہ یہ بیچ میں تفاوت رہ [illegible] بات یہ ہے کہ تھرڈ کلاس میں سفر یا تو اضطرارا ہوتا ہے یا بخل سے ہوتا ہے یا ناداری وجہ ہوتی ہے - اگر آپ تواضع کو تواضعاً آپکا سفر تھرڈ کلاس میں ہے تو غلط کیونکہ مسٹر گلیڈسٹون کی مثال اسکی تردید کرتی ہے - اور اگر دوسری تیسری وجہ ہے تب بھی یہ مثال غلط ہے اور اس حالت میں دوسرے کو انٹر کا ٹکٹ بلا وجہ اپنی گرہ سے خریدکر دینا کسقدر ناموزوں اور خلاف عقل ہے - ایڈیٹر بہادر کی تازہ بہادری ملاحظہ ہو -

ابھی ایک اشتہار مطبوعہ پیسہ اخبار منجانب بٹالوی میری نظر سے گذرا جسمیں اس شخص نے بالکل جھوٹ و افترا اور کتمان حق سے کام لیا ہے پہلا مضمون اشتہار کا اپنی شیخی (وہ بھی بالکل غلط) ہے کہ فرقہ اہل حدیث کا نام اہلحدیث ایڈیٹر بٹالوی کی تجویز سے ہوا ہے حالانکہ یہ بالکل دروغ بیفروغ ہے - اس فرقہ کا نام اہلحدیث زمانہ پیشین سے چلا آتا ہے جسکا ذکر کتابوں میں کثرت سے موجود ہے فقہ حنفی کی کتابوں میں بھی اس فرقہ کا لقب اہل حدیث بکثرت مذکور ہے کیا صاحب خلاصہ نے لفظ کا اہل الحدیث نہیں لکھا اور ملا علی قاری نے اسپر مواخذہ نہیں کیا اور کیا جناب مقلدین اہلحدیث کیطرف سے ملا علی قاری کا قول قبول [illegible] نہیں ہوا یہ کیسی جھوٹی شیخی اور جھوٹا احسان [illegible] پناہ بخدا -

دوسرا مضمون ایڈیٹر صاحب کے اشتہار کا یہ ہے کہ آپنے [illegible] لکھے اور اس سنہ میں [illegible] ارکان اہلحدیث کانفرنس کو ان اصول کی تسلیم پر متفق کیا -

مجھے مولوی مرزا ظہیر الدین احمد صاحب رئیس لوہارو سے ملاقات ہوئی اور سلسلہ سخن میں بٹالوی صاحب کا دہلی تشریف [illegible] اپنے اصول پیش کرنا جناب ممدوح نے ذکر کیا اور یہ کہ تسلیم (جو ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں) کے اپنا خلاف انہوں نے ظاہر فرمایا [illegible] مرزا صاحب کے سوا جن صاحبوں کا نام آپ نے لکھا ہے [illegible] کا ذکر تو یاد نہیں آتا مگر عام طور پر ان حضرات کی بجائے آپکا ذکر کیا اسی سے سمجھ لینا چاہئے کہ بٹالوی ایڈیٹر کا کلام کسقدر راستی سے اجنبی ہے - تیسرا مضمون اس اشتہار کا یہ ہے کہ موقع جلسہ مولوی ثناء اللہ نے باستعانت عبدالعزیز ممبران کو متفق کرکے [illegible] جلسہ میں نہ بلایا جائے اس کے جواب میں نہایت [illegible] لفظوں میں بلند آواز سے میں کہتا ہوں کہ جھوٹا ہے جھوٹا ہے جھوٹا ہے - میں نے تو چاہا کہ بٹالوی صاحب جلسہ میں آویں اور تقریر کریں مگر ارکین کانفرنس کو پسند نہیں ہوا جسکی دلیل خود بٹالوی کا قول ہے جو چند سطر پہلے اشتہار میں موجود ہے لیکن اس کا جواب بجز اس کے کہ علیہ ما علی الکاذبین کہوں اور کیا ہے - ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر - اتنا سفید جھوٹ کیوں بولتا ہے اس موقع میں آپ نے لکھا ہے کہ [illegible] کانفرنس کے کان میں پھونک مارا [illegible] آپکی ضعف الاعتقادی کا نتیجہ ہے اور لیجئے کیوں جب اللہ کا ڈر نہیں ہے تو جو چاہئے فرمائیے - بات یہ ہے کہ بٹالوی صاحب ایسے ہی آدمی ہیں کہ کسی اسلامی جلسہ میں تقریر کیلئے نہیں بلائے جاتے لوگ ان کو نہیں پوچھتے - انجمن حمایت اسلام لاہور [illegible]

کو دیکھئے کہ تمام علماء حنفی اہلحدیث بلکہ مرزائی اور شیعہ سب اس میں مدعو ہو سکتے ہیں تقریر کرتے ہیں مگر بٹالوی کو کوئی نہیں پوچھتا بتاؤ وہاں کس نے پھونک مار کر چھو کر دیا کوئی جلسہ اسلامیہ تو بتائیے کہ وہاں آپکی قدر ہو دوسرے اشخاص باوجود اظہار معذوری باصرار بلائے جاتے ہیں اور آپکی وہاں جو کچھ بھی ارذل کی حالت ہے بتائیے کون پوچھتا ہے مَنْ يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ، اس موقع میں اڈیٹر بٹالوی نے اس ناچیز (عبدالعزیز) کو مولوی ثناء اللہ کا ثانی اثنین لکھا ہے اس رستباز سے کوئی پوچھے کہ اس لکھنے کی کیا وجہ ہے مجھکو ثناء اللہ سے وجہ خلاف (بقول تمہارے) تفسیر ہے اور جب تفسیر لکھی گئی تو میں مولوی ثناء اللہ کو جانتا بھی نہ تھا۔ دوسرے ہم لوگوں نے اپنا خلاف بذریعہ فیصلہ آرہ ظاہر بھی کردیا ہے پھر ہمکو ثانی اثنین کیوں لکھتا ہے بات یہ ہے کہ عبدالعزیز باوجود معذوری کے کانفرنس میں باصرار بلایا جاتا ہے اور حضرت بٹالوی صاحبکو باوجود مزید خواہش اور طلب کے اہل کانفرنس نہیں پوچھتے اسکا اس شخص کو حسد ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ اور مجھکو کانفرنس کا رکن رکین آپ لکھتے ہیں حالانکہ اراکین کانفرنس کا نام خود بٹالوی اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں اور میرا نام اس میں نہیں ہے آپکے اس اشتہار میں اسی کی تفریع ہے کہ دہلی میں امرتسر میں پشاور میں علیگڈھ میں بجائے بٹالوی نے شریک جلسہ ہونا اور تقریر کرنا چاہا اور مزید استدعا کی مگر کسی جگہ کے ارباب شوریٰ و اہل مجلس نے ان کو اس قابل نہیں سمجھا اور نہ اجازت دی۔ اسکا غصہ آپ مجھپر اور مولوی ثناء اللہ پر نکالتے ہیں ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور اللہ کی وعید (جو جھوٹوں کے حق میں ہے) یاد کر اور میں حیران ہوں اسکا قصہ کیا ہے ہر مجمع کو ہر اہل مجلس کو اختیار رہتے جسکو نا اہل سمجھیں اپنی مجلس میں نہ آنے دیں نہ موقع سخن دیویں پھر اسکا جھگڑا کیا ہے اپنی آپکی خفگی جو اس کے متعلق اشاعۃ السنہ میں یا اور کہیں ہو اسکو لوگ مجنونانہ بڑ خیال کرتے ہیں اور ہنستے ہیں۔

بٹالوی صاحب اپنے اس اشتہار میں لکھتے ہیں کہ میں ان ممبران کانفرنس سے جو اصول خمسہ اہلحدیث کو تسلیم کرکے اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں مجھے دے چکے ہیں الخ بھلا اس بندۂ خدا سے کوئی پوچھے کہ جب ممبران کانفرنس آپکے اصول خمسہ کو تسلیم کرکے اپنی تحریرات اس کی تصدیق میں دے چکے ہیں پھر اسکو پیش کرنیکا اور بکواس مچانے کا کیا نتیجہ اور کیا حاصل اور کیوں آپکو اسقدر اصرار و غصہ و ہذیان گوئی ہے درحقیقت دروغگو را حافظہ نباشد ہے باحرکت مجنونانہ ہے اڈیٹر بٹالوی اسی اشتہار میں خود لکھتے ہیں کہ اراکین کانفرنس آپکے اصول خمسہ میں متفق ہیں اور اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں دیچکے ہیں اور عبدالعزیز و حافظ عبداللہ صاحب بھی اتفاق کر چکے ہیں تو اس بھلے مانس سے پوچھنا چاہیئے کہ پھر جھگڑا کیا ہے اور اسقدر بیہودہ گوئی اور کذب بیانی و زشت گوئی کیوں ہے اور کس غرض سے ہے یہی ؟ کہ کانفرنس میں آپکو تقریر کرنیکی اجازت ملے اور جلسہ میں اپنی تقریر دلپذیر سے ارباب جلسہ کے دماغ پراگندہ کریں صرف اسی واسطے اسقدر بیہودہ سرائی ہے کہ کسیطرح جلسہ میں اڈیٹر صاحبکو بولنا نصیب ہو اور حال یہ ہے کہ لوگوں کو اس شخص کے بیچ اس سے نفرت ہی چنانچہ دلی والے پشاور والے امرتسر والے۔ علیگڈھ والے کسی نے اس شخص کا تقریر کرنا گوارا نہ کیا تو کس کا غصہ کس پر آپ لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ نے حسب منشا کان میں پھونک مار چھو کر دیا (کبھی دور کے مسافر عبدالعزیز کو اپنے کذب و افترا کا ہدف بناتا ہے حالانکہ کانفرنس والوں سے اور اڈیٹر راست گو سے جو خط و کتابت ہوئی مجھکو اسوقت تک اس کی خبر بھی نہیں ہوئی کہ کب خط آیا کیا جواب گیا۔ امرتسر میں میں نے اڈیٹر بٹالوی کو موقع ملنے کی کوشش بھی کی مگر پسند خاطر اہل جلسہ نہیں ہوا ناظرین اس جنون کو خوب ملاحظہ فرمائیں کہ بقول اڈیٹر مسئلہ کا اختلاف نہیں صرف جلسہ میں اپنی تقریر کا موقع پانے کی غرض سے یہ شخص اسقدر فساد مچاتا ہے اور اپنا نامہ عمل سیاہ کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہی حرکت مجنونانہ ہے کہ جلسہ میں تقریر نہیں کیا اہل اس شخص کو نہیں سمجھتے پشاور میں ایک شخص نے آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ مرفوع القلم ہیں اور مختلف واقعات (جو اس کے واقعہ ہوئے تھے) بیان کیے۔

مجھ (عبدالعزیز) کو اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں ہے میں بہت دور کا رہنے والا ہوں مجھپر اس شخص کی زبان درازیاں صرف اس غرض سے ہیں کہ عبدالعزیز کسی طرح جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت بٹالوی کو دلوا دیوے اور میں ہرگز نہیں کرونگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو میں اس کوشش میں ناکامیاب ہو جاتا ہوں دوسرے یہ کہ محض لغو حرکت ہے ایک بیہودہ کہانی اہل مجلس کے مذاق کے خلاف اور اسپر فساد کا اندیشہ۔ بھلا یہ کون عقلمند کر سکتا ہے میری طرف سے بٹالوی کو جواب یہی ہے کہ مسئلہ کا اختلاف تو بقول تمہارے مرتفع ہے رہی آپکی تقریر دلپذیر جلسہ کانفرنس میں تو اس کیلئے ضرور ہے کہ آپ ہندوستان کے کسی جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت حاصل کرکے اپنی اہلیت کا سارٹیفکٹ حاصل کیجیئے تو کانفرنس بھی آپ کو اجازت دیگی۔ جا بجا یہ آخر فیصلہ ہے۔

بٹالوی صاحب اس موقع میں لکھتے ہیں کہ "امرتسر میں نہ بلانیکی ایک اس وجہ کو کہ اب آپ اہلحدیث نہیں رہے عزیز مذکور خود تسلیم کرچکے ہیں اور جلسہ پشاور میں نہ بلانے کی وجہ الخ

خوف فساد کی وجہ جو بیان کیگئی ہے اسکا جواب
یہ ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تن تنہا میں جلسہ پر آؤنگا
نہ کوئی آدمی ساتھ لاؤنگا نہ ہتھیار۔ اہل جلسہ تلاشی لیکر
مجھے مجلس میں داخل کریں۔"

جناب! ہتھیار کی تلاشی کی تو ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ پولیس موجود ہے وہ ہتھیار دیکھیگی تو گرفتار کریگی۔ البتہ زبان آپکی سیف سے بڑھکر ہے اس کی تلاشی کیونکر ہو۔ آپ جانتے ہونگے اور اسی بدزبانی کے سبب کوئی آپکو اپنی مجلس میں جگہ نہیں دیتا جو آپکی تقریر و تحریر کا لازمی حصہ ہے یہی اشتہار کو دیکھئے کہ سوائے تفاخر اور جھوٹ افترا سچ سے انکار علاوہ بدزبانی و زشت گوئی کے اور ہے کیا یہی آپ کے نسخہ علمی ہیں ورنہ بتائیے آپ کی اس تحریر میں علمی بات کون سی ہے؟

اسکے بعد اڈیٹر صاحب جلسہ آرہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور وہاں کا قصہ شروع کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ جلسہ آرہ سے میرے نام نوید آیا جلسہ آرہ ۷ مارچ کو ختم ہوا مجھکو کسی نے نہیں بلایا باوجودیکہ میرا رقعہ اجابت دعوت ۲۸ فروری کو بٹالہ سے روانہ ہوا اور دوسری مارچ کو آرہ میں پہنچا ہوگا۔ شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔

ناظرین بٹالوی کی راستبازی کو ملاحظہ فرمائیں جلسہ اکرہ تعلیمیہ آرہ اس سال مقام سیتامڑھی جو آرہ سے دور ہے میں ہوا جسکی صراحت نوید میں موجود ہے اور اسی کے مطابق تمام لوگ مقام سیتامڑھی میں پہنچے مولوی ثناء اللہ بھی وہیں آئے آرہ کوئی نہیں گیا مگر بٹالوی صاحب سفید جھوٹ بولتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ۲ مارچ کو آپ کا خط آرہ پہنچا ہوگا شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔ یہ کیسا صریح اور صاف جھوٹ ہے۔ مولوی ثناء اللہ تو ۴ مارچ کی شب کو سیتامڑھی پہنچے آرہ گیا۔ بات یہ ہے کہ جسکو سچ بولنا ہے وہ سمجھ بوجھکر بولتا ہے اور جسکو اسکی احتیاط نہیں ہے وہ بے سوچے سمجھے کہے جاتا ہے مثل مشہور ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ بٹالوی صاحب ذرا نوید جلسہ آرہ پڑھکر شرم کیجئے۔

اس کے بعد اڈیٹر صاحب میرے خط کا مضمون بدیں عنوان نقل کرتے ہیں "مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کا جواب خاکسار کے پاس ۱۰ مارچ کو پہنچا ہے جس کے الفاظ تفاخر و توہین اور ریا والے حذف کرکے اصل مطلب متعلق انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے" یہ بالکل دروغ بے فروغ ہے کہ اس میں تفاخر و توہین وغیرہ ہے اس میں حضرت صاحب کا مناظرہ سے گریز کا ذکر تھا کہ امرتسر میں بٹالوی صاحب باوجود عہد و میثاق کے جائے مناظرہ پر نہیں آئے اور صاف گریز کر گئے یہ ایک واقعہ کا بیان تھا اس کو یوں ٹال دیا کہ تفاخر اور توہین حذف کردیا۔ بات تو یہ تھی کہ اس کا جواب کیا تھا اگر اسکو غلط کہیں تو سیکڑوں آدمی اس کے گواہ موجود ہیں۔

اس کے بعد میرے خط کی عبارت بایں بیان (انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے) لکھی ہے۔ الا کہ پہلا ہی جملہ غلط لکھا ہے میرے خط میں تھا جناب مولوی حافظ حاجی واعظ ایڈیٹر (اسی طرح مجھکو آپ نے لکھا تھا) چار لفظ واعظ صاحب نے حذف کر دیئے اس میں اولاً تفاخر اور توہین کیا ہے۔ دوسرے اگر ہے تو آپ نے مجھکو اس طرح کیوں لکھا تھا۔

دوسرے نمبر میں میری عبارت یہ تھی "لائد اہلحدیث سمجھکر بھیجا جاتا ہے (اگر چہ اس فہم میں غلطی ہو) اور یہ عام خلق محمدی کا بھی مقتضی ہے (دل دشمناں ہم نکردند تنگ) صرف لاابنی اسکو سمجھنا غلط فہمی ہے یہی غلطی ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ "میرا نہ آنا آپکے اس مطالبہ کو لاابنی نہیں بناتا"

میری اس عبارت میں سے ایک سطر سے زیادہ عبارت بٹالوی صاحب نے حذف کردی اور اپنی دیانت کا ثبوت دیا کیوں جناب اس میں کون تفاخر اور توہین کا کلمہ ہے۔ وعدہ آپ کا یہ ہے کہ انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے سبحان اللہ کیسا سچا وعدہ ہے اذا وعد اخلف بات یہ ہے کہ اس مضمون کا جواب نہیں سوجھا تو عبارت ہی کھا گئے یہ دیانت ہے اور اسپر یہ اشتہار بازی کی جرأت سبحان اللہ۔ میرے خط میں یہ مضمون بھی تھا "نوید جلسہ آپکے پاس دفتر سے بھیجا گیا تھا ناظم دفتر نے سابق خیال سے آپ کو اہلحدیث شمار کرکے آپکو نوید بھیجا" اس کا جواب اڈیٹر صاحب بادیانت یہ فرماتے ہیں "میں جیسا اہلحدیث ہوں آپکو جلسہ ہائے کانفرنس ۱۹۱۲ء-۱۹۱۳ء کی کاروائیوں سے و جلد ۲۲ و ۲۳ اشاعۃ السنہ سے ثابت ہو چکا تھا۔ آپ کا فرض تھا کہ ناظم کو اطلاع دیتے اور ہدایت کرتے" پناہ بخدا یہ کیسی لغو و بیہودہ بکواس ہے بھلا کانفرنس ۱۹۱۲ء-۱۹۱۳ء کی کاروائیوں سے بٹالوی کا اہلحدیث ہونا کسی کی سمجھ میں اسکا مطلب آ سکتا ہے میں نہیں جانتا کہ کانفرنس نے کوئی [illegible] بٹالوی کے اہلحدیث ہونے کے متعلق کی ہے اور اشاعۃ السنہ اپنے وعدہ پر چھپتا رہتا ہے معلوم کس کس کی توجہ پڑا ہوگا میں کیا جانوں۔ بالفرض اگر آپکا اہلحدیث ہونا ثابت بھی ہو تو غلط بولتے ہیں آپ [illegible] آپ فرماتے ہیں کہ ناظم کو اطلاع دینا فرض تھا۔ ایسا فرض تو بٹالوی [illegible] بہت [illegible] خدا کے پاک کی شان ہے جو شخص اسقدر جھوٹا اور [illegible] ہو سکے

اشتہارات چھپوا کر شائع کرتا ہے وہ شخص جلسہ آرہ کی اطلاع دہی کا خط لکھنا اور ٹکٹ خرچ کرنا لالعینی بتاتا ہے سبحان اللہ فیا للعجب ؛ اجی بٹالوی صاحب من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ کا وعظ لوگوں کو سناتے ہیں اور خود کذب بہتان وانکار حق کا اشتہار چھپوا کر شائع کرنا فرض وواجب جانتے ہیں۔ ناظم مدرسہ نے جو خطوط لوئیدپر میری طرف سے دستخط کیے (جسکی عموماً اجازت ہوا کرتی ہے) اسکو ایڈیٹر صاحب جعلی بتلاتے ہیں سبحان اللہ کیا عقل ودرایت ہے۔

میرے جواب میں مضمون تھا کہ کسی کا مسجد میں نہ آنا اذان کو لالعینی نہیں بناتا "اس کے جواب میں بٹالوی صاحب فرماتے ہیں کہ اذان فاسق مسلمانوں جماعت میں شامل ہونیوالوں کے لئے ہوتی ہے بھلا اسکا جواب ہیں کیا دوں سوائے اسکے کہ بٹالوی صاحب سے کہوں جناب عقل کے ناخن لیجئے۔ ایڈیٹر صاحب اگر آپکی سمجھ ٹھیک ہوتی تو سیدالوں جنگلوں دریا میں رہنے والوں کو اذان مشروع ہوتی کیا عجب بٹالہ کا یہی مسئلہ ہو کہ جہاں جماعت میں شامل ہونیوالے نہوں وہاں اذان عبث ولالعینی ہے جب آپ کا یہ مسئلہ ہے تو تو بیدجلسہ کو آپ کا عبث ولالعینی کہنا بے شبہ بجا ہے " اس کے بعد بٹالوی صاحب اعتراض کا (کہ سال بھر آپ چپکے رہتے ہیں جب جلسہ کا وقت آتا ہے تب آپکو اپنے اصول خمسہ یاد آتے ہیں) جواب لکھتے ہیں عموماً ۱۲ سال سے اور خصوصاً ۱۳۱۲ھ سے کانفرنس کے ان تینوں ممبروں کو جو اصول خمسہ اہلحدیث کے مخالف ہیں یعنی آپکے لیڈر ورہبر امرتسری (۲) ان کے ثانی اثنین خود بدولت (۳) انکے ثالث حافظ صاحب غازیپوری تحقیق حق کیلئے بلاتا ہوں "الخ

اسکا جواب ملاحظہ ہو بٹالوی نے یہاں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو میرا (عبدالعزیز کا) لیڈر ورہبر لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر میرا لیڈر ورہبر امرتسری ہے تو بٹالوی کا رہبر شیطان لعین ہے اور اس شعر لزومیہ کے مقدم و تالی میں لزوم کی دلیل وہی ہے جو بٹالوی کے پاس ثناء اللہ کے لیڈر ورہبر ہونے کی دلیل ہے بلکہ اس کا رہبر شیطان ہونا عیاں ہے اسی رہبر نے بٹالوی کو مرزا قادیانی کا مداح بنایا اور یہی حضرت قادیانی کے فروغ کے ذریعہ ہوئے اسی (لیڈر) نے ان سے اہل حق کے خلاف لکھوایا اسی لیڈر نے خراسانی عربی وغیرہ ان سے لکھوائیں۔ اسی لیڈر نے ان سے جھوٹا دعوے کرایا کہ معیار الحق خود بدولت کی تصنیف ہے وعلی ہذالقیاس ان کا رہبر شیطان صاف ہے مجھکو یہ کیا بتا سکتے ہیں کہ فلاں امر میں ثناء اللہ اس کا رہبر ہے فعلیہ ما علی الکاذبین

مولوی ثناء اللہ نے تفسیر لکھی اس کی تغلیط ان لوگوں نے صرف اس قدر کی کہ سلف کے خلاف یہ تفسیر ہے اور اسی کی بناء پر مولوی ثناء اللہ کو خارج از اہل حدیث بنایا۔ ہم لوگوں نے ان کے پیش کردہ مقامات میں چودہ مقامات میں تفسیر ثنائی عربی کی غلطی کو بدلیل ثابت کیا (جسپر ثالث فیصلہ آرہ ہے) مگر ان کی طرح خارج از اہلحدیث نہیں کیا اور اس میں ہم لوگ چار آدمی تھے ۔ یہ ناچیز اور مولوی شمس الحق صاحب مرحوم وحافظ عبداللہ صاحب وشاہ عین الحق صاحب۔ اسپر بٹالوی خوب اچھلے کودے ہیں نے انکو کہا کہ اولاً کسی مذہب میں داخل وخارج ہونے کا معیار قائم کرو تب یہ حکم لگاؤ جیسا کہ علامہ

عبدالکریم شیر شاہی لکھتے ہیں بٹالوی صاحب سے یہ تو نہیں سکا کہ جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے العیاذ من ذالک بٹالوی نے جس جگہ تین شخص (مولوی ثناء اللہ۔ عبدالعزیز۔ حافظ عبداللہ صاحب) کی نسبت لکھا ہے یہ اصول خمسہ مذہب اہلحدیث کے مخالف ہیں " اور چند سطروں کے بعد لکھا ہے مد تینوں حضرات کی تحریرات جن میں دبی زبان سے ان لوگوں نے بھی ان اصول کو تسلیم کر لیا ہے " ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ کیسا اپنی زبان سے آپ جھوٹا ہوتا ہے خود لکھتے ہیں کہ تینوں حضرات نے ان اصول کو تسلیم کر لیا ہے پھر یہ بھی لکھتے ہیں کہ مخالف ہیں یہ کیسا دروغ گو را حافظہ نباشد ہے خدا کی پناہ۔

اس کے بعد آپ مجھکو مناظرہ کیلئے امرتسر لاہور بلاتے ہیں اور سو روپیہ کا وعدہ کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا وعدہ مجھکو معلوم ہے تین بار اس کا تجربہ ہو چکا ہے بھلا میں بیمار معذور آدمی اتنی دور خرچ وزحمت سفر اٹھا کر جاؤں اور آپ حسب عادت نہ آئیں جیسا امرتسر میں مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں کیا تھا یا کوئی حیلہ کر کے چلدیں جیسا آپ نے لاہور کے سٹیشن میں کیا تو میں ناحق پریشان ہوں البتہ میرا خلف وعدہ کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اور آپ بقول خود جوان ہیں میری طرح بیمار ومعذور بھی نہیں آپ کو یہاں آنے میں کون رکاوٹ ہے۔ مگر آپ کی ہمت نہیں پڑتی اور مناظرہ کے نام سے لرزہ آتا ہے اور روح کانپتی ہے جلسہ مذاکرہ علمیہ میں آنے کو آپ تیار تھے اب کیا ہوا۔ آپ کا کید میں خوب سمجھتا ہوں وہی کہ جلسہ میں تو موقع بحث ومناظرہ ہوگا نہیں بس آپ کو شیخی ہانکنے کا موقع ملجائیگا۔ بھلا آپ اور مناظرہ ؟ کبھی کیا بھی ہے۔ اسی طرح علیگڑھ میں ۱۵ مارچ تک جلسہ تھا اس وقت کے لئے آپ کا چیلنج آیا اور ۱۲ مارچ تاریخ مناظرہ مقرر کر کے آپ بلانے گئے تو لرزہ آگیا لوگ آپ کے کید کو خوب سمجھتے ہیں اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا۔

بٹالوی نے اس جگہ لکھا ہے :-

"چونکہ تینوں صاحب ان اصول کو دل سے تسلیم نہیں کرتے "!

بھلا دل کا حال ان کو کیا معلوم بات تری جھوٹے کی !

بٹالوی لکھتے ہیں :-

"موضوع کلام میرے اور آپ کے درمیان اور کوئی تحریری اور تقریری غلطی نہ ہوگی بلکہ خاصکر اصول خمسہ میں بحث ہوگی "

ایڈیٹر صاحب تحریری وتقریری غلطی کے نام سے آپ کو بخار کیوں چڑھ گیا اور ہائے وائے مچانے لگے۔ بات یہ ہے کہ آپکی تحریر وتقریر میں جھوٹ۔ افترا۔ بہتان۔ لغو۔ چھوٹے لڑا کے سوا اور رکھا کیا ہے۔ آپ ڈرتے ہیں کہ مجمع میں آپ کے دین وایمان کی حقیقت ظاہر ہوگی۔ اور علمی باتیں تو آپ کی تحریر وتقریر میں ہوتی ہی نہیں آپ کی علمی لیاقت اور فہم وفراست تو ایسی ہے ظاہر ہے۔ کہ میں نے لکھا تھا کہ آپ کی غلطیاں موضوع کلام ہونگی اس پر آپ فرماتے ہیں تو اصول خمسہ میں بحث کرنیکا بھولے سے نام نہیں لینا۔ سبحان اللہ کیا عقل ہے اور کیسی فراست

اگر اصول خمسہ غلط ہونگے تو کیا تحریری غلطیوں کا وہ فرد نہ ہوگا۔ بات تو یہ ہے کہ میں موضوع کلام عام رکھتا ہوں اور آپ اس سے بھاگتے ہیں اور جان چراتے ہیں اور آپ کو اس سے لرزہ آتا ہے اور گھبرا کر کہتے ہیں کہ سوائے اصول خمسہ کے اور کوئی بحث نہیں کرونگا اور اس میں بھی بحث آپ کو اس سے پیدا ہوئی کہ میرے خیالات آپ کو میری تحریر سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ اسی اشتہار میں آپ نے لکھا ہے ماشاء اللہ آپ ایسے بہادر پوت ہیں کہ عام بحث سے بھاگتے ہیں۔ اور جھوٹے ایسے ہیں کہ مجھکو لکھا ہے کہ اصول خمسہ میں بحث کرنے سے میری روح کانپتی ہے۔ ارے جھوٹے تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوا کون لفظ میرا اس پر دلالت کرتا ہے جو شخص عام غلطیوں پر بحث کرنے کو للکارتا ہے وہ بزدل ہو۔ اور جو صرف ایک بحث (وہ بھی بعد علم موافقت کے) کرنا چاہے وہ دلیر ہو جیسے آپ شیر بہادر ہیں اور کس بہادری سے کہتے ہیں کہ بحث اصول خمسہ کا بھولے سے نام نہیں لیا جو شخص عموماً ہر بحث میں گفتگو کرنے کو تیار رہے وہ ایک کا نام کیوں لیگا۔ پس یہ یا تو آپ کے فہم کا قصور ہے یا وہی جبلی عادت جھوٹ بولنا۔ یہاں پر آپ لکھتے ہیں " اور یہ آپ کے مغلوب ہونے میں دلیل ہے " اولاً عبارت کتنی صحیح ہے مغلوب ہونے میں دلیل کیا خوب ہے۔ دوسرے ابھی بحث ہوئی نہیں نہ غلبہ ہوا۔ اور مغلوبیت ہو گئی۔ بٹالہ میں قبل صدور فعل کے مفعول پر اس فعل کا اثر ہو جاتا ہے فیا للعجب۔

ہاں ایڈیٹر بٹالوی کا اصول خمسہ رہ گیا اس کو جناب ایڈیٹر صاحب سنئے۔ یہ امور خمسہ بجائے خود صحیح ہیں مگر آپ نے ان کو نہیں سمجھا آپ کے قصور فہم سے اسمیں غلطی ضرور ہے ۔ اسی واسطے میں نے ان کو موضوع کلام نہیں قرار دیا بلکہ آپ کی غلطی کو موضوع قرار دیا تھا جس کو آپ نہیں سمجھے۔ اب میں آپ کی غلطی آپ پر واضح کرنے کو چند سوال آپ سے کرتا ہوں :-

(۱) یہاں لفظ اصول کے کیا معنے ہیں۔ اگر اصول بمعنی ادلہ ہیں تو آپ کو لازم ہے کہ آپ صاف لفظوں میں یوں لکھئے کہ ادلہ شرعیہ پانچ ہیں اور علمائے اصول میں سے کسی کی شہادت اسپر پیش کیجئے اور میں کہے دیتا ہوں کہ یہ آپ سے ہرگز نہ ہوسکیگا۔

(۲) اجماع کی تعریف اور اس کا مثل کتاب وسنت کے دلیل مستقل ہونا اور اس کا مصداق لکھئے۔

(۳) آیت وضو کی تفسیر جو شارع علیہ السلام نے فرمائی اور فرمایا کہ ہذا وضوء لا یجزی الصلوۃ الا بہ اسکے خلاف مقتضاء استناق کو فاغسلوا وجوھکم سے خارج اور وامسحوا برؤسکم میں مسح جمیع سر کو مدلول قرآنی قرار نہ دینا صرف شعرات یا ربع راس کا مسح مراد باری قرار دینا تو تفسیر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تغلیط ہے یا نہیں اور کیوں نہیں ہے؟

جب اسی قدر سوالات کے جواب دینے میں واعظ بٹالوی راہ راست پر آجاوینگے ورنہ دیکھا جائیگا۔ یار باقی صحبت باقی ان شاء اللہ ؛

عبدالعزیز رحیم آبادی

یا نہیں صاف بہ تحریر فرمایا ہے کہ نہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۹۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نفس دنیا کی ازلیت کے بھی قائل ہیں جب ہی تو اس کے آغاز سے انکار ہے اگر آریہ دوست دنیا کو غیر ازلی اور صرف سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں تو ہمارے دلائل کو بغور ملاحظہ فرمائیں تعجب ہے کہ سوامی جی نے اپنے مسلمہ اصول کے خلاف* دنیا اور اس کے سلسلہ کو بھی انادی مان لیا ہے۔ حالانکہ ستیارتھ کے صفحہ ۲۴۷ میں انادی پدارتھ (قدیمی اشیاء) سوامی جی نے صرف تین ہی شمار کئے ہیں۔ ایشور (خدا) جیو (روح) پرکرتی (مادہ عالم) ان تینوں کے علاوہ اگر سلسلۂ دنیا بھی قدیم مان لیا جائے تو پھر تین ہی نہیں کہنا چاہئے بلکہ چار پدارتھوں (پرمیشور۔ روح۔ مادہ اور سلسلۂ دنیا) کا ازلی ماننا لازم اور ضروری ہے۔

بہرحال سوامی جی اور ان کے فلاسفر چیلوں کا یہ اعتقاد ہے کہ سلسلۂ دنیا قدیم، ازلی اور ہمیشہ سے ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں یعنی اس طرح نہیں کہ کسی وقت میں نہ تھا پھر ہو گیا۔ بلکہ جس طرح خدا کی ابتدا نہیں اسی طرح سلسلہ دنیا کی بھی ابتدا نہیں لیکن جبکہ دنیا کا حدوث اور اُس کی غیر ازلیت آریہ دوستوں کو مسلّم ہے تو اس کے سلسلہ کی قدامت اور ازلیت کے بطلان میں ذرہ برابر بھی کسی انصاف پسند انسان کو شبہ نہیں ہو سکتا اور یقیناً ہمارے دوستوں کا یہ انوکھا اعتقاد عقلی و نقلی دونوں قسم کے دلائل سے مخدوش ہے جو حسب ذیل ہیں:۔

دلیل اول تو اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ر فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ کالم ۳ کے نوٹ میں مندرج ہے۔ ناظرین اسکو وہاں سے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

دلیل دوم۔ سوامی جی نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ تمام ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور و تسلسل) سے انادی ازلی ہے۔ (بھومکا صفحہ ۱۱)

اس پر بکمال ادب عرض ہے کہ یہ دور و تسلسل جس کے سوامی جی قائل ہیں دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول یہ دور و تسلسل پرمیشور کی جانب سے ہے یا خود بخود۔ غالباً بلکہ یقیناً ہمارے ذی علم آریہ دوست بھی دوسری صورت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے کیونکہ اس صورت میں ایشور کی ضرورت ہی باقی نہیں رہجاتی ہے۔ پس چار و ناچار اول ہی صورت کو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا یعنے بغیر اس اقرار کے انہیں چارہ نہیں کہ دور و تسلسل کا یہ سلسلہ ایشور ہی چلا رہا ہے۔ یہ بھی دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول ایشور اس کو اپنے علم و ارادہ سے چلا رہا ہے یا بتحریک غیر۔ بصورت دوم ایسی ذات میں پرمیشور ہونیکی صلاحیت ہی نہیں۔ اور بصورت اول یعنی اپنے علم و ارادہ سے ایسا کر رہا ہے اس کی بھی دو حالتیں ہیں یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے یا حادث بصورت ثانی ایسی ذات میں ایشور ہونے کی قابلیت ہی نہیں کیونکہ ازلی کی تمام صفات ازلی ہوتی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۴۵) اور بصورت اول یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے۔ اور اس دور و تسلسل کے سلسلہ کو اپنے اُسی ازلی علم اور ارادہ سے چلا رہا ہے اس لئے اس کا یہ فعل یعنی سلسلۂ دور و تسلسل کا چلانا اُس کے ازلی علم و ارادہ کے بعد واقع ہوا۔ اور بعد کا واقع ہونا حدوث اور غیر ازلیت کی عین دلیل ہے اس لئے سلسلۂ دنیا کی بابت دور و تسلسل سراسر باطل ہے۔

تنبیہ۔ روح۔ مادہ۔ دنیا اور سلسلۂ دنیا کو قدیم اور ازلی ماننے پر سوامی جی اور آریہ دوستوں کو غالباً اس خیال خام نے مجبور کیا ہے کہ اگر یہ سب قدیم اور ازلی نہیں تو ان کے وجود سے پیشتر پرمیشور کس کا مالک۔ کس کا خالق۔ کس کا رازق اور کس کا حاکم تھا۔ کیا وہ اُس وقت معطل اور بیکار تھا۔ یعنی جب پرمیشور قدیم اور اس کی صفات (مالک ہونا۔ خالق ہونا۔ روزی دینا اور حاکم ہونا وغیرہ) قدیم ہیں۔ اور بغیر مخلوق کی موجودگی کے صفات مندرجہ بالا کے ظاہر ہونے کیلئے کوئی جگہ و محل ممکن نہیں۔ اس لئے اُن کو یہ کہنا ضرور ہوا کہ مادہ اور روح بھی ازلی ہیں اور تمام مخلوقات اور کائنات اور اس کے سلسلے بھی ازلی ہیں۔ (افسوس کہ آریہ دوستوں کو اقسام صفت کے نہ سمجھنے کے باعث دھوکا ہوا)

اس کے متعدد جوابات میرے رسالہ حدوث عالم کے اندر موجود ہیں۔ اس مختصر تحریر میں ہر ایک کی گنجائش نہیں لیکن بحسب مضمون مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ دو ایک یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) آریہ دوستو۔ صفت کئی قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک تو لوازم ذات ہے جس کو صفت ذاتی اور صفت حقیقی کہتے ہیں۔ یہ صفت موصوف کی ذات سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اس کا جدا ہونا از قبیل محالات ہے۔ دوسری صفت اضافی ہے۔ یہ صفت بھی ذات کی صفت کہلاتی ہے مگر کسی دوسری چیز کے لحاظ سے موصوف کی ذات سے اس کا علیحدہ ہونا ممکن ہے۔ مثلاً سفید کاغذ کی ایک ذاتی صفت سفیدی ہے لیکن جب اس پر سیاہی لگائی جائیگی تو سفیدی کی عارضی صفت اس کی زائل ہو جائیگی اور دوسری عارضی صفت سیاہی کے ساتھ وہ موصوف ہو جائیگا یا مثلاً اگرچہ پرمیشور کی صفات خلاقی و رزاقی وغیرہ یقیناً ازلی و قدیم ہیں لیکن موجودہ سرشٹی (دنیا) یا موجودہ انسان وغیرہ ان کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی و رزاقی کا لحوق اور اس کا اثر یقیناً حادث اور غیر قدیم ہے یعنی اس کا تعلق مخلوقات کے ساتھ ایک خاص وقت میں ہوا ہے جس کو وہی علیم کل جانتا ہے ایک بڑھئی ایک ایک لکڑی جوڑ کر ہفتہ بھر میں ایک صندوق تیار کرتا ہے لیکن ہر ایک لکڑی کے ساتھ اُس کی صنعت کا تعلق ہفتہ بھر تک برابر نہیں رہتا۔ بلکہ ایک خاص وقت میں رہتا ہے اور دوسرے وقت اُس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نہایت صحیح ہے کہ ہفتہ بھر سے وہ بنا رہا ہے لیکن اس ہفتہ بھر کے اجزا یعنی صبح۔ شام۔ دوپہر۔ دن گھنٹے۔ منٹ اور سیکنڈ وغیرہ تو علیحدہ ہی علیحدہ ہیں۔ ہر ایک لکڑی اور اُس کا پشت و رو۔ بالائے و زیریں ہر ایک حصہ اور ہر ایک انچ اپنی اپنی صنعت جو وغیرہ کی ہیں علیحدہ

* ستیارتھ کے صفحہ ۲۴۶ میں اکاش یعنی آسمان کو بھی ازلی مانا ہے اور رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے صفحہ ۸ میں اکاش یعنے آسمان کو مخلوق تسلیم کیا ہے۔

علیحدہ وقت رکھتا ہے جو اسی ایک ہفتہ میں سے تقسیم ہوکر بحصہ رسدی تقریباً برابر وقت کا ہر ایک لکڑی اور اس کے حصے اور انچ انچ کو پہنچیگا۔ نہ کہ ہر ایک لکڑی اور اس کے حصوں کے ساتھ ہفتہ بھر کا تعلق ہی بلکہ انہی لکڑیوں کے حصوں کا وقت یکے بعد دیگرے قائم مقام ہوتا ہوا ہفتہ بھر تک منتہی ہوا ہے اسیطرح اگر ہم مان لیں کہ پرمیشور دنیا کو برابر بناتا اور بگاڑتا ہے تب بھی یہ نہیں کہ دنیا کے ہر ایک جزو کے ساتھ اس کی قدرت کا تعلق اور اس کی طاقت کا لحوق زمانہ اولی سے وابستہ ہے۔ مثلاً طہمان وید اور سوامی دیانندجی دونوں کی پیدائشوں کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی کا لحوق ہے لیکن اول الذکر کے ساتھ جب صفت خلاقی کا لحوق ہوا ہے تو حسب بیان سوامی جی اس وقت تک اس کو ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ ترپن ہزار پندرہ برسوں کا زمانہ گزرا۔ اور موخر الذکر کے ساتھ جب اس صفت خلاقی کا لحوق ہوا تو اس کو صرف ۹۸ برس کا زمانہ گزرا ہے"۔

اسی طرح صفات بالقوہ اور صفات بالفعل کے درمیان فرق نہ سمجھنے کے باعث سوامی جی اور ہمارے آریہ دوست دھوکے میں پڑ کر تثلیث اور تربیع کے قائل ہو گئے اور پرمیشور کو دنیا پیدا کرنے کیلئے روح اور مادہ کا محتاج بھی انہیں قرار دینا پڑا کہ اگر یہ دونوں (معاذ اللہ) موجود نہ ہوتے تو وہ کائنات پیدا کرنے سے مجبور رہتا (ستیارتھ ص ۲۸۲)

اس میں شک نہیں کہ ایشور کی تمام صفات ازلی ہیں لیکن ان کے آثار بالقوہ ہیں۔ مثلاً ایشور کی صفات خالقیت اور رزاقیت جو سوامی جی یا پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ متعلق ہیں یہ بھی آخر اسی ازلی صفت کے آثار ہیں حالانکہ یہ دونوں حادث اور غیر ازلی ہیں۔ اس مثال سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ایشور کی ازلی صفات کے آثار کو ازلی ماننا درست نہیں۔ جس طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے سوامی جی کے ساتھ اس کی ازلی صفات خالقیت اور رزاقیت کا لحوق ایک خاص وقت میں ہوا اور اس کی ازلی صفت میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ اسی طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے بھی دنیا پیدا کرنے کی صفت کا ظہور اور اثر بھی ایک خاص وقت میں ہوا تو کون سی خرابی لازم آسکتی ہے۔ اگر باوجود صفت خلق کے ساتھ موصوف ہونے کے بھی وہ پیدا نہ کرتا تو یہ کہنے کا کسی قدر موقع تھا کہ وہ معطل اور بے کار رہا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس صفت خاص کا ظہور اس وقت ہوا جب اس کا ارادہ مقتضی ہوا۔ (باقی دارد)

ایک نہایت مفید قومی تجویز

ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ ۲ر اپریل کے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون اوپر کی سرخی لئے ہوئے میری نظر سے گزرا۔ محرک نے اس کار خیر کا افتتاح کانفرنس کے سالانہ جلسہ میں کیا جانا غالباً اسی خیال سے تجویز کیا ہوگا کہ اس کی تکمیل کے لئے فوری کارروائی کیجاوے۔ مجلس شوریٰ کی تجویز سے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ آئندہ جلسہ سے پیشتر اگر اس کا وقوع میں آنا ممکن ہو (اور کیوں ممکن نہو) تو میری رائے ناقص میں جملہ احباب اہلحدیث اس پر توجہ فرماویں اور بغیر مزید تاخیر کے کام کا ایک ڈھانچہ کھڑا کر دیں۔ تاکہ آئندہ جلسہ بنارس میں بھی بجائے افتتاحی تجویز پیش کرنے کے اس کی توسیع کو وسائل سوچیں۔

ایک حصہ کی قیمت ۵۰ یا ۱۰۰ روپے کی بجائے ۱۰ روپیہ مقرر کرنا غرباکو شمولیت سے مستفیض کرنے کی غرض سے میرے خیال میں بھی انسب ہوگا۔ میں فی الحال ۵۰ روپے یکمشت دینے کو تیار ہوں اور ۱۰ روپیہ ماہوار کا وعدہ کرتا ہوں جبتک کمپنی بطریقہ احسن اپنے فرائض انجام دیتی رہے۔ یا جب تک خانگی ضروریات مجھے اجازت دیں۔

(عبدالعزیز کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور خریدار اخبار اہلحدیث)

ایک تاریخی سوال

جناب من السلام علیکم۔

حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر مصر سے چلے اور تمامی ہمراہیان کے ساتھ صحیح وسالم دریا کو عبور کر گئے۔ اور فرعون تمام اپنی فوج ولشکر کے ساتھ اس میں ڈوب مرا۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کے لفظ بحر سے جو اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ الخ میں مذکور ہے کون دریا (آیا دریائے نیل یا بحر احمر جس کو قلزم کہتے ہیں) مراد ہے۔ اور کس جگہ اور کس موقع سے اس دریا کے گزرے تھے وہ کون جگہ اور ملک تھا۔ اور کس مقام پر اترے وہ کون جگہ اور اس ملک کا نام کیا تھا؟

بعض معمولی خطبوں اور قصص الانبیاء واردو ترجمہ ابن خلدون وارد و ترجمہ کامل ابن اثیر جزری و بوستان کے ایک شعر

گلستان کند آتش بر خلیل
گروہی بر آتش برد زآب نیل

سے دریائے نیل معلوم ہوتا ہے۔ اور تفسیر حسینی اور حال کی ایک کتاب اردو تاریخ کی خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام وتفسیر قرآن مصنفہ سید احمد خان وغیرہ سے بحر قلزم معلوم ہوتا ہے۔ اصل کتاب ابن خلدون وکامل سے بتائے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اور دیگر علمائے مفسرین و مورخین محققین متقدمین خصوصاً امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں وغیرہ ان کے کیا تحقیق کرتے ہیں اور آپ کے نزدیک کون امر محقق ہے مفصل شدہ تحریر فرماویں۔

(حکیم وحید الحق ریاست بختیار پور مکنا بازار ضلع مونگیر)

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔
قیمت صرف ۳ر (مینیجر)

کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے

مکرمی و معظمی جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ابوالوفار ثنار اللہ صاحب شیر پنجاب مدظلہ العالی۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح ہو کہ یہاں شہر مدراس محلہ بڑمیٹ میں عرصہ ۱۵-۲۰ روز سے ایک کٹ ملا تشریف فرما ہوئے ہیں جن کا نام نامی سید محمد کوئی چشتی نظامی دہلوی ہے صاحب موصوف کا وعظ محلہ بڑمیٹ اور دوسرے محلوں میں بھی ہوا جسکے اشتہار و وعظ میں ایسے ایسے الفاظ جوڑے گویا کوئی علامۂ دہر ہیں۔ مگر اتفاق سے وعظ پر میں بھی گیا تو تقریر کیا تھی شرک و ضلالت سے پُر تھی ہر ایک بدعت پر خوب قصے کہانیوں پر دلیل پکڑی خیر اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں دوسرے محلوں میں جب وعظ ہوا نواب سید محمد صدیق حسن خان کے اوپر ایسی افترا پردازی کیگئی کہ تحریر کرنیکو قلم خود رکتا ہے اور یہ بھی کہا کہ نوابصاحبؒ کی کل تصنیفات چھپائے رکھی تھیں۔ جب مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی اور مولوی عبدالحق صاحب دہلوی کا انتقال ہوا بعد ازاں چھپکر شائع ہوئے۔ مولانا یہ کیسا سفید جھوٹ ہے دیکھئے۔ اور اس پہلے آدمی نے یہ بھی کہدیا کہ جب عبدالوہاب نجدی کے مرید بنکر پہلے وہابی تھے تو علما نے لاٹھی ہاتھ میں لیکر ہانکے تو جھٹ سے محمدی کہنے لگے۔ اس سے بھی ہانکا تو عامل بالحدیث ہوگئے جب اس سے بھی ہانکا تو اب آدھے یا پاؤ شافعی ہوگئے ہیں اور کہتا ہے کہ پنجاب میں مولوی ثنار اللہ صاحب کے اوپر ایک قضیہ عدالت میں چلایا گیا تو ہمیں مولوی ثنار اللہ صاحب نے جاکر کہا میں شافعیؒ کی تقلید کرتا ہوں اور میں شافعی ہوں کر کے قسم کھائی نعوذ باللہ من ذالک مولانا آپ خاکسار کے مضمون کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کٹ ملا کاذب کی خوب تردید کردیجئے اور احمد مالوی کو آپ جانتے ہیں کون سے ملک میں رہے اسکی ساری قلعی کھول کر دکھلا دیجئے اور اس مضمون کو آپکے اخبار گہر بار پیارے اہلحدیث میں درج فرماکر ہم سب کو مشکور فرما دیجئے۔

(ادالا جاہ محمد عبدالسلام نمبر مکان ۶ کمر پاچٹی کی گلی۔ بڑمیٹ مدراس)

ایڈیٹر۔ ان جیسے لوگوں کو علم تو ہوتا نہیں کہ علم کی بات کہیں۔ جبہ عمامہ باندھا اور لگے ادھر اُدھر کی ہانکنے۔ بھلا کہاں عبدالوہاب نجدی جس کو خود فقہ کی معتبر کتاب شامی میں حنبلی مذہب کا مقلد لکھا ہے اور کہاں اہلحدیث جو کسی کی تقلید نہیں کرتے۔ کہاں مقدمہ چلا اور کہاں شافعی کہکر چھوٹے۔ یہ سب فضول باتیں اور محض پیٹ پالنے کے دھندے ہیں خدا سے دعا ہے ایسے لوگوں کو اتنا رزق فراخ دے کہ ان کو وعظ گوئی کی ضرورت نہ پڑے۔

علمائے مدراس کو پچاس روپے انعام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب مولانا مولوی ثنار اللہ صاحب شیر پنجاب مالک ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر۔ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھپا کر ممنون فرماویں۔

اگر کوئی مدراسی حنفی عالم قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب سے عید میلاد، مولوی ثنار اللہ کے روبرو ثابت کردیں تو میں اُس شخص کو ۵۰ روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتا ہوں یا ذیل کے مدراسی صاحبوں سے کوئی ایک صاحب ثابت کردیں۔ نہیں تو انجمن عید المیلاد مدراس کا دعوےٰ غلط۔

(۱) نواب رؤف احمد خان بہادر۔
(۲) حکیم الحاج محمد عبدالعزیز صاحب بہادر۔
(۳) مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر۔
(۴) نواب محمد منور صاحب بہادر۔
(۵) محمد عبدالمجید صاحب شرر۔
(۶) سید محمد عبدالقادر صاحب مالک و ایڈیٹر مخبر دکن
(۷) الحاج خطیب قادر بادشاہ۔
(۸) مولوی الحاج صفی الدین محمد صاحب۔
(۹) نواب محمد عبدالقادر صاحب۔
(۱۰) مولوی محمد عبدالرحمن صاحب شاطر۔
(۱۱) شمس العلمار الحاج غلام رسول صاحب۔
(۱۲) مولانا نواب تجمل حسین خان بہادر ایمان۔
(۱۳) خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب مہاجر
(۱۴) نواب محمد عظیم الدین صاحب۔
(۱۵) مولوی محمد غوث صاحب۔
(۱۶) شفاء الملک حکیم زین العابدین صاحب بی اے۔
(۱۷) یعقوب حسن سیٹھ۔
(۱۸) محمد عبداللطیف صاحب مالک جریدہ روزگار
(۱۹) محمد اعظم حسین خان بہادر۔
(۲۰) سید محمد قاسم صاحب وی آنریری سکرٹری اردو سوسائٹی۔
(۲۱) ساہوکار سعد اللہ بادشاہ صاحب۔
(۲۲) شمس العلما قاضی عبیداللہ صاحب۔
(۲۳) حضور پرنس آف ارکاٹ بہادر۔ امیر محل۔
(۲۴) مولوی حاجی سید فخرالدین صاحب فخری۔
مولانا اہلحدیث ہیں لیکن عید میلاد میں نہایت کوشش سے چندہ دیتے ہیں اس لئے آپ سے بھی عید میلاد کا ثبوت مانگتا ہوں۔
(۲۵) نواب میر اسد علیخان بہادر۔
(۲۶) رحمان شریف صاحب محلہ بڑمیٹ۔
(۲۷) برہان الدین صاحب مدرس ترملگھری۔
(۲۸) جیلن جیلانی صاحب۔

جب تک قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں مجالس میلاد کا ثبوت نہ ہو اس قسم کے کام اور اخراجات سب گناہ اور خدا تعالیٰ کے ہاں ناپسند ہیں۔ قرآن شریف میں ہے:-

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

(یعنی فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں)

(محمد عبدالکریم فرزند حاجی مولوی محمد مخدوم شریف اہلحدیث امرتسر خریدار عـ۱۵۸۳)

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا قیمت ۴ر

(منیجر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۲ - عورت و مرد نماز پڑھنے میں یکساں و برابر ہیں یا کچھ فرق ہے۔ جو حکم قرآن و حدیث شریف کا اس مسئلہ میں ہو وہ تحریر فرماویں (فتح الدین امام مسجد چک ۱۰۲ بڈھیوالہ ضلع لائلپور خریدار اخبار نمبر ۳۲۴۹)

ج نمبر ۱۴۲ - عورت مرد کی اصل نماز میں کوئی فرق نہیں پردہ داری کا فرق ہے۔ با جماعت میں عورتوں کو پیچھے کھڑا ہونے کا حکم ہے۔ یا عورتوں کا امام بھولے تو بجائے سبحان اللہ کہنے تالی بجائیں اور فرق جو بتلایا جاتا ہے کسی آیت یا حدیث میں ثبوت نہیں۔ اللہ اعلم (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۳ - زید ایک شخص محمدی (اہلحدیث) بدعوٰے پرہیزگاری یعنی نماز روزہ کا پابند ہے۔ اور اپنی بیوی کو لباس کرتہ و پائجامہ پہناتا ہے اور لہنگا بھی جس کو بطور رتہ بند کہتا ہے۔ اور ازار بند کمر میں باندھنے کو رکھتا ہے اور آگے کا پردہ ستر چھپانے کی غرض سے سلار کھتا ہے تو ایسی حالت میں اس سے سلام و کلام و مصافحہ و ہدیہ قبول کرنا عند الشرع شریف جائز ہے یا نہیں (محمد عبید اللہ خان ٹھیکہ دار از بلرام پور ضلع گونڈہ)

ج نمبر ۱۴۳ - اگر کوئی امر خلاف شرع اس میں نہیں تو ایسا شخص تو قابل سلام و کلام ہے۔

س نمبر ۱۴۴ - اہلحدیث اکثر خلف الامام نماز میں آیتوں کا جواب دیتے ہیں۔ مثلاً امام نے سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا تو مقتدی سبحان ربی الاعلیٰ۔ یا جب امام نے أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پڑھا تو مقتدی کہے بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاہدین تو اکثر علماء روکتے ہیں اور اکثر منع کرتے ہیں۔ اس کی بابت آپ کا کیا مسلک ہے اور آیتوں کا جواب دینا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یا نہیں۔ (محمد عبید اللہ خان اہلحدیث)

ج نمبر ۱۴۴ - حدیث شریف میں اتنا آیا ہے۔ جو کوئی أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پڑھے وہ جواب دے مگر علماء نے باقی سوالات کو بھی اسی پر قیاس کر کے اجازت دی ہے کہ جیسے جنوں نے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کے جواب میں لا بشیءٍ من نعمائک ربنا نکذب فلک الحمد کہا تھا۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند فرمایا تھا (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۵ - ایک شخص کے پاس بیسیوں بلکہ ہزاروں مٹکے پانی کے بھرے ہوئے ہیں اور وہ صاحب پیاسوں کو پانی نہیں پلاتے۔ اُن کیواسطے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ (خاکسار کرم الٰہی تاگی از کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ خریدار ۹۶)

ج نمبر ۱۴۵ - اُس کی ضرورت سے زیادہ ہے اور پھر وہ نہیں پینے دیتا تو اس آیت کے نیچے آئیگا۔ يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۶ - ایک شخص بدعتی مشرک نے مسجد یا مکان میں بتاریخ الا الغایت ۳۰ ربیع الثانی کے کسی دن کھانا پکایا اور زید کو دعوت دینے بھیجا کہ فلاں وقت کھانا نذر اللہ ہے آپ کھانا کھانے تشریف لاویں۔ بکر نے دعوت کو منظور کیا۔ پندرہ منٹ کے بعد خالد آیا اور بکر سے بولا کہ جو کھانا پکایا گیا ہے اور دعوت دی گئی ہے وہ کھانا حضرت پیران پیر کی گیارھویں کا ہے۔ نذر اللہ نام فرضی مشہور کیا ہے کیونکہ انہی ایام میں گیارھویں کی جاتی ہے تو ایسی دعوت جس کا حال شروع میں معلوم نہ ہوا ہو دعوت قبول کرنے کے بعد معلوم ہو۔ بکر کو وہ کھانا کھانا خالد کے کہنے سے درست ہے یا نہیں۔ (عبد العزیز نرکھیڑ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۶ - نذر لغیر اللہ کسی کے کہنے سے بھی نہیں کھانی چاہئے۔ کیونکہ وہ بحکم مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ حرام ہے۔

س نمبر ۱۴۷ - ایک آدمی موحد ہے پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے مگر ہنود کے تیوہار دسہرہ، دیوالی، ہولی وغیرہ وغیرہ میں کھانے کی دعوت آتی ہے تو قبول کر کے اُن کے ہاں کھاتا ہے اور دلیل میں اخبار اہل حدیث کا فتویٰ پیش کرتا ہے۔ تیجا، چہلم محرم، بدعت کی شادی وغیرہ وغیرہ کی دعوت منظور کر کے کھانا کھاتا ہے۔ ڈاڑھی منڈاتا ہے۔ دلیل طلب کرو تو کہتا ہے کہ کیا قباحت ہے (آپکا خادم عبد العزیز نرکھیڑ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۷ - کفار کی رسومات اور تہواروں میں شریک ہونا گناہ ہے کسی ایسی دعوت کا کھانا جو غیر اللہ کی نذر و نیاز نہ ہو جائز ہے مگر اُن کی رسومات اور تہواروں کے دنوں میں اُن سے شریک ہونا گناہ ہے کیونکہ یہ اُن کے مذہبی کام ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی دعوتوں میں جو خلاف سنت ہیں (تیجا، چوتھا، چالیسواں) شریک ہونا بھی جائز نہیں تاکہ یہ رسومات بند ہو جاویں۔

س نمبر ۱۴۸ - امام مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہا تھا کہ اُس نے ایک رکعت نماز ادا کی۔ اتنے میں مسجد کے باہر امام کے چار بھائیوں میں سخت جھگڑا اگر رہا تھا کہ مار پیٹ ہونے لگی جس میں دو بھائی ایکطرف اور دو بھائی ایک جانب تھے۔ غرض امام اپنی فرض نماز توڑ کر جھگڑے میں شامل ہوا۔ اب جماعت میں اختلاف آیا ہے۔ کوئی کہتا ہے ہم ایسے امام کے پیچھے اقتدا نہیں کرینگے کیونکہ اس نے بہت بیجا حرکت کی۔ بعدہٗ امام سے پوچھا گیا تم نے کیوں ایسا فعل کیا تو وہ یوں گویا ہوئے کہ مجھکو میرے بھائی کے مارے جانیکا خوف تھا جسکی وجہ سے میں نے یہ فعل کیا۔ اب ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں یا ایسا شخص قابل امامت ہے یا نہیں۔ (محمد ظہیر الدین از پرلا کھیڑی ضلع گنجام خریدار نمبر ۵۶۷)

ج نمبر ۱۴۸ - صورت مرقومہ میں نماز چھوڑ دینے کے متعلق کوئی روایت مجھے یاد نہیں۔ البتہ آنحضرت کی عادت شریفہ تھی کہ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو خفیف (چھوٹی) کر دیتے تاکہ اس عورت کو بچے کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ اس پر قیاس کر کے امام مذکور نے اپنا خشوع خضوع بیجا جانکر نماز چھوڑ دی تو امامت کی قابلیت سے خارج نہیں ہوگا۔ والعلم عند اللہ۔

(۴ر داخل غریب فنڈ)

متفرق نوٹ

آریہ مصنفوں کو سزائے قید پٹیالہ میں جو مقدمہ آریہ مصنفوں پر سکھوں کیطرف سے دائر تھا اس میں دونوں کو ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ سزا بجا ہوئی یا بیجا۔ اس کے متعلق غور کرنا چیف کورٹ کا کام ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ آریہ سماج نے اپنے ان ملزم بھائیوں کی حمایت میں جو زور وقت اور روپیہ لگایا ہے قابل تعریف کام ہے رہا یہ کہ ملزم بری ہوئے یہ دوسری بات ہے ؎

شکست و فتح توقسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔

ہمکو آریہ سماج سے اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کے ممبروں کی تعداد بڑھانے میں ممبران کی طرف سے سستی ہو رہی ہے آج تک کل تعداد درج رجسٹر ۲۵ ہے۔

تصحیح مولوی فخر الحسن صاحب (ٹانڈہ ضلع فیض آباد) نے اطلاع دی ہے کہ میرا داخلہ عمہ لکھا گیا ہے۔ اس حساب سے بقایا ؁ ۰۶/ کے ٹکٹ ڈاک منگائے گئے باقی عمہ بغرض اخراجات جمع ہیں۔ گذشتہ پرچہ میں آخری ممبر کا نام میاں علیقصا لکھا گیا ہے۔ اصل نام میاں جی علی شبیر صاحب ہے۔

حسب قاعدہ ممبران اپنی فہرستوں میں کل ممبروں کے نام درج کرلیا کریں تاکہ وقت پر ان کو تعارف رہے

اہلحدیث کمیٹی کی تجویز کی بابت خلیفہ ابراہیم صاحب پٹیالوی جو ایک پرانے سرگرم آزمودہ بزرگ ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں ۔

پرچہ ۲ اپریل میں جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ کمیٹی اہلحدیث قائم کیجاوے نہایت ہی بہتر ہے اگر اس کی طرف برادران اہلحدیث توجہ فرمائینگے تو دین دنیا کا فائدہ ہے اور کانفرنس کے لئے ایک قائمی کی صورت ہے۔ کیونکہ بروقت جلسہ سالانہ جو چندہ ہوتا ہے اس سے کیا کام چل سکتا ہے جس طرح ہوسکے اس کا انتظام جلد ہونا ضروری ہے۔ میں بھی ایکصد روپیہ آپ کے حوالہ کرونگا۔ زندگی کا بھروسہ ہی نہیں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرو۔

(نیاز مند محمد ابراہیم پٹیالوی)

ندوۃ العلماء کے دفتر سے بدستخطی جناب مولوی عبدالحی صاحب قائم مقام ناظم ایک خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ارکان ندوۃ العلماء اور ارکان انجمن صلاح ندوہ میں جو اختلاف تھا وہ رفع ہو گیا اب سب مل کر ندوہ کو ترقی دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ کے قابل اور گرمجوش سکرٹری جناب نواب علی حسن خان صاحب نے نہ پبلک کو نہ انجمن کے ارکان کو تا حال مفصل کیفیت سے مطلع کیا۔ دیکھئے یہ خاموشی کب تک۔

تلاش روزگار میں روزگار کی وجہ سے پریشان ہوں۔ کسی صاحب کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو مطلع فرماویں۔ قرآن شریف حفظ اور اُردو پڑھا سکتا ہوں۔ مولوی عبدالرحمن صاحب سفیر کانفرنس اور مولوی عبدالغنی صاحب جودھپوری میرے حال سے بخوبی واقف ہیں (خاکسار حافظ الہ بخش موضع پیلی۔ ڈاکخانہ کانٹھ ضلع مراد آباد)

حُبّ و بُغض حُب و بغض کے علم کی بابت جو مشہور ہے کہ یہ دو علم یا عمل ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ اور اس کے کرنے والے آج کل بھی ہیں۔ واقف حال صاحبان مطلع فرماویں (خداداد از دہلی چتلی قبر)

یاد رفتگان میرے عزیز مولوی محمد عبید اللہ حفا مدرس پٹیالہ کا بعارضہ طاعون انتقال ہو گیا ہے ایک لڑکا نہ سالہ اور دو دختر چھوڑیں اللہ کافی۔

(خاکسار محمد حسین سوداگر کوتلہ دہلی زینت محل)

میرے جد امجد ملک امام الدین صاحب وفات پاگئے (ہدایت اللہ سوہدرہ ضلع گجرانوالہ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

تاریخ وفات میرے مکرم مولوی غلام رسول صاحب (جن کی وفات کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۹ اپریل ۱۹۱۵ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ میں ہو چکا ہے) ان کی تاریخ وفات چاہیے شعرائے اہلحدیث مہربانی کرکے تکلیف فرماویں (سائل محمد مہر الدین خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

سفر حج کی بابت احباب دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ تو نہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے گورنمنٹ نے کوئی مخالفت نہیں فرمائی اور غالبا نہ فرماویگی کیونکہ گورنمنٹ ازراہ مہربانی پہلے ہی اعلان کرچکی ہے کہ موجودہ جنگ میں مقامات مقدسہ سلامان محفوظ رہینگے۔ تاہم اس کی آسان صورت یہ ہے کہ عازم حج اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حسب قانون پروانہ راہداری طلب کریں صاحب ڈپٹی کمشنر اصل حال سے اطلاع کردینگے۔

دعاء صحت جناب مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج چند روز سے سخت علیل ہیں ناظرین اخلاص قلب سے دعا کریں خدا مولینا موصوف کو صحت عاجلہ بخشے۔ مولانا اہل حدیث میں ایک جامع سلیم الفطرت عالم ہیں شفاہ اللہ شفاء عاجلا۔

پتہ خطوط جو صاحب منشی عبدالکبیر خان (سابق دھرم دیر) کے ساتھ کسی معاملہ میں خط و کتابت کرنا چاہیں وہ ہمارے پتہ سے کریں (مینجر کوٹھی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران جفت شہر دہلی)

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے۔ ۱۴ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونے کے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور وی پی واپس کرکے نقصان پہنچاتے ہیں ؎

دوستی ہا نا پدید این غدار

۸۷ + ۱۲۳ + ۲۶۰ + ۳۳۰ + ۳۸۵ + ۵۸۴ +
۷۵۷ + ۹۱۱ + ۱۱۵۲ + ۱۱۲۸ + ۱۱۷۱ + ۱۲۱۷ + ۱۲۳۷
۱۲۳۹ + ۱۲۶۹ + ۱۵۰۱ + ۱۵۲۳ + ۱۲۵۳ + ۱۴۵۵ +
۱۹۱۴ + ۱۶۶۳ + ۱۶۹۵ + ۱۸۰۷ + ۱۹۳۶ + ۱۹۵۳ +
۱۹۵۴ + ۲۰۹۴ + ۲۱۱۸ + ۲۱۲۸ + ۲۲۸۱ + ۲۲۹۶ +

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں از قتو لے عہ - سابقہ عہ ۱۲ مولوی ابوالحسن قیمت خرد سائل (عہ) ایک اخبار بنام سائل موصوف جاری کیا گیا - باقی رہا عہ ۱۲

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے - لیکن ۱۹ سے ۲۵ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

تین جرمن ہوائی جہازوں نے پولیسٹاف اور مالڈن (انگلستان) پر بم گرائے جن سے ایک لکڑیوں کے گودام میں آگ لگ گئی - اور چند مکانوں کو نقصان پہنچا -

جرمن ہوا بازوں نے سوئٹزرلینڈ کے علاقہ میں بھی بم گرائے جس پر گورنمنٹ سوئٹزرلینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا ہے -

ایک امریکن نامہ نگار نے انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں کی لڑائی دیکھکر انگریزی فوقیت کو تسلیم کیا ہے - انگریزی ہوائی جہاز نے ۱/۲ گھنٹہ کی جنگ کے بعد جرمن ہوائی جہاز کو گرا کر جرمن ہوا بازوں کو ہلاک کر دیا -

ترکی ہوائی جہازوں نے دردانیال کے حملہ آور انگریزی بیڑے پر بم گرائے لیکن ان کا نشانہ خطا گیا انگریزی ہوائی جہازوں کے تعاقب کرنے پر وہ بچکر نکل گئے -

تین انگریزی ہوائی جہازوں نے نہر سویز سے اشکر التر تک گرداوری کی اور جزیرہ نمائے سینا میں ترکی کیمپ پر بم گرائے -

بلجیمی فوج نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن سٹیشن پر بم گرا کر سو گز ریلوے لائن تباہ کر دی -

انگریزی توپخانوں نے دو جرمن ہوائی جہا

جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک ولندیزی اور ایک یونانی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا -

گورنمنٹ ہالینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا تو گورنمنٹ جرمنی نے معذرت کی اور کہا کہ آبدوز کشتی کے کمانڈر سے جواب طلب کیا جائیگا اور اعتراض صحیح ہونے کی صورت میں نقصان کا معاوضہ دیدیا جائیگا -

دردانیال میں انگریزی آبدوز کشتی ای ۱۵ کنارے پر چڑھ گئی ترکوں نے اس کے تمام عملہ کو گرفتار کر لیا -

اس خیال سے کہ کہیں ترک اس کشتی کو اپنے کام میں نہ لا سکیں انگریزی بیڑے نے خود ہی تارپیڈو پھینک کر اسکو تباہ کر دیا -

ایک ترکی تباہ کن کشتی انگریزی بیڑے کی نظر بچا کر خلیج سمرنا سے نکل گئی - اور اس نے ایک انگریزی جہاز بار برداری پر تین تارپیڈو پھینکے جو اس کو نہ لگے -

لیکن جہاز کی کشتیاں الٹ جانے کی وجہ سے ۲۴ شخص غرق ہو گئے اور ۲۰ گم ہیں -

اسپر ایک انگریزی جنگی جہاز چند تارپیڈو کشتیاں لیکر اس کے تعاقب میں نکلا - ترکی تباہ کن کشتی یونانی علاقہ میں خشکی پر چڑھ گئی یونانیوں نے اس کے عملہ کو نظر بند کر لیا -

بصرہ کے قریب مقام زبیر پر ترکی اور انگریزی فوجوں میں سخت جنگ ہوئی - اس میں انگریزی فوج کا سات سو آدمیوں کا نقصان ہوا -

انگریزی کمانڈر کا تخمینہ ہے کہ ترکوں کا دو ہزار پانچسو کا نقصان ہوا -

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ۲۰ لاکھ پونڈ کے چھوٹے نوٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے -

ٹائمز آف انڈیا (بمبئی) کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ترکوں نے عدن سے ایک سو بیس میل شمال مغرب کی طرف عدیج پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا -

شاہ روس میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں -

روسیوں نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ پرزمسل میں انہوں نے ایکہزار دس آسٹری

توپیں گرفتار کی ہیں -

کوہ کارپیتھین کے میدانہائے جنگ میں کثرت سے جرمن فوجیں آسٹرویوں کی مدد کر رہی ہیں - لیکن روسی پیشقدمی برابر جاری ہے -

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ۱۹ مارچ سے ۱۲ اپریل تک ۷۰ ہزار قیدی اور دو سو تیس توپیں گرفتار کی ہیں -

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ اُن کے سامنے ٹیلی پوش (کارپیتھین) میں ایک سالم پلٹن نے ہتھیار ڈالدیئے -

صاحب وزیر ہند کی اطلاع مظہر ہے کہ کارپیتھین میں فریقین اپنی اپنی فتح کے راگ الاپ رہے ہیں -

معلوم ہوا ہے کہ قیصر ہارٹمینز ویلرکوف میں گارڈ کی فوج بہت بڑھا لے آئے ہیں -

مغربی رزمگاہ میں نیلیبک کا معرکہ خاص قابل ذکر ہے جس میں انگریزی فوج نے پہاڑی ۶۰ پر قبضہ کر لیا ہے جس کی یہ اہمیت ہے کہ اس سے تمام جرمن مورچوں پر زد پڑتی ہے -

جرمن فوجوں نے اسپر قبضہ کرنے کے لئے کئی شدید جوابی حملے کئے لیکن شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے -

جرمن فوجیں بلجیم میں جمع ہو رہی ہیں -

جرمنوں نے بلجیم میں سیاحوں کی آمد رفت بھی روک دی ہے -

فرانسیسی فوجوں نے بھی الساس کے علاقہ میں قدرے ترقی کی -

مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ صرف نیو شیپل کی لڑائی میں اتنا سامان حرب صرف ہوا ہے جسقدر تمام جنگ بوئر میں ہوا تھا -

جرمنی میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ انکی فوجوں کو بیسرز اور سینزیل میں پسپا ہونا پڑا ہے -

ریلوٹرا ایجنسی (جو کہ تار کے ذریعے تمام دنیا کو برقی خبریں پہنچاتی ہے) کے جنرل مینیجر اپنی بیوی کے مرجانے پر خودکشی کر کے مر گئے -

مُجربات سیوطی

ترجمہ اردو کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ

مصنفہ قدوۃ الانام حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطیؒ

وہ کونسا شخص ہے۔ جو امام موصوف کے نام نامی سے واقف اور آپ کے در بے بہا تصانیف کا شیدا نہ ہو۔ آپ نے جس طرح کہ دیگر فنون میں سینکڑوں تصانیف ارقام فرمائی ہیں۔ اسی طرح علم طب اور تعویذات اور کلمات اور دیگر مجربات میں یہ کتاب نہایت جامع سب سے نرالی طرز پر بہت مفید لکھی ہے۔ اس میں آپ نے جملہ امراض۔ صفراوی۔ سوداوی۔ دموی۔ جلد سے متعلق ہوں۔ یا اندروں سے سر کے متعلق ہوں۔ یا آنکھوں۔ دماغ۔ کانوں۔ ناک پھیپھڑہ دل جگر طحال۔ معدہ۔ اعضائے تناسل۔ رحم حمل۔ ہاتھ پاؤں۔ وغیرہ کے مہلک امراض مثل طاعون ہیضہ۔ وغیرہ کے ہوں۔ یا دیرینہ مثل آتشک۔ سوزاک۔ نامردی۔ سستی کے مردوں کے متعلق ہوں یا عورت۔ الغرض اس کتاب میں مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکی۔ بچے بوڑھے جوان۔ کے اندرونی و بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ اور حفظان صحت کے ضروری اصول کے متعلق ۱۹۵ باب درج کئے ہیں۔ علاوہ اس کے مختلف فنون وکشتہ جات کے تیار کرنے کی تراکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے۔ یہ کتاب مروجہ فصیح اردو میں ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے۔ قیمت ایک سعر ۱ محصولڈاک ۳ ؍

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی اس عجیب و غریب کتاب میں علاوہ بیسیوں قسم کی مفید باتوں کا کافی ذخیرہ فراہم کردینے کے امام غزالی نے وہ کل قواعد ارقام فرمادیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتواں پراگندہ دل شخص ظاہری باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جائے قیمت عہ

خضاب عجاب

اس خضاب کے لگاتے ہی بال فوراً اصلی قدرتی رنگ کی مانند کالے بھنورا اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ اور پندرہ روز تک اپنا اثر ویسے ہی آن بان سے قائم رکھتا ہے۔ خواہ کتنا ہی بالوں کو دھوتے جائیں۔ رنگ اور چمک میں فرق نہیں آتا۔ پندرہ بیس روز کے بعد بھی صرف کھونٹی پر کر لگانا پڑتا ہے۔ یہ دیگر بازاری خضابوں کی طرح بالوں کو بھورا۔ کھردرا اور کرخت نہیں بناتا تیل کی مانند لگایا جاتا ہے۔ نہ جلد کو داغ دیتا ہے۔ نہ لگاتے ہوئے کوئی جلن محسوس ہوتی ہے۔ خضاب نہایت اعلیٰ ہے۔ ایک بکس چھ ماہ کے لئے کافی ہے۔ اپنے لئے اور اپنے احباب کے لئے جلدی منگوالیں۔

کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ ولایتی مال کی گرانی کی وجہ سے اس کی قیمت بھی بڑھانی پڑ جائے قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک ۵ ہر کل عہ کا وی پی کیا جائے گا۔

طلسمی گولیاں

یہ بے نظیر گولیاں ہر قسم کی بلغمی۔ صفراوی۔ سوداوی دموی امراض و نقائص کو دور کرکے دماغ کو طاقت حافظہ کو ترقی۔ اعصاب کو قوت۔ جگر و طحال۔ گردہ و مثانہ کی اصلاح۔ معدہ کو تقویت۔ دل کو قوی و مسرور۔ روح کو نشاط چہرہ کو بشاش و سرخ۔ بدن کو مضبوط و چست بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں جوانی کی ہر قسم کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کا پورا تدارک کرکے از سر نو قوت صرجلیت و جوہر تولید کو قائم کرکے بے اندازہ ترقی دیتی ہیں۔ اور امساک تو ان کا لازمی نتیجہ ہے۔ نہ جریان و سرعت انزال کی شکایت باقی رہ جاتی ہے نہ کثرت احتلام و رقت سے دل پریشان ہوتا ہے ہر وقت دن عید رات شب برات معلوم ہونے لگتی ہے۔ کمال یہ ہے۔ کہ تریاق سے بڑھ کر زود اثر ہیں۔ ماقنوز اور ہر قسم کی مرغن غذا کو ہضم کرا دینا ان کا معمولی کرشمہ ہے۔ تیس سال کے اوپر کے لئے خاص کر تیر بہدف ہیں۔ قیمت اصلی تین روپے رعایتی دو روپے (عہ) محصولڈاک ۷ ؍

طلاء نادرہ یہ بچپن کی غلط کاریوں سے گمشدہ طاقت کو واپس لاتا ہے۔ قیمت تین روپے محصولڈاک

سراج الدین المعروف جامع العلوم الفاق المخلوق المعروف بحر محیط ۳/۵

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاویگا۔ قرآن شریف واحادیث شریف سے لیکر عالمگیری وہدایہ وغیرہ سے یا۔ اکثر کیمیا احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر دیدہ بیران گرفتہ تا مضمون کو جا بجا لیا ہے۔ اور ایک مضمون کو ہزارہا مضمون سے مدلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں قیمت ہر دو حصہ کی منی آرڈر بھیجیں تو ۴ اور وی پی منگوائیں تو ۱۲ مع محصولڈاک۔ اگر شک ہو تو محصولڈاک بھیجکر مفت منگوالیں۔ ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے چاروں عدد مع محصولڈاک وہ تقلید شخصی و شہادت محمدی مفت دی جاویگی۔ تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے۔ مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی

المشتہر

عبدالعزیز ولد مولوی ابوالحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری ومترجم غنیۃ الطالبین وتلخیص الصحاح ومشکوۃ شریف وتجلی اسمائی وکامل ایمانی وغیرہ وغیرہ موضع بنج گرائیں ڈاکخانہ چھاڑہ ضلع سیالکوٹ

اسرار قرآنیہ وبرکات روحانیہ ۲/۶

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک وبدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی وغمی کی کافی اصلاح ہے جملہ بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے بہت کار آمد ومفید کتاب ہے ۲ مع محصول ۱۲

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

اشتہار عام ۱۰/

ہماری دکان میں لونگی۔ پٹکہ۔ سوتی وریشمی وزری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگواکر مشکور فرمائیں اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی۔ المشتہران

غلام محمد خاں حسن محمد خاں لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۲/۱

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے کوئی بہتر دوا نہیں ہے ۲ طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عہ

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی وآبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے عہ

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸

ملنے کا پتہ

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرت الواعظین بافضائل سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی مسلمانوں کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت وتازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی تھیں۔ پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثناء بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف وفضائل حمیدہ یا حادیث وروایات صحیحہ اور جا بجا اشعار اور مثنوی مولانا روم دلچسپی کیلئے ملائی گئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلباء مدارس اسلامیہ کے لئے بہت مفید کار آمد ہے اگر ہر مسلمان اسے بہ نقد جان خریدے۔ تو بجا ور نہ بیجا۔ قیمت فی جلد مع محصول ۸/ بلکہ دس تک ہر خریدار کو رعایت ایک کتاب فضائل محمدیہ لصنف قیمت ۲ مفت دی جاویگی فرمائش میں اخبار کا حوالہ دینا ہو

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بائسن بریلی محلہ گڈھیا

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۲ھ تک طلب کرے اوسکو حسب رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہے سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲ رعایتی ۱۰ حضور نماز مصنفہ مولوی سید محمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبدالجبار صاحب قیمت ۵ رعایتی ۳ سبیل من یدی فی تجوید القرآن ہے۔ عہ رعایتی ۲ ترجمان القرآن صرف سورۃ بقر طبع دہلی تقطیع کلاں ۲ رعایتی ۱۸ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبداللہ صاحب ۲ رعایتی ۱۲ ملنے کا پتہ عبدالتواب تاجر کتب محلہ قدیرآباد شہر ملتان دروازہ لوہاری

وجیہ پرنٹنگ ورکس لاہور میں ... کے اہتمام سے چھپا اور دفتر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہر کہ آئین حکم اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۲۷ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے " ۱۰ روپے
عام خریداران سے " ۴ روپے
ششماہی ۲/۴ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (کفر سستا بلکہ مفت) ۱
مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۰ . . . . ۲
نجران والوں سے عیسائی لیکچروں کا سلسلہ (اور مسلمانوں سے مباحثہ) ۲
ایک خدائی تجویز امرت اشاعت توحید . . . ۳
بقیہ ابطال قدامت سلسلہ دنیا ۵
گوشت خوری ۷
مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۱ . . . . ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۲ . . . . ۹
مکتب کی ضرورت ۱۱
فتاوے ۱۲
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
" ۱۶

قادیانی مشن

کفر سستا بلکہ مفت

خدا کی شان جو چیز بنی آدم کو زیادہ مضر ہے اُسی قدر اُس کا رواج بھی زیادہ۔ شراب و دیگر منشیات کو دیکھیے جس قدر مضر ہیں۔ اُسی قدر زیادہ رواج پذیر ہیں۔ اسی طرح کفر انسان کو سخت مضر ہے اس کا رواج تو شراب سے بھی زیادہ ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی بابت حدیثوں میں آتا ہے کہ اُس کے دم سے کافر مر جاوینگے کیا معنے یعنی اُس کے اثر صحبت سے کافروں کا کفر جاتا رہیگا۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس مرغوب خلائق (کفر) نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ مسیح موعود* کی صحبت سے بھی اُن کو سبھیوں کو یہی حاصل ہوا۔ آہ کس قدر مقام افسوس و حسرت ہے کہ جس بزرگ کے اثر صحبت سے کفر مٹنا تھا اُسی کی صحبت یافتوں بلکہ فدائیوں میں آج کفر موجزن ہے

سچ ہے ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

تفصیل اس کی یہ ہے کہ قادیانی پارٹی بپابندی اپنے اصول کے جملہ مسلمانان دنیا کو جو مرزا صاحب قادیانی کو نبی نہیں مانتے کافر جانتی ہے جنہیں اُن کے سگے بھائی لاہوری پارٹی کے لوگ کفر کے مستحق تر ہیں۔ کیونکہ (بقول قادیانی پارٹی) وہ نہ صرف منکر نبوت مرزا ہیں بلکہ مرتد عن المرزا

یہ تو ہوا ایک پارٹی کا حال۔ لاہوری پارٹی کا اصول ہے چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے (اس لئے بقول لاہوری پارٹی) قادیانی پارٹی پر کفر عائد ہوتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ جس بزرگ (مسیح موعود) کی

* یعنی مرزا صاحب قادیانی جو بزعم خود مسیح موعود تھے۔

صحبت سے کفر کو بھاگنا چاہیے تھا۔ اُسی کی صحبت کا یہ اثر ہے کہ "ہر دو کافر" کی آواز آرہی ہے۔ ہم کون ہیں؟ کہ اس مقدس جماعت کی اندرونی نزاع میں دخل دیں ؎

محتسب را درونِ خانہ چہ کار

ہمیں سخت افسوس ہے کہ مرزائی جماعت کفر سے بھاگی تھی لیکن کفر میں ہی مبتلا رہی جس پر یہ مثل صادق آتی ہے ؎

"نیکی بھی کیا اور ردکھا کھایا"

مذاکرہ علمیہ نمبر ۱

(مجریہ ۱۰ جمادی الثانی)

ولی کون ہے؟

حدیث شریف میں آیا ہے۔

لا نکاح الا بولی

ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں۔

اس حدیث کو تمام فرقے صحیح مانتے ہیں۔ حنفیہ اسکے متعلق تاویل کرتے ہیں۔ اہلحدیث اس کو ظاہر پر چھوڑتے ہیں کہتے ہیں کہ جس نکاح میں ولی نہ ہو نکاح درست نہیں ہمیں اس وقت اس حدیث کے اصل حکم (صحت نکاح) سے بحث نہیں بلکہ بحث یہ ہے کہ ولی سے کون رشتہ دار مراد ہے۔ فقہا نے جو ترتیب عصبات لکھی ہے اُس سے ہم بے خبر نہیں ہمکو یہ پوچھنا ہے کہ ولی کی تفسیر قرآن و حدیث سے کیا ثابت ہوتی ہے۔ فقہا نے جو ولی کو علی ترتیب العصبہ قرار دیا ہے اُن کو اس قول کی سند اگر قرآن و حدیث سے ہے تو فبہا۔ ورنہ حدیث کا مطلب فی نفسہ سمجھا جائے تو کیا ثابت ہوتا ہے۔

اس سوال کی وجہ یہ پیش آئی کہ بسا اوقات ایک یتیم لڑکی ماں کے پاس رہتی ہے۔ ماں اُسکی اپنے باپ یا بھائی کے پاس رہتی ہے جو لڑکی کا نانا یا ماموں ہے۔ چچا اُسکا زندہ ہے جس نے کبھی یتیمہ کو پوچھا تک نہیں ہر قسم کی حفاظت اور پرورش نانا یا ماموں کرتا ہے مگر نکاح کے وقت چچا آکر روڑا اٹکاتا ہے اور نانا یا ماموں جنہوں نے یتیمہ کو اپنی لڑکی کی طرح پالا ہوتا ہے جو اسکے اصلی معنے سے خیر خواہ ہیں جہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں چچا جی وہاں روڑا اٹکاتے ہیں حالانکہ صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی رائے بمقابلہ نانا یا ماموں کے ہیچ ہے۔ مگر حسب فتوے چچا کو ولی نکاح قرار دیا جاتا ہے جو بظاہر ایک غیر مناسب ہے اور یتیمہ کے حق میں بھی مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔ اور جس مصلحت کی بنا پر شریعت نے ولی کا منصب مقرر کیا ہے اُس مصلحت کی بنا پر ترتیب عصبات بسا اوقات اجنبی اور غیر مناسب معلوم ہوتی ہے۔ امید ہے اہل علم اس مذاکرہ کو معمولی نظر سے نہ دیکھینگے بلکہ غیر معمولی توجہ کرینگے کیونکہ یہ مذاکرہ حدیث فہمی کے لئے ہے۔ نہ کسی اور غرض کے لئے۔ اس لئے علمائے حدیث کو اس مذاکرہ کی طرف بالخصوص متوجہ ہونا چاہیے

گجرانوالہ میں عیسائی لیکچروں کا سلسلہ

اور مسلمانوں سے مباحثہ

(از حکیم خیر الدین صاحب از گجرانوالہ)

گزشتہ ہفتہ گجرانوالہ (پنجاب) کے عیسائیوں نے متعدد پادری صاحبوں کے لیکچروں کا انتظام کیا جسکی صورت یہ رکھی کہ رات کو پادری صاحب لیکچر دیتے۔ صبح کو دو گھنٹے اسی مضمون پر حاضرین کو بحث کا موقع دیا جاتا۔ گجرانوالہ میں اہل اسلام کوئی ایسا عالم نہیں جو میدان میں نکلتا۔ چند مرزائی بھی ہیں اُنہوں نے فوراً قادیان سے اپنے علما بلوائے اُنہوں نے آکر بحث میں حصہ لیا۔ کئی دنوں تک بحث ہوتی رہی مگر جو اہل اسلام کی تشفی نہ ہوئی۔ یہانتک کہ بوجہ اُس نفرت کے جو مرزائیوں سے عام اہل اسلام کو ہے مسلمان اُس جلسے میں خوشی سے شریک بھی نہ ہوئے۔ مگر دل میں گدگدی لگی تھی۔

مجھے چونکہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سے نیاز مندی کا تعلق ہے اسلئے مجھے ہی مسلمانان گجرانوالہ نے مامور کیا کہ چونکہ ہندوستان کے مشہور پادری جوالا سنگھ منطقی بھی آئے ہیں اسلئے مولانا موصوف کو لاؤ۔

میں امرتسر پہنچا تو مولانا کو گلے کے عارضے میں مبتلا پایا۔ ڈاکٹر صاحب جو معالج تھے اُنہوں نے تقریر کرنے سے منع کر دیا۔ مگر میں نے کہا کچھ بھی ہو میں تو بغیر لئے نہیں جاؤنگا۔ خدا کو اسلام کی عزت رکھنی منظور تھی باوجود علالت کے مولانا صاحب نے بصد اکراہ منظور کیا اور گجرانوالہ میں تشریف لائے ۲۸ اپریل کو صبح ۸ بجے گفتگو شروع ہوئی۔ مقابل میں پادری جوالا سنگھ صاحب تھے۔ دونوں کی گفتگو کیسی میٹھی اور عالمانہ تھی کہ بلا مبالغہ در و دیوار سے مباحثہ کی مرحبا آواز آتی تھی۔ گفتگو میں بہت سا حصہ منطقی بھی تھا کیونکہ پادری صاحب کو منطق دانی کا دعوی ہے مگر اصل بات جو قابل ذکر ہے یہ تھی جو بہت ہی مزیدار اور فیصلہ کن ہے

مولانا صاحب نے کہا عیسائیوں کا مذہب ہے کہ آدم نے گناہ کیا وہ اور اُسکی ساری اولاد گنہگار ہوئی اسلئے کفارہ کی ضرورت ہے کفارہ حضرت مسیح ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا تنقیح طلب بات یہ ہے کہ جو گناہ آدم نے کیا تھا اُسکی سزا خدا نے کیا فرمائی تھی آپنے عیسائیوں کی بائبل سے کتاب پیدائش باب ۳ سے عبارت پڑھی کہ اس گناہ کی سزا عورت (حوا) کو یہ ملی کہ خدا نے فرمایا تو درد سے بچہ جنیگی اور مرد کو یہ سزا دی کہ تو سخت محنت سے روٹی کمائیگا پس یہ ہے اُس گناہ کی سزا۔ اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ کفارہ پر ایمان لائے ہیں اُن کے گناہ چونکہ معاف ہیں تو کیا اُن کے مرد محنت سے روٹی نہیں کماتے۔ کیا عیسائی لیڈیاں درد زہ سے بچہ نہیں جنتیں؟ اگر محنت سے کماتے اور درد زہ سے بچہ جنتی ہیں تو کفارہ سے کیا فائدہ ہوا۔ اس تقریر کو آپنے بڑی صفائی سے بیان کیا۔ پادری صاحب نے اسکا جواب دیا کہ جبتک ساری دنیا کفارہ پر ایمان نہ لاویگی یہ تکلیف رفع نہ ہوگی۔ مولانا صاحب نے فرمایا پھر تو آپ کی نجات ہمارے ایمان پر موقوف ہوئی۔ آپکا اپنا ایمان اور اعتقاد تو کچھ مفید نہ ہوا۔ پس آپ یقین رکھیں نہ دنیا ساری مانیگی نہ آپ لوگ نجات پاوینگے۔ یہی معنے ہیں "نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے" دو تین دفعہ کی تقریروں میں لوگ جان گئے کہ واقعی اسلام کی فتح ایسے ہی علماء کی زبان سے ہوتی ہے۔ سب لوگ دعا کرتے تھے خدا مولانا کو صحت و سلامتی سے تادیر زندہ رکھے آمین۔

اُسی روز بعد نماز عصر مولانا کا لیکچر اسلامیہ ہائی سکول میں ہوا۔ لیکچر ایسا موثر ہوا کہ معززین شہر نے مولانا کو مجبور کیا کہ کل ایک لیکچر اور ہو۔ مگر مولانا اپنی علالت اور عدیم الفرصتی کا عذر کرتے رہے لیکن معززین شہر نے سخت مجبور کیا تو دوسرے روز یعنی ۲۹ اپریل کو بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک پھر لیکچر ہوا۔ لیکچر بہت موثر ہوا۔ اتفاق سے مرزائی علماء بھی شریک لیکچر تھے جن میں سے مولوی اکبر علی صاحب اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے اٹھ کر لیکچر کی بڑی تعریف کی۔ شیخ نور الدین صاحب مشہور مضمون نگار نے مولانا کا جام صحت تجویز کیا مگر پیالہ نے طرح جزاک اللہ احسن الجزاء کہنے پر کفایت کی۔ سب لوگوں نے دعا کی کہ خدا

(۲۱۴)

ایک صدائی تجویز بابت اشاعت توحید

قابل توجہ ولائق عمل علمائے ربانی خصوصاً اراکین اہل حدیث کانفرنس

حضرات علمائے کرام خصوصاً اراکین کانفرنس السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کئی ایک ماہ سے میرا خیال تھا۔ نہ صرف خیال بلکہ جوش اور ولولہ تھا کہ حضرات علمائے کرام کی خدمت میں اس ضروری کام کی نسبت عرض کروں جس کے لیے خداوند کریم نے تمام انبیاء عظام علیہم السلام کو مبعوث کیا اور جس غرض کی تکمیل کیلئے آسمانی کتب مقدسہ نازل ہوئیں۔ پس عرض یہ ہے کہ علماء بحیثیت منصب نبوت کے قائم مقام ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ نبوت کا سب سے مقدم اور ضروری اہم کام کیا تھا۔ اگر اس کام پر علماء کمربستہ ہیں تو اپنے منصب کو نباہ رہے ہیں اور رب قدیر کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اور کس لئے بے فکر ہو گئے۔ کچھ شک نہیں کہ نبوت کا پہلا کام کفار کو تبلیغ اسلام تھا۔ اور یہیں اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے تمام انبیاء مبعوث ہوئے۔ کتابیں نازل ہوئیں حضرات آپ نائب رسول ہیں آپ نے تبلیغ کفار کا کیا عملی انتظام کیا اس فرض کو کب اور کس طرح ادا کیا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تبلیغ اسلام پر حضور فخر المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر تکالیف ومصائب برداشت کئے آپ کو پتھر مارے گئے گھر سے بے گھر کر دیا گیا۔ آپ کو جادوگر کہا گیا۔ مجنون بتایا گیا لیکن آپ نے کبھی بھی اس پاک غرض کی تکمیل سے منہ نہیں موڑا۔ ظلم سہے ستم اٹھائے بھوکے رہے پیٹ سے پتھر باندھے۔ دیس نکالا منظور کیا۔ اور دل میں ٹھان لیا کہ جب تک زندگی ہے خواہ ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے تب بھی ایک لمحہ کے لئے اس نیک کام سے غافل نہ ہونگا۔ آپ کیوں ایسا کرتے تھے کیسے مصائب جھیلتے تھے۔ اسی لئے کہ آپکے مالک خالق برحق نے آپکو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ اس حکم کی تعمیل میں آپ ہر وقت چست وچالاک ہو

اور اس میدان میں آپ کا مبارک قدم ہمیشہ مردانہ وار پڑا۔ حضرات بحیثیت نائب رسول کیا تبلیغ آپ پر فرض نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ پھر کس طرح اس فرض کو آپ نے پورا کیا۔ تبلیغ اسلام پر کیا کبھی آپ نے آن تھک کوشش کی۔ کیا حضور کی طرح آپ نے کبھی تبلیغ پر مار کھائی۔ گالیاں سنیں یا کبھی حالت تبلیغ میں بھوکے رہے۔ اے حضرات کیا آپ کا یہی فرض ہے کہ نماز روزہ ادا کر لیا یا کسی استفتار کا جواب دیدیا۔ یا مسجد کے ممبر پر بیٹھ کر مسلمین کو وعظ سنادیا یا اگر زیادہ عنایت ہوئی تو مخالف رائے مسلم کو فاسق فاجر بلکہ کافر بنادیا۔ یا بہت ہی اسلامی خدمت انجام دی تو اسلامی انجمنوں کے سالانہ جلسے میں جاکر تخت کے اوپر اور میز کے پاس کھڑے ہو کر تقریر کر دی اور حاضرین سے اپنی خوش بیانی کی واہ واہ کے نعروں سے داد تحسین لی چلو بخیر شد سلامت تبلیغ اشاعت اسلام کا فرض ادا ہو گیا۔ اے حضرات کیا تبلیغ اسی کا نام ہے۔ کیا اشاعت اسلام اسی کو کہتے ہیں۔ کیا آپ کا فرض نہیں کہ تبلیغ کے لئے ان بیشمار قصبات ودیہات کے ہندوؤں کے پاس جائیں جو صرف اتنا جانتے ہیں کہ مسلمان بھی دنیا میں کوئی قوم ہے۔ نہ ان کو کسی نے آج تک اسلامی تبلیغ کی نہ خود اتنا علم جس سے وہ جانیں کہ اسلامی ارکان کیا ہیں اسلام میں کیا خوبی اور وصف ہے۔ توحید کسے کہتے ہیں۔ شرک کس جانور کا نام ہے۔ نہ ان کو یہ خبر ہے کہ اسلام کا قانون آسمان سے اسی نے نازل کیا جو رب العالمین ہے۔ کیا آپ نے ایسے ناواقف لوگوں کو اسلام کا منور چہرہ دکھایا۔ کیا آپ کا فرض نہیں ہے کہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر شہر کی ایک ایک گلی اور ہر ضلع کے ایک گاؤں میں تبلیغ اسلام کریں تاکہ بے خبروں پر لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل یوم الفصل کو حجت پوری ہو۔ کیا ایسے اشخاص سے بھی باز پرس ہوگی جنکو تبلیغ اسلام نہیں ہوئی اور ان کو اسلامی احکام اور رضی خالق کی بالکل خبر نہیں۔ ایسی غافل اور بے خبر قوم کا کہ مسلم بھی دنیا میں کوئی ہیں اتنا حس لینا کیا باعث

عذاب ہوگا اور حجت الٰہی ان پر پوری ہو جائے گی؟ ایسے لوگوں کو اسلام سے غفلت تعصب کی وجہ سے نہیں بلکہ لاعلمی اور ناواقفیت اس بیگانگت کا سبب ہے۔

حضرات کیا اشاعت اسلام اسی کا نام ہے کہ چند مقامات پر انجمنیں قائم کریں اور ان کا سالانہ جلسہ دھوم دھام سے مغربی طریقہ پر کر لیا یا مساجد میں مسلمین کو وعظ یا ترجمہ قرآن شریف سنادیا۔ کیا قرآن مجید وفرقان حمید مسلمین ہی کے سنانے کے لئے نازل ہوا۔ یا کل انسانوں کے لئے بڑی دھوم دھام سے شہر میں سال میں فوق الفطرت جلسہ کر لیا تو بس تبلیغ ہو گئی۔ اے جناب جتنا روپیہ ایک جلسہ پر صرف تین دن کے لئے برباد کیا جاتا ہے اتنی رقم سے سال بھر تک دو تین واعظ ہندوؤں کے قصبوں اور گاؤں میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔[*]

اے معزز اراکین کانفرنس آپ بیدار ہوں اور اپنے فرض کو ہوشیاری سے سمجھنے کے بعد اس کے انجام دینے پر متوجہ ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اصلاح مسلمین کا کام نہ کریں۔ نہیں کریں اور ضرور کریں لیکن تبلیغ اسلام جیسے اہم اور ضروری کام کا جلدی بیڑا اٹھائیں۔ اور اس مقصد کو عملی جامہ پہنائیں انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں فتح کا تاج آپ کے سر پر ہوگا اور خدا آپ کی مدد کریگا کیونکہ یہ وہ کام ہے جس کے لئے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندوں نے تکلیفیں اٹھائیں مصیبتیں سہیں۔ اب بفضل خدا وہ دقتیں نہیں وہ دشواریاں نہیں۔ تبلیغ اسلام کرنے پر نہ کوئی مار سکتا ہے نہ گالی دے سکتا ہے گورنمنٹ انگریزی کا قانون مذہبی آزادی باعث نعمت ہے۔ اگر آپ اس آزادی کے زمانہ میں بھی اس ضروری کام کو انجام نہ دینگے تو یقیناً اسی نعمت آزادی کی بابت قیامت کو آپ سے سوال ہوگا اور ان بے شمار بے خبر ہندوؤں کو تبلیغ نہ کرنے پر آپ

[*] قوم میں جوش پیدا کرنے کا ذریعہ بھی جلسہ ہوتا ہے اس لئے جو کچھ خرچ ہوتا ہے اُس کا فائدہ بھی مل جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اہلحدیث ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۶ء ص ۳

صاحبان سے بازپرس ہوگی۔ غور تو کیجئے کہ عیسائی پادری صاحبان اپنے مذہب کی اشاعت میں کس قدر کوشاں ہیں گاؤں درگاؤں گلی درگلی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں چماروں اور بھنگیوں تک کو جمع کر کے اخلاق و مروت کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں باوجود ناکامی کروڑوں روپے اس مد پر برباد کرتے ہیں لیکن کیا مجال کہ ہمت ہاریں حضرات اگر آپ اپنے سب سے ضروری فرض کو محسوس کر کے دلی کوشش کرتے تو آج ہندوستان میں مسلمین کی مردم شماری بجائے سات کروڑ کے بیس کروڑ تو ضرور ہوتی۔ دیکھئے تو یہی یورپ کے لوگ کس قدر ہوشیار ذی علم اور فلاسفر ہیں مگر لنڈن میں خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب نے تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا تو آج تک کتنے لائق فائق اصحاب دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں سچ ہے فی الحرکۃ برکۃ پس خدا کے لئے اب آپ کمربستہ ہوجائیں اور اس کام کا بیڑا اٹھالیں جس کی صورت یہ ہے سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں اور یہ ضروری تجویز پیش کرتا ہوں کہ تبلیغ اسلام پر دو طرح پر ہونی چاہیئے۔

(الف) تقریری طور پر تبلیغ ہونی چاہیئے۔

(۱) کانفرنس کے سرمایہ میں جس قدر گنجائش ہو اس کے موافق صرف کفار کی تبلیغ کے لئے واعظ مقرر کئے جانے چاہئیں اور ان کا یہ فرض ہو کہ وہ قصبات و دیہات میں دورہ کریں اور ہندوؤں کو خوش خلقی اور نرمی کے ساتھ تبلیغ کریں اور اسلامی اصول کی خوبیوں کو مدلل مفصل سمجھاویں۔

(۲) واعظ اپنے قیام و طعام کا بار کسی دوسرے پر نہ ڈالیں۔

(۳) واعظین کو کانفرنس کی طرف سے ایک خیمہ ملے جس میں وہ قیام کریں۔

(۴) کھانا پکانے اور اس کے انتظام کرنے کے لئے کانفرنس سے واعظین کو ایک ملازم ملنا چاہیئے۔

(۵) دو دو واعظ ایک ساتھ کام کریں اور ایک گاؤں یا قصبہ میں کم از کم ایک ہفتہ قیام کریں۔ اور اگر بہتری اور حصول مقصد کی امید ہو تو اس سے بھی زیادہ قیام ہونا مناسب ہے۔

(۶) واعظ ایسے ہوشیار اور لائق و واقف ہوں کہ کسی جگہ اگر کوئی لکھا پڑھا ہندو اسلام پر معترض ہو تو اس کے اعتراضات کا عقلی طور پر باحسن طریق جواب دیں اور دیگر مذاہب کا بطلان عقلی طور پر نہایت خوبی و نرمی سے ثابت کر دکھائیں۔ ایک تو تبلیغ کی یہ تجویز ہے۔

(ب) دوسرا طریقہ تبلیغ اسلام کا تحریری ہے

(۱) اخبار اہلحدیث کے ساتھ ہفتہ وار یا ماہوار ایک چورقہ شائع ہو جس کا نام دعوت الحق ہونا چاہیئے

(۲) دعوت الحق میں سلسلہ وار ہر ایک اسلامی اصول اور اسلامی احکامات کی عقلی دلائل سے خوبی اور دیگر مذاہب پر فوقیت ثابت کیجاوے۔

(۳) دعوت الحق میں حضور فخر الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ و اوصاف جمیلہ اور آپ کے صحابہ کے اخلاق و عادات آپ کی صحبت کا اثر بیان کیا جاوے۔

(۴) دعوت الحق میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے مسلم بننے کی کیفیت کہ کس طرح مسلم بنے آیا بزور شمشیر جیسا کہ مخالفین کہتے ہیں۔ یا اوصاف اسلامی و اخلاق نبوی کی وجہ سے مسلم بنے سلسلہ وار درج ہوا کرے۔ آخر میں ہر ایک غیر مسلم فرقہ کا نام لیکر دعوت اسلام دیجاوے۔ دعوت الحق کے دو ورق تو ان ضروری مضامین کیلئے ہوں۔

(۵) کہیں دعوت الحق کے دو ورق پر غیر مسلم مذاہب کی تنقید ہوا کرے۔ اور نمبروار ہر ایک مخالف مذہب مثلاً عیسائی، آریہ، جینی، دیوسماج، سناتن دھرم وغیرہ وغیرہ کے ہر ایک اصول اور مذہبی ہدایات پر مدلل طریقہ اور عقلی دلائل سے جرح کیجاوے اور ہر ایک مذہب کا خلاف عقل اور بشر کے مخالف ہونا تہذیب اور شائستگی سے ثابت کیا جاوے اور اس معاملہ میں غازی محمود صاحب کی وسیع معلومات کو ضرور حاصل کیا جاوے۔ امید ہے غازی صاحب بخوشی اس خدمت کو قبول فرماویں گے۔ اس مضمون کے بعد بھی ہر ایک مخالف مذہب کو اسلامی دعوت دیجاوے

(۶) دعوت الحق کے پرچے واعظین کو بھی دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے دورہ میں لکھے پڑھے غیر مسلموں میں تقسیم کردیں۔

(۷) خریداران اخبار اہل حدیث کو ہدایت کیجائے کہ وہ دعوت الحق کے چورقہ کو اپنی ملکیت نہ سمجھیں بلکہ غیر مسلموں کی امانت سمجھیں اور فوراً اپنے قصبہ کے پڑھے لکھے ہندوؤں کو دیدیں۔ ہاں اگر دعوت الحق کے پرچے اپنے پاس جمع کرنا چاہیں تو کانفرنس سے قیمتاً خریدیں۔

(۸) دعوت الحق میں مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات بھی ضرور دئیے جائیں اور یہ کام جناب فاضل شیر اسلام مولانا ابو الوفاء صاحب امرتسری کے سپرد کیا جاوے۔ع

یہ بھی نہ صرف میری بلکہ خدائی تجویز۔ اس تجویز کو پاس کر کے عمل کرنا آپ حضرات کا کام ہے جو کچھ خدا نے میرے دل میں ڈالا میں نے عرض کردیا آئندہ اختیار بدست مختار۔ اگر آپ حضرات اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں گے تو دارین میں اس کے فوائد بھی مشاہدہ فرمالیں گے ورنہ بصورت عدم تسلیم رب العزت آپ سے خود دریافت فرمالیگا لیکن بلاخوف تردید یہ ضرور کہونگا کہ اگر اہلحدیث کانفرنس نے تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا تو یہ کانفرنس لاریب ایک مفید بابرکت بلکہ ربانی مجلس ہے۔ ورنہ ہیچ۔ اگر خدا کی مدد سے یہ تجویز پاس ہوگئی تو اس کا کل نظام جو میرے دل میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ عرض کردونگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

بالآخر جناب شیر اسلام مولانا المکرم مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری اہل حدیث کانفرنس کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے اخبار گوہربار میں اس مضمون کو درج فرمادیجئے۔

(محمد حبیب الرحمان کفاہ المنان حسین پور ضلع ...)

ع میں تو پہلے ہی کاموں کی کثرت سے دبا ہوا ہوں مزید کی گنجائش نہیں آہ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا (ابو الوفاء)

بقیہ ابطال قدامت سلسلۂ دنیا

(از مولوی محمد انصاری صاحب)

رہا یہ امر کہ قبل از پیدائش عالم یا دنیا کی ترکیب دینے سے پہلے وہ کیا کرتا رہا (جیسا کہ سوامی جی تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمان لوگ دنیا کی پیدائش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھا رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہے گا؟ (ستیارتھ ص۴۲۷) ہمیں اس کے دریافت اور جستجو کی ضرورت نہیں - ہمارا ناقص فہم دونوں کے سمجھنے سے قاصر ہے - ہمارا تو یہی اعتقاد ہے کہ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

نیز بحسب اعتقاد آریہ دوستوں کے لاکھوں اور کروڑوں بلکہ بے حساب اور بے شمار پرلے گزر چکے ہیں اور آئندہ بے حساب اور بے شمار پرلے گزرا کرینگے اور ہر ایک پرلے (یعنی دنیا کے حالت فنا میں رہنے) کا زمانہ حسب ارشاد سوامی جی چار ارب بتیس کروڑ برسوں کا ہوتا ہے (دیکھو حاشیہ ستیارتھ ص۲۹۹) لہٰذا ہمارے آریہ دوستوں کو بالضرور بتانا چاہئے کہ ہر ایک پرلے کے زمانہ میں چار ارب ۳۲ کروڑ برسوں تک (یعنی باوجود ازلی صفات خالقیت اور رازقیت وغیرہ رکھنے کے بھی اس قدر دراز مدت تک) وہ کیوں صفات مذکورہ بالا* سے معطل اور بے کار (اور بقول سوامی جی نکما) بیٹھا رہتا ہے - اور اس پر بیکار اور نکما بیٹھنے کا الزام کیوں نہیں عائد ہو سکتا - کیا یہ اپنا مسلمہ ہے اس لئے - بہر حال اگر پرلے کے زمانہ میں باوجود صفات خالقیت اور رازقیت رکھنے کے بھی وہ معطل اور بے کار رہنے کے الزام سے بری ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ قبل از پیدائش عالم وہ اس الزام سے بری نہ سمجھا جاوے بلکہ اپنے مسلمہ کے بنا پر یہ ضرور سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ وہ ہر ایک پرلے کے زمانوں میں کیا کرتا ہے یا آئندہ پرلے کے زمانوں میں کیا کریگا وہی قبل از خلق دنیا کے بھی کرتا رہا ہوگا اور قیامت کے پیچھے بھی وہی کرتا رہیگا۔

دلیل سوم یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ فاعل اور مفعول (یا نتیجہ فعل) تینوں ایک ہی وقت سے نہیں ہو سکتے - اور علت و معلول - صانع و مصنوع اور خالق و مخلوق کا ایک ہی زمانہ نہیں ہو سکتا پس دنیا کا دور و تسلسل اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے تب بھی تب بھی دنیا کا سلسلہ ازلی نہیں ہو سکتا - کیونکہ دنیا کا دور و تسلسل پرمیشور کے اختیاری فعل کا ایک تسلیم کیا ہوا** نتیجہ ہے - اور نتیجہ فعل و فاعل - علت و معلول - صانع و مصنوع اور خالق و مخلوق کے درمیان تقدم و تاخر زمانی لازم ہے جو حدوث اور غیر ازلیت کی نہایت واضح اور روشن دلیل ہے -

دلیل چہارم - چونکہ اس دور و تسلسل کا ہر ایک حصہ اور فرد (یعنے دنیا) بذات خود فانی اور حادث ہے اس لئے اس کے تمام حصے اور افراد بھی حادث اور فانی ہی ہونگے - اور اُن کا مجموعہ بھی حادث اور فانی ہوگا - مثلاً صفر - صفر - صفر - جہاں تک چاہو رکھتے ہوئے چلے جاؤ - نتیجہ صفر ہی ہوگا - محدود کی مجموعی مقدار بھی محدود ہی ہوتی ہے - اسی طرح حادث اور غیر ازلی کی مجموعی مقدار بھی حادث اور غیر ازلی ہی ہوگی - غیر ازلی کی مجموعی مقدار سے ازلیت کو ثابت کرنا گویا خاموشی کے ساتھ نیستی سے ہستی کو تسلیم کر لینا ہے -

دلیل پنجم - سوامی جی کا ارشاد ہے کہ ایک تل کے دانہ سے تھوڑا سا تیل نکلتا ہے اس لئے بہت سے تلوں کا تیل بہت سا نکلتا ہے - ایک قطرہ پانی میں بھی ٹھنڈک کسی قدر ہوتی ہے اس لئے بہت سے قطروں کے مجموعے کا فطرتی گن بھی ٹھنڈک ہے (اپدیش منجری صفحہ۹۶) اور سوامی جی کا مقولہ کلیات آریہ مسافر کے صفحہ۳۳۲* میں اسطرح مندرج ہے کہ جو کارن (علت) میں گن (اوصاف) ہوتے ہیں وہی کارج (معلول) میں آتی ہیں - جیسے ایک تل کے دانہ میں تیل ہوتا ہے وہ کروڑ دانہ میں بھی برابر ہوتا ہے - لوہے کے ایک ذرہ میں تیل نہیں ہوتا من بھر میں بھی نہیں ہوتا انتہٰی۔

بنابراں ظاہر ہے کہ جب اس دور و تسلسل کے ہر ایک فرد اور حصے میں حدوث اور غیر ازلیت کی صفت موجود ہے تو اس کا مجموعہ یعنی سلسلۂ کائنات بھی یقیناً حدوث اور غیر ازلیت کی صفت سے خالی نہیں رہ سکتا۔

دلیل ششم - سوامی جی نے ستیارتھ کے ص۵۵۲ و ص۵۹۱ اور بھومکا کے ص۲۱ میں دور و تسلسل کو باطل و ناجائز قرار دیا ہے جب کہ دور و تسلسل خود ہی حسب تسلیم سوامی جی باطل ہے تو سلسلہ دنیا کی ازلیت جو اُس کے ذریعے سے ثابت کی جاتی ہے وہ کیونکر باطل نہ قرار دی جاویگی۔

دلیل ہفتم - پنڈت لیکھرام جی کا اول*** علوم متعارفہ ہے کہ جو چیز جہاں ہوتی ہے وہی وہاں سے برآمد ہوتی ہے - چونکہ سلسلۂ دنیا کے ہر ایک حصہ اور فرد میں غیر ازلیت اور حدوث کی صفت مسلمہ سماج ہے اس لئے حسب علوم متعارفہ اول اس کے سلسلہ سے بھی حدوث اور غیر ازلیت کے سوا کوئی دوسری چیز برآمد نہیں ہو سکتی۔

دلیل ہشتم - دوسرا علوم متعارفہ ہے کہ جو چیز جہاں نہیں ہوتی وہ وہاں سے برآمد نہیں ہوتی - چونکہ سلسلۂ دنیا کے ہر ایک فرد اور حصے میں ازلیت نہیں ہے اس لئے دوسرے علوم متعارفہ کی بنا پر اس کے سلسلہ کے اندر سے ازلیت کسی طرح برآمد نہیں ہو سکتی - بہر حال سلسلۂ دنیا کے ہر ایک فرد اور حصول میں غیر ازلیت اور حدوث کو تسلیم کرنا اور انہیں افراد اور حصول سے مرکب سلسلہ میں نہ صرف ازلیت کا ماننا بلکہ اس کی بابت کمال اصرار - گویا نیستی سے ہستی کا برآمد ہونا بسر و چشم مان لینا ہے -

دلیل نہم - نواں علوم متعارفہ ہے کہ صفت

---

* کیونکہ پرلے میں تمام جیو مکتے پڑے رہتے ہیں (ستیارتھ ص۲۹۶)

** سوامی جی کا ارشاد ہے کہ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل اور فعل کے بغیر کوئی نتیجہ فعل جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے (ستیارتھ ص۵۵۱ و ص۵۵۱ مولفہ عفی عنہ)

* کلیات ص۳۳۲

*** نواں علوم متعارفہ آریہ دوستوں کو بالضرور

اپنے موصوف سے جدا نہیں ہوسکتی۔ (کلیات ص۳۳۲)

جبکہ یہ مسلم ہے کہ سلسلہ دنیا کے تمام افراد اور حصے حدوث اور غیر ازلیت کی صفت کے ساتھ موصوف ہیں تو سلسلہ دنیا کے احاطہ میں آنے کے بعد یہ صفت اپنی افراد سے کیونکر جدا اور علیحدہ ہوسکتی ہے اور جدا نہ ہونے کی صورت میں سلسلہ دنیا کی اندر بھی غیر ازلیت کی صفت بالضرور باقی اور موجود رہیگی۔ لہذا اس علوم متعارفہ کی بنا پر بھی سلسلہ دنیا حادث اور غیر ازلی ہی قرار پائیگا۔

دلیل دھم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت رہتی ہے (ستیارتھ ص۲۵۵ و ص۴۹۷) یہ ظاہر ہے کہ سلسلہ دنیا معلول ہے اور اس کے تمام افراد و حصے اس سلسلہ کی علت ہیں اور سلسلہ کی علت یعنی افراد و حصول میں حدوث اور غیر ازلیت کی خاصیت موجود ہے اس لئے بموجب مسلمہ مندرجہ بالا معلول میں بھی غیر ازلیت اور حدوث کی خاصیت ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ لہذا معلول یعنی سلسلہ دنیا بھی حادث اور غیر ازلی ہے۔

دلیل یازدھم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ معلول ازلی نہیں ہوتا ہے (ستیارتھ ص۲۲۸) چونکہ سلسلہ دنیا معلول ہے (دیکھو دلیل دہم) لہذا سلسلہ دنیا ازلی نہیں بلکہ حادث اور غیر ازلی ہے۔

دلیل دوازدھم۔ پنڈت درشنانند نے اپنے رسالہ ایشور وچار میں نہایت زوروں کے ساتھ اس اصول کو پیش کیا ہے کہ جو طاقت متفرق اجزا میں نہ ہو وہ مرکب میں بھی نہیں ہوسکتی۔ چونکہ سلسلہ کائنات کے متفرق اجزا یعنی ہر ایک میعادی میں بحسب تسلیم آریہ دوستوں کے ازلیت کی طاقت نہیں۔ اس لئے اس کے مرکب یعنی سلسلہ کائنات میں بھی ازلیت کی طاقت نہیں ہوسکتی بنا بریں سلسلہ کائنات بھی غیر ازلی اور حادث ہی ہوگا۔

دلیل سیزدھم۔ دنیا کا سلسلہ ازلی اور قدیم کہنا یعنی جس کا کوئی آغاز نہیں صریح باطل ہے۔ کیونکہ جس کی ابتدا ہی نہ ہو اس کا فاعل اور خالق بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ آریہ دوستوں کیلئے مادہ اور روح اس کی زندہ مثال ہے۔ ان کے نزدیک یہ دونوں ازلی ہیں اس لئے ان کے بابت ان کا مقولہ ہے کہ ان کا کوئی خالق نہیں بلکہ یہ خود بخود ہیں جب سے پرمیشور تب سے یہ دونوں۔ اور سلسلہ دنیا کا خالق چونکہ حسب تسلیم آریہ دوستوں کے پرمیشور ہے اس لئے یہ غیر ازلی اور حادث ہے۔ ایک ہی چیز کے مخلوق اور ازلی ہونے کی کوئی مثال روئے زمین پر اگر موجود ہو تو آریہ دوست بالضرور اس کو پیش کریں۔

دلیل چہاردھم۔ ازلی اور قدیم یعنی جس کا آغاز نہیں۔ اس کی کوئی علت بھی نہیں ہوسکتی۔ لیکن سلسلہ دنیا کی علت فاعلی حسب اعتقاد آریہ دوستوں کے چونکہ پرمیشور ہے لہذا سلسلہ دنیا غیر ازلی اور حادث ہے۔

دلیل پانزدھم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ اجتماع ضدین اور جمع بین النقیضین دونوں باطل ہیں (ستیارتھ ص۲۹۳ و ص۱۹۰) مخلوق و ازلی کے درمیان یقیناً اجتماع ضدین و جمع..... بین النقیضین ہے۔ کیونکہ اگر سلسلہ دنیا ازلی ہے تو اس کا کوئی خالق نہیں ہوسکتا اس لئے کہ ازلی خود بخود ہوتا ہے۔ اور اگر پرمیشور کا مخلوق ہے تو ازلی نہیں کیونکہ مخلوق کی عقلاً ابتدا ہوا کرتی ہے اور ازلی کی ابتدا نہیں ہوتی۔ آریہ دوستو۔ اگر سیاہ و سفید۔ دن اور رات بینا و نابینا۔ عورت و مرد وغیرہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں تو سلسلہ دنیا کے ازلی ہونے اور پرمیشور کا اس کا خالق اور علت فاعلی ہونے کے درمیان بھی یقیناً صریح ضد ہے۔ الغرض سلسلہ دنیا کو ازلی ماننا اور اس سلسلہ کا علت فاعلی پرمیشور کو قرار دینا بالضرور اجتماع ضدین اور جمع بین النقیضین کو باطل نہیں بلکہ حق ماننا ہے۔ مادہ اور روح کی بابت تو یہ گوہر افشانی فرمائی جاتی ہے کہ یہ دونوں قدیم اور ازلی یعنی غیر مخلوق ہیں۔ اور جب سے پرمیشور تب سے یہ دونوں (پرمیشور اور ان دونوں کی عمروں میں ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ کے برابر بھی بڑائی اور چھوٹائی نہیں) اور سلسلہ دنیا کی قدامت اور ازلیت تسلیم کرنے کے باوجود پرمیشور کو اس کا خالق اور سلسلہ دنیا کو مخلوق کہنا۔ اور مادہ و روح و سلسلہ دنیا تینوں قدیموں میں سے روح و مادہ دو کو غیر مخلوق اور سلسلہ دنیا کو مخلوق قرار دینا وغیرہ امور نہایت ہی تعجب خیز منطق اور بہت ہی حیرت انگیز لاجک ہیں۔

دلیل شانزدھم۔ جبکہ حسب تسلیم سوامی جی دنیا کا نمت کارن یعنی علت فاعلی پرمیشور ہے اور علت مادی مادہ (ستیارتھ ص۲۸۲) تو جتنی ہی گزشتہ دنیائیں فرض کی جائیں۔ اگرچہ اُن کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں نہیں بلکہ مہاسنکھ سے بھی زائد کیوں نہوں۔ ان میں سے ہر ایک کی علت فاعلی پرمیشور ہی کی ذات قرار پائیگی اور ہر ایک دنیا کو ترکیب و اتصال کے ساتھ حادث کرنے والا پرمیشور کا فعل ہی ہوگا اور ترکیب و اتصال کے فعل کیلئے ایک مخصوص زمانہ بھی بالضرور ہوگا۔ جس سے پیشتر ترکیب* و اتصال کی وہ خاص حالت اور ہیئت نہ رہی ہوگی۔ اس لئے ہر ایک دنیا حادث ہی کے دائرے کے اندر رہیگی۔

بہر حال جب تک پرمیشور دنیا کا علت فاعلی رہیگا اور دنیا کی ترکیب و اتصال کے ساتھ پرمیشور کے فعل کا تعلق رہیگا اور دنیا اس علت فاعلی کی معلول

مسلم ہے لیکن چار ارب ۳۲ کروڑ برسوں (یعنی پرلے کے زمانہ میں ایشور کی صفت خلاقی و رزاقی اور روحوں کو تناسخ کے چکر میں ڈال سزا و جزا دینی وغیرہ کی صفات اور روح کی ہمہ ذاتی صفتیں بالکل جدا ہو جاتی ہیں۔ کیا ان دونوں کی صفات مع نیز علوم متعارفہ کے سب پرلے کے چکر میں آ جاتی ہیں اسی وجہ ان کا کوئی اثر نہیں رہتا ہے ورنہ اپنے مرضی کا بنایا ہوا علوم متعارفہ غلط ہو ہوسکتا ہے۔ (مولف عفی عنہ)

* سوامی جی کا ارشاد ہے کہ انفصال کے بغیر اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ (ستیارتھ ص۲۵۵) مولف عفی عنہ

رہے گی اس وقت تک سنکھوں بلکہ بے شمار دنیاؤں کے افراد میں سے ایک فرد بھی قدیم اور ازلی نہ ہو سکے گا۔ اور جب کہ ہر ایک دنیا خود حادث ہے تو اس کا سلسلہ کس طرح قدیم ہو سکتا ہے سلسلہ تو کوئی دوسری چیز نہیں جو قدیم کہا جاوے فی الجملہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ترکیب اتصال کی وجہ سے نہ صرف موجودہ بلکہ ہر ایک دنیا تو حادث اور غیر قدیم قرار دی جاوے اور اس کا سلسلہ جو اسی سے مرکب ہے ازلی اور قدیم ٹھیرایا جاوے۔ سماج کا بڑے سے بڑا فلاسفر اس امر کو کروڑ مہا پرلے تک بھی نہیں ثابت کر سکتا۔ کہ کسی سلسلہ کے تمام افراد تو حادث اور غیر قدیم ہوں لیکن خود وہ سلسلہ ازلی اور قدیم ہو۔ البتہ دنیا اور سلسلہ دنیا اور پرمیشور کے درمیان جو علت فاعلی اور معلوم ہونے کا واسطہ ہے اُس کو اور نفس دنیا کی ترکیب اتصال و انفصال کے تعلقات کو درمیان سے اُٹھا دینے کے بعد ہمارے آریہ دوست مادہ و روح کے مانند دنیا اور اُس کے سلسلہ کو بھی ازلی کہہ سکتے ہیں۔ دنیا اور اُس کے سلسلہ کا پرمیشور کو علت فاعلی اور اُس کے سلسلہ کو مفعول اور معلول تسلیم کرنے کے بعد بھی اس کو ازلی کہنا ہمارے دوستوں کی خوش فہمی کی کامل دلیل ہے۔

دلیل ہفدہم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ (ستیارتھ صفحہ ۱۴۲) یہ ظاہر ہے کہ حسب اعتقاد آریہ دوستوں کے بہت سی دنیاؤں کی ترکیب سے پیدا شدہ چیز کا نام سلسلۂ دنیا ہے وبس لہٰذا اس مسلمہ اصول کی رو سے بھی سلسلۂ دنیا ازلی نہیں ہو سکتا۔

دلیل ہیژدہم۔ سوامی جی کا آرڈر ہے کہ جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (ستیارتھ صفحہ ۵۵) اس میں شک نہیں

دلیل نوزدہم۔ سوامی جی کا فرمان ہے کہ اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے کیونکہ انفصال کے بغیر اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ (ستیارتھ صفحہ ۵۵)

یہ امر روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہے کہ بہت سی دنیاؤں کے باہمی اتصال کا نام سلسلۂ دنیا ہے اور اتصال سے قبل حسب ارشاد سوامی انفصال کی حالت میں یہ سلسلہ تھا لہٰذا بحسب اصول ہٰذا سلسلۂ دنیا کی بھی ابتدا ضرور ہوئی اور جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔

دلیل بستم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلا دے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اُس سے بڑھکر جھوٹا اور کون مذہب ہو سکتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۶۹۴)

یہ ظاہر ہے کہ سلسلۂ دنیا کو غیر قدیم اور حادث کہنے والے تمام یہودی، تمام عیسائی اور تمام مسلمان وغیرہ ہیں جن کی تعداد ہزاروں اور کروڑوں سے کم نہیں اور سلسلۂ دنیا کی غیر قدامت کی بابت ان کا مستحکم اعتقاد ہے۔ اگر سوامی جی اور آریہ دوست مندرجہ بالا ہزاروں اور کروڑوں آدمیوں کے اعتقاد مندرجہ بالا کو جھوٹا بتلا دیں اور اپنے (یہی اعتقاد یعنے قدامت دنیا) کو سچا ظاہر کریں تو اس مقولہ کی بنا پر اُن سے بڑھکر جھوٹا اعتقاد اور مذہب کسی دوسرے کا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بحسب اس مقولہ کے مسلمان وغیرہ اپنے اس اعتقاد اور مذہب میں سچے ہیں تو دل ماشاد و چشم ما روشن۔ اس صورت میں سلسلۂ دنیا کی قدامت کو یقیناً خیرباد کہنا ہوگا ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(باقی دارد)

گوشت خوری

(منشی محمد داؤد صاحب از سنبل ضلع مرادآباد)

میرے سماجی دوست کہا کرتے ہیں کہ گوشت خوری بُرا فعل ہے اہل اسلام اور عیسائی صاحبان اس کو قطعی ترک کر دیں پس لیجئے میں سماجی دوستوں کی ہی معتبر کتب سے گوشت خوری کی تعلیم پیش کرتا ہوں تاکہ آئندہ گوشت خوری پر سماجی دوست اعتراض نہ کر سکیں ثبوت ملاحظہ ہو۔ سنیئے:۔

مچھلی کے گوشت سے دو مہینہ تک اور ہرن کے گوشت سے تین مہینہ تک اور بھیڑ کے گوشت سے چار مہینہ تک اور پرند جانور کے گوشت سے پانچ مہینہ تک پتر آسودہ رہتے ہیں (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۶۸)

اور سنیئے:۔

بکرا کے گوشت سے چھ مہینہ تک۔ چتر مرگ کے گوشت سے سات مہینہ تک۔ این (نام ہرن) کے گوشت سے آٹھ مہینہ تک۔ رورو (نام ہرن) کے گوشت سے نو مہینہ تک پتر آسودہ رہتے ہیں۔ (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۶۹)

اور سنیئے:۔

جنگلی سور یا بھینسا کے گوشت سے دس مہینہ تک اور خرگوش یا کچھوے کے گوشت سے گیارہ مہینے تک (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۷۰)

اور سنیئے:۔

گئو کے دودھ سے یا اُسی دودھ کی کھیر سے ایک برس تک۔ اور ایسا بکرا جس کے دونوں کان پانی پیتے وقت پانی کو چھوئیں اور جسکی اندری چھوٹی ہو اُس کے گوشت سے ۱۲ برس تک (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۷۱)

اور سنیئے:۔

کال شاک اور مہا سلک (ایک قسم کی مچھلی) اور گینڈا اور لال بکرا ان سب میں سے کسی کو گوشت دینے سے اور مدھ اور تنی سے بے انتہا برس تک۔ (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۷۲)

اور سنیئے:۔

دیوتوں کو دان دئے بغیر مانس بھکش نہ کرے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۷)

اور سنیئے:۔

ایک کھر والے جانور باستثنا اُن کے جو شاستر میں کھانے کے لائق کہے گئے ہیں (منوسمرتی

اتصال سے پیدا شدہ چیز کا نام سلسلۂ دنیا ہے اس لئے بموجب اصول مذکورہ بالا سلسلۂ دنیا ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔

باب ۵ فقرہ ۱۱)

اور سنئیے :-

پانچ ناخن والوں میں سامی گوہ ساہی گینڈا کچھوا کھرہا کھانے کے لائق ہیں اور اونٹ چھوڑکر ایک طرف دانت رکھنے والے علاوہ اُن کے جن کی ممانعت ہے کھانے کے لائق ہیں - (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۱۸)

اور سنئیے :-

یگیہ کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور اور پکشی (پرند) مارنا چاہیئے اگست رشی نے اگلے زمانہ میں ایسا کیا ہے (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۲۲)

اور سنئیے :-

اگلے زمانہ میں رشیوں نے یگیہ کے لئے کھانے کے لائق ہرن اور پکشیوں کو مارا ہے (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۲۳)

اور سنئیے :-

شاستر کی بدھ سے جو مانس شدھ ہے اُسکو جو آدمی نہیں کھاتا وہ پرلوک میں اکیس جنم تک پشو ہوتا ہے (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۳۵)

اور سنئیے :-

اور ہمیشہ شاستر کے موافق رہکر منتر سے سنسکار کئے ہوئے مانس کو کھایا کرے - (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۳۶)

اور سنئیے :-

شری برمہاجی نے آپ سے آپ یگیہ کیواسطے پشو کو پیدا کیا اس سے یگیہ میں جو بدھ یعنی قتل ہوتا ہے وہ بدھ نہیں کہلاتا - (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۳۹)

اور سنئیے :-

اَن پشو درخت پرند کچھوا وغیرہ یہ سب یگیہ کے واسطے مارے جانے سے اُتم ذات کو دوسرے جنم میں پلٹتے ہیں (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۴۰

اور سنئیے :-

ایسے کرموں میں پشو کو مار کر وید کے اصل مطلب کو جاننے والا برہمن آپ کو اور اُس پشو کو اُتم گت کو پہنچاتا ہے (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۴۲)

اور سنئیے :-

مدوبرک یگیہ دیوکرم پترکرم ان میں پشو کو مارنا چاہیئے (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۴۱)

اور سنئیے :-

جماع کے وقت عورت کا مُنہ پھل گرانے میں پرند دودھ دُہتے وقت بچھڑا ہرن پکڑنے میں کتا پاک ہیں (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۱۳۰)

اور سنئیے :-

کتا وشیرو باز وشکاری لوگوں کے مارنے سے جو مانس تیار ہوتا ہے اُس مانس کو منو نے پاک تبلایا ہے (منوسمرتی باب۵ فقرہ ۱۳۱)

ملاحظہ کیجئے ہندوستان کے روشن چراغ اور ہندو قوم کے فخر اور منور آفتاب مسٹر آر سی دت نے اپنی مشہور کتاب "قدیم ہندوستان" میں یہ رائے ظاہر کی ہے :-

وید کے زمانہ میں دہرماتما دیندار ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی ضد یا کراہت نہ کرتے تھے - (وید کا دور صفحہ ۵۴)

اور سنئیے :-

ہر روز دو ہزار گائے رنتی دیو راجہ ذبح کیا کرتا تھا اور رشی مُنی اُس کے ہاں بھوجن پایا کرتے تھے اور وہ راجہ بعد مرنے کے سُرگ (جنت) میں گیا - مہابھارت بن پرب ادھیائے (۲۰۷)

اور سنئیے :-

وشنو پران مطبوعہ بنگباسی سمت ۱۹۵۶ صفحہ ۳۱۳ و صفحہ ۳۱۴ پر لکھا ہے کہ گو مانس سے پتر لوگ گیارہ ماہ تک تریت رہتے تھے چنانچہ شو پران ادھیائے ۶۳ میں کوشک کے پُتر گرگ رشی کے شاگردوں کا شرادہ میں مانس کھانے کا ذکر آتا ہے اسی طرح وشنو سنگتا ادھیائے ۸۰ میں مختلف دیوتاؤں یا پتروں کے نام پر مختلف جانوروں کی قربانی اور اُن کے مانس سے اُن اُن دیوتاؤں یا پتروں کا مختلف عرصہ تک تریت رہنا بتایا گیا ہے دیکھو اخبار مسافر آگرہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۹ - جس میں تحریر ہے کہ چرا تون میں مانس بھکشن کی تعلیم موجود ہے ! پس ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

(محمد داؤد راز سنبل)

مذاکرہ علمیہ[۱]

(مورخہ ۲۰ جمادی الثانی)

از مولوی عبید اللہ صاحب ولد مولانا عبد السلام صاحب مبارکپوری

علامہ ابن حزم[۲] متوفی سنہ ۴۵۶ ہجری کا دعویٰ ہے ان السموات ھی الجنات (یعنی آسمان یہ خود جنت ہیں) اس دعوی پر جو دلیل[۳] پیش کرتے ہیں وہ انہی کی عبارت میں منقول ہے اور وہ دو صحیح مقدموں پر مبنی ہے - پہلا مقدمہ یہ ہے :-

وقد صح الاجماع والنص علی ان ارواح الانبیاء صلوۃ اللہ علیھم اجمعین فی الجنۃ وکذالك ارواح الشھداء فی الجنۃ۔	اجماع امت اور نص دونوں صحیح ہیں اس بابیں کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں جنت میں ہیں اور شہداء کی روحیں بھی جنت میں ہیں"

دوسرا مقدمہ یہ ہے :-

واخبر صلی اللہ علیہ وسلم انہ رآھم لیلۃ اسری بہ فی السموات سماءً سماءً آدم فی سماء الدنیا وعیسی ویحیی فی الثانیۃ ویوسف	اور آپ نے خبر دی (دیکھو حدیث معراج جو متواتر ثابت ہے اگرچہ تواتر معنوی ہی) کہ آپ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو شب معراج میں دیکھا ایک ایک کو ایک ایک آسمان میں - آدم کو پہلے

[۱] ولادت سنہ ۳۸۴ -
[۲] دیکھو کتاب الملل والنحل ابن حزم مطبوعہ مصر جلد ثانی
[۳] علامہ نے اس دلیل کے علاوہ دو شبہات بھی اس دعوی پر پیش کی ہیں

فی الثالثۃ وادریس فی الرابعۃ وھارون فی الخامسۃ وموسیٰ وابراھیم فی السادسۃ والسابعۃ فصح ضرورۃ ان السموات ھی الجنات

آسمان میں اور عیسےٰ اور یحیےٰ کو دوسرے آسمان میں یوسف کو تیسرے آسمان میں ادریس کو چوتھے آسمان میں ہارون کو پانچویں آسمان میں موسےٰ اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں (علیہم صلوٰۃ اللہ اجمعین) لہذا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آسمان یہ خود جنت ہیں؛

وقد قال صلعم ان ارواح الشھداء طیور خضر تعلق فی ثمار الجنۃ،

ومن المحال الممتنع الذی لا یظنہ مسلم ان یکون ارواح الشھداء طیورا خضرا فی الجنۃ وارواح الانبیاء فی غیر الجنۃ اذھم اولیٰ بکل فضل ومکان ولا مکان افضل من الجنۃ

اور آں حضرت صلعم نے فرمایا ارواح شہداء سبز چڑیوں کے جسم میں ہو کر جنت کے پھلوں میں لٹکے ہیں اور یہ محال ہے جسکو کوئی مسلمان گمان نہیں کر سکتا کہ شہداء کی روحیں تو سبز پرندوں کے جسموں میں ہو کر جنت میں رہیں اور انبیاء غیر جنت میں ہوں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فضل و مکان کے بدرجہ اولیٰ مستحق ہیں۔ اور کوئی مکان جنت سے اعلیٰ نہیں

اس دعوے پر اور نیز ان لوگوں کے قول پر جو لوگ جنت کو آسمان پر مانتے ہیں دو شبہے وارد ہیں۔ اہل علم اسے غور سے ملاحظہ فرمائیں صحیح مسلم میں وارد ہوا۔ ان الفرات والنیل یخرجان من الجنۃ یعنے نیل اور فرات جنت سے نکلے ہیں وفی روایۃ البخاری من اصل سدرۃ المنتھیٰ یعنے سدرۃ المنتہےٰ جو آسمان پر اعلےٰ مقام ہے وہاں

عہ ایک صحیح مرفوع روایت عام لفظ میں بھی وارد ہوئی اس لئے اس دلالۃ النص کی ضرورت نہیں نہ اس مقدمہ کے اضافہ کرنے کی حاجت۔ وہ روایت مؤطا امام مالک میں بایں لفظ آئی ہے نسمۃ المومن طیر یعلق فی شجرۃ الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الیٰ جسدہ یوم یبعث (عبیداللہ عفی عنہ)

سے نکلی ہیں۔ لیکن ان نہروں کا وہاں سے نکلنا اور زمین پر بہنا اگر ایسے ہی ہے جیسے کہساروں سے ندیاں نکلتی ہیں یا زمین سے پھوٹ کر چشمے نکلے ہیں تو اس کے لئے جب تک زمین کا آسمان سے التصاق اور وصل نہ ہو کیونکر سمجھ میں آ سکتا ہے کہ یہ نہریں کیونکر جنت سے یا بمعنے دیگر آسمان سے نکلی ہیں۔ اور اگر خروج کے کوئی دوسرے معنے ہیں تو انکی تعیین کرنا چاہیئے کہ اس میں غور کیا جائے۔ یا اس حدیث پر بھی آیہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یا مثل دیگر احادیث صفات یا آیات صفات کے ہمیں ایمان لانا واجب ہے اور کیفیت سے سوال کرنا بدعت ہے اور اس کے بارے میں بھی امام مالک کا یہ جملہ دہرانا ضرور ہے۔ (حقیقۃ معلومۃ والکیف مجہول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ)

دوسرا شبہ یہ کہ جنت کو فنا اور نقص نہیں ہے اسی لئے اس کا نام دار الخلد ہے بخلاف ان نہروں کے کہ برابر نقص و فنا ان میں ہوتا ہے کبھی کبھی ان کا نقص کمال کو پہنچ جاتا ہے پھر یہ جنت کی نہریں کیونکر قرار دیجا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ جنت کی چیزیں ایمان والوں کے لئے مخصوص ہیں بخلاف ان نہروں کے کہ ان کا پانی قابلین امام کے لئے وجملہ اشقیا و کفار کے لئے عام ہے جو سبھی جانتے ہیں۔

(محمد عبیداللہ مبارکپوری عفی عنہ ولد مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری)

مذاکرۂ علمیہ[12]

(مورخہ ۱۰ جمادی الثانی)

اہل اسلام میں منجملہ اور اختلاف کے ایک حلال و حرام کا بھی بہت بڑا اختلاف ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کا ارشاد اس بات کا مقتضی ہے کہ اختلاف نہ کرنا چاہیئے۔ اور حدیث شریف کا ارشاد بھی یہی ہے۔ توضیح اس کی اس طرح پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام لیکر جو چیز ذبح کیجاوے اُس کو ضرور کھالو اسلئے کہ حرام چیزوں کی اللہ نے تمہارے لئے تفصیل کر دی ہے اور نیز فرماتا ہے خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا یعنے جو کچھ زمین میں ہے اسکو اللہ نے تمہارے نفع کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان دونوں آیتوں کے ملانے سے ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل ہر چیز میں اباحت ہے یعنی ہر چیز کو حلال سمجھنا چاہیئے فقط جس چیز کے استعمال سے شریعت (یعنی خدا اور رسول کا ارشاد) روکے اُسے چھوڑ دینا چاہیئے اور وہ روکنے والا ارشاد یا تو آیت ہوگی جس کا مضمون صاف طور سے کسی چیز سے روکتا ہو یا ایسی ہی حدیث ہو جو کہ صحیح السند ہو۔ قرآن مجید کی توضیح کرنیوالی حدیث صحیح ہی ہونی چاہیئے جیسے قرآن مجید یقینی الثبوت ہے اسی طرح اس کی تخصیص و تفسیر بھی یقینی چیز ہونی چاہیئے۔ ضعیف یعنی مطعون یا مجہول روایت یقینی نہیں ہوتی۔ اسی طرح کوئی قاعدہ علمی بھی دین کے بارے میں اسی وقت مقبول ہوگا جبکہ کتاب و سنت یا صحیح لغت سے ثابت ہو۔ محض اٹکل ہی قابل سماعت نہیں۔ اور نہ فرضی اجماع اور یہ بات بھی ضرور تسلیم کے قابل ہے کہ بعض چیزیں مشتبہات میں سے ہیں جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ لیکن وہ ایسی چیزیں ہیں جن کے حلال ہونیکا بھی ثبوت ملتا ہو اور ایسا ہی حرام ہونے کا بھی۔ اور ترجیح کی صورت معلوم نہ ہو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے دو مکی سورتوں میں یعنی انعام اور نحل میں اور ایک مدنی سورت میں یعنی سورۂ بقرہ میں حیوانات کی حرمت کو چار چیزوں میں منحصر کر دیا۔ اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ درندوں میں سے ہر کچلی والا اور پرندوں میں سے ہر چنگل والا حرام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ حدیث ان آیتوں سے بعد آپ نے فرمائی ہے یا پہلے۔ پھر اُس حدیث میں لفظ کل ذی ناب من السباع آیا ہے۔ اس میں معلوم نہیں کہ من بیانیہ ہے یا تبعیضیہ۔ اگر تبعیضیہ لئے ہیں تو بعض

(نہایت رنج سے اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ جناب مولانا شاہ عبدالحق صاحب طویل علالت کے بعد ۲۳ اپریل کو انتقال کر گئے۔ انا للہ مرحوم ایک جامع اوصاف بزرگ تھے۔ آپکا نعم البدل قوم کو ملنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعا کریں۔ مفصل آئندہ۔)

ایسے حیوان ماننے پڑتے ہیں جن کو سباع یعنی درندہ مانا جاوے اور کچلی دار نہ ہوں - اور نیز وہ درندے حلال بھی ہوں اور کل ذی مخلب من الطیر جس حدیث میں ہے اُس میں تو مِن کسی طرح ٹھیک نہیں بیٹھتا کیونکہ اگر مِن بیانیہ مانا جاوے تو سب پرندے حرام ہوئے جاتے ہیں اور تبعیضیہ مانا جاوے تو مخلب کے معنے سمجھ میں نہیں آتے کیونکہ ہر پرندے کے پنجے کو مخلب کہتے ہیں یہ بات لغت سے ثابت ہے لہذا دواب اور طیور میں سے صرف سباع یعنی شکاری مشتبہ سمجھے گئے - واللہ اعلم

سو علمائے محققین سلمہم اللہ تعالیٰ سے ضروری ایک سوال ہے اُن چند آدمیوں کے بارہ میں جنہوں نے ایک شخص کے کہنے سے سیہی جس کو ساہی بھی کہتے ہیں اور فارسی میں خارپشت اور عربی میں قُنفُذ کبیر اور نیص اور دُلدُل کہتے ہیں شکار کرکے کھالی اور لوگوں نے ان کھانے والوں پر کفر کا فتویٰ دیا اور کہا ان کو حقہ پانی مت دو - کیونکہ جس نے سیہی کھالی گویا اُس نے سُور یعنی خنزیر کھالیا - اور جس شخص نے کھانے کا فتوے دیا وہ یہ کہتا ہے کہ اصل قاعدہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں حلال ہیں خواہ نباتات ہوں خواہ جمادات خواہ حیوانات - خواہ افعال دنیوی یعنی معاملات حرام صرف وہی چند چیزیں ہیں جن کا حرام ہونا خدا اور اس کے رسول نے بتا دیا ہو یعنی صریح آیت میں یا صحیح و صریح حدیث میں - اور سیہی کا حرام ہونا ہمکو نہ کسی صریح آیت سے اور نہ کسی صریح صحیح حدیث سے معلوم ہوا - اور فقہاء کے خلاف سے ہمیں کچھ مطلب نہیں - ہم تو کتاب و سنت اور صحیح الثبوت اجماع امت کے طالب ہیں اور علمائے امت میں سے بعض محققین نے اس کی حلت پر زور بھی دیا ہے چنانچہ امام ابن حزم رحمۃ اللہ کتاب محلی میں کتاب ما یحل اکلہ وما یحرم اکلہ کا گیارہواں مسئلہ اس طرح شروع کرتے ہیں -

مسئلہ - والسلحفاۃ البریۃ والبحریۃ حلال اکلها واکل بیضها لقول الله تعالے كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا مع قول تعالیٰ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ولم یفصل لنا تحریم السلحفاة فهی حلال اکلها وما تولد منها وکذالک النسر والرخم والبلذح والقنافذ والیربوع وام حبین والوبر والسرطان والجرذین والورل والطیر کله وکل ما امکن ان یذکی مما لم یفصل لنا تحریمه وکذالک الخفاش والوطواط والخطاف وبالله تعالی التوفیق وروینا عن عطاء اباحة اکل السلحفاة والسرطان وعن طاؤس والحسن ومحمد بن علی وفقهاء المدینة اباحة اکل السلحفاة وعن ابن عباس انه نهی المحرم عن قتل الرخمة وجعل فیها الجزاء فان ذکر الخبر الذی فیه القنفذ خبیثة من الخبائث فهو عن شیخ مجهول لم یسم ولو صح لقلنا به وما خالفناه - انتہی - اور امام کمال الدین دمیری نے اس عبارت میں سے نقطہ والطیر کلہ تک مختصراً ذکر کیا - حیوٰۃ الحیوان میں سلحفاۃ کے حکم میں حاصل ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ کچھوا بری اور بحری یعنی خشکی اور تری کا حلال ہے اور اُس کے انڈے بھی - اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے حلال پاکیزہ جان کر - مع اللہ تعالے کے اس فرمان کے کہ اور بتحقیق صاف صاف بیان کردیا اُس نے تمہارے لئے اُس چیز کو کہ حرام کی تم پر - اور اللہ تعالیٰ نے ہماری لئے کچھوے کے حرام ہونے کو صاف صاف بیان نہیں کیا اس لئے اُس کا کھانا حلال ہے اور جو چیز اُس سے پیدا ہو (یعنی غیر چیز کی جفتی کے ذریعہ سے خواہ وہ ذریعہ والی چیز حلال ہو یا حرام ہو جیسے کہ مصنف نے خچر کی حلت میں اس کی تصریح کی ہے) اور اسی طرح گدھ اور شتر مرغ اور بلذح (جسکو بُلَیح بھی کہتے ہیں ایک قسم کا گدھ ہے) اور قنافذ (یعنی جھاؤ اور سیہیاں) اور یربوع (جنگلی چوہا) اور اُم حُبَین (گوہ کی قسم ہے) اور وبر (خاص عرب میں ایک چھوٹی بلی ہے جس کی دُم نہایت چھوٹی ہوتی ہے) اور کیکڑا اور بڑی قسم کے چوہے اور ورل (ایک قسم کی گوہ یا سانڈہ) اور تمام پرندے اور ہر وہ چیز جس کا ذبح کرنا ممکن ہو اُس قسم سے جس کا حرام ہونا صاف طور پر بیان نہ کیا گیا - اور اسی طرح حلال ہے بڑی چمگادڑ اور چھوٹی چمگادڑ اور ابابیل اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے (حق کی پیروی کی) اور ہمکو عطار (تابعی) سے کچھوے اور کیکڑے کے مباح ہونے کی روایت پہنچی ہے اور طاؤس اور حسن (بصری) اور محمد بن علی باقر اور فقہاء مدینہ سے کچھوے کے مباح ہونے کی روایت پہنچی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مُحرِم کو رخمہ (ایک قسم کے گدھ) کے قتل کرنے سے منع کیا - اور اُس پر جزاء لازم کی (اور حرام جانور کے قتل سے جزاء لازم نہیں آتی تو رخمہ بھی حلال ہے) اگر کوئی شخص وہ حدیث پیش کرے جس میں یہ ذکر ہے کہ قنفذ (جھاؤ اور سیہی) منجملہ خبیث چیزوں کے ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایسے شیخ (بڈھے) سے روایت کی گئی ہے جس کا نام نہیں لیا گیا اور اگر وہ روایت صحیح ہوتی تو ہم ضرور اس کے قائل ہوتے اور اُس کا خلاف نہ کرتے - ابن حزمؒ کی عبارت ختم ہوئی - اور حیوٰۃ الحیوان میں ہے :-

قال الشافعی یحل اکل القنفذ لان العرب تستطیبه وقد افتی ابن عمر باباحته وقال ابو حنیفة والامام احمد لا یحل لما روی ابو داؤد وحده ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما سئل عن قنفذ فقرأ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا (الآیہ) فقال شیخ عنده سمعت ابا هریرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول ذکر القنفذ عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال خبیث من الخبائث فقال ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان کان قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا فهو کما قال قلت والجواب ان رواته مجهولون قال البیهقی ولم یرد الا من وجه واحد ضعیف لا یجوز الاحتجاج به وما روی عن سعید بن جبیر انه قال جاءت ام حفید رضی الله تعالیٰ عنهما

القرآن الاعظم (۱۲۲)

بقنفذ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوضعتہ بین یدیہ فنحاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولم یاکلہ فھو مرسل وقد روی مسند اولیس فیہ ذکر القنفذ یعنی امام شافعی کہتے ہیں کہ قنفذ (جھاؤ، اور سیہی) کا کھانا حلال ہے اس لئے کہ عرب اُس کو پاکیزہ جانتے ہیں اور ابن عمرؓ نے بھی اس کے مباح ہونے کا فتویٰ دیا۔ اور ابو حنیفہ اور امام احمد نے کہا کہ حلال نہیں ہے بسبب اُس حدیث کے جس کو صرف ابوداؤد ہی نے روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ سے کسی نے قنفذ کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے آیہ کریمہ قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا آخر تک پڑھ دی جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اُنکا چند چیزوں کے سوائے کوئی چیز حرام نہیں (اور قنفذ اُن میں سے نہیں ہے سو حلال ہے) تو ایک بڑھا جو اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا بولا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہتے ہوئے کہ قنفذ کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وہ خبیث چیزوں میں سے ہے تو ابن عمرؓ بولے کہ اگر رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا ہے تو ایسا ہی ٹھیک ہے (حیوۃ الحیوان والا کہتا ہے) میں کہتا ہوں اور جواب اُس کا یہ ہے کہ اس کے راوی مجہول ہیں۔ بیہقی نے کہا کہ یہ صرف ایک ہی سند سے مروی ہے وہ بھی ایسی ضعیف ہے جس سے حجت پکڑنا ناجائز ہے۔ اور سعید بن جبیر سے یہ روایت ہوئی ہے کہ اُم حفیدؓ رسول اللہ صلعم کے پاس قنفذ لائی اور آپ کے سامنے رکھدی۔ آپ نے اُسے ہٹا دیا اور اُسے کھایا نہیں۔ سو اس روایت کا سلسلہ ٹوٹا ہوا ہے۔ اور جس روایت کا سلسلہ ملا ہوا ہے اُس میں قنفذ کا ذکر نہیں۔

حیواۃ الحیوان کی عبارت کا ترجمہ ختم ہوا اور ایسی ہی بحث ہے گوہ اور بجو (ضبّ اور ضبع) میں۔ سو علمائے محققین اہل حدیث سے التماس ہے کہ اس بارے میں جو بات حق بجانب ہو مطلع تحریر فرمائیں اور نہایت صاف سلیس عبارت میں ہو جسکو خواص اور عوام سب سمجھیں۔

(السائل عبد اضعف العباد ابو الزبیر عبد الصلی (?) انصاری گنوری عفی اللہ عنہ)

مکتب کی ضرورت

از عاجز عبد الرؤف عفا اللہ عنہ بخدمت شریف جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری معظم و مکرم منا زاد مجدکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ گذارش یہ ہے کہ ان مضامین کو مہربانی فرما کر اپنے اخبار گہر بار اہلحدیث میں شائع کردیں اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم عنایت فرماوے۔ فقیر حقیر عبد الرؤف جمیع اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مقام گورا بازار محلہ کہار ٹولی پوسٹ بہرم پور ضلع مرشدآباد میں عرصہ دراز سے چند اشخاص اہلحدیث میں سے تھے مگر اس فرقہ کی کوئی مسجد نہ تھی مجبوراً محلہ کی ایک مسجد میں جسکا پیش امام ایک حنفی المذہب ہے خواہ مخواہ اپنی نماز کو اُن کے پیچھے ادا کر لیا کرتے تھے جس سے وہ لوگ ہم (اہلحدیثوں) سے ناخوش رہا کرتے تھے بنا بریں ہمکو برابر اُن کی ایذائیں سہنی پڑتیں اور اُن کی ان ایذاؤں سے رہائی پانیکے لئے ہمیشہ جناب الٰہی میں دعائیں کیا کرتے جب منظور الٰہی ہوا تو جناب حاجی الحرمین جناب مولوی سید محمد موسیٰ صاحب دام فیضہ مہاجر مدینہ منورہ سابق باشندہ موضع چوگھریہ علاقہ شہر بردوان کے دل میں یک بیک جوش الٰہی پیدا ہوا۔ چنانچہ اُنہوں نے محض للہ تقریباً ۲۴ سو روپیہ خرچ فرما کر مقام مذکور پر ایک مسجد بنوادی جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ اب جو قباحت اس مسجد کی نسبت پیش آئی وہ یہ ہے کہ اس میں جتنے اہلحدیث ہیں وہ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے فوت ہوتے گئے۔ اب یہاں اہلحدیث میں فقط یہ عاجز رہ گیا ہے۔ جبتک حضرات مرحومین زندہ رہے بخوبی وقتوں پر اذان نماز و وعظ وغیرہ ہوتی رہی اب اللہ کے گھر جیسے وہ امور جاتے رہے اور اس عاجز کو گھر رہنے کا بھی کم اتفاق ہوا کرتا ہے۔ میری غیبت میں یہاں کوئی ایسا آدمی نہیں کہ وہ امور مذکورہ بالا کا متکفل ہو اور مسجد کے متعلق جو خدمات ہیں بجا لائے۔ پس ان حالات کے مشاہدہ سے فقیر کا دل یہ چاہتا ہے کہ یہاں پر ایک اہل علم امام مقرر ہوتا کہ وہ سوائے پڑھانے نماز پنجگانہ جمعہ وغیرہ کے وقتاً فوقتاً وعظ بھی کہہ دیا کریں۔ اور محلہ کی لڑکوں کو بھی تعلیم دینی دیتے رہا کریں اور نیز یہاں کے لڑکوں کو دینی تربیت دینی نہایت ضروری امر ہے کیونکہ اس مقام پر بوجہ نہ ہونے اسلامی درسگاہ کے محلہ کے اکثر مسلمان لڑکے کرسٹان کے اسکولوں میں جایا کرتے ہیں۔ روزانہ چھٹی کے وقت حضرت عیسے کو معاذ اللہ خدا کا بیٹا یا خدا کہکر اسکولوں سے الگ ہوتے ہیں۔ انا للہ۔ مگر میری اس بے اختیاری سے کچھ کام نہیں چل سکتا تاوقتیکہ قوم اس طرف متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ اس عاجز میں اصلاً طاقت نہیں اس امر کی کہ بذات خود ایک اہل علم کے اخراجات کے لئے متحمل ہو سکے لہذا گذارش یہ ہے کہ اگر کوئی اس کار خیر کے لئے بموجب آیت قرآن تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (یعنی مددگاری کرو اوپر پرہیزگاری کے اور مت مددگاری کرو اوپر گناہ اور تعدی کے) حسب طاقت سر دست کم سے کم بیس پچیس روپیہ ماہانہ مقرر فرمائے اور آیت شریفہ کا مصداق بنے یا اللہی مال مثل زکوٰۃ فطر وغیرہ سے اعانت فرماویں تو مجھکو اللہ کی ذات سے امید قوی ہے کہ میں اپنے ارادہ میں جلد کامیاب ہوں۔ اور مدد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے جزائے خیر دے آمین ثم آمین۔

اور اہلحدیث کانفرنس میں بھی درخواست کرتا ہوں کہ ممبران صاحبان مخاطب ہوویں تاکہ یہ حقیر اپنے مدعا کو پہنچے اور اس اضعف العباد کی کیفیت سے جو صاحب مطلع ہونا چاہیں تو جناب مولانا عبد العزیز صاحب محدث رحیم آبادی سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(راقم عبد الرؤف خریدار اہلحدیث ۳۲۰۱۴ (?) از گورا بازار کہار ٹولی)

ایڈیٹر۔ ایک درخواست براہ راست بغرض پیشی دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی میں بھیجدیں۔

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۹ - شیوع طاعون کے ایام میں اکثر اشخاص نقل وطن کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ناگپور میں طاعون شروع ہوا تو حیدرآباد دکن چلے گئے۔ اور جبکہ ناگپور سے طاعون دور ہوگیا تو وہاں واپس آگئے۔ پس اس طرح پر شیوع طاعون کے ایام میں نقل وطن کرنا گناہ ہے یا نہیں۔ اور اگر گناہ ہو تو یہ گناہ شرک و کفر کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں۔
(سائل خریدار نمبر ۳۲۹۴)

ج نمبر ۱۴۹ - ایام طاعون میں مقام طاعون سے بہ نیت فرار نکلنا منع ہے حدیث شریف میں صاف منع آیا ہے مگر یہ بات کہ یہ گناہ حد کفر یا شرک تک پہنچتا ہے یا نہیں ہم نہیں کہہ سکتے جو بات خدا نے یا خدا کے تبلانے سے خدا کے رسول نے نہ تبلائی ہو اس کو کون تبلاوے یا تناکہہ سکتے ہیں کہ ایسا کرنا گناہ ہے کیونکہ شریعت کے حکم کے خلاف ہے

س نمبر ۱۵۰ - بہت لوگ شیوع طاعون کے ایام میں نقل مکان کرکے شہر کے باہر کسی باغ یا کھیت یا کھلی ہوادار جگہ میں عارضی طور پر جھونپڑا باندھکر یا خیمہ نصب کرکے اس میں سکونت اختیار کرتے ہیں اور ایسا کہتے ہیں کہ ہم نے محض بطور علاج اور بغرض تبدیلی آب و ہوا نقل مکان کیا ہے۔ پس اس طور پر چند روز کے لئے نقل مکان کرکے کھلی ہوا میں رہائش اختیار کرنی جائز ہے یا ممنوع۔ اور اگر گناہ ہے تو کس قسم کا گناہ ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۰ - جس قدر زمین دہ سے متعلق ہو اسکو دہ کا حکم ہے۔ پس اگر کوئی شخص بہ نیت صفائی مکانات دہ سے نکل کر میدان دہ میں جا بسے تو غالباً اس مقام کے چھوڑنے والوں میں شمار نہ ہوگا میرا یہی خیال نہیں بعض علماء کا فتویٰ یہی ہے۔

س نمبر ۱۵۱ - اکثر دیکھا جاتا ہے کہ شیوع طاعون کے ایام میں لوگ شہر سے باہر چلے جاتے ہیں محلے کے محلے ویران ہو جاتے ہیں دوکاندار بھی فرار ہو جاتے ہیں اور جدھر تدھر چوہے کثرت سے مرنے لگتے ہیں جن کے مرنے سے عفونت پھیلجاتی ہے اور ویرانی کی وجہ سے گرانی ہو جاتی ہے۔ اشیائے مایحتاج کا ملنا دشوار ہو جاتا ہے پس تنہائی کی وحشت (کیونکہ انسان قدرتی طور پر مدنی الطبع پیدا ہوا ہے) چوہوں کے مرنے سے عفونت اور اشیائے مایحتاج کی کمیابی یا نایابی سے بھی لوگ گھبرا کر نقل مکان کرتے ہیں اور اپنے اعزا و احبا کے ساتھ شہر کے باہر کھلی جگہ میں سکونت گزین ہوتے ہیں تو ان وجوہات سے نقل مکان کرنا کیسا ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۱ - سارا مدار نیت پر ہے۔ حدیث شریف میں فرارًا من الطاعون کا مضمون ہے یعنی جو کوئی اس نیت سے اس جگہ کو چھوڑے کہ اس کو چھوڑ کر میں طاعون سے بچ رہونگا۔ اگر یہاں رہا تو مر جاؤنگا ایسا شخص گناہگار ہے۔ اور اگر اس کے سوا اور کسی نیت سے جاتا ہے تجارت ہے یا ملازمت ہے یا کوئی اور کام ہے۔ اسی طرح صورت مرقومہ میں اگر تنگی گزران کی وجہ سے نکلتا ہے تو گناہگار نہیں انشاء اللہ۔ انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۱۵۲ - سرکاری ملازمین کو افسران بالادست شیوع طاعون کے ایام میں تحریک و تاکید کرتے ہیں کہ تمہارے حق میں نقل مکان کرنا ہی بہتر ہے۔ بصورت انکار وہ افسران بالادست اپنے ماتحت ملازمین سے رنجیدہ و ناخوش بلکہ درپے نقصان ہو جاتے ہیں۔ پس اس صورت میں سرکاری ملازمین کو نقل مکان کرنا چاہئے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۲ - جس قسم کی نقل مکانی ۱۵۱ میں لکھی گئی ہے وہ تو جائز ہے اس کے سوا دوسری یعنی بہ نیت فرار ایک مقام کو چھوڑ کر دوسرے میں جانا منع ہے چاہے افسر کہے یا کوئی۔

س نمبر ۱۵۳ - طاعون کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لئے اینکیولیشن (یعنی بازو پر طاعون کا ٹیکا لگوانے) کا طریقہ جاری ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس عمل کے کرانے سے چھ ماہ تک انسان کے جسم میں طاعون کی سمیت کی تاثیر نہیں ہونے پاتی۔ پس بطور علاج و دوا کے اپنے وجود پر طاعونی ٹیکہ لگوانا جائز ہے یا نہیں۔
(خریدار نمبر ۳۲۹۴)

ج نمبر ۱۵۳ - بموجب حدیث او تقاۃ تتقیہ ہر قسم کا علاج یا حفظ ماتقدم جائز ہے تاوقتیکہ علاج میں کوئی چیز از قسم محرمات شامل نہ ہو واللہ اعلم
(۳ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۴ - تین شخص اپنے وطن چھوڑ کر غیر ملکوں میں تجارت کے لئے قریب تین چار سو میل تک چلے جاتے ہیں اور اس ملک کی جس بستی میں وہ قیام کرتے ہیں وہاں جمعہ نہیں ہوتا اور اس کے گرد ایک دو میل تک کی بستی میں بھی نہیں ہوتا ہے تو اس صورت میں جمعہ ان لوگوں پر واجب ہوگا یا نہیں۔
(محمد علی مومن خریدار اخبار اہل حدیث ۳۸۲۵
ضلع دمکا سنتال پرگنہ ڈاک خانہ و موضع سیرو بازار)

ج نمبر ۱۵۴ - بحکم حدیث مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر پڑھے۔

س نمبر ۱۵۵ - ایک سردار نے اپنی کچھ زمین للہ کہکر عیدگاہ کے نام سے وقف کر دی تھی چند سال گزرنے کے بعد سردار مذکور نے وہ زمین اپنی قبضہ میں کی۔ اتفاقاً اسی زمانہ میں عید بھی آپہنچی۔ اسوقت اسکے ماتحت اور امام عید و جمعہ بولنے لگے کہ اس زمین میں ہم لوگ نماز پڑھنے نہیں جائینگے کیونکہ تم نے وقف کرکے دوبارہ دعوے کیا۔ اور یہ کہکر دوسری جگہ پر ان لوگوں نے عید کی نماز پڑھ لی۔ بعد اسکے سردار مذکور بولا کہ تمکو جمعہ کی نماز پڑھنے نہیں دینگے کیونکہ تمنے ہماری نافرمانی کی۔ تو اس حالت میں بقول سردار کے امام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ اور سردار مذکور دوبارہ اپنی زمین کو للہ وقف کرتا ہے یہ شرعاً درست ہے یا نہیں اور اس زمین میں عید کی نماز ہوگی یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۵ - ایک دفعہ جو چیز وقف کیجائے اس کو

متفرق نوٹ

اخبارات کی مشکلات

اہلحدیث تو خاص مذہبی اخبار ہے مگر ڈاک خانہ کے قواعد کی پابندی سے ایک صفحہ خبروں کا دینا پڑتا ہے ورنہ اس کی حیثیت پر نظر کرکے یہ بھی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جو لوگ خبروں کی مزیت جانتے ہیں اُن کو واضح رہے کہ خبروں کی بابت اب یہ اعتقاد رکھنا چاہئے جو سورۂ جن میں جنوں کا قول نقل ہے وَاِنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۔ یعنی آج سے پہلے ہم خبریں سُنا کرتے تھے اب جو سننا چاہے اُس کو شعلے کی مار پڑتی ہے۔

یہی حال آج کل اخبارات کا ہے۔ چند روز پہلے تو یہ مشہور تھا کہ اخبار نویس اپنے پاس سے گھروں کی بارش ہونے کی خبریں بنا لیتے ہیں۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ جو کوئی غلط خبر شائع کریگا جس میں گورنمنٹ کی کسی قسم کی ہتک پائی جاوے اُس کو تین سال قید کی سزا ملیگی۔ یہ نہیں کہ جھوٹی خبر اپنے پاس سے بنانے پر یہ سزا ہوگی بلکہ کسی انگریزی اخبار سے ترجمہ کرنے کا عذر بھی نہیں سُنا جائیگا۔ امرتسر کے اخبار نویسوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کی خدمت میں عرض کیا کہ جس صورت میں انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ وغیرہ میں محکمہ احتساب سے پاس شدہ خبریں شائع ہوتی ہیں تو اُردو اخباروں کے ایڈیٹروں کے پاس کسی خبر کی صحت اس سے زیادہ معیار معلوم کرنے کو کیا ہو سکتا ہے کہ کسی معتبر انگریزی اخبار میں یہ خبر نکلی ہے؟ صاحب نے فرمایا نہیں آپ لوگ ایڈیٹر ہیں اس لئے آپ کی ذمہ واری ہوگی ابھی معنے کی تشریح ہز آنر (لاٹ صاحب) کی تقریر سے ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے خبریں بھی جو آتی ہیں نہ انکا سر ہوتا ہے نہ پیر۔ اہلحدیث جیسے محتاط اور مذہبی اخبار کے لئے تو اُن کا انتخاب کرنا بھی از حد دشوار ہوتا ہے۔ اس حال میں تو مناسب ہے کہ خبروں کا صفحہ بالکل بند کر دیا جائے مگر ڈاک خانہ کے قواعد مجبور کرتے ہیں ناظرین سے توقع ہے دعا کرینگے کہ خدا ان مشکلات کا جلد خاتمہ کرے۔ آمین

موجودہ جنگ اور اسلام

آہ اسلام تو کیسا مہذب اور شائستہ مذہب ہے۔ عین حالت جنگ میں حکم ہے بچوں، بوڑھوں، عورتوں، مریضوں، غرض کل غیر مصافی لوگوں کو جو تمہارے مقابلہ پر نہیں ہیں مت مارو بلکہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ انہی سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ آج اس جنگ میں ہم سنتے ہیں جرمنی نے فلاں جگہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ اتنے بم گرائے فلاں نے اتنے گرائے جن سے یقیناً ہر قسم کے لوگ مرتے ہونگے جن میں کوئی تمیز نہیں ہو سکتی کہ جنگی مردوں پر یہ بم گرینگے یا غیر جنگی بے کس لوگوں پر پڑینگے۔ اس سے زیادہ اس جنگ کی کونسی حرکت قابل اصلاح ہو سکتی ہے کہ ہوائی جہازوں کے ذریعے جو جرمنی بم گراتے ہیں جن سے غیر جنگی لوگ بچے، عورتیں بوڑھے اور لاچار مریض مرتے ہیں اُن کو روکا جائے

آہ اسلام تو کیا شائستہ مذہب ہے سچ ہے ؎
کیا جانیں تجھ میں کیا ہے کہ لوٹے ہے تجھ پہ جی
یوں اور کیا جہان میں کوئی حسیں نہیں

بکار اہلحدیث کانفرنس

۲۰ اپریل ۱۹۱۵ء کو جلسہ شوریٰ میں مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب داناپوری کا تقرر بحیثیت واعظ کانفرنس کے لئے ہوا۔ آپ کانفرنس کی طرف سے صوبہ بہار و بنگال کا دورہ کرینگے امید ہے کہ برادران اہلحدیث مولوی صاحب کو ہر قسم کی مدد دینگے۔ اور رسید بھی مطبوعہ اُن کو دیگئی ہے۔ جو صاحب چندہ دینگے مولوی صاحب اس بہی سے رسید اُن کو دینگے۔

(سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دفتر دہلی)

اب ٹکٹ نہ بھیجئے

واضح ہو کہ ھدیۃ المھدی کا حصہ اول و دوم و سوم و چہارم بالکل تمام ہو گیا اس لئے اب کوئی صاحب اُس کے لئے ٹکٹ نہ بھیجیں ہاں المشرب الوردی حصہ پنجم باقی ہے اس کے لئے فقط ۱ر کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ اس کے ہمراہ رسالہ فتح الغفور بھی مفت دیا جائیگا۔

علنے کا پتہ:- مولوی محمد ابو القاسم شہر بنارس محلہ دارانگر)

تصحیح انجمن اخوان الصفا

از مولوی گل محمد صاحب بستی کدنہ ضلع منظفر گڑھ ۸ر
از مہتاب الدین بنگالی طالب علم مدرسہ حاجی علی جان مرحوم دہلی ۸ر
از محمد عباس علی موضع اندھوا ڈاک خانہ فرخہ ضلع مرشد آباد بنگال ۸ر

بابو اسحاق خان صاحب بدایونی از مرزاپور اطلاع دیتے ہیں میرا داخلہ ۸ر نہیں بلکہ ۱۲ر ہے اس حساب سے کل جمع ہے۔

نمبر آخری ممبران درج رجسٹر ۲۷، ممبران اپنی اپنی کاپی میں سب ممبران کے نام لکھ لیا کریں۔

غریب فنڈ

میں از بابو محمد عمر امرت سری ۵ر ٭ از مولوی گل محمد صاحب البستی کدنہ ضلع منظفر گڑھ ۲ر ٭ از فتوے لنڈا ۱۲ر ٭ سابقہ عیعہ ٭ از غلام محمد امرت سری سائل عمر ٭ از میاں جی شیر علی امام مسجد تلونڈی ڈوگراں ضلع امرتسر سائل عمر ٭ کل عیہ ٭ دو اخبار بنام مذکورین جاری کئے ٭ باقی ۱۳ر ٭ نمبر سائلین سال ہذا تا امروز ۳۲۔

اہلحدیث کمیٹی

کی بابت منشی بخش الہین از قصبہ اسلام نگر ضلع بدایوں اطلاع دیتے ہیں کہ پچاس روپیہ میں بھی داخل کرونگا۔

ترکوں کی شرافت

سول اینڈ ملٹری گزٹ قمطراز ہے:- یہ امر خوشگوار ہے کہ گو ترک اکثر باتوں میں جرمنوں کو اپنا تجربہ کار مشیر سمجھتے ہیں لیکن وہ وحشتانگیزی کے جرمن اصول کو پوری طور پر قائل نہیں ہوئے بار برداری کی جہاز کافی ٹو پر ملکی دستان جس طرح غرق کیا مانے دیوان عام میں بیان کی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنوں کے نقطہ خیال سے یہ کھو تکہ جو موقعوں کی نہایت افسوسناک مثال ہو سکتی ہے ترکی تارپیڈو کشتی سے جنگی خوش قسمتی سے انہوں نے تو تارپیڈو ہوئی کشتی بلا اطلاع جہاز پر فقط

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہی کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۱ اپریل سے ۲ مئی تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اس ہفتہ بحیرہ شمالی کی بحری کارروائیوں میں کوئی سرگرمی ظہور پذیر نہیں ہوئی چند ایک ماہی گیر کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر بحیرہ شمالی میں غرق ہو گئیں۔

آسٹروی آبدوز کشتی نمبر ۵ نے بحیرہ ایڈریاٹک میں ایک فرانسیسی جنگی جہاز کو غرق کر دیا سات سو آدمیوں میں سے ۱۳۸ بچائے گئے۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز کرون پرنز ولہلم کو بمقام نیوپورٹ نیوز (امریکہ) زیر حراست رکھا جائیگا۔

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ روسی جنگی جہاز باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔

متحدہ افواج کے ہوائی جہازوں نے متعدد جرمن کارخانوں اور سٹیشنوں پر بم پھینکے۔

انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہازوں کی حفاظت میں انگریزی فوجیں جزیرہ نمائے گیلی پولی اور فرانسیسی فوجیں قوم قلعہ میں خشکی پر اُتریں۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۵ء کے بحری معرکوں میں انگریزی نقصان ۲۵۲ - افسروں اور ۸ ہزار ایک سو ۱۲ سپاہیوں کا ہوا۔

پولینڈ میں نیمن اور وارسا ریلوے پر جرمن اور روسی فوجوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔

کوہ کارپیتھین میں جرمنی اور آسٹریا کی فوجیں روسی فوج کی پیش قدمی کو روکے ہوئے ہیں بمقام سٹرائج سخت خونریز لڑائی جاری ہے ناہم روس نے آسٹروی مفتوحہ شہر پرزمسل کا معائنہ کیا۔

جرمن آسٹریا کو بھاری کمک بھیج رہے ہیں۔

قیصر جرمنی نے اپنے ہوائی بیڑے کے کمانڈر کونٹ زیپلن کو درجہ اول کا تمغہ عطا کیا ہے۔ نیز امیر البحر وان ٹرپز کو تہنیت کا تار بھیجا ہے۔

جرمن اب پھر کیلے کو فتح کرنے کے لئے ایک خاص نیا نام کوشش کرنے والے ہیں۔

اس ہفتے یپرز کے نواح میں کینیڈا کی سپاہ نے اپنی بہادری کی وجہ سے بہت ناموری حاصل کی ہے اگرچہ اسے سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔

افسوس کہ جرمن مغربی رزمگاہ میں اب زہریلی گیسوں کا عام طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ جن کا استعمال کرنا ہیگ کانفرنس کے قواعد کے خلاف ہے۔

وزیر اعظم انگلستان نے دیوان عام میں اعلان کیا ہے کہ سامان حرب کی تیاری میں مدد دینے کے لئے باہر سے بھی قابل مزدور منگوائے جائینگے۔

ریاست نیپال نے ۲۱ ہیکسم توپیں سلطنت انگریزی کو نذر کی ہیں۔

فرانس روس اسپانیہ اور پرتگال کے سوا تمام ممالک کو روئی کی برآمد ممنوع کر دی گئی ہے۔

دارالعوام میں نائب وزیر ہند نے بیان کیا کہ ایران کی مٹی کے تیل کی کان سے آنے والے نلوں کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے لیکن خود کان کی عمارتوں اور کاموں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

شاہ حبش نے اپنے سرحدی قلعوں کا معائنہ کر کے قلعہ گیر فوج میں اضافہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

گورنمنٹ اٹلی نے اپنے سفراء متعینہ لندن پیرس اور برلن کو مشورہ کے لئے روما میں طلب کیا ہے۔

اٹلی کا سفیر متعینہ روس مشکلات سفر اور بُعد مسافت کے باعث نہیں آسکا۔

جاپانی سفیر متعینہ پیکن نے گورنمنٹ چین کو مطلع کیا ہے کہ جاپان اپنے مطالبات کی منظوری کے بعد کیاؤ چاؤ کی حوالگی کے مسئلہ پر غور کریگا۔

لاہور مقدمہ سازش دہلی کی درخواست اپیل پریوی کونسل نے مسترد کر دی۔

لاہور میں گورنمنٹ کے خلاف سازش کرنے والوں کا مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔

سرحدی قبیلہ مہمند کے لئے ایک نئے ایجنٹ کے تقرر کی منظوری ہوئی ہے جس کا صدر مقام شبقدر ہو گا۔

پرنس آف ویلز کے چندہ امداد جنگ کی مقدار ۴½ کروڑ روپے سے بڑھ گئی ہے۔

کانپور اور الہ آباد میں متعدد اشخاص کی خانہ تلاشیاں ہوئیں۔

امریکہ کے ساہوکاروں نے روس کے متحدہ میں جرمنی کی ساکھ کو تقویت دینے کی غرض سے نو مہینہ کی میعاد کے ایک کروڑ ڈالر کے خزانہ کے تمسکات خریدے ہیں۔

سلطان مصر پر جس شخص نے پستول کا فائر کیا تھا اسے پھانسی کی سزا دیگئی۔

شاہ جاپان کی رسم تاجپوشی ۱۰ نومبر کو عمل میں آئیگی۔

جرمنی کے آبدوز کشتیوں کے قیدیوں کی بدسلوکی کے بدلے میں ۴۰ انگریزی قیدی افسروں کو قید کر دیا ہے۔

جگت سنگھ عرف ارجن سنگھ ساکن کوکرانہ جس نے ۱۹ فروری کو انارکلی بازار لاہور میں ایک کانسٹبل کو ہلاک اور ایک سب انسپکٹر کو زخمی کیا تھا سنٹرل جیل لاہور میں منگل کی صبح کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

گورنمنٹ ہند نے سویڈن ناروے ہالینڈ۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کو ہندوستان سے ٹاٹ اور پھٹکے بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

لارڈ کرزن نے بیان کیا کہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی رائے میں مسئلہ خلافت ایسا اہم مسئلہ ہے جسکا دنیائے اسلام ہی کو باہم فیصلہ کرنا چاہیئے۔

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنہ آدھ پاؤ ۳ روپیہ پاؤ پختہ ۶ روپیہ مع محصول الڈاک وغیرہ دیگر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حکیم امیر بخش صاحب جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر سے لکھتے ہیں۔

بعد از زبان سلیم الرحمن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرضداشت بمعرفت بابو عبد الرحیم صاحب از پیشگاہ شما مومیائی طلب کردہ خود استعمال کردم ونیز بر مریضان تجربہ کردم۔ واہ مومیائی سبحان اللہ۔ در کمر درد تاثیر نمایاں۔ دو چار یوم فائدہ روشن و اظہر گردد۔ نیز برائے تقویت دماغ لاثانی ثابت شدہ۔ امید کہ عنقریب جناب فیضمآب خود حاضر گشتہ برائے استعمال مریضان مومیائی حسب الحاجت خواہم برد۔ فقط والسلام (۔ اپریل سنہ ۱۵ء)

جناب جان محمد صاحب جنڈیالہ گورو سے تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ کو ناگہانی طور پر حرارت غریزی کم ہو کر سر درد شروع ہو گیا تھا۔ میں نے اپنے استاد میاں امیر بخش صاحب حکیم سے تشخیص کرا کر انکے حسب الحکم آپکی مومیائی دی ایک خوراک سے ہی اسکا فائدہ ظاہر ہو گیا۔ خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گئی

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

نہایت ضروری مفید اور کارآمد کتابیں

سوانح عمری آنحضرت صلعم } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات باختصار بچوں کو ضرور پڑھانا چاہئے۔ اور خود بھی مطالعہ کرنا چاہئے۔ رعایتی قیمت صرف ۴ر

ابوبکر صدیق } سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی مقدس زندگی کے پاکیزہ حالات اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۰ر

الفاروق } مکمل لائف شہنشاہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی مبارک و مقدس زندگی کے سبق آموز و نتیجہ خیز حالات اصلی قیمت ہے رعایتی عہ ۸ر

سیرت عثمان۔ یعنی ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی پاک زندگی کے پاک حالات ۶ر

علی ابن ابی طالب۔ شیر خدا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم کی مقدس زندگی کے مقدس حالات اصلی قیمت ۱۲ر رعایتی ۸ر

تذکرۃ الحسنین } سید الشہدا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقدس حالات اور مصائب کربلا کے واقعات ۴ر

سیرت النعمان۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس زندگی کے پاک حالات۔ مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت عہ

الغزالی۔ حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری۔ مولفہ علامہ شبلی مجلد رعایتی قیمت عہ

الہارون۔ خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی دلچسپ سوانح عمری رعایتی قیمت عہ

المامون۔ مامون الرشید کی سوانح عمری۔ رعایتی قیمت عہ

سوانح عمری مولانا روم۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری مولفہ شبلی نعمانی۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ر

حیات خسرو۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے دلچسپ و تاریخی حالات۔ نیز حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے حالات باختصار رعایتی قیمت ۸ر

خالد بن ولید۔ مسلمانوں کے مشہور سپہ سالار حضرت خالد بن ولید سیف اللہ کے حالات زندگی اسلامی فتوحات کا منظر اصلی قیمت عہ رعایتی عہ

اورنگزیب۔ ابو المظفر سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ غازی کے تدبر فراست تقوے و دیانت کے حالات رعایتی قیمت ۸ر

حیات مشتاق } اسلامی دنیا کے مقتدر لیڈر جناب نواب وقار الملک صاحب بہادر کی کامیاب زندگی کے دلچسپ حالات ۶ر

حیات زیب النساء۔ شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر غازی کی بیٹی کے حالات رعایتی ۴ر

تذکرہ امیر بالتصویر۔ خلد آشیاں امیر عبدالرحمن خان والی دولت خداداد افغانستان کی پولیٹکل اور سوشل زندگی کے مفصل حالات۔ رعایتی قیمت عہ

فاطمہ علیہ خانم۔ زمانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ فاضلہ ترکی خاتون کے حالات رعایتی ۸ر

ملنے کا پتہ منیجر ... [illegible]

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے بالعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کر کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے کوئی بہتر دوائی نہیں عہ

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں - ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں - اور عضو مخصوص اپنی حالت پر آ جاتا ہے - اس کے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے - ۴ر

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی - آبی - خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۴ر

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند - جالا - غبار - سپاہی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک کی بھی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش میں جو حرارت ہوتی ہے وہ بھی ساتھ ہی دور ہو جاتی ہے - فی تولہ ۸ر

ملنے کا پتہ مہتمم شفاخانہ یونانی چوک گوجرانوالہ

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین ۱۰ر

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی - مسلمان آنکھوں کو نور قلب کو سرور - اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے - جس میں بیان ہیں در بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے - جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں - اور اثناء بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل حمیدہ با احادیث و روایات صحیحہ اور جابجا اشعار و مثنوی مولانا ناسوم دلچسپی کیلئے ملائی گئی ہے غرضیکہ یہ کتاب عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلباء مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید ہے کتاب ہذا کو ہر مسلمان اسے بلا تردد خرید کے تو بہا در دیا - فی جلد مع محصول ۱۰ر بیک وقت دس جلد کے خریدار کو رعایت کتاب فضائل مدینہ مفت قیمت ۶ر بھیجا دیگی - جناب (...) منگوا دیں۔

ملنے کا پتہ مولوی حشمت علی بن ... بلی محلہ گدلھیا

سراج الدین المعروف جامع العلوم ۵ر

اتفاق المخلوق المعروف بہ محیط ۵ر

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاویگا - قرآن شریف واحادیث شریف سے لیکر عالمگیری دہریہ وغیرہ سے با ماثر کر دیا - بعلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر وید پران - گرنتھ تک مضمون کو جا بجا ملایا ہے - اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے - زیادہ تعریف فضول - پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں - قیمت ہر دو حصہ کی منی آرڈر بھیجیں تو ۱۰ر اور وی پی منگوائیں تو ۱۲ر مع محصول - اگر شک ہو تو محصول ڈاک بھیجکر پہلے مفت منگوالیں - ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے والوں سے چار عدد مع محصول ڈاک اور تعاقب شخصی دلت رت محمدی مفت دیجاویگی - بارہ کتب بھی ہو سکتا ہے - مکمل کتاب بارہ سو صفحات کی ہوگی -

المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف

فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم

غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوٰۃ شریف

و تحفہ سبحانی و کاسن ایمانی وغیرہ وغیرہ موضع

بنج گرائیں ڈاکخانہ رچھاڑہ ضلع سیالکوٹ

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۳۳ھ تک طلب کرے - اسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاوے گی محصول وی پی بذمہ خریدار ہے - سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی عمار رعایتی عہ حضور نمات مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب قیمت ۵ر رعایتی ۱۲ر سی من یرنے فی الجمعۃ القرنے عہ رعایتی عہ ترجمات القرآن صرف سورہ بقر دلی تقطیع کلاں عہ رعایتی عہ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبید اللہ صاحب قیمت ۲ر رعایتی عہ ملنے کا پتہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد

شہر ملتان دروازہ لوہاری

[illegible]

یہ کتاب بابو عبد الغفور صاحب ... بابو جگدیش پرشاد آریہ کی تصنیف ہے - کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے - آج کل نایاب تھی - مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں - جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے - وہ تو اس کی خوبی جانتے ہیں - جنہوں نے نہیں دیکھا - وہ یہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے - کتاب کل دو جلد ہیں ہر ایک کی قیمت عہ ہے - کتاب ہذا سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ بھی لئے ہیں - جن کے نام مع قیمت یہ ہیں

(۱) تردید قدامت مادہ و روح قیمت ۶ر

(۲) ویدک سی ... نازل ہوئے ۳ر (۳) ویدوں پر لال بجھکڑ لگانے آریوں کی غلط تفسیریں قیمت ... (۴) شادی کا بیان اور اس میں آریہ سماج کا غلط اصول قیمت ۲ر (۵) مسئلہ نیوگ ۲ر (۶) ذات پات یعنی آریوں کی قوموں ... سکھوں کی ... کا بیان کہ وہ پیدائش سے ہیں یا گن ہے ۳۰ر (۷) آریہ سماج کے مباحث سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے معلومات کا ذخیرہ ہے -

لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے -

مینجر اہلحدیث امرتسر

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ ۳/۲۰

یہ کتاب پنجابی نظموں میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات و بدعتی کی کافی اصلاح ہے - ضمناً بعض جادو کے نسخے اور دیگر مطلب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں - پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے بہت کارآمد مفید کتاب ہے - ۱۰ر مع محصول ۱۴ر

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

... سنگھ ... لاہور میں ... چھپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی) ...

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ ‎/‎
روساء و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ/
عام خریداران سے ۔۔۔ ‎/‎
ششماہی ۔۔۔ عہ/
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۲ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۲۸ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بمحصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

امرتسر مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء بروز جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (مسیح موعود کے وقت سے کینے دور ہونگے) ۔۔۔ ۱
آج کل کے صوفیا ۔۔۔
اہلحدیث کی اپیل اہلحدیث کی خدمت میں ۔۔۔ ۲
عذر گناہ بدتر از گناہ ۔۔۔ ۳
بقیہ ابطال قدامت سلسلہ دنیا ۔۔۔ ۵
پاک بے حیائی ۔۔۔ ۷
اراکین اہلحدیث کانفرنس سے دو باتیں ۔۔۔ ۸
اہلحدیث کمیٹی ۔۔۔ ۹
قادیانی ٹیکہ ۔۔۔ ۱۰
قادیانی مناظرہ سے گریز ۔۔۔ ۱۰
مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ ۔۔۔ ۱۱
نام کے اہلحدیث یا کام کے ۔۔۔ ۱۱
فتاوے ۔۔۔ (۱۲) ۔۔۔ متفرق نوٹ ۔۔۔ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔۔۔ ۱۴
اشتہارات ۔ (۱۵) ۔۔۔ ۱۶

قادیانی مشن

(مسیح موعود کے وقت سے کینے دور ہوگئے)

انجیل میں ایک فقرہ ہے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" جس کو عربی میں کہتے ہیں الثمرۃ تنبئ عن الشجرۃ یہ قانون بہت صحیح ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ درخت کے پھل کا میٹھا ہونا کسی صحیح دلیل سے ثابت ہو۔ اس لئے جو پھل ہمارے سامنے پیش کیا جاوے اگر وہ میٹھا نہیں ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس درخت کا نہیں۔

آؤ اس قاعدہ سے ہم قادیانی مسیح کی جانچ کریں۔ گو اس سے پہلے بھی ہر ایک قسم کی جانچ ہم کر چکے ہیں۔ حدیث شریف میں مسیح موعود کے حق میں وارد ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولتترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد (مسلم)	رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور ابن مریم منصف عادل ہو کر آئیگا۔ پھر وہ صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کریگا۔ اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا اور کینے۔ عداوتیں اور حسد سب دور ہو جائینگے۔ اور لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائیگا کوئی قبول نہ کریگا۔

اس حدیث میں سے ہمارے زیر بحث صرف ایک فقرہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "کینے دور ہو جائینگے" یہی فقرہ تمام حدیث میں برتر ہے۔ یہ فقرہ مسیح موعود کے زمانہ میں مسلمانوں کا تمدن بتلاتا ہے۔ یعنی مسلمانوں کی اس وقت یہ حالت ہوگی کہ مسیح موعود کے اثر صحبت سے ان کے کینے

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ ٹھیٹھ پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت اصلی للعہ/ رعایتی ۸/ ہر دو جلد (مینیجر)

اور رنجشیں سب دور ہو جائینگی۔ وہ اس وقت کیسا ہو جاوینگے۔ اس شعر کے مصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

مسلمان کئی قالب اور ایک جان ہونگے۔

جناب مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں جب کبھی یہ حدیث پیش ہو کر سوال ہوا کہ مسیح موعود کے آنے سے یہ برکت مسلمانوں میں ہونی چاہیے تھی حالانکہ نہیں ہے مسلمان بدستور ایک دوسرے سے عداوت کینہ اور رنجش رکھتے ہیں تو جواب ملتا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے ماننے والوں کی یہ کیفیت ہوگی منکرین اس نعمت سے محروم رہینگے اور ہونا بھی چاہیے کہ محروم ہی ہوں کیونکہ کفر اور ایمان کے ثمرات ایک سے نہیں ہو سکتے؟

یہ جواب مرزا صاحب کی زندگی میں بھی صحیح نہ تھا آجکل تو اس کی غلطی ایسی نمایاں ہو رہی ہے کہ مثل فلق الصبح (روز روشن کی طرح) اس کو کہا جائے تو بجا ہے۔

مرزا صاحب کی زندگی میں کیوں صحیح نہ تھا اسلئے کہ مرزا صاحب نے خود ایک مقام پر اپنے مریدوں یا بالفاظ دیگر اپنی امت کے اخلاق اور برتاؤ کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے :-

اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بار بار مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے **اکثر لوگوں** نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاکدلی اور پرہیزگاری اور **للہی محبت** باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ایسے کج دل ہیں۔ کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

(اشتہار التوائے جلسہ ملحقہ شہادت القرآن)

یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی ہی میں اُن کی جماعت میں حدیث مذکور کا اثر نہ تھا۔ آب بعد انتقال جو حالت ہے عیاں را چہ بیاں۔ قادیانی پارٹی لاہوری سے اور لاہوری قادیانی سے اُسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ کشیدہ اور رنجیدہ ہیں کہ کسی جلسہ یا مجلس میں دونوں پارٹیاں یکجا ہو جاویں۔ غیروں سے تو گفتگو اور صاحب سلامت بھی کرینگے۔ مگر آپس میں نہیں۔ کیونکہ خلیفہ قادیان کا فتویٰ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہم مل کر کام کر سکتے ہیں مگر ان لوگوں کے ساتھ نہیں مل سکتے جنہوں نے قادیانی خلافت سے علیحدگی کی۔

ہمیں اس موقعہ پر نہ اس فتوے پر بحث کر کے غلط یا صحیح ثابت کرنا منظور ہے نہ ان دونوں پارٹیوں میں سے کون حق پر ہے اس کا ثبوت دینا منظور ہے۔ بلکہ مطلب سعدی دیگر ہست۔ ہمیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ بحکم ذکرھم بایام اللہ واقعات کو سامنے رکھو اور حدیث نبوی کو مطالعہ کرو کہ بموجب الفاظ حدیث مسیح موعود کا ثبوت ہوتا ہے؟

پھر اگر بغیر ایچ پیچ کے تمہارا ایمان یہ فیصلہ کرے کہ ہاں حدیث مذکور قادیانی مسیحیت پر چسپاں ہے تو تمکو اختیار ہے تسلیم کر لو۔ اور اگر یہ فیصلہ کرے کہ حدیث مذکور صریح اس کی نقیض بلکہ مناقض ہے تو ذرا سپر غور کر کے سلطان محمود غزنوی کی طرح بت شکنی پر ہمت کرو۔ اگر تم لوگ آج ہمت نہ کرو گے تو بھی یہ بت زیادہ دیر تک رہنے کا نہیں۔ لیکن افسوس ہے تمہاری غلطی کی صلاح پھر نہ ہوگی ؎

خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

یہ ہمارا خطاب خاص کر اُن لوگوں سے ہے جو ہر ایک بات کو معقولیت سے سنتے اور مانتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں سے ہمیں توقع ہے کہ وہ حدیث مذکور پر غور کر کے قادیانی واقعات کو جو قدرتی طور پر وقوع پذیر ہو رہے ہیں غور سے دیکھینگے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ۔

آج کل کے صوفیاء

یہ بات اب قابل ذکر نہیں رہی کہ اسلام کے سربرآوردگان کی ہر ایک قسم میں خرابی آگئی۔ اسلام کے سربرآوردگان تین قسم کے لوگ تھے۔ امراء، علماء اور صوفیاء۔ امراء اپنے مال سے اسلام کی خدمت کرتے تھے۔ علماء علم سے اور صوفیاء اپنی صحبت کے اثر سے۔

بغور دیکھا جائے تو ان تینوں طبقوں میں کمی آگئی ہے امراء کا حال کون نہیں جانتا کہ اس شعر کا مصداق ہے ؎

جو کی حضرت عشق نے رہنمائی
تو کر دی بھرے گھر کی دم میں صفائی

علماء کی حالت اس سے زیادہ زبوں ہے۔ طبقہ امراء تو مال کے نشہ میں عزت کے ساتھ گناہ کرتی ہیں مگر علماء ذلت کے گڑھے میں گرتے ہیں۔ اُن کی زبون حالت صرف تلاش معاش کے لئے ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان دونوں طبقوں کی گمراہی پر اتنا تعجب نہیں۔ جتنا کہ صوفیاء کی حالت پر افسوس ہے۔ کیونکہ امراء اور معمولی علماء کو دنیا سے ایک قسم کا تعلق ہے گو اُن کو ایسا نہیں چاہیئے تھا تاہم اس سے کسی کو انکار نہیں کہ اُن کو دنیا اور دنیا کی چیزوں سے تعلق ہے۔ لیکن صوفی کی تو ماہیت ہی اس تعلق کی نفی سے مرکب تھی اُن کا تو قول تھا ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال ست و محال ست و جنوں

اس لئے صوفیاء کے تغیر حال پر زیادہ افسوس ہے صوفیاء میں تغیر کی علامت صرف ایک ہے جو عام طور پر نہیں تو خاص خاص مواقع پر نظر آتی ہے۔ وہ کیا ہے۔ خودنمائی اور بڑائی۔

ہمارے پنجاب میں یوں تو صوفیاء بے شمار ہیں مگر نام آور چند ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگ حافظ سید جماعت علیشاہ ہیں آپ کو سیف الدولہ کی طرح

قصائد مدحیہ سُننے کا بہت شوق ہے۔ گزشتہ قصائد مدحیہ کا ذکر تو وقتاً فوقتاً اہلحدیث میں ہوتا رہا ہے۔ جن میں سے چند اشعار یہ ہیں۔ مرید پیر جی کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

تو وہ مسیح نفس ہے کہ تم اگر کہدے
ہے مُردوں میں مردے کو عذر بے جانی

یعنی تُو اگر مُردوں کو اُٹھنے کا حکم دے تو وہ اپنی بیجانی کا عذر نہیں کر سکتے۔ بلکہ فوراً قبروں سے نکل آویں۔ (عمل کر کے دکھاویں تو جانیں۔ سب سے پہلے والدین پر شروع کریں)

دوسرا مرید کہتا ہے ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

قادیانی مسیح نے تو اتنا ہی کہا تھا کہ میرے سچے مریدوں کو طاعون نہیں ہوگا۔ تو اس بیچارہ پر اتنی لے دے ہوئی کہ الامان۔ مگر حافظ جماعت علی صاحب کے مرید اُن کے سامنے اصحاب بدر کی طرح گناہ بخشی کا دعوےٰ کرتے ہیں لیکن پیر صاحب خاموشی سے سُنتے ہیں۔

تیسری آواز آتی ہے ؎

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

ولی بننے کا کیا ہی آسان چٹکلا ہے۔ پیر کے حسب منشا خدمت کر کے اپنی طرف نظر پھرالی۔ بس ولی بن گئے۔ بالکل آسان اور سادہ نسخہ ہے۔ اسی کو کہتے ہیں۔ "نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی"۔

خیر یہ تو پرانے اشعار ہیں۔ جب سے اہل حدیث میں اس قسم کے مدحیہ اشعار پر مواخذات کئے جانے لگے ہیں۔ پیر صاحب کے جلسوں میں اس قسم کی مدائح میں کمی تو ضرور۔ ہوگئی ہے تاہم کوئی نہ کوئی ایسی نظم نکل آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اشعار سے پیر صاحب کی طبیعت میں نفرت پیدا نہیں ہوئی۔

حافظ جماعت علی صاحب کا آرگن رسالہ انوار الصوفیا ہے جو لاہور سے ماہوار نکلتا ہے۔ اُس کے دو تازہ نمبروں میں سے چند اشعار نقل ہیں۔ باذوق ناظرین خصوصاً تصوف کی چاشنی رکھنے والے بزرگ ذرا غور سے سُنیں:۔

مرید پیر صاحب کو کہتا ہے اور پیر صاحب سُنتے ہیں ؎

چو عثماں با حیا عادل چو فاروق
چو صدیقی تو در صدق و صفائی
جماعت شاہ علی مرد خدائی
بملک اہلحدیث فرماں روائی
توانی کردنہ قوس و قزح را
ہمانا مرشد اہل رضائی
اغثنی جاپناہ ما غریباں
بحق خالق ارض و سمائی

(انوار الصوفیا مارچ ۱۵ء صفحہ ۱۳)

ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ تو چار یاروں کی صفات میں مثیل ہے تو خدا کے ملک میں فرمانروا اور حاکم ہے۔ تو میری فریاد کو پہنچ۔ تو غریبوں کا جا پناہ ہے۔ وغیرہ۔

اور سُنئے:۔

اے مرے مرشد پیارے لے خبر
دین و دنیا کے سہارے لے خبر
کون ہے تجھ بن ہمارا خیر خواہ
اے ولی مالک ہمارے لے خبر
المدد مرشد جماعت المدد
رات دن دل ہے پکارے لے خبر
باب عالی چھوڑ کر جائیں کہاں
تیرے کہلاتے ہیں پیارے لے خبر

(بابت اپریل ۱۵ء صفحہ ۱۰)

ناظرین! یہ ہیں اشعار جو اپنے اصلی الفاظ میں نقل ہیں۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے۔ غور کریں۔ بزرگان سلف صوفیاء کرام میں سے کسی ایک کی سامنے بھی ایسے قصائد پڑھے گئے تھے اور انہوں نے پسند کئے تھے؟ اس کا ثبوت ملنے پر ہم اپنا اعتراض واپس لینگے۔

یہ ہیں آج کل کے صوفی اور یہ ہیں آج کل کے ولی بلکہ ولی گر۔ حق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے گو بہت کچھ تعلیاں کیں ولایت تک اور ولایت سے نبوت تک بھی پہنچے مگر اس قسم کی تعلی انہوں نے بھی نہیں کی کہ خدائی ملک میں تو فرمانروا ہے تو تیر بلا کو روک سکتا ہے وغیرہ۔

ہم نہیں سمجھتے کہ حافظ جماعت علی صاحب کے مریدوں کو مرزا صاحب اور اُن کے مریدوں پر اعتراض کرنیکا کیا حق ہے؟ ذرا سوچ کر اس کا جواب دیں۔

اہلحدیث کی اپیل اہل حدیث کیخدمت میں

عرصہ سے اخبار اہل حدیث کی ترقی کی طرف بہی خواہان کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ خطرہ ہے کہ ناظرین کو خیال ہوگا کہ شائد ترقی کی حد ہوگئی ہے اس لئے آج اپیل پیش ہے کہ اپنے اہلحدیث کی ترقی کی طرف توجہ کریں تاکہ اس کی شان بھی ملک کے سربرآوردہ اخباروں کی طرح ہو جائے ہر ایک خریدار اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اشاعت کرے بلکہ کرتا رہے جزاھم اللہ۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

۱۶ر اپریل کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا عنوان تھا "آریہ مسافر کی تہذیب" اسمیں آریہ مسافر کے شہید نمبر کی بابت ذکر تھا کہ اُس میں ہمارے نبی اور دنیا کے مصلح اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہتک آمیز الفاظ لکھے ہیں یعنی مضمون کو یوں ختم کیا ہے "محمد اپنے پیرووں کے فتنے سے مرا" اس رسالہ میں اور مضامین بھی سخت زہریلے تھے جن پر اُور اسلامی اخبارات نے بھی آواز اُٹھائی۔ اور گورنمنٹ کو اس رسالہ کی ضبطی پر توجہ دلائی۔ مگر اہل حدیث نے اپنے اصول کی پابندی میں گورنمنٹ کو نہیں۔ بلکہ آریوں کی سبھا کو رسالہ کی اصلاح پر توجہ دلائی۔ آریہ اخبارات سے جیسی کچھ امید تھی وہی ظہور میں آئی! بیک زبان بولے اسلامی اخبارات کی کمزوری ہے کہ خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں۔ گورنمنٹ کوئی ایسی بیخبر نہیں کہ ان کے شور و شر سے متاثر ہو کر رسالہ ضبط کرلے وغیرہ۔

(۱۳۲)

اس کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ گورنمنٹ عالیہ ضبط کریگی یا نہیں اس کا تجربہ تو آریوں کو خوب ہے۔ جو "گیان پرکاش" مصنفہ غازی محمود (سابق دھرمپال) پر چیخ پکار کر چکے تھے اور خالصہ پنتھ کی "حقیقت" کی بابت بہت کچھ لکھ چکے ہیں تاہم جو ہوا وہ سبکو معلوم۔ مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کے علاوہ بھی کوئی جگہ ہے؟ جہاں انسان اپنے جرموں کو دیکھکر شرمندہ ہوسکتا ہے؟ میرے خیال میں ہے۔ وہ کیا ہے؟ دنیا میں انسانی سوسائٹی اور بعد موت خدائی حاضری۔ مذہب میں جرائم روکنے کی طاقت ہی لئے سب سے زیادہ ہے کہ وہ خدا کی ہستی کا یقین دلاتا ہے اور پختہ اعتقاد کراتا ہے کہ اس دنیا کے اعمال کی جزا و سزا اُس کے ہاں ضرور ہے۔ مگر جو لوگ مذہب کی آڑ میں ہوکر مذہبی جرائم کرتے ہیں اُن کو کوئی نہیں روک سکتا۔

آریہ مسافر کے حامیوں نے مسلمانوں کی چیخ پکار کو ایسا معمولی سمجھا جیسا وہ رسالہ "گیان پرکاش" کی بابت شور و شغب کر چکے ہیں کسی کو کہدیا کہ اس نے رسالہ دیکھا ہی نہیں کسی کو کہدیا یونہی سنے سنائے بول اٹھا مگر اہلحدیث کی مضمون کی نسبت جو عذر کیا وہ سب سے عجیب تر ہے۔ آریہ مسافر کا ایڈیٹر لکھتا ہے:۔

رہا آپ کا یہ کہنا کہ یہ فقرہ کہ آں حضرت اپنے پیروؤں کے فتنے سے مرے۔ یہ تواریخی طور پر غلط ہے۔ ہوسکتا ہے کہ غلط ہو۔ ہمیں اس سے چنداں بحث نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا اس بنا پر شور بے تمیزی بپا کرنا درست ہے۔ اس میں تو شاید ہمارے مسلمان دوستوں کو بھی کلام نہ ہو کہ آں حضرت کے آخری ایام میں آپ کی جماعت میں نفاق کے آثار نمودار ہوگئے تھے جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت بہت پریشان رہتی تھی غالباً نامہ نگار کی فتنے سے مراد بھی یہی نفاق تھی ہے۔ (آریہ مسافر اپریل ۱۹۲۵ء صـ۲۱)

اہلحدیث | یہ اس قوم سے آرگن کی طرف سے جواب ہے جس کا چوتھا اصول ہے کہ سچ کے ماننے اور جھوٹ کے چھوڑنے کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ جواب کیا ہے اچھا خاصہ ہتک آمیز بہتان اور بہت دل آزاری ہے "آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں آپ کی جماعت میں نفاق پیدا ہوگیا تھا" ایسا دروغ بے فروغ ہے کہ اس کی مثال دنیا میں نہ ملیگی۔ قرآن پاک تو کہتا ہے کہ

فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

(قرآن کی تعلیم سے تم لوگ دشمنی کو چھوڑ کر بھائی بھائی بن گئے)

ایسی قوم کی نسبت یہ خیال کرنا اور شائع کرنا کہ اُن کی فتنہ سے حضور کا انتقال ہوا۔ ایک ایسی غلط بیانی ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔

حیرانی ہے کہ یہ اُس قوم کے اخلاق کا حال ہے جو تعلیمیافتہ اور مذہبی سوسائٹی کہلاتی ہے۔ افسوس ہم نے ان کے سرپرا وراُن کو اخلاقی طور سے اس غلط بیانی پر توجہ دلائی جس کا اثر یہ ہوا کہ اُسی غلط بیانی کو مؤکد اور مضبوط بنایا گیا۔ اسی کو کہتے ہیں "عذر گناہ بدتر از گناہ"

ہاں خوب مزے کی بات کہی:۔

اسلامی اخبارات میں جو پراچین آریوں کے متعلق بے شمار من گھڑت گپیں اور ہتک آمیز باتیں چھپتی رہتی ہیں۔ کیا وہ سب تواریخی طور پر امر واقعہ ہوتے ہیں۔ اور تو اور قادیانی نور کا ایڈیٹر جس کی لیاقت ہی صرف یہ ہے کہ وہ گورمکھی جانتا ہے ویدوں جیسی پاک کتابوں کے متعلق ہر پرچے میں جو بیسیوں بیہودہ باتیں لکھتا رہتا ہے کیا وہ سب تواریخی طور پر سچ ہوتی ہیں؟ (آریہ مسافر اپریل ۱۹۲۵ء)

اہلحدیث | خدا کی شان ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں جو جرم کے اقرار میں ادھر اُدھر کی باتیں کرکے انسانی سوسائٹی میں ذلیل ہونا پسند کرتے ہیں۔ مگر صاف اقرار کرکے قبولیت حق کی عزت حاصل کرنا نہیں چاہتے۔

اے جناب کس اسلامی اخبار نے آپکے تاریخی واقعات میں غلط بیانی کی ہے ذرا اُس کا نام تو لیجئے۔ ایڈیٹر نور اگر گورمکھی جان کر ویدوں پر اعتراض کرتا ہے تو کیا بُرا کرتا ہے۔ کیا دنیا میں ایسے لوگ بلکہ ریفارمر بلکہ رشی بلکہ مہرشی نہیں گزرے جو نہ اُردو جانیں نہ فارسی نہ عربی نہ گورمکھی مگر اعتراض کریں انجیل تورات پر۔ قرآن شریف پر۔ بلکہ سکھوں کے گورمکھی گرنتھ پر آخر اُن سے بھی پوچھنا چاہئے کہ وہ کیوں ایسا کرتے تھے۔ اگر اُن کی رہنمائی کے لئے کوئی درمیانی زبان کام آسکتی تھی تو وہی زبان آج ایڈیٹر نور یا کسی اور معترض کے لئے مفید نہیں ہوسکتی؟

سماجی دوستو! آپکو خود پسندی بمقابلہ ... مبارک

آریہ مسافر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بڑے آدمیوں کو صفات سے ذکر نہیں کیا جاتا اس لئے ہم نے صرف محمد لکھا۔ آپ لوگ بھی بے شک دیانند لکھا کریں۔ (آریہ مسافر اپریل صـ۲۱)

پہلے تو ہم آپ کی اس مثال پر حیران ہیں خود ہی تو یوں لکھا کرتے ہیں کہ دیانند ہمارا کوئی پیر مرشد نہیں تھا کوئی الہامی نہیں تھا بلکہ ہماری طرح سماج کا ایک ممبر تھا اور جب کسی بزرگ کی بے ادبی کا ذکر کیا جائے تو اُس کے مقابلہ پر دیانند کو پیش کر دیتے ہیں۔ کوئی پوچھے کہاں دیانند اور کہاں محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) دونوں کی اصلی حیثیت سے ہم نہیں کہتے۔ بلکہ دونوں قوموں کے مسلمات سے کہتے ہیں۔ مسلمان تو اُن کو رسول خدا یعنے الہامی نبی بلکہ سید الانبیا رکھتے ہیں اور آریہ دیانند کو سماج کا ایک معمولی غیر الہامی ممبر جانتے ہیں ان دونوں میں کتنا بڑا فرق ہے۔ علاوہ اس کے اگر یہا ہے تو پھر دیانند کے ساتھ اتنے بڑے بڑے القاب کیوں لگایا کرتے ہیں۔ رشی۔ مہرشی بلکہ ۱۰۰۸ کا عدد لکھکر آسمان تک پہنچاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم آپ کی رائے پر عمل کرنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔

ہم دیانند کے ساتھ سوامی کا لفظ ہمیشہ لکھا کرتے ہیں۔ آج کے مضمون میں چند جگہ خالی دیانند لکھا ہے تو اس لئے کہ آریہ سماجی دوست اس لفظ کی ...

اپنے اندر جو تلخی محسوس کرینگے وہی تلخی ہمارے حق میں سمجھ لیں۔ اور آئندہ کو اس اخلاقی اصول کے پابند رہیں "آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند"۔

بقیہ ابطال قدامت سلسلۂ دُنیا

تنبیہ:۔ بعض ذی علم آریہ دوست سلسلۂ دنیا کی ازلیت ثابت کرنے اور دور و تسلسل کو ٹھیک بنانے کی غرض سے دائرے کی مثال پیش کیا کرتے ہیں اُنہیں تقریر مندرجہ بالا کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے نیز دائرے کی مثال چند منٹوں کے لئے محض دھوکہ دہی اور مغالطہ میں ڈالنے کی غرض سے ہے کہ اسکی کوئی ابتدا نہیں ہے کیونکہ ہر دائرے کی ابتدا اسکا سنٹر یا مرکز ہے یا جس مقام سے دائرہ کھینچنے والے نے شروع کیا ہے۔ اور بقاعدہ اقلیدس (یوکلڈ) بخوبی اس کا پتہ چل سکتا ہے اور عقلاً اس کی ابتدا ہے نیز دائرہ ایک کام کا نتیجہ اور مفعول ہے اور بنانے والا فاعل ہے۔ فاعل کا وجود دائرے کے وجود پر متقدم ہے اور دائرہ کا وجود موخر۔ ورنہ دائرہ کس طرح سے کھنچ گیا۔ بنابراں سلسلہ دنیا کو اگر ہم مثل دائرہ ہی کے تسلیم کر لیں تب بھی اس کا وجود حادث اور غیر ازلی ہی ماننا پڑیگا۔ الغرض دنیا اور اس کا سلسلہ دونوں دلائل مندرجہ بالا کی بنا پر غیر ازلی فانی اور حادث ہیں۔ بہر حال جبکہ دلائل مذکورہ بالا کی بنا پر دنیا اور اُس کے سلسلہ کی قدامت باطل ہوگئی اور عقلی دلائل و سوامی جی کے مسلمات سے دنیا اور اُس کے سلسلہ کا حدوث بغیر تسلیم کئے ہوئے کوئی چارہ کار نہیں رہگیا۔ اور دونوں کی ابتدا نہایت واضح دلائل سے ثابت ہوگئی۔ تو آریہ دوستوں کو بالضرور بتانا چاہئے کہ ابتدائی دنیا میں تمام روحیں صرف انسانی ہی قالب کے اندر تھیں یا حیوانی قالب وغیرہ میں بھی۔ اگر فی الحقیقت انسانی ہی قالب میں تھیں تو ان کے بے شمار و بے حساب تعداد کے لئے (باوجود وسعت روئے زمین کے) خشکی کا حصہ کیونکر کافی ہوا ہوگا کیونکہ (قطع نظر اُن حیوانات کے جن کو ہم نہیں جانتے بلکہ) جس قدر حیوانات ہمارے مشاہدہ اور علم میں ہیں اگر صرف وہی انسانی قالب میں آجائیں تو کسی طرح بھی خشکی کا حصہ نہ صرف اُن کی پوری تعداد کے لئے بلکہ ...... کے لئے بھی کافی نہیں ہوسکیگا اقسام حیوانات اور ہر ایک قسم کی کثیر تعداد از روئے مشاہدہ اس طرح مسلم ہے کہ اس میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں مثلاً گائے بیل بھیڑ بکری وغیرہ سینکڑوں قسم کے چرند۔ طوطا۔ مینا۔ چیل۔ کوا وغیرہ ہزاروں قسم کے پرند۔ شیر۔ چیتا۔ ریچھ۔ شغال وغیرہ انواع و اقسام کے درند۔ سانپ۔ بچھو اور بھڑ وغیرہ طرح بطرح کے گزند (پردار اور بے پر کی) چیونٹیاں (معمولی اور شہد کی) مکھیاں۔ ٹڈیاں۔ مچھر۔ پتنگے۔ مینڈک۔ مچھلیاں اور دریا و سمندر کے اندر رہنے والے وہ بیشمار حیوانات جو بلا مدد خردبین کے دکھائی دیتے ہیں اور از روئے تحقیقات فلاسفران یورپ پانی کے ایک قطرہ میں ہزاروں جاندار اور خلا کی ایک ایک انچ میں بے حساب کیڑے مکوڑے جن کو سوامی جی جل کایا* اور وایو کایا کہتے ہیں جو بلا مدد خردبین کی نظر نہیں آتی ہیں (کنواں۔ تالاب۔ ندی۔ نالا۔ دریا عموماً اور سمندر خصوصاً جس کی گہرائی بعض مقام میں ۱۲ میل تک ہے اور جو خشکی سے تین حصہ زیادہ ہے اُن کے اندر قطرات آب کا شمار اور خلا کی وسعت اور اُس کے ایک ایک انچ کی پیمائش بھی مدنظر رکھنی چاہئے۔ اور فلاسفران یورپ کی تحقیقات کی رو سے نباتات کے اندر رہنے والے وہ حیوانات جن پر نباتات کا نمو موقوف ہے اُن کو بھی زیر نظر رکھنا ہوگا تب کثرت حیوانات کا پتہ چلیگا۔

جناب شمس الاطباء حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب نے اپنی کتاب مخزن الادویہ ڈاکٹری جلد دوم کے صفحہ ۲۲۵۷ سے صفحہ ۲۳۱۶ تک ان چھوٹے چھوٹے جانداروں کی بابت (جنکو بکٹیریا کہتے ہیں) نہایت دلچسپ مضمون تحریر فرمایا ہے۔

کتاب مذکور کے صفحہ ۲۲۵۹ میں ہے کہ ویدوں میں علم الجراثیم کے موضوع پر میرے دوست پنڈت ست والیکر مصور و عکاس مقیم انارکلی لاہور کا ایک انگریزی مطبوعہ لیکچر قابل ملاحظہ ہے جو صاحب انگریزی و سنسکرت جانتے ہوں وہ اُسے ضرور دیکھیں۔

صفحہ ۲۲۶۱ میں ہے کہ اگر روٹی وغیرہ کہیں بے احتیاطی سے پڑی رہے تو اُس کو پھپھوندی لگجاتی ہے جو ہمیں دکھائی دیتی ہے یہ (پھپھوندی) بھی دراصل جراثیم ہی ہوتے ہیں۔ شربت وغیرہ کی بوتل میں جالا پڑ جاتا ہے اس میں بھی جراثیم ہی ہوتے ہیں۔ بند اور گندے پانی پر سبز کائی جم جاتی ہے وہ بھی در حقیقت نباتی جراثیم ہوتے ہیں۔ گندھا ہوا آٹا کچھ عرصہ رکھنے سے خمیر ہو جاتا ہے کیوں؟ اسمیں بھی جراثیم داخل ہو جاتے ہیں۔

صفحہ ۲۲۶۲ میں ہے کہ ایک اوسط درجہ کو ۲۵ ہزار بکٹیریا کو باہم جوڑ کر ایک قطار میں رکھا جاوے تو وہ صرف ایک انچ لمبی قطار بنیگی۔

وزن کے لحاظ سے بکٹیریا کا یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ متوسط قامت کے بیس ارب بکٹیریا کا وزن ¼ گرین یا تقریباً ایکدانہ خشخاش کے وزن کے برابر ہوتا ہے۔

صفحہ ۲۲۶۳ میں ہے کہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ ایک واحد بکٹیریم (جرثومہ) دس گھنٹوں کے عرصہ میں ۲۰ لاکھ کی تعداد تک بڑھ سکتا ہے اور ایک کالرا بیسی لائی (کرم ہیضہ) ایک روز میں چار ارب ۸۰ کروڑ جراثیم ہیضہ بنجاتے ہیں۔

صفحہ ۲۲۶۵ میں ہے بکٹیریا کی ہر جگہ اس قدر کثرت و بہتات ہے کہ پناہ بخدا۔ ہوا۔ پانی۔ اور مٹی میں یہ ہر جگہ بکثرت موجود ہیں۔ ہر روز بے شمار بکٹیریا ہمارے ناک اور منہ کے راہ سے ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور ہمارے بدن کی جلد تو اُن کی لئے نرم و گرم بستر ہے۔ ایک قطرہ شیر میں ہزاروں

(باقی)

* دیکھو ستیارتھ ۱۲/۱۵۳-۱۵۴ صفحہ ۵۹۹ و ۱۲/۱۵۸ صفحہ ۶۰۳ وغیرہ (مولف عفی عنہ)

بکٹیریا ہوتی ہیں۔ اور ایک قطرہ آب غلیظ میں تو لاکھوں ہوتے ہیں۔ ہوا میں ان کی کثرت کا یہ حال ہے کہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ شہر لندن کے ہر ایک باشندوں کے پھیپھڑوں میں فی گھنٹہ بالاوسط ۱۴ ہزار مائکروبز (یعنے جراثیم) براہ تنفس داخل ہوتے ہیں۔ کتاب مذکور میں ہے کہ امراض مندرجہ ذیل کے باعث بھی یہی جراثیم ہیں:۔ مہاسہ۔ آبلہ۔ (بلغیہ۔ انگارہ) سرطان۔ نزلہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ خناق وبائی۔ پیچش۔ سوزاک۔ داءالکلب (ہلکاؤ) جذام۔ طاعون۔ نمونیا۔ آتشک۔ کزاز نیند کی بیماری۔ سل۔ بعض اقسام بخار وغیرہ۔

آریہ دوستو حیوانی قالب کے اندر کثیر التعداد بداعمال انسانی ارواح کا منظر تو ٹھنڈے دل سے یقینی طور پر آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اب انواع و اقسام کے نباتی قالب میں جو مہا پاپی انسانوں کی روحیں اپنے اپنے مہا پاپ کی سزائیں بھگت رہی ہیں (اور جن کو نہ صرف آپ بلکہ بڑے بڑے رشی مہرشی آریہ روزانہ دونوں وقت خاموشی کے ساتھ بلا تکلف اور بلا خیال بے رحمی اور ایذا رسانی وغیرہ کے نوشجان فرما رہے ہیں) سرسری طور پر ان کو بھی ملاحظہ فرما لیجئے تا کہ ارواح کی تعداد میں کچھ اور بھی اضافہ ہو جاوے۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ جو شخص بذریعہ جسم کے چوری اور دوسرے کی عورت سے مباشرت، نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بدکام کرتا ہے اس کا جسم درخت وغیرہ غیر متحرک قالبوں میں ہوتا ہے (ستیارتھ ۹/۴۶ ص ۳۳۸) منوسمرتی (مترجمہ پنڈت تلسی رام جس نے شام وید کا بھاش کیا ہے اس) کے باب ۱۲ اشلوک ۴۴ میں ہے کہ گرو کی عورت سے ہمبستری کرنے والا شخص گھاس پات گچھے دار درخت اور پھولوں کی بیل اور کچا گوشت کھانے والے اور بڑے کام کرنے والوں کی جون میں سو دفعہ جاتا ہے۔ اور منوسمرتی مترجمہ لالہ سوامی دیال مطبوعہ مطبع منشی نول کشور کے باب ۱۲ اشلوک ۵۸ میں گھاس پات وغیرہ کی جون میں والدہ سے جماع یعنے ہمبستری کرنیوالے شخص کو

بتایا ہے۔

حوالجات مندرجہ ذیل میں بھی انسانی روح کا اپنی بداعمالی کے باعث نباتات* کے قالب میں بذریعہ تناسخ موجود ہونا مندرج ہے۔

یجروید ۱۹/۴۴ وستیارتھ ص ۳۴۲ و ص ۵۹۹ و ص ۶۰۲ و منوسمرتی ۱۲/۹ و ۱۲/۴۴ و ۱۲/۲۰ و کلیات آریہ مسافر ص ۵۷ کالم ۱ و نوٹ بابو نہال سنگھ مندرجہ ستیارتھ ص ۶۰۲ وغیرہ۔ الغرض اگر تمام خشکی تری۔ قطرات آب و قطرات دودھ۔ نباتات اور خلا وغیرہ کے اندر موجودہ روحوں کا شمار کیا جاوے تو ان کی شمار اور تعداد کے لئے اگرچہ مہا سنکھ سے اوپر کروڑوں ہندسے بھی ہوں تو وہ بھی ان کی صحیح تعداد اور ٹھیک شمار کے لئے ہرگز کفایت نہ کرینگے

یہ امر نہایت واضح ہے کہ مندرجہ بالا روحوں میں سے اگر سنکھواں حصہ بھی انسانی جون میں آجائیں تو خشکی کا حصہ ان کے پاؤں رکھنے کے لئے بھی کسی طرح کافی نہ ہوگا۔ ان کے سامان غذا اور جائے سکونت وغیرہ کی بابت جو ناگفتہ بہ حالت ہوگی اس سے سکوت ہی بہتر ہے۔

نیز مندرجہ بالا بھوگ جونی ارواح جو کروڑہا سنکھ کی تعداد میں تقریباً یکساں حالت کے اندر نظر آتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جون میں ان کی گناہوں کی نوعیت بھی تقریباً یکساں ہی رہی ہوگی۔ تب ہی تو بھوگ جونیوں کے اکثر افراد اپنی اپنی بھوگ جونی قالب کے اندر تقریباً یکساں سزا کی حالت میں رکھے گئے۔ اس لئے بھوگ جونی قالب سے اگر کروڑہا سنکھ ہیں تو صرف دو ہی ایک سنکھ ارواح کو رہائی حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ پچیس تیس برسوں کے اندر بچے، لڑکے۔ جوان۔ بڈھے اور عورت و مرد ملا کر روئے زمین پر کبھی نہ کبھی انسانی قالب میں ضرور موجود ہونا چاہئے تھا۔ لیکن موجودہ دنیا کو قائم ہوئے بحسب اعتقاد آریہ دوستوں کے ایک ارب ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ترپن ہزار ۱۵ برسوں کا زمانہ گزر گیا۔ اور بہت سی بھوگ جونی انواع کے افراد کا ہمیشہ یکساں حالت میں سزا پانے کے باوجود بھی ان کے بھوگ جونی قالب میں رہنے کا زمانہ اس قدر دراز مدت سے آج تک کبھی پچیس تیس برسوں کے اندر رفتہ رفتہ بھی نہیں ختم ہوا جس میں دو ایک سنکھ انسان کی تعداد روئے زمین پر ایکساتھ موجود پائی گئی ہو۔ بلکہ آریہ دوستوں ہی کی ابتدائی دنیا سے لیکر آج تک انسان کی رفتہ رفتہ ترقی ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں اور کروڑوں سے اربوں تک جو آج نظر آتی ہے ان پر نظر کرنے سے ایک انصاف پسند انسان (اگرچہ وہ آریہ ہی دوست کیوں نہ ہو اس) کو یقین بلکہ حق الیقین کا درجہ حاصل ہوتا ہے کہ انسانی روحیں علیحدہ ہیں اور مندرجہ بالا حیوانات کی روحیں علیحدہ۔ نہ تو انسانی ارواح کسی حیوان کے قالب میں جاتی ہیں اور نہ حیوانی روحیں کسی انسان کے قالب میں داخل ہوتی ہیں۔ (اور مسئلہ تناسخ بالکل غلط اور لائق تسلیم نہیں۔ اس کی بنا محض اٹکل اور قیاس پر قائم ہے اس کے اثبات کے لئے ہمارے دوستوں کے پاس کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں اور نہ لاکھوں مہاپرلے تک مل سکتی ہے) بلکہ جس طرح انسان خدائے قادر مطلق کی صنعت کی ایک اعلیٰ و اشرف مخلوق ہے اسی طرح تمام مندرجہ بالا حیوانات بھی اسی سرو شکتیمان کی قدرت اور مصلحت کی ایک جداگانہ خلقت اور اس کی کامل حکمت کے ایک علیحدہ وجود ہیں اور بس۔

بہر حال اگر یہ تمام مندرجہ بالا روحیں ابتدائے

---

* حسب آریہ اعتقاد کے نباتات کے اندر انسانی روح ہونے کی بہ نسبت ہمارے رسالہ مسمے بہ آریہ مسلمات بابت اتحاد گوشت و نباتات کے چھپنے کا انتظار کرو جو بالکل مکمل اور تیار ہے۔ (مؤلف)

* مندرجہ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو ص ۱۳۱ (مؤلف عفی عنہ)

* سوامی جی کا ارشاد (یجروید کی شہادت سے) ہے کہ ابتدا میں ایک یعنی سیکڑوں اور ہزاروں انسان پیدا ہوئے (ستیارتھ ۸/۴۴ ص ۲۹۴) آریہ دوستو! ابتدا میں مندرجہ بالا روحیں کہاں رہیں (مؤلف عفی عنہ)

دنیا میں انسانی قالب کے اندر نہیں رہیں بلکہ موجودہ زمانہ کی مانند بعض انسانی جسم میں اور سب کی سب اپنے اپنے مندرجہ بالا قالبوں کے اندر تھیں۔ تو بتانا چاہیئے کہ پرمیشور کا انصاف کیا ہو گیا کہ بغیر اعمال سابقہ کے ہزاروں ارواح کو تو ابتدائی دنیا میں اس لئے انسانی قالب کے اندر بھیجا۔ جو تمام قالبوں سے اعلےٰ* و اشرف اور کرم جونی ہے اور بقیہ کو حیوانات* مندرجہ بالا کے قالبوں میں داخل کیا جو بھوگ جونی اور جیل خانہ یعنی سزا پانے کا قالب ہے۔ نیز یہ بھی بتانا چاہیئے کہ ابتدائی دنیا میں پرمیشور نے تمام* انسان کو یکساں حالت میں پیدا کیا یا موجودہ زمانہ کی مانند۔ اگر یکساں حالت میں پیدا کیا (جیسا کہ سوامی جی کا مقولہ ہے) تو اس وقت لوگوں کا کام کس طرح انجام پاتا رہا۔ (یعنی اگر انسان ہی انسان رہے اور حیوانات و نباتات نہ رہے جیسا کہ اپدیش منجری کے صنہ۹ کا مضمون ہے تو کھانے کے لئے غذا اور ہون کرنے کے لئے گھی۔ ہل چلانے کے لئے بیل اور سواری کے لئے گھوڑے وغیرہ کیونکر بہم پہنچے ہونگے اور تمام انسان کی یکساں حالت ہونے سے کھانا پکانے۔ مکان بنانے۔ جاروب کشی اور پلیدی صاف کرنے وغیرہ صدہا اور ہزارہا مختلف ضرورتیں ان لوگوں کی کس طرح رفع ہوئی ہونگی۔ نیز یکساں حالت میں ہونے سے تمام روحیں مردوں ہی کے قالب میں رہی ہونگی۔ اس صورت میں نسل کی ترقی اور توالد و تناسل کا سلسلہ کس طرح چلا ہوگا۔ اور اگر تمام روحیں یکساں حالت میں نہیں پیدا کی گئیں تو بتاؤ کہ بلا وجہ کسی روح کو عورت، کسی کو مرد۔ کسی کو گائے۔ کسی کو گھوڑا۔ کسی کو کتا کسی کو بلّی۔ کسیکو غلاظت کا کیڑا۔ کسی کو گھاس کا پودا پرمیشور نے کیوں بنایا۔ اس* بے موجب کارروائی سے پرمیشور کو عیب لگتا ہے یا نہیں (ستیارتھ ۹ طہ۳۲۳ ۳۴ دیکھکر بتانا ہوگا اور اس صورت میں تناسخ کی بنیاد کیونکر قائم رہ سکتی ہے؟

(راقم دیانندی دوستوں کا پرانا سیوک محمد انصاری از دیوریا)

* بھومکا صنہ۳۳ و صنہ۳۴ (مولف عفی عنہ)۔

* کلیات صنہ۸۰ (مولف عفی عنہ)

* سوامی جی نے اپدیش منجری کے صنہ۹۵ میں لکھا ہے کہ ابتدائی دنیا میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور پکھیرو پیدا کئے اور صنہ۸ میں لکھا ہے کہ صرف انسان پیدا ہوئے اور حیوان وغیرہ نہ ہوئے اور صنہ۸ میں ہے کہ ابتدائی سرشٹی میں سب (یعنی جمادات اور حیوانات وغیرہ) کے بعد انسانی جاندار پیدا کئے۔ اور بھومکا کے صنہ۹ میں ہے کہ ایشور پہلے زمین کو پیدا کرتا ہے اور پھر اسکی قدرت سے جیو بھی جسم اختیار کرتا ہے۔ الغرض اس بارہ میں سوامی جی کے تین مختلف اقوال ہیں خود انکو کسی کی صحت کی بابت وثوق نہیں تھا اس لئے یہ امر مشتبہ ہی رہا (مولف عفی عنہ)

* سوامی جی کا ارشاد ہے کہ ان وشیوں میں سب جاندار ایک ہی سے اور ایک رس تھے۔ اپدیش منجری صنہ۵۹ آدی سرشٹی میں سب انسان بچپن کی سی حالت میں تھے۔ اُن کے لئے کوئی امر و نہی نہیں تھا نہ ہی اب تک کوئی قانون تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی۔ پھر میشور نے منشیوں کو ودیگیان دیا (اپدیش منجری صنہ۶) (مولف عفی عنہ)

پاک بے حیائی

گزشتہ پرچہ اہل حدیث میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ گجرانوالہ میں میرے دو لیکچر ہوئے اُن لیکچروں میں قادیانی پارٹی نے کھنڈت ڈالنے کی کوشش یوں کی کہ ایک بھولے بھالے نوجوان کو بہکایا کہ جلسہ میں وفات مسیح پر بحث ہو جائے۔ منتظمین جلسہ نے کہا یہ جلسہ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں ہے اسلئے اس بحث کا یہاں ذکر مناسب نہیں۔ مگر بھولا نوجوان یہی کہتا رہا مجھے اس سے کیا مطلب تھا۔ آخرکار منتظمین جلسہ نے میرے ہاتھ میں اُن مضامین کی ایک فہرست دیدی جنپر انکو لیکچر کہلوانا تھا۔ خیر لیکچر ہوا مگر حاضرین (جن میں مرزائی (لیکن روشن خیال) بھی کثرت سے شریک تھے) کے شوق سے دوسرے روز کے وعظ کی منادی بھی ہوئی اور وعظ بھی ہوا۔ صدر جلسہ بابو غلام حیدر صاحب پنشنر تحصیلدار خود معتقد مرزا تھے۔ اُنہوں نے مولوی اکبر خان صاحب ایڈیٹر پیغام صلح لاہور کو ایماء کیا کہ اس تقریر پر کچھ اظہار رائے کریں۔ مولوی صاحب نے حق انصاف سے یہ کہا کہ اس تقریر کے متعلق میں کیا عرض کروں اس شعر کی مصداق ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست

اس کے بعد اپنے مافی الضمیر کو بہت واضح لفظوں میں ظاہر کیا۔ ساتھ ہی اس کے میں دیکھتا تھا کہ مولوی صاحب کو اپنے قادیانی بھائیوں سے کچھ خوف سا لگ رہا تھا اس لئے وہ یہ بھی کہہ گئے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیت کے سخت مخالف ہیں مگر میں اس کو ایک کمینہ پن جانتا ہوں کہ کسی مخالف کی اچھی بات کو بھی اچھا نہ کہا جائے۔ میں حیران تھا کہ ایسی معمولی بات پر مولوی صاحب کو اتنا دفع دخل مقدر کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔ لیکن اصل یہ ہے کہ اپنے سگے بھائیوں کی خوخصلت سے جیسے وہ واقف ہیں ہم نہیں۔ اس لئے اُنہی کا قیاس صحیح نکلا قادیان کے اخبار الفضل میں ایک تو جلسہ میں وفات مسیح پر بحث نہ کرنیکو میرا فرار قرار دیا (اچھا بہت خوب شاید اسی طرح رامپور کے فرار کا بدلہ ہو جائے) دوم اپنے احمدی (مرزائی) شرکاء جلسہ پر خوب بوچھاڑ کی۔ الفضل میں ایک نوٹ لکھا گیا کہ ان (لاہوری پارٹی کے) لوگوں کی حالت اور اعتقادات

کا پتہ ہمیں لگ چکا ہے کہ مولوی ثناء اللہ جیسے دشمن احمد و احمدیت کے لیکچر میں سب سے پہلے پلیٹ فارم پر جا موجود ہوئے۔ اور اگر کوئی ان کو اس وقت سر دھنتے دیکھتا تو ضرور کہتا کہ پولوس کے کسی مرید پر روح القدس اتر آیا ہے۔ ان غیرت مندوں میں جو ثناء اللہ امرت سری کے لیکچر کے مست از* حاضرین تھے۔ اکبر شاہ خان اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی بھی شامل تھے۔ دوست محمد صاحب پیغام کے مضمون نویس اور مسٹر فضل الٰہی صاحب نومسلم اور بعض دیگر غیر مبائعین تھے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (الفضل ۳ مئی)

اس کے جواب میں لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون نکلا جسکا عنوان ہے "پاک بیحیائی" جو درج ذیل ہے ناظرین اسے بغور پڑھیں اور داد انصاف دیں۔ (اہلحدیث)

پاک بے حیائی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں کیسی اعلےٰ درجہ کی روشن خیالی اور اولوالعزمی وسیع حوصلگی اور خوش اخلاقی پیدا کی ہے کہ فرمایا کلمۂ خیر جہاں پاؤ اپنی ملکیت سمجھو ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نبشت ست پند بر دیوار

ہندوؤں پر جو بڑے بڑے الزام لگائے جاسکتے ہیں اُن میں ایک چھوت چھات کا مسئلہ اور برہمنوں کی مجالس میں شودروں کو باریاب نہ ہونے دینا وغیرہ تنگ خیالیاں ہیں۔

اسلام نے یہاں تک وسیع الحوصلگی کی تعلیم دی کہ غیر مذہب والی عورتوں سے شادیاں اور عیسائی ماں سے محبت اور تعظیم کا برتاؤ۔ اور اس کی خدمت میں اپنے آپ کو ایک چاکر کمترین کی حیثیت سے پیش کرنے کا ایما فرمایا۔

اس روشنی کے زمانہ میں جس طرح تمام قوموں اور تمام مذہبوں میں روشن خیالی پائی جانے لگی ہے اسی طرح اسلام سے بھی بہت سی اسرائیلی روایات کی آلائشیں اور پست خیالی و تنگ نظری سے پیدا ہونے والی رسمیں دُور ہو گئی ہیں فالحمد للہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کسی زمانہ میں یہ رواج پڑ گیا تھا کہ اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھا لینے سے ایک مسلمان کو لوگ کافر سمجھنے لگتے تھے اسی طرح جو شخص حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل شہید رحمہ کو نیکی کے ساتھ یاد کرتا تھا اُس کا گھر بار لوٹ لینا جائز سمجھا جاتا تھا۔ کسی ہندو کو گائے کا گوشت کھلا دینا بڑے ثواب کا کام اور بغیر کلمہ پڑھے اور ایمان و اسلام کے ارکان سے واقف ہوئے ہی وہ ہندو مسلمان سمجھ لیا جاتا تھا۔ پیران کلیر اور اجمیر کے سالانہ عرسوں میں شریک ہونا حج بیت اللہ سے زیادہ ضروری کام سمجھا جاتا تھا وغیرہ وغیرہ۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب جہالت و اوہام پرستی تقلید اور پیر پرستی وغیرہ کے بادل پھٹ چکے ہیں۔ اور سمجھدار لوگوں کی مجلس میں اس قسم کی نامعقول باتوں کی حمایت نہایت ذلیل اور قابل شرم کام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کہیں کہیں ابھی تک ایسے **پاک بے حیا** لوگوں کا وجود بھی ضرور موجود پایا جاتا ہے جو اپنی نامعقول باتوں کی نامعقولیت کو کسی طرح سمجھ ہی نہیں سکتے۔ مثلاً ایک صاحب ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ چونکہ مسیح موعود کے مخالف ہیں اس لئے اُن کے لیکچر میں شریک ہونا اور اُن کی قابل تعریف باتوں پر اظہار مسرت کرنا گناہ عظیم ہے۔ ممکن ہے کہ شائد اس کے بعد یہ فتوے بھی جاری ہو جائے کہ مولوی ثناء اللہ کی ہر ایک بات اور ہر ایک کام کی مخالفت کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ مثلاً مولوی ثناء اللہ کسی آریہ سے مباحثہ کرے تو تم فوراً اُس آریہ کے طرفدار ہو جاؤ اور اگر ثناء اللہ خدا اور رسول کی مدح و ثنا بیان کرے تو تم (نعوذ باللہ) خدا اور رسول کو گالیاں دینے لگو اور اگر ثناء اللہ کسی مجلس میں قرآن شریف پڑھے تو تم اُس کی مخالفت میں فوراً کوئی پُران کھول کر دیا کھیان دینے لگو۔ اور اگر ثناء اللہ منہ کے راستے پانی پئے تو تم کم سے کم ناک کے راستہ پانی پینے کی کوشش کرو انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (پیغام صلح ۶ مئی)

اہلحدیث افسوس ہے قادیانی پارٹی نے وہی روش اختیار کر لی ہے جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے نہایت ہی بُری صورت میں دکھایا ہے ؎

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے
کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اُسمیں کرنی بُری ہے
نشاں غیرت دین حق کا یہی ہے
جو تکلے جہاز اُن کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

اس سے مزید لطف یہ کہ میں نے جلسہ مباحثہ میں یہ کہا کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ہم سب ایک ہیں۔ مگر قادیانی اخبار میں میرے مباحثہ کی نسبت یہ رائے لکھی ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنی عادت کے موافق غزل خوانی کی جو کچھ ان کے مضمون میں اچھی بات تھی وہ ہمارے حضرت مرزا صاحب سے لی ہوئی تھی انا للہ۔ بھلا بتلاؤ ایسے انصاف پسند اور اسلام کے خیر خواہ دنیا میں کہیں ہونگے۔ ہم تو اس کو نہایت ہی چھوٹے درجہ کی بات جانتے ہیں اعاذنا اللہ منہ۔

ارکین کانفرنس اہلحدیث سے دو باتیں

میرے خیال ناقص میں مذہب اہلحدیث کی اشاعت اور مخالفین کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے سنجیدہ اور مدلل تصانیف ہی قوی ذریعے ہو سکتی ہیں اسلئے اس امر کو کانفرنس کا اعلےٰ مقصد شمار کرنا چاہیئے۔ اور اس کی جانب اراکین مجلس کی خاص توجہ مبذول ہونی چاہیئے۔ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۹ راپریل ۲۵ء صـ میں مولوی اصغر صاحب مبارکپوری کی تحریک سے اور خصوصاً ایڈیٹر کے تسکین بخش جملے سے گزشتہ جلسے کے شوریٰ میں اس امر پر زیادہ گفتگو رہی کہ ہمارے اہلحدیث ہر سال کوئی نہ کوئی نادر مضمون

کی کتاب لکھکر پیش کیا کریں" از بس مسرت حاصل ہوئی امید کہ کانفرنس ان تصانیف مفیدہ کی اشاعت کا بھی سامان کریگی جن سے بہت کچھ بدعات کی بیخکنی ہوچکی ہے (مثلاً تقویۃ الایمان - الارشاد الی سبیل الرشاد - رسائل ثلثہ - آئینہ تصوف وغیرہ) اگر کانفرنس شوق تصنیف و تالیف کی مہمیز دینی چاہتی ہے تو پہلے اُن کتابوں کی جانب متوجہ ہو جو مرتب ہو چکی ہیں مگر اب تک طبع نہ ہوسکی ہیں - اس ذیل میں میرے خیال ناقص میں دو کتابیں طبع کی سخت محتاج ہیں ایک اصول حدیث میں تیسیر الاصول مع حاشیہ مصنفہ مولوی عبدالبر مرحوم عظیم آبادی جو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھی گئی - اور نہایت جامع ہے - طالبان حدیث کے لئے غایت درجہ مفید ثابت ہونے والی ہے جس کی خوبی کی شہادت استاذی مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری اور جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری دے سکتے ہیں - چنانچہ جناب مولوی شمس الحق صاحب مرحوم اس کے طبع کی فکر میں تھے کہ پیغام اجل آگیا دوسری کتاب شرح مقدمہ مسلم شریف مصنفہ مولانا جناب حافظ عبداللہ صاحب مدظلہ العالی جو ڈیانواں مولوی حکیم ادریس سلمہ کے پاس موجود ہے - اس کی خوبی تو مصنف کی نسبت ہی سے ظاہر ہے بیاں راچہ کار - اگر کانفرنس علماء کی محنتوں کا خیال نہ کریگی تو اُن کے حوصلے کیونکر بلند ہونگے اور اُن سے خدمت کی امید کیوں کیجائے - مجھے امید قوی ہے کہ اراکین کانفرنس خصوصاً اور علمائے اہلحدیث عموماً اس تحریک کی تائید فرماوینگے اور آرائے عالیہ سے اوراق اخبار اہلحدیث کو زینت بخشینگے والسلام مع الاکرام ٭

(خاکسار عبدالغفار صادقپور پٹنہ)

ایڈیٹر - اہلحدیث کانفرنس کا دلی منشا رہے کہ علماء اہلحدیث کی تالیفات شائع ہوں - اسی لئے ہر سالانہ جلسے پر اس کا تذکرہ رہتا ہے مگر ہمکو اعتراف ہے کہ جو ہوسات ہمارے دل میں ہیں اُن کا ہنوز خاطر خواہ انتظام نہیں ہوا تاہم جالیفی نہیں - تقویۃ الایمان اور الارشاد تو شائع ذائع ہیں معلوم نہیں ان کے متعلق آپ کیا چاہتے ہیں ہاں تقویۃ الایمان کا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہونا چاہئے - چنانچہ سندھی زبان میں اُس کا ترجمہ کرایا مگر وہ بغرض صلاح ایک ایسے بزرگ کے ہاتھ میں گیا جن سے باوجود تقاضاہا کے اب تک وصول نہیں ہوا تاہم کوشش کیجاویگی کہ وصول کر کے شائع کیا جائے اس لئے

عام اعلان کیا جاتا ہے کہ جس کسی عالم نے کوئی مفید مضمون لکھا ہو وہ دفتر کانفرنس بلکہ بھیجدیں کمیٹی تالیفات اُس کی جانچ کر کے شائع کرنے کا انتظام کریگی - انشاء اللہ -

مگر اتنی بات یاد رہے کہ کانفرنس کے جلسہ میں یہ ریزولیوشن پاس شدہ ہے کہ مذہبی مباحثات میں سخت کلامی اور دل آزاری کو کانفرنس ھذا نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ایسے ریزولیوشن کانفرنس کی ہر ایک تحریر و تقریر میں ملحوظ رہیگا - نہ کوئی لفظ دل آزار ہو نہ کسی فریق کے حق میں شعر تک - استدلال سے کام لیا جائے - خاصکر قرآن و حدیث کے مضامین کو بڑی برجستگی اور شستگی سے ظاہر کیا جائے - کانفرنس ہذا کا منشاء صرف خیالات صحیحہ کی اشاعت کرنے کا نہیں بلکہ اشاعت کنندگان (مصنفان) کو سلف کے نمونہ پر چلانے کا بھی ہے -

اہلحدیث کمپنی

جس بزرگ قوم نے اس کمپنی کی بناء ڈالنے کی تحریک فرمائی ہے خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرماوے - واقعی یہ تحریک نہایت محمود اور مسعود ہے اور مجھے اس سے پوری ہمدردی اور اتفاق ہے - خدا سے دعا ہے کہ وہ دن جلد آئے جب یہ عملی جامہ پہن لے (آمین) اگر یہ قائم ہوئی (اور خدا کرے ضرور ہو) تو خاکسار کچھ روپیہ داخل کریگا - اب میں اپنی ناقص رائے بغرض اصلاح بزرگان قوم پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں

کمپنی کے جنرل سکرٹری مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری مدظلہ العالی ہوں اور اس کمپنی کا انتظام ایک سنٹرل مینیجنگ کمپنی کے تفویض ہو - اس کے ممبر تجربہ کار تجارت پیشہ اصحاب دہلی کانپور - بنارس - آگرہ - کلکتہ - بمبئی ہوں - اور جن جن شہروں میں اس کی شاخیں ہوں وہاں سب کمیٹی قائم ہونا ضروری ہے

(الف) کمپنی کی دو شاخیں ہوں (۱) تجارت (۲) صنعت حرفت

(ب) کمپنی کا صدر مقام دہلی ہو اور اسکی شاخیں ہندوستان کے ہر شہر میں قائم ہوں -

دہلی میں کیا کیا کام کئے جائیں (۱) تجارتی شاخ:

(ج) پارچہ جات - فرنیچر - ٹوپیاں - جوتے - چھتری عینک - کاغذ - قلم دوات - پنسل - سیاہی - چاقو چھری - آئینہ وغیرہ وغیرہ - غرضکہ ہر ضروری چیز فروخت کیجائے -

(۲) صنعتی شاخ:

(د) خیاطی - نجاری - صحافی - جفت سازی کا کام اہلحدیث بچوں اور فارغ التحصیل طلباء کو سکھایا جاوے -

ہندوستان کی دیگر شاخوں میں کیا کیا جائے (الف) تجارتی دوکان جس میں اشیاء فروختنی مصرحہ (ج) رکھی جائیں - اور جو سامان صدر دوکان واقعہ دہلی میں تیار ہو (مثلاً فرنیچر وغیرہ) وہ بھی فروخت کیا جائے البتہ شاخ خیاطی اور جلد سازی بھی ملحق رہے -

ہر اہلحدیث کا فرض (د) ہر اہلحدیث پر فرض ہوگا کہ اُس کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ اپنے ہی شہر کی اپنی ہی دوکان سے خریدے -

کمپنی کے منافع سے کیا کیا کام کئے جائیں (ز) نصف شرکائے کمپنی کو دیا جائے -

(ح) ربع اہلحدیث کانفرنس کو -

(ط) ربع ایامیٰ و یتامیٰ شرکاء کمپنی کو حسب تجویز ذیل دیا جائے :-

(۱) اگر شریک کمپنی لاولد ہو تو اُس کی بیوہ کو کچھ

ماہانہ وظیفہ تاحیات دیا جاوے۔

(۲) اور اگر وہ صاحب اولاد ہو تو بیوہ کے نام اُس وقت تک وظیفہ جاری رکھا جائے جبتک کہ اس کا کوئی لڑکا برسرروزگار نہ ہو جائے۔

اگر ایسی تجویز ہو گئی ہوتی تو ایسے بیکس یتیم اہلحدیث امرتسری کو قوم سے اپیل کرنے کی نوبت ہی نہ آتی جو ۲۳ ر اپریل ۱۵ء کے اہلحدیث میں شائع ہوئی ہے اور جبپر اگر صاحب ثروت اگر تھوڑی سی بھی توجہ فرمائیں تو ان بے سہارہ کی گزر اوقات اچھی طرح ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ اُن کو اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؎

ذرا سے لب ہلانے میں تمہارا کیا بگڑتا ہے
کہ اک امید پہ ہوتا ہے جینا بے سہاروں کا

اور اگر منتہی طلبا کو بعد فراغ تعلیم تفسیر و حدیث وغیرہ اس کمپنی کی شاخ صناعی و تجارتی میں کسی مدت معینہ تک کام سکھایا جائے تو ان کی حالت اب سے بدرجہا بہتر ہو۔

(الراقم العاجز عبد الحمید اٹاوی الہ حیدرآباد دکن)

ایڈیٹر۔ اہلحدیث کمپنی کی بابت تحریک پھیلتی جاتی ہے۔ اس وقت میرے سامنے وہ زمانہ ہے۔ جب اخبار میں تحریک ہوئی تھی کہ اہلحدیث کانفرنس قائم ہو تو خال خال تائیدات آتی تھیں۔ میرے نہایت مخلص دوست مولوی محمد حسین صاحب زینت محل دہلی نے اپنے کمرہ زینت محل میں اہلحدیث کانفرنس کا مجھ سے پروگرام سُنا تو محض اُس تصوری نقشے سے باغ باغ ہو رہے تھے حالانکہ ابھی دہلی میں کسی کو خبر بھی نہ تھی پھر کیا ہوا ؟ سب نے دیکھا اور دیکھینگے انشاء اللہ۔

کیا عجب کہ اہلحدیث کمپنی کے خواب بھی اسیطرح تعبیر یوسفی سے بارآور ہوں۔ خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ اس کمپنی کو بھی اسی طرح نمودار کریگا جس طرح اہلحدیث کانفرنس کو اُس نے کیا وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُونَ۔

مگر مولوی عبد الحمید صاحب مجھے معاف فرماویں میں اُن سے اس رائے میں متفق نہیں جو وہ ابھی سے کمپنی کے لئے قانون سازی میں جا پہنچے۔ ابھی نہ ہمکو قانون سازی کی ضرورت ہے نہ روپیہ کی۔ ابھی تو مع تعیین رقوم شرکت صرف تائیدات کی ضرورت ہے۔ قانون مختصر تو یہ ہے کہ یہ کمپنی ہر ایک قسم کی جائز تجارت کریگی اور اس کے نفع میں کچھ حصہ (جتنا ڈائرکٹران منظور کریں) اہلحدیث کانفرنس کو بھی ملا کریگا۔ باقی اس کے قواعد اور عہدے ہنوز دلی دور است۔

پس احباب جلدی جلدی اپنی رقوم شرکت سے اطلاع دیں۔ آئندہ پرچہ میں جملہ شرکاء کی فہرست مع تعداد رقوم شائع ہوگی انشاء اللہ۔

قادیانی ٹیکہ

یورپ کی نوایجادی نے دنیا کی آبادی میں جسقدر ترقی کی ہے وہ تو محتاج بیان نہیں جبکہ ہر فرقہ کا لیڈر اور ہر فن کا ماہر اپنے مقصود میں اور ہر زاہد اپنے زہد میں اور ہر جانشین اپنی ہوس نفس میں ایسی حیرت انگیز ایجاد کریں کہ یورپ کے ڈاکٹروں اور یونان کے حکماء افلاطون و ارسطو کے بھی کان کاٹتے۔ حال ہی میں ہمارے پاس ایک اشتہار بعنوان "طاعون کا حفظ ماتقدم" مجریہ انجمن احمدیہ فیروزپور پہنچا جسے دیکھکر تعجب بھی ہوا* پھر خوشی بھی ہوئی کہ ایسے بے خرچ ٹیکہ سے تو ہزارہا غریب مسلمان اور ہزارہا ناطاقت ضعیف مسلمان فائدہ مند ہونگے۔ یہ تو کم خرچ بالانشین کی بجائے بے خرچ اعلیٰ نشین کا مصداق ہے۔ لیکن جب دیکھا تو اسے دو جزوں پر منقسم پایا۔ ایک تو وہی کہ جو سید المرسلین (فداہ ابی وامی) صلے اللہ علیہ وسلم سے برائے حفظ از آفات مروی یعنی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق۔ یہ تو جملہ اہل اسلام کے لئے باعث اطمینان ہے۔ جزء ثانی جو جزء اعظم ہے بلکہ بالفاظ اشتہار اصل علاج ہی یہی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) پر ایمان لانا۔

سبحان اللہ اس پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ چند سوالات خلیفۃ المسیح سے کرینگے فی الحال قادیانی ٹیکہ کی صحت اور مجرب ہونے پر ہمیں شبہ ہے۔

شبہ یہ ہے کہ ہمارے سامنے کئی ایک مرزائی طاعون سے مدفون ہوئے جن کے نام نامی ہم بشہادت کتاب چوکیدار پیش کر سکتے ہیں۔ مگر بشرط ثبوت مشتہر کو نبوت قادیانی سے توبہ کرنی ہوگی اور بالعکس ہم نبوت قادیانی کے قائل ہونگے۔

مرزا صاحب پر ایمان لانا طاعون کا علاج ہے تو پھر ان لوگوں کے حق میں کیوں مفید نہ ہوا۔ اسکا جواب آنے پر اور کچھ لکھا جائیگا۔

(عرزہ محمد علی بن مخدومی مولانا عبد الرحمٰن صاحب مرحوم شہید مدنی از لکھوکے ضلع فیروزپور)

قادیانی مناظرہ سے گریز

۲۵ ر اپریل ۱۵ء کو بمقام درویش خانہ نوتعمیر حلقۃ المشائخ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قادیانی جماعت سے جناب مولوی سید محمد صاحب بی اے (علیگ) المعروف بہ ذوقی شاہ کا مناظرہ قرار پایا تھا مگر افسوس ہے کہ قادیانی جماعت میں سے کوئی صاحب تشریف نہیں لائے اور صوفیہ طبقہ کے جسقدر لوگ جمع ہوئے تھے شام تک انتظار کرکے واپس چلے گئے۔

قادیانیوں نے از خود بحث نکالی تھی۔ ذوقی شاہ صاحب نئے نئے کوچۂ فقر میں آئے ہیں وہ انگریزی تعلیمیافتہ ہیں۔ دینیات خصوصاً مناظروں مباحثوں سے انہیں بہت تھوڑی واقفیت ہے تاہم قادیانی گروہ کا نوۂ حریف طلبی سُنکر وہ تیار ہو گئے تھے اور جناب مولانا انوار اللہ خان صاحب ناظم دینیات حیدرآباد دکن کی کتابیں متواتر آٹھ روز مطالعہ کرکے وہ مرزائیوں کے ہر مسئلہ پر گفتگو کو آمادہ تھے لیکن شاہ صاحب کی ساری محنت ضائع گئی اور حلقۃ المشائخ کے درویش خانہ میں جتنا اہتمام اُس جلسہ کے واسطے ہوا تھا سب بیکار رہا۔ نیز ان حضرات کو گرمی کے موسم میں الگ کوفت اٹھانی پڑی جو شوق

* انجمن اہلحدیث ضلع فیروزپور پر تعجب ہونا چاہیئے جسنے اس اشتہار کا جواب نہ دیا۔ آپ بھی تو انجمن موصوف کے رکن اعلیٰ ہیں سکرٹری انجمن جوابدیں (ایڈیٹر)

مناظرہ میں جوق جوق جمع ہوئے تھے۔

جن مرزائیوں نے بحث مقرر کی تھی۔ وقت مقرر کیا تھا انہوں نے تو ایسی وعدہ خلافی کی کہ ایک پرچہ تک نہ لکھا کہ ہم بحث کی لیاقت نہیں رکھتے البتہ بے تعلق اور گفتگوئے مناظرہ سے جدا ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی نے ایک خط بھیجا کہ ہم قادیان کے پیشوائے اعظم کے حکم کے بغیر بحث کرنے کی مجاز نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ آپ لوگ احقاق حق کی صلاحیت سے مستغنی ہیں پھر بحث سے کیا حاصل قصہ مختصر اس مضبوط اور صف شکن جماعت کو اس طرح پسپائی اُٹھانی پڑی جسکا دعویٰ فتح آسمان ہفتم تک پہنچا کرتا ہے۔ (عرفانی دہلوی)

مذاکرۂ علمیہ

(مجریہ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ)

اس کی بابت گزارش یہ ہے کہ مجھ ہیچمدان کو اتنی لیاقت نہیں کہ اس کی پوری تحقیق کروں مگر اپنا عندیہ ظاہر کرتا ہوں وہو ہذا۔ نامہ نگار نے مذاکرہ مذکورہ میں بطور نوٹ کے گیارہ امور کو قابل غور ذکر کیا ہے جن میں سے میں نادان مختلفہ چار نمبروں کی بابت کچھ بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ نامہ نگار نے ع۲ میں ذکر کیا ہے کہ ابن تیمیہ تفسیر سورۂ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ اور اسی پر قیاس کر کے زانیہ کا نکاح فسخ کا قائل ہوا ہے سو اس کی بابت عرض ہے کہ قیاس کرنے کیلئے یہ ضرور ہے کہ جس چیز پر قیاس کرنا ہو اس کو پہلے قرآن مجید یا حدیث نبوی سے ثابت کریں تب قیاس کریں۔ اور یہاں تو بات ہی اور ہے کہ خود مقیس علیہ یعنی جس پر قیاس کرتے ہیں غیر مدلل۔ جب مقیس علیہ غیر مدلل ہوا تو مقیس یعنی جس چیز کو دوسری پر قیاس کیا گیا اسکا کیا ٹھکانا۔ یعنی فسخ نکاح فاسق خود غیر مدلل۔ تو فسخ نکاح زانیہ کا کیا کہنا۔

ع۵ اپنی منکوحہ سے مہر واپس لینا درست نہیں مگر زنا کی صورت میں جائز ہے۔ اس کی بابت گزارش ہے کہ آیت وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوْهُنَّ (اور نہ روکو اُن کو جو کچھ مہر یا غیر مہر تم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے کچھ لو) جملہ منفیہ ہے اور اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ (سورۂ نساء رکوع ۳)

مگر یہ کہ عورت ظاہراً برائی لاویں مستثنیٰ ہے تب معنے یہ ہوا کہ تم عورتوں کو مہر یا غیر مہر جو تم نے اُن کو دیا لینے کی غرض سے روک مت رکھو اور تکلیف نہ دو۔ مگر اس صورت میں روکو جب عورت ظاہرا برائی (زنا یا نشوز) لاویں۔ اور انکو تنگ کرو۔ یہاں تک کہ تمکو کچھ فدیہ دیکر تم سے خلع کرلیں فلكم ان تضاروهن حتى يفتدين منكم ويختلعن (تفسیر جلالین۔ ہاشمی میرٹھ ص۱۰۱) اور آیت سورۂ بقرہ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ط

اگر مانا جاوے کہ نکاح زنا سے ٹوٹ جاتا ہے تو پھر اجنبی عورت کو اپنے مکان پر کچھ لینے کی غرض سے روکنا کس طرح جائز ہوگا۔

ع۸ بڑوں کے ساتھ ایک ساعت بیٹھنا قرآن کریم منع کرتا ہے۔ سو اس کی بابت یہ گزارش ہے کہ بروں کے ساتھ ان کی مجلس میں اس وقت بیٹھنا منع ہے جس وقت برائی کرتے ہوں۔ اسپر آیت حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ دال ہے نہ کہ ہر وقت منع کرتا ہے۔

ع۱۰ بخاری مسلم کی حدیث زانیہ لونڈی کا بیچ ڈالنا سو اس کی بابت گزارش ہے کہ مجرد زنا بیع کی علت نہیں ہے۔ بلکہ اصرار زنا ہے کیونکہ اگر مجرد زنا بیع کی علت ہوتی تو پہلے ہی زنا ہوتی۔ اور بعد حد کے بیچ ڈالنے کا حکم ہوتا حالانکہ دو مرتبہ حد جاری کے بعد اگر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالنے کا حکم ہوا۔ بلکہ بیع کی علت یہ ہے کہ زانیہ لونڈی کے رکھنے پر مالک کا معیوب برضا بالزنا ہونا ہے جیسا سبل السلام والے نے اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرمایا ہے وفیہ دلیل علی انہ لا یجب فراق الزانیۃ الخ ص۱۵۶ هذا ما ظهر لي والله اعلم۔

(عبدالعلیم مدرس مدرسہ نورالہدےٰ پانکا)

نام کے اہلحدیث یا کام کے؟

ہم اہلحدیثوں کو ایسا ہونا ضروری ہے کہ کسی قسم کا داغ و دھبہ نہ لگے اور نہ رہے۔ کیونکہ بعض حضرات اس راستے سے پھسل جاتے ہیں چنانچہ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ میں ایک حضرت کے الفاظ چیدہ زیر فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث کے شائع ہوئے ہیں۔ حضرت نامہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ ہم اہلحدیث مسائل میراث میں خاص مذہب کے پابند ہیں۔ جب فرائض کا کوئی بڑا مسئلہ پیش آجاتا ہے تو علماء اہلحدیث انہی کتابوں (سراجیہ۔ شریفیہ وغیرہ) کی طرف مراجعت فرماتے ہیں اور انہی کتابوں کے مطابق جواب تحریر فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ علمائے اہل حدیث کا یہ کام کیسا ہے اُن کی شان کے مناسب ہے یا نہیں اب نامہ نگار کو واضح ہو کہ علمائے اہل حدیث کی شان کیا ہے۔ اجی حضرت علماء کے کام اور عمل اس فقرہ پر ہے کہ انظر الى ما قال ولا تنظر الى من قال کیونکہ کتب مذکورہ میں جہانتک میرا علم ہے کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو قرآن مجید یا حدیث نبوی یا مذہب اہلحدیث کے مخالف ہو۔ اب اگر کوئی کتاب تصنیف کیجائیگی تو اس کا ہر مسئلہ انشاء اللہ کتب مذکورہ کے موافق ہوگا۔ تو پھر فائدہ کیا۔ اگر جوش ہے تو کوئی ایسی کتاب تالیف کریں جس کا وجود نہیں یا ہے تو مذہب اہلحدیث کے مخالف جس سے فائدہ ہو۔ ورنہ ویسے تیسے کام میں وقت و مال صرف کرنا بیجا ہوگا۔ وما علينا الا البلاغ

(محمد عبدالعلیم مدرس مدرسہ نورالہدےٰ پانکا شیبگنج۔ مالدہ)

اہل حدیث کا مذہب　　قیمت ۳ ؍

فتاویٰ

س نمبر ۱۵۶ - زید کے ذمہ روزہ رمضان کا باقی ہے اور دوسرا روزہ پہنچ آیا - زید بوجہ بیماری اور خوف بیماری کے اس کے درمیان روزہ نہیں رکھ سکا اور بہت غریب ہے - اس صورت میں زید پر کس قدر فدیہ لازم آتا ہے (محمد عبدالرحمان پتا لگدھی حالوار دہکی پور ڈاک خانہ گاجل ضلع مالدہ)

ج نمبر ۱۵۶ - جب اچھا ہوگا روزہ رکھ لے - اور کوئی فدیہ نہیں - بیماری خود عذر ہے -
(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۷ - عورتیں نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے واسطے مساجد میں جاکر نماز با جماعت ادا کرسکتی ہیں یا نہیں - (ایک سائل از جزیرہ موریشس)

ج نمبر ۱۵۸ - کرسکتی ہیں - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے

س نمبر ۱۵۹ - اگر کسی نشہ آور چیز میں کوئی دوائی ماری جائے مثلاً بھنگ میں قلعی کا کشتہ کیا جاوے تو ممنوع تو نہیں ٹھیرے گا - (غریب فنڈ میں انشاء اللہ آئندہ ماہ مدد کرونگا) (احمد دین فائرمین از ملتان چھاؤنی)

ج نمبر ۱۵۹ - اُس کشتہ میں اُس کے اثر سے نشہ نہیں آیا تو حرام نہیں والعلم عند اللہ -

س نمبر ۱۶۰ - میت کے کفن کے لئے موجب شریعت محمدی صرف دو چادریں ہی کافی ہیں یا کہ لنگی یعنے تہبندی = عمامہ یا ٹوپی ضروری ہیں یا کہ نہیں - اگر مندرجہ بالا پارچات نہ ہوں حالانکہ وہ پوری توفیق بھی رکھتا ہو تو وہ کفن درست ہے یا نہیں - (خاکسار رحمت علی زمیندار ساکن منڈ انوالہ)

ج نمبر ۱۶۰ صرف چادروں کا حکم ہے - لنگی پگڑی وغیرہ منع ہے (۳ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۶۱ - زید سخت ڈاکو اور دشمن اسلام شرابی زانی تھا - اب ساٹھ برس کی عمر میں تائب ہوا - توحید اور نماز پر قائم ہے لیکن بوجہ پوستی ہونے کے روزہ نہیں رکھ سکتا - دن میں دو تین دفعہ افیم کھاتا ہے - اب رمضان میں کیا کرے - تحریر فرماویں - (عمر فقیر منڈ ہوی)

ج نمبر ۱۶۱ - روزہ رکھنا فرض ہے - یہ عذر چونکہ شرع میں خود منع ہے اس لئے اس کی وجہ سے روزہ نہیں ہٹ سکتا - زید ہمت کرے تو روزہ کی برکت سے اُس کی یہ عادت بھی دور ہو جائے -

س نمبر ۱۶۲ - عمرو نے مبلغ پندرہ سو روپیہ بیع سلم کی شرط پر لوگوں سے لیکر جمع کیا اور بکر نے بھی یکصد روپیہ بیع سلم کی شرط پر جمع کردیا پھر بنک سودی سرکار نے روپیہ دیکر بنالیا ہے - بکر نہایت مخلص متبع سنت ہے وہ اس بنک کو حرام سمجھتا ہے - عرصہ دس سال کا ہوگیا ہے کہ لوگ اُس کی رقم واپس نہیں دیتے - اور رقم پر سود بڑھتا ہے وہ گناہ کار مجبور ہے اور وہ سود لینا نہیں چاہتا اور گناہ سے ڈرتا ہے اب کیا کیا جائے اور جو رقم کا سود ہو وہ کہاں صرف کیا جائے - (ایضاً)

ج نمبر ۱۶۲ - عمرو جب سود لیتا ہی نہیں تو اُس کو گناہ بھی نہیں - اگر بغیر طلب اُس کو دیویں تو لیکر کسی سکول کی امداد میں دیدے -

س نمبر ۱۶۳ - عورتوں کو باہمی جماعت کرانے کا تو حکم ہے - اگر ایک عورت جمعہ میں خطبہ وعظ عورتوں کو سنا کر اسلام کی تائید کرے تو جائز ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۱۶۳ - عورتوں پر جمعہ فرض نہیں - لیکن اگر پڑھیں اور خطبہ میں وعظ و نصیحت بھی کریں تو منع کی کوئی روایت نہیں -

س نمبر ۱۶۴ - ایک بھیک مانگنے والا آدمی نماز روزہ کا پابند ہے اور اپنی کمائی سے طالبعلموں کو کتابیں خرید کر دیدیتا ہے اور دعوت علماء کی کرتا ہے - یہ کتاب پڑھنا اور دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۱۶۴ - بھیک مانگنا حرام ہے اسکی وصولی اور جمع سب حرام ہے اس لئے اُس کی دعوت کا قبول کرنا یا اُس کی کتاب کا لینا سب حرام ہے -

(۱ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۶۵ - زید نے ایک سو روپیہ کا مال مہاجن سے خریدا بیع شرعی تمام ہوگیا - مہاجن نے زید سے کہا کہ تم اگر آٹھ دن کے اندر میرا روپیہ دیدو گے (یعنی مال کا دام) تو میرا روپیہ جو تمہارے ذمہ باقی ہے اُس کا سود نہیں لینگے - اور اگر تم نے آٹھ دن میں نہ دیا تو بعد ایک مہینہ کے تم سے اپنا سو روپیہ اور چودہ آنے اُس کا سود لینگے - ایسے ہی اگر دو مہینے ہو جائیں گے اور تم روپیہ نہیں دو گے تو اسی حساب سے دوسرے ماہ کا بھی سود لینگے - اب زید یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ اگر ایسا معاملہ ہم کریں تو سود لینے دینے کے گناہ کے مرتکب ہونگے یا نہیں - (حافظ عبدالمعبود آرہ چوک مسجد)

ج نمبر ۱۶۵ - صورت مرقومہ میں سود کی صاف تصریح ہے تو اُس کے سود ہونے میں کیا شک ہے - یوں اگر کرتے کہ اُس مال کی قیمت ہی اسطرح کرتے کہ اگر ایک ہفتے میں دام دے تو اتنی قیمت ہوگی اور اگر زیادہ روز لگائے تو اتنی - تو یہ صورت جائز ہے (نیل الاوطار) مگر صورت مرقومہ میں سود صاف ہے

س نمبر ۱۶۶ - میرے رشتہ داران کل شیعہ مذہب ہیں اور ایک ہی مکان میں رہنے کا اتفاق ہے - چنانچہ ماہ محرم اور رجب و شعبان میں وہ لوگ کونڈے مٹھائی سے بھرتے ہیں میرے کھانے کو بہت اصرار کرتی ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ یہ مٹھائی فاتحہ سے الگ ہی آپ کھائیے - اسکے کھانے کیواسطے کیا حکم ہے اور محرم میں بہت سے مٹھائی کے حصص گھر میں آتے ہیں ہر ایک گھر سے اور مجلس مرثیہ خوانی کی مٹھائی کھانیکا کیا حکم ہے - اور ماہ شعبان میں حلوا وغیرہ آتا ہے اسپر فاتحہ امیر حمزہ صاحب ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے - (خریدار اخبار عنہ ۵۰۳)

ج نمبر ۱۶۶ - سب اقسام مذکورہ خلاف سنت اور ضلالت کی رسوم ہیں اس لئے ان میں سے کسی قسم کو نہ کھانا چاہیئے تاکہ حتی المقدور ان رسوم کی اصلاح ہوسکے - (۲ر داخل غریب فنڈ)

متفرقات

اہل حدیث کا ادہم

حضرت ابراہیم ادہم کی بابت جو حکایت مشہور ہے کہ انہوں نے تخت چھوڑ کر فقیری لی تھی۔ اہلحدیث میں بھی ایک شخص اس کی نظیر تھا جس کی جدائی کی آج ہم جماعت اہلحدیث کو منحوس خبر سناتے ہیں۔

مولانا شاہ عین الحق صاحب سابق سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ ایک بزرگ تھے جنہوں نے ہزارہا روپیہ کی جائداد اور معقول آمدنی اور بہت بڑی عزت و آبرو جو اُن کو والد کی سجادہ نشینی میں حاصل تھی محض اتباع سنت کے شوق میں چھوڑ کر گوشہ نشین بادیہ گاہ ... پھر ہو گئے۔ اس خاکساری میں بھی علمی مشاغل رکھتے رہے گزشتہ ایام میں دوسری دفعہ فالج ہوا جس کے علاج کے لئے ۲۲ راپریل کو بغرض علاج لکھنؤ کے ارادہ سے نکلے۔ ۲۷ رکو لکھنؤ پہنچے۔ خدا کی شان آئے تو ایک مرض (فالج) کے علاج کے لئے تھے۔ مگر خدائے حکیم نے لکھنؤ پہنچتے ہی تمام امراض سے شفا بخشدی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی عمر غالباً ۴۴-۴۵ سال ہوگی۔ ایک لڑکا اور شاید لڑکیاں بھی ہیں۔ لڑکے کی نگہداشت کرنا جماعت اہلحدیث کا فرض ہے۔ میں نے اپنی رائے متعلقین کو لکھی ہے کہ میرے نزدیک بچہ کی تربیت کے لئے سب سے احسن صورت یہ ہے کہ تعلیم کے لئے جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری کے پاس رہے اور وظیفہ اہلحدیث کانفرنس سے ملے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور جماعت اہلحدیث کو نعم البدل عطا فرماوے۔

میری والدہ مرحومہ طاعون سے فوت ہوگئیں (قائم الدین پٹواری از سرگودہ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

نوٹ۔ گزشتہ پرچہ میں پریس کی غلطی سے شاہ عین الحق کو شاہ عبد الحق لکھا گیا درصل عین الحق تھا۔

دعاء صحت

ناظرین کو ایک اور اندوہناک خبر سنانے کی معافی چاہتے ہیں۔ جماعت اہلحدیث میں مولانا سید احمد حسن صاحب دہلوی پنشنر تعلقدار ریاست حیدر آباد جو ایک بڑے پایہ کے عالم ہیں کانفرنس کی طرف سے مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تنقید اور تبویب کرتے ہیں چند دنوں سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین مخلصانہ دعا کریں۔ خدا مولانا موصوف کو صحت بخشے اور اُن سے اپنی مرضیات کے کام لے (آمین)

تلاش مفقود

جناب مولوی عبد الرشید صاحب انبالوی عرصہ سے مفقود الخبر ہیں کسی صاحب کو پتہ ہو تو اطلاع بخشیں۔ (راقم میر محمود علی کوچہ مخدوم جی صاحب الندور سینٹ تھامس ماونٹ ضلع چنگلپٹ)

طبی سوال ع۸

درخت سنبل کی جڑ کی تاثیر کیا ہے۔ کس کام آتی ہے اور کس طرح استعمال کی جاتی ہے۔ ملک برہما میں بکثرت ملتی ہے۔ (حفیظ اللہ از مقام ٹیاین برما)

(۴ر داخل غریب فنڈ)

واعظ کی درخواست

قرآن شریف بہت اچھا پڑھتا ہوں۔ حسب موقع مثنوی کے اشعار بھی پڑھ سکتا ہوں۔ کسی مدرسہ یا انجمن کو اشاعت اسلام یا تحصیل چندہ کے لئے ضرورت ہو تو مجھے یاد کریں۔ (حافظ عبد الکریم نابینا شاہجہانپور محلہ تاربن مسجد قاری صاحب)

طبی سوال ع۹

مجھکو گرمی بہت ہے گرمی کی شدت سے میرے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا ہے کوئی صاحب میرے حال پر رحم فرما کر دوا بتلادیں۔

غریب فنڈ کے لئے کس طرح بھیجا جاتا ہے مطلع فرماویں (شبیر محمد از کھل خرد ضلع فیروزپور)

ایڈیٹر۔ غریب فنڈ کے لئے لفافہ میں ٹکٹ ڈال کر بھیجتے ہیں۔

جدید مدرسہ اہل حدیث

موضع بھٹونہ ڈاک خانہ دینا نگر ضلع گورداسپور میں بھی خدا کی مدد سے مدرسہ قرآن و حدیث جاری ہو گیا ہے۔ جس میں صرف نحو وغیرہ علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

(خاکسار عبد المجید مدرس مدرسہ مذکور)

عجیب سوال

چار مذہب کب سے جاری ہوئے۔ کون کون لوگوں نے قبول کئے۔ چار اماموں کے شہر کون کون ہیں۔ ان کے مفصل حالات سب چاہئیں۔ (محمد حسین وارد از مقام پائنٹون نٹال ڈربن جنوبی افریقہ)

ایڈیٹر:۔ چار مذہب حسب تحقیق شاہ ولی اللہ صاحب (در حجۃ اللہ) چوتھی صدی میں مروج ہوئے۔ امام ابو حنیفہ کا وطن کوفہ۔ امام مالک کا مدینہ۔ امام شافعی مصر میں بھی رہے امام احمد .... مولوی ابو القاسم صاحب بنارس محلہ دارانگر نے ایک کتاب ائمہ اربعہ شائع کی ہے قیمت ۱ر ہے وہ دیکھ لیں۔

ہوشیار پور میں توحید و سنت کی اشاعت

مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحبان واعظان کانفرنس بموجب ارشاد حضور ۲۸ راپریل ۱۹۱۵ء کو پہنچے۔ بہ تفصیل ذیل مقامات ذیل میں بڑے زور شور سے وعظ ہوتا رہا:۔

۲۸ راپریل شام۔ مسجد ڈھابے والی ہوشیارپور

۲۹ راپریل سنہری مسجد۔ اور برنیوالی مسجد۔ یکم مئی چوک سراجان۔ ۲ رمئی عرس کے بائیوں کو نہایت نرمی اور متانت سے وعظ سنایا گیا۔ ۳ رمئی مسجد ڈھابے والی۔ ۴ رمئی عرس کے راستے میں بڑی زور شور سے وعظ ہوتا۔ خوب کفر و شرک کی تردید ہوئی۔ اور توحید و سنت کی ترغیب۔ مولوی صاحبان کا ہوشیارپور تشریف لانا خالی از اثر نہیں رہا بہت لوگوں کو نصیحت ہوئی اور آئندہ میں کوشش کرونگا۔ آپ بھی موقع بموقع اپنے واعظ بھیجتے رہا کریں بندہ آپکا اور کانفرنس کا تہ دل سے مشکور ہے خدا کانفرنس کو ترقی عطا فرماوے۔

(خاکسار غلام اللہ از موتی پریس ہوشیارپور)

(۳۵۳)

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں اس ہفتے عـہ ۲ از فتوے فنڈ وصول ہوا - سابقہ ۱۳ ۱۰ کل عہ - از قاضی عبدالرحیم کرنول سائل برائے مدرسہ عـہ - میزان کل ہے - ایک اخبار بنام مذکور - باقی ۱۱۷ نمبر سائلین سال ہذا (۳۳)

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے - لیکن ۳ مئی سے ۹ مئی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے -

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ایک انگریزی تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا -

چار انگریزی جنگی جہازوں نے دو جرمن تارپیڈو کشتیوں کو غرق کر دیا -

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ میں متعدد ماہی گیر کشتیاں اور چند انگریزی - ناروی اور امریکن جہاز غرق کر دیئے -

امریکن تجارتی جہاز کی غرقابی پر امریکہ میں سخت جوش پھیل رہا ہے -

گزشتہ دنوں میں جو ہالینڈ کے تجارتی جہاز جرمن آبدوز کشتیوں نے غرق کئے تھے جرمنوں نے ہالینڈ والوں کو انکی قیمت ادا کر دی ہے -

روسیوں کا بیان ہے کہ ان کے جنگی جہازوں نے باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری کی -

جرمنوں کے تجارتی جہاز مقدونیہ کو ایک انگریزی جنگی جہاز نے گرفتار کر لیا -

جرمن ہوائی جہازوں نے مشرقی انگلستان کے تین مشہور شہروں پر بم گرائے -

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر بھی بم گرائے جن سے چند آدمی مجروح و مقتول ہوئے -

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا -

انگریزی ہوائی جہازوں نے سٹینڈین - ھیئیلٹ - کوانتری - روبے اور دیگر جرمن سٹیشنوں پر بم پھینکے -

جزیرہ نمائے گیلی پولی (دردانیال) میں انگریزی اور ترکی فوجوں میں سخت خونریز جنگ ہو رہی ہے -

جرمنی اور آسٹروی سرکاری اطلاعوں میں روسیوں پر شاندار فتح کا اعلان کیا گیا - لیکن روسیوں کا بیان ہے کہ جرمن آسٹروی بیان نہایت مبالغہ آمیز ہے -

روسی جرمن فوجوں کو مغربی گلیشیا میں روک رہے ہیں -

آسٹرولیوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے روسیوں کے ۸ ہزار آدمی گرفتار کر لئے ہیں -

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے سٹرج کے ضلعے میں آسٹروی فوجوں کو سخت شکست دی ہے -

جرمنوں نے پولینڈ کے شمال میں علاقہ کوربلینڈ پر حملہ کر کے مقام شوالی پر قبضہ کر لیا ہے

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وادئے نیمن میں جرمنوں کے حملے شدید نقصانات کے ساتھ پسپا کئے گئے -

جرمنوں کے زہریلی گیسیں چھوڑنے پر انگریزی فوج کو ایک آدھ مقام پر سے پیچھے ہٹنا پڑا تھا لیکن اس نے پھر اس مقام پر جلدی قبضہ کر لیا -

فرانسیسی اور انگریزی سرکاری اطلاعیں مظہر ہیں کہ متحدہ افواج برابر ترقی کر رہی ہیں -

اطالوی فوجی اتاچی مقیم روس کو روسی صف جنگ کو ملاحظہ کرنے کی اجازت مل گئی ہے -

اطالوی سفیر متعینہ لندن ۴ مئی کو دیر تک سر ایڈورڈ گرے سے گفتگو کرتا رہا -

قسطنطنیہ سے پرنس صباح الدین خلف سلطان مراد کے انتقال کی خبر آئی ہے -

نہر سویز کے مشرق میں بیکانیری شتر سواروں اور ترکی دستہ بتروں سے معمولی جھڑپ ہوئی -

پیٹرو گراڈ کے ایک کارخانہ بارود میں آگ لگ گئی اور کارخانہ مذکور تباہ ہو گیا -

کچھ جرمن افسر ترکی وردی پہنے ہوئے طرابلس میں گرفتار ہوئے ہیں -

چین میں جاپانی مطالبات کے بعض حصوں کو مسترد کر دیا گیا -

اسپر چین اور جاپان کا نامہ و پیام بالکل مسدود ہو گیا ہے -

جاپانی وزیر نے کہا کہ جاپان نے کیاؤچو چین کے حوالے کرنے کا وعدہ واپس لیلیا ہے -

جاپانی مجلس وزارت نے چین کو اعلان جنگ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے -

شاہ سویڈن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سویڈن کے جنگ میں ملوث ہو جانے کا خطرہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا -

مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ ۸ ماہ کی جنگ میں ۳۰ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ صرف ہوئے ہیں -

جنرل بوتھا کی فوجوں نے مقام اوٹ جمبنگوی (جنوبی جرمن افریقہ) پر قبضہ کر لیا ہے -

فرانسیسی وزیر مال کو حضور ملک معظم نے لندن میں شرف باریابی بخشا -

میڈرڈ پایہ تخت ہسپانیہ کی عدالتیں آتشزدگی سے تباہ ہو گئیں -

پیٹرو گریڈ سے ایک نامہ نگار اخبار لکھتا ہے کہ روس کی اسقدر فوج جرمنی سے لڑ رہی ہے کہ اگر تمام سپاہیوں کو ایک قطار میں کھڑا کیا جاوے تو قطار ایک ہزار میل تک پہنچے -

ریوٹر کا نامہ نگار پیرس سے اطلاع دیتا ہے کہ سرکاری طور پر تخمینہ کیا جاتا ہے کہ جرمن کے ۳۱ ہزار دو سو ۷ افسر کام آئے جن میں ۹ ہزار ۹ سو کپتان مارے گئے -

اخبار نیویارک لکھتا ہے کہ انگلستان میں زپلن کے تباہ کن جہاز تیار ہو رہے ہیں - ان جہازوں میں ایک توپ تارپیڈو پھینکنے کی ہوگی اور ٹھیک ۱۶ انچ تک نشانہ مارینگی -

تحفہ آریہ سماج

معروف بہ

آریہ سماج کی پول

یہ کتاب بابو عبدالعزیز (سابق جگدمبا پرشاد آریہ) کی تصنیف ہے۔ کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ آجکل نایاب تھی مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔ وہ اس کی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا وہ یہ سمجھیں۔ کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ کتاب کی دو جلدیں ہیں ہر ایک کی قیمت عہ ہے۔ کتاب ہذا سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ چھاپے ہیں جن کے نام مع قیمت یہ ہیں

(۱) تردید تناسخ ارواح قیمت ۲/

(۲) دید ... بلحاظ ... ۳/

(۳) دید ... آریوں کی غلط تفسیر ۳/

(۴) شادی کا بیان اور آریہ سماج کا غلط اصول ۲/

(۵) مسئلہ نیوگ ۲/ (۶) ذات پات یعنے آریوں کی قوموں برہمن کھتری وغیرہ کا بیان۔ کہ وہ پیدائش سے ہیں یا کرم سے ۳/ (۷) آریہ سماج کے مباحث سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے معلومات کا ذخیرہ ہے لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔

مینیجر اہلحدیث امرتسر

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ ۳/

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویت الایمان ہے۔ رسوم شادی غمی کی کافی اصلاح ہے۔ ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے بہت کارآمد و مفید کتاب ہے ۱۰/ مع محصول ۱۴/

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

رعایتی اشتہار کتب ۵/

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کرے۔ اسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہوگا

سوانح احمدی یعنے حالات سید احمد صاحب بریلوی کے مجلد عہ رعایتی عسہ حصون ثمانیہ مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبدالجبار صاحب قیمت ۵ رعایتی ۳ ۔ مت یدی فی الجمعة الفرحہ ۶ رعایتی عسہ ترجمان القرآن صرف سورہ بقر دہلی بتقطیع کلان ۴ رعایتی عسہ تحفة الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبیداللہ صاحب تیجی ۸ رعایتی عسہ

ملنے کا پتہ

عبدالغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد شہر ملتان اندرون دروازہ لوہاری

سراج الدین المعروف جامع العلوم ۵/ الفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاویگا۔ قرآن شریف احادیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ سے پار اترکر احیاء العلوم اور غنیة الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر ویدانت گرنتھ تک مضمون کو جابجا لکھا ہے۔ اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون سے مدلل کیا ہے زیادہ تعریف فضول۔ پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں قیمت ہر دو حصہ کی منی آرڈر بھیجیں۔ تو ۲ روپیہ وی پی منگوائیں تو ۲/۲ مع محصول۔ اگر شک ہو تو محصول ڈاک بھیجکر بطور نمونہ مفت منگوالیں۔ ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے والوں سے چار نسل عدد مع محصول ڈاک۔ اور تعلیم تحفی و بشارت محمدی مفت دی جاویگی۔ تبادلہ کتابی بھی ملتا ہے مکمل کتاب بارہ سو صفحات کی ہوگی

المشتہر

عبدالعزیز ولد مولوی ابوالحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم غنیة الطالبین تلخیص الصحاح و مشکوة شریف موضع نج گرائیں ڈاکخانہ چھپلاوہ سیالکوٹ

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین ۶/

یہ کتاب لیٹ طرز بیان میں بزبان مسلمان آنکھوں کو نور قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دو بیان ہیں۔ اول بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور دوسرا بیان میں موافق روایات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ باحادیث و روایات صحیحہ اور جابجا اشعار اور مثنوی مولانا روم دلچسپی کیلئے ملائی گئی ہے بلحاظ یہ کتاب عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلبائے مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید و کارآمد ہے۔ اگرچہ مسلمان اسے بہ نقد جان خرید ے تو بجا اور زیبا فی جلد مع محصول ... لیکن کچھ سرفہ ملا کر رعایت کتاب فضائل محمدیہ نصف قیمت ۳ میں دیجاتی ہے۔ اختصار کا خوا ...

ملنے کا پتا مولوی حشمت علی بالنتن ہلی محلہ گڈھیا

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۱/

حبوب دافع جریان دکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں ہیں قیمت عہ

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے ہوتے ہیں دور ہوجاتے ہیں ۶/

حبوب ... هاضم

بادی آب ... ہر قسم کی ... کیلئے اکسیر ۸/

سرمہ مصفیٰ چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا غبار۔ پانی بہنا وغیرہ وغیرہ ... علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے فی تولہ ۸/

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے۔ ایسی خاص صفت ہے کہ خارش خواہ کیسی ہی پرانی ہو دور ہوجاتی ہے فی تولہ

مینیجر شفاخانہ یونانی چوک گوجرانوالہ

قرآن مجید

۲۶/۵۲

قرآن مجید مترجم جلی قلم اور خوشخط۔ بین السطور میں ترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کا۔ حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن درج ہے۔ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات بالاختصار۔ کاغذ بادامی۔ یہ قرآن مجید نہایت صحیح نہایت خوشخط۔ اور جلی حروف میں ہے۔ عورتوں۔ بوڑھوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اصلی عملہ رعایتی جلد چرمی مع فہرست عمہ محصول ایک ۱۰ /

حمائل شریف معہ فہرست] نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ لکھائی۔ چھپائی۔ لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے۔ آخر میں سورتوں سیپاروں۔ رکوع و آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ تقطیع اوسط۔ سطر دستی دونوں میں کارآمد ہے۔ بوڑھوں۔ بچوں۔ عورتوں کے لئے نہایت کارآمد۔ اہل ملک نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ چند جلدیں رہ گئی ہیں پھر اس سے کم قیمت پر نہ ملیگی۔ ہدیہ مع فہرست دو روپیہ (۲) مع محصول

سفری جیبی حمائل شریف مترجم] حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط صحیح ترجمہ عمدہ۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے جیب میں بخوبی سما سکتی ہے۔ جلد چرمی خوشنما۔ مع محصول عہ

لغات القرآن] اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کرکے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر و ماخذ و مجرد۔ درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے اس کے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے مع محصول عہ

تفسیر اتقان فی علوم القرآن] خاتمۃ المحدثین امام الہمام مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مستند و مقبول عام تصنیف اتقان فی علوم القرآن کا سلیس اردو ترجمہ۔ اس میں قرآن مجید کے جملہ علوم اور ہر علم کے انواع و اقسام مثلاً عام۔ خاص۔ مجمل۔ مبین۔ محکم۔ متشابہ۔ ظاہر۔ نص۔ وغیرہ۔ قرآن مجید کے نزول کی کیفیت۔ اسباب نزول۔ کونسی آیت کس وقت اور کس جگہ نازل ہوئی اور کونسی سب سے آخر۔ قرآن مجید کس طرح جمع کیا گیا۔ اس میں کیا کیا اعجاز ہیں۔ قرآن مجید سے مسائل نکالنے کے کیا طریق ہیں۔ غرض قرآن مجید کے متعلق جملہ امور کو نہایت تفصیل بیان کیا ہے۔ یہ کتاب ہر وجوہ کامل و مکمل ہے۔ قیمت ہر دو حصہ اصلی عہ رعایتی صرف للعہ مع محصول للعہ (قریب الاختتام ہے جلد منگوالو)

اسلام اور علمائے فرنگ ۔ ۳ /

ملنے کا پتہ
منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مومیائی

۳۳/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی۔ ریشہ اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک للعہ آدھ پاؤ پانچ روپیہ مع محصول علاوہ غیر ممالک سے

تازہ شہادات

جناب حکیم محمد رفیق صاحب مومرا اول ضلع شاہ آباد سے رقمطراز ہیں کہ پیشتر کئی بار آپ کے یہاں سے مومیائی منگائی۔ باذنہ تعالیٰ مفید ثابت ہوئی۔ بجرد وصول کارڈ ہذا وی پی کر کے ایک چھٹانک ارسال فرمائیے (۲ اپریل ۱۵ء)

جناب مولوی محمد عبدالکریم صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس سے لکھتے ہیں کہ آپ کی دوائی مومیائی میرے محب قلبی مولوی محمد امین الدین صاحب نے منگوا کر استعمال کی بہت فائدہ ہوا۔ اس خاکسار کے نام پر بذریعہ وی پی آدھ پاؤ مومیائی بہت جلد روانہ فرمائیے (۱۶ اپریل ۱۵ء)

جناب مولوی محمد صاحب ونکادی ضلع پیلی بھیت سے تحریر کرتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو آپ سے مومیائی منگوا کر استعمال کرا دیا گیا بہت نفع پہنچا ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ فرمائیے۔ بنام منشی محمد بخش صاحب [illegible] موندیا ضلع بانس بریلی (۲۲ اپریل ۱۵ء)

ملنے کا پتہ
پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔
(۴) جن مراسلات سے نوٹ لینا ہوگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگی۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنی چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۹ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” سے
” ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
” ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۶ رجب ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء بروز جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مسافر آگرہ کا نیوگ اور حلالہ ۱
انجمن ہائے اہلحدیث ۳
قادیانی مشن (حکما عادلا) ۴
آریہ کیا کہہ رہے ہیں ۶
انگریزی لباس کا فائدہ ۷
ہمعصر کشمیری نام لے؟ ۸
موبافی ۸
مذاکرہ علمیہ ۹
مسافر آگرہ کی پیٹھ پر تھاپی ۱۲
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
” ۱۶

مسافر آگرہ کا نیوگ اور حلالہ

آریہ سماج کے اپدیشکوں۔ مناظروں اور اڈیٹروں کی بہت پرانی عادت ہے کہ جب کبھی اُنپر کوئی سوال وارد ہوتا ہے وہ بجائے اس کے کہ اُس سوال کو اٹھائیں سائل اور اُس کے مذہب پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ خیر یہ بھی ایک حد تک بُرا نہ ہوتا۔ مگر اُن کو اس کی بھی تمیز نہیں رہتی کہ ہمارا سوال باتعلق ہو یا بے تعلق بلکہ وہ ایسا کرنے میں ایک مشہور قصہ کی تصدیق کرتے ہیں۔

کسی مولوی صاحب نے ایک بے نماز کو کہا میاں! نماز پڑھا کر۔ اُس نے جواب میں کہا مولوی صاحب! آپ نے دعوت میں نمک زیادہ کیوں ڈالا تھا؟ مولوی صاحب نے کہا اس بات کو کیا تعلق۔ وہ بولا۔ بات سے بات نکل ہی آیا کرتی ہے۔

یہی حال ہے آریہ مناظروں کا۔ جس کی تصدیق کے لئے آج ہم مسافر آگرہ کو پیش کرتے ہیں۔

ایڈیٹر مسافر خدا جانے نیوگ[۱] سے کیوں گھبراتا ہے جب کہ آریہ سماج کا مسئلہ ہے اور مسئلہ بھی معمولی نہیں بلکہ بقول اُس کے پاک حکم ہے تو پھر گھبرانے اور طرح دینے سے کیا فائدہ۔ ناظرین اُس کی مندرجہ ذیل عبارت کو ملاحظہ کرکے اُس کی گھبراہٹ کا اندازہ کرسکتے ہیں۔

مسافر لکھتا ہے:—

حلالہ اور نیوگ | مسائل آریہ سماج میں نیوگ ایک ایسا مسئلہ ہے جسکو مخالفین ویدک دھرم بزعم خود ایک نہایت کمزور مسئلہ سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کوئی مناظرہ ایسا نہیں ہوتا کہ جسمیں یہ مسئلہ زیر بحث نہ آتا ہو۔ چنانچہ اس مسئلہ کے متعلق ہمارے احباب کا سب سے زبردست اور بڑا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ نہایت

[۱] غلط ہے بوڑھے بزرگ مسافر سے ہمارے کئی مباحثے ہوئے کبھی اسکا ذکر نہیں آیا "چور کی ڈاڑھی میں تنکا" کوئی کہے تو اور بات ہے (اہلحدیث)

ہی شرمناک ہے کہ ایک شریف مرد کی عورت کسی دوسرے شریف کے ساتھ ہمبستر ہو۔ آریہ سماج کی جانب سے اس لچر اعتراض کا جو معقول جواب دیا جاتا ہے وہ ناظرین مسافر سے مخفی نہ ہوگا کیونکہ انہیں کالموں میں اس کا اعادہ ہم کئی دفعہ کر چکے ہیں[۵۱]۔ آج ہمیں صرف یہ غور کرنا ہے کہ وہ لوگ جو مسئلہ حلالہ تک منجانب اللہ تصور کرتے ہیں۔ آیا اُن کیلئے بھی کوئی موقعہ ہے کہ وہ نیوگ جیسے متبرک مسئلہ پر جو ایک خاص وقت معینہ کے لئے متصور ہے لب کشائی کر سکیں۔ شائد اس کا جواب مثبت و نفی میں دینا قبل از وقت ہوگا پس قبل اس کے کہ ہم اس سوال کا جواب دیں آئیے پہلے آپ کو یہ مزیدار مسئلہ سمجھا دیں۔

ترجمہ قرآن | اگر اس کو طلاق دی تو اب حلال نہیں اس کو وہ عورت اس کے بعد جبتک نکاح نہ کرے کسی خاوند سے اُس کے سوائے پھر اگر وہ شخص اُس کو طلاق دے تب گناہ نہیں ان دو پر کہ پھر مل جاویں۔ اگر خیال کریں کہ ٹھیک رکھیں قاعدے کو اور یہ دستور ہیں اللہ کے بیان کرتا ہے جاننے والوں کے!

تنقید۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آیت مذکورہ بالا کا مطلب صاف اور صریح ہے جس کو ہم دوسرے الفاظ میں یوں بیان کر سکتے ہیں کہ بموجب قرآن مجید فرقان حمید ایک طلاق شدہ عورت جس کو اُس کا خاوند مکمل طلاق دے چکا ہے اگر پھر مکرر اپنے سابقہ خاوند سے نکاح کرنا چاہے تو وہ نہیں کر سکتی۔ ہاں صرف ایک ترکیب ہے کہ جس کے عمل میں لانے سے وہ اپنے سابقہ خاوند سے پھر شادی کر سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلے وہ عورت کسی دوسرے غیر شخص سے نکاح کرے پھر اسے طلاق دے اور پھر اپنے خاوند سے مکرر شادی کرے!

اس کی تشریح میں حدیث رفاعہ والی نقل کی ہے جس میں مذکور ہے کہ عورت جب تک دوسرے خاوند سے ملاپ نہ کرے پہلے کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ بہت خوب۔ (مسافر ۷ مئی)

مسافر کا مدعا اس ساری کنج وکاؤ سے یہ ہے کہ نیوگ کا مسئلہ بھی حلالہ کی طرح ہے۔ ہم حیران ہیں مسافر کیسے سمجھ قرار دیں یا مسئلہ کو یا ایک سمجھیں دونوں امور ہمارے نزدیک پیچیدہ ہیں۔

ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ سرکاری ملازمت کے زمانہ میں ایک ملازم کسی پولیٹیکل مجلس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ مگر تعلق ملازمت چھوڑ کر اُسکو روک نہیں رہتی۔ اسی طرح ایک دوکاندار کا نوکر ملازمت کے زمانہ میں اُس کے حریف کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا مگر اُس سے قطع تعلق ہو کر پہنچا سکتا ہے۔ اس مثال کی مزید تشریح یہ کہ مہاشہ ست دیو اور مسافر سے مل سکتی ہے۔ جب تک مہاشہ مذکور کا تعلق دفتر مسافر سے رہا وہ اخبار مسافر کا بہی خواہ رہا لیکن جونہی بقول مسافر چند در چند وجوہات سے علیحدہ ہوا۔ تو اب ذمہ داریاں اُس پر نہیں رہیں۔ مختصر یہ کہ تعلق اور بے تعلقی میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسلام نے مطلقہ عورت کو دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کی اجازت اُس صورت میں دی ہے جب اُس کا پہلے خاوند سے تعلق بالکل منقطع ہو جائے جس کی مثال ہم نے ترک ملازمت کی دی ہے۔ مگر آریہ سماج عورت کو نیوگ کا حکم اُس حال میں دیتی ہے جس حال میں اُس کا پہلے خاوند سے بھی تعلق بدستور قائم ہو۔ پھر ان دونوں کو برابر کہنا مسافر جیسے سمجھدار آدمی کے سوا اور کس کا کام ہے؟ (مفصل آگے)

ہمارا مضمون ناقص سمجھا جائیگا اگر مسافر کا سوال نقل کر کے جواب نہ دیں۔ مسافر کہتا ہے:۔

ہمیں اس مسئلہ کے متعلق صرف ایک سوال کرنا ہے اور بس۔ آئیے اپنے سوال کو ایک تمثیل کے ساتھ سمجھا دیں۔ فرض کیجئے کہ ایک شریف نسل انسان اپنی منکوحہ بیوی کو نہایت غیظ وغضب کی حالت میں طلاق با مُنہ دی بیٹھتا ہے۔ طلاق دینے کو تو دیا جاتا ہے لیکن بعدہ اس نیک شعار بیوی کے اوصاف جب اُسے یاد آتے ہیں تو مرد مذکور بے چین ہو جاتا ہے قلب مضطرب چاہتا ہے کہ وہ اپنی حرکت پر نادم و پشیمان ہو کر اس عصمت مآب خاتون کی مکرر قدمبوسی حاصل کرے[۵۲]۔ ادھر میاں کا یہ حال ہے تو اُدھر بیوی کا اس سے بدتر حال ہے۔ غریب بے کس شریف زادی جس نے اپنی عمر کا زیادہ حصہ اپنے عزیز شوہر کے ساتھ بسر کر دیا ہے نہیں چاہتی کہ کوئی غیر شخص نظر اُٹھا کر بھی اُس کی طرف دیکھے ایک عجیب منظر ہے کہ ایک طرف شرم وحیا کی معصوم پاک دیوی سر بسجود اپنے پیارے سے بغلگیر ہونے کو ایستادہ ہے۔ دوسری طرف غیظ وغضب کا وہ تند دریا جو ابھی چند منٹ ہوئے اپنی جوش جوانی کی عجیب ترنگیں مار رہا تھا۔ اپنی بے جا نخوت و تکبر پر نادم و شرمسار ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح اس معصوم دیوی کی قدمبوسی کر کے اپنے گناہوں کا کفارہ کر سکے۔ لیکن نہیں! یہ ہو نہیں سکتا۔ اسلامی شرع درمیان میں حائل ہے۔ قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیت مرد و بیوی کو اپنے ان ارادوں میں کامیاب ہونے سے ایک طرح سے منع کر رہی ہے اور اُن کو ایک ایسے فعل کے لئے مجبور کر رہی ہے جس کو کوئی غیرتمند انسان اپنی آنکھوں کے سامنے روا نہ رکھیگا۔ عصمت کی دیوی بے قصور بیوی سے کہا جاتا ہے کہ پہلے وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور صرف فرضی وزبانی نکاح کرے بلکہ حقیقی معنوں میں نکاح کر کے اُس سے ہمبستری کرے۔ تب وہ بیوی اپنے اصلی شوہر کے ساتھ مکرر نکاح کرنے کے قابل ہو سکتی ہے۔

اہلحدیث۔ اگر ہم یہ کہیں کہ مسافر اسلام کے احکام سے ناواقف ہے تو شائد تسلیم نہ ہو۔ کیونکہ

[۵۱] ہم بھی تصدیق کرتے ہیں (اہلحدیث) [۵۲] آریوں میں عورت کی قدمبوسی کا دستور ہوگا۔ شائد اسی لئے سوامی دیانند نے لکھا ہے کہ عورت کی پوجا کرنی چاہیے۔ (اہلحدیث)

الموافقات احکام الصلوٰۃ - نماز کے احکام ۱/ ۴۴ جز (۲۹)

مسافر کا پوتا نا ایڈیٹر تو ایک علامہ تحتانی کی طرح اسلام کے جانے کا مدعی ہوا کرتا تھا - جدید ایڈیٹر بھی اُسی کا بیٹا ہے جو بحکم ابن الفقیہ نصف الفقیہ پورا نہیں تو نصف سے کم نہیں - ہاں یہ بات سچ ہے کہ اسلام سے (نہیں بلکہ حق سے) اُس کو ایسی کچھ ضد ہے کہ اس کے مقابلہ میں دو دونے چار کہنے سے بھی جی چُراتا ہے - دیکھئے اسی سوال کے دفع کرنے کے لئے قرآن مجید نے کیسا حکیمانہ طریق کی تعلیم دی ہے اسلام کا حکم ہے کہ عورت مرد میں رنجش ہو جو دور نہ ہو سکے تو سخت ضرورت کے وقت خاوند عورت کو طہر کے وقت ایک طلاق دے پھر ایک مہینہ خاموش رہے - اسی مدت میں اگر معمولی رنجش ہے تو دور ہو جائیگی جس میں خاوند رجوع کر کے بغیر کسی حرج خرچ کے مصالحت کر سکتا ہے - اور اگر ایک مہینے میں رنج دور نہیں ہوا تو دوسرے مہینے میں دوسری طلاق دیکر ایک مہینہ اور صبر کرے دوسرے مہینے میں بھی رنج کم نہ ہو تو خاموش رہکر بغیر تیسری طلاق دئے اُس کی عدت پوری کروے اس صورت میں طلاق بائن ہو جاویگی اور عورت خاوند سے جدا مگر نہ ایسی کہ اُن کا دوبارہ نکاح نہ ہو سکے بلکہ دونوں کی مرضی سے نکاح ہو سکیگا کیونکہ عورت مثل ایک اجنبی عورت کے ہوگی - اور اگر مرد نے اس صورت کو بھی اختیار نہ کیا بلکہ اپنی ضد میں اس درجہ تک بڑھ گیا کہ کسی شرعی مصلحت کو اُس نے ملحوظ نہیں رکھا - اور بلا سوچے سمجھے تیسرے مہینے میں تیسری طلاق دیدی تو اس کا ذمہ وار وہی ہے - چونکہ اُس نے مصلحت خداوندی کا صریح خلاف کیا ہے اس لئے بطور سزا اُس کو حکم ہوتا ہے لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ اب وہ عورت حلال نہیں جب تک کہ دوسرا خاوند نکاح نہ کرے اور اسی طرح اتفاقیہ اپنی مرضی سے باقاعدہ وہ چھوڑے -

کیسا حکیمانہ قانون ہے مگر اندھوں کے آگے روئیں اپنے نین کھوئیں والی مثال ہے - جن لوگوں کے مذہب میں نکاح طلاق جیسے ضروری احکام نہوں وہ ان حکیمانہ احکام پہ معترض ہوں تو قصور کس کا ؟

اچھا مہاشہ جی !

اسلام نے تو اس عورت سے جو کچھ برتاؤ کروایا وہ قطع تعلق کے بعد کروایا یعنے ایسے حال میں کروایا ہے کہ وہ عورت اُس کی بیوی نہیں رہی - مگر ویدک مذہب (ستیارتھ پرکاش) اُس عورت کو اپنے خاوند کی منکوحہ قرار دیکر یعنی یہ مان کر کہ یہ عورت اُسی کی ہے اُس کو دوسرے کے پاس جانے نہ صرف جانے بلکہ اولاد لے آنے کی اجازت دیتا ہے - غور سے سُنئے :-

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ اے نیکبخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہو سکیگی - تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے لیکن اُس بیاہے مہاشے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے " (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۴ و ۱۵۵)

اہلحدیث - مہاشہ جی ! اب اپنے سابقہ الفاظ دُہرا لیجئے جن کے دُہرانے سے ہمیں تو شرم آتی ہے - آپ کو بھی حیا مانع ہے تو ہم بھی آپ کو مجبور نہیں کرتے - بلکہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ جو شخص نیوگ اور حلالہ کو ایک جیسا کہے اُس سے کیا توقع ہو سکتی ہے کہ وہ ایسے باریک سوال کو حل کر سکے -

"عقل بڑی یا بھینس" •

انجمن ہائے اہلحدیث

اخبار اہلحدیث اور کانفرنس اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر مقام پر جہاں جہاں اہلحدیث کے افراد پائے جاتے ہیں - خواہ کتنی ہی تعداد میں ہوں - اپنی کارروائی کے لئے ایک انجمن اہلحدیث بنا کر توحید و سنت کی اشاعت کریں - اس کے متعلق یہی آواز آتی ہے کہ اگر انجمن بنا جائے - پھر ہم کیا کریں نہیں بلکہ یہ بھی حکم ہوتا ہے کہ ماہوار آیا کرو - اس حکم کو سنکر یہ تو خوشی ہوتی ہے کہ الحمد للہ خاکسار سے احباب کو اس قدر محبت ہے - مگر اس حکم کی تعمیل میں جو مشکلات ہیں اُن کو میں ہی جانتا ہوں وہ نہیں جان سکتے کیونکہ ؎

شب تاریک بیم موج گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکباران ساحلہا

یہ سوال بھی ہوتا ہے کہ ہم کام کیا کریں اور کس طرح کریں - اس لئے آج ان سب سوالات کے جواب دینے کو یہ نوٹ لکھتا ہوں :-

توحید و سنت کے شیدائی اور انجمنہائے اہلحدیث کے شوقین غور سے پڑھیں :-

چند ممبر اہلحدیث جمع ہوں - اپنا ایک صدر تجویز کریں - ہر ہفتے ایک جگہ جمع ہو کر تقریر کیا کریں چند مہینوں تک تقریر کا کوئی عنوان مقرر نہ ہو بلکہ جو کچھ کہہ سکیں کہیں کوئی روک نہ ہو صرف تقریر صاف ہو اس سے بھی مطلب نہ ہو کہ ہمارے عقیدے کے موافق ہے یا مخالف بلکہ یہ مطلب ہو کہ تقریر صاف ہو - دس دس یا پندرہ پندرہ منٹ باری باری بولیں صدر صاحب گھڑی لیکر ختم وقت کی اطلاع دیدیا کریں - اور سب سے اخیر مل کر اُن تقریروں کی اصلاح کیا کریں یعنی وہ یہ بتلا دیں کہ فلاں کی تقریر میں یہ نقص تھا - فلاں کی تقریر میں یہ خوبی تھی -

چند ماہ گذرنے کے بعد مضمون کا عنوان مقرر کیا کریں جو ایک ہفتہ پہلے بتا دیا جائے - اس مرتبہ کے بعد موضوع مقرر ہو کر فریقین بنکر باہمی بحث کیا کریں مثلاً اثبات خدا کا موضوع ہے تو اختیار ہو کہ ایک اس کا ثبوت دے تو دوسرا اُس کی تردید کرے - اسی طرح توحید کے موضوع پر ایک مثبت ہے تو دوسرا نافی بنجائے - غرض ہر ایک مسئلہ پر دو رکھ کر مباحثہ کیا کریں - جس کی تقریر شروع میں ہو اُسکو اُس کے حسب منشاء زیادہ وقت ملنا چاہئے - اور اُس کی تقریر پر جو اعتراض کریں اُن کے جواب کے لئے اخیر میں بھی اُسکو وقت کافی ملنا چاہئے - اُسکے بعد صدر صاحب اظہار رائے کریں -

(۲۴۶)

اس قسم کی مجلس کا نام مجلس مذاکرہ علمیہ رکھیں جو مقامی انجمن اہل حدیث کے ماتحت ہوا کرے۔

اس مجلس مذاکرہ علمیہ میں کسی بولنے والے کو روک نہ ہو بشرطیکہ وہ مجلس کا باقاعدہ ممبر ہو۔ ممبر کے معنے یہ ہیں کہ نام درج رجسٹر ہو۔ اور حسب حیثیت چندہ بھی دیتا ہو۔

اس طریق سے جو نوجوان تیار ہونگے وہ اپنے اپنے مقام کی غلط رسومات (عرس میلہ وغیرہ) کی اصلاحی مجالس وعظ میں حصہ لے سکینگے۔

اب میں دیکھتا ہوں کہ ان مفید ہدایات پر کس کس مقام پر عمل ہوتا ہے سب سے زیادہ میری نگاہ اُن مقامات کی طرف ہے جہاں میں محنت کر کے انجمنہائے اہلحدیث قائم کرا آیا تھا۔ اور ممبران نے بڑی جوش سے کام کرنے کے وعدے کئے تھے۔ جیسے فیروزپور۔ بٹالہ۔ میرٹھ۔ گجرانوالہ۔ قصور۔ علیگڑھ وغیرہ۔

قادیانی مشن

حکماً عادلاً

گزشتہ پرچہ میں ہم نے ایک حدیث نقل کی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے پرچہ مذکورہ میں گو حدیث تو ساری نقل تھی مگر ہماری نظر بحیثیت بحث کے صرف ایک ہی لفظ پر تھی یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں کینہ وکدورتوں کا دور ہونا جو ثابت کیا تھا کہ قادیانی مسیح کے زمانہ میں نہیں ہوا

آج ہم اُس حدیث کے دوسرے لفظوں پر بحث کرتے ہیں جو حکماً عادلاً ہیں۔

ان دو لفظوں کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود اختلافات اسلامیہ کو کتاب وسنت کے مطابق طے کر کے ایک شاہراہ قائم کر دیگا۔

مرزا صاحب نے تو اس لفظ کو اتنا وسیع کہا ہے کہ ساری دنیا کے جھگڑے طے ہو کر بلا اختلاف ایک مذہب ہو جائیگا (ملاحظہ ہو چشمہ معرفت صفحہ ۸۳)

اب سوال یہ ہے کیا ایسا ہوا؟ جہاں تک شہادت دیتے ہیں اس کا جواب نفی میں ملتا ہے

ہم حیران ہیں درخت کو ہم کاہے سے پہچانیں پھل تو اُس کا یہ شہادت دیتا ہے

نہ ثمر نہ برگ سبزم نہ درخت سایہ دارم
ہمہ حیرتیم کہ دہقاں بچہ کار کشت مارا

قادیانی مسیح نے آکر اور جھگڑوں کو تو کیا مٹایا ہوتا آج اُن کی امت میں خود اُنہی کی بابت ایک جھگڑا ایسا بنا ہے کہ دونوں پارٹیاں آپس میں ایکدوسرے سے اتنی جدا ہیں کہ شیعہ سنی بھی اتنے جدا ہونگے

آج ہم ایک مراسلہ لاہور کے "پیغام صلح" سے نقل کرتے ہیں جس سے ناظرین کو بآسانی معلوم ہو سکیگا کہ قادیانی مسیح نے تنازع مٹائے نہیں بلکہ زیادہ کر دیئے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہر فریق دوسرے پر الزام لگاتا ہے کہ وہ نفسانیت کرتا ہے۔ ہم اس امر کا فیصلہ دینے کے مجاز نہیں کہ کس فریق کی نفسانیت ہے۔ بلکہ ہمارا مدعا یہ ہے کہ قادیانی مسیح نے سابقہ اختلافات کو مٹانے کی بجائے اپنی ذات وصفات کے متعلق ایسے الفاظ کہے جن سے مزید اختلاف خود اُن کے ماننے والوں میں پیدا ہو گیا۔ حالانکہ اُن کو اپنی حیثیت اور مرتبت کو بہت واضح لفظوں میں صاف کرنا چاہئے تھا۔

ناظرین اب وہ مضمون پڑھیں جو ایک احمدی (مرزائی) کا لکھا ہوا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے:۔

الفضل ۳ مئی ۱۵ء میں جو اعلان غیر مبائعین[1] کا گریز شائع ہوا۔ اُس کو پڑھکر سخت تعجب ہوا کہ ان محمودیوں[2] نے کیسی بے باکی سے اُس اعلان کو سراسر افترآت اور اکاذیب سے بھر دیا وہ نہایت چالاکی سے شرائط شکنی کا الزام ہمارے ذمہ لگاتے ہیں لیکن اصل حقیقت جسکو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں ان محمودیوں کے سکرٹری حکیم محمد الدین نام (یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت سیدی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کے عکسی مکتوب کو دیکھکر حضرت مرحوم ومغفور کو نالائق کا خطاب دیا تھا۔ آہ وہ نور الدین جو حضرت جی پر بھی ایک جزئی فضیلت رکھتا تھا اُس کا ایک خط دیکھکر آج یہ محمودیئے نالائق لکھ رہے ہیں۔ یہود وار استقرنویلی کا خطاب آپ دے رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون) نے خود ایک درخواست مناظرہ کی ہمارے ایک مخلص بھائی عبدالحق صاحب سے کی تھی۔ لیکن جب پیغامیوں کے مقابلہ کے لئے محمودیوں کے مولوی گجرانوالہ میں پہنچے تو ۲۷ اپریل کو مولوی سرور شاہ کا ایک رقعہ بھائی عبدالحق صاحب کے نام آیا کہ حکیم محمد دین سے جو تمہاری آپس میں خط وکتابت متعلق مناظرہ ہوئی تھی۔ وہ تو تم جانو اور وہ جانیں۔ اگر تم نے بحث کرانی ہے تو اب ہمارے پاس مناظرہ کی درخواست بھیجو۔ چنانچہ ہمارے اس مخلص بھائی نے "دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید" کے مقولہ پر عمل کر کے مناظرہ کے لئے اپنی طرف سے چیلنج لکھکر بھیجدیا۔ جسپر آنہوں نے اپنے غیر موعودہ خلیفہ سے اس مناظرہ کی اجازت بھی منگوالی۔ جب اجازت آگئی تو پھر مولوی سرور شاہ کا ایک رقعہ ہمارے بھائی عبدالحق صاحب کے نام آیا کہ تم میں سے کوئی نمایندہ آکر شرائط مناظرہ طے کر لے۔ چنانچہ یہ عاجز اور بابو عبدالحق صاحب ان کے مکان پر گئے پہلے چند باتیں بطور یادداشت کے میر اسحاق صاحب نے ایک کاغذ پر لکھیں۔ جن میں پہلی بات یہ تھی جلسہ مباحثہ عام ہے یا خاص مباحثہ تحریری ہوگا یا تقریری۔ بحث کن مسائل پر ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ۔ سب سے پہلے میر اسحاق صاحب نے ہم سے یہ پوچھا کہ مباحثہ پبلک میں ہوگا یا اپنے گروہ میں؟ ہم نے کہا پبلک میں۔ میر اسحاق صاحب نے کہا ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ اسپر میں نے کہا میر صاحب مرد میدان بنیئے۔ میدان میں نکلئے۔ اپنے ائل مسیح موعود کی نبوت متعلق قرآن اور حدیث اور حضرت صاحب کی کتابوں سے پیش کریئے

[1] یعنی لاہوری پارٹی [2] قادیانی پارٹی۔

(۷/۲)

اور دنیا کو بتلائیے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی ایک نبی کو آنا تھا سو وہ آگیا اور اس کے نبی ہونے کے ثبوت یہ ہیں۔ اور دلائل دیجئے کہ اس نئے نبی کے ماننے کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اس کے جواب میں میر صاحب نے کہا کہ میں نے یہاں لیکچر اس قسم کے دیئے ہیں میں نے کہا اس میں حضرت جی کا نبی ہونا پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت جی کا راستباز ہونا بتلایا ہے۔ میں نے کہا راستباز کا لفظ تو غیر نبی پر بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ آپ نے نبی ہونا کیوں ظاہر نہ کیا۔ کیا ڈر گئے۔ تو میر اسحاق صاحب نے گفتگو ختم اسپر کی کہ میری بات اول بھی یہی ہے کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے اور آخر بھی یہی ہے کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ اور کہا کہ ہمیں قادیان کے خلیفہ سے صرف اس بات کی اجازت آئی ہے کہ اگر ہم چاہیں تو مباحثہ کریں۔ اور اگر ہم نہ چاہیں تو مباحثہ نہ کریں۔ اسپر میں نے عرض کی کہ افسوس ہے۔ اگر آپ نے پبلک میں بحث نہیں کرنی تھی تو قادیان کے خلیفہ کی خدمت میں اجازت منگوانے کے لئے آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت آپڑی تھی۔ آپس کا مباحثہ تو ہم میں اور آپ میں ہو ہی رہا ہے آخر مولوی سرور شاہ نے کہا کہ اگر پبلک مباحثہ کرنا ہے تو لاہور میں کراؤ۔ بھائی عبدالحق صاحب نے کہا کہ اچھی بات ہے آپ اپنے خلیفہ کو میدان میں لاویں۔ مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ اس کے لانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم جو موجود ہیں۔ بابو عبدالحق صاحب نے کہا۔ آپ تو یہاں بھی موجود ہیں۔ اگر آپکی موجودگی میں پبلک مباحثہ لاہور میں ہوسکتا ہے۔ تو گوجرانوالہ میں کیوں نہیں ہوسکتا۔ اسپر بھی میر اسحاق صاحب درمیان میں بول اٹھے کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ ہماری اول بات بھی یہی ہے اور آخر بات بھی یہی

ہمارے احباب نے تو اسی لئے اُن کو چیلنج مباحثہ کا دیا تھا تاکہ گریز اور التوائے بحث کے لئے اُن کو کوئی حیلہ ہاتھ نہ آجاوے۔ مگر ان محمودیوں نے گریز کا یہ حیلہ نکال ہی لیا کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ غرض جب میر اسحاق صاحب اور اُن کے ساتھ کے مولوی اس طرح مباحثہ سے گریز کر گئے۔ اور ہم وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے تو میر اسحاق صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم ذرا بیٹھو کیونکہ تم میاں چراغدین صاحب کے بیٹے ہو۔ لیکن تم سے ہمارا کوئی دینی تعلق نہیں۔ میں نے عرض کیا میر صاحب حقیقت میں اب کوئی تعلق آپ سے نہیں رہا۔ میں جب تک آپ کے ان عقائد سے ناآشنا تھا آپ سے محبت رکھتا تھا۔ جب آپ کے ایسے عقائد سے آگاہی ہوئی۔ فوراً تعلق چھوڑ دیا۔ میرا پہلے بھی جن بزرگوں سے دینی تعلق تھا وہ بھی محض اللہ ہی کے لئے تھا۔ اور اب بھی جن سے تعلق ہے وہ بھی محض اللہ ہی کے لئے ہے۔ میں نے دین کو مقدم کیا عزیزوں کو مقدم نہیں کیا۔ میں چونکہ دین اس کو نہیں سمجھتا جسکو آپ پیش کرتے ہیں اس لئے اب آپ لوگوں سے تعلق ایسا ہی ناممکن ہے اور محال ہے جیسا کہ تاریکی اور روشنی کا تعلق محال اور ناممکن ہے۔ باتوں باتوں میں ہی میں نے میر اسحاق صاحب سے یہ بھی پوچھ لیا کہ میں نے سنا ہے آپ عیسائیوں کے جلسے میں آیت وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کو حق آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے اسپر انہوں نے تسلیم کیا کہ میں نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو آل[۵] صاحب کا عقیدہ نہیں۔ میر صاحب نے کہدیا کہ نہیں۔ میاں صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہے میں نے کہا میاں صاحب نے اپنا یہ عقیدہ کہاں ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا الفضل میں

میں نے کہا افسوس ہے آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ الفضل میں اس آیت کے متعلق ایک حرف بھی میاں صاحب نے نہیں لکھا۔ بلکہ القول الفصل میں جا کر اس کے متعلق کچھ لکھا ہے یہ تھی آپس کی گفتگو۔ اسپر کوئی جمال الدین نام آگئے۔ اُنہوں نے آتے ہی نہایت حماقت سے یہ فقرہ کہا کہ انکو (یعنے ہمکو) اس مکان میں کیوں گھسنے دیا۔ اسپر ہم اُٹھ کھڑے ہوئے مگر میر اسحاق نے پھر کہا کہ ذرا بیٹھ جاؤ۔ مگر چونکہ اُس حماقت شعار نے پھر یہی لفظ دُہرائے کہ ان کو کیوں اس مکان میں آنے دیا تو ہمنے وہاں بیٹھنا بے حیائی سمجھا۔ اس لئے ہم وہاں سے آگئے میں یہ بیان کرنا بھول گیا کہ مولوی سرور شاہ بھی درمیان میں دو دفعہ بولے تھے۔ اُن کی ہر ایک بات میں کجی معلوم ہوتی تھی اور بدخلاقی کا کچھ انتہا نہ تھا۔ میر اسحاق نے تو دو دفعہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ مگر شاہ صاحب نے دونوں دفعہ ناک منہ چڑھا کر کہا کہ جاؤ جاؤ۔ میرے خیال میں اس بات کے بیان کرنے کی تو ضرورت نہیں کہ شرائط مباحثہ طے کرنے کے وقت جس قدر مبائعین وہاں جمع تھے سب کو نیچے اتار دیا گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ پہلے سے ہی مولویوں میں اس قسم کے صلاح مشورے طے ہو چکے ہوئے تھے کہ جو بات فریق مقابل کہیگا وہی ہم نہ مانیں گے۔ اسی لئے اُنہوں نے یہ سوچ کر کہ ممکن ہے اس رد وکد سے مبائعین پر کوئی بُرا اثر پڑے اور اُن کو اپنے فرقہ کے مولویوں کی کمزوری کا پتہ کہیں لگجائے شرائط مباحثہ کے وقت سب محمودیوں کو مکان سے نیچے اتار دیا۔ الفضل نے تو پہلے ہی سے اپنی یہ عادت ٹھیرائی ہوئی ہے کہ جھوٹ ... سچی بات نہ کرنے۔ چنانچہ اُس نے حسب عادت اپنی کے یہ فقرہ بھی اپنے ماتھے پر سے سیاہی کا کلنک اتارنے کے لئے لکھدیا۔ کہ "اگر ان کی (یعنی ہماری) غرض تحقیق کی ہوتی

ــــ
[۵] خلیفہ حال قادیانی [۵۲] کیا کلیتاً؟ شائد (اہلحدیث)

تو اس پبلک پر زور دینے کے کیا معنے تھے " گویا بتلایا ہے کہ ہمنے بغرض تحقیق اُن سے یہ مباحثہ کرنا تھا۔ سبحان اللہ محقق تو شائد دنیا میں یہی مانے جاتے ہونگے۔ اور تحقیق بھی کس مسئلہ میں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی آگیا جس نے آکر خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا۔ اور خدا و رسول کے ارشاد کے خلاف آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مختص الزمان پیغمبر ثابت کر دیا۔ اس کی تحقیق تو وہی اندھا کریگا جس کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آفتاب عالمتاب ہونے میں کوئی شبہ ہوگا یا جس کو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی شک ہوگا یا وہ جو خاتم النبیین کی جگہ کسی مہدی یا مسیح کو خاتم النبیین قرار دیتا ہوگا۔ اس کو اس تحقیق کی کیا ضرورت ہے جو جانتا ہے کہ دنیا کے لئے ایک ہی آفتاب ہے جو قیامت تک رہیگا۔ اس کے ہوتے کسی دوسرے آفتاب کی ابداً ضرورت نہیں کیونکہ وہ آفتاب صداقت جب سے طلوع ہوا۔ اس کی روشنی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور نہ کبھی وہ غروب ہوگا۔ غرض ہماری اس مباحثہ سے یہ تھی کہ کوئی سعید روح سعادت حاصل کرلے اور حق سے دُور نہ رہے اور غیر مامور کی بیعت کے پھندے سے رہائی پاوے اور ان محمودیوں کے طلسم کو ھباءً منثوراً ہوتا دیکھ لے۔

مگر الفضل بھی کچھ ایسا عہد شکن ہے کہ اب پھر لکھتا ہے کہ "اپنے امیر سے چیلنج دلائیں اور وہ پہلے کی طرح اظہار کمزوری نہ دکھائیں" اگر چہ اُس کو خوب معلوم ہے کہ حضرت امیر[1] ایدہ اللہ بنصرہ کسی طرح بھی اور کبھی بھی کوئی کمزوری دکھانے والے نہیں۔ بلکہ وہ تو ایسے مرد میدان ہیں کہ برہنہ تلواروں کے سامنے بھی اپنے عقائد کا اعلان کرنے سے نہیں رُک سکتے۔ الفضل کے خلیفہ کی طرح نہیں کہ حیدر آباد دکن کے ایک نواب کو تبلیغ کی تو خوف کے مارے حضرت جی کا نبی ہونا نہیں ظاہر نہ کر سکے۔ اب اگر قادیان کے مولویوں کو کچھ طرا ہے تو مرد میدان بنکر خود چیلنج مناظرہ دیں اور میدان میں نکلیں۔ اور جس طرح سے چاہیں ہمارے ساتھ ایسا مباحثہ کرلیں ہم حاضر ہیں۔

(خاکسار محمد حسین مرہم عیسےٰ)
(پیغام صلح ۹ رمئی ۱۹۱۵ء)

آریہ کیا کر رہے ہیں

قابل توجہ مسلمانان

اہلحدیث میں بارہا یہ رائے ظاہر کیگئی ہے کہ آریہ سماج اسلام کے لئے "ابر رحمت" ہے۔ معمولی سمجھ کا آدمی اس رائے کی مخالفت کرسکتا ہے مگر باریک بین اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ میں تو آریہ سماج کی اس لئے قدر کیا کرتا ہوں کہ یہ ایک باہمت دشمن اسلام ہے۔ اور اسلام ایسے باہمت دشمن کی بہت عزت کرتا ہے۔ میں اپنے وسیع تجربہ سے کہتا ہوں کہ آریہ سماج کی تحریک سے بہت جگہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچا۔ ایسے ایسے مقامات پر جہاں مسلمانوں میں بالکل حس نہ تھی آریہ سماج کا ایک لیکچرار گیا اور اسنے شیل کے گولے چھوڑے تو سب مسلمان بیدار ہوگئے اور اُنھوں نے تباہی سے پہلے اپنا انتظام کرلیا۔ انہی معنے سے میں آریہ سماج کو ابر رحمت کہتا ہوں کہ یہ سوتوں کو جگاتی ہے۔

آریہ سماج کے جس کام پر مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً ہم توجہ دلاتے ہیں وہ ایک خاص امر ہے۔

جرمنی کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں نئے نئے سامان استعمال کرتا ہے اس لئے کہ وہ بہت مدت سے تیاری کر رہا تھا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اُسکے حریف لوگوں کو اُس کی تیاری کا علم تھا یا نہیں تھا تو اُس کا جوڑ توڑ انہوں نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا ہم اس کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے مگر آریہ سماج کی بابت جو ہمیں علم ہوا وہ جرمن کی تیاری سے کم نہیں غور سے سنئے!

لاہور کا آریہ اخبار ایک نوٹس لکھتا ہے

گورو کل وشو ودیالہ کے متعلق ضروری التماس	اس وقت گروکل میں آریہ سدہانت (اصولوں)

کی پڑھائی کا کام بڑے زور سے جاری ہے ہر ایک مذہب کے اصول کی تعلیم اُن کے اوّل درجہ کے مانے ہوئے محققوں کی دریافت پر بلاتعصب دینا مقصود ہے جہاں قرآن شریف کی دوسری مفسروں کی تفسیریں جمع کیجا رہی ہیں وہاں تفسیر احمدیہ مترجمہ و مفسرہ سر سید احمد خاں صاحب آنجہانی اس وقت قیمتاً بھی نہیں ملتی کیونکہ وہ دوسری بار طبع نہیں ہوئی۔ اس لئے علاوہ دست محققوں کی خدمت میں میری التماس ہے کہ تفسیر احمدیہ مکمل جس کے پاس ہو وہ اوّل تو براہ مہربانی گوروکل کے کتب خانہ کو اس کی مکمل جلدیں بھینٹ کریں۔ اگر ایسا مناسب نہ سمجھیں تو میں اس کتاب کو قیمتاً گروکل کے پستکالیہ کے لئے بھی خریدنے کو تیار ہوں۔ (منشی رام کھیاد ھشٹاتا اور آچاریہ گوروکل وشوودیالہ ڈاکخانہ شام پور کانگڑی ضلع بجنور)

اہلحدیث ۔ یہ ایک معمولی نوٹس نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کی کمال تیاری کا سراغ ہے جو وہ اسلام اور اہل اسلام کے لئے کر رہی ہے۔ ہم زیادہ نہیں کہتے اپنے ناظرین سے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ آیت مندرجہ ذیل کے مطابق ہمکو کیا کرنا چاہئے جو یہ ہے۔

اَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

یہ آیت ہمو ماً ہمکو اپنے حریفوں کے مقابلے کے لئے کیا حکم دیتی ہے۔ علماء کرام سوچ کر بتلا دیں اور پھر یہ بتلا دیں کہ ہمارے موجودہ مدارس اس حکم کی تعمیل اور اس ضرورت کی تکمیل کر سکتے ہیں جو آریہ سماج اور دیگر مذہبی مخالفوں کے لئے ہمکو پیش ہے یا آئندہ ہوگی۔

[1] مولوی محمد علی صاحب لاہوری پارٹی (اہلحدیث)

اہلحدیث کے ممبرو! تم لوگ تو خاصکر اس سوال کے مخاطب ہو کیونکہ تمہارا دعوے ہے کہ ہم ہی اصل قرآن وحدیث کے پابند ہیں۔ تبلاؤ اس ضرورت کا بھی کوئی مدرسہ بنایا ہے۔

ایک واضح مثال ہر سلطنت میں دستور ہے کہ اس کے زیر اہتمام اندرونی انتظام سلطنت کے لئے مدارس ہوتے ہیں جہاں کے طالبعلموں کو ڈپٹی۔ تحصیلدار۔ وکیل وغیرہ بنایا جاتا ہے تو ساتھ ہی اس کے فوجی مدرسہ (ملٹری کالج) بھی ہوتا ہے جہاں کے طالبعلم کو فوجی عہدوں پر لیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ رعایا کے روزانہ انتظام کے لئے پہلی قسم کے مدارس ہی کام آتے ہیں کیونکہ ان کے مقدمات اور دیگر انتظامات ڈپٹی وغیرہ لوگ ہی فیصل کرتے ہیں لیکن داناؤں سے پوشیدہ نہیں کہ محکمہ سول (ججی وغیرہ) فوج کے زیر حمایت ہے۔ فوجی یا فوجی مدرسہ نہیں تو محکمہ سول شیشے مانند شیشہ بے سنگ کا مصداق ہے فوج ہی سے اندرون ملک امن انتظام ہے۔ فوج ہی سے بیرون ملک دباؤ ہے۔ فوج نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ جس سلطنت کی فوج ناقص ہے اس کا سب کچھ ناقص ہے۔

ٹھیک اسی طرح اسلام کی مذہبی ضرورت ہے اسمیں ایک قسم کے عالم وہ ہیں جو مسلمانوں کی پیش آمدہ ضروریات کے مطابق ان کو احکام شرعیت بتلاتے ہیں ان کے خیالات کی اصلاح کرتے ہیں۔ ان کو وعظ ونصیحت کرتے ہیں۔ غرض مسلمانوں کی جملہ ضروریات میں مفید ہیں۔ دوسری قسم کے علماء وہ ہیں جو فوجیوں کی طرح مخالفوں کے سامنے سینہ سپر ہوتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ ایک بڑا محدث بڑا فقیہ۔ بڑا مفسر بڑا صرفی نحوی منطقی بلکہ جملہ علوم میں مسلم استاد بھی اگر میدان مناظرہ میں تجربہ کار نہیں تو اس کی قدر بھی اس میدان میں اس سے زیادہ نہیں جتنی کہ ہائی کورٹ کے کسی بڑے جج کی میدان جنگ میں۔ جہاں ایسے بزرگوں کی خدمت میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کیا جائے ؎

سنبھال کے پاؤں رکھنا میکدہ میں مولوی صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

لطیفہ میرے ایک دوست بڑے واعظ ہیں بارہا مجھ سے کہا کہ آریوں سے مباحثہ ہو تو مجھے بھی اطلاع کرنا سننے کو جی چاہتا ہے۔ امرتسر میں ایک دفعہ کے مباحثے پر تشریف لے آئے۔ مقابل میں ایک ایسا شخص تھا جس کے پاس اعتراضوں کی کلدار توپ ہوتی تھی اس نے جو گولے برسانے شروع کئے تو مولوی صاحب تاب نہ لاکر لاحول پڑھتے ہوئے چلتے بنے اس وقت یہ رباعی اُن پر صادق آئی ؎

شیخ جی محفل رنداں میں کہیں آئے گئے
خوسے لاچار تھے کچھ وعظ بھی فرمائے گئے
آخرش اس طرح وہ واں سے نکلوائے گئے
پا بدست دگرے دست بدست دگرے

کون نہیں جانتا کہ سلطنت کے کیلئے دونوں صیغے ضروری ہیں مگر ان میں سے مقدم اور زیادہ ضروری فوجی صیغہ ہے۔

ایک زندہ مثال ابھی کا ذکر ہے ایک نوجوان عبد الغفور سے مرتد ہوکر "دھرمپال" بنا تھا اس نے ایک کتاب "ترک اسلام" لکھی۔ ترک اسلام کیا تھی مشین گن (کلدار توپ) سے زیادہ گولہ برسانے والی کتاب۔ اُن گولوں کے سامنے کون ہوا۔ سولین علماء؟ نہیں انصاف یہ ہے کہ یہ کام انکا تھا بھی نہیں۔ اس کتاب کے برے اثر سے سولین علماء کے کیمپ میں کھلبلی پڑگئی۔ فوجی علماء سینہ سپر ہوئے تو اس طرح اس کے پرخچے اڑائے کہ وہی دھرمپال آج بفضلہ تعالیٰ نہ صرف عزیز بلکہ عزیز تر غازی محمود کے نام سے موسوم ہوکر اچھے خاصے فوجی عہدے پر ممتاز نظر آتا ہے سلمہ اللہ وعافاہ کیونکر اس میں تبدیلی ہوئی؟ وہ خود بتلاتا ہے کہ میں ملا ازم (اما، الرجال) کو اسلام سمجھکر معترض ہوا تھا مولوی ثناء اللہ اور مولوی نورالدین نے میرے جواب لکھکر اسلام اور ملاازم میں مجھے تمیز کرادی تو اسلام قبول کرنے میں مجھے کوئی امر مانع نہ رہا۔

میری اس تقریر کا مدعا کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اُن علماء کی جو مناظرہ نہیں جانتے یا نہیں کرتے کسی طرح کی کسرشان کرتا ہوں حاشا وکلا میں تو ان کو بھی اور چیف جج بلکہ ہائی کورٹوں کے ججوں سے تشبیہ دیتا ہوں۔ مگر ہاں یہ ضرور کہتا ہوں لکل فن رجال۔ اسلام کی مذہبی سلطنت کے دونوں بازو ہیں مگر ایک دایاں تو دوسرا بایاں جبپر سلطنت کا وجود زیادہ موقوف ہے وہ دایاں بازو ہے۔ دوسرا بایاں اس کا فیصلہ ناظرین خود کرسکتے ہیں۔

میں دور چلا گیا۔ میری غرض تھی کہ مسلمانوں کو اس ضرورت کا انتظام کرنا چاہیے جس کا سراغ ہمکو ملا ہے۔

ناظرین اہلحدیث کی خوشی کے لئے اطلاع دیتا ہوں کہ اہل حدیث کانفرنس اس فکر میں ہے کہ اس ضرورت کو مدنظر رکھکر ایک بڑا کالج (مدرسہ) بنایا جائے جس میں اُن طلباء کو لیا جائے جو دیگر مدارس سے فارغ ہوچکے ہوں۔ پھر جو ان میں کمی ہو وہ پوری کرکے اُن کو سولین اور فوجی دونوں قسم کے علماء بنایا جاوے۔

اس صورت میں اہل حدیث کے موجودہ مدارس بھی کارآمد اور قائم رہینگے اور ضرورت بھی پوری ہو جائیگی۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ اس تجویز کی تکمیل کے لئے دعا اور دوا دونوں کے لئے طیار ہوجاویں السعی منا والاتمام من اللہ۔

انگریزی لباس کا فائدہ

لودیانہ کا عیسائی اخبار نور افشان لکھتا ہے:۔

اگرچہ انگریزی لباس اور نام کی خوبیاں بیشمار ہیں پر اکثر کم سمجھ لوگ ان کو اجنبی جان کر معیوب بتاتے اور معترض ہوتے ہیں اور بعض اوقات تو خود غرضی کا تاریک بادل یہاں تک اُن کے دلوں اور ضمیروں کو اندھیرا بنا دیتا ہے کہ اگر چراغ لیکر بھی ڈھونڈو تو کوسوں محبت کا پتہ اُن کے دل میں نہ پاؤگے۔ لہذا جہاں محبت کی کمی ہے وہاں ہر طرح کی برائی کے گھر کر لینے کا اندیشہ ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

(۱۵۱)

کہ سب سے عمدہ اور خوشنما شے جو ہمکو دستیاب ہو سکتی وہ مہربان طبیعت ہے - نیک مزاجی اول شے ہے - اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا لب ولہجہ ہمارے ابنائے جنس کے ساتھ اچھا ہو - تو واجب ہے کہ ہم وہ فضیلت حال حالت کریں جس کی بابت پولوس رسول نے فرمایا ہے کہ "اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو ٹھنٹھناتا ہوا پیتل یا جھنجھناتی ہوئی جھانجھ ہوں"۔ آدم بر سر مطلب۔

اس مہذب لباس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو اب تک بعضوں کی نظر سے پوشیدہ ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے یہ ہیں:-

ہمارے لئے یہ لباس ایک ایسا ظاہری اور صریحی نشان ہے کہ ہند کے لوگ دیکھتے ہی خواہ مخواہ پہچان لیتے ہیں کہ ہم عیسیٰ کے پیرو (یعنی عیسائی) ہیں اور یوں یہ عمدہ ترین لباس بے تار کے تار برقی کی طرح یسوع کی خبر (پیشتر اس کے کہ ہم اپنا منہ کھولیں) ان کے دلوں اور دماغوں تک پہنچاتا ہے گویا ہماری طرز وضع اور شکل وشباہت ہی ان سے گویا ہے (کہ ہم عیسائی ہیں)

(نور افشاں ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

اہلحدیث :- ہمارے مسلمان بھائی اس فائدہ کو غور سے دیکھیں اور نتیجہ حاصل کریں۔

ہمعصر کشمیری نامی!

لاہور کا اخبار کشمیری میگزین لکھتا ہے:-

سنا گیا ہے کہ لاہور کی ایک مشہور مسجد کے ایک پیش امام صاحب سے کسی نے ایک مسئلہ پوچھا پیش امام صاحب جن کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے کئی سطروں میں آتا ہے باتوں باتوں میں ایسے طیش میں آگئے کہ اپنی موقوت اور جبہ وعمامہ کے گھمنڈ پر اس غریب کو دو چار تھپڑے رسید کر دئے - ایک شخص نے بیچ بچاؤ کرانا چاہا - مولوی صاحب اور ان کے ایک دو معتقدوں نے اس کو بھی ایک آدھ چپت رسید کر دی - ایک غیر مسلم بھی اس وقت مسجد میں موجود تھا جو مسلمان ہونے کے لئے آیا تھا - مسلمانوں کے امام اور بزرگ دین کی یہ بد تہذیبی دیکھکر واپس چلا گیا اور باہر جا کر جب اس نے مولوی صاحب کے متعلق لوگوں سے "چون بخلوت" "کے" "کار دیگر" بھی سنے تو اور بھی گھبرایا - یہ واقعہ اگر سچ ہے تو کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے وہ علماء جو ورثۃ الانبیاء کہلانے کے شوقین ہیں اپنی اخلاقی کمزوریوں کی وجہ سے اشاعت اسلام تو کجا حفاظت اسلام کے فرائض بھی ادا نہیں کر سکتے بلکہ الٹا نقصان پہنچا رہے ہیں - غیر مسلم جو مولوی صاحب کی کرتوتیں سنکر مسلمان نہیں ہو سکا اس کے متعلق کوئی افسوس نہیں - اگر اس کے دل میں سچی تڑپ اور راستی کی تلاش ہے تو دیر سویر ضرور دائرہ اسلام میں شامل ہو جائیگا - افسوس ہے تو یہ کہ ہمارے علماء اور مولوی صاحبان میں ضبط - صبر اور تحمل و برداشت کی طاقت نہیں ہے - ورثۃ الانبیاء کہلانے والوں کو انبیاء کے اخلاق وعادات بھی اختیار کرنے چاہئیں" (۷ مئی ۱۹۱۵ء)

اہلحدیث - ایسے نامعقول لوگ در اصل عالم نہیں ہوتے - مگر چونکہ عوام کی نگاہ میں علم کا صحیح معیار کوئی نہیں اس لئے وہ ہر جبہ پوش کو عالم اور ہر واعظ گو کو فاضل سمجھ جاتے ہیں - ایسے لوگوں کے جال سے مخلوق کو بچانے کے لئے قانون وقت کی دفعہ ۵۰۰ میں اجازت دیگئی ہے کہ ان کا نام لے کر ان کے عیوب سے لوگوں کو مطلع کیا جائے جیسا کہ محدثین رحمہم اللہ نے "اسماء الرجال" میں کیا - پس ہمعصر کشمیری سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کر کے ایسے عالم واعظ کا نام مشتہر کرے تاکہ اس ابہام سے دوسرے بے گناہوں پر بھی اشتباہ نہ ہو - امید ہے معزز ایڈیٹر کشمیری اپنی غیر معمولی اخلاقی جرأت سے کام لیکر اس ابہام کو دور کر دینگے ◆

موباف

اخبار گوہر بار اہلحدیث کے ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء کا پرچہ میری نظر سے گزرا - اس کے صفحہ ۶ پر متعاقب بر مسئلہ موباف کا مضمون تھا - میں سخت حیرت میں پڑ گیا کہ جناب متعاقب صاحب نے دعویٰ تو بے شک محققانہ کئے مگر دلائل بیان کرنے میں بالکل اس کے برعکس نکلے - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موباف وغیرہ روایتاً ودرایتاً ولغتاً کسی قسم کے قواعد اصولیہ میں سے ہو وصل منہی عنہ میں داخل نہیں - چنانکہ بادلائل واضحہ اعلیٰ پیمانہ پر ابھی ثابت کر دیتا ہوں مطلق وصل منہی عنہ میں داخل نہیں بلکہ بالوں میں بالوں کا جوڑنا (یعنی بالوں کے ساتھ بالوں کو دھوکا دینا) وصل سے مراد ہے - اور یہی علت منہی عنہ کی ہے - چنانکہ مندرجہ ذیل دو حدیثیں صاف مصرح ہیں

عن عمرو ابن مرۃ انہ سمع سعید بن المسیب یقول قدم معاویۃ المدینۃ اخر قدمۃ قدمہا فخطبنا فاخرج کبۃ من شعر قال ما کنت اریٰ احدا یفعل ھذا غیر الیہود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماہ زورا یعنی الواصلۃ فی الشعر رواہ البخاری۔

دوسری حدیث وعن سعید بن المسیب قال قدم المعاویۃ فخطبنا واخرج کبۃ من شعر وقال ما کنت اریٰ ان احدا یفعلہ الا الیہود وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغہ فسماہ الزور یعنی روایت ہے عمرو بن مرہ سے تحقیق وہ سنا سعید بن المسیب سے کہتے تھے کہ جب معاویہ اخیر میں مدینہ میں آئے تو وعظ بیان کیا اور بالوں کا ایک موٹھا نکالا جو آپس میں جوڑے ہوئے تھے اور کہا کہ میں تو گمان نہیں کرتا تھا کہ سوائے یہود کے اور کوئی کرتا ہوگا - نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو مکر فرمایا یعنے بالوں میں جوڑ لگانے کو - یہ ہے اصل ترجمہ جو بخاری اور مسلم میں ہے - اور وصل کی تعریف امام نووی اس طرح لکھتے ہیں:- اما الواصلۃ فھی التی تصل شعر المرأۃ بشعر اٰخر یعنی واصلہ

وہ عورت جوکہ ملاوے بال عورت کے ساتھ بال دوسرے۔ اور مجمع البحار میں وصل کی تعریف اس طرح مترشح ہے لعن الواصلۃ ای التی تصل شعرھا بشعر اٰخر یعنے واصلہ وہ عورت ہے جوکہ ملاوے اپنے بال کو بال دوسرے کیساتھ۔ اور فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانی وصل کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں، الواصلۃ ای التی تصل الشعر سواء کان لنفسھا ام لغیرھا یعنی واصلہ وہ عورت ہے جوکہ جوڑ لگاوے بالوں کو اپنے واسطے یا دوسرے کے واسطے قال اللیث بن سعد انما یختص بالوصل بالشعر ولا باس بوصل بصوف وخرق وغیرھا۔ اور امام لیث ابن سعد فرماتے ہیں کہ یہی مختص ہے ساتھ ملانے بالوں کے اور کچھ ڈر نہیں ہے اُون یا کوئی کپڑا وغیرہ ملانے میں قال القاضی فاما ربط خیوط الحریر الملونۃ ونحوھا مما لا یشبہ الشعر فلیس بمنھی عنہ لانہ لیس بوصل ولا ھو فی معنی مقصود الوصل وانما ھو للتجمل والتحسین۔ اور قاضی عیاض یہ کہتے ہیں کہ ریشم کے تاگے رنگے ہوئے سے باندھنا یا اُن کی مثل اور کوئی چیز مشابہ بالوں کے نہیں ہوتی ممنوع نہیں ہے کیونکہ یہ وصل نہیں ہے اور نہ وہ چیز ہے جو وصل سے مقصود ہے (یعنی بالوں کے ساتھ دھوکا دینا) اور یہ تو فقط خوبصورتی اور زینت کے لئے ہے۔

اور قاموس میں وصل کی تعریف اس طور پر مذکور ہے۔ الواصلۃ المرءۃ تصل شعرھا بشعر غیرھا یعنے واصلہ وہ عورت یعنی جو ملاوے اپنے بال کو غیر بالوں کے ساتھ۔ پس جو لوگ موباف بالوں میں ملانے کو منع کرتے ہیں اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اور وہ دھوکا کھاتے ہیں۔ جابرؓ کی حدیث سے جس میں یہ لفظ ہے زجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تصل المرءۃ براسھا شیئاً یعنی ڈانٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ملاوے عورت ساتھ سر اپنے کے کچھ۔ مگر جابرؓ کی حدیث سے صاف ثابت ہوگیا کہ بالوں میں بالوں کا جوڑنا حرام ہے اور اس فعل کو آپ نے منع فرمایا اور یہی علت منع کی ہے۔ دوسرا لفظ شیئاً گو لفظ عام ہے مگر معنے کے اعتبار سے خاص من الشعر ہے۔ اس کی بعینہ مثال حدیث ان الماء طھور لا ینجسہ شیء کی ہے۔ اور اس مسئلہ کو امر مشتبہات پر محمول کرنا قطعاً درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مشتبہ اُسی کو کہتے ہیں کہ جس کے دو امر متنازعہ فیہ میں راجح و مرجوح کسی ایک کا معلوم نہ ہو اور یہاں وہ صورت کلیتاً مفقود ہے۔ اور اس مسئلہ میں پہلے لوگوں نے بھی اختلاف کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وصل منع نہیں ہے کسی چیز سے ہو اور اُن کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ اگر شوہر اپنی بی بی سے چاہے اسی طرح مالک اپنی لونڈی سے چاہے کہ وصل کرے تو وصل کرانا کوئی مضائقہ نہیں اور جائز ہے وگرنہ جائز نہیں۔ اور تیسرا فرقہ ہے جو ہر چیز سے وصل ناجائز کہتا ہے خواہ بال ہو خواہ کپڑا خواہ تاگا اُن کے پاس بھی کوئی صریح دلیل نہیں واللہ اعلم علمہ اتم۔ (حررہ الحاج محمد ولایت علی مرشد آبادی متعلم مدرسہ مولانا عبدالوہاب صاحب)

ایڈیٹر:- اس مسئلہ پر بحث کافی ہو چکی ہے زیادہ طوالت سے ناظرین کو لطف سے بے لطفی ہوتی ہے اس لئے ختم۔

مذاکرہ علمیہ

۲۳ جمادی الاول (اپریل) کے پرچے میں ایک مضمون اجماع کے متعلق جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے قلم کا نکلا تھا۔ مضمون ایسا ضروری تھا کہ ہر ایک اہل علم کو اسپر توجہ کرنی چاہئے تھی مگر خدا جانے کیوں خاموشی رہی۔

جو لوگ کسی راقم کی قوت استدلالیہ یا شخصی رعب وداب سے مذاکرات میں حصہ نہیں لیتے یہ اُن کی غلطی ہے۔ یہ مذاکرات کوئی مخالفانہ مباحثات نہیں ہیں بلکہ برادرانہ تبادلہ خیالات ہیں۔ ان میں جو شخص حصہ نہ لیگا وہ مخالفانہ مباحثات میں کیا لے سکیگا۔ شکر ہے مولوی ابو داؤد عبدالصمد صاحب مقیم بہاولپور نے ہمت دکھائی جن کا مضمون درج ذیل ہے

واضح رہے کہ راقم اول (مولوی صاحب سیالکوٹی) نے مسئلہ اجماع کے دلیل شرعی ہونے سے انکار کیا تھا جسپر بڑی لمبی چوڑی تقریر نقلی اور عقلی لکھی تھی۔ جن صاحبوں کو ایسے مذاکرات کا شوق ہو وہ سابقہ پرچے بھی محفوظ رکھا کریں اور بوقت پر سابقہ مضامین کو سامنے رکھکر اُن کے متعلق تائید و تردید لکھا کریں یہ مضمون چونکہ علمی اور بہت زیادہ مشکل ہے اس لئے اس کا سامنے ہونا بہت ضروری ہے ہاں مؤیدین یا مردین کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہمارے مضمون کا ناظرین پر اثر ہو۔ اُس کی یہ صورت ہے کہ تائید یا تردید کو مضمون کی صورت میں لکھا کریں جس کو ناظرین پڑھکر کسی مفید نتیجہ پر پہنچیں۔ ایسا نہ ہو کہ نقص بیان کی وجہ سے دلچسپی سے خالی ہو کر فائدہ سے گر جائے۔ اگر ایسا ہوگا تو دو نقصان ہونگے راقم مضمون کی محنت کا ثمرہ نہ ہوگا۔ اخبار کی وقعت بھی کم ہوگی۔ ناظرین بے لطفی سے بدمزہ ہونگے۔ پس نامہ نگار اس کا خیال رکھیں چند دنوں بعد اس قانون کی سختی سے تعمیل ہوگی یعنی جو مضمون اپنے معنے میں فائدہ نہ دینے والا ہوگا درج نہ ہوگا چاہے کوئی کتنا ہی کہے کیونکہ اس میں رعایت کرنے سے راقم مضمون کی بدنامی کے علاوہ اخبار کی بھی بدنامی ہے جو ہمکو کسی طرح پسند نہیں۔ (ایڈیٹر)

اس مذاکرہ کی تمہید میں مکرم ایڈیٹر صاحب نے بصورت خاموشی یکطرفہ ڈگری کر لینے کا ڈر نہ دلایا ہوتا تو عاجز کو اس میں حصہ لینے کی اس وقت مطلق فرصت نہ تھی مگر افسوس جن بزرگوں کا یہ حق تھا وہ چل بسے یا چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔ یا ممکن ہے کہ پرچہ اہلحدیث کی ہوا ہی کسی وجہ سے اُن کے گرد نہیں

چلتی ہو- بہرحال مطابق مثل ان لم یکن الحمد فالخل (شراب نہ ہو تو سرکہ ہی سہی) احقر ہی سے جتنی ہو سکے اس چٹنی میں ترشی ڈالنے سے کام لیتا ہے- تاکہ فرمان نبوی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل (جس گھر میں سرکہ موجود ہو وہ سالن سے خالی نہیں سمجھا جائیگا) کا مصداق ہو-

اس بحث میں فاضل مذاکر نے متبعین اسلاف اور برادران احناف دونوں کے اجماع کو واجب الاتباع سمجھنے پر رد کیا اور صحابہؓ تک کے اجماع کو بھی مطمح نظر بنانے سے بالکل گرا دیا ہے کیونکہ انہیں منصب تشریع حاصل نہیں نہ وہ معصوم ہیں- اور یہ ٹھیک ہے مگر کسی شرط سے ان کا اتباع واجب ہونا جو اس مضمون کا دوسرا مفہوم تھا اسپر کچھ اس میں تفصیلی بحث نہیں کی گئی- بلکہ بظاہر اسے ایسا چھوڑا گیا ہے کہ اتباع سلف سے صاف انکار دکھائی دیتا ہے جو اہل سنت کا مسلک نہیں ہے- یہ بحث جس کافی توجہ کی محتاج ہے میں پہلے معذرت کر چکا ہوں کہ اس کے لئے تیار نہیں ہوں تاہم مذاکرہ ہذا کے بعض ضروری مواقع پر کچھ قال اقول کے عنوان سے عرض کرتا ہوں تاکہ اس سے اہل سنت کے عقیدہ پر جو شبہات عائد ہوتے ہیں ان کے رفع کی صورت ہو- قال الفاضل المذاکر (بعد ذکر الاسوۃ الحسنۃ) یں شریعت الٰہی وہی ہے جو اس نے اپنے رسولوں کی معرفت قائم کی اور اس میں غیر کی شرکت نہیں ہی الخ

اقول:- نماز کی صحیح حدیث ائتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم (یعنے تم میرے پیچھے لگو اور تمہے پچھلے تمہاری پیروی کریں) کے حکم پر جو پچھلی صفیں اگلوں کی حرکات و سکنات پر نظر رکھتی ہیں- اگر شریعت میں شراکت نہیں اور ضرور نہیں تو دیگر دینی امور میں بھی جہاں آں حضرت کی چال پر نظر پڑتے اسے کیفیت پر اگلوں کی پیروی سے کو شراکت کیسے تصور کر سکتے ہیں بجالیکہ انہیں اسلاف کی راہ چلنے ہی کا حکم وارد ہوا ہے اور حدیث مذکورہ کو بھی بعض علما نے اسی عام اتباع کے حکم پر ہی محمول کیا ہے-

قال:- پس اگر کسی غیر معصوم کی اطاعت بہرحال و بلا شرط واجب گردانیں الخ

اقول:- لیکن اہل حدیث بفضلہ تعالیٰ ایسے اعتدال پسند ہیں کہ ایسے بلا شرط اتباع صحابہ کو واجب نہیں جانتے- امام ابن قیمؒ کی اعلام میں دیکھئے چھیالیس دلائل آثار صحابہؓ کے حجت ہونے پر قائم کئے مگر یہ صاف لکھا کہ کوئی نص بلکہ کوئی اثر بھی ان کے مخالف نہو تب حجت ہونگے- ہاں یہ فضول شرط نہیں لگاتے کہ کتاب و سنت سے موافقت بھی معلوم ہو کیونکہ جب کتاب یا سنت کا علم ہوا تو پھر آثار کی اسکے ساتھ ضرورت ہی کیا باقی رہی ؏

حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را

قال:- پس امتیوں کے قول و فعل کو اجتماعاً بھی ایسی قوت نہیں پہنچ سکتی-

اقول:- ملا جیون نور الانوار میں لکھتے ہیں:-

قد ضل بعض المعتزلۃ والروافض فقالوا ان الاجماع لیس بحجۃ لان کل واحد منہم یحتمل ان یکون مخطئا فکذا الجمیع ولا یدرون قوۃ الحبل المؤلف من الشعرات یعنی ہر ایک کے محتمل الخطا ہونے سے سب کے اجماع کا حجت نہ سمجھنا بعض معتزلوں اور رافضیوں کی غلطی ہے انہیں یہ خبر نہیں کہ ایک ایک کمزور بال کی ملا کر مضبوط رسی بن جاتی ہے- ایسے ہی حافظ نسفی نے کشف الاسرار شرح منار میں نظام اور کاشانی کا معتزلہ میں سے یہ مذہب نقل کرکے بہت سے اس کے کافی جوابات دئے ہیں- اور جمعیت میں مزیت نہو تو جماعت کا ثواب اور واعتصموا بحبل اللہ کا خطاب اور خدا کی مہربانی کا جماعت پر ہاتھ ہونا وغیرہ امور شریعت نے کیسے ظاہر کئے اور یہ تو بدیہی بات ہے کہ جس چیز کا کوئی دسواں حصہ اکیلا نہیں اٹھا سکتا- دس مل کر اسے آسانی سے لے جا سکتے ہیں- اور یہ کیا سمجھ میں آسکتا ہے کہ امت وسط اور خیر الامم کا خطاب عالی پانیوالے کبھی سب کے سب معاذ اللہ یکلخت گمراہ مان لئے جائیں جس میں ایک گونہ قرآن مجید کی بھی تکذیب لازم آئے

قال:- حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ صحت کو نہیں پہنچی-

اقول:- اس کے موضوع ہونے کا تو کوئی قائل نہیں- غایۃ الامر غریب ہے تو بھی ہم غریبوں کے اختراعات سے تو اچھی ہے اور اس کا مضمون ایسا درست ہے جیسے "عیاں راچہ بیاں" صادق آتا ہے

قال- بعض کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس امت کو کفر و بدعت امور غیر شرع پر جمع نہیں کریگا-

اقول:- (۱) کفر و بدعت کے بعد امور غیر شرع کا لفظ (احتیاطاً) بڑھانے سے عین قائلین اجماع کا مسلک بن گیا کیونکہ وہ بھی تو یہی کہتے ہیں کہ کبھی کسی نامشروع امر پر امت کا اجتماع نہ ہوگا اسلئے جو امر ان کا مجمع علیہ نظر آئے وہ ضرور رشد اور حق ہوگا وماذا بعد الحق الا الضلال (۲)

ترمذی وغیرہ کی بعض روایات میں یہ حدیث ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ- لفظ ضلالت کی تنکیر کے ساتھ آئی ہے جو عموم کی مقتضی ہے- اور حافظ نسفی کشف الاسرار میں یہی ضلالت کے کفر پر محمول ہونے کا سوال اٹھا کر جواب میں لکھتے ہیں کہ عموم النص ینفی جمیع وجوہ الضلالۃ ای فی الایمان والشرائع جمیعا فکما لا یجوز اجتماعہم علی الضلال فی الاول فکذا فی الثانی یعنی عموم نص ہر ایک گمراہی کی نفی کرتا ہے کفر سے خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں-

قال:- (ضلالت کا کفر پر حمل) مردود نہیں ہو سکتا جب تک کہ محاورات و قرآن و حدیث سے اس کو باطل نہ کیا جائے-

اقول- سورہ یوسف میں تین مرتبہ ضلال کا لفظ اور آیت وجدک ضالا فھدیٰ اور ان تضل احداھما اور حدیث میں علماء سوء کا ضلال واضلال اور حدیث ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیہا الا اوتوا الجدل احد قول غز

ضل عن الطریق اذا حار اور قاموس میں ہے الضلالۃ ضد الھدیٰ سے ایسے سب موارد ضلالت کو کفر کے ساتھ خاص کرنے سے صاف مانع ہیں۔

قال۔ نواب صدیق حسن خان الخ

اقول۔ جب ہم صحابہ رضوان تک سے ایسی سرد مہری اور بے التفاتی روا رکھیں تو پھر انصاف فرمائیں ہمارے نواب کس باغ کی مولی ہیں۔ دوم نواب صاحب کا محوائے کلام تو اگلے مجتہدین سے بعد والوں کی خلاف گزینی میں ہے نہ کہ ثم یفشوا الکذب کے مصداق پر دروغ زمانوں والے شر القرون پر بھی ہاتھ پھیر سکتے ہیں۔

قال۔ جس امر پر صلحائے امت کا اجماع ہے وہ ضلالت نہیں الخ

اقول۔ ضلالت و ہدایت میں کوئی بروقت واسطہ نہ فرض کر لیا جائے تو ظاہر ہے کہ مجمع علیہ امر جب ضلالت نہ ہوا تو سراسر ہدیٰ ہوگا جس پر چلنے کے لئے ہم شرعاً مامور ہیں۔ پس یہی اجماع کے دلیل ہونے کی کافی سند ہے اور اس کے ساتھ ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن (جس چیز کو سب مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہوتی ہے) اور اتبعوا السواد الاعظم (بڑی جماعت کے پیچھے لگا کرو) ایسی مسنود٭ کو بھی ملا لیا جائے۔ تو مطلب اور بھی واضح ہوگا۔

قال۔ متبعین سلف کی بھی بڑی دلیل یہی (آیت وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ) ہے۔ اس کا ایسا مفہوم نہیں لے سکتے جس سے صحابہؓ کے تعامل میں وقت پڑے الخ

اقول۔ محض الزام داب محصلین سے نہیں ہے جس صحیح مفہوم سے پیش کردہ دقت رفع ہو وہ بھی تو پھر بیان کرنا چاہیئے تھا ورنہ اتباع کو ایمان سے مخصوص کر دینے سے تو یہ دقت نہیں جاتی اور (۱) عرض سنئے یہ آیت سورہ نساء کی ہے جو مدنی ہے اس وقت آئی جبکہ امت کے کئی مدارج وجود میں آچکے تھے اول اہل المسلمین کی جماعت سے پھر سابقین اسلام نکلے۔ پھر اَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ آئے۔ اگر ایسے مراتب سے ذہول نہ فرمایا جائے تو صحابہؓ میں تفریق مطلوب بیّن طور پر پائی جاتی تھی اور اس آیت کے نزول تک بہت سے اصحاب پایہ امامت کو پہنچ چکے تھے اسی لئے اس صورت میں بات کے ادہر ادہر لے اڑنے والوں کو ہر امر میں اولوالامر اور اہل استنباط کی طرف رجوع لانے کی ہدایتیں بھی فرمائی گئی ہیں۔ پس یہی مرجع ان کیلئے سبیل المومنین تھے اور ایسے ہی مرجع کو علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین (میری سنت اور میرے رشید خلیفوں کی سنت کو خوب پکڑو) کے آخری ارشاد میں سنت خلفاء سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ (۲) صحابہؓ کی تعلیمات پر جو ہزارہا مخلوق کو ان سے پہنچیں۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے وہ دینی نمونہ ہوئے نظر امعان فرمائے تو من حیث الروایۃ تعلیم کی نسبت اس میں ہرگز اتنی نہ پائیے گا جتنی کہ ان کے چال و چال سے لوگوں کی یہی طرح اخذ کی ہوئی ثابت ہوگی۔ جیسے کہ انہوں نے رسالت مآبؐ سے سیکھی اور پائی۔ اور دیکھئے۔ حضرت ابن عمرؓ سے کوئی دتردون کے وجوب کی بابت پوچھتا ہے تو وہ بار بار یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ آں حضرتؐ نے پڑھے اور مسلمانوں نے بھی پڑھے غور کیجئے مسلمانوں کا اس میں حوالہ دینے سے کیا مطلب ہے۔ علیٰ ہذا امامت صدیق کے بارہ میں حضور نبی علیہ السلام محض صحابہؓ کی صوابدید پر اعتماد کر کے یابی اللہ ویابی المومنون الا ابابکر (ابوبکر کے سوا نہ اللہ کو منظور ہے نہ مومنوں کو) فرماتے ہوئے اپنا صریح و قطعی حکم فرمانا چھوڑ گئے کیوں صاحب! اگر نص کے نہ ملنے پر مومنوں کی مجموعی رائے کا شریعت میں کچھ اندازہ نہ ہوتا تو ایسے نازک وقت میں کار آمد اور ضروری تبلیغ سے گویا آپ کوتاہی فرما گئے۔ اور جس اجماع اہل اسلام کی شرعاً کچھ وقعت نہ تھی مدار کار محض اسپر چھوڑ گئے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ (۳) صحابہؓ میں اتفاق ہو یا اختلاف ان کے ہر چال چلن کے لئے کوئی مضبوط مبانی ہوتے تھے جو ان کے بالکل زیر نظر تھے۔ ہم ان کے اصول معلومہ سے کہیں دور جا پڑنے والے ان کے اختلاف سے یہ فائدہ اٹھائیں کہ چلو ان کی اختلاف کی صورت میں علاوہ ان کی آراء کی ہماری بھی اور رائے ہو سکتی ہے یا بلکہ صحابہؓ کسی بارے میں متفق بھی کیوں نہوں ہماری عقل خداداد کو ان سب مخلصین؎ خطا اتفاقی بھی کیا پیچھے ڈال سکتا ہی تو یہ ہمارے اترا جانے اور نیچے کھڑے اوپر والوں سے برابری کا دم مارنے کی دلیل ہے اور (۴) میرے فہم ناقص میں اتباع سبیل کے مسئلہ کو صحابہؓ کے اختلاف کی صورتوں سے وابستہ کرنا ایک مغالطہ سے کم نہیں ہے۔ ہمیں جب اتباع ہی کا حکم ہے تو جہاں سب کی ایک ہی پختہ سڑک ملے تو آنکھیں بھی چاہیے بند کر کے اسپر ہو لینگے اور کسی مقصد کی مختلف راہیں پائی جائیں تو جیسے کوئی راہرو ایسی حالت میں تحری سے کام لیتا ہے۔ اور جس رستے کی راستی پر اس کا ذہن جمے اسپر چل جاتا ہے۔ ایسے ہی ہم کریں گے۔ تاکہ جس طرح ہو اتباع ہو جس کا کہ حکم ہے۔ احداث و اختراع نہ ہو جس سے احادیث میں سخت ڈرایا گیا ہے۔

(۲۵۵)

قال۔ ظاہر ہے کہ حجت شرعیہ کوئی اور چیز ہے۔ اور وہ وحی ہے۔

اقول۔ بے شک مگر جن کی راہ پر اور جن کے قدم بقدم چلنے کا ہمیں وحی حکم دے تو جس طرح ملائکہ کے آدم کو سجدہ کرنے اور تمام اہل اسلام کے توجہ قبلہ میں شرک نہیں ہوا۔ اسی طرح اس اتباع میں بھی کوئی شراکت نہیں آئیگی۔ بلکہ تعمیل ارشاد اور ایک فرض سے سبکدوش ہوگی۔

قال۔ آیت کا شان نزول ہی بتلا رہا ہے کہ اس سے وصف ایمان اور اتباع سنت میں دیگر مومنوں کی موافقت مراد ہے۔

اقول۔ یہ بالکل صحیح مگر (۱) جس امر کا ایمان یا سنت ہونا ہی معلوم نہو تو اس کا ایسا ہونا بھی تو اس کے معمولی اہل اسلام ہونے ہی سے دریافت ہوگا۔ آیت میں اتباع کا حکم علی الاطلاق آیا ہے

٭ یہ کیا لفظ ہے؟ (اہلحدیث)

؎ اردو میں مستعمل الفاظ لکھا کریں۔

اس لئے جب کسی ذریعے کوئی لوگ ہمیں مومن ثابت ہوئے۔ اور کوئی ان کی متفق علیہ راہ نظر آئی تو ہم پر اس کا اتباع لازم آیا۔ ہاں راہ کے سیدھی راہ ہونے میں اختلاف ہو تو پھر تحری رشد سے کام لینگے (۲) ایمان کے درخت کو بھی آپ جانتے ہیں کتنا بڑا اور کہاں جا شاخیں چھوڑنے والا ہے۔ اور سنت کا دائرہ بھی پہچانتے ہیں کس قدر وسعت رکھتا ہے تو جو کچھ ایمانی شاخ ہو یا جو امر دائرہ سنت میں داخل ہو سب پر اس آیت کا حکم شامل ماننا ہوگا۔ اسی سے چند سال ہوئے جب اخبار اہلحدیث میں قومہ بعد رکوع کے وقت ہاتھوں کے چھوڑنے نہ چھوڑنے پر بحث چلی تھی۔ احقر نے نہ چھوڑنے پر استدلال کیا تھا جس پر ثانی اثنین[1] نے تب بھی یہی ایراد کیا تھا کہ آیۃ صرف اتباع فی الایمان میں ناطق ہے۔ اس کا احقر نے "ایمانیات" کے عنوان سے ایک اور مضمون میں جواب عرض کیا تھا کہ نماز جب ایمان ہے تو اس کے اجزا بھی سب داخل ایمان ہوئے۔ اس لئے ان میں بھی ہم پر اتباع سبیل المومنین لازم ہے۔

قال:- (بحوالہ تفسیر فتح البیان) لا حجۃ فی الاجماع الخ

اقول:- فتح البیان کی یہ عبارت صاف ان اجماعات کی تردید ہے جن کا وجود ہو نہ ہو ہمارے مقلدین بھائی انہیں مقابلہ میں سند پیش کر دیا کرتے ہیں یہ اجماع صحابہؓ کی نسبت نہیں چنانچہ اس کا لفظ انما دام السلوک فی سبیل المومنین اور ولم یتبع غیر سبیلھم اس پر دال ہے اور یہ جھگڑا ہی اور ہے اور اب آگے چل کر آپ نے سب اپنا روئے سخن دوسروں کی طرف پھیر لیا ہے لیجئے ہمیں رخصت۔ پھر کبھی محبت سے بلائیے گا تو حاضر ہونگے والسلام۔ ہاں جاتے ہوئے ان بھائیوں سے بھی اتنا عرض کئے جاؤں کہ آپ کو اس بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کمال شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس آیت (وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ) سے اجماع پر استدلال انہی کی پہلی برکت ہے۔ کہتے ہیں کسی نے قرآن شریف سے اس کا ثبوت مانگا تو امام ممدوح نے تین سو دفعہ قرآن کی تلاوت فرمائی۔ آخر اس آیت میں کامیابی پائی۔ اور پھر اور لوگ بھی تمام اُن کے پیچھے لگ گئے۔ (کذا فی تفسیر النیشاپوری جز ۵ صفحہ ۱۷۱) والاکلیل للسیوطی صفحہ ۱۴۶)

اور اس عاجز کو بھی زمانہ طالب علمی میں ایک طالب العلم کے سامنے خود ہی اس مدعا پر اس آیت کا القا ہونا یاد ہے۔ اور قومہ میں ارسال ایدی پر اس سے استدلال کرنے میں بھی کوئی شاید میرا شریک ہوگا۔ وذالک من فضل اللہ علی و لہ الحمد والسلام علی النبی وصحبہ البررۃ الکرام

(عاجز ابو داؤد عبد اللہ اول مدرس صادقیہ جامع مسجد بہاولپور ۱۹ رجمادی الآخر ۱۳۳۳ھ)

مُسافر آگرہ کی پیٹھ پر تھاپی

(ایک پونڈ انعام)

میرے مکرم و معظم جناب مولانا صاحب دام فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بادب التماس ہے کہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۸ کالم ۲ میں ایک مضمون بعنوان "مسافر آگرہ خبردار" دیکھکر خیال ہوا کہ مہاشہ جی کی تحریر کہ "مرزا غلام احمد کی نبوت کی بحث تو آپ لوگوں کا اندرونی جھگڑا ہے۔ اس سے فارغ ہو کر ہم سے بھی بحث کرنی ہوگی۔ ہمارا سوال نبوت احمدیہ پر نہیں بلکہ رسالت محمدیہ پر ہوگا" حالت بیداری کی ہے یا حالت خواب کی! بارہا مشاہدہ ہو چکا ہے کہ مہاشہ جی ایسی ایسی ہوائی اور لفافی تحریرات سے اپنے ناظرین کا دل خوش کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوا کرتا۔ جس حالت میں کہ ضعیف العمر مسافر آگرہ اپنے گھر (وید) کی حقیقت سے نا آشنا ہے۔ پھر کس طرح وہ رسالت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سوال کرنیکا جوش اپنی کمزور رگوں میں پیدا کر سکتا ہے۔ کسی نے کیا ہی سچ کہا ہے ؎

چو ندانی کہ در سرائے تو کیست
تو چہ دانی کہ بر اوج فلک چیست

ہاں اگر مسافر آگرہ (مہاشہ جی) اپنی تحریر بالا میں سچا اور راست گو ہے۔ اور وید کی حقیقت سے ماہر ہے اور وید کے الہامی کتاب ہونے کا معتقد ہے۔ تو مرد میدان بن کر حسب وعدہ (کہ ہمیں جہاں چاہو بلا لو) دفتر اہل حدیث امرتسر میں قدم رنجہ فرمائے۔ اور مولانا صاحب (ایڈیٹر اہلحدیث) سے بحث کر کے فیصلہ کرے۔ اگر مسافر آگرہ کامیاب ہو جائے تو ایک پونڈ انعام میری طرف سے وصول کرے جو اسی غرض کیلئے مولانا صاحب کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔ ہاں مہاشہ جی کو خوب یاد رہے کہ اگر وہ بحث کے لئے امرتسر دفتر اہل حدیث میں تشریف نہ لائے۔ اور اگر آئے پھر کامیاب نہ ہوئے تو یہ رقم انعامی اُن کی ان ہر دو سفید کمزوری اور بزدلی کی مسرت میں کانفرنس اہلحدیث دہلی کی نذر کی جاویگی۔ جو مہاشہ جی کے لئے تازیست یادگار رہے گی۔

کیا کمزور مسافر آگرہ اس انعامی تھاپی سے اُبھریگا۔ ہرگز نہیں ؎

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس[1] نے ہاتھ میرے[2] ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

امرتسر دفتر اہل حدیث میں حاضری کے لئے میعاد ایک ماہ ہے۔ بعد گزرنے مدت مقررہ کے مہاشہ جی پر یکطرفہ ڈگری ہو کر انعامی رقم دفتر کانفرنس اہل حدیث میں بھیجی جائیگی۔

(خریدار اخبار اہلحدیث ۲۹۵)

---

[1] ثانی اثنین سے مراد فاضل سیالکوٹی اور مولینا ابو الوفا ہیں (ابو داؤد عفا اللہ عنہ)

[1] مسافر آگرہ۔
[2] ایڈیٹر اہلحدیث۔

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر ... (مفید) ... قیمت ...

متفرقات
تقریظات (ریویو)

گنجینۂ ہدایت پنجاب کے ضلع لاہور میں ایک خاندان ہے جس کا نام ہے "موکل فیملی" یہ خاندان سکھوں کا تھا جو برضا و رغبت مسلمان ہوئے تھے۔ اس خاندان کے پُرجوش اور ہمدرد اسلام سردار احمد صاحب نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں تمام اسلامی مسائل کی تبلیغ باقاعدہ کی ہے۔ سردار صاحب نے یہ بڑا کام کیا ہے۔ مگر ہم اس خاندان سے کچھ مزید توقع بھی رکھتے ہیں جو ہم خود ہی بتلا کر امید رکھتے ہیں کہ موکل فیملی اُسپر توجہ کریگی۔

سکھوں میں اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت ہے۔ موکل فیملی اپنے انتظام میں ایک انجمن بنائے جس کا نام ہو "خالصہ اشاعت اسلام"۔ اس میں کام کرنے والے علاوہ ممبران موکل فیملی کے دو قابل آدمی ہم بھی پیش کرتے ہیں۔ یعنی سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" قادیان۔ اور مولوی محمد ابوالقاسم صاحب مع برادران بنارس دارانگر۔ یہ دونوں نوجوان سکھ نسل سے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت ہونگے۔

"موکل فیملی" اس تجویز کو منظور کرے تو اُن تمام نومسلموں کو نوٹس دے جو سکھوں سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اس کا پہلا اجلاس اگر امرتسر میں ہو کر ابتدائی قواعد ضوابط طے ہو جائیں تو

اہلحدیث اپنا دفتر مع دیگر انتظامات آسائش اور نان جویں کے پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔ کتاب مذکور ۳۵۶ صفحات کی ہے اصل قیمت ۲ (دو روپے) پتہ :- دفتر رسالہ "مرکسان" لاہور

تعلیم قرآن اس رسالہ میں قرآن خوانی کا طریق سادہ اور نتیجہ بڑی تفصیل سے درج ہیں رسالہ بڑی شائستگی اور قابلیت سے لکھا گیا ہے۔ خصوصاً انگریزی تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے بہت مفید ہے۔ مصنف رسالہ مولوی انیس احمد صاحب بی اے ہیں۔ قیمت کچھ نہیں۔ ار صرف محصولڈاک۔ پتہ مصنف موصوف محمڈن کالج علیگڈھ۔

اثبات الخبر منکرین حدیث کے جواب میں یہ رسالہ مولوی عبدالستار حسن صاحب خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج نے لکھا ہے۔ منکرین حدیث (اہل قرآن) کے مباحث کا شوق رکھنے والے اسے مفید پائینگے۔ قیمت ۳/ پتہ مذکور۔

الخلافۃ فی الامۃ قادیانی پارٹی کے مولوی ممبر منشی قاسم علی نے ایک رسالہ لکھا تھا "النبوۃ فی الامۃ" جس میں ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ امت ... میں نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ جس سے مطلب اُس کا مرزا قادیانی کی نبوت کا ثبوت دینا تھا۔ رسالہ مذکورہ کے اخیر میں ایک اشتہار تھا کہ جو کوئی جواب دیگا اُس کو ہزار روپیہ انعام ملیگا ہم نے لکھا تھا کہ ہزار روپیہ پہلے جمع کراؤ پھر جواب کی صحت کے لئے منصف مانو تو ہم جواب بھیجیں قادیانی گروہ اس سے خاموش رہا۔ اس لئے ہم نے اس کا جواب نہ دیا۔ خدا بھلا کرے مولوی سید عبدالرحیم صاحب عظیم آبادی کا کہ اُنہوں نے قادیانیوں کا یہ قرض اُتار دیا یعنی رسالہ النبوت کا جواب الخلافت میں دیکر ہم سب کو جواب سے سبکدوش کر دیا۔ قادیانی مباحث کے شائقین ملاحظہ کریں قیمت ۵/ قادیانیوں سے ۸/ ملنے کا پتہ :- مدرسہ صلاح المسلمین بانکی پور سلطان گنج ڈاکخانہ مہندرو۔

اردوئے باندانی (نمبر اول) اس رسالہ میں بچوں کے لئے اردو زبان کے قواعد نئے طریق پر آسانی سے بتلائے ہیں۔ پتہ :- مولوی اکبر شاہ خان صاحب ایڈیٹر پیغام صلح لاہور (قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً ۲/ ہوگی)

کتاب الرد امام ابو حنیفہ صاحب کے چند مسائل کا جواب امام ابوبکر ابن ابی شیبہ محدث نے لکھا تھا مگر نہ آج کل کی طرح بلکہ سلف صالحین اور محدثین کی طرح۔ یہ کتاب نایاب تھی۔ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی نے مع ترجمہ اردو اس کو شائع کیا ہے قیمت ۳/ پتہ :- مولوی صاحب موصوف محلہ دارانگر بنارس۔

قطعہ تاریخ وفات مولانا عین الحق مرحوم

شاہ عین الحق تھے عالم باعمل　　متقی وحید عصر بیشک انکی ذات
خوش مذاق خوش خو خوش خلاق تھے　　کیا کہوں جو تھیں اُن میں خوبی کی بات
ہو گئے بیمار وہ ایسے کہ حیف　　جان ہی بچ ہوئی اُس سے نجات
سنگے سن سال وفات غمناک کو　　سچ تو یہ ہے تلخ ہے اپنی حیات
ہاتف غیبی سے آئی یہ ندا　　شاہ عین الحق بیاد ہی صفات

(عبدالحفیظ خریدار اہلحدیث گلزار باغ پٹنہ)

یاد رفتگان پنجاب کے علما میں ایک صاحب مولوی حافظ شاہ محمد ضلع گجرات کے اچھے ذی علم بزرگ تھے گذشتہ ہفتہ طاعون سے انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ دو بیٹے ہیں مگر علم ہونے کی توقع نہیں خدا اُن کو مرحوم باپ کے قائم مقام کرے

میرا بھائی جوان صالح عالم شباب میں فوت ہوا ہے۔ (محبوب عالم قاضی گرد اور گوجرہ ضلع لائلپور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

کتاب عقل و شعور مطبع نولکشور لکھنؤ۔ کانپور اور لاہور سے مبلغ دو روپے پر مل سکتی ہے۔ (صوفی از برما)

تلاش دوست میرے ایک دوست مولوی عبدالستار بنگالی موضع سید پور ضلع بوگرا کے رہنے والے تھے۔ اُن کا پورا پتہ مطلوب ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو یا خود اُنہی کو میری تحریر پہنچے تو اطلاع دیں ہمارے گاؤں میں ایک چھوٹا سا مدرسہ تعلیم قرآن کا ہے چار پانچ طالب علموں کی گنجائش ہے شائقین آسکتے ہیں۔ (عبید اللہ ولد حاجی عبدالرحیم مرحوم کوم کلاں ضلع لودہانہ)

اطلاع مولوی عبدالمجید صاحب مالیگانوی نے مولوی خیرالدین صاحب سری کے جواب میں ایک تحریر بھیجی ہے جو اپنے مفہوم میں مفید عام نہیں اسلئے مناسب ہے کہ دونوں صاحب بذریعہ مراسلات اس قسم کے سوالات جواب کر کے تحقیق مسائل کر لیں۔ مولوی خیرالدین صاحب

انتخاب الاخبار

مباحثہ آریہ جبلپور میں آریہ سماج سے مباحثہ ہونے والا ہے جس کی اول تاریخ ۱۴ مئی ہے۔ پنجاب سے مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ مولانا ابراہیم صاحب غازی محمود صاحب وغیرہ شریک ہونگے۔ ان کے علاوہ اور علماء بھی تشریف لاوینگے ناظرین فتح اسلام کی دعا کریں۔ (سید عبد الہادی سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام جبلپور)

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۰ مئی سے ۱۶ مئی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں کی دستبرد سے کئی ایک تجارتی اور ماہی گیر جہازوں کا نقصان ہوا لیکن سب سے دہشت ناک واقعہ جہاز لوسی ٹینیا کی غرقابی ہے۔

جہاز لوسی ٹینیا تجارتی جہازوں میں سب سے بڑا تھا اور اس میں دو ہزار ایک سو ۸۰ آدمی سوار تھے جن میں سے ۷ سو ۴ بچائے جا سکے باقی سب غرق ہو گئے۔

غرق ہونے والے اشخاص میں کئی امریکہ کے معززین اور دولتمند بھی تھے۔

جہاز لوسی ٹینیا کی غرقابی پر امریکہ اور اٹلی وغیرہ ممالک میں سخت رنج و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

جرمن میں اس جہاز کی غرقابی پر خوشیاں منائی گئیں۔ سکولوں میں قیصر کے حکم سے نصف دن کی تعطیل ہوگئی۔ اور جرمن امیر البحر کو مبارکباد کے تار دیے گئے۔

قیصر جرمنی نے اہل امریکہ کو امریکن اشخاص کی غرقابی پر ہمدردی کا تار دیا ہے (چالاکی)

جرمنی سفیر مقیم واشنگٹن دار الخلافہ متحدہ امریکہ نے بھی اس پر اظہار افسوس کیا ہے (مکر)

گورنمنٹ جرمنی اس جہاز کے مسافروں کی غرقابی کی تمام ذمہ داری سلطنت برطانیہ پر عائد کرتی ہے (کیا خوب)

گورنمنٹ جرمنی کا بیان ہے کہ جرمنی کے سفیر مقیم امریکہ نے اعلان کر دیا تھا کہ یہ جہاز غرق کر دیا جائیگا۔ لیکن گورنمنٹ برطانیہ کی حفاظت کے بھروسہ پر لوگ اس میں سوار ہوئے (امید ہی سے کام ہوتا ہے)

نیویارک (امریکہ) کا تار مظہر ہے کہ جہاز ٹرانسلو ینیا کو بھی لوسی ٹینیا کی طرح راستہ کی خطرات سے متنبہ کر دیا گیا ہے۔

ترکوں نے اعلان کیا ہے کہ اُن کے ایک جنگی جہاز نے انگریزی آبدوز کشتی "اے ۲" کو غرق کر کے اس کے تین افسر اور ۲۹ ملاح گرفتار کر لئے ہیں۔

ایک انگریزی تباہ کن جہاز ساحل بلجیم کے قریب ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

ایتھنز (یونان) کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ روسیوں نے ۹ ترکی باربرداری کے جہاز بحیرہ اسود میں غرق کر دئے ہیں۔

روسی کہتے ہیں کہ باسفورس پر روسی جہازوں نے حملہ کیا۔ جس پر ترکی جہاز گوبین بھی مقابلہ پر آیا مگر چند گولے پھینک کر بھاگ گیا۔

انگریزی جنگی جہاز گولیتھ کو درد انیال میں ترکوں نے تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔ اس کے عملے کے پانچسو آدمی بھی غرق ہو گئے۔

انگریزی آبدوز کشتی نے بحیرۂ مارمورہ میں داخل ہو کر دو ترکی اگنبوٹوں اور ایک باربرداری کے جہاز کو غرق کر دیا۔

اس ہفتہ بھی جرمن۔ انگریزی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں نے ایک دوسرے پر بم گرائے اور نقصان پہنچایا۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے جنوبی انگلستان میں ایک سو بم گرائے (کیسا بے رحمانہ سلوک ہے)

دردانیال میں جزیرہ نمائے گیلی پولی پر انگریزی اور ترکی فوجوں میں نہایت خونریز جنگ ہو رہی ہے

اُس کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایسکوتھ (وزیر اعظم انگلستان) نے انگریزی فوج کے نہایت شدید نقصان پر اظہار افسوس کیا۔

جزیرہ نمائے گیلی پولی کی لڑائی میں مسٹر ایسکوتھ (وزیر اعظم انگلستان) کا ایک لڑکا سخت مجروح ہوا

فرانسیسی سپاہ جو دردانیال کے ایشیائی ترکی ساحل پر اُتاری گئی تھی وہ ۲۶ اپریل کو دوبارہ جہازوں پر سوار ہو کر سمندر میں واپس آگئی۔

روسیوں کا بیان ہے کہ جرمن بحری دستہ نے شہر لیباؤ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے لیکن ایک جرمن تباہ کن جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

قیصر جرمنی خود گلیشیہ (صوبہ آسٹریا) میں پہنچ گیا ہے اور اُس نے ایک معرکہ کی کیفیت بچشم خود دیکھی ہے۔

صوبہ گلیشیہ (آسٹریا) میں روسی فوجوں کو پہلی لائن جنگ چھوڑ کر دوسری لائن پر ہٹ آنا پڑا!

لیکن اب روسی فوجیں سنبھل گئی ہیں اور انہوں نے جرمن آسٹروی فوجوں کی جارحانہ کارروائی کو روک دیا ہے۔

مغربی میدان جنگ (فرانس) میں فرانسیسیوں نے جرمنوں پر ایک شاندار فتح حاصل کی ہے۔ اور ایک نہایت مستحکم جرمن مقام پر قبضہ کر لیا۔ سیکڑوں جرمن قتل کئے گئے۔ اور ۳۰ افسر اور ۱۰۲۰ سپاہی گرفتار کر لئے۔

جہاز لوسی ٹینیا کی غرقابی پر انگلستان جنوبی افریقہ اور امریکہ میں سخت بلوے ہو گئے۔ جن میں بہت سے آدمی مجروح ہوئے جرمنوں کی سیکڑوں دکانیں لوٹ لیگئیں۔

گورنمنٹ جرمنی نے اپنی آبدوز کشتیوں کے کمانڈروں کو ہدایت کی ہے کہ ہر جانبدار جہاز و غیر علاقہ جنگ میں بھی حملہ نہ کیا جائے۔

اٹلی کی اطلاعوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ بھی عنقریب میدان جنگ میں آنے والی ہے!

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین ﷺ

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی ہے۔ مسلمان آنکھوں کو نور قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں۔ اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثنار بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ باحادیث و روایات صحیحہ اور جابجا اشعار اور مثنوی مولانا روم دلچسپی کیلئے ملائی گئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً عام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلبا مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید و کار آمد ہے اگر مسلمان اسے بہ نقد جان خریدے تو بجا اور زیبا۔ فی جلد ۸ع محصول ملکا اس کے ہر خریدار کو رعایت کتاب فضائل محمدیہ مصنف قیمت ۲ مفت میں دی جاویگی۔ اخبار کا حوالہ دیں۔

ملنے کا پتہ مولوی حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت ۱ر

ان حبوب کے استعمال سے لا علاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں ہیں۔ عمدہ روغن ضماد اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے ہوتے ہیں دور ہو جاتے ہیں ۔ عمر

حبوب لواسیر ہر قسم

بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے ۔ عمر

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ [illegible]

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے یہ اس میں خاص صفت ہے کہ خارش کیسی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸ر

مینیجر شفاخانہ یونانی چیچہ چوک گوجرانوالہ

کیا مفت کتابیں بھی آپ نہیں لیتے؟

میرے پاس ہدیۃ المہدی کا پانچواں حصہ از شرب الوردی قریب ۲۵ سے ختم کے اور باقی رہ گیا ہے۔ اس کیلئے ار کے ٹکٹ محصول کے بھیجکر جلد طلب کیجئے۔ ورنہ پھر یہ موقع نہیں ملیگا۔ اس کے ہمراہ علاوہ اس کے کہ رسالہ نتیجۃ التفسیر فی [illegible] الاہدی علی الصدور مفت دیا جاویگا ان دو کتابوں میں سے جو آپ پسند کریں ایک مفت دی جاویگی۔ (۱) تشفیہ اللغات۔ عربی کی نہایت عمدہ لغات ہے۔ (۲) سفر بیت اللہ۔ ان دونوں میں جو مطلوب ہو فہرست میں تصریح کر دیں۔ ملنے کا پتہ

مولوی محمد ابوالقاسم دارالکتب بنارس

اسرار قرآن نمبر ۴۹
وبرکات رحمانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے جیسا بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے بہت کار آمد و مفید کتاب ہے ۔۱۰

مع محصول ۱۲ر ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

رعایتی اشتہار کتب جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول ۵۵ھ سے رجب ۵۵ھ تک طلب کرے گا اسکو اتنی رعایت کیساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ سے سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۲ رعایتی عہ [illegible] مصنفہ مولوی سید احمد صاحب [illegible] مولوی عبد الجبار صاحب قیمت ۵ر رعایتی ۳ر [illegible] فی مجمعۃ القرآن [illegible] رعایتی [illegible] ترجمان القرآن صرف سورہ بقر دہلی التقطیع کلاں [illegible] رعایتی [illegible] تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبید اللہ صاحب [illegible] رعایتی عہر

ملنے کا پتہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد شہر ملتان
دروازہ لوہاری

تحفہ آریہ سماج معروف بہ آریہ سماج کی پول

کتاب بازار العزیز رسالہ [illegible] آریہ کی تصنیف ہے۔ کتاب بڑی شان اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ آجکل نایاب تھی بمشکل ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے وہ اس کی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا وہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ کتاب کی دو جلدیں ہیں ہر ایک کی قیمت ۱۲ر ہے۔ کتاب ہذا سے بعض مضامین علیحدہ کر کے چھوٹے چھوٹے رسالوں کی صورت میں الگ بھی لئے ہیں جن کے نام مع قیمت یہ ہیں۔ (۱) تردید قدامت مادہ و روح قیمت ۱ر (۲) وید کس پر نازل ہوئے ۳ر (۳) وید [illegible] آریوں کی غلط تفسیر ۱ر (۴) شادی کا بیان جس میں آریہ سماج کا [illegible] (۵) مسئلہ نیوگ ۱ر (۶) ذات پات [illegible] آریوں کی قوموں [illegible] وغیرہ کا بیان [illegible] پیدائش سے [illegible] ۱ر (۷) آریہ سماج کے متعلق دلچسپی رکھنے والوں کیلئے معلومات کا ذخیرہ ہے لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے

مینیجر اہلحدیث امرتسر

سچا عشق کیا ہے اور محبت حقیقی کیا ہے کہ پیارے معشوق یا محبوب کی تمام چیزوں [illegible] کمال محبت ہو مسلمانوں کو اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلعم سے سچا عشق ہے اسلئے ضروری ہے کہ حضرت روحی فداہ کے وطن اور دوسری پاک باتوں اور چیزوں سے بھی محبت ہوگی۔ پھر کیا وجہ کہ آپ مسلمان ہوکر اخبار مدینہ کو خرید نہیں فرماتے جو آپکے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کے پیارے وطن مدینہ کی یاد کو تازہ کرنے والا ہے اور آپکی مدینہ سے سچی محبت کا نمایاں ثبوت ہو اخبار مدینہ ایک قومی پرچہ ہے جسکے سرورق پر مدینہ منورہ [illegible] نقشہ ثبت ہے امید ہے کہ اس اعلان کے بعد آپکا پہلا فرض بحیثیت آپکے مسلمان ہونے کے یہ ہوگا کہ آپ ذیل کے پتہ سے اخبار مدینہ کا نمونہ مفت طلب فرمائیں بعد پسند [illegible] اس اخبار کو خرید فرما کر مدینہ سے سچی محبت کا ثبوت دیں۔

پتہ۔ محمد مجید حسن مالک و مینیجر اخبار مدینہ بجنور (یوپی) [illegible]

28 MAY 15

مومیائی

۵۲/۲۶

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے اسلئی سل دق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان باسلس اور دو مسری جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد و عورت بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک آدھ پاؤ ۶ روپے پاؤ بھر ۲۶ روپے مع محصولڈاک وغیرہ بیرونجات مع محصول

تازہ شہادات

جناب محمد احمد بھائی باواجی مالک ربا سے رقمطراز ہیں کہ جلدی ہمکو مومیائی روانہ فرمائیے قبل بہت دفعہ استعمال ہو چکی ہے بفضل خدا بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے (۵ اپریل ۱۵ء)

سید شاہ حسین صاحب مالگذار ضلع درگ سے لکھتے ہیں:۔ کہ براہ مہربانی ذیل کے پتہ سے مومیائی ایک چھٹانک بذریعہ ویلیو پارسل ارسال فرمائیے پیشتر سے مجھے فائیدہ معقول ہو اہے (۱۰ اپریل ۱۵ء)

جناب محمد عاشق صاحب اوورسیر انگیلیاں نوالہ ضلع لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ

جناب سے میں چند دفعہ قبل ازیں مومیائی طلب کر چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی ہے لہذا ملتمس ہوں کہ ایک پاؤ پختہ مومیائی بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال فرمادیں ذیل کے ایڈریس کے نام فتح چراغ دین صاحب نواں کوٹ ...... (۲۵ اپریل ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت اہم

۵۲/۲۶

تقلید اور عمل بالحدیث — اس کتاب میں سات تذکرے ہیں۔ (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال۔ (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اس کا سبب (۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلافات ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے۔ (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بنسبت تقلید اور عمل بالحدیث۔ مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم ۸

رسایل شبلی — شمس العلماء مولانا شبلی مرحوم کے علمی۔ تاریخی۔ رسایل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں۔
(۱) اسلامی شفاخانے (۲) اسلامی کتبخانے۔ (۳) حقوق الذمیین۔ (۴) الجزیہ (۵) الخطیب۔ (۶) النظر (۷) کتبخانہ اسکندریہ (۸) تراجم علمی (۹) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ (۱۰) میکنکس اور مسلمان۔ قیمت صرف ۱۲

الاسلام — تمام مسلمانوں اور خاص کر عورتوں بچوں کو اسلام کے عقائد ضروریہ سکھانے کے لئے مسائل اعتقادی بہ تفصیل بیان کئے گئے ہیں قیمت صرف ۸

گوشت خوری — گوشت خوری کے مضمون پر جو آرین ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے پریسیڈنٹ اور اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر کے صدر کے درمیان جو عالمانہ تحریری مباحثہ ہوا۔ اس میں سن وعن درج ہے ۳

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر — نئی روشنی کے تعلیمیافتہ اور دہریوں کے ان تمام مایہ ناز اعتراضات کا عالمانہ وفلسفیانہ جواب جو وہ خدائے برحق کی ہستی کے متعلق رکھتے ہیں درج ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا عینی مشاہدہ۔ نہایت مفید رسالہ ہے ۳

کریم اللغات جدید — سرکاری تقطیع پر عمدہ ترتیب۔ کاغذ سفید اور اعلےٰ لکھائی چھپائی کے ساتھ بہت سی ترمیم واضافہ سے طبع ہوئی ہے۔ اردو خوانوں کیلئے نہایت مفید ہے ۶

اسلام اور علمائے فرنگ — اسلام کی عظمت وصداقت پر یورپین عالموں فاضلوں۔ پروفیسروں اور مورخوں کی آراء کا مجموعہ۔ قابلقدر رسالہ ۳

فاتح قادیان — اس مناظرہ کی روئداد جو مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب اور مرزائی جماعت کے درمیان لدھیانہ میں ہوا۔ اور جس میں بصورت فتح مولانا کو تین سو روپیہ انعام ملا۔ قیمت ۱

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

مطبوعہ ... پریس امرتسر میں ... مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب ... کی ...

وارد ہوتے ہیں (۱) کیا پہلے دن اور رات میں کوئی تمیز نہ تھی۔ اگر نہیں تو پہلے روز کس چیز کو دن اور کس کو رات کہا گیا۔ کیا پہلے روز جس چیز کو دن اور جس کو رات کہا گیا اُن میں اور چوتھے دن میں کچھ فرق تھا یا نہیں اگر نہیں تھا تو سورج اور چاند کے پیدا کرنے سے کیا فائدہ۔ اور اگر فرق تھا تو پہلے اُجالے کو دن اور پہلے اندھیرے کو رات کیوں کہا گیا؟

دوسری مثال پھر پیدائش ۲ آیت ۱۵ تا ۱۷ سے واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو باغ عدن کے تمام درختوں کے پھل کھانے کا حکم دیا تھا سوائے نیک و بد کی پہچان کے درخت کے مگر پیدائش ۳ آیت ۲۲ و ۲۳ وغیرہ میں لکھا ہے کہ خدا نے آدم کو باغ عدن سے نکال دیا تاکہ حیات کے درخت کا پھل نہ کھالے۔ اور ہمیشہ تک زندہ رہے۔ یہ ایک ایسا تناقض ہے جو کہ ہر کس و ناکس پر ظاہر ہے۔ اسپر دو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔

(۱) کیا حضرت آدم نے حیات کے درخت کا پھل بہشت سے نکلنے کے پہلے کھایا تھا یا نہیں اگر کھایا تھا تو نکالنے کا کیا فائدہ۔ اور اگر نہیں کھایا تو اجازت کی کیا ضرورت تھی۔

(۲) کیا کھانے کے باوجود خدا مارنے پر قادر نہ تھا اگر نہیں تو عیسائیوں کا خدا قادر نہ ٹھیرا۔ اور اگر قادر تھا تو خوف کیوں کیا کہ کہیں آدم حیات کا درخت نہ کھالے۔

تیسری مثال پھر پیدائش ۷ آیت ۴ تا ۱۷ میں لکھا ہوا ہو کہ حضرت نوح کے زمانے میں جب طوفان آیا تھا تو چالیس دن رات آسمان سے پانی برستا رہا مگر پیدائش ۷ آیت ۲۴ میں ہے زمین پر پانی ۱۵۰ دن برستا رہا۔

اور پیدائش ۸ آیت ۳ میں ہے کہ پانی ۱۵۰ دن میں کم ہوگیا مگر آیت ۵ میں لکھا ہے کہ پانی ۱۰ مہینے کم ہوا۔

چوتھی مثال اور پھر پیدائش ۳۵ آیت ۱۰۹۹ میں ہے کہ حضرت یعقوب کو کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ مگر سارے ہی بائبل کو پڑھ جاؤ بہت جگہ حضرت یعقوب لکھا ہوا پایا جاتا ہے مثلاً پیدائش ۳۵ آیت ۱۴ و ۲۷ میں یعقوب ہی لکھا گیا ہے اور پھر خروج ۳ آیت ۱۵ میں حضرت موسیٰ نے یعقوب کا نام لیا۔

ایسے ہی ہزاروں تناقضات ہیں جو اس کتاب میں پائے جاتے ہیں اور جس کی آنکھ انصاف بین ہے اس بات سے یہی فیصلہ کریگا کہ موجودہ بائبل الہامی کتاب نہیں بلکہ ایک محرف مبدل تاریخ ہے اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود تھا والسلام

شیخ چراغدین نومسلم (سابق عیسائی) متعلم مدرسۃ المبلغین قادیان ضلع گورداسپور

استعانت

قبل اس کے کہ کسی مسئلہ کی تنقیح و تنقید میں خامہ فرسائی کی جاوے اوّلاً یہ جانچ ہو جانا لازمی ہے کہ مسئلہ مابہ البحث حیز امکان میں آنے کے قابل ہے یا نہیں۔ اور جب قابل امکان یا کم ازکم قرین قیاس ہونے پر وجوہ موجود ہوں تو انضباط تحریر یا معرض تقریر میں لانا چاہیئے۔ مگر متضاد اُس کے سلسلہ بحث شروع ہو کر ایک فریق اپنی تائید میں اور مخالف یا معترض اپنی توثیق بیان میں طویل و بسیط مکالمہ تحریری و زبانی شروع کردیتے ہیں جس کا ماحصل بجز تضیع اوقات اور کچھ نہیں۔ اسی سلسلہ بے معنی کا مسئلہ استعانت ہے۔

استعانت کی دو صورت ہیں۔ صورت اوّل وہ جو ہروقت انسان کی زندگی سے وابستہ ہے۔ اور باہم گر ضروریات دنیوی میں لاحق ہوتے رہنے سے زندگی کا جزو لاینفک ہے تمدن کا اسپر حصر اور کوئی متنفس اس کے عمل سے خالی نہیں۔ ایسی استمداد نہ شرک ہو سکتی ہے نہ گناہ۔ البتہ دوسری صورت خاص باری تعالیٰ کی اجابت پر منقطع و منحصر ہے۔ اور اس میں بشر کو کسی طرح کا تصرف و اختیار نہیں وہی استعانت میری بحث کا موضوع ہے جو صاحب دونوں صورتوں میں خلط مبحث کر کے طول کلام کرتے ہیں وہ صرف اُن کی حجت بیجا و مایوس الکلامی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ان دونوں میں تناقض تام ہے خداوند قدوس کی مشیت دربار سلطانی سے بالکل غیر مماثل ہے۔ دنیا کے بادشاہ اپنے حاضر و غائب کے دلی حالات سے ناواقف بلکہ پس پشت کی چیز پر بھی اُن کا علم محیط نہیں۔ اور وہ علام الغیوب فاطر الغیب والشہادہ ہے۔ خفی و جلی دونوں یکساں پھر اُس کو انبیاء و اولیاء سے استشارہ کی کیا حاجت البتہ شفاعت کا حکم ہے سو یہ روز قیامت ہوگی جب کل مردے حساب کتاب کے لئے جمع کئے جاوینگے۔ اور وہ شفاعت بھی اس طور نہیں کرچاہے جس کا قصور معاف کرا دے بلکہ شفاعت اُسی شخص کی ہوگی جس کو مشیت الٰہی نے معافی دیدی ہے صرف شرعی حیلہ رفع کرنے کی غرض سے اذن ہونے پر انبیاء اولوالعزم و ملائکہ مقربین شفیع ہونگے۔ اس شفاعت سے قضاء حاجات دینی و دنیوی کا کچھ تعلق نہ رہا کیونکہ یہ روز فیصلہ ہوگی اور استعانت بقید حیات درکار ہوتی ہے اور جب خداوند لایزال صاف صاف فرما چکے ہیں کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اور فطرت و سنت اللہ میں تبدل نہیں ہوتا تو پھر کسی کی استعانت سے کوئی نتیجہ مفید مترتب ہونا خارج از قیاس ہے جو نوشتہ تقدیر ہے ہو کر رہیگا۔ اگر فطرت بدل جایا کرتی تو ہمارے حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے کون افضل و برتر ہے کہ باوجود ہادی کامل ہونیکے اپنے چچا ابو طالب و دیگر اعزہ ابو جہل وغیرہ کو ہدایت یاب نہ فرما سکتے؟ چند جگہ خداوند تعالےٰ کلام مجید و فرقان حمید میں فرما چکا ہے کہ خدا چاہے جس کو شقی کرے یا سعید تنگ روزی کرے یا فراخ۔ اولاد ذکور دے یا اناث۔ یا دونوں۔ یا عورت کو عقیم کرے وغیرہ۔ پھر کون استعانت باقی ہے جو غیر اللہ سے کی جاوے۔ اگر خیال کیا جاوے کہ ہمارے اور اولیاء اللہ کے مابین یہہ تفاوت ہے کہ ہماری دعا مقبول نہیں اور اولیاء کی دعا کو اختصاص قبولیت حاصل ہے مگر جہاں تک غور کیا جاتا ہے تو یہ خیال بھی نصوص قرآنی سے

اف ہے جہاں صاف الفاظ میں ارشاد ہے کہ مجھسے
دعا مانگو قبول کرونگا۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں پھر
دوسروں سے استغاثہ دعا کرانا تو محض فضول ہے
البتہ اولیاء کرام سے تعلیم روحانی کا استفاضہ ہو سکتا
ہے جس طرح معلمین سے علم دینی و دنیوی کا۔ لیکن
اس فیض کا استعانت سے کوئی تعلق نہیں۔ اکثر
لوگ اپنی کم عقلی سے وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ
کو استعانت بہ اولیاء کرام سے منسوب کرتے ہیں۔
لیکن غور کرنے پر اس کا تعلق خاص اتباع شریعت
غرا و پابندی صلوٰۃ ہے کیونکہ اسے تزکیہ نفس و
درجہ ولادت حاصل ہوتا ہے۔ دراصل استعانت
و وسیلہ دونوں جداگانہ ہیں۔ استعانت سے یہ
غرض ہوتی ہے کہ مستعان خود حاجت پوری کردے
یا خداوند تعالیٰ سے حاجت پوری کرادے۔ لیکن
وسیلہ کی صورت میں بذات خود یا اُس کی وساطت
کو نفع رساں نہیں سمجھا جاتا۔ میرے عقیدہ سے تو
بطفیل یا بوسیلہ و واسطہ دعا مانگنے میں بھی شرک
فی النبوت ہے۔ رہا یہ امر کہ کسی عالم یا صوفی کی رائے
ہے کہ استعانت انبیاء و اولیا مستحسن و ضروری
ہے .... لیکن یہ اُن کی رائے
ہے جس کی تقلید کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر کوئی صاحب
نصوص قرآنی سے استعانت غیر اللہ کو ثابت کردیں
تو میں بلا قیل و قال تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں
میں ایسے شخص کو جو سوائے ذات یکتا دوسرے کو
مستعان سمجھے مشرک قطعی سمجھتا ہوں۔ اگر میرا عقیدہ
اہل اسلام کے خلاف ہو تو بہ عظمت عزرگا تنبیہ
فرما کر ممنون فرمائیے ٭

عبدالحکیم خان سہسوانی انسپکٹر پولیس ضلع چتوڑگڑھ

اہلحدیث۔ قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان
بھی تعلیم دیتے ہیں اور یہی معنے ہیں کلمہ طیبہ
لا الہ الا اللہ کے اللھم ثبتنا علیہ۔

کلمہ طیبہ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفصیل اور
تشریح بڑے لطیف پیرایہ میں درج ہے (۲ر)

درگاہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

اور

سفیر کانفرنس کا وعظ

اجمیر میں ہر سال میلہ عرس خواجہ معین الدین چشتی
علیہ الرحمۃ جو پہلی رجب سے شروع ہو کر ۶ رجب
تک ہوتا ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے
مشائخ اور صوفیاء کرام اپنے خاص خاص لباس میں
رونق افروز ہو کر زینت دہ میلہ ہوتے ہیں۔ علاوہ
ان کے اکثر فقراء مختلف شہروں سے تشریف لاتے
ہیں اور اپنے عقیدہ تمندوں کو باریاب کرتے ہیں۔
نہایت شکر کا مقام ہے کہ امسال اہلحدیث کانفرنس
کے سفیر وغیرہ نے بھی اس موقع پر تشریف لا کر اپنے
وعظ و نصائح سے لوگوں کو مستفید فرمایا۔

۱۹ مئی کو مولوی حکیم عبید الرحمن صاحب بمعہ دیگر
رفقاء کے وارد اجمیر ہوئے اور ۲۰ مئی کو مطابق
۵ رجب ٹھیک عین اُسی وقت جبکہ گھمسان کا میلہ بھرا ہوا
تھا جامع مسجد واقع درگاہ میں تشریف لائے پہلے
آپ کی ایماء سے حافظ احسان کریم صاحب نے چند
منٹ تک تلاوت قرآن فرمائی بعدہ مولوی عبدالستار
صاحب نے کچھ دیر تک وعظ فرمایا پھر مولوی عبید الرحمن
صاحب سفیر کانفرنس کھڑے ہوئے اور قرأت کے
بعد وعظ شروع کیا اس عمدہ پیرایہ سے رد شرک
و بدعت فرمایا کہ سامعین کی زبانوں سے بار بار نعرۂ الحق
نکلتا تھا بہت سے انصاف پسندوں کی زبانوں سے
بے اختیار یہ نکلتا تھا کہ اس قدر لیکچراروں اور واعظوں
میں جو یہاں ہر روز وعظ کیا کرتے ہیں ایک یہی شخص
ہے جو بے لاگ حق کی بات کہہ رہا ہے۔ آپ کی تقریر
ایسی دلچسپ اور شیریں تھی کہ مخالفین بھی مثل بت
کے دم بخود بیٹھے ہوئے سُن رہے تھے اُس وقت
وعظ کا ایسا سماں بندھا کہ تمام حاضرین پر باوجود
میلہ کے ہجوم کے خاموشی کا عالم طاری ہو گیا تھا اور
پیرزادوں و مشائخوں کو جو عورتوں اور مردوں کو
مرید کر رہے تھے اور معتقدین کو ناجائز اور خلاف
شرع کام کا مرتکب بنا رہے تھے تھوڑی دیر کے
لئے ان سب ممنوعات کو موقوف کرنا پڑا۔ میرے
خیال میں یہ پہلا ہی وعظ ہے جو درگاہ میں اس
طور سے کھلم کھلا رد شرک و بدعت کا ہوا ہے بیشک
یہ کانفرنس کا ہی صدقہ ہے۔ آج اہلحدیثوں کو بھی
درگاہ جیسے شرک و بدعت کے مرکز میں وعظ کا
فخر حاصل ہوا ہے ورنہ مجھے بخوبی یاد ہے کہ ایک
دفعہ ایک موحد پر کسی لیکچرار صاحب نے یہ فرمایا تھا
کہ اگر کسی شخص کو درجہ شہادت حاصل کرنا ہو تو
درگاہ میں جاکر رد شرک و بدعت کا وعظ کہے۔

دوسرے روز نماز جمعہ کے وقت مسجد اہلحدیث
میں آپ کا وعظ ہوا۔ بعد نماز عصر کے ہار دروازہ
باہر عام گزرگاہ پر مولوی محمود صاحب بنارسی نے
آریہ وغیر مذاہب کی تردید میں تقریر فرمائی بعدہ
مولوی منظور الحق صاحب چھپراوی نے شرک و
بدعت کا ایسے کھلے الفاظ میں قلع قمع فرمایا کہ بیان
سے باہر ہے۔ علاوہ اس کے بہت سے ناجائز اور
قابل شرم اشغال جو کہ آپ نے خاص درگاہ اور
میلہ میں دیکھے تھے اُن کی خوب قلعی کھولی اور مسلمانوں کو
شرم دلائی کہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ہم غیر مذاہب
پر تو طعنہ زنی کریں اور خود ایسے متبرک درگاہوں
اور قابل تعظیم مقاموں پر ایسے ناجائز افعال کو خوشی
خوشی دیکھیں اور چوں تک نہ کریں کیا ہم کو ہمارے
رہبر آخر الزمان نے یہ تعلیم کی ہے اور کیا اسلام
اس بات پر فخر کر سکتا ہے۔ اس پر بعض جہلا مسلمان
بہت بگڑے اور کہنے لگے کہ آپ مسلمانوں کے عقائد
کو خراب کرتے ہیں۔ اگر علم ہے تو درگاہ میں چل کر
بحث کر لیجئے۔ اُن کو مولوی صاحب نے بہت نرم
الفاظ میں جواب دیا کہ مجھے بحث کرنے سے کچھ عذر
نہیں ہے آپ سرکاری انتظام کر لیجئے۔ ہم حاضر
ہیں مگر یہ تو فرمائیے کہ درگاہ میں یہ فعل ہوتے ہیں
یا نہیں۔ اتنے میں مولوی عبید الرحمن صاحب تشریف
لے آئے اور اُن لوگوں کو الگ لیجا کر سمجھانا شروع کیا
اور مولوی منظور الحق کو وعظ جاری کرنے کے لئے
کہہ دیا۔ پھر آپ مغرب تک وعظ فرماتے رہے آپ کی

تقریر سے تمام حاضرین غیر مذاہب اور مسلمان خوش ہوئے اور سب کہتے تھے کہ آپ سچ فرما رہے ہیں ۲۳ تاریخ کو پھر مولوی عبید الرحمٰن صاحب کا وعظ بعد نماز عشا کے قدیمی مسجد اہلحدیث عرف مسجد موتی کٹلہ میں ہوا یہاں بھی آپ کے وعظ سے لوگ بہت خوش اور محظوظ ہوئے خداوند کریم ان لوگوں کو خوش رکھے اور کانفرنس کی ترقی کرے جس کی وجہ سے بندگان خدا کے کانوں تک کلمات حق پہنچنے لگے ہیں آمین ۔

(خریدار نمبر ۲۷۶۰ اجمیر راجپوتانہ)

درخت بھی ذی حس ہیں

(گوشت خوری کے مخالف کیا کہیں؟)

امریکہ کا شہرہ آفاق اخبار "سائنٹیفک امریکن" پروفیسر جگدیش چندر بوس کے ایک لکچر کو درج کرتے ہوئے جو انہوں نے امریکہ میں دیا ہے لکھتا ہے کہ رائل انسٹی ٹیوشن انگلینڈ اور دیگر سائنٹیفک سوسائیٹیوں کے سامنے لکچر دینے کے بعد اُن کو برٹش گورنمنٹ نے امریکہ بھیجا ہے تاکہ امریکن سائنس دانوں کو اپنی دریافت سے آگاہ کریں انہوں نے ہماری بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے سامنے لکچر دئیے ہیں ایسی کامیابی کے ساتھ جو شاذونادر کسیکو میسر ہوتی ہے ۔

مسٹر بوس نے اس بات کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ نباتات کا مادہ جانداروں کے مادے کے مشابہ ہے یا بالفاظ دیگر جاندار اور بیجان چیزوں میں مادہ صرف ایک ہے نباتات اور حیوانات میں کوئی فرق نہیں اور ان کے درمیان جو کچھ امتیاز ہے صرف وہی ہے اگر مادہ جاندار ہے اور جاندار اور غیر جاندار کی تقسیم غلط ہے تو یوں کہنا چاہئے کہ مادہ صرف ایک ہی ہے اور ایک ہی سائنس ہے ایک ہی سچائی ہے ۔ اور تمام سچائیاں ۔ تمام سائنس اجزائے توحید اعظم ہیں اور یہ بات نہایت موزوں ہے کہ یہ سبق ہمکو وہ شخص دے جو ہندو فلاسفروں کی اولاد میں سے ہے ۔ پودوں اور جانداروں میں ظاہر فرق صرف یہ ہے کہ جاندار جوش اور خوشی اور رنج کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں ۔ اگر تم ایک کتے کو مارو تو وہ درد سے چلا اٹھیگا ۔ لیکن ایک درخت یا جھاڑی پر ضرب لگاؤ تو وہ درد محسوس کرتا معلوم نہیں ہوتا ۔ البتہ بعض حس رکھنے والے پودے ہیں مثلاً لاجونتی کہ جب اُس کو چھوا جائے تو اُس کے پتے بند ہو جاتے ہیں لیکن کوئی عالم علم نباتات یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس پودے کو درد محسوس ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر جگدیش چندر بوس نے ان پرانے خیالات کو بالکل الٹ دیا ہے انہوں نے تجربہ کر کے دکھلایا ہے کہ بیرونی تحریکوں سے اثر پذیر ہونے میں حیوانات اور نباتات میں ذرا بھی فرق نہیں ۔

جانداروں کی طرح پودوں کو زہر دیا جا سکتا ہے انکو رنج اور خوشی اور تکان محسوس ہوتا ہے ان کی رگیں اور پٹھے ہوتے ہیں جو ایک خاص رفتار سے احساسات کو اس کے ایک ایک حصہ تک پہنچاتے ہیں ۔ یہ دریافت نازک آلات کے ذریعہ کیگئی ہے جو ڈاکٹر بوس نے اس مطلب کیلئے ایجاد کئے ہیں پودے کی نقل و حرکت کی یادداشت خواہ وہ کتنی ہی قلیل ہو اس آلہ میں ثبت ہو جاتی ہے آلہ میں لکھنے کا لیور ایک باریک دھاگہ کے ساتھ لگایا گیا ہے ۔ جونہی کہ پودے کا پتہ زیر اثر آکر گرتا ہے تو گھنٹہ کی کلوں کی حرکت سے ایک شیشہ پرا فرپڑتا ہے ۔ اور جب پودا ایک خاص رفتار کے ساتھ جھک جاتا ہے اور پلیٹ کی سیاہ سطح پر ایک ٹیڑھی لکیر کھی جاتی ہے جو نہ صرف پودے کی نقل و حرکت اور اثر پذیری کو ظاہر کرتی ہے بلکہ وقت کو بھی بتاتی ہے جس میں وہ اثر پہنچا ۔

دوسرا آلہ اس طور پر بنایا گیا ہے کہ لکھنے والی نوک کو برقی اثر بالکل عمودی طرف سے پہنچتا ہے برقی ۔ مقناطیسی طاقت ایک سلنڈر کے ذریعہ استعمال کی جاتی ہے برقی اثرات بڑی باقاعدگی کے ساتھ تحریر میں لائے جاتے ہیں ۔

ڈاکٹر بوس پودوں پر طرح طرح کے اثر ڈال کر ان کے نتائج دکھلاتے ہیں (۱) مثلاً سوئیاں چبھو کر (۲) کیمیائی تاثرات مثلاً تیزاب یا کھاد دیکر (۳) گرم تار سے چھو کر (۴) بجلی کی لہر داخل کر کے یا مبہم بجلی کی لہر پہنچا کر ۔ جب پودے کے کسی عضو پر اثر ڈالا جاتا ہے تو اسکے کچھ وقفہ کے بعد وہ منحنی لکیریں جو پودا خود لکھتا ہے نمایاں طور پر لکھی شروع ہوتی ہیں ۔

مختلف قسم کے پودے مختلف قسم کے اثرات ظاہر کرتے ہیں موسم گرما میں لاجونتی سیکنڈ کے دسویں حصہ تک وقفہ لیتا ہے اور ۳ سیکنڈ کے عرصہ میں پتہ گر پڑتا ہے ۔ اور پھر ۱۵ سیکنڈ میں اصلی حالت پر آجاتا ہے ہوش میں آنیکی مدت بیہوشی سے ۳۰۰ گنا وقت لیتی ہے جس قدر مقوی اثر زیادہ مقدار میں ہو اسی قدر بحالی جلدی ہوتی ہے ۔ موسم سرما میں بحالی کی رفتار سست ہو جاتی ہے اس تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام پودے ذی حس ہیں اور اس سے پہلے جو ذی حس اور غیر ذی حس دو قسم کے پودے خیال کئے جاتے تھے بہت غلطی تھی ۔ گو بہی ۔ مٹر سیم اور دوسری سبزیاں سب ذی حس ہیں ۔ اگرچہ لاجونتی کے برابر نہیں ۔ برقی لہروں سے اثر پہنچا کر اور پودوں سے ہی اثر پذیری کی حالت میں تحریریں لکھوا کر ڈاکٹر بوس نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر ایک پودے کا ہر ایک عضو ذی حس ہے اور برقی لہر کا جواب دیتا ہے ۔ ایک معمولی برقی لہر جو انسان کو محسوس بھی نہ ہو معمولی حس کی لاجونتی کے پودے کو پورے جوش میں لانیکو کافی ہے اور خاص حالتوں میں پودوں کے اندر طاقت حس انسان سے دس گنی زیادہ ہوتی ہے غرضیکہ جانداروں اور پودوں میں کوئی فرق بھی نہیں بجز اسکے کہ حیوانات متحرک ہیں نباتات ساکن ہے باقی مرنے جینے اثرات میں کوئی بھی فرق نہیں ۔

پروفیسر بوس کے پیش کردہ مسئلہ کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے اور کوئی وجہ اُسکے عملی تجربات سے انکار کرنے کی نہیں ہے تو اُن لوگوں کو جو حیوانات کے گوشت کو محض اس وجہ سے نہیں کھاتے کہ اس میں بے جسی مضمر ہے سخت مشکل کا سامنا ہوگا کیونکہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ حیوانات و نباتات میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں مردی حس ہیں اور دونوں درد کو محسوس کرتے ہیں ۔ اور دونوں کی موت یکساں واقع ہوتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ حیوانات کو چھوڑ دیا جائے اور نباتات کو بیدریغ منہ کا نوالہ سمجھا جائے ۔

(وکیل امرتسر)

(۲۶۷)

فتاوے

س نمبر ۱۹۹ - اگر کوئی شخص حقہ پی کر جماعت میں آکھڑا ہو اور حقہ کی بو دو تین نمازیوں تک پہنچتی ہو اور وہ اُس سے کراہت کرتے ہوں تو کیا حقہ پینے والے کی نماز اور دوسروں کی نماز جائز ہے یا نہیں۔ (عبدالمجید بن مولوی عبدالحمید صاحب مرحوم سوہدرہ ضلع گجرانوالہ)

ج نمبر ۱۹۹ - بدبو سے روکنا مصاحب کا حق ہے نماز دونوں کی جائز ہوگی دل آزاری کا گناہ ہوگا (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۰۰ - حقہ یا سگرٹ پینا بلا وجہ بلا کسی امر کے جائز ہے یا نا جائز۔ جائز ہے تو کون سی حدیث میں اور ناجائز ہے تو کون سی حدیث میں اور یہ مکروہ ہے یا کہ حرام - فقط - والسلام

(محمد یوسف از آگرہ)

ج نمبر ۲۰۰ - حقہ سگرٹ پینا حرام تو نہیں مگر بہت بُرا ہے ایک حدیث میں آیا ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیزوں سے جیسا منع کیا دماغ کو چکرلانے والی چیزوں سے بھی منع فرمایا۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۰۱ - رفع یدین کس آیت یا حدیث سے اور آمین اونچی بولنا اور التحیات بیٹھے ہوئے دائیں ہاتھ کی انگلی کھڑی کرنا یعنے جب اشھد ان لا الہ الا اللہ پڑھتے انگلی کھڑی کرنا کس حدیث یا آیت سے ثابت ہے - (نظام الدین بر ددکان شیخ نور الدین فیروز الدین سوداگر شہر مجہ ریاست بہاولپور)

ج نمبر ۲۰۱ - صحیح بخاری کی حدیثوں میں ثابت ہیں - میں نے رسالہ مذہب اہلحدیث میں سب مسائل لکھدئے ہیں۔

س نمبر ۲۰۲ - ایک شخص باہوش دس دن تک بیمار رہا - اس اثنا میں ایک دن بھی نماز نہیں پڑھی اب اُس کے انتقال کے بعد اُس کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے یا نہیں اور اُس کی نماز کا کیا کفارہ ہوگا (حاجی محمد منیر الدین خریدار اہلحدیث ع ۳۸۸۸)

ج نمبر ۲۰۲ - بے نماز کے جنازہ میں اختلاف ہے - دراصل یہ اختلاف اُس اختلاف کی فرع ہے جو اُس کے ایمان کے متعلق ہے جن لوگوں کے نزدیک کافر ہے وہ اُس کا جنازہ نہیں پڑھتے - جن کے نزدیک وہ فاسق بدکار مگر ایمان سے خارج نہیں وہ پڑھتے ہیں - خاکسار کی رائے پچھلے لوگوں سے موافق ہے اس لئے شخص مذکور کا جنازہ پڑھنا چاہئے ترک نماز کا کفارہ توبہ ہے۔

س نمبر ۲۰۳ - زید عمر کو کہتا ہے کہ اگر تم مجھے اتنا روپیہ دو گے تو تمکو میں اپنی بیوی بیچدونگا - عمر نے زید کی بات تسلیم کر کے روپیہ معینہ زید کو دیکر زید کی بی بی خرید کرلی - اس صورت پر زید کو بیوی بیچنا شرعاً جائز ہے یا نہیں - اگر نہیں تو زید کا کیا کفارہ ہوگا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۳ - صورت مرقومہ میں نہ عورت بک سکتی ہے نہ وہ عمر کو حلال ہے ہاں روپیہ لیکر وہ طلاق دے اور عورت اپنی مرضی سے زید کیساتھ نکاح کرلے تو جائز ہے - منکوحہ عورت لونڈی نہیں

س نمبر ۲۰۴ - رمضان کا روزہ قضا ہوتا ہوا شوال کا چھ روزہ کر سکتا ہے یا نہیں - بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرض روزہ کا قضا ہوتا ہو نفل روزہ نہیں کر سکتا ہے کیونکہ فرض میں گرفت ہوگا برخلاف نفل کے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۴ - جس نیت سے کوئی کام کریگا - اُس کے مطابق بدلہ پائیگا - فرضی روزہ رہتے ہوئے بھی نفلی کی نیت کریگا تو نفلی جائز ہونگے اور فرضی ذمہ رہینگے - حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالنیات -

س نمبر ۲۰۵ - حقہ سگرٹ زردہ کھانا جائز ہے یا نہیں اور یہ سب چیزیں قبیلہ مسکرات میں سے ہیں یا مفترات میں سے - یا ان دونوں میں سے نہیں بالتفصیل بیان فرمادیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۵ - اس کا جواب نمبر ۲۰۰ میں ہو چکا ہے -

س نمبر ۲۰۶ - حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے الحمد سے والناس تک خود بھی عامل تھے اور امر و نہی کا عمل کر کے امت پر حجت تمام کی ہے یا کہ نہیں (خاکسار رحمت علی زمیندار ساکن مندرانوالہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ج نمبر ۲۰۶ - خود عامل نہ ہوتے تو لوگوں کو سکھاتے کیا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ جس کا یہی حکم ہوتا ہی اُس میں لگا رہ) (۳ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۰۷ - ایک شخص نے شیر دار حیوان کے ہمراہ جماع کیا ہے - وقت خاص حیوان کے پاؤں باندھ لئے ہیں حیوان کو شریعت کا کیا حکم ہے اور انسان کو کیا حکم اور شیر کا کیا حکم ہے -

(سراج الدین خریدار اخبار اہلحدیث ع ۳۹۱۸)

ج نمبر ۲۰۷ - حیوان مذکور کو بحکم حدیث قتل کر کے گوشت پھینک دینا چاہئے - بدکار اگر مالک نہیں ہے تو اُس سے قیمت وصول ہونی چاہئے -

(ترمذی وغیرہ -)

س نمبر ۲۰۸ - ایک عورت جنگل میں جا رہی ہے ایک آدمی نے ارد گرد دیکھکر اُس کو پکڑ لیا اور اُس کے ساتھ زبردستی کی مگر عورت مذکور کا اول سے آخر تک ارادہ بد نہیں ہوا عورت کو شریعت کا کیا حکم ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۸ - عورت کو گناہ نہیں بے قصور ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ -

س نمبر ۲۰۹ - مردہ کے حق میں بغیر وقت معین للہ دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۰۹ - جائز ہے محض خیرات کسی طرح منع نہیں نمائش نمود کا خیال ہوگا تو گناہ ہوگا -

س نمبر ۲۱۰ - ایک آدمی نے ایک بیل بقیمت یکصد روپیہ کو خریدا چند یوم کے بعد بیل مذکور مرگیا اور مبلغ مذکور بھی حرام نہیں اسکو من عند اللہ قیامت کو فائدہ ملیگا یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۰ - مالک صبر کرے تو اجر ملیگا بلکہ دنیا میں بھی نیک عوض ملیگا - (ار داخل غریب فنڈ)

متفرقات

سوال از تعبیر خواب

مندرجہ ذیل خواب طلب تعبیر کے واسطے حضور کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں بذریعہ اہلحدیث جواب دیکر خاکسار کو تسلی دیجئے اور مولوی محمد ابو القاسم اور مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی اور مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کی خدمت میں بھی دست بستہ عرض ہے اس ناچیز کی خواب تعبیر ملاحظہ فرمائیے گا اور تعبیر بذریعہ اخبار یا بذریعہ خط عنایت فرمائے گا والسلام۔

اول رات کی خواب میں سسرال گیا لیکن سسر صاحب نے مدت مدید سے انتقال کیا ہے خواب میں دیکھتے ہیں انہوں نے ایک گلاس دودھ کا مجھکو پینے کے لئے دیا میں نے اس کو پی لیا۔

دوسری رات کی خواب خواب میں دیکھا بیل زمین میں سینگ مارتا ہے اس کے پاس قبر تھی جس میں میں نے سمجھا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے یہ سمجھکر سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر پڑھکر شب بیدار ہو گیا۔

تیسری رات کی خواب خواب میں دیکھا سورج ڈوبتا ہے۔ ظہر کا وقت سمجھکر نماز پڑھنے کے لئے اٹھا دیکھا رات ہے۔

چوتھی رات کی خواب خواب میں دیکھا مسجد کا مؤذن کہتا ہے چلو صبح کرکے قرآن ہمکو پڑھا دو لیکن ہم نے مولانا شاہ عین الحق صاحب کی وفات اہلحدیث میں افسوس کے ساتھ پڑھکر اسکو شاد باسیس دہ چلا گیا۔

پانچویں رات کی خواب دیکھا ایک شخص ہمکو آکر کہتا ہے چلو جاؤگے یا نہیں۔ ہم نے کہا جائینگے (یہ کون شخص ہے ہمکو کہاں جانیکو کہتے ہیں جانے کے واسطے مرادل دھڑکتا ہے)

چھٹی رات کی خواب بارہ دیگر رات کو دیکھتے ہیں وعظ کرتے ہیں۔ نماز میں دعائیں کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں دکیا سبب ہے ایسا بار بار دیکھا کیا معنے) (محمد عبداللہ از مقام لعل باغ دیناجپور گدام چرسہ ۔ خریدار اہلحدیث ع۲۳۱۶) (غیر داخل) (غریب شدہ)

تلاش عزیز

آج ۷ ماہ سے زائد گزرنے کہ فرزند عبدالعزیز مکان سے کبیدہ خاطر ہو کر مفرور ہو گیا۔ آج تک اس نے کوئی خط نہیں لکھا۔ اس کی والدہ کو بڑا قلق ہے اکثر اوقات اسکے غم والم میں گزرتے ہیں۔ عمر تخمیناً ۲۰ سال کی ہوگی۔ سانولا رنگ۔ نا ٹا قد۔ ناک پر چیچک کا ایک داغ ہے جن اصحاب کو معلوم ہو بذریعہ اخبار اہلحدیث اطلاع فرماکر ثواب حاصل فرمائیں والسلام۔ (راقم گلزار سردار پوسٹ آفس مقام ریو ضلع ڈوگا)

یاد رفتگان

میرے والد ماجد کا انتقال ہو گیا انا للہ (عبدالغنی از چک رجاری ضلع گجرات)

مستری رحمت اللہ لوہار کا لڑکا فوت ہو گیا۔ بڑا نیک جوان صالح تھا (حافظ محمد الدین از بٹالہ ضلع گورداسپور) ناظرین سے درخواست ہے کہ دونوں مرحوموں کو لئے جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔
اللھم اغفرلھم وارحمھم وعافھم واعف عنھم

حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے ۸ جولائی کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونے کے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور وی پی واپس کرکے نقصان پہنچاتے ہیں۔ (مینجر)

۵۹ + ۱۸۸ + ۳۶۰ + ۶۲۱ + ۶۷۹ +
۷۷۷ + ۸۵۲ + ۹۲۶ + ۱۲۱۷ + ۱۲۱۸ +
۱۳۲۵ + ۱۴۳۵ + ۱۴۸۶ + ۱۴۹۹ + ۱۶۸۴ +
۱۷۰۸ + ۱۹۵۶ + ۱۹۸۲ + ۱۹۹۰ + ۲۰۰۲ +
۲۲۰۵ + ۲۲۰۸ + ۲۴۰۲ + ۲۴۱۵ + ۲۴۵۴
۲۴۵۷ + ۲۴۹۳ + ۲۸۵۳ + ۲۸۵۹ + ۲۸۶۰ +
۲۸۶۲ + ۲۸۶۳ + ۲۸۷۰ + ۲۸۷۴ + ۲۸۷۸
۲۸۸۷ + ۲۸۹۴ + ۲۹۰۸ + ۳۰۷۴ + ۳۰۸۹ +
۳۱۰۴ + ۳۱۲۱ + ۳۱۲۵ + ۳۲۷۴ + ۳۲۷۷
۳۲۸۰ + ۳۲۸۴ + ۳۲۸۵ + ۳۲۸۹ + ۳۲۹۰
۳۳۱۸ + ۳۴۲۰ + ۳۵۳۷ + ۳۵۳۸ + ۳۵۳۹
۳۵۵۰ + ۳۵۵۲ + ۳۵۵۷ + ۳۵۶۰ + ۳۵۶۱
۳۵۶۲ + ۳۵۶۳ + ۳۵۶۵ + ۳۵۶۶ +
۳۵۶۷ + ۳۵۶۸ + ۳۵۶۹ + ۳۵۷۰ + ۳۵۷۲
۳۵۷۳ + ۳۵۷۴ + ۳۵۷۵ + ۳۵۷۶ + ۳۵۷۷
۳۵۷۸ + ۳۵۷۹ + ۳۵۸۰ + ۳۵۸۱ + ۳۵۸۲
۳۵۸۳ + ۳۵۸۴ + ۳۵۸۵ + ۳۵۸۶ +
۳۵۸۷ + ۳۵۸۸ + ۳۵۸۹ + ۳۵۹۰ + ۳۵۹۱
۳۵۹۲ + ۳۶۰۱ + ۳۶۰۳ + ۳۶۰۴ + ۳۶۰۵ +
۳۶۰۸ + ۳۶۰۹ + ۳۶۱۰ + ۳۶۱۵ + ۳۶۱۶
۳۶۱۸ + ۳۶۲۳ + ۳۶۲۶ + ۳۶۲۸ + ۳۶۳۶
۳۶۵۳ + ۳۸۰۰ + ۳۸۴۳ + ۳۸۵۷ + ۳۸۶۵
+ ۳۸۷۹

شب برات

مسلمان بھائیو ہماری حالت کسی سے مخفی نہیں پہلے ہی نازک تھی اب تو بیکاری اور بے روزگاری سے اور بھی خراب ہے ایسے وقت میں بھی ہم خدا کی طرف نہ جھکے تو کب جھکیں گے فضول خرچی ایسا گناہ ہے کہ اس کو کرنیوالے کو قرآن شریف میں شیطان کا ساتھی کہا گیا ہے غور سے سنئے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ آتشبازی پر جو پیسہ خرچ ہوتا ہے اس سے زیادہ فضول خرچی کیا ہوگی۔ اور کسی مسئلے میں علما کا اختلاف ہو تو ہو اس آتشبازی کے حرام ہونے میں تو کسی عالم بلکہ کسی مسلمان کا اختلاف نہیں بالکل قطعی حرام ہے بعض دفعہ بہت سی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ گزشتہ سال کڑاہ بھائی میں چوکی کو آگ لگ گئی تھی جو جلدی نہ بجھتی تو بہت سا نقصان ہوتا مسلمان بھائیو اپنے پیارے اپنی اولاد پر رحم کرو آتشبازی کی رسم کو بند کرو اپنے بچوں کو ان ایام میں کسی غرض کیلئے بھی پیسے نہ دو جو کچھ کھانے پینے کی چیزیں دینی ہوں وہ بھی خود لے دیا کرو تاکہ ان کو ہاتھ پیسے سے خالی رہیں۔ خدا ہم سب کو توفیق بخشے انجمن ہائے اہلحدیث کو چاہئے ایسے مواقع پر بذریعہ اشتہار مسلمانوں کو نصیحت کیا کریں۔

(۲۵)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۴ جون سے ۲۰ جون تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اس ہفتہ بھی چند تجارتی جہاز اور چند ماہی گیر کشتیوں کو جرمن آبدوز کشتیوں نے غرق کیا جن میں سے بعض کے عملہ کے آدمی بھی ساتھ ہی غرق ہو گئے۔

دو فرانسیسی تارپیڈو کشتیوں نے ایشیائے کوچک میں بندرگاہ چسمی پر گولہ باری کرکے وہاں کے تمام جہازوں کو غرق کر دیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے سواحل پر بم گرائے جن سے کئی آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے برسلز کے جرمن ہوائی جہازوں کے شیڈ پر حملہ کرکے جرمن ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا۔

بحیرہ اسود کی جنگ میں ترکی جنگی جہاز بریسلا کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

۲۳ انگریزی ہوائی جہازوں نے کارلزرو (جرمنی) پر بم پھینکے جس سے کئی آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے اور بہت سے مکانوں کو سخت نقصان پہنچا۔

ایک اطالوی ہوائی جہاز نے نیبرسینا ٹریسٹ ریلوے (آسٹریا) پر بم گرا کر اس کو بیکار کر دیا۔

انگلستان میں روسی قسم کے ہوائی جہاز بنائے جا رہے ہیں۔

گیلی پولی میں ترکوں کے سخت حملے پسپا کئے گئے۔ لڑائی جاری ہے۔

مشرقی میدان جنگ میں جرمنوں کے ۱۴۱ جیش مصروف جنگ ہیں۔

جرمنوں کی اس عظیم فوج کے مقابلہ میں روسیوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

جرمنوں اور آسٹریوں نے اس تیزی سے پیش قدمی کی ہے کہ پرزمیسل لیمبرگ ریلوے لائن کی محافظ روسی فوج کو بھی پسپا ہونا پڑا ہے۔

روسیوں کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ غنیم کو عظیم کمک پہنچ جانے کی وجہ سے ہمارا گلیشیہ سے پیچھے ہٹ آنا لازمی ہوا۔

پولینڈ میں جرمنوں نے روسیوں پر گولہ باری کی مگر روسی قلعہ کی توپیں اُن کے توپخانوں پر غالب آگئیں۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ اُنہوں نے جرمن آسٹروی فوجوں کو دریائے ٹسمینکا اور سٹرج کے مابین نہایت بے ترتیبی سے پسپا کیا۔

۱۴-۱۵ جون کی لڑائیوں میں روسیوں نے ۸ ہزار ے سو ۴۴ قیدی معہ ۶ معمولی اور ۲۹ مشین توپیں گرفتار کیے۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اطالوی اور آسٹروی سرحد پر اطالوی فوجوں کی پیش قدمی قدرے سست پڑ گئی ہے کیونکہ دریائے اسانزو کی آسٹروی مورچہ بندیاں بہت مستحکم ہیں۔

اخبار پانیر الہ آباد کا خاص تار مظہر ہے کہ گلیشیہ سے توپوں اور سپاہیوں سے بھری ہوئی لمبی ٹرینیں ٹریسٹ میں پہنچ گئی ہیں۔

آسٹروی جنرل ڈنیکل کا بیان ہے کہ فی الحال اٹلی کی اچھی طرح گت بنانا ناممکن ہے ہمیں چندے صبر سے کام لینا چاہیئے۔

مغربی میدان جنگ میں لاباسی (فرانس) پر انگریزی فوجوں نے جرمنوں کو شکست دی۔

برلن (جرمنی) کی سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ یپرز پر ہمیں شکست دی ہے۔

فرانسیسیوں نے اعلان کیا ہے کہ برانکوف پر قبضہ کرکے اُنہوں نے ۴۰۰ قیدی گرفتار کیے ہیں۔ نیز ذخائر۔ رائفلوں کی عظیم مقدار اور ۲ ½ لاکھ کارتوس ان کے ہاتھ آئے ہیں۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ نیوول پر فرانسیسی فوج نے سنگینوں اور دستی بموں سے حملہ کیا۔

پیدل سپاہ کے حملوں سے پیشتر فرانسیسی توپخانہ نے ۳ لاکھ گولے پھینکے طرفین کا سخت نقصان ہوا۔

شاہ بلجیم اُن کی ملکہ اور ولیعہد نے ۱۴ جون کو ہندوستانی رسالہ کے کیمپ کا معائنہ کیا۔

وزیر اعظم انگلستان نے دارالعوام میں جنگی اخراجات کے لئے ۳ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ کی منظوری کا سوال پیش کیا۔

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ سلطان المعظم مرض زکام میں مبتلا ہونے کے باعث رسم سلاملق میں شامل نہیں ہوئے۔

شاہ یونان کی حالت اب خطرہ سے نکل گئی ہے مگر صحت یابی کے لئے ابھی بہت عرصہ درکار ہے۔

فرانسیسی فوج گولوں کے ٹکڑوں یا اتفاقی گولیوں سے بچنے کے لئے ہلکی فولادی خود بہم پہنچا رہی ہیں۔

حضور وائسرائے ہند کی میعاد عہدہ نومبر میں ختم ہونے والی تھی لیکن اب یہ میعاد اخیر مارچ تک بڑھا دی گئی ہے۔

صاحب وزیر ہند نے پنجاب چیفکورٹ کو ہائی کورٹ میں تبدیل کرنے سے انکار کر دیا۔

گزشتہ ہفتہ امرتسر کے قریب نہر کے ریلوے پل کے محافظ سپاہیوں پر جو ڈاکہ پڑا تھا اور جس میں ڈاکو سپاہیوں کو قتل اور زخمی کرکے ان کی بندوقیں اور کارتوس لے گئے تھے اُن میں سے کئی ڈاکو گرفتار ہو گئے ہیں اور باقیوں کا تعاقب جاری ہے۔

قبول اسلام۔ ایک شخص مسمی مقبول ولد دنگا داس قوم کھتری ٹنڈن عمر تقریباً ۲۳-۲۴ سال نے برضا و رغبت ۱۱ جون ۱۵ء کو بدست مولوی محمد امانت اللہ صاحب اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ (منشی عبدالرحیم خان)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت جنابت

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں ہیں ۱۲؍

روغن ضماد - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں ۱۲؍

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ۱۲؍

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانیکی عادت دور ہو جاتی ہے۔ ۱۲؍

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اسمیں خاص صفت یہ ہے۔ کہ خارش کہیں ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے

فی تولہ ۸؍

ملنے کا پتہ

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اسرار قرانیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی و غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے۔ ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں کی طلب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کارآمد مفید کتاب ۱؍

ملنے کا پتہ

مینجر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشتہار کتب

آج کل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں اور اخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کیساتھ بھیجی جاویں گی

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی معہ محصول
قیام اللیل قیام رمضان کا از ابی عبداللہ محمد بن نصر مروزی	عربی	۱۲؍	۱۲؍
ہدیۃ الاخوان ببیان ادعیہ مترجم اردو		۸؍	۶؍
بدعوبیان القرآن حزب الاعظم نسخہ کلاں مع اعراب		۵؍	۴؍
تیسیر القاری شرح بخاری جلد پنجم مع شیخ الاسلام	فارسی	۱ روپیہ	۱۲؍
جلد ششم		۱ روپیہ	۱۲؍
سوانح غزنویہ		۷؍	۵؍
قصیدہ محمدیہ اشعار عربیہ مترجم اردو		۳؍	۲؍
تشریح تحسین لابن حبیب جشتی	عربی	۱۲؍	۱۰؍
تنبیہ الغافلین السید احمد صاحب بریلوی اردو		۲؍	۱ پائی
سوانح احمدی محمد جعفر تھانیسری		۱۲؍	۱۰؍

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

تحفہ آریہ سماج

معروف بہ

آریہ سماج کی پول

یہ کتاب بابو عبدالعزیز صاحب رسالہ جگدیہ پرشاد پنجاب کی تصنیف ہے۔ کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ آج کل نایاب تھی مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔ وہ اسکی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا۔ وہ یہ سمجھیں کہ اس میں بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے

جلد ۲ ہیں۔ ہر ایک کی قیمت ۱۲؍

کتاب ہذا سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے رسالوں کی صورت میں الگ الگ بھی کئے ہیں۔ جن کے نام معہ قیمت یہ ہیں۔

(۱) تردید ندامت ۱۰ مسوع۔ قیمت ۸؍
(۲) دیدکس پر نازل ہوئے ۳؍ (۳) دیدوں پر لال بجھکڑ یعنی آریوں کی غلط تفسیریں ۴؍
(۴) شادی کا بیان اور اس میں آریہ سماج کا غلط اصول ۴؍ (۵) مسئلہ نیوگ ۷؍ (۶) ذات پات یعنی آریوں کی قوموں برہمن کھشتری ویش وغیرہ کا بیان کہ وہ ابتدا پیدائش سے ہیں یا کب سے ۳؍
(۷) آریہ سماج کے مباحث سے دلچسپی رکھنے والے کے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کا فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول ۲؍

اجتہاد و تقلید - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے تا الدین ہے قیمت ۳؍

القرآن العظیم | قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۱؍

الہام - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲؍

فتوحات اہلحدیث - جو مقدمات اہلحدیث کو پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کا مجموعہ کیا گیا ہے قیمت ۴؍

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث

ملنے کا پتہ

مینجر اہلحدیث امرتسر

موسیائی

۳۸/۵۲

موسیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو - ان کیلئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے جوڑوں کے درد کو موقوف کر لیتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے بچے - جوان کیلئے یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۱۱/ ... پاؤ بھر ۲۰/ پانچ روپیہ ... مع محصول ڈاک وغیرہ
بیرون ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب محمد بشیر صاحب مقام ... ضلع بانس بریلی سے رقمطراز ہیں ہم نے پہلے آپ کے یہاں سے ایک چھٹانک موسیائی منگوائی تھی - وہ استعمال کی تھی - بہت مفید ثابت ہوئی - لہٰذا براہ مہربانی اب ایک چھٹانک موسیائی بہت جلد مرحمت فرماتے (۲۳ مئی ۱۹۱۵ء)

جناب عبد الصمد صاحب کانپور سے تحریر فرماتے ہیں اگرچہ پہلے ایک چھٹانک موسیائی منگائی تھی - تو مجھکو بہت فائدہ ہوا - لہٰذا براہ مہربانی ایک چھٹانک موسیائی روانہ کر دیجئے (۱۷ مئی ۱۹۱۵ء)

ابو السعود مولوی محمود صاحب دہلی سے تحریر کرتے ہیں کہ اس کے قبل چند احباب کے نام جناب کی موسیائی بارہا میں منگا چکا ہوں - بہت سے امراض میں یہ ازحد مفید ہے - اور مفید ثابت ہوئی ہے - ایک چھٹانک بنام مولوی محمد عبید اللہ صاحب دہلی بھیجئے (۱۷ مئی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ بروپرائٹر حکیم محمد یٰسین الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفید کتابیں

۲۵/۵

حمائل شریف مترجم جیبی حمائل شریف ترجمہ والی کا سائز کی تقطیع کے برابر ہے - اور حنا شدہ - لکھائی - چھپائی عمدہ - جلد جیبی خوشنما - سفر اور حضر دونوں میں سہارا - مدرجہ ... میں آسانی سے سمٹی ہے مع محصول ۸/

اسرار الحاذقین یہ کتاب علم طب میں اپنی قسم کی ایک ہی ہے - جو جو نسخہ جات اطبا و حاذقین قدیم و حال کے اعلیٰ درجہ کے ثابت ہوئے ہیں اور جن کا استعمال ہر مرض کے زائل کرنے میں تیر بہدف پایا گیا ہے انہی کو مصنف نے درج کیا ہے - اصلی ۸/ رعایتی ۴/

فیض عام ملقب بہ شفاء الاسقام اس کتاب میں علامہ مصنف نے قوانین علاج امراض ایسے عجیب طرز سے لکھے ہیں کہ آج تک کسی نے نہیں لکھے علاوہ اس کے اس کتاب میں یہ خوبی ہے کہ جو نسخے درج ہوئے ہیں مصنف کے اپنے تجربہ شدہ ہیں - کوئی نسخہ سنا یا نہیں - یہ نسخے ایسے عجیب ہیں کہ جنکو طبیب لوگ قیمتی زیور کی طرح اپنی بیاض میں مخفی رکھا کرتے تھے اور سوائے اپنی اولاد کے کسی کو بتانا گوارا نہ کرتے تھے - اصلی ۱/ رعایتی ۱۲/

تحقیقات جدید دربارہ امراض شدید یہ کتاب ایک مستند اور مشہور ڈاکٹر کی تصنیف ہے جس نے اپنی قدر اور ذہانت اور بیسیوں تجربہ کی بنا پر متعدی امراض مثلاً پلیگ - ہیضہ - سل وغیرہ کے متعلق قدیم و جدید تحقیقات ان کے اسباب و علامات اور علاج کا مفصل ذکر کیا ہے - اس کتاب کا تمام ڈاکٹروں اور حکیموں کو مطالعہ از بس مفید و کارآمد ہے -
اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی ۸/

ضروری انگریزی الفاظ اس کتاب میں وہ الفاظ جو اخباروں اور کچہریوں - کونسلوں - مدرسوں - میونسپلٹیوں - دفتروں وغیرہ میں بولے اور استعمال کئے جاتے ہیں - مع معانی و مطالب کے درج ہیں ۸/

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹر کی تصنیف حضور بیگم صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور کردہ - اس میں عورتوں اور بچوں کے جملہ امراض و اسباب و علامات اور انکا علاج مفید ہدایات وغیرہ درج ہیں اصلی ۱۲/ رعایتی ۱۰/

ملنے کا پتہ
منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

چھاپہ منگ ورکس لاہور میں ٹھاکر سنگ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شایع کیا

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

نمبر ۳۵ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ عہ
روٴسا و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ۱۲ ہے
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۳ھ مطابق ۲ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جبل پور میں مباحثہ (مسافر کا افترا) ۔ ۔ ۔ ۔ ۱
قادیانی مشن (نبوت کا مسئلہ) ۔ ۔ ۔ ۔ ۳
مذاکرہ علمیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴
درایت تفسیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۵
سفرنگون ۔ ۔ ۔ ۔ ۵
انجمن اہلحدیث مراد آباد کا حساب ۔ ۔ ۔ ۶
عورتوں کے سوراخی زیورات ۔ ۔ ۔ ۸
نظم ۔ ۔ ۔ ۔ ۹
اہلحدیث کانفرنس کی خدمات اور صلات ۔ ۔ ۱۰
انجمن طلبائے مدرسہ احمدیہ آرہ ۔ ۔ ۱۱
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲
متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵
" ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶

جبلپور میں مباحثہ

اور

مسافر کا افترا

نمبر ۲

گزشتہ پرچہ میں جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر کے کذب، اور افترا کا نمبر اول مختصر لکھا گیا۔ آج نمبر دوم لکھا جاتا ہے:۔

آہ! ہم بار بار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آریہ سماج نے اپنی کمزوری کو کس طرح محسوس کر کے تحریر سے انکار کر دیا۔ اگر ساری گفتگو تحریر ہوئی ہوتی تو آج دیکھتے کہ آریہ سماج اور آریہ سماج کے مناظر کے دنوں تک خاموش رہتے۔ مگر چونکہ اُن کو دیوریہ اور نگینہ کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا اس لئے اُنہوں نے گویا قسم کھالی کہ ہم تحریر تو نہ کرینگے۔

آج ہم اُس افترا کا جواب دیتے ہیں جس کا جواب عین جلسہ میں بھی دے چکے تھے۔ مگر افسوس مسافر کے ذہن میں کوئی انصاف کی بات نہیں جمتی۔ وہ افترا کیا ہے مسافر لکھتا ہے اور اُس کے حمایتی اُس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں کہ مولوی ثناءاللہ نے باوجود اہلحدیث ہونیکے حدیثوں سے انکار کر دیا۔ افسوس ہے ایسی کذب بیانی پر مذہبی لیڈر ہو کر ایسی غلط بیانی کریں تو کس قدر شرم ہے حالانکہ جب آریہ مناظر نے جلسہ میں یہ کہا تو میں نے اُسی وقت جواب دیا کہ تصفیہ شرائط کی مجلس میں میں نہ تھا۔ نہ میری رائے سے شرائط کا تصفیہ ہوا۔ کچھ تو ہمارے آنے سے پہلے ہی ہو چکا تھا کچھ آنے پر ہوا۔ مگر میں اُس مجلس میں نہ تھا۔ ہاں مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی مع ایک دو اور صاحب کے ممبر بنا کر تصفیہ شرائط کے لئے بھیجے گئے تھے۔ مولوی صاحب موصوف کا رقعہ میرے پاس آیا کہ ہم نے قرآن مجید کے ساتھ

صحیح بخاری لکھی ہے مگر آریہ صحیح مسلم پر بھی زور دیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے میں نے صاف لکھا کہ "مانتا ہوں" مگر وہاں چونکہ آریوں نے اپنے رشی ہاں بقول آریہ اخبار بھگوان دیانند کی تصنیفات (پانچویں وید "ستیارتھ" اور چھٹے وید "بھومکا" وغیرہ) کو اپنی فہرست کتب میں داخل نہ کیا تو مسلمانوں نے بھی قصر عمل کے طور پر صرف قرآن مجید پر بحث کو منحصر رکھا۔ اس میں نہ میری شرکت نہ میرا قصور بلکہ قصور ہے تو آریہ ممبروں کا جنہوں نے اپنے سوامی کی کتابیں چھوڑ کر مسلمانوں کو حدیثیں چھوڑنے پر مجبور کیا۔

سماجی اخباروں کے اڈیٹرو! اور سماج کے ممبرو! اپنے مناظروں سے دریافت کر سکتے ہو کہ سوامی کی مصنفہ کتابوں میں کیا خرابی تھی جو تم نے اُن کو داخل فہرست نہ کیا؟

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ہاں حدیثوں کے متعلق میں نے جلسہ میں یہ جواب بھی دیا تھا کہ یہ تو بالکل صحیح ہے کہ شرائط میری منظوری سے طے نہیں ہوئیں بلکہ میرے ہاتھ میں شرائط نامہ دیا گیا کہ اس کی پیروی کرنا۔ مگر جن لوگوں نے احادیث کو زیر بحث نہیں رکھا اُن کی وجہ (ایک تو اوپر گزری ہے کہ آریوں نے چونکہ دیانندی کتابیں نہیں لکھی تھیں۔ اس لئے مسلمانوں نے بھی احادیث کو نہ لیا ہوگا) یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چونکہ یہ جلسہ سارے مسلمانوں کا ہے۔ اور سب مسلمانوں کی مشترکہ کتاب صرف قرآن شریف ہے چنانچہ سوامی دیانند بھی ستیارتھ کے باب ۱۴ کے شروع ہی میں لکھتے ہیں چونکہ حدیثوں کی کسی کتاب پر سب مسلمانوں کا اتفاق نہیں صرف قرآن مجید پر اتفاق ہے اس لئے زیر بحث صرف قرآن ہی رکھا گیا۔

مگر آریہ سماج کو کیا ہوا کہ اُس نے سوامی دیانند کی تحریر سے اتنا پرہیز کیا جس کی مثال سنکر ناظرین سخت حیرت میں ہو جاوینگے۔ وہ یہ ہے دوسرے روز زیر بحث مسئلہ تھا کہ عالمگیر مذہب کون ہے۔ میں نے تقریر کی کہ عالمگیر مذہب کے معنے یہ ہیں کہ اُس میں قابلیت اور خواہش ہو کہ سب لوگ اُسے مانیں بلکہ عمل بھی کریں۔ تو کسی قسم کی خرابی پیدا نہو۔

یہ بات اسلام میں ہے آریہ دھرم میں نہیں کیونکہ اسلام کے ماننے سے کوئی خرابی نہیں آتی۔ آریہ دھرم میں سخت خرابی پیدا ہوتی ہے۔

آریہ دھرم کہتا ہے کہ حیوانات گناہوں کی سزا ہیں۔ پس جب سب لوگ مذہب کے پابند ہونگے تو گناہ نہ ہونیسے یہ حیوانات بھی نہ ہونگے۔ لہذا ایک وقت آئیگا کہ انسانوں کو گائے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ حیوانات نہ ملینگے جس سے نظام عالم درہم برہم ہو جائیگا۔ ایسا بڑا موٹا مسئلہ (تناسخ) آریہ دھرم کو جس پر ناز اور امتیاز ہے مگر آریہ مناظروں کی طرف سے جواب ملا کہ اس کا ثبوت ویدوں سے دکھائیے کہ آتما گناہوں کے بدلے میں حیوان بنتا ہے۔ پبلک حیران تھی کہ ایسے ایک امتیازی مسئلہ (تناسخ) کا ثبوت پوچھکر وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں میں نے اتھرو وید کا منتر سوامی دیانند کی کتاب (بھومکا) سے دکھایا آریوں نے اس کو قبول کرنے سے بدیں وجہ انکار کیا کہ یہ کتاب سوامی دیانند کی تصنیف ہے۔ چنانچہ پادری صاحب پریزیڈنٹ کو انہوں نے اپنی طرف مائل کر لیا اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ یہ کتاب وید نہیں بلکہ سوامی دیانند کی تصنیف ہے۔ جب میں نے پادری صاحب کو سمجھایا کہ یہ حوالہ وید کا ہے جیسا کوئی مصنف بائبل کی کوئی آیت اپنی کتاب میں لکھے گو وہ اُس کتاب میں ہے تاہم بائبل کی آیت ہے اُس کو وہاں سے نقل کر کے بحوالہ بائبل ہم پیش کر سکتے ہیں۔ بڑی مشکل سے پادری صاحب کو آریوں کے دھوکہ کی سمجھ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ حوالہ صحیح ہے آپ پیش کر سکتے ہیں۔

چیلنج | مسافر کو ہم نوٹس دیتے ہیں کہ ہماری ہر ایک بات خصوصاً اس واقعہ کی تردید کر سکتا ہے تو کرے مگر نہ صرف اپنی عادت سے بلکہ واقعات صحیحہ سے۔

کیا مزے کی بات جو مسافر لکھتا ہے:۔

پنڈت جی کی پیش کردہ آیت استوٰی و عرش کے معنوں پر بحث ہو پڑی اس بحث میں مولوی صاحب کو سخت نیچا دیکھنا پڑا (۱۱ جون صفحہ ۶ کالم ۱)

جو لوگ تعصب سے آنکھوں اور کانوں کو بند کر چکے ہیں وہ کا ہے کو پوچھیں گے۔ مگر ایک غیر جانبدار تعصب کے مہلک مرض سے پاک آدمی پوچھ سکتا ہے کہ آخر مولوی صاحب نے کہا کیا اُن کے جواب کے اصلی الفاظ کیا تھے تم نے وہ الفاظ کیوں نہیں لکھے۔ یونہی کیسے کہدیا کہ نیچا دیکھنا پڑا **ہاں** ناظرین! جس بات کو کئی ایک دفعہ ہم رو چکے ہیں وہ واقعی رونے ہی کی بات ہے کہ آریوں نے تحریر سے انکار کر کے اپنی کمزوری کو خوب چھپا لیا افسوس اگر تحریر ہوتی تو اُن کو یہ کہنے کا حوصلہ نہوتا کہ ہمارے مخاطب نے نیچا دیکھا۔ کیونکہ نیچا اونچا اُن الفاظ سے ظاہر ہو جاتا جو قلمبند ہوئے ہوتے۔ سُنئے ہم بتلاتے ہیں کہ ان مسائل میں آریہ سماج نے ایسا نیچا دیکھا کہ وہ اسفل السافلین تک پہنچ گئی کیونکہ ہم نے بحوالہ قدیم تفاسیر بیضاوی تفسیر کبیر حواشی بیضاوی وغیرہ کے بتلایا تھا کہ ان آیات سے خدا کا مجسم ہونا ثابت نہیں ہوتا انکے معنے حکومت کے ہیں۔ اُس بیان اور حوالہ پر پنڈت صاحب ایک حرف نہیں بولے۔ یہ ہے اصلی واقعہ جس کو مسافر جیسے راست باز کا چھپا لینا تعجب کی بات نہیں۔

پھر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے بوجہ نہ جاننے آریہ اصولوں کے ہم پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ کیا کہنے ہیں؟ مضمون "توحید فی الصفات" اور "قدامت روح و مادہ" میں میں نے خدا کی صفات کاملہ کے متعلق سورہ حشر کے اخیر کی آیتیں پڑھیں اور بتلایا کہ اسلام کہتا ہے خدا کی صفات میں کوئی شریک نہیں۔ مگر آریہ سماج کہتی ہے کہ مادہ اور روح یہ سب خدا کی صفت قدامت میں شریک ہیں پھر اُس کو مفصل بیان کیا۔

چونکہ میری عادت بیہودہ بدگوئی کی نہیں بلکہ مضمون کے اندر اندر سوال کیا کرتا ہوں تاکہ اہل علم اور اہل دانش کے نزدیک بات کمزور نہو۔ مگر چونکہ مسافر کے اُستاد اول کی عادت ہے کہ تعلق ہو یا نہ ہو سوال در سوال کرتے جاوینگے اس لئے وہ ایسے ہی سوالوں کو سوال کہتے ہیں جو اُن کی قطع وضع کا ہوا۔

عجیب بات | شرطوں میں ایک شرط تھی کہ ہر جلسہ مجیب کی تقریر پر ختم ہوا کریگا۔ مجیب کے معنے سب جانتے ہیں جواب دینے والا ہے پہلے روز ہماری طرف سے اول تقریر تھی آریوں کی طرف سے اعتراض تھے۔ اس لحاظ سے صاحب

ف۱ میں اس واقعہ کی تصدیق کرتا ہوں (محمد ابو القاسم بنارسی) مولوی صاحب موصوف کا ایک مضمون آئندہ پرچے میں نکلیگا انشاء اللہ (اہلحدیث)

بات تھی کہ مجیب مسلمان ہیں اور آخری تقریر انہیں کی تھی مگر آریہ اور انصاف ؟ آریہ پارٹی نے پریزیڈنٹ کو دھوکہ دیا کہ آخری تقریر ہماری ہوگی تاکہ دونوں کی تقریریں برابر ہوں۔ چنانچہ پادری صاحب نے کہدیا کہ آخری تقریر آریوں کی ہوگی۔ میں نے کہا آخری تقریر مجیب کی ہے اور مجیب میں ہوں۔ مجیب کو ہندی میں "اتر داتا" کہتے ہیں۔ میں نے ہندو پبلک کی طرف رُخ کرکے کہا کہ "اتر داتا" کسکو کہتے ہیں۔ مگر پریزیڈنٹ کو یہ بات ذہن میں نہ آئی اس لئے اُس نے وہی فیصلہ کیا جو آریوں نے اُس کے کان میں ڈالا تھا۔

یہی واقع صاحب ڈپٹی کمشنر جبل پور کے کانوں میں پہنچایا گیا کہ مسلمانوں نے پریزیڈنٹ کا حکم نہیں مانا اور پبلک سے اپیل کیا۔ صاحب موصوف نے فریقین کو بلایا جہاں اور باتیں کیں یہ بھی کہا کہ پریزیڈنٹ کا حکم کیوں نہیں مانا گیا۔ میں نے کہا حکم مانا گیا مگر حکم سے پہلے عذرات کئے تھے جو منع نہیں حکم کے خلاف نہیں کیا۔ صاحب نے کہا اچھا آپ اقرار کریں کہ پریزیڈنٹ کا حکم مانینگے میں نے کہا پریزیڈنٹ کا حکم ماننے کا تو ہمارا مذہب حکم دیتا ہے پھر کیوں نہ مانیں گے بیشک مانینگے۔

اس معمولی واقع کو آریہ اخباروں نے وہ رنگ چڑھایا کہ توبہ ہی بھلی۔ مگر یہ نہ لکھا کہ اُن کو کیا کہا۔ مضامین جب مقرر ہونے لگے تو میں نے کہا ایک مضمون ہمارا ایک اُنکا ایک مشترک رکھا جائے چنانچہ وہی صاحب نے منظور کیا آریوں نے چوں چاں کیا تو صاحب نے صاف کہا ہم تمہاری رائے پر کام نہیں کرتے ! ہم اپنی رائے سے کرتے ہیں! اسی طرح ہر بات پر کورا کورا جواب دیا۔

مگر ہم ان باتوں کا ذکر کرنا اچھا نہ جانتے ہیں۔ ہم مذہبی آدمیوں کو ان باتوں سے کیا ؟ حاکم وقت اپنی مصلحت جس طرح جانتے ہیں کرتے ہیں اس سے نہ تو اسلام پر اعتراض ہوسکتا ہے نہ آریہ دھرم پر۔ ہمیں تو وہ بات کہنی چاہئے جس سے ہمارے مذہب کو قوت اور غیر کو ضعف ہو اس قسم کی باتوں میں کیا رکھا ہے۔ مگر جو لوگ مذہبی قوت ضعف سے واسطہ نہ رکھیں بلکہ بات سے بات نکالنا اُن کا طریق ہو وہ جو چاہیں کہیں اُن کا کیا گلہ؟

سخت کذب بیانی	یوں تو مسافر کی ہر ایک ادا نرالی ہے

مگر ایک واقع صریح اور سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ لکھکر اپنے ناظرین کا ناحق خون کردیا۔ مسافر لکھتا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اصل جھگڑے کا فیصلہ ہمارے حق میں کردیا اور آخری دن کی آخری تقریر کرنے کا حق آریہ سماج کو عطا فرمایا۔ لکّ ای کذب تف ! صاحب ڈپٹی کمشنر کے ہاں اس بات کا ذکر بھی نہیں ہوا۔ ہاں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ مباحثہ تحریری ہو آریہ چونکہ منکر تھے نیز یہ سوال اندرون مباحثہ کے متعلق تھا۔ اس لئے صاحب موصوف نے کہا یہ پریزیڈنٹ کا کام ہے۔ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہتے۔ بھلا اُن کو کیا غرض پڑی تھی کہ وہ آخری تقریر آریوں کو دیتے۔

اچھا میں پوچھتا ہوں کہ اگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے آخری تقریر آریوں کے دینے میں انصاف کیا تو کیوں پہلے روز تم لوگوں نے مسلمانوں کو آخری تقریر کا موقع نہ لینے دیا حالانکہ جو حیثیت آخری روز آریوں کی تھی وہی پہلے روز مسلمانوں کی تھی۔ جس طرح آخری روز آریوں نے تناسخ پر تقریر شروع کی تھی اُسی طرح پہلے روز مسلمانوں نے صفات خداوندی پر کی تھی۔ پھر کیا یہ انصاف نہیں تھا کہ جس طرح آخری روز تم لوگوں نے آخری وقت لیا۔ اُسی قاعدہ سے پہلے روز آخری تقریر کا وقت مسلمانوں کو دیا جاتا۔ مگر یہ تو وہ کرے جس کو انصاف سے کچھ مطلب بھی ہو۔

اصل بات	یہ تھی کہ مسلمان آریوں کے لیکچروں سے زخمی

ہو رہے تھے اُن کا منشا تھا کہ جس طرح بھی ہو مباحثہ ہو تاکہ ہم اپنے زخموں کا بدلہ لیں۔ اس لئے وہ بیچارے آریوں کے ہر طرح کے ناز اُٹھاتے تھے اور زبان حال سے کہتے تھے ؎

اب تو اُٹھنے کے نہیں در سے ترے یار کبھی
ایک مطلب کے لئے باندھ کے اڑ بیٹھے گئے

(باقی باقی)

حدوث وید ۔ قدامت وید کا ابطال وید سے قیمت ا ر

مناظرہ نگینہ ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں کے ساتھ ہوا تھا قیمت ۳ ر (مینیجر)

قادیانی مشن

(نبوت کا مسئلہ)

قادیانی خلیفہ نے کسی رئیس کو تبلیغی خط لکھا تو اُسکی طرف سے سوال آیا کہ مرزا صاحب نبی تھے ؟ اس سوال کا جواب قادیان سے جو دیا گیا وہ اُن کے رسالہ ریویو میں چھپا ہے۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ اکثر لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لاوینگے اور نبی ہونگے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے نبی ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ مرزا صاحب چونکہ مسیح موعود ہیں لہذا نبی ہیں۔ چنانچہ اصل الفاظ اُن کی یہ ہیں:۔

غرض اس بات میں ہم اور دیگر فرق اسلام بالکل متفق ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی نے ضرور آنا ہے لیکن وہ تو یہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ایسا نبی آئیگا جو براہ راست انعام نبوت پانے والا ہوگا۔ اور اُس نے کُل کمالات بلا آپ کی اتباع کے حاصل کئے ہونگے۔ لیکن ہم اس عقیدہ کو گناہ سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا نبی ظاہر نہیں ہوسکتا جس نے سب کچھ آپ ہی کے طفیل سے نہ پایا ہو بلکہ براہ راست کیونکہ اس طرح علاوہ ختم نبوت کے باطل ہونے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کا ممنون احسان بھی قرار دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے خراب ہونے پر وہ اُس کی اصلاح کریگا اور اس طرح آپ پر احسان کریگا۔ لیکن اُسپر آپ کا کوئی احسان نہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص نبوت کا درجہ پائے جس نے سب کمالات آپ ہی کی اتباع میں حاصل کئے ہوں اور آپ نے اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا جائے تو پھر وہ نقص پیدا نہیں ہوتا

جو پہلی صورت میں ہے کیونکہ وہ جو اصلاح کریگا اس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اصلاح ہوگی اور اُس کا کام آپ ہی کا کام ہے کیونکہ وہ آپ کا غیر نہ ہوگا بلکہ آپ ہی سے ہوگا۔ اور غیرت تو وہیں ہوتی ہے جہاں غیریت ہو جہاں غیریت نہ ہو وہاں غیرت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ (ریویو ملخص)

اہلحدیث:- کس قدر دھوکہ ہے۔

عرصہ ہوا مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حضرت عیسے کی حیات کا مسئلہ لکھا تھا (جلد چہارم صفحہ ۴۹۹) مباحثہ موضع مُد ضلع امرتسر میں مَیں نے وہ مقام مرزائی مناظروں کے سامنے پیش کیا تو مرزا صاحب نے اس کا جواب رسالہ "اعجاز احمدی" میں لکھا کہ براہین احمدیہ میں جو میں نے حیات مسیح کا اقرار کیا تھا وہ عام رسمی عقیدہ تھا جس کو مان لینا میری سادگی تھی (بالفاظ دیگر بیعقلی) صفحہ - وہاں تو مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کو ماننا سادگی ہوا مگر نبوت کے مسئلہ میں عام مسلمانوں کے اعتقاد پر بنا کی جاتی ہے (بہت خوب)

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ آں حضرت کے بعد کوئی شخص نبی ہو کر آئیگا۔ حضرت عیسے علیہ السلام نبی ہو کر نہیں آئینگے۔ بلکہ اُن کی نبوت سابقہ ہوگی اور وہ باوصف نبوت کے انضمام میں اسلامی احکام کی پابندی میں اُمتی بنکر تشریف لاویں گے اُن کی نبوت جدید نہوگی۔ نہ اسلامی احکام پر اُن کا کوئی اثر ہوگا۔ صفت ایمان میں جو یہ لفظ ہے امنت باللہ وملائکته وکتبه ورسله حضرت عیسے اس لفظ (رسله) میں جیسے اب داخل ہیں اُس وقت بھی ایسے ہی ہونگے۔ کسی قسم کی جدت اس میں نہ آئیگی۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی عزت ہے کہ حضرت عیسے جیسے اولو العزم رسول بھی آپ کی خدمت پر مامور کئے جاتے ہیں۔ انہی معنے کی شہادت وہ حدیث دیتی ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عیسے جب اتریگے تو اُسوقت کا امیر اُن کو کہیگا کہ آپ نماز پڑھا دیں تو حضرت عیسے فرماوینگے لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة میں نہیں پڑھاتا تم ہی ایک دوسری کے امام ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کی یہ عزت افزائی ہے۔ اس روایت سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح باوجود رسول ہونے کے ایک اُمتی کی حیثیت میں تشریف لاوینگے۔ اور یہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال عزت ہے۔

لطیفہ | عرصہ ہوا۔ مرزا صاحب کی زندگی میں میں نے مولوی حکیم نور الدین صاحب کو ایک خط لکھا تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جب حضرت عیسے اترینگے تو فیقول امیرهم تعال صل لنا (اُس وقت کے مُسلمانوں کا امیر اُن کو کہیگا آئیے آپ ہمکو نماز پڑھائیے حضرت عیسے فرماوینگے نہیں۔

سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب جب مسیح موعود ہو کر آئے تو مُسلمانوں کا امیر کون تھا اور اُس نے مرزا صاحب کو کب کہا تھا آئیے نماز پڑھائیے۔ اس کا جواب حکیم صاحب نے ویسا ہی عجیب دیا جیسا وہ قادیانی مشن کے متعلق دیا کرتے تھے فرمایا بحکم حدیث مسافری میں بھی امیر ہوتا ہے۔ اور یہاں ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ خدا جانے یہہ جواب کیا تعلق رکھتا ہے مسافری کا امیر کون اور نماز پڑھانے کی درخواست کرنے والا کون؟

چیلنج | اب بھی قادیانی مشن کا ہر ایک ممبر قادیانی ہو یا لاہوری اس سوال کا معقول جواب دینے کا مکلف ہے جواب دیں بیشک دیں مگر حدیث کے سارے الفاظ کو سامنے رکھکر دیں[۱]۔ مطلب یہ کہ جس طرح کی نبوت قادیانی نبی نے پیش کی ہے اہل اسلام ایسی نبوت کے قائل نہیں۔

اطلاع | اسی رسالہ کے دوسرے مقام پر مرزائی عقیدہ ان لفظوں میں لکھا ہے "ہمارا پیارا خدا کا مسیح (مرزا) حضرت مسیح ناصری سے کئی درجہ **فضل** تھا" (ریویو مئی صفحہ ۲۰)

کیا ابھی ظلی نبی رہے یا اصلی سے بھی بڑھ گئے مسیح ہے ~

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

مذاکرہ علمیہ

عرصہ ہوا خاکسار کی طرف سے ایک مضمون مسئلہ اجماع کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۲۳ جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں نکلا تھا جس کے متعلق مجھے دو باتیں عرض کرنی ہیں۔

اوّل یہ کہ جناب مولانا المکرم فاضل ایڈیٹر صاحب نے جو مذاکرات کے لئے دو مہینے میعاد مقرر کر رکھی ہے عام طور پر تو کافی ہے مگر بحکم ما من عام الا وقد خص منه البعض مذاکرہ ہذا کی ضرورت پر خیال کر کے اس کی میعاد کو اور وسعت دیں تو خاکسار مشکور ہوگا تاکہ اور صاحب کو بھی اس میں تائیدی یا تردیدی لکھنے کا موقع ملسکے[۱]

دوم اہل علم کی خدمت میں بالخصوص اُن حضرات کی جناب میں عرض ہے جو فنون درسیہ و علوم الٰہیہ میں دستگاہ رکھتے ہیں خواہ وہ کسی فرقہ یا کسی مذہب کے ہوں۔ مذاکرہ ہذا پر توجہ کر کے تائید یا تردید فرماویں

میں نے جو کچھ لکھا تھا اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ سوائے خدا و رسول کے کسی دوسرے کی بات فرداً ہو یا مجتمعاً بغیر تائید قرآن و حدیث کے حجت شرعی نہیں یعنی ان دو کے سوا کسی کے کلام کو یہ رتبہ حاصل نہیں کہ اُس کے نہ ماننے یا اُس پر عمل نہ کرنے سے ہم عند اللہ مورد عتاب ہوں کیونکہ اس پر کوئی آیت یا حدیث شہادت نہیں دیتی۔ قائلین اجماع سے زیادہ تقاضا نہ تھا صرف نصوص قرآنیہ اور صراحت حدیثیہ مطلوب تھیں۔

آج تک جس جس صاحب نے میرے مضمون کی تردید میں لکھا ہے میں اُن کا شکر گزار ہوں جزاهم الله علم کی شان یہی ہے کہ دوسرے کو فائدہ پہنچاوے۔

جماعت اہلحدیث پر اللہ تعالیٰ کے جہاں اور احسان ہیں وہاں یہ بھی ایک بڑا احسان ہے کہ اُن کا اپنا اخبار ہے جس کا نام ہی جماعت اہلحدیث کی زندگی اور ہستی کا ثبوت ہے۔ اہلحدیث کی طرف سے ہر وقت سینہ سپر رہتا ہے جس میں علمائے کرام اپنی معلومات سے قوم کو

[۱] ضرورت کے لحاظ سے میعاد ہوگئی یعنی اخیر رمضان تک بڑھائی گئی (ایڈیٹر)

الہامات مرزا مرزا صاحب کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما تاجلد ید ہے ۵ر (منیجر)

[۱] یہ روایت صحیح مسلم کی ہے۔ (ایڈیٹر)

مستفید فرماتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کا امتیازی نشان کیا تھا؟ رفعیدین، آمین بالجہر، فاتحہ خلف الامام؟ یہ تو شافعیہ بھی کرتے ہیں، اس لئے یہ امتیازی نشان نہیں ہوسکتے۔ امتیازی نشان یہ تھا کہ انہوں نے بانگ دُہل وہی پہلی آواز دنیا کو سُنائی تھی ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلّم داشتن

اس کے بعد جیسا کہ دستور ہے اس گروہ کو بھی وہی پیش آیا جو آیا کرتا ہے کہ اغیار کی صحبت کے اثر سے متاثر ہو کر اُنہی کے ہمصفیر ہونے لگے انا للہ۔

مختصر یہ ہے کہ مسئلہ اجماع ایک ضروری مسئلہ ہے ہر ایک اہل علم کا حق نہیں فرض ہے کہ اس کے متعلق لکھے تاکہ کسی حد تک پہنچکر منجھ جائے۔ غائبانہ اپنے اپنے حلقوں میں شکایت یا بدگوئی کرنا کار مرداں نیست میں جہاں تک سمجھا ہوں ہمارا اخبار ہمپر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی وجہ سے ہم دور دراز کی صحابؔ گویا ایک مجلس میں بیٹھکر بالمشافہ گفتگو اور ملاقات کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

میں چند دنوں تک اور انتظار کرتا ہوں۔ امید ہے اہل علم خصوصاً اساتذہ فنون علمیہ میری درخواست کو ردنہ فرماویں گے۔

ہاں یہ گذارش بھی ضروری ہے کہ لکھنے سے پہلے میرے مضمون مندرجہ اہلحدیث ۹ راپریل کو ملاحظہ فرمالیں۔ جن صاحبوں نے اس کے متعلق تردیداً لکھا ہے میں مکرر اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن اتنا عرض کرتا ہوں کہ مطلب سعدی دیگر است ؎

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

درائت تفسیر

یہ ایک رسالہ ہے جو رسالہ اجتہاد و تقلید مصنفہ جناب مکرم شیر پنجاب کے جواب میں نکلا ہے اسی رسالہ کے متعلق جناب موصوف نے مصنف رسالہ ہذا کو نوٹس دیا تھا کہ مصنف بموجودگی سہ علماء ہمکو بتلادے کہ اُس نے جس موضوع پہ یہ رسالہ لکھا ہے اُس کا ثبوت کس صفحہ پر دینا شروع کیا ہے تاکہ ہم سمجھیں کہ ہمارے رسالہ کا جواب ہے۔ میں نے جو یہ نوٹس دیکھا اور رسالہ درائت کو غور سے پڑھا تو میں بھی محو حیرت ہوا کہ سارے رسالہ میں کہیں بھی نہیں ملا کہ مصنف نے اپنے موضوع پر لکھنا شروع کیا ہو۔ اسی حیرت میں مصنف سے خط وکتابت شروع کی۔ دونوں کتابوں میں مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ کوئی صحابی کسی آیت کی تفسیر یعنی تعیین مصداق کر دے تو بغیر مرفوع روایت کے وہ شرعی حجت ہے یا نہیں۔ میں نے پہلے خط میں مصنف سے یہی سوال کیا کہ آپ نے جو اس موضوع پر رسالہ لکھا ہے اُس کے ثبوت میں آپ نے کون سی آیت یا حدیث لکھی ہے؟ اس سوال کے جواب دینے میں مصنف نے بڑی لیت ولعل کی مگر میرے اصرار کرنے پر آخر کار آپ نے صاف لفظوں میں وہی لکھا جس سے یہ رسالہ رسالہ اجتہاد و تقلید کے حق میں بجائے تردید کے تائید بن گیا۔ چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:—

قرآن وحدیث سے دلیل تو آپ اُس وقت مانگ سکتے تھے۔ جب متنازعہ فیہ حکم شرعی ہوتا اور متنازعہ فیہ حکم شرعی نہیں۔ (عبداللہ)

ناظرین خصوصاً وہ علماء جو رسالہ درایت کی تعریف میں رطب اللسان ہیں غور فرماویں کہ اُن کے رسالہ کا موضوع ہی شرعی نہیں تو اُس کے نتائج کیا ہونگے۔ میں جناب مکرم مولانا شیر پنجاب کو ان کی مساعی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ خط وکتابت بڑی مزیدار ہے حسب ضرورت شائع کیجاویگی انشاء اللہ + + +

(ابراہیم سیالکوٹی)

سفر رنگون

(ایک مہاراجی گیجو ایٹ سے گفتگو نمبر ۳)

سلسلے کیلئے اہلحدیث ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء دیکھو

(از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

گزشتہ سال مولوی صاحب موصوف جب رنگون گئے تھے تو رستہ میں ایک ہندو گریجوایٹ جو عیسائی تھا ملا۔ آپ نے اُس کو اہل سمجھکر مذہبی گفتگو شروع کی قرآن شریف کی تعلیم سنائی آخر گفتگو تناسخ تک پہنچی۔ بہت سے اصحاب کا تقاضا تھا کہ یہ مضمون پورا کیا جائے۔ خدا کا شکر ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے یہ بقیہ مضمون بھیجا۔ مولوی صاحب کی طرف سے دیر نہ ہوئی اُن کے کاغذات ردّیہ نے دیر لگائی جو اس مضمون کو اپنے اندر چھپاکر خاموش بیٹھ رہے۔ کیوں نہو اچھی چیز سب کو محبوب ہے۔ ۲۵ دسمبر کے پرچہ میں یہ مضمون یہاں تک پہنچا تھا کہ تناسخ کا مسئلہ عقل سے بھی باطل ہے۔ (آگے ملا لیجئے) ایڈیٹر

کیونکہ عقل سے بواسطہ معلوم مجہول کا علم حاصل ہوتا ہے اور اس معلوم اور مجہول میں رابطہ ضروری ہے اور اسی کا نام استدلال ہے۔ اور یہ مسلم ہے کہ یا تو ہم جزئیات سے علم کلّ کا حکم حاصل کرتے ہیں یا کلیات کے علم سے جزئیات پر حکم لگاتے ہیں پس اگر تناسخ اور اس کا حکم اس ضمن میں آجائے تو دِل ماشاد و چشم ماروشن ہم اسے عقل کے ماتحت کرکے اس پر کچھ رائے زنی کرسکیں گے ورنہ ہم تو کہتے ہیں کہ گناہوں کی بنا پر تناسخ ارواح کا حکم لگانا ہی عقل کو چھوڑتا ہے کیونکہ یہ کسی طریق استدلال کے ماتحت ہو ہی نہیں سکتا۔ لہذا ہم قائلین تناسخ سے دریافت کرتے ہیں کہ جانداروں کی پیدائش اور اُن کی اختلاف انواع پر جو حکم تناسخ کا لگایا گیا ہے وہ کس طرح ہمارے علم میں آیا۔ آیا ہمارے پاس اس امر کے باور کرانے کی کوئی عقلی دلیل ہے کہ حیوانات کی انواع کا مختلف ہونا خلقت کے گناہوں کے سبب ہے۔ حالانکہ معلوم ہے کہ یہ بات تجربہ کے متعلق تو ہے نہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ باقی رہا مشاہدہ۔ سو اس کی نسبت بھی کوئی شہادت نہیں کہ کسی نے کبھی ایسے ہوتے دیکھا ہو کہ کسی انسان کی روح کسی گائے وغیرہ کے پیٹ میں گھسکر جنین کے اندر چلی گئی ہو۔ بلکہ ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں۔ کہ بعض جانداروں کی پیدائش کا سلسلہ توالد وتناسل سے جاری ہے اور بعض کا حشرات الارض کی طرح خواص طبیہ سے ہے جو خالق اکبر نے بعض مواد کی ترکیب میں رکھدئے ہیں۔ پس تجربہ ومشاہدہ کے بعد اور عقل و

قیاس انسانی سے باہر ہمارے پاس کون سا ذریعۂ علم ہے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ جائیں کہ جانداروں کی انواع کا اختلاف اس سبب سے ہے کہ انہوں نے اس جنم سے پیشتر کوئی ایسے عمل کئے تھے جن سے اُن کو اس قالب میں لانا ضروری ہوا حالانکہ ہمارے پاس پہلے جنم کے متحقق ہونے کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں ہم اس امر کے مرتکب نہونگے کہ ہم مجہول سے مجہول کا علم حاصل کرتے ہیں۔ اور ثبوت طلب کو غیر ثابت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں ع او خویشتن گم ست کرا رہبری کند،

جب یہ خوب ذہن نشین ہوگیا کہ نفخ روح ایک ایسا سر مکتوم ہے کہ اس کے علم کے لئے انسان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تو اب مطلع بالکل صاف ہے کہ خالق اکبر نے ہر نوع سے جدا پیدا کیا۔ اور اس میں خواص مخصوص رکھے جن سے اس کی صورت نوعی بنی اور اس طرح اُسی سے اُس کی پیدائش کا سلسلہ جاری کردیا۔ مثلاً آریہ مت کے نزدیک پیدائش میں عورت مرد کی تمیز بھی اعمال پر مبنی ہے (ستیارتھ پرکاش) اگر کسی نے نہایت اعلےٰ درجے کے نیک کام کئے اور ہر نیکی کے کمال کو حاصل کرلیا اور رہر چھوٹی بڑی بُرائی سے قطعاً الگ رہا تو مرد بن گیا اور اگر اس میں کچھ ضعف رہگیا تو عورت کی صورت میں پیدا ہوا۔ اگر اسی کو ذرا وسیع پیمانے پر پھیلائیں تو انگور کھجور وغیرہ کی صورت نوعیہ کا اختلاف بھی اسی بنا پر لازم آئیگا۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ جب انسان گھوڑے گائے بکری وغیرہ انواع مختلفہ کی صورتیں بھی ان کی صورت نوعی کی وجہ سے ہیں نہ کہ افعال کی وجہ سے۔ تو ان کے اجسام کے قیام و لقا کیلئے بھی اُس مدبر حکیم نے صورت نوعی میں ایسے خواص پیدا کردیئے ہیں کہ ہر نوع اپنے نفس کی اُن اسباب سے جو خالق اکبر نے اُس کے لئے مہیا کردئے ہیں حفاظت کرتی ہے۔ مثلاً نباتات کہ ان میں نمو اور بالیدگی تو ہے لیکن حرکت ارادی نہیں۔ تو خداتعالیٰ نے انکی بالیدگی کے لئے ان میں رگ و ریشے پیدا کردئے ہیں جو پانی مٹی اور ہوا کے لطیف اجزا کو چوستے اور تمام شاخ و برگ میں تقسیم کرتے ہیں۔

اس نظام وجودی و بقائی کے مقابلے میں ایک سلسلۂ فنا بھی ہے جو ان کی ہلاکت و تلف کے اسباب ہیں۔ مثلاً نباتات کے لئے اولے وغیرہ۔ اسی طرح طبعیات میں خداتعالیٰ نے امراض کے اسباب بھی پیدا کئے جن سے جسم کی صحت اصلی حالت پر نہیں رہتی۔ اور مزاج کا اعتدال طبعی قائم نہیں رہتا۔ اگرچہ یہ امر زیادہ ثبوت طلب نہیں لیکن ہم اسمیں بھی ایک نکتے کی بات کہنا چاہتے ہیں کہ امراض اور انکے اسباب کے مقابلے میں سلسلۂ علاج ہے۔ جس میں دواؤں کی تاثیر مسلم ہے۔ اگر امراض اور اُن کے اسباب کو طبعیات کے متعلق نہ جانا جائے تو علاج کا خیال ایک وہم ہوگا اور سلسلۂ علاج اور علم طب اور علم خواص اشیا غرض سارے کارخانۂ قدرت کی تاثیر و تاثر کا انکار کرنا درست ہوگا۔ لیکن کوئی عقلدار اسے درست نہیں کہہ سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ امراض اور اُس کے اسباب تحت ارادۂ باری تعالیٰ طبعیات کے متعلق ہیں نہ کہ سابقہ گناہوں کے سبب۔

جب یہ خوب ذہن نشین ہوگیا کہ بیماری و الم کا سبب مادیات میں تاثیر و تاثر کے سلسلے سے وابستہ ہے اور سابق جنم کا اقرار اور اس میں گناہ کا کرنا اور پھر اس گناہ کا سبب بیماری ہونا بلا دلیل ہے تو اب بھی اسی پر اڑے رہنا جہالت ہے جسے کوئی عقلمند پسند نہیں کرسکتا۔ تناسخ کا مسئلہ یہاں پر جسقدر تفصیل سے لکھدیا ہے۔ گرہجوائٹ صاحب سے مختصراً ذکر ہوا تھا۔

اس کے بعد گرہجوائٹ صاحب فرمانے لگے کہ آپنے قرآن مجید میں سے جو آیتیں پیش کیں اُن میں انسانی ہمدردی اور احسان و مروت کا سبق ملتا ہے۔ لیکن اس ملک میں بعض مسلمان بادشاہوں نے بڑے بڑے سخت ظلم کئے اور رعیت پروری کی بجائے رعیت آزاری سے کام لیا اس کا کیا سبب ہے۔

خاکسار۔ چونکہ آپ صاحب علم ہیں اور قانون پڑھتے ہیں۔ اس لئے آپ بخوبی جانتے ہونگے کہ قانون ہمیشہ لوگوں کے فائدے کے لئے وضع کیا جاتا ہے لیکن اسکا استعمال بعض وقت ایسے حکام کے ہاتھوں پڑتا ہے جو خود قانون کے منشا کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور رعیت کو ناحق تنگ کرتے ہیں تو کیا اُن حکام کے بیجا تصرف سے ہم قانون کو بدنام کرسکینگے۔

گرہجوائٹ۔ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ قانون دیگر شئے ہے اور حکام شئے دیگر۔ سلطنت نے اُن حکام کو ہرگز ایسی اجازت نہیں دی کہ وہ قانون کو بیجا استعمال کریں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ خود گنہ گار ہیں۔ اس کے الزام سے سلطنت پر الزام نہیں آسکتا۔

خاکسار۔ بس یہی فرق اسلام اور مسلمانوں میں ہے۔ اسلام ایک قانون شرعی ہے۔ اور مسلمان اسپر عمل کرنے والے۔ اگر کسی مسلمان کا عمل اس قانون (قرآن) کے برخلاف ہو تو اُس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اسلام کا۔ اسلام نے اُسے ہرگز تعلیم نہیں کی کہ وہ ظلم کرے وہ کسی کو ناحق ستائے۔ اس وقت میں آپ کے سامنے اسلام کو پیش کر رہا ہوں نہ کہ مسلمانوں کو۔

گرہجوائٹ۔ بیشک آپ سچ فرماتے ہیں۔

خاکسار۔ اس پر بھی میں بعض وہ باتیں سُننی چاہتا ہوں جو آپکے خیال میں اس ملک کے مسلمان بادشاہوں نے ایسی کیں جو آپ کو بُری معلوم ہوئیں۔

گرہجوائٹ۔ (باقی دارد) (بقیہ جلد بھیجیں) اڈیٹر

انجمن اہلحدیث مرادآباد کا حساب

چھ ماہہ نقشہ آمد و خرچ مدرسہ محمدیہ انجمن اہلحدیث مرادآباد واقع مسجد سبزی بازار چوک من ابتداء یکم محرم لغایت جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ۔

امابعد۔ ہمدردان اہل حدیث پر واضح ہو کہ یہ غریب انجمن اہلحدیث بفضلہ تعالیٰ زائد از پانچسال سے حسب وسعت و ہمت اپنے اصل و اعلےٰ مقصد اشاعت توحید و سنت میں بذریعہ درس تدریس اور تحریر و تقریر قائم اور کامیاب ہے۔ چونکہ رجسٹر آمد و خرچ و رسالگی رسیدات انجمن باقاعدہ موجود ہے اور ارا کین و محاسبین ماہوار جانچ کیا کرتے ہیں۔ نیز دیگر بیرونی حضرات بھی وقتاً فوقتاً معائنہ فرماتے رہتے ہیں۔ اس لیے روئداد سالانہ شائع کرانے کی طرف چنداں توجہ نہوئی۔ علاوہ بریں اسکے صرف کی بھی انجمن متحمل نہیں۔ فی الحال آسان ذریعہ اطلاع اخبار اہلحدیث جو امثال انہیں خدمات اہلحدیث پر مامور ہے بہتر و انسب ہوا۔ لہذا بالفعل یہ نقشہ چھ ماہہ مختصراً آپ حضرات کے پیش نظر ہے آئندہ انشاء اللہ اسیطرح

یا جس طرح مناسب ہوا مسلسل طور پر آمد و خرچ سالہائے گزشتہ سے بھی مع دیگر کیفیت مطلع کیا جائیگا

نام عطا کنندہ چندہ .... تعداد

دفتر کانفرنس اہلحدیث دہلی .... عـــه
محمد داؤد سیٹھ صدر دہلی ... صہ
شیخ فیاض الدین کمپنی صدر دہلی ... عار
محمد صدیق پوت والے ... عہ
عبدالحکیم پوت والے ... عہ
حاجی الہ دین پیٹے والے ... عہ
حاجی خدا بخش الہ بخش صندوق والے (دو دفعہ) للعہ
عبدالغنی فضل الرحمن صندوق والے (دو دفعہ) سے
عبدالرحیم صندوق والے (") ۱۵
محمد اسماعیل ولد نبی بخش ... للعہ
وجیہ الدین محمد صدیق باڑی ... عار
عزیز الرحمن ... عہ
حافظ حمید اللہ پیچک والے ... صہ
حافظ محمد عمر جوتی والے (دو دفعہ) سے
عبدالرشید ابن والے ... عہ
عبدالحکیم محمد صدیق ... صہ
حاجی محمد الدین عبدالکریم کلکتہ والے ... ۱۴
حاجی عبدالرشید اجمیری دروازہ ... عہ
حاجی عنایت اللہ حداد ... عہ
محمد عمر کوٹلہ والے ... عہ
کالے خان ... عہ ۔ عبدالغفور ... ۸
مولیا ... ۸ ۔ احمد حسین ... ۶
عنایت اللہ مستری ... عہ
محمد صدیق پیٹے والے صدر دہلی ... عہ
معرفت مولوی عبدالستار حسن کشن گنج (دو دفعہ) عـــہ
ملا عبداللہ ٹپوری عار معرفت ایضاً ... عہ
منشی فضل الدین گلٹ والے لاہور ... سے
نظام الدین زرگر ملتان عہ ۔ حکیم رحیم بخش مدرس ملتان ۵
احمد الدین چشماری ۲ ۔ عبداللہ ولد پیر محمد زرگر عہ
کورا، غلام محمد، عبداللہ، رمضان، شیخ محمد، الہ بخش، کریم بخش، عبداللہ، امام الدین، حافظ فیض اللہ، عبدالرحمن، اسمعیل وغیرہ (ملتان) ...

معرفت مولوی فیض اللہ نقشہ نویس ملتان ... عار
مولوی محمد امیر مہتمم یتیم خانہ بہاولپور ... عـــه
از جماعت بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ ... ۱۱
الٰہی بخش ولد چندو بادلے ٹانڈہ ... ۸
قادر بخش ولد چھوٹی ... ۱۲
عبداللہ ولد الٰہی بخش ... ۸
عبداللہ ولد حیدر ۴ ۔ ملا غلام قادر ۸
حافظ عبدالرحیم ... ۹
حاجی اشفاق نائب ناظم انجمن مراد آباد (دو دفعہ) سے
شیخ عبدالحکیم عار ۔ المیہ محمد یوسف ۲
منشی محمد ابراہیم محاسب انجمن مراد آباد ... عہ
عزیز الدین ناظم انجمن مراد آباد ... سے
حاجی وارث علی عاشق الٰہی آگرہ (منی آرڈر) ... صہ
از دفتر اہلحدیث امرتسر (") ... صہ
حاجی محمد وزیر معرفت محمد سلیمان رچھا (") ... صہ
حافظ محمد عظیم دیرہ وفیروزپور ضلع بلندشہر ... ۸
منشی عبدالسلام کلکتہ عہ ۔ خدا بخش پنجابی کلکتہ عہ
ایچ۔ الیس عبدالغنی ... صہ
معرفت مولوی محمد علی مسجد غازی پاڑہ ... للعہ
حاجی جمیل الدین پران ناتھ پور ضلع راجشاہی ... ۴
مولوی محمد یوسف ۲ ۔ حاجی نعیم الدین ۴
حاجی کلیم الدین ۸ ۔ محمد دبیر الدین ۴
مولوی محمد سلیمان سنپورہ ضلع ایضاً ... ۴
جان محمد منڈل ڈانگی پاڑہ ... ۵
محی الدین ۸ ۔ مولوی محمد جابر ... صہ
مولوی محمد اسماعیل باڑریہ (ایضاً) ... عہ
مولوی محمد مشیر الدین صاحب نگر ضلع مرشد آباد ... عار
حاجی محمد ناصر الدین شاہپور ... ۸
عنایت اللہ منڈل بیل گھریا ... عہ
نبیر الدین منڈل شمشادپور ... عہ
محمد چاند تعلقدار کیا سیا ... عہ
مولوی زینت اللہ کوپا باکا ندی ... عار
معرفت مولوی بشارت اللہ گوداگاڑی ... ۶
حاجی شہاب الدین سری پور ... عہ
فقیر منڈل ... ۸

مولوی اکرم علی دواڑی ضلع مرشد آباد ... عہ
ابوالنیس محمد یوسف شیو پورہ ... صہ
ریاست حسین رامپور فرنگی محل ... ۴
مقبول احمد خان ۲ ۔ محمد فیاض خان ۱
مسماۃ ایضاً ... ۲ ۔ ارشاد حسین ۴
اکبر علی ڈریور ضلع بارہ بنکی ۴ ۔ اصغر علیخان ۲
محمد لونہ گیرے ... ۱ ۔ سعادت ...
ستار ... ۔ الٰہی بخش ... ۱
عبدالرحیم ... ۲ ۔ محمد سلطان ...
علی حسین ... ۱ ۔ محمد رضا ...
بجھن ... ۔ محمد عیوض ۱
محمد ضیاء الحق ۴ ۔ بدن ...
وزیر احمد ۱ ۔ خدا یار خان دبکہ عہ
کلن ... ۴ ۔ بنی دبکہ ۱
حبیب الرحمن ۱ ۔ پیر بخش ۲
نذیر احمد رئیس دانگ ضلع پیلی بھیت ... عہ
برکات احمد سرسے ... ۴
تاج الدین رفاقت حسین کرگینا ... ۱
معرفت ایضاً ...
نامعلوم الاسم ... ۲
" ... ۔ وزیر علی ... ۲
مشرف الدین ۲ ۔ نامعلوم الاسم موضع دہندری
ہدایت رسول ہرائے پور ... عہ
نور احمد نوز پور ۲ ۔ عبدالملک رئیس برہ ۸
مولوی عبداللہ ۸ ۔ نامعلوم الاسم موضع پٹی ۲
حکیم خلیل الرحمن پیلی بھیت ... ۲
علی گوہر موضع نوریا ۱ ۔ ابرار حسن خان مدرس نوریا ۱
منشی حبیب اللہ پوسٹ ماسٹر نوریا ... ۱
شیخ فضل الدین ڈھکیا ... ۶
چنان خان منڈی برم دیو ... ۷
عبداللطیف خان (ایضاً) ... ۲
عبدالحمید خان موضع پیسلا ... ۲
عبدالرحمن رچھا ۸ ۔ عبدالرحیم رچھا ۲
عبدالستار ... ۴
مولوی عنایت اللہ موضع توی تالیاں ... ۵

مسماۃ صاحبزادی قاضی موی قاضیان - - .. عہ/

مولوی حامد „ ۴ر ۶ بھورا خان مدناپور .. ۲ر

محمد یوسف برم دیو ا ر ۶ نیاز اللہ خان برم دیو ۴ر

عبد اللہ „ ا ر ۶ نامعلوم الاسم مگریا ۲ر

ایضاً موضع بڑھوار ۲ر ۶ ایضاً موضع اودیپور ۴ر

محمد ابراہیم منڈیا ۴ر ۶ نامعلوم الاسم منڈیا ۲ر

حبیب احمد „ ۴ر ۶ محمد علی مدناپور - - ۴ر

لطیف احمد خان شش گڑھ - - - - ۸ر

منشی فدا علی „ ۴ر ۶ ابوہریرہ - „ - ۸ر

مقبول حسین „ ۴ر ۶ غلام نبی - „ - ۴ر

میاں حکیم جی „ ۲ر ۶ عبد الستار „ عہ ر

حاجی محمد عمر „ ۲ر ۶ نامعلوم الاسم „ ۱۱ر

میزان للعہ

نقشہ خرچ

سفر خرچ عزیز الدین بابت چندہ دہلی سہ مرتبہ لاہور امرتسر - وزیر آباد - ملتان - بہاولپور - بھٹنڈہ (بلاحق سفارت - - - - - - للعہ

سفر خرچ حافظ عبد اللہ سفیر از کلکتہ ضلع راجشاہی وغیرہ تا ماہ ۱۲ مع حق سفارت - - - - سے

سفر خرچ ولی محمد سفیر ریاست رامپور وغیرہ مع حق سفارت عہ

سفر خرچ منشی محمد اسمٰعیل ضلع بریلی وغیرہ مع حق سفارت عہ

بابت تنخواہ مولوی عباد اللہ صاحب مدرس ۵ ماہ بتقرر بارہ روپیہ ماہوار - - - - - للعہ

بابت خرچ طلبہ خوراک وغیرہ - - - - - - عہ

بابت اشاعت مطبوعہ و ارسالگی خطوط و خرید کتب وغیرہ - - - - - - عہ

بابت مقدمہ متعلق اشتہار انعامی ۲۵ روپیہ مسئلہ ظہر الی المثلین از مقلدین احناف رحمہا علیہم - لعہ

بابت تعمیر مسجد - - - - - - عہ

بابت ادائگی قرضہ ۱۳۳۲ھ - - - - عہ

میزان للعہ

آمدنی سے زائد بطور قرض مبلغ لعہ خرچ ہوئے اور بابت تنخواہ مولوی صاحب مدرس ۴ ماہ مبلغ عہ ذمہ انجمن واجب الادا مبلغ لعہ ہیں لغایت جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ تک - اصحاب کرم سے امید کی جاتی ہے کہ توجہ فرما کر رقم مذکورہ سے سبکدوشی فرما دینگے جس کی وجہ سے بالفعل پریشانی واقع ہے -

علاوہ بریں جن صاحب نے اس عرصہ میں اصالتاً یا کسی سفیر کی معرفت کوئی رقم عطا فرمائی ہو یا باقاعدہ رسید مہری رکھتے ہوں کہ اس کے مطابق نقشہ ہذا میں اندراج نہ ہوا ہو تو مہربانی فرما کر مطلع فرما دیں کہ اسکا انسداد کیا جاوے - نیز جو صاحب تفصیلی حالات رجسٹر وغیرہ معلوم فرمانا چاہیں دفتر میں تشریف لاکر یا بذریعہ تحریر استفسار فرما سکتے ہیں -

اور واضح ہو کہ مسمی اشرف علی سفیر مع رجسٹر رسید وسند مہری کے ۲۸ صفر ۱۳۳۳ھ عرصہ ۴ ماہ سے مفقود ہے - ہر چند تلاش ہوئی مگر پتہ نہ چلا - اگر کسی صاحب کو اطلاع ہو تو مہربانی فرما کر مطلع فرما دیں +

(العارض بندہ عزیز)

میں تحریر حافظ عزیز الدین صاحب کی تصدیق کرتا ہوں

محمد ہدایت صدر انجمن اہلحدیث

میں بذات خود تصدیق کرتا ہوں کہ یہ حساب بہت صحیح ہے

محمد ابراہیم محاسب انجمن اہلحدیث

میں تصدیق کرتا ہوں یہ حساب صحیح ہے

اشفاق احمد نائب سکرٹری انجمن اہلحدیث

مراد آباد

مشتاق احمد عفی عنہ ممبر انجمن اہلحدیث مراد آباد

ملک حاکم الدین سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ ممبر انجمن اہلحدیث مراد آباد

عبد الرحمٰن عفی عنہ ممبر اہل حدیث مراد آباد

مہر [سلہ]

عورتوں کے سوراخی زیورات

سوال مسلمان عورتوں کو ناک چھدوانا اور کیل اور نتھ پہننا جائز ہے یا نہیں -

جواب درمختار میں کہ معتبر اور مختار کتاب مذہب حنفیہ کی ہے لکھا ہے :- وهل يجوز الخزام في الانف لم اره - حکم حلال ہونے نتھ کا کہ عورتیں ناک کے سوراخ میں پہنتی ہیں - میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا کہ جائز ہے یا نہیں - مگر چونکہ یہ زیور مخصوص ہندوستان کا ہے - اور یہ اصلی ملک کفار ہنود کا ہے تو یہ زیور مخصوص ساتھ کفار ہنود کے ہوگا یہاں تک کہ ہنود میں اس زیور پہننے کو نشان شوہری کا ٹھہرایا ہے - پھر جو مسلمان عورتیں اس کو پہنیں تو تشبہ ساتھ عورتوں کفار کے لازم آتا ہے جو جائز نہیں ہے هكذا في قرة العيون - اور ناک چھدانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات و بنات طیبات سے ثابت نہیں ہے نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا بلکہ عرب میں یہ امر مروج نہ تھا - یہ رسم کفار ہنود کی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت سے منع فرمایا ہے - اور نیز اس میں تغیر خلق اللہ لازم آتا ہے اور وہ منع ہے واللہ اعلم بالصواب

العبد العاجز محمد غفر لہ الصمد ۔ العبد محمد یوسف احمد غفی دہکہ

جواب ثانی از مدرسہ احمدیہ آرہ - اللهم لك الحمد - محققین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین نے کتب فقہ میں تصریح کی ہے کہ لڑکیوں کا کان اور ناک چھیدانا اور سوراخ میں بالیاں اور نتھ وغیرہ پہنانا جائز ہے اسکو عدم جواز کی دلیلیں سب ناکافی ہیں - فاضل لکھنوی فرماتے ہیں والقرط بالضم حلية تولق في الاذن او في شحمة للتزئين وهو جائز كما في جامع احكام الصغار لا بأس بثقب اذن الطفل من البنات لانهم كانوا يفعلون ذالك في زمان النبي صلى الله عليه وسلم من غير انكار انتهى ومكروه للرجال كما صرح به في الحاوي القدسي وكذا يجوز ثقب الانف للبنات لتعليق الخزام صرح به الطحطاوي في حواشي الدر المختار اسی درمختار کے حواشی میں فاضل طحطاوی نے جو فقہاء احناف میں سے ایک معتمد علیہ فقیہ ہیں نہایت تصریح سے ساتھ اس کے جواز کے قائل ہیں - اور اس زیور کو مخصوص بہ ہندوستان کرنا بھی صحیح نہیں - كما لا يخفى على السياح في الاقاليم المختلفة اور یہ کوئی شرعی امر نہیں ہے کہ ہندوستان میں جتنے لباس یا زیورات کہ اس وقت مسلمانوں میں

ﻟﻪ مقامی انجمنوں کی اشاعت کے سلسلے باب دفتر کے لئے ایک کالم سے زیادہ جگہ ہم نہیں دے سکتے - آئندہ سب کو اطلاع رہے (ایڈیٹر)

استعمال کئے جاتے اور عرب میں اُن کا رواج نہیں ہے وہ سب ہنود کے ایجاد کردہ اور مستعمل اور مرسوم ہیں کما یشہد العقل السلیم والفہم المستقیم اور اگر اس کے نکالنے والے اور رواج دینے والے ہنود ہوں بھی تاہم اس کے جواز میں کلام نہیں ہوسکتا لعموم البلوے اور ازواج مطہرات کا کسی چیز کو استعمال نہیں کرنا عدم جواز کی دلیل نہیں ہوسکتی کما فی تصریحا تھمت اور من تشبہ بقوم فہو منہم میں تشبہ سے مراد تشبہ بشعار ملت و دین ہے نہ مطلقاً۔ ورنہ سیکڑوں چیزوں میں تشبہ کا حکم نافذ ہو جائیگا ولیس الامر کذالک اور تغییر خلق اللہ کیا بالیوں کے سوراخ میں لازم نہیں آتا فافہم وتدبر۔ ھذا ھو الجواب واللہ اعلم بالصواب۔ والتصحیح فی مجموعۃ الفتاری للعبد الضعیف ابی طاھر البہاری فانظر ثم لاتحصحص الحق وانلدفعت الاعتراضات کلہا کالذباب والبق

(حررہ محمد ابو طاہر البہاری عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیۃ الکائنۃ فی بلدۃ آرہ)

ھذا ھو الحق والحق احق بالاتباع

محمد عزت اللہ مرشدآبادی

مولانا مولوی محمد ابو طاہر صاحب بہاری مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ کی تحریر کی تائید کرتا ہوں فقط

محمد رحیم بخش حنفی قادری عفی عنہ

مدرس اول مدرسہ فیض الغرباء آرہ

تائید جواب ثانی از مولانا مولوی محمد عبدالجبار صاحب عمرپوری دام فیضہٗ

یہ امر ظاہر ہے کہ زیور کا استعمال عورتوں کے لئے مخصوص و مشروع ہے۔ زیب و زینت کی طرف متوجہ و مائل ہونا اُن کا خلقی و پیدائشی حصہ اور خاصہ ہے قال تعالی اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَھُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ یعنے جب کفار نے کہا فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو پروردگار نے فرمایا کہ جو شخص زیور اور زیبائش میں نشو ونما پاوے اور میدان و معرکہ میں ظاہر نہ ہو سکے وہ خدا کی اولاد ہونے کے لائق کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ زیور پہننا عبادات اور امور دینیہ میں داخل نہیں یعنے اُس کے کرنے اور نہ کرنے پر ثواب وعقاب مرتب نہیں ہوسکتا۔ پس اگر کسی قسم کا زیور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کے زمانہ میں نہیں پہنا گیا تو اُس کا استعمال بدعت اور محدث فی الدین نہیں ہوسکتا کیونکہ بدعت احداث فی الدین کا نام ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد پس ناک میں بالی ڈالنے کے لیے دلیل شرعی قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خاصکر جب کہ بالی کا پہننا حدیث سے ثابت ہے خواہ وہ کان کے لئے ہو یا اور کسی عضو کیلئے کیونکہ جس طرح کان جسم انسانی کا ٹکڑا ہے اُسی طرح ناک بھی ہے۔ ہاں اگر یہ ثابت ہو کہ ناک میں بالی ڈالنا ابتداءً ہنود کا فعل تھا۔ بعدہٗ مسلمانوں میں مروج ہوا۔ تو اس حالت میں ہنود کی مشابہت کا شبہ پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ شبہ اسی طرح رفع ہوسکتا ہے کہ بالی یعنی نتھ کا استعمال موقوف کیا جائے اور بجائے اُس کے بُلاق وغیرہ ناک میں ڈالا جائے۔ اور اگر یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ اولاً یہ فعل ہنود کا تھا اس کے بعد مسلمانوں نے اختیار کیا بلکہ جس طرح مسلمان اختیار کرتے ہیں اسی طرح ہنود بھی کرتے ہیں تو یہ شبہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ہنود عموماً ہر قسم کا زیور خواہ کان میں یا ہاتھ پاؤں میں یا ناک میں برابر استعمال کرتے ہیں۔

پس اگر اس حالت میں بھی ہنود کی مشابہت کا خیال کیا جائیگا تو مسلمانوں کے لئے کسی قسم کا زیور جائز نہ ہوگا اور اس صورت میں قرآن وحدیث کی صراحتاً مخالفت لازم آئیگی۔ کیونکہ قرآن وحدیث سے صاف طور پر عورتوں کے لئے مشروع ومباح ہونا پایا جاتا ہے۔ قال اللہ تعالے وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا الی آخر الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تصدقن ولو من حلیکن الحدیث (واللہ اعلم)

علم الفقہ — فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث قیمت ۲؍ (دفتر اہلحدیث)

نظم

مسلمانو کہاں ہم میں ہے اب اگلی سی قربانی
نہ وہ اگلی سی رونق ہے نہ وہ شانِ مسلمانی
ہمارا آفتاب علم چمکا منصف گردوں پر
ہمیں میں تھے جنید وشبلی وسعدی و خاقانی
ہماری سلطنت تھی ایک دن اطراف عالم میں
ہماری ہر جگہ تھی رعب وداب وشان سلطانی
حکومت تھی ہماری عدل اور انصاف کا دریا
بہم پیتے تھے شیر وگوسفند اک گھاٹ پر پانی
ہر اک جا مدرسے تحصیل علم وعقل کے کھولے
درس ملتی تھی واں پر فقہ وتفسیر قرآنی
سرائیں مسجدیں چاہ وشفا خانے کئے قائم
کسی کو کچھ نہیں محسوس ہوتی تھی پریشانی
تجارت میں ہمیشہ رہتے تھے سینہ سپر ہم سب
وفاداری وسچائی تھا اپنا شیوہ ایمانی
سخاوت میں ہمارے تھے سلف ایسے سخی ہمت
کہ سب کہتے تھے اُن کو اُس زماں کے حاتم ثانی
ہماری سلطنت جبروت وعزت اور عظمت ہے
سکندر، رستم ونوشیرواں کرتے تھے دربانی
ہمارا موئے تن ٹیڑھا نہ ہوتا تھا کبھی ہرگز
ہمارے سر پہ رہتا تھا ہمیشہ ظلِّ سبحانی
بہادر صف شکن تھے ہم شجاعت میں تھے ہم یکتا
ہماری شوکت وجبروت ہے ہر قوم نے مانی
ہماری گردنیں ہرگز کسی معبود کے آگے
نہ جھکتی تھیں کبھی بھولے سے جز در [illegible] ربانی
مگر اب ہے دگرگوں معاملہ اس قوم مسلم کا
کہ حالت دیکھکر کرتے ہیں اس پر مرثیہ خوانی
ہوئے افسوس ہم کس طرح سے موہوم کے بندے
کہ تابوت اور ابرکھ پر گھسا کرتے ہیں پیشانی
بنے جاہل ولیکن عقل کو بھی کھوکے بیٹھے ہیں۔
علم پنجرے دکھلاتے ہیں ہم شانِ مسلمانی
اگر گویم دریں مشکل نگویم تو دراں مشکل
دکھائے گی یہ رنگ اک دن ہماری طبع جولانی
ہزاروں روپیہ برباد کر دیتے ہیں شعباں میں

ہمیں اب سوجھتی ہیں خوب ہی حرکات شیطانی
مزامیر و طبل سارنگ و ڈھولک خوش گلو گلچیں
ستاتی ہیں ہمیں ہر وقت خواہش ہائے نفسانی
یہ بدبختی زیارت کعبہ پر ترجیح دیتے ہیں
بدرگاہ معین الدین چشتی غوث گیلانی
خدایا اب پتا لگتا نہیں توحید و سنت
یہاں تو کفر و بدعت شرک ہے کاہے مسلمانی
پڑھایا تھا سبق اسلام نے ہمکو اخوت کا
ولیکن ہو گئے اب باہمی ہم دشمن جانی
نہیں بھاتا ہے ہمکو اب تو اپنا جامۂ شرعی
بنائی ہمنے پوشش اپنی طرز قوم نصرانی
مرے مولا یہ کیا سوجھی ہے ان علمائے مسلم کو
کہ ہمکو دیتے ہیں دینی فتاوے خوب من مانی
ہماری یہ رہی حالت تو بس سمجھو خدا حافظ
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
مسلمانو! سمجھ جاؤ خدا کو منہ دکھانا ہے
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
زباں میں سوز سے حامد نہیں ہے تاب گویائی
نہ ہوگا ختم یہ قصہ یہ ہے مضمون طولانی

(خاکسار حامد حسین موضع عمر پور نیوال الہ آبادی)

اہلحدیث کانفرنس کی خدمات اور صداقت

بعض طبائع کا رجحان ہی جھگڑے اور فساد کیطرف ہوتا ہے اور بعض لوگوں کا شیوہ یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ بہتر سے بہتر اور نیک سے نیک کام کی مخالفت کریں اور اپنی ایک اینٹ کے لیئے (معاذ اللہ) مسجد کو ڈھائیں۔ ان لوگوں کو نہ جھوٹے الزام قائم کرنیسے شرم آتی ہے نہ مکارانہ جوڑ توڑ کرنے میں ان کو تامل ہوتا ہے اور دن رات اسی ادھیڑبن میں لگے رہتے ہیں کہ اپنے مخالفوں کو بدنام کریں اور ان کو نیچا دکھائیں خواہ وہ بچارے سراسر بے قصور ہوں اور بجز اس کے ان کا کوئی قصور نہ ہو کہ کسی اچھے کام کی ابتدا ان سے ہوئی اور کسی اچھے کام کو پورا کرنے کے لیئے انہوں نے اپنا عزیز وقت صرف کیا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو نہ تو خود کوئی کام کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی اور شخص اپنے علم و نیت میں کسی کام کو مفید سمجھکر کرنا چاہیئے۔ تو نہ اس کا اس کام میں کامیاب ہونا دیکھ سکتے ہیں۔ بھلا اہلحدیث کانفرنس نے مسلمانوں کی تائید اور خدمت کے سوا خدانخواستہ کیا برائی کی اور بجز فائدہ کے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچایا۔

کانفرنس اس قدر عمدہ اور مفید کام کر رہی ہے جس کا ادنے نمونہ مولوی عبد الغنی صاحب و مولوی عبد الحکیم صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث کی مندرجہ ذیل رپورٹ سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ اس کانفرنس کی محض ضد و نفسانیت کی وجہ سے کہ مخالفتیں کی جاتی ہیں اور سازشیں اور جوڑ توڑ کیئے جاتے ہیں تاکہ کانفرنس تباہ اور برباد ہو جائے اس سے بڑھکر شرم اور افسوس کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ وہ رپورٹ یہ ہے:۔

مولوی عبد الغنی صاحب واعظ کانفرنس لکھتے ہیں۔ کہ میں موضع نیمکا ضلع گوڑگانوہ میں پہنچا۔ یہاں ہولی کے دنوں میں بعض مسلمان بھی ہولی مناتے ہیں ٹامک بجاتے ہیں یہاں وعظ میں اس کا رد کیا گیا ٹامک اسی وقت فروخت کر دئیے اور آئندہ بجانے کی توبہ کی۔ نیمکا سے موضع ادوئی میں آیا رات کو وعظ ہوا۔ تعزیہ بنانے سے اور چالیس روز لوگ اور مونڈوں میں مالیدہ بنانے سے نمبردار فیض محمد خان اور نصف گاؤں والے لوگوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرما وے آمین۔

موضع ادوئی سے قرولی گیا جمعدار محمد بخش خان صاحب جاگیردار کے گھر وعظ ہوا۔ مرد اور عورتیں بکثرت تھیں شرک بدعت کا خوب رد ہوا۔ لوگ خوش ہوئے۔ اللہ سے ڈرے اور رسول سے شرمائے۔ دغاباز پیروں سے بد اعتقاد ہوئے۔ امید ہے کہ نکاح ثانی بھی اس گاؤں میں رائج ہو جائیگا یہاں کے پٹھان بہت سخت ہیں۔

مولوی عبد الحکیم صاحب واعظ لکھتے ہیں۔ ساکرس سے روانہ ہو کر موضع اول ریاست الور پہنچا۔ یہاں تقریباً سو مسلمان ہیں۔ نشان جھنڈا سالار کی چھڑیاں اور تعزیے پیر وغیرہ کے ماننے والے ہیں۔ پہلے روز آدمی جمع کرا کر وعظ کیا۔ وعظ میں تقریباً ۲۵ مرد ۳۰ عورتیں تھیں وعظ میں شرک بدعت و سزائے مشرکین کا بیان کیا گیا۔ بعد وعظ کے بچشم خود دیکھا جاتا کہ جملہ عورتیں آپس میں گفتگو کرتی تھیں کہ جو کام ہم کرتے ہیں اس کا تو بہت بڑا عذاب ہے صبح کے وقت اکثر عورتوں نے نشان چھڑیوں پر مالیدہ وسیلا چڑھانے سے توبہ کی اور نماز پڑھنے کا اقرار کیا۔ ایک شخص مسمی نجف خان نے ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کی۔ ایک شخص مسمی سہاجت جس کا نام میں نے بدل کر سعادت رکھا ہے۔ یہ شخص ہمیشہ سے سود کھاتا تھا سود خواروں کی مذمت سنکر اور عذاب آخرت سے ڈرکر سود لینے سے توبہ کی۔ اللہ پاک استقامت دے آمین

اس موضع میں ہر چھ ماہ کے بعد سالار کی چھڑیاں آیا کرتی ہیں۔ بلکہ میرے یہاں آنے سے دو روز بعد اس کے آنے کا دن تھا۔ اس شخص نے چھڑیوں پر مالیدہ وغیرہ چڑھانے سے توبہ کی۔ مسمی عوض علی میں نے اس کا نام بدلکر عبد الرحمٰن رکھدیا۔ دیگر شخص مسمی اکھی سنگ میں نے اس کا نام بدلکر عبد اللہ رکھدیا۔ ان ہر دو مسمیان نے تعزیہ و نشان گیارہویں جملہ افعال شرکیہ سے توبہ کی۔ بہت سے لوگوں نے نماز پڑھنے کا اقرار کیا۔ اب دو روز کے بعد نشان آئے معلوم ہوا کہ آدھے گاؤں میں مالیدہ تو بالکل ہوا ہی نہیں باقی مالیدہ نصف گاؤں میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اتنا مالیدہ آیا کہ ان کی خوراک کو بھی کافی نہوا۔ اور قبل اس کے اتنا آیا کرتا تھا کہ گدھوں پر لادکر لیجایا کرتے تھے خاکسار نے کئی روز قیام کیا اور ہر روز وعظ میں بیان کرتا رہا اور گھروں پر بھی علیحدہ علیحدہ جاکر سمجھاتا رہا۔

موضع ساکرس سے چل کر موضع کھیرلا وارد ہوا یہاں تقریباً ۵۰ آدمی مسلمان ہیں دنیاوی امور میں شب و روز مصروف رہتے ہیں دین کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اور مسجد میں بہت کم آتے ہیں۔ بایں وجہ خاکسار نے چوپال پر آدمی جمع کرا کر وعظ بیان کیا۔ چودھری مالیخان نے ڈاڑھی منڈوانے سے توبہ کی۔ اور سودی روپیہ لیکر اپنے کام میں لگایا کرتا تھا۔ اس سے بھی توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے آمین۔

عاجز سید عبد السلام غفرلہ نائب سکرٹری
اہلحدیث کانفرنس دہلی

انجمن طلبائے مدرسہ احمدیہ آرہ

ابھی "انجمن طلبا" زمانہ طفولیت میں ہے کہ اس کے سرپرست اصحاب غیر معمولی طور پر غیر دلچسپی کا اظہار کرنے لگے۔ خدا معلوم آگے چل کر کیا ہوگا۔ ایسے مقاصد ارفع جو اس انجمن میں پنہاں ہیں اُن کو معرض التوا میں رکھنا نہ صرف افسوس بلکہ ہمارے لئے نہایت ہی شرم کی بات ہے۔ ہم غیر اقوام کو دیکھتے ہیں کہ وہ جن چیزوں کی ابتدا کرتے ہیں اُن کو روز افزوں ترقی دینے میں ایسے منہمک رہتے ہیں کہ بعض اوقات اپنی ذاتی ضرورتوں کا بھی چنداں خیال نہیں کرتے مگر افسوس ہے کہ انجمن مذکور کے کارکنان ایسے خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں کہ باوجودیکہ اُن کے اُٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔

آج کئی ہفتے ہوئے ہیں میں نے ایک خط بنام حافظ مولوی محمد صدیق صاحب ناظم انجمن کو دفتر احمدیہ آرہ کے پتہ پر لکھا مگر تاحال جواب سے محروم ہوں[1]۔ اب بغرض اطلاع تمام طلبا کے اخبار میں شائع کر رہا ہوں۔ امید ہے ہمارے تمام احباب (طلبا قدیم) ناچیز کے پیش کردہ تجاویز پر غور فرما کر اپنی اپنی رائے سے انجمن کو مطلع فرما دینگے۔

خط بنام ناظم صاحب طلبائے قدیم	مکرم جناب مولوی حافظ محمد صدیق صاحب آنریری ناظم

انجمن طلبا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

انجمن مذکور کے متعلق جناب کا مضمون اہلحدیث اخبار میں پڑھا جو خاص طور پر ہمارے سوالات کے جواب میں تھا۔ جو تجویزیں اور جو خیالات آپ لوگوں کے پیش نظر ہیں اور جن کی بنا پر اس انجمن کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ کہنے سے باز نہ آؤنگا کہ درحقیقت ان مقاصد کے حصول کے لئے موجودہ طریقہ زیادہ وقعت نہیں رکھتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ موجودہ پالیسی مقاصد اصلیہ کے لئے ہی نہیں ہے قبل اس کے کہ میں اپنی ناچیز رائے پیش کردوں۔ دو چار جملے سمجت اصلیہ کے علاوہ بیان کردوں۔ ہم لوگ ہمیشہ سے عادی ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی نیک صلاح اور تجویز پیش کرتا ہے تو اُس تجویز تحریک کو لوگ بنظر شبہ دیکھتے ہیں اور اُس کی نیک نیتی میں تامل کرلیتے ہیں۔ اس عادت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یقین دلاتا ہوں کہ حاشا وکلا میں آپ کی کارروائی میں روڑا نہیں اٹکانا چاہتا ہوں اور نہ آپ کے اس عمل کو غیر مفید سمجھتا ہوں۔ بلکہ مجھے مسرت ہے کہ ہمیں اپنا تنزل محسوس ہونے لگا۔ اور ترقی اسباب کی طرف لوگ متوجہ ہونے لگے۔ میں جو کچھ رائے دونگا محض نیک نیتی اور دلی درد سے باقی رہا کہ اس کو ماننا یہ کچھ ضرور نہیں کیونکہ زیادہ قرینہ ہے میں غلطی پر ہوں

انجمن طلبا کے قائم کرنے کی غرض وغایت یہ ہیں

(۱) مدرسہ کی مالی امداد کرنا۔

(۲) مدرسہ کے انتظامی معاملہ میں نیک رائے دینا۔

(۳) مدرسہ کی تعلیمی حالت کو ترقی دینا۔

(۴) لڑکوں میں اتفاق اتحاد قائم کرنا۔

(۵) مدرسہ کے متعلق غلط افواہوں کا دور کرنا۔

کیا آپ کو امید ہے کہ موجودہ طرز عمل سے انہیں کامیابی ہوسکتی ہے؟ کیا چند طلبا سے آٹھ آٹھ آنے چندہ لینے سے آپ اپنے مقاصد میں کامران ہوسکتے ہیں؟ کیا کُنْ فَیَکُوْن سے کام لینے کی قدرت رکھتے ہیں؟ غالباً جواب نفی میں ہوگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ذرائع کو وسعت ندیں اور لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی کی بنا پر ہم اُن تمام ذرائع اور کوششوں سے کیوں نہ اپنے اغراض ومقاصد کو تقویت دیں۔ جن کا ہونا ممکن ہے۔ بجائے اس کے یہ کہنا کہ انجمن محض فضل الٰہی کی امیدوار ہے۔ یہ خیال بالکل لغو اور قانون قدرت کے خلاف ہے اس طرح کسی نے نہ ترقی کی ہے اور نہ کرسکتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں آپ صاحبان مدبران وہواخواہان مدرسہ مجھ ناچیز کی پیش کردہ تجاویز پر غور فرما کر جواب سے مطلع فرما دینگے۔

یہ انجمن اپنے اغراض ومقاصد میں اُس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی اور نہ اپنی کارروائی اسوقت تک شروع کرسکتی ہے جب تک کہ اُس کیلئے اصول نہ بنالیے جائیں۔ اور اصول کا بنانا اُس وقت تک نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ تمام پُرانے طلبا کو اس کی اطلاع نہ دی جائے۔ اور وہ ایکجا ہوکر ایک ایک مسئلہ کو باتفاق نہ طے کرلیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی ایسے مقام میں جہاں اکثر طلبا بہ آسانی پہنچ سکتے ہوں۔ ایک جلسہ کریں اور آپ اس بات کی کوشش کریں کہ تمام وہ سند یافتہ وغیر سند یافتہ طلبا شامل جلسہ ہوں جو عام پبلک میں رسوخ وعزت ووقعت رکھتے ہوں۔ یا اپنے اخلاق حمیدہ واعلےٰ قابلیت کی بجا پر عام پبلک اُن کی گرویدہ ہو۔ یا لیکچر ووعظ کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اس لئے میں اپنے ذاتی علم پر ذیل کے اصحاب کو پیش کرتا ہوں:۔

(۱) مولوی احمد یحییٰ صاحب رئیس (۲) مولوی محمد بشیر صاحب (۳) مولوی محمد عباس صاحب رئیس (۴) مولوی محمد سعید صاحب (۵) مولوی محمد ابراہیم صاحب (۶) مولوی زین العابدین صاحب (۷) مولوی حکیم عبدالجلیل صاحب (۸) مولوی حکیم حسام الحق صاحب (۹) مولوی حکیم محمد حسن صاحب (۱۰) مولوی عبدالغفور صاحب۔

اُن حضرات کو شرکت جلسہ پر مجبور کیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اصحاب نہایت ہی سرگرم ممبر ثابت ہونگے۔

جب جلسہ منعقد ہو تو ذیل کی باتیں پیش کرکے طے کیجائیں

(۱) انتخاب عہدہ داران (۲) فرائض واختیارات عہدہ داران (۳) تعیین فیس ممبری (۴) دفعات مقاصد انجمن وغیرہ۔

ہم تمام طلبا کو نہایت ہی تندہی اور جانفشانی سے مدرسہ کو دامے، درمے، قدمے، وسخنے مدد دینی چاہئے تاکہ ہمارا مستقبل زمانہ گزشتہ کا اعتبار سے زیادہ روشن ہو اور جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کی یادگار تاقیامت قائم اور روشن رہے۔ یہ ناچیز مدرسہ کی خدمت کرنیکو تیار ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مدرسہ کی ایک سند کب اور جناب علامہ حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی کا ایک خط بھیجدیں انشاءاللہ چندہ کی آمدنی ماہ بماہ ہوتی رہیگی

اخیر میں آپ سے درخواست ہے کہ اگر جلسہ منعقد ہونا قرار پایا تو مجھے بھی اطلاع بخشیں تاکہ میں بھی شریک جلسہ ہونیکی کوشش کروں۔

یہ تھا خط جس کا جواب اب تک نہیں آیا۔ باوجودیکہ اپنی جائے قیام کا پتہ مفصل تحریر کردیا تھا۔

(سید عبدالہادی بہاری از ملتان چھاؤنی)

[1] حافظ صاحب آرہ میں نہیں ناظم مدرسہ احمدیہ آرہ کو چاہیئے تھا کہ حافظ صاحب کا خط بحفاظت مکتوب الیہ کے پاس بھیجتے (اڈیٹر)

(۴۷۳)

فتاویٰ

س نمبر ۲۱۱ - یہاں آپس میں اہلحدیثوں کی جماعت کو اس مسئلہ پر اختلاف پڑا ہے کہ آیا شب معراج میں حضرت محمد مصطفےٰ نے اپنے چشمان مبارک سے اللہ تعالےٰ کو دیکھا یا نہیں۔ در تفسیر ترجمان القرآن نواب صاحب نے سورۃ النجم کی تفسیر میں لایا ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایتیں صحیح ہو چکیں کہ اُنہوں نے اس مسئلہ میں باثبات رویت کلام کیا ہے تو اس کی اس بات کی طرف رجوع ہونا واجب ہے۔ امام نووی نے فرمایا حاصل یہ ہے کہ اکثر علماء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب عزوجل کو اپنے سر کی دو آنکھوں سے شب معراج میں بوجہ حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس وغیرہ۔ دیکھا۔

دوسرے کہتے ہیں۔

مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ تو کہا یا اُمّ المومنین آیا دیکھا محمدؐ نے اپنے رب عزوجل کو فرمایا سبحان اللہ البتہ اُٹھ کھڑے ہوئے میرے رونگٹے اُس سے جو تو نے کہا۔ کہاں ہے تو تین باتوں سے جو کوئی تجھے ان کی حدیث کرے تو مقرر اُس نے جھوٹ کہا۔ جو کوئی تجھے یہ حدیث کرے کہ محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا تو مقرر اُس نے جھوٹ کہا۔ پھر یہ آیت پڑھی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ لہذا میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ آپ اس سوال کو اخبار اہلحدیث میں چھپایئے اور اس کا جواب مہربانی کر کے اخبار ہذا میں حل کریں۔ (الراقم محمد شاہ ولد غنی شاہ سادہ باف خریدار ۳۴۶۹ سری نگر کشمیر)

ج نمبر ۲۱۱ - صحیح مسلم میں روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور نے خدا کو دیکھا ہے۔ آں حضرت نے جو جواب دیا وہ سب پر غالب ہے فرمایا نورٌ انّی اراہ خدا نور ہے میں اُسے کیسے دیکھوں؟ اس روایت نے سب فیصلے کر دیئے۔ سلف خلف کا اختلاف سب اس کے ماتحت ہے (کشمیر کا ٹکٹ یہاں بجوئے نارند۔ اس لئے آئندہ کو انگریزی ٹکٹ بھیجا کریں)

س نمبر ۲۱۲ - ایک شخص ایک بزرگ زادہ کے ہم مجلس مسجد میں بیٹھا تھا۔ ایک اور شخص مرید بزرگ زادہ کا آیا۔ جب اُس نے پہلے شخص کو اُس صاحبزادہ کے پاس بیٹھے دیکھا تو کہا کہ اے پیر تم یہاں سے چلے جاؤ تم کو اس وقت میں کچھ نہیں سمجھتا ہوں۔ تم کیا یہ شخص آپ کی مجلس میں بیٹھا ہے اگر رسول کے پاس بیٹھا ہو تو میں اس کو بھی نہیں جانتا کہ کون ہے اُس بے ادب کے حق میں کیا فتوےٰ ہے شریعت نبوی کا۔ (خاکسار احمد دین زرگر خریدار اخبار ۳۲۰۹)

ج نمبر ۲۱۲ - جس شخص کی نسبت اُس نے ایسا کہا اُس میں کوئی ایسا عیب ہے کہ جب تک اُس عیب کو نہ چھوڑے وہ ملنے کے قابل نہیں تو اس قائل پر گناہ نہیں۔ اور اگر وہ ایسے عیب سے خالی ہے بلکہ نیک بخت یا معمولی خدا خوف مسلمان ہے تو شخص مذکور گناہگار ہے اُس کو ایسی بدگمانی بلکہ بدگوئی سے توبہ کرنی چاہیئے۔

س نمبر ۲۱۳ - کفر و شرک میں کیا فرق ہے (حافظ سردار بخش چک ۲۴۲ ضلع لائل پور)

ج نمبر ۲۱۳ - کفر کے معنے انکار کے ہیں۔ ایک شخص جو خدا کی ہستی سے منکر ہے جیسے دہریہ کافر ہے مشرک نہیں۔ خدا کو مان کر رسول کو نہیں مانتا وہ رسول سے کافر ہے اسی طرح اور اعتقادات جن کا ماننا شرع شریف میں ضروری ہے نہ مانے تو کافر ہے مشرک وہ ہے جو خدا کو مان کر اُس کی کوئی صفت دوسرے میں بھی سمجھے چاہے اسلام کا قائل ہو یا منکر صرف ایسا سمجھنے سے مشرک ہو جائیگا۔ اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ (بہت سے لوگ خدا کو مان کر بھی شرک کرتے ہیں) غرض یہ کہ بہت سے کافر مشرک بھی ہیں اور بعض کافر مشرک نہیں۔ اسی طرح بہت مشرک کافر بھی ہیں اور بعض مشرک کافر نہیں جیسے مسلمان قبر پرست وغیرہ ؛

س نمبر ۲۱۴ - مومن و مسلم و مسلمان ایک ہی بات ہے یا کہ ان کے مراتب میں فرق ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۴ - مومن اور مسلم اور مسلمان نتیجہ کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ ان کے مراتب مختلف ہیں۔ جتنا کوئی نیک عمل کرتا ہوگا وہ اعلےٰ ہوگا جتنا کم ہوگا وہ کم ہوگا هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰهِ۔

س نمبر ۲۱۵ - زید کلمہ گو ہے اور تارک صلوٰۃ ہے۔ آیا زید صرف نماز ترک کرنے کی وجہ سے خالص کافر ہوگا۔ جیسا کہ اکثر احباب اس حدیث شریف سے تارک صلوٰۃ کو یکبارگی کافر ثابت کیا کرتے ہیں؟ یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ (خاکسار ظفر دہلی)

ج نمبر ۲۱۵ - تارک صلوٰۃ کے حق میں ابتدا سے اختلاف چلا آیا ہے۔ بہت سے اکابر امت اس کو کافر۔ مرتد۔ واجب القتل وغیرہ کہتے ہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ اور حافظ ابن قیم مرحوم اسی کے قائل علما پنجاب میں ایک بزرگ مولوی عثمان مرحوم گزرے ہیں اُنہوں نے بھی ایک کتاب حکم النبی بکفر من لا یصلی لکھی ہے۔ خاکسار کی ناقص رائے میں تارک صلوٰۃ فاسق و فاجر ہے مگر کافر نہیں۔ کفر اور ایمان کا محل دل ہے لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ جب تک دل میں انکار نہ آئے ایمان نہیں نکلتا اور کفر داخل نہیں ہوتا۔

نتیجہ یہ کہ بے نماز کے دل میں اگر خدا و رسول کی تصدیق ہے تو کافر نہیں فاسق ہے۔ حدیث میں جو کفر کا لفظ اس کے لئے آیا ہے اُس سے مراد نیچے درجے کا کفر ہے جو ایمان کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے جسکو دوسرے واضح لفظوں میں قریب کفر کہنا چاہیئے والتفصیل مقام آخر ؛

س نمبر ۲۱۶ - نماز میں سہو ہونے پر بھول کر سجدہ ادا نہ ہونے کی صورت میں نماز ہوگی یا کالعدم سمجھی جا کر اعادہ کرنا ہوگا ؛ (عبدالستار از مدکھیڑ ضلع ناندیر)

ج نمبر ۲۱۶ - جس وقت یاد آوے سجدہ کرے۔ کافی ہوگا انشاء اللہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ؛ (باقی آئندہ)

اطلاع سوالات کے ساتھ غریب فنڈ کا خیال رہنا چاہیئے جو صدقہ جاریہ ہے (مفتی)

متفرقات

اہلحدیث کانفرنس کی شکایت

ایک مطبوعہ تحریر میں میں نے دیکھا کہ علیگڈھ کے جلسے میں قبر پرستی کی تردید کرنے سے مقررین کو منع کیا گیا۔ میں اپنی واقفیت سے جو مجھکو انتظام جلسہ میں ہوتی ہے علی الاعلان کہتا ہوں یہ سراسر غلط اور بے بنیاد بہتان ہے ذمہ دار اصحاب نے نہ ایسا کیا نہ وہ کر سکتے ہیں یونہی کسی غیر ذمہ وار شخص نے معمولی طور پر اپنی رائے سے کسیکو کہدیا ہو تو اس کا کیا اعتبار

لے لو ابھی سے

اہلحدیث کانفرنس کا ۱۹۱۶ء کا جلسہ بنارس میں اور ۱۹۱۷ء کا جبلپور میں ہوگا انشاء اللہ۔ جبل پوری جلسہ کے منتظمین کو شرکت جلسہ کی اطلاعیں ابھی سے آنی شروع ہوگئی ہیں (قبولیت کے آثار فاعتبروا یا اولی الابصار)

سوال علماء کرام سے

کسی صحابی نے اپنی غیر محرم عورت کو حسب سے نکاح انکا درست ہو السلام علیکم کہا ہو تو وہ روایت اصلی الفاظ میں مطلوب ہے اہل علم حضرات جواب سے شاد فرماویں (کمال الدین از مرزاپور)

غریب فنڈ

کی طرف احباب کو توجہ نہیں حالانکہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ از فتوائے فنڈ ۸ہہ ۔ سابقہ ۳/۰ ٭

از قسیم الدین طالب علم مدنپورہ بنارس سائل عہ از فضل الدین موضع مجور چھا بسیا ضلع گجرات سائل عہ ٭ کل ۸ہ ٭ دونوں سائلین مذکورین کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ قیمت حسب قاعدہ غربت ۸ہ ٭ باقی بذمہ فنڈ ۲/۰ برگل نمبر سائلین جلد ہذا (۳۶)

ریویو

(دستشرت) یہ ہندی طبابت کی پرانی کتاب ہے جس میں پرانے زمانہ کی تشخیص اور طریق علاج مذکور ہے۔ ملک کی عام زبان اردو میں اس کا ترجمہ ہونے سے ہندوستان کے گزشتہ طبی ذخیرے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما نے ترجمہ کر کے ہندوستانیوں کو مرہون منت بنایا ہے ترجمہ عموماً اچھا ہے مگر کہیں کہیں پنجابیت ٹپکتی ہے جیسے مرض وغیرہ صیغہ مذکرات کو مؤنث لکھنا یا کہیں کہیں ہندی کے الفاظ کا دخل کرنا۔ امید ہے دوسرے طبع میں اردو صاف ہوجائیگی۔ بلحاظ ضخامت اور بلحاظ اثر کے قیمت بہت کم۔ صرف ۸/۰ پتہ "امرت دھارا لاہور"

محمدیہ کمپنی

کی جو گیارہ سو کی رقم ایک قرضدار کی طرف تھی۔ اس میں سے بمشکل تین سو وصول ہوا۔ باقی کے لئے مجبوراً عدالتی کارروائی کی گئی ہے جس کی پہلی تاریخ ۲۵ جون تھی۔ ۲۵ کو معمولی پیشی ہوئی اور آئندہ کو ۳ جولائی مقرر ہوئی شرکا کمپنی دعا کریں خدا حقداروں کو حق پہنچا دے ٭

تلاش عزیز

میرا عزیز بشیر الدین جس کی عمر تقریباً ۱۵ سال کی ہوگی کئی دنوں سے غائب ہے۔ کلکتہ جانے کو کہتا تھا مگر معلوم نہیں کہاں گیا۔ سانولا رنگ ہے۔ شکم میں داہنے جانب چلنے کا داغ ہے۔ ناظرین اخبار سے گزارش ہے کہ اگر میرے لڑکے کی اطلاع ہو تو بذریعہ خط مجھے خبر دی جاوے میں نہایت ممنون ہونگا اور مدام داعی الی الخیر رہونگا والسلام (راقم محرم سردار علی عنہ از ڈاک خانہ بہت اسٹیشن برہروا۔ پرگنہ سینتال ضلع دمکا ملک بنگال)

طبی سوال عنہ

میری لڑکی بعمر ۱۲ سال بعارضہ صداع نہایت لاچار ہے کیفیت بیماری یوں ہے کہ پہلے ۳ ماہ درد شروع رہا بعدہ اُمّ الصبیان ہوگیا پھر علاج ام الصبیان سے افاقہ ہوا۔ اب بعرصہ یک ماہ بایں صورت نمودار ہے کہ پہلے درد شروع ہو کر پھر بے ہوش ہوجاتی ہے جیسے انسان نیند میں ہے۔ تخمیناً ۵ یا ۶ گھنٹہ بعد افاقہ ہوجاتا ہے پھر درد اعضا شروع رہتا ہے۔ ایک گھنٹہ بعد پھر وہ بھی ٹھیر جاتا ہے۔ پھر بدستور آرام میں رہتی ہے۔ ہر روز یہ حالت نمودار ہے۔ کوئی اعضا یعنے ہاتھ یا پیر یا منہ ٹیڑھا نہیں ہوتا اور نہ ہی منہ سے کف آتی ہے۔ کوئی صداع کہتا ہے کوئی آسیب کہتا ہے پوری کیفیت معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے بندہ نہایت ہی مضطرب ہے۔ ایہ برائے خدا آپ اخبار کو ہر بار میں درج فرما کر علماء راسخین وعاملین سے پوچھ دیویں کہ کوئی صاحب عمل مجرب للہ بتا دیں یا کوئی حکیم نسخہ مجربہ قیمتاً تحریر فرما دیں ٭ (خاکسار محمد حسین از خورد ضلع جہلم)

اطلاع

طبی سوال کے ساتھ ۸ہ غریب فنڈ کیلئے آنے چاہئیں ٭

ضرورت معلم عنہ

مدرسہ حقانی نصیر آباد کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے جو بطور مدرس دوم کے کام انجام دے۔ قرآن مجید اور کتب اُردو سمجھا کر پڑھا سکے معنی ومطلب عبارات کا بتلا سکے اور لکھائی وغیرہ کا کام بھی بچوں کو بتلا سکے۔ تنخواہ فی الحال مبلغ للعہ اور خوراک ہوگی بشرطیکہ عمدگی لیاقت وحسن کارگزاری ہو۔ آئندہ ترقی ملحوظ ہوگی۔ درخواست بہ پتہ ذیل آنی چاہئے (مولانا مولوی حاجی محمد عبدالحکیم صاحب مدرسہ حقانی نصیر آباد۔ راجپوتانہ۔ ضلع اجمیر)

ضرورت اُستاد

ایک معمر اُستاد حافظ قرآن جو اُردو بھی جانتے ہوں۔ مدرسہ محمدیہ قنوج کو ضرورت ہے مذہب کے اہل حدیث ہوں۔ غصہ کم ہو۔ تعداد طلبا چالیس ہے۔ ایک سالی کا اقرار لیا جائیگا۔ تنخواہ صرف عنہ روپے ملیگی۔ نماز بھی جماعت سے پڑھانا ہوگی۔ رہنے کو مسجد میں ایک کمرہ ملیگا (خاکسار عبدالرؤف مہتمم مدرسہ احمدیہ قنوج)

روئداد جلسہ پشاور

اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور کی روئداد شائع ہوگئی ہے۔ ممبران اور چندہ دہندگان کو تو خود ہی پہنچیگی۔ اَور بھی جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔ ٹکٹ لگا کر مفت بھیجی جائیگی ٭ منیجر

اہلحدیث کانفرنس کو واعظوں کی ضرورت

گجراتی بنگالی زبان کے واعظین ہوں جو قواعد مطبوعہ کانفرنس کے بموجب تبلیغ اسلام کریں۔ اُردو میں وعظ کہنے والے بھی درکار ہیں تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے کیا جائے (سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی بازار بلیماران)

عنہ آج کل دس روپے تنخواہ میں باہر سے کون آئیگا کم از کم بیس روپے تنخواہ مع کھانے کے ہونی چاہئے ٭ (اڈیٹر)

(۵۶۷)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۱ جون سے ۲۷ جون تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

اس ہفتہ بھی بحیرہ شمالی میں جرمن آبدوزوں نے ۷ ماہی گیر کشتیاں اور ایک دو تجارتی جہازوں کو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے نارویجن ڈاک کے جہاز وینس کو رستہ میں روک لیا اور اس میں جس قدر ذخائر اور سامان رسد تھا سمندر میں پھینکوا دیا۔ پھر خود غوطہ لگا کر غائب ہوگئی۔

ایک انگریزی جنگی جہاز بحیرہ شمالی میں ایک تارپیڈو سے ٹکرا گیا لیکن اُسے شدید نقصان نہیں پہنچا۔

ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک آسٹروی سٹیمر کو گرفتار کیا ہے جو بحیرہ روم میں جرمن آبدوز کشتیوں کے لئے روغن نفت لیجا رہا تھا۔

ایک آسٹروی آبدوز کشتی نے ایک اطالوی آبدوز کشتی کو جو سب سے بڑی اور تیز رفتار تھی تارپیڈو لگا کر غرق کر دیا۔

اطالوی آبدوز کشتی کے غرق ہونے کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ آسٹروی اور اطالوی آبدوز کشتیاں پاس پاس سمندر میں پھر رہی تھیں۔ اور ایک کو دوسری کی موجودگی کا گمان تک نہ تھا لیکن اطالوی کشتی یکایک سطح سمندر پر نکل آئی۔ آسٹروی آبدوز کے کمانڈر نے اُس کو اپنے افق نما سے دیکھکر تارپیڈو کا نشانہ بنالیا۔

ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ سمندر کی راہ سے گیلی پولی کی ترکی فوجوں کو کمک پہنچنے میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اتحادیوں کی پانچ آبدوز کشتیاں بحیرہ مارمورا میں داخل ہوگئی ہیں۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن ہوائی جہازوں کے شیڈوں پر گولہ باری کرکے انہیں جلا دیا۔

اطالوی ہوائی جہازوں نے بھی آسٹروی فوجوں پر گولے پھینکے۔

مشہور انگریزی ہوا باز سب لفٹنٹ وارن فورڈ جسے چند روز پیشتر نہایت بہادرانہ کارناموں کے صلے میں وکٹوریہ کراس کا اعزازی تمغہ ملا تھا اور بیجرسٹن بروکو پرواز کرتے ہوئے گر کر ہلاک ہوگئے۔

مشرقی رزمگاہ کی سب سے بڑی خبر یہ ہے کہ قیصر جرمنی نے گلیشیہ کی جرمن فوجوں کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لی۔

اور پھر اپنی بے شمار فوجوں سے روسیوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے لیمبرگ کی طرف پیش قدمی کی۔

لیمبرگ کے رستہ میں گروڈک کی جھیلوں کے محاذ میں روسی مورچوں پر جرمن فوجوں نے جو حملہ کیا اُس میں قیصر خود موجود تھا۔

گروڈک سے روسی فوجیں پسپا ہو کر لیمبرگ کے مورچوں میں چلی گئیں۔

لیکن ایک تو لیمبرگ کے مورچوں کے پیچھے شہر لیمبرگ کی گنجان آبادی تھی جسے لڑائی میں خواہ مخواہ نقصان پہنچتا۔ دوسرے آسٹریا کی دوسری فوج نے روسیوں کے پہلو پر دباؤ ڈالنا چاہا۔ اس لئے روسیوں نے خود ہی لیمبرگ کو خالی کر دیا۔

چنانچہ وائنا (دارالخلافہ آسٹریا) کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریا کی دوسری فوج نے شہر لیمبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ روسیوں کے مقابلہ میں جرمنوں اور آسٹرویوں کی چالیس لاکھ فوج مصروف پیکار ہے۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ دریائے ڈنیسٹر موضع سنو ڈیڈوف اور روسکا اور کوہ بنیر جیانا میں روسی فوجوں نے جرمنوں اور آسٹرویوں کو شکستیں دیں۔

جرمن لیباؤ کو بہت مستحکم کر رہے ہیں۔ سڑکوں پر بھاری توپیں لگائی گئی ہیں۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اٹلی و آسٹریا کی سرحد پر جرمنی اپنے ۱۹ سال کی عمر کے رنگروٹ بھرتی کر کے بھیج رہا ہے۔

اٹلی کی فوجوں نے جن آسٹروی مقامات پر قبضہ کیا آسٹرویوں نے اُن کے دوبارہ قبضہ کرنے کیلئے سخت حملے کئے لیکن انہیں کامیابی نہوئی۔

اٹلی کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ٹرینٹو کے علاقہ میں آسٹرویوں نے نہایت مستحکم زرہ پوش خندقیں تیار کر رکھی ہیں۔

مغربی رزمگاہ میں جرمن نہایت کثرت سے گولہ بارود کو ضائع کر رہے ہیں۔

جرمنوں نے پھر اپنی بڑی توپ سے ڈنکرک میں ۲۹ گولے پھینکے۔

جرمنوں نے اس ہفتہ بھی مغربی میدان جنگ میں زہریلی گیس کے گولے استعمال کئے۔

فرانس کے علاقہ میں متحدہ افواج نے لاباسی ایرس۔ ارگون۔ الساس۔ شمپین اور لورین وغیرہ کے نواح میں مزید پیش قدمی کی۔

مسٹر میکنا (وزیر مال انگلستان) نے دیوان عام میں پندرہ ارب روپے کے جنگی قرضہ کا رزولیوشن پیش کیا جو باتفاق رائے پاس کیا گیا۔

اخبار ہیرلڈ (امریکہ) کو معلوم ہوا ہے کہ جرمن ایجنٹ امریکہ سے کثیر سامان جنگ خرید رہے ہیں اس سامان جنگ کو وہ پہلے جنوبی امریکہ میں بھیجتے ہیں۔ پھر وہاں سے ڈنمارک اور ہالینڈ کو روانہ کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ بلغاریہ۔ رومانیہ اور یونان کو ہندوستان سے کوئی ایسی چیز نہ بھیجی جائے جو فوجی مصرف کی ہو۔

مسٹر محمد علی ایڈیٹر ہمدرد اور ان کے بھائی مسٹر شوکت علی کو مہرولی سے لینسڈون منتقل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ نے زمانہ نظربندی میں مسٹر محمد علی کو اڑھائی سو اور مسٹر شوکت علی کو ایک سو روپیہ ماہوار خرچ دینا منظور کیا ہے۔

چیف کمشنر دہلی نے اخبار ہمدرد کیلئے محبوب عالم ایم اے کو محتسب مقرر کیا ہے جبتک محتسب کسی مضمون کو پاس نہ کرے

نوٹ کر لیجئے

۲۵
۵۲

دھلی ۔ بمبئی ۔ لاہور میرٹھ وغیرہ کے مطبوعہ قرآن مجید ۔ معرا اور مترجم ۔ حمایل شریف معرا اور مترجم ہر قسم کے علاوہ ۔ تفاسیر احادیث ۔ فقہ ۔ تواریخ ۔ طب ۔ قانون مناظرہ ۔ حکایات ۔ افسانے ۔ ناول ناٹک ۔ عملیات ۔ دیوان ۔ کلیات سلسلہ تعلیم و دیگر علوم کی اردو ۔ عربی فارسی کتب کے علاوہ پنجابی کے قریباً تمام قصہ جات ہماری معرفت آپکو دوسروں کی نسبت عمدہ اور باکفایت ملیں گے پس جس کتاب کی آپکو ضرورت ہو ۔ ذیل کے پتہ سے طلب فرماویں

علاوہ ازیں اگر آپکو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو جو امرتسر سے ملسکتی ہو ۔ تو خرید کر بھیجدی جاویگی

پتہ

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جیل سنگھ امرتسر

مومیائی

۳۹
۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ۔ ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کے لئے اکسیر ہے ۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے بچے ۔ جوان کے لئے یکسان مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی ۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنہ ۔ آدھ پاؤ ۱ روپیہ ۔ پاؤ پختہ ۲ روپے مع محصولڈاک وغیرہ

غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب عبد اللہ صاحب کانپور سے تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ ایک مرتبہ میں نے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی ۔ تو مجھکو فائدہ ہوا لہذا مہربانی کر کے ایک چھٹانک مومیائی روانہ کر دیجئے (۷ ار مئی ۱۸ء)

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب دہلی سے تحریر کرتے ہیں ۔ کہ اس سے قبل چند اصحاب کے نام جناب کی مومیائی بنارس میں منگا چکا ہوں بہت سے امراض میں ازحد مفید ہے ۔ ایک چھٹانک مولوی محمد عبد اللہ صاحب دہلی کے نام وی پی کر دیں ۔ (۱۷ ار مئی ۱۸ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مسدس حالی ۴ر ۱۰ اسلام و علمائے فرہنگ ۲ر فتاوی قادیانی امر

اعلان

رمضان و شوال میں چوتھائی تخفیف

فہرست جدید کتب اردو فروختنی

موجودہ کتب خانہ سعیدیہ شہر بنارس

قیمت	نام کتاب مع خلاصہ مضامین
	مولفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم
۴	معجلات و مہلکات ۔ نجات دینے اور ہلاک کرنے والے فضائل
۴	دوائے القلب القاسی ۔ غافلوں کو موت یاد دلانے والی
۱۰	اقتراب الساعۃ ۔ قیامت کی علامات و نشانیاں
۸	ہادی القلب السلیم ۔ جنت کے مفصل حالات
۱۰	عاقبۃ المتقین ۔ وہ اعمال جن سے جنت ملے
۶	زیادۃ الایمان ۔ ایمان کی ستر شاخیں
۴	سبیل الرشاد ۔ ضروری مسائل شرعیہ
۳	محو الحوبہ ۔ فوائد استغفار و فضائل توبہ
۱	تحصیل الکمال ۔ عرش کا سایہ کیونکر ملیگا
۱	تبشیر العاصی ۔ گناہ کیونکر مٹتے ہیں
۱	التفلیک ۔ رد شرک مع اقسام شرک
۱	تعلیم الزکوٰۃ ۔ زکوٰۃ کا بیان ۔ تعلیم الایمان
۱	تعلیم الصیام ۔ روزہ کا بیان ۔ تعلیم الصلوٰۃ
۰	تعلیم الحج ۔ حج کا بیان
	مصنفہ مولانا محمد سعید صاحب بنارس
۲	فتاویٰ سعیدیہ حصہ اول
۶	مجموعۃ المسکین ۔ آمین بالجہر کی مدلل بحث
۱	کشف الارتیاب ۔ جواب مولوی رشید محمد مرحوم
۱۰	ثبوت تحریری ۔ مسئلہ امام وہ کی بحث میں وقت مغرب دو تحریری ہیں
	مصنفہ مولانا محمد ابو القاسم صاحب
	الامر المبرم ۔ صحیح بخاری کے ۵ ۱۷ اعتراضوں کا جواب

قیمت	
۱۲	جرح کا دفعیہ
۱	مار حمیم ۔ عمر کریم حنفی پٹنوی کے اشتہار کا جواب ۔ اثبات صحیح بخاری
۳	صراط مستقیم ۔ عمر کریم کے اشتہار کا مفصل جواب
۴	العرجون القدیم ۔ اسی پٹنوی کے اشتہار کا مفصل جواب
۸	حل مشکلات بخاری حصہ اول ۔ جواب الجرح علی البخاری تا ملدید
۸	حصہ دوم
۰	لولو و مرجان ۔ ایک عورت کے قرآن سے بات کرنے کا قصہ
۰	نور لوا الشرع ۔ گیارہ عورتوں کا قصہ
۰	تحریر الطرفین ۔ تعداد رکعات تراویح و تکبیر عیدین
۱	حکم الحاکم ۔ کنیت ابو القاسم رکھنے کا ثبوت
۱	الدہر الباسم ۔ حکم الحاکم کے جواب کا جواب ۔ تا ملدید
۴	تذکرۃ السعید ۔ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم
۲	کی سوانح عمری بطرز ناول
۲	کشف الشر ۔ علم غیب کی تحقیق ایک بنارسی بدعتی کا جواب لاجواب
۱	جوابات ۱۲ سوالات ۔ چند خرافات بدعیہ کا دفعیہ
۱	الصول الشدید ۔ ایک بریلوی بدعتی کا جواب ۔ السعید سے کی تائید
۴	سفرنامہ بیت اللہ ۔ مولانا ابو القاسم کے سفر حج کی کیفیت مع ارکان
۲	صخرۃ المنجنیق ۔ قبر پرستی و میلاد کی کامل تردید ۔ ایک بنارسی کا جواب
۳	ایضاح المنہج ۔ ایک رضوی کے رسالہ اقامۃ الحج کا جواب ۔ بدعت کی گت
۰۱	احلاب المنفعہ ۔ انگریزی کی مکمل سوانح عمری
۱	التشدید علی التہدید ۔ رسالہ الصول الشدید مذکور کے جواب کا جواب

تالیفات

قیمت	
۱	تعلیم القرآن ۔ قاعدہ الف ۔ بے
۲	ابجاد محمدی قواعد الف ۔ با
۴	کتاب الرد ۔ امام ابو حنیفہ صاحب کے جواب میں ۔ امام ابو بکر بن ابی شیبہ کی تالیف مترجم تا ملدید
۲	نور الابصار ۔ گاؤں میں جمعہ کا ثبوت
۱	تجویز مقدمہ علی بخش بابت ملامت تعزیہ
۱	تجویز منصفی چھپی لوٹہ بابت آمین بالجہر
۸	قرۃ العیون ۔ حالات رسول اللہ صلعم
۳	مقاصد المتجار ۔ بزرگان دین پر اعتراضوں کا معقول جواب تا ملدید

السعید ۔ یہ پرچہ ماہواری پرچہ مبتدعین کے رسائل کے جواب میں بڑی آب و تاب سے شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ عہ ۸ نمونہ ۸ ۲ مع محصول عمر

ملنے کا پتہ

مینیجر سعید المطابع محلہ دارا نگر بنارس

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے ۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں ۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کار آمد ۱۰ ۱

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ ۔ اہلحدیث ، امرتسر

ALIGADH CITY

یہ پرچہ شیخ حسین احمد صاحب ٹھاکر دین گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک اہلحدیث امرتسر سے شائع کیا

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

امرتسر

نمبر ۳۶ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
روساء و جاگیرداران سے ،، ۔۔۔
عام خریداران سے ،، ۔۔۔
،، ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
،، ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۹ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

جبل پور کا مباحثہ اور مسافر کا افترا (نمبر۳) ۱
قادیانی مشن (ابنا احمدی اور محمدی کا مکالمہ) ۳
آریہ اخباروں کی غلط بیانی ۴
گوشوارہ جناب اہلحدیث کانفرنس ۵
مذاکرہ علمیہ نمبر۔ بابت اجماع ۷
۔۔ ۹
تعاقب جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۰
علمائے ... و ... سے چند سوال ۱۱
فتاویٰ ۱۲
متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار ۱۴
اشتہارات ۱۵
،، ۱۶

جبل پور کا مباحثہ

اور

مسافر کا افترا

نمبر ۳

یہ بات بالکل منقح اور صاف ہو گئی ہے کہ مسافر اپنے بیانات میں بے نظیر صادق ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ مذہبی اخبار کے ایڈیٹر اتنا جھوٹ بولیں گے تو پولیٹکل کیا کچھ نہ کریگے۔ آریہ اخبار **پرکاش** کو بھی مسافر کی دروغ گوئی کی شکایت ہے[1]۔ جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر نے اپنے ناظرین اور دیگر آریہ اخباروں کو اس قدر دھوکے دیئے ہیں کہ الامان۔ آریہ اخباروں کے ایڈیٹر جو محض مسافر کی رپورٹ پر سماج کی فتح کے گیت گاتے ہیں حاضر جلسہ ہوتے تو وہ کبھی متعجب ہیں۔ تاہم ان کی یہ رائے ہوتی۔ آج ہم آریہ اخباروں (پرکاش۔ آریہ گزٹ۔ امرت وغیرہ) کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ غور سے مسافر کی رپورٹ کو غور سے پڑھیں اور نتیجہ نکالیں کہ فتح کس کی ہوئی۔

دوسرے روز مباحثہ اس مضمون پر تھا "عالمگیر مذہب کون ہے ویدک دھرم یا اسلام" میں نے کہا تھا کہ عالمگیر مذہب کے معنے یہ ہیں کہ اس کی تعلیم پھیلنے سے دنیا کا نظام نہ بگڑے۔ آریہ مناظر نے حسب عادت جب ادہر اُدہر کی کہیں تو میں نے ایک دفعہ اٹھکر صرف یہ پوچھا کہ عالمگیر مذہب کے معنے جو میں نے کئے ہیں صحیح ہیں یا غلط ہاں (یا) نا سے جواب دو۔ آریہ مناظر نے اپنے مشیروں سے پوچھکر جواب "ہاں" میں دیا۔ تو میں نے سوال کیا کہ آج اگر ساری دنیا میں آریہ دھرم پھیل جائے اور ایکسو سال تک ایسا ہی رہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جتنے انسان اسوقت سے سو سال تک ہونگے ان میں سے کوئی بھی حیوانوں

[1] پرکاش مورخہ ۲۷ جون صفحہ ۱۲ کالم ۳ *

میں نہ جائے گا۔ اور جتنے حیوان ہونگے وہ اپنی اپنی سزا بھگت کر انسانوں میں آ جائینگے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اُس وقت کے انسانوں کو دودھ کے لئے گائے بھینس بکری رہے گی نہ سواری کے لئے گھوڑا ہاتھی اونٹ نہ شہد کے لئے مکھی بلکہ حسب تعلیم ویدک دھرم چونکہ نباتات میں بھی روح جاتی ہے جو انسانی قالب میں بداعمالی کی مرتکب ہوتی ہے اس لئے نباتات بھی نہونگی اُس وقت ان بھگتوں کی کیا حالت ہوگی تو بہ ہی بھلی۔ یہ نتیجہ اُن کو کس چیز کا ملا۔ اس چیز کا کہ ویدک دھرم دنیا میں عالمگیر ہوگیا۔ اس کے جواب میں آریہ مناظر کی جو حالت ہوئی ہم اپنے لفظوں میں نہیں لکھتے بلکہ مسافر ہی کے لفظوں کو نقل کرتے ہیں۔ اور اُن آریہ اڈیٹروں کے دکھانے کو نقل کرتے ہیں جنھوں نے محض مذہبی تعصب سے مسافر کی فتح کے نقارے بجائے وہ ہمیں مسافر کی عبارت سے اس سوال کا جواب تبلادیں۔ غور سے پڑھئے مسافر لکھتا ہے:۔

دوسرے دن کا مباحثہ | آج کا مباحثہ اس مضمون پر تھا کہ ویدک دھرم عالمگیر ہے یا اسلام مولوی صاحب نے کھڑے ہوتے ہی وہی اپنا دقیانوسی اعتراض کیا کہ ویدک دھرم لوگوں کو گناہ کرنا سکھلاتا ہے کیونکہ اُس کی تعلیم یہ ہے کہ سب جیو نیک عمل کر گزریں تو دنیا میں جانور نہ رہیں۔ اونٹ گھوڑا ہاتھی چیونٹی مکھی تک نہ ملیں پھر انسان اپنا کام کیسے چلائے۔ پنڈت دھرم ویر جی نے اپنی باری میں اس سوال کا معقول جواب دیتے ہوئے قرآنی آیات پیش کرکے پہلی بات تو یہ تبلائی کہ قرآنی خدا جب خود کہتا ہے کہ قرآن صرف مکہ و اس کے گرد و نواح کے لوگوں کیلئے ہے تو مدعی سست وگواہ چست کے مقولہ کے مطابق مولوی صاحب اسلام کو کس طرح عالمگیر کہتے ہیں۔ دوسری بات آیات قرآنی پیش کرکے یہ تبلائی کہ جب خدا خود قرآن میں کہتا ہے کہ میں نے ہی کافروں کو گمراہ کیا ہوا ہے اور اُن کے دلوں پر گمراہی کے پردے ڈالے ہوئے ہیں تو قرآن تمام دنیا کی بہبودی کس طرح کر سکتا ہے۔ تیسری بات یہ کہی کہ قرآنی خدا قرآن میں لوگوں کو گمراہ کرنے کا صرف زبانی ہی وعدہ نہیں کرتا بلکہ اس نے ایسا کرنے کی عملاً کوشش بھی کی ہے یعنے زمین کو ساکن تبلایا ہے۔ سورج کو کیچڑ کے گڑھے میں ڈوبنے والا بیان کیا ہے۔ خلا کو سات آسمان تبلایا ہے۔ اور آسمانوں کی کھال تک کھینچے جانے کا ذکر کیا ہے غرضکہ نہایت ہی گمراہ کرنیوالی تعلیم دی گئی ہے۔ اپنے اس دعویٰ کو پنڈت جی نے آیات قرآن پیش کرکے مدلل کیا۔ ان زبردست اعتراضات کو سنکر مولوی صاحب ایسے حواس باختہ ہوئے کہ کچھ کیفیت نہ پوچھئے بڑا لطف آیا۔ آج بھی مولوی صاحب کل ہی والے دلدل میں پھنس گئے۔ یعنی نہ تو بجز اس نامعقول اعتراض کی رٹ لگانے کے کوئی معقول اعتراض ہی پیش کر سکے اور نہ کسی اعتراض کا جواب ہی دے سکے اور ایسی ایسی بے تکی باتیں کہکر وقت گزارنے کہ اگر آج میرے مقابلہ پر پنڈت بھوجدت جی صاحب ہوتے تو مباحثہ میں کچھ لطف بھی آتا۔ اور کچھ علم کے لچھن بھی کھلتے۔ مگر اب میں کیا جواب دوں۔ پریزیڈنٹ کی گھنٹی مجھے جواب دینے سے منع کرتی ہے ورنہ آپ دیکھتے کہ میں کیسے جواب دیتا۔ غرضیکہ ڈیڑھ گھنٹہ بحث رہی مگر مولوی صاحب ایک سوال کے جواب دینے کی کوشش تک کا حوصلہ نہ کر سکے۔ اتنے ہی میں آج پھر بلی کے بھاگ چھیکا ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے بارش آئی کہ پریزیڈنٹ کو قبل از وقت ہی جلسہ برخاست کرنا پڑا۔ آج آریہ سماج کی فتح دوگنی شان میں نمودار ہوئی۔ اور تمام نرپکش سامعین کے دلوں پر پنڈت دھرم ویر کی لیاقت اور ویدک دھرم کی عظمت کا سکہ بیٹھ گیا اور شہر میں یہ مشہور ہوگیا کہ پنڈت دھرم ویر در اصل مولوی ثناءاللہ کے چچازاد بھائی ہیں پنڈت بھوجدت جی نے آپ کو شدھ کرکے اپنے پاس رکھ چھوڑا ہے اور چونکہ جنم کے مسلمان ہیں اسی لئے عربی میں مولوی صاحب کا قافیہ تنگ کئے ہوئے ہیں۔ (مسافر ۱۱ مئی)

اہلحدیث | آریہ مترو! پہلے اپنے چوتھے اصول کو یاد کرو جو یہ ہے:۔

سچ کے ماننے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہروقت تیار رہنا چاہئے۔ (ہاتھی کے دانت)

اس اصول کو مدنظر رکھکر مہربانی کرکے ہمکو مسافر کی اس تحریر سے دکھادیجئے کہ آریہ مناظر نے ہماری سوال کا جواب کیا دیا یہ دیا کہ

پنڈت جی نے اپنی باری میں اس سوال کا معقول جواب دیتے ہوئے قرآنی آیات پیش کرکے پہلی بات یہ تبلائی۔

ہمیں تو یہ تبلاؤ کہ وہ معقول جواب کیا تھا جس سے یہ سوال اٹھ گیا اور قرآن پر بھی اس وزن کا اعتراض قائم ہوگیا۔ **پرکاش** اور آریہ گزٹ کے اڈیٹر **صاحبان**! میں اس وقت آپ دونوں کو چیف کورٹ پنجاب کا جج فرض کئے لیتا ہوں اور مسل مقدمہ پیش کرکے بحیثیت جج پوچھتا ہوں کہ مسل میں یہ لکھا ہے کہ معقول جواب دیتے ہوئے قرآن پر سوا اعتراض ہوں۔ وہ معقول جواب مسل میں کہاں ہے؟ جس پر سارا مدار کار ہے مجھے یقین ہے کہ اڈیٹر صاحبان گو اپنے دھرم کے کیسے ہی پکشپات (تعصب) رکھنے والے ہیں مگر میرے سوال کا زبردست پہلو اُن کو بھی مجبور کریگا کہ مسافر پر سمن خرچہ ڈگری کیجاوے بلکہ بجرم کذب بیانی اور پبلک دھوکہ دہی کچھ دوسری سزا بھی ملے۔

ناظرین یہ ہے وہ چالبازی جس سے مسافر اپنے ناظرین کی آنکھوں میں **وصول نہیں** کنکر ڈالتا ہے۔ اور جب وہ بیچارے بھولے بھالے اپنی آنکھوں کو ملتے ہیں تو (بہانہ قیمت اخبار) نیچے سے اُنکی جیبیں کتر لیتا ہے۔

ہاں آپ کا فرمانا بجا ہے۔

مولوی صاحب ایک سوال کے جواب دینے کی کوشش تک حوصلہ نہ کر سکے۔

بہت خوب!

مہاشہ جی! آپ کا سوال تھا قرآن صرف مکّہ والوں کے لئے ہے ۔ چنانچہ آپ نے اس عبارت میں خود ہی نقل کیا ہے دھرم سے کہنا اس کا جواب دیا تھا یا نہیں ؟ بھولے ہو تو سنو! شائد یاد آجائے میں نے کئی ایک آیتیں پڑھی تھیں ایک یہ

مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ

(ہم (خدا) نے تجھکو اے نبی سب لوگوں کیلئے رسول بنایا ہے)

دوسری آیت تھی :-

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا (با برکت خدا نے اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن اُتارا ہے تاکہ وہ تمام جہان کے لوگوں کو سمجھا دے)

یہ بھی کہا تھا یا نہیں کہ قرآن مجید کی تعریف ہے :-

هُدًى لِلنَّاسِ (سب لوگوں کیلئے ہدایت)

پنڈت جی! بھری سبھا کے بیچ میں جو کہتا ہوئی ۔ اور اُتر پرشن ہوئے اُن کو چھپانا ۔ **کہو جی کون دھرم ہے!** باقی یہ تو ہم کہہ چکے ہیں کہ جو سوال بے تعلق ہوتا تھا بڑے قابل بیرسٹر کی طرح ہم اُسکو لغو جان کر چھوڑتے بلکہ سنتے بھی نہ تھے اور اس بات کا ہمکو اعتراف بھی نہیں فخر ہے کہ ہم لغو گو نہیں ۔ یہ وجہ نہیں کہ وہ سوال لاجواب ہوتے تھے بلکہ یہ وجہ تھی کہ چونکہ ہم اپنے وسیع تجربہ سے جانتے ہیں کہ جو نہی تمہارے لغو سوالوں کے پیچھے پڑے تمہارا کام بنا ۔ تم لوگ اصل مضمون کو چھوڑ کر ادہر اُدھر کی کہنے لگجایا کرتے ہو ۔ اس لئے ہمارا اصول اور مضبوط اصول ہے کہ ہم اصل سوال کو نہیں چھوڑتے اور زبان حال اور قال سے کہے جاتے ہیں ؎

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن بر آید

مگر تم یہ تو بتلاؤ کہ تمنے جو ہمارا سوال خود ہی نقل کیا ہے ۔ اُس منقول عبارت میں تمہاری طرف سے معقول جواب کیا ملا ۔ آہ کیا سچ ہے :-

غالب ہمیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سُنا کئے

رہ رہ کر ہمیں آریوں کی ہوشیاری اور دور اندیشی کی داد دینی پڑتی ہے جنہوں نے تحریری مباحثہ سے سخت انکار کر کے اپنی کمزوری کو چھپایا اور پبلک کو دھوکہ دیکر اپنی ذلت کو بشکل عزت دکھایا کمال دانشمندی ہے ۔ ورنہ اگر تحریری مباحثہ ہوتا تو جواب معقول اور نامعقول میں تمیز تو ہو جاتی ۔ گو دانشمندوں کو اب بھی بفضلہ تعالیٰ ہو گئی اور ہو رہی ہے ۔

(باقی باقی)

قادیانی مشن

(ایک محمدی اور احمدی کا مکالمہ)

اخبار الفضل قادیان ۲۶ جون میں ایک مکالمہ چھپا ہے جس کا عنوان ہے "ایک احمدی اور غیر محمدی کا مکالمہ" اُس میں راقم مکالمہ نے تعصب سے کام لیکر راستی کو ظاہر نہیں کیا ۔ اس لئے ہم اُس مکالمہ کی اصلی تصویر دکھلاتے ہیں :-

احمدی :- جناب من! آپ بڑے روشن خیال ہیں ۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود کی نسبت آپ کیا خیال رکھتے ہیں ؟

محمدی :- میں اُن کو ایک عالم سمجھتا ہوں ۔

احمدی :- میرا یہ مدعا نہیں بلکہ مدعا یہ ہے کہ آپ اعتقادی طور پر اُن کیا جانتے ہیں !

محمدی :- اعتقادی طور پر میں اُن کو کلمہ گو جانتا ہوں اور بس ۔

احمدی :- نہیں اُن کے اپنے دعوے کی نسبت آپ کا خیال کیا ہے ۔

محمدی :- عرصہ ہوا اُنہوں نے ایک دیوار کے متعلق ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں دعوے کیا تھا اُس میں تو وہ کامیاب ہو گئے تھے

احمدی :- دنیاوی دعووں سے مجھے مطلب نہیں بلکہ دینی دعوے سے ہے جو اُنہوں نے اپنی نسبت مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا کیا اُس میں آپ اُن کو کیا جانتے ہیں !

محمدی :- (حیرت سے) کیا حضرت مسیح موعود اور امام مہدی مسعود آ گئے ؟

احمدی :- ہاں ہاں بیشک وہ مرزا صاحب تھے

محمدی :- چشم ما روشن دل ما شاد ۔ کیا وہ کام جو ان دونوں بزرگوں کے زمانہ میں ہونے مقدر تھے وہ ہو گئے ؟

احمدی :- ہاں ہو گئے ۔ دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے مسیح موعود (یکسر الصلیب) صلیب توڑ دیگا مرزا صاحب نے صلیب کو توڑ دیا یعنی مباحثات میں عیسائیوں کو ایسا تنگ کیا کہ اب وہ کہیں نظر نہیں آتے

محمدی :- مانا کہ کسر صلیب کا یہی مطلب ہے تو باقی نشانات بھی ہو گئے ؟

احمدی :- ہاں کچھ ہو گئے اور کچھ ہو جائیں گے

محمدی :- بھئیے اگر ہو گئے تو ہم بڑے بے نصیب رہے کہ اُن کی زیارت سے بھی مشرف نہوئے ۔

احمدی :- اب کیا ہے اُن کے خلیفہ سے قادیان میں ملئے گویا اُنہیں سے مل لیا ۔

محمدی :- بھئیے! کل مولوی صاحب نے جمعہ کے وعظ میں ایک حدیث سُنائی تھی کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی یہ یہ نشانیاں ہیں ۔ اُن میں سے تو کوئی ابھی ظاہر نہیں ۔

احمدی :- وہ کیا ہیں ؟

محمدی :- جہاں تک مجھے یاد ہے اُنہوں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی تھی جو میں آپ کو سُناتا ہوں :-

احمدی :- ایسی کون سی حدیث ہے جو حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے مخالف ہوگی ۔ میں وعدہ کرتا ہوں اگر کسی صریح حدیث سے ہمارے حضرت کا دعوے خلاف ہو تو آج ہی احمدی سے محمدی بنجاؤنگا کیونکہ ہمارے اصل پیغمبر تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ مرزا صاحب کو تو ہم اُتنی حد تک مانتے ہیں کہ وہ آں حضرت کے دین کے خادم ہیں ۔ اور اگر ثابت ہو جائے کہ اُن کا دعوے ہی سرے سے حدیث کے خلاف ہے تو پھر وہ کیا اور اُن کا دعوے کیا ؟

(۱۵۷)

محمدی:- میری یاد اگر غلطی نہیں کرتی تو اُس وقت مولوی صاحب کے ہاتھ میں حدیث کی کتاب مشکوٰۃ شریف تھی جس میں ایک باب ہے نزول عیسےٰ ابن مریم

احمدی:- میں سمجھ گیا آپ کو نزول کے لفظ پر اعتراض ہے۔ آپ کے خیال مبارک میں یہ سمایا ہوا ہے کہ مسیح اوپر سے آوینگے۔ یہ خیال غلط ہے۔ نزول کے یہ معنے نہیں۔

محمدی:- مجھے نزول کے لفظ سے مطلب نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود دنیا میں تشریف لانے کے بعد جو کام کرینگے۔ یعنی جو اللہ کے علم میں اُن کے حق میں مقدر ہیں اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ہمیں معلوم ہوئی ہیں وہ کیا کیا ہیں۔ اور کہ مرزا صاحب نے اُن کو کر دیا۔ یا اُن کے زمانہ میں وہ ظہور پذیر ہو گئے؟

احمدی:- ہاں ہاں یہ تو بیشک دیکھنا چاہئے میری خیال میں یہ ایسا عمدہ پہلو ہے کہ جہاں تک مجھے محمدیوں سے گفتگو کا موقع ملا ہے کسی نے یہ پہلو نہیں لیا بلکہ اِدھر اُدھر کی سنتے اور سُناتے رہے کام کی بات تو یہی ہے۔

محمدی:- ہاں بھلے سنئے ایک مثال ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

احمدی:- بیشک میں مانتا ہوں بھلا ایسی صاف بات کون نہیں مانیگا۔ ایک شخص ایک ڈلا ہاتھ میں لیکر دعوے کرتا ہے کہ یہ نمک ہی ہم اُس کو چکھ کر آزمالینگے یہی معنے ہیں عرب کی مثال کے الثمرۃ تنبیٔ عن الشجرۃ (پھل درخت کی پہچان کرا دیتا ہے)

محمدی:- ہاں تو وہ حدیث غالبًا یہ ہے۔ حضور رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب و لیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعے علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم۔

حضرت عیسےٰ ابن مریم ضرور تم میں اُترینگے۔ حاکم منصف ہوکر۔ صلیب کو توڑ دینگے۔ اور خنزیروں کو قتل کر دینگے یا بحکم قتل کرا دینگے اور کفار سے جزیہ موقوف کر دینگے اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا لوگوں کے کینے اور عداوتیں سب جاتی رہینگی اور حسد سب دُور ہو جاوینگے اور وہ لوگ اتنے غنی ہو جاوینگے کہ اُن کو مال کی طرف بُلایا جائیگا تو اُس کو قبول نہ کرینگے۔

اس حدیث میں جتنی نشانیاں آئی ہیں اُن میں سے ایک بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ پہلی تو کیا ہوتیں وہ تو حکومت پر موقوف ہیں۔ جب تک مسیح موعود کو سیاست نہ حاصل ہو۔ وہ کیسی ہوسکتی ہیں آخری دو نشانیاں بھی نہیں ہوئیں۔ یعنی لوگوں کے عمومًا اور مسلمانوں کے خصوصًا کینے۔ عداوت۔ حسد وغیرہ بھی تو بدستور ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو لاہور ہی میں مسلمانوں کا حال عمومًا اور اخبار والوں کا خصوصًا دیکھ لو مرزائیوں کی دونو پارٹیوں میں کیا کچھ سر پھٹول ہو رہی ہے۔

احمدی:- یہ بات تو آپ نے خوب نکالی ہے۔

محمدی:- بھائی جان آپ نے آج تک غور ہی نہیں کیا۔ تم تو ابھی جھگڑوں میں پڑے رہتے کہ حضرت عیسےٰ مر گئے یا زندہ ہیں۔ آسمان پر ہیں یا زمین پر۔ اے بندۂ خدا ہمیں تو دیکھنا چاہئے کہ آنے والے نے کیا کام کیا۔ بس یہی ایک بات ہے تم یہ دیکھو کہ آنے والے سے مسلمانوں کی کسی حالت دینی یا دنیوی میں تغیر تبدل بہتری کی طرف ہوا؟ اگر ہوا تو اُسقدر ہوا جس قدر حدیثوں میں مذکور ہے۔ یا معمولی جو کسی عالم یا صوفی کی صحبت میں بھی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب مرزا صاحب کے متعلق کسی بحث و مباحثہ کی ضرورت نہیں صرف یہ دیکھو کہ وہ کام جو اُن کی تشریف آوری کے وقت ہونیوالے تھے وہ ہو گئے یا نہیں بس۔ ہو گئے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر نہیں ہوئے تو کون چیز ہمکو مجبور کر سکتی ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کو وہ رتبہ دیں جسکا وہ اہل نہیں۔

احمدی:- آپ کی تقریر بہت معقول ہے واللہ میں نے اس طرف تو کبھی خیال بھی نہیں کیا کہ مسیح موعود کیوں آئیگا اور اُس کے آنے کا کیا نتیجہ ہوگا میں کیا ہماری جماعت کے بڑے بڑے مقرر اور لیکچرار بھی اس سے بے خبر ہیں۔ وہ بھی بس اتنا ہی جانتے ہیں جو کوئی اُن پر سوال کرے اُنہوں نے ایک ہی بات مشق کر رکھی ہوئی ہے بس یہی کہدیتے ہیں کہ آؤ پہلے حضرت عیسےٰ کی موت حیات پر بحث کریں مگر آپ نے تو ایسا صاف رستہ نکالا ہے کہ اس میں کوئی ایچ پیچ ہی نہیں۔

محمدی:- بھائی صاحب! قرآن مجید بھی یہی بتلاتا ہے اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ۔ مستقیم وہی رستہ ہے جس میں ایچ پیچ نہو۔ اگر یہ طریق آپ کو پسند ہے تو آپ کو خالص محمدی بننے میں کیا دیر ہے

احمدی:- اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ آج سے میں اس قادیانی اعتقاد سے باز آیا اور جو کچھ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس پر ایمان لایا الحمد للہ۔ خاتمہ بخیر۔

آریہ اخباروں کی غلط بیانی

(از مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی)

مناظرہ جبل پور کی کیفیت ناظرین کسی گزشتہ پرچہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اُس میں شرائط مناظرہ کو بغیر تفصیل کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ مسافر آگرہ و دیگر آریہ اخباروں نے اُسے بالکل خلاف واقع بیان کیا ہے اس لئے آج دوبارہ اُس کیفیت مناظرہ کے بعض حصے پر قلم اُٹھانا پڑا۔

واضح ہو کہ اخبار مسافر و دیگر آریہ اخباروں میں جو یہ شائع ہوا ہے کہ مولوی ابو القاسم نے صحیح بخاری کی بابت مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھا تو اُن کا رقعہ آیا کہ صحیح بخاری مت مانو۔ اس لئے سب حدیثیں اُڑا دیگئیں۔ یہ بالکل غلط اور سفید جھوٹ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب میں آریہ سماج (جبل پور) کے کیمپ میں شرائط مناظرہ طے کرنے کو پہنچا جہاں ڈاکٹر لکشمی دت و ڈاکٹر رگھو ناتھ و دھرم ویر و سوامی پرمانند وغیرہ تھے تو سب سے پہلے یہ امر پیش ہوا کہ ہر ایک مناظر اپنی مستند کتابوں کو کاغذ میں لکھکر دستخط کر دے۔ ڈاکٹر لکشمی دت نے مجھ سے پوچھا:-

ڈاکٹر:۔ آپ کے نزدیک کون کون سی کتابیں مستند ہیں۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی وغیرہ تو ضرور مستند ہونگی؟ (خود ہی ایک درجن کے قریب نام لیئے)

میں:۔ ہم مسلمانوں کے نزدیک سب سے مستند تر کتاب قرآن مجید ہے۔ اس کے بعد جامع صحیح بخاری جسکی بابت تمام اہلحدیث (محدثین) کا فتوے ہے اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری۔ اور کاغذ پر انہیں دونوں کو لکھدیا۔

ڈاکٹر:۔ کیا صحیح مسلم بھی نہیں؟ واہ یہ ایک نئی بات ہے۔ باقی اور کتابیں صحاح ستہ کی؟

میں:۔ صحیح مسلم کی بابت فتوے مذکور نہیں ہے۔ صحاح ستہ کی اور کتابیں پوری صحیح نہیں مانی گئی ہیں

ڈاکٹر:۔ یہ تو بالکل نئی بات آپ فرما رہے ہیں ذرا مولوی ثناء اللہ صاحب سے تو دریافت کر لیجئے۔

میں:۔ یہ بہت پرانی بات ہے مجھے ان سے دریافت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کچھ میں طے کر دونگا وہ انہیں منظور ہوگا۔

ڈاکٹر:۔ نہیں آپ مہربانی کرکے ذرا ان سے پوچھ تو لیں۔ دیکھیئے وہ کیا کہتے ہیں صحیح مسلم آپ کو ضرور ماننا ہوگا۔ یا یہ لکھدیجئے کہ وہ غیر مستند ہے۔

میں:۔ اچھا میں آپ کی خاطر رقعہ لکھکر دریافت کر لیتا ہوں گو اس کی ضرورت کچھ نہیں ہے صحیح مسلم کو میں مانتا ہوں لیکن معرض استناد میں وہ مثل جامع بخاری پیش نہیں کی جا سکتی لہذا میں غیر مستند کیوں لکھدوں؟

اس کے بعد جیب میں سے جیب سے پنسل نکال کر مولانا کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا جس میں واقعات مذکورہ کو بطریق اختصار قلمبند کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مولانا ثناء اللہ صاحب کا جواب مولوی حافظ صدیق صاحب مظفرپوری لیکر آئے جس میں یہ مرقوم تھا کہ صحیح بخاری کے ساتھ صحیح مسلم بھی مان لو لیکن درمیان میں کچھ ایسے وجوہات پیش آئے جس کی وجہ سے صحیح بخاری بھی الگ کر دینی پڑی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

جب وہ لیڈر رقعہ لیکر بائیسکل پر گیا تو پھر سلسلہ گفتگو کا یوں شروع ہوا۔

میں:۔ اچھا تو آپ بھی اپنی مستند کتابوں کو قلمبند کیجئے۔ کام رکنا نہ چاہیئے وقت کم ہے۔

ڈاکٹر:۔ بہت اچھا۔ ہمارے یہاں کی مستند کتابیں صرف چار وید ہیں۔ اور جو وید انوکول ہو (اور یہی لکھدیا)

میں:۔ کیا ستیارتھ پرکاش و رگوید آدی بھاشیہ بھومکا و منوسمرتی وغیرہ آپ نہیں مانتے؟ کیا یہ وید انوکول نہیں ہیں؟

ڈاکٹر:۔ نہیں ہم ستیارتھ وغیرہ کو مستند نہیں مانتے۔

میں:۔ یہ بالکل نئی بات سننے میں آئی ہے ستیارتھ و منوسمرتی ایسی معتبر کتابیں ہیں کہ آپ کے سوامی دیانند جی نے اپنی ستیارتھ کو بالکل منو کے حوالے سے بھر دیا ہے اور ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کو تمام آریہ سماج مستند تسلیم کرتے ہیں۔

ڈاکٹر:۔ ہاں ہم لوگ قابل استناد نہیں سمجھتے۔ ہم لوگ صرف چار وید کو مستند مانتے ہیں جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

میں:۔ تو اسی طرح مسلمانوں کا بعض فرقہ صحیح بخاری کو بھی مستند نہیں سمجھتا۔ ہم جملہ فرقہائے اہل اسلام کی متفقہ مستند کتاب جس سے کسی کو خلاف نہیں ہے صرف قرآن مجید ہے اور بس (اور یہی لکھے) دوبارہ لکھکر دستخط کر کے دیا اور پہلے مسودہ کو ردی کر دیا۔ اس کے بعد مناظرہ کے تقریری یا تحریری ہونے پر گفتگو شروع ہوئی) یہ تفاصیل واقعہ جس پر آریہ اخباروں نے پردہ ڈالا ہے۔ اور میں اس پر حلفیہ شہادت دینے کو تیار ہوں۔ فقط۔

(محمد ابو القاسم بنارسی)

گوشوارہ حساب اہلحدیث کانفرنس

(بابت ماہ جمادی الثانی و رجب ۱۳۳۳ھ)

از ۱۷ اپریل لغایت ۱۴ جون ۱۹۱۵ء

آمد

نقد یا سابقہ ... ... للعہ ۵ / ۴۹۴

چندہ شہر دہلی

از جناب حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب ... عہ ۵/

از حاجی علیخان صاحب مرحوم ... ... صہ/

از خلیفہ عبداللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب ... صہ/

از حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر ... للعہ/

از حافظ محمد صدیق صاحب سوداگر پوتھ ... للعہ/

از حاجی محمد بشیر الدین صاحب سوداگر جفت ... ۶/

از حاجی نور الحسن سعید الحسن صاحب ۶/

از حاجی عبد اللہ و محمد ثناء اللہ صاحب ۶/

از حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ ... ... صہ/

از شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب ... ... عہ/

از شیخ فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب ... ... عہ/

از شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ ... ... عہ/

(میزان عللہ ۵/)

چندہ معرفت مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کانفرنس

از گل خان سکنہ جھانڈا ضلع گوڑگانوہ ۶/

از نہال خان سکنہ لوکری ... ... عہ/

از خیراتی خان " " ... ... عہ/

از مسماۃ مرادی سکنہ اول ... ... سے/

از مسماۃ مرادی دیگر ... ... عہ/

از سعادت خان سکنہ اول ... ... عہ/

از امان خان سکنہ " ۶/

(میزان لعہ ۵/)

چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحبان واعظان پنجاب

از منشی غلام اللہ صاحب ہوشیارپور ... ... للعہ/

از جمال الدین صاحب شرکہ ضلع امرتسر ... عہ/

از غلام الدین صاحب " ... ... عہ/

از اکرام الحق صاحب وغیرہ ہوشیارپور ... ... اامر/

از مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور ... ۵/

از منشی امام الدین صاحب ... ... الحمر/

(میزان للعہ ۵/)

فروخت ۲ عدد ... جلسہ ...

وصول چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب واعظ

از الور جہڑو - - - - - - عہ
از جان محمد صاحب داروغہ ریاست الور - - عہ
از عبدالغفور صاحب سکنہ ریواڑی - - - عہ
از نور محمد صاحب " " - - - عہ
از محمد حسین صاحب " " - - - عہ
از شیخ سلیمان صاحب بھوانی - - - - عہ
از الہ دین صاحب " - - - - عہ
از بہادر خان صاحب " - - - - عہ
از محمد حسین صاحب " - - - - عہ
از سید محمد حسین صاحب " - - - - عہ
از الہ بخش صاحب مستری " - - - - عہ
از خدا بخش صاحب وغیرہ " - - - - سے
از مرزا سلطان بیگ صاحب بھوانی - - - ۵
از مولا بخش صاحب - - - " - - عہ
از امر علی صاحب - - - " - - عہ
از شیخ وزیر علی صاحب - - - - - عہ
از مولوی عبدالرحمن صاحب وغیرہ - - - صمہ
از عبدالرحمن صاحب بانبیاں والی - - - عہ
از مولوی عبداللہ صاحب کیبیا نوالی - - - لعہ

(میزان ۱۳)

چندہ معرفت مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری
منشی فضل الدین محمد حسین لاہور موچی دروازہ - - - صمہ

(میزان صمہ)

میزان کل آمد ماہ حال

خرچ

بنام مولوی شرف الدین صاحب بصیغۂ تصنیف بابت تنخواہ - - - - - -
مولوی محمد امین صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب واعظان پنجاب (تنخواہ ہر دو صاحبان سفر خرچ)
مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ (تنخواہ سفر خرچ)
مولوی عبدالغنی صاحب واعظ (تنخواہ سفر خرچ)
مولوی ابوالحسن صاحب مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام خورد علاقہ کشمیر امداد مدرسہ - - - -

منشی صفدر علی محصل چندہ - - - - - عہ
خواجہ محمد نصیر صاحب محرر - - - - - صمہ
مولوی محمد نظیر صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ قصبہ پلول ضلع گوڑگانوہ امداد مدرسہ - - - - سے
بنام محمود طالبعلم بنارسی بابت وظیفہ - - - عہ
محمد اسماعیل امیر حمزہ طالب علمان ماہواری - - - - - سے
خرچ دفتر صدر دہلی - - - - - -
خرچ برائے وعظ جیل لاہور - ۱۳
خرچ جلسۂ وعظ بتقریب میلہ پھڑیاں قطب صاحب دہلی ۳ یوم از ۱۵ جمادی الثانی لغایت ۱۷ ماہ حال

میزان کل

بقایا ماہ گذشتہ - - - - -
آمدنی ماہ حال - - - -
خرچ ماہ حال
باقی بعد منہائی خرچ

گوشوارہ ماہ رجب

بقایا سابقہ - - - - - -

چندہ شہر دہلی معرفت منشی صفدر علی محصل چندہ گذشتہ

از جناب حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار - - - - - - عہ
از جناب حاجی عبدالغفار صاحب مینجر کوٹھی حاجی علیخان صاحب مرحوم - - - - - - صمہ
جناب حاجی محمد ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ - - صمہ
جناب خلیفہ عبداللطیف حافظ محمد اسحاق صاحب صمہ
جناب حاجی نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر صدر بازار - - - - - - ۶
جناب عبداللہ و محمد ثناء اللہ صاحب " ۶
جناب حاجی محمد بشیر الدین و حافظ احسان اللہ صاحب ۶
حاجی عبدالوہاب و احسان اللہ صاحب - - ۶
حاجی محمد اسماعیل صاحب کلاہ فروش - - عہ
نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب - - - - عہ
فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب - - - عہ

(میزان)

چندہ معرفت مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کالفرنس

از رحیم خان ساکن جلالپور ضلع گوڑگانوہ - - - عہ

چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب واعظ

از غلام محمد و میاں حبیب صاحب موضع لیپو - - ۶
نور الدین صاحب ساکن کوٹ کپورہ - - - عہ
از جماعت اہلحدیث واڑیاں والی - - - عہ
از عبدالرحیم صاحب مہر کوٹ کپورہ - - - -
از محمود والی کوٹ کپورہ - - - - - عہ
از رحیم بخش صاحب لوہار " - - - عہ
از منڈی ابوہر امام الدین صاحب وغیرہ - -

(میزان)

چندہ معرفت مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم

از منشی عبدالرحیم صاحب ساکن حاجی پور - - عہ
از نجیب اللہ خان صاحب انسپکٹر موضع جھجھا - عہ
از محمد قاسم صاحب موضع گڑہ - - - -
موضع قابل پور متفرق طور پر - - - -
از شاملات دیہہ موضع مانڈی پور - - - عہ

(میزان)

دوسری امداد از انجمن تعلیم القرآن والسنہ شہر پشاور (بابت ربیع الثانی و جمادی الاول)

چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ و مولوی محمد امین صاحب واعظان پنجاب

از الٰہی بخش صاحب سجادہ نشین خانقاہ گودڑ شاہ کاکی وال ضلع گورداسپور - - - - - عہ
از حکیم امام الدین صاحب ساکن میاں ونڈ - - ۶
از منشی مہر الدین صاحب میاں ونڈ - - - ۶

(میزان صمہ)

چندہ معرفت جناب مولوی محمد ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری

از منشی محبوب عالم صاحب چک رجادی ڈاک خانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات - - - - - عہ
از منشی شجاع الدین صاحب تخت پڑی راولپنڈی صمہ
از منشی عظیم الدین عرائض نویس سیہورہ ضلع جبلپور صمہ

(میزان لعہ)

چندہ معرفت مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی

ازحافظ عبدالرحمن صاحب ۳ ماہ ازمارچ تا مئی سہ
ازحافظ عبدالرحیم صاحب ۳ ماہ بشرح صدر عـہ
حافظ محمد سلیمان صاحب ۴ ماہ ازمارچ تاجون ۱ے
از سلامت اللہ صاحب چندہ سالانہ ازمئی تادسمبر عہ/
شیخ اکرام الحق صاحب ۴ ماہ مارچ تاجون ۱۵ء ۔ ۔ ۶/
از عبدالرزاق و محمد ادریس صاحب ۴ ماہ ازمارچ تاجون عہ/
از عبدالعزیز عبداللطیف صاحب ۴ ماہ بشرح صدر عہ/

(میزان مـہ)

میزان کل ماہ ھذا ا عـہ

خرچ

بنام مولوی محمد شرف الدین صاحب بصیغہ تصنیف تالیف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عـہ
بنام مولوی عبدالغنی صاحب واعظ (تنخواہ عسہ سفر خرچ ۱۲) ۔ صعـہ
بنام مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ (تنخواہ منـعہ سفر خرچ ۱۰/) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مبعـہ
بنام مولوی رحمۃ اللہ و مولوی محمد امین صاحبان واعظان پنجاب (تنخواہ ہردو صاحبان سـہ سفر خرچ عہ ۔ کل لعہ ۔ منہائی ۴ یوم تنخواہ ۶) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لوعـہ
بنام مولوی ابونعیم محمد ابراہیم صاحب واعظ پورب (تنخواہ عسہ ۔ سفر خرچ ۱۲) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعـہ
خرچ معرفت مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی بابت ۳ ماہ ازمارچ لغایت اپریل ۱۵ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ـے
خرچ جلسہ وعظ بتقریب عید عرس زکیم جبیات ۲۲ رجب ۳۳ء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عـہ
خرچ جلسہ وعظ کاستی وال ضلع گورداسپور ۔ ۔ للوعـہ
امداد طلبا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (للوعـہ)
محمود بنارسی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عـہ/
سید امیر حمزہ صاحب تیمی ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
محمد اسمٰعیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

منظہر الاسلام بنارسی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
امداد مدارس ماہوار ۔ ۔ ۔ ۔ (مرعـہ)
مدرسہ اسلامیہ بجی پور بنام محمد یوسف صاحب صہ/
مولوی ابوالحسن صاحب تیمی ۔ ۔ ۔ ۔ عـہ
بنام محمد نظیر صاحب پلول ضلع گوڑگانوہ ۔ ۔ ۱ے/
تنخواہ صفدر علی محصل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ/
بنام خواجہ محمد نصیر صاحب محرر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صہ/
خرچ دفتر صدر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ہ/
خرچ دفتر جناب مولوی محمد ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری امرتسر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لہعـہ

میزان مالعہ
بقایا للوسالعہ
آمد ماہ حال مالعہ
میزان کل للومالعہ
خرچ مالعہ
باقی بعد منہائی خرچ للواسالعہ
(زیور اسالعہ) (نقد للوعـہ)

(شیخ) بشیر الدین محاسب کانفرنس

مطلب کی بات اہلحدیث کانفرنس کا حساب ماہوار شائع ہوتا ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ اُن کی اتنی بڑی کانفرنس اور چندہ کل یہ ہے؟ پھر کام کیسے ہوگا۔ کانفرنس ہذا کے دل و دماغ میں جو کام ہیں وہ کیا اتنے ہی چندہ سے پورے ہو جاوینگے؟ کمی چندہ کی وجہ یہ ہے کہ باقاعدہ اس بات کی کوشش نہیں ہوئی کہ ماہوار چندے لکھوائے جاویں بلکہ بقول سے "در حضرت کریم تقاضا چہ حاجت ست" ہمدردوں کی ہمدردی پر چھوڑ رکھا ہے۔ مگر دیکھا ہے کہ بے روئے ماں بھی دودھ نہیں دیتی اسلئے کہنے کہلانے کی ضرورت ہے۔ پس ناظرین اپنی اپنی حیثیت کے مطابق ماہانہ سالانہ چندہ خود ہی لکھوائیں چاہے ایک پیسہ ہو یا ایک روپیہ اپنی طاقت کیمطابق جرأت کریں۔ آئندہ کو ماہواری حساب کے ساتھ نئے چندوں کی فہرست بھی درج ہوا کریگی انشاء اللہ

نائب سکرٹری صاحب اور محاسب صاحب مطلع رہیں

مذاکرہ علمیہ

بابت مسئلہ اجماع

(از مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی)

الحمد لاھلہٖ والصلوٰۃ علی اھلہا و بعد اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ جمادی اولیٰ میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مسئلہ اجماع مالہ و ماعلیہ پر جس بسط و تفصیل سے بحث کی ہے حقیقت میں اُنہی کا حق تھا میرے خیال میں اُن کی تحریر اس قابل ہے کہ ہر فرد اہلحدیث اُس کے آخر میں یوں دستخط کردے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اور یہی وجہ تھی کہ اس مضمون پر میں نے اب تک بتفصیل کچھ لکھنے کی جرأت نہیں کی تھی۔ لیکن چند اہل علم حضرات کی مخالفانہ تحریر اہلحدیث ۶ رجب و ۴ شعبان میں دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کہ یہ مضمون کس اہلحدیث عالم کے قلم کا نتیجہ[1] ہے جن کا سنہرا اصول اور سچا مذہب یہ ہے سے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلّم داشتن

یا اہل تقلید کا؟ آخرش میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اہلحدیثوں میں وہ بلند ہمتی و فراخ حوصلگی و حریت اور آزادی جو اُن کا مایہ ناز تھی کم ہونے لگی ۔ اور عرصہ بعید کی متروک و مردود تقلید برنگ دیگر و طرز جدید اُنمیں بھی سرایت کرنے لگی ۔ بلکہ پورے طور سے اثر کرگئی میں نہیں سمجھتا کہ علمائے اہلحدیث کا مجالس و محافل میں حریت و آزادی کے پرجوش و اقتباسات کا ذکر کرنا اور پھر اُس کی تردید پر بھی کمربستہ ہونا کیا معنے رکھتا ہے؟

سے اندرون قعر دریا تختہ بندم کردہ اند
باز میگوئید داماں تر مکن ہشیار باش

اصل یہ ہے کہ اہلحدیث کے دَور کو ایک مدت گزر گئی اسی امتداد زمانہ کیوجہ سے اُن کے آزاد خیالات میں انقلاب اور ہمت میں پستی آگئی ۔ حتے کہ اپنے پُرانے ورد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو

[1] مذاکرات میں اتنا شخصی حملہ بھی نازیبا ہے آئندہ لحاظ رہے (اڈیٹر)

(۵۵)

بھی بھولنے لگے اور اس کے ساتھ نہ معلوم کیا کیا ایزاد کئے انا للہ۔ حالانکہ یہ مانتے ہیں کہ شریعت کا مقرر کرنا خدا کا کام ہے۔ اور اُسنے اپنی شریعت اپنے رسولوں کی معرفت مقرر کی ہے جس میں رائے کو کچھ دخل نہیں ہے کیونکہ خدا نے شریعت کو حجیت آراء سے قائم نہیں کیا۔ اور اجماع سے مراد اجتماع آراء ہی ہے۔ پس اگر سارے جہان کے علماء باتفاق کسی امر پر اجماع کر لیں (حالانکہ یہ غیر ممکن ہے) تو بھی پیغمبر پر اُس کا ماننا واجب نہیں اور جس کی تابعداری نبی پر واجب نہیں۔ اُس کی فرمانبرداری دوسروں (امت) پر بھی واجب نہیں اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے کسی ایسے امر پر جو اُس نے رسولوں کی معرفت اپنے بندوں کے لئے نیک قرار نہیں دیا ثواب کا وعدہ نہیں کیا گو وہ امر مستحسن کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اعمال کا حساب صرف خدا کو متعلق ہے اور اعمال کا حُسن و قبح عقلی نہیں بلکہ شرعی ہے۔ اور کسی امر کے حسن کی انتہا رائے سے معلوم نہیں ہو سکتی اور نہ استحسان عقل سے وجوب شرعی ثابت ہو سکتا ہے۔ پس جب نبی کی موجودگی میں شریعت کے متعلق اجماع کا کچھ اثر نہیں ہے تو نبی کے بعد اجماع یا تو نصوص پر مبنی ہوگا یا قیاس صحیح پر۔ بہر صورت نظر دلیل پر رہی نہ اجماع پر۔ لہذا اتباع اجماع اپنی ذات میں واجبات شرعیہ میں سے نہیں ہوگا اور جو امر اجماع سے ثابت ہوگا اُس کی نسبت یہ ضمانت نہیں دے سکتے کہ یہ خدا کو بھی منظور ہے۔ اور اگر منظور بھی ہو تو ضرور نہیں کہ اظہار شریعت کیوقت خدا تعالیٰ اُس کو بندوں پر واجب بھی کرے۔ پس اجماع کسی طرح واجبات شرعیہ سے نہیں ہو سکتا نیز جب امت کے ایک آدمی سے خطا ممکن الوقوع ہے تو سب سے بھی ممکن ہے۔ اسپر صاحب نور الانوار کا یہ کہنا کہ ایک بال کمزور ہوتا ہے لیکن اُس کو مجموعہ سے ایک مضبوط رسی بن جاتی ہے اس محتج پر صحیح نہیں اس لئے کہ یہ تو ایک فائدہ اتفاق کا ہے

سلہ اجماع قائلین کے نزدیک بھی نبی پر حجت نہیں۔ فافہم (ایڈیٹر)

کا ہے جو محل نزاع سے ایک علیحدہ امر ہے۔ کلام اس میں ہے کہ جب امت کے ہر ایک فرد میں عصمت عن الخطاء کی قابلیت نہیں ہے تو اُن کے مجموعہ میں کہاں سے آجائیگی؟ اگر تمام دنیا کے لوگوں کا بھی کسی امر پر اتفاق آراء ثابت ہو تو جائے تو بھی اُن کی عصمت عن الخطاء کا کوئی ذی عقل قائل نہ ہوگا۔ جیسے کہ ہر ایک حبشی سیاہ ہے تو سب حبشی سیاہ ہونگے۔ یہ نہیں ہوگا کہ سب مل کر گورے اور حسین ہو جائیں۔ صاحب ارشاد نے یہی مثال دی ہے اور بالکل ٹھیک ہے اور یہ امر ایسا بدیہی اور صاف ہے کہ ایک معمولی عقل والے کی سمجھ میں بھی بخوبی آسکتا ہے تعجب ہے کہ قائلین نے اس کو بھی نظری بنا دیا۔

چونکہ حجیت اجماع میں بہت اختلاف ہے اسلئے بفحوائے آیت فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ اس مسئلہ کو معیار کتاب و سنت پر پرکھنا چاہئے۔ قائلین اجماع حجیت اجماع کے ثبوت میں بڑے زور سے جس آیت کو پیش کرتے ہیں وہ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ ہے حالانکہ اگر غور کیا جائے تو اجماع کو اس سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ علمائے اصول کا یہ مسئلہ متفقہ ہے کہ مشتق پر حکم لگانے میں مبدأ علت ہوتا ہے جیسے کل مسکر حرام میں سُکر علت ہے حرمت مسکر کی۔ اسیطرح آیت مذکورہ میں چونکہ حکم مومنین پر ہے اسلئے اُس کی علت ایمان ہوگی۔ یعنی مومنوں کے خلاف جو شخص طریقہ اختیار کر کے غیر مومن (کافر مرتد) بنجائے وہ جہنمی ہے۔ اس کا شان نزول بھی اسی معنے پر شاہد ہے جیسا کہ تفسیر معالم التنزیل اور جامع البیان میں ہے کہ یہ آیت ارتداد طعمہ کے بارے میں اُتری ہے اور صاحب جلالین و خازن بھی یہی معنے کرتے ہیں۔ و یتبع عبادة الاوثان (خازن) بان یکفر (جلالین) اب دیکھئے کہ قرآن مجید نے سبیل المومنین کی تشریح کیا کی ہے کیونکہ اُس کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ تفسیر بعضہ بعضا وہ اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔

ارشاد ہے اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا (پ ۱۸) یعنے مومنوں کو جب خدا اور رسول کی طرف فیصلہ کے لئے بُلایا جاتا ہے تو سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا کہتے ہیں۔ اسی طرح اور آیات میں بھی مومنین کا طریق عمل یہی بتلایا گیا ہے۔ پس جو کوئی اُن کے اس طریقہ (سمع و طاعت) کو ترک کر کے دوسری راہ (عدم طاعت) اختیار کریگا وہ ضرور کافر ہو جائیگا۔ اب ناظرین خود انصاف کریں کہ آیت مذکورہ سے اجماع کا ثبوت ہوا یا تردید؟ اسی لئے تو صاحب توضیح نے باوجود حنفی ہونے کے آیت مذکورہ سے اجماع پر استدلال قوی نہیں مانا۔ اور آج کل کے اہل حدیث خواہ مخواہ اُسے حجیت اجماع کی دلیل بتلاتے ہیں یا للعجب وضیعة الادب۔

قائلین اجماع دوسری آیت یہ پیش کرتے ہیں وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا الخ حالانکہ اس آیت میں بھی اجماع پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ امت کے عدول ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُن کا قول ہر امر میں حجت شرعی ہو۔ یہ تو صرف شارع (نبی) کا کام ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ لوگ اگر کسی امر کی خبر دیں تو وہ غیر معتبر نہ ہوگی۔ نہ یہ کہ اُنکا اتفاق امر دینی ہو جائیگا۔ علاوہ بریں یہ آیت بظاہر صحابہ ہی کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ قیامت تک کے افراد امت اس کے مصداق ہیں۔ اور جس امت کی عدالت معلوم ہے خود فرمان نبوی موجود ہے ثم یفشوا الکذب جیسا کہ فی زماننا نظر آرہا ہے۔ پس بداہتاً آیت کا ظاہر محال معلوم ہوتا ہے لہذا آیت مذکورہ کا مطلب ایسا ہونا چاہیئے جو ہر زمانہ میں صادق آئے۔ وبالقرائن دیگر آیات یہ ہے کہ درحقیقت اس وسطیت کے موصوف افراد امت نہیں بلکہ دین محمدی موصوف ہے یعنے خدا نے دین محمدی کو ایسا متوسط بنایا ہے کہ اس میں نہ یہودیوں جیسی افراط ہے نہ عیسائیوں کی سی تفریط۔ یہی معنے اُس آیت کے بھی ہیں جو قائلین کی طرف سے بطور تیسری دلیل کے پیش کیجاتی ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کیونکہ خیریت اور وسطیت اتباع پر موقوف ہے نہ کہ افراد امت کو ذاتی طور پر حاصل جب اتباع موقوف علیہ ٹھیرا تو خیریت اور وسطیت دراصل دین کی صفت ہوئی نہ افراد امت کی۔ علاوہ ازیں آیت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کے آخر میں دلیل خیریت جو بیان فرمائی گئی ہے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے تم لوگ اُن کاموں کا حکم کرتے ہو جو اس شریعت میں نیک ہیں اور اُن امور سے منع کرتے ہو جو اس دین میں بُرے ہیں اس کو اجماع ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس کام کے نیک یا بد ہونے پر دلیل قرآن وحدیث ثابت ہوتے ہیں فانی ھذا من ذاک واین السمك من السماك اسی وجہ سے تو صاحب مسلم الثبوت نے حنفی ہو کر آیت اُمَّةً وَسَطًا سے اجماع ثابت کرنے والوں پر اعتراض جڑ دیا ہے حیث قال فیہ ان العدالة لا ینافی الخطاء مطلقا (۲۱۵) یعنی عدالت خطأ کے منافی نہیں ہے۔ اور ان دنوں کے علماء اہلحدیث اُس کو اجماع کے ثبوت میں پیش کر رہے ہیں یاحسرة علی العباد۔

اب آئیے ذرا اُن حدیثوں کی جانچ پڑتال بھی جائے جسے حجیت اجماع میں قائلین اجماع تقلیداً للبعض پیش کر دیا کرتے ہیں۔ سب سے پہلی حدیث جو بڑے چوب قلم سے لکھی اور پیش کی جاتی ہے اور اُس کے بہت سے طُرق مختلف کتب احادیث سے نکال کر اُس کو درجۂ صحت پر پہنچایا جاتا ہے یہ ہے لا تجتمع امتی علی ضلالة (بالفاظ مختلفہ) اوّلاً اس حدیث کو اگر امور دینیہ سے متعلق مانیں تو اس میں ضلالت سے مراد کفر و بدعت لینگے اور اگر اس مراد سے تنزل کریں تو زیادہ سے زیادہ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ امت محمدی میں ایک جماعت ہمیشہ حق (دین) پر رہے گی۔ بہرحال اس کو حجیت اجماع سے کچھ تعلق نہیں۔ اور اگر بالفرض تعلق تسلیم کر لیا جائے تو غایت مافی الباب اجماع کا ماننا مباح ثابت ہوگا نہ واجب۔ اور یہ مسلک قائلین کے خلاف ہے۔ ثانیاً صحیح امر یہ ہے کہ یہ حدیث امور سیاسیہ وانتظامیہ کے متعلق ارشاد ہوئی ہے جیسے نصب خلیفہ۔ ایسے امور میں اتفاق امت حجت ہوگا کیونکہ ایسے امور کے لئے ارشاد خداوندی موجود ہے وامرھم شوریٰ بینھم اس آیت کا اور حدیث مذکور کا مفہوم ومآل واحد ہے لہذا اس روایت کو ماتحن فیہ کوئی علاقہ نہیں ہے فافهم ولا تعجل۔

قائلین کی دوسری اور نئی دلیل جو آج کل پیش کی جاتی ہے یہ حدیث ہے اتبعوا السواد الاعظم وید الله علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار حالانکہ اس کو بھی اجماع سے کچھ علاقہ نہیں ہے اور نہ سواد اعظم کو اجماع کی دلیل میں کسی نے آج تک پیش کیا ہے۔ ہاں مقلدین تقلید کے ثبوت میں البتہ اس کو پیش کرتے ہیں۔ اُن کے جواب کے لئے یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ سواد اعظم زیادہ سے زیادہ جمہور کا مرادف ہوگا۔ اور جمہور و اجماع میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور جمہور بھی اصل میں کوئی چیز نہیں ہے۔ قاضی شوکانیؒ اکثر اپنی کتاب نیل الاوطار کی بابت فرمایا کرتے ذالك لمن لم یخف هیبة سوط الجمهور یعنے اس سے وہی فائدہ اُٹھائیگا جو جمہور کے کوڑے سے نہ ڈرے۔ اسی لئے انہوں نے بسا جمہور کا خلاف کیا ہے۔ اور جب اجماع کا ثبوت دلائل قطعیہ سے نہیں ہوتا تو جمہور کا ثبوت خیلے مشکل ہے بہرحال حدیث سواد اعظم کو اجماع متنازعہ فیہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بھی امور سیاسیات کے متعلق ہے چنانچہ محدثین نے بھی فضائل جماعت و وعید در خروج از جماعت کی حدیثوں کو کتاب الامارة ہی میں ذکر کیا ہے ✦

مذاکرہ علمیہ

(بابت اجماع)

اجماع کے متعلق مختلف مضامین اخبار اہلحدیث میں دیکھے۔ میری رائے میں سب سے پہلے اس بات کو معلوم کرنا چاہئے کہ اجماع سے اہل اصول کی کیا غرض؟ پھر اُس کے حجت و عدم حجت پر بحث کیجاوے کیونکہ اس بحث کی ابتدا اہل اصول سے ہے نہ اہل اصطلاح زمانہ سے۔

اس کے بعد اجماع کی حقیقت اچھی طرح کُھلجائیگی۔ کہ معتبر ہے یا نہ۔ ارشاد الفحول میں ہے لا ینعقد الاجماع مع مخالفة اثنین یعنے اجماع معتبر و مقبول نہیں ہوتا اگر دو بھی آدمی اس کے مخالف ہوں۔ اسی کے قریب قریب اور اصولیوں نے بھی کہا ہے۔ نتیجہ صاف ہے۔

کوئی ایسا مسئلہ پیش کیا جاوے جس میں کم از کم قطع نظر لفظ اُمت کے اجماع سلف ہی کسی مسئلہ پر ثابت ہو۔

غالباً اس سے زیادہ فیصلہ کُن بات اور نہ ہوگی نہایت ہی مختصر فیصلہ ہے۔ مگر اس کے لئے مجیب صاحب غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ پھر میں اسکو ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کئے دیتا ہوں تاکہ مجیب صاحبوں کو تکلیف نہ کرنی پڑے[1] شریعت محمدی کوئی کا کوئی مسئلہ ایسا پیش کیا جاوے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ثبوت نہوا ور محض اجماع سے وہ ثابت ہو۔ اور پھر اُس پر سلف کا عملدرآمد بھی ہو۔ اگر اس کے برخلاف ہوا یعنی اُسکی کچھ بھی سند رسول اللہ صلعم سے ثابت ہوئی اور پھر اجماع ہوگیا تو یہ اجماع کی وجہ سے معمولی بہانہ ٹھیرے گا بلکہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے۔ اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ دین محمدی محمد صلعم کے زمانہ میں آپ کی زندگی میں پورا ہو چکا۔ اور کوئی کام دین کا باقی نہ رہا۔ غالباً کوئی فرد مسلم اس کا منکر نہوگا۔ چونکہ ارشاد خداوندی ہے اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ فیصلہ صاف ہے جب دین آپ کے زمانہ میں پورا ہو چکا تو اجماع کہاں رہا اور پھر قانون محمدی نے تو بالکل ہی فیصلہ کر دیا۔ فرمایا تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ دو قانون تمہارے لئے

[1] اسی مطلب کا ایک مضمون مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ اچھیپو آرہ کی طرف سے اہلحدیث مورخہ ۲۸ شعبان میں شائع ہو چکا ہے (ایڈیٹر)

حجت شرعی ہیں باقی کچھ نہیں اسی لئے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں من ادعی وجود الاجماع فھو کاذب

آخری فیصلہ اجماع سے اہل اصول کی کیا غرض ہے اجماع امت یا اجماع سلف - اگر اجماع امت - تو یہ ناممکن ہے کیونکہ لفظ امت سب امت محمدیہ پر شامل ہے اور وہ ہر بنی آدم جو پیدا ہونے والے ہیں کو بھی حاوی ہے پس پیدا ہوئے نہیں اور پہلے ہی سے اجماع کرلیا - اور اگر صرف سلف ہی مراد ہے تو اس کی کیا دلیل - بعدہ فیصلہ مذکور کی مثال دیں - ورنہ سمجھ رکھیں کہ اجماع حجت شرعی نہیں ہے والعلم عند اللہ ٭

(راقم عبدالستار کلانوری تلمیذ مولانا عبدالوہاب صاحب صدر دہلی فی الحال جودھپور)

تعاقب جواب مذاکرہ علمیہ

(بابت فسخ نکاح زانیہ)

اخبار اہلحدیث ۱۳ رجب میں مولوی عبدالمجید صاحب مالیگانوی کی تحریر نظر سے گزری - سراپا حیرت بن گیا - مولوی صاحب نے آیات قرآن مجید اور ان کے احکام کو عہد نبوی کے لوگ اور صحابہ کے ساتھ مختص کردیا ہے - تعجب اور نہایت تعجب ہے کہ علمائے اسلام کا مشہور مسئلہ آیت کا مورد خاص ہوتا ہے حکم عام کیا مولوی صاحب ممدوح کو اس اصول سے اختلاف ہے؟ بصورت اختلاف ہم ساکنین عجم پابندی شرع سے بالکل مرفوع القلم ہوجائیں گے کیونکہ آپ نے جب خصوصیت مورد کے ساتھ حکم کی خصوصیت بھی تسلیم کرلی ہے تو پھر ہم کس امر کے مکلف رہے؟ چنانچہ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں :-

یہ تحریم نکاح بباعث زنا خاص اسی (مرثد غنوی) کے حق میں ہے نہ کہ تمام لوگوں کیلئے ہے (صث کالم ۲)

آگے ایک دوسری آیت کی بابت رقمطراز ہیں :-

اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ الخ یہ عبداللہ بن ابی کی طرف اشارہ ہے (الیٰ قولہ) بس یہی مراد ہے (صـ۹ کالم ۳)

علےٰ ہذالقیاس تمام احکامی آیات میں کسی نہ کسی خاص شخص کی طرف بقول مفسرین اشارہ نکل ہی آئیگا تو قرآن مجید کی تمامی آیات انہیں کے ساتھ مختص ہوگئیں پھر اس کتاب کو ھدی للناس اور ذکریٰ للعالمین کیوں فرمایا گیا ٭ یاللعجب -

آگے آپ نے بلا تحقیق بعض مفسرین کی نقل سے چند ایسی آیات میں نسخ کا فتویٰ جاری کردیا ہے جس میں ذرا بھی اختلاف نہیں ہے جسپر خود ایڈیٹر اہلحدیث (سلمہ ربہ) کو نوٹس لینا پڑا - حالانکہ محقق مفسرین ہرگز ان میں نسخ نہیں مانتے چنانچہ ملاحظہ ہو مولوی صاحب فرماتے ہیں :-

اور نیز آیت وَحُرِّمَ ذَالِكَ الخ درصل منسوخ ہے - ناسخ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى الخ کی آیت ہے (صث کالم ۲)

حالانکہ یہ بالکل غلط ہے - امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں من یقول ھذا الحکم صار منسوخا یحیل ناسخہ الاجماع کالجبائی وعموم قولہ تعالیٰ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ الخ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى الخ قال المحققون ھذان الوجھان ضعیفان (صـ۳۲۱ ج ۶) یعنے جو شخص آیت وَحُرِّمَ ذَالِكَ الخ کو منسوخ کہتا ہے اور اس کا ناسخ اجماع[1] کو سمجھتا ہے یا آیت فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ الخ یا اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ الخ کو ناسخ مانتا ہے - یہ دونوں دلیلیں ضعیف ہیں - مطلب یہ کہ ان دونوں دلائل سے آیت مذکورہ منسوخ نہیں ہوسکتی اسی لئے تو صاحب تفسیر غرائب القرآن نے لکھا ہے ذالك الحکم باق الی الآن (صـ۷۲ ج ۱۸) اور جن حضرات مفسرین نے آیت وَحُرِّمَ ذَالِكَ کو منسوخ بھی کہا ہے انہوں نے ایسے صیغے کے ساتھ کہا ہے جس سے اس قول کا عدم تیقن آشکارا ہوتا ہے - مثلاً صاحب تفسیر ابن کثیر قیل کہتے ہیں اور صاحب مدارک قیل لکھتے ہیں - یہ دونوں صیغے مجہول کے ہیں جو اکثر عدم جزم کے لئے آتے ہیں - بہر حال وخلاف قال آیت وَحُرِّمَ ذَالِكَ ہرگز منسوخ نہیں ہے بلکہ اب تک اس کا حکم باقی ہے -

مولوی صاحب موصوف ایسا ہی فتوے آگے ایک دوسری آیت پر جاری کرتے ہیں - چنانچہ فرماتے ہیں :-

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ الخ یہ بھی منسوخ ہی ہے اور اس کی ناسخ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ ہے اور خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واجماع[1] امت ہے (صث کالم ۹)

مولوی صاحب کو ہنوز یہ پتہ نہیں کہ جو لوگ ان آیتوں میں نسخ کے قائل ہیں وہ کس کو ناسخ کہتے ہیں اور کس کو منسوخ! سنئے - تفسیر فتح البیان میں ہے ھذہ الآیۃ ناسخۃ لآیۃ المائدۃ وانہ یحرم نکاح الکتابیات والمشرکات وھذا احد قولی الشافعی وبہ قال جماعۃ من اھل العلم انتھی (صـ۲۸۳ ج ۱) یعنی آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ جو سورہ بقرہ کی ہے یہ ناسخ ہے آیت سورہ مائدہ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ کی - اہل علم کی جماعت نے یہی کہا ہے - لیجئے مولوی صاحب! آپ جس کو منسوخ کہتے ہیں وہ درصل ناسخ ہے اور جس کو آپ نے ناسخ سمجھا ہے وہ منسوخ - یہ کیسی الٹی ہوئی؟ اور امام شافعی اور اہل علم کی ایک جماعت یہی کہہ رہی ہے - معلوم نہیں وہ آپ کا اجماع اور وہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہے -

اب سنئے اصل تحقیق :- میرے خیال ناقص میں ان دونوں آیات میں نہ تو کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ - زیادہ سے زیادہ آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کو عام مخصوص منہ البعض کہہ سکتے ہیں اور یہی صاحب تفسیر خازن بھی لکھتے ہیں :- حیث قال لم ینسخ منھا شئ ولم یستثن وانما حکمھا عام مخصوص

---

[1] سبحان اللہ - اجماع کو یہاں تک درجہ دیا گیا کہ قرآن مجید کا بھی ناسخ ہونے لگا - اجماع کا آڑ ترک قرآن و حدیث کے لئے اچھا بہانہ ہے قائلین کو مبارک ہو (منہ)

(۷۵۶)

انتھیٰ (ص۱۵۱ ج۱) یعنے آیت وَلَا تَنکِحُوا المُشرِکَاتِ نہ تو منسوخ ہے اور نہ اس سے کوئی حکم مستثنٰے ہے بلکہ یہ عام مخصوص (منہ البعض) ہے - بہرحال مولوی صاحب کا فتوےٰ مذکور درست نہیں -

اسی طرح آگے چل کر آپ نے آیت فَاٰتُوھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ کو بھی منسوخ کہدیا ہے حالانکہ یہاں اجور سے مراد مہر ہے اور بیوی کو مہر دینا کسی حالت میں منسوخ نہیں - کہاں تک میں خامہ فرسائی کروں - گزارش یہ ہے کہ اہل علم حضرات ایسی تحریر سے جو عدم تحقیق پر مبنی ہو احتراز کیا کریں ہم کم علموں کو ایسی تحریریں پڑھکر بڑی اُلجھن ہوتی ہے امید ہے کہ میری یہ سمع خراشی معاف کیجائیگی والسلام -

(خاکسار ابو اسرائیل محمد اسماعیل ساکن پریوا ڈانڈی پور ضلع پرتابگڈھ سابق واعظ اہلحدیث کانفرنس دہلی)

علمائے راسخین اور مؤولین سے چند سوال

قال اللہ تعالیٰ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنے خداوند عالم کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا ہے مگر موافق اُس کی قوت کے ۔ تو سوال یہ ہے کہ انسان کو خداوند کریم نے پیدا کیا اور اسکو اشرف المخلوقات بنایا اور احکام شرعی کے اوپر مکلف کیا اور طاعت اور غیر طاعت کے جزا اور سزا مقرر کردی حتے کہ مشرک کے لیے خلود نار کا وعدہ فرمایا جس سے ابدالآباد اُسے مخلصی نہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے افعال کا خالق اور فعل مختار ہے تب ہی تو اُس کے افعال پر جزا اور سزا ہے اگر اپنے افعال کا خالق اور فعل مختار نہ ہوتا تو اُسپر احکام شرعی کی تکالیف نہ دیجاتیں کیونکہ درصورت عدم اختیار تکلیف مالا یطاق کہا جاویگا - مگر دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ذات باریتعالیٰ کے کسیکو کچھ اختیار نہیں اور بغیر حکم خداوند کریم کو ایک ذرہ نہیں ہل سکتا - عقائد میں بھی ایسا ہی ہے کہ بغیر امر الٰہی کچھ نہیں ہوسکتا - ازمنہ ثلاثہ کا وہی متصرف اور مختار مطلق ہے جو چاہا کیا اور جو چاہتا ہے کرتا ہے - اور جو چاہے گا کریگا - بلکہ ہدایت وضلالت کو اپنی ہی طرف نسبت کیا قولہ تعالےٰ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَھْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا -

اب ان دونوں صورتوں میں کیا تاویل اور تطبیق ہے - اگر یہ کہا جاوے کہ انسان فعل مختار کردیا گیا ہے اس وجہ سے جزا اور سزا ہے تو پھر بھی یہہ سوال وارد ہوتا ہے کہ خداوند کریم عالم الغیوب ہے اور ازل سے ابد تک کل کا عالم ہے اور اسی شان کے اوپر مقادیر خلائق پچاس ہزار برس قبل ہی سے مقرر کردیا - کما رواہ مسلم عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السمٰوات والارض بخمسین الف سنتین قال وکان عرشہ علی الماء وہ خوب جانتا تھا کہ بنی آدم کو ہم احکام شرعی کی تکلیف دینگے اور وہ عاصی ہونگے الاماشاء کہ ہمارے حکم کے اوپر قائم رہینگے - اور اسی علم یقینی کے اوپر جنت اور دوزخ کو پہلے ہی تیار کردیا - اب اعتراض یہ ہے کہ خالق المخلوقات باوجود ایسے شفیق ہونے کے کہ ماں سے بھی بڑھکر اپنے بندوں پر شفقت کرتا ہے اور عاصی بندوں کی توبہ پر ایسا خوش ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شخص جنگل میں اپنا اونٹ معہ اسباب وسامان گم کردے اور اُس کے ملنے سے مایوس ہوکر کسی درخت کے تلے سورہے اور جب اُس کی آنکھ کھلے تو وہ اپنا اونٹ معہ سامان پاکر خوش ہو -

علےٰ ہذا القیاس محبت وشفقت خداوندی میں بہت احادیث ہیں بوجہ طوالت نقل نہیں کیگئیں - تو باوجود ایسی محبت اور شفقت کے کیوں اپنے پیارے بندوں کے اوپر یہ بوجھ رکھدیا جس کے نہ اُٹھانے کی وجہ سے ناری ہوا - کیا شفقت اور محبت کی یہی دلیل ہے کہ مادر مشفقہ اس بات کو بخوبی جانتی ہو اور جاننا کیا بلکہ قطعی یقین ہو کہ ہم اگر اپنے پیارے بچے کو اس دریا کے عبور کرنے کا حکم کرینگے تو وہ نہیں کرسکیگا بلکہ غرق ہوجائیگا - باوجود اس علم اور یقین کے وہ اس حکم کی تعمیل پر مجبور کرے

ایدرکنی ظالم وانت نصیحی
واُظلم فی الدنیا وانت نصیری
وعار علےٰ راعی الحمی وھو قادر
اذا ضاع فی البیداء عقال بعیر

(ترجمہ) کیا پکڑے گا کوئی ظالم حالانکہ تو میرا خیرخواہ ہے * اور کیا میں ظلم کیا جاؤنگا دنیا میں حالانکہ تو تیرا ناصر ہے * اور عار و دشوار ہے سشبان پر اپنے تئیں باز رکھنا باوجود ہونے قدرت کے * اُسوقت جب گم ہووے بیابان میں عقال شتر کا *

وقولہ تعالیٰ مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ بموجب اس آیت کریمہ کے انسان بالغ مکلف پر اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو اُس کے ہاتھوں کی کمائی ہے اور طفل شیرخوار غیر مکلف جو انواع اقسام کے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں یہ کس کمائی کا نتیجہ ہے اور یہ تکلیف مالا یطاق نہیں تو اور کیا کہا جاویگا -

یہ سوال ہمارا علمائے معترضین سے نہیں ہے بلکہ علمائے راسخین اور مؤولین سے ہے - اور یہ سوال باغیانہ نہیں ہے بلکہ مثل قول حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ باوجود کامل یقین اور ایمان کے واسطے اطمینان قلبی کے احیاء اموات کے بارہ میں رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کہا تھا *

امید کہ جناب فاضل ایڈیٹر صاحب دام فیضہم اس کی طرف کامل توجہ فرماوینگے وNیز جملہ ناظرین اہلحدیث کو اس کی طرف توجہ دلا کر راقم کی تشفی فرمادیں گے والسلام خیر ختام (راقم یکے از خریدار)

ایڈیٹر - میری ناقص سمجھ میں جو اس کا حل ہے - میں تو اُس کو تفسیر ثنائی اُردو جلد اول میں زیر آیت ختم اللہ لکھ چکا ہوں - اور علمائے کرام سے امید ہے وہ اُس سے بھی اچھا لکھینگے * انشاء اللہ -

ثنائی اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت قیمت ۱/ (مینیجر اہلحدیث)

فتاوے

س نمبر ۲۱۷- زید نے اپنا مکان بکر کے پاس ۵۰ روپے لیکر رہن بالقبض کا دستاویز اسٹامپ پر تحریر کر دیا۔ مگر عمل اس کا یوں ہوا کہ زید مذکور نے مکان رہن شدہ ڈھائی روپیہ کرایہ بکر کو دینے کا عہد کر کے علیحدہ کرایہ نامہ لکھدیا اور اسی مکان میں رہا۔ کرایہ مکان کی حیثیت سے نہ دیا گیا بلکہ روپیوں کے لحاظ سے۔ ایسے رہن کیلئے شرع میں کیا حکم ہے (عبد الستار از مدکھیڑ ضلع ناندیر)

ج نمبر ۲۱۷- کرایہ دیتا ہے (خواہ تھوڑا ہے) تو جائز ہے۔

س نمبر ۲۱۸- ایک شخص نے بغرض سلوائی خیاط کو کپڑا دیا۔ کوٹ بلا ادائگی اجرت سلوائی اس اقرار سے لیگیا کہ شیروان لیجاتے وقت دونوں کے پیسے ادا کر دونگا جسکو دو سال کا عرصہ ہوا نہیں لیگیا شیروان مذکور جو امانت ہے اس کا کب تک انتظار کیا جائے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۸- ایسی صورت میں عرف عام پر حکم ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ انتظار کے بعد اس چیز کو فروخت کر کے دام وصول کر لے اور بقیہ اس کو پہنچا دے۔

س نمبر ۲۱۹- بعض حضرات بیان کرتے ہیں کشف القبور ایک علم ہے جس سے قبروں کے مردوں کے نیک و بد حالات معلوم ہوتے ہیں کیا یہ علم صحیح ہے یا نہیں (عبد الستار از مدکھیڑ ضلع ناندیر)

ج نمبر ۲۱۹- کشف القبور کا ثبوت اتنا ملتا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لیگئے تو فرمایا ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اگر حضور کا یہ علم اُن مخصوصات میں سے نہیں ہے جو خاصۂ نبوت ہیں تو امت کے صلحاء کو بھی اس کا حصول ممکن ہے۔ چنانچہ بعض صوفیائے کرام نے اس کا ادعا کیا ہے۔ اور بعض نے تو اس کے حصول کے لئے قواعد اور وظائف بتلائے ہیں۔ واللہ اعلم (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۰- مذہب حنفیہ موافق شریعت کے ہے یا نہیں اور اس مذہب کے مسائل قرآن و حدیث کے مطابق ہیں یا نہ؟ (محمد عبد اللہ خریدار ع ۲۳۱۶ لال باغ دیناجپور)

ج نمبر ۲۲۰- مذہب حنفی ہو یا شافعی کوئی بھی ہو انسانی نقصان فہم سے خالی نہیں ہر ایک میں کوئی نہ کوئی غلطی ہے۔ لہٰذا اہلحدیث کا مذہب چونکہ کسی عالم یا مجتہد کی رائے پر مبنی نہیں بلکہ صرف آیت یا حدیث پر مبنی ہے اس لئے اس اصل مذہب میں غلطی نہیں۔ اہل مذہب میں غلطی ہو تو ممکن ہے

س نمبر ۲۲۱- تہجد کی نماز کتنی رات میں پڑھنی چاہیئے۔ فجر کی اذان کے بعد پڑھی جاتی ہے یا نہیں صلوٰۃ اللیل کے کیا معنے ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۱- نصف شب کے بعد اور اذان صبح سے پہلے۔ صلوٰۃ اللیل کے معنے یہی ہیں کہ صبح سے پہلے پہلے ختم ہو جاوے۔

س نمبر ۲۲۲- لوگ عشاء کی نماز پڑھکر ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں ساتھ اُس کے دعاء قنوت پڑھا کرتے ہیں۔ ایسا پڑھنا حضرت سے ثابت ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۲- وتر ایک رکعت تو ثابت ہے مگر اس میں دعاء قنوت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن دعاء قنوت کا پڑھنا جائز ہے بدعت نہیں کیونکہ صحابہ سے ثابت ہے۔

س نمبر ۲۲۳- بیت المال یعنے زکوٰۃ فطرہ صدقہ قربانی کے چمڑے کی آمدنی سے مسجد کو دینا حضرت صلعم اور صحابہ کے زمانہ میں بیت المال کون سے کام میں خرچ ہوا تھا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۳- جمہور علماء منع کرتے ہیں بعض جائز کہتے ہیں۔ خاکسار کے علم میں جائز ہے مصارف زکوٰۃ میں ایک لفظ فی سبیل اللہ آیا ہے وہ عام ہے ہر نیک کام میں خرچنے کو فی سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں۔ آں حضرت کے زمانہ میں بیت المال مسلمانوں کی ہر قسم کی ضرورت میں خرچ ہوتا تھا سب سے زیادہ جہاد اور اسباب جہاد میں صرف ہوتا تھا۔

س نمبر ۲۲۴- معراج امتی حدیث صحیح ہے یا نہیں یہ کون سی حدیث میں ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۴- یہ کوئی حدیث نہیں درمختار کے دیباچہ میں لکھی ہے جو محدثین کی روایت سے ثابت نہیں۔ صاحب سفر السعادت نے بھی اس کو بے ثبوت لکھا ہے۔

س نمبر ۲۲۵- آمین بالجہر و رفع یدین و سینے پر ہاتھ باندھنا سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ (ایضاً)

ج نمبر ۲۲۵- کسی کام کو سنت مؤکدہ کہنا کسی کو غیر مؤکدہ کہنا یہ پچھلے لوگوں کا کام اور اصطلاح ہے۔ صحابہ میں یہ مروج نہ تھا۔ اسلئے اس سوال کا جواب بطریق محدثین اور سلف صالحین یہی ہے کہ یہ کام سنت ہیں اور بس۔ مناظرین علماء کے طریق اس کا جواب یہ ہے کہ سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ یعنے ان کے کرنے پر ثواب ملتا ہے نہ کرنے پر عذاب کا مستوجب نہیں ہوتا۔

س نمبر ۲۲۶- لڑکی کے ولی نے دولہا کے ولی کے پاس سے یا دولہا کے پاس سے کچھ روپیہ جسے بنگالہ ملک میں پون کہتے ہیں لے سکتا ہے یا نہیں۔ ایک مولوی صاحب ہیں جو جائز کہتے ہیں اور ایک مولوی صاحب اس کو حرام بولتے ہیں۔ آپکی کیا رائے ہے؟ (محمد عبید اللہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ خریدار اہلحدیث ع ۲۳۱۶ لال باغ دیناجپور)

ج نمبر ۲۲۶- لے سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر پہلے ہی لے لیا تھا۔

(تمہارا آٹھواں سوال سمجھا نہیں گیا)

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع۔ سوالات کے ساتھ غریب فنڈ کا خیال رہنا چاہیئے جو صدقہ جاریہ ہے (مفتی)

متفرقات

شکریہ اہالیان جبلپور

جبل پور کے مباحثہ کی کیفیت شائع کرتے اور اُس کے متعلق مسافر کی غلط بیانیوں کے جوابات دینے میں ہم اپنے ایک ضروری فرض سے غافل ہوگئے جو آج ادا کرتے ہیں۔

مسلمانان جبل پور نے جس محبت اخلاص اور ہمدردی سے ایام مناظرہ میں انتظام اور مہمانوں کی خدمت کی ہے اُس کا نیک بدلہ تو وہ خدا ہی اُنکو بخشیگا جس کی رضا جوئی کے لئے اُنہوں نے اتنی محنت کی تاہم بحکم حدیث جن جن صاحبوں نے ہماری (مہمانوں کی) خدمت اور انتظام جلسہ میں محنت کی ہے ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کی یہہ خدمت قبول فرماکر اُن کو بہت اچھا بدلہ دے۔

سب اصحاب کے نام نہیں یاد ہیں نہ نام بنام ذکر کرنے کی حاجت ہے تاہم جتنے یاد ہیں وہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جناب ڈاکٹر جہانگیر خان صاحب مع برادر اور خاندان حاجی سردار خان صاحب سوداگر منڈلہ مع خاندان حاجی ذکریا خان صاحب مع خاندان مولوی فضل الدین صاحب منشی عبدالواحد صاحب مولوی لیٰسین صاحب ملا اکبر علی صاحب صوفی عبدالحمید صاحب منشی مان خان صاحب منشی نظیر احسن صاحب صاحبزادہ جوان صالح سید ادریس سلمہ اللہ لشیر خان صاحب حافظ احمد صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب اور دیگر اصحاب جو اللہ تعالیٰ کے ہاں نامزد اور معلوم ہیں اور ہمیں اس وقت معلوم نہیں سب کے لئے دعا ہے جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

اسی ضمن میں میں اپنے محترم دوست شمس العلماء سید امین الدین صاحب جج جبل پور کا ذکر نہ کروں تو مضمون ہذا نامکمل رہجائیگا۔ آپ باوجود ایک معزز عہدہ دار ہونے اور باوجود ظاہری صفائی اور سج دھج کے اچھے خاصے صاحب بہادر دکھائی دینے کے بڑے بامذاق اصحاب میں سے ہیں۔ آپ تکلیف فرماکر عموماً ملنے کو تشریف لاتے تھے آپ کے صحبت میں عموماً علمی مذاق کی باتیں ہوتی تھیں خدا آپ کو خوش رکھے اور اسلاف کرام کی پیروی نصیب کرے۔

شکریہ ثانی حکام جبل پور خصوصاً پولیس افسر منشی منظور احمد صاحب اور دیگر اُن کے عملے کے اصحاب نے جس محنت سے اپنا فرض ادا کیا اور با وجود فریق آریہ کی خلاف ورزیوں کے جس قابلیت سے انتظام رکھا خاص شکریہ کے مستحق ہیں جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

مخصوص شکریہ جناب پادری صاحب صدر جلسہ خاص قابل ذکر ہیں جو تین روز تک برابر شریک جلسہ ہوکر صدارت کو زینت بخشتے رہے۔ اہالی جبلپور ہماری طرف سے اُن کی خدمت میں شکریہ thank you very much عرض کردیں۔

ایک ضروری طبی استفسار

میری آنکھ کی روشنی ابھی سے کم ہو رہی ہے۔ کوئی شخص کچھ فاصلہ پر کھڑا رہتا ہے تو فقط اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کھڑا ہے پہچان نہیں سکتا مجھے یاد ہے کہ یہ بات پیدائشی نہیں ہے۔ اس لئے ڈاکٹران و اطبا و ناظرین اہلحدیث سے ملتمس ہوں کہ کوئی صاحب ایسی دوا تجویز فرماکر مشتہر فرمادیں کہ اُس کو استعمال کروں اور روشنی بحال ہو جاوے جس سے چشمہ لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ میری عمر ۲۰ برس کے قریب ہے۔ سب سے بہتر تو یہی ہے کہ دوا مع قیمت کے مشتہر فرمادیں۔ جناب حکیم ابوداؤد صاحب و حکیم نورالدین صاحب لاہوری خاص طور سے توجہ کریں فقط۔ والسلام۔

(خاکسار قمر بنارسی)

تعبیر خواب

۲۵ اپریل کے اہلحدیث میں جس شخص کے کئی خواب درج ہوئے ہیں۔ اور اُس نے مجھ ناچیز گنہگار سے بھی تعبیر دریافت کی ہے اُس کے جواب میں معروض ہے علم تعبیر کتابی علم نہیں کہ آپ مناظر لوگوں سے یا واعظوں سے دریافت کرتے ہیں۔ ہاں حضرت حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مدظلہ زمانہ حال میں بزرگ ہیں وہ کچھ فرمائیں تو مناسب ہے۔ اس فن کے لئے طہارت قلبی اور مناسبت بالملائکہ اور قوت قدسی اور حدس و فراست از بس ضروری ہیں اس لئے میں تردامن اس میں کچھ کہوں تو چھوٹا منہ بڑی بات کی مثال صادق آوے۔ ہاں اتنا کہتا ہوں کہ خواب دیکھنے والے کو اپنا حساب کتاب جو لوگوں سے ہو جلد صاف کرنا چاہئے اور جو معاملہ خدا کے ساتھ ہے اس میں انابت کرکے توبہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور دل میں خدا تعالیٰ کی ملاقات کا شوق زیادہ رکھنا چاہئے اور اُسکے رحم و فضل پر بھروسہ زیادہ کرنا چاہئے واللہ اعلم

(سیالکوٹی)

مدرس کی ضرورت

مدرسہ جامع مسجد ریاست بہاولپور (پنجاب) کے مدرس مولوی ابوداؤد محمد عبداللہ صاحب چالیس روز کی رخصت پر رمضان شریف میں جانے والے ہیں۔ صاحب موصوف کی جگہ اتنے ہی روزوں کے لئے کوئی عالم باعمل چاہئے جو قرآن شریف کا ترجمہ کما حقہ مع اسرار نکات کے پڑھا سکے اور محض اشاعت دین کی غرض سے آسکیں تو کرایہ آمد و رفت پیش کیا جاویگا۔ (خاکسار محمد امیر منتظم مدرسہ جامع مسجد بہاولپور)

تلاش کتاب

کمترین کو کتاب اُردو طرز تقلید امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ضرورت ہے۔ لہذا عرض ہے کہ ناظرین اخبار اہلحدیث بذریعہ اخبار اہلحدیث یا براہ راست بہ پتہ ذیل ۲۷ اگست سنہ ۱۵ء تک مطلع فرمادیں۔ بقیمت خرید کر سکتا ہوں۔

(قاسم خان زمیندار مقام موضع کمال پور ڈاکخانہ بھٹیانہ ضلع میرٹھ)

اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور کی روئداد شائع ہوگئی ہے ممبران اور چندہ دہندگان کو مدرسہ دہلی سے روانہ ہوگی۔ اور جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ دفتر امرتسر سے طلب فرمادیں (مینیجر اہلحدیث)

(۱۹۲)

لہ تو گویا یہاں تک سارا مضمون بے تعلق ہے (ایڈیٹر)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۸ جون سے ۴ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتے بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے بحیرہ شمالی میں متعدد برطانی۔ ناروین سکنڈینوین اور اطالین تجارتی جہاز غرق کر دئے۔ جن کے ساتھ کئی آدمی بھی غرق ہو گئے۔ ان میں بعض امریکن بھی تھے۔

روسیوں نے بحیرہ بالٹک میں ایک جرمن تباہ کن جہاز غرق کر دیا۔

ایک آسٹروی آبدوز کشتی نے ایک اطالوی تارپیڈو کشتی غرق کر دی۔

ایک انگریزی تباہ کن جہاز لائٹنگ انگلستان کے مشرقی ساحل پر بحری سرنگ سے ٹکرا گیا اور اسی تھوڑا سا نقصان پہنچا۔

فرانسیسیوں نے دو تجارتی جہاز گرفتار کئے ہیں جنمیں جرمنی کیلئے روئی بار تھی۔

انگلستان میں پچاس ہزار مزید بحری سپاہیوں کی بھرتی منظور کی گئی ہے۔

مانٹینگرو کے ایک جہاز نے ایک آسٹرین تجارتی کمپنی کے دو جہاز اور ایک کشتی کو جن میں کوئلہ بھرا ہوا تھا گرفتار کر لیا۔

ایک جرمن آبدوز کشتی بارود کے اُڑانیسے غرق ہو گئی۔

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ برلن کے ایک ماہر ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق سلطان المعظم پر سنگ مثانہ کی وجہ سے کامیاب عمل جراحی کیا گیا۔

گلیشیہ میں روسی ابھی تک عام طور پر پسپا ہو رہے ہیں۔

آسٹروی رپورٹ مظہر ہے کہ آسٹری جرمن سپاہ نے روسی علاقہ میں داخل ہو کر مقام ٹومیزو پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ پولینڈ میں وارسا کے شمال میں مقام پرزاسنیز پر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔

مانٹی نیگرو کی فوج نے البانیا کے مقامات سقوطری اور الیسیو پر قبضہ کر لیا ہے۔

اطالوی اطلاعیں مظہر ہیں کہ خرابی موسم کی وجہ سے جنگی کارروائیوں میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

آسٹریا اطالوی سرحد پر بہت سی فوجیں لے آیا ہے۔ اور یہاں بھی جنگ کی ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے جو فرانس کی خندقوں کے مشابہ ہے۔

مغربی میدان جنگ میں فرانسیسی سپاہ نے ایرس، امیزرل، وادی ارگون وغیرہ پر مسلسل جرمن حملوں کو پسپا کر کے ترقی کی۔

مغربی میدان جنگ میں کنیڈین افواج نے جو بہادری دکھلائی ہے اُس کی نامہ نگاران اخبار بڑی تعریف کر رہے ہیں۔

زار روس نے ایک نہایت پُرجوش اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اہل ملک اپنی تمام طاقت فوج کے لئے کافی سامان بہم پہنچانے میں صرف کرینگے۔

روسی وزیر جنگ نے استعفا دیدیا ہے اور اُس کی جگہ نیا وزیر جنگ مقرر ہوا ہے۔

روس میں بھی انگلستان کی طرح سامان جنگ تیار کرنے کے لئے ایک محکمہ قائم کیا گیا ہے۔

اٹلی کے اخبار لکھتے ہیں کہ اطالوی سفیر قسطنطنیہ سے واپس بُلا لیا گیا ہے اور ترکی سفیر متعینہ روما کو پروانہ راہداری مل گیا ہے یعنی ترکی سے بھی اعلان جنگ۔

فرانسیسی اور انگریزی ہوا بازوں نے کئی جگہ جرمن مقامات پر بم گرائے۔

ایک انگریزی ہوا باز ہوائی جہاز کے خراب ہو جانیکے سبب ہلاک ہو گیا۔

امریکن سفیر متعینہ قسطنطنیہ اطلاع دیتا ہے کہ ترک انگریزی قیدیوں سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں۔

نیویارک کا تار مظہر ہے کہ امریکن گورنمنٹ اب جرمنی کے محکمہ بحری کو ہر مسافری جہاز کی روانگی اور اُس کے حلقہ جنگ میں پہنچنے کے وقت سے بدیں غرض مطلع کر دیتی ہے کہ امریکن جہاز دوبارہ حملے نہ کئے جائیں۔

جرمنی کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ برنڈن برگ (جرمنی) کے فوجی کمانڈر نے سوتی مال تیار کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

جرمنی میں تین اخبار اس لئے بند کر دئے گئے کہ اُنہوں نے صلح کی تجویز کا مضمون لکھا تھا۔

اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن نے روسی سپہ سالار افواج کو روسیوں کی شجاعانہ پسپائی پر مبارکباد کا تار دیا۔

انگلستان میں اعلان کیا گیا ہے کہ بشرط ضرورت گورنمنٹ خوراک کا سامان اور کوئلہ روک رکھنے کے لئے سخت تدابیر پر عمل پیرا ہونے سے دریغ نہ کریگی۔

سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبہ اودھ کے فرزند جو میدان جنگ میں زخمی ہو گئے تھے اب اُنکی حالت اچھی ہے۔

میدان جنگ میں بھیجنے کے لئے ہندوستان میں بھی ایک کارخانہ گولہ بارود کھولا جانیوالا ہے۔

کلکتہ کے انگریزی اخبار لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں انگلستان کی ساختہ اشیاء کو رواج دینے کیلئے ایک محکمہ بنایا جاوے۔

انگلستان میں جو جرمن قیدی ہیں اُن سے فصل کاٹنے کا کام لیا جائیگا۔

جھانسی میں دو سپاہیوں نے دیوانہ ہو کر ایک میجر اور ایک کپتان کو ہلاک کر ڈالا۔

برہما کی جنگی پولیس کے تین دستے پہلے ہی میدان جنگ میں ہیں۔ اب دو دستے اور روانہ کئے گئے ہیں۔

سوہدرہ میں بھی انجمن اہل حدیث قائم ہو گئی ہے۔

لارڈ کچنر ۹ جولائی کو گلڈ ہال میں تقریر کرینگے جس میں مزید رنگروٹ بھرتی کرنیکی تشریح کیجائیگی۔

مکرر اطلاع ۲/۵

دہلی بمبئی ـ لاہور ـ میرٹھ ـ وغیرہ کے مطبوعہ قرآن مجید معرا ـ اور مترجم ـ حمایل شریف معرا اور مترجم ہر قسم کے علاوہ ـ تفاسیر احادیث فقہ ـ تواریخ ـ طب ـ قانون ـ مناظرہ ـ حکایات افسانے ـ ناول ـ ناٹک ـ عملیات ـ دیوان کلیات ـ سلسلہ تعلیم سودیگر علوم کی اردو ـ عربی فارسی کتب کے علاوہ پنجابی کے قریباً تمام قصہ جات ہماری معرفت آپکو دوسروں کی نسبت عمدہ اور بکفایت ملیں گے ـ پس جس کتاب کی آپکو ضرورت ہو ـ ذیل کے پتہ سے طلب فرمادیں

علاوہ ازیں اگر آپکو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو ـ جو امرتسر سے ملسکتی ہو ـ تو خرید کر بھیج دی جاویگی ـ اور کمیشن بالکل معمولی لیا جاویگا پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھنا چاہیے ـ جواب کیلیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجیں **المشتہر**

منشی مولا بخش کشتہ ـ بازار پیل سنگھ امرتسر

مومیائی ۲/۵

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے ـ ابتدائی سل ـ دق ـ دمہ ـ کھانسی ریشش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ـ اُن کیلیے اکسیر ہے ـ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ـ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ـ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے ـ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ـ مرد ـ عورت بوڑھے ـ بچے ـ جوان کیلیے یکسان مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ـ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲عہ آدھ پاؤ ہے ـ پاؤ پختہ ۵ روپے معہ محصول غیر ممالک سے محصول علاوہ

مومیائی منگوانے کا پتہ ـ ہرو پرائسٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کے لئے نہایت مفید گولیاں۔ عصر

روغن ضماد کہ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ عسہ

حبوب بواسیر ہر قسم
بادی و خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر۔ آٹھ آنہ

سرمہ سنود چشم
اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے۔ عصر

دوائی خارش ہر قسم
اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو ... لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ فی تولہ ۲ر

مہتمم شفاخانہ یونانی چوک گوجرانوالہ

اشتہار کتب

آج کل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں۔ اور اخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کے ساتھ بھیجی جاویں گی۔

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی
قیام اللیل و قیام رمضان مجلد	عربی	۱۲ر	۱۰ر
یوں لغیر ...			
... جوان بوجان ...	ترجمہ اردو		۱۰ر
مدعو بیانی القرآن			
حزب الاعظم نصف تقطیع		۵ر	
... باعجاب			
... الباری شرح بخاری جلد ہفتم	فارسی	...	...
شرح بخاری جلد ششم	فارسی	...	۱۰ر
سوانح غزنویہ		۵ر	۵ر
قصیدہ محمدیہ در اشعار عربی ترجمہ اردو		۱۰ر	۸ر
شرح خمسین ابن حبیب مصریکی	عربی	۶ر	۳ر
تنبیہ الضالین للسید احمد صاحب بریلوی	اردو	۳ر	۲ر
سوانح احمدی محمد جعفر تھانیسری	”	۱۲ر	۸ر

عبد الغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے۔ علاوہ بعض بیماریوں کے نسخے اور دشمنوں سے طالب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً دیہاتیوں کے لئے نہایت کارآمد مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ر

ملنے کا پتہ
میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

حاجیوں کو اطلاع

امسال جو لوگ حج کو جانا چاہتے ہوں وہ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی کے سفرنامہ حج کو منگوا کر مطالعہ کریں۔ یہ سفرنامہ انکو ایک رہبر کامل کا کام دے گا۔ انشاء اللہ۔ اس سفرنامہ کی قیمت ۸ر ہے لیکن حاجیوں کو صرف ایک آنہ محصول ڈاک بھیجنے پر مفت دیدیا جاویگا۔

منگوانے کا پتہ
مہتمم سعید المطابع پریس دارانگر بنارس شہر

اول وقت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

سرمہ مصطفٰی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے ہاں البتہ اجزاء سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا کہ اس سے صدہا آدمی وقت تک بلا اشتہار دئیے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو رفاہ عام کیلئے اس کا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اسکی ایکبار کے استعمال سے درد کی تکلیف اسیوقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد بالکل دور ہو جاتا ہے۔ مصطفٰی کا منجن صرف درد دانت ہی کیلئے مفید نہیں بلکہ کام دانتوں اور مسوڑھوں کا ورم ہو اور مسوڑھوں سے خون آتا ہو ... اور منہ کو خوشبودار کرنے ... نہایت مفید اور مجرب ہی ترکیب استعمال ... قیمت فی ڈبیہ ۲ر تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہونگی۔ ہر قسم کی دوائیں مجرب مرکب اور مفرد مل سکتی ہیں۔ المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

ناظرین اہلحدیث کیلئے خاص رعایت

بموقع رمضان المبارک سے ہماری کتاب جسکو بفرمائش احباب لکھا گیا ہے باسم **نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین** جسکا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں ہو چکا ہے نصف قیمت ۸ر میں روانہ کیجاویگی اور اسکے ہمراہ فضائل محمدیہ بھی بغیر قیمت ۲ر کے دیجاویگی مسلمان یہ موقع غنیمت جانکر جلد منگائیں اور آنحضرت صلعم کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل ملاحظہ فرمائیں۔ فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔

ملنے کا پتہ
مولوی حشمت علی محلہ کٹرہ میاں انس بریلی

راقم ... اہلحدیث ... مطبع ... امرتسر سے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک نے شائع کیا

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... عسہ/
رؤساء جاگیرداران سے ... للعہ/
عام خریداران سے ... سعہ/
ششماہی ... عہ/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۸ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

قبول حدیث کیلئے

نمبر ۳۷ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگی اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

امرتسر مورخہ ۲ رمضان ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کا افترا نمبر ۲ ..... ۱
رمضان شریف ۴
مولانا بٹالوی اور ہم ۴
قادیانی مشن قیصر جرمن کا اسلام اور ہندی مسلمانوں کا خیال خام ۴
علیگڈھ میں قادیانیوں کی شکست ۵
مذاکرہ علمیہ نمبر ۸ بابت اجماع ۶
نجیب آباد میں مسلمانوں کے مقابلہ سے آریوں کا فرار ۶
مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی جواب دیں ۷
انوکھی شادیاں ۷
فتاویٰ ۸
متفرقات ۹
اخبار ۱۰
اشتہارات ۱۱
" ۱۲

جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کا افتراء

(نمبر ۲)

اللہ رے صداقت اور راست بازی ایک ایسا وصف ہے کہ دنیا میں اس کے برابر کا کوئی نہیں سچ فرمایا سب سے بڑے سچے نے الصدق ینجی والکذب یہلک سچ سے نجات ہوتی ہے اور جھوٹ سے ہلاکت آتی ہے۔ مسافر کی ہمکو دو باتوں کی ابتدا سے سخت شکایت ہے۔ ایک تو اس بات کی کہ اس نے تحریری مباحثہ سے انکار کیا مگر اخبار میں فریقین کی تقریریں تحریر بنا کر شائع کیں بلکہ رسالہ کی صورت میں بھی مباحثہ شائع کرنے کا اعلان کیا جیسے کہ پہلے پرچہ میں ایک شخص والکیشرت ... کہ اگر رسالہ اور اخبار کی صورت میں مباحثہ شائع کرنا تھا تو تحریر کرنے میں کیا حرج تھا بلکہ ضروری تھا کہ فریقین کی تحریریں مصدقہ ہوتیں لیکن چونکہ مسافر کی غرض صداقت و دیانت نہ تھی بلکہ اشاعت کذب و افترا اس لئے اس نے تحریر سے تو انکار کیا اور اپنے ناظرین کو دھوکہ دینے اور مجلسی ذلت کو بصورت عزت دکھانے کے لئے اپنے ذہن سے مضامین گھڑ لئے جن کی ہمیں شکایت ہے اور بجا شکایت ہے۔ مسافر کی ... بیانی کا یہ نمونہ تھا جو ہے اس میں تو اس نے حد ہی کردی اللہ اکبر مذہبی پیشوا اور اتنا افترا و مسافری کا کام ہے۔ لکھتا ہے تیسرے روز بھی مولوی صاحب سے کچھ نہ بن پڑا وہی پہلا سوال تھے کہ انسان اگر نیک عمل کرنے لگے تو کرنے کی کہاں سے ... اس کے جواب میں پنڈت جی نے کہا۔

مولوی صاحب کل سے ... بات کو ... کہا گیا ہے

کوئی ایسا مشکل سوال ہے جس کا آریہ سماج جواب ہی نہیں دے سکتا۔ میں کل باتشریح اسکا معقول جواب دے چکا ہوں۔ لیکن اگر مولوی صاحب کی اس سے بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو لیجئے ایسا جواب دیتا ہوں جس سے مولوی صاحب کی زبان ہی بند ہو جائیگی۔ وہ یہ ہے کہ اگر بفرض محال تمام جیوؤں کے عمل نیک ہوگئے اور کوئی جانور نہ بن سکا تو اس سے کیا قباحت لازم آئیگی اور کیسے تکلیف ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں تو سب جیو مکتی کو پراپت ہو جائیں گے۔ اور جانوروں کے ساتھ ہی کوئی جیو انسانی قالب بھی اختیار نہ کریگا کیونکہ منشیہ یونی بھی تو بھگتو یہ وکرتو یہ یونی ہی ہے (۱۲ جون)

اہلحدیث آریہ سماج خصوصاً مسافر کے ہاں چند الفاظ سانچے کے ڈھلے ہوئے ہیں اُن میں کمی بیشی نہ ہوئی ہے نہ ضرورت ہے وہ یہ ہیں "معقول جواب دیا گیا" "مشرح جواب دیا گیا" "تسلی بخش دیا گیا" "حاضرین پر اثر بہت اچھا رہا" "مخالف نے ہماری کسی سوال کا جواب نہ دیا" وغیرہ۔ بس یہ الفاظ ہیں جو آریہ لٹریچر میں کثرت سے آتے ہیں جو بحکم ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

ایک کے بعد دوسرا کہے جاتا ہے۔ اب سنئے اصل حال۔

دوسرے روز جو مباحثہ شروع ہوا تو سامعین استحضار مضامین کے لئے پہلے کے واقعات کا دہرانا ضروری تھا چنانچہ کہا گیا۔ یعنی یوں کہا گیا کہ کل میں نے یہ سوال اُٹھایا تھا۔ اس کا جواب یوں ملا مگر اسمیں یہ خرابی ہے۔ کیسے اس کو رٹنا کہتے ہیں؟ یا تقاعدہ فن تقریر تقریر کا ملانا اچھا ہم نے وہی سوال رٹا کیا برا کیا یہ تو تمہارے لئے آسانی ہے کہ ایک ہی سوال کو رٹا جائے تاکہ آپ بھی اُس کے جواب کیلئے بخوبی تیار ہو جاویں۔ سوال کا جواب باصواب نہ ملے تو اُس کا رٹنا عیب نہیں۔ جواب معقول نہ دینا عیب ہے۔ آریہ مناظر کا قول گزشتہ پرچے میں ہم نے نقل کیا ہے کہ وہ اپنے جواب کا نام معقول رکھتا ہے

...پچ... اپنے جواب کو باتشریح معقول جواب" لکھتا ہے مگر بتلاتا نہیں کہ وہ کیا تھا اُس کے الفاظ کیا تھے۔ بتلائے کیا کچھ ہو تو بتلائے بھی۔ ہاں دوسرا جواب جو دیا ہے اُسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ معقول اور باتشریح جواب بھی کیسا ہوگا آپ کہتے ہیں:-

اگر بفرض محال تمام جیوں کے عمل نیک ہوگئے اور کوئی جانور نہ بن سکا تو اس سے کیا قباحت لازم آئیگی؟ اور کیسے نجاست ہوگی۔ کیونکہ ایسی صورت میں تو سب جیو مکتی کو پراپت ہو جائیگی (یعنی نجات حاصل کرلیں گے) اور جانوروں کے ساتھ ہی کوئی جیو انسانی قالب بھی اختیار نہ کریگا۔ (۱۲ جون)

بہت خوب! ہم مانتے ہیں کہ یہی جواب آریہ مناظر نے اپنے اُستادوں اور مشیروں کی رائے سے دیا تھا مگر اس کا جو جواب اُن کو دیا گیا اُس کو مسافر نے نقل نہیں کیا۔ اور کیوں کرتا؟ جبکہ صداقت اور دیانت سے مطلب نہیں۔ اچھا مسافر اب سُن لے ہمنے اسکا جواب دیا تھا کہ:-

آریہ مناظر نے ہمارا سوال سمجھا ہی نہیں۔ ہمارا سوال تھا کہ جب ایک سو سال تک انسان نیک رہیں گے تو حیوانی قالب میں نہیں جائیں گے۔ بلکہ حیوان اُدھر سے ادہر آ دینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حیوان انسانی قالب میں آکر انسان تو بنجاوینگے مگر حیوانات نہ ہونے سے انسانوں کو تکلیف ہوگی ناظرین غور کریں کہ مسافر نے جو جواب خود لکھا ہے۔ اُس سے یہ سوال اٹھ سکتا ہے یا مضبوط ہوتا ہے؟ مسافر اپنی زبان بند کرنے والے جواب میں کہتا ہے کہ انسانی روحیں جانوروں کے ساتھ ہی نجات پا جاوینگی مگر وہ یہ نہیں سوچتا کہ جب تک حیوانی روحیں ادہر آکر ساری عمر نیکی میں نہ گزارینگی نجات کیسے پاوینگی اور وہ اُن کی عمر جو نیکی میں گزریگی اُس عمر میں وہ حیوانوں کے بغیر کیسے زندگی گزارینگی۔

آؤ ہم تمکو تاریخی تقریر سے سمجھا دیں۔

آج سنہ ۱۵ء کو تمام دنیا میں ویدک دھرم پھیل گیا

(جواب میں) موجودہ نسل بالکل نیک صالح رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ انسان نجات پاگئے اور ان میں سے کوئی ایک بھی حیوانی قالب میں نہ گیا۔ یہی سلسلہ قریباً پچاس برس تک رہا۔ اس عرصہ پچاس سال میں جتنے حیوانات اپنی اپنی قید سے چھوٹ کر آوینگے اُن کی جگہ حیوانی قالبوں میں کوئی روح نجاویگی کیونکہ ادہر کی روحیں بوجہ اپنی نیک اعمالی کے اس قابل نہیں کہ حیوانی قالب میں جاویں۔ پس وہ وقت اور وہ زمانہ جس میں حیوانی روحیں چھوٹ کر انسانی قالبوں میں آکر آباد ہونگی۔ اُس وقت میں اُن کی وہ ضروریات جو حیوانوں سے پوری ہوتی ہیں کون پوری کریگا۔ یہ ہے ہمارے سوال کا مطلب جو تمہارے جواب سے بجائے اسکے کہ دور ہو اور مضبوط ہوتا ہے۔

سماجی مترو! یہ ہے مہاشہ مسافر کے معقول اور باتشریح جواب کا نمونہ۔ اسی لئے وہ جواب کے الفاظ نقل نہیں کرتا بلکہ محض لفاظی سے کام لیکر اپنی ناظرین کو دھوکہ دیتا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ مسافر میں یہ کمال ہے کہ اپنا ضعف ظاہر کرنے کی بجائے فریق مخالف کا ضعف دکھایا کرتا ہے۔ اسی اصول سے مسافر لکھتا ہے:-

اس جواب (جس کا ذکر اوپر ہوا ہے) کو شرح سمجھانے کے بعد آپ نے اس غلط ترجمہ کی غلطیاں بتلائیں جو مولوی صاحب نے ایک وید منتر کا اردو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا پیش کیا تھا اور اتھروید پیش کرکے مولوی صاحب کو چیلنج دیا کہ وہ اس میں سے ایک منتر تو ایسا پیش کریں جس میں انسانوں کو گناہ کی ترغیب دیگئی ہو۔ برخلاف اس کے آپ نے قرآن سے بہت سی آیات پڑھکر بتلایا کہ اسلام نے کس طرح کھلم کھلا لوگوں کو گناہوں کی ترغیب دی ہے۔ (۱۲ جون)

اہلحدیث کس قدر جھوٹ اور دھوکہ ہے اللہ اکبر ہم سراپا حیرت ہو جاتے ہیں۔ جب کسی مذہبی لیڈر کو جھوٹ بولتے دیکھتے یا سنتے ہیں۔

اس واقعہ کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲ جولائی میں ہو چکا

ہفتہ وار اتفاق ... (منیر)

ہے۔ جس کی اصلیت صرف یہ تھی کہ میں نے بھونکا مصنفہ سوامی دیانند سے اتھروید کے اس مضمون کے منتر کا ترجمہ سنایا کہ روحیں بداعمالی کی وجہ سے حیوانی قالبوں میں جاتی ہیں۔ اسپر آریہ فریق نے اعتراض کیا کہ یہ کتاب وید نہیں اسلئے اس کا حوالہ پیش نہیں ہوسکتا۔ میں نے جواب دیا کہ یہ کتاب وید نہیں مگر اس میں وید منتر کا ترجمہ ہے جو سوامی دیانند نے لکھا ہے چنانچہ صدر جلسہ نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور آریہ پر ڈگری ہوئی مگر مسافر گیت الاپتا ہے کہ ہم نے منتر مانگا تو منتر نہ ملا۔ معلوم نہیں کون سا منتر مانگا تھا۔ وہ ہی منتر جو "بنگالی سپیرے" چھو منتر کیا کرتے ہیں یا کوئی اور؟

مسافر کی صداقت دیکھئے لکھتا ہے کہ ہم نے یہ مطالبہ کیا کہ ایسا منتر دکھاؤ جس میں انسانوں کو گناہ کی ترغیب دیگئی ہو۔ بھلا یہ مطالبہ کیوں کیا کسی نے کہا تھا کہ ویدوں میں گناہ کرنے کی ترغیب دیگئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ محض بہتان اور صرف افترا جھوٹے پر ستو..... اسی طرح مسافر کا یہ لکھنا بھی محض جھوٹ ہے کہ "قرآن نے کھلم کھلا لوگوں کو گناہوں کی ترغیب دی ہے" مسافر اگر سچا ہے تو ہمیں ایک آیت ایسی بتلائے جو گناہوں کی ترغیب دیتی ہو مگر بتلانے سے پہلے **ترغیب** کے معنے کسی اردو دان سے پوچھ لے۔

اسی حوصلہ پر مسافر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے جواب نہ دیا اور فضول شعر گوئی میں وقت کھو دیا آہ افسوس مباحثہ کا تحریری ہونا آریوں نے مانا ہوتا تو معلوم ہو جاتا کہ فضول وقت کس نے کھویا

عربی میں مباحثہ | مسافر اپنی عادت کے مطابق شیخی بگھارتا ہے کہ ہمارے پنڈت جی نے عربی مباحثہ کا چیلنج دیا بلکہ گفتگو شروع بھی کردی۔ (۱۸ جون ص۵)

ماشاء اللہ "آریہ اور عربی" ہاں صاحب ہم بھی مانتے ہیں کہ آپ کے مناظر نے عربی میں گفتگو کی تھی مگر آپ کو شائد وہ الفاظ یاد نہ ہونگے ہمکو خوب یاد ہیں آپ کے مناظر نے جب اپنی بساط اور تہذیب و شائستگی سے نکل کر یہ دعوے کیا "میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بھی عربی اچھی جانتا ہوں۔ اسپر جو لوگوں نے قہقہہ لگایا اور بعض لوگوں کو طیش بھی آیا یہاں تک کہ پولیس افسر کو مداخلت کر کے آریوں کو فہمائش کرنی پڑی تو میں نے صدر جلسہ کو یہ کہا کہ آپ اس گفتگو کو دیکھئے کہ ایک ہندی شخص دعوے کرتا ہے کہ میں پیدائشی عربی سے عربی زبان اچھی جانتا ہوں۔ اگر جانتا ہے تو اچھا عربی میں گفتگو ہو جائے۔ میں ابھی اس گفتگو میں صدر جلسہ سے مخاطب تھا تو آریہ مناظر نے اپنے لڑکپن کے جوش میں ایک عربی فقرہ بول دیا جس پر تمام عربی دان بے ساختہ ہنس پڑے اور آریہ مناظر کو بغیر میری سفارش کے سند عربیت عطا کردی وہ فقرہ کیا تھا یہ تھا:۔

"قل یلسان عربیۃ"

مسافر کے ایڈیٹر کی جانے بلا اس فقرہ میں کیا بلاغت بھری ہے۔ ہاں اگر وہ اس کی مثال سننا چاہتا ہے تو اس کو بنگالی شاعر کا ایک اردو شعر سنادیں جو آریہ مناظر کے عربی فقرہ کے مشابہ ہے۔ ذرا غور سے سنئے:۔

بنگالی شاعر ایک دفعہ پٹنہ میں آیا تو گرمی کی سختی کی شکایت اپنے باپ کو لکھتا ہے:۔

او باپ رے اس دیش میں جو گرمی ہے گرتا
یاں پنکھا دن رات تلی لوگ بسکئے ہیں

سخت افسوس | مسافر کو اپنی کرتوت اور لیاقت کا علم نہیں یا دانستہ چھپاتا ہے کہ اس نے مسلمانوں کی کس قدر دل آزاری کی کہ ایک لونڈا جو درود کا فقرہ (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی صحیح نہ پڑھ سکتا جس کی شہادت حاضرین جلسہ خوب دے سکتے ہیں بھری مجلس میں محض دل آزاری کے لئے یہ کہے کہ میں حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بھی عربی اچھی جانتا ہوں۔ مسافر کو اس لغو اور جھوٹ کی تو شکایت نہ ہو مگر مسلمان جب آں حضرت کے نام مبارک پر بحکم مذہب درود شریف پڑھیں تو مسافر کہے کہ مسلمانوں نے شور مچا دیا۔ چنانچہ کس آن بان سے مسافر لکھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

بس پنڈت جی کی زبان سے یہ فقرہ (کہ میں عربی حضرت محمد صاحب سے اچھی جانتا ہوں) نکلنا تھا کہ یکدم حاضرین میں جس قدر مسلمان بیٹھے تھے سب نے با آواز بلند آں حضرت پر درود بھیجنا شروع کردیا۔ بعض نے زور زور سے آریہ مناظرین کو گالیاں دینی شروع کردیں یہاں تک کہ مسٹر منظور احمد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جو بغرض انتظام پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے اپنے دلی جذبات کو نہ دبا سکے اور آریہ مناظروں کی طرف مخاطب ہو کر زور سے بولے کہ آپ ہرگز ایسا نہیں کہہ سکتے (۱۸ جون ص۵)

ناظرین مسافر کا جھوٹ ہی نہیں ظلم دیکھئے کہ آریہ مناظر اتنی غلط بیانی بلکہ دروغگوئی اور دل آزاری کرے اسپر مسلمان اپنے مذہب کی ہدایت کے مطابق آنحضرت کا اسم مبارک سنکر درود پڑھیں تو مسافر کو اس پر کی بھی شکایت ہو اور پولیس افسر بطور انتظام یہ کہے کہ ایسا مت کہو تو صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کی بھی شکایت کرے۔ خدا جانے اس تعصب اور جھوٹ کی سزا اس کو کس جون میں ملیگی۔

ہم سچ کہتے ہیں مسلمان پولیس افسر کی بجائے کوئی ہندو ہوتا تو آریوں کی دل آزاری کی وجہ سے پورا قانونی سلوک کرتا۔ مگر مسلمان افسر نے غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ لوگ اپنے اعمال کو نہیں دیکھینگے۔ یہی کہیں گے کہ پولیس افسر نے مسلمان ہونے کی وجہ سے ایسا کیا۔ غرض اس قدر دل آزاری پر بھی مسلمانوں کا صبر اور حوصلہ کرنا اس کی وجہ بجز اس کے نہ تھی کہ مسلمان انتظام امن کے ذمہ وار تھے اور پولیس افسر بھی مسلمان تھا آہ ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

ایک اور کذب بیانی | مسافر نے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ میں نے آخری تقریر میں یہ اعتراض کیا تھا کہ کوئی شخص آریہ بنے تو کوئی آریہ اس کی شادی نہیں کرتا مگر مسلمان کر دیتے ہیں۔

اس بیان میں بھی ایک جھوٹ ہے۔ میں نے یہ اعتراض آخری نہیں کیا تھا بلکہ درمیان میں کیا تھا

اعتراض کی نوعیت بھی یہ نہ تھی بلکہ یہ تھی کہ آریہ مناظر نے ویدک دھرم کی عالمگیری پر فخر کیا تھا۔ تو میں نے کہا ویدک دھرم میں عالمگیری ہوتی تو آج جو شدھی کے مسئلے کو رواج دینے میں آریوں کو دقت پیش آ رہی ہے یہ پیش نہ آتی بلکہ ہندو آریہ بالاتفاق بلا پس و پیش بخوشی خاطر اُن کو اپنے اندر لیتے جس کا طریق یہ ہوتا کہ اُن کا نکاح اپنے اندر کرتے جیسا کہ مسلمان کرتے ہیں۔ بجائے اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مہاشہ دھرمپال (غازی محمود) جیسے دُرشٹ آریہ کی بھی شادی نہیں ہوئی[۱]۔ اس عدم رواجی سے بآسانی ثابت ہوتا ہے کہ ویدک دھرم میں کبھی بھی اس کا رواج نہیں ہوا کہ غیروں کو اپنے اندر لے جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ویدک دھرم کو عالمگیری کا دعویٰ کبھی نہیں۔ مضمون کی شکل بدل کر لکھنا جب کہو جی کون دھرم ہے؟ (باقی باقی)

رمضان شریف

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

مسلمانوں کا معزز مہمان جس کی آمد آمد سال بھر رہتی ہے آخر آ گیا اور خوب چمک دمک اور شان و شوکت سے آیا جس نے مسلمانوں کے منہ سے کہلوایا ؎

ملے آمدنت باعث آبادی ما

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں ہر نیک کام کے لئے کمر ہمت باندھا کرتے تھے۔ خیرات اتنی کرتے تھے کہ گویا آندھی چلتی ہے کالریح المرسلۃ اس مہینے میں روزہ کی وجہ سے تکلیف تو بیشک ہے مگر جو اس کا فائدہ اور بدلہ ملتا ہے اس کا اندازہ کر کے یہ تکلیف بالکل ہیچ ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ اس گرمی کے موسم میں رمضان کے امتحان میں کامیاب ہوں۔

انجمن اسلامیہ امرتسر نے گزشتہ سال علما امرتسر کو بلا کر رمضان کے متعلق تجویزات پیش کی تھیں کہ کیا کیا جائے کہ مسلمان لوگ رمضان کی عزت کریں بیانوں باتوں میں یہ تجویز پیش ہو کر پاس بھی ہو گئی کہ علما مجتمع ہو کر شہر کے مختلف محلوں میں وعظ کریں جس میں رمضان شریف کے فضائل بیان کریں اور لوگوں کو ترغیب دیں کہ رمضان شریف کی عزت کریں۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جن جن محلوں میں وعظ ہونے اُن لوگوں نے خود بخود انتظام کیا علما نے فی سبیل اللہ وعظ فرمائے اس میں انجمن کا نہ خرچ ہوا نہ حرج۔ لیکن اس دفعہ اس کام کی طرف مطلق توجہ نہیں کی گئی حالانکہ گزشتہ سال کے تجربہ سے چاہئے تھا کہ اس دفعہ زیادہ رونقوں تک یہ چرچا ہوتا۔

اہل شہر کو انجمن اسلامیہ کے قابل قدر صدر خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ اور لائق عزت سکرٹری مسٹر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ اور اس کے مذہبی خیال کے ممبر حاجی نظام الدین صاحب اور بابو نظام الدین صاحب وغیرہ آنریری مجسٹریان کی شکایت ہے اور سچا شکایت ہے کہ باوجودیکہ یہ اصحاب مذہبی خیال کے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس ضروری کام کا خیال نہ کیا۔ جو لوگ علما کو بدنام کیا کرتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے کسی مشترک کام میں بھی جمع نہیں ہوتے گزشتہ سال کے اجتماع علما نے اُن کو کافی جواب دیدیا تھا۔ البتہ اس سال انجمن کی غفلت سے یہ سوال مضبوط ہو گیا کہ معزز دنیادار دین کے کاموں کی پرواہ نہیں کرتے۔ انا للہ۔

اہل حدیث کے متعلق اطلاع

یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس مہینے میں اپنے مزدوروں اور نوکروں کے کام میں تخفیف کیا کرو۔ اس لئے اہلحدیث خود بھی تخفیف کرتا ہے اور اپنے مالکوں سے تخفیف کی امید رکھتا ہے لہذا حسب معمول اس مہینے میں ہر ہفتہ بجائے ۱۶ صفحوں کے ۱۲ صفحات پر اخبار نکالا کریگا انشاء اللہ۔

مولانا بٹالوی اور ہم

اہلحدیث مورخہ ۱ جون میں مولانا بٹالوی کے مباحثہ کا مضمون درج ہو چکا ہے احباب کو فیصلہ کا انتظار ہوگا انکی آگاہی کیلئے لکھا جاتا ہے کہ میرے آخری مضمون مورخہ ۱۵ مئی کا جواب آج ۱۱ جولائی تک نہیں آیا بذریعہ منصف حنا کسی نے تقاضا بھی کیا

قادیانی منطق

قیصر جرمن کا اسلام
اور
ہندی مسلمانوں کا خیال خام

اس عنوان سے بدخواہ اہل اسلام قادیانی اخبار "الفضل" نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اُس نے مسلمانوں کو ناحق بدنام اور گورنمنٹ کی نگاہ میں متہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے آج ہم نے اپنی عادت کے خلاف اُس کے نام کے ساتھ بدخواہ اہل اسلام کا لقب بڑھایا ہے۔ ہم اس طریقہ کو نہایت ہی مکروہ جانتے ہیں۔ کہ کوئی شخص یا فرقہ اپنے دینی یا ملکی بھائیوں کی بدخواہی میں یہاں تک ترقی کر جائے کہ ناجائز طریق سے حکام کے کانوں میں اونکی برائی ڈالے اور آپ خیر خواہ بنے۔ یہ وصف خاص قادیانی گروہ میں زیادہ ہے۔ اللہ یجزیہم بما کانوا یصنعون۔

الفضل نے عنوان مذکورہ بالا کے نیچے مسلمانوں کے غلط عقائد (بقول خود) لکھتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

انہی غلط عقائد و خیالات کے ضمن میں اکثر مسلمان یہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہیں اور ترکوں کی قوم سچی مسلمانی کا زندہ نمونہ حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود (علیہ السلام) نے آج سے سترہ اٹھارہ برس پہلے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مسلمانوں کے اس طلسم خیالی کو پاش پاش کیا ترکوں کی افسوسناک اندرونی حالت اور بصورت عدم اصلاح اُنکے پُرخطر مستقبل کی خبریں دیدی تھیں جو ایک ایک کر کے سچی نکلیں! اور آجتک برابران کی تصدیق ہو رہی ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے خدا کے اس پاک فرستادہ کی قدر نہ کی اور ہنسی ہی اُڑاتے رہے (یا حسرۃ علی العباد الآیہ) قلمرو ئے عثمانیہ میں سخت بدنظمی و بے ربطی واقع ہوئی۔ ایک انقلاب عظیم برپا ہوا اس کا تاجدار ہاں وہ تاجدار جس کی حکمت عملی و سیاست کی دھاک یورپ تک کے دلوں میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اسی ہلچل اور غدار میں کے طوفان بے تمیزی میں

---

[۱] غازی محمود (دھرمپال) نے مسافر کو نکاح بیگان اور نیوگ پر مباحثہ کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ مگر مسافر سے امید نہیں کہ یہ چیلنج قبول کرے (اڈیٹر)

ایک دم تخت سلطنت سے اُتار کر دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال باہر کر دیا گیا۔ ملت پرستوں۔ حریت کے دعویداروں اور انقلاب پسندوں نے اپنے جوش جنون میں وہ وہ حرکتیں روا رکھیں کہ آخر اُنکے "بابعالی" کی ہوا ہی اکھڑ گئی۔ اور اکھڑی بھی ایسی کہ پھر شاید ہی بندھ کر سکے۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ خدا کے مامور کو جھٹلانے اُس کے منہ سے نکلی ہوئی خدا کی باتوں پیازداہ شقاوت و شرارت تمسخر اڑانے اور ندائے آسمانی کی قدر نہ کرنے سے۔ حالانکہ ترکوں اور ان سے بھی زیادہ مسلمانان ہند کو عبرت و بصیرت حاصل کرنے کا یہ اتنا اچھا موقعہ تھا کہ اس سے بہتر ہونا مشکل ہے۔

× × × × ×

جرمنی نے ترکوں یا ساری اسلامی دنیا کو دھوکے سے غار ہلاکت میں دھکیلنے کیلئے جہاں اور کئی طرح کے جال بچھائے۔ از انجملہ ایک چلتا ہوا جادو یہ بھی کیا کہ خود قیصر اور اس کے بہت سے جوان بزد جھوٹ موٹ اسلام کا دم بھرنے لگے۔ اب تو نام نہاد مسلمانوں کی خوشی کا کیا ٹھکانا تھا۔ پھولے نہ سماتے تھے جگہ جگہ بڑے مسرت کے لہجہ میں قیصر اور اس کے سپاہیوں کے اسلام لانے کا چرچا ہونے لگا اچھے اچھے سنجیدہ و متین جرائد تک نے اس موقعہ پر کمال سادہ لوحی سے باور کر لیا کہ واقعی جرمن مع اپنے تاجدار کے مشرف با اسلام ہو گئے اور رہے سہے ہوتے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ذرا معاملہ فہمی و تدبر سے کام لیتے تو بالکل صاف بات تھی کہ اگر فی الحقیقت اِن مسلم نما دشمنانِ اسلام کے دلوں میں کچھ بھی ادب و احترام اس دین متین کا ہوتا تو ہرگز وہ ایسا بدنام کن موقعہ اس کے اظہار کا اختیار نہ کرتے۔ نہ اُن مظالم کو روا رکھتے جو خود اصول و احکام اسلام کے سراسر خلاف ہوں اور یہ سمجھنا تو خاص نور ایمان اور بصیرت فراست باطنی والوں کا ہی حصہ ہو سکتا تھا۔ کہ خدا کے اسلام کی غیرت کب گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی ایسی حالت میں اسکا دین قبول کرے جس سے آئندہ کسی وقت وہ اس پر اپنی نصرت کا احسان جتا سکے۔ خدا کا دین تو ہمیشہ کمزوروں سے شروع ہوتا اور اس تھوکی غیبی تائید و سے تقویت پاتا ہے۔ دنیا اُسے اور اس کی وجہ سے اُن کو بھی مٹانے کی سر توڑ کوششیں کرتی ہے آخر وہ نیچا دیکھتی ہے اور یہ برابر فروغ پاتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تا اہل بصیرۃ کیلئے ایک زبردست نشان ہو کہ ضرور کوئی فوق الفوق طاقت ہے جو اس کی مددگار ہوتی اور ہمیشہ سے حمایت حق کیلئے غیرت دکھلاتی رہی ہے ہم کسی پر بدظنی نہیں کرتے اور دوسرے کی نیت پر حملہ کرنیکا کسی کو حق ہی کب پہنچتا ہے۔ دلوں کا حال تو علام الغیوب ہی جانتا ہے۔ مگر اسباب ظاہری کے نظر کرتے ہم یہ ضرور کہینگے کہ ترکوں کا کلمہ بھرنے اور جرمنوں کی مسلم نمائی کو آسمان پر چڑھانے میں ہمارے بہت سے بھولے بھائیوں نے بلا شبہ اندھی محبت سے کام لیا ہے لیکن شکر ہے کہ اب اُن میں سے جو سمجھدار دوراندیش ہیں رفتہ رفتہ ان غلط خیالات سے رجوع کرتے جاتے ہیں چنانچہ جب سے لندن کے نامور جرائد مثل مورننگ پوسٹ و نیر ایسٹ وغیرہ نے حقیقت حال سے پردہ اٹھا کر قیصر کے اسلام کی قلعی کھولی ہے تب سے مسلمانان ہند کے معمولی پرچے کیا بلند پایہ قومی آرگن بھی مانتے جاتے ہیں کہ واقع میں یہ ساری قیصر کی عیاریاں اور چالبازیاں ہیں۔ ورنہ اسلام کو ان حرکات سے کیا تعلق جنکا ارتکاب وہ اور اس کی سپاہ قریباً سال بھر سے میدان کارزار میں کر رہی ہے۔" (۲۶ جون)

اہلحدیث: ہم اس بیہودہ گوئی کا کیا جواب دیں جو "الفضل" نے مسلمانوں کے ذمہ ناحق لگائی ہے۔ الفضل کا فرض ہے کہ وہ بتلائے کس سنجیدہ اسلامی اخبار نے لکھا ہو "جرمن مع اپنے تاجدار کے مشرف باسلام ہو گئے اور رہے سہے ہوتے جاتے ہیں"

ہاں یہ خبر ضرور آئی تھی وہ بھی انگریزی اخباروں کے ذریعہ سے کہ جتنے جرمن فوجی افسر ترکی فوج میں ملازم ہیں انہوں نے اپنی وردیوں پر کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ لکھا یا ہوا ہے۔ اللہ اعلم ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہے یا نہیں انگریزی اخبارات کا ایسا بیان تھا۔ مگر نہ تو کسی اسلامی اخبار نے تصدیقاً لکھا نہ کسی مسلمان نے اس کو باور کیا کہ جرمن قوم مع اپنے تاجدار کے مسلمان ہو گئی ہے۔

باقی رہا آپ کا ترکوں پر خفا ہونا۔ سو اس کی وجہ اگر یہ ہوتی کہ وہ آجکل ہماری گورنمنٹ سے برسر جنگ ہیں تو پولیٹکل نقطہ خیال میں صحیح ہو سکتی تھی مگر جو وجہ الفضل نے لکھی ہے وہ اس سے بالاتر ہے ہم کیا ہر ایک نکتہ دان اسکو لغو سمجھنے پر مجبور ہوگا۔ کیا ہی مزے کی بات ہے۔ لکھتے ہیں

"باب عالی (ترکی حکومت) کی ہوا خدا کے مامور (مرزا) کو جھٹلانے وغیرہ سے بگڑ گئی۔"

کیا ہی طفل تسلی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جو سلطنتیں آج معراج ترقی پر ہیں۔ یہ سب مرزا صاحب کی امت ہیں۔ شاید اسی لئے مرزا صاحب نے ان کو یاجوج ماجوج اور دجال لکھا تھا۔ (حمامۃ البشریٰ) کیا سچ ہے ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
لگ گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

بلگڈھ میں قادیانیوں کی شکست

جناب اڈیٹر صاحب اہلحدیث مدظلہ۔ بعد سلام آنکہ یہ چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرمانے کا شکر یہ کا موقع دیجئے۔

یہاں فرقہ قادیان عرصہ دراز سے فرقہ اہلسنت والجماعت کو طرح طرح کی باتیں بنا کر اپنے فرقہ میں لانا چاہتے تھے۔ خصوصاً آجکل اتنا شور مچا رکھا تھا کہ الامان والحفیظ۔ نیز بہت جلدی جلدی مناظرہ کا چیلنج دیتے رہتے تھے۔ اور اسپر طرفہ یہ کہ ایک ہزار روپیہ شرط کر زبان کے باہیں ہاتھ کا کھیل ہو رہا تھا جس کو دیکھ دیکھ بہت سے سادہ دل مسلمانوں کا عقیدہ اُنکی طرف ہو گیا تھا۔ بلکہ چند افراد اُن کے فرقہ میں داخل بھی ہو گئے تھے۔ اور بعض طیار تھے جب مسلمانان بلبھ گڈھ نے یہ دیکھا تو انہوں نے دہلی مدرسہ حسین بخش سے جناب مولوی حافظ شبیر احمد صاحب انصاری کو بلالیا۔ آپ کے یہاں پر چند وعظ ہوئے جن کے اندر آپ نے اس فرقہ کی تردید کی۔ یہ دیکھکر فرقہ قادیانی نے لیفٹ[illegible] اور مولوی حافظ روشن علی صاحب کو مناظرہ کیلئے بلایا۔ اور بعد بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۱۵ء حیات مسیح علیہ السلام پر بڑے زور سے مناظرہ ہوا جس میں خدا کے فضل و کرم سے

* یہ کیا محاورہ ہے؟ (اہلحدیث)

اہل سنت والجماعت نے فتح پائی اور اُس فرقہ نے شکست فاش کھائی اور وہ چار کس کہ جو اس فرقہ میں شامل ہوگئے تھے تائب ہو کر رجوع الی الحق ہوئے اور تمام اشخاص کا عقیدہ درست ہوگیا۔ الحمد للہ ✦

راقم بندہ محمد اسماعیل عارف صدر مدرس مدرسہ عظمت الاسلام بلب گڈھ ضلع گوڑگانواں۔

مذاکرہ علمیہ نمبر ۹
بابت اجماع

مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری تحریر فرماتے ہیں مسئلہ اجماع جس کا مذاکرہ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اہلحدیث میں لکھا ہے دیکھا مسئلہ اجماع کو مانتے ہوئے گو بہت سی سنین میری عمر کی گزر گئیں مگر بہتیرے محققین علما کو ہمیشہ اس میں خلجان ہی رہا۔ خلجان کی وجہیں گو متعدد ہیں مگر سر دست صرف ایک وجہ کے بیان کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے جو یہ ہے کہ شریعت غرا ایک نہایت ہی آسان شریعت ہے جس کی صریح تصریحیں قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں۔ جیسے مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۔ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ ۔ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۔ وَالدِّينُ يُسْرٌ

اور اجماع جسکو حجت شرعیہ قرار دیا جاتا ہے اُس کی تعریف جو کتب اصول میں لکھی گئی ہے اُس کی رو سے اجماع کے وجود کا علم سخت مشکل و دشوار ہے پس وہ اس شریعت سہلہ میں حجت شرعیہ کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے کتب اصول میں اجماع کی تعریف یہ لکھی گئی ہے کہ ایک عصر کی کل امت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق یا ایک عصر کے کل مجتہدین امت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق کسی امر شرعی پر اتفاق کرلیں پس اگر وہ امر شرعی امر غیر اجتہادی ہے تو اُسپر کل امت مرحومہ کا اور امر اجتہادی ہے تو کل مجتہدین امت مرحومہ کا اتفاق ضروری ہے اور پر ظاہر ہے کہ ایسے اتفاق کے علم کیلئے امور ذیل کا علم ضروری ہے۔ ۱ ایک عصر کے کل اعیان امت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق یا ایک عصر کے کل اعیان مجتہدین ملت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق۔ ۲ ان میں سے ہر ایک کی رائے اُس امر شرعی میں ۳ ان میں سے کسی ایک کا بھی دوسروں کی رائے کے قبل اپنی رائے سے رجوع نہ کرنا اور اس میں کون شک کرسکتا ہے کہ ان امور میں سے ہر ایک کا علم کسقدر مشکل و دشوار ہے۔ اور جب ان امور میں سے ہر ایک کے علم کی دشواری کا یہ حال ہے تو اتفاق مذکور کے علم کی دشواری کے حال کا کیا کہنا ہے اور جب اس اتفاق مذکور کے علم کی دشواری کا یہ حال ہے تو اجماع جو اسی اتفاق کے وجود کا نام ہے اُس کے وجود کا علم کیونکر سخت مشکل و دشوار نہ ہوگا غالباً یہیں سے کہا ہے جس نے کہا ہے من ادعی الاجماع فھو کاذب۔ الحاصل حسب تعریف مندرجہ کتب اصول اجماع کے وجود کا علم سخت مشکل و دشوار ہے پس سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی مشکل و دشوار چیز اس آسان شریعت میں کیونکر حجت شرعیہ قرار دیجاسکتی ہے۔ میں ایک مدت مدید سے اس مسئلہ اجماع پر غور کر رہا ہوں مگر اب تک اس نتیجہ پر نہیں پہنچا کہ اجماع بھی اس شریعت سہلہ میں کوئی حجت شرعی قرار دیا گیا ہے۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا کتب مذہبی میں تو بہتیرے مسائل کی بابت لکھا ہوا ملتا ہے کہ ان پر اجماع ہے۔ لیکن اس کا پتہ نہیں چلتا کہ ان مدعیان کو امور مذکورہ بالا کا علم کیونکر ہوگیا۔ اور کتب اصول میں اجماع کے حجت شرعیہ ہونے پر بہت سے دلائل عقلیہ و نقلیہ بھی پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن تھوڑے سے غور کے بعد بجز تکلف کھینچ تان کے سوا اور کچھ اُن سے ظاہر نہیں ہوتا۔ اور بعض بعض کتب اصول میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اجماع صحابہؓ بلا اختلاف حجت شرعیہ ہے لیکن یہاں پر بھی یہی سوال ہوتا ہے کہ ان مدعیان کو امور مذکورہ کا علم کیونکر ہوگیا۔ حالانکہ ابھی تک تو اعیان صحابہ ہی کی نسبت فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ کوئی تو اُن کو اس قدر بتلاتا ہے اور کوئی اُسقدر۔ اور کوئی ایک شخص کو صحابی بتلاتا ہے اور دوسرا اُس کی صحابیت سے انکار کرتا ہے الغرض ابھی تک تو امر اول یعنی کل اعیان صحابہؓ ہی کا علم مشکل ہے چہ جائیکہ دیگر امور مذکورہ بالا کا علم۔ اور یہی اتقان صفحہ میں زیر قول انس مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یجمع القرآن غیر اربعۃ مرقوم ہے التقدیر انہ لا یعلم ان سواھم جمعہ وا… فکیف الاحاطۃ بذلک مع کثرۃ الصحابۃ وتفرقھم فی البلاد وھذا لا یتم الا ان کان لقی کل واحد منھم علی انفرادہ واخبرہ عن نفسہ انہ لم یکمل جمع فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا فی غایۃ البعد فی العادۃ۔

اور واضح رہے کہ ہماری مراد اجماع سے اس مذکورہ بالا بحث میں وہی اجماع ادعائی ہے جس کی کوئی اصل کتاب و سنت سے نہ ہو۔ بلکہ اُس کی بنا محض آراء غیر معصومین پر ہو ورنہ جسکی کوئی اصل کتاب و سنت سے ہے اُس کے ماننے میں کسکو عذر ہوسکتا ہے؟ اگرچہ وہ ادعائی کیوں نہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسئلہ اجماع ایک مبسوط بحث کو چاہتا ہے۔ مگر چونکہ میں اس وقت سخت متردد ہوں۔ اسلئے سر دست اسیقدر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مطمئن فرمایا تو میں مسئلہ مذکورہ میں و نیز مسئلہ اتباع سلف صالحین میں مبسوط تحریر کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (عبداللہ)

اڈیٹر: مسئلہ اجماع کی اہمیت کو ملحوظ رکھکر ہر اہل علم کا فرض ہے کہ اس کے متعلق حسب منشاء سائل باقاعدہ جواب دے امید ہے رمضان میں اس کی کسر نکل جائیگی ✦

نجیب آباد میں مسلمانوں کے مقابلہ سے آریوں کا فرار

نجیب آباد میں ہندوستان بھر کے مشہور و ممتاز آریہ جمع ہوئے تھے اور ہفتے کے سب سفید بھر تک نامعقول بہانے کرتے رہے ان میں سے کسی کو بھی اتنی ہمت نہ ہوئی کہ ایک مسلمان کے مقابلہ پر میدان میں نکلتا اور اپنے عقیدہ تناسخ کو دلائل عقلی سے ثابت کرتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اول خود ہی چیلنج دیا جب مولوی اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی مقابلہ پر آئے اور مسئلہ تناسخ پر بحث کرنا طرفین سے منظور ہوگیا اور مباحثہ کے شرائط طے ہوچکے تو پھر خوف زدہ ہوکر یہ بہانہ بنایا کہ تناسخ کے مسئلہ پر معقولی مباحثہ نہ کرینگے بلکہ منقولی مباحثہ ہوگا۔ اور جب دیکھا کہ اس طرح بھی جان نہیں بچیگی تو سرے سے ساری شرائط طے شدہ کو کالعدم کردیا اور تعجب ہے کہ یہ کہتے ہوئے کسی کو شرم نہ آئی کہ اب ہم کسی شرط وغیرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ آریوں کی اس گریز سے جو قیمتی نتائج بر آمد ہوئے وہ یہ ہیں کہ ان لوگوں سے مسئلہ تناسخ پر ہمیشہ عقلی دلائل سے مباحثہ کیا جائے کوئی مباحثہ تقریری نہیں کرنا چاہئے بلکہ مباحثہ ہمیشہ تحریری کیا جائے مقابلہ پر آکر بہت سے جمع ہوجائیں تو ذرا نہیں گھبرانا چاہئے بلکہ اور خوش ہونا چاہئے۔ نجیب آباد میں آریوں کی شکست اور بد تہذیبی کا نمونہ اور بار بار اپنے قول و اقرار سے پھر جانا اور … (التعلیم)

ا: تناسخ کی خصوصیت کیا ہے ہر مسئلہ عقلی دلائل سے ہونی (اڈیٹر) ۲: آریوں سے مباحثات دو قسم پر ہوتے ہیں ایک تو سالانہ جلسوں پر جن کو دھرم چرچہ کہتے ہیں اس میں کبھی گھنٹہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ وقت ہوتا ہے اتنے کم وقت میں بھی تحریری ہو تو بہتر ہے خود ہی … دوسری قسم کا مباحثہ خاص بحث کی غرض سے ہوتا ہے اس میں … وقت زیادہ ہوتا ہے اور خاص یہی غرض …

جماعت کا ایک مسلمان کے مقابلہ سے فرار ہونا نجیب آباد میں بڑا عبرت انگیز اور حیرت خیز نظارہ تھا آریوں نے مسلمانوں کے مقابلہ سے گریز کیا اور اپنے جلسہ میں سنا ہے کہ مسلمانوں کو اور اُن کے مذہب کو گالیاں دے دیکر اپنا دل ٹھنڈا کیا۔ ایک فراری شخص کی یہ حرکت اور بھی زیادہ حقیقت پر روشنی ڈالنے والی ہے افسوس کہ کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے جلسہ میں بولنے کا موقع نہ دیا مجبوراً مانچوالی بروز جمعہ جامع مسجد میں مولوی اکبر شاہ خانصاحب نے ایک دلچسپ لیکچر دیا اور آریوں کے اُن تمام اعتراضات کا جواب مسلمانوں کو ایک ایک کر کے سنایا جو آریوں نے اپنے لیکچروں میں بیان کئے تھے۔

(راقم محمد اسمٰعیل خان از نجیب آباد)

مولوی ابو رحمت صاحب بھی جواب دیں

جناب مولوی صاحب السلام علیکم۔ عرصہ سے مجھے ایک سوال کھٹک رہا ہے جو آج بذریعہ اخبار اہلحدیث (جو ایسے سوالات وجوابات کیلئے موضوع وموزون ہے) عرض کر کے جواب کا امیدوار ہوں۔

عرصہ ہوا قادیان کے اخبار الحکم میں آپ کی بابت ایسے طریق سے ایک مضمون نکلا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں۔ چنانچہ الحکم کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مولوی ابو رحمت صاحب نے عرض کی کہ حضور میرے واسطے دعا فرمائی جاوے پیشتر تو میری زندگی اور رنگ میں تھی مگر اب جب سے میں نے علی الاعلان حضور کے عقاید کی اشاعت اپنا فرض مقرر کر لیا ہے تو میری برادری بھی مخالف ہو گئی ہے اور در پے آزار ہے اور عام طور سے لوگ بھی مجھ سے کم آتے ہیں۔

اس پر حضرت اقدس (مرزا صاحب قادیانی) نے فرمایا کہ آپ صبر سے کام لیں اور استقلال رکھیں۔ آپ دیکھ لینگے کہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ آپ کے مجمعوں میں جمع ہونگے اور ساری مشکلات دور ہو جاوینگی ایسے مشکلات کا آنا ازبس ضروری ہوتا ہے" (الحکم صفحہ ۷ کالم ۱-۲ مارچ ۱۹۰۸ء)

ہر ایک کا حق ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے اس لئے میں آپ پر یہ اعتراض نہ کرونگا کہ آپ قادیانی کیوں بنے۔ ہاں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ عبارت جو لکھی گئی ہے واقعی آپ کے حق میں ٹھیک ہے یا اڈیٹر الحکم کا افترا ہے دوم اگر ٹھیک ہے تو کیا آپ آجتک اسی مذہب اور اعتقاد قادیانی پر قایم ہیں یا تائب ہو چکے ہیں چونکہ آپ پبلک میں بغور امام ہیں۔ اسلئے میں نے سوال بھی عام شکل میں آپ سے کیا ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب بھی اسی طرح اخبار اہلحدیث کے ذریعے عنایت کرینگے۔

جناب اڈیٹر صاحب سے عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ آپ کا جواب بھی درج کرا دیں کیونکہ اُن کے ہاں تو عام قاعدہ ہے "در درویش را دربان نباید"۔

(راقم آپ کا ایک مخلص)

اڈیٹر۔ بیشک جواب درج کیا جاویگا +

انوکھی شادیاں

منوجی حکم دیتے ہیں۔ بعد وفات شوہر کے کسی غیر مرد سے صحبت نہ کرے۔ منوسمرتی باب ۵-اشلوک ۱۵۱۔

بعد وفات اپنے شوہر کے دوسرے شوہر کا نام بھی نہ لیوے۔ منوسمرتی باب ۵- اشلوک ۱۵۷۔

جو عورت اولاد ہونے کی طمع سے دوسرے خاوند سے جماع کرتی ہے وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور عاقبت میں پتی لوک یعنی عالم شوہر کو نہیں پاتی۔ منوسمرتی باب ۵- اشلوک ۱۶۱

دوسرے شوہر کے جماع کرنے سے عورت دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور گیدڑ کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی ہوتی ہے منوسمرتی باب ۵- اشلوک ۱۶۴

جو عورت دوسرے شوہر سے جماع نہیں کرتی اور دل وزبان وجسم کو اپنے قابو میں رکھتی ہے وہ پرلوک میں پت لوک پاتی ہے اور اچھے لوگ اوس کو سادھو کہتے ہیں منوسمرتی باب ۵- اشلوک ۱۶۵۔

اس طرح دل وزبان وجسم کو قابو کر کے اس لوک میں بڑی نیکنامی اور پرلوک میں پت لوک پاتی ہے۔ منوسمرتی باب ۵- اشلوک ۱۶۶۔

(خاکسار) ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ ازروئے منوشاستر عورت مرے شوہر کے بعد دوسرا شوہر ہرگز نہیں کر سکتی۔ اور اگر عورت دوسرا شوہر کریگی تو وہ گیدڑ کی جونمیں جاویگی۔ یعنی ازروئے شاستر عورت کا نکاح ثانی قطعی ناجائز ہے البتہ مرد کو دوسری شادی کرنے کی ضرور اجازت ہے ملاحظہ کرو۔

دہرم کے جاننے والے براہمن کھشتری ویش ایسی اپنی ذات کی استری مرجانے میں اُس کا داہ اگنی ہوتر کی آگ اور یگیہ پاتر سے کریں۔ منوسمرتی باب۔ اشلوک ۱۶۷۔

اس کے بعد آخری عمل کر کے دوسرا بواہ کریں اور اگن کو استہاپن کریں۔ منوسمرتی باب ۵- اشلوک ۱۶۸

(خاکسار) کل احباب کو معلوم ہو گیا کہ ازروئے شاستر عورت کے مرنیکے بعد ہر ایک کھشتری ویش۔ برہمن شادی ثانی یعنی بکر بیاہ کر سکتا ہے مگر عورت خاوند کے بعد مرنے کے شادی نہیں کر سکتی کیسی شاستر کی طرفداری کی تعلیم ہے لہٰذا یہاں پر آریہ دوستوں سے میں یہ سوال کرونگا کہ ابھی کوئی مرد شادی ثانی کرے اور عورتیں یہ عذر پیش کریں کہ ستیارتھ پرکاش نے مردوں کو شادی ثانی کرنے یعنی بکر بیاہ کی مخالفت کی ہے اسلئے ہم تمہارے ساتھ شادی نہیں کرتیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۸ سابقہ ۱۹۰۸ء) تو اُس مرد کا بکر بیاہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تو اب آریہ دوست جواب دیں کہ حسب الحکم منوسمرتی اوس شخص کا کیسے وواہ ہو سکتا ہے جبکہ ایک کتاب بکر نکاح کی اجازت دیتی ہے اور دوسری کتاب اُس سے منع کرتی ہے اب رہیں بیوہ عورتیں اونکی شادی ثانی کو ستیارتھ پرکاش اور منوشاستر دونوں منع کرتے ہیں وہ بھی اپنا نکاح ثانی نہیں کر سکتیں اب آریہ دوست جواب دیں کہ ان بیوگان اور اُن مردوں کے جن کی عورات فوت ہو چکی ہیں۔ کیسے کار دنیوی جاری ہوویں جبکہ ہر دو فریق عورات ومرد قانون کے شکنجہ میں جکڑے ہوئے ہیں کیا ایسے قانون کے زیر سایہ زناکاری کا اندیشہ ہے یا نہیں۔ ذرا جواب انصاف سے دو۔ کیا ممکن ہے کہ بموجب حکم منوشاستر کوئی شخص ویش کھشتری برہمن نکاح ثانی کرے اور عورت بموجب حکم منوشاستر بکر نکاح نہ کرے تو وہ مرد کیسے عورت کے ساتھ بیاہ کر سکتا ہے۔ کچھ تو خیال سے غور کرو ایک شخص کو اجازت ہے کہ تو فلاں کام کر دوسرے کو حکم ہے کہ نہ کر تو اسکا جواب دو کہ وہ کام کیسے تمویت میں یا دوسرے کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ کیا معقول تعلیم ہے

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

(اہلحدیث [illegible] ۱۹۰۸ء صفحہ [illegible])

فتاویٰ

س نمبر ۲۲۷- گھر کی پلی ہوئی بکری کے نرینہ بچہ کو اپنے ہاتھ سے خصی کر کے یا قصاب سے خصی کرا کے پالنا اور اوس کا قربانی کرنا یا عقیقہ وغیرہ میں ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں اور ایسا کرنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے یا نہیں۔ (خریدار ۳۵۰۰)

ج نمبر ۲۲۷- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خصی کا ذبح کرنا ثابت ہے۔ (ہاپائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۲۸- (۱) زید[1] بالکل عنین ہے اپنی عورت پر قادر نہیں ہو سکتا چند اس کے علاج کروائے گئے مگر کوئی صورت صحت کی نہیں اب وہ اپنی عورت بالغہ کو طلاق دینا چاہتا ہے کیا ایسے عنین کی بیوی مہر کی مستحق ہو گی؟ اور ہو گی تو کتنا مہر لے سکتی ہے اور عدت اس کو لازم ہے یا نہیں چونکہ فی الحال وہ غیر مدخولہ ہے۔

(۲) زید ہندہ سے منسوب تھا اور بکر صغورہ سے مگر عقد کے وقت زید کا صغورہ سے ایجاب قبول ہو گیا اور بکر کا ہندہ سے محض قاضی کی غلطی سے اب زید کے وارث ہندہ کو طلب کرتے ہیں اور بکر کے وارث صغورہ کو قاضی نے بلا طلاق اسی وقت معاً ایجاب کا بدل کر دیا اور یہ دو گھنٹے کے بعد بدل ہوا اب ہر دو کا نکاح درست ہوا یا نہیں یا دیگر صورت اس کی درستی کی کیا ہو گی؟

ج نمبر ۲۲۸- (۱) مہر کی مستحق ہے چونکہ دخول نہیں ہوا- اس لئے بحکم من قبل ان تمسوھن نصف مہر ہو گا

(۲) والدین اور دیگر لوگوں کی نیت کے مطابق فیصلہ ہو گا۔ سبقت لسانی نکاح خوان کی معاف ہو گی۔ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم و لکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم (پ ۲ ع ۱۲) ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۲۳۰- زید مسجد کا پیش امام ہے اول وقت تنہا فرض کو ادا کرتا ہے مقتدی دیر میں آتے ہیں اور کوئی دوسرا نماز پڑھانے والا نہیں ہے تو اوس نماز کی امامت کی جس کو کہ پڑھ چکا تھا۔ اب دریافت ہے کہ نماز درست ہے یا نہیں۔ فضل حق حنفی از کمالپور ضلع میرٹھ

ج نمبر ۲۳۰- بحکم حدیث معاذ رضی اللہ عنہ جائز ہے حضرت معاذ عشا کی نماز جماعت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر اپنی مسجد میں جاتے اور وہاں جا کر اون مقتدیوں کو بھی نماز پڑھاتے۔

س نمبر ۲۳۱- تین رکعت وتر زید اس طرح پڑھتا ہے کہ اول قعدہ میں تحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام کر کے پھر تکبیر تحریمہ کے تیسری رکعت میں بہ سبب یاد نہ ہونے قنوت جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو تعلیم فرمائی تھی۔ بغیر پڑھے رکعت کو پورا کر کے دوسری قعدہ میں بھی مثل سابق کے تحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھ کر سلام دونوں طرف کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دعا قنوت مروجہ کا پڑھنا درست نہیں۔ اب دریافت ہے کہ اس طرح سے وتر پڑھنا بعد نماز عشا کے درست ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۱- جب دو رکعت پر سلام دیتا ہے تو اوس کو چاہئے تحریمہ کہہ کر تیسری کی نیت باندھے۔ دعا قنوت کوئی پڑھ لے۔ مروجہ دعا بھی جائز ہے۔ جو حاجت درپیش ہو وہ پڑھے تو زیادہ مفید ہے۔ (")

س نمبر ۲۳۲- بکر کہتا ہے کہ وتر کی تیسری رکعت میں بعد رکوع کے قومہ میں کہ ہاتھ دعا کیواسطے کشادہ کرتے ہیں دعا قنوت تعلیمی امام حسن علیہ السلام پڑھ کر سجدہ میں چلا جائے۔ اس میں دریافت ہے کہ اس طرح سے دعا قنوت پڑھنا جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۳۲- جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ خدا فرماتا ہے مجھے شرم آتی ہے کہ میں دعا کے وقت بندے کے کھلے ہاتھوں کو خالی واپس کر دوں۔ گو اس خاص وقت میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں تاہم اس عموم پر خیال کر کے فتویٰ جواز کا ہو سکتا ہے

س نمبر ۲۳۳- عمر کہتا ہے کہ دعا قنوت کا ہے ہاتھ اٹھا کر اگر کوئی پڑھے تو فجر کی نماز میں یا حادثہ کے وقت پڑھنا اور مقتدی آواز سے آمین کہے بغیر جماعت کے پڑھے تو آمین نہ کہے عمر کا کہنا درست ہے یا نہیں۔ (")

ج نمبر ۲۳۳- عمر کا کہنا صحیح ہے بلکہ فجر ہی سے مخصوص نہیں حادثہ کیوقت ہر نماز میں پڑھ سکتا ہے اور مقتدی آمین کہہ سکتے ہیں۔ اکیلا آمین کیا کہیگا وہ تو خود دعا کرتا ہے

س نمبر ۲۳۴- خالد کہتا ہے جماعت فجر کی بعد امام دعا قنوت تعلیمی ہاتھ اٹھا کر پڑھے حالت سکتہ امام کے مقتدی آمین جہری کہتا جائے۔ خالد کا کہنا درست ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۳۴- یہ بھی جائز ہے لیکن امر مامور نہیں

س نمبر ۲۳۵- سحری کا انتہا وقت طلوع صبح صادق ہے یا طلوع سرخی۔ (")

ج نمبر ۲۳۵- طلوع سفیدی۔ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔ اس آیت میں سفیدی اگر سیاہی کے امتیاز پر حکم لگایا ہے۔ (باقی وارد)

س نمبر ۲۳۶- عشا کی نماز فرض چار رکعت مع جماعت شروع کیے۔ پہلے اب دو رکعت نماز پڑھی۔ بعد تحیات بیٹھے پھر کھڑے ہو تیسری رکعت کیلئے۔ بعد تیسری رکعت پھر التحیات کو بیٹھے۔ اتنے میں مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا، پھر اوٹھ کر ایک رکعت پڑھی یعنی نماز چہار رکعت کو تمام کیا۔ پھر التحیات کو بیٹھ کر پورا کیا اور دو سجدہ سہو کئے پھر سلام دیا۔ کیا مقتدی کے سبحان اللہ کہنے کے بعد سجدہ سہو امام کا کرنا صحیح ہے یا غلط۔ کیا ایسے وقت میں سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں۔

(محمد عبد الکریم از مدراس)

ج نمبر ۲۳۶- حدیث شریف میں ہے میں جب بھولوں تو مجھے یاد دلاؤ۔ بھول کے بعد سجدہ سہو کرنا بھول کا کفارہ ہے۔ مقتدی کا آواز دینا سجدہ سہو کو مانع نہیں۔

س نمبر ۲۳۷- ایک شخص کی بیوی انتقال کر گئی اب اس نے بیوی کی قبر کے پاس دو پتھر کھڑے کئے ہیں۔ ایک سرہانے اور ایک پائنتی میں۔ اس بارے میں شرع کا کیا حکم ہے۔ (")

ج نمبر ۲۳۷- قبر پر بطور نشان رکھے تو جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی قبر پر بغرض نشان پتھر رکھا تھا۔ لہذا جائز ہے۔ قبر کے اوپر ہوں۔ ادھر ادھر نہ ہوں۔ ۲ داخل غریب فنڈ

[1] یہ سوال دہلی جواب کیلئے آئے تھے مگر راقم کا نام و پتہ جب کا غذ پر تھا وہ کھو گیا۔ اسلئے درج اخبار کئے گئے (مفتی)

گزشتہ ایام خصوصاً مناظرہ جبلپور میں مولانا کے گلے میں جو تکلیف تھی۔ اب الحمد للہ بالکل آرام ہے (مینجر)

متفرقات

انجمن اہلحدیث بریلی کے واعظ - انجمن مذکور کی طرف سے مولوی عبدالحق صاحب لاہوری دانار کلی محلہ مٹھالی محلہ) و حافظ عبدالکریم صاحب نابینا شاہجہانپوری (اعلم ناربن) بغرض اشاعت توحید و سنت و تحصیل چندہ روانہ کئے گئے ہیں - دونوں صاحبوں نے ابتک کوئی تحریر کارروائی نہیں بھیجی - مولوی صاحب کو دو ماہ سے زائد ہوئے اور حافظ صاحب کو ایک ماہ کے قریب ہوا - ناظرین ان کی کارروائی سے مطلع کر کے ممنون فرماویں - چندہ دہندگان اُن سے رسید حاصل کر لیا کریں - راقم عبدالستار حسن سابق سفیر اہلحدیث کانفرنس -

بریلی کا پتہ - حکیم احسان الحق صاحب بریلی - بانس منڈی صدر انجمن مذکور

(بے تجربہ کئے کسی کو مقرر کرنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے)

پر رسالہ اثبات الخبر (رد اہل قرآن) ارسال ہوگا" عبداللہ عمرپوری مدرسہ خندق میرٹھ - ملنے کا پتہ بھی یہی ہے جو اوپر لکھا گیا -

غریب فنڈ میں چندہ کی آمدنی نہیں اور درخواستیں اتنی ملی ہیں جو بیچارے داخلہ کو بھی نہیں دے سکتے اس لئے رمضان شریف میں احباب کو بالخصوص اس فنڈ کی طرف توجہ کرنی چاہئے - از فتولے فنڈ ۱۲ عیسی قرضہ سابقہ ۲، ر باقی ۵ ا / ر -

دعاء صحت | جناب مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری عرصہ سے سخت علیل ہیں - آجکل میرٹھ محلہ خندق میں ہیں - ناظرین دعا کریں خدا اُن کو صحت کاملہ بخشے - آمین - مولانا اہلحدیث میں ایک جامع عالم ہیں -

مقدمہ مراد آباد | انجمن اہلحدیث مراد آباد نے ایک انعامی اشتہار دیا تھا - کہ جو حنفی فلاں مسئلہ کا جواب دے جس کا فیصلہ بھی ایک حنفی عالم کے سپرد کیا گیا تھا۔ عہ روپے انعامی بھی امین کے پاس رکھدیئے گئے تھے ایک حنفی عالم نے جواب دے کر بذریعہ عدالت منصف صاحب عہ امین صاحب سے وصول کر لئے - مگر منصف کا فیصلہ شرائط کے خلاف تھا - یہاں تک کہ منصف صاحب نے خود ہی لکھدیا تھا کہ یہ تحریر میری بحیثیت فیصلہ بین الفریقین نہیں - بلکہ میں نے بطور فتوے کے لکھی ہے انجمن اہلحدیث مراد آباد نے عدالتی چارہ جوئی کی کہ روپیہ انعامی وصول کرنا مجیب کا حق نہیں تھا - سو جولائی کو حاکم نے انجمن کو عہ واپس دلوا دئے خرچہ فریقین بذمہ فریقین - آئندہ دونو فریق خبردار!

تلاش کتاب | فیصلہ قرآنی تکذیب مرزا قادیانی کسی بھائی کو معلوم ہو تو اطلاع دیں -

ملک محمد شریف از مقام لوسی ضلع مظفرنگر

اہلحدیث کمپنی | کی بابت لکھا جا چکا ہے کہ اس کی بنیاد ڈہولی چاہئے بہت سے احباب کی رقوم شرکت شایع ہو چکی ہیں - تین اصحاب کی رقوم درج ذیل ہیں

نصیر خانصاحب از ڈیرہ عہ - ابو کرم آلہی صاحب نائب انچارج اسٹیشن منٹگمری عہ -

محمد صبغۃ اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ اب تک اہلحدیث کمپنی کے ایجاد کے متعلق جو کچھ تجاویز ناظرین اہلحدیث نے پیش کی ہیں - ضرورت ہے کہ اس کے انجام کیلئے کچھ غور کریں - اگر عمدہ طور پر گہرے پایہ پر ایجاد ہو تو امید ہے کہ دوسری انجمنوں سے زیادہ کام والی ثابت ہوگی کیونکہ آجکل ایسی کمپنیوں اور انجمنوں سے نفرت پیدا ہو گئی ہے جو خالص نام کی ہیں - امید ہے کہ ضرورت کے موافق چند متنفس ذاتی نفع پر نہیں بلکہ اشاعت مذہبی پر خرچ کرنے کیلئے اس کمپنی کے شرکار ہونے میں دریغ نہیں فرمائینگے کیونکہ متنفس کو سو دو سو روپیہ میں نفع ذاتی کا کچھ خیال نہ ہوگا - اگر اس کا بندوبست حسب خواہش ہو جائے تو بندہ بھی اپنی طرف سے ایک ناچیز سو روپیہ کی رقم دینے کا وعدہ کرتا ہے فقط محمد صبغۃ اللہ بن عبدالقادر صاحب عرف قادر میاں مرحوم - خریدار نمبر ۱۰۷

قبول اسلام | ۱۲ بروز پنجشنبہ شعبان المبارک سنہ رواں کو جناب مولوی محمد حسین صاحب امام مسجد چک ۲۴۳ کے ہاتھ پر قصبہ سمندری میں مفصلہ ذیل اشخاص اسلام قبول لائے ہیں - خدا استقامت بخشے -

سابقہ نام موتی - شرعی نام مولا بخش - سابقہ نام عورت کا مہر دار و شرعی نام سارہ - اولاد - دو فرزند سابقہ نام پیر وچہ کا رحموں و رحموں - شرعی نام .... کا .... اسلام کو نعرہ جوش مار کر اسلام کو قبول کیا ہے - بلکہ خود تھانہ میں بھی اس نے اپنا نام اسلامی ظاہر کیا ہے -

انجمن خدام کعبہ | کے صدر مولانا عبدالباری صاحب لکھنوی نے بڑے حوصلے سے اشتہار دیا ہے کہ مسٹر شوکت علی کے نظر بند ہونے سے انجمن کے کاروبار میں فرق نہ آئیگا بلکہ بدستور جاری رہیگا - ہماری دعا ہے خدا مسٹر موصوف کو بھی جلدی رہا کرائے اور انجمن کو بھی اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے آمین -

تلاش عزیز | میرا لڑکا مولوی عبداللہ کئی روز سے گم ہے کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ خدا اطلاع دیں - حاجی نور الدین ریاست فریدکوٹ ضلع فیروزپور

اہلحدیث کانفرنس اور اسکے سکریٹری صاحب

کلکتہ کے اخبار رسالت میں کسی نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا جس کا جواب میں نے اسی اخبار میں بھیجا جو ناظرین کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے:-

فاضل ایڈیٹر رسالت سلمک اللہ و عافاہ - ایک مضمون بعنوان اہلحدیث کانفرنس جالپور ۸ جولائی کے پرچہ رسالت میں دیکھا جس میں اس امر کی شکایت کیگئی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس جالپور ضلع مونگیر کا جلسہ تھا ملتوی کیا گیا اور اس التوا کا اعلان نہیں کیا - نامہ نگار لکھتا ہے - میں جلسہ پر گیا تو سکرٹری کانفرنس نے خوش اخلاقی کا برتاؤ نہیں کیا وغیرہ -

مجھے ان باتوں میں سے صرف اس بات کا جواب دینا ہے کہ جالپور میں اہلحدیث کانفرنس نہیں نہ اس کا جلسہ تھا ممکن ہے مقامی انجمن اہلحدیث جالپور کا جلسہ ہو - اہلحدیث کانفرنس کا صدر دفتر دہلی میں ہے اور اس کے سالانہ جلسے مختلف شہروں میں ہوا کرتے ہیں چنانچہ گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں ہوا تھا اور آئندہ بنارس میں ہوگا انشاءاللہ - مہربانی کر کے اس نوٹ کو درج کر دیں تاکہ اہلحدیث کانفرنس اور اس کے ناچیز سکرٹری پر ناکردہ گناہ کا الزام عاید نہ ہو باقی باتوں کا جواب دینا انجمن اہلحدیث جالپور کے سکرٹری کا حق ہے -

خاکسار ابو الوفا ثناءاللہ سکرٹری

اہلحدیث - امرتسر

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۵ جولائی سے ۱۱ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے بحیرہ شمالی میں چند ایک تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔

بحیرہ بالٹک میں ایک روسی آبدوز کشتی نے ایک جرمن جنگی جہاز کو غرق کر دیا۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ ایک روسی آبدوز کشتی نے بحیرہ اسود میں ایک بڑا تجارتی جہاز اور ۲ سٹیمر غرق کر دیے۔

پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی جہاز کارتیج دردانیال میں غرق ہو گیا۔

دو فرانسیسی جنگی جہازوں نے دو جرمن آبدوز کشتیوں پر گولہ باری کی۔

اٹلی کے ایک جنگی جہاز کو تارپیڈو لگا اور وہ غرق ہو گیا

جرمن آبدوز کشتی یو نمبر ۳۰ ۳۶ گھنٹے ڈوبے رہنے کے بعد تیرالی گئی۔ عملہ کا صرف ایک آدمی مرا۔

ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ ان کے ہوائی جہازوں نے گلیشیہ میں جرمن ٹرینوں پر بم گرائے ایک ٹرین میں آگ لگ گئی۔ اور ۲۰ ہزار گولے اڑ گئے۔

جرمن ہوائی جہاز ہارج (انگلستان) پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن انگریزی ہوائی جہازوں نے انہیں بھگا دیا

فرانسیسی ہوائی جہاز بھی مختلف مقامات پر بڑی سرگرمی سے حملے کر رہے ہیں۔

ایک انگریزی آبی ہوائی جہاز نے سمرنا اور ایولی پر بم گرائے۔

اٹلی کے ایک ہوائی جہاز نے ٹریسٹ (آسٹریا) کے اسلحہ خانہ پر بم گرا کر سخت نقصان پہنچایا۔

دردانیال میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

فرانسیسی جنرل گوراڈ سخت زخمی ہوا ہے کہتے ہیں کہ ترکی کمانڈر جنرل لیمان پاشا بھی زخمی ہو گیا ہے اور اس کی جگہ گیلی پولی کی فوجوں کی کمان خود انور پاشا کر رہے ہیں۔

گیلی پولی کی لڑائی میں گورکھا فوجوں نے بڑی بہادری دکھائی۔

مشرقی میدان جنگ میں کئی جگہ روسیوں نے جرمن آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روک دی ہے۔ لیکن گلیشیہ میں بیلن کیطرف ابھی تک جرمن آسٹروی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر آسٹروی نے جوابی حملے کئے لیکن پسپا کئے گئے۔

رومہ کا تار مظہر ہے کہ آسٹروی فوجیں نہایت جانبازی سے لڑ رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک آسٹروی جرمن جنگی کونسل میں آسٹروی اور جرمن جرنیلوں میں اختلاف رائے ہو گیا جس پر آسٹریا کے تین جنرل برخاست کئے گئے۔

اسٹرڈم سے اخباروں کے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ جرمن مغربی میدان جنگ میں مزید توپیں اور فوجیں بھیج رہے ہیں۔

انگریزی فوجوں نے یپرز کے شمال میں جرمنوں کی دو سو گز لمبی خندقیں چھین لیں۔

فرانسیسی فوجوں نے دستی گولوں کی مدد سے مغربی دشت پیرٹش دو سو میٹر خندقوں پر قبضہ کر لیا جرمنوں نے سوشیز کے سٹیشن پر حملہ کیا تا کہ کھوئی ہوئی خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیں۔ آٹھ سو میں سے سو میٹر پر قبضہ کرنے میں انہیں کامیابی ہوئی۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ ۳۱ مئی تک ۴ لاکھ فرانسیسی مقتول، ۷ لاکھ مجروح اور ۳ لاکھ مفقود الخبر ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قیصر جرمنی نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ اکتوبر تک میں جنگ کو ختم کر دونگا۔

کہتے ہیں کہ لوڈز میں قیصر نے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں مسیح ہوں اور تمہیں نجات دینے کے لئے آیا ہوں۔

دیوان عام میں مسٹر ٹینٹ نے کہا کہ اب تک انگریزی سپاہیوں پر اعضا کاٹنے کے ۲۰۰ عمل جراحی ہو چکے ہیں

گورنمنٹ اٹلی نے قرضہ کیلئے اپیل کیا تھا اسپر تمام اٹلی میں جوش پھیلا ہوا ہے۔ بڑے بڑے بنک اور ساہوکار قرضہ کے تمسکات خرید رہے ہیں۔

انگلستان کے قومی قرضہ کے اعلان پر ایک کارخانہ شراب کے مالکوں نے ساڑھے سات کروڑ روپے کے اور ایک تمباکو کی کمپنی نے ڈیڑھ کروڑ کے تمسکات خریدے ہیں۔ بیمہ کمپنیاں بھی بڑی بڑی رقوم پیش کر رہی ہیں۔

حکومت اٹلی نے تمام ملک کے کارخانوں کو سامان جنگ تیار کرنے کیلئے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بنگری میں سینہ پھیل ماہر جرمن جنگی اتاچی متعینہ قسطنطنیہ نے جو حال ہی میں صوفیا (بلغاریہ) میں جرمن سفیر مقرر ہوا تھا۔ خود کشی کر لی ہے۔

گورنمنٹ ہند نے ہالینڈ اور اس کے مقبوضات کیلئے چاولوں کی برآمد ممنوع قرار دی ہے۔

جنوب مغربی جرمن افریقہ کو جنرل بوتھا فتح کر رہا ہے اور اب اس کا بہت تھوڑا حصہ فتح ہونا رہ گیا ہے۔

پاؤنیر الہ آباد کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ بہت سے جاپانی گولنداز روسی فوجوں میں جرمنوں سے لڑ رہے ہیں +

کلکتہ کے انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے فوجی امداد کیلئے جو فنڈ کھولا تھا اس میں ۴ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے

ایک سادھو قلعہ دہلی کے سلیم گڑھ برج میں توپوں کو خراب کرتا ہوا پکڑا گیا۔

رسالہ رائل کولونیل انسٹیٹیوٹ لنڈن میں ایک صاحب نے لکھا ہے کہ مشرقی جرمن افریقہ کو فتح کر کے اسے ہندوستانی نو آبادی بنا دینا چاہیئے۔

لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ ہندوستان کو مالداروں سے قرضہ جنگ لینا عملی طور پر ممکن ہے۔

مشرقی بنگال میں سخت قحط رونما ہے۔

حضور نظام نے حفاظت آثار قدیمہ کے لئے ۱۵ ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔

دمشق میں پنجشنبہ سے بجید بارش ہوئی کہ ہزاروں لاغر مویشی ہلاک ہو گئے۔ دسویں روز ہفتہ کو بارش بند ہوئی۔ تین روز سے ابر محیط تھا کہ آج کچھ آفتاب کی شکل نظر آئی ہے۔ (از سیدہ نے چھپارہ۔ ملک متوسط۔ جامع مسجد مدرسہ انجمن اسلامیہ۔

مختصر فہرست کتب

بابت ماہ رمضان المبارک

دیوان حافظ فارسی مجلد ۹/ احوال الآخرت (حافظ محمد صاحب پنجابی ۶/ قانونچہ پنجابی ۷/ تحفۃ الہند ۷/ طب اکبر کلاں اردو عہ/ غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب عہ/ احسن القواعد عہ/ مخزن المفردات خورد ۸/ توبۃ النصوح ۳/ بنات النعش ۳/ بوستان مترجم عمدہ ۱/ بدیع الجمال (پنجابی) ۳/ خطبات التوحید ۸/ سفر السعادت انوار بارک اللہ ۹/ تذکرہ اولیاء عہ/ مسند امام اعظم ۲/ بلاغ المبین عہ/ اکسیر ہدایت ۳/ تاریخ الخلفاء عہ/ ارشاد الطالبین بہشتی زیور کامل آٹھ حصہ عہ/ عقل شعور عہ/ طب کریمی عہ/ بلوغ المرام ۱/ اخلاق جلالی ۲/ انوار عبداللہ ۲/ غیاث اللغات مع چراغ ہدایت عہ/ غیاث اللغات سہ کالم ۱/ کریم اللغات اردو عمدہ ۵/ +

علاوہ ازیں

ہر قسم کے قرآن مجید معرا و مترجم۔ حمائل شریف معرا و مترجم ۶/ ہدیہ سے لیکر عنہ تک کے۔ نیز ہر قسم کی کتابیں ذیل کے پتہ سے منگوائیے۔ انشاء دوسروں کی نسبت مال عمدہ اور ارزاں ارسال ہوگا +

خاکسار

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جیل سنگھ

امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ/ آدھ پاؤ پختہ ۱/ پاؤ پختہ ۲/ مع محصولڈاک وغیرہ +

تازہ شہادات

جناب حکیم علیجان صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں: "قبل میں ہم نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی۔ باذنہ تعالیٰ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک مہربانی فرما کر ہمارے پتہ سے ارسال فرمادیں۔ ممنون ہونگا" + ۸ جون ۱۹۱۵ء

جناب مولوی عبدالستار صاحب کوہر سے لکھتے ہیں: "پھر میں عرصہ کے بعد آپکے کارخانہ سے مومیائی طلب کرکے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ معاف فرمائیے اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ آپ کی تیار کردہ مومیائی محلہ اندرونی امراض کے لئے ہر موسم میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے میں اپنے احباب کیلئے وقتاً فوقتاً منگایا کرتا ہوں۔ میرے ملنے والے ایک صاحب دھنی پناری ہیں مہربانی کرکے اُن کے نام پتہ ذیل پر ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلیو پے ارسال کیجئے" ۱۵ جون ۱۹۱۵ء

جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب تارانگہ ضلع مرشدآباد سے تحریر فرماتے ہیں: "آپ کی مومیائی کے استعمال سے بائیس برس کا ضعف اچھا ہوا۔ اس وقت میرے دوست ڈپٹی انسپکٹر صاحب کے نام پر ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرمادیں" + ۲۶ مئی ۱۹۱۵ء

ملنے کا پتہ پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت جنابت۔ ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں ... ۸ عہ

روغن ضماد۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتی ہیں مجرب

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ... ۱ عہ

سرمہ نور چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہو سکتے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے فی تولہ ۸ ر

المشتہر

مینجر شفاخانہ یونانی چنیچہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار کتب

آجکل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں اور اخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کے ساتھ بھیجی جائینگی

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصیر مروزی	عربی	۱۲	۱۰
ہدایۃ الاخوان بہ بیان ... مترجم اردو یعنی ہداۃ الی القرآن		...	...
عدۃ الطالب شفیع ...		...	...
تیسیر القاری شرح بخاری جلد پنجم	فارسی	...	مجبول
شرح بخاری جلد ششم	فارسی	...	...
سوانح عمری ...	اردو	۶	۵
قصیدہ ...	اردو	...	...
تفسیر ابن ...	عربی	...	...
... ابن سید ...	اردو	...	...
...		...	...

... [illegible] ... آباد

اسرار قرآنیہ و برکات رحمانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک وبدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کیگئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں۔ خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے ملنے کا پتہ

مہتمم محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

سلکی عمامہ

ناظرین! میرے یہاں ہر قسم کا کوسا سلک بکفایت ملتا ہے۔ اگر آپ کو عمامہ باندھنے کا شوق ہو تو آپ ضرور ایک دفعہ منگا کیجئے۔ اس کا رنگ خوب پڑتا ہے پائیدار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور قیمت بھی مختلف ہوتی ہے۔ مال بہت کفایت سے روانہ ہوتا ہے جس کی تصدیق ایک دفعہ منگانے سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً صافا۔ دھوتی۔ ساڑھی۔ کرتا ... اور کرتے وغیرہ کے ہوتا ہے۔ قابل دید شے ہے اس کی خوبی اور عمدگی دیکھنے پر منحصر ہے۔ پائداری کے لحاظ سے سب تسری کپڑوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جب آپ اس کا استعمال کرینگے تو آپکے ہمعصر دوست تقاضا کرینگے کہ ایسا ہی ایک صافا ہم کو بھی منگوا دیجئے کیونکہ ان پر سادگی اور صوفیانہ پن دونوں ختم ہیں۔

نوٹ۔ ہر فرمائش کی تعمیل حسب مرضی خریدار اسقدر صفائی اور راستبازی سے کیجاتی ہے کہ جس کے صرف تھوڑے عرصہ کی تجربہ سے مجھ کو صرف اسقدر التماس کرنے کی جرأت ہوئی ہے کہ جو صاحب ایکدفعہ امتحاناً منگوا کر ہمت معاملہ سمجھ کے اس نیازمند کو آئندہ کا اعزاز بخشیں تو ممکن نہیں کہ پھر عمر بھر اس تابعدار کی خدمتگذاری سے کسیطرح سے بھی معذور ہوں۔ یہ ریشم ... شوت وغیرہ سے بالکل پاک ہے اور اس کے پکے یا دیگر ہم امتحان پاس پہونچ چکے ہیں

ایم ... سلک مرچنٹ ... امرتسر

اول ثابت دوا پھر آنکھ کی حفاظت انسان کو واجب ہے

میرا مصلحی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور نہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اسوقت تک بلا اشتہار دئیے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھ کو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضرور ہوا۔ آپکو ایک بار استعمال سے درد کی تکلیف اسیوقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے یہ مصلحی کا منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا اور نیز سڑ جانا۔ گندگی دہن کو دور کر دیتا ہے اور منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے وغیرہ یعنی کل امراض دہن کو نہایت ... حرام اور یہ ... ہر قیمت فی ڈبیہ ۲ر ... محصولڈاک ... ہر قسم کی دوائیاں مجرب مرکبات و مفردات مل سکتی ہیں۔ المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

ناظرین اہلحدیث کے لئے خاص رعایت

یکم رمضان المبارک سے ۳۰ تک جسکی فرمائش آئیگی اسے کتاب مستطاب نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جس کا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شایع ہو چکا ہے نصف قیمت ۸ر میں روانہ کیجائیگی اور اس کے ہمراہ فضائل محمدیہ بھی نصف قیمت ۸ر کو دیجائیگی۔ مسلمان یہ موقع غنیمت جانکر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف وفضائل خصائل وشمائل ملاحظہ فرمائیں۔ فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔

ملنے کا پتہ

محلہ حشمت علی محلہ ... سیالکوٹ ... علی

ابوالوفا ثناء اللہ ... مطبع ... امرتسر میں چھپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شایع کیا۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بحملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے جن مراسلوں کو لوٹ لیا جاویگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہونگے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بجاں مسلم داشتن

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۱۲ — نمبر ۳۸

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۔
روساء و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	۔
" ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

لوٹ:

ہر قسم کے جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

امرتسر مورخہ ۹ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

	صفحہ
جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کا افتراء نمبر ۵ . . .	۱
قادیانی مشن	۳
مذاکرات علمیہ	۵
قادیانی خلیفہ کا مباحثہ سے گریز ـــــ	۵
اشاعت اسلام میں کن اخلاق کی ضرورت ہے ـــ	۵
جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث ـــ	۶
انتخاب الاخبار ـــ ـــ ـــ ـــ	۸
متفرقات ـــ ـــ ـــ ـــ	۹
فتاوے ـــ ـــ ـــ ـــ	۱۰
اشتہارات ـــ ـــ ـــ ـــ	۱۱
	۱۲

جبلپور کا مباحثہ

اور

مسافر کا افتراء

نمبر ۵

فلسفہ اخلاق کے ایشیائی استاد حضرت شیخ سعدی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے ؎

راستی موجب رضائے خدا ست
کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

ہمارے نزدیک ہمارا بلکہ ہمارے دین کا کیسا ہی دشمن ہو۔ مگر راست باز اور راست گو ہو۔ تو ہمیں رنج نہیں ہوتا۔ مگر جو شخص جھوٹ بولتا ہے۔ ہمارا حقیقی بھائی بھی ہو۔ تو دشمن سے زیادہ برا معلوم ہوتا ہے۔ یہی ہمارا اصول زندگی اخبار مسافر سے ہمکو اوس زمانہ سے تعلق ہے جبکہ یہ ایک ڈیڑھ مستی بچہ کے ہاتھوں میں تھا۔ تب سے آج تک جبکہ نوجوانوں کے ہاتھ میں آیا ہے یہ شکایت برابر رہی کہ اسکو راست گوئی اور دروغ گوئی میں تمیز نہیں۔ اس کا ہمیں بہت ہی رنج ہوتا ہے کہ مذہبی لیڈر ہو۔ اور جھوٹ کی اشاعت کرے۔ تو اس سے زیادہ مجرم کون ہے؟

جبلپور کے مباحثہ کے متعلق جو مسافر نے اپنے ناظرین کو جھوٹ سے دھوکے دئے ہیں وہ بھی بیچارے جانتے ہیں۔ جنکو اس نے اس بلا میں مبتلا کیا۔

خدا چونکہ عالم الغیب ہے۔ اوس کے علم سے کوئی چیز یا کوئی واقعہ مخفی نہیں۔ اس لئے توقع ہے کہ ہر کاذب اپنے کذب کی سزا ضرور بھگتے گا۔

آج مسافر کی کذب بیانی کا نمبر ۵ ہے۔ ناظرین کے سوء مزاج کا خطرہ نہ ہوتا تو مسافر کا کذب بہت سے نمبروں میں چھپ سکتا تھا۔

آج ہم مسافر کی اس غلط بیانی کا ذکر کرتے ہیں جو اوس نے تیسرے روز کے مباحثہ (مسئلہ تناسخ) کی نسبت کی ہے کون نہیں جانتا کہ اس مباحثہ میں آریہ مناظر منشی تھا

اور مسلمان سائل۔ کیونکہ شروع تقریر بھی آریہ مناظر کی تھی اور آخری بھی اوسی کی۔ مسئلہ بھی انہی کے عقیدہ کا۔ پھر اوس کے مدعی ہونے میں کیا شبہ؟

ناظرین یاد رکھیں۔ آریہ مناظروں کی یہی ایک اصولی غلطی ہے کہ وہ مناظرہ میں فریقین کی حیثیت سے واقف نہیں ہوتے یا ہوتے ہیں مگر دانستہ فرار کا بہانہ نکالتے ہیں بہرحال اہل علم جانتے ہیں کہ مسئلہ تناسخ میں آریہ سماجی مناظر مدعی تھا۔ اس لئے اوس کا فرض منصبی تھا کہ اپنے دعوے تناسخ کو قطعی دلیلوں سے ثابت کرے نہ کہ الٹا اہل اسلام پر اعتراض کرے۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر مسافر کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھیں

"آج ڈاکٹر لکھشمی دت جی نے خود اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنی ابتدائی تقریر میں اسی مسئلہ پر ویدک دھرم کی اٹل سچائی کا واضح بیان کرتے ہوئے اس کے بالمقابل اسلام کی پوزیشن کو پبلک کے روبرو پیش کیا۔ اور اس کے متعلق مولوی صاحب پر گیارہ ایسے زبردست سوال کئے کہ جن کا جواب مولوی صاحب تا قیامت بھی نہ دے سکتے تھے" (مسافر ۱۸ جون)

اس کا جواب یہی تھا جو ہم نے دیا کہ یہ سوال بے تعلق ہیں تمہارا حق سوال کرنے کا نہیں بلکہ سوال سننے کا ہے چنانچہ مسافر اسکو نقل کرتا ہے۔

"مولوی صاحب نے کہا میں ڈاکٹر صاحب کے ایک سوال کا جواب نہ دونگا کیونکہ سوال کرنے کا حق مجھے حاصل ہے نہ کہ اونکو" (مسافر ۱۸ جون)

ناظرین انصاف کریں کہ اس بیان میں کیا غلطی ہے؟ حیرت کا مقام ہے کہ آریہ سماج تعلیم یافتہ پارٹی ہے مگر مناظرہ کے فن میں ہم نے اوسکو ایسا کچا اور ناواقف پایا ہے کہ ایک بھاری بھی اپنے طریق میں جتنا پختہ کار ہوتا ہے۔ یہ اتنے بھی نہیں۔ عرصہ دراز ہمکو آریہ سماج سے مباحثات کرتے گذر گیا۔ ان کے ہر ایک لیڈر اور سپیکر سے گفتگو ہوئی۔ مگر افسوس! کسی کو علم مناظرہ میں واقف یا پابند نہ دیکھا۔ یہ بھی ایک بات کے مدعی ہوتے ہیں۔ مدعی کی حیثیت سے اول وقت خصوصاً آخری وقت پر قبضہ کرتے ہیں۔ مگر مباحثہ شروع ہوتا ہے تو یہی مدعیانہ حیثیت چھوڑ کر سائلانہ رنگ میں چلو تماشائی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور آخری وقت جو جواب الجواب کے مدعی کا حق ہوتا ہے اوس میں صرف یہ تقریر کرتے ہیں حاضرین! آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ ہمارے سوال کا جواب فریق ثانی نے نہیں دیا۔ پس ویدک دھرم کی جے۔

اس طرح ناواقفوں کی آنکھوں میں دھول اور کانوں میں ٹھونس ٹھونستے ہیں۔ مگر جو سمجھدار ہیں۔ وہ ان کی اس قسم کی چالاکیوں سے واقف ہیں۔ اس لئے وہ جانتے ہیں کہ ایک تو سوال کرنا ان کا حق نہیں۔ دوم اگر ہم ان کے سوالات کی طرف متوجہ ہوں۔ تو ادنیٰ جوابات میں الجھا کر مجھے اور اپنے دعوے پر آنے نہ دینگے۔ چنانچہ اس جو فیصلہ کو لیتے آریہ سماجی مناظروں کے رگ و ریشہ سے واقف ہوں۔ انکی حرکات و سکنات کو حاذق طبیب کی طرح جانتا ہوں۔ انکی اس قسم کی لغو حرکات کو یونہی بند کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے سوالات کو جو بے محل ہوں لغو جان کر بحکم وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ توجہ بھی نہیں کرتا۔ بس اتنا ہی کہدیا کرتا ہوں کہ آپ کے سوال قابل جواب نہیں کیونکہ آپکو سوال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ بلکہ سوال کا حق مجھے ہے۔ چاہے کتنا ہی اپنا سر پیٹیں۔ میں علم مناظرہ کے قاعدوں کے خلاف چلنا پسند نہیں کرتا۔

بس یہی ایک اصولی اختلاف ہے جو آریہ سماج خصوصاً مسافر کو ہمیشہ اس کہنے اور لکھنے پر مجبور کرتا ہے کہ مولوی صاحب نے ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔

یہ تو ہمارا اور انکا اصولی اختلاف ہے۔ اب سنئے آریہ مناظروں کی دوسری چالاکی کہ تھوڑے سے وقت میں جو دس پندرہ منٹ کا ہوتا کبھی ایک سوال کر دیتے ہیں۔ اسی مسافر کو دیکھئے جو لکھتا ہے کہ ہم نے مولوی صاحب پر گیارہ سوال ایسے زبردست کئے؟ پندرہ منٹ کا وقت اور گیارہ سوال بتلائے اتنے وقت میں گیارہ سوالوں کے جوابات ہو سکتے ہیں؟ برخلاف اس کے ہمارا انصاف ہے کہ ہم بنظر تحقیق حق وقت کے لحاظ سے ایک آدھ سوال کرتے ہیں۔ اور اوسی ایک ہی کو حل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ اور بس۔ مگر مسافر کی نگاہ میں ہمارا یہ حسن بھی عیب نظر آتا ہے کیوں نہ ہو؟ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا

چنانچہ مسافر بطور طعن کے لکھتا ہے

"مولوی صاحب نے بڑی کوشش اور دماغ سوزی کے ساتھ سر مار کر صرف ایک سوال کیا مگر وہ بھی بیسیوں دفعہ کا پامال شدہ۔ یعنی آپ نے فرمایا کہ اگر آریوں کے خیال کے مطابق اس دنیا میں تمام جانور پہلے جنم کے برے کرموں کا نتیجہ بھوگنے کے لئے بطور مجرم آتے ہیں۔ اور مجرموں کی اعانت کرنا بھی جرم ہے اس لئے آریوں کے عقیدہ کے مطابق کسی جانور کی پرورش نہ کرنی چاہئے۔ اور کسی لولے لنگڑے کو خیرات نہ دینی چاہئے۔"

علاوہ اس غلطی کے نقل سوال میں بھی خیانت مجرمانہ سے کام لیا۔ میرا سوال یہ نہ تھا۔ جو مسافر نے لکھا ہے۔ بلکہ یہ تھا کہ سماج کے اصول کے مطابق اندھا ہے۔ تو وہ بھی کسی جرم میں ہے۔ کانا ہے تو وہ بھی۔ بیمار ہے تو وہ بھی۔ یتیم ہے تو وہ بھی۔ غریب تنگدست ہے تو وہ بھی کسی جرم کا مرتکب ہونے سے سزایاب ہے۔ پس بحکم تناسخ کسی آریہ یا ہندو کو کسی اندھے یا کسی بیمار کا علاج کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص جیلخانے میں جا کر قیدیوں کی سزا میں کمی یا تخفیف کرنیکی کوشش کرے۔ مثلاً قیدی کو ایک من پختہ گیہوں پیسنے کی سزا ہے۔ وہ رحمدل اس کے عوض دس سیر خود پیس دے۔ تو ایسا رحمدل بھی اوس مجرم کی طرح مجرم ہے آریہ ڈاکٹر جو کسی کی آنکھوں کے ککروں کا علاج کر کے اوسکو تندرست بنانے کی کوشش کرتے ہیں اونکو ڈرنا چاہئے کہ آئندہ کسی جون میں اس جرم کی سزا میں ہماری آنکھیں دکھینگی۔ ایسا ہی جو لوگ یتیم خانہ بنوا کر یتیموں کی پرورش اور حفاظت کا انتظام کرتے ہیں۔ اونکو خیال رکھنا چاہئے کہ یہ پرمیشور کے مجرم ہیں۔ آریہ لوگوں کو چاہئے۔ نہ کسی بیمار کا علاج کریں۔ نہ یتیم خانے کھولیں۔ نہ کسی غریب کی دستگیری کریں۔ کیونکہ یہ سرکاری مجرم ہیں۔ بھلا جو مذہب اسقدر سنگدلی دکھاتا ہو۔ وہ بھی خدائی مذہب کہلا سکتا ہے؟

یہ تھا میرا سوال جس کا جواب آریہ مناظر نے جو دیا وہ مسافر کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

"ڈاکٹر صاحب نے اپنی باری میں کھڑے ہو کر پہلے تو مولوی صاحب کے سوال کا نہایت ہی معقولیت کے ساتھ جواب دیا کہ گورنمنٹ ایک شخص کو چوری کے جرم میں چھ ماہ کی سزائے قید دیتی ہے۔ لیکن

ہدایت کا سیدھا راستہ دیکھتے ہیں تو اوسے اختیار نہیں کرتے

(۴۸۸)

اس کے ساتھ ہی ملازمین جیل کو یہ بھی حکم ہے کہ وہ اس کے پالن پوشن کا انتظام رکھیں جیل میں قیدی کو گورنمنٹ کے ماتحت ملازم ہر قسم کی ضروریات زندگی مہیا کرتے رہتے ہیں کیونکہ اگر مجرم کو چھ ماہ کی سزائے قید دیکر گورنمنٹ یہ بھی سب کو حکم دے دے کہ کوئی اس مجرم کو کسی قسم کی مدد نہ دے یعنی روٹی کپڑا وغیرہ تک اسے بہم نہ پہنچنے دو۔ تو فرمائیے کہ گورنمنٹ اس قیدی سے اپنی عطا کردہ سزا کس طرح بھگتوا دیگی کیونکہ اس صورت میں تو قیدی دس ہی پندرہ دن میں مرجاویگا پس چونکہ میعاد سزا بھگتوانے کے لیے یہ لازمی امر ہے کہ مجرم کا پالن پوشن ہوتا رہے۔ اس لئے لنگڑے لولوں کو خیرات دینا مجرم کی اعانت کرنا نہیں ہے بلکہ الیشوری آگیا کا پالن کرنا ہے۔"

(مسافر ۱۸ جون صـ)

اہلحدیث - بے شک یہی جواب دیا تھا۔ مگر ہم نے جو اس کا جواب الجواب دیا تھا۔ وہ نقل نہ کیا۔ اور کیوں کرتے جبکہ اس کے دیکھنے اور سننے سے اس جواب کی قلعی کھلتی ہے اور مسئلہ تناسخ جڑ سے کٹ جاتا ہے۔

ہم نے کہا تھا آریہ مناظر نے دھوکا کھایا ہے یا دھوکہ دیا غور طلب بات یہ ہے کہ سزا کیا ہے جب معلوم ہو جائے کہ یہ چیز سزا ہے تو اس میں تخفیف نہ کرنی چاہئے۔ سرکاری قیدیوں کی سزا گیہوں پیسنا ہے کھانا نہ دینا سزا نہیں برخلاف اس کے اندھے کانے وغیرہ بیماروں کو خود یہی بیماریاں سزا ہیں۔ اس لئے ان بیماریوں کا علاج کرنا ایسا ہے جیسا جیل کے قیدیوں کی سزا میں تخفیف کرنا جو دونوں جرم ہیں جیل کے قیدیوں کو غذا نہ دینا سزا نہیں۔ بلکہ ان کی سزا وہ کام ہے جو ان کو کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً چکی پیسنا وغیرہ۔ اس لئے قیدیوں کی غذا پر بیماروں کے علاج کو قیاس کرنا غلط ہے۔

اس کا جواب آریوں نے کچھ نہ دیا۔ دیا ہوتا تو مسافر میں بڑی لمبی چوڑی لفاظی کے ساتھ درج ہوتا

ناظرین! میرے مضمون کو بدلیا۔ پھر جواب کو بدلا۔ پھر جواب الجواب نقل نہ کیا۔ تو آپ یہ سوال پوچھنا برحق ہے یا نہیں

"کہو یہ کونسا دھرم ہے؟"

غرض مسافر کی تذبذب بیانیاں کہاں تک لکھی جاویں۔ جو کچھ آج تک ہم نے لکھا۔ یہ بطور نمونہ ہے۔ ورنہ اگر مسافر کے سارے افترا شمار کئے جاویں۔ تو خدا جانے کب ختم ہوں اسلئے اتنا لکھنے پر قناعت کرتے ہیں۔ کہ او مسافر

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت ہو ہو چکے ہیں گرچہ ہم کو فتنہ گر پہلے

کھلی صورت فیصلہ جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر لکھو اور ہم مسافر کو شکست خوردہ کہتے ہیں۔ یہ تو ہوا فریقین کا دعوے۔ مگر ہم آیندہ کے لئے اس فیصلہ کی آسان صورت بتلاتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جبلپور کا مباحثہ چونکہ تقریری تھا اسلئے ہر ایک فریق کہتا ہے کہ ہم نے یہ کہا۔ اور اس نے یہ کہا۔ اس میں فریق غالب کی فتح بھی ایک غیر حاضر ناواقف کے خیال میں مشتبہ رہتی ہے لہذا ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ اس قسم کے مباحثوں میں بغیر تحریر کے ہم مباحثہ کا کام ذمہ نہ لیں گے۔ اس تو ہماری جو غرض ہے وہ صاف لفظوں میں یہ ہے کہ ہر فریق کے سوالات و جوابات اصلی لفظوں میں پبلک تک پہنچیں۔ تاکہ وہ خود اندازہ کر سکے۔ کہ غالب کون رہا۔ اور مغلوب کون؟ یا بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ آج جو مسافر کی فتح ہا ہے انکار کرنے سے مشتبہ ہو رہی ہے۔ تحریر کی صورت میں نمایاں رہتی پس اگر مسافر نے واقعی فتح پائی ہے۔ اور اس کو آیندہ بھی اپنے دھرم اور علم پر بھروسہ فتح کا ہے۔ تو وہ ہمارے اعلان کی تائید کرے۔ کہ واقعی مباحثہ تحریری ہونا چاہئے جس کیلئے سابق میں دہلی اور نگینہ کے مباحثات نظیر کافی ہیں

ناظرین! مسافر کا جواب ہاں۔ یا۔ نہ۔ کا ہم آپ لوگوں تک پہنچادیں گے۔ انشاءاللہ

مسافر- حوصلہ کر جب تقریر میں تمہاری فتح ہے تو تحریر میں کیوں نہ ہوگی پس جلدی تحریر کا اقرار شائع کر دے

قادیانی مشن

ضلع جالندھر میں مباحثہ

ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک مقام طبیاں ہے وہاں پر قادیانی مذہب کے معتقدین احباب صاحب اشخاص جن میں سے ایک عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار نکودر ہیں۔ ایک مدرس پرائمری سکول۔ اور ایک دو اور۔ ان لوگوں نے بات اٹھائی کہ اسلامی اشاعت کے لئے ایک جلسہ کیا جاوے۔ چنانچہ اسی بنا پر زمینداروں سے چندہ وصول کر کے اشاعت اسلام کیلئے علما بلائے۔ تو سارے قادیان کے مفتریوں پہلے سے اپنے خیالات کا اثر ڈالا ہوا تھا۔ کہنے میں تاڑنے والے تاڑ گئے کہ اس جلسہ کا رنگ کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا ہم بھی اپنے حسب منشا اپنے علماء کو اس جلسہ میں شریک کریں گے۔ چنانچہ مولوی عبدالقیوم صاحب مختار عدالت جالندھر اور یہ خاکسار نامزد ہوئے۔

جناب مولوی حبیب الرحمن خانصاحب پنشنر جو اس قوم کے زمیندار ہیں۔ مجھے بلانے کے لئے امرتسر تشریف لائے مولوی صاحب موصوف میرے مخلص دوست ہیں۔ اس لئے مجھے جانا ہی پڑا۔ مجھ سے پہلے ایک روز مولوی عبدالقیوم صاحب پہنچکر ایک روز کے جلسے کی کارروائی کر چکے تھے۔

جلسہ کی صورت یہ تھی کہ ایک ہی مقام پر دونوں فریق تقریریں کرتے تھے۔ قادیان سے دو صاحب مولوی عبداللہ اور حافظ جمال احمد آئے ہوئے تھے۔

مجھ سے پہلے روز کی کارروائی صرف اتنی معلوم ہوئی کہ مولوی عبداللہ قادیانی نے وعظ کیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ کے رسولوں کی مخالفت اچھی نہیں ہوتی (اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ گو اشارات مرزا صاحب کیطرف ہوں۔ مگر لفظوں میں کچھ نہ کہا تھا۔ حافظ جمال احمد نے حضرت آدم علیہ السلام سے مرزا صاحب قادیانی تک رسولوں کا مختصر ذکر کیا تھا مولوی عبدالقیوم صاحب نے نسبت مرزا چند اعتراض کئے تھے جن کا جواب فریق ثانی نے ابھی نہ دیا تھا

دوسرے روز میری شرکت جلسہ ہوا۔ تو قادیانی پارٹی کے سرگروہ نائب تحصیلدار تھے۔ یہ اصرار کیا کہ جلسہ میں جو آخری وقت ہو وہ ہم کو ملے۔ دوسرے فریق کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی۔ مگر میں چونکہ ان کے طرز تفہیم سے بفضلہ کافی واقف ہوں۔ اس لئے جانتا ہوں۔ کہ ان کا اول درست ہے نہ انجام ٹھیک۔ اسلئے میں نے آخر وقت نصف گھنٹہ انہی کو دلوا دیا۔

اس روز پہلی تقریر ایک گھنٹہ تک میری ہوئی جس میں میں نے مرزا صاحب کے دعوے کہ میں ایسا ہوں ایسا

(۱۹۲۷)

ہوں۔ انکی کتاب "خطبہ الہامیہ" سے سنا کر انکی دو پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ ایک وہ جو کسی عورت سے نکاح ہونے کے متعلق تھی جس کی بابت رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے۔ اگر پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہونگا۔ نیز ایک حدیث مرفوع بھی لکھی ہے جس کی تشریح میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اسی نکاح کے متعلق ہے۔ دوسری پیشگوئی وہ اشتہار تھا۔ جو میری بابت ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا جسکا عنوان تھا "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" اس کا مضمون صاف ہے کہ مولوی ثناء اللہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں نہ مرے۔ تو میں جھوٹا اور خدا کی طرف سے نہیں ہونگا۔ اسی مضمون پر لودھیانہ میں قادیانی مذہب کے لوگوں سے بحث ہو کر تین سو روپیہ انعام لیا گیا تھا۔ فریق ثانی کی طرف سے حافظ جمال احمد نے جواب دینا چاہا مگر سامنے کھڑے ہو کر کیا کہا؟

کہا کہ ایک وہ حدیث تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ جب آویں گے تو پینتالیس سال دنیا میں رہ کر فوت ہو نگے۔ اور میرے مقبرے میں دفن ہو نگے۔ قیامت کے روز ہم دونوں درمیان میں ہونگے۔ اور دونوں طرف ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہونگے۔

اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ حضرت مسیح موعود کا کام کیا ہوگا؟ میں اپنے لفظوں میں کیا کہوں۔ خود مرزا صاحب کے الفاظ سناتا ہوں۔ مرزا صاحب آخری کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ (۸۳) پر لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود جب آئینگے تو ساری دنیا میں اسلام پھیلا کر ایک قوم (مسلمان) بنا دینگے پس میرا سوال صرف یہی ہے۔ کہ مرزا صاحب کے آنے سے ساری دنیا میں اسلام پھیل کر ایک ہی مسلمان قوم بن گئی؟ کیا مرزا صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرے میں دفن ہوئے؟ اگر دونوں کام ہو چکے ہیں۔ تو ہم بڑی خوشی سے سب اعتراض واپس لیتے ہیں۔

آخری وقت میں حافظ جمال احمد نے کھڑے ہو کر جواب دینے چاہے۔ مگر پیشگوئیوں اور مسیح موعود کے کاموں کے متعلق کچھ کہنا میرے حق میں جو مرزا صاحب کا اشتہار تھا۔ اس کے متعلق یہ کہا۔ اور غالباً آج کی لئے انہوں نے اسکو آخری وقت کے لئے محفوظ رکھا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی اس طرح سے سچی ثابت ہوئی۔ کہ مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ کہ اگر تم مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو ایک مطبوعہ تحریر میرے پاس بھیجو جس میں یہ امر مذکور ہو۔ کہ تم (مرزا) میرے ساتھ مباہلہ کر لو۔ مرزا کی کتاب اعجاز احمدی کے ص۱۴ کا حوالہ دیا جس کے اصلی الفاظ یہ ہیں

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی ہی میں مر جائے سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہش دل سے ظاہر کی ہے تو اس سے بہتر کیا ہے۔ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں۔"

(ص۱۴ ۔ ۱۵)

اس کا جواب دینے کا موقعہ نہ رہا تھا۔ اور یہی انکی غرض تھی جسکو وہ لوگ اپنے عرف میں "تفہیمات" نام رکھتے ہیں گو جلسہ میں وقت نہ تھا لیکن خاص خاص لوگوں کو میں نے اس کی حقیقت بتلا دی تھی۔ یہ کتاب جس کی یہ عبارت ہے سنہ ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب مباہلہ کی درخواست مجھ سے لینا چاہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ میں اول تو درخواست کروں کہ میرے ساتھ مباہلہ کر لو جس کے جواب میں میں نے درخواست نہ دی۔ مگر مرزائی مناظر نے کمال عقل و دیانت سے یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ چونکہ مولوی صاحب نے مباہلہ کی درخواست دینا منظور نہیں کیا۔ اس لئے وہ دعا مرزا الٹی پڑ گئی یعنی مرزا تھا ثناء اللہ نے اور مرگیا مرزا۔

مگر اس بھلے آدمی کو کوئی نہیں سمجھاتا کہ یہ کتاب تو سنہ ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے۔ اور مرزا صاحب کا اشتہار اپریل ۱۹۰۷ء یعنی پانچ سال بعد کا پھر اس پہلی تحریر کا اثر اس پچھلی تحریر پر کیسے ہوا۔

علاوہ اس کے مرزا کا دعا کرنا میری درخواست پر موقوف تھا تو پھر ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو انہوں نے دعا کیوں کی؟ معلوم ہوا کہ اس دعا کے لئے میری درخواست ضروری نہ تھی۔ اگر تھی اور میں نے درخواست نہ دی تھی تو مرزا صاحب نے کیوں اشتہار میرے متعلق شائع کیا۔

اور سنئے "اعجاز احمدی" میں مرزا صاحب جس درخواست کی خواہش مجھ سے کرتے ہیں وہ مباہلہ کے متعلق ہے مباہلہ فریقین کے دعا کرنے کو کہتے ہیں اور اپریل ۱۹۰۷ء کو جو اشتہار دیا ہے وہ مباہلہ نہیں ہے۔ وہ صرف یکطرفہ دعا مرزا ہے۔ اس لئے اس کا توقف اس پر نہیں۔ جس مباہلہ کا توقف تھا۔ یعنے میری درخواست پر نہیں۔ اسی لئے مرزا صاحب نے بغیر میری درخواست اور منظوری کے دعا کر دی تھی۔ جس کا اثر انہی پر پڑا۔ یہی معنے ہیں "الغریق یتشبث بالحشیش۔" جسکا مطلب ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔

ہاں حافظ جمال احمد نے ایک بات اپنی لیاقت سے بڑھ کر کہی۔ کہ ہم ابھی مباہلہ کرنے کو تیار ہیں۔ مولوی صاحب آئیں اور میرے ساتھ مباہلہ کر لیں پھر دیکھیں ایک سال تک کیا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی حسب اتباع سنت مرزا یہ بھی دعویٰ کر دیا کہ مولوی صاحب کبھی ایسا نہیں کرینگے اس کے جواب کیلئے میرے رفیق مولوی قطب الدین واعظ ضلع امرتسر کھڑے ہو کر بولے۔ تم مرزا صاحب کے مرید ہو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا ادنیٰ شاگرد ہوں۔ میں اس کام کو تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہوں۔ آؤ مجھ سے مباہلہ کرو۔ مولوی قطب الدین کا اتنا کہنا تھا کہ قادیانی کیمپ میں بے چینی کے آثار نمایاں ہونے لگے آخر صدر جلسہ نے کہا بس اب جلسہ ختم ہے جو مولوی قطب الدین کا جواب کیا تھا قادیانی پارٹی کے لئے سکتہ کا عالم تھا۔

مجھے میاں اب بھی حیران ہوں کہ حافظ جمال احمد کیا سمجھے اور وہ کیا کہہ گیا۔ شاید اعتراضوں کی بوچھاڑ سے اسکو ہوش نہیں رہا۔ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اسی لئے کیا بس ہے ان لوگوں کو سمجھ کا ان دو باتوں میں تمیز نہیں ہے یا دانستہ تمیز کرتے نہیں۔ ایک "مباہلہ" دوسرا "دعا"۔ مباہلہ میں فریق ثانی کو طلب کیا جاتا ہے۔ اگر وہ نہ آئے تو مباہلہ نہیں ہوتا مگر یکطرفہ دعا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ فریق ثانی کو مقابلہ کے لئے طلب کیا جائے۔ اگر وہ نہ آئے تو دعا ہی نہ ہو مرزا صاحب نے میرے حق میں دعا کی تو مباہلہ نہ تھا۔ پس تم بھی اگر سنت مرزا پر عمل کرنا چاہتے ہو۔ تو بجائے میرے پاس آنے کے اپنے مخالف کے حق میں یہ دعا کیا کرو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔ مگر افسوس

بتلائے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ وہ تو نہیں آویں گے۔ تو مرزا صاحب انکی جگہ مسیح موعود ہیں۔ لوگ حیرت زدہ تھے کہ سوال کیا اور جواب کیا۔ اصل مطلب کو

سوچ لینا کہ قرآن مجید میں قانون الٰہی یہ بتایا گیا ہے

لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ

الحمد للہ اس جلسہ کا اثر بہت اچھا رہا۔ بڑے بڑے آدمی راہ ہدایت پر مضبوط ہو گئے۔ خدا سب کو راہ راست پر قائم رکھے۔ آمین۔

مذاکرات علمیہ

بارہا ذکر کیا گیا کہ مذاکرات علمیہ کے اجرا سے یہ غرض ہے کہ علماء اور طلباء کو لکھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے کیونکہ اخبار اہلحدیث جماعت طلباء کے لئے گویا ایک تکرار گاہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ طلباء اور بعض مدرسین علماء بھی اس کے مذاکرات علمیہ میں حصہ نہیں لیتے زیادہ حیرت یہ ہے کہ ان مسائل میں بھی توجہ نہیں کرتے جو خاص حدیث فہمی کے متعلق ہیں۔ ۲۱۔ جمادی الاخری ۳۱ھ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک مذاکرہ بابت ولی نکاح شائع ہوا تھا جس میں سوال کیا گیا تھا کہ حدیث لا نکاح الا بولی میں ولی سے کون رشتہ دار مراد ہے۔ از روئے قرآن و حدیث ثبوت ہو۔ اس سوال کو بذریعہ تشریح بہت کچھ واضح کیا گیا تھا۔ مگر کسی صاحب نے آج تک اس طرف توجہ نہ کی۔ حالانکہ روزمرہ مدارس میں یہ حدیث پڑھنے پڑھانے میں آتی ہے جو مضمون اس کے متعلق اس وقت بتلایا جاتا ہے اگر وہ صحیح ہے تو اسکو نقل کرنے میں کون امر مانع ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ مضمون صحیح نہیں۔ تو بوقت درس اس کے بیان کرنے اور بتلانے کے لئے کون امر باعث ہو سکتا ہے۔ امید ہے علماء خصوصاً مدرسین علماء اور طلباء ایسے مذاکرات علمیہ میں کافی حصہ لیا کریں گے۔ مگر مضمون ایسا صاف ہو کہ دیکھنے والے کو فائدہ دے۔ نہ مغلق ہو نہ مبہم۔ نہ دل آزار۔ نہ حملہ آور۔ بلکہ ٹھیک سلف صالحین کے طریق پر نفس مطلب پر ہو۔ آج کل جو بعض لوگوں نے کمال علمی یہ سمجھ رکھا ہے کہ بجائے قوت دلیل کے قوت دشنام اور کلمات تقلیل سے کام لیتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم حوالہ خدا کرتے ہیں۔ نہ ان سے ہمارا خطاب ہے۔ نہ انکو دعوت ہے۔ وہ اپنی طبیعت میں معذور ہیں خدا ان پر رحم کرے۔ اور انکو سلف صالحین کے حسن خلق سے حصہ وافر دے۔ آمین

قادیانی خلیفہ کا مباحثہ سے گریز

جناب مہتمم صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر

السلام علیکم۔ چند ذیل کی سطور برائے اطلاع اہل اسلام اپنے اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ چونکہ صاحبزادہ صاحب سجادہ نشین قادیان لاہور میں تشریف لائے تھے۔ تو انجمن تائید الاسلام لاہور کی طرف سے انکی خدمت میں بتاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۵ء کو لکھا گیا تھا کہ علمائے اسلام کے ساتھ جس سے آپ چاہیں مرزا صاحب کی نبوت میں بحث کریں۔ جس پر انہوں نے منظور فرما کر قواعد و شرائط مناظرہ پیش کیں جنکا کچھ حصہ منظور کیا گیا۔ اور چند شرائط میں مناسب ترمیم کی تجویز ۱۱ تاریخ کی صبح کو انکی خدمت میں ارسال کی تو معلوم ہوا کہ صاحبزادہ قادیان واپس تشریف لے گئے ہیں۔ انجمن احمدیہ لاہور کے سیکرٹری میاں محمد حسین صاحب قریشی نے بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ صاحبزادہ صاحب چلے گئے اور فرما گئے ہیں کہ قادیان سے کوئی عالم بحث کرنے کے لئے بھیج دینگے۔ افسوس بحث کی درخواست ان سے کی گئی تھی کہ وہ بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس تفرقہ باہمی کا فیصلہ علماء سے کرکے باہمی سلوک کا باعث ہونگے مگر انہوں نے بذات خود مناظرہ سے فرار کرکے شرائط مناظرہ بھی طے نہ کیں۔ اور چلے گئے۔ خط و کتابت جو فریقین میں ہوئی ہے۔ وہ الگ رسالہ انجمن تائید الاسلام لاہور میں شائع ہوگی۔ کیونکہ بہت طول ہے۔ یہ صرف آپ مسلمانوں کی اطلاع کے واسطے شائع کردیں۔ تاکہ عوام اہل اسلام کو معلوم ہو کہ مرزائی جماعت کے عوام تو کجا خواص بھی کس طرح مناظرہ سے بھاگتے ہیں۔ صرف ناواقف مسلمانوں کو مغالطے دیکر بہکاتے ہیں۔ اور عالموں کے سامنے نہیں آتے۔ مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیے

خاکسار پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر سیکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور

اشاعت اسلام میں کس اخلاق کی ضرورت ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بجائے اپنی زبانی کہنے کے چند قصے شروع اسلام کے نقل کئے دیتے ہیں جن سے صاف طور پر روشن اور واضح ہو جائیگا کہ اشاعت اسلام کے لئے کیسی نرم نرم صورتیں اختیار کی گئیں۔ اور کسقدر چشم پوشی اور درگذر سے کام لیا گیا۔ دیکھو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر اسلام کے رستے میں تھے۔ مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ پہلے ہی اعلان معافی کرادی تھی۔ اور امن حاصل کرنے کی مختلف اور آسان صورتیں تجویز فرمادی تھیں جن سے کوئی بھی محروم نہ رہے۔ اعلان معافی کے الفاظ یہ تھے۔ من کف یدہ و اغلق بابہ فھو آمن ومن دخل دار ابی سفیان فھو آمن ومن دخل المسجد فھو آمن ومن القی السلاح فھو آمن ومن اغلق بابہ فھو آمن ومن دخل دار حکیم بن حزام فھو آمن ومن دخل تحت لواء ابی رویحہ فھو آمن ترجمہ جو شخص مقابلہ سے ہاتھ کو روکے اور اپنا گھر بند کرے امن میں ہے۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو جائے امن میں ہے جو شخص ہتھیار ڈالدے امن میں ہے جو شخص گھر میں گھس کر دروازہ بند کرلے امن میں ہے جو شخص حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائے امن میں ہے۔ جو شخص ابو رویحہ کے جھنڈے کے نیچے آجائے امن میں ہے۔

امن حاصل کرنے کی اتنی صورتیں تھیں کہ کوئی ہی بدقسمت ہوگا جو ان سے نفع نہ اٹھاسکے جب مسلمان کئی طرف سے داخل مکہ ہو چکے تو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داخلہ کا وقت آیا ممکن تھا کہ اس عظیم الشان فتح کے وقت شکریہ حق تعالیٰ کے ساتھ مسرت انبساط کے آثار چہرہ مبارک پر ظاہر ہوتے۔ مگر نہیں۔ حق تعالیٰ کی قدرت کا منظر سامنے پیش نظر تھا۔ ہیبت و جلال خداوندی سے قلب مبارک معمور تھا۔ حق تعالیٰ کے شکریہ کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی تواضع اور انکسار کے آثار نمایاں تھے آپ اسوقت مجسم تواضع بنے ہوئے تھے۔ داخل مکہ ہونے کے وقت حضور ناقہ پر سوار تھے۔ اور تواضع کی وجہ سے

کہ آپ یقین کریں۔ خود گئے ہیں تو آ دیکھا بھی کوئی نہیں (ایڈیٹر)

گردن مبارک اسقدر جھکی ہوئی تھی - کہ ریش مبارک کجاوہ کی لکڑی سے مس کرتی تھی -

عام کو معافی دیدی گئی تھی - البتہ ۱۱ مرد اور چار عورتیں مستثنی تھیں - ان کے بارے میں حکم تھا کہ جس جگہ ملجائیں قتل کر دئیے جاویں - مگر ان میں سے بھی سوائے چند کے سبکو معافی ملگئی اور وہ بھی سچے مسلمان ہوگئے منجملہ ۱۱ مردوں کے ابوجہل کے بیٹے عکرمہ تھے عکرمہ ذات مقدس کے ساتھ عداوت رکھنے تکلیف پہنچانے میں اپنے باپ سے کم نہ تھا - اس وقت بھی وہ مقابلہ پر آیا اسی وجہ سے روپوش ہو کر بھاگ گیا - مگر اوسکی بیوی ام حکیم مسلمان ہوگئیں - اور اپنے خاوند کے لئے امن حاصل کر کے اسکی تلاش میں نکلیں - اور ایسے وقت جا کر ملیں - کہ وہ جہاز پر سوار ہونے کو تھا - ام حکیم نے اوس سے کہا - جئتک من عند احلم الناس واوصلهم واکرمهم - میں ایسے شخص کے پاس سے آئی ہوں - جو دنیا میں سب سے زیادہ حلیم اور کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں - اور انہوں نے تمکو امن دیا ہے - عکرمہ حاضر خدمت ہوا - اور اسلام لے آیا - آپ بھی اس کے اسلام سے نہایت مسرور ہوئے

انہی میں سے صفوان بن امیہ تھا - یہ بھی بہت سخت دشمن ذات مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا - فتح مکہ کے وقت خوف سے جدہ بھاگ گیا تھا - عمیر بن وہب نے ان کے بارے میں عرض کیا - آپنے اسکو امن عطا فرمایا - اور علامت امن کے لئے وہ عمامہ مبارک جو فتح مکہ کے روز آپ باندھے ہوئے تھے عمیر رضی اللہ عنہ کو دیا عمیر رض نے جدہ جاکر صفوان سے امن دئیے جانیکی اطلاع دی - اور کہا کہ انه احلم الناس واوصلهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا بھر سے زیادہ حلیم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں -

صفوان خدمت اقدس میں حاضر ہوا - اور عرض کیا آپ مجھے دو مہینے کی مہلت عطا فرمائیے - میں اپنے بارے میں غور کرلوں - ارشاد فرمایا تمکو چار ماہ تک اختیار ہے وہ بھی اسی کفر میں آپ کے ساتھ حنین اور طائف کے غزوات میں موجود رہا - بالآخر مسلمان ہوگیا - اور بہت پختہ مسلمان ہوا -

جس کے دل میں انصاف اور سر میں عقل ہے - ایک ہی واقعہ کو دیکھکر سمجھ سکتا ہے کہ اشاعت اسلام میں کسقدر نرمی اور درگذر اختیار کیا گیا - ایک ایسا شخص جس کی ساری عمر اسلام کی مخالفت میں گذری - جسکا شعار یہ تھا - کہ رسول اللہ کی ذات اقدس پر حملے کرے - اشعار کے ذریعہ سے آپکی مذمت پھیلاوے - اور اپنی عادات اور افعال شنیعہ کی وجہ سے اعلان معافی کی رحمت عامہ سے محروم رہکر واجب القتل ہو چکا ہو - ایسے شخص کے لئے رسول خدا امن کی علامت کے واسطے اپنا خاص عمامہ بھیجتے ہیں اور وہ حاضر خدمت ہو کر غور و فکر کے لئے دو ماہ کی مہلت مانگتا ہے - اور آپ چار ماہ کی مہلت عطا فرماتے ہیں

جو لوگ معافی سے مستثنے تھے - انہیں میں عبداللہ بن ابی سرح بھی تھا جس کا جرم کسی طرح قابل معافی نہ تھا - اسلام لائے - اور آپکی خدمت میں حاضر رہے - کتابت وحی کی خدمت اس کے سپرد ہوئی - مگر خباثت نفس سے الفاظ میں تغیر اور تبدل کر دیتا - پھر مرتد ہوگیا - اور کفار مکہ سے کہا کہ تمہارا دین بہتر ہے - مگر باوجود ان جرائم کے اور باوجود اس کے کہ فتح مکہ کے دن قتل کا حکم دیا گیا تھا حضرت عثمان رض انکو لیکر حاضر ہوئے - اور امن طلب کیا - آپنے امن دیا اور پھر دوبارہ مسلمان ہوا -

انہی میں سے عبداللہ بن زبعری تھا - یہ شخص بہت زیادہ ہجو کرنیوالا اور مذمت کرنے والا تھا - بھاگ کر نجران چلا گیا تھا پھر وہاں سے لوٹ کر حاضر خدمت ہوا - اسلام لایا - اور معذرت کے بہت اشعار پڑھے جن میں سے دو شعر یہ ہیں ؎

یا رسول الملیک ان لسانی
راتق ما فتقت اذ انا بور
امن اللحم والعظام بربی
ثم نفسی الشهید انت نذیر

اے رسول خدا میری زبان - اس نقصان کی تلافی کرنے والی ہے - جو میں نے تباہی کے زمانے میں پہنچایا تھا - میرا گوشت اور میری ہڈیاں اللہ کیلئے ایمان لے آئی ہیں - اور میرا نفس گواہی دیتا ہے کہ آپ نذیر یعنے نبی ہیں

الغرض ہر ایک کے ساتھ اسی طرح کی نرمی اور اخلاق اور رحم اور درگذر عفو و چشم پوشی وغیرہ ایسی ہی باتیں کی گئیں جس کی کوئی حد نہیں - کہاں ہو اے اشاعت اسلام کے حامیو - دیکھو تمہارے اسلاف کیا اصول رکھتے تھے کہاں ہو اے میدان اسلام کے بہادرو - دیکھو مقابلہ کے وقت تمہارے سردار نے کونسے ایسے اصول پکڑ رکھے تھے جس سے ہمیشہ سب پر غالب رہے - اور اپنے کام میں برابر کامیاب ہوتے رہے - اگر تمکو بھی اپنے آقا کی خوشی اور رضامندی منظور ہے - تو تم بھی انہی کے اصول کو مضبوط پکڑ لو - اور انہی کے طرز عمل پر غور کر کے اختیار کرو پھر دیکھو انشاءاللہ کیسے دھوم دھام سے کامیاب نظر آتے ہیں

فقط والسلام

خاکسار ابو ضیاء از دہلی

جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

(از ابو البشیر مراد علی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

؎ زمانے کی دن رات آتی صدا ہے
مری چال پر چلنا سب کو روا ہے

رفتار زمانہ ایک ایسا بدیہی امر ہے - جو کہ اپنے موافقین کو معراج ترقی پر اور مخالفین کو تنزل کے عمیق در عمیق گڑھے میں ڈالدیتا ہے - اس کا ایک ادنے کرشمہ ہے - ابتدائے عالم سے آجتک کے تجربات و مشاہدات اس کے شاہد صادق ہیں - یہ مسلم امر ہے کہ انحصار رفتار زمانہ اہل زمان حضرت انسان کے عقول پر مبنی ہے - تو جس طرح انسان مختلف فی الاشیاء ہے - اسی طرح مختلف فی العقول ہونیکی وجہ سے زمانہ کی انقلابات و تغیرات کا باعث بھی یہی حضرت انسان ہے جب خالق اکبر نے نظام ارضی کا مستقل امیں انسان کو بنایا تو اوسکو ان تمام علوم ہدایت لزوم جو کہ اس نظام کے متعلق تھے مشرف فرما کر اشرف المخلوقات سے ملقب کیا اور واضح کر دیا کہ اے نسل آدم جب تک تم میرے عطا کردہ علوم کے متبع و مقید ہوگے - کوئی کجروی و جہالت و بدتہذیبی و ضلالت نہ دیکھوگے اور نظام عالم میں کسی قسم کا فتنہ و خلل نہ پاؤگے - فاما یاتینکم منی هدی فمن تبع هدای فلا یضل ولا یشقی، اس نظام کے منتظم و مہتمم سب سے اول حضرت آدم علیہ السلام اور آخر رحمۃ للعالمین خاتم النبیین رسول کریم جناب حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے اوقات مقررہ میں صرف ایک ہی اصول (توحید) کے زیر سایہ مختلف ضروریات موافق زمانہ سے نظام عالم کو شائستہ کیا۔ گو تمام انبیاء کرام کے واقعات عجائب سے عجائب ہیں۔ مگر سب سے زیادہ قابل ذکر جن کے کارناموں سے تاریخ عالم لبریز ہے اور جنکا سکہ آج مہذب سے مہذب دنیا کے یورپ پر بھی مانتی چلی آ رہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام و خیر الانام جناب رسالتمآب ہیں۔ اس نظام عالم کو بحال رکھنے کے لئے جس علم علوی کی ترویج کے لئے کئی ہزار انبیاء مبعوث ہوئے جسکا نام اسلام ہے الغرض ابتدائے آفرینش سے تا حال نظام عالم کی باگ اسلام کے زیر تصرف رہی جس کی تکمیل خاتم النبیین سید المرسلین کی تعلیم علوی (الیوم اکملت لکم دینکم) کی موافق رفتار زمانہ خالق اکبر نے اس ترکہ (اسلام) کا وارث عرب کی اجڈ اقوام کو بنا دیا جنہوں نے اس تعلیم علوی علم آسمانی (قرآن مجید) کے کاربند ہو کر ایسی فصاحت و بلاغت حاصل کی کہ تمام دنیا کے فصحاء و بلغاء کو ونا شید کر گئی۔ دنیا میں توحید کی ایسے مہذبانہ صدائیں بلند کیں۔ کہ چند ہی سال میں اقطار و اکناف عالم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آوازیں آنے لگیں۔ کیا کوئی مذہب انسان کو اپنے خالق کا اصلی راستہ دکھانے اور نظام عالم کو درست کرنے فتنہ و فساد سے پاک رکھنے میں اسلام کی ہمسری کر سکتا ہے (ہرگز نہیں) ؎

وہ تارے جو تھے شرق میں لمعہ افگن
پہ کرنوں سے تھا جن کے تا غرب روشن
نوشتوں سے جن کے ہیں اب تک مزین
کتبخانۂ پیرس و روم و لندن
پڑا غلغلہ جن کا تھا کشوروں میں۔
وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

چونکہ نظام دنیا کا دارومدار علم پر ہی تھا۔ اس واسطے تحصیل علم میں ورثاء اسلام اسقدر کوشاں رہے کہ سوار دریا دے سفر کرتے بری و بحری تکالیف اٹھاتے ہوئے خود مستفید ہوتے۔ جابجا اسلامی مدارس و بیت العلوم قائم کرتے۔ الغرض اس چمن جسکو داعی الی اللہ نبی الامین نے خود لگایا۔ اور اس کا ثمرہ اپنی حیات مبارک میں پایا۔ اسکو خوب آباد کیا۔ جسکا فوٹو مولانا حالی صاحب نے خوب بیان کیا ؎

وہ دین حجازی کا بے باک بیڑا
نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جسکا
نہ عماں میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر

حضرات! گنگا کے دہانے میں ڈبونے والے ہم ہی ناخلف ورثائے اسلام ہندوستانی ہیں۔ ہم نے اُس تعلیم علوی کو جس کے کارپردازان نے تاریخ عالم کو اپنے کارناموں سے لبریز کر دیا۔ پس پشت ڈال دیا۔ اس تعلیم علوی سے جسکو بالفاظ دیگر نقل یا روایت کہا جاتا ہے ورثائے ہند نے سخت کوتاہی و لاپرواہی کی۔ بلکہ برعکس ہندنام دنیجی کا فور (عقل جسکو درایت بھی کہتے ہیں) ہی کے پیچھے لگے۔ اور اپنے کئے کا پھل پایا ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ میری اس تحریر کے مطابق عقل (درایت) لا شئے ہے (ہرگز نہیں) بلکہ میرا مفہوم وہ عقل ہے جو کہ نقل (روایت) کے خلاف ہے۔ خیر آمدم برسر مطلب ہمارے مدعیان اسلام سلاطین ہندوستان نے اس علم علوی کی جسکا اوپر بیان مشرح ہو چکا ہے کہاں تک ترویج کی۔ آج اسلام پر ہندوستان میں طرح طرح کے اعتراضات و بری بری بدنامیاں انہی حضرات کے غفلت و لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ کاش کہ علمائے زمان آنحضرات اس علم کے ترویج میں اپنے اسلاف کا سبق دیتے اور آج ہم کو یہ بد دن نصیب نہ ہوتا جنہوں نے اسقدر اشاعت میں کوشش کی کہ اگر ہر موئے مسلمان بصد زبان شکریہ کرے۔ تو بھی سبکدوش نہ ہوئے ہے

گروہ ایک جویاں تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی دھن میں آسان کیا ہر سفر کو
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

انکی کتب مدونہ آج جو ہماری المایوں میں (جو پیارے نام حدیث مبارک سے ملقب ہیں) موجود ہیں۔ یہ انہی علمائے کرام کی جان توڑ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مگر وا رے رفتار۔ تیرے ہی عجب انقلاب ہیں۔ ہندوستان پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی بھی علم علوی (روایت) کا کوئی نام بھی نہ لیتا۔ بلکہ محض عقلی ڈھکوسلوں اور قیاسات کے ڈھکوسلوں سے کام لے کر اس پاک اسلام کو بدنما کر دکھایا۔ گیارہویں کے نیاز میں شرک پرستی۔ قبر پرستی۔ مزاروں کے چڑھاوے (منتوں) کے تماشے تعزیہ پرستی عرسوں کے میلے منتوں کے [illegible] تھم۔ جہلیم یہ ان ان پڑھ علماء کے دم قدم کی نتیجہ ہے کہ جنہوں نے علمی لاپرواہی کی اور محض قیاسات پر ہی ہمارے دین اسلام کی بنا رکھی ایسے اسلام کو اور کیا کہا جائے ذٰلِکَ عَلَی الْاِسْلَامِ مَنْ کَانَ۔ یاکیا) آخر ایسا وقت بھی آیا کہ کچھ علمی چہل پہل جہاں میں ہونے لگی۔ اور لوگ ضلالت کے عمیق در عمیق گڑھوں میں سے نکل کر نورانیت کی چمکدار شعاعوں سے منور ہونے لگے۔ خدا سرسبز رکھے۔ سرزمین بلدہ دہلی کو کہ جس میں ایسے متبرک اشخاص پیدا ہوئے۔ (محدثین دہلوی) کہ جن کے اثر کی دلیل بین ہندوستان کے علمی جہان میں ہے۔ یہ ممتاز و برگزیدہ گروہ اہلحدیث کے نام مبارک سے موسوم تھا۔ جو کہ قدیم اسلام سے مشرف ہے۔

ہندوستان میں علمی جہان میں جس ممتاز و برگزیدہ جماعت اہلحدیث کے لگائی ہوئی پود ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تعداد میں کثرت سے ہے۔ علماء و امراء جو کہ معیار ترقی ہیں وہ بھی کثرت سے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے مدرسے بھی کثیر التعداد ہیں۔ مگر ایک ایسا دار العلوم جو وسیع پیمانے پر اہلحدیث سے ملقب ہو ایک بھی نہیں ہے۔ جماعت اہلحدیث کے لئے یہ مقام حسرت ہے کہ اور

فرقہ جن کا علم تار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے۔ وہ تو کالج اور یونیورسٹی جانے یہ خاموش بیٹھا ہے۔ خدا کرے ہماری سرگرمی کی کوشش بار آور ہوں اور ہندوستان میں اہلحدیث کے ایک ایسی پود لگ جائے۔ جو کہ ہماری نجات کا باعث ہو۔ اور نسل بعد نسل میں نام اہلحدیث ہماری زندہ یادگار رہے۔ (۳) میں۔ کانفرنس اہلحدیث کو اچھی طرح سے خوب واقف ہے۔ اور اپنے کام میں سرگرم ہے۔ جو کہ اتفاق و اتحاد بین العلماء میں اسکو اعلیٰ سے اعلیٰ کوشش کرنی چاہئے۔ نزاع باہمی اس کے کامیابی کی سخت رکاوٹ ہے۔ موجودہ حالت میں کانفرنس کو ایک کمیٹی (انجمن) جو مستقل کمیٹی ہو مقرر کرنی چاہئے۔ جو اتحاد میں کوشش کرے۔ اور ہر جگہ جہاں چند افراد اہلحدیث ہوں۔ اپنی ماتحت لوکل کمیٹیاں قائم کرے۔

(۴) ہر ضلع میں ایک ایک صدر اور ایک نائب صدر جو کہ تحصیل و ضلع کے افراد کی تمام دینی و دنیوی ضروریات کا متکفل ہو۔ مقرر کیا جاوے۔

(۵) مستقل کمیٹی کے ممبر مقبول عام ہونے چاہئیں (۶) صدر و نائب صدر لوکل کمیٹی بھی خاص یا لیاقت علماء ہوں۔

(۵) سب جماعت اہلحدیث ہندوستان کا ایک نامی گرامی متقی و زاہد صدر ہونا چاہئے جو صدر الموحدین کے لقب سے ملقب ہو۔

(۶) مصارف مذکورۃ صدر صاحب کی اجازت سے ہونے چاہئیں۔ ایک چھوٹا سا سالانہ مصارف میں شائع ہوگا اس میں اول لوکل بعدہٗ بعض حصہ مصارف کا بیت المال مقرر کیا جاوے

(۷) ایک رجسٹر جس میں تمام نام جماعت اہلحدیث کے درج ہوں۔ صدر و نائب صدر ضلع کے پاس ہونا چاہئے جس سے انکا باہمی میل جول ربط ضبط ہو کر المسلمون کالبنیان واحد کی مانند جماعت بن جاوے

ان امور ضروریہ کی کوشش کا اندراج اخبار گوہر بار اہلحدیث کے ہر ہفتہ میں ہونا چاہئے۔ امید ہے کہ یہ جماعت کسی وقت اسلام کو جو آج کل غیروں کے پیدا ہو رہا ہے) اس اصلی پلیٹ فارم پر لے آدیں جو کہ زمرہ صحابہ و تابعین میں تھا۔ خدا کرے میری یہ تجاویز کا [illegible]

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۱ جولائی سے ۱۵ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

جرمن جنگی جہاز کونگز برگ جسے گذشتہ موسم سرما میں انگریزی جنگی جہازوں نے مشرقی افریقہ کے ایک دریا میں بند کر دیا تھا۔ اس ہفتہ ہوائی جہازوں کی رہنمائی میں آ کے بالکل تباہ کر ڈالا۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی کارروائیاں ناکام رہیں۔ صرف ایک دو تجارتی جہاز غرق ہوئے

ہز مجسٹی شاہ جارج نے جنگی بیڑے کی سیر کر کے امیر البحر سر جان جیلیکو کو مسرت آمیز پیغام بھیجا ہے

ایک ترکی آبدوز کشتی نے بحیرہ اسود میں روسی تباہ کن کشتیوں پر تارپیڈو پھینکا۔ مگر نشانہ خطا گیا۔

فرانسیسی ہوابازوں نے جرمنی کے مختلف مقامات میں کامیابی سے بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا

گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں سخت لڑائی ہوئی۔

جنوب مشرقی رزمگاہ یعنی گلیشیا میں جرمن اور آسٹری فوجوں کی جارحانہ کارروائیاں رک گئی ہیں جبکہ لبلن کے محاذ پر آسٹری فوجوں کو شکست بھی اٹھانی پڑی ہے۔

پولینڈ میں جرمن فوجیں وارسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ جرمن جنرل ہنڈنبرگ کی زیر کمان چونکہ جرمن فوجوں کا سخت نقصان ہوا ہے۔ اسلئے اسے موقوف کر دیا گیا ہے۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر اٹلی کی فوجیں تدریجی ترقی کر رہی ہیں۔ اٹلی کی بھاری توپیں آسٹریا کی قلعہ بندیوں پر گولہ باری کر رہی ہیں

مغربی رزمگاہ کا اہم واقعہ یہ ہے کہ دلیعہد جرمن کی فوج نے ارگون کے علاقہ میں جارحانہ کارروائی شروع کی تھی لیکن شکست کھائی۔

فرانسیسی فوجوں نے واسیجز کے علاقہ میں سات سو گز ترقی کی ۱۹ جرمن افسر اور ۷۰۰ سپاہی گرفتار کئے۔ کئی میدانی اور کلاں توپیں اور گولی بارود کی عظیم مقدار بھی ہاتھ آئی۔

یپریز کے علاقہ میں جرمنوں نے کھوئی ہوئی خندقوں پر قبضہ کرنا چاہا مگر سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔

کیلے میں برطانی اور فرانسیسی وزراء کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔

مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان اور لارڈ کچنر نے میدان جنگ کا معائنہ کیا۔

جرمنی نے امریکن نوٹ کا جو جواب دیا ہے وہ ناقابل اطمینان ہے۔

قسطنطنیہ میں جو جرمن سفیر مقرر ہوا ہے وہ شاہ رومانیہ اور بلغاریہ کا رشتہ دار ہے۔

سلطان مصر جبکہ نماز پڑھنے کیلئے جا رہے تھے ان پر بم پھینکا گیا۔ لیکن بم نہ پھٹا۔

ترکی فوج نے عدن سے بیس میل کے فاصلہ پر لاہج کے علاقہ میں قبضہ کیا۔ سلطان لاہج کی استمداد پر انگریزی فوج مدد کو گئی اور واپس آگئی

جنرل بوتھا نے جنوب مغربی جرمن افریقہ کو فتح کر لیا ہے۔

تمام دنیا سے جنرل بوتھا کو مبارکباد کے تار موصول ہوئے ہیں۔

کارخانہ بارود سازی ہالسلو میں سخت دھماکا ہوا ایک آدمی مر گیا۔ اور معتد بہ گولی بارود کا نقصان ہوا۔

لارڈ کچنر نے گلڈ ہال میں تقریر کی جس میں آسٹریلوی ہندوستانی۔ اور جنوبی افریقہ کی افواج کی تعریف کی اور کہا کہ حالت جیسی پہلے تھی ویسی اب بھی ہے۔

شارلٹن برگ (جرمنی) کے کارخانہ کیمیائی میں سخت آتشزدگی کی واقعہ ہوئی۔

[illegible]

متفرقات

جبلپور کے مباحثہ کے متعلق شہادت

(از مولوی حافظ محمد رفیق صاحب مظفر پوری)

جبلپور کی کیفیت بھی موقع موقع سے بیان کیجاتی ہے یہاں کے آریہ بھی اپنی عادت کے مطابق وبتقلید مسافر آگرہ مناظرہ جبل پور کی نسبت جھوٹی باتیں مشہور کرتے ہیں اس لئے ضرور ہے کہ مناظرہ کی سچی کیفیت اُس کے اصلی رنگ میں بیان کیجاوے۔ اخبار اہلحدیث کے دیکھنے سے مسافر آگرہ کی کذب بیانی پر حیرت بالائے حیرت ہے منجملہ بیان شرائط طے کنندگان مناظرہ ایک میں بھی تھا۔ میں آپ کے بیان کی تصدیق کرتا ہوں جو کچھ آپ نے مناظرہ کی کیفیت و شرائط مناظرہ کی نسبت تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے جسمیں سرمو فرق نہیں۔ پبلک نے معلوم کرلیا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کون غالب رہا اور کون مغلوب۔

ایضاً از طیب علی صاحب

مولوی ابو القاسم صاحب کا ایک مضمون مطبوعہ اخبار اہلحدیث میری نظر سے گزرا۔ جو کچھ مولانا ممدوح نے بطریق سوال و جواب تحریر فرمایا ہے حرف بحرف درست ہے میں خود وہاں موجود تھا۔ بیشک ڈاکٹر لکشمی دت نے ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کا انکار کیا تھا۔

ایک واقعہ مولوی صاحب ممدوح سے قلم انداز ہوگیا ہے وہ یہ کہ اوّلاً برہمچاری بسہمانندجی نے حسب فرمائش ڈاکٹر موصوف آریہ سماج کی مستند کتابوں کی فہرست لکھکر ڈاکٹر صاحب کو دی اُنہوں نے پڑھکر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا۔ اسپر برہمچاری جی نے کہا کہ تمہیں بحث کرنا ہے تم جو چاہو سو لکھو۔ ذی عقل اصحاب کیلئے اتنا ہی واقعہ کافی ہے۔

(راقم طیب علی) بردو کان عبدالرسول محمد علی کوتوالی بازار جبلپور۔

نقشہ سحری و افطاری

بعض دوست تقاضا کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں نقشہ سحری و افطاری درج ہوا کرے۔ اُن کو اطلاع رہے کہ پہلے ہوا کرتا تھا مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ نقشہ مضر ہے کیونکہ طلوع غروب ہندوستان کے مختلف مقامات میں مختلف ہے۔ اہلحدیث کا نقشہ اگر ہوگا تو امرتسر لاہور کے طلوع کے موافق ہوگا بنگال اور سندھ کے موافق نہیں ہوگا۔ وہاں والے لوگوں کے حق میں بالکل بیکار یا موجب لغزش ہے اس لئے نقشہ درج ہونا مناسب نہیں۔ ہر ایک اپنے اپنے مقام کی حیثیت سے طلوع غروب دیکھ سکتا ہے۔

امرتسر میں یکم رمضان کو انتہاء سحری صبح ۳ بجکر ۷ منٹ اور ۳۰ رمضان کو ۴ بجکر ۴ منٹ ہے اور افطاری یکم رمضان ۷ بجکر ۳۹ منٹ اور ۳۰ رمضان کو ۷ بجکر ۲۰ منٹ میں۔ اللہ اعلم

درخواست مشکوٰۃ

میری درخواست بابت مشکوٰۃ شریف مترجم اخبار اہلحدیث میں چھپی تھی اسپر حاجی محمد اسحاق عبدالسلام صاحبان نے کلکتہ سے ایک جلد بھیجی ہے جزاھم اللہ مہربانی کرکے کوئی صاحب اسی کو پوری کردیں یا جدید مکمل لے دیں تو خدا سے اجر پاوینگے (عاجز محمد الدین معلم صبیان از راولپنڈی صدر بازار محلہ بحر قصابان)

درخواست کتب

تفسیر ثنائی اُردو اور تیسیر الباری اُردو کی ضرورت ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھکو لیدیں تو میں دعا کرونگا۔

(عبدالعزیز خان طالب علم مدرسہ اسلامیہ بسہنڈہ ڈاکخانہ رام پور ہری ضلع مظفر پور)

اہلحدیث کانفرنس کی مفت ملنے والی کتابیں

اگر آپ بچوں کو ابتدائی تعلیم دینی چاہتے ہیں تو اہلحدیث کانفرنس کے مطبوعہ رسائل تعلیم الایمان، تعلیم الصیام، تعلیم الحج، تعلیم الصلوٰۃ، تعلیم الزکوٰۃ مفت منگا کر پڑھائے۔

الہام ہادی بجواب تنقید البخاری۔ ایک شیعہ نے ناجائز حملہ بخاری شریف پر کیا تھا۔ یہ رسالہ اُس کا مختصر مگر دندان شکن جواب ہے مفت منگا لیجئے ختم ہو نیپر ملنا دشوار ہوگا۔

رودادِ جلسہ پشاور کانفرنس ۱۳۳۱ھ ہجری مفت ملتی ہے۔

(نوٹ) اگر محصولڈاک بھیجدیا جائے تو یہ کانفرنس کی ایک طرح کی مدد ہوگی۔

(ملنے کا پتہ:۔ عاجز سید عبدالسلام غفرلہٗ نائب سکرٹری دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی بازار بلیماران)

طبی سوال نمبر ۱

مجھے نزلہ و بلغم کی شکایت رہا کرتی ہے خواہ سردی ہو یا گرمی۔ بارہا طبیبوں اور ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر مفید نہوا لہذا ناظرین سے درخواست ہے کہ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی مفید دوا ہو جس سے یہ مرض دفعہ ہوجائے تو اخبار اہلحدیث میں مشتہر فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد یونس پرتاب گڈھی خریدار ۳۶۳۲)

اطلاع از دفتر

طبی سوال کے ساتھ ۲ رغریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔

مذاکرات علمیہ کی بابت اطلاع

مذاکرات میں جو غرض ہے اسکو ملحوظ رکھکر اطلاع دیجاتی ہے کہ اُن میں قال اقول نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسکی صورت یہ ہے کہ ہر مذاکرہ میں مخالف ہو یا موافق مضمون مدلل لکھا کریں۔ فریق ثانی کی کسی دلیل کا ذکر بھی ہو تو ایسے پیرائے میں ہو کہ قال اقول نہ بنجائے۔ مثلاً مخالفین اجماع کی طرف سے کسی قائل کا جواب دینا ہے تو یوں لکھنا چاہئے کہ قائلین کی طرف سے جو یہ دلیل دیجاتی ہے اسکا مطلب یہ ہے اور جواب یہ ہے۔ کیونکہ قال اقول کی صورت میں پڑھنے سے نامہ نگاروں کی شخصیت کا ذکر آجائیگا جو انجام کار موجب رنجش ہوکر بدمزگی کا باعث ہوگا۔ نیز اخباری سفا مین میں بے لطفی ہوگی۔ پس مولوی احمد صاحب مئوی کا مضمون سردست صرف اتنا درج ہو سکتا ہے کہ:۔

۲۳ جمادی الاوّل کے پرچہ اہلحدیث میں ایک مضمون مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا متعلق عدم حجیت اجماع شائع ہوا۔ اُسکے جواب میں مولوی ابو داؤد عبداللہ صاحب کا ایک مضمون ۶ رجب کے پرچہ میں بطور قال اقول نکلا۔ دونوں مضمون

درخواست تفاسیر۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ رمضان شریف میں مجھکو تفسیر کبیر فتح البیان اور تفسیر حقانی لیدیں تو خدا اُن کو جزائے خیر دے۔
راقم عبدالمجید امام مسجد قلعہ مالیگاؤں ضلع ناسک (بمبئی)

فتاویٰ

س نمبر ۲۳۸ - زید نے ایک غسلخانہ پختہ اور اُس غسلخانہ کے احاطہ کے اندر پیشاب خانہ بھی پختہ بنوایا ہے - پانی غسلخانہ کا پیشاب خانہ میں ہو کر باہر کو چلا جاتا ہے - پیشاب خانہ کا پانی اور پیشاب غسل کی جگہ پر نہیں جاتا - ایک صاحب فرماتے ہیں جو شخص قصداً غسلخانہ کے اندر پیشاب کرے اُسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخی فرمایا ہے اب دریافت ہے کہ دونوں کے درمیان میں دیوار بنا دی جائے تاکہ غسلخانہ اور پیشاب خانہ جدا ہو جاوے - یا پیشاب خانہ توڑ دیا جاوے - دوزخی ہونا بھی صحیح ہے یا نہیں یا گناہ کبیرہ ہے (فضل حق حنفی از کمال پور)

ج نمبر ۲۳۸ - صورت مرقومہ میں گناہ نہیں ممانعت اُس غسلخانہ میں ہے جس کا فرش خام ہو - اپنی نفاست طبع کیلئے دیوار بنانا اختیار ہے -

س نمبر ۲۳۹ - مٹی کا تیل لالٹین کے اندر مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۹ - جائز ہے - بعض لوگ اسکی بدبو کو ناپسند کرتے ہیں - حتی المقدور سعی ہو بدبودار تیل نہ جلایا جائے بلکہ اچھا صاف جلایا جائے تو اُنکی ناپسندیدگی بھی نہ رہے -

س نمبر ۲۴۰ - مسجد کا چراغ بعد جماعت عشاء کے جلتا چھوڑ دیا جاوے یا بجھا دیا جائے - کیونکہ اس مسجد میں سوائے نماز تہجد کے کوئی نمازی تہجد کو نہیں آتا - (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۰ - اگر یقین ہے کہ بعد جماعت کے کوئی نمازی نہیں آئیگا تو بجھا دیں اور اگر آنا جانا لگا رہتا ہے تو تھوڑی دیر تک جلتا رہنا بھی حرج نہیں جب تک نماز عشاء کے نمازی آتے رہیں -

س نمبر ۲۴۱ - عقب مسجد کے ایک کسان کا مکان ہے اُس نے واسطے حفاظت مکان اور زراعت کے ایک کتا پالا ہے اُسکی عادت ہے کہ جب اذان ہوتی ہے تو روتا ہے اور اذان ختم ہوتی ہے وہ چپ ہو جاتا ہے پانچوں وقت یہی حال ہے لوگ اُس کے رونے کو بلا سند منحوس بتاتے ہیں اب دریافت ہے کہ کتا مروا دیا جاوے یا نہ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۱ - کتے کا رونا نحوست کی علامت نہیں - اُس کی جگہ اور کتا رکھکر آزمایا جاوے اگر وہ کتا اذان کے وقت نہ روے تو اس کو ہٹا کر کسی دوسرے کتے کو رکھ لیں -

س نمبر ۲۴۲ - لوگ کہتے ہیں کہ جسجگہ کتے کا رواں گرتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اس بات پر ایک حاجی صاحب نے یہ کہا کہ مکہ معظمہ میں لوگ کتوں بلوں کو پیر سے ہٹا ہٹا کر صفا مروہ دوڑتے ہیں - اب دریافت ہے کہ رواں گرنے سے اور رواں وہاں موجود رہنے سے فرشتے اور خدا کی رحمت اُس جگہ نزول ہوتی ہے یا نہیں ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۲ - کتے کے رُوئیں کی بابت یہ حکم جو سوال میں مذکور ہے میری نظر سے نہیں گزرا البتہ کتے کے حق میں ہے اس لئے بے ضرورت کتا رکھنا جائز نہیں - ضرورت دار کتا بھی مسجد میں نہ جائے اور اگر جائے اور معلوم ہو جائے کہ اس کا رُواں گرا ہے یا اُس کے پیروں کی نجاست مسجد کے فرش کو لگجائے تو فرش کو صاف کر دینا چاہیئے -

س نمبر ۲۴۳ - کتا مذکور کسیکو کاٹتا نہیں ایک مکان میں بندھا رہے رات کو چھوڑ دیا جاوے یا ہر وقت چھوٹا رہے اس کا کیا حکم ہے (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۳ - بے ضرورت ہے تو بالکل چھوڑ کر باہر کیا جائے - اگر ضرورت شرعی سے ہے تو حسب ضرورت کھولا جائے اور حسب ضرورت باندھا جاوے -

س نمبر ۲۴۴ - زید کہتا ہے کہ باوجودیکہ کتا پالنا واسطے حفاظت مکان اور زراعت وغیرہ کے جائز ہے مگر پالنے والے کی ایک مثقال نیکی تا حیات کتا ہر روز کم ہوتی ہے - یہ درست ہے یا نہیں - (فضل حق حنفی خریدار اخبار اہلحدیث ع ۳۸۳۲ موضع کمال پور - میرٹھ)

ج نمبر ۲۴۴ - اس مضمون کا ایک قول ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جن مواقع کے لئے کتا رکھنا جائز آیا ہے اُس میں نہ گناہ ہے نہ نیکی کٹتی ہے

س نمبر ۲۴۵ - تکبیرات عیدین میں ہاتھ کو باندھ لینا چاہیئے یا کھلے رکھنا چاہیئے - (عبد العزیز از موضع تارہ امنور ضلع چھپرہ)

ج نمبر ۲۴۵ - فقہاء نے لکھا ہے جس تکبیر کے بعد قرأت شروع ہو اُس کے بعد ہاتھ باندھنے چاہئیں - مگر اس کی دلیل کسی آیت یا حدیث میں میں نے نہیں دیکھی - تکبیرات عید چونکہ نماز کے اندر ہیں اسلئے پہلی تکبیر ہی سے ہاتھ باندھنے چاہئیں -

س نمبر ۲۴۶ - تکبیرات زوائد میں رفع یدین کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۶ - صحیح حدیث سے تو نہیں - ضعیف سے ہے عمل جائز ہے نہ کرے تو گناہ نہیں بہت سے ائمہ کا مذہب عدم رفع ہے -

س نمبر ۲۴۷ - جنازے کی نماز جو غائبانہ پڑھنے کی ہمیشہ اخبار میں اطلاع رہتی ہے سو جنازہ غائبانہ کس طرح سے ادا کیا جاتا ہے - ساتھ جماعت کے یا اکیلے پڑھنا چاہیئے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۷ - جماعت ہو تو جماعت سے جماعت نہ ہو تو اکیلے جیسا موقع ہو کر لے -

س نمبر ۲۴۸ - اگر ہندو کسی بیماری یا مصیبت میں اللہ کی نذر مانے کہ بیماری سے چھوٹنے پر مسجد میں شیرینی دینگے تو یہ ہندو کی نذر مانی ہوئی چیز کھانی جائز ہے یا نہیں (عبد العزیز از موضع تارہ امنور ضلع چھپرہ)

ج نمبر ۲۴۸ - بذر لیغ اللہ نہیں تو کھانا منع نہیں (۳ ر داخل غریب فنڈ)

اطلاع - فی جواب مطبوعہ کیلئے ایک پیسہ اور قلمی کے لئے دو پیسے غریب فنڈ میں آنے چاہئیں جو نادار بھائیوں کو اخبار دینے میں خرچ ہوتے ہیں - (مفتی)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت۔ ان حبوب کے استعمال سے لا علاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں عہ/

روغن ضماد۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں عہ/۔

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر عہ/۔

سرمہ منور چشم۔ اس سرمہ کے استعمال سے دھند جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہونیکے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے عہ/

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے فی تولہ ۸/

المشتہر مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار کتب

آجکل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں اور آخر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کیساتھ بھیجی جاوینگی

نام کتاب	زبان	قیمت اصلی	رعایتی
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصیر مروزی	عربی	۱۲/	۱۰/
ہدیۃ الاخوان بہ بیان ادعیہ یدعو بہا تالی القرآن	مترجم اردو	۱۰/	—/
حزب الاعظم نصف تقطیع ۲۲×۲۹	"	۵/	۴/
تیسیر الباری شرح بخاری جلد پنجم	فارسی	عہ/	عہ/ معہ محصول
شرح بخاری جلد ششم	"	عہ/	عہ/
سوانح غزنویہ	اردو	۶/	۵/
قصیدہ محمدیہ در اشعار عربیہ مترجم	"	۳/	۲/
شرح خمسین ابن رجب حنبلی	عربی	۶	عہ/
تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب بریلوی	اردو	۸/	۶/

سوانح احمدی۔ محمد جعفر تھانیسری

عبد الغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ ۳/

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کار آمد اور مفید کتاب ہے ملنے کا پتہ:۔

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

ریشمی عمامہ ۲/

ناظرین۔ میرے یہاں ہر قسم کا کوسا سلک بکفایت ملتا ہے اگر آپ کو عمامہ باندھنے کا شوق ہو تو آپ ضرور ایکدفعہ منگائیے اسکا رنگ شوب پڑنے پر بادامی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور قیمت بھی مختلف ہوتی ہے۔ مال بہت کفایت سے روانہ ہوتا ہے جسکی تصدیق ایکدفعہ منگانے سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً صافا۔ دھوتی۔ ساڑھی۔ کوٹ ترواتی اور کرتے وغیرہ کے ہوتا ہے قابل دید لٹھر ہے اس کی خوبی اور عمدگی دیکھنے پر منحصر ہے۔ پائداری کے لحاظ سے سب لٹھری کپڑوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جب آپ اسکا استعمال کرینگے تو آپ کے ہمعصر دوست تقاضا کرینگے کہ ایسا ہی ایک صافہ ہمکو بھی منگوا دیجئے کیونکہ اسپر سادگی اور صوفیانہ پن دونوں ختم ہیں۔

(نوٹ) ہر فرمائش کی تعمیل حسب مرضی خریدار اسقدر صفائی اور راستبازی سے کیجاتی ہے کہ جس کے صرف تھوڑے عرصہ کی تجربہ سے مجھکو اسقدر التماس کرنیکی جرأت ہوئی ہے کہ جو صاحب ایکدفعہ امتحاناً تھوڑا بہت معاملہ کرکے اس نیاز مند کو آزمائش کا اعزاز بخشیں تو ممکن نہیں کہ پھر عمر بھر اس تابعدار کی خدمت گذاری سے کسیطرح سے بھی معذور ہوں۔ یہ لٹھر سن شوت وغیرہ سے بالکل پاک ہے اور اسکے بعد دیگر پبلک پر امتحان ہو چکے ہیں

ایم اے سبحان کوسا سلک ایجنٹ لیڈ ٹائر چنٹ صدر بازار رائے پور سی پی

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے ۱۲/

میرا مصطگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیئے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضرور ہوا۔ اسکے ایکبار استعمال سے درد کی تکلیف اسی وقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے یہ مصطگی کا منجن صرف درد ہی کو مفید نہیں۔ بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا درم ہونا اور نیز سڑ جانا گندگی دہن کو دور کر دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲/ تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہونگی۔ ہر قسم کی دوائیاں مجرب مرکب اور مفرد مل سکتی ہیں المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

ناظرین اہلحدیث کیلئے خاص رعایت

یکم رمضان المبارک سے ۳۰ تک جس کی فرمائش آئے گی اُسے کتاب نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جس کا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے نصف قیمت (۴/) میں روانہ کی جائیگی۔ اور اُس کے ہمراہ فضائل محمدیہ بھی نصف قیمت ۲/ کو دیجائیگی۔ مسلمان یہ موقع غنیمت جان کر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل ملاحظہ فرمائیں فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گدھیا بانس بریلی

(۶۷۶)

مختصر فہرست کتب

۳/۵۲

بابت ماہ رمضان المبارک

دیوان حافظ فارسی مجلد ۹ر احوال الآخرت حافظ محمد صاحب پنجابی ۶ر قانوپچہ پنجابی ۷ر تحفۃ الہند ۷ر طب اکبر کلاں ۵عہ غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب عا احسن القواعد ۴ر مخزن المفردات خورد ۶ر توبۃ النصوح ۳ر ...ات النعش ۲ر بوستان مترجم عمدہ ۱۰ر بدیع الجمال پنجابی ۳ر خطبات التوحید ۸ر سفر السعادت ۷ر انواع بارک اللہ عہ تذکرہ اولیا ۹ر عہ مسند امام اعظم ۱۲ر بلاغ المبین عہ اکسیر ہدایت ۱۲ر عہ تاریخ الخلفا ۳ر عہ ارشاد الطالبین عہ بہشتی زیور کامل آٹھ حصہ ۸ر عہ عقل شعور عہ طب کریمی ۶ر عہ بلوغ المرام ۱۰ر اخلاق جلالی ۱۲ر انواع عبد اللہ ۳ر غیاث اللغات معہ چراغ ہدایت ۲ر عہ غیاث اللغات سہ کالم ۱ر عہ کریم اللغات اردو عمدہ ۵ر

علاوہ ازیں

ہر قسم کے قرآن مجید معراد مترجم حمائل شریف معراد و مترجم ہدیہ ۶ر سے لیکر ۲۵ روپے تک کے نیز ہر قسم کی کتابیں ذیل کے پتہ سے منگوائیے۔ انشاء اللہ دوسروں کی نسبت مال عمدہ اور ارزاں ارسال ہوگا۔

خاکسار

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار اچپل سنگھ

شہر امرتسر

مومیائی

۱۲/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ **قیمت** فی چھٹانک عہ ۱۲ر۔ آدھ پاؤ پختہ ۱ر۔ پاؤ پختہ ۲ر۔ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

تازہ شہادات

جناب حکیم علیجان صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:-
قبل میں ہم نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی باذن اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک مہربانی فرما کر ہمارے پتہ سے ارسال فرما دیں۔ ممنون ہونگا۔ ۸ جون ۱۹۱۵ء

جناب مولوی عبد الستار صاحب بسکوہر سے لکھتے ہیں:-
عرصہ کے بعد آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کر کے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ معاف فرمائیے اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ آپکی تیار کردہ مومیائی جملا اندرونی امراض کیلئے ہر موسم میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے اسلئے میں اپنے احباب کیلئے وقتاً فوقتاً منگایا کرتا ہوں میرے ملنے والے ایک صاحب دھنی پنساری ہیں مہربانی کر کے انکے نام پتہ ذیل پر ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلو جلد ارسال کریں (۱۵ جون ۱۹۱۵ء)

جناب مولوی فضل الرحمن صاحب تارانگر ضلع مرشد آباد سے تحریر فرماتے ہیں آپکی مومیائی کے استعمال سے بائیس ۲۲ برس کا ضعف اچھا ہوا۔ اسوقت میری دوست ڈپٹی انسپکٹر صاحب کے نام پر ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرما دیں (۲۶ مئی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ: پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ اہلووالیہ امرتسر

الحدیث امرتسر فہرست ۲۳ ۵۳۵
جناب حکم اللہ ۱۹۱۵ء

ALIGARH CITY
DELY
23 JUL 15
4 - P.M

(۸۷)

احمد ... [illegible] ... چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۹ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپے
رؤسا وجاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ۴ روپے
" " ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۱۶ رمضان ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

قادیانی مشن (موجودہ جنگ کی پیشگوئی) ۱
مولوی ابورحمت میرٹھی کا جواب ۳
حدیث کے واجب العمل دکھلانے پر ایک ہزار روپیہ انعام ۳
آریوں کا ایک لبرل لیڈر ۴
اس گالی گلوچ کی وجہ کیا؟ ۵
نمازی اور بے نماز ۶
فتاوے ۸
متفرقات ۹
انتخاب الاخبار ۱۰
اشتہارات ۱۱
" ۱۲

قادیانی مشن

موجودہ جنگ کی پیشگوئی

مرزا صاحب قادیانی کی عادت تھی جب کوئی نیا واقع ایسا ہوتا جس کی طرف لوگوں کی نگاہیں لگتیں اُس کے متعلق ضرور کوئی نکوئی الہام گذشتہ الہاموں میں نکال لیتے خواہ وہ بعد تحقیق اُسپر چسپاں ہو یا نہ ہو لیکن انکی کوشش رہتی کہ اس واقع کو الہامی پیشگوئی میں لایا جائے کیونکہ اُن کے خیال میں کسی اہم واقع کا الہامی ذیل میں مذکور نہونا الہام کی ہتک تھی اس لئے وہ ضرور یہ کوشش کرتے کہ جسطرح بھی بن پڑے الہامی ذیل میں مندرج ہو۔

مثلاً ایک الہام اُن کا تھا تخرج الصدور الی القبور (بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں چلے جاوینگے)

یہ ایک ایسا الہام ہے کہ مخالف سے مخالف بھی اسکو مانیگا۔ یہاں تک کہ ایڈیٹر اہلحدیث جو بقول مرزا صاحب اشد ترین دشمن ہے (حقیقۃ الوحی) بھی اسپر ایمان رکھتا ہوا کہتا ہے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ اس لئے جب کبھی کوئی عالم کوئی معزز آدمی مرتا اس قانون کلی میں آجاتا جسکے صدق میں کسیکو کلام نہیں ہوسکتا۔

آج موجودہ جنگ میں مرزا صاحب زندہ ہوتے تو خدا معلوم کیا کیا الہام اس جنگ کے متعلق نکال لیتے مرزا جی کی جگہ خالی پاکر اُن کی امت نے اس خدمت کو پورا کرنا چاہا مگر بات بنانے کا جو لطف کہاں جو اُن میں تھا تاہم بقول ؎

گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت ست
اس گئے گذرے زمانہ میں یہ بھی غنیمت ہے۔

قادیانی اسکی طرف سے آجکل ایک اشتہار

امرتسر میں عام طور پر روزہ پنجشنبہ کو ہوا

نکلا ہے جس میں مرزا صاحب کی عبارات نقل کرکے دکھایا ہے کہ آپ نے اس جنگ کے متعلق صاف صاف پیشگوئی کی ہوئی ہے - اس اشتہار کا مشتہر برائے نام مینیجر کارخانہ طلسمی ادویہ لاہور ہے - غور کیا جائے تو اس اشتہار میں بھی راقم نے طلسم ہی سے کام لیا ہے - پرانا مشہور قصہ ہے - کسی مولوی صاحب نے ایک بے نماز کو نماز پڑھنے کیلئے کہا تو اس نے جواب دیا خدا تو قرآن مجید میں نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے اور آپ حکم دیتے ہیں - مولوی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا کہاں؟ اُس نے جھٹ سے آیت قرآنی پڑھ دی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ (نماز مت پڑھو) مولوی صاحب نے کہا ظالم! اس کے ساتھ کا لفظ بھی تو پڑھ - جو یہ ہے وَاَنْتُمْ سُکَارٰی (نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو) بے نماز نے کیا معقول جواب دیا کہ سارے قرآن پر آپ نے یا آپ کے باپ نے عمل کیا ہے؟

یہ قصہ صحیح ہو یا غلط مگر آج قادیانی امت نے اس کی ایک تازہ مثال قائم کر دی - کچھ شک نہیں کہ اشتہار دیکھنے سے ایک ناواقف کے دل کو تشفی ہوتی ہے اور دل مانتا ہے کہ ضرور یہ پیشگوئی پوری ہوئی جس دوست نے ہمیں یہ اشتہار دیا اُسکا بیان ہے کہ میر ناصر (خسر مرزا) گاڑی میں بیٹھے سُناتے ہوئے بڑے وجد میں آرہے تھے خصوصاً جب یہ شعر پڑھتے کہ ؎

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

کہتے تھے دیکھو زار جو لقب ہے بادشاہ روس کا آج اُس کی کیا حالت زار ہے اس سے زیادہ کیا صاف پیشگوئی ہوگی - واقعی بات یہ ہے کہ اشتہار دیکھنے والا محو حیرت رہجاتا ہے - ہم اس اشتہار کو طلسمی یا دجلی تحریر ثابت کرنے کے لئے پہلے سارا نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اپنے دلوں سے پوچھیں کہ اُن پر کیا اثر ہوا - ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے ناظرین اس اشتہار سے مرزا صاحب کی تصدیق کرنے پر آمادہ ہو جاوینگے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اُن کے دل پر ایک ایسا اثر ضرور ہوگا جس کے دفعیہ کے لئے وہ کوشش کرینگے - وہ اشتہار یہ ہے :-

ایک ہیبت ناک پیشگوئی | اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی - اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر تباہی اور بربادی آئیگی کہ جس روز سے انسان پیدا ہوا ہے ایسی تباہی کبھی نہیں آئی (تاریخ گواہ ہے آج تک ایسی جنگ نہیں ہوئی) اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی - اور اس کے ساتھ ہی اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملیگا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائینگے اور بہتیرے ہلاک ہو جائینگے - وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی (پھر الخ کے بعد ارشاد فرمایا ہے) کہ یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام ہمت اور تمام خیالات دنیا پر ہی گر گئے ہیں - اگر میں (امام مہدی ہو کر) نہ آیا ہوتا تو بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (پیشگوئی کرنے والے بزرگ کا دعوے امام مہدی کا ہے جن کے دل میں ذرا بھی خوف ہے اُن کے لئے حضور کے جھنڈے کے نیچے آجانیکا ابھی وقت ہے) اور توبہ کرنے والے امان پائینگے - اور جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں - اُن پر رحم کیا جائیگا - اے ہندوستانیو! تم تو اس بلا سے ابھی تک محفوظ ہو بلجیم اور فرانس انگلینڈ جرمنی تک پہنچی ہے تمہارے لئے ابھی توبہ کا وقت ہے - پھر آگے ارشاد ہے) میں دیکھتا ہوں کہ شائد تم اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے - اے یورپ تو بھی امن میں نہیں - اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا - میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں - میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پھر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے - نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے - جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ -

از حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵ و ۲۵۶ سے از براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۱۲۰

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر اور مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اُڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی

۱-۲-۳ھ یہ نہ خط فقرات اصل کتاب مرزا میں نہیں ہیں بلکہ مشتہر کے ارزاد ہیں - بلکہ نمبر ۳ کی جگہ مرزا صاحب کی کتاب میں یوں ذکر ہے کیا تم خدا کر تے ہو کہ تم ان زلزلوں

[illegible]

راہ کو بھولیں گے ہوکر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہوجائینگے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کریگا کھینچکر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اسپہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

ناظرین اس میں ہمنے اپنے پاس سے خدا کی قسم ایک لفظ بھی زائد نہیں کیا بلکہ لفظ بلفظ عبارت نقل کر دی - اس کتاب کو جن صاحب کا جی چاہے ہمارے پاس آکر دیکھ سکتا ہے۔ اچھا

ناظرین! دیکھا کیسی صاف پیشگوئی ہے اب سنئے اس کی حقیقت - نثر عبارت جو منقول ہے اسکا شروع یوں ہے :-

یاد رہے کہ خدا نے مجھے (مرزا کو) عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقین سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں۔

(آگے اشتہار کی عبارت طویل ہے)

نظم کے ابیات جو نقل کئے ہیں اُن کا شروع یوں ہے :-

آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار

نثر کو شروع میں درمیان میں زلزلہ کا ذکر ہے اور نظم کے تیسرے شعر میں لفظ زلزلہ مذکور ہے۔ غرض نثر و نظم دونوں میں صاف زلزلہ کا ذکر ہے جو منکور شہ شمار نے اپنا طلسم دکھانے کو حذف کر کے بشکل دیگر اسکو جنگ کی پیشگوئی بنا کر مرزا صاحب کی نیابت کا حق ادا کیا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ کس دلیری سے لکھا ہے :-

خدا کی قسم ایک لفظ بھی زائد نہیں کیا بلکہ لفظ بلفظ عبارت نقل کر دی۔

ہم مشتہر کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر اُس کی عبارت لفظ بلفظ نکلے تو ہم مبلغ **یکصد** اسکو انعام دیں گے اس کا فیصلہ اخبار پیغام صلح لاہور کے دفتر میں ہوگا۔ اگر وہ اس قسم میں سچا ہے تو منظوری سے اطلاع دے ورنہ وعید قرآنی سے (جو جھوٹوں کے حق میں ہے) خوف کرے - ہاں اس پیشگوئی کے الفاظ کو دیکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک اس کا ظہور نہیں ہوا کیونکہ ایسا زلزلہ خدا کے فضل سے نہیں آیا جس کا نقشہ مرزا صاحب نے بتلایا ہے اور خدا سے امید ہے کہ نہ آئیگا۔

اہلحدیث کے لاہوری ناظرین سے امید ہے کہ راقم اشتہار کو تلاش کر کے اُس کے اعلان کے مطابق اُس سے حوالہ طلب کر کے "بزرا بدر باید رسانید" پر عمل کریں۔

مولوی ابو رحمت میرٹھی کا جواب

اہلحدیث مورخہ ۱۶ جولائی میں ایک سوال چھپا تھا کہ قادیانی اخبار الحکم نے ۶ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں مولوی صاحب کے حق میں مرزا صاحب کے اعتقادات کا معتقد یعنی مصدق لکھا تھا کیا یہ سچ ہے؟ اس کا جواب مولوی صاحب نے بھیجا ہے جو درج ذیل ہے :- (ایڈیٹر)

مولوی ابو رحمت حسن میرٹھی کا جواب | جناب مخلص صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چونکہ سائل مارچ ۱۹۰۸ء کے واقعہ کا استفسار آج ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء میں کرتا ہے لہذا اُسے لازم ہے کہ وہ اور چودہ سال جواب کا انتظار کرے کیونکہ جس سوال کے سوچنے میں سائل کے سات سال غارت ہوئے ہیں اس سوال کے جواب سوچنے کے لئے مجیب کو کم از کم ۱۴ سال کا وقفہ ہونا چاہئے - تاکہ وہ ضروری کاموں سے فارغ ہوکر خوب سوچکر جواب دے - ہاں البتہ جناب شیر صاحب سے یہ عرض کردینا ضروری ہے کہ وہ اگر چھاپنے کے ذمہ وار رہیں تو قطع و برید کو کام میں نہ لاویں جو کہ اُن کی عادت میں داخل ہے چنانچہ وہ اس کو ظاہر کرچکے ہیں کہ بعض مراسلات کو کانٹنے چھانٹنے میں اتنا وقت لگتا ہے کہ نیا مضمون لکھنے میں اتنا وقت نہ لگے - پرچہ اہلحدیث ۱۱ جون ۱۵ء

بہیں وجہ ایسے سوالات و جوابات کے اندراج کے لئے اہلحدیث موزون نہیں کوئی اور اخبار ہونا چاہئے تاکہ جان مضمون پنجہ شیر سے مامون و محفوظ رہے اور اتنے بڑے وسیع وقفے میں سائل کو دوسرا اخبار تجویز کر لینے کی گنجائش ہے۔

الراقم ابو رحمت حسن سہراب دروازہ میرٹھ شہر

ایڈیٹر - میرے خیال میں داناؤں کے سمجھنے کے قابل تو جواب آگیا - باقی رہا خاکسار کی نسبت سوال کہ چھاپنے کے ذمہ وار ہیں تو قطع برید نہ کریں بیشک نہ کرونگا مگر آج کل کے زمانہ کی نزاکت اور اخباروں اور ایڈیٹروں کی مشکلات کا سب کو علم ہے - اس لئے کوئی لفظ خلاف قانون ہوگا تو نہ چھپ سکیگا - امید ہے آپ ایسا لکھینگے بھی نہیں جو کانٹ چھانٹ ہوتی ہے وہ عموماً خلاف قانون کی ہوتی ہے چنانچہ اس کا ذکر بھی اسی ۱۱ جون کے پرچہ میں کیا گیا تھا۔

ہاں یہ سوال کہ کسی دوسرے اخبار میں درج ہوا کرے اور وہ اخبار کون ہو اس کا جواب دینا آپکے مخلص صاحب کا کام ہے جو غالباً آئندہ ہفتے دے سکینگے۔

شدھ کو واجب العمل دکھانے پر

ایکہزار روپیہ انعام

قریب قادیان کے بٹالہ میں ایک صاحب منشی

عبدالعزیز صاحب مرید مرزا صاحب قادیان رہتے ہیں۔ آپ بھی اپنے آپ کو مجدد کہتے اور لکھتے ہیں۔ عربی نصاب میں سب سے زیادہ تنگ کتاب خیالی حاشیہ شرح عقائد ہے جس کی نسبت کہا گیا ہے ؎

خیالات خیالی بس بلند ست
نہ انجا جائے قل احمد نہ جند ست

مگر خیالی کے امتحان میں ہم آسانی سے پاس ہوگئے تھے لیکن منشی صاحب کی تحریرات کا سمجھنا خیالی سے بھی سخت مشکل ہے اس لئے ہم نے اس طرف کبھی توجہ نہیں کی اور ہم اس سے لاعلمی کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر ایک رسالہ کسی بٹالوی دوست نے بھیجا جو مجبوراً دیکھنا پڑا۔ اُس میں اور باتیں تو بہت سی محض خیالی ہیں جن کا جواب دینا بے سود ہے ہاں ایک بات اہلحدیث کے موضوع میں آنے کے قابل ہے جس کا جواب دینا بحیثیت اہلحدیث ہونے کے خاکسار کا ذاتی اور بحیثیت ایڈیٹر بھی فرض ہے منشی صاحب حدیث کے منکر ہیں اسلئے آپ لکھتے ہیں:۔

نہ قرآن مجید کے کسی لفظ سے اشارۃً یا کنایۃً بھی حدیث واجب العمل کا وجود ثابت ہوتا ہے بلکہ اُس کی صریح نفی ہے اور یہ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَآیَاتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ سے ثابت ہے۔ اگر کوئی عالم قرآن مجید کے کسی لفظ سے حدیث واجب العمل کا وجود ثابت کردے تو میں ایکہزار روپیہ اُس کی نذر کرونگا

(قدرت ثانیہ صـ۳)

اگر آپ انعام کا وعدہ نہ دیتے تو ہم آپکو اسی پرچہ میں جواب دیدیتے مگر چونکہ آپ نے باتباع قادیانی امت انعام کا چسکہ دیا ہے اور ہمیں بھی انعام حاصل کرنے کا چسکہ ہے اس لئے گزارش ہے کہ آپ پہلے انعامی رقم کسی معتبر امین کے پاس جمع کرادیں۔ امرتسر میں میاں شمس الدین چھرایا حاجی نور احمد صاحبان سوداگران چرم معتبر امین ہیں کسی ایک۔ اُن کے پاس ایک ہزار روپیہ امانت رکھوادیں اور اس بات کے فیصلہ کے لئے کہ ہمارا جواب کافی ہے منصف مقرر کریں کیونکہ جواب کی صحت عدم صحت کیلئے میرا دعوےٰ یا آپ کا انکار کافی نہیں ہو سکتا اسکے فیصلہ کی صورت بھی یہی ہے کہ کوئی معتبر ثالث فیصلہ کرے کہ جواب مطابق سوال کے ہے یا نہیں جس فریق کے حق میں فیصلہ ہوگا (میرے حق میں ہو یا آپ کے حق میں) وہی فریق فیصلہ ثالث دکھا کر امین صاحب سے روپیہ وصول کرلیگا۔ امید ہے ان سب مراتب کا تصفیہ آپ جلدی کردینگے ؞

ہاں آپ کے سوال کا مطلب میں یہ سمجھا ہوں کہ قرآن سے ثابت کیا جائے کہ سوائے قرآن مجید کے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی واجب العمل ہے۔ اگر آپ کا مطلب یہی ہے تو خیر ورنہ اسکی بھی تشریح کردیجئے گا۔

ہاں میرے دوست مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی (منکر حدیث) اور منشی مہدی حسن صاحب پنشنر منکر حدیث بھی اس بحث میں شریک ہو سکتے ہیں۔

آریوں کا ایک لیڈر

قرآن مجید شاہد ہے کہ ہر قوم میں بُرے لوگ ہیں تو اچھے بھی ہو سکتے ہیں کوئی قوم بالکل اچھے لوگوں سے خالی نہیں۔ مذہبی اور اخروی نجات کے لحاظ سے تو ہم رائے نہیں دے سکتے اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے مگر ظاہری اخلاقی برتاؤ کے لحاظ سے ہم نے آریوں میں بعض بعض کو اچھا بلکہ بہت اچھا پایا ہے۔ اُنہی میں سے ایک صاحب ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج تھے جو گزشتہ دنوں لاہور میں انتقال کر گئے۔

ڈاکٹر چرنجیو کی مختصر سوانح عمری رسالہ "آریہ مسافر" میں شائع ہوئی ہے۔ اُس میں ایک واقع ایسا ہے کہ اگر راقم مضمون اُس کو نہ لکھتا تو ہم خود لکھتے مگر چونکہ اس نے غلط لکھا ہے اس لئے ہم اُس کی تصحیح کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ہی متعلق ہے "آریہ مسافر" میں ڈاکٹر صاحب کی تعریف کے بہت گیت گائے گئے ہیں ہم اُن سب کی تو تصدیق نہیں کر سکتے البتہ ایک واقعہ جو اُن کی صدارت کا لکھا ہے وہ ہمیں بھی یاد ہے۔ راقم مضمون لکھتا ہے۔

آپ نے بحیثیت پردھان (صدر) آریہ سماج لاہور بھی کام کیا اور وہاں بہت سی صلاح کا کام کیا۔ اگرچہ یہ عہدہ ایک لحاظ سے مہنگا بھی پڑا کیونکہ ستیہ کا دیوانہ چرنجیو اس بات کی کبھی پروا نہیں کرتا تھا کہ سچائی کا پرکاش ہوتے ہوئے اسے کن کن اشخاص کو ناراض کرنا پڑے گا۔ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسے پر جب مرحوم سوامی یوگیندر پال ایک مسلمان بھائی کے ساتھ مباحثہ کرتے ہوئے نفس مضمون سے باہر جانے لگے اور اپنے مخالف کی دلائل کا جواب نہ دے سکے تو آریہ سماج کے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی اور اُن کے ستھان پر مرحوم سوامی نتیا نندجی کو کھڑا کرنے کا مشورہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کو کہا گیا کہ وہ اس بات کا اعلان کردیں کہ چونکہ اول الذکر صاحب کا گلا کام نہیں کرتا اور اُن کی آواز سامعین تک نہیں پہنچ سکتی اس لئے اُن کی جگہ دوسرے صاحب کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر بھاردواج کی حیثیت سے ایسا فعل بعید تھا اور اُنہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا بلکہ جب مہاشہ نے اُنہیں اس بات کی پرارتھنا کی تھی اُسے سخت جھاڑ ڈالی اور بتایا کہ میں آریہ سماج کی پردہ داری کی خاطر اور اُس کے رعب کو قائم رکھنے کی خاطر جھوٹ بولنے کا ہرگز مرتکب نہ ہونگا۔ مرحوم سوامی نتیا نندجی کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اپنی تقریر کرنے سے پہلے وہی کچھ کہنا شروع کردیا جو آریہ سماجی ڈاکٹر جی سے کہلانا چاہتے تھے مگر ڈاکٹر بھاردواج اسکو گوارا نہ کر سکے اور اُنہوں نے سچائی کو پرگٹ کردیا جس سے آریہ سماج کے حلقہ میں اُس وقت کے لئے ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ مگر

سچائی پسند لوگوں کے دلوں میں چمپتی جیو کے لئے پہلے سے زیادہ عزت اور سنمان کا بھاؤ پیدا ہو گیا۔ (بابت جولائی ۱۹۵۱ء)

ایڈیٹر۔ اس اقتباس میں جس مسلمان کا ذکر ہے وہ یہی خاکسار (ایڈیٹر اہلحدیث) تھا مسئلہ زیر بحث "حدوث دنیا" تھا۔ سوال تمہیدی فلسفیانہ رنگ کا تھا کہ کل اور جز کے وجود دو ہوتے ہیں یا ایک؟ مہاشہ یوگندرپال جواب دینے کو کھڑے کئے گئے۔ مہاشہ مذکور آریوں میں اسلامی مناظرہ کی خاص شہرت رکھتے تھے۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ وہ حافظ قرآن ہیں۔ لیکن اصلیت صرف اتنی تھی کہ بہت بڑے منہ پھٹ اور دل آزار تھے۔ ہمارے ساتھ مناظرہ میں کئی ایک دفعہ پیش ہوئے اس لئے ہم ان کو خوب جانتے تھے مگر ڈاکٹر چمپتی جیو کی صدارت میں ان کی وہ تیزی نہ تھی جو اور جگہ نظر آیا کرتی تھی۔ جواب دینے میں ادھر ادھر ہوتے رہے۔ ایک دو دفعہ ڈاکٹر صاحب نے ٹوکا بھی کہ سوال کا جواب دو تاہم وہ اپنی عادت کے پابند رہے۔ اسپر ڈاکٹر صاحب نے بھرے جلسہ میں جس میں ہزاروں حاضرین ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی وغیرہ تھے اٹھکر پکار دیا کہ چونکہ سوامی یوگندرپال سوال کا جواب نہیں دیتے اس لئے ان کی جگہ سوامی نتیانند جی کھڑے ہونگے۔ سوامی نتیانند آئے تو انہوں نے اپنے پردھان کے فیصلہ پر پانی پھیرنے کو کہا: سوامی یوگندرپال جواب ٹھیک دیتے تھے مگر ان کی آواز مولوی صاحب کی آواز کے برابر نہیں تھی۔ اسپر میں نے کہا پریذیڈنٹ کے الفاظ حاضرین نے سن لئے ہیں۔ آپ پریذیڈنٹ کی تردید کرتے ہیں۔ اسپر ڈاکٹر صاحب نے مجھے کہا آپ اپنا کام کریں اس میں دخل نہ دیں۔ میں سمجھ گیا اور خاموش رہا۔ میں حیران تھا کہ سوامی نتیانند کو اس کہنے کی ضرورت کیا پیش آئی جبکہ ان کا پریذیڈنٹ اصل حال اعلان کر چکا ہے۔ آج آریہ مسافر سے معلوم ہوا کہ ممبران سماج کے کہنے سے سوامی نتیانند نے دراصل سے اعلان جنگ کیا۔

افسوس ڈاکٹر چمپتی جیو ایک گرہستی ہو کر ایسا راست گو اور سوامی نتیانند ایک سادھو ہو کر ایسا خلاف گو۔ ہم نے اسی وقت سمجھا تھا کہ ڈاکٹر ایک لبرل (آزاد) آدمی ہے۔ یہ واقعہ اسکی زندگی میں قابل ذکر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر افسوس ہے راقم مضمون سے بھی حوصلہ نہ ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے حوصلہ کا پورا ذکر کرتا جو انہوں نے بھرے جلسے میں کیا تھا۔ واقعی بڑا ہی مشکل کام تھا جسکا ذکر بھی مشکل ہے۔

ہاں ہم حیران ہیں کہ راقم مضمون نے ڈاکٹر صاحب کی سوانح میں مہاشہ دھرمپال (حال غازی محمود) کے معاملہ اور مقدمہ کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ وہ بھی ضروری تھا شائد کوئی مصلحت ہوگی۔

اس گالی گلوچ کی انتہا؟

اہلحدیث مورخہ ۱۶ر جولائی کے صفحہ ۲ کے حاشیہ پر ہمنے لکھا تھا کہ غازی محمود (دھرمپال) نے مسافر آگرہ کے بوڑھے ایڈیٹر کو نیوگ اور نکاح ثانی پر مباحثہ کا چیلنج (دعوت) دیا ہے ساتھ ہی لکھا تھا کہ مسافر سے امید نہیں کہ چیلنج قبول کرے جیسا ہمنے لکھا تھا وہی ہوا۔ مسافر نے غازی محمود کو اتنی سنائیں کہ جتنی اس نے آریوں میں رہکر مسلمانوں کو سنائی تھیں ان سب کا بدلہ مسافر نے لیلیا۔ لطف یہ کہ غازی ہی کو بدزبان گالیاں دینے والا کہا ہے چنانچہ مسافر کے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

لدھیانہ کا مرتد جلاہا اب آریوں کو باب آپ کو گالیاں دیکر پیٹ پالنا چاہتا ہے * * * لدھیانہ میں تیرے ہی بزرگ علی بھائی بند کیسا عمدہ کپڑا بنتے ہیں اور ایمانداری سے اپنی روزی کماتے ہیں۔ تو بھی [illegible] اور ایمانداری سے روٹی کما۔ رہا تیرا نیوگ و نکاح ثانی پر ہم سے مباحثہ کی خواہش کرنا سو چونکہ تو ایکمرتبہ میدان مباحثہ سے بھاگ کر بھاگ چکا ہے اس لئے اب پہلے سات مرتبہ ٹانگ تلے سے نکل۔ پھر مباحثہ کی درخواست کر۔ منظور ہوگی۔ لیکن بدبخت جلاہے! جب ہم ہی پوری مباحثہ کے لئے گئے تھے تب کیا تجھے سانپ سونگھ گیا تھا کہ ہمارے سماج مندر میں قدم رکھتے ہی جھٹ دم دبا کر بیٹھ گیا اور پادری جوالا سنگھ کو ہمارے مقابلہ پر کھڑا کیا۔ ہم تیری کوری شیخی کی حقیقت سے اب خوب واقف ہو چکے ہیں اور جان گئے ہیں کہ درصل تو پانچ منٹ بھی ہمارے روبرو بلا اپنی بھد کرائے میدان مناظرہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بدقسمتی سے تجھے پبلک میں بولنا ہی نہیں آتا اسلئے ہمارے سامنے دون کی نہ لے اور چپ چاپ دم دبائے اپنا کام کئے جا کیونکہ کسی نے کہا ہے کہ ؎

کر گئے بھوڑ تماشے جانے
ناحق چوٹ جلاہا کھائے
(مسافر ۱۴ جولائی)

اہلحدیث۔ ان الفاظ سے مسافر کی خفگی ظاہر ہے مگر اتنی سخت خفگی کی وجہ اس نے اپنے ناظرین کو نہیں بتلائی؟ مباحثہ کا چیلنج دینا تو ایک معمولی بات ہے۔ ہر روز اخباروں میں ایک دوسرے کو دیتا ہے چنانچہ مسافر بھی ایسا کرتا رہتا ہے۔ اتنی خفگی جو اس اقتباس میں ہے کسی بڑے بھاری قصور پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ اسلئے مسافر کو چاہئے تھا کہ پہلے اس قصور کا ذکر کرتا۔ پھر جواب میں جو چاہتا کہتا تاکہ اس کے ناظرین بھی مسافر کو اتنی خفگی کرنے میں معذور سمجھتے۔ اب تو ہر ایک دانا یہی کہیگا کہ مسافر کی زیادتی ہے۔

ہم مسافر کے ان الفاظ پر ریویو نہیں کرتے نہ جواب دیتے ہیں۔ یہ دونوں کام غازی محمود (دھرمپال) کے ہیں۔ ہم تو مسافر کو صرف یہ کہتے ہیں کہ اظہار خفگی سے پہلے قصور بھی بتلانا چاہئے تھا۔ اس دفعہ اگر بھول گئے تو آئندہ بتلا دیجئیگا۔

نیوگ یوگ۔ نیوگ کی تاریخ اور اسکے نقائص پر زبردست کتاب مصنفہ دھرمپال قیمت ۸ر (منیجر)

؎ کیسا ہی شعر بخلاف محاورہ ہے (اہلحدیث)

نمازی اور بے نماز

فضائل نماز

از مولوی عبدالحمید صاحب مقیم حیدرآباد دکن

یہ مضمون ۱۱ شعبان - ۲۵ رجون کے پرچہ میں درج ہو کر بغیر کسی معقول وجہ کے ملتوی رہتا رہا آج درج ہے - مذکورہ نمبر میں نماز کی تاکید اور فرضیت کا ذکر یہاں تک ہوا تھا کہ تارک پر فتوے کفر کا مذکور تھا - آج کے حصے میں عام فضائل مذکور ہیں - (ایڈیٹر)

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اس کتاب میں (یعنی اس کے سچے ہونے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کوئی شک نہیں ہے (یہ کتاب) ڈرنے والوں کو رستہ بتاتی ہے جو بن دیکھی باتوں پر یقین کرتے ہیں - اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں - اور جو ہم نے اُن کو دیا اُس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو یقین کرتے ہیں اسپر جو تجھپر اُترا اور جو اُترا تجھ سے پہلے اور قیامت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کی راہ پر ہیں - اور یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز وغیرہ پڑھنے سے وہ اشخاص جن کا ذکر آیت مذکورۃ بالا میں ہے قیامت کے روز دوزخ سے بچکر جنت میں داخل ہو جائینگے -

(۲) سورۃ مذکور میں ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز کو درستی سے ادا کیا اور زکوٰۃ دی اُن کا ثواب اُن کے مالک کے پاس اُن کو ملیگا نہ اُنکو ڈر ہوگا نہ غم -

اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے والوں کو اللہ جل شانہٗ بہت بڑا اجر عطا فرمائیگا - یعنے جنت جو ایسی جگہ ہے جہاں نہ ڈر کا پتہ ہے اور نہ غم کا -

(۳) سورۃ مائدہ میں ہے:-

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی تمہاری مدد کرونگا) اگر تم نماز درستی سے ادا کروگے اور زکوٰۃ دیا کروگے - اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤگے اور انکی عزت کرتے رہوگے اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتے رہوگے تو میں ضرور تمہارے گناہ تم پر سے اُتار دونگا (یعنی معاف کر دونگا) اور تم کو آخرت میں اُن باغوں میں لیجاؤنگا جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں -

اس سے معلوم ہوا کہ نماز وغیرہ ادا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں - اللہ کی مدد نصیب ہوتی ہے اور دخول جنت بھی الحمد للہ علیٰ ذالک،

(۴) سورۃ انفال میں ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ایماندار تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل دہل جاتے ہیں - اور جب اُن کو اُس کی آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور ہمنے جو اُن کو دیا ہے اُسمیں سے خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے ایماندار ہیں - اُن کیلئے (رحمت اور فضل یا جنت کے) درجے ہیں اُنکے مالک کے پاس اور گناہوں کی بخشش اور عزت کی روزی۔

اس سے معلوم ہوا کہ پختہ نمازی ہی سچے اور سچے ایماندار ہیں اور اُن کو جنت میں درجے اور عزت کی روزی (جنت کے کھانے میوے وغیرہ) ملیں گے - اور اُن کے گناہ بخشدیئے جائینگے -

(۵) سورۃ توبہ میں ہے:-

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ - اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں - اچھی بات سکھاتے ہیں - اور بری بات سے منع کرتے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں - اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا کہنا مانتے ہیں - یہی لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کریگا بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان باغوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں - وہ ہمیشہ اُن میں رہینگے اور جنت العدن میں (رہنے کیلئے) عمدہ مکانوں کا (جو موتی اور جواہر سے بنے ہونگے) اور سب نعمتوں سے بڑھکر خدا کی رضامندی ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے -

اس سے معلوم ہوا کہ نمازی بخشے جاکر جنت العدن اللہ تعالیٰ عطا فرمائیگا اُن پر رحم ہوگا اور سب سے بڑی دولت خدا تعالیٰ کی رضامندی اُن کو حاصل ہو جائیگی جس سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔

(۶) سورۃ رعد میں ہے:-

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ

فتاویٰ

س نمبر ۲۴۹ - زکوٰۃ کل ایک دفعہ حساب سے نکال کر تقسیم کر دی جاوے یا حساب کر کے متفرق طور پر مدام لیکر متفرق طور پر تقسیم کرتا رہے۔
(محمد ابراہیم از ٹانڈہ ضلع مراد آباد)

ج نمبر ۲۴۹ - جس طرح دینے میں آسانی ہو یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ سال کے اندر اندر ادا کر دے واللہ اعلم (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۵۰ - زید کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ زید اس وقت ایسی قریہ میں مقیم ہے جہاں بکرا ملنا دشوار ہے بلکہ غیر ممکن۔ بہتیری کوشش کی مگر بکرا نہیں ملا۔ بعد ختم ہونے میعاد عقیقہ (یعنی ایک سال) کے زید کو بکرا ملا۔ اس وقت زید عقیقہ کرے یا نہ؟ (محمد یحییٰ از بلگام علاقہ بمبئی)

س نمبر ۲۵۱ - زید ایسی مفلسی میں مبتلا تھا کہ عقیقہ تو ایک طرف گھر کا خرچ تک چلنا دشوار تھا بعد دو سال کے اللہ کے فضل و کرم سے مالدار ہوا اس وقت زید اپنے لڑکے کا عقیقہ کرے یا نہ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۰ و ۲۵۱ - بحکم لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا جس وقت بکرا ملے یا جس وقت عقیقہ کی وسعت ہو کر دے۔ اللہ قبول کریگا۔
(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۵۲ - چونا جو گھونگے سیپ وغیرہ سے پکا کر بنایا جاتا ہے جو اکثر پان اور تمباکو میں کھایا جاتا ہے یہ چونا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ (عبد العزیز خریدار نمبر ۳۲۱۶ تارہ امنور ضلع چھپرہ)

ج نمبر ۲۵۲ - اس کی حرمت کسی آیت یا حدیث میں نہیں پس یہ بھی حلال جائز ہے۔

س نمبر ۲۵۳ - جنازے کی نماز میں پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ سینے پر باندھ لینا چاہئے یا کھلے رکھنا چاہئے؟

ج نمبر ۲۵۳ - باندھ لینا چاہئے۔ ایسا ہی دستور اہلحدیث چلا آیا ہے۔

س نمبر ۲۵۴ - اگر حنفی امام نماز جنازہ پڑھاتا ہو تو اہلحدیث کس طرح ادا کرے کیونکہ حنفی مذہب والے پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللھم پڑھتے ہیں اور سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ اہلحدیث حنفی کے پیچھے نماز جنازہ کی کس طرح سے ادا کرے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۴ - حنفی نہیں پڑھتا تو اہلحدیث پڑھ لے۔ اگر وقت نہیں ملتا تو سبحان کو ترک کر کے سورہ فاتحہ پڑھ لے۔ کیونکہ اس کی زیادہ تاکید ہے۔

س نمبر ۲۵۵ - بعض لوگوں کا دستور ہے جو اہلحدیث ہیں اور رفع یدین آمین بالجہر کرتے ہیں۔ وہ لوگ جب بہت سے حنفیوں میں جاتے ہیں جہاں ایک دو اہلحدیث ہوں۔ تو رفع یدین اور آمین بالجہر کو چھوڑ دیتے ہیں کیا ایسے لوگ گنہگار ہونگے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۵ - اگر طمع دنیاوی کے خیال سے ترک کرتے ہیں تو گنہگار نہیں۔ پہچان اس کی یہ ہے کہ نہ کرنے کی صورت میں اگر کوئی شخص ان مسائل کی بابت سوال کرے جواب صحیح دے تو سمجھا جاویگا دنیاوی طمع سے نہیں۔ اگر جواب بھی غلط دے تو دنیاوی طمع کا ثبوت ہوگا۔

س نمبر ۲۵۶ نقشہ بیت المقدس جس میں تصویر دوزخ و بہشت و بیت الارواح وغیرہ و نقشہ مکہ معظمہ جس میں تصویر چار مصلے وغیرہ و نقشہ مدینہ منورہ جس میں تصویر قبر آں حضرت و دیگر مزارات ہو یہ نقشہ مسجد کی دیوار میں لگانا از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۶ - از قسم سنت یا موجب ثواب تو نہیں بطور زینت کے لگا رکھے تو نہ ثواب ہے نہ عذاب واللہ علم۔ ہاں اگر ثواب سمجھکر لگاویگا تو بدعت ہو کر موجب گناہ ہوگا۔

س نمبر ۲۵۷ - ایک گاؤں کے نمبرداروں وغیرہ نے ضرورت دنیوی کے لئے کل اقوام حتے کہ بھنگیوں وغیرہ سے بھی چندہ فراہم کیا۔ بعض اشخاص سے جبراً بھی لیا گیا۔ چندہ مذکورہ میں سے جو کچھ باقی بچا اس سے ایک چٹائی مسجد کے لئے بھی لی گئی۔ تو بعض اشخاص نے کہا کہ اس چٹائی پر نماز صحیح نہیں چونکہ اس کا پیسہ خالص طیب و رضا کا نہیں ہے اسلئے نماز درست نہیں۔ بعض نے کہا کہ خیر صلاح نماز درست ہے۔ اسکا جواب فرماویں۔ (خریدار ۲۳۴۵)

ج نمبر ۲۵۷ - چندہ دینے والوں کی نیت جس کام کی ہے اس میں خرچ ہونا چاہئے جب تک مسجد کے لئے خالص نہ ہو مسجد میں نہیں لگانا چاہئے

س نمبر ۲۵۸ - وقت مقررہ پر آواز دینے والی گھڑی یا کلاک مسجد میں لگانیکا کیا حکم ہے (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۸ - منع کی کوئی وجہ نہیں لہذا جائز ہے۔

س نمبر ۲۵۹ - لڑکوں کو پہلی صف میں بائیں جانب ملا لیں صف پوری کرنے کے لئے جائز ہے یا نہیں۔ اگر پھر بھی صف پوری نہ ہو تو اس کے بعد کوئی اور آدمی آنے والا اس لڑکوں والی صف میں مل سکتا ہے یا علیحدہ اور صف بنا دے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۹ مل سکتا ہے جس حدیث میں آیا ہے لڑکوں کو پیچھے رکھتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کھڑا ہونے کے وقت پہلی صف کیلئے بالغ مرد کافی ہوں تو اس وقت لڑکوں کو پیچھے رکھنا چاہئے کافی نہوں تو ملا لینا چاہئے تاکہ صف اول پوری ہو جائے۔

س نمبر ۲۶۰ - گھر میں داخل ہوتے وقت ڈیوڑھی میں یا اندرونی صحن میں یا دیگر مکانات بعض وقت خالی از انسان ہیں یا جملہ مکانات مدخولہ و صحن مذکورہ میں السلام علیکم من ربنا الا ہر جگہ کہی یا صرف ایک جگہ ڈیوڑھی یا صحن مکان میں کہے۔ اگر چند بار مکان خالی میں داخل خارج ہو تب مکرر بروقت دخول و خروج جملہ مکانات مدخولہ و صحن میں کہنا چاہئے یا صرف ایکدفعہ کہے۔
(محمد سلیمان ساکن روڑی خریدار ۲۳۴۵)

ج نمبر ۲۶۰ - میں نے کسی روایت میں ایسا نہیں پایا۔ اتنا پایا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا سنت ہے اور بس۔

اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ

اور جن لوگوں نے اپنے مالک کی خوشی کے لئے صبر کیا اور نماز کو درستی سے ادا کیا اور جو ہم نے اُن کو دیا اُس میں سے چھپے اور کھلے خرچ کیا اور بُرائی کے بدلے بھلائی کی انہی لوگوں کو پچھلا گھر ملیگا (وہ کیا ہے) رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ خود جائینگے اور اُن کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں سے جو نیک ہونگے اور جنت کے ہر ایک دروازے سے اُن کے پاس فرشتے آئیں گے (جو کہیں گے) تم سلامت رہو (یہ جو تمکو ملا) تمہارے صبر کا بدلہ ہے تمکو یہ پچھلا گھر مبارک ۔

اس آیت میں بھی پکے نمازی کو جنت کی خوشخبری دیگئی ہے۔

(۷) سورۂ ابراہیم میں ہے:۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ اے مالک مجھکو نماز کا پابند کر دے اور میری اولاد میں سے بھی کچھ لوگوں کو۔ اے مالک ہمارے میری دعا قبول کر۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز وہ چیز ہے جسپر پابند رہنے کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) جیسے جلیل القدر پیغمبر بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کیوں نہ ہو ؎

خالق نے کیا بنائی ہے نور نظر نماز

(۸) سورۂ بنی اسرائیل میں ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیری تک نماز پڑھا کرو۔

سبحان اللہ نماز وہ عظیم الشان چیز ہے جس کی ادائیگی کے لئے سرور انبیاء خاتم المرسلین حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم تک کو احکام عالیہ صادر ہو رہے ہیں جنکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں پھر بھلا اَوروں کی کیا ہستی ہے۔

(۹) سورۂ مریم میں ہے:۔

اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا تاکید کی مجھکو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی جب تک میں زندہ رہوں۔

یعنے حضرت عیسٰے نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو تاکید فرمائی کہ میں تاحیات نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا رہوں۔

(۱۰) سورۂ مذکورہ میں ہے۔

کَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا (حضرت اسمٰعیل) اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کے لئے حکم فرماتے تھے۔ (اور اس وجہ سے وہ) اپنے مالک کے نزدیک مقبول تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کے لئے کہے وہ خدا کے نزدیک پسندیدہ بندہ ہے۔

(۱۱) سورۂ طٰہٰ میں ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (اے حضرت موسیٰ) نماز کو قائم کر مجھے یاد کرنے کیلئے۔

(۱۲) سورۂ مذکورہ میں ہے:۔

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ اہل بیت کو نماز پڑھنے کا حکم فرما دیجئے۔ اور آپ بھی اُسپر قائم رہئے۔

(۱۳) سورۂ مومنون میں ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ایمان والے مراد کو پہنچ گئے وہ جو نماز میں دل لگاتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جو میراث لینگے فردوس کے وارث ہونگے۔ وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے یعنی وہ لوگ جو نماز دل لگا کر پڑھتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں وہ مراد کو پہنچ گئے یعنی جنت کے وارث ہونگے

(۱۴) سورۂ نور میں ہے:۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانتے ہیں اُنپر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے۔

(۱۵) سورۂ عنکبوت میں ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز درستی سے ادا کرتے رہئے (اے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) کیونکہ نماز (آدمی کو) بےحیائی اور برے کام سے روکتی ہے۔

(۱۶) سورۂ معارج میں ہے:۔

اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں وہ جنت کے باغوں میں عزت کریگا

غرضکہ نماز پڑھنے کے فضائل قرآن مجید میں بیحد بیشمار مذکور ہیں اور نماز پڑھنے کے لئے بیسیوں جگہ خداوند جل شانہٗ کا حکم موجود ہے (مگر خوف طوالت ہم نے اتنے ہی پر اکتفا کیا) اور ظاہر ہے کہ جو چیز اہم اور ضروری ہوتی ہے اُس کے کہنے کے لئے بار بار کہا جاتا ہے اور تاکید پر تاکید ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ خود حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و حضرت مریم و امہات المومنین و دیگر بندگان خدا کو نماز پڑھنے کے لئے قرآن پاک میں حکم موجود ہے جیسا کہ اقتباسات بالا سے ناظرین کرام پر واضح ہوگیا۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہم نماز کے متعلق جو خوشخبریاں حدیث میں وارد ہیں اُن کو بھی اجمالاً نقل کر دیں ممکن ہے خداوند ذوالجلال اس سے عامۃ المسلمین کو ہدایت دے اور مجھ کو محض اپنے فضل سے بخشدے آمین

(باقی باقی)

متفرقات

دعاء صحت | ہمارے مکرم دوست اہلحدیث کے پرانے نامہ نگار ابو داؤد محمد عبداللہ صاحب عرصہ سے بعارضہ بخار مبتلا ہیں۔ ناظرین سے دعا ر صحت کی درخواست کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی درخواست یہ بھی ہے کہ کبھی تقریراً یا تحریراً کسی صاحب کے حق میں کوئی کلمہ سخت ان سے نکلا ہو تو معاف فرما دیں۔ ہماری دعا ہے خداوند تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو صحت عاجلہ بخشے۔

تلاش کتاب | کسی صاحب سے مسک الختام شرح بلوغ المرام مکمل یا کوئی جلد اور قرۃ العیون مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب مل سکتی ہو تو اطلاع دیویں۔ (احمد ولد مستری خدا بخش از ملتان)

درخواست اخبار | میں بہت غریب آدمی ہوں داخلہ غریب فنڈ کی بھی استطاعت نہیں رکھتا اہلحدیث اخبار کا بدل شائق ہوں۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام جاری کرا دیں یہاں بہت سے لوگوں کو اسکا فائدہ پہنچے گا۔ (سائل مسلم خان از جنگی پور)

درخواست روزگار | میں غریب آدمی تلاش روزگار میں پریشان ہوں۔ قرآن شریف اردو اور فارسی کی چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھا سکتا ہوں۔ کسی صاحب کو مجھ سے خدمت لینی ہو۔ تو پتہ ذیل سے مجھے یاد فرما سکتے ہیں (عبدالرحمن از مقام لکھی پور ڈاک خانہ گاجل ضلع مالدہ)

مدرسہ اسلامیہ ہوڑہ | ایک غریب مدرسہ ہے جو اپنی بساط کے مطابق تعلیم میں سرگرم ہے مگر کمی چندہ کی مشکلات میں خاطر خواہ کام نہیں کر سکتا اسلئے اصحاب اہلحدیث عموماً اور اہالی کلکتہ خصوصاً اس طرف توجہ فرما دیں تو بہت آسانی سے کام چل سکتا ہے۔ خاکسار سید نصیر الدین مہتمم مدرسہ اسلامیہ ہوڑہ محلہ پیلخانہ)

الخلافۃ فی خیر الامۃ | قادیانی فرقہ نے ایک رسالہ النبوۃ لکھا تھا جس میں ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ امت محمدیہ میں نبوت ہو سکتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکالا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نبی ہیں۔ اس رسالہ کا جواب یہ رسالہ ہے قیمت ۴ر پتہ: (مولانا عبدالرحیم صاحب پٹنہ میر شکار ٹولہ ڈاک خانہ گلزار باغ)

غریب فنڈ | کی طرف احباب کو توجہ نہیں حالانکہ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔

از قاضی میاں جان صاحب موضع پیرا ضلع قلابہ (بمبئی) ۶ر ۔ از فتوے فنڈ ۴ر ۔ سابقہ ۱۵ر ۔ از مولوی عبداللہ موضع ناڈے ضلع فیروزپور سائل عمر ۔ میزان کل للعہ ۔ باقی عہ نمبر سائلین جلد ہذا (۳۷)

حساب دوستان | مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہے۔ ۳۰ر اگست کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق دفتر کا نقصان نہ ہو۔ جن احباب کے نام گذشتہ سال رعایتی قیمت پر اخبار جاری کیا گیا تھا انہیں اطلاع رہے کہ اس سال کوئی رعایت نہیں ہے۔ انہیں بھی اصلی قیمت یعنی تین روپے کا وی پی بھیجا جائیگا۔ گرانی مصالح کی وجہ سے اور اخباروں نے قیمت بڑھا دی کہ اہلحدیث اصلی حالت پر ہے الحمد للہ۔

۳۹۰ + ۱۲۲۲ + ۱۲۳۲ + ۱۲۳۵ + ۱۲۳۹ +
۱۲۵۰ + ۱۵۰۴ + ۱۵۰۹ + ۱۵۱۰ + ۱۵۱۲ +
۱۵۹۵ + ۱۷۰۵ + ۱۷۳۲ + ۱۷۳۶ + ۱۷۳۹ +
۱۷۶۰ + ۱۷۶۳ + ۱۸۱۱ + ۱۸۵۹ + ۱۹۹۹ +
۲۰۰۰ + ۲۰۲۳ + ۲۰۳۱ + ۲۴۰۹ + ۲۴۱۰
۲۴۱۲ + ۲۴۱۳ + ۲۴۱۴ + ۲۴۱۷ [illegible]
۲۴۲۲ + ۲۴۲۴ + ۹۴۲۸ + ۲۴۲۹ + ۲۴۳۱ +
۲۴۴۰ + ۲۴۴۳ + ۲۴۵۲ + ۲۴۷۱ + ۲۴۷۲ +
۲۴۷۴ + ۲۴۷۵ + ۲۶۸۳ + ۲۹۰۱ + ۲۹۰۲ +
۲۹۰۳ + ۲۹۰۵ + ۳۱۵۲ + ۳۲۰۴ + ۳۲۲۶ +
۳۲۸۷ + ۳۲۹۴ + ۳۲۹۵ + ۳۳۰۰ +
۳۳۰۲ + ۳۳۰۴ + ۳۳۱۳ + ۳۳۱۵ +
[illegible] + ۳۳۲۳ + ۳۵۹۳ + ۳۵۹۴ +
۳۵۹۵ + ۳۵۹۶ + ۳۵۹۷ + ۳۵۹۸ +
۳۵۹۹ + ۳۶۰۰ + ۳۶۰۲ + ۳۶۰۶ +
۳۶۰۷ + ۳۶۱۱ + ۳۶۱۲ + ۳۶۱۳ + ۳۶۱۴
۳۶۱۷ + ۳۶۱۹ + ۳۶۲۰ + ۳۶۲۱ + ۳۶۲۲ +
۳۶۲۴ + ۳۶۲۵ + ۳۶۲۷ + ۳۶۲۹ +
۳۶۳۰ + ۳۶۳۱ + ۳۶۳۲ + ۳۶۳۳ +
۳۶۳۴ + ۳۶۳۵ + ۳۶۳۷ + ۳۶۳۸ +
۳۶۳۹ + ۳۶۴۰ + ۳۶۴۱ + ۳۶۴۲ + ۳۶۴۳ +
۳۶۴۴ + ۳۶۴۵ + ۳۶۴۶ + ۳۶۴۷ + ۳۶۴۸
۳۶۴۹ + ۳۶۵۰ + ۳۶۵۱ + ۳۶۵۲ + ۳۶۵۴ +
۳۶۵۵ + ۳۶۵۶ + ۳۶۵۷ + ۳۶۵۸ + ۳۶۵۹ +
۳۶۶۰ + ۳۶۶۱ + ۳۶۶۲ + ۳۶۶۳ +
۳۶۶۴ + ۳۶۶۵ + ۳۶۶۶ + ۳۶۶۷ +
۳۶۶۸ + ۳۶۶۹ + ۳۶۷۰ + ۳۶۷۱ +
۳۶۷۲ + ۳۶۷۳ + ۳۶۷۴ + ۳۶۷۵ +
۳۶۷۶ + ۳۶۷۷ + ۳۶۷۸ + ۳۶۷۹ +
۳۶۸۰ + ۳۶۸۱ + ۳۶۸۲ + ۳۶۸۳ +
۳۶۸۴ + ۳۶۸۵ + ۳۶۸۶ + ۳۶۸۷ +
۳۶۸۹ + ۳۶۹۰ + ۳۶۹۴ + ۳۶۹۶ +
۳۶۹۷ + ۳۶۹۹ + ۳۷۰۰ + ۳۷۰۱ +
۳۷۰۲ + ۳۷۰۳ + ۳۷۰۳ + ۳۷۰۵ +
۳۷۰۶ + ۳۷۱۲ + ۳۷۱۳ + ۳۷۱۴ +
۳۷۱۵ + ۳۸۶۸ + ۳۸۷۹ + ۳۸۸۱ +
۳۸۸۷ + ۳۸۹۳ + ۳۸۹۴ +

محمدیہ کمپنی | نے جو ایک مقروض پر دعوے دائر کیا تھا اس کی دوسری پیشی ۲۴ر جولائی کو تھی اس روز بغیر کسی کارروائی کے ۱۱ر اگست مقرر ہوئی شرکاء کمپنی دعا کریں خدا حقدار کو حق دلا دے۔

دعائے صحت | ہمارے بزرگ مولوی گل محمد صاحب ساکن بستی گدنہ ضلع مظفر گڈھ بہت دنوں سے علیل ہیں ناظرین سے دعا صحت اور حسن خاتمہ کی درخواست کرتے ہیں۔ شفاہ اللہ واحسن خاتمتہ ۔

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف سا ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۹ جولائی سے ۲۵ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:—

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے ناروے کا ایک بڑا اسٹیمر غرق کر دیا۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے دو ترکی اسٹیمروں اور دو بڑی کشتیوں کو تارپیڈو سے ڈبو دیا۔

چار اطالوی جنگی جہازوں نے کٹارو (آسٹریا) پر گولہ باری کی۔

آسٹریا کی ایک آبدوز کشتی نے اطالوی جنگی جہاز گیری بالڈی پر تارپیڈو پھینک کر اسے غرق کر دیا۔

ڈاکٹر میکلا مارا نے اعلان کیا ہے کہ جرمنوں نے اب تک غیر جانبدار ملکوں کے ۹۵ جہاز غرق کئے ہیں۔

اطالوی ہوائی جہازوں نے آسٹریا میں کئی موقعوں پر بم گرائے۔ نیز آسٹریا کا ایک بحری ہوائی جہاز چھین لیا۔

ایک فرانسیسی ہوائی جہاز نے ایک جرمن ہوائی جہاز پر گولہ باری کر کے اسکو تباہ کر دیا۔

دس فرانسیسی ہوائی جہازوں نے چاپل کے جرمن فوجی سٹیشن پر بم پھینک کر سامان حرب کے عظیم ذخیرہ کو نقصان پہنچایا۔

ایک فرانسیسی ہوائی جہاز نے ایک جرمن سامان حرب کے ڈپو اور جنگی سٹیشن پر تین بم گرائے۔

آسٹروی ہوابازوں نے ... پر بم گرائے جس سے ۲ آدمی ہلاک ہوئے۔

چھ روسی ہوائی جہازوں نے ریلوے سٹیشن کو مراد ... جنکشن پر بم گرا کر بہت سا نقصان کیا۔

روس کے ایک بہت بڑے ہوائی جہاز نے جرمنی کے تین ہوائی جہازوں کو جنگ کر کے بھگا دیا جرمنی کے ایک ہوائی جہاز کو سخت نقصان پہنچا۔ روسی ہوائی جہاز میں گولوں کے لگنے سے بہت سی سوراخ ہو گئے۔

گیلی پولی (دردانیال) میں متحدہ افواج اور ترکی لشکر میں نہایت شدید جنگ ہوئی جس میں متحدہ فوجوں نے چار سو گز خندقوں پر قبضہ کر لیا۔

آجکل تمام دنیا کی آنکھیں مشرقی میدان جنگ کی طرف لگی ہوئی ہیں جہاں جرمن آسٹروی اور روسی فوجوں میں عظیم ترین جنگ ہو رہی ہے مشرقی رزمگاہ میں جرمن آسٹروی فوجیں تین حصوں میں منقسم ہو کر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

عید آنہ فنڈ

ناظرین کو عید کے موقعہ کا خیال رکھنا چاہئے ہر ایک اہلحدیث سے ایک آنہ اپنی کانفرنس کیلئے وصول کریں اشتہارات کی جتنی ضرورت ہو منگالیں۔

ابوالوفاء

بہی خواہان اہلحدیث

بہت دنوں سے اپنے پیارا اہلحدیث (اخبار) کی ترقی سے بے خبر ہیں اس لئے ان کو اس کی اشاعت پر متوجہ ہونا چاہئے۔

ایڈیٹر

جنوبی پولینڈ میں جرمن آسٹروی فوجوں کی کمان جرمن جنرل وان میکنسن کے ہاتھ میں ہے۔

شمالی پولینڈ کی جرمن فوجوں کو جنرل وان ہینڈنبرگ لڑا رہا ہے۔

صوبجات بالٹک میں بڑھنے والی جرمن فوجوں کا کمان افسر جنرل وان بیولو ہے۔

جرمنوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے صوبجات بالٹک میں روسیوں کو ریگا کی طرف دھکیل دیا ہے۔

جرمنوں کا یہ بھی دعوے ہے کہ وہ ونڈاؤ میں داخل ہو گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ صوبجات بالٹک میں جرمنوں کی پیش قدمی کا مطلب مقام ریگا پر قبضہ کرنا ہے تاکہ اسے بحری فوج کا مستقر بنایا جاوے۔

روسی کہتے ہیں کہ انہوں نے ریگا کے جنوب مغرب میں چالیس میل پر جرمنوں کو روکدیا ہے

شمالی پولینڈ جرمن زیادہ مستعدی دکھا رہے ہیں جہاں ان کا مقصد وارسا پر قبضہ کرنا ہے

وڑ رہنمد کا تار مظہر ہے کہ جرمن فوجیں بلونی کرودجگ کے مورچوں تک پہنچ گئی ہیں جو وارسا سے پندرہ میل جنوب مغرب میں واقع ہے۔

کہتے ہیں کہ قیصر جرمنی نے قیصرہ کو مقام پوسن میں بلا بھیجا ہے تاکہ وارسا کے فتح ہو لینے پر جلوس نکالا جائے۔

جرمن فوجوں کے وارسا اور ریگا کی طرف بڑھنے کو روسیوں نے بہت کچھ محسوس کیا کہ اور روسی گرجوں میں بدھ کے روز (۲۱ جولائی کو) دعائیں مانگی گئیں۔

جنوبی رزمگاہ میں اطالوی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔

اطالوی اطلاعیں مظہر ہیں کہ سطح مرتفع کارسو پر نہایت شدید جنگ ہو رہی ہے۔ اور حریفین کا بھاری نقصان ہوا ہے۔

گوریزیا پر ۲۱ جولائی کو تمام دن اطالوی اور آسٹروی فوجوں میں خونریز جنگ جاری رہی اطالوی کہتے ہیں کہ ہم نے شہر کے جنوب کی گھاٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے لیکن آسٹروی اطلاع مظہر ہے کہ آسٹروی فوجوں نے ان گھاٹیوں کو واپس لے لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ جرمنی کی مالی حالت سخت نازک ہو رہی ہے۔

پنجاب میں آج (۲۵ جولائی) تک بارش نہیں جس کی وجہ سے سخت گرمی ہے اور روزہ داروں کو سخت تکلیف ہے اللہ تعالیٰ عاجز بندوں کے حال پر رحم فرماوے۔

باڈی گارڈ ۱/۲

کے معنی ہیں بدن کا محافظ۔ پس اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت کرنی چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیشہ تندرست رہیں اور کوئی بیماری آپکو نہ ستائے تو آپ ہمارا تیار کردہ باڈی گارڈ ہماری ہدایت کیمطابق استعمال کریں جو آپکو سفر اور حضر میں ہر ایک کا درد چاہے سر کا ہو یا پیٹ کا۔ گردہ کا ہو یا مثانہ کا۔ بادی کا ہو یا بلغم کا۔ ہر ایک قسم کا تشنج۔ ہر ایک وبائی مرض۔ ہر ایک قسم کا بخار۔ پھوڑا پھنسی خارش۔ بواسیر۔ نزلہ زکام۔ پرانی کھانسی وغیرہ۔ سانپ بچھو۔ بھڑ۔ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کی تکالیف سے آپ کی حفاظت کریگا۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے قیمت عہ۔ محصول ڈاک علاوہ ✦

المشتہر

مینیجر شفاخانہ یونانی چوک چشمہ گوجرانوالہ

اشتہار کتب ۶

آجکل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں اور اخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت سے بھیجی جائینگی۔

نام کتاب	زبان	قیمت اصلی	رعایتی
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصیر بروزی	عربی	۱۲ /	۱۰ /
ہدیۃ الاخوان بہ بیان اَدعیہ یدعو بہا تالی القرآن	مترجم اُردو	۱۰ /	— /
حزب الاعظم نصف تقطیع ۲۲×۲۹	"	۵ /	۴ /
تیسیر الباری شرح بخاری جلد پنجم	فارسی	۶/ ۸	عہ ۱۰ / محصول
شرح بخاری جلد ششم	"	۶/ ۸	عہ ۱۰ / "
سوانح غزنویہ	اُردو	۶ /	۵ /
قصیدۂ محمدیہ در شجاعت حسینیہ مترجم	"	۳ /	۲ /
شرح خمسین ابن رجب حنبلی	عربی	۶ /	عہ
تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب بریلوی	اُردو	۲ /	۱ /
سوانح احمدی محمد جعفر تھانیسری	"	۶ /	۱ /

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کیگئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔ ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

سلکی عمامہ ۳

ناظرین۔ میرے ہاں ہر قسم کا کوسا سلک بکفایت ملتا ہے۔ اگر آپ کو عمامہ باندھنے کا شوق ہو تو ایکدفعہ ضرور منگائیے اس کا رنگ شوب پڑنے پر بادامی ہوتا ہے علاوہ ازیں اور بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور قیمت بھی مختلف ہوتی ہے۔ مال بہت کفایت سے روانہ ہوتا ہے جس کی تصدیق ایکدفعہ منگانے سے ہوسکتی ہے مثلاً صافہ۔ دھوتی۔ ساڑھی۔ کوٹ شیروانی اور کرتے وغیرہ کیلئے ہوتا ہے قابل دید شے ہے۔ اس کی خوبی اور عمدگی دیکھنے پر منحصر ہے پائداری کے لحاظ سے سب لٹھے کپڑوں سے اعلےٰ اور فضل ہے جب آپ اس کا استعمال کرینگے تو آپ کے ہمعصر دوست بھی تقاضا کرینگے کہ ایسا ہی ایک صافہ ہمکو بھی منگوا دیجئے کیونکہ اس پر سادگی اور صوفیانہ پن دونوں ختم ہیں۔

نوٹ ۔ ہر فرمائش کی تعمیل حسب مرضی خریدار اسقدر صفائی اور راستبازی سے کی جاتی ہے کہ جسکے صرف تھوڑے عرصہ کے تجربہ سے مجھکو بصد التماس کرنیکی جرأت ہوئی ہے کہ جو صاحب ایک دفعہ امتحاناً تھوڑا بہت معاملہ کرکے اس نیازمند کو آزمائش کا اعزاز بخشیں تو ممکن نہیں کہ عمر بھر اس تابعدار کی خدمتگذاری سے کسی طرح سے بھی معذور رہوں۔ یہ لٹھے ریشم وغیرہ سے بالکل پاک ہے اور اس کے پیچھے بعد دیگرے پبلک پر امتحان ہوچکے ہیں ✦

ایم اے سبحان کوسا سلک ایجنٹ اینڈ مرچنٹ صدر بازار رائے پور سی پی۔

اوّل دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا مصطگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہوگیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دئے صحت پاچکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضرور ہوا۔ اس کی ایک بار کے استعمال سے درد کی تکلیف اُسی وقت نصف دور ہوجاتی ہے پھر تھوڑا ٹھیر ٹھیر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد یکدم دور ہوجاتا ہے۔ یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا۔ سڑجانا اور رگن لگنا وغیرہ کو دور کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کردیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید اور مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ ر تین ڈبیہ سے کم روانہ نہوگی ہر قسم کی مجرب مفرد اور مرکب ادویات مل سکتی ہیں۔ المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ۔

ناظرین اہل حدیث کے لئے خاص رعایت

یکم رمضان المبارک سے ۳۰ تک جس کی فرمائش آئیگی اسے کتاب نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جس کا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شائع ہوچکا ہے نصف قیمت چار آنہ میں روانہ کی جائیگی اور اس کے ہمراہ فضائل محمدیہ بھی نصف قیمت ۲ ر کو دیجائیگی۔ مسلمان یہ موقعہ غنیمت سمجھکر جلد منگالیں اور اپنے نبی کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل ملاحظہ فرمائیں۔ فرمائش میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔

ملنے کا پتہ۔ **مولوی حشمت علی محلہ گڑھیا بانس بریلی۔**

ماہ رمضان المبارک میں رعایت ⅓ قیمت

ذیل میں رئیس الموحدین نواب میر صدر الدین صاحب بڑودہ کے نہایت ضروری کارآمد رسالوں کی پوری قیمت درج ہے لیکن ماہ رمضان میں اُن کی تہائی قیمت کر دی گئی ہے یعنی تین روپیوں کی کتابوں کا ایک روپیہ لیا جاویگا تاکہ ہر ایک مسلمان اِس نعمت سے مستفید ہو سکے۔ جلدی منگوا لیجئے۔

قال الله - حقوق اللہ - حقوق العباد اور روزانہ کاروبار دنیاوی طرز معاشرت کا بیان احکام قرآنیہ سے قیمت - - - - - ۵/
قال الرسول - احادیث نبویہ کا ضروری و کارآمد لب لباب - - - ۴/
اسلام کے عقائد - جسمیں عقائد اسلامیہ بطور سوال و جواب درج ہیں ۲/
ولی کی پہچان جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق - - - ۲/
اسلام کی صداقت - مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ - ۲/
محرم کی بدعتیں محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلائل سے رد - اخیر میں علمائے کرام کا فتویٰ درج ہے - - - - - - ۲/
تحریم الخمر والزنا واللواط والمعازف والعشق - زنا - شراب - راگ اور لواطت اور عشق وغیرہ کا بیان - - - - ۳/
اسلام کی خوبیاں - کلمہ - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ کی خوبیاں و فوائد ۲/
اصلاح المومنین - انسان کی پیدائش کا مقصد اور اس کے فرائض - ۳/
اسلام کے حسنات علوم دینیہ تفسیر - حدیث - فقہ تصوف وغیرہ کی کیفیات ۲/
اسلام کے نواہی - منہیات اسلام کا بیان - - - ۳/
اسلام کی حمایت - اصلاح قوم کرنے کا طریقہ - - - ۳/
گلدستہ فوائد ہر مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے - ۴/
اصلاح النفوس - آسند حبا للہ - قلب سلیم استقامت پر بحث - ۲/
اسلام کا اتالیق - نام ہی سے ظاہر ہے - - - ۲/
تعلیم الزکوٰۃ زکوٰۃ کے جملہ احکام کا بیان - - - ۱/
تعلیم الحج - حج کے جملہ ارکان کا بیان ۱/ ٭ **تعلیم الصیام** روزہ کے متعلق جملہ مسائل ۱/
صلاح المسلمین رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ کا رد - ۳/
اصلاح البشر - انسان کی گفتار رفتار عادات و اطوار وغیرہ کی صلاح کے طریقے ۳/
اسلامی حقوق کس کس کس پر کیا حقوق ہیں ۱/ ٭ **علاج ظلم** ظلم کی تفصیل ۲/
قول الفقہاء - ہندوستان کے اکابر و مشاہیر علماء کے کارآمد فتاوے ۲/
علاج معصیت نہایت مفید رسالہ ۲/ ٭ **علاج حرص** حرام حلال کی تفصیل وغیرہ ۲/

المشتہر مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جیل سنگھ امرتسر

مومیائی

٤٣/٥٢

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی -

قیمت فی چھٹانک ۱۲/ - آدھ پاؤ پختہ ۱؎ - پاؤ پختہ ۲؎ مع محصول ڈاک وغیرہ ۵؎ ممالک غیر سے محصول علاوہ -

تازہ شہادات

جناب حکیم علیجان صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:-
قبل میں ہمنے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی باذنہ تعالیٰ بہت ہی مفید ثابت ہوئی - ایک چھٹانک مومیائی مہربانی فرما کر ہمارے پتہ سے ارسال فرمادیں - ممنون ہونگا - ۸ جون ۱۹۳۴ء

جناب مولوی عبد الستار صاحب لبکوہر سے لکھتے ہیں:
عرصہ کے بعد آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کر کے آپکو تکلیف دیتا ہوں - معاف فرمائیے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپکی تیار کردہ مومیائی جملہ اندرونی امراض کیلئے ہر موسم میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے لہذا میں اپنے احباب کیلئے وقتاً فوقتاً منگایا کرتا ہوں میرے ملنے والے ایک صاحب دھنی پنساری ہیں مہربانی کر کے اُن کے نام پتہ ذیل پر ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلو جلد ارسال کریں (۱۵ جون ۱۹۳۴ء)

جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب انگھ ضلع مرشد آباد سے تحریر فرماتے ہیں:-
آپکی مومیائی کے استعمال سے بائیس برس کا ضعف اچھا ہوا - اسوقت میری دوست ڈپٹی انسپکٹر صاحب کے نام پر ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرمادیں (۲۶ مئی ۱۹۳۴ء)

ملنے کا پتہ: پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

راجپوت سٹیم پریس ... لاہور میں شاکر دین ٹوپیاں سنگھ پرنٹر نے چھپا اور مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مدیر و فاضل مالک و ایڈیٹر نے شائع کیا امرتسر سے

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ہے
” ” ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
” ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۲ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

امرتسر مورخہ ۲۳ رمضان ۱۳۳۳ہجری مطابق ۶ اگست ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

ایک اشتہار متضمن مسائل — ۱
بریلی اور بدایون کے حنفیوں میں چپقلش — ۳
قادیانی مشن (یک نہ شد دو شد بلکہ شش شد) — ۵
اہل کشمیر کو مبارک۔ (اشتہاری صوفی کی آمد) — ۶
مولوی ابو رحمت صاحب غور سے سنیں — ۷
واعظین اہلحدیث کانفرنس کی خدمات — ۷
فتاوے — ۸
متفرقات — ۹
انتخاب الاخبار — ۱۰
اشتہارات — ۱۱
” — ۱۲

ایک اشتہار متضمن مسائل

بعض احباب نے گلاؤٹھی ضلع میرٹھ سے ایک اشتہار متضمن سوالات ہمارے پاس بغرض جواب بھیجا ہے ہم اشتہار بازی کی ابتدائی کیفیت سے تو ہم آگاہ نہیں کہ کیونکر ہوئی اور کس سے ہوئی۔ اس لئے ہم اسکے تو ذمہ دار نہیں۔ ہاں ہمارے بھائیوں نے جو ہم سے ان مسائل کا جواب پوچھا ہے بحکم قرآن مجید اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اس کام میں اُن کی مدد کرنا ہم پر ضروری ہے۔ سوال ایسے ہیں کہ فریقین کی طرف سے اُن کی جواب میں رسائل شائع ہیں تاہم چونکہ جواب کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اس لئے جواب دینا ضروری ہے۔ اشتہار میں بہت سے الاہنے طعنوں کے بعد جو سوال کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں :-

غیر مقلدین کا دعوے ہے کہ مقتدی کی نماز بلا الحمد پڑھے ہوئے نہیں ہوتی اور نہ گاؤں کے رہنے والوں پر بلکہ ہر جگہ کے مسلمانوں پر خواہ وہ جنگل میں کیوں نہوں[1] جمعہ فرض ہے چونکہ ثبات دعوے ذمہ مدعی کے ہوتا ہے اس لئے غیر مقلدین پر ثبوت اپنے دعوے کا دینا لازم ہے۔ اگر دعوے اُن کا ثابت ہوگیا تو بلا انعام لئے ہوئے ہم اُن کے مسائل قبول او رعمل کرنے کو تیار ہو جائینگے :

سوال اول۔ فاتحہ خلف الامام بمقابلہ اس حکم حق سبحانہ تعالی کے کہ جب قرآن پڑھا جاوے پس اُس کو تم سنو اور چپکے رہو کوئی آیت یا حدیث کہ جس سے الحمد کا پڑھنا مقتدی کے حق میں اس ممانعت سے خاص ہو جاوے ثبوت دعوے میں پیش کریں۔ مگر اس شرط سے کہ وہ حدیث صحیح و صریح الدلالۃ ہو یعنی صحیح باعتبار

[1] مسافر پر نہیں (اہلحدیث)

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب کے

روایت ہو اور اُس کے مدلولات میں تردد اور اختلاف کی گنجائش نہ ہو جیسے حدیث حضرت عبادہ بن صامتؓ کی ہے اور صریح الدلالۃ یعنی تاویل کے ساتھ ہیر پھیر کر کے مقتدی کے ذمہ نہ لیپی جائے جیسے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے بلکہ صاف صاف ان لفظوں کے ساتھ ہو کہ مقتدی کی نماز بلا الحمد نہیں ہوتی یا مقتدی کو الحمد پڑھنی چاہیے

سوال دوم۔ نماز جمعہ مواضعات وغیرہ میں اس سوال کا جواب دیا جائے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود عام حکم ہونے کے موضع قبا میں یا حجۃ الوداع کے روز عرفات میں باوجود ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود ہونے کے نہ خود جمعہ پڑھا نہ دوسروں کو حکم دیا۔

اہلحدیث۔ اقتباس مذکور میں جو سوال اوّل اور سوال دوم کی صورت میں لکھا گیا ہے یہ در اصل فریق ثانی کی طرف سے نفی کی دلائل ہیں جن کو بصورت سوال بیان کیا گیا ہے۔ اصل سوال صرف یہ ہے کہ (ا) فاتحہ خلف الامام کا ثبوت اور (ب) ہر مقام پر جمعہ پڑھنے کا ثبوت۔ میرا خیال ان مسائل میں خاص صورت کا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ان مسائل میں اہلحدیث کا دعوےٰ مسلم الطرفین ہے اس لئے اس کے ثبوت دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اہل حدیث جس دلیل سے فرضیت فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں وہ فریق ثانی کو بھی مسلم ہے یعنی لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب[۱] (بخاری) اسی طرح دوسرے دعوے کی دلیل جس سے فرضیت جمعہ کا ثبوت ہوتا ہے مسلم فریقین ہے۔ ہاں اہلحدیث کے عام دعوے کو حنفیہ بصورت عام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تخصیص کے قائل ہیں یعنی وہ دعوے اوّل کی بابت کہتے ہیں کہ نماز میں فاتحہ کی ضرورت ہے مگر مقتدی کے لئے نہیں امام اور منفرد (اکیلے) کیلئے ہے۔ نمازی تین قسم ہوتے ہیں۔ امام۔ مقتدی اور اکیلا۔ اہلحدیث اس حدیث کو تینوں اقسام پر حاوی جانتے ہیں اور حنفیہ دو پر مانتے ہیں۔ تیسری قسم (مقتدی) کو اس سے مستثنےٰ کہتے ہیں۔ گویا اس بیان تخصیص میں حنفیہ ایک ایسے دعوے کے مدعی ہیں جس میں فریقین کو نزاع ہے اور اہلحدیث ایک ایسے دعوے کے مدعی ہیں جس کا مفہوم اعم مسلم فریقین ہے۔

اسی طرح جمعہ پڑھنے والے بھی تین قسم ہیں۔ شہری مقیم۔ دیہاتی مقیم اور مسافر۔ فرضیت جمعہ کی دلیل آیت قرآنی اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ[۲] کے علاوہ احادیث بکثرت ہیں جن میں مذکور ہے کہ ہر عاقل بالغ پر جمعہ فرض ہے۔ ان احادیث کا شمول تینوں قسموں کو ہے مگر مسافر بالاتفاق اس سے مستثنےٰ ہے اُس پر جمعہ فرض نہیں اس لئے وہ محل نزاع بھی نہیں۔ شہری پر بالاتفاق فرض ہے۔ رہے دیہاتی۔ حنفیہ اُن کی تخصیص کے قائل ہیں لہذا ثبوت اُن کے ذمہ ہے کہ کس دلیل سے اس عام حدیث کو خاص کرتے ہیں۔

یہ ہے تنقیح دعوے فریقین کی جس کے نہ جاننے سے فریقین الجھن میں پھنس جاتے ہیں۔ ہمارا خیال انہی مسائل کی نسبت کوئی خاص ایسا نہیں بلکہ اہلحدیث کے جتنے اختلافی مسائل ہیں ہم اس اعتقاد پر ہیں کہ ان سب میں وہ سبکدوش ہیں اور اُن کے مخاطب اُن میں مدعی ہیں۔ مثلاً رفع یدین ہے اس کو حنفی بھی مانتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کی تھی پھر کیا ہوا؟ منسوخ ہو گئی۔ بہت خوب۔ تو ثبوت دعوے نسخ بذمہ حنفی۔ آمین بالجہر ہے تو حنفی بھی مانتے ہیں کہ آں حضرت نے آمین بالجہر کی مگر منسوخ ہو گئی۔ بہت اچھا ثبوت نسخ بذمہ مدعی۔

پس ان دونوں مسائل میں اہلحدیث کا ثبوت مسلم طرفین ہے یعنی فاتحہ خلف الامام کی دلیل لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب ہے اور دیہات میں جمعہ کی فرضیت کی دلیل علاوہ عموم آیت کے حدیث مندرجہ ذیل صاف ہے الجمعۃ واجبۃ علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض رواہ ابوداؤد یعنی ہر ایک مسلمان پر جمعہ فرض ہے سوائے چار قسم کے۔ غلام۔ عورت۔ نابالغ بچہ یا بیمار۔ پس اُن کے سوا دیہاتی کو بھی اس فرضیت سے مستثنےٰ کہنے والا اپنے دعوے کا ثبوت دے۔ سائل نے بڑی ہوشیاری سے اپنے ثبوت کو بطور سوال کے لکھا ہے مگر اہل علم کے نزدیک عنوان بدلنے سے اُس کو آسانی نہیں ہو سکیگی پس اب وہ اپنے سوالوں کے جواب سُنے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ میں جو اذا کا لفظ ہے سور کلیہ نہیں بلکہ اہل منطق اور اہل عربیت اس کو سور مہملہ کا کہتے ہیں۔ جب اس میں کلیت نہیں تو منع قرأت فاتحہ کی دلیل نہ ہو سکی۔

آئیے ہم اس کو کسی وجہ سے کلی بھی مان لیں تاہم اس میں وہ زور نہیں جو سائل نے سمجھا ہے کیونکہ بہت سے افراد بالاتفاق مخصوص ہو چکے ہیں مدارس میں بوقت تعلیم اذا قرئ القرآن صادق ہے مگر حکم فاستمعوا واجب نہیں۔ مغرب یا عشا کے وقت فرضوں کی دوسری جماعت کھڑی ہوتی ہیں امام قرآن شریف بالجہر پڑھتا ہے جس سے اذا قرئ القرآن صادق آتا ہے مگر پہلی جماعت کے لوگوں کو سنتیں پڑھنے سے حنفی بھی مانع نہیں یعنی اُن کو فاستمعوا کا حکم نہیں دیتے۔ اور سُنئے۔ امام قرأت کر رہا ہے۔ ایک شخص مسبوق آکر نماز میں ملنا چاہتا ہے وہ اور کچھ نہ پڑھے تکبیر تحریمہ تو ضرور پڑھیگا۔ یعنی اللہ اکبر کہکر وہ داخل نماز ہوتا ہے اور..... اللہ اکبر جملہ تامہ ہے حالانکہ اُس کے کہتے وقت امام قرأت کر رہا ہے جس سے اذا قرئ القرآن صادق ہے مگر فاستمعوا واجب نہیں۔ سردست اتنے مواقع کی تخصیص یاد رکھکر اصول فقہ کا وہ قاعدہ یاد کریں جس میں مذکور ہے کہ ایک ہی موقع کی تخصیص سے حنفی مذہب کے مطابق بھی عام میں وہ قوت نہیں رہتی جو قبل از تخصیص اُس میں ہوتی ہے پس جس طرح یہ مواقع تخصیص پذیر ہو گئے ہیں اسیطرح خلف الامام بھی تخصیص پذیر ہے یعنی جس طرح ان

[۱] بغیر فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی [۲] جب نماز جمعہ کیلئے بلایا جائے تو جلدی آؤ۔

مواقع میں آیت قرآنی اذا قرء القرآن سے حکم وجوب فاستمعوا نہیں لگایا۔ اسی طرح خلف الامام بھی فاستمعوا کا محل نہیں۔ اس تخصیص کی دلیل تو ہم آپ لوگوں سے نہیں پوچھتے مگر اس تخصیص کی دلیل اُس سے مضبوط پیش کرتے ہیں یعنی لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

دیہات میں جمعہ کی بابت جو سائل نے معارضہ پیش کیا ہے وہ بہت ہی کمزور ہے۔

آں حضرت مع صحابہ کرام جمعۃ الوداع میں مسافر تھے اور مسافر پر تو بالاتفاق جمعہ فرض نہیں پھر اس سے جمعہ کی دیہاتی فرضیت میں کیا شبہ پیدا؟ موضع قبا کا ذکر بے محل ہے۔ سائل اس کی تفصیل کرے ہم جانتے ہیں کہ ہمارے یہ جوابات بوجہ علمی اصطلاحات کے عام فہم نہیں ہو سکتے۔ مگر ہم مجبور ہیں فریق ثانی ان اصطلاحات کے بغیر جواب کو جواب نہیں جانتا۔

عام فہم تقریر یہ ہے کہ چونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز جائز نہیں۔ اس لئے خلف الامام ہو یا اکیلا ہو۔ فاتحہ ہر حال میں پڑھنی چاہیئے۔ اور جو آیت قرآنی اس کے برخلاف پیش کی گئی ہے اُس کا مطلب یہ نہیں جو سائل نے سمجھا ہے بلکہ یہ ہے کہ قرآن جب بطور وعظ و نصیحت کے پڑھا جائے تو چپ رہکر سنو۔ نماز کا موقع مراد نہیں۔

اسی طرح فرمایا جمعہ ہر ایک مسلمان پر واجب ہے دیہاتی لوگ بھی چونکہ مسلمان ہوتے ہیں اس لئے اُن پر بھی جمعہ واجب ہے جب تک اُن کو منع کرنے کی کوئی کافی وجہ نہ ملے جو وجہ نہ ہونیکے سائل نے بھی ذکر نہیں کی اور جو کی ہے وہ غیر کافی ہے ۔

بریلی اور بدایوں کے حنفیوں میں چپقلش

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے کہ حنفی مذہب میں دو گروہ ہیں۔ ایک دیوبندی کے نام سے مشہور ہیں جن سے مراد یہ نہیں کہ وہ خاص دیوبند کے رہنے والے ہیں۔ بلکہ دیوبندی سے مراد یہ ہے کہ وہ مسائل فقہ میں حنفی مذہب کے پابند ہیں دیگر رسمیات شرکیہ اور بدعیہ کے قائل اور فاعل نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ وہ پکے حنفی ہیں مگر بدعتی نہیں۔

دوسرا گروہ وہ لوگ ہیں جو علاوہ حنفی مذہب کی پابندی کے دعوے کرنے کے رسوم مروجہ (مولود۔ گیارہویں وغیرہ) کے بھی قائل اور فاعل ہیں۔ جس طرح پہلے گروہ کا صدر مقام دیوبند ہے اس دوسرے کا صدر مقام بریلی اور بدایوں ہے

اختلاف انسانی فطرت میں داخل ہے اس لئے اس سے نہ ڈرنا چاہیئے نہ اس کو موجب تفرق اتصال جاننا چاہیئے۔ ہاں اس کا استعمال جب برے عنوان سے کیا جائے۔ نفس معاملہ سے گزرکر ذاتیات تک پہنچا جائے اور اپنے مسلم بھائی کی عزت کو جسکی شان میں فرمایا عرض المومن کقتلہ[1] بگاڑا جائے تو وہی اختلاف جو بموجب ارشاد اختلاف امتی رحمت تھا مبدل بزحمت ہو جاتا ہے۔

خدا بُرا کرے اُس بے علمی اور جہالت کا جو ایک بھائی مسلمان کو دینی مسائل کی تحقیق میں دوسرے مسلمان بھائی کی ہتک کرنے پر آمادہ کرتی ہے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دو شخص بالکل گھی کھچڑی ہیں جونہی کسی معمولی مسئلہ میں اختلاف ہوا فریقین سے تحریرات شائع ہوئیں جن میں خشونت بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ کلام سلام سب ترک۔ کوئی سمجھاتا ہے تو جواب ملتا ہے وہ قابل سلام نہیں۔ لائق کلام نہیں۔ مگر جونہی زمانہ کے اثر سے پھر ملاپ ہوتا ہے تو وہی فریقین ہیں اور وہی فریقین کے مسائل ہیں مگر نہ وہ تلخی ہے نہ ترشی نہ وہ ایک دوسرے کے برخلاف فتوے ہیں نہ تشدد۔

اس کی مثال ہم اپنے ہی گھر سے دیتے ہیں۔ امرتسر کی جماعت اہلحدیث میں دو تین دفعہ شور اُٹھا۔ پہلے مولوی غلام العلی مرحوم اور خاندان غزنویہ میں مسئلہ بعیت پیری مریدی کے متعلق مرحوم منکر تھے اور غزنویہ اس کے قائل۔ ایسا اختلاف ہوا کہ اُس زمانہ کی تحریرات دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ یا اللہ ایک ایسے معمولی استحبابی مسئلہ میں اتنی سختی اور مسلم بھائی کی ہتک اور آبروریزی یہاں تک کہ سلام کلام بند۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز تو سب سے پہلے بند۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں وعظ کرنے کا جھگڑا اُٹھا جس میں ایک فریق مولوی احمد اللہ صاحب تھے۔ دوسرے فریق خاندان غزنویہ کے امام مولوی عبدالجبار مرحوم وغیرہ۔ یہ اختلاف بھی یہاں تک پہنچا کہ ایک نے دوسرے کی اقتدا چھوڑ دی۔ کلام سلام ترک۔ عدالت اور پولیس تک نوبت۔ مگر جونہی زمانے نے رنگ بدلا تو دونوں بزرگوں میں مصالحت ہوئی یا کرائی گئی۔ ان دونوں میں سے کسی نے اپنے سابقہ خیالات سے رجوع نہیں کیا تاہم ایک دوسرے سے دوستانہ راہ و رسم پیدا ہوئی۔ مزید لطف یہ ہے کہ خاندان غزنویہ میں سے ایک رکن مولوی عبدالواحد صاحب امام مسجد چینیاں لاہور جب لاہور میں امام مقرر ہوئے تو وہاں کے حسب حال اُنہوں نے بھی خطبہ میں وعظ کہنا شروع کیا مگر اُن کے ساتھ اُن کے بھائیوں کا نہ وہ جھگڑا ہوا نہ فتوے ویسے۔ نہ ترک کلام۔ نہ ترک سلام۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک ایسے امر پر اتنا فساد کیوں ہوا؟ ایک معقول پسند آدمی اسکو معقولیت کے پیرایہ میں یوں پوچھ سکتا ہے کہ اس باہمی منافرت کی علت تامہ کیا تھی۔ یہی اختلاف رائے تھا تو بوقت مصالحت اُس کا اثر کیوں نہ رہا وہ نہ تھا بلکہ اُس میں کوئی جزء اور بھی داخل تھا تو وہ کیا تھا۔ ہمارے خیال میں اس کا جواب دوسری صورت میں ہو سکتا ہے کہ اُس منافرت کے لئے علت تامہ صرف خلاف رائے نہ تھا بلکہ اُس میں کچھ نفس کا جوش بھی تھا جو سرد پڑنے سے علت تامہ کا وجود نہ رہا۔

یہ مثال ہم نے اپنے گھر کی اس لئے دی ہے کہ

[1] مسلمان کی ہتک عزت اُس کے قتل کے برابر گناہ ہے۔ منہ

(۸۱۳)

بریلوی اور بدایونی ہماری تحریر کو کسی بدنیتی پر محمول نہ کریں۔

بریلوی جماعت کے صدر مولانا احمد رضا خان صاحب ہیں۔ اور بدایونی پارٹی کے مقتدر مولانا عبدالمقتدر صاحب ہیں۔ موخرالذکر گو علمی پائے میں امتیاز نہیں رکھتے لیکن اُن کے والد مولانا عبدالقادر مرحوم بڑے عالم اور بزرگ مانے جاتے تھے یہانتک کہ بریلوی صاحب بھی اُن کے مخلصوں میں شمار تھے۔

ان دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معمولی مسئلہ میں اختلاف ہوا۔ جمعہ کے خطبہ کی اذان امام کے سامنے کھڑے ہو کر کہنی چاہیئے یا مسجد کے دروازہ پر اونچی جگہ۔ بریلوی صاحب کہتے ہیں دروازہ پر اور بدایونی صاحب فرماتے ہیں امام کے روبرو قریب بات تو معمولی تھی خصوصاً تقلیدی مذہب میں تو لڑائی جھگڑے کا کام ہی نہیں نہ اس میں کسی آیت حدیث کے پیش کرنے کی ضرورت ہے نہ تفسیر یا تاویل کی حاجت۔ بلکہ تو صرف یہ ہے کہ نفتی علی قول الامام مطلقا (ہم امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوے دیا اور چھٹی پائی) میں سچ کہتا ہوں حنفیوں میں باہمی جھگڑا سنکر مجھے تعجب آتا ہے کہ ان میں جھگڑا کیوں ہے جب کہ ان دونوں نے تقلید ہی اس لئے اختیار کی تھی کہ ان کو پورا علم نہیں (کیونکہ تقلید تو بے علمی کی فرع ہے) اسلئے کسی مجتہد کی تقلید کرتے ہیں۔ غیر مقلدوں کو شتر بے مہار کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ ایک امام کے مقلد نہیں اس لئے حدیثوں ۔۔۔۔ پر عمل کرتے ہیں چونکہ مجتہد کے درجے پر پہنچے نہیں ہوتے اس لئے اس نقصان علم میں کبھی منسوخ حدیث پر عمل کرتے ہیں کبھی ناسخ کو چھوڑ دیتے ہیں (اس ناسخ منسوخ کے جھگڑے نے بہت لوگوں کی عقلوں کو منسوخ کر دیا) ہم چونکہ ایک امام کے مقلد ہیں اس لئے آنکھیں بند کر کے امن امان کے ساتھ سیدھے راستے پہ چلے جاتے ہیں۔ بہت خوب۔ لیکن اس دعوے کا ثبوت ہمیں اُس وقت ملتا ہے جب ہم دو حنفیوں میں اختلاف دیکھتے ہیں۔ اُس وقت ان دونوں کی حالت یہی ہوتی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو وہابی اور غیر مقلد کا الزام لگاتا ہے مگر درحقیقت دونوں غیر مقلد ہوتے ہیں۔

تفصیل اس کی چاہو تو بریلوی اور بدایونی مخالف کی تحریرات پڑھو۔

بحیثیت مقلدان دونوں کا منصب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ امام ابوحنیفہ صاحب کا قول درمیان میں رکھکر فیصلہ کر لیتے۔ اللہ اللہ اور خیر سلا۔ کیونکہ تقلید اسی غرض سے تو کی تھی کہ مسائل شرعیہ کی اُلجھن میں پھنسکر گمراہ نہ ہوں۔ لیکن بجائے اس کے فریقین نے کیا کیا وہی کیا جو ایک مقلد کی شان کے خلاف ہے۔

مولانا بریلوی نے تو وہ حدیث پیش کی جو سائب بن یزید سے امام بخاری وغیرہ نے نقل کی ہے۔ (جب لوگ زیادہ ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منارہ زوراء پر اذان دینے کا حکم فرمایا۔

دوسرے فریق نے اپنے تقلیدی منصب کو ذرا سمجھا اور یہ غور کیا کہ یہ آیت یا حدیث کا پیش کرنا مقلدیت کے خلاف ہے۔ اس لئے اُنہوں نے شان مقلدیت کو محفوظ رکھتے ہوئے فقہ کی روایت سے کام لیا مگر شان تقلید کو پورا محفوظ نہ رکھ سکے چنانچہ اُن کے اصلی الفاظ یہ ہیں۔

فقہاء کرام حنفیہ بلا نکیر تصریح فرما رہے ہیں کہ اذان ثانی قریب منبر دیجاوے درمختار میں ہے ویوذن ثانیا بین یدیہ (رسالہ بریلوی تحریر کا جواب صا)

اس جواب میں بدایونی فریق کی نسبت جو ہم نے کہا کہ باوجود حوالہ فقہ پیش کرنے کے شان تقلید کو محفوظ نہ رکھ سکا۔ اس لئے کہ وہ مقلد تو کہلا دیں امام ابوحنیفہ صاحب کے اور قول پیش کریں کسی غیر کا۔ درمختار کا مصنف امام ابوحنیفہ نہیں ہے جس قول کو اُس نے امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب بھی نہیں کیا۔ کیا معلوم وہ قول کس کا ہے کسی مجتہد کا ہے یا مقلد کا۔ مجتہد ہے تو کس درجے کا ہے مجتہد مطلق ہے یا منتسب یا مجتہد فی المذہب کا۔ غرض ان سب مراتب کے طے ہونے پر اس قول کو پیش کر سکتے ہیں بغیر اس کے نہیں۔

ہم رہ رہ کر حیران ہوتے ہیں کہ دو مقلدوں میں اختلاف ہے اور مٹتا نہیں کیونکہ اختلاف کو طوالت وہاں ہوتی ہے جہاں فریقین کے فہم کو دخل ہو جہاں فریقین کو دخل دینے سے روکا جائے اور صاف کہا جائے (اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ لا ظلمہ (مسلم الثبوت) کہ تمہارا کام صرف اپنے امام کے قول پر بھروسہ کرنا ہے" وہاں جھگڑا کیا اور اختلاف کیا؟ ہمارے خیال میں جن دو مقلدوں میں باوجود تقلید کے نزاع دور نہ ہو اُن کی بابت یہ کہنا بیجا نہ ہوگا "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

بدایونی صاحب نے تو شان مقلدیت کو کچھ بچایا یا بچانے کی کوشش کی۔ مگر مولانا بریلوی نے تو تقلیدی مذہب کا کچھ بھی پاس نہ کیا اور براہ راست حدیثی استدلال کر کے اچھے خاصے اہلحدیث بنگئے جس پر ہمیں خوشی بھی ہے اور افسوس بھی۔ خوشی تو یہ ہے کہ الحمدللہ ایانی راہ پر آئے افسوس یہ ہے کہ کل کو پھر اہلحدیث کی مخالفت کرینگے۔ اُس موقع پر ہمیں کہنا پڑیگا ؎

ماذا تکون کریھۃ ادعی لھا
واذا یحاس الحاس یدعی جندب

ہمیں یہ دیکھکر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو یہی الزام دیتے ہیں کہ تم بدگو ہو۔ تم بدزبان ہو۔ تم دشنام دہ ہو۔

بدایونی صاحب نے تو غضب ہی کر دیا جو عام طور پر لکھدیا۔

وہابی سنی۔ قادیانی۔ رافضی۔ قادری چشتی۔ نقشبندی جس کے مقابل آپ (بریلوی) کے یہاں سے کچھ لکھا گیا اُن میں سے ایک بھی **گالیوں** سے نہ بچا (صـ)

آج تک ہمنے سمجھا تھا کہ بریلوی تازہ انداز کے متحمل وہابی غیر مقلدین ہی ہیں چنانچہ ان تحریرات میں بھی "وہابیہ مخذولین" کا ذکر ملتا ہے مگر اس قول میں ہمنے اوروں کو بھی شریک پایا اس لئے ہمکو اس شرکت کا رنج ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارا دعوے تھا

(۵)

ـــــــ

۵ دیباچہ درمختار۔

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

نفس مسئلہ کے متعلق ہم کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ ہمارا لکھنا کسی فریق کو مفید یا مضر نہیں ہو سکتا بلکہ اُن کی عادت پر خیال کر کے یہ کہنا بیجا نہیں کہ ہماری رائے جس فریق کے ساتھ ہو گی بس اُسی پر ڈگری ہو جائیگی کیونکہ ان تحریرات میں ہمکو یہ فقرات بھی ملتے ہیں کہ ایک فریق دوسرے کو کہتا ہے تم نے دہلی کے وہابیہ مخذولین کی تردیح ارواح کے لئے ایسا کہا ہے۔ اس باہمی چپقلش میں اپنا نام پاکر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے ؎

مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

البتہ بحیثیت ایک ثالث بالخیر اتنا کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اختلاف اُس اذان کے بارے میں ہے جو متصل خطبہ کے ہوتی ہے یعنی دوسری اذان۔

سائب بن یزید کی حدیث جو مولانا بریلوی نے پیش کی ہے اُس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو پہلی اذان کا منارہ زوراپر ہونا ثابت ہوتا ہے دوسری کا نہیں جو محل نزاع ہے اس لئے ہم باور نہیں کر سکتے کہ ایسے ذی علم بزرگ ایک ایسی دلیل کو پیش کریں جس کو مدعا کے ساتھ تقریب تام نہو۔

اسی طرح بدایونی مجیب سے بھی تعجب ہے کہ اُنہوں نے یہ اعتراض نہیں کیا۔

بہر حال ہم اس لڑائی کو جلد ختم ہوا سننا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ناراض نہ ہوں تو ان دونوں کی فہمائش کے لئے اُن کی حنفی برادری کی ایک مثال عرض کرتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ حنفی ایک نوع بمنزلہ مقسم کے ہے جس کی دو صنف ہیں۔ دیوبندی اور بریلوی۔ گو یہ دونوں آپس میں سخت مختلف ہیں لیکن دونوں کو حنفیت کا دعوےٰ ہے اس لئے ہر ایک دانا انکو حنفی بھائی کہہ سکتا ہے۔ گذشتہ ایام میں مولانا ناظر حسن صاحب اور جمہور دیوبندی علماء میں مسئلہ سود کے متعلق اختلاف ہوا۔ اُنہوں نے باہمی ایکجا بیٹھکر خوش اسلوبی سے ختم کر لیا جو برادری کا حق ہے یہ ایک مثال کافی ہے۔ اگر بریلوی اور بدایونی اپنے دیوبندی حنفی بھائیوں کی مثال سے فائدہ اٹھا کر اختلاف رفع کر لیں تو اُن کے حق میں بھی اچھا ہو گا۔ سیدھی بات ہے جس میں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا قول نکال کر دونوں اُس پر عمل کریں۔ اور اگر ہماری تجویز سے مصالحت ہونے تک فریقین کے دشنام نامہ میں کچھ ذخیرہ گالیوں کا رہجائے تو وہ سیدھا اہلحدیثوں کو بھیجدیں کیوں؟

؎ کیوں نہ ٹھیریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اُٹھا لاتے ہیں جو تیر خطا جاتا ہے

قادیانی مشن

یک نہ شد دو شد بلکہ شش شد

دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی جو تاویلات تحریفات کے درجے تک پہنچائی تھیں اُس کا بدلہ اُن کو دنیا میں بھی ملنا تھا جو علاوہ اُن بے عزتیوں کے جو مخالفوں کے مقابلہ الہامی تحدیوں میں ناکام رہنے پر آپ کو نصیب ہوئیں یہ ایک بڑی سزا ہے کہ اُنہوں نے خود جو پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک مصلح پیدا ہو گا۔ اس پیشگوئی کی ایسی مٹی پلید ہوئی کہ آج چھ کس دعویدار اس کے موجود ہیں۔

لاہور سے ایک طویل اشتہار ہمکو پہنچا ہے جسکے شائع کرنے والے ڈاکٹر نور محمد۔ سید محمد شاہ۔ محمود شاہ دانا (کلی) ہیں۔ یہ سب لوگ مرزائی (قادیانی) ہیں اُنہوں نے اُس پیشگوئی کے الفاظ کو نقل کر کے لکھا ہے:۔

مندرجہ بالا الفاظ اُس پیشگوئی کے ہیں جو ایک شخص آدمی کے ظہور کے بارے میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے شائع کی ہوئی ہے۔ احمدی جماعت میں اس وقت مندرجہ ذیل اشخاص مدعی سمجھے جاتے ہیں (۱) محمد ظہیر الدین بدرالدین ظہیر الدین (۲) مولوی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری۔ (۳) قاضی یار محمد صاحب نور پوری (۴) ماسٹر محمد سعید صاحب انسپکٹر سکولز امرتسر (۵) چودہری عبدالعزیز صاحب عامل بالقرآن بنالے (۶) میاں محمود احمد صاحب قادیانی ؛

اس شمار کے بعد اپنا فیصلہ یوں لکھا ہے :۔

مندرجہ بالا اشخاص میں سے ہمنے محمد ظہیر الدین بدرالدین ظہیر الدین صاحب کو حسب ذیل قسم دی ہے۔ اور اُنہوں نے ان الفاظ میں ہمارے سامنے قسم اُٹھائی ہے "میں ظہیر الدین اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کا مصداق صرف میں ہی ہوں۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ صرف تو ہی اس پیشگوئی کا مصداق ہے"

اس فیصلہ کے بعد دوسرے دعویداروں کو بھی نوٹس دیتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

اس لئے ہم دیگر دعویداروں کی خدمت میں بھی خصوصیت سے التماس کرتے ہیں کہ اگر وہ مندرجہ بالا پیشگوئی کا اپنے آپکو صحیح مصداق سمجھتے ہیں تو وہ مندرجہ بالا الفاظ میں خدا تعالیٰ کی قسم اُٹھا دیں۔ اور اگر وہ کسی طرح سے گریز کرینگے تو عنداللہ وعندالناس کاذب متصور ہونگے۔ اصل غرض ہم مشتہران کی صرف یہ ہے کہ حق و باطل میں فرق ہو سچے کا بول بالا ہو اور جھوٹوں کا مُنہ کالا ہو اور پبلک دھوکا دینے والوں سے بچ جائے؛

قادیانی طریق پر یہ فیصلہ حق ہے کیونکہ اُن کے ہاں یہ طریق مروج ہے کہ مدعی قسم کھائے اس لئے وہ جانیں اور اُن کا کام۔ ہمارے نزدیک مرزا صاحب کی اس پیشگوئی پر بحث کرنا دراصل مرزا صاحب کی صداقت کی فرع ہے۔ جن لوگوں کے نزدیک مرزا صاحب کی صداقت ہی ثابت نہیں وہ اس پیشگوئی سے کیا دلچسپی رکھ سکتے ہیں بجز اس کے کہ یہ کہنے کا اُن کو موقع ملے "جیسی کوکو ولیسی جھمری"

مرزا صاحب نے جیسی آں حضرت کی پیشگوئی کو خراب کیا تھا خدا نے آپ کی امت کے ہاتھوں اُسکی پیشگوئی کو خراب کرا دیا کیا سچ ہے ؎

کبھی معشوق بنتے ہم بھی جواب عاشق کہاتے ہیں
کسی کا دل دُکھایا تھا اُسی کی داد پاتے ہیں

ہم اس بحث کو انجام تک دیکھنے کے مشتاق ہیں، قادیانی مشن میں آج کل اختلاف اس کثرت سے ہو رہا ہے کہ ایک اجنبی کو یہ کہنے کا موقع ہے کہ (تین تیرہ ہونے والی ہے جماعت آج کل)

اہل کشمیر کو مبارک

اشتہاری صوفی کی آمد

زمانہ کو رنگ بدلتے دیر نہیں لگتی۔ ایک وقت تھا خواجہ غنی شاعر کشمیری کہتے تھے۔

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو
کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را

آج شہرت کا ذریعہ اخباری اشتہارات ہیں اب اشتہار بازی نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ صوفی صاحب بھی اسی کو طریق عمل بنا رہے ہیں۔

پنجاب کے ناظرین پنجابی صوفی حافظ جماعت علی شاہ صاحب علیپوری (سیالکوٹ) کو جانتے ہونگے آپ بغرض رمضان شریف کشمیر تشریف لیگئے تو اخباروں میں اپنے جانے کا اعلان کس خوش اسلوبی سے کراتے ہیں کہ سائل اپنی عرائض سری نگر فلاں صاحب کی کوٹھی پر بھیجدیں۔ اللہ اکبر۔ صوفی صاحب کیا ہیں اچھے خاصے وائسرائے یا کم از کم مہاراجہ کشمیر۔ پھر لطف یہ کہ ادھر تو اپنا مقام سری نگر کشمیر اور مکان کوٹھی کسی رئیس کو بتلایا جاتا ہے اُدھر مرید آپ کی مدح میں قصائد لکھتے ہیں تو آپکو **لامکان** بتلاتے ہیں جو آج تک خدا کی صفت میں کہا جاتا تھا چنانچہ آپ کے رسالہ میں ایک تازہ قصیدہ آپ کی مدح میں نکلا ہے جس کی پیشانی یوں مرقوم ہے:-

در مدح زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین قطب زماں غوث دوراں حاجی الحرمین الشریفین سیادت پناہ نجابت دستگاہ سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب صدیقی مجددی نقشبندی علی پوری مدظلہم العالی۔

(انوار الصوفیہ جولائی ص۳)

یہ تو خریت سے نام ہے۔ مدح یہ ہے :-

بظاہر گرشہ خوبان نہان ست
بصورت ہائے مہ رویان عیان ست
علیپور از مکانِ لامکان ست
شہِ عالی نشان بے نشان ست

یعنی علی پور (صوفی صاحب کا مقام) خدائے لامکان کا مکان ہے۔ صوفی صاحب خدائے بے نشان کے نشان ہیں۔ (جیسے ہندو کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار کہتے ہیں) دوسرے لفظوں میں وہی مضمون ہے کہ

شہِ عالی نشانِ بے نشان ست

ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم لوگوں کو یہ کہتے سُنتے ہیں کہ زمانہ گزشتہ میں بڑے بڑے اولیاء اللہ ہوتے تھے آج تو ایسے بزرگوں سے دنیا خالی ہے۔ حالانکہ آج بھی ایسے لوگ ہم میں موجود ہیں جو اپنے مریدوں سے ایسے ایسے قصیدے سنتے اور خوش ہوتے بلکہ انعام دیتے ہیں جن کا نمونہ اس رباعی کے علاوہ مندرجہ ذیل شعر ہے ؎

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطبِ زماں شاہ **جماعت علی** ہیں

(انوار الصوفیہ ع۹ جلد ۷ ص۲۲)

کیا ایسے بزرگوں سے وہ بزرگ بڑے تھے۔ واللہ ایک ناواقف کو شک ہو سکتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے جس طرح آج ہمارے سامنے قطب زمان چلتے پھرتے نظر آتے ہیں جن کو ہم خوب پہچانتے ہیں کہیں پچھلے زمانے کے قطب صاحب بھی ایسے ہی نہوں۔ جن کو مریدوں نے بحکم مریداں ہے پیراں مے پرانند بنا دیا ہو۔

خیر کچھ ہی ہو بہر حال ہم اہل کشمیر کو مبارکباد کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ سے اولیاء اللہ کے قدردان خادم رہے ہیں اُسی خدمت گزاری کا صلہ شائد اُن کو ملا ہے کہ خود اُن کے گھر میں ایک ایسا ولی بلکہ ولی گر پہنچا ہے جس کی ایک نظر سے لاکھوں ولی ہو جاتے ہیں۔ غور سے پڑھئے:-

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

امید ہے کشمیر اس ولی گر کی ایک ہی دفعہ کی زیارت سے بجائے جنت نظیر کے ولی خانہ بنجائیگا انشاء اللہ بلکہ اگر اہل کشمیر چاہیں تو صوفی جماعت علی شاہ صاحب کے دم سے اپنے تمام گزشتہ اولیاء اللہ کو زندہ کرا سکتے ہیں کیونکہ اُن کی تعریف میں کہا گیا ہے

تو وہ مسیح نفس ہے کہ قُم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جا لی

(رسالہ برکات علی پور ص۱۰۹)

اگر کشمیر کے سارے اولیاء اللہ شاہ صاحب کی صحبت اور حکم (قُم) سے زندہ ہو جاویں تو کشمیر کیسی جنت نظیر ہو کر تمام دنیا کے مسلمانوں کی زیارتگاہ بنجاوے پھر تو کیا کہنے ہیں۔ اس لئے اہل کشمیر کو جناب شاہ صاحب کی خدمت میں درخواست کرنی چاہیئے کہ تکلیف فرما کر قبرستان تشریف لے چلیں۔ ہاں جناب شاہ صاحب کے حضور درخواست کرنیکا قاعدہ زبانی عرض کرنے کا نہیں۔ بلکہ صرف دلمیں خیال جما کر دو زانو سامنے بیٹھ جانے سے شاہ صاحب دل کی بات معلوم کر لیتے ہیں چنانچہ آپکی مدح کا شعر ہے ؎

دل کے بھیدوں سے تو واقف رازِ سینہ تجھپہ وا
عرض مطلب یاں مرا محتاجِ گویائی نہیں

(انوار الصوفیہ ع۴ جلد ۵ ص۳)

ہاں ہم نے سُنا ہے کشمیر میں بعض علماء اور صوفیاء جناب شاہ صاحب کے مخالف ہیں اس لئے اُن کو سمجھایا جاتا ہے کہ وہ غور سے سُنیں شاہ صاحب کی مدح کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

(انوار الصوفیہ ع۹ جلد ۷)

یہ شعر بھی آپ کی مدح میں ہے ؎

تیرا جو مقبول ہے مقبول ہے اللہ کا
تیرے راندے نے کہیں جائے پناہ پائی نہیں

(ع۴۲ جلد ۵)

اس لئے مخالفین شاہ صاحب خوف کریں اور اس خوف دلانے کو گیدڑ بھبکی اور یخوّف اولیاءہ کا مصداق جاننا اُن کا اختیار ہے ؎

من آنچہ شرط وفا بود با تو مے گویم ؛؛
تو خواہ از سخنم پندگیر خواہ ملال ؛؛

مولوی ابو رحمت صاحب غوری سے سنیں

جناب من السلام علیکم

میں نے بذریعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۶ جولائی آپ کی خدمت میں ایک سوال کیا تھا کہ اخبار الحکم قادیان ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء میں لکھا تھا کہ مولوی ابو رحمت صاحب مرزا صاحب کے معتقد ہیں۔ چنانچہ عبارت اُس کی ۱۶ جولائی کے اہلحدیث میں نقل ہو چکی ہے۔ اُس کا جواب جناب نے رسالہ جو اہلحدیث مورخہ ۳۰ جولائی میں چھپا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۹۰۸ء کے واقع پر ۱۹۱۵ء میں سات سال کے بعد سوال کیا گیا اس کے جواب کیلئے چودہ سال چاہئیں۔ جناب من ایسی جواب آپ آریوں دیا کرتے ہیں کہ تیرہ سو سال کے بعد تم لوگ قرآن پر سوال کرتے ہو۔ اس کے جواب کیلئے چھبیس سو سال چاہئیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب کی رائے سے میں تو متفق ہو سکتا ہوں کہ جواب آ گیا مگر عام لوگ تو مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کھلے لفظوں میں ہاں یا ناں نہ کریں۔ میرا سوال تو صرف یہ ہے کہ آپ حسب روایت الحکم اُس زمانہ میں مرزا صاحب کے معتقد ہوئے تھے؟ اور اب بھی ہیں؟ اس مختصر سے سوال کا جواب کیا مشکل ہے جواب کو اختیار ہے کہ اہلحدیث میں جواب دیں، یا قادیانی کے کسی اخبار میں یا لاہور کے میں آپ کو اہلحدیث میں جواب دینے کیلئے مجبور نہیں کرتا۔ امید ہے آپ ضرور توجہ فرمادیں گے +

(آپ کا مخلص)

واعظین اہلحدیث کانفرنس کی خدمات

شعبان ۱۳۳۳ھ میں

ماہ شعبان میں مولوی عبدالغنی خان صاحب مولوی عبدالحکیم صاحب مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحبان مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب وغیرہ نے کانفرنس کی طرف سے جو کام کیا ہے اس کام کی مختصر رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس رپورٹ کو پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جو لوگ چندہ دیتے ہیں اُن کا روپیہ کس قدر اچھے کام میں صرف ہوتا ہے اہل حدیث سے امید ہے کہ وہ اس کانفرنس کی دل کھول کر مدد کریں گے۔ علماء کا فتویٰ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ اس کانفرنس کو دیا جا سکتا ہے۔ لہذا خود بھی کانفرنس کو چندہ دیجئے دوسرے اہلحدیثوں سے بھی دلائیے

مولانا عبدالغنی صاحب فرماتے ہیں کہ دہلی آکر دفتر میں رسید بک چندہ کی پڑتال کرائی۔ اور توپ خانہ کی سرائے میں ایک مشہور سوداگر پشمینہ ٹھیرے ہوئے تھے اُن سے کچھ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ڈاڑھی نہ منڈانے کا سود اگر صاحب نے اقرار کیا۔ اُن کے ملازم مہر چند کھتری سے پھر گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسلام کی خوبیاں اور برکات اسلام بیان کئے۔ الحمدللہ شن کر اسی وقت مہر چند میرے ہاتھوں پر ایمان لایا اور کلمہ طیبہ پڑھ لیا اور نام مہر چند میں نے بدل کر مہر دین کہا اللہ پاک استقامت بخشے آمین

مولوی عبدالحکیم صاحب لکھتے ہیں۔ شیر گڈھ سے جبارہ ضلع متھرا پیدل گیا۔ مسمی بنی خان جو کہ نماز اور نماز پڑھنے والوں کو اچھا نہ جانتا تھا اس امر پر بحث ہوئی جاہلانہ طور پر سخت لفظوں میں بحث کرتا رہا۔ میں بموجب قواعد کانفرنس میں نرم لفظوں میں جواب دیتا رہا۔ خدا کی عظمت بیان کی۔ عذاب دوزخ۔ عذاب قبر سے ڈرایا۔ کئی گھنٹہ گفتگو کے بعد آخر توبہ کرائی۔ اور نماز پڑھنے کا اقرار کیا۔ اور جتنے دن میں یہاں مقیم رہا۔ میرے ساتھ نماز میں شریک رہا لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے آمین۔

مولوی رحمت اللہ محمد امین صاحبان لکھتے ہیں۔ چک ضلع گورداسپور پیدل گئے یہاں مسلمانوں کے نام بھی خلاف شرع تھے اُن کو تبدیل کیا۔ نماز کی فضیلت بیان کی۔ بہت سے نمازی جدید کئے۔ شب برات میں آتشبازی چھوڑنے کی مذمت کی اور اُس سے روکا۔

جموڑی ضلع گورداسپور۔ الہ دین کی نماز شروع کرائی گئی۔ جمعہ از سر نو شروع کرایا۔ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاط الظہر پڑھتے تھے اُس کو بدعت ثابت کیا اور منع کیا۔

مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں:۔ مظفر پور گیا۔ محلہ سرائے سید علی میں وعظ ہوا تقریباً سو مرد عورتوں کا مجمع تھا۔ قرآن کی فضیلت۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی ضرورت کو بیان کرتا ہوا۔ شرک و بدعت کی مذمت کی۔ نماز اور اُس کی فضیلت بیان کی بعض مسلمانوں سے ڈاڑھی منڈوانا ترک نماز و شرک وغیرہ سے توبہ کرائی +

عاجز سید عبدالسلام نائب سکرٹری
اہل حدیث کانفرنس دفتر دہلی بازار بلیماران

عید کے موقعہ پر

اہلحدیثوں اور اہلحدیث انجمنوں کا فرض ہے کہ اپنی کانفرنس کے لئے آنہ فنڈ جمع کر کے بھیجیں۔ دوم عید سے پہلے عید کے احکام سنیّہ اور بدعیہ کی تردید کا اشتہار دیں +

اطلاع۔ اہلحدیث کی اصلی ضخامت ۱۶ صفحات ہیں مگر رمضان کی وجہ سے ۱۲ ہیں۔ بعد رمضان اصلی ضخامت پر نکلے گا۔ انشاءاللہ (مینجر)

فتاوے

تصحیح۔ گزشتہ پرچہ میں فتوے ۲۵۵ میں تھوڑی سی عبادت چھوٹ گئی جس سے مطلب اُلٹ ہوگیا۔ اس لئے سوال وجواب دونوں مکرر نقل ہیں :۔

س نمبر ۲۵۵۔ بعض لوگوں کا دستور ہے جو اہلحدیث ہیں اور رفع یدین و آمین بالجہر کرتے ہیں وہ لوگ جب بہت سے حنفیوں میں جاتے ہیں جہاں ایک دو اہلحدیث ہوں۔ تو رفع یدین اور آمین بالجہر کو چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا ایسے لوگ گنہگار ہونگے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۵۵۔ اگر طمع دنیاوی کے خیال سے ترک کرتے ہیں تو گناہ گار ہیں۔ اور اگر فساد کے اندیشہ سے ترک کرتے ہیں تو گناہ گار نہیں پہچان اس کی یہ ہے کہ ترک کرنے کی صورت میں اگر کوئی شخص ان مسائل کی بابت سوال کرے جواب صحیح دے تو سمجھا جاوے گا دنیاوی طمع سے نہیں۔ اگر جواب بھی غلط دے تو دنیاوی طمع کا ثبوت ہوگا۔

سوال وجواب سابق

س نمبر ۲۶۱۔ دو خطبوں کا ہونا مثل جمعہ کے عیدین میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح سند سے ثابت ہے؟ مہربانی فرما کر اگر اس میں کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل الاسناد ہو تو تحریر فرماویں اور اخبار اہلحدیث میں درج فرماویں اور باقی علماء سے بھی یہی مستدعا ہے۔

(داؤد بن اسمٰعیل موسیٰ جی ہاشم خریدار اہلحدیث نمبر ... اسٹریٹ)

ج نمبر ۲۶۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبوں کی عام کیفیت یوں آئی ہے :۔

کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ باب الخطبۃ) یعنی آنحضرت کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے۔ یہ عام عادت کا بیان ہے خاص عید کے متعلق کوئی روایت مجھے یاد نہیں امید ہے اور علماء توجہ فرماویں گے۔

س نمبر ۲۶۲۔ زید کو محرم کی ۵ و ۷ و ۱۰ تاریخ کو سواری آتی ہے یعنی امام قاسم صاحب کی روح زید کے جسم میں داخل ہوتی ہے اُس وقت زید کی آنکھیں بالکل کھل جاتی ہیں پلک نہیں مارتا ہے اور پتلی سیاہ اوپر چڑھی جاتی ہیں۔ مخلوق خدا اُس وقت زید سے اپنی مرادیں مانگتی ہے۔ زید اُس وقت یعنی امام صاحب مذکور کی روح جواب دیتی ہے کہ تمہاری مراد پوری ہوجاویگی اور یا نہ پوری ہوگی۔ زید اُس وقت جو کچھ زبان سے کہتا ہے وہ کام ہوجاتا ہے اور بکر کہتا ہے کہ یہ زید مکار ہے ایک مشرک ہی اور مخلوق خدا کو مشرک بناتا ہے۔ زید اور بکر میں سیدھے راستہ پر کون ہے؟ (خریدار عنقا)

ج نمبر ۲۶۲۔ بکر کا خیال صحیح ہے۔ امام قاسم زندگی میں تو کسی کی حاجت روائی نہ کرسکتے تھے بلکہ خود ساری عمر مع خاندان کے تکالیف میں رہے بعد انتقال اُن کو یہ خدائی قوت کہاں سے آگئی؟ اس لئے ایسے خیالات مشرکانہ ہیں قرآن وحدیث ان خیالات کی سخت تردید کرتے ہیں۔ سورہ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا اے نبی تو ان لوگوں کو کہدے میں تمہارے نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

س نمبر ۲۶۳۔ بکر لڑکوں کو تعلیم دیتا ہے محض قرآن مجید پڑھاتا ہے مگر ذواد پڑھاتا ہے زید کہتا ہے ذواد کوئی حرف نہیں ہے دواد حرف ہے۔ زید کی تائید عمر بھی کرتا ہے۔ عمر کہتا ہے کہ عربی زبان میں حرف دواد ہے مگر فارس والوں نے ذواد بنالیا ہے اُن میں سے حق بجانب کون ہے (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۳۔ بکر رستی پر ہے قرأت اور فقہ کی کتابوں میں مشابہ ظواد کے لکھا ہے عالمگیری ملاحظہ ہو۔ ظواد کو غلط اور موجب عذاب کہنے والا علم سے بے خبر ہے (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۶۴۔ شہر کوہاٹ میں ایک زیارت ہے جس کو زیارت حاجی بہادر صاحب کہتے ہیں۔ اور اس کے متصل ہی ایک مسجد ہے جس کو مسجد حاجی بہادر کہتے ہیں۔ بہادری کا خطاب اس وجہ سے ہے کہ وہ (بقول مردمان) پلاؤ کی دیگ سر پر اُٹھا کر گرم گرم مکہ شریف میں پہنچا دیا کرتے تھے۔ چونکہ اس ولی اللہ کی دعا برکت سے بیمار شفا پاتے ہیں۔ بے اولاد اولاد پاتے ہیں۔ مقدموں والے مقدمات جیتتے ہیں۔ غرض لوگوں کی مرادیں جو کچھ کوئی مانگے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے حسب عقیدہ در کوئی جھنڈا چڑھاتا ہے۔ کوئی قبر پوش۔ کوئی روپے کوئی پیسے کوئی اناج۔ بعض رکوع کر دیتے ہیں بعض سجدہ بھی کر دیتے ہیں اور یہ چڑھاوا مجاوروں کو ملتا ہے جو زیارت پر بیٹھے رہتے ہیں چراغ جلاتے ہیں۔ جھاڑو دیتے ہیں۔ حال میں گرد و نواح کے بڑے بڑے علماء نے جمع ہوکر یہ فیصلہ منظور کیا کہ یہ آمدنی مسجد کی توسیع اور مرمت پر خرچ ہو۔ تو اب سوال دو ہیں۔ اول یہ کہ آیا یہ آمدنی جائز ہے۔ دوم یہ کہ آیا مسجد پر خرچ ہوسکتی ہے (نیازمند ایک خریدار اہلحدیث از کوہاٹ)

ج نمبر ۲۶۴۔ یہ خیالات مشرکانہ ہیں اور یہ آمدنی ناجائز ہے مسجد پر اس کا لگانا جائز نہیں۔ قرآن وحدیث و اقوال علماء متفق ہیں کہ کوئی زندہ اور مردہ کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ صاف فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (جن لوگوں سے تم دعائیں مانگتے ہو وہ بھی تمہاری طرح کے بندے ہیں اُن کو پکارو پھر دیکھیں وہ تمہاری دعا کو قبول کرینگے اگر تم سچے ہو تو کرو) یہ خیالات مشرکانہ ہیں۔ قرآن شریف انہی کی تردید کو نازل ہوا تھا ایسے اعتقادات کی تائید پر جو آمدن ہو اُسکے ناجائز ہونے میں کیا شک ہے۔ لہٰذا وہ مسجد کے قابل نہیں حدیث میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا (خدا پاک ہے

متفرقات

قبول اسلام مورخہ ۲۳ر جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ آرمی بیئرکو کمپنی ۴۲ چھاونی کوئٹہ میں مسمی ٹھاکر داس ولد لکھو داس قوم زرگر ساکن شہر سہارنپور ملازم کمپنی ہذا نے بخوشی و رغبت عاجز کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ خداوند کریم استقامت بخشے آمین اسلامی نام الہ دین رکھا گیا ہے الہٰ زد فزد
(خاکسار نور محمد میانوی جہلمی حال وارد کوئٹہ چھاونی خریدار ۱۹۸۰)

درخواست کتب بتاریخ ۲ شعبان المکرم میرا مکان جل گیا۔ علاوہ اثاث البیت کے تمام کتب معقولیہ و منقولیہ جو دو بڑے بڑے صندوقوں میں تھیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ اخبار اہلحدیث کے جتنے نمبر ابتداء سے میرے پاس تھے سب جل گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کتب کے لئے محض تہیدست و مفلس ہو گیا ہوں۔ اس حالت افلاس پر رحم کھا کر آیہ کریمہ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور حدیث نبوی خیر الناس من ینفع الناس کے لحاظ سے اگر کوئی ذی ثروت مالدار رمضان شریف کی برکت خیال فرما کر صحاح ستہ و مشکوٰۃ مصابیح۔ موطا امام مالک۔ تفسیر بیضاوی۔ تفسیر جلالین و اتقان و تفسیر خازن و مدارک و فتح البیان و تفسیر ابن کثیر و عون المعبود و حجۃ اللہ البالغہ و غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب و تفسیر ثنائی و حقانی وغیرہ کتب دینیات سے ہماری امداد فرماویں اور جزائے کامل مالک حشر و نشر و صراط سے لیویں۔
(الملتمس العاجز محمد شریعت اللہ عفی عنہ از موبھاشا پوسٹ کالیدھر گھاٹ ضلع رنگپور ملک بنگالہ خریدار اہلحدیث ۱۶۶۲)

طبی جواب۔ سوال ۱۱ مطبوعہ اخبار اہلحدیث ۲۳ر جولائی ۱۹۱۵ء جناب محمد یونس صاحب تا بگذھی خریدار ۳۲۲۲ کو بذریعہ اخبار ہذا اطلاع ہے کہ نزلہ اور زکام کی مجرب دوا مفت بلاقیمت صرف

محصولڈاک بھیجکر بہ پرچہ ترکیب پتہ ذیل سے طلب فرما سکتے ہیں۔ پتہ۔ (حکیم مولوی سجاد حسین مین پوری)

اشاعت اسلام کالج لاہور یکم اکتوبر سے اشاعت اسلام کالج کی ابتدائی کلاس کی پڑھائی جاری ہو گی۔ جو طلبار کالج میں داخل ہونا چاہیں۔ اُن کے لئے ضروری ہے کہ درخواستیں ۲۰ر اگست ۱۹۱۵ء سے ماقبل دفتر سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور میں بھیجدیں۔ ہر ایک مسلمان[1] اس کالج میں داخل ہو سکتا ہے جو آئندہ اشاعت اسلام کیلئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہتا ہو۔ داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں۔

(۱) انٹرنس کا امتحان پاس ہو۔ جن طلبار نے اس امتحان میں عربی کا مضمون بھی لیا ہو گا اُن کو ترجیح دیجاویگی

(۲) مولوی فاضل یا منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی یا اُس کے برابر کا امتحان پاس ہو اور امتحان میں انگریزی بھی لی ہو۔

کالج کی پڑھائی دو سالی کی ہے۔ جو طالب علم اپنے اخراجات کی وسعت نہیں رکھتے۔ اُن کے کل اخراجات انجمن بصورت وظیفہ دیتی ہے۔ جن کی تعداد بارہ روپیہ (۱۲ عہ) سے بیس روپیہ (۲۰ عہ) ماہوار تک ہے۔ اور کالج میں پاس ہونے کے بعد کامیاب طلبار کو واعظ مقرر کر کے ہندوستان و دیگر ممالک میں بھیجتے ہیں۔ درخواستیں جہاں تک ممکن ہو جلدی موصول ہونی چاہئیں۔

(نوٹ) مدراس۔ بنگال کے طلبار کے لئے جو کناڈی۔ تیلگو یا بنگالی جاننے والے ہوں داخلہ میں خاص رعایت بھی دی جا سکتی ہے۔
(خاکسار مرزا یعقوب بیگ آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

[1] غیر مرزائی بھی داخل ہو کر اخیر تک غیر مرزائی رہنے کی صورت میں کالج ہذا کی طرف سے اشاعت اسلام کر سکتا ہے؟
(اہلحدیث)

یاد رفتگان حاجی یوسف خان صاحب دفعدار پنشنر فوت ہو گئے۔ مرحوم بڑے موحد متبع سنت تھے۔ ناظرین جنازہ غائب اور دعا مغفرت کریں (محمد ابراہیم خیاط موتی مسجد علیگڈھ)

دوا و دعا ہمارا لڑکا نہایت کم سن ہے صبح کو پڑھتا ہے شام کو بھولتا۔ علماء و صلحا دعا کریں اور اطباء دوا بتلادیں تو مشکور ہونگا۔
(عبد الغنی موضع رجورا ضلع دربھنگہ)

درخواست اخبار کوئی صاحب فی سبیل اللہ چھ ماہ کیلئے اہلحدیث جاری کرادیں۔
(عبد الحق طالب علم ڈاک خانہ ٹنڈہ باکہ ضلع حیدر آباد سندھ موضع حاجی خان کوٹھ)

امداد غریب ۲۸ر مئی کے پرچہ میں مولوی عبد الحمید صاحب کی طرف سے ایک غریب کیلئے درخواست بابت کتاب فیض الباری چھپی تھی اُسکے متعلق بابو عبد الکریم صاحب میدان جنگ سے تین روپے بھیجتے ہیں۔ جزاهم اللہ۔

عید آنہ فنڈ اہلحدیث کانفرنس کیلئے عید کے موقع پر فی کس ایک آنہ وصول کرنیکا دستور کئی سال سے ہے اس دفعہ بھی ناظرین عمل کریں۔ اس کی متعلق اشتہاروں کی ضرورت ہو تو منگالیں۔

انجمن اہلحدیث بریلی کے واعظوں کی شکایت چھپی تھی کارگزاری نہیں بھیجی اب جواب آیا ہے کہ ایک واعظ مولوی عبد الحق تو بیمار رہا دوسرا واعظ حافظ عبد الحکیم کام کرتا رہا۔

غریب فنڈ میں از ابراہیم صاحب فیتہ والا کرلہ ضلع کھانہ ۶ر ۔ از فتوے فنڈ ۳ عہ۔ سابقہ ۳ عہ۔ کل ۱۲ عہ۔ از مولوی عبد المجید موضع بھتوا ضلع گورکھپور سائل ۳ عہ۔ میزان کل ۱۵ عہ۔ دو اخبار ایک بنام مولوی عبد المجید مذکور دوسرا (بسفارش ابراہیم صاحب موصوف) بنام محمد عمر مبارکپور جاری کئے گئے۔ باقی ۳ر۔
نمبر سائلین سال ہذا (۳۹)

اہلحدیث میدان جنگ میں اہلحدیث جو کسی نہ کسی خدمت کے لئے میدان جنگ میں ہیں وہ عموماً اور بابو جان محمد صاحب سرجنٹ کلرک ڈاک خانہ اور بابو عبد الکریم صاحب میرٹھی کلرک سرجنٹ خصوصاً میدان جنگ سے ناظرین اہلحدیث کو سلام علیکم کہکر درخواست دعا خیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو عافیت سے واپس لائے۔

ایک اہلحدیث آنریری مجسٹریٹ ہمارے محترم دوست اور اہلحدیث کانفرنس کو جبل پور میں دعوت دینے والی جماعت کے سرگرم ممبر حاجی محمد خان صاحب سوداگر منڈلہ کو سرکار نے منڈلہ کے لئے آنریری مجسٹریٹ بنایا (خدا انصاف کی توفیق بخشے)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲۶ جولائی سے یکم اگست تک جو خبریں ہندوستان میں وصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ ۱۵ اسٹیمر اور ماہی گیر کشتیاں غرق کر دیں۔

ان غرق شدہ جہازوں اور کشتیوں میں ناروے ڈنمارک امریکہ روس اور فرانس کے جہاز اور کشتیاں بھی ہیں۔

اٹلی اور فرانس کے تباہ کن جہازوں نے آسٹریا کے ساحل پر کامیاب گولہ باری کی۔

ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ روسی آبدوز کشتیوں نے ترکی جہاز بریسالہ پر تارپیڈو پھینک کر اُسے بیکار کر دیا ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ اُن کے جنگی جہازوں نے بحیرۂ اسود میں سمسونہ اور رضیہ کے بندرگاہوں پر گولہ باری کی اور ساحل اناطولیہ کے قریب ایک سو پچاس بادبانی جہاز غرق کیے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے گیلی پولی میں چناق قلعہ پر بم گرائے جن سے وہاں کے پٹروی کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔

گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں لڑائی جاری ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کے قدرے ترقی کرنے کا اعلان شائع ہوا ہے۔

سہوما کا تار ہے کہ سردیہ پھر جلد آسٹریا پر حملہ کرنے والا ہے۔ اُس کی ڈھائی لاکھ فوج سامان جنگ کے پہنچ جانے پر لیس ہو گئی ہے۔

مسٹر اشمیڈ بارٹلٹ لکھتے ہیں کہ اچی بابا (گیلی پولی) کے محاذ کی بھی وہی حالت ہے جو فرانس میں سپرس کے علاقہ کی ہے یعنی قدم قدم پر خندقوں کیلئے لڑنا پڑتا ہے۔

مشرقی میدان ہائے جنگ میں روسی بڑی جانبازی سے لڑ رہے ہیں اور اُنہوں نے ہر جگہ نہ صرف جرمن اور آسٹروی فوجوں کو روک رکھا ہے بلکہ پیچھے ہٹا دیا ہے۔

جرمن اب یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پیٹروگراڈ (دار الخلافہ روس) سے وارسا کی آمد و رفت کا سلسلہ قطع کر دیں اس لئے اُن کی فوجیں ایک سو بیس میل کے محاذ پر قلعہ کوولنو اور ڈونسک کے درمیان پیش قدمی کر رہی ہیں۔

روما کا تار مظہر ہے کہ اطالوی فوجیں سخت لڑائی کے بعد پیش قدمی کر رہی ہیں۔

جو آسٹروی فوجیں آسٹروی فوجوں سے لڑ رہی ہیں اُن کے کمان افسر آسٹریا کے اعلےٰ ترین جرنیل ہیں۔

اٹلی کی فوجیں اب تک ۲۰ ہزار آسٹروی سپاہی گرفتار کر چکی ہیں۔

اطالوی جرنیل کینو جس نے جنگ طرابلس میں بڑا نام پیدا کیا تھا لڑائی میں مارا گیا۔

مغربی میدان کارزار میں اس ہفتہ کوئی اہم لڑائی نہیں ہوئی۔

وا سیجز اور ارگون میں چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئی ہیں۔

وا سیجز کی لڑائی میں فرانسیسیوں نے ۱۱ افسر اور ۵۱۲ سپاہی گرفتار کیے۔

۴ اگست کو فرانس میں اعلان جنگ کی سالگرہ منائی جائیگی۔ لارڈ کچنر نے ہندوستانی ہسپتالوں کا معائنہ کیا۔

شملہ کی ایک تازہ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بصرہ کے علاقہ میں مقام ناصرہ پر ترکوں کو شکست دی گئی۔

امریکہ میں ایک تفریحی جہاز غرق ہو گیا ہے جس کے ساتھ دو ہزار مرد۔ عورتیں اور بچے بھی غرق ہو گئے۔

۴ اگست کو ہندوستان کے تمام انگریزی گرجوں میں اتحادیوں کی فتح کے لئے دعا مانگنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہاراجہ گوالیار نے وزیر اسلحہ کی خدمت میں ۹۰ ہزار روپیہ ساخت اسلحہ کے لئے پیش کیا ہے۔

لنڈن میں ۲۵ جولائی کو فتح کے لئے دعا مانگی گئی۔

شہر بمبئی کی طرف سے دو جنگی ہوائی جہاز گورنمنٹ کو پیش کئے گئے ہیں۔

گورنمنٹ ہند نے ضروریات جنگ کیلئے ۴½ کروڑ روپیہ کے قرضہ کا اعلان کیا ہے۔

ٹرانسوال کے مالکان کوئلہ کی انجمن نے امپیریل گورنمنٹ کو ۱۵ لاکھ ٹن کوئلہ دینا منظور کیا ہے۔

باغی بوئر جنرل کیمپ کو ۷ سال قید اور ۱۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی ہے۔

بنگال کے ضلع پُرو میں سیلاب سے قریباً ایک ہزار مربع میل زمین زیر آب ہے۔

بنگال کے ضلع کمیلا میں قحط پڑ گیا ہے۔

۱۸ جولائی تک انگریزی فوج کے ۴ ہزار افسر اور ۷۵ ہزار ۳ سو ۸۴ سپاہی مارے گئے۔

حضور ملک معظم جارج پنجم نے سامان حرب تیار کرنیوالے مرکزوں کا معائنہ کیا۔

مغربی میدان جنگ میں جرمنوں کی ۹۵ ہزار کلدار توپیں کام کر رہی ہیں۔

جرمنی کی آبدوز کشتیوں نے جو ممالک متحدہ امریکہ کے تجارتی جہاز غرق کئے ہیں اس پر امریکہ میں جرمنوں کے خلاف سخت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ ممالک متحدہ امریکہ گورنمنٹ جرمنی سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

یارک کے لاٹ پادری نے انگلستان کے جنگی بیڑہ کے متعلق ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ جنگی بیڑہ کے سپاہیوں کا اتفاق و اتحاد قابل تعریف ہے۔

اسلام اور علماء فرنگ (اسلام کی تائید میں یورپ کے علماء کی رائیں جمع کیگئی ہیں قیمت ۴ر (منیجر)

ریلوے ریگولیٹر گھڑیاں

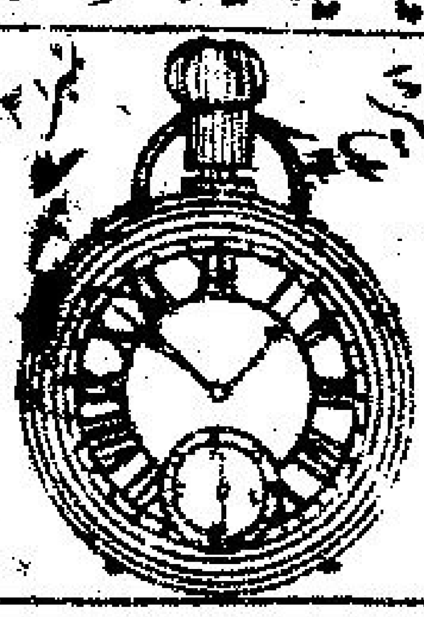

وہ گھڑیاں ریلوے ریگولیٹر ہیں۔ ... صحیح ٹائم دیتی ہیں ... گارنٹی ۲ سال۔

نمبر ۱ نقلی چاندی کی ......

نمبر ۲ جرمن سلور کی ......

نمبر ۳ قسم اعلیٰ جو بیدار پشت کی جانب دو ڈھکن ......

نمبر ۴ چاندی کی لیوشین جو بیدار قسم ... روپے۔

نمبر ۵ ... کے کارخانہ کی نہایت پائیدار گارنٹی ... سال قیمت نو روپے۔

سنٹر سیکنڈ واچ

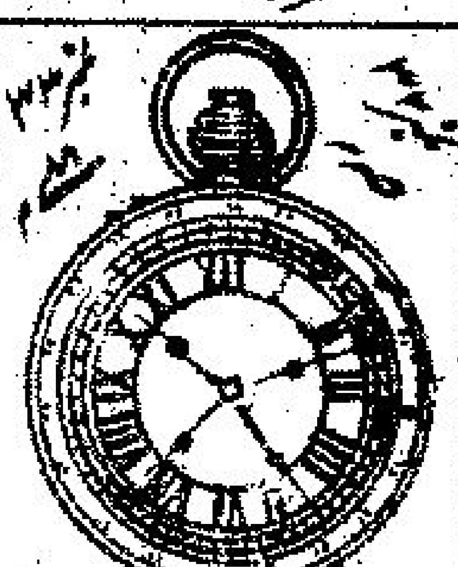

اس گھڑی کی سیکنڈ کی سوئی اصلی بڑی سوئی کے ... منٹ کی سوئی کے اوپر چکر لگایا کرتی ہے علاوہ صحیح ٹائم دینے کے گھوڑ دوڑ ... میں بڑی کار آمد ہے گارنٹی ۲ سال۔ قیمت ...

اور یہی سنہری ...

نمبر ۳ بند کیس سنہری ... چابی کی قیمت پانچ روپے۔

نمبر ۴ چاندی کے کیس ... قسم اعلیٰ قیمت آٹھ روپیہ ...

جنٹلمین گھڑیاں

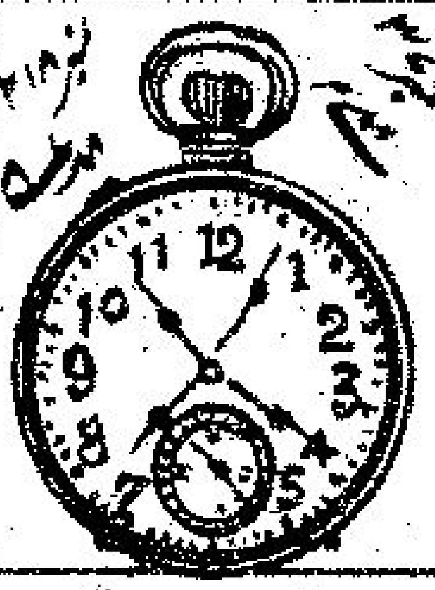

نمبر ۳ یہ گھڑیاں بہت پتلی اور نہایت درجہ کی پائیدار بہت صحیح ٹائم دینے والی قابل دید ہیں۔ گارنٹی ۲ سال قیمت ...

نمبر ۳ سیاہ کیس کی ...

نمبر ۳ نہایت درجہ کی خوبصورت سنہری کیس سنہری ڈائل ...

نمبر ۳ چاندی کا کیس لیوشین فل جویل قیمت آٹھ روپے۔

نمبر ۱۳ خالص سونے کا کیس نہایت فینسی قابل دید گارنٹی دس سال قیمت اٹھارہ روپے۔

فل جویل گارڈ واچ

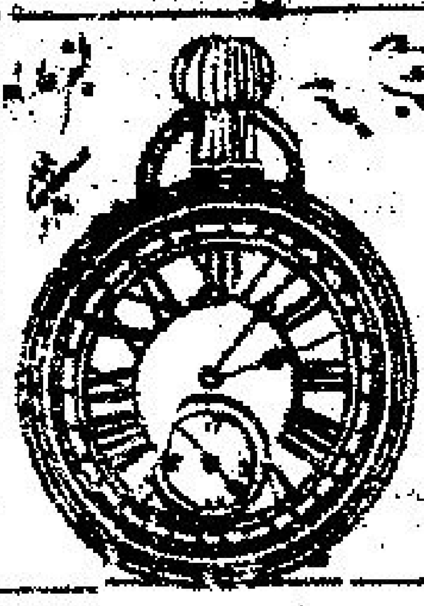

نمبر ۴ یہ گھڑی بہت ... سائز کی ... ریلوے ملازم ... خریدتے ہیں۔ ... تین انچ ہے کیس نقلی چاندی کا ... لیوشین فل جویل نہایت مضبوط صحیح ٹائم دینے میں ... جانب دو ڈھکن اور شیشہ چابی ... قیمت سات روپے گارنٹی ۲ سال۔

نمبر ۴ چھوٹے سائز کی ... ۲ سال قیمت ...

اصلی راسکوپ پیٹنٹ

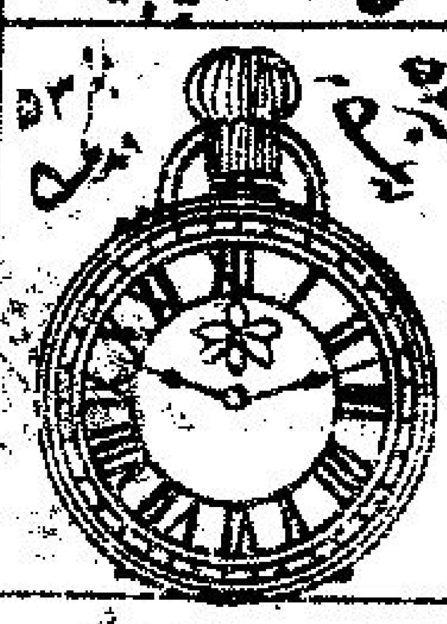

نمبر ۴ یہ سب سے اصلی راسکوپ پیٹنٹ ... ایک ... نہایت مضبوط ہے ... صحیح ٹائم دینے میں ... جرمن سلور کا کیس گارنٹی ... سال قیمت ... نمبر ... اصلی چاندی کی قیمت ... روپے۔

... لیوشین نہایت مضبوط ویسٹ اینڈ کے کارخانہ کی گارنٹی ... سال قیمت سترہ روپے

وائٹ میٹل واچ

نمبر ۵ یہ گھڑی ڈھکنے دار بند کیس منقش چاندی ... چابی کی نہایت خوبصورت پائدار صحیح ٹائم دینے میں اعلیٰ ہے۔ گارنٹی ۲ سال قیمت ...

نمبر ۵ سنہری کیس پانچ روپیہ

نمبر ۵ اصلی چاندی کا کیس لیوشین فل جویل بند کیس گارنٹی ۲ سال قیمت دس روپے۔

نمبر ۶ ویسٹ اینڈ کمپنی کے کارخانہ کی چاندی کا بند کیس قسم اعلیٰ گارنٹی ۱۰ سال ... روپیہ

مینا واچ

نمبر ۵ یہ گھڑی ڈھکنے دار منقش کیس کی نہایت ہی خوشنما بلکہ ... اصلی سونے کے سے پائیداری خوبصورتی صحیح ٹائم دینے میں اعلیٰ گارنٹی ۲ سال قیمت صرف سات روپے۔

نمبر ۳ ۔ اصلی سونے کا ... چال جو بیدار صحیح ٹائم دینے میں اعلیٰ قیمت پچیس روپے۔

نمبر ۱ ارولڈ گولڈ فل جویل لیوشین گارنٹی ۱۰ سال چوبیس روپے۔

چاندی کی ہاف ہنٹنگ

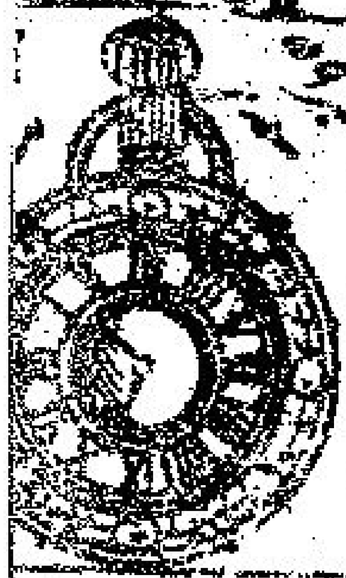

نمبر ۵ ... ایک ... شیشہ لگا ہوا ... خوبصورتی اور صحیح ... اعلیٰ گارنٹی ۲ سال ...

نمبر ۵ نقلی چاندی ... کا کیس قیمت ... سات ...

نمبر ۲۳ ۔ اصلی سونے کا پائیدار قابل دید ... ۱۲ سال صرف ...

کلائی پر باندھنے کی گھڑیاں

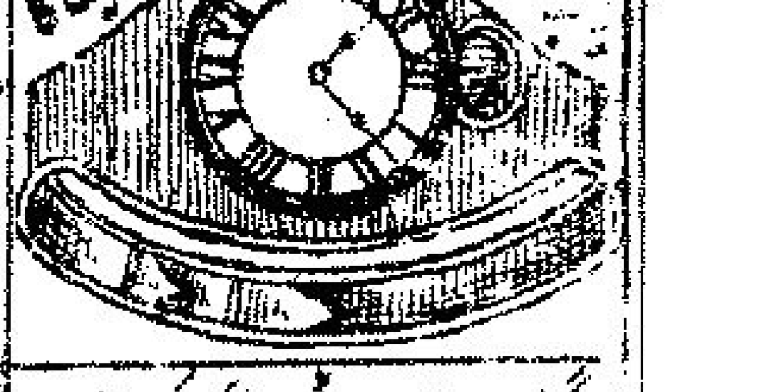

یہ گھڑیاں چھوٹے سائز کی نہایت خوبصورت صحیح ٹائم دینے والی کلائی پر باندھنے کے لئے لاجواب ہیں۔

نمبر ۱ نقلی چاندی کی قیمت ... روپے

نمبر ۲ سیاہ کیس کی ... روپے

نمبر ۳ سنہری کیس کی ... روپے

نمبر ۴ سنہری کیس سنہری کٹ ڈائل نہایت ہی خوبصورت منقش پانچ روپیہ

نمبر ۵ چاندی کی منقش کیس ... روپے

نمبر ۶ چاندی ... ہیرا کٹ کیس جویل دار قسم اعلیٰ قیمت نو روپیہ۔

نمبر ۷ سیب کا کیس چھ روپے

نمبر ۸ سونے کا کیس نہایت حسین قابل دید قسم اعلیٰ قیمت پندرہ روپیہ۔

نمبر ۹ اٹھ روزہ چابی کی لیوشین کیس نقلی چاندی کا قیمت سات روپے۔

نمبر ۱۰ چاندی کی اٹھ روزہ ... کیس قسم اعلیٰ قیمت ... روپیہ۔

زنانی چوڑی دار گھڑیاں

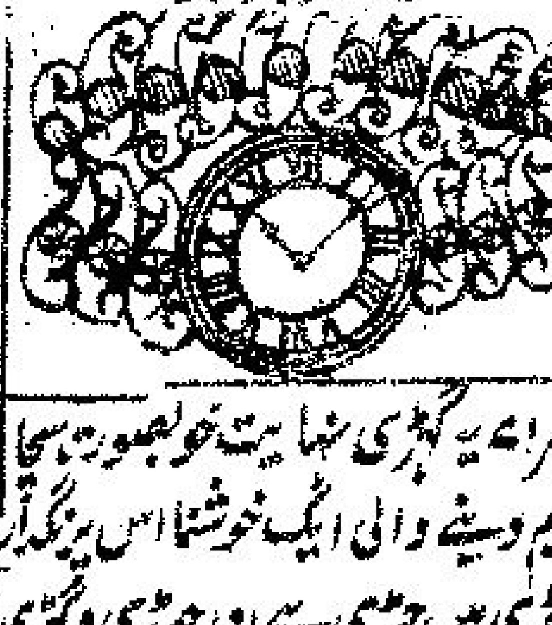

نمبر ۱ یہ گھڑی نہایت خوبصورت سجا ٹائم دینے والی ایک خوشنما اس پر گول چوڑی میں جڑی ہے اور چوڑی و گھڑی دونوں پر پختہ سونے کا ملمع ہے اور چوڑی رڑ کی طرح اینچکر ہر ایک چھوٹی و بڑی کلائی میں آجاتی ہے مستورات کے لئے بہت ہی موزوں ہے گارنٹی ۲ سال قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ

نمبر ۲ اس گھڑی کی چوڑی پر ... جواہرات قابل دید جڑے ہیں پانچ روپیہ۔

نمبر ۳ جڑاؤ مگر قسم اعلیٰ قیمت ... روپے

نمبر ۴ رولڈ گولڈ سونے کی جویل دار قسم اعلیٰ گارنٹی ۸ سال تیرہ روپیہ

نمبر ۵ لیوشین بالکل سونے کی ... چوڑی پر یہ گھڑی پر نہایت خوشنما جڑاؤ ہے اور اسقدر چمکدار ہے کہ ہیرے سے باہر ہے گارنٹی دس سال قیمت صرف ... روپیہ

اٹھ روزہ چابی کی گھڑیاں

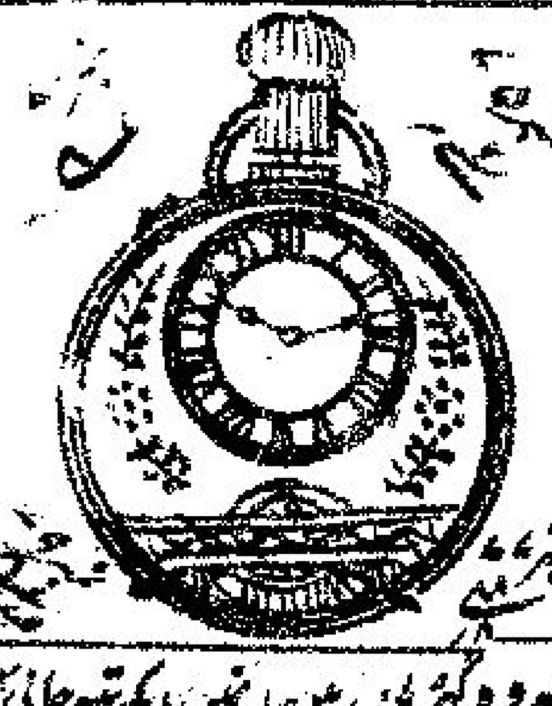

یہ وہ گھڑیاں ہیں ... چابی دینے سے آٹھ روز تک برابر چلتی ہیں وقت ایسا صحیح دیتی ہیں کہ ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑتا پائیدار ایسی کہ ... صفائی کی بھی ضرورت نہیں نہایت خوبصورت فینسی ڈائل لیوشین قسم اعلیٰ جو بیدار نقلی چاندی کا کیس گارنٹی آٹھ سال قیمت چھ روپے

نمبر ۷ گن میٹل سیاہ کیس کی ... روپے

نمبر ۷ اصلی چاندی کی منقش کیس ... قابل دید قیمت ... روپے

نمبر ۷ چاندی کی ... کیس ... روپے

نمبر ۷ اصلی چاندی کی منقش بند کیس قسم اعلیٰ قابل دید قیمت گیارہ روپے

نمبر ۸ سیب کے کیس کی نہایت حسین اور اعلیٰ درجہ کی پائیدار قیمت پندرہ روپے

کیلنڈر واچ یا جنتری واچ

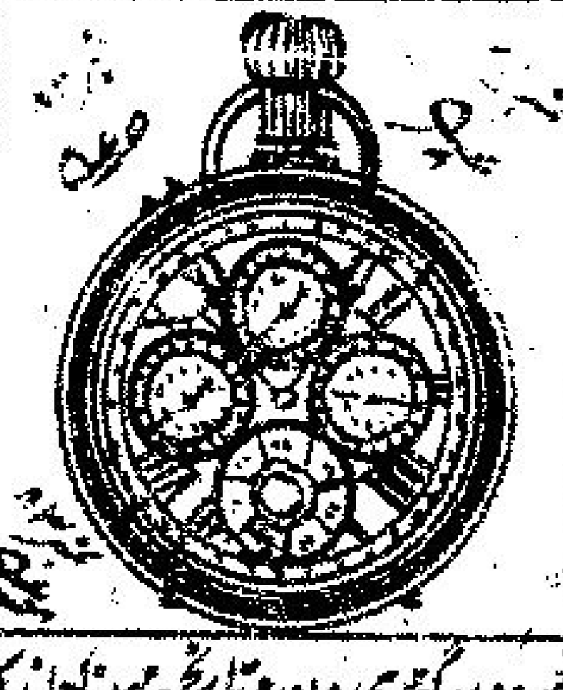

نمبر ۸ یہ گھڑی دن و تاریخ و مہینا چاند کی ... بتلاتی ہے ... وقت بہت صحیح بتاتی ہے دن تاریخ مہینا چاند ٹائم ملانے کے واسطے جدا جدا بٹن لگے ہیں نہایت مضبوط ... لیوشین نکلسور کا کیس گارنٹی ۵ سال قیمت سات روپیہ آٹھ آنہ

نمبر ۸ چاندی کا کیس ... ۱۰ سال قیمت ...

نمبر ۸ چاندی کی قسم اعلیٰ فل جویل نہایت ... یعنی صرف سترہ روپیہ

نوٹ فرمائش لکھتے وقت گھڑی کا نمبر و قیمت ضرور لکھنا چاہئیں۔

نیو فیشن ریڈیم واچ

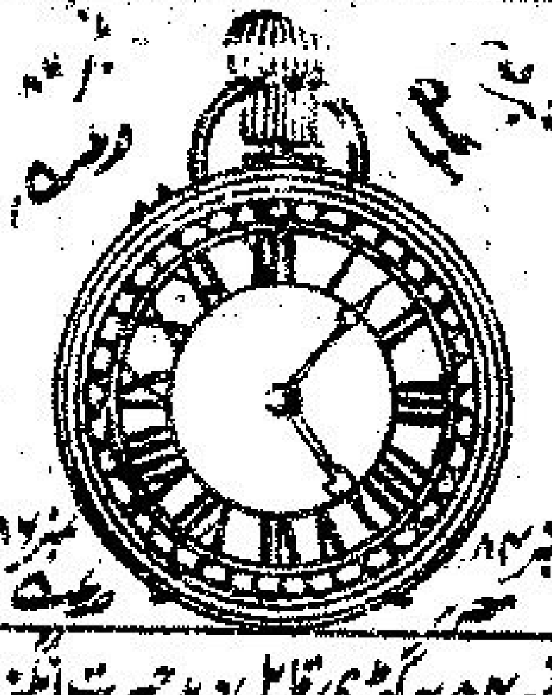

نمبر ۸ یہ گھڑی قابل دید حیرت انگیز ہے اس میں خاص صنعت یہ ہے کہ رات کو گھپ اندھیرے میں بغیر امداد روشنی کے مثل روز روشن کے نہایت صحیح ٹائم بتلاتی ہے کیونکہ اندھیرے میں اس کی سوئیاں و منٹ مانند ستارہ کے بہت تیز چمکتے ہیں۔ نہایت مضبوط صحیح ٹائم دیتے ہیں اعلیٰ کیس نقلی چاندی کا موگرے کی چابی گارنٹی ۵ سال قیمت سات روپیہ ...

نمبر ۸ یہ جو بیدار لیوشین قسم اعلیٰ گارنٹی ۸ سال سترہ روپے۔

نمبر ۸۶ یہ گھڑی ... کیس چاندی کا فل جویل گارنٹی ۱۰ سال قیمت پچیس روپیہ۔

چھ ٹائم بتلانیوالی واچ

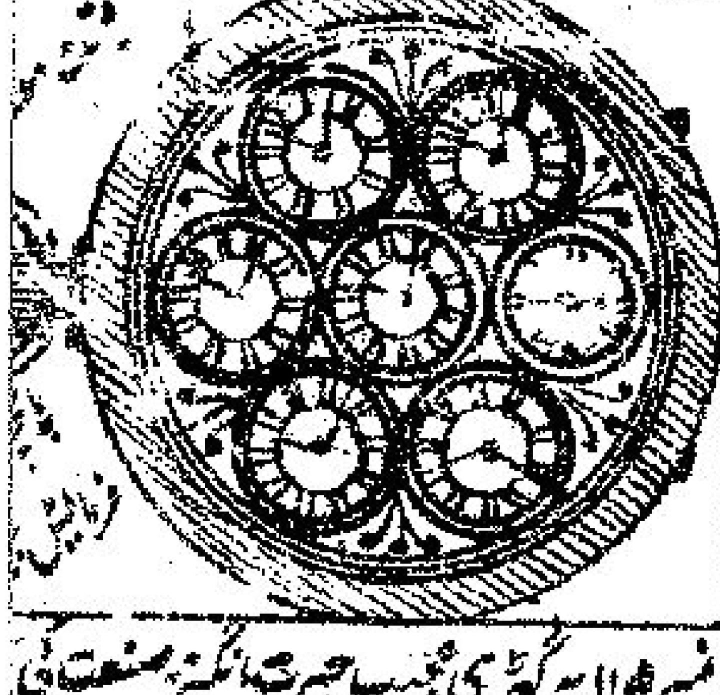

نمبر ۸ یہ گھڑی عجیب حیرت انگیز صنعت کی ہے اس کے ایک ہی ڈائل پر چھ ٹائم معلوم ہوتے ہیں۔ لندن۔ امریکہ۔ چین ... ہندوستان ... جملہ مقامات کے ... صحیح ٹائم کہ ایک منٹ کا بھی فرق نہیں پڑتا اعلیٰ ... لیوشین تمام عیبوں میں یاقوت جڑے ہیں چابی اصلی چاندی کا کیس گارنٹی ۱۲ سال قیمت ...

راسکوپ سسٹم واچ

نیو راسکوپ ... مشتہر ... مضبوط ... ٹائم ... وقت دینے میں ... قیمت ... روپیہ ... مینا کا ہے قابل دید قیمت سوا دو روپیہ

پکھوڑی ... واچ

یہ گھڑی ... جویل دار لیوشین کی نہایت ... دیتی ہے اور ... پر تصویر ... حیرت ...

فرمائش بھیجنے والا ... | المشتہر مولوی محمد لطف اللہ خاں اینڈ کمپنی نمبر (۴) عقب کالی مسجد شہر دہلی | ... نام ... خوشخط لکھا دیا

۔ پاندان کا وزن چھ ماشہ طول ایک انچ عرض ... پر مطبوعہ قسطنطنیہ اور اسیر دس علما ... ہیں ایک خوشنما ڈاٹ میں شکل تعویذ کیا ہوا ... شے میں محفوظ رہیں گی ہے اس ... تلاوت بخوبی ... ہے واسطے حفاظت جان و برکت کیلئے ... علما نکو اس کو ضرور بنا پا کر ... جتنا ہی کم صرف ... تین جلد کے پانچ روپے ...

دان چھوٹی چوپ خانہ کا

بصورت ... مضبوط ... رنگ دار ... پھول ... بیں ۔ اندر آئینہ و باغات ... اور بہت ... ہیں نہایت نفیس ... سنہری کام دار شیشیاں ... ایک قابلہ ... قیمت ڈھائی روپیہ اور ... ۔ اعلیٰ قیمت ...

اگر آپ گھر بیٹھے ہوئے ملکوں کی سیر کرنی اور یہ وہ ... اپنے پیارے بچوں کو سیر کرانی منظور ہے تو اس ... سیر بین کو ضرور منگایئے ہم اس سیر بین کے ہمراہ آپ کو چھ نقشہ (تصویر) ... کی مفت دینگے جسو ... لگا کر دیکھیں گے ... ضرور منگایئے ... پانچ روپیہ علاوہ ... کی ... درجن ... بیجاوینگے ...

چھوٹا سے رنگین چشمہ

... قسم اعلیٰ موسم گرما میں آنکھ ... ہے اور آنکھیں گرد و غبار سے محفوظ رہتی ہیں ... ایک روپیہ اور ... کمانی کی ۔ البدار قیمت ...

... ولایتی کی ساخت اور ان پر ... کی طرح نہایت خوبصورت ریشم کے ... کی بیل بن رہی ہے اور اس قدر خوشنما ہیں کہ دیکھتے ہی دل خوش ہو جاویگا ... طول ... انچ ہر رنگ سبز گلابی ۔ نارنگی آسمانی سیاہ ۔ سرخ ۔ جوگیا ۔ فیروزی بسنتی وغیرہ قیمت فی عدد چار روپیہ آٹھ آنے ۔

اور یہ ہی کہ چاروں طرف بیل اور بیچ میں بھی تمام جگہ پھول بہت ہی خوشنما موجود ہیں ہر ایک رنگ کے قابل دید قیمت فی عدد سات روپیہ ۔

... سیلوں کی چیزیں بہت ہی نزدیک نظر آتی ہیں ... دکھائی دیتی ہیں جنگل ... اور شیروں ... کے ذریعہ سے بہت ہی لطف آتا ہے ۔ واضح ہے ہر ایک دوربین خوبصورتی پائیداری ... اور سائز میں مختلف ہیں قیمت نمبر ... روپیہ اور نمبر ۲۷۷ بائیس روپیہ اور نمبر ۲۸۰ ... روپیہ اور نمبر ۲۸۲ پندرہ روپیہ اور نمبر ۲۸۶ بارہ روپیہ اور نمبر ۲۸۸ دس روپیہ اور نمبر ۲۹۰ آٹھ روپیہ ... یہ سب دوربینیں چمڑے کے بکس میں ہیں نمبر ۲۹۲ پانچ روپیہ اور نمبر ۲۹۵ چار روپیہ یہ دونوں تھیلی میں ہے نمبر ۳۰۰ ایک روپیہ ۔

رئیات صندلی قسم اعلیٰ

شیشہ کے ... عرصہ دراز تک خراب نہیں ... پانچ روپیہ ...

نہایت مضبوط گھریلو سلائی کی مشین نمبر ۵

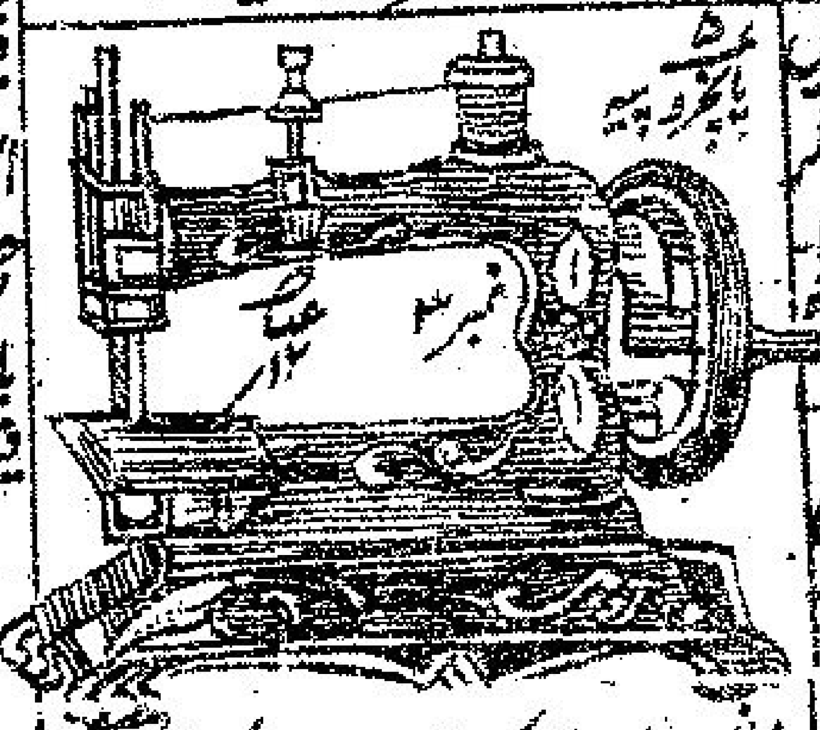

یہ مشین بڑے قد کی ہاتھ سے سلائی کرنے کی ہے اور اس کے چلانے کی ایسی آسان ترکیب ہے کہ مستورات اور کم سن لڑکیاں بھی بغیر استاد سلائی کر لیتی ہیں اور بالکل فٹ بیٹھ جاتی ہے کہ پارسل کھولتے ہی سلائی شروع کر دیجئے قیمت پانچ روپے ۔ ڈاک محصول ۱۴ ؍ اور نمبر ... متوسط درجہ کی قیمت ... روپے ۔

صنوبر ... کلاک

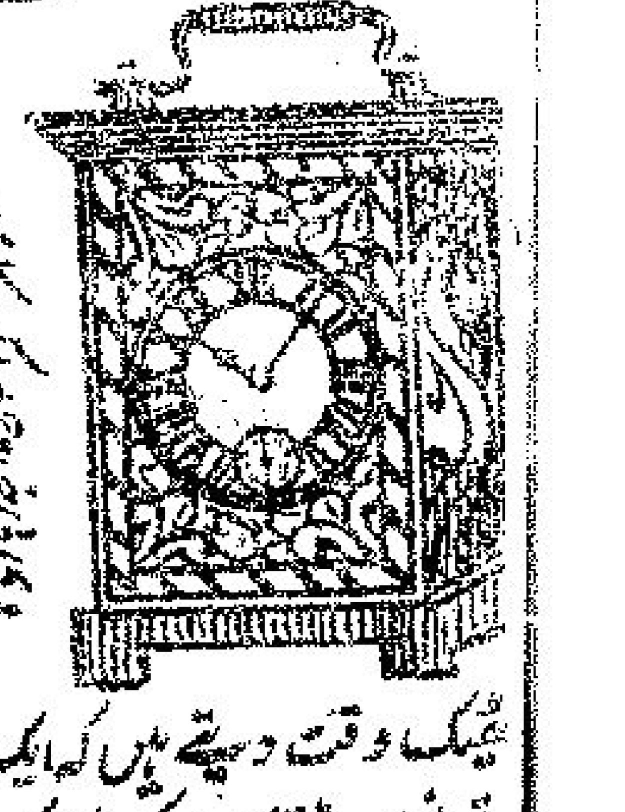

ٹھیک وقت دیتے ہیں کہ ایک رتی نہیں پڑتا ہر ایک کلاک ہے اور آنکھ کا رخ سنہری نہایت شیشہ لگے ہیں ہر ایک ہے کوک ... گھنٹہ کی علاوہ ... دیتے ہیں اور بھی صنعت ... آوازوں میں ... قیمت ... گھنٹہ ... قیمت پانچ روپیہ ...

سر کے بال تراشنے کی مشین

اس مشین سے آپ کا دل چاہے جس فیشن کے بال تراش لیجئے نہایت پائیدار ہے نمبر اسپرنگ والی قیمت چار روپیہ ۔ نمبر ۲ ...

استرہ اصلی ۔ جس کا نمبر ... نمبر ۲ بارہ آنہ

حجامت بنانے کی اس مشین سے ہر شخص بنا خط باسانی بنا سکتا ہے جلد کٹنے کا کچھ خوف ہی نہیں قیمت معہ برش و صابن و پیالی ... ۔

ایم بروڈری مشین

قیمت چار روپے

یہ وہ مشین ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہر شخص مخمل اور دیگر قسم کے کپڑوں کی چیزوں پر بیل بوٹے پھول پتے اور تصویریں وغیرہ اون اور ریشم سے باسانی بنا سکتا ہے اور مستورات بھی ہر ایک چیز حسب منشا بنا سکتی ہیں ہمراہ مشین کے مفصل ہدایات بنانے کام کی معہ نقشہ پھول وغیرہ مفت بھیجی جاوینگی قیمت ...

دوپٹہ ریشمین نہایت نفیس

ساختہ بنگال قابل دید بہت ہی باریک ... معہ کناری دوپٹہ عرض سوا گز طول تین گز سبز زرد نارنجی ۔ دھانی و دھوپ چھاؤں اور سفید ... قیمت ... اور قسم اعلیٰ ریشمین ململ کے نہایت عمدہ معہ پلو و کنار قیمت فی دوپٹہ چھ روپے ۔

کمربند ریشمین

پھولدار بنے ہوئے نہایت نفیس ہر رنگ سبز گلابی نارنجی سرخ وغیرہ وزن فی دو تولہ قیمت سوا روپیہ ...

پلنگ کے سیج بند

ریشمین اور نیم زری کے ... قیمت ایک روپیہ ۔

بیلین ریشمین

پھولدار بنی ہوئی ہر ایک رنگ کی واسطے لگانے دوپٹوں اور ساڑیوں کے ۹ گز کا تھان قیمت تھان ۹ ؍ ... اور زرین پھولوں کی ...

لیس ۔ جالی کی ۔ گلابی ۔ کافوری ۔ سیاہ ۔ چوڑی و پتلی ۱۲ گز کا تھان قیمت فی تھان ... ۸ ؍ ۱۲ ؍ ۱۴ ؍ ...

بہونچی جوڑہ

نہایت نفیس نقشی دانہ سونیکا ملمع مانند اصلی کے ...

لونگریاں جڑاؤ اصلی مصنوعی جواہرات نہایت خوشنما جڑاؤ قابل دید فی جوڑہ ...

چوڑیاں لہریہ دار سنہری ملمع مانند سونے کے نہایت خوبصورت بارہ چوڑی کا سٹ قیمت ...

چوڑیاں ڈائمنڈ کٹ کی نقشی کام دار نفاست اور بناوٹ میں بالکل سونے کے موافق سنہری آٹھ چوڑی کا سٹ ......

چوڑیاں اسپرنگ والی اسی قسم کی جیبی زنانی ... میں جڑی ہے اور ہر ایک چھوٹی ... کلائی میں ربڑ کی طرح کھینچ کر آجاتی ہے ... ملمع فی جوڑہ ... اور یہی جواہرات جڑی ہوئے ...

کنگن سنہری بیل دار اس قدر خوشنما ... روسو روپیہ کے معلوم ہوتے ہیں فی جوڑہ ...

کڑے ہاتھوں کے سونیکا ملمع فی جوڑہ ... اور شیر دہان منقش فی جوڑہ ......

چمپا کلی ۔ نہایت نفیس نقشی دانہ مانند ... سونیکا ملمع قیمت تین روپے ...

گلوبند نقشی سنہری ملمع قیمت ...

جھومر جڑاؤ قابل دید ......

بتے ... دار سنہری ملمع فی درجن ...

بالیاں پھولدار سنہری ملمع فی درجن ...

جھومکہ معہ کرن پھول جالیدار نہایت خوشنما فی جوڑہ ...

شید مصنوعی جواہرات ساختہ ولایت اعلیٰ اعلیٰ وضع فی جوڑہ ۱۲ ؍ ۸ ؍ ۶ ؍ ۴ ؍ تک ۔

چالیس بلدار چوڑیوں کا لچھہ جرمنی تار کا ہمیشہ سفید رہتا ہے اور چاندی کا لگ بھی ہے قیمت ڈہائی روپیہ ۔

جہانجن نقشی نہایت خوشنما بجتے ہوئے اور بہت زیل چادر کے چاندی کا ملمع فی جوڑہ ......

انگوٹھیاں زیارتی اور روشنی سونیکا ملمع ... آنکھ سے لگا کر مکہ معظمہ مدینہ منورہ کی زیارت کیجئے ... آنکھ سے لگا کر ہر ایک دیوتا کے درشن کیجئے قیمت فی عدد چھ آنہ اور پوری درجن ...

جیبی حقہ پیتل کا نو ایجاد معہ چلم

نہایت مضبوط جو برسوں خراب نہیں ہوتا اور صنعت یہ ہے کہ پانی ڈالکر جیب میں رکھ لیجئے ایک قطرہ نہیں گرتا ۔ پیتے وقت آواز بھی دیتا ہے ۔ بڑی آسمانشی ... ضرور منگایئے ۔ قیمت نمبر اول ...... اور ... ایک روپیہ بارہ آنہ ... ایک روپیہ چھ آنہ ۔ وی پی ...

جنرل ایجنسی

ہم نے اپنے خریداران کے فرماتے اور دیگر صاحبان کی رفع تکلیف کی غرض سے جنرل ایجنسی قائم کر دی ہے جو کہ ہر ایک قسم کا سامان بازار ... خرید کر ... فی روپیہ کمیشن پیشگی قیمت ہمراہ فرمائش وصول ہونے پر تعمیل حکم کریگی ۔

پارچہ جلد اقسام کا قرآن شریف اور کتب ہائے عربی فارسی ناول وغیرہ اور ٹوپیاں ہر ایک قسم ... تمام چیزیں ... اور شیشہ کے ... اور وسطی کے ... چلو اسو ... چاندی ... وغیرہ ...

حب ملذذ ۔ نہایت مفید ۔ ضرورت

سے پندرہ منٹ قبل ایک گولی کھا لیجئے ہرگز تکان نہ ہوگی اور جبتک آپ ہی نہ چاہیں گے ... خاص امر میں مفید اور مقوی ... گولیوں کا ... قیمت ...

نہایت خوشبودار بال اڑانیکا صابن

... جہاں آپ ... لگا دیجئے ... منٹ میں بال صاف ہو کر جگہ مانند ہتھیلی کے ... فی درجن ...

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

نہایت خوشبودار ولایتی پھولوں کا دودھ ہے اور ولایت کے نامور ڈاکٹر کی بنائی ہوئی پیٹنٹ دوا ہے اسے دو ہفتہ چہرہ پر لگانے سے چہرہ کی ... رفع ہو کر چہرہ مانند گلاب کی پتی کے ہو جاتا ہے اور تمام بدن پر ملکر نہانے سے جلد کے امراض و سیاہی رفع ہو کر جلد مانند مخمل کے ملائم ہو جاتی ہے بدن سے خوشبو آنے لگتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ...

عرق خضاب ایک مرتبہ لگا ... بال سیاہ ہو کر مانند قدرتی بال ... مدت تک قائم رہتی ...

ہر ایک قسم کی فرمائش ... کی مسجد ... کے نام آنی چاہیے

ALIGARH CITY · 7 AUG 15 · 8.45 A.M

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جمادہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مراسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ورنہ ناپسند مضامین بصورت ٹکٹ آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلم داشتن

نمبر ۴۸ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	ہے
روسائے جاگیرداران سے ”	للعہ
عام خریداران سے ”	ہے
” ” ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
” ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ یکم شوال ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۳- اگست ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

قادیانی مشن (حلف پر فیصلہ) - - - - ۱
جبلپوری مباحثہ کے فیصلہ کی صورت - - ۲
مولانا بٹالوی اور ہم - - - - - - ۳
مذاکرہ علمیہ (بابت اجماع) - - - - ۴
مسافر آگرہ پر یک طرفہ ڈگری اور ہدیہ اہلحدیث کانفرنس دہلی - - - - - - ۵
دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا / سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا - - - ۵
مذاکرہ علمیہ نمبر ۵ (بابت اجماع) - - - - ۶
مدراسی بدزبان - - - - - ۷
فتاویٰ - - - - - - ۸
متفرقات - - - - - ۹
انتخاب الاخبار - - - - - ۱۰
اشتہارات (۱۱) - - - - - ۱۲

قادیانی مشن

حلف پر فیصلہ

نوٹ ۔ جو شخاب دونوں پارٹیوں نے جن کو ہم اپنی اصطلاح میں قادیانی اور لاہوری لکھا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کے نام خود بخود مقرر کئے ہیں یعنی قادیانیوں کا نام **محمودی** اور لاہوریوں کا نام **پیغامی** پارٹی کیونکہ قادیانی پارٹی کا خلیفہ مرزا محمود ہے اور لاہوری پارٹی کا اخبار **پیغام صلح** اس لئے ہم اُن کی خاطر اپنی اصطلاح آئندہ کو ترک کرکے انہی کے مقرر کردہ ناموں سے اُن کو ممتاز کیا کرینگے۔ (ایڈیٹر)

محمودی اور پیغامی پارٹی کا جن جن امور میں اختلاف ہے اُن میں سب سے بڑا امر مرزا صاحب قادیانی کی نبوت ہے۔ اس کی فرع یہ ہے کہ اُن کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا مومن وغیرہ۔ پیغامی پارٹی نفی پر ہے اور محمودی پارٹی اثبات پر۔ پیغامی پارٹی کے معزز رکن خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک اشتہار مورخہ ۴ جولائی دیا ہے کہ فریقین اس مسئلہ میں تحریریں کرچکے ہیں مگر میں ایک آسان تجویز بتلاتا ہوں کہ فریقین کے سو معتبر آدمی جو مرزا صاحب کی صحبت یافتہ ہیں اور خود اُن سے اعتقادات سیکھے ہوئے ہیں وہ حلف اٹھائیں کہ ہم نے حضرت صاحب سے یہ سیکھا تھا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ میں یہ نہیں پوچھتا کہ اب اُن کا اعتقاد کیا ہے۔ یا اُن کا وہ اعتقاد صحیح تھا یا غلط۔ بلکہ صرف یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی وفات تک اُن کا خیال کیا تھا وغیرہ۔

ہمارے نزدیک بھی یہ صورت فیصلہ معقول ہے

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت اعلیٰ للعہ رعایتی ہے ہر دو جلد (مینجر)

اعتقاد ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب کے انتقال کے وقت تھا وہی اعتقاد بحیثیت مرزائی ہونیکے صحیح سمجھا جائیگا۔ محدثین بھی کسی حکم کو غیر منسوخ بتلانا چاہتے ہیں تو یہ لکھا کرتے ہیں حتی لقی اللہ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوا اسی لئے قرآن شریف میں حکم ہے لَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ (مرنے تک مسلمان رہو) کسی امت کا نبی یا ہادی امت کیلئے ہر ایک کام میں نمونہ ہوتا ہے جب وہ کسی خیال اور اعتقاد پر مرنے تک جمارہے اور اپنے معتقدین کو بھی اس خیال سے نہ ہٹائے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہی اعتقاد اس مذہب میں صحیح سمجھا جائیگا اس کی تاویل کرنا امت کا کام نہیں۔ مگر محمودی کی طرف سے اس تجویز کی منظوری آج ۔۔ اگست تک نہیں آئی۔ خیر اس کا انجام جو ہوگا ہم اپنے ناظرین تک پہنچا دینگے۔

قاعدہ ہے معقول بات سے معقول بات حاصل ہوتی ہے ہم بھی اپنا تنازع اس اصول سے فیصلہ کرانا چاہتے ہیں جس کی صورت یہ ہے:۔

پیغامی پارٹی چونکہ اس تجویز کی مجوز ہے اسلئے ہماری مخاطب بھی وہی ہے دوسری نہیں۔

کچھ شک نہیں کہ نبی تام یا ناقص ماننے والوں کا جھگڑا اُن لوگوں کے جھگڑے سے کم ہے جو یہہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب سرے سے اپنے کسی دعوے میں سچے نہ تھے۔ اُن میں سے ایک خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث بھی ہے۔ اس بڑے جھگڑے سے جناب مرزا صاحب بھی غافل نہ تھے اس لئے انہوں نے ۱۵ اپریل سنہ ۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جسکے ضروری ضروری الفاظ یہ تھے:۔

اے خدا اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور رات دن افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اُن کو اور اُن کی جماعت کو خوش کردے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا۔ اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں عرض کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑکر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اُس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اُٹھا لے۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

کچھ شک نہیں کہ یہ ایک دعا ہے دعا بھی معمولی نہیں بلکہ ایک فیصلہ کن جو تمام مریدین اور معتقدین تک پہنچائی گئی تھی۔ معتقدین کا سب اعتقاد ہونا لازمی ہے۔ اب میرا سوال جو میں حلف سے فیصلہ کرانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مرزا صاحب جس شب یعنی ۲۵ - ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب کو بیمار ہوئے ہیں اُس سے پہلے روز یعنی ۲۵ مئی کی شام تک معتقدین کا اس دعا کی بابت کیا اعتقاد تھا؟ بالفاظ خواجہ صاحب میں یہ نہیں کہونگا کہ وہ خیال اُن کا غلط تھا جو بعد میں صحیح کرلیا گیا۔ یا اُن کی خطا اجتہادی تھی یا انہوں نے مرزا صاحب کی اردو تحریر کو سمجھا نہیں تھا۔ یہ سب چھوڑتے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی وفات سے پہلے آپ لوگوں کا خیال اس دعا کی نسبت کیا تھا؟ یعنی یہ کہ بحال ہے یا بدل گئی ہے۔ درصورت بحال کے حسب منشاء مرزا صاحب قبول ہوگی یا نہیں۔ کیا آسان فیصلہ ہے۔

میں کہہ چکا ہوں کہ اس تجویز کے مخاطب محمودی پارٹی نہیں کیونکہ ایک تو اُن سے لودہانہ میں فیصلہ ہو چکا ہے جس کا صلہ بھی مبلغ تین سو نقد ہمکو انعام ملا تھا۔ دوم وہ اس تجویز کے مجوز نہیں جب وہ اس تجویز کو مان لینگے تو وہ بھی مخاطب ہو جائینگے۔ سردست اس میں خطاب پیغامی (لاہوری) پارٹی کو ہے۔ خواجہ صاحب نے دونوں پارٹیوں کے سو آدمی منتخب کئے ہیں۔ ہماری تجویز کی منظوری آنے پر انہی سو میں سے پیغامی پارٹی کے اصحاب کو ہم منتخب کرلینگے اور اُن سے حلف دلائینگے مضمون حلف یہ ہوگا:۔

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال تک اس دعا کی بابت جو انہوں نے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء والے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ اور اپنے فیصلہ کی بابت کی تھی یہ اعتقاد تھا کہ

ہم اس صورت کو بھی منظور کرینگے کہ سب اصحاب یا چند لوگ بذات خود اور دیگر بذریعہ وکالت لاہور احمدیہ بلڈنگس میں جمع ہو کر ہمارے روبرو حلف اُٹھائیں۔ پیغامی پارٹی سے عموماً اور خواجہ کمال الدین صاحب کی معقول پسندی سے خصوصاً امید ہے کہ اس تجویز کی منظوری سے جلدی اطلاع دیں گے۔

جبل پوری مباحثہ کے فیصلہ کی صورت

ناظرین! ہندوستان میں یوں تو آریوں سے ہمارے سیکڑوں دفعہ مباحثے ہوئے ہونگے مگر باقاعدہ اور قابل ذکر مباحثات تین ہی ہوئے ہیں۔ ایک دیوریہ ضلع گورکھپور میں سنہ ۱۹۰۳ء میں دوسرا نگینہ ضلع بجنور میں سنہ ۱۹۰۷ء میں تیسرا جبل پور میں سنہ ۱۹۱۵ء میں۔ پہلے دو مباحثے تو ہفتہ عشرہ تک روزانہ چار پانچ گھنٹے ہوا کرتے تھے۔ جبل پور کا مباحثہ صرف تین روز روزانہ تین گھنٹے ہوا۔ ایک فرق تو یہ تھا۔ دوسرا فرق یہ تھا کہ پہلے دونوں مباحثوں میں جن آریہ مناظروں سے مقابلہ تھا وہ طبیعت کے بڑے اچھے اور زبان کے راست گو تھے یعنی سوامی درشنانند اور ماسٹر آتما رام امرتسری۔ دوم وہ مباحثات تحریری تھے

اس لئے کسی فریق کو غلط بیانی کرنے کا موقع نہ تھا فریقین کی مصدقہ تحریریں آج تک مطبوعہ موجود ہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جبل پور میں جو مباحثہ ہوا اس میں جو فریق (مسافر مشاق) ہمارے مخاطب تھا اس کو راستی نا راستی سے کوئی مطلب نہیں اسی لئے اس نے پہلے ہی سے تمہید رکھی کہ تحریر کو سرے سے مانا ہی نہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبار میں اس نے وہ اودھم مچائی کہ الامان والحفیظ۔ جسکے جوابات ناظرین گزشتہ ایام میں دیکھ چکے ہیں پھر لطف یہ کہ مباحثہ کی تحریرات خود ساختہ کو علاوہ اخبار مسافر میں ذکر کرنے کے رسالہ کی صورت میں بھی شائع کرنے کا اشتہار دیتا ہے اخبار کی ایک بات پر جب پکڑا گیا تو لکھتا ہے کہ "ہم مناظرین کی پوری تقریریں علیحدہ کتابی صورت میں شائع کرنے والے ہیں" (۱۶ جولائی ص۱ کالم ۳)

اس سے ثابت ہوا کہ اخبار میں محض اوت پٹانگ ہانک دیا ہے۔ اچھا رسالہ بھی دیکھا جائیگا مگر اس کا کیا ثبوت کہ رسالہ میں جو لکھو گے وہ واقعی فریقین کا کہا ہوا ہوگا۔ چونکہ بوجہ مصدقہ تحریر نہ ہونیکے غیر حاضرین کے دلوں میں اس مباحثہ کی اصلی صورت منقش نہ ہو سکی اس لئے ہم نے ارادہ کیا کہ آئندہ کو ایسے جلسوں میں خصوصاً مسافر مشاق کے ساتھ بغیر تحریر کے ہم مباحثہ نہیں کرینگے۔ مسافر کو بھی ہم نے لکھا کہ تقریر میں تیری فتح ہے تو تحریر میں کیوں نہ ہوگی۔ اس لئے تو بھی اعلان کردے کہ ہم بھی تحریری مباحثہ کی تائید کرتے ہیں (اہلحدیث ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء ص۳ کالم ۲) مگر آج ۹۔ اگست تک مسافر نے اس کی منظوری نہیں دی اس لئے ایکدفعہ اور اس کو یاد دہانی کرکے آئندہ اس کا عندیہ شائع کیا جائیگا جس سے ناظرین کو اس کے حال کا پورا علم ہو جائیگا۔

مولوی ابو رحمت میرٹھی | اسی ضمن میں مسافر نے ۳۰ جولائی کے پرچہ میں ایک تحریر مولوی ابو رحمت میرٹھی کی شائع کی ہے کہ مباحثہ میں آریوں کو فتح ہوئی۔ ہم نے اس تحریر کی تصدیق کیلئے مولوی صاحب کو خط لکھا جس کا آج ۹۔ اگست تک جواب نہیں آیا۔ آئندہ ہفتے ہم اس تحریر کو پورا پورا نقل کرینگے تاکہ حاضرین جلسہ اس کی صداقت کو خود ہی جانچ لیں اور غیر حاضرین کیلئے خود جواب دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا بٹالوی اور ہم

ہمارے ناظرین قدیم و جدید کو یاد ہوگا کہ عرصہ سے مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کو اصرار ہے کہ یہ خاکسار اپنی روش کے لحاظ سے **اہلحدیث** نہیں میں اس کے جواب میں ہمیشہ یہی لکھتا رہا کہ باقاعدہ منصف مقرر کرکے مباحثہ کریں۔ تاکہ آئے دن کا باہمی فساد مٹ جائے۔ ایکدفعہ آرہ میں منصف مقرر ہوئے فیصلہ بحمد اللہ میرے حق میں رہا کہ خاکسار اہلحدیث ہے۔ اس فیصلے کے بعد مولانا بٹالوی نے پھر مخالفت اٹھائی یہاں تک کہ میرے نزاع کی وجہ سے اہلحدیث کانفرنس جیسی بابرکت مجلس کے بھی مخالف ہو گئے۔ چونکہ انسانی عادت میں داخل ہے کہ رنج کسی کا اور اظہار کسی پر۔ اس لئے میں ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہا کہ کسی طرح مولانا بٹالوی سے مصالحت ہو جائے تاکہ ہم سب مل کر توحید و سنت کی اشاعت کریں مگر مولانا موصوف ہمیشہ اسی ضد پر رہے کہ جب تک میری پیش کردہ تعریف اہلحدیث کو نہ مانو گے میری صلح نہ ہوگی۔ مولانا کی تعریف کے مطابق اہلحدیث ایک فرقہ جدیدہ بنجاتا ہے جو مخالفین کا بہت پرانا الزام ہے۔ حالانکہ اہلحدیث کہتے ہیں کہ ہم سب سے اول ہیں یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اہلحدیث تھے کیونکہ اہل حدیث کی صحیح تعریف صرف یہ ہے جو اس کا اعتقاد رکھے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے ؎

قرآن و حدیث تجھکو بس ہے
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے

مولانا بٹالوی کہتے ہیں اہلحدیث وہ ہے جو قرآن۔ حدیث۔ اجماع ہر دو نوع اور قیاس مجتہد کو مانے وغیرہ۔ میں گو عملی طور پر اجماع اور قیاس مجتہد کو بھی مانتا ہوں مگر اہلحدیث کی تعریف میں یعنی داخل فی الماہیت نہیں مانتا۔ اس لئے مولانا بقول تو (ایڈیٹر اہلحدیث) اہلحدیث نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک اور علماء کرام بھی جو انکی طرح قائل نہیں سب خارج از اہلحدیث ہیں اسلئے اس فیصلہ کیلئے ایک تجربہ کار مسلمان جج یعنی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیرآبادی رسب جج منصف مقرر ہوئے جس کو جناب موصوف نے بڑی مہربانی اور اسلامی ہمدردی سے قبول فرمایا چونکہ کسی مذہب سے کسی فرد کا داخل یا خارج کرنا اسپر متفرع ہے کہ پہلے اس مذہب کی تعریف کیجائے اس لئے منصف صاحب نے مولانا بٹالوی کو بحیثیت مدعی کے تعریف کرنیکا حکم فرمایا۔ مولانا نے وہی تعریف کی جو وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں جس کا میں نے جواب دیا۔ یہ جواب ذرا لمبا اور بڑی تحقیق سے تھا یہاں تک ثابت کیا گیا کہ مولانا بٹالوی کی سابقہ تحریرات بھی اس تعریف کی مخالف ہیں۔ یہ سب سوال و جواب اہلحدیث مورخہ ۱۸-۱۱ جون گزشتہ میں درج کئے گئے ہیں۔ ناظرین جن کے پاس وہ پرچہ موجود ہو ذرا تکلیف کرکے ان تحریرات پر ایک سرسری نظر پھر ڈال لیں تاکہ ان کو آئندہ فیصلہ کا مزید لطف حاصل ہو۔ میرا آخری جواب ۱۰ مئی کو گیا تھا جس کے جواب کیلئے کئی ایک دفعہ منصف کو اور منصف صاحب نے مولانا کو تقاضا بھی کیا مگر جواب نہ آیا پر نہ آیا آخر منصف صاحب نے دس روز کی مہلت دی لیکن جب اس میں بھی جواب نہ آیا تو منصف صاحب نے منفصلہ ذیل فیصلہ دیدیا۔ ناظرین بغور پڑھیں:۔

فیصلہ جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب خانگی منصف | جس قدر معاملہ میرے روبرو ہوا

(۵۱۵)

ہے اُس کی نسبت میری رائے یہ ہے کہ جو تعریف اہلحدیث حضرت بٹالوی نے تحریر فرمائی تھی اور اُس پر جو اعتراض حضرت امرتسری نے کئے تھے اُن کو حضرت بٹالوی اُٹھا نہیں سکے حالانکہ اُنہوں نے اپنے پہلے الفاظ کو کچھ تبدیل بھی کر دیا تھا اور آخر جواب الجواب دینے میں لیت و لعل فرمانا شروع کیا اور جواب عنایت نہ فرمایا اس لئے اصل معاملہ زیر بحث ہی نہیں آیا ۔

(محمد ظفر اللہ خان)

الحمد للہ تعریف اہلحدیث کا فیصلہ ہوگیا اب اس کے آگے رہا یہ امر کہ خاکسار اہلحدیث ہے یا نہیں ۔ مولانا کو اس بحث کا جاری رکھنا منظور ہے تو مہربانی کر کے اپنے دعوے کی دلیل منصف صاحب کے پاس بھیجدیں مگر یہ یاد رہے کہ اب وہ اپنی تعریف پر بنا نہیں کرسکینگے بلکہ میری تعریف پر بنا کر کے میرے اخراج کا نتیجہ نکالنا ہوگا ۔ کیونکہ تعریف کا فیصلہ ہوگیا ۔ والسلام ۔

مذاکرہ علمیہ

بابت اجماع

اس مذاکرہ کو جاری ہوئے عرصہ ہوگیا حسب قاعدہ اس کی مدت دو ماہ تھی مگر محرک کے منشا سے ۱۸ شعبان کے اہلحدیث میں اسکی مدت بڑھا کر اخیر رمضان تک کیگئی پاس وقت اس کے متعلق پانچ تحریریں دفتر میں ہیں ۔ جن میں سے تین منکرین اجماع کی اور دو قائلین اجماع کی ہیں ۔ چونکہ سب کو درج کرنے کی گنجائش نہیں ۔ اس لئے منکرین اور قائلین کی ایک ایک نقل کر کے باقی کے دستخط کئے گئے کیونکہ جیسے یہ تینوں قریب قریب ایک ہیں ویسے وہ دونوں بھی قریب ہیں ۔ اس لئے ان تینوں کو ایک جگہ اور اُن دو کو ایک جگہ کیا گیا ۔

- -

اطلاع ۔ اب اس مذاکرہ کے متعلق سوائے اصل محرک (مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) کے کسی کا مضمون درج نہ ہوگا ۔ مولوی صاحب کو حق حاصل ہے کہ اپنے جواب میں معترضین کے اعتراضات وزنی پائیں تو قبول کریں ۔ ورنہ جواب دیں مگر مختصر اور جلدی ۔

اسی طرح ہر ایک محرک کا حق ہے کہ خاتمہ پر اظہار رائے کرے (ایڈیٹر)

اجماع مسئلہ مذکورہ بالا پر اخبار اہلحدیث میں ایک عرصہ سے تردیداً و تائیداً بحثیں ہو رہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ بانی مذاکرات کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ جس کی وجہ سے ہفتہ میں ایکبار اکثر مسائل میں باہم مبادلہ خیالات بین العلماء ہو جایا کرتا ہے مگر حضرات اہل علم کو چاہئے کہ اس سے صرف مبادلہ خیالات ہی مدنظر رکھیں اور کسی قسم کی مخالفت یا مشاجرت کو راہ نہ دیں ۔ چونکہ یہ خاکسار اجماع کو مسئلہ شرعی نہیں سمجھتا اس لئے خاکسار نے مسئلہ مذکور پر اب تک کچھ نہیں لکھا ۔ مگر ۱۸ شعبان سنہ حال کے اخبار اہلحدیث میں جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب (جن کی طرف سے یہ بحث چھڑی تھی) کا ایک نوٹ دیکھا جس کی بنا پر میں نے چاہا کہ اس کے متعلق کچھ اپنی ذاتی رائے عرض کروں خواہ وہ کسی کے مخالف ہو یا موافق ۔ چونکہ اس عرصہ میں کافی طور پر طرفین سے دلائل کہے جا چکے ہیں اسلئے میں بحث دلائل صرف اپنی رائے عرض کرتا ہوں

وھو ھذا

میرے نزدیک اسلام میں سوائے کتاب اور سنت اور کوئی تیسری کتاب خبر واجب العمل ہرگز نہیں ہوسکتی ۔ اوّل تو قرآن یا حدیث میں کوئی ایسی نص صریح نہیں ملتی جو اجماع کے دلیل شرعی ہونے کے لئے کافی ثبوت ہو ۔ دوسرے یہ کہ اجماع کا تحقق اور علم بھی بہت مشکل ہے چنانچہ ایسا کوئی بھی مسئلہ نہیں کہ جس پر اُس زمانہ کے کل لوگوں یا مجتہدوں کا اجماع ہوگیا ہو اور کوئی بھی اُس کا مخالف نہ ہو اور ہر شخص کو اس کا علم بھی ہوگیا ہو لہذا میرے نزدیک جو اجماع کتب اصول میں لکھا ہوا ہے وہ ایک معلوم التعریف اور معدوم الوجود شئے ہے ۔

تیسرے یہ کہ ایسا کوئی بھی اسلامی مسئلہ نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن یا حدیث سے اشارتاً کنایتاً بالکل نہ ہو اور اُس پر خواہ مخواہ اجماع منعقد ہوگیا ہو ۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ کا حکم قرآن حدیث میں صراحتاً یا اشارتاً نہ ہو تو ہمیں خواہ مخواہ اجماع یا قیاس کے چکر میں پڑ کر اپنے کو گویا سختی میں ڈالنا ہے خدا نے ہمیں جس مسئلہ میں وسعت دی تھی مگر ہم باختیار خود خواہ مخواہ سختی میں پڑے اور نیز جب تک کسی مسئلہ کا ثبوت باشارۃ النص بھی نہیں ہوتا تب تک اُس پر اجماع منعقد ہی نہیں ہوا کرتا ۔ مگر چونکہ اُس حکم خفی کا اظہار عام طور پر بذریعہ اجماع مسلمین واقع ہوا ۔ اس لئے مجازاً اُس مسئلہ کو اجماعی مسئلہ کہنے لگے ۔ ورنہ دراصل اجماع کوئی چیز نہیں ۔ بلکہ وہ صرف مظہر ہوتا ہے اُس حکم کا جس کا ثبوت قرآن اور حدیث میں اشارتاً موجود تھا ۔ ورنہ ایسا اجماعی مسئلہ جس کا ثبوت کسی طرح قرآن و حدیث سے نہ ہو بالکل مردود ہے اور نہ ایسا اجماع کوئی دلیل شرعی ہوسکتا ہے اور اوّل الذکر اجماع کو دلیل شرعی ماننے میں غالباً کسی کو بھی عذر نہ ہوگا ۔ کیونکہ دراصل وہ قرآن اور حدیث ہی کا حکم تھا ۔ لہذا اجماع کوئی تیسری چیز نہ ٹھیری ۔ پس سوائے حدیث اور قرآن کے کوئی چیز دلیل شرعی بنکر غلطی اور خطا سے پاک نہیں ہوسکتی اسی لئے جملہ محدثین ادلہ شرعی دو ہی چیزیں مانتے ہیں اور امام احمد ابن حنبل نے تو خاص طور سے اجماع کا انکار کیا ہے ۔ پس میرے نزدیک یہ بحث صرف نزاع لفظی ہے اور خواہ مخواہ اجماع کو دلیل شرعی بنانا التزام مالایلزم ہے فقط والسلام ۔ ھذا ما خطر فی قلبی وشرح لی صدری ۔

خاکسار خادم العلماء ابوالحیاء حکیم محمد سجاد احمد نوری

(ابوالنعمان عبدالرحمٰن ازمئو)
(ابویحییٰ محمد زکریا خان ازجگادھری)

مسافر آگرہ پر یکطرفہ ڈگری اور ہدیہ اہلحدیث کانفرنس دہلی

جناب مولانا صاحب سلمہ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ایڈیٹر الفضل قادیان اور ایڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر کے درمیان مرزا صاحب کی مسیحیت پر گفتگو کو اخبارات میں دیکھکر مہاشہ جی (مسافر آگرہ) نے اپنی بساط سے بڑھکر چھلانگ ماری کہ اس (مرزا صاحب کی مسیحیت کی گفتگو) سے فارغ ہوکر ہم (مہاشہ جی) سے بحث کرلی ہوگی؟ اور مسافر آگرہ نے موضوع بحث بھی خود ہی مقرر کیا تھا کہ ہمارا سوال رسالت محمدیہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ہوگا۔ نہ کہ نبوت احمدیہ (مرزا صاحب) پر۔ یہاں تک بھی حوصلہ کیا کہ جہاں چاہو بلالو۔ جب پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۱ مئی ۱۵ء میں ایک مضمون بعنوان "مسافر آگرہ کی پیٹھ پر تھاپی" (ایک پونڈ انعام) کا شائع کرایا گیا۔ اب مہاشہ جی اکثر اپنی ہوائی اور لفافی تحریرات سے اپنے ناظرین کا دل خوش کیا کرتے ہیں۔ بس مثال میں جبلپور کا مباحثہ کافی ہے۔ ہاں اگر مہاشہ جی اپنی تحریرات بالا میں سچے اور راست گو ہیں تو حسب وعدہ دفتر اہلحدیث امرتسر میں تشریف لائیں اور ایڈیٹر صاحب اہلحدیث سے بحث کا اب فیصلہ کریں۔ کامیابی پر ایک پونڈ انعام ہم دینگے۔ مگر بحث کے لئے دفتر اہلحدیث میں وہ نہ آئے۔ حالانکہ اُن کے کہنے کے مطابق ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے امرتسر میں اُن کو بلالیا۔

آہا۔ ایک بات یاد آئی یہ بلاشبہ صحیح ہے کہ مہاشہ جی رسالت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بحث سے حسب وعدہ سبکدوش ہونے کے لئے مباحثہ جبلپور کی آڑ لینگے۔ وہ کہیں گے یہ ہوا وہ ہوا۔ مگر حق تحق امر یہ ہے کہ مہاشہ جی اس مباحثہ سے بوجوہ چند پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ اوّل یہ کہ مہاشہ جی کا خود مقرر کردہ موضوع مبحث رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوم حسب وعدہ مقام بحث دفتر اہلحدیث امرتسر ہے۔ سوم بحث میں مناظر ہونا خود مہاشہ جی کی ذات ہے۔

ناظرین باتمکین غور فرمائیں کہ مباحثہ جبلپور میں متذکرہ بالا ہر سہ امور میں سے کسی ایک کو بھی ذرہ بھر تعلق نہیں۔ پھر مہاشہ جی کا اس بحث سے فراری ہونے کے لئے مباحثہ جبلپور کو آڑ بنانا تار عنکبوت سے بھی کم وقعت رکھیگا۔ اسی کا نام ہے "گندم نما جو فروش" ڈھینگیں مارنے کو تو ہوائی اور لفافی تحریرات سے ناظرین کا دل خوش کردیا مگر نتیجہ پر سب نے آپ (مسافر آگرہ) پر کف افسوس ملے کہ گھر کی دہلیز سے باہر قدم نہ رکھا اور انعامی تھاپی کا مزہ نہ چکھا۔ جرأت کہاں؟ یہی معنی ہیں ؎

کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

اس بحث (رسالت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے میعاد ایک ماہ مقرر کی گئی تھی جس کی متعلق انعامی مضمون ۲۱ مئی ۱۵ء کے اہلحدیث میں شائع ہوکر ۲۲-۲۳ یا ۲۴ تاریخ کو ضرور مہاشہ جی کی خدمت میں حاضر ہوا ہوگا اور آج اگست ۱۹۱۵ء ہوئے مگر مہاشہ جی نے تو ایسی گوشہ نشینی اختیار کی کہ صدائے برنخواست؟

لہذا مولانا صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ حسب وعدہ ایک پونڈ انعامی رقم ہدیتاً دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی میں بھیجکر مطلع فرمادیں۔ مہاشہ جی! خفا ہونا فضول کا؟

(الراقم خریدار ع ۲۹۰۵)

دورنگی چھوڑکر یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

روز و شب کا اختلاف تو قدرتی ہے جسمیں خالق کی حکمت کے اسرار ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے بعض دوستوں نے مذہب و عقائد کو بھی موسم کے مثل بنا رکھا ہے کسی جگہ ایک لباس زیب تن ہے تو دوسری جگہ پہنچکر دوسرا۔ زید کو رنگون میں ملتان اہل حدیث کا سرگرم ممبر دیکھا گیا تھا پٹیلا پہنچکر احناف کا۔ اور نہ محض احناف کا بلکہ بدعتیوں کا امام ہے فاتحہ فتوح قیام و میلاد اس کا شیوہ ہو رہا ہے۔ ایک اہل حق کی زبان سے یہ حالت دیکھکر بے ساختہ یہ شعر نکلتا ہے ؎

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

ہم علمائے اہلحدیث کو اور بالخصوص شیر پنجاب و فاضل سیالکوٹی کو اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالنے کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ بیان کریں کہ وہ شخص جس کا شیوہ ہے کہ کہیں اہل حدیث اور کہیں بدعتی ہو رہا ہے۔ آیا جماعت اہلحدیث میں داخل سمجھا جائیگا یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ ہر مجلس ہر رنگے، جہاں جیسا موقع ہو کیا جائے درست ہے جس کو دوسرے لفظوں میں تقیہ کہا جاسکتا ہے۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا اس کا ثبوت کہیں سے ملتا ہے یا نہیں اور اگر یہ جائز ہے تو عام اجازت دی جاوے۔ میں اپنی محدود معلومات پر نظر کرکے آپ قلم روکنا چاہتا ہوں، اور امید کرتا ہوں کہ علماء اس پر توجہ فرمائیں گے۔ یہ بھی امید ہے کہ ان علمائے باوقار کی تحریریں ہمارے بھائی کی اصلاح کے لئے کافی ہونگی کیونکہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ زید اگرچہ یہ سب کچھ کرتا ہے مگر اس کے نزدیک جماعت اہلحدیث حق اور اہل حق کا مجموعہ ہے۔ اس لئے یقین ہے کہ اس مفید کام میں علماء حصہ لیکر مستحق اجر عظیم ہونگے۔

(الراقم محمد غلام باری خان موضع پٹیلا ضلع جونپور۔ خریدار اہلحدیث عدد ۔۔۔)

اہلحدیث: اس سوال کا جواب یہی ہے کہ ایسے لوگ جو محض دنیاوی کے لئے دورنگیاں کرتے ہیں وہ اس حدیث کے مصداق ہیں جس میں فرمایا شر الناس یوم القیامۃ ذوالوجہین ...

ھو لا ابوجہ وھو لاء بوجہ قیامت کے روز سب سے بدترین دو رُخے لوگ ہونگے جو ادھر ایک منہ سے آتے ہیں اور اُدھر دوسرے منہ سے۔ اگر کسی شخص کو یہ حدیث اثر نہیں کرتی تو ہمارا کہنا سمجھانا کیا اثر کریگا؟

مذاکرہ علمیہ

بابت اجماع

مسئلہ اجماع میں بہت سی بحثیں میں نے دیکھیں مگر اب تک کوئی تحریر میرے خیال کے موافق نہیں پائی۔ گو ممکن ہے کہ میرا خیال غلطی پر ہو مگر میں اس وقت اپنے ناقص خیال کے اظہار سے خاموش نہیں رہ سکتا اس میں دو امور قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ اجماع کیا چیز ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اجماع پر عمل کس حد تک جائز ہے۔ ان دو امور کی وضاحت کے لئے کسی قدر شرح کی ضرورت ہے۔

جس وقت زمانہ نے اجتہادی رنگ اختیار کیا اور ائمہ نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے اجتہاد سے کام لینا شروع کیا تو اس وقت یہ بحث پیش نظر تھی کہ قرآن و حدیث کے مقابل اجتہادات کس حد تک قابل عمل ہو سکتے ہیں۔ اس بحث کے متعلق علمار کو ایک ایسا اصول قائم کرنے کی ضرورت ہوئی کہ قرآن و حدیث اور اجتہادات کے عمل کرنے میں مابہ الامتیاز ایک بیّن فرق کا اظہار کیا جائے اور چونکہ اجتہادات دو حال سے خالی نہیں تھے۔ ایک یہ کہ ایک امام کے اجتہاد پر دوسرے ائمہ بھی اتفاق کرلیں جس کا نام اجماع رکھا گیا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ کسی مسئلہ خاص میں محض ایک ہی امام کا کوئی قیاس ہو۔ اسی لحاظ سے عمل پیرائی کے لئے اصولیوں نے یہ اصول قائم کردیا ہے کہ پہلے قرآن۔ دوسری حدیث۔ تیسرے اجماع اور چوتھے قیاس قابل عمل ہیں۔ اب چونکہ اس جگہ صرف اجماع سے بحث کرنا ہے اس لئے میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ یہ اصول قرآن و حدیث سے کسی نص پر نہیں قائم ہوا کہ

اس لئے اجماع پر عمل کرنے کے متعلق کسی آیت یا حدیث سے استناد نہیں ہوسکتا۔ البتہ صرف زمانہ کی ضروریات پر نظر کرکے علمار کی رائے اور اُن کے اتفاق سے کام لیا جاتا ہے۔ فقہا نے اجماع کو ائمہ اربعہ کے اجتہادات پر منحصر کرایا۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی نے علم اصول کی کتاب محصول میں لکھا ہے کہ ان الامۃ اذا اختلفوا فی مسئلۃ علی اقوال کان اجماعھم علی ان ماعداھا باطل یعنی جب امت ایک مسئلہ میں کئی اقوال پر مختلف ہو تو اس امت کا اجماع ہوتا ہے اس پر کہ اُن کے اقوال کے سوائے باطل ہے (پھر آگے کہا ہے کہ) المراد من الامۃ الائمۃ الاربعۃ یعنے مراد اس سے چاروں امام ہیں اشباہ والنظائر میں لکھا ہے کہ من خالف الائمۃ الاربعۃ فھو مخالف للاجماع یعنے جو ائمہ اربعہ کے اجتہادات پر عمل نہ کرے وہ اجماع کے مخالف ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے ان اھل السنۃ والجماعۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ مذاھب ولیس فی فروع المسائل سوی ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلھم یعنی قرون ثلاثہ یا اربعہ کے گزرنے کے بعد اہل سنت والجماعت کا افتراق چار مذاہب پر ہوا اور اس پر اتفاق کیا گیا۔ پس جو بات خلاف ان چاروں کے ہو وہ باطل ہے۔ غرض فقہار نے ایک عام اصول سے لفظ اجماع کو الگ کرکے تقلید کے لزوم کے لئے ائمہ اربعہ کے ساتھ مخصوص کردیا۔ حالانکہ اس خصوصیت کو تسلیم کرنے کیلئے کوئی ہمیں بیّن دلیل نہیں مل سکتی۔ کیونکہ اجماع ایک ایسی چیز کا نام ہے کہ ایک ہی عصر کے تمام مسلمان کسی مسئلہ خاص میں بلا نفاق اتفاق کرلیں اب ائمہ اربعہ کے ساتھ لفظ اجماع کے انحصار پر دو بحثیں پیش آتی ہیں۔ ایک یہ کہ خود ائمہ اربعہ نے اپنے مذہب کے قیام میں اجماع کیا تھا جس کی وجہ

سے اجماع کا انحصار مذاہب اربعہ کے ساتھ کیا جاتا ہے دوم۔ یا اُن کے مقلدین نے اُن کی تقلید کے لئے اجماع کرلیا ہے۔ امر اول کے متعلق صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سال وفات میں امام شافعی کی پیدائش ہوئی اور امام احمد کی ولادت سب سے بعد ہوئی۔ اس حیثیت سے اجماع جو ایک زمانہ خاص کے مجتہدین کے اتفاق کا نام ہے۔ ائمہ اربعہ کے ساتھ کبھی مخصوص و منحصر نہیں [illegible]ا۔ اسی وجہ سے یہ امر بھی بعید از قیاس ہے کہ ائمہ اربعہ نے اپنے مذہب کے قیام میں بالاتفاق مسئلہ تقلید پر اجماع کیا ہو۔ اور امر دوم کے متعلق یہ امر قابل غور ہے کہ مسئلہ تقلید میں خود مقلدین کا باہم اتفاق نہیں ہے وہ اپنی تقلید میں جس مذہب کے پیرو ہوتے ہیں اُس امام کی تقلید کے سوا دوسرے امام کی تقلید اُن کے پاس کبھی واجب التسلیم نہیں ہوسکتی حالانکہ مسئلہ تقلید میں بلحاظ انحصار مذاہب اربعہ اُن کو چاروں مذاہب کی تقلید خود پر لازم قرار دینی چاہئے تھی۔ پس ان اصول کے لحاظ سے کوئی بیّن دلیل ہمیں ایسی دستیاب نہیں ہوسکتی۔ جس سے ہم اس کو مان لیں کہ ایسا اجماع جس کا انحصار ائمہ اربعہ پر کیا گیا ہو وہ قابل تسلیم ہو جائے گو اس جگہ مسئلہ تقلید کا بھی ذکر چھڑ گیا ہے مگر میرا منشا اس کے ذکر سے اجماع کے متعلق فقہا کے خیالات کا اظہار ہے۔ اگرچہ فقہار نے مسئلہ تقلید کے اجماع میں غلط فہمی سے کام لیا ہے تاہم وہ بھی اجماع کسی مسئلہ خاص کے اتفاق کو سمجھتے ہیں مگر اس معاملہ میں سب سے زیادہ عمدہ اصول اُن علمار کا معلوم ہوتا ہے جنہوں نے اجماع کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے صدر الشریعہ نے تنقیح میں فرمایا ہے الرکن الثالث فی الاجماع وھو اتفاق المجتھدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی حکم شرعی یعنی اجماع (جو اصول مقررہ کا تیسرا نمبر ہے) وہ چیز ہے کہ مجتہدین کا اتفاق حکم شرعی میں ایک ہی ایک ہی زمانہ میں عمل میں آیا ہو۔ چونکہ ہمیشہ اصول کا قیام بلا کم و کاست ہر زمانہ کے عمل کے لئے عملی

میں آتا ہے اور اس سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ قرآن وحدیث سے کما حقہٗ مسائل مل سکتے ہیں پھر اجماع اور قیاس کی کیا ضرورت ہے کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے کوئی چیز باقی نہیں رکھی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یہ بتلاتی ہے کہ دین میں اب کسی خاص شخص کی جانب سے تکمیل کی ضرورت باقی نہیں رہی مگر تاہم زمانہ کے تغیرات کے لحاظ سے علماء کو ایک رائے قائم کرنی پڑتی ہے اور اس پر امت کا اتفاق ہو جاتا ہے۔ مثلاً مذہب اسلام کی رو سے فوٹو نزدیک نہیں رکھا جا سکتا اور نماز بھی اس سے نہیں ہوتی مگر زمانہ موجودہ کے لحاظ سے اس پر سبھوں نے اتفاق کر لیا کہ کلدار روپیہ جس پر دار و مدار زندگی ہے رکھ لیا جائے تو نہ کوئی قباحت ہے اور نہ نماز میں کوئی فساد واقع ہونے کا اندیشہ ہے[1] اس ایک مثال سے آپ زمانہ کے حالات کو نظر انداز کر کے اس بات کی سخت ضرورت کو تسلیم کر لیں کہ ہر زمانہ میں اجماع وقیاس کی ضرورت لامحالہ پیش آ جاتی ہے اس پر عقلاً ونقلاً ہر مسلمان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ کسی طرح خدا اور اس کے معصوم رسول کے کلام پر کسی اور قول کو نہ ترجیح ہو سکتی ہے اور نہ وہ اقوال قابل عمل ہو سکتے ہیں مگر ایسی آنے والی صورتوں پر جو احیاناً ماوراء احکامات کتاب اللہ وسنت رسول ہوں۔ ایک ایسے اصول کے تسلیم کرنے کی سخت ضرورت ہے جو جامع ومانع ہو اور وہ ہر زمانہ کے لئے مفید وکار آمد ہو کیونکہ جہاں تک مذہب اسلام کے احکامات پر غور کیا جائے وہ چار اصول سے خارج نہیں ہو سکتے۔ ایک وہ جو ہمارے ذہن سے علاقہ رکھتے ہیں۔ دوسرے وہ جو جناب پیغمبر خدا کے مخصوص حالات سے علاقہ رکھتے ہیں۔ تیسرے ایسے اقوال جو تمام لوگوں کے حالات پر مؤثر ہیں۔ چوتھے وہ احکام جو سیاست ملکی اور انتظام مدنی سے متعلق ہیں۔ ان میں سے نمبر اول ودوم کے احکامات کی لابدی طور پر پابندی ضروری ہے اور نمبر سوم وچہارم میں آپ جہاں تک غور کریں زمانہ کے تغیرات اور اس زمانہ کے انتظامات میں بوجہ افتراق کوئی نہ کوئی ایسی دقت پیش آنے لگتی ہے کہ لامحالہ اجماع کی طرف غور کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال میں یہی عرض کروں گا کہ اتباع سنت ایک دوسری بحث ہے جس پر مسلمانوں کا ایمان ہے اور اس سے انکار بفحوائے من عصانی فقد عصی اللہ۔ خدا اور رسول سے انکار کرنا ہے مگر اس کے ضمن میں اجماع کا بلحاظ ضرورت قائل ہونا ایک عمدہ ترین اصول ہے اور اس سے انکار کر جانے میں ہر وقت تردُّدات اور مشکلات کا سامنا ہوگا۔ اس لئے صولیین نے جن کا یہ فریضہ تھا کہ ایک ایسا اصول قائم کر دیتے جو جامع ومانع ہونے کے علاوہ وہ بہر پہلو مفید اور کار آمد ہو۔ الغرض اس معاملہ میں صدر الشریعہ کی رائے سے مجھے کلیۃً اتفاق ہے[2] اور اس اجماع کے لئے ایک ہی عصر میں اتفاق کرنیکی قید بہت ضرور ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ زمانہ مابعد میں اگر اجماع سابقہ کے خلاف کوئی اور اجماع کر لیا گیا ہو تو پہلا اجماع قابل ترک نہ ہو جائے کیونکہ اگر پہلا اجماع قابل ترک نہ ہوگا تو اجماع کا انحصار زمانہ سابق پر لازم آئیگا۔ اور ایسی صورت میں اصول بجائے خود ایک جامع مانع اصول قرار دئیے جانے کے قابل نہ ہوگا اسی لحاظ سے صرف مقلدین کا ائمہ اربعہ پر اجماع کا انحصار اصولی بحث کے لحاظ سے قابل حیرت وقابل تعجب ہے۔ فقط واللہ اعلم

(راقم الاثیم محمد عبدالعظیم حیدر آبادی)

عزیز الدین امام مسجد عبدالنبی جاوڑ دہلی

---

[1] آج ساری اسلامی دنیا پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی جگہ تصویر دار روپیہ مروج نہیں بلکہ ان کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔ اس لئے اس کو رکھ کر نماز کے جواز کو اجماعی مسئلہ کی مثال بنانا ہرگز درست نہیں ہاں ہندوستان میں اس کی ضرورت ہے اسلئے اضطراری ہے اجماعی نہیں۔

(ایڈیٹر)

[2] آپ خوشی سے صدر الشریعہ یا علامہ تفتازانی سے اتفاق کریں مگر سائل تو اجماع کے متعلق کسی کی رائے دریافت نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن وحدیث سے اس کے دلائل پوچھتا ہے۔ پس سائل کہہ سکتا ہے جن دلائل سے صدر الشریعہ اجماع کے قائل ہوئے ہیں وہی آپ پیش کریں تو میں غور کروں گا۔

(ایڈیٹر)

بدعتی بدزبان | خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تمام امتیں اپنے خبیثوں کو لا دیں اور ہم حجاج کو لادیں تو خباثت میں بڑھ جائینگے۔ اسی طرح میں کہتا ہوں تمام فرقے اپنے بدزبانوں کو جمع کریں اور اہلحدیث جناب مولوی فقیر اللہ صاحب مقیم پیام بٹ مدراس کو پیش کریں تو خاص اس فن میں سب سے بڑھ جاویں افسوس ہے ان حضرت نے ادلہ شرعیہ میں شق چہارم دست دلیل دشنام دہی کو سمجھ رکھا ہے جس کسی کا جواب لکھینگے خدا زندیق، دجال، کافر منافق وغیرہ کے سوا کوئی لفظ انکو نہیں ملتا پھر ایک جگہ نہیں بلکہ دیوانوں کی طرح ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں جگ ہی کو کہتے ہیں سہ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا؟ ہم مولانا کے دماغ کا علاج ہم نے کئی دفعہ کرنا چاہا مگر یہ حضرت بھی ہماری ترکیب کو پا گئے اسلئے کھسک گئے۔ دہیرآبادی مونگی مولینا حافظ عبدالمنان صاحب جیسا حشر کی طرح ڈالی مادہ کر چھرہ آئی ہمارا خیال ہے کسی باضابطہ یا امن مجلس میں آجاویں تو انکے دماغ میں جو خرابی آگئی ہے انکی قسمت اچھی ہو تو پانچ منٹ میں ہی اصلاح کر دیجائے۔ حال ہی میں آپ نے تین۔ ایان لکھی ہیں جن میں وہ وہ مغلظات گالیاں بھی ہیں کہ شیطان بھی سنکر لاحول پڑھے۔ مجھے ہی کہہ لیتے تو میں سمجھ لیتا کہ پنجاب میں شادیوں کے موقع پر لڑکی والیاں سٹھنیاں (گالیاں) دیا کرتی ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی جیسے مسلم بزرگوں کو بھی اس ظالم نے نہیں چھوڑا۔ سچ ہے۔ لعن اللہ العقرب لاتدع مصلیا ولا غیرہ۔

دو رسالیاں اور لکھی ہیں ان میں ان دونوں بزرگوں کو گالیاں دی ہیں۔ تف ہے ایسے علم پر اور لعنت ہے ایسی عادت پر۔ ہم آج تک اپنی عادت میں مجبور رہکر اس بدزبان کی گالیاں سنکر سنس دیتے تھے۔ مگر اب جو معلوم ہوا کہ اس کے نزدیک دلیل میں خوت نہیں دسکتی جبتک اس میں پر زور گالیاں اور رنگ بھرتے لئے ہیں بھی اس کی قلعی کھولنی پڑی۔ بدزبان کی بدزبانی کا نمونہ سنو! لکھتا ہے

فتاویٰ

س نمبر ۲۶۵ - حاجی محمد حسن صاحب کے چار لڑکے ہیں - عبدالرحمٰن - عثمان - عبدالمجید - اور اسحاق اور ایک لڑکی مسماۃ آمنہ حیات ہیں - عثمان ناخلف ہے ہر طرح سے ایذا رسانی پر کمربستہ حاجی محمد حسن کی تابعدار نہیں کرتا ہے بلکہ وہ باپ کی مخالفت کرکے مکان سے بھی علیحدہ ہو گیا ہے وقت علیحدہ کرنے کے اُس کو ایک رقم دیدی ہے - مگر کاشتکاری کے کام میں شریک ہے - تجارت کا کام عبدالرحمٰن و عبدالمجید ہی کرتے ہیں - وہ خوب محنت کرکے روپیہ پیدا کرتے ہیں مگر ہیں سب باپ کے ساتھ شامل - ایک جگہ کھانا وغیرہ کھاتے اور رہتے ہیں - اور عثمان علیحدہ ہے - اب بعد فوت ہو جانے حاجی محمد حسن صاحب کے عثمان کو حصہ تجارتی مال میں سے ملیگا یا نہیں - دوسرے یہ کہ باپ ان لڑکوں کا تینوں (عبدالرحمٰن - عبدالمجید - اسحاق) پر خوش ہے اور عثمان سے سخت ناراض - والدین بیماری میں مبتلا رہے مگر عثمان اور اُس کی زوجہ نے کسی قسم کی خدمت نہیں کی اور پاس تک نہیں آئے - ایسی حالت میں لقیبالہ میں جو بعد حاجی محمد حسن صاحب کے رہیگا (عثمان) ترکہ پانے کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ (خریدار ع......)

ج نمبر ۲۶۵ - عثمان مثل اور بھائیوں کے باپ کی جائداد میں سے اپنے حصہ کا وارث ہوگا - باپ نے جو کچھ اُس کو دیا تھا وہ اگر اس تصریح کے ساتھ دیا تھا کہ تیرے نام ڈالا جائیگا تو اُتنا کٹ جائیگا ورنہ نہیں۔

س نمبر ۲۶۶ - حاجی محمد حسن و عبدالرحیم دونوں حقیقی بھائی تھے - عبدالرحیم کا انتقال ہو گیا - عبدالرحیم نے زوجہ اول سے ایک لڑکا سلیمان اور دوسری زوجہ سے ایک لڑکا محمد یحیی اور تیسری سے لڑکا محمد یعقوب چھوڑے - محمد یحیی کا انتقال ہو گیا - مال متروکہ کیونکر تقسیم ہوگا - اور محمد یعقوب نابالغ بچہ ہے اُس کے حصہ کا مال سلیمان کے قبضے میں ہے - اور محمد یعقوب بچہ حاجی محمد حسن کے پاس رہتا ہے - اور محمد یعقوب کی والدہ بھی نہیں ہے اور سلیمان اُس مال کو اپنے تصرف میں لاکر کے سب اُڑائے دیتا ہے اور یا چوری سے علیحدہ جمع کرتا ہوگا - مگر محمد یعقوب کے خرچ کے واسطے ایک پیسہ بھی نہیں دیتا - ایسی حالت میں ولی حاجی محمد حسن کا ہونا لازمی ہے یا اُس کے بھائی سلیمان کا؟ جو کچھ جواب ہو اخبار میں درج فرمائیں۔ (خریدار ع...۲)

ج نمبر ۲۶۶ - عبدالرحیم کے مال کے سب بیٹے وارث ہونگے - محمد یحیی اگر باپ کے سامنے مرا ہے تو اُس کا حصہ نہ ہوگا - اگر پیچھے مرا ہے تو اُس کا حصہ ہوگا مگر مرنے کے بعد پھر اُس کے بھائیوں کو ملجائیگا - محمد یعقوب کا ولی اقرب اُس کا بھائی ہے لیکن اگر وہ خیانت کرتا ہے تو دوسرے بھائی ولی ہونگے - اگر اُن کی بھی خیانت ثابت ہو تو چچا کے سپرد کیا جاویگا - واللہ اعلم

(۲... داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۶۷ - فرقہ شیعہ کافر سمجھا جائیگا یا مسلمان - اور اہل سنت والجماعت کو اہل التشیع کی دعوت و ضیافت قبول کرنی اور اُن کے ساتھ قرابت و رشتہ داری شرعاً جائز ہے یا نہیں - (منشی عبدالرؤف از امراؤتی)

ج نمبر ۲۶۷ - شیعہ کے دل میں اگر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق ہے تو کافر نہیں گو اپنے دوسرے غلط اعتقادات کی وجہ سے گمراہ ہے اُن کی دعوت قبول کرنی جائز ہے - آنحضرت نے یہودیوں کی بھی دعوت قبول فرمائی تھی - رشتہ نکاح کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ اُس شخص سے اپنی لڑکی کا رشتہ کرو جسکی دینداری کو پسند کرتے ہو - من ترضون دینه شیعہ کیا سنی بھی اگر بداعتقاد ہو تو اس حدیث کے مطابق اُس سے بھی لڑکی کا رشتہ نہ کرنا چاہئے لیکن اگر سہو و غفلت سے ہو جائے تو نکاح فسخ نہیں ہوگا - تاوقتیکہ ناکح خود فسخ نہ کرے - کیونکہ فریقین کلمہ گو ہیں -

س نمبر ۲۶۸ - اگر کسی مسلمان عورت کا شوہر گم اور مفقود الخبر ہو جائے تو وہ عورت کتنی مدت کے بعد اپنا نکاح ثانی کرلے - اس معاملہ میں اہل حدیث اور حنفیہ کا بہت بڑا اختلاف ہے - ہمیں اصل حقیقت سے آگہی مقصود ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۸ - بموجب فیصلہ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ چار سال کے بعد اُس کو مُردہ قرار دیکر چار ماہ دس روز عدت وفات گزار کر نکاح ثانی کرسکتی ہے - امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے - متاخرین حنفیہ نے بوقت ضرورت اس پر عمل کرنا جائز لکھا ہے - ہندوستان کے اکابر علماء حنفیہ مثل مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا عبدالحی لکھنوی مرحومین نے بھی اسی کے مطابق فتوے دیئے ہیں جو اُن کے مجموعہ فتاوے میں ملتے ہیں -

س نمبر ۲۶۹ - اگر عقد نکاح کے بعد ناکح کی جانب سے طعام ولیمہ نہ دیا گیا تو وہ نکاح شرعاً قائم رہا یا ٹوٹ گیا - اس ملک (برار) میں دستور ہے کہ عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں کی جاتی ہیں - اور کھانے کھلائے جاتے ہیں - طعام ولیمہ شاذ و نادر ہی دیا جاتا ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۲۶۹ - ولیمہ نہ ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا - ولیمہ سنت ہے - ولیمہ سے پہلی دعوتیں سب رسمی ہیں ان کو ترک کرنا چاہیئے -

س نمبر ۲۷۰ - اگر طعام ولیمہ میں مساکین اور محتاجین نہ بلائے گئے سب خوش باش ہی بلائے گئے اور انہیں لوگوں کو کھانا کھلایا گیا تو شرعاً وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۰ - ایسے ولیمہ کا نام حدیث میں شر الطعام (بُرا کھانا) آیا ہے۔

(۴۷)

متفرقات

طبی سوال ۱۲؎ میری بیوی ایک روز بارش میں چند منٹ رہی جس سے اس کو بے ہوشی ہو گئی۔ عرصہ کے بعد ہوش آیا تو نصف بدن نچلا سرد تھا۔ دوا ہوتی رہی۔ پیٹ میں حمل تھا بچہ پیدا ہوا وہ بھی مرض رعشہ سے مر گیا۔ مریضہ کو پہلے کی نسبت آرام ہوا مگر دورہ گاہے ماہے ہو جاتا ہے۔ چند منٹ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ کوئی صاحب علاج بتلاویں تو مرہون منت ہونگا۔
عبدالصمد خان از میراں پور ضلع سلطان پور (اودھ)

نوٹ۔ بارہا لکھا گیا طبی سوال کے لئے ۲ر غریب فنڈ کیلئے آنے چاہئیں۔

طبی جواب طبی مستفسر نے ۹ جولائی کے پرچہ میں آنکھ کی روشنی کی کمی کا حال لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ پیدائشی نہیں ہے۔ لیکن ضعف بصر کے اسباب و علامات ذکر نہیں کئے ہیں۔ البتہ ایک دوا آنکھ کی بابت جو ہر قسم کے اسباب کو مفید ہے۔ میاں رحمت اللہ صاحب ساڑھیوے (مابین لدھیانہ و موضع مکلوڈگنج) نے تیار کی ہے وہ نسخہ ایک معزز شاہی حکیم کا ہے۔ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اس لئے بذریعہ اخبار اہلحدیث آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ یا تو صاحب موصوف سے دوا طلب فرمائیں یا اس راقم الحروف سے۔ (پتہ راقم کا یہ ہے)
علی محمد عفی عنہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ ساکن موضع ابوبکر۔ ڈاک خانہ فتحگڈھ پنجور ضلع فیروزپور (پنجاب)
قیمت دوا بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔

مسک الختام مل گئی احمد ولد مستری خدا بخش نے مسک الختام طلب کی ہے میرے پاس دونوں جلدیں موجود ہیں قیمت ۵؎ محصول علاوہ (عبدالحمید از اندور سنٹرل انڈیا)

دریافت بمبئی۔ کراچی اور کلکتہ میں انجمن اہلحدیث یا کوئی مسجد اہلحدیث ہو تو کوئی صاحب بتلاویں (غلام اللہ کاتب از ہوشیارپور کمیٹی گنج)

بمبئی اور کلکتہ میں تو ہے۔ پتہ۔ کلکتہ کولوٹولہ۔ بمبئی بالی گلہ میں۔ کراچی میں متفرق طور پر ہیں مگر جہاں تک معلوم ہے مسجد یا انجمن کوئی نہیں

جنازہ و دعائے مغفرت میرا برادر عزیز مولوی فیض بخش خریدار اہلحدیث فوت ہو گیا ناظرین سے درخواست ہے کہ دعا مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ (امداد حسین تحصیلدار رجسٹرار کنتوہ ضلع اعظم گڈھ)

اہلحدیث میں نعتیہ نظمیں محمد منظور الکریم صاحب سب انسپکٹر پولیس درخواست کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں نعتیہ نظمیں بھی ہوا کریں۔
پہلے بھی اس کی تحریک کی گئی لیکن نظمیں اچھی نہ آنے کی وجہ سے سلسلہ جاری نہیں ہوا۔ تاہم کوئی صاحب قابل اشاعت نظم بھیجیں گے تو درج کی جاوینگی۔ ناظمین خیال رکھا کریں کہ نظم اچھی ہو چاہے چند اشعار ہوں۔ زیادہ سے زیادہ دس شعر ہوا کریں۔

تیسیر الباری کی درخواست عبدالعزیز خان کی طرف سے ۲۳ جولائی کے پرچہ میں طبع ہوئی ہے۔ میرے پاس ایک پارہ ہے سائل کو منظور ہو تو براہ راست طلب کر لے (مولوی) عبدالحمید الثانی۔ از حیدرآباد دکن کنٹھ روڈ مکان ۱۱؎۲

انجمن اہلحدیث جمال پور نے اپنے جلسے کے التواء کے عذر میں بہت لمبا مراسلہ بھیجا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ علماء مشتہرین کو شرکت جلسہ میں موانع پیش آئے اس لئے جلسہ ملتوی کیا گیا۔ بیرونجات میں بذریعہ خطوط اور تاروں کے اطلاع کر دی گئی۔ اشتہار التواء چھپوانے کا وقت نہیں ملا۔ جن صاحب نے ہمارے برتاؤ کی شکایت کی ہے غلط ہے ہم نے ان کو آرام کرنے کے لئے بہت کچھ کہا اسٹیشن تک پیچھے آدمی بھیجا مگر وہ نہ رکے وغیرہ (عبدالسلام نائب سکرٹری انجمن جمالپور)

ایڈیٹر۔ یہ معلوم ہوا کہ معترض نے اس جلسہ کو اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ کیوں کہا؟

تقریظات (جذبات مسلم) اس کتاب میں بہت سے نامی قومی شاعروں (مثل مولانا شبلی۔ حالی وغیرہ) کی چیدہ چیدہ نظمیں جمع کی گئی ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت عہ؍ ۱۵ شوال تک نصف قیمت۔ پتہ (کارخانہ علمی بکس لاہور)

مفتاح العلم یہ کتاب مہاشہ ست دیو آریہ (سابق غلام حیدر) نے علمی زبان کی تعلیم کے لئے بنائی ہے۔ مصنف کا دعوے ہے کہ میرے سلسلہ کی یہ پہلی کتاب ہے۔ ہمارے خیال میں مسلمانوں کو یہ کتاب چنداں مفید نہیں۔ البتہ آریوں کو مفید ہو سکتی ہے۔ قیمت ۲ر پتہ:۔
(پنڈت ست دیو۔ بنارس کالی محل)

اخبار جاری کیا گیا ۳۰ جولائی کے اہلحدیث میں مسلم خان جنجی پوری کا سوال چھپا تھا کہ کوئی صاحب مجھے فی سبیل اللہ اخبار جاری کرا دیں منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار جبلپور نے باوجود قیمت سائل مذکور کے نام اخبار جاری کرا دیا جزاہ اللہ۔

غریب فنڈ میں از جناب محمد عبدالسبحان صاحب از مقام راسے پور (سی پی) مبلغ عہ؍ از جناب منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار جبلپور سے ۲؍ از فتوسےفنڈ ۷ر۔ سابقہ ۳ر۔ کل مبلغ ۱۲؍ از رحمت اللہ طالب علم از موضع لکھو ضلع لاہور سائل عمر ۔ از مولوی محمد حیات اللہ جاذب عمر از شیخ محمد موضع انبر ضلع اورنگ آباد سائل عمر میزان کل ۱۵ ؍ بنام مسلم خان بسفارش منشی جان محمد صاحب رحمت اللہ۔ مولوی حیات اللہ اور شیخ محمد چار اخبار جاری کئے گئے۔
قیمت حسب قاعدہ غریب فنڈ ۷؍ باقی ۱۲ر نمبر سائلین سال ہذا (۴۳)

دعاء مغفرت مولوی محمد حاذق صاحب سفیر مدرسہ احمدیہ آرہ فوت ہو گئے مرحوم بڑے خوش اخلاق تھے انا للہ۔ ناظرین سے جنازہ غائب و دعاء مغفرت کی درخواست ہے الھم اغفرلہ

انتخاب الاخبار

ناظرین کو عید مبارک

آئندہ کا ضرور خیال رکھیں

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲ سے ۲۰ اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے متعدد تجارتی جہاز غرق کئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی غرق ہوگئی۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے بحیرۂ بالٹک میں ایک بہت بڑا جرمن باربرداری کا جہاز غرق کر دیا۔

اعلان کیا گیا ہے کہ اس ہفتہ روسیوں نے ترکوں کی ۹۷۴ اور انگریزوں نے ۲۱۰ بادبانی کشتیاں غرق کی ہیں۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے ساحل جرمنی کے سامنے ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا۔

دو آسٹروی جنگی جہازوں اور چھ تباہ کن کشتیوں نے جزیرہ پیلاگوس پر جسے گزشتہ ہفتہ اٹلی کی بحری فوج نے فتح کیا تھا دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے بحیرہ مارمورا میں فیدتر کی سٹیمر اور کچھ ہلکے جہاز تارپیڈو پھینک کر غرق کر دئے۔

جرمنوں نے ایک بہت بڑا نیا جنگی جہاز پانی میں اتارا ہے اور قیصر کے حکم سے اُس کا نام ہینڈنبرگ رکھا ہے۔

ایک انگریزی آلہ پرواز نے زیبل بیک کے قریب ایک جرمن آلہ پرواز کو نیچے اُتار لیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے بعض جرمن سٹیشنوں اور کارخانوں پر بم گرا کر اُنہیں سخت نقصان پہنچایا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے بھی کہیں کہیں بم گرائے۔

اٹلی کے ہوائی جہازوں نے بھی آسٹریا میں بہت سے مقامات پر بم پھینکے۔

سب سے بڑی لڑائیاں اس ہفتہ بھی مشرقی میدان میں یعنی روس کی جانب ہوتی رہیں۔

جرمن اور آسٹروی فوجیں نہایت زور شور سے وارسا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

بلسن پر آسٹرویوں کا قبضہ ہوگیا ہے۔

اگرچہ روسی فوجیں سخت مدافعت کر رہی ہیں۔ لیکن روسیوں کا بیان ہے کہ وہ بہت جلد وارسا کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔

چنانچہ وارسا کے لوگ شہر وارسا سے چلے جا رہے ہیں۔

روسی بیان مظہر ہے کہ سامان جنگ کی کمی کے باعث روسی پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

جسوقت روسیوں کے پاس کافی گولے جمع ہو جائینگے تو وہ پھر پیشقدمی کرینگے

سپہ سالار اعظم افواج روس نے حکم دیا ہے کہ وارسا کی تمام وہ عمارتیں جو فوجی کارروائیوں میں کام آسکتی ہیں گرادی جائیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ جرمن وارسا میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے سوا کوئی آدمی نہ پائیں گے۔

ایتھنز (یونان) کے اخبارات لکھتے ہیں کہ وارسا فتح کرکے جرمن فوجیں سرویہ پر حملہ کرینگی تاکہ اُسے فتح کرکے ترکوں سے جا ملیں۔

روسی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ زار روس نے وزارت کو حکم دیا ہے کہ پولینڈ کو کامل اندرونی آزادی عطا کرنے والے مسودات قانون تیار کریں۔

اٹلی کی فوجیں مملکت آسٹریا میں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹروی ٹریسٹ کو خالی کر رہے ہیں

پوپ (بڑے پادری) نے دول متحاربہ سے صلح کیلئے اپیل کی تھی۔ انگلستان میں اس پر کسی نے کان نہیں دھرا۔

موسیو سازوناف وزیر خارجہ روس نے اٹلی کے اتحادیوں کے ساتھ مل کر آسٹریا کے خلاف لڑنے کی تعریف کی ہے۔

مغربی میدان جنگ میں خندقوں کی لڑائی بدستور جاری ہے قدم قدم پر لڑائی ہو رہی ہے۔

جرمن فوجیں مغربی میدان جنگ میں آتش زن گولے اور جلنے والے سیال مادے استعمال کر رہی ہیں۔

یپریس پر شدید جنگ شروع ہوگئی ہے۔

گیلی پولی میں قیاتپہ کے قریب متحدہ فوجوں نے تین سرنگیں اڑائیں اور سنگینوں سے حملہ کرکے ایک باوڈی کی چوٹی پر قبضہ کر لیا۔

لندن میں دس اشخاص گرفتار کئے گئے جن پر جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے ان میں سے دو پر جرم ثابت ہوگیا اور انہیں پھانسی دیدیگئی۔

ماہ مئی اور جون میں صرف مشرقی میدان جنگ میں جرمنوں کا دو لاکھ ستر ہزار سپاہیوں کا نقصان ہوا۔

کہتے ہیں کہ جرمن نے دس لاکھ فوج اور مرتب کی ہے جس میں تمام ۱۷-۱۸ سال کے لڑکے ہیں۔

رومانیا نے بلغاریہ کو مٹی کا تیل بھیجنا بند کر دیا ہے کیونکہ بلغاریہ سے یہ تیل ترکی کو بھیجا جاتا تھا۔

امریکن سفیر اطلاع دیتا ہے کہ جو ہندوستانی سپاہی جرمنی میں قید ہیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں سب خوش و خرم ہیں۔

ایک آلہ تنفس ایجاد کیا گیا ہے جو جرمن زہریلی گیس سے اتحادی فوج کی حفاظت کریگا۔

حاجیوں کی روانگی۔ حج کی مسافر دو جہاز موسومہ اکبر ۱۵ اگست کو اور موسومہ جہانگیر ۲۵ اگست کو بمبئی سے روانہ ہونگے

آل انڈیا آیورویدک نمائش کلکتہ نے پنڈت ٹھاکر دت شرما لاہور ایڈیٹر دیش اپکارک کو ایک تمغہ سونے کا دیا۔ (پنڈت جی کو مبارک)

عید کیلئے ۵۲

ارمغانِ عید

ہی موزوں تحفہ ہے جس میں عیدین کے متعلق آنریبل سر سید، لسان العصر اکبر، ڈاکٹر اقبال مصوّر فطرت، خواجہ حسن نظامی، مولانا حالی، لسان الغیب حافظ شیرازی، مرزا غالب، خاقانی ہند ذوق، امیر مینائی، بلبل ہند داغ، عرفی شیرازی، اور حکیم عمر خیام کے علاوہ بیسیوں دیگر اردو فارسی کے نامور باکمال و شعرائے نامدار کی دلاویز، لطف انگیز واثر خیز نظمیں و مضامین درج ہیں۔ سرورق رنگین و منقش۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی دیدہ زیب

قیمت صرف سہ ر

ماہ رمضان المبارک میں ۱/۳ قیمت کی

رعایت

ذیل میں مبلغ الموحدین نواب میر صدر الدین صاحب بڑودہ کے نہایت ضروری اور کارآمد رسالوں کی پوری قیمت درج ہے لیکن ماہ رمضان میں ان کی تہائی قیمت کر دی گئی ہے۔ یعنی تین روپیوں کی کتابوں کا ایک روپیہ لیا جاویگا تاکہ ہر ایک مسلمان اس نعمت سے مستفید ہو کر جلد منگوا لیجئے۔

قال اللہ ۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد اور روزانہ کاروبار دنیاوی طرز معاشرت کا بیان احکام قرآنیہ سے قیمت ۵ ر

قال الرسول ۔ احادیث نبویہ کا ضروری و کارآمد لب لباب ۴ ر

اسلام کے عقائد ۔ عقائد اسلامیہ بطور سوال و جواب درج ہیں ۲ ر

ولی کی پہچان جھوٹے ولی اور سچے اولیاء اللہ کا فرق بتایا گیا ہے ۲ ر

اسلام کی صداقت مخالفین اسلام کو خاموش کرا دینے والا رسالہ ۲ ر

محرم کی بدعتیں ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی رد۔ اخیر میں علمائے کرام کا فتویٰ بھی درج ہے قیمت ۲ ر

تحریم الخمر والزنا واللواطۃ والمعازف والعشق ۔ زنا۔ شراب۔ راگ اور لواطت و عشق وغیرہ کا بیان ۳ ر

اسلام کی خوبیاں کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۲ ر

اصلاح المومنین انسان کی پیدائش کا مقصد اور اسکے فرائض ۳ ر

اسلام کی حسنات ۔ علوم دینیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف وغیرہ کی کیفیات ۲ ر

اسلام کے نواہی ۔ منہیات اسلام کا بیان ۳ ر ♦ **اسلام کی حمایت** اصلاح قوم کا طریقہ ۳ ر ♦ گلدستہ فوائد ۴ ر ♦ **اسلام کا اتالیق** ۲ ر

المشتہر

مولا بخش تاجر کتب بازار جیل سنگھ امرتسر

مومیائی ۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ چربان بالسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہوا ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی!

قیمت فی چھٹانک ۱۲ر ۔ آدھ پاؤ پختہ ۱۲ ہے۔ پاؤ پختہ ۴ ر مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

میاں لقا عیدی شاہ صاحب مؤذن جامع مسجد مقام میمیو سے لکھتے ہیں:۔ آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے۔ مہربانی کر کے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بواپسی ڈاک بہت جلد روانہ فرما دیں۔ (۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

ابو الدرداء داؤد حسن احمد خریدار اہلحدیث از باغیچہ جناب میاں صاحب قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد سے لکھتے ہیں:۔ معظم بندہ۔ تسلیم۔ قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر و حاجی عبد الغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈہ آں جناب کی مومیائی منگا دی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے مریضوں کو صحت ہوئی۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام ہیچمدان بصیغہ وی پی بہت جلد ارسال فرما دیں۔ والسلام (۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پرائیوٹ میڈیکل ایجنسی کٹڑہ ... امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر مہاں گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک وایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

عید کیلئے
۵/۵۲

ارمغانِ عید

ہی موزوں تحفہ ہے جس میں عیدین کے متعلق آنریبل سرسید، لسان العصر اکبر، ڈاکٹر اقبال مصور فطرت، خواجہ حسن نظامی، مولانا حالی، لسان الغیب حافظ شیرازی، مرزا غالب، خاقانی ہند ذوق، امیر مینائی، بلبل ہند داغ، عرفی شیرازی، اور حکیم عمر خیام کے علاوہ بیسیوں دیگر اردو فارسی کے نثار باکمال و شعرائے نامدار کی دلاویز، لطف انگیز واثر خیز نظمیں و مضامین درج ہیں۔ سرورق رنگین و منقش۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی دیدہ زیب

قیمت صرف ۴ر

ماہ رمضان المبارک میں ۱/۳ قیمت کی

رعایت

ذیل میں عیس الموحدین نواب میر صدرالدین صاحب بڑودہ کے نہایت ضروری اور کارآمد رسالوں کی پوری قیمت درج ہے لیکن ماہ رمضان میں ان کی تہائی قیمت کر دی گئی ہے۔ یعنی تین روپیوں کی کتابوں کا ایک روپیہ لیا جاویگا تاکہ ہر ایک مسلمان اس نعمت سے مستفید ہوسکے جلد منگوا لیجئے۔

قال اللہ۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد اور روزانہ کاروبار دنیاوی۔ طرز معاشرت کا بیان احکام قرآنیہ سے قیمت ۵ر

قال الرسول۔ احادیث نبویہ کا ضروری و کارآمد لب لباب ۴ر

اسلام کے عقائد۔ عقائد اسلامیہ بطور سوال و جواب درج ہیں ۲ر

ولی کی پہچان جھوٹے ولی اور سچے اولیاء اللہ کا فرق بتایا گیا ہے ۲ر

اسلام کی صداقت مخالفین اسلام کو خاموش کرا دینے والا رسالہ ۲ر

محرم کی بدعتیں۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی رد۔ اخیر میں علمائے کرام کا فتویٰ بھی درج ہے قیمت ۲ر

تحریم الخمر والزنا واللواطۃ والمعازف والعشق۔ زنا۔ شراب۔ راگ اور لواطۃ و عشق وغیرہ کا بیان ۳ر

اسلام کی خوبیاں کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۲ر

اصلاح المومنین انسان کی پیدائش کا مقصد اور اسکے فرائض ۳ر

اسلام کے حسنات۔ علوم دینیہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف وغیرہ کی کیفیات ۲ر

اسلام کے نواہی۔ منہیات اسلام کا بیان ۳ر۔ **اسلام کی حمایت** اصلاح قوم کا طریقہ ۳ر۔ گلدستہ فوائد ۴ر۔ **اسلام کا اتالیق** ۲ر

المشتہر

مولا بخش تاجر کتب بازار جیل سنگھ امرتسر

مومیائی
۶/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سِل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان۔ بواسیر اور وجع سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲ر۔ آدھ پاؤ پختہ ۳ ہے۔ پاؤ پختہ سے مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تازہ شہادات

میاں بقا عیدی شاہ صاحب مؤذن جامع مسجد مقام میمو سے لکھتے ہیں:۔ آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے۔ مہربانی کر کے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی لوا پسی ڈاک بہت جلد روانہ فرمادیں۔ (۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

ابو الدرداء داؤد حسن احمد خریدار اہلحدیث از بانچہ جناب میاں صاحب قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد سے لکھتے ہیں:۔ معظم بندہ۔ تسلیم۔ قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر و حاجی عبد الغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈہ آں جناب کی مومیائی منگا دی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے مریضوں کو صحت ہوئی۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام ہیچمدان بصیغہ وی پی بہت جلد ارسال فرماویں والسلام (۱۳ جولائی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

چرپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر منشی گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ عموماً واپس ہونگے۔
(۳) مضامین فرستادہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکیں گے جن کا محصول نہ آئے گا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۲ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... ؏
رؤسا و جاگیرداران سے " ... للعہ
عام خریداران سے " ... ؏
ششماہی ... ۱۰/ ؏
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۸ شوال ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۲۰ اگست ۱۹۱۵ع بروز جمعہ مبارک

فہرست مضامین

جبلپور کے مباحثہ پر مولوی ابورحمت کا ریویو اور اسکا جواب - ۱
مناظرہ جبل پور پر ایک نظر - - - - - - ۴
احادیث متعلق فضائل نمازی - - - - - - ۵
منگرول پیر ضلع آکولہ ملک برار میں قبر پرستی - - ۶
غازی محمود دھرمپال کا مین پوری آریوں سے مباحثہ ۶
اولیائے کرام سے درخواست - - - - - ۷
علمائے راسخین و رمتولین - - - - - - ۷
قادیانی مشن - محمدی اور احمدی کا مکالمہ اور جواب الجواب ۹
علمائے راسخین سے چند سوال - - - - - ۱۰
جناب علمائے اہلحدیث کی خدمت میں عرض - - - ۱۰
کانفرنس، اخبار، اور جماعت اہلحدیث - - - - ۱۰
کھلی چٹھی (بنام مولوی خیر اللہ مدرس) - - - - ۱۱
فتاوے - - (۱۲) - متفرقات - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - - - - ۱۴
اشتہارات - (۱۵) - - - - - - ۱۶

جبلپور کے مباحثہ پر

مولوی ابورحمت کا ریویو

اور اُس کا جواب

گزشتہ پرچہ میں ہم نے مولوی ابورحمت میرٹھی کا ذکر کیا تھا کہ اُن کے نام سے ایک تحریر مسافر نے شائع کی ہے (اُس کے بعد دیگر آریہ اخباروں نے بھی نقل کی ہے) جس کی تصدیق کے لئے ہم نے مولوی صاحب کو خط لکھا تھا۔ اُس خط کے جواب میں گو مولوی صاحب نے کھلے لفظوں میں تصدیق نہ کی بلکہ سیاستدانوں کی طرح یہ لکھا کہ میں نے مسافر کا پرچہ نہیں دیکھا چونکہ بہت اور ذریعہ سے اس کی تصدیق کافی ہو چکی ہے کہ مسافر میں جو مضمون چھپا ہے واقعی مولوی صاحب کا ہے۔ بلکہ اُن کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مسودہ بھی ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس لئے آج اُن کے ریویو کو مع جواب کے ذکر کرتے ہیں۔ مسافر اور دیگر آریہ اخبار اصل حالات جس کر اس ریویو پر فخر نہیں کرینگے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مولوی صاحب کا ریویو سارا نقل کریں تاکہ مسلم پبلک بھی واقف ہو جائے۔ نیز مولوی صاحب کو شکایت نہ رہے کہ میرا کلام پورا سنانے کے بغیر جواب دیا۔ پس ناظرین غور سے سنیں۔ مسافر لکھتا ہے:۔

مولانا ابورحمت کا خط مہاشہ جی بہتے !

یہ ریویو روانہ ہے رسالہ کی پشت پر جلی لفظوں میں اور اخبار میں مکرر چھپ کر شائع کرا دیجئے یہ میرے حق میں مسلمانوں کی رنجیدگی کا باعث ضرور ہوگا لیکن جب خدا نے فتح آپ کو دی تو مجھے سچ لکھنے میں کیا تامل ہے میں تعصب کر کے کیوں گنہگار بنوں۔ یہ صداقت کا اظہار ہے

جناب پر احسان نہیں جس اخبار میں شائع ہو جلی قلم لکھا جاوے اور وہ اخبار میرے پاس آوے تاکہ میں اصل سے مقابلہ کرلوں۔

میں نے جو کچھ اپنے کانوں سُنا اور آنکھوں دیکھا[۱] اُس کا مختصر بیان ذیل میں درج ہے:۔

یہ مباحثہ سی پی میں پہلا اور بہت بڑے پیمانہ پر تھا اور اس میں کثیر التعداد آدمی جمع تھے۔ پریزیڈنٹ ایک یورپین پادری ہنسلے صاحب بہادر تھے جو کہ بہت بڑے رحمدل اور نیکمزاج ہیں۔ مناظرے کے دن سے چند ہفتوں پہلے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنی حکمت عملی سے بانیان جلسہ کا اپنا میر مناظر ہونا خطوط اور تار کے ذریعے طے کرلیا تھا اس واسطے جن علماء کو اس بات کی خبر پہنچ چکی تھی وہ نہ آئے اور میں بے خبر شامل ہوا مگر مولوی صاحب نے میری ایک نہ مانی اور اپنی رائے سے سب کام کئے۔ مباحثہ دیوریا کی مدد اور نگینہ کی اعانت کا پاس مطلق نہ کیا۔ شروع سے آخر تک ہوا کے گھوڑے پر سوار رہے۔ آریوں کی جانب سے چند مباحث تھے اور وہ سب مل کر اور مشورہ سے کام کرتے تھے۔ اور انگریزی دان اور سنسکرت کے عالم تھے پہلے اور دوسرے دن پنڈت دہرم بیر اور تیسرے دن جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب اڈیٹر اخبار مسافر آگرہ سے مولوی صاحب کی دو دو باتیں ہوئیں۔ مولوی صاحب مارے تعلی کے پھولے نہ سماتے تھے اور بات بات میں اپنی فوقیت جتاتے تھے بالآخر یہاں تک کہدیا کہ

سے پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

ذاتیات کے علاوہ مسئلہ ذات باری اور تناسخ پیش تھا۔ مباحثہ کی منظوری دس دن سے پندرہ دن تک منظور ہوچکی تھی سب سے زیادہ ضروری یہ شرط تھی کہ کسی کا کوئی اعتراض وید اور قرآن سے باہر ہو اور طعنہ آمیز الفاظ میں کوئی کسی پر اعتراض نہ کرے جس کا خلاف مولوی صاحب نے خود کیا۔ جب کارروائی شروع ہوئی تو مولوی صاحب نے سورۂ حشر کی وہی آیتیں جو کہ ہر شہر کے جلسے میں پڑھکر سُنایا کرتے ہیں اور اُس کے ترجمہ میں وہی الفاظ جو کہ آپ ہر جگہ اُس کے ترجمہ میں بولا کرتے ہیں دیالو کرپالو پرماتما نراکار وغیرہ بولے اور خدا کی تعریف کی۔ پنڈت جی نے کھڑے ہوتے ہی دلائل مانگے اور پوچھا کہ نراکار کس عربی لفظ کا ترجمہ ہے اور استواء علی العرش کی آیتیں اور عرش کے چرچڑھ[۲] کرنے کا ثبوت دیا اور خدا کو مجسم بتایا اور کہا کہ اگر مولوی صاحب فلاں چیز وید سے دکھا دیں تو بس اسی پر فیصلہ ہے میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ اب مولوی صاحب کو یہ مشکل ہوا کہ اگر نراکار کو ثابت کرتے ہیں تو تفسیر القرآن جو کہ انہوں نے تصنیف کی تھی رد ہوتی ہے اور علماء اہلحدیث کی بن آتی ہے کہ ثناء اللہ صاحب اہلحدیث سے نہیں ہیں۔ اور جو چپ چاپ رہتے ہیں تو اس کثیر مجمع میں آپ کی ہنسی اُڑتی ہے پس مصیبت میں جوں توں کر کے مباحثہ کے تین روز پورے ہوئے آپ نے کسی اعتراض کا کوئی معقول جواب نہ دیا اور خود ان پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا باوجودیکہ وہ ہر روز بار بار تقاضا کرتے رہے کہ آپ آریہ مذہب پر اعتراض کریں اور اعتراض نہ کرنے کی وجہ یہ بھی کہ آپ ٹوٹی پھوٹی بھاشا بھی نہیں جانتے اور وید سنسکرت میں ہیں پس بوجہ نہ جاننے کے آپ ان پر کوئی اعتراض نہ کرسکے بالآخر جوش میں آکر کہنے لگے کہ آپ بار بار یہ کیا کہتے ہیں کہ سنسکرت اور بھاشا نہیں جانتا۔ میں اتنی سنسکرت جانتا ہوں کہ جتنی عربی پنڈت دیانند جانتے تھے۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اس طعنہ آمیز اعتراض کے جواب میں پنڈت جی نے بے ساختہ یہ کہا کہ میں اتنی عربی جانتا ہوں کہ جتنی عربی باوجود عربی ہونے کے محمد صاحب جانتے تھے[۳] بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپ مجھ سے عربی میں مباحثہ کریں اور اُس نے عربی میں تقریر شروع کردی[۴]۔ مولوی صاحب کی اس شرط شکنی کی بدولت جب یہ نیا گل کھلا تو ہر طرف سے گلیین پیدا ہوگئے اور ہنگامۂ محشر بپا ہوا جس کو پولیس نے بمشکل تمام منتشر کیا اور زدوکوب نہ ہونے پائی۔

گھر بیٹھے بیٹھے مباحثہ کا ٹھیکہ لے لینے کے سبب کسی دوسرے کو اعتراض کرنے اور جوابدہی کا موقع نہ تھا۔ قابل اشخاص پہلے دن کی گفتگو سُنکر دوبارہ تشریف نہ لائے بالفرض حاجی احمد علی صاحب محدث مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ و مولوی ثناء اللہ صاحب کے استاد یا شمس العلماء جناب ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی مفسر یا علمائے دیوبند ہوتے یا اس عاجز ابو رحمت حسن القادری میرٹھی کو ہی اجازت ملجاتی تو حاضرین کو بھی لطف آتا اور سوال و جواب بھی باقاعدہ ہوتے اور شرائط شکنی وغیرہ مطلق نہ ہوتی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی غرض بیشک فتح اسلام تھی لیکن اس کی تہہ میں ایک بہت بڑا صنم چھپا بیٹھا تھا کہ وہ اُس کے ذریعہ فخر کل بننا چاہتے تھے اور سب سے زیادہ وجاہت مطلوب تھی۔ آخر خدا نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھا دیا۔ روز اول پریزیڈنٹ صاحب کی حکم عدولی کی اور اول الامر متکلم کا پاس نہ کیا پریزیڈنٹ ناراض ہوا۔ اس نے جلسہ بند کردیا۔ عدالت میں مولوی صاحب کو اور انکے طفیل دوسرے ناکردہ گناہوں کو بھی حاضر ہونا اور ذلت کے ساتھ واپس آنا پڑا۔ جلسہ بجائے دس دن کے تین دن کا رہ گیا طعنہ آمیز جواب دیکر رسول خدا کی توہین کرائی۔ اب تازہ تازہ جواب تصنیف کر کے ہفتہ وار اہلحدیث میں چھاپتے ہیں جو کہ مشتے بعد از جنگ کا مصداق ہے اور سوائے تسلی کے کیتو پیچ دیہہ [illegible] نہ گیا"

(ابو رحمت حسن القادری (بابا جی) محراب دروازہ میرٹھ)

[۱] پھر خطوط کیوں لکھتے ہو کہ مسافر میرے پاس نہیں آیا ۔ [۲] انکار حدیث کے سوا آپ نے کہا ہی کیا تھا ۔ [۳] یہ لفظ تعالیٰ چڑھ چڑھ ہے ۔ [۴] حاضرین جلسہ اسکو غور سے سُنیں ۔ [illegible]

المرقات فی احکام الصلوٰۃ (۳۷۶) [illegible]

[illegible]

اہلحدیث اس ریویو کے سوا ایک خط اور مولوی صاحب کا مسافر نے درج کیا ہے جس میں ایک فقرہ یہ بھی ہے

۹۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس شکست کی وجہ سے مجھ سے خفا ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے مجھے دوران مباحثہ میں مدد نہیں دی۔

(مسافر ۳ جولائی ۱۵ء)

یہ ایسا سفید نہیں سیاہ جھوٹ ہے کہ اس کی نظیر نہ ملیگی۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے مولوی جی کے سامنے تو کیا کہیں بھی یہ ذکر نہیں کیا۔ نہ کبھی ان سے مدد کی ضرورت ہوئی۔ نہ کہیں لی اگر سچے ہیں تو میری کوئی تحریر پیش کریں یا تقریر کے گواہ دیں ورنہ وعید قرآنی سے (جو جھوٹوں کے لئے وارد ہے) خوف کریں۔

۱۰۔ باشیان جات سے حکمت عملی کے ساتھ میرا مناظر ہونا منوالیا۔

بالکل جھوٹ۔ میں نے صرف یہ لکھا تھا کہ میرے سپرد کیا کام ہوگا۔ جواب آیا سب کام آپ ہی کرینگے اور آپ ہی کے مشورہ سے ہوگا۔ میرے مناظر ہونے کی وجہ سے علما نہ آئے ہوتے تو دیوریہ اور نگینہ میں سیکڑوں علما کیوں جمع ہوتے۔ جھوٹ پر تف!

۱۱۔ دیوریہ اور نگینہ کی مدد بھول گئے

بالکل جھوٹ۔ دیوریہ کے مناظرہ کے مہتمم مولوی محمد انصاری صاحب زندہ ہیں۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی دہلوی مشیر خاص تھے۔ اُن کے ہوتے ہوئے آپ کیا تھے کہ آپ سے مدد لی جاتی۔ اگر سچے ہو تو مولوی انصاری صاحب سے اس کا ثبوت دلادو۔

اچھا آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ دیوریہ میں مدد تو آپ نے دی تھی مگر مناظر میں ہی تھا۔ بہت خوب۔ پھر آپ نے جو دیوریہ کا مناظرہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا تھا اس کے سرورق پر کیوں لکھا تھا کہ اس مباحثہ کی تحریرات سنانے والے مولوی ثناء اللہ تھے۔ اس کا مطلب موجودگی مولوی عبدالمجید دہلوی مرحوم اور بابو عبدالعزیز جگہ مبارپرشاد آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے یہی کہا ہاں مباحثہ تو ہم کرتے تھے آپ صرف سناتے تھے لعنت ہے جھوٹ پر!

نگینہ کے مباحثہ میں تو آپ کی اتنی بھی قدر نہ تھی کہ باضابطہ آپ کا وعظ ہی ہوتا۔ آخر کار آپ نے وعظ کا اعلان خود ہی کر کے جامع مسجد میں وعظ کہا تو آپ سے مدد کیا مل سکتی تھی۔

۱۲۔ مولوی صاحب نے شرط توڑی اور سورۂ حشر کی آیات پڑھیں جو ہر شہر کے جلسہ میں پڑھکر سنایا کرتے ہیں!

بالکل جھوٹ۔ میں نے کوئی شرط نہیں توڑی سچے ہو تو اس کا ثبوت دو۔ جب مسئلہ خدا کی صفات کا ہے اور سورۂ حشر میں وہ مضمون مفصل ملتا ہے تو پھر کیا سورۂ حشر کی آیات کا پڑھنا جرم یا عیب ہے؟ افسوس ایسے عناد پر۔ اور حیف ہے ایسی ضد پر۔ عیب یہ ہوتا کہ جس مسئلہ پر بحث تھی اس کا ثبوت اُن آیات میں نہ ہوتا بلکہ بے تعلق پڑھ دی جاتیں میں شہروں کے جلسوں میں سارا قرآن پڑھا کرتا ہوں تو کیا اس جلسہ میں سارا قرآن چھوڑ دیتا۔ افسوس۔

۱۳۔ علماء اہلحدیث کی بن آئی کہ ثناء اللہ اہلحدیث نہیں!

کیا دیوریہ میں مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری مولانا عبدالعزیز صاحب۔ مولانا شاہ عین الحق صاحب (مرحوم) وغیرہ علمائے اہلحدیث نہ تھے۔ پھر وہاں اس قسم کی آیات کے معنے بتلانے میں کسی اہلحدیث عالم سے بگاڑ ہوا تھا۔ افسوس ایسی راست گوئی پر۔

۱۴۔ آپ نے کوئی معقول جواب نہ دیا!! اور نہ آپ پر اعتراض کیا!

مسافر تو خود بتاتا ہے کہ ہم پر اعتراض ہوئے مگر مولوی جی کہتے ہیں اعتراض نہیں کیا۔ اچھا سنئے میں آپ ہی سے منوا لیتا ہوں۔

پہلے روز تو ہم مدعی تھے۔ اعتراضات آپ کی طرف سے تھے کہ خدا قرآن مجید سے مجسم ثابت ہوتا ہے۔ اس کا جواب دیا گیا یا نہیں؟ ایمان سے کہنا!

دوسرے اور تیسرے روز کے اعتراضات تو ایسے ہیں کہ آپ بھی آریہ کے ساتھ مل جاویں (جس کی اب امید قریب ہے جس کا ثبوت آگے آتا ہے) تو اُن اعتراضات سے سبکدوش نہ ہوسکیں۔ ویدک دھرم کو عالمگیری مذہب ہونے سے گرادیا۔ تناسخ کے پرخچے اڑا دیئے۔ ثابت کردیا کہ تناسخ کے ماننے سے دنیا میں رحم۔ مروت۔ احسان۔ خلق سب کچھ معدوم ہو جاتا ہے وغیرہ! آپ کہتے ہیں نہ اعتراض کیا نہ جواب دیا۔

۱۵۔ پنڈت جی نے عربی میں تقریر شروع کردی!

اگر اُس تقریر کو بھی نقل کردیتے تو معلوم ہو جاتا۔ ہائے حسد تیرا ستیاناس!

۱۶۔ گھر بیٹھے بیٹھے مباحثہ کا ٹھیکہ لے لینے کے سبب کسی دوسرے کو اعتراض کرنے اور جواب دینے کا موقع نہ تھا!

بس رنج تو سارا یہ ہے کہ ہمیں کیوں بولنے نہ دیا۔ اے جناب آپ جبل پور والوں پر کیوں خفا ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے کہاں اور کب ایسا موقع ہوا کہ میری موجودگی میں آپ کسی مباحثہ میں پیش ہوئے ہوں۔ سچے ہیں تو ایک ہی مقام پیش کیجئے۔ دیوریہ میں؟ یا نگینہ میں؟ یا کسی اور مقام میں؟ پھر جبلپور پر کیا خفگی!

۱۷۔ حاجی احمد علی صاحب۔ جناب مولوی عبدالحق صاحب یا علماء دیوبند ہوتے یا اس عاجز ابو رحمت قادری کو ہی اجازت مل جاتی۔ تو حاضرین کو بھی لطف آتا۔

مولوی جی! جتنے علماء مع اپنی ذات خاص کے آپ نے لکھے ہیں۔ ایمان سے کہنا! یہ سب علماء دیوریہ اور نگینہ میں موجود تھے یا نہیں؟ پھر وہاں کون مناظر ہوا تھا؟ آپ ہی بتلادیں کبھی آپ کو میری موجودگی میں مناظر بننے کا حوصلہ ہوا؟ جبل پور میں کیا تمغہ تھا جو آپ ایسے آپے سے باہر ہوئے جاتے ہیں۔

۱۸۔ اب تازہ تازہ جواب تصنیف کر کے اہلحدیث میں چھاپتے ہیں!

معلوم ہوا اہلحدیث میں جو مضمون نکل رہے ہیں وہ واقعی جواب صحیح ہیں لیکن بعد از مناظرہ بنائے گئے

بھلا مولوی صاحب! ذرا ایمان سے کہنا جو اعتراضات دیوبند اور نگینہ میں آریوں کی طرف سے ہوئے تھے وہ زیادہ وزنی یا کم از کم انہی اعتراضوں کے برابر تھے یا نہیں۔ پھر جس مناظر نے وہاں جواب دیدئیے ہوں جن جوابوں کو آپ بھی صحیح مانتے ہیں اس کو جبلپور میں دینے سے کون امر مانع ہوسکتا تھا۔ ہاں اگر کوئی نیا رنگروٹ مناظر ہوتا تو یہ اعتراض بھی ہو سکتا کہ گھر جا کر سوجھی ہوگی۔

باقی باتوں کا جواب اہلحدیث کے گزشتہ نمبروں میں آچکا ہے۔

اب میں اصل حقیقت کھولدوں تو بہتر ہو۔ ناظرین بھولے نہ ہونگے۔ مولوی صاحب کو مجھ سے کئی ایک رنج یا بالفاظ دیگر اختلافات ہیں۔ یہ سب انہی کی طرف سے ہیں۔

اوّل آپ مرزا صاحب قادیانی کے معتقد اور مداح ہیں۔ چنانچہ اخبار الحکم ۷ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچے سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ مرزا صاحب اور قادیانی پارٹی سے مجھکو جو اختلاف ہے وہ ظاہر ہے

دوم یہ اختلاف بھی ایک حد تک ظاہر نہ ہوتا اگر مولوی ابو رحمت اس سے بھی زیادہ ترقی کر چکے ہیں چند روز ہوئے آپ نے آریہ اخبار ہتکاری وغیرہ میں شائع کرایا تھا کہ مسلمانوں سے میں سخت بیزار ہوں اس لئے میں **عنقریب آریہ ہوجاؤنگا** مولوی صاحب کی اس تحریر پر اہلحدیث میں سخت نوٹس لیا گیا۔ چونکہ اہلحدیث کی وجہ سے اسلامی پبلک میں بات پھیلی تو آپ اسی روز سے دل ہی دل میں رنجیدہ رہتے ہیں۔

میرے مکرم دوست حاجی زکریا خان صاحب رئیس سیونی (چھپارہ) نے جبل پور میں ہم دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آپ دونوں میں چپقلش کیوں ہے؟ میں نے کہا کس کی طرف سے ہے؟ حاجی صاحب موصوف نے مولوی ابو رحمت کی طرف ... فرمایا کہ ان کی طرف سے۔ میں اسوقت ... یا اس لئے حاجی صاحب کو معلوم نہ ہو سکا کہ ... رنجش کیوں ہے۔ تو میں نے اہل جبل پور کو مولوی صاحب کی روش سے اطلاع دی۔ اب چونکہ ان حضرت نے محض میرے حسد اور رنجش کی وجہ سے راستی اور انصاف کا بھی خون کر دیا تو لاچار مجھے بھی اصل حالت کا اظہار کرنا پڑا۔

ناظرین! انتظار کیجئے۔ چند دنوں تک مولوی صاحب بھی خدانخواستہ آریہ سماج کے پلیٹ فارم پر لیکچر دیتے ہوئے نظر آوینگے۔ چنانچہ انہوں نے بمقام رود پرشٹ میرے اور مولوی حمید اللہ صاحب (مرحوم) میرٹھی کے سامنے کہا تھا کہ چند دنوں تک سماج کے پلیٹ فارم پر تم لوگوں کو دکھا دونگا۔ یہ تحریر مولوی صاحب کی اس پرانی تمنا کے حصول کی تمہید ہے۔ اللہ انجام بخیر کرے۔ ہمیں اس کا ذرا بھی خیال نہیں کرنا چاہئے۔ بہاشہ دھرمپال سے زیادہ کیا کروگے؟ جس کے حق میں آفریہ شعر صادق آیا؂

محمود غزنوی کہ ہزاراں غلام داشت
عشقش چناں گرفت غلام غلام شد

مناظرہ جبل پور پر ایک نظر

(از رکن مجلس مناظرہ)

مناظرین کا طرز تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب تمام پبلک کو مخاطب کر کے نہایت ہی فصاحت کیساتھ تقریر فرماتے تھے۔ آپکی تقریر مسلسل لفظی تکرار اور حشویات سے پاک۔ نہایت شستہ اور پاکیزہ تھی۔ آپکا آواز نہایت دلکش تھا۔ آپ کیلئے فریق ثانی کا جواب دینا بالکل آسان اور معمولی بات تھی۔ ہاں اتنی بات ضرور تھی کہ کہیں کہیں آپ کی تقریر عالمانہ ہو جاتی تھی جس کو جبلپور کے ہندو سمجھ نہیں سکتے تھے اور کہیں کہیں آپ جواب اتنے مختصر لفظوں میں دیتے تھے کہ سوائے ذی علم لوگوں کے عوام کا سمجھنا مشکل تھا۔ آپکا لہجہ معتدل تھا۔ آپ کا برمحل کسی شعر کا پڑھنا نہایت ہی لطف دیتا تھا۔

پنڈت کی تقریر کو تقریر کہنا لفظ تقریر کی توہین کرنا ہے۔ نہایت غیر مسلسل۔ جہاں فعل چاہئے وہاں مفعول جہاں فاعل چاہئے وہاں فعل۔ تقریر کے وقت اسقدر گھبراہٹ طاری ہوتی تھی کہ کہنا کچھ چاہتے تھے اور زبان سے کچھ نکلتا تھا۔ عربی کی معمولی سی عبارت بھی آپ صحیح نہیں پڑھ سکتے تھے۔ غلط پڑھنے پر کئی مرتبہ قہقہہ اڑایا گیا۔ عرق ندامت اس قدر نکلتا تھا کہ رومال سے بار بار صاف کرنے پر بھی بند نہ ہوتا تھا۔ اکثر لغو حرکتیں کیا کرتے تھے۔ کبھی کوئی کتاب اٹھا لیتے اور پھر رکھدیتے اور اکثر آستین ہی چڑھایا کرتے تھے۔ اور بجائے پبلک کو مخاطب کرنیکے مولوی صاحب کو خطاب کر کے فرمایا کرتے کہ مولوی صاحب ایسا کہتے ہیں مولوی صاحب کسی بات کا جواب نہیں دیتے۔ یہ مؤخر الذکر فقرہ آپ کا تکیہ کلام تھا۔ ہر تقریر میں ۵ سے ۱۰ مرتبہ تک یہ فقرہ کہا جاتا تھا۔ آواز بلند مگر دلکش تھی آپ اشعار نہایت بے موقع اور رحمہ لحن پڑھتے تھے سوال کا جواب دینا نہایت بار معلوم ہوتا تھا مگر اعتراضات کرتے وقت نہایت جوش میں آجاتے تھے اور ہر اعتراض کو کئی کئی بار دُہرایا کرتے تھے۔

پنڈت لکشمیدت کی تقریر آپ کی تقریر بالکل غیر مربوط ٹوٹی ہوئی زنجیر کی طرح تھی جسکی ہر کڑی الگ الگ تھی۔ آپ فارسی۔ عربی الفاظ کا تلفظ صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتے تھے۔ پبلک پر اثر ڈالنے کی نیت سے بڑی زور سے چیخ چیخ کر تقریر فرماتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کا آواز بھرا جاتا تھا آپ کی پیشانی بھی عرق ندامت کی رہین منت تھی۔ ہر سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ پر گھبراہٹ کا عالم طاری ہوتا اور آواز بالکل پست ہو جاتا تھا۔ مگر اعتراضات کرتے وقت آپ جوش میں آجاتے اور آواز اسقدر بلند ہوتا کہ **الامان**۔ ہر اعتراض کو مکرر سکرر فرمایا کرتے تھے آپکا آواز کچھ اچھا نہ تھا لہجہ نہایت سخت تھا۔ اتنی متانت آپ میں ضرور تھی کہ سوائے آخری تقریر کے کسی وقت آپ سے کوئی لغو حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ آپ کی شعر دانی سے اشعار کی مٹی پلید ہلاتی تھی۔ آپ متعدد اعتراضات ایک پرچہ پر قلمبند کر کے لائے تھے۔ اس پرچہ کو پیش نظر رکھکر مثل سبق کے پڑھا کرتے تھے جس سے تقریر میں کچھ زور پیدا نہ ہوتا تھا۔

میں نے ہر سہ مقررین کا طرز بیان منصفانہ جیسا دیکھا اور سنا قلمبند کر دیا ہے۔ اب اس بات کا فیصلہ کہ کس مقرر کو کامیابی ہوگی ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔

(طیب علی عبد الرسول ممبر مجلس مناظرہ جبل پور)

احادیث متعلقہ فضائل نمازی

گذشتہ سے پیوستہ

(۱) بخاری ۔ مسلم ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ اور موطا امام مالک میں ہے :-

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انی قد رأیت اخواننا قالوا یا رسول اللہ السنا اخوانک قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین لم یاتوا بعد وانا فرطھم علی الحوض فقالوا یا رسول اللہ کیف تعرف من یاتی بعدک من امتک قال ارایت لو کان لرجل خیل غر محجلۃ فی خیل دھم بھم الا یعرف خیلہ قالوا بلی قال فانھم یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین من اثر الوضوء وانا فرطھم علی الحوض ۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقبرہ کو تشریف لیگئے ۔ (اور وہاں پہنچکر) فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون میں نے تمنا کی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں ۔ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپکے بھائی نہیں ہیں ۔ آپنے (جواباً) فرمایا تم تو (بھائی سے بڑھکر) میرے اصحاب ہو ۔ اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے (دنیا میں) اور میں (قیامت کے روز) ان کا حوض (کوثر) پر میر سامان ہونگا صحابہ نے (بنظر استعجاب) عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ قیامت میں اُن لوگوں کو کیونکر پہچان لینگے جو آپ کے بعد آپ کی امت میں پیدا ہونگے ۔ آپنے فرمایا اچھا بتاؤ تو (سہی) کہ اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والے خالص مشکی گھوڑوں میں ملجائیں کیا وہ اپنے گھوڑے نہ پہچان لیگا ؟ صحابہ نے کہا بیشک وہ ضرور اپنے گھوڑے پہچان لیگا ۔ آپنے فرمایا میرے بھائی قیامت کے روز آئینگے اور اُن کے منہ اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمکتے ہونگے اور میں اُنکا میر سامان ہونگا (حوض کوثر پر)

اس حدیث سے نمازی کے بہت بڑے فضائل معلوم ہوئے ۔ اولاً یہ کہ آپنے اپنی امت کی نمازیوں کو دیکھنے کی خواہش ظاہر فرمائی ۔ ثانیاً آپ نے اُن کو بھائی فرمایا ۔ ثالثاً آپ اُن کے لئے حوض کوثر پر میر سامان ہونگے یعنی جس چیز کی اُن کو ضرورت ہوگی ۔ وہ اُن کے لئے آپ مہیا فرمادینگے ۔ رابعاً نمازیوں کے ہاتھ ۔ پاؤں ۔ منہ قیامت کے روز وضو کے اثر سے چمکتے ہونگے اس لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو پہچان لینگے کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں گو وہ آپکے بعد پیدا ہوئے اور مرے ۔ مگر جو لوگ آپکی امت میں آپ کے بعد پیدا ہوئے اور جنھوں نے کبھی وضو نہ کیا نہ نماز پڑھی اور مرگئے اُن کے منہ ہاتھ ۔ پاؤں قیامت میں نہ چمکیں گے ۔ اور اس لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ اُن کو پہچانیں گے اور نہ اُن کے میر سامان ہونگے اور نہ اُن کو آپ سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ آپ کو اُن سے سروکار ۔

پس جو صاحب نماز نہیں پڑھتے وہ اس حدیث کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور اچھی طرح سمجھیں ۔ اور نماز فی الفور شروع کردیں ۔

(۲) مسلم ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ ۔ موطا امام مالک دارمی میں ہے :-

عن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ العبد المؤمن فتمضمض خرجت الخطایا من فیہ فاذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجھہ خرجت الخطایا من وجھہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح برأسہ خرجت الخطایا من رأسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ ثم کان مشیہ الی المسجد وصلاتہ نافلۃ لہ ۔

عبد اللہ بن صنابحی سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بندہ مومن وضو (شروع) کرتا ہے تو کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکلجاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں ۔ پھر جس وقت منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں ۔ یہانتک کہ اس کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکلجاتے ہیں ۔ اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے گناہ ہاتھ سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھ کے ناخنوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں ۔ پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں حتے کہ اس کے کان سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں ۔ پھر جب ہاتھ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں حتے کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا علیحدہ ہے یعنی اس کا ثواب جداگانہ ہے ۔

اس سے معلوم ہوا کہ نمازی جب وضو کرتا ہے تو اس کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور وہ صغیرہ گناہ سے بالکل پاک وصاف ہوجاتا ہے ۔

(۳) مسلم ۔ نسائی ۔ ترمذی دارمی میں ہے :-

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب من الجنۃ یدخل من ایھا شاء

حضرت عمر سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین کہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولدئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے ۔

(۴) عمل الیوم واللیلہ مصنفہ ابن السنی تلمیذ امام نسائی رحمہ

(۵۸۷)

میں ہے:-

حضرت عثمان بن عفان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے اشہد ان لا الہ الا اللہ تین مرتبہ کہیگا اور کھڑا نہ ہونے پائیگا کہ اُس کے گناہ بخشدیئے جائینگے۔ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائیگا کہ گویا اُس کی ماں نے اُس کو آج ہی جنا ہے۔

(۵) مسلم اور نسائی میں ہے:-

عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین یقبل علیھما بقلبہ ووجھہ وجبت لہ الجنۃ۔

عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور خشوع وخضوع سے (دل لگا کر) دو رکعتیں پڑھے تو اُسپر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۶) بخاری مسلم ابوداؤد ومنتقی ابن جارود اور دارمی میں ہے:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضو کو دھویا۔ پھر فرمایا من توضا نحو وضوئی ھذا وصلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ۔

یعنی جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور اُس میں اپنے آپ سے باتیں نہ کیں تو اُس کے اگلے گناہ اللہ تعالیٰ بخشدیتا ہے۔

(۷) مؤطا امام مالک اور نسائی میں ہے:-

عن حمران مولی عثمان بن عفان ان عثمان بن عفان جلس علی المقاعد فجاء المؤذن بصلوۃ العصر فدعا بماء فتوضا ثم قال واللہ لاحدثنکم حدیثا لولا انہ فی کتاب اللہ ما حدثتکموہ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرئ یتوضا فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر لہ ما بینہ وبین الصلوۃ الاخری حتی یصلیھا حضرت عثمان بن عفان کے مولیٰ (غلام آزاد) حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان چبوترہ پر تشریف فرما تھے انتہیں مؤذن آیا اور عصر کی نماز کی اطلاع کی۔ حضرت عثمان نے پانی منگوایا پھر وضو کیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ اگر وہ حدیث کتاب اللہ میں نہوتی تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جو شخص ایسا ہے۔ کہ اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے اُس کے جتنے گناہ اس نماز سے لیکر دوسری نماز تک ہونگے۔ سب معاف کر دیئے جائیں گے یہاں تک کہ دوسری نماز پڑھے۔

ہر دو احادیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ نماز کے لئے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھنے سے اول کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ گناہ بھی جو ایک نماز سے لیکر دوسری نماز تک اُس سے سرزد ہوتے ہیں۔

(عبدالحمید) (باقی باقی)

منگرول پیر ضلع آکولہ ملک برار میں قبر پرستی

ملک برار دکن میں جن جن مقامات میں شرک و بدعت اور گور پرستی و پیر پرستی کی کثرت و شہرت ہے اُن مقامات سے منگرول پیر بھی برار میں مشہور تر ہے یہاں پر خواجہ بدرالدین عرف حیات قلندر کا مزار بہت عظیم الشان بنا ہوا ہے جو مثل ایک قلعہ کے نظر آتا ہے لیکن کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ملتا کہ خواجہ صاحب موصوف کا یہ اصلی مزار ہے کیونکہ اُن کا اصلی مزار تو ملک متحدہ آگرہ میں کسی مقام میں (جسکا نام یاد نہیں رہا) بتلایا جاتا ہے در اصل یہ ایک مصنوعی و جعلی مزار ہے یہاں کے جملہ قبر پرستوں نے اس مزار کو معاذ اللہ بیت الحرام کے برابر درجہ دے رکھا ہے اگر یہاں کے قبر پرستوں سے کہا جائے کہ تم حج بیت اللہ شریف کو کیوں نہیں جاتے جو ہر ایک متمول مسلمان صاحب نصاب پر فرض لازم ہے تو جھٹ پٹ بے ساختہ جواب دیتے ہیں کہ بس جی جاؤ ہم تو رات دن گھر بیٹھے حج کا ثواب لوٹتے رہتے ہیں یعنی خواجہ صاحب کے مزار کی زیارت کرتے رہتے ہیں بس ہمکو یہیں حج ہو جایا کرتا ہے یہاں مصنوعی مزار پر ہر سال عرس کا میلہ بھی ہوا کرتا ہے اور علاوہ ملک برار کے اورنگ آباد و حیدرآباد دکن کے قبر پرست آن کر موجود ہو جاتے ہیں۔ گانجہ کش بھنگ نوش اور مدکی و چرسی فقیروں کا بھی بڑا مجمع ہوتا ہے اور دھوم دھڑکے کے ساتھ قبر کو طواف اور سجدے کئے جاتے ہیں۔ مرادیں مانگی جاتی اور منتیں مانی جاتی ہیں۔ خیال کرنے کی جگہ ہے کہ مصنوعی قبر (یعنی جس قبر میں کسی کی لاش مدفون نہ ہو) کی صرف زیارت بھی بمنزلہ بت پرستی کے ہے چہ جائیکہ طواف۔ صندل مالی اور قبر سے حاجات طلبی۔ اہل اسلام کی حالت پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے یہود اور نصاریٰ کو اس لئے کافر ٹھیرایا کہ وہ دُور دُور سے سفر کر کے انبیاء علیہم السلام کی قبروں پر حاضر ہوتے۔ طواف و سجدے کرتے۔ اُن سے مرادیں مانگتے اور حاجتیں چاہتے تھے۔ مگر معلوم نہیں کہ مسلمانوں کو کیا سوجھی کہ اُنہوں نے اولیاء اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دیدیا اور اُن کی قبروں کا طواف کرنے اور اُن سے مرادیں مانگنے اور حاجات چاہنے لگے۔ حالانکہ اولیاء اللہ کا مرتبہ انبیاء علیہم السلام کے مرتبے سے بہت کم ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا درجہ تو خیر بہت بڑا ہے جو مرتبہ کہ صحابہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ مرتبہ اولیاء اللہ کا نہیں ہے جس صورت میں کہ یہود و نصاریٰ انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ کرنے اور گرد چکر لگانے اور اُن سے حاجتیں طلب کرنے کی وجہ سے مشرک و کافر اور مستوجب لعنت ٹھیرے۔ پس مسلمانوں کی نسبت وہی حرکات و افعال اولیاء اللہ کی قبروں کے ساتھ کرنے اور کرانے سے شرعاً کیا حکم دیا جائیگا۔ صاحبان انصاف پسند خود ہی فیصلہ کرلیں۔

(نامہ نگار از منگرول پیر)

غازیپور محلہ نور پور میں مستورات کا بریلویوں سے مباحثہ

مشفق قدیم جناب ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ کالم ۲ میں جو اقتباس آپ نے اخبار مساوات آگرہ کا بعنوان "اسکی کیا گلوخلاصی کی وجہ کیا"

درج فرمایا تھا میری نظر سے گزرا۔ مجھے اس سے تو کوئی غرض نہیں کہ مسافر نے دھرمپال کو گالیاں کیوں دیں۔ اور مسافر کا یہ فعل بجا تھا یا بے جا مگر میں یہ ضرور کہونگا کہ مسافر نے اس معاملہ میں آفتاب پر خاک ڈالنا چاہا ہے۔ چنانچہ مسافر نے جو بالفاظ خود یہ لکھا ہے "لیکن بدبخت جولا ہے جب ہم مین پوری مباحثہ کے لئے گئے تھے تب کیا تجھے سانپ سونگھ گیا تھا کہ ہمارے سماج مندر میں قدم رکھتے ہی جھٹ دُم دبا کر بیٹھ گیا اور پادری جوالا سنگھ کو ہمارے مقابلہ میں کھڑا کیا"۔

ناظرین! مسافر کا یہ لکھنا محض دروغ بے فروغ و سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب یہ مباحثہ مین پوری میں ہوئے تھے اور غازی محمود تشریف لائے تھے اُس وقت بھی میں مین پوری ہی میں تھا اور کل واقعات میرے سامنے ہوئے تھے۔ اور میں روزانہ جلسوں میں شریک ہوا کرتا تھا لہذا صحیح واقعہ یہ ہے کہ جب غازی محمود (دھرمپال) مین پوری تشریف لائے اور کئی روز تک اُن کے متواتر لیکچر تالاب وغیرہ پر ہوتے رہے جس میں مسلمانان مین پوری اور ہندو اور عیسائی برابر شریک ہوتے تھے۔ اسی دوران میں جب آریوں کے مناظرین مین پوری آگئے تو غازی صاحب موصوف نے اُن کو چیلنج دیا کہ تمکو جس مسئلہ میں مجھ سے بحث کرنا ہو آکر کر لو اور میرے اعتراضوں کا جواب دو ورنہ تم میرے چلے جانے کے بعد معلوم کیا کیا کہوگے۔ اور یہ چیلنج نہایت تاکیدی طور پر کئی بار چند معززین کے ذریعہ سے مناظرین آریہ کے پاس بھیجا گیا مگر وہ مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے اور حسب عادت جواب میں اپنی تحریرات مطبوعہ اور غیر مطبوعہ میں گالی گلوچ سے دل کھول کر خوب کام لیا اور نہ آنے تھے نہ آئے۔ آخر کار دھرمپال صاحب اتمام حجت کیلئے خود اُن کے جلسہ میں تشریف لیگئے اور نیوگ کے مسئلہ پر چند زبردست سوالات کئے۔ جن کا آریوں سے کوئی بھی معقول جواب نہ بن پڑا۔ پھر پادری جوالا سنگھ صاحب نے کچھ اعتراض اسی مسئلہ (نیوگ) پر کئے۔ مگر اُن کو بھی آریہ ٹھیک جواب نہ دے سکے۔ پھر آخر میں مناظر آریہ گھبرا کر بولا "جناب پادری صاحب آپکے ہاں تو از روئے بائیبل اپنی بیٹی کے ساتھ بھی صحبت کرنا جائز ہے اور آپ غور کیجئے کہ مسیح کی ولادت بھی کیسی ۔۔۔ ولادت (معاذ اللہ) ہوئی کہ ایک کنواری لڑکی نے بچہ جنا وہی مسیح کہلایا (اس سخت بدتہذیبی پر پادری صاحب کو کچھ طیش سا آگیا۔ پھر جو کچھ پادری صاحب نے جواباً کہا سارا بیان کرنا خالی از طوالت نہیں مگر پادری صاحب کی گفتگو اصولاً ٹھیک تھی) غرضیکہ دھرمپال اور جوالا سنگھ کسی کے بھی اعتراض کا آریوں نے کوئی معقول اور مدلل جواب نہ دیا۔ اس بحث کے وقت بہت سے مسلمان معززین شہر موجود تھے۔ اور سب اس بات کے شاہد ہیں۔ پس اصل واقع یہ تھا جو عرض کیا گیا۔ اب اس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ دُم دبا کر کون بیٹھ رہا تھا۔ غازی محمود یا آریہ؟

مجھے افسوس ہے کہ منجملہ آریہ سماج کے دس اصول کے ایک یہ بھی ہے کہ "سچ بولو" مگر افسوس صد افسوس کہ اس (سچ) کی مٹی ان مہاتما لوگوں کے ہاتھوں جیسی خراب ہوئی ایسی دنیا میں کسی کے ہاتھوں نہیں ہوئی یقولون ما لا یفعلون فقط

(خاکسار حکیم محمد سجاد مقیم مین پوری)

علمائے کرام سے درخواست

زمانۂ جاہلیت میں جیسی زناکاری کی کثرت تھی وہ ماہرین علوم تواریخ سے مخفی نہیں اور جیسی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بیخ کنی اور اصلاح فرمائی ہے۔ وہ محتاج بیان وتعریف نہیں۔ مگر افسوس آج وہ دن ہے کہ بظاہر اسی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جان نثار اور شیدایان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں شمولیت کا فخر کرنے والے اس مرض مہلک میں مبتلا ہیں بعض اصحاب تو اس مرض مہلک میں ایسے مشغول ہیں کہ رات دن اسی لہو ولعب عیش وعشرت میں بسر کرتے رہتے ہیں اور اپنی منکوحہ بیوی کی طرف بالکل رغبت نہیں کرتے۔ رذیل خاندان یا غیر مہذب اصحاب پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ معزز خاندان و مہذب و شرفاء اصحاب میں بھی اس فعل کے کثرت سے مرتکب پائے جاتے ہیں۔ بہت سے مولود خوان اور واعظ جن کو دعوی انا خیر کا ہے۔ اور مستورات کو جو پارسا بنی رہتی ہیں افسوس وہ بھی اپنی دامن عصمت میں دھبہ لگا لیتی ہیں اور اس فعل کی مرتکب ہو جاتی ہیں۔ غرضکہ اب یہ فعل انتہا درجہ پر ترقی پا چکا ہے۔ محرمات کا خیال ہے نہ غیر منکوحہ کا۔ مگر اپنی شہوت رانی کی فکر ہے۔ بڑے بڑے خاندان کی اکثر دختران خواندہ ہو کر جوش شباب میں آکر اپنی شرافت کو بٹہ لگا لیتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اغلام بازی کا بازار بھی روز افزوں ترقی پر ہے۔ اس لئے علماء کرام سے درخواست ہے کہ اس فعل کے متعلق بھی اخبارات میں مضمون دیا کریں تاکہ کچھ اثر ہو۔ اور اس فعل بد سے لوگ تائب ہوں — دیگر اسلامی اخبارات کو بھی اسکی طرف توجہ مبذول فرما کر مضامین نکالنا چاہئے والسلام

(راقم ابوالحسن محمد عبدالرحمن خریدار اخبار اہلحدیث ۳۳۲۲ ضلع مالدہ ڈاک خانہ گاجل موضع ناکوڑ)

علمائے راسخین اور متولین

اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جولائی ۱۵ء کو ایک مضمون بسرخی "علمائے راسخین اور متولین سے چند سوال" دیکھا گو عنوان بالا سے احقر کو کچھ تعلق نہ تھا راسخ جو ہوں سو ہوں۔ مگر بقیہ ختم مضمون فقرہ نا امید کہ جناب فاضل ایڈیٹر صاحب اس کی طرف کامل توجہ فرماوینگے اور نیز جملہ ناظرین اہلحدیث کو اس کی طرف توجہ دلائینگے" کو دیکھکر احقر کو قلم اُٹھانے کی جرأت ہوئی وما توفیقی الا باللہ۔

درحقیقت بات یہ ہے کہ خدا کے کلام سمجھنے میں تفکر و تدبر سے کام لینا ضروریات دین سے ہے۔ اسی وجہ سے جابجا ارشاد باری ہے أفلا يتدبرون القرآن ایضاً ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر

وغیرہ وغیرہ۔

مطلب یہ کہ خدا کے کلام میں کسی طرح کا ایچ پیچ شکلات تعارض۔ لغو وغیرہ خلاف قانون قدرت کچھ نہیں ہے۔ بشرطیکہ تفکر و تدبر و انصاف سے دیکھیں سنیں سمجھیں سمجھائیں تو ہر کسی کی سمجھ میں خواہ وہ عالم ہو یا جاہل۔ مرد ہو یا عورت۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ بخوبی آسکتا ہے اور کسی کو اعتراض کا موقع نہیں مل سکتا۔ بہر صورت انصاف شرط ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَّيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا مگر اس کے لئے بھی یہی فرمایا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ یہی ایک سائل کے سوال کا معقول جواب ہے واقعی خدا ہی گمراہ کرتا ہے خدا ہی نے جہنم کو بنایا۔ خدا ہی اپنی مخلوق کو جہنم میں بھیجے گا۔ خدا ہی نے شیطان کو پیدا کیا۔ خدا ہی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ خدا ہی شر اور نیکی کا خالق ہے۔ خدا ہی کے اختیار سے یہ سب کچھ دنیا میں ہو رہا ہے مگر خدا نے اس بات کو نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں سمجھایا ہے کہ ہر منصف کو بجز تسلیم کچھ چارہ نہیں۔ اکثر جگہ خدا نے اپنے کلام کو دنیا ہی کی مثال پر سمجھایا ہے مثلاً شروع کلام اللہ میں ارشاد ہے کہ خدا کی تعریف کرو۔ پھر فرمایا اس لئے کہ وہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔ خدا کے رب ہونے میں چونکہ کسی کو کلام نہ تھا پہلے خدا نے اپنی حمد کو اس طرح تسلیم کروایا کہ کسی کو کچھ اعتراض کا موقع ہی نہ مل سکے۔ دنیا کی مثال ہے۔ "جس کا کھائے اسی کا گائے" اسی طرح خدا نے کہا کہ گمراہ کرنا میرا کام ہے۔ مگر یہ بھی فرما دیا کہ میں کسی کو گمراہ نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود گمراہی کی طرف مائل نہ ہو۔ یہ ہے خدا کا انصاف کہ وہ کسی پر جبر کر کے ہدایت کو تسلیم نہیں کرواتا۔ بلکہ بندوں کو نیک و بد بھلا۔ برا راستہ دکھلا کر اور اس کے حسن و قبح کو معلوم کروا کر اور قلوب بنی آدم کو ان کے اختیار میں دیکر نہ ماننے پر سزا اور ماننے پر جزا کو مقرر کیا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ اور فرمایا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ اور فرمایا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ الخ ایضاً فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ایضاً

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۔ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۔ غرضیکہ ایسی سیکڑوں آیتیں ہیں جن سے یہ ظاہر من الشمس ہے کہ خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود گمراہی کی طرف مائل نہ ہو۔ رہا یہ کہ خدا نے پچاس ہزار برس پہلے ہی سے لکھ دیا تھا۔ زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے۔ سو واقعی حق امر ہے مگر یہ بھی خدا ہی کا کلام ہے يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس درحقیقت تقدیر خدا کے علم کا نام ہے اس میں زیادہ بحث و حجت شریعت سے منع ہے۔ اس کے لئے بھی غالباً یہ مثال کافی ہوگی کہ مالک اپنے ملک کا مختار ہے۔ گورنمنٹ جو قانون نافذ کرے خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو رعایا کو اس کے ماننے میں دریغ نہیں ہوتا۔ خدا کا کوئی امر حکم۔ قانون ایسا نہیں ہے جس میں اعتراض ہو سکے۔ اگر سب خدا کے بندے ہو جائیں اور بت پرستی شرک کفر وغیرہ کو چھوڑ کر سب خدا کو ماننے والے ہو جائیں تو خدا سب کو جنت ہی بھیجدے۔ مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا کیا ہی میٹھا کلام ہے ترجمہ (اے میرے بندو میں تم کو عذاب کر کے کیا لونگا بشرطیکہ تم شکریہ ادا کرو اور میرے قانون کو مان لو اور ہے اللہ قدر دان جاننے والا)

ظالم کو ظلم کی سزا دینا۔ چور کو چوری کی سزا دینا قاتل کو قتل کا بدلہ دینا۔ ڈاکو رہزن وغیرہ کو سرکوبی کرنا عین انصاف ہے۔ یہی قانون خداوندی ہے۔ اعتراض کس بات پر ہے؟

مختصر یہ کہ ہر کام خدا ہی کے اختیار سے ہو رہا ہے۔ مگر نافرمانی سے خدا ناراض اور فرمانبرداری سے خوش۔

اللہ نے بنی آدم کے قلوب ان کے اختیار میں دیکر برے بھلے پہچان کر جس طرح چاہیں کریں مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔ اس سے امر کی نفی نہیں کہ خدا کے اختیار میں نہیں اور نہ اس سے خدا پر کچھ ظلم ثابت ہو سکتا ہے۔ تھوڑی عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا عین انصاف ہے۔ پس عاجزی تواضع کرنے والا۔ اس سے گڑگڑانے والا۔ اس سے اس کے سچے دین کو طلب کرنے والا جو ہو اس کو خدا بھی رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور اینٹھنے والا۔ ادھر نہ مائل ہونیوالا خدا سے نہ طلب کرنے والا وغیرہ۔ غرض جدھر کوئی مائل ہوتا ہے خدا اس کو ادھر ہی مائل کر دیتا ہے۔ واقعی خدا ماں باپ سے زیادہ شفیق و رحیم و مہربان ہے۔ دنیا میں کون ایسا باپ ہے کہ رات دن اس کی مخالفت اس سے دشمنی رکھو اور پھر وہ تم سے اچھی طرح پیش آئے۔

خدا ایسا ہے کہ ایک قوم خدا کو گالیاں دیتی ہے۔ تین خدا ثابت کرتی ہے۔ خدا کے ساتھ شرک کرتی ہے وغیرہ وغیرہ خدا کی سخت نافرمانیاں کرتی ہے مگر خداوند تعالیٰ کیسا رحیم و حلیم ہے کہ انہی کو آرام و سامان دے رکھے ہیں کہ کسی طرح میرے بندے اب بھی باز آویں۔ شرک کو چھوڑیں۔ تا مرگ بھی باز نہ آئے اور خدا کی معصیت ہی معصیت کرتے رہے تو کون ذی عقل کہہ سکتا ہے کہ ان کو ابدالآباد جہنم میں رکھنا اور ان کے لئے سخت سے سخت سزا مقرر کرنا بیجا نہیں۔

دنیا میں باپ ذرا سی مخالفت پر بیٹے کو سزا دیتا ہے گھر سے نکال دیتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات کر دیتا ہے اور خدا جانے کیا کیا کر بیٹھتا ہے چنانچہ ایک مثال حضرت ابراہیم اور ان کے والد کی کلام اللہ میں سے بطور نمونہ درج کیجاتی ہے۔ آزر اپنے بیٹے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) کو کہتے ہیں لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۔ ولنعم ما قیل وهو الحق

فليس يفضح عبده ۔ عند التجاهر منه بالعصيان
بل يغفوا يلقى عليه ستره فهو الستر وصاحب الغفران

هذا ما ظهر لي والعلم عند الله

(الراقم عبدالستار کلانوری نزیل دہلی تلمیذ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی صدر بازار)

قادیانی مشن

محمدی اور احمدی کا مکالمہ

اور

جواب الجواب

۹ جولائی کے اہلحدیث میں محمدی اور احمدی کا مکالمہ شائع ہوا تھا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ حدیث شریف میں جو مسیح موعود کی علامات آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ حکم عادل ہوگا۔ اس کے زمانہ میں بغض حسد سب دور ہو جائیں گے۔ مسیح موعود مال تقسیم کرے گا لوگ بوجہ اپنی غنا کے نہیں لینگے۔ وغیرہ۔

یہ علامات مرزا صاحب میں نہیں پائی گئیں۔ اس کے جواب میں پیغام صلح ۷ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس سے ہمارے مکالمہ کی تردید کی بجائے تائید ہوتی ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے:۔

حکم کے معنے ہیں اندرونی اختلافات کو دور کرنے والا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اندرونی

۹۔ اختلافات دور کر دئیے۔

سب کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے سابقہ فرقوں کے علاوہ ایک اور فرقہ پیدا کر دیا۔

۱۔ بغض و حسد مرزا صاحب کے مریدوں میں نہ تھا۔ اب جو ہے وہ ایک معمولی اختیاری غلطی سے ہے۔

مرزا صاحب تو اپنی زندگی میں لکھتے رہے کہ میری امت کے لوگوں میں محبت نہیں۔ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں۔ مغرور ہیں وغیرہ وغیرہ (اشتہار ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن)

۲۔ مال بانٹیگا یعنی معارف و حقائق لوگوں کو سکھائیگا۔ حالانکہ حدیث میں لفظ یفیض المال ہے جس کے صاف معنے یہی ہیں کہ وہ مال دیگا۔ مگر جن کے پاس مال نہ ہو بلکہ وہ خود غیروں کے دست نگر ہوں اور چندوں کی تکلیف یہاں تک ہو کہ تین ماہ تک جو مرید چندہ نہ دے وہ جماعت سے خارج کیا جائے وہ کیا دینگے اور کیا دلائینگے۔

حکماً صیغہ مبالغہ کا ہے حاکم سے۔ جس کے معنے ہیں بہت حکومت کرنے والا۔ اس کی صفت عادل اس کے معنے کی خصوصیت ظاہر کرتی ہے۔ دونوں کے ملانے سے یہ مطلب برآمد ہوتا ہے کہ مسیح موعود بڑا عادل حاکم ہوگا۔ مرزا صاحب کو چونکہ اپنے گاؤں پر بھی حکومت حاصل نہ تھی اور شوق حکومت کا تھا اس لئے انہوں نے اس لفظ کے معنے یہ کئے کہ وہ مسلمانوں میں اندرونی مسائل کے اختلافات مٹائیگا! اے کاش یہ بھی ٹھیک ہوتا۔ مرزا صاحب نے اختلاف مٹائے یا بڑھائے اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ لے دے کے شائد یہ خیال ہو کہ وفات مسیح کا مسئلہ ظاہر کیا۔ سو اس کے اظہار کا اگر کچھ فخر ہے تو سرسید احمد خان کو ہے۔

دوم اختلاف مٹانے کے اگر یہ معنے ہیں کہ بطور ایک مصنف کے کتاب میں ایک مسئلہ لکھدے تو اس قسم کے مصنف سینکڑوں گزرے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں۔

ہندوستان کے مصنفین میں سب سے زیادہ اس وصف کے مستحق مولانا اسمٰعیل شہید ہیں جنہوں نے ایسے وقت میں آواز اٹھائی کہ اس آواز کی تائید کہیں سے نہ ہوتی تھی۔ بلکہ چاروں طرف سے مخالفت اٹھتی تھی۔ مگر اللہ کے بندے نے اس مخالفت کی ذرا بھی تو پرواہ نہ کی نتیجہ کیا ہوا۔ آج لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی شہید مرحوم کی تعلیم سے متاثر ہو کر شرک و توحید اور بدعت و سنت میں تمیز کرنے لگ گئے۔ آہ ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمیں ہند کی جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر سمت پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

۳۔ خنزیروں کو قتل کرنے کے معنے یہ ہیں کہ صلیبی (عیسائی) مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیگا۔ چنانچہ اب کوئی عیسائی مشنری احمدیوں سے بحث نہیں کرتا۔

عیسائی مذہب کو کہ ہندوستان میں دن دونی ترقی کر رہا ہے مرزا صاحب نے جیسا کچھ اکھاڑا ہے ظاہر ہے۔ رہا بحث نہ کرنا۔ سو اس کی بابت بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہاں تک صحیح ہے بجائیکہ ہم دہلی کے واقعات میں سنتے ہیں کہ پادری احمد مسیح عیسائی اور منشی قاسم علی مرزائی وغیرہ کے مباحث برابر ہوتے رہتے ہیں۔ باقی عام طور پر عیسائی کسی سے بحث کرتے ہی نہیں۔ ہاں مرزائیوں سے نہ کرنے کی ایک خصوصیت بھی ہے وہ یہ ہے کہ پادری آتھم اور مرزا صاحب کا جو مباحثہ پندرہ روز امرتسر میں ہوتا رہا اس کے اخیر میں مرزا صاحب نے جو فیصلہ کی صورت بیان کی تھی کہ میرا مخاطب (آتھم) بحساب فی یوم ایک مہینہ پندرہ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ جہنم میں گرایا جائیگا۔ بس یہ تھا فتح کا نشان اور یہی صداقت کی پہچان۔ وہ چونکہ نہ ہوئی اس لئے اس امر میں عیسائیوں کو مرزائیوں پر ہمیشہ کیلئے فتح حاصل ہوئی۔ اب وہ بحث کر کے اس میں فتح کردہ کیوں کریں۔ یہ ہے راز ان عیسائیوں کے بحث نہ کرنے کا جو مرزائیوں سے بحث نہیں کرتے اور جو اس بات کا خیال نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ مذہب میں ہار جیت نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ جب کبھی کوئی چاہے بغرض اظہار حق گفتگو کر سکتا ہے وہ برابر کرتے ہیں۔ چنانچہ دہلی میں احمد مسیح کرتا ہے۔ اور حال ہی میں گجرانوالہ میں عیسائیوں اور مرزائیوں کا مباحثہ ہوا۔ آئندہ بھی ہوگا۔

مختصر یہ کہ حدیث کے الفاظ اپنے اصلی معنے سے صاف بتلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود با سیاست حاکم ہونگے۔ ان کے زمانہ میں لوگ دولت مند ہوں گے۔ ان میں باہمی بغض و عداوت حسد اور کینہ سب دور ہو جاوینگے اور مرزا صاحب میں ان میں سے کوئی بات نہیں پائی جاتی نرے الفاظ کی تاویل ہو سکتی ہے۔ آسمان کو زمین کہنے اہل علم و دانش کیا ہے الٹی دنیا تو سکتے ہو کہ

لطف پر لطف ہے اللہ یہ سب یار کی بات
جانو خلیے سے گر مسیح کہتا ہے ہوز سے ہما ہے

(باقی)

علمائے ربانیین سے چند سوال

(۱) حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہید یا قتل ہونے کے بارے میں علماء مؤرخین اہلحدیث کا کیا خیال ہے کہ وہ قتل ہوئے یا کہیں بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ مفصل اور مدلل تحریر فرما دیں۔ میرے نزدیک چونکہ یہ لڑائی درمیان میں دو مسلمانوں کے محض ایک ملکی جنگ تھی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نہ تھی[1] اس لئے حضرت حسین علیہ السلام شہید نہیں بلکہ مقتول ہوئے یا زیادہ سے زیادہ شہادت صغریٰ کہنا چاہئے۔

(۲) فرعون نے جو ڈوبتے وقت اٰمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰی کہا تھا تو ایسے وقت کا ایمان شرعاً مقبول ہے یا نہیں؟ میرے نزدیک چونکہ حدیث میں مالم یغرغر آیا ہے اور وہ قبل غرغرہ کے ایمان لایا تھا لہٰذا اس کا ایمان مقبول ہے۔ (اسکا جواب خود قرآن میں موجود ہے۔ ایڈیٹر)

(۳) اگر کسی شخص کو ۷ یا ۱۴ یا ۲۰ سال کی قید ہو جائے تو اس کی زوجہ کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

(المستفسر خادم العلماء حکیم محمد سجاد ازمین پوری)

جناب علمائے اہلحدیث کی خدمت میں عرض

یہ کہ حدیثیں جو کہ اب نقل کی جاتی ہیں اُن کی عقدہ کشائی میں ضرور مہربانی سے قلم چلائیں۔ خاصکر مولانا سیالکوٹی تو ضرور ہی اس میں تقریر فرمائیں کیونکہ یہ کام انہوں نے ذمہ لیا ہے۔

حدثنا ابراھیم بن المنذر انا ابو ضمرۃ ثنا موسیٰ عن نافع قال قال عبد اللہ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما بین ظھر انی الناس المسیح الدجال فقال ان اللہ لیس باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ واراني اللیل عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ماتری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر رأسہ ماء واضعا یدیہ علی منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا ھذا المسیح بن مریم ثم رأیت رجلا وراءہ جعدا قططا اعور عین الیمنی کاشبہ من رأیت بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجل یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا ھذا المسیح الدجال تابعہ عبید اللہ عن نافع (بخاری چھاپہ مجتبائی ص ۴۸۹)

جس شخص کے کاندھوں پر مسیح دجال نے ہاتھ رکھے ہیں وہ کون ہے۔ یا اس سے اور کیا مراد ہے اور دوسرا اس میں یہ لفظ ہے کہ یطوف بالبیت تو دوسری حدیث میں بعد قصۃ تمیم الداری فلا ادع قریۃ الا ھبطتھا فی اربعین لیلۃ غیر مکۃ وطیبۃ ھما محرمتان علی کلتا ھما کلما اردت ان ادخل واحدا منھما استقبلنی ملک بیدہ السیف صلتا یصدنی عنھا وان علی کل نقب منھما ملائکۃ یحرسونھا الخ ان میں سخت تعارض معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس قصہ میں ہے کہ ان علی کل نقب منھما ملائکۃ یحرسونھا اور ھما محرمتان۔

ضرور مہربانی کر کے علماء کرام ان کا تعارض رفع کر دیں تاکہ کند ذہن والوں کو کسی قسم کا شبہ نہ پڑے فقط۔ والسلام

(المرسل سید حسین موضع بزوار والہ ضلع ملتان خریدار پرچہ اہلحدیث ع ۲۵۳۲)

کانفرنس۔ اخبار اور جماعت اہلحدیث

تعلیمی حالت کی درستی کے لئے جابجا مدارس کا افتتاح نہایت ضروری ہے جس کا مرکز دہلی کا مدرسہ ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کے لئے ارکین مجلس شوریٰ کو آل انڈیا ایجوکیشنل کے کاموں پر نظر ڈالنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑے گی و نیز دیگر علمی مدارس کو دیکھنا پڑیگا۔ علمی حالت پر نظر کرنے کے ساتھ ہی ساتھ مالی حالت پر بھی توجہ کرنی لازم ہے

ہے دین کی دولت سے بہا علم سے رونق
بے دولت و علم اس میں نہ رونق نہ بہا ہے

ہماری کانفرنس کا سرمایہ بہت کم ہے اور اسپر طرہ یہ ہے کہ آمدنی سے خرچ بہت زیادہ ہو رہا ہے جس سے سرمایہ بڑھنے کی بجائے گھٹتا جاتا ہے۔ یہ کیوں ہے! محض اس لئے کہ قوم کی مالی حالت کمزور ہے۔ گو اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ بلا ہم سے ہی خاص نہیں بلکہ عام مسلمانوں پر ادبار و افلاس کی گھٹا میں چھائی ہوئی ہیں۔ اور اس کے ذمہ دار بھی علماء ہیں وہ جہاں مساجد میں بیٹھ کر وضو اور غسل کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ یا تکفیر و تفسیق و تضلیل کے فتاوے چھانٹتے ہیں اُن کو یہ بھی نظر کرنا چاہئے کہ مالی حالت کی خرابی کے اسباب کیا ہیں اور مالی ترقیوں کے کون موانع ہیں۔ گو اور بھی ہوں مگر میری نظر زیادہ تر دو باتوں پر ہے۔ مسلمانوں کی فضولخرچی۔ مسلمانوں کی بے روزگاری۔

جہاں تک مجھے علم ہے بفضل خدا اہلحدیث اسمیں بھی سب سے اچھے ہیں وہ عوام الناس کی طرح فضولخرچ نہیں۔ اور آمدنی کے ذرائع بھی کچھ رکھتے ہیں لیکن ہمیں اوج ترقی پر پہنچنے کے لئے ضروری ہوگا کہ ہم بالکل متبع سنت بن کر اپنے مصارف کو مطابق حکم خدا کر دیں اور تجارت میں اس حد تک ترقی کریں جہاں تک کی جا سکتی ہے۔

تجارت میں ہم نے اب تک کوئی ترقی نہ کی حالانکہ اگر چاہتے تو بفضل خدا نمایاں ترقی کر سکتے تھے اہلحدیث خدا کی رحمت سے تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں اور باہمی میل ملاپ بھی ہے اور مرکزی کمیٹی کانفرنس بھی اللہ تعالیٰ نے قائم کر دی ہے جس نے تمام برادران کو یکجا کرنے اور سب میں رشتہ اخوت پیدا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ ہر سال ایک شہر میں جلسہ ہوتا ہے جہاں دوسرے شہروں کے اہل حدیث نزدیک و دور سے سفر کر کے آ جاتے ہیں۔

دوسرا اس سے بھی زبردست وسیلہ اخبار اہلحدیث ہے جو تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کی باہمی ملاقات ہفتہ وار کرا دیتا ہے۔ نہ صرف ملاقات بلکہ بات چیت بھی اور کام بھی۔ الغرض ایسے زبردست اور عظیم الشان ذرائع سے فائدہ نہ حاصل کرنا سخت تعجب کی بات ہے۔

[1] یہ نیت پر موقوف ہے نیت نیک ہو تو مسلمان کا کوئی کام دنیا کا نہیں بلکہ سب دین ہے (ایڈیٹر)

پس میں آج اراکین کانفرنس اور ایڈیٹر اہلحدیث اور جماعت اہلحدیث کی خدمت میں علی الترتیب گزارش کرتا ہوں:-

(۱) سفیروں اور واعظوں کے ذریعہ سے تجارت کی تحریک ہو۔ مجلس شوریٰ میں اس کی تجاویز پر غور کیا جائے اور عملی ذرائع اختیار کئے جاویں۔ جلسہ سالانہ کے اجتماع پر اچھی طرح سے تجارت کی ترقی پر نظر کی جاوے۔

(۲) مجلس شوریٰ کی تجاویز کی رپورٹ اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا کرے۔ نیز اخبار میں ایک زبردست تحریک ہو۔ اہل الرائے اصحاب دل کھول کر مضامین لکھیں۔

(۳) امراء۔ رؤساء اور تجار اپنی اپنی تدابیر سوچیں کریں اصحاب صنعت وحرفت اپنی کاریگری کے جوہر دکھائیں یہ سب امور بتوجہ تام ہوں تاکہ کمپنی امرتسر کے لوٹنے کا جو زخم لگا ہے مندمل ہو جائے۔

(خاکسار ذرہ بمقدار شمس از فیض آباد)

کھلی چٹھی

بنام مولوی ثناء اللہ صاحب مقیم پیام بٹ (مدرس)

مدت سے آپ میرے اور میری وجہ سے اہل حدیث کانفرنس اور اس کے معزز ارکان کے برخلاف تحریرات شائع کرتے ہیں جنکو اہل علم تو شاید دیکھتے بھی نہ ہوں کیونکہ ان میں بجز گالی گلوچ کے کچھ ہوتا ہی نہیں چنانچہ نمونہ کے طور پر میں آپ کی ایک تازہ تحریر کا اقتباس سناتا ہوں:-

ثناء اللہ ملحد۔ زندیق ودجال بلامقال ومحدث ومفسد فی الدین بالیقین ہے۔ اور جو شخص اس کے عقائد فاسدہ مذکورہ پر مطلع ہو کر اس کو ایسا نہ جانے وہ بھی اس کا بھائی ہے۔

(اعلام خلق اللہ صفحہ ۲۸)

اسی رسالہ کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے:-

ثناء اللہ کا ضرر وفتنہ وفساد در دین رب العباد بمرتبہا سرسید اور مرزا قادیانی اور عبد اللہ چکڑالوی بلکہ تمام دجالوں کذابوں اور پادریوں اور یہودیوں اور آریوں وسائر ملاحدہ وزنادقہ وفلاسفہ کفرہ سے بڑھکر ہے قسم بخدا بڑھکر ہے صہ

اسی قسم کے مغلظات آپ ہمیشہ مجھکو سناتے رہتے ہیں جن کے جواب میں میں سمجھتا رہا کہ ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دینگے

آپ کی اس قسم کی تحریرات سے میں کبھی رنجیدہ نہیں ہوا کیونکہ مجھ سے پہلے جو لوگ میرے جیسے گزرے ہیں ان کو آپ جیسے ہمیشہ یہی کہتے رہے۔ سب سے اخیر مولانا اسمٰعیل شہید کی مثال ہمارے سامنے ہے اس لئے بحکم حدیث ما ساءلنا هم هذا حاد بنا هم ایک سے [illegible] مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے اس زمانہ میں بھی ایک فرشتہ سیرت بزرگ سے ملایا ہے۔ جن کی بابت میں دعا کرتا ہوں خدا مجھکو قیامت کے روز بھی انہی جیسے بزرگوں کے ساتھ اٹھائے۔ وہ کون؟ آپ کی عبارت سے ظاہر ہو جائیگا۔ آپ فرماتے ہیں۔

غرضکہ منجملہ مفسدین فی دین اللہ المتین ومحللین حرام بالیقین ومحرفین کتاب وسنت ومئولین قرآن وحدیث بالتاویل الباطل کتاویل الیہود والنصاریٰ الضالین ومنکرین اتباع سلف صالحین جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری ومولوی ثناء اللہ صاحب کشمیری ایڈیٹر اخبار اہلحدیث ہیں: (الاصلاح المزید صفحہ)

الحمد للہ جناب حافظ عبد اللہ صاحب مدظلہ العالی کی صحبت پر میں فخر کر سکتا ہوں خدا ہمارا ہمیشہ ساتھ رکھے۔ آمین۔ میں ہمیشہ اس جستجو میں رہا کہ آپ مجھ سے ایسے کیوں خفا ہیں۔ الحمد للہ میں اس تلاش میں کامیاب ہوا۔ آپ نے اپنے جدید رسالہ (اعلام خلق اللہ) میں میرے عقائد پچاس کے شمار میں لکھے ہیں بس یہی آپ کی خفگی کی وجوہات ہیں۔ گو آج سے پہلے بھی میں یہ وجوہات مختلف لوگوں کی تحریروں میں دیکھتا تھا مگر یاد نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی اہل علم جو دل ودماغ رکھتا ہو میری نسبت یہ خیال کرے۔ لیکن آپ نے میرے اس خیال کو غلط ثابت کیا۔ بہر حال آپ نے میرے پچاس عقائد ایسے لکھے ہیں جن میں سے ہر ایک آپ کے نزدیک موجب کفر ہے۔ ناظرین اہلحدیث کی آگاہی کے لئے ان پچاس عقائد کفریہ میں سے مثال کے طور پر دو تین نقل کئے جاتے ہیں تاکہ اہل دانش مولانا کے کفریات کو غور سے دیکھکر میری تکفیر سیات کے گواہ بنیں۔

(۱) مائی حوا علیہا السلام کا آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور ثناء اللہ اس کا منکر ہے اور فقط اس ایک انکار سے ملحد بلکہ کافر ہوگیا۔

(۲) ابراہیم خلیل اللہ کے ہاتھ سے جو چار پرندوں کے زندہ ہونے کا معجزہ قرآن مجید میں آیا ہے ثناء اللہ اس کا منکر ہے اور وہ اس انکار کے سبب سے ملحد سچا اور کافر پکا ہوگیا۔

(۳) صالح کی اونٹنی کا پتھر یا زمین سے نکلنا باتفاق اہل سنت معجزہ ہے اور ثناء اللہ اس قدرت کاملہ الٰہیہ (معجزہ) کا منکر ہے اور نیچریوں کا سگا بھائی اور چکڑالویوں کا چیلہ ہے۔ وغیرہ

یہ نمونہ ہیں مولانا کی کفریات کا۔ بہت خوب۔ مگر جناب جس طرح آپ مناظرہ کرتے ہیں اس طریق سے عمر تھوڑی ہے اور کام بہت۔ اس لئے میں آج درد بھرے دل سے کہتا ہوں واللہ مجھے آپ پر اور آپ کے معاونوں پر رحم آتا ہے کہ آپ جب خدا کے سامنے جائیں گے اور میں پوچھونگا میں مسلم ہوں یا ملحد۔ یہودی ہوں یا عیسائی دجال ہوں یا کذاب؟ کون ہوں؟ تو واللہ آپ کو اسکا جواب دینا اس وقت بہت مشکل ہوگا۔ میں اس وقت کا تصور کرکے آپ اور آپ کے ہمخیالوں کے حال پر رحم کھاتا ہوں کہ آپ اس کا جواب کیا دینگے؟ آہ ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوے
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

اس لئے میں آج ایک معقول تجویز پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اگر آپ کو اس مخالفت کی بنیاد واقعی دینی غیرت ہوگی تو آپ بلا تامل اس تجویز کو مان جائینگے بس ذرا غور سے سنئے:-

آئیے ہم کسی اہل علم اور اہل تقویٰ کو جو مسلم فریقین ہو

فتاوے

س نمبر ۲۷۱ - ملک برار دکن کے مسلمان بیوہ کا نکاح ثانی نہیں کرتے اور اس کام کو سخت معیوب اور باعثِ ننگ و عار سمجھتے ہیں اور بیوہ کو حقیر رکھتے ہیں۔ پس ایسا کرنے اور دیگروں کو بھی بیوہ کے نکاح ثانی نہ کرنے پر مجبور کرنے سے وہ لوگ خاطی اور گنہگار ہوتے یا نہیں اور یہ گناہ کس قسم کا ہے (منشی عبدالروف ازامراؤتی)

ج نمبر ۲۷۱ - ایسے لوگ سخت گناہگار ہیں ایک تو وہ سنت نبوی کو روکتے ہیں۔ دوم اُن بیوگان کی حاجات بشری کو مانع ہوتے ہیں۔ سوم بڑا گناہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی بہو بیٹیوں کو آں حضرت کی اہلبیت سے زیادہ معزز جانتے ہیں کیونکہ اہل بیت میں سے بہت سی لڑکیوں کے متعدد نکاح ہوئے اُن کی عزت میں فرق نہ آیا مگر ان کی عزت میں اس سے فرق آجاتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ہے لَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ (عورتوں کو نکاح کرنے سے منع نہ کیا کرو)

س نمبر ۲۷۲ - مسلمان کو کسی پیر جی کے ہاتھ پر بیعت کرنی کیا امر ضروری و لازمی ہے؟ ہمارے ملک میں بیعت ہونے کو فرض سے بڑھکر سمجھا جاتا ہے اور پیروں اور مشائخ نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان دنیا سے بدون بیعت ہوئے گزر گیا تو اس کو عرصاتِ حشر میں کہیں ٹھکانہ نہ ملیگا اور وہ بھٹکتا پھریگا۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۲ - یہ سب پیروں کے دام ہیں جو مخلوق کو غلام بنانے کے لئے بچھا رکھے ہیں۔ خدا نے اپنے نبی کی معرفت جو سکھایا ہے اُس سے پوچھیگا۔ اور کسی چیز سے نہیں پوچھیگا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ

س نمبر ۲۷۳ - نذر و نیاز غیر خدا اور رسم تیجہ و چہلم و گیارھویں وغیرہم کی دعوتیں قبول کرنی اور صاحبِ دعوت کی پاس خاطر سے اُس کے گھر جا کر کھانا کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (عبدالروف ازامراؤتی صوبہ برار ملک دکن)

ج نمبر ۲۷۳ - ہرگز قبول نہیں کرنی چاہیئے نہ جانا چاہیئے۔ ورنہ یہ دعوات شرکیہ اور بدعیہ کسی طرح نہیں مٹینگی اور بُرا جاننے والے اور کہنے والے خود شرمندہ ہونگے۔ یہی معنے ہیں آیت کریمہ کے لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ظالموں کے کاموں کی طرف ذرا نہ جھکو ورنہ تمہیں بھی عذاب ہوگا (للہ رداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۷۴ - زید کسی معمولی معاملہ میں برادری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے یعنی اُس کے ساتھ کھانا پینا برادری کے لوگوں نے بالکل ترک کر دیا ہے پس ایسی حالت میں زید مسجد میں نماز کے واسطے جا سکتا ہے یا مسجد میں کوئی چیز کھانا وغیرہ یا افطاری وغیرہ روانہ کر سکتا ہے یا نہیں۔ یا مسجد میں نماز پڑھنا یا وضو کرنا یا مسجد کے برتن چھو لینے سے وہ برتن پاک رہا یا توڑ دینے کے قابل ہوا۔ یا جس جگہ مسجد میں نماز پڑھی ہے وہ صحن دھو یا جائیگا یا نہیں۔ (خریدار ۱۸۳۸)

ج نمبر ۲۷۴ - برادری کے لوگ کسی کو اپنے مکانوں اور اپنی مجالس سے روک سکتے ہیں خدائی مکان سے نہیں روک سکتے۔ مسجد میں وضو اور نماز کر سکتا ہے ہاں اگر اُس نے کوئی سخت جرم کیا ہے تو اس کی افطاری یا کھانا نہ کھانا اُن کا اختیار ہے جب تک توبہ نہ کرے بہر حال اُس جرم کی نوعیت پر مبنی ہے۔ برتن اُس کے وضو کرنے اور مسجد نماز پڑھنے سے ناپاک نہیں ہوگی۔

س نمبر ۲۷۵ - مسجد میں جماعت فرض ہو چکنے کے بعد زید آیا۔ اب زید فرض نماز تکبیر دوبارہ (اقامت) کہکر ادا کرے یا پہلی تکبیر کافی ہے جو ہو چکی ہے (〃)

ج نمبر ۲۷۵ - تکبیر کہنی چاہیئے سنت ہے۔

س نمبر ۲۷۶ - سوال ۲۷۴ میں جو لوگ زید کو مسجد میں آنے سے روکتے ہیں یا مسجد کے صحن کو دھوتے ہیں یا وضو کا برتن توڑتے ہیں اور کھانا یا افطاری وغیرہ مسجد میں زید کا لایا ہوا نہیں رکھتے ہیں اُن پر کیا حکم ہے اُن کو کیا کرنا چاہیئے۔ (〃)

ج نمبر ۲۷۶ - جب تک جرم معلوم نہ ہو اُن لوگوں پر فتوے نہیں لگایا جا سکتا۔ نہ سزا کا نہ بریت کا۔ (۳ رداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۷۷ - ایک شخص پابندی ملازمت اور پردیس سے لاچار ہے۔ روزہ نہیں رکھ سکتا رات کو ایسی جگہ سوتا ہے جہاں دوسرا مسلمان اُٹھانے والا نہیں ہے۔ دوسری جگہ بوجہ پابندی ملازمت سو نہیں سکتا وہ تمام ماہ کے روزوں کے لئے کیا فدیہ ادا کرے؟ (عبدالجلیل)

ج نمبر ۲۷۷ - اُٹھانے والے کا انتظام آسان ہے ایک روپیہ کا ٹائم پیس الارم والا جگا دیتا ہے صرف اتنی بات کی وجہ سے روزہ نہ چھوڑے۔ نہ فدیہ دے بلکہ روزہ رکھے۔

س نمبر ۲۷۸ - شام کے وقت افطار کیلئے مٹھائی وغیرہ مسجد میں دیجاوے اور اُس کی قیمت روزوں کے فدیہ میں محسوب ہو سکتی ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۸ - فدیہ مساکین کا حق ہے افطاری سب کھاتے ہیں اس لئے اُس میں محسوب نہ ہوگی۔

س نمبر ۲۷۹ - روزہ کا فدیہ ایک دن کا ایک شخص کو دیا جاوے یا ایک سے زیادہ کو دینا جائز ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۷۹ - جس صورت میں فدیہ کا حکم ہے وہ ایک ہی مسکین کا کھانا ہے زیادہ اُس کی طرف سے بطور نفل کے ہوگا۔

س نمبر ۲۸۰ - یہ رقم (فدیہ) غریب فنڈ۔ انجمن اہلحدیث۔ کانفرنس اہلحدیث میں دے سکتے ہیں یا نہیں۔ (عبدالجلیل خریدار ۳۵۲۱)

ج نمبر ۲۸۰ - یہ مد غربا و مساکین کی ہے جس طرح سے خاص غربا کو فائدہ پہنچے اُس طرح خرچ ہے قرآن مجید میں ہے فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (۴ رداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۸۱ - گھر کی پلی ہوئی بکری کے فربہ بچہ کو اپنے ہاتھ سے خصی کرنا یا قصاب وغیرہ سے کرانا جائز ہے یا نہیں ایسا کرنا رسولِ خدا یا صحابہ و تابعین رضوان علیہم اجمعین سے ثابت ہے یا نہیں (عبدالحمید خریدار ۳۸۸۸ کلکتہ)

ج نمبر ۲۸۱ - گھر کا پلا ہوا ہو یا باہر کا بکرے کو خصی کرنا جائز ہے (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

(۳۴۹)

متفرقات

امرتسر میں عید اور لاہور میں روزہ جمعرات کو بوجہ غبار پنجاب میں اکثر مقامات پر چاند نہ دیکھا گیا امرتسر میں کثرت سے شہادتیں روئت کی گزریں۔ اس لئے جمعہ کو بلاخلاف عید کیگئی مگر لاہور اور دیگر مقامات پر عید شنبہ کی ہوئی پیسہ اخبار لکھتا ہے ہم نصف شب تک تار آفس اور ٹیلیفون آفس سے پتہ لگاتے رہے کہیں سے روئت ہلال کا پتہ نہ لگا۔ افسوس امرتسر (جو لاہور کے قریب ہے) آپ کی نگاہ سے اوجھل ہوگیا ورنہ یہاں تو ۹ بجے شب کے فیصلہ ہوگیا تھا۔ جو لوگ مطلع کو ایک کرنے کی کوشش کرتے ہیں چونکہ قانون قدرت اور احکام شرعیت کے خلاف کرتے ہیں اس لئے ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔

غریب فنڈ میں از بابو عزیز اللہ صاحب بدایونی عـــه + از منشی ابراہیم روپڑی ۸ + از منشی عبدالرؤف از امراؤتی ۱ر + از فتوی فنڈ عـــه + سابقہ ۱۲ر + کل ۳۱ + از مولوی علی محمد موضع رنمبیر نگر ضلع سیالکوٹ سائل عـــه + از حاجی ہدایت اللہ مقام لال پور ضلع مراد آباد سائل عـــه + میزان کل ۱۳۱ + دو اخبار بنام سائلین مذکورین جاری کئے گئے + باقی ۵ر + نمبر سائلین سال ہذا (۴۵)

محمدیہ کمپنی نے جو ایک مقروض پر دعویٰ کیا تھا اس کی دو پیشیاں ہوئی ہیں مگر دونوں میں کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ ۱۱- اگست کو حاکم ۵ بجے تک کسی بڑے مقدمہ میں مشغول رہا۔ اس لئے اخیر وقت بلاکر ۱۲- اکتوبر تاریخ ڈالدی۔ اللہ تعالی حقدار کو حق دلادے (آمین)

درخواست اخبار میں غریب نادار ہوں۔ قیمت یا ذراخلا اخبار بھی نہیں دے سکتا کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرادے۔ (عبدالکریم از شادی وال ضلع گوجرانوالہ)

آریہ مسافر ضبط آریوں کا پرانا رسالہ آریہ مسافر جو پہلے جالندہر سے نکلتا تھا اب لاہور سے تین دفعہ پریس ایکٹ کی زد میں آیا۔ ایکدفعہ اس کے پریس کی ضمانت ہوئی۔ ایک دفعہ اس کا شہید نمبر ضبط ہوا۔ اب تیسری دفعہ (بقول اخبار ویلش) غازی محمود دہرمپال کے مخالف مضامین میں اس سے کچھ لغزش ہوگئی۔ اس لئے بحکم سرکار اس کے پریس کی ضمانت ضبط اور پرچہ بھی ضبط۔ ہم کو آریہ مسافر سے اس امر میں ہمدردی ہے۔ خصوصًا اس لئے کہ آریہ مسافر ایک مذہبی پرچہ ہونے کی حیثیت سے اہلحدیث کا کلاس فیلو (ہم جماعت) ہے۔ امید ہے آریہ پرتی ندہی سبھا اپنے آرگن مسافر کو مرنے نہ دیگی۔ سچ ہے ؎

زمانہ نازک ہے شیخ جی صاحب
دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

تقریظات

تحقیق الاسلام (حصہ دوم) یہ کتاب پادری غلام مسیح صاحب نے لکھی ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے بڑا لطیف دعوے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو آپ کے الفاظ میں یہ ہے:-

مکہ سے ہجرت کرنے کا اصلی سبب یہ تھا کہ حضرت محمد اور آپ کے ہمخیالوں نے اپنا آبائی مذہب ترک کرکے مسیحیت کو اختیار کیا تھا۔ اس پر کفار عرب اور حضرت محمد کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی تھی (ص ۱۹)

یہ بھی لکھا ہے:-

حضرت محمد کے عقائد و مسلمات ایک سرگرم مسیحی کے عقائد و مسلمات تھے جو آج تک قرآن میں موجود ہیں۔ (ص ۱۶)

غرض مصنف موصوف نے اس دعوے کو بڑی طوالت سے لکھا ہے کہ اسلام درحقیقت عیسائی مذہب ہے خدا مصنف کی کوشش کو بار آور کرے۔ اور عیسائی یہ سمجھیں کہ جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ دراصل ہی عیسائی مذہب ہے اور جو ہم نے مسیح کی بابت الوہیت یا ابنیت کے عقائد بجا رکھے ہیں سب غلط ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید صاف لفظوں میں کہتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ (جو لوگ تثلیث کے قائل ہیں وہ خدا سے منکر ہیں)

مصنف کے جملہ دعووں کے گو ہم قائل نہیں۔ تاہم اس بات کے سننے کے لئے ہم منتظر ہیں کہ ہمارے عیسائی دوستوں کو کوئی عیسائی کہیگا تو وہ اس کے جواب میں کہینگے "ہم مسلمان ہیں" رسالہ کی لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت عـــه ر (پتہ:- پادری غلام مسیح لودہانہ مشن کمپونڈ)

دعاء خیر ناظرین باتمکین سے درخواست ہے کہ مجھ عاجز کے لئے دعاء خیر فرادیں کہ خدا مجھکو نیک کاموں کی توفیق اور بُرے کاموں سے نفرت دے (آمین) (عبدالقادر از چکرورپور)

جواب تلاش کتاب احمد صاحب ولد مستری خدابخش صاحب کو معلوم ہو کہ میرے پاس مسك الختام کی پہلی جلد ہے۔ اگر آپ کے پاس دوسری جلد ہو تو مجھکو قیمتاً عنایت فرادیں۔ اور اگر وہ مجھ سے پہلی جلد لینا چاہیں تو پتہ ذیل سے مجھکو لکھیں:- عبدالحمید اٹاوی مقیم حیدرآباد دکن کنشہ روڈ مکان عـــه ۱۱۰۰ بی

مفت کتابیں میرے پاس چند کتابیں تردید مرزا۔ تردید تقلید اور ثبوت آٹھ رکعت تراویح موجود ہیں۔ جو صاحب چاہیں ایک آنہ کے ٹکٹ محصول بھیجکر مفت منگالیں۔ (محمد حسن ولد صوفی عبدالحی مرحوم سرہند ریاست پٹیالہ)

الخلافۃ فی خیر الامۃ مرزائیوں کے رسالہ النبوت کا جواب ہے قیمت ۳ر پتہ (مولانا عبدالرحیم صاحب پٹنہ میر شکار)

درخواست مدرس میں نابینا حافظ قرآن ہوں کسی صاحب کو تعلیم حفظ قرآن کی خدمت کی ضرورت ہو تو مجھے یاد فرماویں حافظ [illegible] ہلی [illegible] مولوی عبد [illegible]

(۸۳۴)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۹ سے ۱۵۔ اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے چھ سات تجارتی جہاز اور ماہی گیر کشتیاں غرق کیں۔

ایک انگریزی تباہ کن جہاز بحیرہ شمالی میں ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

دردانیال میں ایک جرمن آبدوز کشتی بالکل ناکارہ ہوگئی۔

ترکی جنگی جہاز باربروسہ کو انگریزی آبدوز کشتی نے غرق کر دیا۔ جس پر قسطنطنیہ میں افسوس کیا گیا۔

خلیج ریگا میں جرمن اور روسی جنگی جہازوں میں سخت لڑائی ہوئی۔ روسی جہازوں کی مدد پر اُن کے ہوائی جہاز بھی تھے۔ روسیوں کا بیان ہے کہ اس لڑائی میں اُن کا کوئی جہاز ضائع نہیں ہوا۔ جرمنوں کا ایک جنگی جہاز اور ۲ تباہ کن کشتیاں غرق ہوگئیں

فرانسیسی جنگی جہازوں نے ایشیائے کوچک کے ساحل پر حملہ کر کے ایک موضع اور اس کے استحکامات کو تباہ کر دیا جو آبدوز کشتیوں کا مرکز تھا۔

اطالوی ہوائی جہازوں نے پولا (آسٹریا) پر حملہ کیا لیکن آسٹروی توپخانہ کی آتشباری سے ایک اطالوی جہاز نیچے اُترنے پر مجبور ہوا۔ آسٹرویوں نے اُسے اور اس کے عملہ کو گرفتار کر لیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مشرقی ساحل پر حملہ کیا۔ ساحلی توپوں کی آتشباری سے ایک ہوائی جہاز تباہ ہو گیا۔

۲۸ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے سارابروک ریلوے اسٹیشن اور کارخانہ پر بم گرائے جن کے وہاں سخت آتشزدگی وقوع میں آئی اور دھوئیں اور آگ کے بے شمار ستون بلند ہوتے دکھائی دیئے۔

گیلی پولی میں متحدہ افواج نے ۳۰۰ گز ترقی کی۔

روسیوں نے آخر وارسا اور آئیون گوراڈ کو خالی کر دیا۔

وارسا کو خالی کرتے وقت کوئی برتن یا دہات کا ٹکڑا تک پیچھے نہیں چھوڑا گیا۔

البتہ وارسا کا مشہور کتب خانہ نہیں لیجایا گیا۔ اور اس پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا۔

وارسا کی فتح کی خبر پر برلن میں بڑی خوشی منائی گئی۔

کہتے ہیں کہ قیصر ایک کانفرنس منعقد کر کے پولینڈ کو نیم آزاد بنا دیگا اور آسٹرین آرک ڈیوک چارلس سٹیفن کو اس کا بادشاہ مقرر کیا جائیگا

روسی اخبار بورس گزٹ لکھتا ہے کہ قیصر نے شاہ ڈنمارک کی معرفت زار روس سے صلح کی درخواست کی تھی لیکن زار نے صلح سے انکار کر دیا۔

روسی اخبار نووو وریمیا لکھتا ہے کہ روس صلح نہیں بلکہ فتح چاہتا ہے۔

روسی اخبار ویش لکھتا ہے کہ جب تک ہماری افواج صحیح سلامت ہیں ہم مستقبل کا مقابلہ اعتماد کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

روسیوں کا ارادہ ہے کہ بوقت ضرورت کوونو اور ریگا کو بھی خالی کر دیا جائے۔

کوونو کے گورنر نے اپنے دفاتر نووو الگزنڈروسک کو منتقل کر دئیے ہیں جو کوونو سے سو میل شمال مشرق کے فاصلے پر ہے۔

۱۰۔ اگست کو خبر آئی تھی کہ ریگا سے ہر روز دس ہزار اشخاص نکل کر جا رہے ہیں۔

ماسکو (روس) کے ایک کروڑپتی نے بیان کیا ہے کہ جب تک روس کا ایک آدمی بھی زندہ ہے وہ لڑائی سے دستکش نہیں ہوگا۔

اٹلی اور آسٹریا کی سرحد سے اس ہفتہ کسی وقیع جنگ کی خبر نہیں آئی۔ اطالوی فوجوں نے تھوڑی سی پیش قدمی کی۔

مغربی میدان جنگ میں اکثر توپخانہ کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔

ارگون اور واسجز میں خاص طور پر شدید گولہ باری ہوتی رہی۔

ولیعہد جرمنی کی بہترین فوج نے بار بار سخت حملے کئے لیکن پسپا کئے گئے۔

کہتے ہیں کہ جرمن پارلیمنٹ ایک قانون پاس کرنے والی ہے جس کی رو سے پچاس سالہ آدمیوں پر بھی فوجی خدمت لازمی کر دیجائیگی۔

رومانیا کی مجلس وزارت نے چالیس لاکھ پونڈ جدید جنگی قرضہ کی منظوری دی ہے۔

اٹلی کی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن سپاہی سرویہ اور رومانیا کی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں اور ترکوں کو سامان جنگ پہنچانے کیلئے سرویہ پر بہت جلد حملہ ہونے والا ہے۔

گورنمنٹ ناروے نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے جو افواج بری و بحری کے لئے سامان حرب کی بہم رسانی کی خاطر ناروے کے کل کارخانوں سے پوری طرح کام لینے کا انتظام کریگا۔

فرانسیسیوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ عنقریب ملک کانگو (افریقہ) کے اس علاقہ پر قبضہ کر لینے والے ہیں جو انہوں نے ۱۹۱۱ء میں جرمنی کے حوالے کیا تھا۔

انگلستان کے محکمہ اخبارات نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ ڈاک خانہ اور بنکوں میں طلائی سکہ دیں اور خود نوٹ استعمال کریں۔

گورنمنٹ میسور نے ایک طالب علم کو تین ہزار روپیہ سالانہ کا وظیفہ دیکر کاغذ سازی کا کام سیکھنے کے لئے جاپان اور امریکہ روانہ کیا ہے۔

(۳۷۸)

رعائت

ذیل میں رئیس الموحدین نواب میر صدر الدین صاحب بڑودہ کے نہایت ضروری کار آمد رسالوں کی پوری قیمت درج ہے لیکن چند دنوں کے لئے ان کی تہائی قیمت کر دی گئی ہے یعنے تین روپے کی کتب کا ایک روپیہ لیا جائیگا۔ تاکہ ہر ایک مسلمان اس نعمت سے مستفید ہوسکے جلدی منگوا لیجئے۔

قال اللہ۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد اور روزانہ کاروبار دنیاوی وطرز معاشرت کا بیان احکام قرآنیہ سے - - - - - - - ۵ر

قال الرسول۔ احادیث نبویہ کا ضروری اور کار آمد لب لباب - - - ۴ر

اسلام کے عقائد۔ عقائد اسلامیہ بطور سوال وجواب درج ہیں - - - ۲ر

ولی کی پہچان۔ جھوٹے ولی اور سچے اولیا اللہ کا فرق - - - - ۲ر

اسلام کی صداقت۔ مخالفین اسلام کو خاموش کرادینے والا رسالہ - ۲ر

محرم کی بدعتیں۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی ونقلی دلائل سے رد۔ اخیر میں علمائے کرام کا فتوےٰ درج ہے - - - - - - - ۲ر

تحریم الخمر والزنا واللواط والمعازف والعشق۔ زنا۔ شراب۔ راگ اور لواط وعشق وغیرہ کا بیان - - - - - - - ۳ر

اسلام کی خوبیاں۔ کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد - - ۲ر

اصلاح المومنین۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اور اس کے فرائض - - ۳ر

اسلام کے حسنات۔ علوم دینیہ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف وغیرہ کی کیفیات ۲ر

اسلام کے نواہی۔ منہیات اسلام کا بیان - - - - ۳ر

اسلام کی حمایت۔ اصلاح قوم کرنے کا طریقہ - - - - ۳ر

گلدستہ فوائد۔ ہر مسلمان کیلئے اس کا مطالعہ ضروری ہے - - - ۴ر

اصلاح النفوس۔ اشد حبا للہ۔ قلب سلیم۔ استقامت پر بحث - - ۲ر

اسلام کا اتالیق۔ نام ہی سے ظاہر ہے - - - - ۲ر

تعلیم الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ کے جملہ احکام کا بیان - - - - ۱ر

تعلیم الحج۔ حج کے جملہ ارکان کا بیان - - - - ۱ر

تعلیم الصیام۔ روزہ کے متعلق جملہ مسائل کا بیان - - - ۱ر

اصلاح اللاعبین۔ رسومات بدعیہ شرکیہ مثلاً قبر پرستی پیر پرستی وغیرہ کا رد لکھا گیا ہے - - - - - - ۳ر

المشتہر

مولا بخش تاجر کتب بازار جیمل سنگھ امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان باکسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد و عورت بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ - آدھ پاؤ پختہ ۴ - پاؤ پختہ ۸ مع محصول ڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ ؛

تازہ شہادات

میاں بقا عیدی شاہ صاحب مؤذن لکھتے ہیں:-

آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا - نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے - مہربانی کرکے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بواپسی ڈاک بہت جلد روانہ فرماویں (۵ جولائی ۱۵ء)

ابو الدرداء داؤد حسن احمد ٹانڈہ سے لکھتے ہیں:-

معظم بندہ - تسلیم - قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر و حاجی عبد الغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈی آنجناب کی مومیائی منگوائی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے مریضوں کو صحت ہوئی - لہٰذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام ہیچمدان بصیغہ وی پی بہت جلد ارسال فرماویں ۔ والسلام (۱۳ جولائی)

حکیم محمد اسحاق صاحب کیونجھ گڈھ سے لکھتے ہیں:- جناب من تسلیم! مزاج شریف - قبل اس کے میں چند بار مومیائی آپکے ہاں سے منگا چکا ہوں واقعی نہایت اعلےٰ درجہ کی دوا ہے آج ایک ڈبیا در بذریعہ ویلو روانہ فرمائیں (۱۴ جولائی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قاضی امرتسر

(۳۸۷)

اسلام اور

...لام کی تائید میں علمائے یورپ کی رائیں قیمت ۳ر (مینجر)

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ - توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - - - - عہ/

اجتہاد و تقلید - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے - - - - - ۳/

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے - - - - - - ۱/

الہام - الہام کی تشریح - آریوں کا رد - - ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب - - - - - ۴/

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان عالموں کی بحث و عجیب - - - ۶/

تبر اسلام - مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ تغلِ اسلام کا جواب قابل دید - - - ۴/

تہذیب - ہندوؤں کے فرائض - - - ۱/

جہاد وید - ویدوں سے جہاد کا ثبوت - ۲/

ادب العربیۃ - صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھکر فائدہ اٹھا سکیں - - - - ۶/

خصائل النبی - شمائل ترمذی کا اردو ترجمہ - ۱/

مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا - - - - ۴/

الفوز العظیم - قرآن مجید کی قسموں پر بحث - - ۳/

فتوحات اہلحدیث - عدالتی کورٹوں کے فیصلجات بحق فرقہ اہلحدیث - - - - ۳/

ہدایۃ الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان - - ۱/

السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام - - ۱/

سر کوب بدعت - بدعات کا رد - - ۱/

میل ملاپ - اتفاق کا سبق دینے والا قابل دید رسالہ - - - - ۳/

حق پرکاش - سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش متعلقہ قرآن کا جواب - - - - - ۶/

اسلامی تاریخ - آں حضرت کی زندگی کے حالات مبارکہ - بچوں کے لئے مفید ہیں - - - ۱/

اسلام اور برٹش لا - یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح و آسائش رعایا ہے ۱۲/

رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ کی تردید - - - ۱/

شادی بیوگان اور نیوگ - - - ۱/

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ "صحیفہ آصفیہ" کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید - - - ۴/

حدوث دنیا - دنیا کی پیدائش کے متعلق آریوں سے مباحثہ اور آریوں کا رد - - - ۱/

شریعت و طریقت - ہر دو کا بیان ... ۱/

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب "آئینہ حق نما" قابل دید رسالہ ہے - - - - - - ۵/

حدوث وید - قدامت وید کا ابطال - - ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل - - - ۱/

نماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذہب کی عبادتوں سے مقابلہ - - - - - ۲/

ثمرات تناسخ - تناسخ کے نتائج ۳/

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث کی گئی ہے - - - - - ۲/

سیرۃ البخاری - امام بخاری کی سوانح عمری قیمت - - - - - - عہ/

توحید تثلیث اور راہ نجات - اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے - قابل دید ہے - - - - - - ۲/

کلمہ طیبہ - کلمہ شریف کے دونوں حصوں محمد رسول اللہ کی صحیح تفسیر - -

---

اول دانت پر ... واجب ہے

یہ مسالہ کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے - ہاں البتہ اس کے اجزاء سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیکھے صحت پا چکے ہیں - لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اس کا اشتہار دینا ضروری ہوا - اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت نصف دور ہو جاتی ہے - پھر تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت کو ہی مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا - سڑ جانا اور گندگی دہن وغیرہ کو دور کرتا ہے - اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ - یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے - ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۴/ (تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی)

دیگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہے

المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے - ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں - پنجابیوں خصوصاً عورتوں کے لئے نہایت کار آمد اور مفید کتاب ہے

ملنے کا پتہ - میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

المشتہر مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

... نے چھاپا اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ... (مالک) ... راجپوت پرنٹنگ

مدعی سست گواہ چست

مولوی ابو رحمت حسن کی غلط بیانیاں

آریوں کی طرف سے رسالہ مباحثہ جلپور شائع ہوگیا۔ اُس میں ہر سہ مناظرین کی تقریریں نہایت ہی تحریف اور تبدیل کے ساتھ درج کی گئی ہیں اس کا جواب انشاء اللہ مسلمانوں کی طرف سے جلد شائع ہوگا۔

مولوی ابو رحمت کا ایک ریویو مسافر آگرہ میں شائع ہوا ہے جو سراسر افترا پردازیوں اور غلط بیانیوں سے ملو ہے جسکے ایک حصہ کی تردید مولوی ثناء اللہ صاحب کر چکے ہیں۔

مولوی ابو رحمت کے چند بیانات کا محض بے اصل ہونا رسالہ بالا ہی سے ثابت ہوتا ہے۔

(۱) مولوی صاحب اپنے [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں:

سب سے وزنی شرط یہ تھی کہ کسی کا کوئی اعتراض وید اور قرآن سے باہر نہو جس کا خلاف مولوی صاحب نے خود کیا!

اب ہمیں رسالہ مذکورہ دیکھنا چاہیئے کہ شرط بالا کے خلاف اوّلاً کس نے عمل کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی پہلی تقریر قرآن مجید کی چند آیتیں اور اُنکا ترجمہ ہے اور بس! دھرم بیر کی پہلی تقریر ملاحظہ ہو مندرجہ رسالہ بالا صـ۹

اگر کہو کہ آدم کے وقت میں کہ جس کو بمشکل ۷ ہزار ہوتے ہیں تو یہ سائنس کے خلاف ہے

مولوی صاحب سچ بتلائیے یہ اعتراض قرآن سے باہر ہے یا نہیں؟ مولوی ثناء اللہ صاحب کی دوسری تقریر مندرجہ رسالہ بالا ملاحظہ کیجئے کوئی بات قرآن اور وید سے باہر نہیں ہے۔ مولوی ابو رحمت صاحب غور سے سُنیئے۔ پنڈت دھرم بیر کی تقریر ع۲ صـ۱۲:۔

اگر وہ مجسم نہ ہوتا تو حضرت محمد صاحب کو لیے ملاقات کیلئے ساتویں آسمان پر ہی کیوں جانا پڑتا

کیوں مولوی صاحب! یہ مضمون سراسر قرآن شریف ہی کا ہے؟ افسوس۔ آریو غور کرو تمہارے وکیل نے شرط بالا کے خلاف یہ دوسرا اعتراض کیا ہے۔

مولوی ابو رحمت حسن کا دوسرا دروغ بیفروغ سُنیئے:۔

اور طعنہ آمیز الفاظ میں کوئی کسی پر اعتراض نہ کرے جس کا خلاف مولوی صاحب نے خود کیا

مولوی ثناء اللہ صاحب کی پہلی تقریر کی نسبت کسی مخالف کا حوصلہ نہیں ہوسکتا جو ثابت کر سکے کہ اُس میں طعنہ آمیز اعتراض تھے۔ اجی اسمیں کوئی اعتراض تھا ہی نہیں۔ مولوی صاحب نے کلام مجید کی چند آیتیں تلاوت کی تھیں اور اُن کا ترجمہ کیا تھا اگر شک ہو تو دیکھو تقریر مندرجہ رسالہ بالا:۔ مولوی ابو رحمت صاحب! ذرا گوش ہوش سے سُنیئے آپکے پنڈت دھرم بیر کیا فرماتے ہیں (دیکھو پنڈت دھرم بیر کی پہلی تقریر مندرجہ رسالہ مذکور)

اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ اسلامی خدا خدائی کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے وہ تو انسان سے بھی کمزور ہے! پھر توحید فی الصفات کے راگ الاپنے سے کیا مطلب! خدا تعالےٰ بآرام اپنی گزران کر رہا تھا پھر کون سی طاقت نے اس کو مجبور کیا کہ وہ دنیا کو بنا کر مفت کا درد سر مول لے! پہلی صورت میں خدا پر فضول کام کرنے کا الزام عائد ہوتا ہے کیونکہ جو روح آئندہ ایک ہزار سال بعد جسم پائیگی وہ فضول کیوں بنادی گئی کیا یہ بے وقوفی کا کام نہیں ہے!

فقرات بالا بطور نمونہ صرف پہلی تقریر سے پیش کئے گئے ہیں۔ اب پنڈت لکشمیدت کی تقریر کی نسبت سُنیئے۔ وہ بیچارہ اپنی سخت گوئی اور بدزبانی کا خود معترف ہے اسلئے حوالہ دینے کی ضرورت نہیں صرف اقرار کافی ہے۔

میں نے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے طعن و تشنیع بھی کی شتعال بھی دلایا غصہ وغیرہ [illegible] دلائی اور بعض سخت الفاظ بھی [illegible] بھڑکانے کیلئے اپنی عادت کے خلاف استعمال کئے!

پنڈت لکشمی دت اپنی بدکلامی کا خود مقر ہے مگر پنڈت دھرم بیر کے مرقومۃ الصدر اعتراضات کی نسبت منصف مزاج آریوں سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ اعتراضات طعنہ آمیز اور متانت سے گرے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا ایک مہذب اور ذی علم کا یہ شیوہ ہوسکتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی نسبت ایسے غیر مہذب الفاظ میں اعتراض کرے۔ اے انصاف کے دعویدار مولوی صاحب! بتلاؤ مولوی ثناء اللہ صاحب کی پہلی تقریر میں کون سا فقرہ طعنہ آمیز ہے؟ اور کیا پنڈت دھرم بیر کی پہلی تقریر طعن تشنیع سے بھری ہوئی نہیں ہے؟ ہائے رشک و حسد تیرا ستیاناس ہو۔ مولوی ابو رحمت کا کذب صریح سُنیئے:۔

"عرش کے چرچر ہونے کا ثبوت دیا"

کیا یہ مضمون قرآن شریف کا ہے؟ اگر نہیں ہے تو دھرم بیر نے سخت شرط شکنی کی۔ کیوں مولوی صاحب کیا حکم ہوتا ہے؟ مولوی صاحب نسیان کا علاج کرائیے پنڈت مذکور نے اس امر کا کوئی ثبوت نہیں دیا دیکھو پنڈت دھرم بیر کی تمام تقریریں مندرجہ رسالہ بالا مولوی صاحب کا سب سے بڑا بہتان سُنیئے۔

"اور خود اُن پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا"

اس کے برخلاف پنڈت لکشمیدت جی کیا ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں مولوی صاحب کی کانشنس سے اپیل کرتا ہوں اور [illegible] پوچھتا ہوں کہ کیوں مولوی صاحب کل اور پرسوں سب آپ مجیب تھے تو آپ کو ہم پر سوال کرنیکا حق کہاں سے حاصل ہوگیا تھا"

مولوی صاحب آپ سچ کہہ رہے ہیں یا پنڈت جی مہاراج؟ سوچ کر بتلانا! ایک بڑے لطف کی بات سُنیئے مولوی صاحب ارشاد فرماتے ہیں:۔

"قابل اشخاص پہلے دن کی گفتگو سُنکر دوبارہ تشریف نہ لائے"

مولوی صاحب ذرا ادہر دیکھنا آپکے دوست کیا تحریر فرماتے ہیں

آج (یعنے تیسرے دن) حاضرین کی تعداد پہلے دنوں سے بڑھی ہوئی تھی جسکا اندازہ [illegible] ہزار کے قریب لگایا جاتا تھا جس میں شہر کے تمام وکیل بیرسٹر کالجوں کے [illegible] ہندو [illegible] وغیرہ شامل تھے! مولوی صاحب کی [illegible]

مذاکرہ علمیہ

نمبر ۸

(بابت مسئلہ اجماع)

(از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اس مذاکرہ کا افتتاح عرصہ سے ہو چکا ہوتا میں مولانا ایڈیٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری درخواست پر اس کی میعاد کو وسیع کر دیا۔ مکرر شکر گزار ہوں کہ مجھے دوبارہ عرض مطلب کا موقعہ دیا جزاھم اللہ خیر الجزاء

تحریر سابق نمبر ۱ مجریہ ۹ اپریل ۱۹۴۴ء میں خاکسار اجماع کے اقسام اور اس کی سند اور حجیت پر بحث کر چکا ہے۔ اب اس تحریر میں اس کی حقیقت کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

تنبیہ - تحریر سابق کا جواب جن صاحب نے لکھا ہے اُن کی خدمت میں بعد شکریہ کے معروض ہے کہ وہ پہلے میرے مضمون کو بغور مطالعہ فرمائیں اور سمجھیں کہ میں کس امر میں آپ صاحبوں سے اتفاق رکھتا ہوں اور کس امر میں اختلاف - پھر یہ کہ اختلاف کی وجہ کیا ہے۔ پھر یہ کہ علم اصول میں من حیث الدلیل اُس اختلاف کا فیصلہ کس کے حق میں ہے مجھے امید ہے کہ اس غور و تامل کے بعد وہ صاحب میرے مدعا کو پا کر اور کتب اصول کی تصریحات کو دیکھکر مجھ سے موافقت کرینگے۔ میں بوثوق کہتا ہوں کہ میرا مدعا اہل سنت خصوصاً اہلحدیث علماء کے نزدیک جو جامع درایت و روایت ہوں ہرگز قابل اختلاف نہیں ہے۔ اور وہ کس طرح ہو سکتا ہے جب میں نے بالتصریح واضح کر دیا ہے۔

(۱) زیر غور امر تو یہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہو جانا ہی اُس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اُس اجماع کے لئے کسی سند شرعی کی بھی حاجت ہے - (اہلحدیث ۹ اپریل صہ کالم ۱)

(۲) مجرد جماعت کی بات ہونے سے وہ بات حجت شرعی نہیں بن سکتی جب تک اُس کیلئے کوئی دلیل کتاب و سنت سے نہ ہو۔ ہاں جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو اجماع اُس کا مؤید ہو سکتا ہے (صہ۵ کالم ۱)

(۳) (شاہ صاحب نے) اس میں اُس اجماع کو جو حجت شرعی ہو سکتا ہے اُس اجماع سے جو حجت شرعی نہیں ہو سکتا بالکل الگ کر دکھایا ہے اور ہم بھی صرف اُسی اجماع کے متعلق غلط فہمی دُور کر رہے ہیں جس کی کتاب و سنت میں سند نہ ہو (صہ۵ کالم ۲)

اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے میں نے کثرت سے کتب اصول کی تصریحات نقل کی تھیں اور محض اپنی رائے و قیاس پر بنا نہ رکھی تھی۔ اور ساتھ ہی بعض اُن متمسکات کا جواب بھی بحوالہ کتب مدلل دیدیا تھا جو قائلین اجماع پیش کیا کرتے ہیں - تاکہ مضمون ہر دو جہت (اثبات مدعا اور ابطال دلیل مخالف و ابطال مدعائے مخالف) سے مکمل ہو جائے۔ لیکن افسوس میرے مجیب صاحب نے ان امور پر ہرگز نظر نہیں کی اور یہ خیال کر کے کہ گفتگو مسئلہ اجماع میں ہے۔ جو کچھ ذہن میں پہلے مرتسم تھا وہی نقل کر دیا جسے میرے مدعا سے تائیدی یا تردیدی کوئی بھی تعلق نہیں - میں امید کرتا ہوں کہ جب وہ صاحب میری اس گزارش کو ملحوظ رکھکر اُس مضمون کو مکرر مطالعہ فرمائیں گے تو اُن کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ ان کی تحریریں خاکسار کی تحریر کا جواب نہیں ہیں فارجع البصر ھل تری من فطور

اس کے علاوہ میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ اصل مسئلہ جو اُس مضمون میں میں نے ذکر کیا ہے وہ تو یہ ہے کہ شریعت کا مقرر کرنا صرف خالق برحق کا حق ہے اور اس کی طرف سے ہم تک شریعت کے پہنچنے کا ذریعہ اُس کے رسول علیہم السلام ہیں۔ پس جو کچھ اُس نے اپنے رسولوں کی معرفت ہمارے لئے مقرر کیا اور ہم پر واجب کیا وہی اس کی شریعت ہے اور اُسی کی تعمیل ہم پر واجب[1] ہے - اس کے ضمن میں بطور تنبیہ اتباع سلف و اجماع کا ذکر بھی کیا محض اس خیال سے کہ بعض لوگ اسے بھی واجب بہر حال جانتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے واجب نہیں کیا۔

[1] ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے + قرآن و حدیث مجھکو بس ہے (منہ)

پس جب تک اصل مسئلہ استحقاق و ذریعہ تقرر شریعت کا جواب دیکر اتباع اجماع یا اتباع سلف کو واجب ثابت نہ کیا جائے میرے مضمون کا جواب نہیں ہو سکتا جو نا ممکن ہے -

خیر آج پھر میں مسئلہ اجماع کو اس پیرائے میں ذکر کرتا ہوں کہ یہ تو مسلم ہے کہ اجماع پر نظر صرف اُن جزئیات اجتہادیہ میں کی جاتی ہے جو غیر منصوص ہوں۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ اجتہاد کے لئے کتاب و سنت میں سے کسی ایسی نص کا ہونا ضروری ہے - جس پر اس کی بنا رکھی جا سکے۔ جب یہ دونوں مقدمے ذہن میں آجائیں گے تو مطلع بالکل صاف ہو جائیگا۔

اجماع سے مراد اجتماع آراء ہے یعنی سب رائوں کا ایک امر پر متفق ہو جانا (یہ بات اس وقت ہمارے مبحث سے خارج ہے کہ سب رائوں کے اتفاق کی نسبت ہمیں علم ہو جانا عادتاً ممکن بھی ہے یا نہیں) اور یہ رائیں کسی ایسے امر میں ہوتی ہیں جس کی نسبت قرآن و حدیث میں کوئی منصوص حکم نہ پایا جائے - کیونکہ نص اپنے ثبوت میں اجماع کی محتاج نہیں - چنانچہ یہ امر خود اجماع کی تعریف سے معلوم ہو سکتا ہے - تنقیح میں علامہ عبید اللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

ھو اتفاق المجتھدین من امۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فی عصر علی حکم شرعی (توضیح تلویح مصری جلد ۲ صہ۴۱)	اجماع ایک زمانہ کے مجتہدین کے اتفاق کو کہتے ہیں جو کسی امر شرعی پر ہو +

اس تعریف میں مجتہدین کی قید غیر مجتہدین کو خارج کرنے کے لئے ہے - چنانچہ علامہ تفتازانی اسکی شرح تلویح میں فرماتے ہیں :-

وقید بالمجتھدین اذ لا عبرۃ باتفاق العوام (مصری جلد ۲ صہ۴۱)	مجتہدین کی قید اسلئے ہے کہ عوام کے اتفاق کا اعتبار نہیں ؛

اس قید کے ذکر سے صاف ظاہر ہے کہ اس

اجماع میں جس کا ذکر ہمارا مقصود ہے وہ امور ملحوظ ہیں جن میں مجتہد اور غیر مجتہد کی تمیز ضروری ہے اور وہ غیر منصوص جزئیات اجتہادیہ ہیں نہ کہ نصوص۔ چنانچہ مصنف تنقیح نے باب اھلیۃ من ینعقد بہ الاجماع میں ستیں مجتہد کا ذکر کرکے اس کی تفصیل کی ہے:-

واما عامۃ الناس ففیما لا یحتاج الی الرأی کنقل القرآن وامہات الشرائع داخلون فی الاجماع کالمجتہدین وفیما یحتاج لا عبرۃ بہم (ص۶)

جو باتیں رائے کی محتاج نہیں ہیں جیسے نقل قرآن اور دیگر اصول شریعت ان کے اجماع میں عوام لوگ داخل ہیں اور جو امور رائے کے محتاج ہیں۔ ان میں عوام کا اعتبار نہیں "

اس عبارت سے مطلب صاف ثابت ہے کیونکہ اس میں صرف مجتہدین کی ضرورت کو ان امور میں تسلیم کیا ہے جن میں رائے و قیاس کو دخل ہے اور وہ غیر منصوص جزئیات اجتہادیہ ہیں نہ کہ نصوص۔

خود مصنف تنقیح نے اس کی شرح "توضیح" میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت نفیس و مفید ہے اس لئے ہم اس کو پورا نقل کرتے ہیں۔

اعلم ان الاجماع علی نوعین احدہما اجماع یفید قطعیۃ الحکم ای سند الاجماع لا یکون موجبا للقطع بل الاجماع یفید القطعیۃ والثانی اجماع لا یفید قطعیۃ الحکم ان یکون سند الاجماع موجبا للقطع ثم الاجماع یفید زیادۃ تاکید فنقل القرآن و امہات الشرائع من ھذا القبیل والاجماع الاول لا ینعقد ما بقی مخالف واحد و ذالک المخالف او مخالف اخر فی عہد اخر لا یکفر بالمخالفۃ واما الاجماع الثانی فلیس کذالک فان الحکم قطعی بدونہ فلیس المراد انہ لو لم یوافق جمیع العوام لا ینعقد الاجماع حتی لا یکفر الجاحد بل لا یمکن لاحد من الخواص والعوام المخالفۃ حتی لو خالف احد یکفر (ص۱۶ جلد۲)

اجماع دو قسم پر ہے۔ ایک وہ جو قطعیت حکم کا فائدہ دیتا ہے یعنی اجماع کی سند (بذات خود) موجب قطعیت نہیں ہوتی بلکہ اس میں اجماع سے قطعیت ہو جاتی ہے دیگر وہ اجماع جو قطعیت حکم کا فائدہ نہیں دیتا۔ بدیں وجہ کہ سند اجماع (بذات خود) موجب قطعیت ہوتی ہے پھر اجماع اسپر زیادہ تاکید کا فائدہ دیتا ہے چنانچہ قرآن مجید اور اصول شریعت اسی قبیل سے ہیں۔ اور پہلی قسم کا اجماع منعقد نہیں سمجھا گیا تا۔ جب تک ایک مخالف بھی باقی رہے اور اس مخالف کو یا کسی اور مخالف کو جو کسی دوسرے زمانے میں ہو مخالفت کے سبب کافر نہیں کہہ سکتے لیکن دوسری قسم کے اجماع کا حکم ایسا نہیں کیونکہ حکم اس کے بغیر ہی قطعی ہوتا ہے۔ پس اس سے یہ مراد نہیں کہ جب تک سب عوام موافق نہ ہو جائیں اجماع منعقد ہی نہ ہو سکیگا اور منکر کو کافر بھی نہ کہہ سکیں گے بلکہ اس (قسم ثانی) کی مخالفت نہ تو کسی خاص کو جائز ہے اور نہ عامی کو حتی کہ اگر کوئی مخالفت کرے تو وہ کافر سمجھا جائے گا"

اس عبارت سے علاوہ امر مقصود کے بعض دیگر امور بھی ثابت ہوتے ہیں جن کی طرف ہم فیصلہ کے لئے ناظرین کو خاص توجہ دلاتے ہیں:-

اول۔ اجماع خواہ موجب قطعیت ہو خواہ تاکیدی ہو اس کی سند ضروری ہے یعنی کتاب و سنت سے ایسا امر ضرور ہونا چاہیئے جس کو ملحوظ رکھکر وہ اجماعی رائے قائم کی گئی ہے۔ اگر وہ قطعی ہے جیسے قرآن مجید اور ارکان اسلام تو ایسے اجماع کے ہو جانے سے صرف فائدہ تاکید کا ہوتا ہے اور نہ ہو تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اور اگر اس کا ثبوت قطعی نہیں جیسے بعض جزئیات حدیثیہ۔ تو اجماع کے ہونے سے وہ امر بھی قطعی سمجھا جائیگا

دوم۔ قسم اول یعنی وہ اجماع جس کی سند قطعی نہیں اور اس میں صرف اجماع سے قطعیت ہوئی ہے اس میں اگر ایک زمانہ میں مخالفت نہیں ہوئی تو دوسرے زمانہ میں مخالفت ناجائز نہیں۔

سوم۔ ایسے اجماع کے مخالف کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

چہارم۔ قسم ثانی جس میں اصول شریعت اور ارکان اسلام داخل ہیں اپنی قطعیت میں اجماع کی محتاج نہیں اس کے منکر کو کافر کہہ سکتے ہیں۔

ان اشارات و تنبیہات و تصریحات کے بعد میں اصل مطلب پر آتا ہوں کہ جب اجماع کا اصل مادہ ہی اجتہاد ہے اور اجتہاد کے لئے کسی مبنی و مستند کا ہونا ضروری ہے تو اجماع کے لئے بھی کسی مستند کا ہونا کیوں ضروری نہیں

استحسان۔ اجتہاد و اجماع کے لئے ایک صورت استحسان بھی ہے اسلئے اگر اس کا ذکر نہ کروں تو شاید مضمون نامکمل سمجھا جائے۔

اس کی تقریر یوں ہے کہ گو کوئی امر قرآن و حدیث میں مذکور نہ ہو یا برعایت قواعد اجتہاد اُن سے مستنبط بھی نہ ہو سکتا ہو۔ لیکن اگر امت مرحومہ کے بڑے بڑے امام و مجتہد جن کو نصوص کتاب و سنت محفوظ اور احکام شریعت کی علتیں اور حکمتیں ملحوظ ہیں اور اُن کا تقوے و دیانت مسلم بلکہ قابل رشک ہو ایک امر میں سب کے سب باتفاق یا اُن میں سے اکثر ایک رائے قائم کریں تو ان سب کی رائے کا غلط ہونا مشکل ہے خصوصاً اُن (متاخرین) کے سامنے جو علم و فضل اور تقوے و دیانت اور حفظ نصوص اور رعایت علل میں غرض کسی امر میں بھی اُن کے ہمپایہ نہوں ناممکن ہے جب یہ حال ہے تو بموجب اس روایت کے کہ

ما رآہ المومنون حسنا فھو عند اللہ حسن (مشکوۃ ص۸)

جس امر کو مسلمان (باتفاق) اچھا جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے!

اس کی پیروی خدا کی رضا کا موجب اور وہ بات بندوں کے حق میں ضرور مفید اور اُن کی حالتوں کے ضرور موافق و مناسب ہوگی جسپر اُس نے امت مرحومہ کے اکابر کو اتفاق رائے کی توفیق بخشی۔ ھذا تقریب دلیل الاستحسان علی ما ذکرہ بعض الاصولیین ملخصا من کتب شتے

اما الجواب عن هذا فاقول بحوله و توفیقه۔

اول تو یہ گزارش ہے کہ گفتگو صرف واجب و حجت شرعی ہونے کے متعلق ہے مستحسن و جائز ہونے کے متعلق نہیں۔ جو اصحاب وجوب کی بحث میں جواز کے دلائل ذکر کرتے ہیں وہ خلاف داب مناظرہ چلتے ہیں بعض بزرگوں نے تو بحث کو ایسا الٹ پھیر دیا کہ دیدہ دانستہ ہمکو بدنام کرنے کی غرض سے اصل مبحث سے منہ پھیر کر ہم پر ناکردہ گناہ کا الزام لگایا۔ اور ایسی باتیں ہماری طرف نسبت کر دیں جو نہ ہمارے قلم سے نکلیں اور نہ زبان سے ظاہر ہوئیں۔ اور نہ ہمارے دل میں مضمر ہیں ؎

قد اصبحت ام الخیار تدعی
علی ذنبا کله لم اصنع

چنانچہ ہمارے مکرم مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی خاکسار کی اس تقریظ کی نسبت مولانا شیر پنجاب (ایدہ اللہ بروح القدس) کے رسالہ صدق مقال اجتہاد و تقلید پر لکھی گئی تھی سخت خفگی ظاہر کرکے نہایت مستہجن طریق سے فرماتے ہیں کہ:۔

اس نے (خاکسار یا حضرت شیر پنجاب سلمہ اللہ نے) یہ شعر (اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن ٭ پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلّم داشتن) سنا کر یہ تعلیم کیا ہے کہ صرف ایک کتاب اللہ اور دوسری حدیث رسول اللہ صلعم پر عمل کرنا چاہیئے۔ ان دو نوں کے سوا اقوال اجماعیہ و اختلافیہ صحابہ و تابعین وغیرہ ائمہ دین کی پیروی کا نام نہ لینا چاہیئے ان سب سے بائیکاٹ (علیحدگی) کر دینا چاہیئے۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ ع ۲ صفحہ ۳۴ مضمون رسالہ اتباع سلف کی تکذیب)

گو ہم مولانا بٹالوی کی فضیلت علمی و سخن فہمی کے ہمیشہ سے قائل ہیں لیکن بقول صاحب رشید یہ حوالہ ضرور طلب کرینگے کہ مولینا اگر اس تمام قول کی نسبت ہماری طرف درست ہے اور یہ اقرار نہیں ہے تو ہماری کسی تحریر یا شہادت تقریر کا حوالہ

دیجئے ورنہ تسلیم کر لیجئے کہ فہم مادی حجت نہیں ؎ بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

خیر مولانا تو کسی خاص وجہ سے محض بدنام کرنے کے خیال سے ایسے ناکردہ گناہ ہمارے سر تھوپتے ہیں جن میں شائد یہ راز مخفی ہو کہ جو الزام و بہتان حنفیوں کی طرف سے اُن پر لگائے جاتے تھے اُن کا بدلہ ہو جائے۔ ان کے علاوہ کئی دیگر احباب بھی ہیں جنہوں نے بوجہ سادگی کے اصل مبحث پر غور نہ کرکے جواز کے دلائل بیان کرنے کرتے وقت کھو دیا اور خیال کرتے رہے کہ ہم نے جواب میں بہت لمبا مضمون جس میں اتنی آیات اور اتنی احادیث صحیحہ و اقوال بزرگان سلف و خلف سے مدعا کو ثابت کیا ہے لکھا ہے۔

سو ان حضرات کو معلوم ہو کہ بحث صرف وجوب میں ہے۔ اگر صاف سمجھ میں نہ آئے تو ان الفاظ میں سمجھائے دیتا ہوں کہ جو امر کتاب و سنت میں منصوص نہ ہو یا کم از کم کتاب و سنت سے بقیاس جلی مستنبط بھی نہ ہوتا ہو اگر اُس کے متعلق کوئی امتی یا جماعت ایک رائے قائم کرے تو کیا دوسرے امتیوں پر اُس کا تسلیم کر لینا بدیں معنے واجب ہے کہ اُس کی عدم تعمیل پر خدا تعالیٰ کے ہاں عذاب ہو۔ اگر واجب ہے تو اس کی دلیل کیا ہے" فافهم ولا تکن من القاصرین۔

ثانیاً یہ کہ خود استحسان کی نسبت ائمہ میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی جس قدر اجماع کے مؤید ہیں اس سے بڑھکر استحسان کے مخالف ہیں۔ چنانچہ شارح اصول بزدوی فرماتے ہیں:۔

نقل عن الشافعی ایضاً انه بالغ فی الانکار الاستحسان وقال من استحسن فقد شرع (کشف جلد ۴ صفحہ ۱۱۲۳)

امام شافعی سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے استحسان کا نہایت ہی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص استحسان سے بات کہتا ہے وہ گویا شریعت وضع کرتا ہے۔

اور حضرت حکیم الامت (قدس سرہ) حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:۔

وقال (ای الشافعی) من استحسن فانه اراد ان یکون شارعا۔ (حجۃ اللہ مصری جلد ۱ صفحہ ۱۴۶)

امام شافعی نے کہا کہ جو کوئی استحسان سے بات کہتا ہے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ میں شارع بنجاؤں۔

اور اسی استحسان کی نسبت خود حضرت حکیم الامۃ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ یہ ایسا امر ہے کہ اس سے دین محرف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ اسباب تحریف کو گنتے گنتے فرماتے ہیں:۔

ومنها الاستحسان وحقیقة ان یری رجل الشارع یضرب لکل حکمة مظنة مناسبة ویراه یعقد التشریع فیختلس بعض ما ذکرنا من اسرار التشریع فیشرع للناس حسب ما عقل من المصلحة (صفحہ ۱۲۰)

دیگر ان اسباب میں سے استحسان ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک آدمی دیکھتا ہے کہ شارع ہر حکم میں ایک مناسب امر کو مرعی رکھکر شریعت مقرر کرتا ہے پس وہ بعض اسرار شریعت کو لیکر اپنی عقل اور فہم کے مطابق لوگوں کے لئے کوئی قانون مقرر کرتا ہے"۔

اور دوسرے مقام پر اُن امور کے بیان میں جنکے باعث حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اصول فقہ کی تدوین شروع کی فرماتے ہیں:۔

ومنها انه رای قوما من الفقهاء یخلطون الرأی الذی لم یسوغه الشرع بالقیاس الذی اثبته فلا یمیزون واحدا منهما من الآخر ویسمونه تارة بالاستحسان واعنی بالرأی ان ینصب مظنة حرج او مصلحة علة لحکم وانما القیاس ان تخرج العلة من الحکم المنصوص ویدار علیها الحکم فابطل هذا النوع اتم ابطال وقال من

بعض وجوہ یہ ہیں کہ اُس (امام) نے بعض فقہاء کو دیکھا کہ وہ قیاس کے ساتھ جس کو شرع نے ثابت کیا ہے اُس رائے کو بھی ملاتے ہیں جو شرع نے جائز نہیں رکھی وہ ایک کو دوسرے سے تمیز نہیں کرتے۔ کبھی اُس کو استحسان کہتے ہیں۔ اس رائے سے میری مراد یہ ہے کہ کسی حرج کو یا کسی مصلحت عامہ کو حکم کیلئے علت قرار دیا جائے اور

(۳۸۴)

استحسن فانه اراد ان يكون شارعا (ص۱۲)

قیاس تو یہ ہے کہ علت حکم کو حکم سے نکالا جائے پس امام شافعی نے اس قسم کی رائے کو بالکل باطل ٹھیرایا اور کہا جو کوئی استحسان کرے وہ شارع بننا چاہتا ہے۔

جیساکہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے امام شافعی کی نسبت ذکر کیا ہے۔ خود حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مسئلہ کو کتاب الام کے اوائل میں نہایت بسط سے لکھا ہے:۔

چنانچہ آپ باب الاستحسان میں فرماتے ہیں:۔

وهذا يبين ان حراما على احد ان يقول بالاستحسان اذا خالف الاستحسان الخبر (رسالہ فی اصول الفقہ)	اس سے واضح ہوتا ہے کہ استحسان کا قائل ہونا حرام ہے جب استحسان حدیث کے مخالف ہو۔

مسئلہ استحسان میں امام شافعی نے جو اختلاف امام ابوحنیفہ سے کیا ہے علامہ تفتازانی نے اس کے متعلق توضیح میں ہر دو اماموں میں محاکمہ کی عجیب صورت لکھی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس اختلاف میں مصیب کون ہے۔ ہم اس محاکمہ سے بھی اپنا مدعا ثابت کرتے ہیں اور ہمارا مدعا یاد رہے کہ "بلادلیل بات شریعت میں حجت نہیں خواہ اسکا قائل ایک ہو خواہ بہت"۔ خیر علامہ تفتازانی اس اختلاف کو محض نزاع لفظی قرار دیکر فرماتے ہیں:۔

فان القائلين بالاستحسان يريدون به ما هو احد الادلة الاربعة على ما سنبينه والقائلون بان من استحسن فقد شرع يريدون ان من اثبت حكما بانه مستحسن عنده من غير دليل من الشارع فهو الشارع لذالك الحكم حيث لم ياخذه من الشارع والحق انه لا يوجد الاستحسان مما يصلح محلا للنزاع (توضیح مطبوعہ مصر جلد ثانی ص۸۱)	جو لوگ استحسان کے قائل ہیں وہ اس کو ادلہ اربعہ میں سے ایک جانتے ہیں اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ جو استحسان کرے اس نے گویا بغیر شرعی دلیل کے حکم ایجاد کیا۔ پس وہ گویا اس حکم کا شارع ہے کیونکہ اس نے شارع سے یہ حکم حاصل نہیں کیا حق یہ ہے کہ استحسان ایسا نہیں پایا جاتا جو محل نزاع کے قابل ہو۔

اس عبارت میں علامہ نے فیصلہ کر دیا کہ قائلین استحسان کی نظر بھی دلیل شرعی پر ہوتی ہے پس اس سے ہمارا مدعا حاصل ہے کہ استحسان بذات خود حجت شرعی نہیں ہے۔ اسی مسئلہ استحسان پر ہم ایک اور نظر سے بھی روشنی ڈالتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ ہم استحسان کی بنا پر کوئی امر شرعی مقرر نہیں کر سکتے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ احکام شرعیہ کی تعمیل خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے غضب سے امان طلبی اور نیک جزا (جنت) کے حصول کے لئے ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک کوئی مالک کسی مزدور کو خود کسی عمل پر نہ لگائے۔ مزدور اجرت حاصل کرنے کا استحقاق نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہ امر بعض فاضل نے آیت لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا کہف پ۱۶ (اگر تو چاہتا تو (نبی) اس (عمل) کی اجرت مقرر کر لیتا) کے ذیل میں ذکر بھی کیا ہے۔ اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی زبانی قرآن شریف میں بار بار فرمایا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ہود پ۱۲ (میری مزدوری تو صرف خدا کے ذمے ہے) کیونکہ ان کو تبلیغ شرع کی خدمت پر خدا تعالیٰ نے مقرر کیا تھا نہ کہ لوگوں نے۔ فتامل۔

اور اسی بنا پر اہل کتاب کی نسبت فرمایا۔ وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ حدید پ۲۷ (اہل کتاب نے) رہبانیت از خود اختراع کرلی ہم نے ان پر مقرر نہیں کی تھی)

حاصل کلام یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا اسی کام سے حاصل ہو سکتی ہے اور اس سے نیک اجر (جنت) اسی عمل پر مل سکتی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے خود مقرر کیا ہو یا اپنے رسول برحق کے ذریعہ قائم کیا ہو۔

علم کلام میں اشاعرہ وغیرہم میں اس امر میں اختلاف ہے کہ حسن و قبح عقلی ہے یا شرعی ہے۔ معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ عقلی ہے۔ اور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ شرعی ہے۔ اس عقدہ کا حل بہت لوگوں پر مشکل پڑا ہے اور وجہ مشکل کی یہ ہے کہ متخاصمین نے اس بحث کو نظر انداز کر دیا اور وہ یہ ہے کہ ہم حسن و قبح کے عقلی ہونے کا کلیتًا انکار نہیں کرتے کیونکہ بہت سے کاموں میں حسن و قبح کے متعلق عقل حکم لگا سکتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں۔ جن میں عقل حکم نہیں لگا سکتی ان کا حسن و قبح شرع سے ثابت ہے۔ لیکن اس نزاع کا منشا تو یہ ہے کہ جن کاموں کو ہم نے محض عقل سے اچھا سمجھ کر بغیر حکم شرع کے کیا ہے آیا ہمیں ان پر قیامت کو جزا ملے گی یا خدا تعالیٰ نے ان پر جزا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد ہمیں انکار نہیں۔ لیکن اگر جواب نفی میں ہے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ اس نظر سے کہ اعمال کا حساب اور ثواب و عقاب صرف خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے اعمال کا حسن و قبح عقلی نہیں بلکہ شرعی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی مرضی و نامرضی شرع سے معلوم ہو سکتی ہے نہ کہ مجرد عقل سے۔ امام غزالی نے اپنی مشہور کتاب اقتصاد میں اس مسئلہ کو اسی طرق پر حل کیا ہے جزاه الله خير الجزاء پس جب روشن ہو گیا کہ جزا حاصل کرنے کے لئے شریعت کی اجازت ضروری ہے تو وہ استحسان جس کی سند قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ قیامت کے دن کسی کام نہیں آئیگا لہذا شریعت میں اس کا کچھ بھی اعتبار نہیں۔ والله الهادي (خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

ایڈیٹر۔ یہ مذاکرہ ختم ہے تاہم اس کی اہمیت پر نظر کر کے اعلان کیا جاتا ہے کہ چار مستند اہل علم کی خواہش پر ایک مہینہ اور جاری رہ سکتا ہے۔

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قیمت ۴ر (منیجر)

قادیانی مشن

گل دیگر شگفت

سنتے ہیں ترکی سلطنت کا علاقہ ایشیا کوچک ملک شام بہت زرخیز ہے مگر قادیانی مشن کی سرزمین اُس سے بھی زیادہ مردم خیز ہے۔ ذرا دیر کے لئے دانہ اُس میں رہے اتنا پھلتا پھولتا ہے کہ بہت بڑے درخت سے بڑھ جاتا ہے آج ہم اس سرزمین کے ایک درخت کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں جو قادیانی مشن کا پھلا پھولا درخت ہے گو چند دنوں سے اُس سرزمین کو چھوڑے ہوئے ہے مگر اُس کا اثر تا حال اُس میں پایا جاتا ہے۔ اس شخص سے مراد ہماری منشی عبد العزیز زمیندار بٹالہ ہیں۔ جو مرزا صاحب قادیانی سے اب تک بھی اخلاص رکھتے ہیں۔ چنانچہ اُن کے اخلاص کے مظہر الفاظ یہ ہیں:-

مرزا صاحب کا اصل مصدق میں ہوں جو اُن کے مذہب کو زندہ کرتا ہوں (اشتہار فاروق صلہ)

مگر قادیانی گدی نشین سے آپ کو اختلاف ہے اس لئے ایک اشتہار موسومہ فاروق شائع کیا ہے جس میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مطلب کی بات جو ہم یہاں نقل کرنا چاہتے ہیں وہ تحدی (چیلنج) ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ میں مرزا صاحب کا پورا رنگ ہے۔ آپ قادیانی سجادہ کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:-

مجھکو وحی آئی ہے کہ میرے کلام کا کوئی رد نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی ارادہ کرے گا تو اُس کا ہاتھ قلم برداشت نہیں کرے گا۔ اور یہ وہ نشان ہے جو مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا انہیں لئے سنتا ہے کہ آپ بڑے لکھنے والے اور معقول لکھنے والے اور بہتی سننے والے نہیں اگر میرے مسلمات کی تہدید کریں تو میں سب سے پہلے آپ کی بیعت کو فخر سمجھونگا اور اپنی تحریرات کو کالعدم کردونگا۔ اور اگر میری تحریرات کے مقابل آپ کا ہاتھ قلم کو برداشت نہ کر سکا تو آپ کو مناسب ہے کہ مجھکو خدا کی طرف سے سمجھیں اور میرے ہمخیال ہو کر عامل بالقرآن کہلائیں اور عام مسلمانوں کو بھی عامل بالقرآن ہی بنائیں۔ مرزا صاحب بھی عامل بالقرآن تھے۔ اُن کے ذاتی دعووں کو چھوڑکر دیکھو قرآن کی کیا عزت اُن کے دل میں تھی ؎

باران فضل رحمان آمد بمقدم او
بدقسمت آنکہ از وے سوئے دگر دویدہ

اس اقتباس سے ناظرین ہمارے دعوے کی صحت سمجھ گئے ہونگے کہ مرزا صاحب کا پورا رنگ آپ پر چڑھ رہا ہے جس طرح وہ اپنے مخالفوں کو للکارا کرتے تھے کوئی قدم میرے سامنے جم نہیں سکتا اور جو میرے جیسا من چلا خاص قادیان میں بھی جا پہنچے تو حرم سرائے سے باہر تشریف نہ لاتے۔ اسی طرح منشی صاحب نے دعوے کیا مگر لطف یہ کہ جس پیر سے یہ فن (تیر اندازی) سیکھا اُسی کے گھر کیطرف رخ کیا۔ ممکن ہے اس کا جواب وہ یہ دیں کہ جس گھر سے فیض پایا ہو اُسی گھر کو فیض پہنچانا چاہئے ہم منتظر ہیں کہ قادیانی سجادہ نشین کی طرف سے اس کا جواب کیا سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسے بڑے مدعی کو نظر انداز کرنا قرین مصلحت نہیں۔

مباحثہ جبلپور کے متعلق پرکاش کا تعصب

تعصب کو سب لوگ برا جانتے اور کہتے ہیں مگر کرتے بھی عموماً سارے ہیں۔ جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر کی کذب بیانی تو بھلا ایک وجہ معقول رکھتی تھی کہ اُس کا سٹاف وہاں سے ذلیل اور ہار کر آیا تھا۔ لاہور کے آریہ اخبار پرکاش کو کیا ہو گیا کہ وہ بھی قومی تعصب میں مسافر کا مقلد بن گیا۔

گذشتہ ہفتہ ہم نے شیعہ رسالہ اصلاح کا ذکر کیا تھا کہ اُس نے بھی اس مباحثہ میں اصولاً مسافر پر ہماری ڈگری کی ہے جس کو مسافر اپنی بے سمجھی سے اپنی تائید جان کر فخر سے نقل کرتا ہے۔ حالانکہ اصلاح نے صاف لکھا ہے کہ جو لوگ تحریری مباحثہ سے انکار کرتے ہیں اُن کی نیت فاسد ہوتی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ مسافر تحریری مباحثہ سے ہمیشہ کے لئے فرار کرتا ہے باوجود اس کے پرکاش بھی مسافر سے اصلاح کی عبارت نقل کرتا ہے اور آخر میں نوٹ لکھتا ہے:-

اس سے بڑھکر صاف کشتی کیا ہو سکتی ہے مولوی ثناء اللہ کی حالت قابل رحم ہے جن کے خلاف خود اُن کے مسلمان بھائی ہی فیصلہ دے رہے ہیں[1] (۲۲-اگست صد)

ہم حیران ہیں کس طریق سے ان لوگوں کی تعصب کا علاج کریں۔ ناظرین غور کریں اصلاح کی عبارت مسافر خود نقل کرتا ہے جس میں یہ فقرہ بھی ملتا ہے:-

۳۱ مئی سے آج تک جتنے نمبر مسافر یا اہلحدیث کے نکلے ہیں اُن سب میں یہی قصہ ہے اور ہر فریق اپنی فتح بتا رہا ہے جس سے کسی طرح اس کا تصفیہ نہیں ہو سکتا کہ آخر ہوا کیا؟ (مسافر ۱۳-اگست صلہ کالم ۱)

یہ بھی لکھا ہے:-

دونوں داستان گو نے اپنی اپنی فتح کو خوب نمائشی الفاظ میں لکھا ہے جس سے ایک ناواقف تو نہیں پتہ لگا سکتا کہ آخر فتح کس کی ہوئی (مسافر مذکور صلہ کالم ۲)

پرکاش کا ایڈیٹر ان حوالجات کو غور سے پڑھے اور نیم وہ ہم سے کہے کہ ان حوالجات کا لکھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ آریوں کی فتح ہوئی جو اپنا عندیہ دو مقام پر لکھ چکا ہے کہ ہمکو اس کا پتہ نہیں

[1] جیسے مباحثہ نگینہ میں سوامی درشنانند سے آریوں کے برخلاف فیصلہ دیا تھا (اہلحدیث)

لگ سکتا کہ فتح کس کی ہوئی۔

مزید تعجب یہ ہے کہ ایڈیٹر پرکاش نے اِس نوٹ کے ساتھ ہی لکھا ہے :-

مولوی ثناءاللہ نے مولوی ابورحمت کے فیصلہ پر توچوں تک نہیں کی اب دیکھیں کچھ بولتے ہیں یا نہیں۔

ناظرین - غور کریں ۲۰ - اگست کے اہلحدیث میں مولوی ابورحمت کا مفصل جواب ہے بھلا اس کی بابت تو ممکن ہے کہ ۲۲ - اگست کا پرکاش لکھنے تک ۲۰ - اگست کا اہلحدیث نہ پہنچا ہو کیا ۱۳ - اگست کے اہلحدیث کے صہ کالم اول پر بھی ایڈیٹر پرکاش کی نظر نہ پڑی تھی جس میں صاف لکھا ہے کہ مولوی ابورحمت کے فیصلہ مندرجہ مسافر کی تصدیق کرنے کو ہم نے خط لکھا ہے جواب آنے پر جواب دیا جائیگا کیا یہ جواب یا کم از کم جواب دینے پر آمادگی ہے یا نہیں پھر کس جرأت یا تعصب سے ایڈیٹر پرکاش لکھتا ہے کہ مولوی ابورحمت کے فیصلہ پر چوں نہیں کی

ہائے تعصب ! تیرا ستیاناس ہو ہم مدت سے اظہار کر رہے ہیں کہ مسافر محض جھوٹ لکھتا ہے وہ اپنی ذلت کی سیاہی کو دھونا چاہتا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو ہماری طرح اعلان کرے کہ آئندہ کو اس قسم کا طویل مباحثہ یعنی وہ مباحثہ جس کا جلسہ خاص مباحثہ کی غرض سے ہو نہ کہ وہ مباحثات جو سالانہ جلسوں پر دھرم چرچہ یا رفع شکوک کے نام سے ہوتے ہیں بغیر تحریر کے ہم نہیں کیا کرینگے - پرکاش میں بھی انصاف ہوتا تو ہماری اس تجویز کی تائید کرکے مسافر پر زور دیتا کہ بیشک ایسے مباحثات میں تحریرات مصدقہ ہونی چاہئیں تاکہ وقت اور روپیہ ضائع نہ ہو - لیکن تعصب ایسی بری عادت ہے کہ انصاف پر ہمیشہ غالب رہتی ہے پرکاش نے اس بارے میں ایک لفظ نہیں لکھا -

کیا پرکاش ہمکو بتلا سکتا ہے کہ مسافر نے جو رسالہ اس بحث کا شائع کیا ہے اُس کے پاس اس دعوے کا ثبوت ہے کہ یہ تحریر فریقین کی مصدقہ قابل اعتبار ہیں؟ بھلے آدمی ! جب تم مباحثہ کو تحریری صورت میں شائع کرلیتے ہو تو مباحثہ تحریری کرنے سے کیوں جی چراتے ہو؟ دال میں کالا نہیں تو کیا ہے !

مسافر کی ایمانداری کا ایک اور ثبوت

ہمنے بارہا لکھا ہے اور ایڈیٹر صلاح اور دنیا کے کل اہل انصاف ہم سے اس بارے میں متفق ہیں کہ ایسے بڑے جلسوں کی کارروائی مصدقہ فریقین تحریریں ضبط ہونی چاہیئے اس لئے ہم نے لکھا تھا :-

آئندہ کو ہم ایسے جلسوں میں خصوصاً مسافر سٹاف کے ساتھ بغیر تحریر کے ہم مباحثہ نہیں کرینگے - (اہلحدیث ۱۳ - اگست صہ)

اس تحریر کا مطلب صاف ہے کہ مسافر کی کذب بیانی سے امر واقع غیر حاضرین پر چونکہ مشتبہ ہوجاتا ہے اس لئے آئندہ ہم اشتباہ کو نہیں رکھیں گے بلکہ مطلع صاف دکھادیں گے تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد !

مسافر کو چونکہ حق و باطل میں اشتباہ ڈالنے کی کامل مشق ہے اس لئے ہماری اس صاف تحریر کا مطلب بھی بصورت دیگر اُس نے بتلایا چنانچہ لکھتا ہے :-

مولوی ثناءاللہ کی توبہ مولوی ثناءاللہ صاحب کی ہمارے دل میں بڑی عزت ہے اور ہم اُنہیں آریہ سماج کا ایک شریف الطبع و باغیرت مخالف سمجھتے ہیں مولوی صاحب نے اپنے ان اوصاف کا سب سے اچھا و تازہ ثبوت یہ دیا ہے کہ آپ نے جبلپور کے عظیم الشان مباحثہ میں شکست کھاکر اب توبہ کرلی ہے کہ آپ مسافر سٹاف سے کبھی کسی میدان مناظرہ میں تقریری مباحثہ نہ کرینگے۔

(مسافر ۲۰ - اگست صہ کالم ۲)

اہلحدیث مسافر کی رائے ہماری نسبت جو ہے وہ تو اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہماری رائے مسافر کی نسبت اس کے برعکس ہے - ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ مذہبی معاملات خصوصاً مباحثات میں جو کوئی دروغ گوئی کرے اور جس طریق سے دروغ گوئی کو گنجائش ہوئی ہو اس طریق سے پرہیز نہ کرے وہ درصل مذہب کا پیرو نہیں بلکہ مذہب کی آڑ میں اپنا اُلّو سیدھا کرکے مذہب کو بدنام کرتا ہے - مسافر کو ہم اُنہی لوگوں میں سے جانتے ہیں خدا اس کو ہدایت کرے - ایسا شخص جس سوسائٹی میں ہو اُس سوسائٹی کے لئے موجب ہتک ہے - خیر یہ تو مسافر کی بابت ہماری رائے ہے - اب ہم ناظرین خصوصاً مسافر کے بیجا اور متعصب حمائتیوں کے سامنے اپنی اور مسافر کی دونوں عبارتیں رکھکر پوچھتے ہیں کہ مسافر نے جس طریق سے ہماری توبہ لکھی ہے یہ توبہ ہمارے الفاظ میں ہماری ہتک ہے یا مسافر کی ؟ نیم ودھم سے کہنا !

سُنا ہے کسی بڑے حیادار آدمی کے سر پر پیپل اُگا تھا اُس نے اس شرم کو اتارنے کیلئے یہ مشہور کیا کہ مزے سے سائے میں بیٹھا کرینگے یہی حال ہے مسافر کا - ہم تو اُس کی دروغ بافی اور دھوکہ دہی سے تنگ آکر کہتے ہیں کہ آئندہ کو ہم طویل مباحثات تقریری نہ کرینگے کیونکہ مسافر کو دروغ گوئی کا موقع ملجاتا ہے - چاہئے تو یہ تھا کہ مسافر اپنی قوت مذہبی پر بھروسہ کرکے ہم سے پہلے اعلان کرتا کہ ہم بھی مباحثہ تقریری نہ کرینگے بلکہ ہمیشہ تحریری کیا کرینگے کیونکہ مولوی ثناءاللہ اپنی شکست سے انکار کرجاتا ہے تحریر میں تو انکار نہ کریگا۔ بجائے اس کے ہمارے اعلان کو جو درصل مسافر کیلئے سخت ندامت اور ہتک ہے ہماری توبہ اور فرار قرار دیتا ہے مسٹر پیپل کیلئے اس سے زیادہ دلچسپ مثال کیا ہوگی

مسافر ! ؎

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمھاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

کیا وید مکمل ہیں؟

علمائے آریہ سماج کی خدمت میں ایک ہزار سوال

حضرات جہاں آریہ سماج کے اور بہت سے دعوے ہیں مثلاً سلسلہ دنیا قدیم ہے روح اور مادہ بھی قدیم اور غیر مخلوق ہیں ایشور بغیر سزا و جزا کے ادنے سے ادنے گناہ بھی نہیں معاف کرتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہاں یہ بھی دعوےٰ ہے کہ اگر دنیا میں کوئی کتاب مکمل ہے تو وہ وید ہی ہیں۔ جہان کے سارے علوم و فنون نہیں نہیں دنیا کی ہر شے ہر مسئلہ انہی ویدوں سے اخذ کیا گیا ہے۔ مذہبی باتوں کا تو کہنا ہی کیا۔ تمام جہان کے لوگ حیران ہیں کہ بھائی جب ایسا ہے کہ تمام علوم و فنون کے وید ہی منبع اور مخزن ہیں اور ہر بات معلوم بھی ہو گئی ہے تو پھر آج آریہ سماج کے نیچے اور اس (مندرجہ بالا) دعوے کے مدعی ہکو اسکولوں اور کالجوں میں کیوں غیر زبان پڑھتے ہیں جن کو یہ اپنے زعم باطل سے ملیچھ سمجھتے ہیں کیوں دن بدن ہوتے جاتے ہیں تمام دوسرے کاموں میں روپیہ اور عمریں صرف کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوتا کہ وہ روپیہ یہیں صرف کرکے اور ویدوں پر غور و خوض کرکے کوئی مسئلہ دریافت کر لیا جائے یا کوئی نئی ایجاد کرکے اس کی رجسٹری کرالی جائے۔

جب دوسرے ملک والے کوئی ایجاد کرتے ہیں جن کے ہاں نہ وید کے عالم موجود نہ وید ہی تو فوراً یہ سماجی درست کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ تو ویدوں ہی سے ان لوگوں نے حاصل کیا ہے۔ اور وہاں ان دنوں ویدوں کا بہت چرچا ہے اور بڑے بڑے عالم ویدوں کے جاننے والے موجود ہیں اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ان عالموں کا ترجمہ ویدوں کا لیکر ان کے سامنے پیش کرتے ہیں تو جھٹ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان عالموں میں تو ایک خط بھی جو سنسکرت میں لکھا ہو سمجھنے کی لیاقت نہیں ان کا ترجمہ ویدوں کا کیونکر درست اور صحیح ہو سکتا ہے فیا للعجب۔ علوم و فنون تو ویدوں سے یہ عالم اخذ کر لیں اور چھٹی نہ پڑھ سکیں۔ بڑے ہی خوش قسمت ہیں خدا کرے ہمیشہ ایسے ہی ہو۔

ان مسئلوں پر بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس دنیا کا سلسلہ قدیم ہے کیا اس کو خدا نے چلایا ہے یا خود بخود چلا آ رہا ہے۔ روح اور مادہ میں خود ملنے کی طاقت ہے یا خدا کے ملانے سے ملے ہیں؟ سب مادے خاصیت میں یکساں ہیں یا مختلف۔ اگر یکساں ہیں تو خاصیت خدا پیدا کرتا ہے یا نہیں۔ اگر خدا خاصیت پیدا کرتا ہے تو وہی خدا مادہ کو پیدا کرنے سے کیوں عاجز ہے؟

ان سوالوں کا جواب نہ ملا اور نہ ملنے کی امید ہے! لہٰذا ہم ان کو چھوڑ کر اور آریہ سماج کے اس دعوے کو مان کر کہ وید ہی ہر مسئلہ اور علوم کا سرچشمہ ہیں ایک ہزار سوال مذہبی رنگ سے تعلق رکھنے والے آریہ سماج کے عالموں کے سامنے پیش کرتے ہیں امید ہے کہ کوئی صاحب تیار ہونگے اور ہمکو اپنے وید سے ان سوالوں کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ جواب صرف ہاں یا نہیں میں ہو تب بھی ہمیں منظور ہے مگر جس منتر کی رو سے ہاں یا نہیں جواب ہو اس کا ترجمہ سلیس اردو میں ضرور درج ہو اور جب کوئی وید منتر نہ ملے اور غالباً ایسا ہی ہو گا بھی۔ تو ایسی حالت میں دوسری کتاب سے جس کو آریہ سماج اپنی کتاب تسلیم کرتی ہو اتنا لکھدے کہ سوال کے جواب کیلئے کوئی وید منتر نہیں ہے۔ ہم عموماً آریہ سماج کے ہر ممبر سے اور خصوصاً ایڈیٹران رسالہ ارجن۔ آریہ گزٹ لاہور اور مسافر آگرہ سے امید کرتے ہیں کہ وہ ضرور ان سوالوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے! اگر ان سوالوں کو اخبار میں پڑھکر خاموشی اختیار کر لی گئی اور جواب نہ دیا گیا تو خیال کیا جائیگا کہ وید ان سوالوں کے جواب سے عاری ہیں۔ یا آریہ سماج کو حق کے دریافت کرنے سے گریز ہے کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ اگر آریہ سماج نے اپنی کتاب وید سے ان سوالوں کا جواب دیا تو ایسی حالت میں بہت کچھ حق ظاہر ہوگا اور ظلمت دور ہو جائے گی۔

خدا کرے آریہ سماج اس طرف خیال کرلے گو ہمیں امید بہت کم ہے کیونکہ ان سوالوں سے آریوں کے گریز کے راستے بند ہوتے ہیں۔

میرے ایکہزار سوال حسب ذیل ہیں

(۱) کیا کچھ پاپ رہتے ہوئے بھی خواہ وہ کتنے ہی کم ہوں مکتی ممکن ہے؟

(۲) کیا ایک جنم کی نیکیوں اور برائیوں کو الگ الگ جوڑ کر بعد منہائی کے دوسرا جنم ملتا ہے یا ہر ایک کا بدلہ الگ الگ دیا جاتا ہے۔

(۳) کیا کوئی رشی منی ایسا بھی گزرا ہے جس سے ایک گناہ بھی سرزد نہ ہوا ہو۔ اگر ہوا ہے تو ایک ایسے رشی کا نام بتائیں جس کی زندگی پر تاریخ سے روشنی پڑ سکے۔

(۴) ابتدائے سرشٹی میں جو لوگ پیدا ہوتے ہیں ان میں مکتی شدہ اور غیر مکتی شدہ سب رہتے ہیں یا صرف مکتی شدہ ہی رہتے ہیں؟

(۵) کیا مکتی سرشٹی کے خاتمہ ہی پر ہوتی ہے یا درمیان میں بھی؟

(۶) جن لوگوں کی مکتی درمیان میں ہوتی ہے ان کی پیدائش مثل ابتدا سرشٹی کے ہوتی ہے یا والدین سے ہوتی ہے؟

(۷) کیا جن لوگوں کی مکتی سرشٹی کے درمیان میں ہوتی ہے ان کے اتنے گناہ ایشور رکھتے ہوئے مکتی کرتا ہے جتنی تکلیف ماں کے پیٹ میں رہنے اور پیدا ہو کر جوان ہونے میں ہوتی ہے۔

(۸) مکت شدہ جیو جو اول اول دنیا میں آتے ہیں وہ کس صورت، شکل، رنگ، قد، حالت وغیرہ وغیرہ میں ہوتے ہیں۔

(۹) سرشٹی کے خاتمہ پر چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک غیر مکتی پاپ جیو جنم نہیں پاتے اس سے ایشور منصف ٹھیرتا ہے یا نہیں۔ کیا اتنے ہی دنوں تک یہ جیو جو حالت سرشٹی میں جون چھوڑتے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۰) وید اپنے معترضین کے جواب آپ دیتا ہے یا نہیں۔

(۱۱) چکرورتی راجہ سے تمہاری کیا مراد ہے۔؟ پرتھوی راج اور راجہ دسرتھ چکرورتی راجہ تھے یا نہیں۔ اگر نہیں تو چند چکرورتی راجوں کے نام بتلائیے اور یہ بھی بتلائیے کہ راون لنکا کا راجہ خراج ادا کرتا تھا یا نہیں۔

(۱۲) لنکا کا راجہ راون خود گوشت وغیرہ کھاتا تھا یا اس کی کل رعیت؟

(۱۳) جب مہابھارت تک دنیا کے تمام لوگوں کا ویدوں ہی پر عمل تھا اور سب دنیا آریہ ہی تھی تو مورتیں اور لاشیں ۴ ہزار سال کی بلکہ اس سے بھی پرانی کہاں سے نکلتی ہیں۔ کیا یہ رسمیں اس وقت جاری تھیں؟

(۱۴) کیا مسلمانوں نے تمام دنیا فتح کی تھی؟ اگر نہیں تو وید اور دیگر آریوں کی کتابیں وہاں سے کیا ہوئیں۔

(۱۵) میعاد مقررہ سے قبل ایک جیو دوسری جون میں جا سکتا ہے یا نہیں جس طرح قیدی خود بھاگ جاتا ہے یا اس کو کوئی زبردستی جیل سے نکال سکتا ہے اس طرح پر قیدی کی سزا زیادہ مقرر ہوتی ہے جیو کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے یا نہیں

(۱۶) اہنسا پرمو دھرما سے کیا مراد ہے۔ کیا جانوروں کا مارنا بھی اس میں آتا ہے اور کسی آزاد کو قید کرنا یا کسی اور قسم کی بے رحمی اس سے باہر ہے۔

(۱۷) کیا آریہ سماج چند ایسے لوگوں کا نام بتا سکتا ہے جو کرم کے ساتھ شودر سے برہمن بنے ہوں اور ان کے ساتھ سب سلوک مساوی ہوئے ہوں؟

(۱۸) سوامی جی کے وقت سے ویدوں کا بہت پرچار ہے۔ مگر کیا اس وقت تمام دنیا میں ایک لاکھ حافظ ویدوں کے موجود ہیں۔ اگر نہیں تو صرف دکن میں ایسا کہنے والا سچا یا جھوٹا؟

(۱۹) مسلمان بھی اپنی تعلیم سے گرے ہیں مگر اسپر بھی کیا آریہ سماج اُن کے برابر برتاؤ اور حقوق ان لوگوں کو دے سکتا ہے جو دوسرے مذہب سے شامل ہوتے ہیں۔

(۲۰) صرف ایک کرہ کے پھرنے سے نظام شمسی پر اثر پڑیگا یا نہیں۔

(۲۱) ایک کرہ کا آدمی دوسرے کرہ میں جنم لیگا یا نہیں۔

(۲۲) بیج کے اندر جان (جیو) ہے یا نہیں۔ کیا انڈے کے اندر ہے؟

(۲۳) جون سے الگ ہو کر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنے روز تک جیو فضا میں رہتا ہے۔

(۲۴) ایک جون سے الگ ہو کر جب تک دوسری جون سے تعلق پیدا نہیں کرتا۔ اس وقت تک یہ جیو مادہ کے ساتھ رہتا ہے یا مجرد! اور دکھ یا سکھ محسوس کرتا ہے یا نہیں۔

(۲۵) مکتی کی حالت میں جیو مادہ کے ساتھ رہتا ہے یا مجرد۔ اور یہ سکھ بھوگتا ہے یا نہیں۔ اگر سکھ بھوگ سکتا ہے تو دکھ کیوں نہیں بھوگتا۔

(۲۶) یہ چار وید جو ہمارے سامنے ہیں جن میں ایشور کا گیان موجود ہے۔ اس کے سوا اور بھی گیان ایشور کے پاس باقی ہے یا نہیں۔

(۲۷) کیا یہی وید اور کرتوں میں بھی موجود ہیں اور کیا نئی سرشٹی میں ویدوں کی ترتیب مضامین یہی رہتی ہے جو اس وقت ہے۔

(۲۸) حالت نادانستگی میں زید نے ایک شخص کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ کر مکان سے باہر کیا۔ اس کام کے بعد فوراً ہی مکان گر پڑا۔ تو یہ کام زید کا نیکی میں شمار ہوگا یا برائی میں؟

(۲۹) کیا مودہ اور خون ایک ہی ہیں؟

(۳۰) کیا کل مادے خواص میں ایک ہی ہیں؟

(۳۱) جیو اور مادے میں تنہا کام کرنے اور ایک دوسرے سے ملنے کی یا اپنی اور دوسرے کی ہستی معلوم کرنے کی طاقت ہے یا نہیں۔

(۳۲) جیو اپنے کل گزشتہ جنم کا نتیجہ موجودہ جون میں پالیتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کتنی مرتبہ کے جنم میں سلسلہ ختم ہوتا ہے۔

(۳۳) خدا ایک سال کے لئے بکری کسی جیو کو بنا دے تو اس بکری کو کوئی آدمی ۶ ماہ پر مار سکتا ہے یا نہیں اور مار دینے سے یہ بکری مریگی یا نہیں۔ انسان کا یہ فعل (بکری مارنا) خدا کی مرضی سے ہوگا یا اس کے خلاف اور اگر خلاف ہے تو غالب کون ہوا۔ بکری کو بعد مرنے کے بکری کی جون ملیگی یا بکری سے بھی۔ اگر اچھی جون ملیگی تو اس کے مار دینے والے کو کیا اس کی عوض میں ملیگا؟

(۳۴) آریہ سماج کا عقیدہ کہ خدا ہر جگہ ہے اس سے کیا مراد ہے۔ کیا جس طرح ہوا اور بجلی ہر جگہ ہیں اسی طرح خدا ہے؟

(۳۵) ایشور جانتا ہے یا نہیں کہ اس کے قبضہ میں کتنی روحیں ہیں؟

(۳۶) کیا چیونٹی۔ مچھر۔ ہاتھی۔ مولی۔ گاجر۔ گائے۔ اور انسان امیر غریب بادشاہ سب کی روحیں برابر ہیں سب کے مارنے سے یکسان گناہ ہوتا ہے! انسان اور گائے میں کون افضل ہے۔ کس کو کس پر قربان کر سکتے ہیں۔

(۳۷) کیا سوامی دیانند مکتی یافتہ جیو تھے۔ کیا زندگی میں اُن کے کام ایسے تھے جو قابل مکتی ہوں۔

(۳۸) ایک ڈکشنری (لغت) میں تمام الفاظ موجود ہیں۔ کیا ہم ہر کتاب کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ لغت سے بنی ہے۔ یعنی سب کتابوں کی سرچشمہ لغت ہے؟

(۳۹) کیا جب آریہ ورت سے دوسرے ملکوں میں لوگ گئے تو چاروں وید اپنے ساتھ لیگئے! اگر لیگئے تو زبانی یا تحریری؟

(۴۰) ہر رشی اسی وید کو جانتا تھا جو اُسپر اُترا یا اسکو دوسروں سے پڑھا اور وید رفتہ رفتہ اُترے۔ یا سب اُسی روز جس روز رشی پیدا ہوئے اُترے۔

(۴۱) جب وید سوت پران ہیں تو اس کے معنے دوسری کتابوں سے کیوں کرتے ہیں۔

(۴۲) خوراک۔ خیالات۔ مناظر وغیرہ کا اثر بناوٹ پر پڑتا ہے یا نہیں جب بچہ پیٹ میں رہتا ہے۔

(۴۳) مجرد جیو سکھ اور دکھ بھوگتا ہے یا نہیں۔ اگر سکھ بھوگتا ہے تو دکھ کیوں نہیں بھوگتا۔

(۴۴) بغیر کرموں کے جیو جنم پا سکتا ہے یا نہیں۔ اور کرم بغیر جنم کے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(۴۵) کیا رسم ستی مسلمانوں سے قبل ہندوستان میں جاری نہ تھی۔

(۴۶) مہابھارت کے بعد اور ملکوں میں سب لوگ بگڑ گئے اور ایک بھی ویدی نہ رہا اس کی وجہ کیا ہے؟

(۴۷) کیا شدھی اور پرائشچت ایک ہی ہیں؟

(۴۸) رام تیرتھ اور دیویکا نند کی تعلیم ویدوں کے مطابق ہے یا خلاف؟

(۴۹) رامچندر دیوی کے لئے لڑے یا فائدہ رسانی خلق کے لئے؟

(۵۰) کپل رشی مانتے ہیں کہ وید کی زبان ایشوری نہیں صرف گیان ایشوری ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

(۵۱) چار رشیوں کے علاوہ اور جو لوگ ابتدا میں پیدا ہوئے وہ مثل بچوں۔ جوانوں۔ بوڑھوں کے دماغ رکھتے تھے یا پڑھے پڑھائے تھے۔ رشیوں نے اُن کو کس طرح تعلیم دی جس طرح اب ہوتی ہے اس طرح یا مثل طوطوں کے منتر کے منتر رٹا دیئے اور خود یہ چاروں رشی اس قدر جانتے تھے یا نہیں جس قدر بعد کے رشی جاننے والے ہوئے؟

(۵۲) انادی زمانہ سے کیا مراد ہے آیا یہ کہ ہم اس زمانے کا پتہ نہیں لگا سکتے۔

(۵۳) پیدا ہونے کے لئے کرم اور کرموں کے لئے جسم ضروری یہ دور ہے یا نہیں۔

(۵۴) زمانہ مکتی کے ختم ہونے پر خدا کیوں نکالتا ہے اور یہ کیسا ظلم ہے یا نہیں۔ یا جیو خود ہی مکتی سے چلا آتا ہے۔

(۵۵) چار رشیوں پر جو چار وید بڑے چھوٹے نازل ہوئے یہ اُن کے کرموں کی وجہ سے کیئے یا خدا نے اپنی مہربانی سے لوگوں کی ہدایت کے لئے الگ الگ چاہ دو مضمون نازل کئے۔ اگر کرموں سے ایسا ہوا تو کیا ایک ہی کے کرم ہونے سے ایک ہی وید ہوتا۔

(۵۶) ویدوں میں پورا قاعدہ یگ و سندھیا اور یوگ کا درج ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کیا قاعدہ لکھا ہے ہر ایک الگ الگ بیان کیجئے۔

(۵۷) ویدوں میں کوئی ترکیب ایسی لکھی ہے یا نہیں جس سے اس زمین سے جو ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے ہوئیل کا کام لے سکیں۔

(۵۸) کیا ہر شے جلنے کے بعد وہی شے بنی رہتی ہے یعنی گھی جل کر گھی ہی رہتا ہے۔

(۵۹) نطفہ کے ذریعہ جیو رحم میں آتا ہے یا جسم بننے کے بعد۔ اگر بعد کو آتا ہے تو کتنے دنوں میں؟

(۶۰) برہمن اور گائے کیا مساوی درجہ رکھتے ہیں چمار اور گائے میں کون بزرگ ہے۔

(۶۱) جب دوسرے ملکوں۔ جرمنی آسٹریا وغیرہ میں ویدوں کے عالم زیادہ ہیں اور زبردست ہیں تو پھر ویدوں کے معنے کی تصدیق آریہ ورت کے عالموں سے کیوں کی جاتی ہے؟

(۶۲) جب رگوید سب سے پرانی کتاب ہے تو یجروید وغیرہ وید بعد کے ہونگے۔

(۶۳) سورج سے جو روشنی آتی ہے اُس سے ان میں کمی آتی ہے یا نہیں؟

(۶۴) جب ہَون محض ہوا صاف کرنے کی ترکیب ہے تو پھر عورتیں کھانا پکاتے وقت کیوں نہیں منتر پڑھتیں اور مصالحہ جھونکے جاتی ہیں۔

(۶۵) ویدوں میں جو لفظ آریہ آیا ہے وہ نیک اوصاف رکھنے والوں کو کہا ہے یا اُن لوگوں کو جو آریہ ورت میں موجود تھے۔ خواہ نیک ہوں یا بد؟

(۶۶) جب دوسری شادی عورتوں کی منع ہے اور نیوگ جائز ہے تو لوگ نیوگ کا اشتہار بجائے شادی کے کیوں نہیں دیتے۔

(۶۷) پرلے کی حالت میں مکتی شدہ اور غیر مکتی شدہ جیو ایک ہی حالت میں رہتے ہیں یا مختلف حالتوں میں؟

(۶۸) خدا کا رحم انسان سے زیادہ ہے یا کم؟

(۶۹) شیر وغیرہ جو گائے بکری کا شکار کرتے ہیں اس سے شکار کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں۔ اور کیا یہ تکلیف اُن کو اپنے کرموں کی وجہ سے ملتی ہے اور کیا یہ شیر وغیرہ جانکر مارتے ہیں کہ اب وقت آگیا اور ہم اس کی جون بدل دیں۔

(۷۰) جن لوگوں کے پاس وید نہیں پہنچا اُن کا حشر کیا ہوگا؟

(۷۱) اگر ہوا کا پرلے ہو تو زمین کا اور جانداروں کا پرلے ہوگا یا نہیں؟

(۷۲) ہر منتر پر رشیوں کے نام الگ الگ کیوں لکھے ہیں۔ کیا اس لئے کہ اس سے قبل اس سے اچھے معنی اس منتر کے نہیں بیان ہوئے۔

(۷۳) مذہب کا تعلق زیادہ عقیدہ پر ہونا چاہیئے یا عقل پر؟

(۷۴) روح کی کیا تعریف ہے۔ اور کیا روح ہی کی وجہ سے ہم حرکت کرتے ہیں یہ کہاں رہتی ہے مادہ کے بغیر یہ مجرد قائم رہتی ہے یا نہیں۔

(۷۵) دعا سے آریوں کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔

(۷۶) ویدوں میں ہر شے کے ملنے کے لئے دعائیں مانگی ہیں مگر کیا کہیں ایسا بھی لکھا ہے کہ دعا مانگو ہم دینگے۔

(۷۷) کیا ہماری تمام صفات دیکھنا۔ سننا وغیرہ خدا کی مانند ہیں یا فرق ہے اگر ہے تو کیا؟

(۷۸) تمام روحیں اور مادے کسی وقت ایک دوسرے سے الگ تھے یا نہیں۔ اگر تھے تو خود ملے یا خدا نے ملایا۔ اور کیا پرلے اور مکتی میں ایک ہی حالت میں رہتے ہیں۔ اگر نہیں تو دونوں کی حالتیں کیا ہوتی ہیں۔ (عبد المجید از خانپور) (باقی باقی)

مباحثہ دیوریہ، نگینہ وجبلپور

اور

مولوی ابورحمت کا ظہور

حال میں جو مباحثہ مابین اہل اسلام اور آریہ سماج جبل پور میں ہوا ہے اُس کے متعلق مولوی ابورحمت صاحب میرٹھی نے بھی آریوں کو ڈگری دی ہے ظاہر کیا ہے کہ اس مباحثہ میں فتح آریوں کی ہوئی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب سے آریہ مناظرین کے اعتراضات کے جوابات نہیں ہو سکے وغیر ذالک۔ اب سوال یہ ہے کہ مولوی صاحب مذکور نے ایسا کیوں کیا؟ آیا مولوی صاحب کی یہ تحریر اور شہادت صداقت اور راستی پر مبنی ہے یا کسی ذاتی کاوش رنج اور عداوت پر؟ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۸ شوال کے پرچہ اہلحدیث میں ثابت کر دیا ہے کہ درحقیقت یہ تحریر ذاتی رنج و عداوت پر مبنی ہے۔ میرا بھی ایسا ہی خیال ہے کیوں! یونہی؟ نہیں نہیں۔ سُنئے بچند وجوہ۔

اوّل جس شخص نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر نہ دیکھی ہو تقریر نہ سُنی ہو یا کم از کم ...... مناظرہ نہ دیکھا ہو وہ شائد ایسی لایعنی تحریر کو صداقت پر مبنی سمجھ لے تو سمجھ لے۔ بندہ نے نہ صرف تحریر دیکھی بلکہ سیکڑوں مرتبہ تقریر سُنی۔ نگینہ میں مناظرہ بچشم خود دیکھا بلکہ مناظرہ پر رائے زنی بھی کی جو مناظرہ نگینہ کے ساتھ مطبوعہ موجود بھی ہے۔ مولوی صاحب کی تحریر اعلیٰ درجہ کی تقریر لاثانی۔ وقت مناظرہ تو گویا الہام ہی ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش متعلق اسلام کا جواب آں جناب نے تحریر کیا جس کی تعریف مولوی ابورحمت نے بھی بار ہا کی۔ دیانند کا کون اعتراض تھا جس کا مولوی صاحب نے دندان شکن اور معقول جواب نہ دیا ہو۔ حق پرکاش اسلام اور تہذیب الاسلام دنخل اسلام وغیرہ کے جو جوابات مولوی صاحب موصوف نے دیئے ماشاء اللہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ آخر دھرمپال، دھرمپال سے غازی محمود کیوں ہو گئے! انہی معقول جوابات کی بدولت۔ ستیارتھ پرکاش سے لیکر نخل اسلام تک کون اعتراض تھا جو کرنے سے رہ گیا ہو! کوئی نہیں۔ پھر وہ کون نئے اعتراض تھے جن کے جوابات جبل پور میں نہ ہو سکے۔ نگینہ میں بھی دو یا تین روز صرف زبانی مباحثہ ہوا تھا۔ زبانی مباحثہ میں چونکہ ہر قسم کی تقریر کا حتی الامکان موقع ہوتا ہے اس لئے آریہ مناظر یعنی ماسٹر آتما رام نے ایک ایک تقریر میں بلامبالغہ سیکڑوں اعتراض کرنا شروع کئے۔ مگر واہ سبحان اللہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی نہایت ہمت و استقلال سے ہر ایک اعتراض کا نہایت عمدہ اور دنداں شکن جواب دیتے رہے۔ پھر بھلا میں یا میری طرح اور بھی جو لوگ واقف حال ہیں وہ کس طرح باور کر سکتے ہیں کہ جبلپور کے مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب بند ہو گئے۔ بالکل غلط، لغو، افترا، مولوی ابو رحمت کی تحریر یقیناً ذاتی رنج و عداوت پر مبنی ہے۔ مزید ثبوت کے واسطے دیگر وجوہ ملاحظہ ہوں۔

دوم۔ آپ جانتے ہیں کہ بعض اپنے ہم پیشہ کو جبکہ وہ خصوصاً اپنے سے اچھے حال میں ہو ٹھنڈے دل سے نہیں دیکھ سکتے ہیں بلکہ ہمیشہ اس کی ترقی اور بہتری دیکھ دیکھکر آتش بغض و حسد میں جلا کرتے ہیں۔ بعینہ یہی حالت مولوی ابورحمت کی ہے۔ مولوی ابورحمت صاحب عرصہ سے بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کی تائید میں بجواب تکذیب براہین احمدیہ وغیرہ کتب لیکھرام۔ تہذیب المکذبین وید و قرآن کا مقابلہ وغیرہ کتابیں آپ نے لکھیں۔ مگر باوجود پورانے اور کہنہ مشق واعظ و مناظر بلکہ ماہر وید و شاستر ہونے کے مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں آپ کی قدر و منزلت اتنی بھی نہیں ہے جیسے دال میں نمک۔ واللہ میں سچ عرض کر رہا ہوں۔ میں جہاں کہیں گیا میں نے کسی سے مولوی ابورحمت کی تعریف نہیں سُنی۔ وہی ہمارے شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) ترک اسلام ہیں کہ باوجودیکہ مولانا صاحب طبقہ اہلحدیث سے ہیں لیکن ہم (احناف) بھی ایک خاص وقعت و عزت سے دیکھتے اور اپنے جلسوں میں بُلاتے ہیں۔ مزہ یہ کہ لوگ جانتے ہیں کہ مولانا صاحب ہمارے خیالات اور بدعات کی تردید کرتے اور اُن کو بُرا کہتے ہیں مگر پھر بھی اپنے جلسوں میں بُلانے سے باز نہیں آتے۔ سچ ہے کہ "ایں سعادت بزور بازو نیست"

میرے یہاں ہردوئی کے سالانہ جلسہ پر گویا مولانا صاحب کا تشریف لانا رجسٹرڈ ہو گیا ہے گو ابتدا میں بعض لوگ مخالفت کیا کرتے تھے۔ مگر اب تو مولانا موصوف کی خوبیوں نے ہر برنا و پیر پر وہ اثر کیا ہے کہ سبحان اللہ کوئی مخالف رائے نظر ہی نہیں آتا۔ مولوی ابورحمت کی بابت ملاحظہ ہو باوجودیکہ ہردوئی میں مکان بنا لیا ہے مگر ہردوئی والے جلسہ کے موقع پر جھوٹ موٹ بھی نہیں پوچھتے بلکہ علاوہ جلسہ کے دیگر ایام میں بھی حضرت کا وعظ کہنا پسند نہیں کرتے۔ غور فرماتے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر پنجاب سے ہردوئی بصد اصرار بُلائے جائیں۔ اور مولوی ابورحمت صاحب ہردوئی میں موجود ہوں انکی بات بھی نہ پوچھی جائے ؏

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(باقی باقی)

(احمد اللہ از ہردوئی)

(۳۸۷)

پریس کی بعض مشکلات کے سبب ہفتہ گذشتہ کا اخبار تیار نہ ہو سکا۔ اس لئے دونوں ہفتوں کا پرچہ اکٹھا ارسال خدمت ہے ❊

مینیجر

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۴۔اگست سے ۲۹۔اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ یہ ہے:۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے متعدد تجارتی جہاز غرق کئے جن میں سے جہاز عربی بہت بڑا جہاز تھا۔

انگریزی اور فرانسیسی آبدوز کشتیوں نے دو تین ترکی باربرداری کے جہاز بحیرہ مارمورا میں غرق کئے۔

روسی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے بحیرہ اسود میں ترکی باربرداری کے ایک سو جہاز غرق کئے۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ اُن کی دو تباہ کن کشتیوں نے ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا ہے۔

انگریزی جنگی جہازوں نے ہیلی گولینڈ کے کارخانہ آبدوزوں اور بندرگاہ پر سخت گولہ باری کرکے اُسے تباہ کر دیا۔

ایک بڑا جرمن بیڑا خلیج ریگا میں گھس گیا تھا لیکن روسی بیڑے نے اُسے سخت نقصان پہنچایا۔

بقول روسیوں کے اُنہوں نے جرمنوں کے ۸ تباہ کن جہاز دو کروزر جنگی جہاز اور ایک ڈریڈناٹ قسم کا جنگی جہاز غرق کر دئے ہیں۔

اس کے بعد جرمن بیڑہ واپس چلا آیا۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی ڈنمارک کے علاقہ میں خشکی پر چڑھ گئی تھی جس پر جرمن تباہ کن کشتیوں نے حملہ کرکے اُس کے ۱۴ آدمیوں کو مار ڈالا۔

گورنمنٹ ڈنمارک نے اس پر گورنمنٹ جرمن پر اعتراض کیا کہ اُس نے ڈنمارک کی غیر جانبداری کا احترام نہیں کیا۔

گورنمنٹ جرمنی نے گورنمنٹ ڈنمارک سے معافی مانگ لی اور کہا آئندہ غیر جانبدار ممالک کا احترام کیا جائیگا۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے سلطنت سپین کا ایک تجارتی جہاز غرق کر دیا تھا۔جس پر سپین نے اعتراض کیا تو گورنمنٹ جرمنی نے اس کا معاوضہ ادا کرنا قبول کر لیا۔

جرمنی کی تین آبدوز کشتیوں پر بحیرہ بالٹک میں انگریزی اور روسی آبدوز کشتیوں نے تارپیڈو پھینکے۔

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی کو غرق کر دیا۔

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک ترکی جہاز باربرداری کو غرق کر دیا۔

اطالوی ہوائی جہازوں نے گوریزیا (علاقہ آسٹریا) پر اور آسٹروی ہوائی جہازوں نے اوڈائن (علاقہ اٹلی) پر بم گرائے۔

جزیرہ نمائے گیلی پولی میں ترکی اور انگریزی فوجوں میں خونریز جنگ جاری ہے۔

اٹلی نے ترکی کے خلاف بھی اعلان جنگ کر دیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ ترکوں نے طرابلس میں عربوں کو اٹلی کے خلاف مدد دی ہے نیز اپنے ملک سے اطالویوں کو باہر جانے سے روک دیا۔

مشرقی میدان جنگ میں لڑائی برابر جاری ہے۔جرمنوں نے نوو جار جیو وسک، لومزا، کو دنو اور ادسو ویز پر قبضہ کر لیا ہے۔

ریگا کے علاقہ میں حالت غیر متبدل ہے

فرانس کے ۶۲ ہوائی جہازوں نے جرمنی کے سامان بارود کے ایک کارخانہ پر ۱۵۰ بم گرائے۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر اٹلی والوں نے آسٹریا کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا اور آسٹرویوں کے حملے پسپا کئے۔

مغربی میدان جنگ میں غیر فیصلہ جنگ ہوتی رہی۔جرمن فرانسیسیوں کی جارحانہ کارروائی کو روکنے کے لئے سخت کوشش کر رہے ہیں۔

جرمنی ٹرکی کو سامان جنگ جانے دینے کے سوال پر رومانیہ کو الٹی میٹم دینے والا ہے۔

جرمنی ایک نئے قرضہ کا اعلان کرنے والا ہے۔

جرمنی میں سپاہیوں کی قلت کے سبب ناقابل بھرتی آدمیوں کو بھی بھرتی کرنے کا مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے۔

جرمن آبدوز کشتی نے ایک جہاز موسومہ عربی کو غرق کر دیا ہے۔جس پر امریکن مسافر بھی سوار تھے جو جہاز کے ساتھ ہی غرق ہو گئے ہیں۔اس پر امریکہ اور جرمنی میں سخت کشیدگی ہو گئی ہے۔

جرمنی کے کئی اضلاع میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔

روسی سامان حرب کی کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ گولوں کی قلت بالکل دور ہو گئی ہے۔

اخبار ٹائمز لندن کو پیکن (چین) سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ پیکن (چین) میں اس قسم کی ایک تحریک شروع کرائی گئی ہے کہ ملک میں لوگوں کی رائے دریافت کی جائے کہ کیا یوآن شیہ کائی کو کوئی بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے یا اس کے بادشاہ بنانے کے متعلق ملک کو تیار کیا جائیگا۔

فہرست مضامین از صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۲۸

مدعی سست گواہ چست (مولوی ابو رحمت حسن کی غلط بیانیاں) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۷
مذاکرہ علمیہ بابت اجماع ۔ ۔ ۔ ۱۸
قادیانی مشن (گل دیگر شگفت) ۔ ۔ ۔ ۲۲
مباحثہ جبلپور کے متعلق پرکاش کا تعصب ۔ ۲۲
کیا وید مکمل ہیں؟ (علمائے آریہ سماج کی خدمت میں ایک ضروری سوال) ۲۴
مباحثہ دیوریہ۔نگینہ وجبلپور (اور مولوی ابو رحمت کا ظہور) ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۷
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۸

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں سردار کریم سنگھ پرنٹر کے اہتمام سے مولوی ثناء اللہ صاحب پبلشر نے چھپوا کر امرتسر سے شائع کیا۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے ٹوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ﴿ پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ۔۔ للعہ
۔۔ ۔۔ ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

(۳۹۳)

فہرست مضامین

قادیانی مشن (ضلع فیروزپور میں مباحثہ) - - ۱
مجوری اور پیغامی پارٹی میں چپقلش - - - ۳
ایک قادیانی سوال کا جواب - - - ۳
فتاویٰ نظامیہ - - - - - ۴
مباحثہ جلیور پر شہادت - - - ۶
مولوی رحمت باباجی - - - - ۷
مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم کا انعامی اشتہار ۷
دو حدیثوں کا دفع تعارض - - - - ۸
علمائے رنگین سے چند سوال کے جواب - - ۹
آریوں کا رسالہ مباحثہ جبل پور - - - ۱۰
فتاویٰ - - - - - ۱۲
متفرقات - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - ۱۵
" - - - - - ۱۶

قادیانی مشن

ضلع فیروزپور میں مباحثہ

ضلع فیروزپور کی تحصیل فاضلکا میں ایک قوم بودلہ بستی ہے جو بڑی شریف اور معزز قوم ہے اُن کے بہت سے گاؤں ہیں ایک بڑا گاؤں سرانواں ہے۔ اس قوم کا ایک نوجوان اکبر علی بعد تعلیم وکیل بنکر فیروزپور میں کام کرتا ہے یہ شخص مرزائی (قادیانی) مذہب کا پیرو ہوگیا۔ اس کے علاوہ اسی گاؤں میں ایک مدرس ہے جس کا نام الٰہ بخش ہے وہ بھی مرزائی ہے۔ ایکدو آدمی اور بھی ہونگے۔ دیہاتی آبادی عموماً بے علم ہی اکبر علی جب کبھی اپنے گاؤں میں جاتا تو لوگوں کو مرزائی مذہب کی دعوت دیتا۔ اس موضع میں اور اس کے اردگرد بھی بعض علماء ہیں جو مذہبی علوم سے اچھے واقف ہیں۔ چونکہ مباحثہ لودہانہ کے بعد خاکسار کا لقب **فاتح قادیان** مشہور ہوگیا اس لئے سب کی نگاہ اسی عاجز پر پڑی۔ میں نے پہنچکر میدان کا رنگ دیکھا تو کہدیا کہ یہ لوگ مباحثہ نکرینگے کیونکہ ان میں روح نہیں گو یہ تعداد میں بہت سے نظر آتے ہیں مگر دراصل یہ بے روح جسم ہیں اس لئے یہ لوگ مجھ سے مباحثہ نہ کرینگے۔ دو روز تک آئیں بائیں کرتے رہے کبھی کہیں حضرت مسیح مرگئے کبھی کچھ کبھی کچھ آخر میں نے مذاق سے کہا دونوں مرگئے۔ انہوں نے سمجھا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہوئے میر یعقوب علی ایڈیٹر الحکم دوڑتا ہوا میری طرف آیا کہ لکھدیجئے مسیح مرگئے۔ میں نے مذاق سے لکھدیا۔ "مسیح موعود آیا ہوا مرگیا" اسپر تالیں بجانے لگے۔ مفتی صادق سے تو رہا نہ گیا اُٹھکر بڑے زور سے تقریر کی کہ مولوی صاحب مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مان گئے۔ حالانکہ اس میں ایک اشارہ

اطلاع۔ پریس کے نئے انتظام کے سبب ۲۷۔ اگست کا پرچہ وقت پر نہ چھپ سکا ۳ ستمبر کے پرچہ کے ساتھ گزشتہ ہفتہ جمع کر کے بھیجا گیا۔ (مینجر)

تھا اُس مرنے والے نے جو اشتہار دیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائیگا تم دیکھ لو جو مرگیا وہ کیا ہوا۔ باقی رہا اُس کو مسیح موعود لکھنا۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ مسیح موعود دو ہیں ایک حضرت عیسٰے دوسرا دجال۔ بقاعدہ علم بیان دیکھنا یہ چاہیئے کہ متکلم کا منشا معلوم ہو کہ اُس نے اس لفظ سے کیا مراد رکھی ہے۔ سو اس کی پہچان کا آسان طریق یہ ہے کہ اُس کا مذہب اور عندیہ معلوم کر لیا جائے۔ کہ وہ مرزا صاحب کا معتقد ہے یا مخالف ہوگا وہی معنے اس لفظ مسیح موعود کے لئے جائینگے۔ یہ مسئلہ علم بلاغت کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔

اس بحث میں ایک بات عجیب تھی کہ مرزائی کمپ میں ایسی بےچینی نظر آتی تھی کہ کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ کبھی کوئی اُٹھتا کبھی کوئی۔ غرض ہر ایک اپنی ڈفلی بجاتا اور اپنا گیت گاتا۔ کبھی منشی قاسم علی کو امیر بناتے کبھی مفتی صادق کا نام لیتے غرض عجب پریشانی کا نظارہ تھا جس کا نقشہ قرآن شریف میں ہے تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى مباحثہ میں کیا ہوا اس کا ثبوت مندرجہ ذیل مضمون میں ملتا ہے:۔

سچی شہادت ہمارے علاقہ میں چند دنوں سے مرزائی مذہب کا چرچہ ہوا جس سے مسلمانوں میں آئے دن جھگڑا فساد ہونے لگے تو ہم لوگوں نے چاہا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرایا جاوے۔ گو اس نواح میں بفضلہ تعالیٰ علماء بہت ہیں۔ مگر چونکہ سارے دہرمردے ہماری نگاہ مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب فاتح قادیان پر پڑی۔ خط وکتابت سے فیصلہ ہوا تو ایک عالم صاحب کو امرتسر بھیجا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ مولانا موصوف ۲۰۔ اگست کو تشریف لائے۔ فریق مرزائی کی طرف سے بھی بہت سے علماء آئے تھے جن کے نام یاد ہیں یہ ہیں۔ مولوی سرور شاہ۔ مولوی محمد اسحٰق۔ مولوی اسمٰعیل۔ منشی قاسم علی۔ میر یعقوب علی۔ مفتی محمد صادق۔ اکبر علی وکیل فیروزپور۔ محمد صادق تھانہ دار ملوٹ تحصیل فاضلکا وغیرہ وغیرہ دور نزدیک کے لوگ بکثرت جمع ہوگئے۔ جن میں دیہاتی زیادہ تھے۔ ہم حیران تھے کہ اتنے بڑے مولوی صاحب ہیں مگر مولانا کے سامنے بات کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اُس وقت ہم نے سمجھا یا تو مرزائی مذہب ہی کمزور ہے یا مولانا واقعی شیر پنجاب اور فاتح قادیان ہیں۔ دو روز تک مقابلہ ہوتا رہا مگر ادھر اُدھر کی فضول باتوں میں مرزائیوں نے وقت کھویا۔ چنانچہ اسی پر اڑے رہے کہ حیات وفات حضرت عیسٰے علیہ السلام پر بحث ہوگی۔ یہ بھی کہا کہ یہ زہر کا پیالہ ہے جو مولوی ثناء اللہ کو پینا ہوگا۔ حافظ عبید اللہ صاحب نے جو صدر جلسہ تجویز ہوئے تھے کہا یہ کام مولوی ثناء اللہ کے بائیں ہاتھ کی چٹکی ہے۔ جب مرزائیوں نے اس پر بہت ہی زور دیا تو مولانا صاحب نے ایک موزون تمہید بیان کرکے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ سے دکھا دیا کہ مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام زندہ ہیں اس پر فریق مرزائی بہت شرمندہ ہوا۔ کبھی کہتے جو لوگ صدر جلسہ بنائے جاویں وہ ہمکو فساد نہ ہونے کی ذمہ داری لکھدیں۔ مولانا صاحب نے اسکا جواب دیا کہ فساد تو ہمارے بولنے سے ہوگا اس لئے ہم مناظرہ کنندے اقرار نامہ لکھدیں کہ ہم کوئی لفظ دل آزار نہیں بولیں گے۔ اگر بولینگے تو سو روپیہ جرمانہ دینگے اور جھوٹے سمجھے جاویں گے مگر مرزائیوں نے اس کو نہ مانا آخر صدر جلسہ نے ذمہ واری بھی دیدی۔ [illegible] کچھ وقت پر جھگڑتے رہے۔ [illegible] کہا جتنا وقت تم چاہو لیلو [illegible] چاہو ہمکو دو۔ مگر بات چیت شروع کرو۔ ہم حیران تھے کہ مولانا شیر پنجاب کے نام کا اثر ہے فرمایا چاہے ان کی ساری باتیں مان لو تب بھی یہ لوگ مجھ سے مباحثہ نہ کرینگے۔ جب ساری باتیں مان لیں تو ہم اور سب لوگ مباحثہ سننے گئے۔ مرزائیوں نے ایک شرط یوں لکھکر بھیجی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سوال یوں کرینگے کہ مرزا صاحب مہدی تھے یا مسیح۔ یا دونوں یا دونوں سے غیر۔ مولانا صاحب نے فرمایا سوال ہمارا ہوگا اس لئے الفاظ بھی ہمارے ہونگے تمہیں اس میں کوئی حق نہیں کہ ہمارے سوال کے لئے الفاظ تجویز کرو۔ اس شرط کو یوں بدلا کہ

مولوی ثناء اللہ مرزا صاحب کی مسیحیت پر سوال کرینگے

پس مرزائی جو بہانہ ڈھونڈتے تھے اُنہوں نے وہ کا عذر رکھ لیا اور اسی پر بضد ہوگئے کہ ہم تو یہ نہیں مانیں گے۔ تمام لوگ سمجھ گئے کہ گیدڑ شیر سے ڈرتے ہیں۔ ہم قسمیہ کہتے ہیں کہ بات یہاں پر آکر رک گئی۔ جب مرزائیوں نے کسی طرح نہ مانا تو مولانا صاحب نے وعظ فرمایا۔ وعظ میں مرزا صاحب کے دعوے اور ثبوت ایسے دکھائے کہ سبحان اللہ سب لوگوں کو تسکین ہوگئی۔ جو لوگ کسی قسم کے شک شکوک رکھتے تھے سب صاف ہوگئے۔ سب لوگ خدا کا شکر کرتے اور مولانا شیر پنجاب فاتح قادیان کو دعائیں دیتے ہوئے گھروں کو خوشی خوشی واپس ہوئے الحمد للہ۔

(مولوی) ابو الحسن محمد محرم الدین عفی عنہ صدر جلسہ
(مولوی) خیر الدین احمد سرسوی عفی عنہ
مولوی خاکسار محمد عبد الفتاح قبرالوی عفی عنہ
(مولوی) محمد عبد العزیز عفی عنہ سرانوی
پیر نظام الدین نمبردار کٹہ نواں (بقلم عطاء اللہ پسر موصوف)
سردار علی شاہ ذیلدار سرانواں
حاجی شہاب الدین نمبردار ٹوپ شہر تحصیل سرسہ
غوث محمد ساکن چندر کلاں مقیم حال بلیند
صادق محمد ولد غوث محمد بودلہ
کمترین محمد حنیف ساکن قبر والہ (زمیندار)
عاجز بارک اللہ بودلہ ساکن سرانواں (زمیندار)

قابل توجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع فیروزپور

مباحثہ سرانواں میں محمد صادق تھانہ دار تھانہ ملوٹ ضلع فیروزپور شریک تھا۔ چونکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کا پیرو ہے اس لئے وہ بجائے سرکاری خدمت کے فریق ثانی کی خدمت کرتا رہا۔ خدمت سے مراد کھانے پینے کی نہیں بلکہ اُن کی طرف سے ہمارے ساتھ جھگڑتا ہمارے لوگوں پر دباؤ ڈالتا یہاں تک اُن کا جھنڈ بنا ہوا

کر صاف لفظوں میں کہتا کہ ہم احقاق حق کیلئے آئے ہیں۔ ایک دفعہ بھرے جلسہ میں اُن کی طرف سے شرطیں طے کرنے پر تقریر کرنے لگا اُن کے مولویوں پر چھتری لگا کر نوکروں کی طرح کھڑا رہتا اُس کے ایسا کرنے سے ہمارے حقوق پر بہت بُرا اثر پڑتا۔ بلکہ بعض دفعہ لوگ سخت جوش میں آجاتے۔ حالانکہ اُس کا فرض منصبی یہ تھا کہ مجلس میں دونوں طرف سے الگ ہو کر امن عامہ کا انتظام رکھتا۔ بجائے انتظام کے وہ فریق ثانی کی تیزی میں ممد ہوتا۔ ہم نے اُس کو بارہا متنبہ کیا مگر وہ اپنی مذہبی حمایت کے جوش میں تھا اس لئے وہ ہماری نہ سنتا تھا۔ اُس کے ایسا کرنے سے ہماری اور ہمارے لوگوں کے فیلنگ پر ایک خاص بُرا اثر پہنچا جس کو ہم نے بڑے صبر اور تحمل سے برداشت کیا؛

محمودی اور پیغامی پارٹی میں چپقلش

ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزائیوں کی دو لوں پارٹیوں محمودی (قادیانی) اور پیغامی (لاہوری) میں ابتداسے کئی ایک امور میں تنازع چلا آتا ہے اُن میں سے ایک کا فیصلہ بھی آج تک نہیں ہوا۔ بلکہ ایک قسم کا اضافہ ہوگیا کہ پہلے پہل آپس میں دل آزار اور ناشائستہ الفاظ نہیں لکھا کرتے تھے۔ اب یہاں تک بھی نوبت آگئی ہے۔ خیر ہم اس میں کیا رائے دے سکتے ہیں ؏ ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند؛ ہماری غرض اس نوٹ سے ایک خاص ہے۔

اخبار زمیندار مورخہ ۲۶۔ اگست کے ساتھ ایک ضمیمہ نکلا ہے جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی طرف سے ہے۔ اس میں اصل روئے سخن تو محمودی پارٹی کی طرف ہے مگر اُس کے ضمن میں ایک فقرہ ہمارے لئے۔ بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کے لئے بھی ہے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کو مجدد قبول کرنا کل اہل اسلام کا فرض ہے۔ مجدد وقت کی تکذیب تو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تکذیب ہے۔

ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے شکر گزار ہیں کہ اُنہوں نے ہمکو مرزا صاحب کی مجددیت کی تبلیغ کی اسلئے ہم بھی بصدق دل آپ کی تبلیغ کو مانتے اور شکر گزاری کے ساتھ قبول کرتے۔ مگر چند وجوہ ہمکو اس کے ماننے سے مانع ہیں کیا آپ (ڈاکٹر صاحب) اُن کے رفع کرنے کے لئے کوشش کریں گے؟ آپ کی دل سوزی اور ہمدردی سے ہمکو مایوس نہ ہونا چاہئے کہ آپ نے جس دردِ دل سے ہمکو تبلیغ کی ہے اُسی دردِ دل سے اعلان فرماویں گے کہ جس کسی مسلمان کو مرزا صاحب کی مجددیت کے متعلق کسی قسم کا شک ہو وہ رفع کرا لے تو ہم اپنے شکوک یا بالفاظ دیگر اعتراض بالمواجہ پیش کرنے کو بھی آپکے سامنے حاضر ہوسکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ شک یا اعتراض کا اختیار سائل کو ہوگا۔ مجیب کو جواب دینے کے سوا تعیین سوال کا حق نہیں ہوگا؛

ایک قادیانی سوال کا جواب

امرتسر کے ایک مولوی صاحب کا ایک لڑکا اپنے کسی رشتہ دار کے بہکانے سے قادیان جا پہنچا جب وہ آیا تو مولوی صاحب موصوف نے اُس کو دفتر اہلحدیث میں بھیجا کہ اس کو سمجھاؤ۔ سمجھایا گیا۔ قائل ہوا۔ یہاں تک اُس نے اقرار کیا کہ میں قادیان سے اسباب لاکر اب یہاں ہی پڑھونگا۔ قادیان اسباب لانے گیا تو وہاں اُس کے ذکر کرنے پر ایڈیٹر الفضل نے بذریعہ اخبار ایک چٹھی اُس کی طرف سے لکھ ماری۔ چونکہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ وہ چٹھی اُس لڑکے کی لکھی ہوئی نہیں اس لئے ہم اُسکو مخاطب نہیں کرتے بلکہ اُس چٹھی کے اصلی راقم کو مخاطب کرتے ہیں پس وہ سُنے:۔

اب ہمارا تمھارا معاملہ اس حد سے بڑھ گیا ہے کہ کوئی جانب مستور بن سکے یا بننے کی اُس کو حاجت ہو۔

مذکورہ چٹھی میں ایک سوال ہمارے متعلق چھپا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

آپ (مولوی ثناء اللہ) نے فرمایا کہ مامور کی صداقت کا یہ نشان ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولے اور میں مرزا صاحب (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی کتابوں سے اُن کے جھوٹ دکھا سکتا ہوں۔ اور غالباً کچھ انعام بھی مقرر کیا۔ سو بہت مہربانی ہوگی اگر آپ ایسے مقامات کے حوالے رقم فرماویں۔ آپ نے ایک اور بات پر بھی پانچ سو انعام دینے کا دعویٰ کیا تھا جو مجھے یاد نہیں رہی۔ مولوی صاحب اگر دعوے میں سچے ہیں تو بذریعہ اخبار اس کا اعلان کریں۔ (الفضل ۱۹ اگست ء)

اہلحدیث: ہمارا دعوےٰ ہے کہ مرزا صاحب کی زبان کذب سے محفوظ نہ تھی۔ آپ اس کی مثال سُننا چاہتے ہیں تو سُنیں۔

مرزا صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں:-

تیرا (ثناء اللہ کا) مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے (صـ۲۳)

میرا دعویٰ ہے کہ اس میں مرزا صاحب نے دو جھوٹ بولے ہیں۔ اگر سچے ہو تو امرتسر آکر کسی دوست دشمن کی شہادت سے ثابت کردو کہ یہ میرے گزارہ کی نسبت جو مرزا صاحب نے دعوے کیا ہے صحیح ہے؛ دیکھو ایسا نہ ہو کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے (بقول مرزا صاحب) کئی ایک جھوٹوں کے مرتکب ہو (حقیقۃ الوحی)

دوسری مثال سنو جس کے لئے **پانسو روپیہ** کا اشتہار میں نے دیا تھا سنو! اگر تجھ میں ہمت رکھتے ہو تو مرد میدان بنکر سامنے آؤ اور مبلغ پانسو اب بھی پاؤ تا کہ لودہانہ کے تین سو سے زیادہ لیکر ہمیشہ کے لئے سُرخ رو ہو جاؤ۔ مرزا صاحب کے کذب کی دوسری مثال سُنو!

مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں مدت سے چھپکر شائع ہوچکی ہے دیکھو وہ کس دلیری سے

کہتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا (اشتہار انعامی پانسو روپیہ صف)

سو ست یہ دو مثالیں تو محفوظ رکھکر جواب دو اور انعام پانسو حاصل کرو پھر اور بھی بتلا دینگے - زیادہ بحث کی بات نہیں صرف اتنا کام ہے کہ مرزا صاحب کی کتب سا اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب دونوں ہاتھ میں رکھکر مقابلہ کی جاویں - اگر انکی مطابقت ہو جائے تو ہم انعام دینے کا وعدہ کرتے ہیں منصف کی ضرورت ہو تو ہم ماننے کو تیار ہیں - غرض ساری باتیں لودیانہ کی طرح ہونگی -

دیکھیے اب الفضل کا مستور راقم پردہ اخفا سے نکلتا ہے یا نہیں ؟ +

فتاوی نظامیہ

غریب اہلحدیثوں پر نظر عنایت

حیدرآباد دکن کے مدرسہ نظامیہ سے جو فتوے دئیے جاتے ہیں اُن کا مجموعہ جلد اول فتاوی نظامیہ ہماری نظر سے بھی گزرا - اس مجموعہ فتاوے میں جو جو علمی مضامین ہیں اُن سب کا ذکر نہ تو ضروری ہے نہ اس کی گنجائش - ہاں خاص جماعت اہلحدیث کے حال پر جو نظر عنایات مفتی صاحبان نے فرمائی ہیں - اُن کا کسی قدر ذکر ہمارے موضوع میں داخل ہے -

اس جلد میں غریب اہلحدیثوں کا کئی ایک جگہ ذکر ملتا ہے جو عجیب پیرایہ اور غریب علمی استدلالات کا مظہر ہے مگر ہم اس مضمون میں اُن میں سے ایک فتوے کا ذکر کرتے ہیں - باقی حسب ضرورت آئندہ انشاء اللہ -

اس مجموعہ میں فقہی کتابوں کی طرح کتاب کتاب اور باب باب مقرر کئے ہیں سب سے آخر کتاب الجہاد ہے -

ہمارے ناظرین اس نام سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ اس کتاب میں جہاد کے مسائل درج ہونگے - مگر چونکہ مسلمانوں میں عرصہ سے یہ کام (جہاد) متروک ہے

اس لئے ہمارے مفتی صاحب کو یہ بھی احساس نہ رہا کہ کتاب الجہاد میں کون سا مسئلہ درج ہونے کے قابل ہے - درج کیا تو یہ کہ غیر مقلدین اہل سنت نہیں چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں :-

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فرقہ غیر مقلدین مسمے بہ عامل بالحدیث یا اہل حدیث سنی مذہب میں داخل ہیں یا خارج سوائے اہل سنت وجماعت کے بہتر فرقوں میں سے کسی فرقہ کا نام سُنی ہی رکھا گیا - فرقہ عامل بالحدیث یعنی وہابیین اپنے سُنی ہونے کا جو دعوے کرتے ہیں حق ہے یا باطل - مذکورہ بالا فرقہ کی بنا کب سے ہے مذکورہ بالا فرقہ نو پیدا کے پیشتر جنہوں نے مساجد بنائے ہیں اُن کے ارادے کے موافق یہ فرقہ والے ان مساجد میں نماز پڑھنے کے مستحق ہیں یا نہیں ! بینوا توجروا -

الجواب صحیحین کی حدیث علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ سے یہ ثابت ہے کہ ہر ایک مسلمان پر آں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اُن کے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا اور اُس کو دانتوں سے مضبوط پکڑنا واجب و لازم ہے اسی طرح ترمذی کی حدیث صحیح ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالة و ید اللہ علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار سے ثابت ہے کہ جس مذہب پر امت کا اجماع ہو وہی مذہب حق ہے اور جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے - اور جو شخص جماعت عامہ سے خارج ہو وہ نار میں داخل ہوگا - اور ایک حدیث میں سواد اعظم کے اتباع کا حکم بھی آیا ہے جبکہ حدیث سابق الذکر سے اتباع سنت اور بعد والی حدیثوں کی جماعت عامہ یعنی سواد اعظم کے ساتھ رہنے کا حکم ثابت ہے تو اس وقت مذاہب اربعہ

(یعنے حنفی - شافعی - مالکی - حنبل جن پر اجماع امت ہوگیا ہے - اور ہر ایک مذہب کے علماء نے ایک دوسرے کی حقانیت پر فتوے دیدیا ہے) کے سوا کوئی اور مذہب حق نہیں ہے اور چونکہ یہی سواد اعظم ہے اس لئے باجماع امت اس کے مجموعہ کا نام سنت وجماعت رکھا گیا - اشباہ والنظائر میں ہے :-

وما خالف الائمة الاربعة مخالف لاجماع وقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذهب مخالف الاربعة لانضباط مذاهبهم وکثرة اتباعهم

تفسیر احمدی میں ہے :- قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للاربع فلا یجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مخالفا لهم ؏ اور دوسری جگہ ہے -

وان نضاف ان انحصار المذاهب فی الاربعة واتباعهم فضل الٰهی وقبولیة عند اللہ تعالیٰ لا مجال فیہ للتوجیہات والادلة - اور حافظ ابن حجر شافعی نے فتح المبین فی شرح الاربعین میں لکھا ہے اما فی زماننا فقال ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة الشافعی ومالک وابی حنیفة واحمد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین -

اور علامہ ابراہیم بن مرعی مرعی مالکی نے فتوحات وہبیہ میں لکھا ہے اما فیما بعد ذالک فلا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة مالک وابی حنیفة والشافعی واحمد لان هؤلاء عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت احکامها وخدمها تابعوهم وحرروها فرعا فرعا وحکما حکما

اہلحدیث - مفتی صاحب کا فرض تھا کہ اہل سنت کی جامع مانع تعریف کرتے - چونکہ آپ مقلد تھے لازم تھا کہ کسی مجتہد کے قول سے تعریف نقل کرتے

پھر اُس کے مطابق جو اہل سنت میں داخل رہتا اُس کو داخل رکھتے جو خارج ہوتا اُس کو خارج کہتے ہم پوچھتے ہیں اگر یہی تعریف ہے اہل سنت کی جو مفتی صاحب نے کی ہے کہ جو مذاہب اربعہ میں سے کسی کا مقلد ہو تو مفتی صاحب مہربانی کر کے ہمیں بتلا دیں کہ مذاہب اربعہ کے امام (ابو حنیفہ۔ مالک۔ شافعی۔ احمد) رضی اللہ عنہم خود اہل سنت نہ ہوئے کیونکہ وہ خود تو مقلد نہ تھے۔ مقلد اور مجتہد میں اثنینیت کیا باعتبار شخصیت اور کیا بلحاظ مراتب سب کے نزدیک مسلم ہے۔ پھر بتلائیے مجتہدین جب اہل سنت نہ ہوئے تو غیر مقلدوں کو اہل سنت سے خارج ہونے میں کیا نقصان لازم آئیگا۔

دوم۔ مفتی صاحب کا کمال دیکھئے کہ پہلی حدیث کے معنے میں لکھتے ہیں "جس مذہب پر امت کا اجماع ہو وہی مذہب حق ہے" چونکہ اجماع امت کسی مذہب پر آج تک سوائے مذہب اہلحدیث کے نہیں ہوا (جس کا ذکر آگے آتا ہے) اسلئے مفتی صاحب نے بڑی دلیری سے اجماع کو بدل کر یوں لکھا کہ "بعد والی حدیثوں سے جماعت عامہ یعنی سواد اعظم کے ساتھ رہنے کا حکم ثابت ہے" ہم حیران ہیں کہاں اجماع اور کہاں سواد اعظم۔ سواد اعظم اگر کچھ چیز ہے تو یعنے جمہور ہے۔ جمہور اور اجماع میں فرق بیّن ہے۔ اجماع اگر کوئی شرعی دلیل ہے تو ہو مگر جمہور تو شرعی دلیل نہیں۔ جمہور کی اس سے زیادہ کیا وقعت ہوگی کہ بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ صاحب جمہور کے مخالف ہیں۔ سنئے!۔

وتر دو ل کہنے واجب کہتے ہیں امام صاحب منفرد ہیں یہاں تک کہ ان کے شاگرد بھی اُن سے الگ ہیں۔ قضاء قاضی کا نفاذ ظاہراً و باطناً ہوتا ہے اس میں بھی امام صاحب جمہور کے مخالف ہیں۔ وغیرہ ذالک۔

کتب اصول میں جمہور کو بمعنی اجماع کہیں بھی نہیں لکھا۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مفتی صاحب کی دلیل میں حد اوسط کیسے متحقق ہوگی۔

اِن مفتی صاحب نے ایک اور کمال علمی دکھایا کہ چند مصنفوں کے اقوال نقل کئے ہیں کہ ان مذاہب کی صحت پر اجماع ہے وغیرہ۔ مگر جناب نے اس پر توجہ نہیں فرمائی کہ ان مصنفین کا یہ قول خود اجماع ہے یا حکایت اجماع؟ کچھ شک نہیں کہ یہ قول اجماع نہیں بلکہ حکایت اجماع ہے۔ چونکہ حکایت اجماع ہے اس کی تصحیح کے لئے محکی عنہ کا پتہ ملنا ضروری ہے یعنی ہم کو بتلایا جائے کس زمانہ میں مجتہدین امت نے اس امر پر اجماع کیا ہے جس کا دعوے کیا جاتا ہے مفتی صاحب ہی سے یہ غلطی صادر نہیں ہوئی آج کل علم کی کمی سے عام طور پر نقل اجماع کو اجماع کہا جاتا ہے۔ جونہی کسی مصنف کے قلم سے نکلا کہ اس مسئلہ پر اجماع ہے بس اُس کو اجماع سمجھ لیا گیا۔ انا للہ۔ حالانکہ بحکم علم اصول یہ قول ایک نقل یا روایت ہے جس کا ثبوت ہونا ضروری ہے۔ جب تک حکایت اور محکی عنہ مطابق نہ ہوں بحث کا دعوے نہیں ہو سکتا خیر یہ تو ایک علمی بات ہے جو اس کو سنجالے وہ جو کچھ کہے اُس کا حق ہے اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اہلحدیث کے مذہب حق ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ مفتی صاحب اور اُن کے ہمخیال تصحیح کنندگان علماء غور سے سنیں۔

کچھ شک نہیں کہ ائمہ اربعہ کا وجود دوسری صدی سے ہوا ہے گو امام ابو حنیفہ صاحب ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے تھے مگر علمی وجود اُن کا دوسری صدی میں ہوا ہے بیس پچیس سال کی عمر تک تو آدمی کھیلنے کودنے اور پڑھنے میں رہتا ہے۔ جب ان ائمہ اربعہ کا وجود دوسری صدی میں ہوا تو ان سے پہلے لوگ جو افضل الامت تھے ان قیودات مذہبی سے پاک صاف ہونگے اور ضرور ہونگے پس اُس زمانہ میں اسلام کیا تھا؟ قرآن و حدیث۔ جو بعینہ اہلحدیث کا مذہب ہے۔ اُس کے بعد جو تعینات مذہبی پیدا ہوئے انہوں نے سابق اجماع کا خلاف کیا۔ لہذا یہ سب مفارق اجماع ہونے کی وجہ سے اہل سنت سے خارج ہوئے

چاہئیں۔

مفتی صاحب! یہ ہے اصل علمی طریق اور یہ ہے صحیح استدلال جس کے کسی مقدمہ پر جرح نہیں ہو سکتی۔

اور سنئے۔ اہل سنت کی تعریف آپ نے تو کسی مجتہد سے نقل نہیں کی بلکہ باوجود مقلد ہونے کے اپنی ساختہ تعریف پر اعتماد کیا۔ ہم آپ کو ایک مسلمہ مجتہد کی تعریف سناتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ بتلائیے اہل سنت کون ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں

وفی النسفی سئل ابو حنیفۃ عن مذھب اھل السنۃ والجماعۃ فقال ان تفضل الشیخین وتحب الختنین وان تری المسح علی الخفین وتصلی خلف کل بر وفاجر (ص ۹۲)	یعنی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اہل سنت وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور عمر کو سب امت سے افضل جانے اور حضرت عثمان اور علی سے محبت رکھے اور موزوں پر مسح کرے اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ لیا کرے"

یہ ہے اہل سنت کی جامع مانع تعریف جو اُس زمانہ کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اس کے مطابق بتلائیے اہلحدیث کیا ہیں۔ اس کے ایک ایک جزء کو جانچئے کہ اہلحدیث پر صادق ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ہندوستان کے مستند حنفی عالم کا فیصلہ سنئے:۔

مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی سے سوال ہوا:۔

مولانا سید نذیر حسین صاحب جو دہلی میں محدث ہیں اُن کو لوگ مردود اور خارج از اہل سنت جانتے ہیں؟

مولانا مرحوم نے جواب میں فرمایا:۔

بندہ کو اُن کا حال معلوم نہیں اور نہ میرے ساتھ اُن کی ملاقات ہے۔ لوگ اُن کے حال کے بیان میں مختلف ہیں۔ اگرچہ اُن کو مردود اور خارج از اہل سنت کہنا بھی سخت بیجا ہے عقائد میں سب متحد ہیں مقلد غیر مقلد۔ البتہ

اعمال میں مختلف ہوتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد)

(فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص۱۲)

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آج کل کے کسی مفتی صاحب کا کیا حق ہے کہ باوجود مقلد ہونے کے بغیر قول مجتہد کے فتویٰ دے۔ حالانکہ اصول کی مستند کتابوں میں لکھا ہے

اما المقلد فمستنده قول المجتهد (مسلم الثبوت) (توضیح وغیرہ)	مقلد کا اعتبار صرف اپنے امام کے قول پر ہونا چاہئے۔

اور درمختار کے دیباچہ میں بطور رسم المفتی کے لکھا ہے۔ یفتی علی قول الامام مطلقا ہر حال میں امام صاحب کے قول پر فتویٰ ہونا چاہئے

افسوس ہے ہمارے حنفی دوست خود تو امام ابوحنیفہ صاحب کے خلاف فتوے دیں اور مخالف امام اوروں کو بناویں یا للعجب وضیعة الادب

مباحثہ جبل پور پر شہادت

جبلپوری مباحثہ کی بابت یہ تو فیصلہ ہو چکا کہ مسافر نے جو تحریری مباحثہ سے انکار کیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ آئندہ کو اُسے جھوٹ بولنے اور لکھنے کا موقع مل سکے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ لطف یہ کہ فتح کی شیخی بگھارتے ہوئے اُس نے یہ بھی کہدیا تھا کہ جبل پور کے مسلمان اور منتظمان جلسہ بھی مولوی ثناء اللہ کی شکست پر ناراض تھے۔ ادھر ہمارے پُرانے مہربان مولوی ابورحمت کا مضمون عنایت آریہ و اہلحدیث منتظمان کی نگاہ سے گذرا انہوں نے اصلی شہادت لکھکر بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجی جو درج ذیل ہے۔

کیا ایڈیٹر صاحب پرکاش اور آریہ گزٹ اس شہادت کو سنینگے؟

دیدہ باید (ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم لوگ باتفاق رائے بدستخط خود آپ کے اخبار میں درج کرانے کیلئے ذیل کا مضمون روانہ کرتے ہیں۔ امید کہ اس کو کسی گوشہ میں جگہ دیکر شکریہ کا موقع دینگے۔

وھو ھذا!

جبل پور میں جو مباحثہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین ہمارے انتظام سے ہوا تھا الحمد للہ۔ اُس میں اسلام کی فتح بیّن ہوئی۔ جبلپور اور گرد و نواح کے جو لوگ شریک جلسہ تھے اسلام کی فتح پر سب خوش و خرم ہیں۔ ہم نے ہر چند زور دیا کہ مباحثہ تحریری ہو مگر آریوں نے جس مصلحت سے اسکو نہ مانا تھا وہ مصلحت اب معلوم ہوئی کہ تحریری مباحثہ میں کوئی بات بعد میں ایسی تحریر کرنے کا موقع نہ ملیگا جس میں فریق مخالف کی فتح ثابت ہو جاوے اور ناظرین کو گرفت کا موقع ملے اور ہمکو جھوٹی شیخی بگھارنے کا موقع نہ ملے۔ مولوی ابورحمت حسن میرٹھی کا آریوں کی فتح کا اعلان کرنا مولانا ثناء اللہ صاحب کے حسد پر مبنی ہے خدا اس حسد سے ہم سب کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

ملا طیب علی عبدالرسول صاحب جبل پوری کا جو مضمون اخبار اہلحدیث ۸ شوال کے صفحہ ۱۲ کالم دوم میں چھپا ہے ہم لوگ بھی اسی سے متفق ہیں۔ ملا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح لکھا ہے۔

مولوی ابورحمت حسن میرٹھی کا جو مضمون اخبار آریہ سے نقل کیا گیا ہے اُس کے پڑھنے سے حسد کی بو آتی ہے جو ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور نتیجہ نکال سکتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ان مضامین پر خاص روشنی ڈالی جائیگی۔

مولوی ابورحمت حسن کے وہ شرمناک واقعات جو اُن سے سرزد ہوئے ہیں۔ منڈلہ سی پی کی حضرات کی تحریر سے ظاہر کئے جاوینگے جب کہ حضرت جی منڈلہ تشریف لیگئے تھے اور دوران قیام میں آپ سے ظہور پذیر ہوئے۔ حضرات منڈلہ اسپر روشنی ڈالیں فقط (۲۶ اگست ۱۵ء)

ڈاکٹر جہانگیر خان ممبر متولی انجمن اسلامیہ جبلپور
قاضی محمد خان آنریری مجسٹریٹ
حاجی محمد سردار خان جنرل مرچنٹ منڈلہ سی پی
حافظ محمد عبدالمتعال خان جنرل مرچنٹ
سید عبدالہادی جائنٹ سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام جبلپور۔
طیب علی عبدالرسول خزانچی انجمن ضیاء الاسلام
محمد عبدالجبار خان سوداگر
محمد شریف اللہ خان سوداگر
محمد حبیب اللہ خان سوداگر
خواجہ احمد خان سوداگر
محمد عبدالعزیز محرر انجمن اسلامیہ
قاضی محمد یوسف سٹورکیپر انجمن اسلامیہ جبلپور پریس
حاجی محمد حسین خان سوداگر منڈلہ
جان محمد عفی عنہ ٹھیکہ دار جنگلات
علی احمد
عبدالرزاق سوداگر
محمد * پنشنر
حافظ احمد عفے عنہ
صوفی عبدالحمید شوز مرچنٹ جبلپور
عبدالجبار خان بہالدر پورہ جبل پور
سلطان خان ”
محمد عزیز الحسن پیش امام جامع مسجد جبلپور
محمد تبیین خان لوہردرا لوُر
محمد گوہر خان
سلطان احمد مالگا مسجد جبل پور
قاضی سید رزاق علی ساکن دموہ
محمد عبدالحفیظ خان بہالدار پورہ جبل پور
قاضی وحید الدین انصاری مسلم پریس جبلپور
دلدار خان سوداگر جبلپور
حافظ محمد حنیف خان پنشنر

* یہ نام نہیں پڑھا گیا (ایڈیٹر)

مولوی رحمت باباجی

جناب مولانا صاحب فاضل ایڈیٹر شیر اسلام دامت فیوضکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ان چند فقروں کو براہ مہربانی ضرور اہلحدیث کے کسی کالم میں جگہ دیجئے اور خاکسار کو ممنون و مشکور فرمائیے -

قریب ڈیڑھ سال کے عرصہ ہوا کہ بابا ابو رحمت صاحب میرٹھی رائے بریلی تشریف لائے تھے اور وہاں سے آپ عازم قصبہ امیٹھی ہوئے یہہ وہ وقت تھا کہ جب امیٹھی آریوں کا نہایت زور دورہ تھا اور خاکسار ریاست امیٹھی میں ملازم تھا قبل روانگی باباجی موصوف ایک دوست نے مجھے اطلاع دی کہ بابا ابو رحمت صاحب امیٹھی تشریف لیجانے والے ہیں حتی المقدور اُن کی خدمت کرنا - خیر باباجی بروز جمعہ قصبہ مذکور میں تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ آپ کا لیکچر بھی (آریوں کے رد میں) ہوا اور دو روز آپ کا قیام بھی رہا - خاکسار نے حتی الامکان آپ کی خدمت بھی کی - پھر وہاں سے آپ کو ہمراہ لیکر پرتاب گڈھ آیا اور جناب شیخ کفایت اللہ صاحب رئیس کے مسکن پر آپ کو ٹھیرایا - دوران گفتگو میں کہیں میرے منہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب و مرزا صاحب قادیانی و مباحثہ لودہانہ میں قادیانیوں کی شکست اور مولوی صاحب موصوف کی فتح کا تذکرہ نکل گیا تو بابا جی کے چہرہ سے غصہ کے آثار نمایاں ہوئے - اور ترشح کلام سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے بدل مداح و ثناخوان ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے نہایت متنفر اور مکدر ہیں - مجھے اُسی وقت شبہ ہوا کہ باباجی ضرور مرزا صاحب قادیانی سے عقیدت رکھتے ہونگے - اور جو فاضل ایڈیٹر اہلحدیث سے جو اُن کو نفرت و ملال ہے وہ کسی خاص وجہ سے ہوگی - پھر میں نے دوبارہ اس امر کا استفسار نہیں کیا - اب ۱۳ شوال کے پرچہ اہلحدیث اور اُس کے قبل کے پرچے سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ بابا ابو رحمت بلا مبالغہ مرزا صاحب قادیانی کے معتقد ہیں اور فاضل ایڈیٹر اہلحدیث سے جو اُن کو بغض و ملال ہے وہ محض قادیانیوں کی مخالفت کی وجہ سے ہے اسی بغض و ملال ہی کا باعث ہے کہ جو ۱۳ شوال کے پرچہ اہلحدیث میں باباجی جبل پور کے مباحثہ کی بابت جلی قلم سے آریوں کو فتحیابی کی مبارکباد دے رہے ہیں ورنہ باباجی کیا کوئی عقل مند آدمی اس بات کو باور کر سکتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر ساجنگی دلاور جس کی تیغ بُرّاں نے ہزاروں مخالفوں کی کمریں توڑ دی ہو وہ ایک ادنیٰ سے جبل پور کے معرکہ میں پیٹھ دکھا دے - خدا انجام بخیر کرے اور حسد و تعصب کا ستیاناس ‘ اگر حسد و تعصب کا یہی لیل و نہار رہا تو احتمال ہے کہ خدا نخواستہ باباجی بھی مہاشہ ستدیو (غلام حیدر) کی طرح آریوں کے پلیٹ فارم پر لیکچر دیتے نظر آوینگے - وَاللّٰہُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔

(خاکسار عبد الصمد خان عفی عنہ خریدار اہلحدیث متوطن مرانپوری)

مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا انعامی اشتہار

قابل توجہ علماء اہلحدیث

جناب مولانا مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر

السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اپنے اخبار گوہر بار میں چند سطور مرقومہ ذیل تحریر فرماکر ممنون و مشکور فرمائیے :-

گزارش ناظرین اہلحدیث سے یہ ہے کہ خاکسار کی نظر سے ان دنوں میں ایک کتاب مسمی بہ : مجموعہ مولود شریف اور وعظ شریف اور رسالہ حالات حقہ غوث الثقلین اور کرامات شریف گزری - یہ کتاب مجھکو میرے ایک دوست کی معرفت ملی ہے اُن کو ایک شخص حنفی المذہب نے میرے دیکھنے کیلئے دی تھی - خیر - مطلب یہ ہے کہ عرصہ ہوا ایک اشتہار منجانب انجمن اہلحدیث مراد آباد اخبار ہذا میں شائع ہوا تھا جس میں تحریر تھا کہ جو شخص آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ آٹھوں مسائل کو صحیح دلائل سے غیر مسنون ثابت کر دیگا اُس کو فی مسئلہ عنلہ روپے انعام دیئے جاوینگے اُس کو میں نے کئی مقلدین اصحاب کو دکھلا کر جواب طلب کیا تو ایک صاحب نے مذکورۂ بالا کتاب مجھے دیکھنے کو دی جس میں جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب (مرحوم) کانپوری (مصنف کتاب مذکور) نے بہت سی خفگی اور ناراضگی کے بعد بھائی اہلحدیثوں کو ایک اشتہار دیا ہے جو لفظ بلفظ کتاب مذکور سے نقل کرکے ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو :-

اشتہار لائق اظہار غیر مقلدین کو واضح ہو کہ جو صاحب اس دعوے پر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دم آخر تک نماز میں آمین پکار کر کہتے تھے یا خلفاء اربعہ ہمیشہ پکار کر کہا کرتے تھے یا جمہور تابعین کا اس کے پکار کر کہنے پر اجماع قطعی ہے یا آں حضرت نے پکار کے آمین کہنے کا حکم دیا ہے ایک حدیث بھی ان شرائط سے جو کوئی لائیگا تو فی حدیث عللہ روپے شل محمد علی صاحب وکیل عدالت مرزاپور بندہ سے حسب شرائط مندرجہ مستحق انعام ہوگا ‘ شرائط :- حدیث صحیح قطعی الدلالۃ غیر منسوخ - متفق علیہ ہو کہ اُس کی حدیث اور روایت میں کسی اہلحدیث کو کلام نہو - اھ

اسی طرح رفع یدین اور قرأت فاتحہ خلف امام اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کو بھی انہی قیود اربعہ سے کسی حدیث مشروط بشرائط مذکورہ ثابت کر دیگا تو فی حدیث

(۵۹۷)

بیس روپیہ نقد انعام پائیگا۔ اگر کوئی حدیث ہے تو لاویں غیر مقلدین اور انعام لیویں المشتہر سب مسلمانوں کا دعاگو:۔

خادم طلبہ محمد عبد اللہ حنفی المذہب نقشبندی مجددی المشرب مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور

آپس ناظرین سے التماس ہے کہ اگر کسی صاحب نے اس کا جواب دیا ہو اور انعام حاصل کیا ہو تو براہ نوازش اخبار ہذا میں شائع فرمادیں۔ اگرچہ مشتہر صاحب انتقال کر گئے ہیں لیکن اُن کے صاحبزادہ حافظ محمد ولی اللہ صاحب مدرس قرآن مجید مدرسہ جامع العلوم کانپور بقید حیات ہیں اُن سے منظوری لیکر کوئی مولوی صاحب جواب دیویں اور انعام لیویں۔ بفضلہ تعالیٰ اس وقت بھی بڑے بڑے علماء جماعت اہلحدیث میں موجود ہیں کیا اچھا ہو کہ اہلحدیث کانفرنس دہلی یا انجمن اہلحدیث مراد آباد ہی اس کا جواب دے۔ آخر میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب سے بھی عرض ہے کہ آپ بھی اس طرف اپنی توجہ مبذول فرمادیں۔ فقط والسّلام۔

(راقم خاکسار محمد دلاور خان۔ اجمیر)

اہلحدیث— ترمذی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت رفع یدین کے لئے کافی ملتی ہے جسکے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:۔

عن ابي حميد الساعدي قال سمعته وهو في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة بن ربعي يقول انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ما كنت اقدمنا له صحبة ولا اكثرنا له اتيانا قال بلى قالوا فاعرض فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه فاذا اراد ان يركع رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم قال الله اكبر وركع ثم اعتدل فلم يصوب راسه ولم يقنع ووضع يديه على ركبتيه ثم قال سمع الله لمن حمده ورفع يديه واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى الى الارض ساجدا ثم قال الله اكبر ثم جافى عضديه عن ابطيه وفتخ اصابع رجليه ثم ثنى رجله اليسرى وقعد عليها ثم اعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم هوى ساجدا ثم قال الله اكبر ثم ثنى رجله وقعد واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه ثم نهض ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك حتى اذا قام من السجدتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه كما صنع حين افتتح الصلوة ثم صنع كذلك حتى كانت الركعة التي تنقضي فيها صلوته اخر رجله اليسرى وقعد على شقه متوركا ثم سلم وزاد فيه ابو عاصم عن عبد الحميد بن جعفر هذا الحرف قالوا صدقت هكذا صلى النبي صلى الله عليه وسلم۔ (جلد اول ص۴۲)

ابو حمید ساعدی نے دس صحابہ میں بیٹھکر کہا میں آں حضرت کی نماز تم سے اچھی جانتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا تو صحبت میں ہم سے پہلے نہیں آیا تھا نہ تیرا آنا جانا زیادہ تھا۔ اس نے کہا ہاں۔ مگر بات یونہی ہے۔ خیر۔ اُن سب نے کہا اچھا دکھا۔ اُس نے کہا آں حضرت جب نماز کو کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور رفع یدین کرتے یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کرنا چاہتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اُن دونوں کو کندھوں کے برابر کرتے پھر اللہ اکبر کہکر رکوع کرتے اور رکوع میں کمر سیدھی کرتے اپنے ہاتھ دونوں زانوؤں پر رکھتے پھر سمع اللہ کہکر رفعیدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر سجدہ کرنے کو اللہ اکبر کہکر زمین کی طرف جھکتے اور اپنے دونوں بازوؤں کو دونوں بغلوں سے الگ رکھتے اور اپنے بائیں پیر کو پھیر کر اُس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی اپنی جگہ پر آجاتی۔ اسی طرح باقی نماز ہیں کرتے۔ یہاں تک کہ جب دو رکعتیں پڑھکر تیسری کے لئے اُٹھتے یعنی کھڑے ہوتے تو تکبیر کہکر رفعیدین کرتے جیسا پہلی دفعہ کیا تھا جب نماز شروع کی تھی یہاں تک کہ جب اخیر کی رکعت ہوتی جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے اپنا بایاں پیر دائیں جانب نکالدیتے اور بائیں ران پر بیٹھتے۔ ابو حمید کی یہ روایت سُنکر سب نے بیک زبان کہا تم نے سچ کہا۔ اسی طرح آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔

اس حدیث میں رفعیدین کا مسئلہ صاف ہے اسی طرح اور مسائل بھی صاف صاف الفاظ میں ملتے ہیں۔ انعام لینے کا حال معلوم نہیں ایسے مذہبی مباحثات میں انعام کا حاصل ہونا مشکل ہے لودہانہ میں جو مرزائیوں سے ستہ صد انعام وصول ہوا تھا اُس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ مقررہ رقم پہلے ہی امین کے پاس بشرائط خاص رکھوالی تھی۔

دو حدیثوں کا رفع تعارض

اخبار اہلحدیث ع۴۲ جلد ۱۲ میں مولوی سید امیر حسن صاحب نے دو حدیثوں میں تعارض دکھلا کر رفع تعارض کی طرف ناظرین اخبار کو توجہ دلائی ہے۔ دو حدیثوں میں ایک حدیث یہ ہے کہ دجال کا حرمین میں داخل ہونا حرام ہے ان علی کل نقب منهما ملائكة يحرسونها یعنی حرمین (مکہ مدینہ) کے ہر راہ پر فرشتے ہونگے جو دونوں کی حفاظت کرینگے۔ دوسری حدیث یہ ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ دجال بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے جس طرح حضرت عیسٰے اور حضرت موسیٰ وغیرہ کو آپ نے دیکھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ ثم رايت رجلا وراءه جعد اقططا اعور عين اليمنى كاشبه من رايت بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجل يطوف بالبيت فقلت من هذا فقالوا هذا المسيح الدجال۔

صورت رفع تعارض | دجال کا مکہ اور مدینہ میں داخل ہونا اُس وقت حرام ہے جس وقت وہ اپنا فتنہ

پھیلانے نکلیگا اور لوگوں کے بے دین۔ کافر مشرک مرتد بنانے کے لئے کھڑا ہوگا اور خود بھی مرتد کافر ہوگا۔ لیکن قبل اس کے نہ اس کا طواف کرنا منع ہے نہ مکہ میں داخل ہونا منع ہے جبتک اُسے مرتد اور کافر متبع شیطان نہ ثابت کیا جاوے جس طرح شیطان قبل نافرمانی کے فرشتوں میں تھا آسمان پر تھا جہاں چاہتا لیکن بعد نافرمانی کے فَاخْرُجْ مِنْهَا وَمَا كَانَ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا کا حکم ہوا یعنی آسمان سے یا جنت سے نکل جا تجھے کوئی حق نہ تھا کہ وہاں تکبر کرے۔ اب اُس کا فرشتوں کی باتوں کے لئے سننے جانا بھی حرام ہوگیا لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بعینہ یہی حال دجال کا بھی ہے جسوقت کا منظر آپ کے سامنے خواب میں پیش کیا گیا تھا اُس وقت اُس کا کفر و ارتداد و شیطانیت ثابت نہیں چنانچہ یہی تحقیق ہے حافظ ابن حجر اور علامہ کرمانی کی بھی قال فی الفتح وفیہ دلالۃ علی ان قولہ صلعم ان الدجال لا یدخل المدینۃ ولا مکۃ ای فی زمن خروجہ ولم یرد بذالک نفی دخولہ فی الزمن الماضی انتھی علامہ کرمانی لکھتے ہیں فان قلت حرم علی الدجال دخول مکۃ قلت انما هو حکم فی زمن خروجہ علی الناس ودعواہ الباطلۃ وایضاً لفظ الحدیث انہ لا یدخل ولیس فیہ نفی الدخول فی الزمن الماضی۔ والعلم عند اللہ

محمد عبید اللہ خلف مولانا عبد السلام مبارکپوری

علمائے انجین سے چند سوال کے جواب

اخبار اہلحدیث نمبر ۴۲ جلد ۱۲ میں حکیم محمد سجاد صاحب کے چند سوال بغرض جواب چھپے ہیں جن کو جواب عرض ہیں۔

(۱) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے شہید یا قتل ہونے کے بارے میں علماء مورخین اہلحدیث کا کیا خیال ہے کہ وہ قتل ہوئے یا کہیں بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے اور وہیں وفات پائی مفصل اور مدلل تحریر فرمائیں۔

میرے نزدیک چونکہ یہ لڑائی درمیان میں دو مسلمانوں کے محض ایک ملکی جنگ تھی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نہ تھی اس لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید نہیں بلکہ مقتول ہوئے یا زیادہ سے زیادہ شہادت صغریٰ کہنا چاہئے۔ انتھی بلفظہ

الجواب

یہ درحقیقت دو سوال ہیں۔ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ بلا شبہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں جمہراً مع اعوان کے شہید کئے گئے۔ اسپر تمام محدثین و علمائے مورخین اہلحدیث کا اتفاق ہے اور کہیں تجارت کے لئے نہیں گئے تھے کہ اُن کی وفات وہاں پر ہوئی۔ یہ سب چانڈو خانہ کی گپیں ہیں۔ جو ثبوت سب سے مستند اور صحیح اور تاریخی حیثیت سے بھی سب سے اعلےٰ ہے اُس سے یہ امر بخوبی ثابت ہے وہ کون ثبوت؟ فن حدیث و فن رجال ہے جس میں ذرا شک کی گنجائش نہیں ہے بلکہ کالشمس فی النہار ہے صحیح بخاری میں ہے عن انس قال اتی عبید اللہ بن زیاد براس الحسین فجعل فی طشت فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئاً قال انس فقلت واللہ انہ کان اشبھھم برسول اللہ صلعم وکان مخضوباً بالوسمۃ یعنی امام حسین کا سر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا (یہی فوج کا سردار تھا) اور ایک طشت میں رکھا گیا تو عبید اللہ بن زیاد آپ کے حسن میں کچھ کلام کرنے لگا۔ اور اُس کے ہاتھ میں کوئی لکڑی تھی جس سے ٹھکرانے لگا۔ تو حضرت انس کہتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم حسین رسول اللہ صلعم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے اُن کے سر میں وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔ یعنی بحالت شہادت جس وقت سر لایا گیا وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔ حضرت امام حسین کا سر کوفہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بعد قتل کے لایا گیا تھا اور حضرت انس وہیں موجود تھے اُسی وقت کا یہ قصہ ہے۔

صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے عن عبد الرحمن بن ابی نعم قال سمعت عبد اللہ بن عمر وسالہ رجل عن المحرم قال شعبۃ احسبہ قتل الذباب قال اھل العراق یسئلونی عن قتل الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال صلعم ھما ریحانتای من الدنیا یعنی عبد الرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے بیٹے عبد اللہ سے کسی نے محرم کے بارے میں مسئلہ پوچھا کہ محرم مکھی مار سکتا ہے۔ یا مکھی مارے تو اُس کا کیا کفارہ ہے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا (تعجب ہے) کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ آں حضرت صلعم کے نواسے کو قتل کر ڈالا۔ جن کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میرے پھول ہیں دنیا میں؟

خلاصہ تہذیب الکمال میں ہے استشھد بکربلا من ارض العراق یوم عاشوراء یوم الجمعۃ سنۃ احدی وستین بکربلا من ارض العراق فیما بین الکوفۃ والحلۃ قتلہ سنان بن انس او شمر ذی الجوشن۔

اسی طرح جس قدر فن رجال کی کتابیں ہیں۔ خواہ بسیط ہوں یا قصیر جہاں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے بالاتفاق یہی مضمون لکھا ہے تہذیب الکمال تہذیب التہذیب۔ کاشف۔ مغنی وغیرہ وغیرہ اگر فن رجال کی کتابوں کو غیر معتبر کہا جائے تو بالکل امن ہی جاتا رہیگا ہم نے یہ چند عبارتیں بنظر اختصار نقل کردی ہیں۔

دوسرے سوال کا جواب۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقتول ہونا شہادت ہے اور بلاشبہ شہادت ہے جیسا کہ فاضل ایڈیٹر نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اسپر تمام محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے کیونکہ شہید کی تعریف یہ ہے وھو مسلم طاھر بالغ قتل ظلما ولم یجب بہ مال ولم یرتث اگرچہ یہ تعریف اس شہید کی کیگئی ہے جسپر نماز جنازہ

(۸۸۶)

نہیں پڑھی جاتی جس کی وجہ سے اس میں قیود بہت بڑھائے گئے ہیں مگر پھر بھی آپ پر یہہ تعریف صادق آتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پر بے انتہا ظلم کیا گیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ بلکہ اعوان و انصار کو چھوڑ، بچوں اور مستورات پر اسقدر ظلم کیا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح ان پر بھی دانہ پانی بند کر دیا گیا اور یہ کوئی جنگ نہ تھی جو جائے ملکی جنگ۔ کہاں چند کس۔ کہاں فوج۔ صرف اُس بیعت کا انکار تھا جو کسرے اور قیصر کی سنت پر کی گئی تھی اور اس انکار میں کوئی خصوصیت امام حسینؓ ہی کی نہ تھی بلکہ بہت صحابہ اس جرم میں شہید کئے گئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو اسی جرم میں داغا گیا تھا (دیکھو واقعہ حرہ) سائل نے لکھا ہے غایت یہ کہ یہ شہادت شہادت صغرٰی ہے۔ لیکن سائل نے شہادت صغرٰی کی تعریف نہیں لکھی کہ اسپر غور کیا جائے۔ بلاشبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا قصد اعلائے کلمۃ اللہ ہی تھا۔ اسی بنا پر اس بحث سے انکار کیا تھا جو ایک فاسق مجاہد کے ہاتھ پر بمع سنت کسرے و قیصر ہوئی تھی۔ اسی بنا پر تمام اکابر صحابہ نے انکار کر دیا تھا۔ بلاشبہ سیدنا حسینؓ کی شہادت شہادت عظمٰی ہے حضرت عمار بن یاسر حضرت طلحہ یا حضرت عثمان کی شہادتیں شہادتیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ والعلم عند اللہ۔

(۳) فرعون نے جو ڈوبتے وقت اٰمَنْتُ بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی کہا تھا تو ایسے وقت کا ایمان شرعاً مقبول ہے یا نہیں؟ میرے نزدیک چونکہ حدیث میں مالم یغرغر آیا ہے اور قبل غرغرہ کے ایمان لایا تھا لہذا اُس کا ایمان مقبول ہے (اس کا جواب خود قرآن میں موجود ہے۔ ایڈیٹر)

جواب | حضرات سائلین کو سوال کرنے کے وقت کیا کچھ غور کر لینا کوئی جرم ہے۔ ایسے سوالات سے عوام کے خیالات میں تشویش پیدا ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ سائل عربی جانتے ہیں تو ضرور اسطرح بے تکا[ٹ] سوال کرنا اُن کے لئے مناسب نہیں۔ قرآن میں فرعون کے بارے میں صاف نص موجود ہے يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۔

دوسری جگہ فرمایا:- وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۔ اسطرح کے نصوص قرآن میں تمام موجود ہیں جن سے فرعون اور فرعونیوں کا جہنمی ہونا یا ملعون ہونا ظاہر ہے پھر اُس کے ایمان کو مالم یغرغر کے لفظ سے مقبول کہنا بوالعجبی ہے۔ آپ نے جلدی میں جس لفظ کی وجہ سے اُس کا ایمان مقبول بتایا ہے اسپر بھی نہیں غور کیا۔ کلام اللہ میں ہے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ الخ ادراک غرقاب سے غرقاب کا اُسے تھام لینا ہے غرق نے اُسی وقت تھاما جب دو چار غوطے کھا چکا اور یقین ہلاکت ہو گیا اور دوسرے عالم کا نقشہ سامنے ہو گیا اور غرغرہ سے بھی یہی مطلب ہے کہ یقین ہلاکت ہو جائے اور دوسرے عالم کے نقشے سامنے ہو جائیں۔ نہ کہ صرف سانس اکھڑنا۔ افسوس آپ نے قرآن کے کھلے الفاظ کے باوجود بھی اپنے نزدیک فرعون کا ایمان قبول کر لیا۔ خدا کرے کہیں ایسی وسعت مقبولیت کو علمائے زمانہ موجودہ کے نزدیک بھی حاصل ہو جائے تو بہتیرے لوگوں کو نجات مل جائے۔ والعلم عند اللہ

(۴) اگر کسی شخص کو ۷ یا ۱۴ یا ۲۰ سال کی قید ہو جائے تو اُس کی زوجہ کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب | کسی شخص کو کتنے ہی سال کی قید ہو اُس کے لئے قانون شرعی صاف صاف کھلا موجود ہے کہ اگر اُس کی بی بی صبر کرے اور تکلیف اُٹھا کر خاموشی سے اپنی زندگی بسر کرنے پر اُس کی منکوحہ رہکر بیٹھی رہے جیسا کہ شرفاء کا دستور ہے تو اُسے کون روک ٹوک کر سکتا ہے، میاں بیوی راضی تو کیا کرے قاضی؟ اگر اُسپر راضی نہیں ہے تو نالش کر کے شوہر کی جائداد سے خرچ وصول کرے یہ بھی نہیں تو شوہر سے خلع کرا لے۔ اور یہ بھی نہیں تو نالش کر کے طلاق دلوا لے غرض ایسی عورت کے لئے راستے کھلے ہوئے ہیں رضامندی یا خلع یا طلاق۔ حاکم جیلخانہ سے طلاق دلوا سکتا ہے یا اور اس قسم کی کارروائی کسی طرح جیلخانہ سے رک نہیں سکتی۔ بلکہ جو لوگ دریائے شور کے پار بھیجے جاتے ہیں اُن کے پاس سے بھی خلع یا طلاق کا فیصلہ ہو سکتا ہے چنانچہ ایسا ہوا بھی۔ قانون خود بخود کسی کی مدد نہیں کرتا جب تک آپ اپنی مدد نہ کریں۔[٥٣] والعلم عند اللہ۔

(محمد عبید اللہ ولد مولانا عبدالسلام صاحب مبارکپوری)

آریوں کا رسالہ "مباحثہ جبلپور"

مناظرہ تحریری نہونے سے دو عظیم الشان نقصان ہوئے تھے۔ پہلا یہ کہ صرف تقریری مناظرہ کا فائدہ محدود زمانہ اور محدود اشخاص کیلئے تھا۔ اگر ساتھ ہی تحریری ہوتا تو اس فائدہ کی وسعت بہت بڑھ جاتی۔ دوسرا یہ کہ فریق مخالف باوجود شکست فاش کھانے کے میاں مٹھو بن رہا ہے۔

اگرچہ ہمارے پاس فریقین کی کامل تقریریں محفوظ ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد شائع کیجائینگی مگر فریق مخالف چونکہ پرلے درجہ کا ہٹ دھرم ہے اسلئے شاید ہی وہ انکی تصدیق کرے۔ اگر یہی تقریریں فریقین کی مصدقہ ہوتیں تو کبھی مخالف کو اس قدر ڈینگ مارنے کی جرأت نہ ہوتی اور فریق ثانی کی کمزوری ہندوستان کے ہر فرد بشر پر ثابت ہو کر رہتی۔

ایسی اپنی کمزوری کو سمجھکر کہ جس شکست تو یقینی ہوگی آریہ سماج جبلپور اور پنڈت لکشمیدت نے تحریری مناظرہ سے انکار کیا۔ خیر مضی ما مضی۔ چونکہ خود خداوند تعالیٰ کو اپنے دین کی حمایت کرنا منظور ہے

---

٥٣ اگر کوئی صورت نہو سکے تو بحکم لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا حسب فتوئے شریعت علیحدہ ہوکر نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ (ایڈیٹر)

ٹ اس قسم کے ہتک آمیز الفاظ بھی مناسب نہیں (ایڈیٹر)

اسلئے اُسنے اپنے کرم سے نقصانات بالا کی ایک حد تک تلافی کی عجیب صورت پیدا کر دی جس کیلئے ہم خداوند رب العزت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ناظرین متعجب ہونگے کہ آخر کیا بات ہے وہ یہ کہ ناف۔۔۔ نے رسالہ "مباحثہ جبلپور" شائع کیا ہے جسمیں اگرچہ فریقین کی تقریریں نہایت تحریف و تصحیف تبدیل و تحویل کے ساتھ درج کیگئی ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحبکی تقریروں کی اصلی مضامین قلم انداز کر دئے گئے ہیں اور پنڈتوں کی تقریروں کو خوب شیطان کی آنت کیطرح بڑھا دیا ہے تاہم اس رسالہ سے مسلمانوں کی کامل فتح مثل آفتاب عالمتاب درخشان ہے ناظرین کی آگاہی کیلئے نمونتاً کچھ عرض کرتا ہوں:-

تیسرا مبحث تناسخ تھا مدعی آریہ تھے اور معترض مولوی صاحب۔ مولویصاحب نے تناسخ پر دو اعتراض کئے تھے پہلے اعتراض کو حد سے زیادہ ... صفح رسالہ کیا ہے مگر پبلک کو دیانتداری کا نمونہ دکھلانے کیلئے دوسری اعتراض کو مثل آلو کے ہضم کر گئے۔ تناسخ پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پہلے اعتراض کیمتعلق جو کچھ بحث رسالہ بالا میں مذکور ہے صرف اتنی ہی عبارت بجنسہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تاکہ پبلک پر روشن ہو جائے کہ پنڈت جی نے مولوی صاحب کے اعتراض کا ... کہانتک معقول دیا ہے

ناظرین یہ امر مدنظر رہے کہ ذیل کی تمام تحریر مخالف کی ساختہ پرداختہ ہے تاہم پنڈت جی کے ایڑی چوٹی کے زور لگانے پر بھی مولوی صاحب کا معقول اعتراض مطلق نہ اُٹھ سکا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اصلی اعتراض کیسا مدلل اور مشکل ہوگا اور اس کا جواب کیسا پوچ اور لچر ہوگا۔ بحث حسب ذیل ہے:-

مولوی صاحب نے کہا | اب میرا اعتراض سنئے اور اُسکا جواب دیجئے۔ میں کہتا ہوں کہ مسئلہ تناسخ انسان کو بے رحمی سکھاتا ہے اور اخلاق سے گراتا ہے کیونکہ جب ایشور نے کسی مجرم کو سزا بھگتنے کیلئے اندھا۔ کوڑھی لولا لنگڑا بنایا تو آپ اُسی خیرات دینے والے کون۔ اگر آپ مجرم کی اعانت کرینگے تو آپ بھی مجرم قرار پائینگے۔ میں ہر پندرھویں روز لاہور کے جیل نہیں جایا کرتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو بھی جیل کی سیر کرا دوں اور وہاں آپکو دکھلا دوں کہ جن مجرموں کو گورنمنٹ نے ۲۰ سیر گیہوں پیسنے کیلئے دئے ہیں اُنہیں خود ہی پیسنا پڑتا ہے۔ اگر مجسٹریٹ نے کسی مجرم کو بیس بید لگوانے کی سزا دی ہے اور کوئی چاہے کہ اس کے بدلے دس بید میں اپنے جسم پر لگوا لوں تو اُس کی یہ حرکت مجسٹریٹ کے انصاف کے منافی ہے غرضیکہ آپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ جو سزا کسی کو ایشور نے دی آپ اس میں امداد کریں پس تناسخ کے ماننے والوں کو کسی جاندار پر رحم کر کے اُس کی امداد کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپ میرے اس سوال کا جواب دیجئے:-

پنڈت لکشمیدت | سنئے۔ آپکی تسلی کیلئے آپ کو بتلائے دیتا ہوں کہ آپ جیل ... ہر پندرھویں دن جاتے رہتے ہیں وہاں آپ نے یہ بھی ضرور دیکھا ہوگا کہ جس مجرم کو گورنمنٹ نے چار یا چھ سال سزا قید بامشقت کر کے جیل میں بھجوایا ہے اسکے متعلق ساتھ ہی افسر جیل کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ پالن پوش کرتے رہو۔ ... کر کے گورنمنٹ جیل میں کپڑا بھی دیتے ہیں ... بھی دیتے ہیں بیماری کی حالت میں ... علاج بھی کرتے ہیں کیونکہ اگر ایسا نہ کریں اور قیدی کے پالن پوش کو جرم کی اعانت سمجھ لیں تو قیدی تو ہفتہ میں مر جائے اور گورنمنٹ کا اُسے چھ سال کی سزا دینا بیکار روپے سود ثابت ہو۔ پس ایک مجرم سے سزا کی میعاد پوری کرانے کیلئے یہ اشد ضروری ہے کہ اسکا پالن پوش ہوتا رہے اسلئے لنگڑے لولوں کو دان دینا جہاں ایکطرف اُسے پوری سزا بھگتنے کا موقعہ دیتا ہے وہاں دوسری طرف اپنے فرائض کو پالن کرتا ہے اور یہ بہترین انتظام ہے جو ایشور دنیا میں کر سکتا تھا۔ بیشک آپ کسی جگہ خود بید نہ کھائیں لیکن جس شخص کو سزائے بید عطا ہوئی ہے اگر آپ اُسے حوالات میں کھانا پانی نہ دیکر بھوکا پیاسا مار دینگے تو فرمائیے پھر وہ بیس بید کی سزا کون بھگتے گا۔

مولوی صاحب | میں نے تبلایا تھا کہ مسئلہ تناسخ انسان کو بے رحم سنگدل بنا دیتا ہے کیونکہ اگر دنیا میں ایشور کسی کو بطور سزا اندھا کر کے بھیجتا ہے اور آپ اُسکا علاج کر کے اُسے اچھا کر دیتے ہیں تو آپ مجرم کی اعانت کرتے ہیں اور ایشور کی دی ہوئی سزا اُسے بھگتنے نہیں دیتے۔

پنڈت لکشمیدت | اس مرتبہ آپ نے اندھے کی مثال پیش کی ہے مگر آپ کی جانے بلا کہ جنم کے اندھوں کو قوتِ بصارت دینا کسی کی طاقت میں ہے یا نہیں کیا آپ کسی جنم کے اندھے کو آنکھیں دلوا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو مجرم کی اعانت کیسی؟

مولوی صاحب | اگر آپ مجرم کی اعانت کرینگے تو آپ مجرم کیوں قرار نہیں پائینگے۔ ایک شخص کی آنکھوں میں کنکرے پڑے ہوتے ہیں اگر آپ کا شک لگائینگے تو مجرم کی اعانت کے جرم کے مرتکب ہونگے۔ مسئلہ تناسخ رحم کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے والا مسئلہ ہے کہ

اس کے بعد پنڈت جی نے اس اعتراض کیمتعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا دیکھئے پنڈت جی کی تمام تقریریں مندرجہ رسالہ معزز ناظرین۔ مولوی صاحب کے اعتراض کے متعلق جو کچھ بحث رسالہ بالا میں درج ہے وہ بلفظہ پیش نظر ہے جسکے ملاحظہ سے آپ خود نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ پنڈت جی موصوف نے کہانتک معقول جواب دیا ہے تاہم پنڈت جی کے جواب کی کمزوری اور شناعت ظاہر نہ کروں تو میرا مضمون ناقص سمجھا جائیگا۔

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب نے صرف ایک پہلو پر زور دیا تھا کہ مریض کا علاج کیوں کرتے ہو جبکہ مریض اپنی بدکرداری کی سزا میں آپ ہی بھگت رہا ہے۔ چونکہ پنڈت جی فن مناظرہ اور منطق سے محض ناواقف ہیں اسلئے دلیل کو سمجھتے نہیں اور تمثیل پر اعتراض کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ جنم کا اندھا کہیں اچھا ہوا ہے بفرض محال یہ اندھا اچھا نہیں ہوتا تو مولوی صاحبکی دوسری تمثیل کا آپ نے کیا جواب دیا۔ کہ اگر کسی کی آنکھ میں کنکرے پڑ گئے ہوں تو آپ کا شک کیوں لگاتے ہو۔ ایسی سیکڑوں تمثیلیں آپکو باآسانی مل سکتی ہیں۔ عورت کو دردِ زہ ہوتا ہے دائی کی مدد کیوں لیتے ہو وہ اپنے جرم کی سزا بھگت رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپکا پیشہ ہی جرموں کی تخفیف پر منحصر ہے مگر اس قدر آپ کی ناواقفیت کیوں ہے۔

تناسخ کا اصول رحم ہمدردی اور سلوک کے خلاف ہے اس کا منشا اصلی یہ ہے کہ لولے لنگڑے اور اندھے اپنی اپنی سزاؤں میں مدت معینہ تک مبتلا رہیں اس کا جواب پنڈت جی نے کچھ نہیں دیا

فتاویٰ

س نمبر ۲۹۰ ۔ زید زمرۂ اہل اسلام میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن اُس کا مذہبی پہلو بہت تاریک ہے وہ قبروں کا طواف کرتا اور اہل قبور سے مرادیں مانگتا اور منتیں مانتا ہے اور اپنے گمان میں اُن کو حاجت روا اور مشکل کشا جانتا ہے ۔ رنج و مصیبت کے وقت اولیا اور پیروں کی دہائی دیتا ہے ۔ گیارہویں کو فرض و واجب سے بھی بڑھکر سمجھتا ہے ۔ غیر اللہ کی نذریں اور نیازیں مانتا ہے ۔ اولیاء اللہ کو ہر وقت حاضر ناظر جانتا ہے اور اُن کو رب قدیر کے کارخانہ کا مختار کل سمجھتا ہے تعزیہ ۔ علم اور شدّوں کی پرستش کرتا ہے ۔ اور دوسروں کو بھی ان کاموں کے کرنے اور کرانے کی ترغیب دیتا ہے ۔ پس اس صورت میں زید مشرک ہوا یا نہیں ۔ اور زید کی امامت درست ہے یا نہیں اور اُس کی اقتدا کرنی جائز ہے یا ممنوع ؟ (عبد الرؤف از امراؤتی ملک برار دکن)

ج نمبر ۲۹۰ ۔ ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے ۔ حدیث شریف میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگوں کو بنایا کرو لیکن اگر اتفاقاً ایسا شخص جماعت کرا رہا ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ملجانا چاہیئے ۔

س نمبر ۲۹۱ ۔ پیشاب کے بعد پہلے کلوخ لیکر پھر پانی سے پاک کرنا چاہیئے یا صرف کلوخ ہی کافی ہے ۔ اور اگر کسی نے کلوخ نہ لیکر پانی ہی سے پاک کرلیا تو جائز ہے یا نہیں ۔ اکثر نمازی کلوخ سکھاتے ہوئے ادہر سے ادہر ٹہلتے پھرتے ہیں اور اُس اثنا میں دوسروں سے باتیں بھی کرتے جاتے ہیں سو یہ فعل بد تہذیبی میں داخل ہے یا نہیں ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۹۱ ۔ صرف کلوخ کافی ہے اور صرف پانی بھی کافی ۔ کلوخ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ادھر اُدھر ٹہلنا معیوب امر ہے ۔

س نمبر ۲۹۲ ۔ کفار اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کا بدن نجس ہے یا پاک ۔ اور دونوں قسم کے کافروں سے اہل اسلام کو مصافحہ کرنا شرعاً جائز ہے یا ممنوع و حرام (عبد الرؤف عفی عنہ از امراؤتی ملک برار دکن)

ج نمبر ۲۹۲ ۔ بدن پر اگر نجاست لگی نہیں تو نجس نہیں ۔ مصافحہ دو قسم پر ہے جیسے سلام دو طرح پر ہے ۔ ایک دینی دوسرا دنیاوی ۔ دینی طور پر دونوں جائز نہیں یعنی السلام علیکم کہکر مصافحہ کرنا ۔ دنیاوی طور پر منع نہیں یعنی تسلیم یا ایسا ہی کوئی لفظ کہکر ہاتھ ملانا ۔

(۹ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۳ ۔ "السلام علیکم" کا جواب "وعلیکم السلام" مع الواو ہے یا "علیکم السلام" بغیر واو ۔ واو ضروری ہے یا غیر ضروری ۔ اگر ضروری ہے تو کیوں ؟ اور یہ واو عطف ہے یا کوئی دوسری قسم ؟ علیکم السلام (بغیر واو) کہنے والا ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں ؟ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے علیکم السلام بغیر واو کے ثابت ہے یا نہیں ؟ واو کو منع کرنے والا اور یہ کہنے والا کہ واو بے معنے اور فضول ہے صرف علیکم السلام بغیر واو کے کہنا چاہیئے خاطی اور گنہگار ہے کہ نہیں ؟

خریدار ۳۱۴۲ از مستی پور (دربھنگہ)

ج نمبر ۲۹۳ ۔ واو کے ساتھ آیا ہے اور یہ واو عطف کا ہے عطف کرنے سے یہ معنے ہوتے ہیں کہ مجھپر بھی سلام اور آپ (مخاطب) پر بھی ۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ مجیب سلام کو اپنے لئے تسلیم کرکے جواب دیتا ہے ۔ کہ آپ نے جو مجھے سلام دیا ہے میں اس کو قبول کرتا ہوں اور اس کی جواب میں کہتا ہوں خدا تمکو بھی سلامت رکھے اس لفظ (بھی) میں جو لطف ہے بغیر واو کے حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ ضروری ہے ۔ جو شخص واو کو فضول کہتا ہے وہ نہ صرف دینی کتابوں سے بیخبر ہے بلکہ صرف ۔ نحو سے بھی ناواقف ہے (۱ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۴ ۔ میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں اور راو رہندو کے لڑکوں کو تعلیم ہندی دیتا ہے اور کھانا خاص ہندوؤں کے چوکے (باورچی خانہ) سے کھانا پڑتا ہے تو از روئے شریعت جائز ہے یا ناجائز ۔

(جعفر علی از موضع درد ھا ۔ ڈاک خانہ آکھر ۔ ضلع مظفر پور)

ج نمبر ۲۹۴ ۔ کھانا اور برتن ناپاک نہ ہوں تو حرج نہیں اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ اعتقادات کے متعلق ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ

(۱ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۵ ۔ امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک صف بندی کیلئے پاؤں اور کندھوں کا ملانا جائز ہے یا نہیں (محمد تقی از لاہور)

ج نمبر ۲۹۵ ۔ امام صاحب سے بایں الفاظ روایت نہیں پائی گئی ۔ ہاں اُنہوں نے فرمایا ۔ اذا صح الحدیث فھو مذھبی (جب حدیث صحیح ملے تو وہی میرا مذہب ہے) حدیث شریف میں ایسا کرنیکا حکم آیا ہے (صحیح بخاری باب الزاق المنکب بالمنکب)

س نمبر ۲۹۶ ۔ باریک کنارہ دار دھوتی جیسے کہ اہل ہنود اکثر استعمال کرتے ہیں باندھکر نماز پڑھنی جائز ہے خواہ مرد ہو یا عورت ۔ (ایضاً)

ج نمبر ۲۹۶ ۔ جس کپڑے میں نچلا بدن ننگا ہو اُس کا پہننا جائز نہیں نہ اُس سے نماز درست ہے ۔

س نمبر ۲۹۷ ۔ اذان سننے کے بعد گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے ؟ اگرچہ سننے والا تندرست بھی ہو اور مکان بھی متصل مسجد ہو (محمد تقی از لاہور)

ج ۲۹۷ ۔ اذان سنکر جماعت میں شریک ہونا ضروری ہے ۔ اگر کوئی شریک نہ ہو اور گھر میں پڑھ لے وہ گناہگار ہوگا فرض اسکے ادا ہو جائینگے انشاء اللہ ؎

؎ یہ اُس حدیث سے مستنبط ہوتا ہے جسمیں فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے اُنکے گھروں کو آگ لگا دوں مگر ... اُن کی نماز کے ... جواز کا حکم نہیں فرمایا (۱ار داخل غریب فنڈ)

متفرقات

عیدآنہ فنڈ | بتقریب عیدالفطر مندرجہ ذیل مقامات سے مندرجہ رقوم دفتر ہذا میں آئیں جو درج حساب کانفرنس کی گئیں:۔

از امرتسر ؁ * از جہلم از دست بابو عبدالرحمٰن صاحب صدر انجمن اہلحدیث ؁ * از بٹالہ بدست بابو دین محمد ؁ * از لاہور بدست بابو محمد عمر کلرک ؁ * از رنگیلیاں والہ ضلع لاہور مرسلہ مولوی محمد عاشق ؁ * مولوی عبداللہ صاحب گیلانی ضلع منگیر ؁ * بابو اسحٰق خان از مرزاپور ؁ * ثناء اللہ از مئو ضلع اعظمگڈھ ؁ * مرسلہ حاجی عبدالعزیز از بھوانی ضلع حصار ؁ * مولوی حافظ محمد داؤد صاحب از مالیر کوٹلہ ؁ * عبدالخالق صاحب از کامٹی ؁ * منشی غلام اللہ از ہوشیارپور ؁ * محمد علیخان صاحب از باڑی ؁ * مولوی محمد مخدوم شریف از مدرس ؁ * حفیظ اللہ از ساندہی ضلع ہردوئی ؁ * سکندر خان بودی از مقام ٹوہانہ ؁ * حافظ عبدالغفور بیگ از اجمیر ؁ * مولوی فضل حق از کمال پور میرٹھ ؁ * مرسلہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ ؁ * حاجی سلیمان عبدالواحد مالک لدھا کمپنی بمبئی ؁ * مولوی محمد یعقوب از رکھیتر ؁ * منشی عبدالصمد خان از میراں پور ؁ * رحیم بخش صاحب از چک ۱۴۱ لائلپور ؁ * مولوی عبدالقادر صاحب از چکیرو ہر لوپ بنگال ؁ * شیخ محمد از خضر پور کلکتہ ؁ * مولوی ابو حامد احمد علی از ماچھی واڑہ ضلع لودہانہ ؁ * میزان کل ؁ *

دہلی دفتر میں جو رقوم گئی ہونگی اُن کا حساب وہاں سے آنے پر درج ہوگا *

ضرورت مدرس | اردو - فارسی - عربی مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو گھر میں تعلیم دیسکے درخواست مع سند اور تنخواہ مطلوبہ - بنام محمود ہاشم عارف صاحب سیٹھ پرنڈانگ بازار کمپنی لمیٹڈ - پرنڈانگ رنگون فوراً ارسال کریں - والسلام - (صوفی خدابخش خریدار ؁)

درخواست اخبار

بندہ کو ہر ہفتے اخبار دیکھنے کے لئے چار کوس کا سفر کرنا پڑتا ہے - کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرادیں تو اجر عظیم کے مستحق ہوں -

(احقر اللہ دتا ولد محمد بخش مقام ملکھا نوالہ ضلع سیالکوٹ)

ایضاً | مجھے اخبار اہلحدیث کا بہت شوق ہے - مہربانی کرکے کوئی صاحب فی سبیل اللہ جاری کرادیں *

طبی استفسار ؁ | میرا بھائی سولہ سترہ سال عمر پانچ سال سے مرض جذام میں مبتلا ہے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں خمیدہ ہوگئی ہیں چہرہ اور جسم تو ابھی بگڑا نہیں - لیکن ناک سے بدبو آتی ہے اور چار پانچ مہینے میں ایک مرتبہ دماغ میں کیڑوں کی وجہ سے نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے جو کسی دوا وغیرہ سے کیڑے گر جانے کے بعد آرام ہوجاتا ہے آنکھوں سے پانی بہتا ہے جس سے قرآن شریف وغیرہ پڑھنے میں دقت ہوتی ہے انہی وجوہات سے غریب تحصیل علم سے بے بہرہ رہا جاتا ہے اہلحدیث کے ناظرین سے کوئی مرد خدا ہے جو بالکل ارزاں سہل الحصول نسخہ مجرب المجرب درج اخبار فرما کر مجھ عاجز کو ممنون احسان فرمانے کے علاوہ ہزارہا غریبوں کو فائدہ پہنچا کر اجر عظیم کا مستحق ہو - والسلام -

(احقر الناس خریدار اہلحدیث ؁)

چند کتابیں مفت | میرے پاس ذیل کی کتب ہیں للہ تقسیم کرنا چاہتا ہوں جو صاحب لینا چاہیں وہ خاکسار کے پاس ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ کردیں (۱) رفع الملام عن ائمۃ الاعلام عربی مصنفہ علامہ ابن تیمیہ - (۲) تیسیر الباری مترجم پارہ اول - (۳) فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور مترجم مصنفہ علامہ شیخ محمد حیات (۴) کتاب الرد علی ابی حنیفہ مترجم مصنفہ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ (خاکسار عبدالحمید الٰہ آبادی مقیم حیدرآباد دکن کنڈہ روڈ مکان ؁)

فرانس میں اوقات روزہ | بابو عبدالکریم میرٹھی میدان جنگ فرانس سے لکھتے ہیں یہاں ۱۴ جولائی سے غرہ رمضان ہوا - ۹ بجکر چالیس منٹ پر افطار اور ۲ بجکر ۳ منٹ پر بندش سحری تھی مگر یہ نہ بتلایا کہ یہ اوقات ہندوستانی گھڑیوں کے برابر تھے یا کچھ اور - ہندوستان کے برابر تھے تو وہاں یہ وقت کیسے محفوظ رہا -

دعاء صحت | میرے خسر حاجی ہدایت اللہ صاحب سخت بیمار ہیں سرین سے ایڑی تک سخت درد ہے کسی صاحب کو اسکا مجرب نسخہ معلوم ہو تو نسخہ ورنہ دعاء صحت کریں (محمد عبداللہ موضع لالپور ضلع مرادآباد)

یادرفتگان | حافظ محمد مقیم مدرس دیناجپور فوت ہوگئے ناظرین اُن کیلئے دعاء خیر کریں اور اور جنازہ غائب پڑھیں - اللہ بخشے *

غریب فنڈ | مرسلہ مولوی محمد مخدوم شریف صاحب از مدراس ؁ * والاجاہ محمد عبدالسلام از مدراس ؁ * حافظ عبدالغفور بیگ از اجمیر ؁ * مولوی فضل حق از کمال پور میرٹھ ؁ * از فتوی فنڈ ؁ * سابقہ ؁ * کل ؁ * محمد یعقوب جامع مسجد سیولی (چھپارہ) سائل ؁ * ملا عبدالصمد موضع رتن پور مرادآباد سائل ؁ * میزان کل ؁ * دو اخبار بنام سائلین جاری کئے گئے باقی ؁ * نمبر سائلین سال ہذا (۳۴)

درخواست اخبار | میں بہت ہی غریب نادار ہوں داخلہ غریب فنڈ بھی نہیں دے سکتا - کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اہلحدیث اخبار جاری کرادیں تو اجر عظیم پاویں - مدرسہ مصطفیٰ مدرس مدرسہ تعلیم خانہ ملو شاہ رستم متصل ناوت ارکاٹ)

☆جس سوال کے ساتھ ؁ غریب فنڈ کیلئے آئے چاہئیں *

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۳۰ اگست سے ۵ ستمبر تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیاں بالکل خاموش رہیں۔ کسی تجارتی جہاز کی غرقابی کی خبر نہیں آئی۔

جرمن سفیر متعینہ واشنگٹن (ممالک متحدہ امریکہ) نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ مسافروں کے جہازوں کو آبدوز کشتی کے حملے کے قبل اطلاع دیجایا کرے گی۔

انگریزی جنگی جہازوں نے زیبروگ کے جرمن آبدوز کشتیوں کے مرکز پر حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا۔ نیز فوجی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچنے کے علاوہ چھ سو آدمی بھی ہلاک ہوئے

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے گھنٹ کے ایک ہوائی جہازوں کے کارخانہ پر بم گرا کر اُسے تباہ کر دیا۔

انگریزی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن لائنوں پر آٹھ سو سے زیادہ بم گرائے

مشہور فرانسیسی ہواباز پیگوڈ کو چھ ہزار فٹ کی بلندی پر جرمنوں نے مار ڈالا۔

جرمنوں نے فریڈرک شیون کے کارخانہ میں کئی نئے ہوائی جہاز تیار کئے ہیں۔

اخبار ٹائمز لنڈن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سرد یہ پر حملہ کرنے کے لئے آسٹروی اور جرمن سپاہ جمع ہو رہی ہے۔

کہتے ہیں کہ اس دفعہ جرمن آسٹروی فوجوں کا حملہ مشرقی سرد یہ پر ہوگا جہاں سے وہ بلغاریہ میں گھس کر ترکوں سے جا ملیں گی۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ کو اطلاع دیدی گئی ہے کہ اگر اس نے جرمن آسٹروی فوجوں کو روکا تو اس کا بھی وہی حال ہو جائیگا جو بلجیم کا ہوا ہے۔

ہاں اگر بلغاریہ جرمن تجاویز کو مان لیگا۔ تو جرمن کہتے ہیں کہ اُسے ۱۹۱۳ء کی شکستوں کا بدلہ لینے کیلئے آزادی ہوگی۔

صوفیا دار الخلافہ بلغاریہ سے روما دار الخلافہ اٹلی میں ایک تار موصول ہوا ہے کہ آسٹریا جرمنی نے ترکوں کے لئے سامان حرب گزر دئے جانے کے متعلق رومانیا کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔

اخبار جنیوا ٹریبون (سوئٹزرلینڈ) کا نامہ نگار بخارسٹ دار الخلافہ رومانیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ رومانیہ کے ساتھ عنقریب جنگ چھڑنے والی ہے۔

ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے رومانوی افسر واپس بلائے گئے ہیں۔ اور اُنہیں حکم ملا ہے کہ اگر تین گھنٹوں کے اندر اندر روانہ نہ ہو سکیں تو برنڈزی (اٹلی) کا راستہ اختیار کریں۔

مشرقی میدان جنگ میں روسی فوجیں بڑی بہادری سے لڑ رہی ہیں۔

روسیوں نے مشہور ریلوی جنکشن بریسٹ لٹووسک کو خالی کر دیا ہے۔

روس کے صوبجات بالٹک کا مشہور بندرگاہ ریگا پہلے خطرہ میں تھا اور لوگ اُسے خالی کر کے نکل گئے تھے۔

لیکن اب وہاں کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ خطرہ کی اب کوئی علامت نہیں رہی اس لئے لوگوں کو واپس آجانا چاہیے۔

جرمن گورنر جنرل وارسا نے اعلان کیا ہے کہ جو بینک یا تجارتی کوٹھی جرمنوں سے کاروبار کرنے سے انکار کریگی اس کے مالکوں کو نظر بند کر دیا جائیگا۔

وارسا کے ۳۰ روسی ساہوکاروں نے جرمنی کے پرامیسری نوٹوں کے لینے سے انکار کر دیا تھا۔ اسپر انہیں گرفتار کر کے جرمنی میں نظر بندی کے کیمپوں میں بھیجدیا گیا۔

فرانسیسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ جرمنی کے پاس اس وقت تیس لاکھ سے زیادہ مسلح سپاہی موجود ہیں لیکن سامان حرب کی کمی ہے۔

روسی آئندہ موسم بہار کے لئے اور ۲۰ لاکھ فوج تیار کر رہے ہیں۔

روسی وزیر خارجہ نے لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ جب تک روسی سرزمین پر دشمن کا ایک بھی سپاہی موجود ہے۔ وہ کبھی صلح نہیں کریگا۔

گلیشیا میں آسٹروی فوجوں نے روسیوں کو رومانیا کی سرحد سے پیچھے ہٹانے کیلئے متعدد خونریز حملے کئے لیکن روسیوں نے انہیں سخت نقصان کیساتھ پسپا کیا۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر خندقوں کی لڑائی جاری ہے۔ اطالوی فوجیں آسٹروی خندقیں اور مورچے فتح کر رہی ہیں۔

اٹلی کے تمام کارخانے سامان حرب کے بنانے میں مصروف ہیں۔

جاپان نے بھی اپنے تمام کارخانوں کو اتحادیوں کے لئے سامان حرب تیار کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ شدت کی گولہ باری ہوتی رہی لیکن کسی فریق نے …… پیش قدمی نہیں کی۔

بلجیمی فوج کی حالت اب بہت اچھی ہے اُس کے پاس سامان حرب کافی پہنچ گیا ہے۔

روسی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے کوہ قاف میں ترکوں کو شکست دیکر پانچ ہزار دو سو تیرہ ترک گرفتار کئے

انگلستان میں لازمی فوجی خدمت کے سوال پر غور ہو رہا ہے۔

ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور کوہ مری میں بعارضہ سل بیمار رہیں۔

۵ ستمبر کی صبح کو امرتسر میں قدرے بارش ہوئی۔

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر ۵۲

تربیت اولاد۔ تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث اور بچوں کی جسمانی اخلاقی اور روحانی غور و پرداخت کی سہل اور کارآمد ترکیبیں۔ قابل قدر کتاب ہے قیمت علاوہ محصول - - - - - - - - ۱۴؍

تقلید اور عمل بالحدیث۔ اس میں سات تذکرے ہیں:۔ (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اُس کا سبب (۳) ان چاروں مذہبوں کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم قیمت علاوہ محصول ۸؍

تحفۃ النساء فیملی ڈاکٹر۔ ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض و تغیرات۔ شکایات حیض و نفاس۔ حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا وغیرہ کے عوارضات۔ بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے سبب علاج و علامات مع علاج و مفید ہدایات ضروری نقشہ جات۔ مجرب نسخہ جات و تراکیب بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اسکا ہر گھر میں ہونا نہایت مفید و کارآمد ہے علاوہ محصول عہ

کریم اللغات جدید۔ نئی طرز۔ سرکاری تقطیع۔ بہت سے الفاظ اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ اردو دان کیلئے نہایت مفید۔ جس لفظ کے معنے دیکھنا چاہو فوراً نکال لو۔ ترجمہ عام فہم قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف - - - - - - - ۶؍

عذر شکوہ۔ پروفیسر ڈاکٹر اقبال کے شکوے کا قابل قدر جواب پیر عبدالعزیز کا نوشتہ۔ قیمت - - - - - - - ۲؍

ارمغان عید۔ یعنی گزشتہ اور موجودہ شاعران نامدار اور ناثران ذی وقار کے مضامین نظم و نثر کا قابل دید مجموعہ مرتبہ ایڈیٹر کیل ۴؍

علم طب کا نچوڑ۔ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چیدہ اور چوٹی کے مسائل اور مجربات درج ہیں (بطرز جدید) - - - - - - ۵؍

جیبی حمائل شریف مترجم۔ یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ جلد چری خوشنما۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی حنا شدہ۔ ہدیہ - - - - - - - ۱۴؍ عہ

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

مومیائی ۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے کمر کی درد کو دو چار دن میں موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ پختہ ۱۲؍۔ پاؤ پختہ ۱۲؍ مع محصول ڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ ؁

تازہ شہادات

میاں بقراعیدی شاہ صاحب مؤذن لکھتے ہیں:۔

آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے مہربانی کرکے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بواپسی ڈاک بہت جلدی روانہ فرمادیں (۵ جولائی ۱۵ء)

ابوالاداء داؤد حسن احمد ٹانڈہ سے لکھتے ہیں:۔

معظم بندہ تسلیم! قبل ازیں بنام حافظ عبدالغنی سوداگر و حاجی عبدالغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈی آں جناب کی مومیائی منگائی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے مریضوں کو صحت ہوئی لہذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام ہیچدان بذریعہ وی پی بہت جلد ارسال فرمادیں والسلام (۱۳ جولائی ۱۵ء)

حکیم محمد اسحٰق صاحب کیو نجہ گدھہ سے لکھتے ہیں۔ جناب من تسلیم۔ مزاج شریف قبل ازیں میں چند بار مومیائی آپ کے ہاں سے منگا چکا ہوں واقعی نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے آج ایک ڈبیہ اور بذریعہ ڈاک روانہ فرمائیں (۳۱ جولائی)

ملنے کا پتہ

پرو پرائٹر دی میڈیسن بخشی کٹڑہ قلعہ امرتسر

(۴۰۷)

اسلام اور علمائے فرنگ - اسلام کی تائید میں علمائے یورپ ...
۳

علماء اور فقہا کے مسئلوں کی باتیں ہر مسلمان کو سمجھ میں نہیں قرآن پاک کے بعد حدیث
کی چھ کتابیں ہیں جو صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں قرآن مجید فرمان خدا ہے
حدیث ارشاد رسول ہے جیسے اردو زبان میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ ہو گیا اور
ترجمہ بھی بہت سلیس صحیح اور سادہ ہیں اور وہ بھی ایسا کہ سمجھ اور پڑھ لیں ۔
بخاری شریف کا ... پارے اردو اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحیح کتاب بعد
کتاب اللہ بخاری شریف ہے دنیا اور دین کی کوئی بات باقی نہیں چھوڑی ہے حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت فرمائی ہر مسلمان کے پاس پاک کتاب کا ہونا ضروری ہے
... مسائل ... آسانی ملجاتے ہیں رعایتی قیمت
ترمذی شریف حدیث کی ... کتاب ... ایک کتاب ...
... امام ترمذی ... ہیں اور اب اردو زبان میں
ہر شخص ان پاک ... سے مستفید ہو سکتا ہے قیمت ... رعایتی للعہ
مشکوٰۃ شریف حدیث کی مشہور کتاب ہے اور صحاح ستہ کی احادیث کا انتخاب
ہے ہر عام فہم ... اور ... ارشاد سے مالا مال ہو جاتا ہے
قیمت ... روپے رعایتی ... آٹھ آنے
اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف کی احادیث کو جن راویوں نے بیان کیا
... ان کے حالات میں نہایت بابرکت کتاب ہے ... کے
... اس ... سمجھتے ہیں ... رعایتی ۱۴ ر
دارمی شریف اردو احادیث ... صحیح بخاری سے بھی پہلے کی کتاب ہے
... زیادہ ... ہیں ۔ قیمت للعہ رعایتی عہ ر
احسن التفاسیر اردو مصنفہ مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی سابق تعلقدار
حیدرآباد دکن اردو زبان میں قرآن مجید کی جس تفسیر آیت کی تفسیر دوسری آیت
سے پھر حدیث سے پھر اقوال صحابہ سے کی ہو اردو زبان میں ایسی تفسیر آج تک نہیں
لکھی گئی قیمت پندرہ روپے رعایتی ...
تفسیر موضح القرآن تفسیر مختصر اور جامع اردو زبان میں سب سے پہلے لکھی گئی تھی
عبد القادر صاحب محدث دہلوی نے لکھی ہے قیمت رعایتی تین روپیہ ۔
خطبات التوحید از حضرت مولانا حمید ... مرحوم محدث سرساوہ ... دین
کے لئے ... خطبے عام فہم و مفید ... خطبہ ... مسائل اور معلومات کا پورا خطبہ
ہو جاتے یہ کتاب ... قیمت ... رعایتی ...
احسن المواعظ دہلی کے ایک خوش بیان حافظ و واعظ مولوی محمد ابراہیم نے
... کے لئے یہ کتاب لکھی ہے لیکن ہر مسلمان مرد و عورت اس سے فائدہ اٹھا
سکتا ہے اس قدر دلچسپ ہے کہ بغیر ختم کئے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ۔ ایک روپیہ
دستور المتقی نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل ہر مسلمان مرد و عورت کے
لئے ... صحیح احادیث سے اخذ کئے گئے ہیں ۔ قیمت ۱۰ ر
تلبیس ابلیس مترجم اردو مصنفہ علامہ جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی جوزی
... کے رد میں عجیب کتاب ہے ... پڑھنے پر موقوف ہے اب چند
جلدیں باقی رہ گئی ہیں ۔ قیمت رعایتی تین روپیہ آٹھ آنے
(تصانیف علامہ شبلی مرحوم) **الفاروق** حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی قیمت ... رعایتی ...
سیرۃ النعمان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی ... رعایتی ۱۲ ر
الغزالی ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی لائف ... رعایتی ...
المامون ۔ مامون الرشید عباسی کی لائف ... رعایتی ۱۴ ر
... آنحضرت صلعم کی پیدائش سے وفات تک کے حالات ...
... اسلام ... پتہ ... بازار ...

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

توحید ۔ تثلیث اور راہ نجات ۔ اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث قابل دید ہے قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

اسلام اور برٹش لا ۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح و آسائش رعایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ ر

رسوم اسلامیہ ۔ رسوم ... کی تردید ۔ ۔ ۱ ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۔ ۔ ۱ ر

صحیفہ محبوبیہ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۔ ۔ ۔ ۴ ر

حدوث دنیا ۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق آریوں سے مباحثہ اور آریوں کا رد ۔ ۔ ۱۰ ر

شریعت و طریقت ۔ ہر دو کا بیان ۔ ۔ ۱ ر

الہامات مرزا ۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید مع جواب آئینہ حق نما قابل دید رسالہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ ر

حدوث وید ۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱ ر

سوامی دیانند کا علم و عقل ۔ ۔ ۔ ۱ ر

نماز اربعہ ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

ثمرات تناسخ ۔ تناسخ کے نتائج ۔ ۔ ۳ ر

علم الفقہ ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ ر

سیرۃ البخاری ۔ امام بخاری کی سوانح عمری قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ عہ ر

کلمہ طیبہ ۔ کلمہ شریف کے دونوں حصوں لا الہ الا اللہ ۔ محمد رسول اللہ کی صحیح تفسیر ۔ ۱۰ ر

اہلحدیث کا مذہب ۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ ر

المشتہر منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا مصطفی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ صدہا آدمی اسوقت تک بلا اشتہار دیکھے منگا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضروری ہوا ۔ اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسیوقت تخفیف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا تھوڑا عرصہ دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے ۔ یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ ہر قسم کا دندان اور مسوڑھوں کا سڑ جانا اور ورم ہونا اور گندگی دہن کو دور کر کے منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۲ آنہ تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہونگی (دیگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں)

المشتہر خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کیگئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے ۔

ملنے کا پتہ میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں سردار کرم سنگھ پرنٹر کے اہتمام سے چھپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے امرتسر سے شائع کیا

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے۔ جن مراسلات سے لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۴۶ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ		۱۲
رؤسا و جاگیرداران سے	”	۱۰
عام خریداران سے	”	۴
” ” ششماہی		۲
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس		
” ششماہی ۳ شلنگ		

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۷ ذیقعد سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

تقلید ۔۔۔ ۱

قادیانی مشن (دونوں پارٹیوں میں فیصلہ کی آسان تجویز) ۔۔۔ ۳

ناکردہ گناہ پر خفگی ۔۔۔ ۴

اہلحدیث کی اپیل ۔۔۔ ۵

جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث ۔۔۔ ۶

مباحثہ جبلپور اور مولوی ابورحمت ۔۔۔ ۷

آریوں کی سبھی گویا قید خانہ ہے ۔۔۔ ۹

مباحثہ جبلپور اور مولوی ابورحمت کا فیصلہ ۔۔۔ ۱۰

اشاعت اسلام تلوار سے نہیں ہوئی (ایک غیر مسلم کے قلم سے) ۔۔۔ ۱۱

فتاوے ۔۔۔ ۱۲

متفرقات ۔۔۔ ۱۳

انتخاب الاخبار ۔۔۔ ۱۴

اشتہارات ۔۔۔ ۱۵ ۔۔۔ ۱۶

تقلید

یہ عنوان عرصہ سے زیر بحث ہونے کی وجہ سے اس قابل نہ تھا کہ اہلحدیث میں اس کے متعلق بحث کی جائے۔ یا اس کے نام سے عنوان مقرر کیا جائے مگر حال ہی میں ایک مضمون اسی عنوان کا رسالہ شمس العلوم بدایوں میں نکلا ہے جس کے اخیر میں ایک بڑے عالم کا نام لکھا ہے یعنی یوں مرقوم ہے "حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان بہادر استاد حضور نظام" اس لئے ہمیں بھی ضرورت ہوئی کہ آج اس عنوان پر کچھ لکھا جائے۔ مولینا موصوف نے اس عنوان کے نیچے جو تقریر کی ہے گو ایڈیٹر صاحب رسالہ شمس العلوم بلکہ خود مولینا ممدوح کے نزدیک بھی وہ تقریر تقلید کی تائید میں ہوگی مگر ہمارے خیال میں وہ منکرین تقلید کی تائید کرتی ہے اس کے ثبوت کے لئے تقریر مذکور ہم اس کے اصلی الفاظ میں نقل کرینگے اور دکھاوینگے کہ اس تقریر سے فریقین مقلدین اور اہلحدیث (غیر مقلدین) کی مدت کی لڑائی کا خاتمہ ہوسکتا ہے اس لحاظ سے مولانا انوار اللہ کی اس تقریر کی ہم بھی قدر کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد
صلح جویاں بخوشی سجدہ شکرانہ زدند

ناظرین خصوصاً اہل مذاق ناظرین تقریر مذکور کو بغور پڑھیں اور سنیں جو یہ ہے:۔

تقلید کے معنے یہ ہیں کہ کسی شخص کو معتبر سمجھکر اس کے قول و فعل کی پیروی بغیر طلب دلیل کی جائے۔ تقلید انسان کی فطرتی صفت ہے اور تمام کمالات کی تحصیل کا مبدا بھی یہی صفت ہے جس انسان میں یہ صفت کمی کے ساتھ ہوگی اس کے کمالات میں نقص ضرور

ہوگا۔ دیکھئے جب لڑکا کسی قدر سمجھنا شروع کرتا ہے تو ایک ایک چیز کا نام پوچھتا ہے اور اُس کے ماں باپ اور مربی کچھ بتلا دیتے ہیں اُس کو تقلیداً مان لیتا ہے۔ اگر اُس میں تقلید کا مادہ نہوتا تو حیوان ناطق بننے سے محروم رہجاتا اور سوائے غائیں غائیں کرنے کے کوئی بات نہ کرسکتا۔ اسی طرح جب اُستاد کے پاس جاتا ہے تو ہر ایک مسئلہ میں تقلید کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ تمام علوم سے محروم رہجائے۔ پھر دین میں بھی تقلید کی ضرورت ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرمائیں اُس کو قبول کرلو جسکا مطلب یہ ہوا کہ چون وچرا کی اجازت نہیں صرف آپ کے ارشاد کو بلا دلیل مان لیا کرو مثلاً نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے تو کسی کو یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ دو رکعت مقرر ہونے کی کیا وجہ اور قرآن میں کہیں اس کا ذکر بھی ہے یا نہیں۔ یہ بحث دوسری ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کو تقلید کہتے ہیں یا نہیں مگر صورۃً تقلید ہونے میں کلام نہیں۔ اسی طرح جب صحابی نے کہدیا انما الاعمال بالنیات مثلاً حدیث ہے تو تابعی کو یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ اس حدیث کے ہونے کی کیا دلیل ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جس کی تقلید کی جائے وہ شخص معتمد علیہا اور راست باز ہو اسی وجہ سے محدثین کو رجال کی بحث کرنے کی ضرورت ہوئی۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ جو شخص عادل صادق معتمد علیہ ہو اُس کی تقلید کی جائے یہ بات قریب میں معلوم ہوگی کہ رجال کی جرح وتعدیل کا مدار تقلید ہی پر ہے۔"

اہلحدیث۔ مولانا! گزارش ہے کہ ہر ایک علم اور ہر ایک بحث کا ایک منتہا ہوتا ہے علم صرف علم نحو کا منتہا ہے اقوال سیبویہ وغیرہ۔ اسی طرح علم ہجا یعنی الف بے کا منتہا ہے "تلفظ استاد" اسی طرح بچے کی زبان کا منتہا ہے ماں باپ کا تلفظ۔ مگر علم منطق فلسفہ اپنا منتہا ان سب سے الگ رکھتے ہیں وہاں نہ استاد کی آواز منتہا ہے نہ ماں باپ کا تلفظ نہ سیبویہ کا قول۔ بلکہ اس کا منتہا ہے دلیل۔ ان سب سے الگ اقلیدس ہے جس کا منتہا ہی مشاہدہ سے بدیہی یقین حاصل ہونا... اب غور طلب بات یہ ہے کہ شرعیات کا منتہا کیا ہے یعنی مسائل شرعیہ میں کس حد تک پہنچکر ہم بحث کو ختم کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں اس کا جواب یہی ہے جو آپ نے فرمایا ہے۔

"مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرمادیں اُس کو قبول کرلو جس کا مطلب یہ ہے کہ چون وچرا کی اجازت نہیں"

اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ

مگر سوال یہ ہے کہ یہ چون وچرا کی بندش اسلئے ہے کہ یہ تقلید ہے؟ یا اس لئے کہ منتہا بحث ہے میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ علماء کلام کے الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔

نبوت کی بحث علم کلام کے موضوع میں ہے وضو اور نماز کی بحث علم فقہ کے موضوع میں ہے کیوں؟ اس لئے کہ نبوت اصول اور عقائد سے تعلق رکھتی ہے جو علم کلام کا موضوع ہے اور وضو نماز وغیرہ اُس کے فروع ہیں جو فقہ سے متعلق ہیں۔ اسلئے کلام بلاغت نظام میں آتا کا فاعل الرسول بنایا ہے جس میں بلیغ اشارہ ہے کہ یہ اُس رسول نے دیا ہے جس کو تم علم کلام کے دلائل سے رسول مان چکے ہو پس یہاں چون وچرا کی جگہ نہیں۔ رسول بحیثیت رسالت خود دلیل ہے اُس سے دلیل کا طلب کرنا تحصیل حاصل کی قسم سے ہے۔

اسی طرح علم حدیث کا منتہا ہے استناد صحابی یعنی جس روایت میں صحابی عن رسول اللہ کہدے وہ حدیث ہے اور جس میں عن رسول اللہ نہ کہے وہ اُس کا اپنا قول ہے۔ پس حدیث انما الاعمال بالنیات کو صحابی کا حدیث کہنا منتہا بحث ہے اس پر سوال ہونے سے بحث آگے چلے گی جو کسی طرح جائز نہیں۔

اسی طرح کسی عادل معتبر کی روایت کا ماننا بھی فرع ہے اُس کی عدالت اور اعتبار کی کیونکہ روایت کے معنے یہ ہیں کہ اُس نے جو سنا وہی لکھا اس کی تصدیق کے لئے کہ اُس نے جو سنا وہی نقل کیا۔ اُس کی عدالت کافی ضمانت ہے پھر اُس کو عادل اور معتبر مان کر بھی اُس کی روایت پر سوال کرنا گویا منتہائے علم سے آگے جانا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ آپ کا فرمانا۔

"تقلید تمام کمالات کی تحصیل کا مبدأ ہے" ان اقسام میں تو ٹھیک ہے لیکن ان اقسام کو تقلید کہنا محض آپ کی اصطلاح ہے ورنہ دراصل یہ وہ تقلید نہیں جس میں فریقین کو نزاع ہے۔

یہاں تک تو مولانا نے عام اصول کی بات کہی جس کی تائید یا تشریح ہم نے بھی کردی اس سے آگے اصل مسئلہ پر ارقام فرماتے ہیں:۔

"فقہاء کی تقلید کی ضرورت قرآن شریف سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ حق تعالےٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی اے مسلمانو اللہ کی اطاعت کرو اور ان اولی الامر کی بھی جو تم میں سے ہوں۔ اگرچہ اولی الامر کے معنے امراء کے بھی ہوسکتے ہیں مگر قرائن پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اولی الامر سے مراد علماء فقہا ہیں اس لئے کہ مقصود اس آیۂ شریفہ میں اطاعت خدا و رسول اور اطاعت اولی الامر ہے۔ اس مطلب کو ادا کرنا صرف حرف عطف سے ہوسکتا تھا یعنی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے یہ مقصود معلوم ہوجاتا تھا لفظ اطیعوا کو مکرر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر چونکہ کلام الٰہی میں کوئی لفظ بیکار نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ مقصود اس زیادتی سے کچھ دوسرا ہی ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو کوئی ضمنی نہ سمجھ لے اور یہ خیال نہ کرلے کہ قرآن شریف میں جتنے اور احکام ہیں اُنہی میں حضرت کی اطاعت ضروری ہے۔ اس خیال کے دفع کرنے کیلئے یہ تکرار لفظ اطیعوا مثل اطیعوا اللہ کے مستقل طور پر اطیعوا الرسول ارشاد ہوا جس سے مقصود یہ ہے کہ جو کچھ حضرت فرمائیں خواہ وہ قرآن میں ہو یا نہ ہو سب مان لیں اور اطاعت کریں۔ اور اس کے بعد اولی الامر کے ساتھ لفظ اطیعوا کا ذکر نہیں ہوا جس سے یہ بات معلوم کرادی گئی کہ اُن کی اطاعت ضمنی ہے یعنی جو احکام حضرت نے بیان فرمائے ہیں اُنہی میں اُن کی اطاعت کیجائے۔ کیونکہ جو لوگ خلاف شرع حکم کرتے ہیں اُن کے باب میں وارد ہے وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اور هُمُ الظَّالِمُونَ۔ اب اولی الامر کو یہ معلوم کرنا ضرور ہوا کہ ہم اس آیہ شریفہ کی رو سے کون سے امور کے امر کرنے کے مجاز ہیں جن کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ کل آیات و احادیث سے ایسے امور کا نکالنا جو واجب الاتباع ہیں فقیہ کا کام ہے غرضکہ اولی الامر کو ضرور ہوا کہ خود فقیہ ہوں یا فقہا سے مدد لیکر امر کریں۔ بہر حال دونوں صورتوں میں اولی الامر کی اطاعت فقہاء کی ہوئی پھر اگر اطاعت کرنے والوں کو معلوم ہوجائے کہ حاکم عالم نہیں تو مشتبہ امور میں اُن کو ضرور ہوگا کہ علماء سے دریافت کریں کہ وہ امور واجب الاطاعت ہیں یا نہیں۔ اور اگر وہ فتوے دیں کہ اُن امور میں اطاعت جائز نہیں تو اُنہی کی اطاعت واجب ہوگی جس سے معلوم ہوا کہ فقہاء و امراء کے اوامر متعارض ہوں تو اہل اسلام مامور ہیں کہ فقہاء کا امتثال کریں اور امراء کی اطاعت جیسا کہ اس روایت سے بھی ظاہر ہے عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا امر لطاعة فی معصیة اللہ انما الطاعة فی المعروف متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ

آپ دیکھئے کہ امیر و فقیہ کے اقوال متعارض ہونے کی صورت میں فقیہ کا قول جب واجب العمل ہو تو امراء اولو الامر ہوئے یا فقہاء اسی وجہ سے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور عطا اور مجاہد اور ضحاک اور ابو العالیہ اور حسن بصری وغیرہم رحمہم اللہ نے اولی الامر کی تفسیر میں فقہاء و علماء ہی لکھا ہے جیسا کہ تفسیر ابن جریر و ابن کثیر وغیرہ سے واضح ہے۔ کیوں نہ ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علماء ہی کو اپنا جانشین قرار دیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے عن الحسن ابن علی رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ رحمۃ اللہ علی خلفائی قیل و من خلفاءک یا رسول اللہ قال الذین یحیون سنتی و یعلمونها الناس رواہ ابو النصر السجزی و ابن عساکر و فی معناہ ما رواہ الطبرانی باقی آئندہ از حقیقۃ الفقہ خلاصہ تقریر حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ خان بہادر استاد حضور نظام خلد اللہ ملکہ"

(شمس الاسلام بابت رجب ص۱۲)

اہلحدیث :- اولو الامر کا لفظ مرکب ہے اولو اور امر سے اولو کے معنے والے اور امر کے معنے حکم معنے صاف ہیں حکومت والوں کی اطاعت کرو۔ صحیح بخاری میں اس آیت کا شان نزول بھی صاف دلالت کرتا ہے کہ اولو الامر سے مراد ارباب حکومت ہیں مگر ہم اس بحث میں زیادہ وقت لگانا نہیں چاہتے ہمارا مدعا اس پر موقوف نہیں کہ اولو الامر سے مراد حاکم ہیں یا عالم کیونکہ درصورت عالم مراد ہونے کے بھی مولانا انوار اللہ صاحب نے صاف لفظوں میں فرمادیا ہے۔

"جو احکام حضرت نے بیان فرمائے ہیں اُنہی میں اُن کی اطاعت کی جائے"

بس اب مطلع صاف ہے۔ جو پہلے ہم عرض کرآئے ہیں اور مولینا کی اس تحریر سے بھی صاف ثابت ہے شرعیات میں منتہائے علم رسول ہے اور بس علماء یا فقہاء منتہائے علم نہیں اس کی وجہ ایک تو یہی ہے جو ہم نے عرض کی اور مولانا نے تصریح فرمائی ہے۔ دوم وجہ خود فقہاء کا باہمی برتاؤ ہے کہ ایک مجتہد دوسرے مجتہد کا مقلد نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اُن دونوں میں سے کوئی بھی منتہائے علم نہیں بلکہ ہر دو کا منتہائے علم رسول ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو منتہائے علم نہو اُس پر علم کا سوال ہونا ضروری ہے اسی لئے امام مالک فرماتے ہیں:۔

ما من احد الا وهو ماخوذ من كلامه الا رسول الله صلى الله عليه وسلم "ہر مفتی کو دلیل کا سوال ہوسکتا ہے سوائے رسول اللہ کے"

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:۔

لا تقلدنی ولا تقلدن مالكا وخذ عما اخذنا "نہ میری تقلید کرو نہ مالک کی کرو بلکہ جہاں سے ہم نے سیکھا ہے تم بھی وہاں سے سیکھو"

واقعات بھی ہمکو یہی بتلاتے ہیں کہ سلف امت بھی کسی غیر نبی کو منتہائے علم نہیں جانتے تھے امام ابو یوسف اور امام محمد کے اقوال بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ کے خلاف ہمکو ملتے ہیں یہانتک کہ زفر جیسے نوجوان بھی امام صاحب کو چھوڑ دیتے ہیں۔ کیوں؟ اس کی وجہ خود مولانا انوار اللہ صاحب نے فرمائی ہے۔

"مجتہد جو حکم حضرت کی طرف سے بیان کرے اُس میں اطاعت ہے"

پس مجتہد کے جس حکم کی دلیل اُن کو یا ہمکو معلوم نہو ہم جستجو کریں گے۔ ہاں تو اطاعت ورنہ نفی کے یہی معنے ہیں ان اشعار کے سے

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
دُردانۂ دُرجِ مصطفےٰ ہے
صوفی و عالم و حکیم و دینی
کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی

نتیجہ یہ ہے کہ
ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

مختصر یہ ہے کہ ہمارا مذہب ہے جسکو سلفؒ و خلفؒ سب مانتے چلے آئے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منتہائے علم ہیں آن پر تو سوال نہیں ہو سکتا کہ آپ نے یہ حکم کیوں دیا۔ باقی لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آج تک سب مکلف ہیں کہ اپنے حکم کی مطابقت چشمۂ رسالت سے دکھادیں۔ مطابقت کی صورت میں واجب التسلیم ورنہ نہیں۔ یہی معنے ہیں آیت قرآنی کے[ف۱] اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ ؕ

اسی لئے مولینا انوار اللہ صاحب کی تقریر کو ہم نے موجب صلح قرار دیا ہے فالحمد للہ

رہا یہ سوال جو عام طور پر کیا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث سمجھنے کی کس کو طاقت ہے یا کس کو لیاقت ہے سو اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن و حدیث۔ کتاب ہدایہ اور تلویح وغیرہ سے آسان ہے اس کو اہل علم خوب جانتے ہیں۔ قرآن مجید خود دعویٰ کرتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ والباقی عند الباقی انشاء اللہ۔

قادیانی مشن

"دونوں پارٹیوں میں فیصلہ کی معقول تجویز"

اہلحدیث مورخہ ۱۲ اگست میں لکھا گیا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو پیغامی (لاہوری) پارٹی کے رکن ہیں اپنے حریفوں محمودیوں (قادیانی پارٹی) کو فیصلہ کے لئے بُلاتے ہیں فیصلہ کی صورت یہہ لکھی ہے کہ جن جن عقائد میں فریقین کا اختلاف ہے اُن کی بابت فریقین کے سو آدمی قسم کھاجائیں کہ ہم نے مرزا صاحب قادیانی سے یہ سُنا تھا۔ اور اُن کے انتقال تک ہمارا یہ خیال تھا۔ ہم نے ۱۴۔ اگست کے اہلحدیث میں لکھا تھا کہ یہہ تجویز معقول ہے، ہم اس کی تحسین کرتے ہیں۔ اس لئے پیغامی پارٹی کو جو خود اس تجویز کی مجوّز ہے اپنے فیصلہ کے لئے بھی یہی صورت پیش کرتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا تھا جس کا عنوان تھا۔ "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" جس میں لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ مجھکو بہت ستایا ہے میں دعا کرتا ہوں خداوندا! جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی ہی میں مرجائے۔ مرزا صاحب کی زندگی میں یعنی ۲۵ مئی کی شام تک آپ لوگوں کا اس دعاء کی بابت کیا خیال تھا۔ بحال ہے یا منسوخ۔ بحال ہے تو کون پہلے مریگا وغیرہ۔ پیغامی پارٹی کے پچاس معتبر اشخاص جو خواجہ صاحب نے اپنے فیصلہ کے لئے چُنے ہیں ہمارے فیصلہ کیلئے بھی وہی منتخب ہوسکتے ہیں۔

خواجہ صاحب کو محمودیوں کی طرف سے جواب نفی میں ملا تو خواجہ صاحب نے اُن کے جواب میں ایک لمبا مضمون اپنے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۲۔ اگست میں لکھا ہے۔ جس میں ایک فقرہ ہمارے مطلب کا یہ ہے۔ محمودیوں نے جو قسم کھانے سے انکار کیا ہے خواجہ صاحب اُنکو مخاطب کرکے لکھتے ہیں :۔

"تم میں سے ہر ایک پر یہ شہادت قرآناً فرض ہے۔ تم میں سے ہر ایک نے خدا کے آگے جانا ہے تم میں سے ہر ایک کو خدا کی کتاب کہتی ہے وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ تم اپنے ایمان کو بچاؤ" الخ

واقعی معقول بات ہے مگر کیا میں بھی خواجہ صاحب اور اُن کی پارٹی کو ان الفاظ سے مخاطب کرسکتا ہوں؟ امید ہے اس کا جواب اثبات میں ملیگا۔ پھر اگر محمودیوں نے انکار حلف سے کمزوری دکھائی ہے تو پیغامی حلف اُٹھا کر کیوں زور نہیں دکھاتے اور اگر محمودیوں کے حلف نہ اُٹھانے سے پیغامیوں کی اُنپر ڈگری ہے تو اُسی قاعدہ سے پیغامیوں پر ہماری ڈگری ماننے میں کیا "عذر ہوسکتا ہے خواجہ صاحب قانونی آدمی ہیں شائد اسکی کوئی وجہ بتاسکیں ورنہ ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس اشتہار کی بابت محمودیوں سے تو ہمارا فیصلہ لودہانہ میں ہوا جہاں ہم نے اس فیصلہ پر مبلغ سہ صد انعام بھی لیا اور پیغامیوں سے درصورت انکار فیصلہ ہوگیا غرض قادیانی مشن کی دونوں بڑی پارٹیوں سے ہمارا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ الحمد للہ۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ فریق ثانی کی خاموشی سے فائدہ اٹھائیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ باہمی دوستانہ مبادلہ خیالات ہوکر احد الفریقین کی غلطی کانٹے کی طرح نکل کر آرام اور ٹھنڈک پیدا ہوجائے۔ خدا کرے ہماری آرزو پوری ہو۔ واللہ قدیر وھو بالاجابۃ جدیر ؞

نا کردہ گناہ پر خفگی

ناظرین کو یاد ہوگا مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی کے انتقال پر ہمنے از خود محض ہمدردی سے لکھا تھا کہ شاہ صاحب کے صاحبزادہ کی تعلیم کا انتظام یوں ہونا چاہئے کہ وہ تعلیم کے لیے جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری کے پاس رہے اور وظیفہ اہلحدیث کانفرنس سے ملے۔ اس تجویز کو شاہ صاحب مرحوم کے اخص مخلص احباب نے بھی پسند کیا تھا لیکن چونکہ لڑکے کے گلے کی علالت کا علاج مقدم تھا اس کے متعلق خبر آئی تھی کہ کلکتہ میں لیجا کر اپریشن کرایا جائیگا۔ اس کے بعد یہ اطلاع آئی کہ لڑکے کی تعلیم کا انتظام گھر پر کیا جائیگا۔

ف۱ اللہ کے اتارے ہوئے احکام کی تابعداری کرو اور اُن کے سوا کسی اور کی مت کرو ؞

اُس مخلصانہ تجویز پر پھلواری کے رسالہ معارف میں ایک مضمون نکلا جس میں بہت کچھ اظہار رنج کیا گیا۔ چنانچہ اُس کے اصلی الفاظ یہ ہیں :۔

حال ہی میں بلاتحقیق مولوی شاہ عین الحق علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ کی تعلیم کی بابت اخبار اہلحدیث میں اعلان کر دیا گیا کہ صاحبزادہ موصوف حافظ عبد اللہ صاحب کے حوالہ کئے جاویں اور اہلحدیث فنڈ سے خرچ تعلیم کی کفالت کی جائے اور فلاں فلاں نگران ہوں حالانکہ شاہ صاحب اپنے قرابت مندوں میں امیر تھے۔ اگر کاغذی رو سے جائداد کی دیکھ بھال کی جائے۔ تو اس قدر کافی جائداد ثابت ہو کہ تیس روپے مشاہرہ کا ایک عالم مقرر کر کے لڑکا پڑھ سکتا ہے۔ علاوہ اس کے خود خاندان میں بعض باہمت ایسے موجود ہیں کہ تعلیم و تربیت میں اپنے بچوں سے کبھی فرق نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ یہاں تخالف مذہبی کو کبھی اس سے زیادہ اہمیت نہیں دی گئی کہ یہ اپنی اپنی تحقیق ہے اسلئے صلہ رحمی پر اس کا اثر نہیں پڑا۔ مودم ہمیشہ بحال رہے۔ اور اس کے علاوہ یگانوں میں بھی ایسے خیر خواہ مشیر موجود ہیں کہ تعلیم و جائداد کا انتظام خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ باوجود ان سامانوں کے بغیر مشورہ ولیوں کے اُس کی تعلیم کا انتظام خیرات سے کرنا کہاں تک جائز ہے۔ اس وقت اُس کے چند ولی بقید حیات ہیں چنانچہ منجملہ ولیوں کی بدقسمتی سے ایک ہم بھی ہیں کہ وہ لڑکا ہمارے حقیقی چچیرے بھائی کا پوتا ہے۔ غالباً ہمارے چارہ ساز کو غایت ہمدردی میں تحقیق حالی کی ضرورت نظر نہیں آئی۔ اللہ اکبر۔ وہ کریم ابن کریم جو مدتوں گھر بار چھوڑ کر بلا معاوضہ مدرسہ احمدیہ آرہ میں درس دیتا رہا ہو وہ سبکدوش جو کسی کا احسان لینا نہیں چاہتا ہو۔ وہ غیور جو خاص قرابت کے حسن سلوک کو فرض سمجھکر ادا کر دیتا ہو۔ وہ سیر چشم کہ کسی جلسہ سے زاد راہ لینا کیا بلکہ اپنے پاس سے کچھ دیکر آتا ہو۔ وہ پرجوش جو ابتدا میں توسیع مذہب کے لئے صدہا روپے صرف کر چکا ہو۔ گو بعد از تجربہ زبانی فہمائش سے بھی دست بردار ہو گیا۔ مگر کیا یہ انقلاب اُس کے اہل قرابت اُس کے عقیدت مندوں کے لئے کم صدمہ وہ ہے کہ اُس کریم کا لڑکا خیرات سے تعلیم پائے وہ پروردہ ناز و نعمت جس کے باپ نے بلا اندیشہ مطلق العنان کر دیا ہو کہ جو چاہے کرے۔ اُس پروردہ ناز کو بجز شفعہ خیرات کی مدیں سے مقید کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اگر واقعی روح کو دنیاوی معاملات کی آگاہی ہوتی ہے تو بیشک شاہ صاحب کی پاک روح کو صدمہ ہوگا۔ اور یہ تو ہم خوب جانتے ہیں کہ اُس لڑکے پر نہ حق شفعہ کام کریگا نہ انسانی دباؤ کا زور چلیگا۔ یہ چند دن کا شور و غل ہے سوائے اس کے کہ توفیق الٰہی شامل حال ہو ورنہ یہ سارا مشورہ خواب پریشان سے کم نہیں ہے۔" (بابت رمضان ۵۵ھ)

اہلحدیث۔ ان واقعات مرقومہ میں سے کسی واقع کی تکذیب ہم کیوں کریں جب کہ ہمارے حق میں سب مفید بلکہ قابل فخر ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب تک جناب شاہ صاحب مرحوم حنفی لباس میں قبر کے مجاور اور سجادہ نشین تھے مریدوں کے دست نگر تھے۔ لیکن جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اہلحدیث بنے تو اللہ کے فضل سے ایسے غنی ہوئے جو مندرجہ بالا اقتباس میں مذکور ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں ہماری تجویز اخلاص مندی سے تھی یا عناد سے۔ ہم خدا کو گواہ کر کے کہتے ہیں ہمیں اس کا علم نہ تھا کہ شاہ صاحب کی معاش اُن کے پسماندگان کی ضروریات کو کافی ہو سکتی ہے اس لئے ہماری تجویز بالکل اخلاص پر مبنی ہے۔

ہاں ہم نامہ نگار کی اس مخالفت کو بھی محض اُن کے اخلاص پر مبنی جانتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ چونکہ جناب مرحوم کا سارا خاندان حنفی پیرزادوں کا ہے صرف مرحوم کو خدا نے اہلحدیث بنایا تھا مرحوم کا بچہ ابھی اپنی سادگی میں ہے آئندہ نہیں معلوم اُسپر کیا رنگ چڑھے۔ اس لئے راقم مضمون اور اُن کے بھیا لو نے محض اخلاص مندی سے اس تجویز کی مخالفت کی کہ باپ تو باپ دادا کی راہ چھوڑ کر صراط مستقیم

اہلحدیث کی اپیل

عرصہ سے ناظرین کو اہل حدیث کی اشاعت کے لئے توجہ نہیں دلائی گئی۔ اب چونکہ زمانہ کا اثر اہلحدیث پر بھی ہو رہا ہے یعنی کمی اشاعت کا اندیشہ ہے اس لئے بہی خواہان اہلحدیث کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جس طرح انہوں نے پہلے اپنے اہلحدیث کو پنجۂ شیر سے نکال کر زندگی کے مرکز پر بٹھایا ہے۔ اس کی اشاعت پر توجہ کر کے اس کی تازگی کو بڑھا دیں۔ اہلحدیث اپنی خدمات کیسی کر رہا ہے اس کی بابت کچھ کہنے سننے کی حاجت نہیں۔ احباب خوب جانتے ہیں کہ اس وقت اہل حدیث گروہ کے لئے شیرازہ بندی کا کام دینے والا ہفتہ وار۔ دور دراز احباب کی ملاقات کرانے والا یہی اخبار ہے جب تک ہر ایک خریدار اس کی اشاعت کرنا اپنے پر لازم نہ سمجھے گا ترقی مشکل ہے *

ایڈیٹر

(۵۹)

سے بہکا تھا کہیں بیٹا بھی ان گمراہوں (اہلحدیثوں) کی صحبت میں رہ کر خراب نہ ہو جائے چنانچہ نامہ نگار مذکور کے آخری الفاظ اس کی مخلصانہ نیت کا اظہار کر رہے ہیں جو یہ ہیں:۔

ہم خوب جانتے ہیں کہ اس لڑکے پر نہ حق شفعہ کام کریگا نہ انسانی دباؤ کا زور چلیگا وغیرہ۔

یہ فقرہ راقم مضمون کے عندیہ کا اظہار کرنیکو کافی ہے۔ کہ اس نے جو ہماری تجویز کی برنگ دیگر مخالفت کی ہے تو وہ محض اس نیت سے ہے کہ لڑکا اہلحدیث کے زیر اثر رہکر اہلحدیث نہو جائے ہمارا حسن ظن دیکھئے کہ ہم اس نیت کو بھی راقم مضمون کا حسن اخلاص ہی سمجھتے ہیں کیونکہ جس گروہ کو ہم گمراہ سمجھیں ہمارا حق ہے کہ اپنے عزیزوں کو اس گروہ کے اثر سے بچائیں۔ اس کے جواب میں ہم بجز اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ جس نے باپ کو دین سمجھایا بیٹے کو سمجھانے کی بھی اس کو قدرت ہے وَهُوَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

ہاں ہماری اہلحدیثوں کو ان کے فرض کیطرف توجہ دلانا ہمارا فرض ہے کہ شاہ صاحب مرحوم کا لڑکا حبیب احمد سلمہ اللہ کی دو حیثیتیں ہیں نسلی اور مذہبی۔ نسلی حیثیت کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں مذہب نسل پر غالب ہے اس لئے مذہبی تعلقداروں کو بچے کی نگرانی اور خیر خواہی میں نسلی تعلقداروں سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ واللہ ہو الموفق۔

جماعت اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث

از ابو البشیر مراد علی سوہدروی ضلع گوجرانوالہ

ه

پھر پرسش جراحت دل کو چلا ہے عشق
سامان صد ہزار نمکداں کئے ہوئے

عنوان ہذا سے قبل ازیں ایک مضمون خاکسار پرچہ اہلحدیث میں عرض کر چکا ہے۔ میری دانست میں مضمون ہذا کی آج جس قدر ضرورت ہے اسی قدر غفلت ہے۔ لہذا آج دوبارہ عرض کیا جاتا ہے علمائے کرام کو اور مبحث قال اقول کو بالائے طاق رکھکر اس اہم اور عمدہ امر میں خامہ فرسائی کرنا چاہئے۔ گو یہ میرے فرائض منصبی سے باہر ہے مگر غیرت اسلامی و قوت اسلامی کا بار بار تقاضا ہے کہ کسی طرح یہ بکھرا ہوا شیرازہ پھر اپنی قدیم نورانی جھلک دکھانے لگے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ ایسے پُر امن زمانے میں جو طرح طرح کے بے جا اعتراض و بدزبانیاں اسلام پر ہو رہی ہیں ہر دل مسلمان دردمند اور ہر چشم پُر آب ہے وہ مذاہب جو کہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہیں ترقی پر اور اسلام جو کہ نظام عالم تمدنی و سیاسی کا متکفل ہو کر تشریف لایا وہ تنزل پر۔ میری عقل ناقص و فہم قاصر میں یہ مرضه فرقہ بندی بہت مدت سے اسلام میں چلی آرہی ہے جس کی طرف علمائے کرام نے توجہ ہی نہ کی بلکہ ضد اور نفسانیت جو کہ اس مرض میں افزونی زیادتی کا موجب ہے ان کے پاک دلوں میں جانشین ہو گئی۔ ہر شخص اپنی علمیت جتاتا اور جوش فاروقی کا دم بھرتا ہے اب اس موجودہ وقت میں جب ہر مذہب یوماً فیوماً ترقی پذیر ہے۔ مدعیان اسلام کے لئے مقام حسرت ہے کاش کہ علمائے کرام اپنے مقتدر خیر الکلام کلام اللہ کے سبق عالیہ (وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا) پر کاربند ہو کر سلف صالحین کا مسلک اختیار کرتے ؎

اگر اختلاف ان کا باہم دگر تھا
تو بالکل مدار ان کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا

یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

اس مرض مہلک کا جو اسلام میں سلاطین ہند کے وقت سے چلی آرہی ہے علاج تو اب مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ہاں فرقہ اہلحدیث جس کو اپنے علم و عمل پر بڑا ناز ہے۔ (جو واقعی بجا ہے) وہ بھی اس مرض کے شکار ہو رہے ہیں یہ مسلمہ بات ہے کہ مذہب کی ترقی کا معیار علم اور عمل ہے۔ شق اول میں تو بے شک یہ فرقہ پیش دستی کر رہا ہے (بزعم خود) ورنہ در اصل نہایت گری ہوئی حالت ہے۔ مگر شق ثانی میں اگر میں یہ کہدوں تو بے جا نہ ہوگا "ہم چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند" ان کے عملی دعوے کے ابطال کے لئے اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا و علیکم بالجماعة و من شذ شذ فی النار کے علاوہ اور بھی دلائل موجود ہیں۔ یہ خاکسار تمام جماعت اہلحدیث سے نہایت ادب سے یہ سوال کرتا ہے کہ جماعت کے معنی کیا ہیں اور اس کی صورت کیا ہے اس سے بہتر اور عمدہ تعریف شاید ہی کوئی بتا سکے جو کہ خیر الکتب کتاب اللہ میں پائی جائے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ جس کی مزید تشریح و توضیح بانی اسلام خیر الانام سید الانس والجان صلے اللہ علیہ و آلہ فی کل آوان بایں الفاظ ادا فرماتے ہیں المسلمون کید واحد اذا اشتکی عضوہ اشتکی الجسد کلہ یعنی مسلمان ایک ہاتھ کی مانند ہیں اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سب جسم کو درد محسوس ہو یا المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا جماعت مومنین ایک دیوار کی مانند ہے جس کا بعض بعض سے مضبوط ہوتا ہے یہ معنوی تعریف ہے۔ صوری تعریف شارع علیہ السلام نے ایسی جامع فرمائی جو تمام علوم متعلقہ نظام الہٰی کے حاوی ہے جو ہم مسلمان ہر روز پانچ وقت دیکھتے ہیں۔ شارع علیہ السلام اس اہم امر میں جسقدر تاکید اکید فرمائی ہے احباب سے مخفی نہیں اذا سافرتم فلیؤمکم اعلمکم او کما قال یعنی حالت سفر میں بھی ایک امام (امیر) مقرر کیا کرو ناظرین ذرا عقل خداداد سے انصاف کریں کہ جماعت اہلحدیث جو ہندوستان کے مختلف مقامات پر موجود ہے اس تعریف کی مصداق ہے حاشا وکلا۔ بلکہ اگر میں اس موقع پر تمثیلاً یہ کہدوں تو غیر موزوں

ه مرض کا لفظ اردو میں مذکر ہے (ایڈیٹر)

ہوگا تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتیٰ میری عقل ناقص میں یہی آتا ہے کہ ہر فرد مسلم جو اپنے آپ کو اہلحدیث اعتقاداً یا عملاً تصور کرتا ہے اس حالت میں کہ اہلحدیث کانفرنس کی صدا اس کے گوش گذار ہو اجابت فرض عین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰہِ اہلحدیث کانفرنس کے کسی ممبر سے کسی شخص کو ذاتی یا مذہبی اختلاف ہو مگر مجموعی حالت میں کانفرنس سے کیا بحث اور اختلاف ہو سکتا ہے جبکہ کانفرنس کوئی ایسا کام کرتی ہی نہیں جو اختلاف کا محل ہو سکے اس لئے من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ و مات میتۃ جاہلیۃ کے مجرم ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس وقت کانفرنس مثل امام کے مقرر ہو رہا ہے۔ عام فہم کے لئے کانفرنس تمام جماعت کی ماں ہے جو مثل مرغی کے تمام بچوں کو بغرض حفاظت اپنی شفقت بھرے پروں کے نیچے دبانے کے لئے مدت مدید و عرصہ بعید سے صدائیں کر رہی ہے جو مرغی کا بچہ ذرا ماں سے علیحدہ ہوتا ہے وہی اچکا جاتا ہے۔ برادران آج علمی روشنی کا یہ زور ہے کہ کم علم لوگ نیچری مرزائی۔ آریہ۔ عیسائی ہو رہے ہیں۔ واللہ میں سچ کہتا ہوں جو کچھ حالت اسلام قابل زار اس وقت ہے کسی گذشتہ وقت میں نہیں تھی۔ خدا خوش و خرم رکھے کانفرنس اہلحدیث کو جو بہت مدت کے سوئے ہوئے بچوں کو جگا رہی ہے اور ان کو ہمہ تن ہوشیار کر رہی ہے خدا کرے تو کانفرنس کی صدا ہر فرد اہلحدیث کے کان میں گذرے اور ہر طرف سے مقامی انجمنوں کی صدائیں آنے لگیں۔ خدا ما کانفرنس اہلحدیث کو قابل داد ہیں مگر جب تک کانفرنس اپنے تمام افراد منتشرہ کو یکجا بہم نہ کریگی کامیاب کس طرح ہو سکتی ہے۔ کانفرنس پر فرض ہے کہ اول اپنے ماتحت ایک سٹینڈنگ انجمن قائم کر کے پھر ڈیپوٹیشن کے ذریعہ تمام ہندوستان میں لوکل کمیٹیاں قائم کرے[لہ] اور سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر مقبول عام علماء ہوں۔ پھر تمام ہندوستان میں جس جگہ چند اہلحدیث بھی ہوں ایک صدر کمیٹی کے ماتحت کرے جو ضلع سے وابستہ ہو۔ ہر ضلع میں ایک صدر و نائب وغیرہ جس طرح پیشتر عرض کر چکا ہوں ہونے چاہئیں۔ تمام جماعت اہلحدیث کا ایک اعلیٰ صدر ہونا چاہئے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر و لوکل کمیٹی کے ممبر تمام اپنے ماتحت کے متکفل و نگہبان مثل اسلاف کے ہوں۔ اس صورت سے جماعت اہلحدیث کی اس قدر ترقی نمایاں ہو سکتی ہے کہ کوئی اور مذہب اس کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا سہ

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہباں
ہو گلے کا جیسا نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں
نہ تھا عبد و حُر میں تفاوت نمایاں
کنیز اور بانو تھیں آپس میں ایسی
زمانے میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی
رہ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ ان کی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ ان کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ
کفایت جہاں چاہئے واں کفایت
سخاوت جہاں چاہئے واں سخاوت
بچی اور تلی دشمنی اور محبت
نہ بے وجہ الفت نہ بے وجہ نفرت
جھکا حق سے جو جھک اس سے وہ بھی
رکا حق سے جو رک گئے اس سے وہ بھی

اب موجودہ وقت میں گو تمام فرقہائے اسلامی جابجا اشاعت اسلام کرتے پھرتے ہیں۔ مگر درحقیقت اس مرض کی طرف کوئی متوجہ نہیں ہوا جو قوم کے رگ و ریشہ میں ہے یعنی شرک و بدعت اگر جماعت اہلحدیث کے رکن [illegible] اٹھیں تو ان سے تو مرزا آنجہانی بھی علمی میدان میں سبقت لے گیا ہے چند دنوں میں بالکل قلیل تعداد جماعت سے ایک اعلیٰ مشن قائم کر گیا ہے

الحمد للہ کہ ارکان اہلحدیث بھی خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں۔ خداوند کریم ان کو کامیاب کرے اور مثل دیگر مدارس کے ایک اہلحدیث دارالعلوم بھی قائم ہو جاوے۔

کانفرنس کا اصل الاصول یہی ہے کہ اسلام کو اس اصلی پلیٹ فارم پر لے آوے جس پر کہ وہ عہد ہدایت مہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ جماعت اہلحدیث کو اس نیک دائم امر میں فوراً لبیک و سعدیک کہنا چاہئے سہ

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد

امید ہے کہ دیگر معززین علمائے کرام اس مسئلہ پر کما حقہ روشنی ڈال کر جماعت اہلحدیث کے لئے باعث شکریہ ہونگے۔ (ابوالبشیر عفی عنہ)

مباحثہ جبلپور

اور

مولوی ابو رحمت

از مولوی احمد علی صاحب جبلپوری

مولوی ابو رحمت صاحب۔ بعد ما وجب آنکہ آپ نے ناحق زحمت اٹھائی جو مضمون ریویو مندرجہ اخبار مسافر آگرہ جس کو اخبار اہلحدیث نے نقل کیا لکھا۔ میری سمجھ میں آپ نے اپنی جانب سے خیالات خراب کرائے۔ لیکن آپ کیا کریں آپ مجبور تھے سہ

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں برد

آپ نے خلاف واقع مضمون لکھ کے اپنے کو حق گو ظاہر کیا۔ ہاں جو صاحب کہ شریک جلسہ نہ تھے شاید صحیح سمجھیں۔ الا عبارت مضمون باواز بلند کہہ رہی ہے کہ وہ مملو بغرض ہے اور آزادی و حق سے بہت دور ہے اگر یہی حق کہا جاوے تو کہنا ہے باطل ہوگا وہ حق اگر این ہست............ تہذیب مصرعہ ختم نہیں کرنے دیتی۔

چونکہ واقعہ بکر رسہ کرر زیر قلم آچکا ہے اور اکثر صاحب شرکائے جلسہ نے اس کو لکھا ہے عادہ

لہ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں ایک عہدہ ناظر کا مقرر ہوا ہے جو دورہ کر کے مقامی انجمنیں قائم کریگا اور جہاں جہاں انجمنیں ہیں ان کی نگرانی وغیرہ کریگا [illegible]

ضرور نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں اور ایسا ہی بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ جبلپوری مباحثہ مباحثہ نہ تھا بلکہ لاڈلی کا بھڑ تھا کہ "سوال از آسمان و جواب از ریسمان"

میری سمجھ میں مناظر آریہ اس جلسہ کو ایسا کرنا ہی چاہتے تھے لہذا اُنہوں نے ابتدا سے یہہ طریقہ اختیار کیا کہ تحریری مباحثہ سے انکار۔ ہر قسم کی ذمہ واری سے انکار کیا۔ حتیٰ کہ تحفظ امن کا بھی فریق ثانی کو ذمہ وار قرار دیدیا اور فریق مخالف نے اپنی ناتجربہ کاری سے ایسی سخت شرط اپنے ذمہ لی۔ اصل یہ ہے کہ منظور کنندہ یہ سمجھتے تھے کہ مناظر آریہ اس قدر تہذیب سے باہر ہونگے اور اشتعال طبع کو ہی معراج کامیابی قرار دینگے۔

جو گفتگو ہوئی وہ خلاف قواعد مباحثہ ہوئی۔ اب غور کیجئے اول ہی مسئلہ پر سوال یہ تھا یہ توحید معہ صفات باری تعالیٰ قرآن مجید سے ثابت کی جاوے۔ اس کے جواب میں آیات تلاوت کی گئیں۔ اگر آریہ مناظر اس ثبوت کو غیر کافی یا غلط سمجھتے تھے تو اس کی تردید اس طرح کرنی تھی کہ الفاظ جو پڑھے گئے تھے اور معنے جو بیان کئے گئے تھے اُن کی غلطی بدلائل ظاہر کرنی تھی اور مطلب پر جرح کرنی تھی۔ یہی طریقہ عدالتی مباحثات میں لائق وکلاء و بیرسٹران ہے۔ آریہ مناظر نے ایسا نہ کرکے چند سوالات اعتراضی مثل تذکرہ دوزخ وبہشت یا قصہ ذوالقرنین کر دیئے انہی سوالات میں استوا علی العرش کا بھی سوال تھا۔

مولوی صاحب نے استوا علی العرش کا جواب دیا بحوالہ تفسیر کبیر و بیضاوی کے باقی دیگر سوالات کا غیر متعلق ہونا ظاہر کیا۔ اس جواب پر اگر عتراض ہوسکتا تھا تو یہ کہ یہ معنے الفاظ کے نہیں ہیں، ترجمہ غلط کیا گیا یا یہ کہ مطلب درست اخذ نہیں کیا گیا۔ اور دلائل قاطع دینے تھے اور دوسرے سوالات کا متعلق ہونا ثابت کرنا تھا۔ ایسا نہیں کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مناظر آریہ تردید جواب سے معذور تھا اور لاجواب۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ ہی فرمائیے کہ کیا دیگر سوالات متعلق تھے۔ بار بار مناظر کا یہ کہنا کہ ہمارے سوالات کا جواب نہیں دیا گیا طفل تسلی سے زائد وقعت نہیں رکھتا۔

آپ نے پریزیڈنٹ صاحب جلسہ کی تعریف کی۔ گو خوشامدانہ کی مگر میں تسلیم کرتا ہوں کہ صاحب موصوف رحمدل نیکمزاج تھے اور سادہ طبیعت اور اُن کی رحمدلی و نیکمزاجی کی وجہ سے ایسے غیر متعلق سوالات پر مزاحمت نہیں ہوئی۔ اگر کوئی شخص عدالتی کارروائی کئے ہوئے پریزیڈنٹ ہوتا تو ایسے سوالات نہ کرنے دیتا۔

ہاں مولوی صاحب سے یہ سہو ضرور ہوا کہ اُنہوں نے اُس وقت خیال نہیں کیا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کیسے مجمع میں کھڑے ہیں۔ اگر اُن کو خیال آجاتا کہ سرزمین گونڈوانہ میں جہاں سوائے چند پردیسیوں کے ذی علم وذی فہم کوئی نہیں ہے تو ضرور وہ بار بار مثل مناظر آریہ اعلان کرتے کہ یہ سوالات غیر متعلق ہیں گو بلاغت کے خلاف ہوتا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مناظر ہونے کی بات جو آپ نے لکھا وہ آپ کا خیال باطل ہے۔ اُن کی طلبی کی تحریرات ہونے سے پیشتر ہی کمیٹی نے اُن کا مناظر ہونا طے کرلیا تھا۔ دیگر علماء نہ آئے بوجہ معذوری۔ اگر آپ کا خیال تسلیم کیا جاوے تو اُن کی نسبت کہنا ہوگا کہ جواب معذوریت اُن کا منافقانہ تھا۔ مولوی صاحب! یقیس علےٰ نفسہ کے لحاظ سے جو آپ نے خیال کیا اُس سے معذوری ہے۔ ہاں علمائے حاضرین جلسہ میں سے مولوی صاحب سے زیادہ کوئی لائق ہوتا تو ضرور تبادلہ خیال کیا جاتا خواہ اُس سے وہ ناراض ہی کیوں نہ ہوتے۔ آپ نے محض اپنی ذاتی کدورت و نفسانی کاوش کی وجہ سے لکھا جو کچھ لکھا ہے۔

روز اول مباحثہ میں جو درشتی آریہ مناظر سے ہوئی منتظمانِ امن کو اندیشہ پیدا ہوا کہ کچھ صورت دوسری پیدا نہ ہو جاوے اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (صاحب کلکٹر) تک اطلاع ہوئی۔

صاحب موصوف نے بلحاظ تحفظ امن بجائے مدت مباحثہ صرف تین روز کی اجازت ترمیم کی۔ اور سوالات مباحثہ طلب میں بھی اسی خیال سے ترمیم کی یہ صاحب موصوف کی دوراندیشی و عاقبت بینی پر مبنی ہے۔

اس کی بابت جو وجہ آپ نے لکھی ہے غلط ہے اب یہ کہ کون ناکردہ گناہ تھا جس کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے بنگلہ پر جانا پڑا۔ آپ آیہ التحیات والطیبات کو از اول تا آخر تلاوت فرمائیے۔ ہر واقعہ دو رُخ رکھتا ہے اور اپنی اپنی لطافت و کثافت طبع پر منحصر ہوتا ہے۔

مولوی صاحب اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے آپ کو اُن سے رنج و ملال ہے تو مبارک۔ بلکہ میں کہونگا اللھم زدفزد اجی صاحب حدیث سے بھی لوگوں کو کد تھی اور اب بھی ہے۔

مناظر آریہ پر جو اعتراضات ہوئے وہ کسی پر مخفی نہیں۔ اُن اعتراضات کا کیا جواب ہوا۔ اسکا آپ نے کچھ ذکر نہیں کیا۔ اور ذکر کرنے سے اغماض کیا پردہ ڈالا۔

میں کہتا ہوں کہ ان اعتراضات کا جواب آریہ فرقہ میں رہکر دیا جانا ممکن و محالات سے ہے۔ مولوی صاحب! یوں چشم پوشی و اغماض کے پردہ سے اعانت ٹھیک نہیں۔ میدان میں آئیے۔ اندیشہ نہ کیجئے کہ مسلمانوں کو کمی انفاس ترقی کا خیال ہوگا۔ نہیں نہیں جہاں پاک نہیں دین پاک کہہ لینگے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مختصر الفاظ میں بہت بسیط المضمون اعتراضات کر دئے ہیں اگر سخن کس است۔

آپ ہی آریہ کی اعانت کے لئے تیار ہو جائیے معاں و معین دونوں مستفید ہونگے اور چونکہ

آپ کی عمر زیادہ ہے بارنیوگ کے خوف سے بھی بے فکری ہوگی۔ ہاں آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت اشارہ کیا ہے کہ مناظر ہونے سے اُن کا مقصود دلی شہرت تھی۔ معاف کیجئے۔ آپ کا مناظر ہونے کے واسطے مصر ہونا کوشش کرنا یقین دلاتا ہے کہ یہی غرض سے تھا کل اناء یترشح بمافیہ

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایسا ہی خیال ہو جیسا آپ نے لکھا تو واقعی نہایت مذموم ہوگا الا کسی کے مافی الضمیر پر کوئی آگاہی نہیں رکھتا البتہ حرکات سکنات سے کچھ کیفیت اندرونی ظاہر ہوتی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے حرکات سے تو ایسا مترشح نہیں ہوا۔ مگر آپ نے یقینی وقطعی حکم لگا دیا یہ کس بنا پر۔ ممکن ہے کہ آپ بھی علم مافی الصدور کے مدعی ہوں۔ بہت خوشی ہوگی کہ ہمارے بھائی احناف میں سے بعض آں حضرت کے ہی غیب دانی کے قائل تھے۔ الحمد للہ آپ ایک قدم آگے ہو جاویں گے۔ ہاں آپ نے اپنے مضمون میں پریزیڈنٹ صاحب جلسہ کو اولی الاقرار دیا لیکن متکلم کے لفظ کی کوئی تاویل نہیں کی۔ کیونکہ متکلم کے لفظ سے وہ اس میں داخل نہیں ہوتے۔ اگر آپ نے محض اُن کے خوش کرنے کو خوشامدانہ لکھا ہے تو منافقانہ ہے اور اس میں کچھ گفتگو نہیں[1] اور اگر آپ نے عقیدتاً وارادتاً لکھا ہے تو اس اظہار نوی سے آپ متکلم میں داخل ہوئے یا نہیں جو پسند آوے فرمائیے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ بہ نسبت جانب آریہ

[1] اسی لئے مولوی ابو رحمت نے دہلی میں حافظ احمد مسیح مشنری کو کہا کہ میں نے مولوی ثناء اللہ کے خلاف آریوں کی فتح کا مضمون لکھا ہے تم مجھکو پادری ہنسلے صدر جلسہ جبلپور سے بے تعصب ہونے کا سرٹیفکٹ لے دو۔ جسکو احمد مسیح نے قبول نہ کیا۔ خدا جانے اس سرٹیفکٹ سے کیا غرض تھی (ایڈیٹر)

مخلوط ہونے کے یہ جائے اچھی ہے" خاک ہم از تودۂ کلاں بردارید

میں چاہتا تھا کہ آپ کے قیام جبل پور کا ذکر خیر کروں اور یاد دلاؤں مگر بالکل بے پردہ ہو جانا میں نے پسند نہیں کیا۔ اگر براہ راست تحریرات کی نوبت آئی تو آپ کو یاد دلاؤنگا۔

اس واقع مباحثہ کو جو میں نے عرض کیا آپ اپنی تحریرات سے ملائیے۔ اگر غلط ہو تو مجھکو آپ اُسی خطاب سے یاد فرمائیے جو کذاب کے واسطے ہے ورنہ رجوع فرمائیے۔ میں اس خطاب سے آپ کو مخاطب کرنا پسند نہیں کرتا۔

یہ عریضہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ذریعہ سے اس وجہ سے ارسال ہے کہ آپ کا صحیح پتہ مجھکو معلوم نہیں مجرد ضلع میرٹھ لکھنا شائد کافی نہیں ورنہ بالا بالا ارسال کرتا۔ مولوی صاحب کو اختیار ہے جس ذریعہ سے مناسب تصور فرما دیں یہ عریضہ یا مضمون عریضہ آپ تک پہنچا دیں فقط - ۲۳ - اگست - (احمد علی از جبلپور)

میں نے اس عریضہ کو ختم کر دیا تھا نظر ثانی کرتے وقت خیال آیا کہ تا بخانہ باید رسانید لہذا عرض ہے۔

مسئلہ تناسخ پر یہ اعتراض ہوا تھا کہ جب زمانہ حیات کے افعال مذموم کی پاداش انسان متغیر الوجود پیدا ہوتا ہے مثل گائے۔ بیل۔ گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ پس ضرور ہے کہ ایک وقت ایسا ہو کہ بوجہ نکوکاری کوئی شخص مستوجب سزا نہ ہو اور اس سے تغیر موجودی معدوم ہو جائے تو اُسوقت کے انسان بوجہ نہ بہم پہنچنے ایسے جانوروں کے اپنی آسائش سے جو اُن جانوروں کے ذریعہ سے ہوتی ہے محروم رہیں گے۔ فرمائیے اس کا کیا معقول جواب ہوا۔

اور یہ کہ یہ اشخاص جو کوڑھ کرلنگ وغیرہ وغیرہ مبتلائے نقوص وعوارض نظر آتے ہیں۔ وہ پورب جنم (زمانہ حیات سابقہ) کی سزائیں پس لازم آیا ایسے اشخاص کے ساتھ ہمدردی علاج وغیرہ سے نہ کی جاوے۔ کیونکہ مجرمان سزا یافتہ کی ہمدردی داخل جرم ہے۔

اب آپ فرمائیے کہ کیا جواب معقول آریہ کی جانب سے ہوا جو جواب ہوا وہ یہی کہ آخر جیل میں بھی انتظام خورو نوش وادویات منجانب گورنمنٹ ہے۔

کیا یہ جواب معقول ہے۔ اگر آپ کی معقول پسند طبیعت اس کو معقول کہے تو لفظ نامعقول صفحۂ ہستی سے معدوم کر دینے کے لائق ہوگا۔

ایک اعتراض مسئلہ روح کے متعلق تھا۔ آریہ مناظر نے روح کو روح خدا کا ایک جزو قرار دیا اور اس دلیل سے اس کو قدیم ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اسپر یہ اعتراض ہوا کہ جب جزو کل سے جدا نہیں ہوتا تو لاکھہا ذوی الارواح کا خدا ہونا لازم آویگا اس کا جواب نہیں ہوا۔ فرمائیے یہ اعتراضات ہوئے تھے یا نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ حافظہ نباشد کا خیال آپ کی کبرسنی کے لحاظ سے سخت نظر آتا ہے اس لئے ضعف حافظہ سے تعبیر کرتا ہوں۔ آپ رجوع فرما دیں یا آپ اپنے احباب آریہ کی جانب سے اعتراضات معروضہ بالا کا جواب دیں ؎ یار زندہ صحبت باقی،

(احمد علی)

آریوں کی مکتی گویا قیدخانہ ہے

(بقول سوامی دیانند)

ہمکو سخت تعجب ہوتا تھا جب ہم آریوں کی زبان سے سنتے تھے کہ مکتی دائمی نہیں ہو سکتی۔ لیکن آج جو ہم ستیارتھ پرکاش کا مستند اردو ترجمہ مطبوعہ ۱۸۹۹ء کا مطالعہ کرتے ہوئے نویں سمولاس ۲۴ سوال کے جواب صفحہ ۳۱۹ سطر ۲۰ پر پہنچے تو سارا تعجب رفع ہوگیا۔ کماحقہ سمجھ بھی آگئی کہ یہ لوگ مکتی کی تعریف ہی سے ناواقف ہیں پھر بھلا اُس میں ہمیشہ رہنا کیسے قبول یا پسند کر سکتے ہیں! وہ تو اس کو قیدخانہ سمجھے بیٹھے ہیں کوئی متنفس قیدخانہ میں ایک گھڑی رہنا تو پسند نہیں کر سکتا ہے ہمیشگی تو دوسری

(۵۹۴)

شے ہے ہم تو جناب ایسی مکتی کی ہوا کو بھی پسند نہیں کر سکتے - دور ہی سے سلام کرتے ہیں خدا محفوظ رکھے - خیر ملاحظہ ہو - پنڈت دیانندجی فرماتے ہیں :-

مکتی میں جانا پھر وہاں سے آنا اور بھی اچھا ہے - کیا تھوڑی قید کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزایاب متنفس اچھا سمجھتا ہے ؟ (ستیارتھ صفحہ ۳۱۹)

جناب من ہرگز نہیں - میں تو ایسی مکتی قید خانہ میں ایک گھڑی کے واسطے بھی جانا نہیں چاہتا آپ تو بھلا تھوڑی قید کو اچھا بھی کہہ رہے ہیں - پھر پنڈت صاحب فرماتے ہیں :-

اگر وہاں سے آنا ہو تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی (حوالہ مذکور)

دیکھیے آپ حضرات کی مکتی کی حقیقت سوامی صاحب نے کیا بتلائی - ایک قید خانہ - فرق صرف اسقدر ہے کہ قید خانہ میں مزدوری کرنی پڑتی ہے اس میں مزدوری معاف ہوگی اور کسی قسم کا عیش و آرام نہیں - افسوس آریہ دوستو! کیا اسی مکتی کے واسطے آپ حضرات مسلمانوں اور عیسائی وغیرہ تمام اقوام وملل کو ویدک دھرم کی دعوت دیا کرتے ہو! آریہ دوستو! یہ قید خانہ آپ ہی کو مبارک ہو - ہم تو دور ہی سے ہزار سلام کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں دنیا میں بعض معززین کو کسی لغزش کی بدولت چند ماہ یا چند یوم کے واسطے قید خانہ جانا پڑتا ہے تو وہاں ان سے کوئی کام نہیں پڑتا ہے ایسی ہی آپ کی مکتی ہے یا زیادہ سے زیادہ جیسے شاہی قیدی رکھے جاتے ہیں کہ سرکار ان کی آرام و آسائش کا بھی خیال رکھتی ہے جیسے گزشتہ زمانہ میں لالہ لاجپت رائے وغیرہ - اور اس وقت بھی بعض لوگ موجود ہیں - بہر حال ہے قید خانہ اور سزا کا نام برا ہے - ہمکو تو کسی حال میں ایسی مکتی پسند نہیں جس پر قید خانہ کا لفظ صادق آتا ہو - فافہم مفصل پھر کبھی *

(آریوں کا بہی خواہ احمد اللہ از ہردوئی)

مباحثہ جبل پور

اور

مولوی ابو رحمت کا فیصلہ

مباحثہ جبل پور کے فیصلہ کے متعلق ناچیز ایک مفصل مضمون قبل ازیں ہدیہ ناظرین کر چکا ہے جس میں کئی ایک طریق سے مشرح طور پر بتلا چکا ہوں کہ مولوی صاحب مذکور کا یہ فیصلہ فی الحقیقت صداقت پر مبنی نہیں ہے بلکہ ع

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

آج ایک تازہ سبب ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں جس سے ناظرین کو کماحقہ واضح ہو جائیگا کہ در حقیقت اس فیصلہ کا اصلی محرک یہ امر ہے باقی سب فرع گو مولٰنا ابو الوفا صاحب نے اپنے ۸ شوال کے پرچے میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے مگر وہ نہایت ہی مجمل ہے جس سے ناظرین اُس امر تک نہیں پہنچ سکتے ہیں جو میں بتلانا چاہتا ہوں غور سے پڑھئے - اہلحدیث مجریہ ۱۶ جون ۱۵ء میں کسی صاحب کی ایک تحریر بعنوان "مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی جواب دیں" مولوی صاحب کے مذہب کے متعلق شائع ہوئی ہے - جس میں مولوی صاحب سے دریافت کیا گیا ہے کہ الحکم کے فلاں پرچے سے معلوم ہوا تھا کہ "آپ مرزا قادیانی کے مرید ہیں اسکی اصلیت کیا ہے وغیرہ ذالک

یہ تحریر ہے جس نے مولوی صاحب کے دیرینہ بلکہ پارینہ بغض و عداوت کو جو جناب کو مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہے بھڑکا دیا اور تن بدن میں آگ لگا دی - آپ جانتے ہیں کہ الغضب یزیل العقل غصہ عقل کو زائل کر دیتا ہے مولوی صاحب نے اسی غضب و غصہ کی آگ میں مشتعل ہو کر اس مضمون کے جواب میں ایک مختصر مضمون دھر گھسیٹا جو اہلحدیث ۳۰ جولائی میں شائع ہوا ہے جواب کیا ہے - بس غضب و غصہ کا اظہار - ایسے استفسار کا یہ کافی جواب تھا کہ "میں قادیانی ہوں" یا یہ کہ الحکم کا افترا ہے میں قادیانی نہیں ہوں" مگر نہیں مولوی صاحب نے نہایت ہی مہمل اور غضب آلود جواب لکھا - اسی غضب و غصہ میں حضرت نے مباحثہ جبل پور پر بھی ریویو لکھکر دفتر مسافر کو روانہ کر دیا جو مسافر نے بھی ۳۰ جولائی کے مسافر میں شائع کیا ہے جو بالبداہت بتلا رہا ہے کہ فی الواقعہ یہ مضمون استفسار متعلق مذہب مولوی صاحب مندرجہ اہلحدیث ۱۶ جولائی کے بعد لکھا گیا ہے - اور بس - آہ غضب و غصہ تیرا ستیاناس ہو تو کیسے کیسے لوگوں کی عقل مار دیتا ہے افسوس پھر ملاحظہ کیجئے چونکہ غضب و غصہ میں عقل تو ٹھکانے رہتی نہیں ہے حضرت نے ریویو میں کیسے کیسے مغالطے دیئے یا کھائے ہیں - آپ لکھتے ہیں :-

میری ایک نہ مانی اور اپنی رائے سے سب کام کئے مباحثہ دیوبند کی مدد اور نگینہ کی اعانت کا پاس مطلق نہ کیا ؟

حالانکہ مولوی ابو رحمت اپنے رسالہ النذیر مجریہ شوال ۱۳۲۳ھ کے صفحہ ۱۸ پر خود شاکی ہیں کہ مباحثہ دیوبند اور نگینہ میں خود پسندی کے سبب مناظر (مولوی ثناء اللہ) نے دوسروں کی مانی ہی نہیں سب کو احمق سمجھ کر جو خود چاہا کیا" پس آپ ہی کے قول سے ثابت ہے کہ نگینہ و دیوبند میں بھی آپ کی رائے نہیں سنی گئی تھی - میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کا پہلا قول غلط ہے یا دوسرا دروغ بیفروغ پھر آپ لکھتے ہیں کہ پہلے اور دوسرے دن پنڈت دھرم بیر سے اور تیسرے دن ڈاکٹر لکشمی دت سے مولوی صاحب کی دو دو باتیں ہوئیں - آپکا یہ قول بڑے زور سے بتلا رہا ہے کہ آریوں کو فتح نہیں بلکہ شکست ہوئی ہے جبھی تو انہوں نے مناظر بدلا - جب دھرم بیر کے شکنجے ڈھیلے ہو گئے تو تیسرے دن ڈاکٹر صاحب مقابلہ پر آئے مگر یہاں تبادلہ کی کیا ضرورت تھی - پھر آپ لکھتے ہیں کہ عرش کے چرچر ہونے کا ثبوت دیا" میں خاص طور پر مباحثہ جبلپور میرے پاس موجود ہے جو دفتر مسافر سے

شائع ہوا ہے اُس میں تو کہیں عرش کے چڑھ چڑھ کرنے کا ذکر بھی نہیں ملتا ہے۔ ثبوت کیسا۔ یہ آں جناب کا دروغ کہا جائے یا مغالطہ۔ اور ملاحظہ ہو آپ لکھتے ہیں

خود اُن پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا"

رسالہ مباحثہ جبل پور کا صـ ۲۶ ملاحظہ ہو ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

ان تینوں روزوں میں جو ٹوٹے پھوٹے سوالات بھی مرمار کر مولوی صاحب نے ہم پر کئے صـ ۱۷

پنڈت دھرم بیر صاحب لکھتے ہیں:۔

مولوی صاحب کا ایک بھی اعتراض ہمارے ذمہ باقی نہیں ہے ہم نے مولوی صاحب کے پیش کردہ اعتراض کا وہ معقول جواب دیا ہے۔

کہئے صاحب اب کیا رائے ہے مولوی ابورحمت فرماتے ہیں کہ خود ان پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا ڈاکٹر صاحب اور پنڈت صاحب اقراری ہیں کہ ہم پر سوالات و اعتراض ہوئے۔ ایمان سے بتاؤ دونوں میں جھوٹا کون ہے۔ وہی غضب خدا والا لطیفہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی غرض بے شک فتح اسلام تھی لیکن اس کی تہ میں ایک بہت بڑا اسم چھپا بیٹھا تھا کہ وہ اُس کے ذریعہ سے فخر کل بننا چاہتے تھے اور سب سے زیادہ وجاہت مطلوب تھی"

اس عبارت کی صداقت اظہر من الشمس ہے بھلا جسکو خود پہلے ہی سے وجاہت حاصل ہو جو پہلے ہی سے فخر کل ہو اُس کو اس قسم کے خواب کیوں آنے لگے۔ مولانا ابو الوفا صاحب دیوریہ۔ نگینہ وغیرہ کے مباحثوں اور خداداد قابلیت کی بدولت فخر کل تو پہلے ہی بن چکے ہیں جہاں کہیں مباحثہ ہوتا ہے آنجناب ہی میر مناظرہ بنائے جاتے ہیں۔ دیوریہ نگینہ رامپور وغیرہ کے مباحثے موجود ہیں جہاں بڑے بڑے اکابر ملت بھی شریک تھے مگر تاج مناظرہ مولانا ہی کے سر رہا۔ مزید شہادت کی ضرورت ہو تو اپنے محترم دوست ایڈیٹر مسافر کی سنئے جو باوجود مخالفت کے حال ہی میں لکھتا ہے

مولوی ثناء اللہ کو تمام ملک کے مسلمان اپنا لیڈر مانتے ہیں (مسافر ۲۰ اگست ۱۵ء صـ ۳ کالم ۳)

اور جناب (ابو رحمت صاحب) تو ہر جگہ محروم۔ پھر رنج کیوں نہ ہو!

(آپ کا دیرینہ مخلص ابو حمید احمد اللہ از بردوئی)

اشاعت اسلام تلوار سے نہیں ہوئی

(ایک غیر مسلم کے قلم سے)

لاہور سے ایک رسالہ ست ایدیش نکلتا ہے جس کے مالک و ایڈیٹر ہندو ہیں اُس میں ایک مضمون نکلا ہے جو لوگ دعوے کرتے ہیں کہ اسلام بزور تلوار پھیلا ہے اُن کے ملاحظہ کے لئے نقل ہے:۔

حضرت محمدؐ کے خیالات لوگ کہتے ہیں کہ اسلام شمشیر کے زور سے پھیلا۔ مگر ہم اس رائے سے موافقت کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زبردستی سے جو چیز چھینی جاتی ہے وہ جلدی ظالم سے واپس لی جاتی ہے۔ اگر اسلام کی اشاعت ظلم کے ذریعہ سے ہوئی ہوتی تو آج اسلام کا نام و نشان بھی نہ رہتا۔ لیکن نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام دن بدن ترقی پر ہے۔ کیوں؟ اسی لئے کہ بانی اسلام کے اندر روحانی شکتی تھی۔ منش ماتر کے لئے پریم تھا۔ اُس کے اندر محبت اور رحم کا پاک جذبہ کام کر رہا تھا۔ نیک خیالات اُس کی رہنمائی کرتے تھے۔ ایک موقع پر حضرت محمد دشمنوں سے لڑائی کر کے تن تنہا جنگل میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو ایک قوی ہیکل آدمی ہاتھ میں برہنہ تلوار لیے کر اُن کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور کہا کہ اے محمد اب بتا تیرا خدا کہاں ہے؟ اپنے خدا کو اپنی مدد کے لئے بلا تاکہ میں دیکھوں کہ تیری گردن کاٹنے سے میرے ہاتھ کو کیسے روکتا ہے۔ حضرت محمدؐ بولے " اے پاگل میرا خدا میرے پاس ہے میری ہر وقت مدد کرنے کو تیار ہے۔ اس وقت بھی وہ میری مدد کریگا تجھ میں طاقت ہی نہیں ہے کہ میرا سر قلم کرے " ابھی حضرت محمدؐ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ مارنے والے کا ہاتھ کانپا تلوار زمین پر گر پڑی۔ حضرت محمدؐ نے تلوار اٹھائی اور یوں مخاطب ہوئے۔ اے ظالم اب بتا کہ تجھکو کون بچانے والا ہے۔ یہ تلوار ایک سیکنڈ کے اندر تیرا سر تن سے جدا کر دیگی۔ جلد بتا کہ تجھکو کون بچائے گا۔ قوی ہیکل آدمی پر خاموشی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ کوئی جواب بن نہ پڑا۔ حضرت صاحب پھر بولے۔ ارے احمق کہتا کیوں نہیں کہ جس نے مجھکو بچایا ہے وہی تجھکو بچائے گا۔ بس اب کیا تھا۔ ظالم کی آنکھیں کھل چکی تھیں۔ ہوش آ چکا تھا۔ کہتے ہیں کہ بعد میں وہی شخص حضرت محمد صاحب کا دست راست بنا۔ اور حضرت محمد صاحب کے خیالات کو دنیا کے اندر اشاعت دینے میں اسی شخص نے سب سے بڑھکر حصہ لیا (نمبر ۶ جلد ۱۳ جولائی ۱۵ء)

اطلاع

بوجہ رکاوٹ پریس کے ۲۷۔ اگست کا پرچہ نہ چھپ سکا تھا جو ۳ ستمبر کے ساتھ بھیجا گیا۔ اس پرچہ کے پہنچنے تک جن صاحبوں کو وہ پرچہ نہ ملا ہو وہ اطلاع دیں۔ منیجر

فتاویٰ

اطلاع - مطبوعہ جواب کیلئے فی جواب ۳ پائی اور قلمی جواب کے لئے فی جواب ۱ پائی غریب فنڈ میں آنا چاہئے جو بھیجنے والوں کا صدقہ جاریہ ہے انشاء اللہ -

س نمبر ۲۹۸ - حق کو بصورت ظ پڑھنا بہت تفاسیر اور کتب قرأت اور فقہ سے ثابت ہے لیکن کسی اور کتاب میں بھی اس کا حوالہ ملتا ہے یا نہیں - دلور حسین از گھر جاکھ ضلع گجرانوالہ

ج نمبر ۲۹۸ - تفسیر کبیر - رضی شرح شافیہ رد المحتار - قاضی خان اور فتح القدیر وغیرہ میں یہی لکھا ہے کہ ضاد مشابہ ظا کے ہے -

(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۹ - جب صحیح حدیث سے نماز وتر میں قنوت کا پڑھنا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں - امام نے نماز تراویح کے بعد تین رکعت وتر پڑھا اور سہواً یا عمداً وتر میں دعا رقنوت نہیں پڑھی تو وہ نماز وتر میں محسوب ہوگی یا نہیں -

(خریدار اہلحدیث ۹۲۸۹ ع)

ج نمبر ۲۹۹ - جب کہ قنوت کے وجوب کی دلیل نہیں ملتی تو بغیر قنوت کے وتر جائز ہیں

س نمبر ۳۰۰ - ایک شخص موحد مگر بے علم ہے اس کا پیشہ بکرے ذبح کرکے شکم پروری کا ہے - بعض اوقات ہندو کھٹیک (قصاب) شخص مذکور کو بتوں کے پاس لیجا کر بکرے ذبح کرایا کرتے ہیں - جب ذابح سے کہا گیا تو صاف انکار کیا اور یوں بولا - کون گواہ ہے؟ پھر خفیہ اس کا تعاقب کیا گیا تین آدمیوں نے ایک بت کے قریب جانور ذبح کرتا ہوا دیکھا - اور بہت قائل کیا - اب شخص مذکور بہت ہی تائب اور شرمندہ ہوا اور جماعت کے روبرو استغفار پڑھا کہ آئندہ جانور بتوں کی جگہ یا بتوں کے نام ذبح نہ کرونگا - تو ایسے شخص کا اب ذبیحہ مذبح میں جہاں کا ذبح کیا ہوا گوشت عام مسلمان کھایا کرتے ہیں - درست ہے یا نہیں؟ خریدار ۲۹۸۹

ج نمبر ۳۰۰ - شخص مذکور اگر توبہ کرتا ہی تو توبہ کے بعد اس کا ذبیحہ مسلمانوں کو جائز ہے پھر اگر توبہ توڑیگا تو مشرک سمجھکر الگ کر دیا جائے والعلم عند اللہ -

(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۳۰۱ - ایک عورت نے اپنے پستانوں سے دودھ نکال کر اپنے بچے کیلئے رکھا تھا بے خبری میں اس کے خاوند نے پی لیا اب وہ عورت اس مرد پر حرام ہوگئی یا کیا؟

(بابو غلام محمد)

ج نمبر ۳۰۱ - عورت حرام نہیں ہوئی - بدو وجہ - ایک یہ کہ مرد بالغ ہے اور دودھ کا وقت جمہور اہل علم کے نزدیک شیرخواری کی عمر ہے - دوم دودھ نکلا ہوا تھا اور جس دودھ سے حرمت آتی ہے اس کی بابت املاج کا لفظ آیا ہے - املاج کہتے ہیں بچے کے منہ میں پستان دینے کو واللہ اعلم

س نمبر ۳۰۲ - جو لوگ مسجدوں میں امام ہیں وہ عید کا فطرہ لیتے ہیں ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں -

(شیخ عبد الرزاق از رنگون برما)

ج نمبر ۳۰۲ - صدقہ فطرہ غریبوں کا حق ہے - آسودہ آدمی اگر لیتا ہے تو غریبوں کی حق تلفی کرتا ہے - مگر نماز اس کے پیچھے جائز ہے حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو -

س نمبر ۳۰۳ - جب عید اور جمعہ ایک روز واقع ہو نماز جمعہ کی فرضیت جاتی رہتی ہے تو ظہر بھی ساقط ہو جاویگی یا کیا -

(نذیر حسین از دہلی)

ج نمبر ۳۰۳ - سقوط جمعہ میں اختلاف ہے جن کے نزدیک جمعہ ساقط ہوتا ہے ظہر پھر بھی بحال ہے -

س نمبر ۳۰۴ - جو شخص اپنی زوجہ کو ایک طلاق دے - یا ایک جلسہ میں تین طلاق دے اور ایک سال گزر جاوے تو آیا رجوع ہوسکتی ہے یا نکاح ہوسکتا ہے یا کیا (ایضاً)

ج نمبر ۳۰۴ - ایک سال عدت گزر جاتی ہے لہذا رجوع جائز نہیں دونوں کی مرضی سے نکاح جائز ہے *

س نمبر ۳۰۵ - زکوٰۃ اموال تجارت کے متعلق کوئی اثر نظر سے گزرا ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۳۰۵ - بلکہ مرفوع حدیث ہے - کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نخرج الصدقۃ من المال الذی نعدہ للبیع رواہ ابوداؤد (یعنی آنحضرت ہمکو حکم فرماتے تھے کہ مال تجارت سے زکوٰۃ نکالا کریں *

س نمبر ۳۰۶ - قیام نماز میں مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملانا احادیث سے ثابت ہے تو کیا سجدہ کی حالت میں بھی قدم ملاوے یا نہ؟ (نذیر حسین از دہلی)

ج ۳۰۶ - جب مل کر کھڑے ہو گئے تو سجدہ کی حالت میں بھی ملے رہیں گے حتی المقدور ملے ہی رہنا چاہئے یقاتلون فی سبیلہ کانھم بنیان مرصوص *

(۳ر داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۳۰۷ *- جو امام آں حضرت کے علم غیب کا قائل ہو اور عرس کرتا ہو وہ بدعتی ہے اس کو امام دینا نا چاہئے اگر بنا ہو تو معزول کر دینا چاہئے لیکن اگر کسی وجہ سے معزول نہ ہو سکے یا اتفاقیہ جماعت کرا رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لینی جائز ہے صحیح بخاری میں امام المبتدع کے یہی معنے ہیں

۳ر داخل غریب فنڈ

* یہ جواب محمد احمد بھائی انعانڈ لے کا ہے

(۸۹۴)

متفرقات

تصحیح۔ گزشتہ پرچہ کی رقم اٹھاسی روپے ۳۰/ ہے۔

آنہ فنڈ۔ گزشتہ نمبر میں حساب درج کرنے کے بعد مندرجہ ذیل رقوم دفتر ہذا میں وصول ہوئیں مرسلہ رحیم بخش صاحب لوہار از چک ۱۴۲ لائلپور مبلغ ۱۲/۔ مرسلہ مولوی اسمٰعیل صاحب از پریوا نرائن پور ضلع پرتاب گڈھ ۸/۔ مرسلہ محمد سعید صاحب از مہنار ضلع مظفر پور عـ۴/۹۔ مرسلہ بابو قائم الدین از گجرانوالہ ۱۲/۔ کل عـ۶/۔ سابقہ اکٹھاسی روپے ۳۰/ میزان کل ایک سو چار روپے ساڑھے دس آنہ (ما رللعبر)

غریب فنڈ میں از رحیم بخش صاحب لوہار چک ۱۴۲ لائل پور للعہ/ شیخ عبدالرزاق صاحب از مقام کنو برما ۶/ از فیتا لے فنڈ ۱۱/ سابقہ عبعہ/ کل عـ/ فیض محمد طالب علم چک ۱۱ ضلع شاہ پور سائل عـعہ/ محمد صدیق از مواڑ ضلع ناگپور سائل عـعہ/ محمد حسین چک ۱۲۱ ۶/ قادر بخش جھرت پور سائل ناداد کل رقم لعـ ۱۲/ چار اخبار سائلین مذکورین کے نام جاری کئے گئے۔ بقایا ۱۲/

گم شدہ کی تلاش۔ یعقوب ولد احمد قوم ارائیں عمر ۱۳ سال۔ رنگ گندمی۔ پیشانی پر پھوڑے کا داغ۔ قد بلحاظ عمر پست ۱۴ شوال سے گم ہے۔ کسی صاحب کو ملے تو اس کو امرتسر میں میاں مولا بخش سوداگر صابون بازار سرکی بنداں کے پاس لے آئے۔ علاوہ کرایہ کے مبلغ عـ۵/ انعام دئے جائیں گے۔

اخبار اہلحدیث کے فوائد۔ مولوی حافظ محمد صدیق صاحب مظفر پوری لکھتے ہیں۔ میں ناگپور گیا تھا بعض اہلحدیث لوگ مجھ سے ملنے آئے اور مدعو کرتے ہوئے کہا کہ آج تک ہمکو کسی اہلحدیث عالم کی زیارت نہیں ہوئی میں نے اُن سے سوال کیا کہ آپ لوگ کس طرح اہلحدیث بنے۔ اُن لوگوں نے کہا اخبار اہلحدیث کی برکت سے ہم لوگ اہلحدیث ہوئے۔ ماشاء اللہ تعالےٰ ہمارے اخبار اہلحدیث کی برکت ہے اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور چشم اعدا سے بچائے۔

انجمن اہل حدیث مرادآباد کی طرف سے حافظ عزیزالدین صاحب لکھتے ہیں ہم نے اپنے سابقہ سفیر اشرف علی۔ حافظ عبداللہ۔ محمد سلیمان وغیرہ کو موقوف کردیا ہے ناظرین مطلع رہیں۔ جو صاحب انجمن کی ضروریات میں کچھ مدد دینا چاہیں وہ براہ راست پتہ ذیل پر مرحمت فرماویں "حافظ عزیزالدین محلہ ساہو مرادآباد" انجمن اپنی ضروریات میں تنگ ہے۔

یا د رفتگان۔ ہماری مسجد کے امام مولوی عبدالصمد مرحوم بڑے پرہیزگار تھے فوت ہوگئے انا للہ (داؤد بن اسمٰعیل جی ہاٹیا از رنگون)

احقر کی چچازاد ہمشیرہ فوت ہوگئی انا للہ۔ (عبدالمنان خریدار اہلحدیث ۲۶۹۷)

میری لڑکی فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ (شیخ عبداللہ حوالدار خریدار ۳۳۵۶)

میرے والد چودہری عبدالغنی صاحب بڑے موحد تھے قضا کرگئے۔ انا للہ (محمد اسمٰعیل از فیض آباد اجودھیا بیگم پورہ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ چاروں مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں

اللهم اغفر لهم وارحمهم

ضرورت استاد۔ ایک ماسٹر کی ضرورت ہے جو مڈل تک تعلیم دے سکے۔ تنخواہ سر دست عـ۱۵/ روپے مع مکان دیجائیگی۔ (عثمان خان مقام کیری ڈاک خانہ بزت ضلع مظفر نگر)

اہلحدیث کانفرنس کے واعظ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب بستی چورہ متصل ڈیرہ غازیخان اور مولوی محمد موسیٰ صاحب علیگڈھی کا تقرر بزمرہ واعظین کانفرنس عمل میں آیا ہے۔

اوّل الذکر صاحب کا تقرر احاطہ پنجاب کیلئے اور مؤخرالذکر صاحب کا تقرر صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کیلئے ہے جس مقام پر یہ صاحب پہنچیں برادران اہلحدیث اشاعت توحید و سنت کیلئے ہر ایک امداد سے ان کی اعانت کریں۔ رسید بہی چندہ مطبوعہ عـ۱۲ پنجاب کیلئے اور عـ۱۳ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کے لئے دی گئی ہے جو صاحب چندہ عنایت فرماویں رسید لیلیں بلا مطبوعہ رسید کے چندہ نہ دیں فقط۔

(عاجز سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دفتر دہلی بازار بلیماراں)

مولوی فقیراللہ کا فیصلہ مولوی فقیر اللہ کی ہمیشہ بدخلقی کا نتیجہ جو اسلامی تعلیم و شیوہ سے بعید ہے۔ فرقہ کے حق میں بڑا اثر پیدا کر رہا ہے فروعی جھگڑوں پر کفر و الحاد کے فتوے دینا سوائے نفسانیت کے اور کسی بات پر محمول نہیں ہوسکتے اور نہ اُس کو اسلامی دنیا وقعت کی نظر سے دیکھ سکتی ہے اس کے تصفیہ کی صورت جو فاضل ایڈیٹر اہلحدیث نے ۲۰۔ اگست ۱۵ء کے پرچہ میں لکھی ہے معقول ہے کہ منصفوں کے ذریعہ سے فیصلہ کرایا جائے؛ امید کہ اور حضرات بھی اسپر روشنی ڈالکر فرقہ کی بدنامی کو رفع کرینگے فقط۔

(خاکسار ابونعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی)

درخواست۔ ایک جلد تیسیر الباری جناب مولوی عبدالحمید صاحب اناوی حیدرآباد دکن سے ملگئی خدا مولوی صاحب کو جنت دے اور دنیا میں خوش رکھے جو غریبوں کا بنایا۔ اب اور باقی جلد اور تفسیر ثنائی کوئی صاحب خرید کرکے بھیجدیں تو ثواب ہوگا۔

نیز اخبار اہلحدیث فی سبیل اللہ ایک سال کیلئے میرے نام سے جاری کراکے ثواب اخروی حاصل کریں۔ پتہ:۔ محمد عبدالعزیز خان طالبعلم قصبہ برہنڈہ ڈاکخانہ رام پور ہری پور ضلع مظفر پور

(۱۶۹۷)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲ ستمبر سے ۱۲ ستمبر تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے چند ایک تجارتی جہاز غرق کئے۔

ترکوں کے پانچ باربرداری کے جہاز غرق ہوئے۔

پچھلے دنوں جو انگریزی آبدوز کشتی نمبر ۱۳ ساحل ڈنمارک کے پاس خشکی پر چڑھ گئی تھی اُسے تیرا کر کوپن ہیگن میں لایا گیا ہے جہاں یہ تا اختتام جنگ نظر بند رکھی جائیگی۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ اُن کے دو تباہ کن جہازوں نے ترکی جنگی جہاز حمیدیہ پر حملہ کر کے اُسے سخت نقصان پہنچایا اور چار کوئلہ بردار جہازوں کو غرق کر دیا۔

ترکی اعلان مظہر ہے کہ دردانیال میں اتحادیوں کے سرنگیں اٹھانے والے جہاز از سر نو سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

انگریزی جنگی جہازوں نے ویسٹنڈ اور اوسٹنڈ پر گولہ باری کی۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان۔ فرانس کے بعض مقامات اور ریگا (روس) پر بم گرائے۔

فرانسیسی اور انگریزی ہوائی جہازوں نے آسٹنڈ۔ ڈپوز۔ مورہنج اور ساربرک میں اسٹیشن اور فوجی کارخانوں پر بم گرائے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز کو کیلے میں اُتار کر اُسکے تمام آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

مشرقی میدان جنگ کی حالت اب کچھ بدلی نظر آتی ہے۔

زار روس نے اپنی فوجوں کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لی ہے۔

گرانڈ ڈیوک نکولس سابق سپہ سالار کو زار روس نے کوہ قاف کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ اُنہوں نے گلیشیا میں ٹارنوپول کے نزدیک ایک بھاری فتح حاصل کی ہے۔ اور دس ہزار جرمن آسٹروی سپاہیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

برلن میں تسلیم کیا گیا ہے جرمنوں کو ٹارنوپول میں شکست ہوئی۔

قیصر جرمن نے انور پاشا کو نمایاں خدمات کا تمغہ دیا ہے۔

گیلی پولی میں سخت جنگ ہو رہی ہے انگریزی کمانڈر انچیف کی رپورٹ مظہر ہے کہ انگریزی فوجوں نے ایک اہم مقام کو فتح کیا ہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی کے ملاحوں نے خشکی پر اُتر کر قسطنطنیہ سے ۹۰ میل آمد کیطرف ایک پُل کو تباہ کرنا چاہا لیکن وہ پُل اچھی طرح تباہ نہ ہوا۔

اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر بھی کوئی اہم پیش قدمی وقوع پذیر ہونیکی خبر نہیں آئی۔ ہیر اور اٹلی کی فوجیں ایک دوسرے پر حملے کرتی رہیں اور دونوں طرف سے گولہ باری ہوتی رہی

مغربی میدان جنگ میں بھی شدید گولہ باری اور چند خندقوں کے تغیر و تبدل کے سوا کسی فریق کی کسی اہم پیش قدمی کی خبر نہیں آئی۔

جنرل جوفرے فرانسیسی کمان افسر کا خیال ہے کہ مکمل تیاری کر لینے کے بعد ایسی پیش قدمی کی جائے جو رک نہ سکے۔ اس لئے بافراط سامانِ جنگ کے مہیا ہونے تک پیش قدمی نہیں کی جائیگی۔

اطالوی اور روسی جنرل سٹاف بھی جنرل جوفرے کی اس رائے سے متفق ہے۔

مشہور مصنف جنرل وان برن ہارڈی جسنے اس جنگ کے متعلق کئی سال پہلے سے ایک کتاب لکھی ہوئی ہے۔ مشرقی رزمگاہ میں پانچویں کور کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں۔

مشرقی میدان جنگ میں دریاؤں میں سیلاب شروع ہو گئے ہیں جنہوں نے جرمن فوجوں کی پیش قدمی میں رکاوٹ ڈال دی ہے۔

سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان کی آنکھ میں پھر تکلیف عود کر آئی ہے۔

رومانیہ نے سونے کی آمدورفت ممنوع قرار دی ہے اس لئے جرمنی ترکوں کو اور روپیہ نہیں بھیج سکیگا۔

رومانیہ نے غلہ کا ملک سے باہر جانا بند کر دیا ہے۔

ممالک متحدہ امریکہ میں سب سے بڑے غلے کے گوداموں میں سے ایک گودام واقعہ نیوپورٹ نیوز جس میں گندم کے ۵ لاکھ گٹھے تھے اور برطانیہ کو بھیجے جانے والے تھے آتشزدگی کی نذر ہو گیا۔

سرویا کے برقی پیغامات سے معلوم ہوتا ہے جرمن آسٹری اور سروی فوجوں میں خفیف سی جھڑپ ہوئی۔

اسلامی سٹیمر سردار ۳۰ ستمبر کو حاجیوں کو لے کر بمبئی سے روانہ ہوگا۔

نواب صاحب بہاولپور کو اب آرام ہے۔

ہمعصر زمیندار اودھ اخبار سے ناقل ہے کہ سرحد پشاور پر جو سید احمد صاحب رائے بریلوی نے ۱۸۱۹ء میں ہندوستانیوں کی ایک بستی بسائی تھی سرحدی پٹھانوں کے ساتھ ملکر اُس بستی کے لوگ شریک جنگ ہیں۔ اللہ کو معلوم ہے یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔

قبول اسلام۔ ایک نوجوان ہندو اس ہفتہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ نام عنایت اللہ رکھا گیا۔

افسوس آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب پانی پتی انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم شیعہ تھے مگر بڑے مہذب اور اسلام و اہل اسلام کے دردمند غفر اللہ لہ

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر

حمائل شریف معرا - نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی لفظ لفظ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے - اخیر میں سورتوں - سیپاروں رکوعات - آیات کے اعداد و شمار درج ہیں - تقطیع اوسط سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے - بوڑھوں بچوں عورتوں کے لئے نہایت مفید - مع محصولڈاک - - - - - - عہ/

سفری جیبی حمائل شریف مترجم - یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط - صحیح ترجمہ عمدہ ہے - ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے جلد چرمی خوشنما مع محصول - - - - - - - - - عہ/

انسان کامل - عارف ربانی سید عبدالکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان کامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف - اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احدیت - وحدیت - عما - قلب - روح - کرسی - کتب آسمانی - فرشتگان - لوح - قلم وغیرہ کے معانی و اسرار کا نہایت شرح و بسط سے ذکر ہے قیمت مع محصولڈاک - - - - - - - ۶/

شرح فصوص الحکم عربی (از مولانا جامی) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو حاصل ہے مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا - یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے اسپر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ ہے - قیمت مع محصول - - - - ۶/

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر - ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی مقبول شدہ - اسمیں عورتوں کے جملہ امراض و تغیرات شکایات حیض و نفاس - حمل - اسقاط - اٹھرا وغیرہ کے عوارضات - بچوں کیمتعلق جملہ تکلیفات کے اسباب و علامات مع علاج و مفید ہدایات - ضروری نقشہ جات - مجرب نسخہ جات و تراکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں - اس کا ہر گھر میں ہونا نہایت مفید و کارآمد ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک - - - - - - - آ/

لیکچرار - واعظوں - مقرروں - اپدیشکوں کے لئے اس کا دیکھنا نہایت ضروری ہے - تقریر یا وعظ و اپدیش میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے - سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانیکے ذرائع بیان کئے گئے ہیں مبتدی کیلئے نہایت عمدہ تحفہ ہے رعایتی قیمت مع محصول — ۱۲/

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق - دمہ - کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان - بواسیر اور وجع سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد عورت - بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوسکتی - قیمت فی چھٹانک عہ - آدھ پاؤ پختہ ہے - پاؤ پختہ ہے ۔ معہ محصول ڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

عبدالرحمٰن صاحب زنگریز ضلع گورکھپور سے لکھتے ہیں :- جناب حکیم جی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ - میں نے ایک مرتبہ مومیائی منگوائی تھی مفید پائی لہذا براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ اور مرحمت فرمادیں - دمرسلہ عبدالرحمٰن رنگریز از دہائی بازار گورکھپور -

نیاز محمد خاں صاحب کنسٹرکٹر موضع منگالی ضلع حصار سے لکھتے ہیں :- مخدوم و مکرم بندہ جناب حکیم جی صاحب دام عنایتہ - تسلیم مزاج شریف - میں نے آپ کے ہاں سے پاؤ بھر مومیائی منگوائی بمقام نظام آباد - ریاست حیدرآباد دکن میں جس کو دو سال ہوئے اس سے مجھکو فائدہ ہوا - اکثر امراض کو مفید پڑی - اب میرے ایک عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی پتہ ہذا پر روانہ فرمائیں ممنون ہونگا (پتہ - ضلع حصار - بمقام موضع منگالی تنگل خاں حوالدار رخصتی)

نور خاں صاحب لکھتے ہیں - السلام علیکم پیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپ سے منگوا چکا ہوں اکثر فائدہ رہا ہے اب پھر ایک ڈبیہ مومیائی کا خواستگار ہوں (نور خان سپاری وٹ ضلع امرتسر)

جناب من تسلیم - ہمنے تین چار دفعہ مومیائی آپسے منگوائی بہت مفید ثابت ہوئی - آدھ پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیجیں (محمد عبدالمحیط خاں برمکان مولوی خداداد خاں حیدرآباد دکن)

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

حضور سرور کائنات کے ارشادات

خدا اور خدا کے رسول کی باتیں ہر ایک مسلمان کو سننی چاہئیں قرآن پاک کے بعد حدیث کی سات کتابیں ہیں جو صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں قرآن مجید فرمان خدا ہے تو حدیث ارشاد رسول ہے لیجئے اردو زبان میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ ہو گیا اور ترجمہ بھی سلیس، نہ زیادہ کہ غور نہیں اور جسے بھی آسانی سے پڑھ لیں۔

بخاری شریف کامل تیس پارے اردو اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحیح کتاب بعد کتاب اللہ بخاری شریف ہے دنیا اور دین کی کوئی بات باقی نہیں جس کے لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت نہ فرمائی ہو ہر مسلمان پر اس پاک کتاب کا پڑھنا واجب ہے آخری حصہ ... مضامین ... آسانی ہو جائے ... رعایتی للعہ ...

ترمذی شریف کی سات کتابوں میں سے یہ بھی ایک کتاب ہے نہایت اعلیٰ درجہ کی حدیثیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فراہم کی ہیں اور اب اردو زبان میں ہر شخص ان پاک ... سے مستفید ہو سکتا ہے قیمت ... رعایتی للعہ

مشکوٰۃ شریف حدیث شریف کی مشہور کتاب ہے اور صحاح ستہ کی احادیث کا انتخاب ہے ہر عالم و عامی کے پڑھنے اور حضور سرور عالم کے پاک ارشادات سے مالا مال ہو جانا چاہئے قیمت للعہ روپیہ رعایتی تین روپیہ آٹھ آنے

اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف کی احادیث کو جن راویوں نے بیان کیا اس کتاب میں ان راویوں کے حالات میں نہایت بابرکت کتاب ہے ... ہر مسلمان کو اس عہد کو دیکھنے میں تو ... رعایتی ...

موطا امام مالک شریف اردو احادیث کا نادر مجموعہ ہے صحیح بخاری سے بھی پہلے کی کتاب ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے زیادہ ترا سی کتاب کو ... قیمت للعہ رعایتی ...

احسن التفاسیر اردو مصنفہ مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی سابق تعلقہ حیدر آباد دکن اردو زبان میں قرآن مجید کی ایسی تفسیر آیت کی تفسیر دوسری آیت سے پھر حدیث سے پھر اقوال صحابہ سے کی ہے اردو زبان میں ایسی تفسیر آج تک نہیں لکھی گئی قیمت پندرہ روپیہ رعایتی دس روپیہ

تفسیر موضح القرآن بتفسیر مختصر اور جامع اردو زبان میں سب سے پہلے لکھی گئی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی نے لکھی ہے قیمت رعایتی تین روپیہ

خطبات التوحید از حضرت مولانا احمد اللہ صاحب مرحوم محدث سرساوہ جمعہ و عیدین کے لئے دلکش خطبے عام فہم و مفید ... ایک مسائل اور معلومات کا ... جس نے یہ کتاب نہیں پڑھی وہ اسکی خوبیاں نہیں سمجھ سکتا قیمت ۸ رعایتی ۸ ...

احسن المواعظ دہلی کے ایک نوجوان ... واعظ مولوی محمد ابراہیم نے واعظین کے لئے یہ کتاب لکھی ہے لیکن ہر مسلمان مرد و عورت اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ... دلچسپ ... پڑھے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ایک روپیہ

دستور المتقی نماز روزہ حج زکوٰۃ و عقائد کے مسائل ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ... ساتھی جیسے ... سے افضل ... ہیں قیمت ۱ر

تلبیس ابلیس ترجمہ اردو مصنفہ علامہ جمال الدین عبد الرحمن ابن علی جوزی مذاہب باطلہ کے رد میں عجیب کتاب ہے اسکی خوبی پڑھنے پر موقوف ہے اب چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں قیمت رعایتی تین روپیہ آٹھ آنے

تصانیف علامہ شبلی مرحوم) الفاروق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی۔ قیمت ۔۔۔ رعایتی للعہ

سیرۃ النعمان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی للعہ رعایتی ...

الغزالی امام غزالی رحمۃ اللہ کی لائف للعہ رعایتی للعہ

المامون امون الرشید عباسی کی لائف للعہ رعایتی ۱۴ ...

سیرۃ محمد ... صلعم ... ولادت ... حالات قیمت ...

المشتہر سید عبد السلام مالک فاروقی پریس دہلی بازار بلیماران

باڈی گارڈ

کہتے ہیں بدن کا محافظ۔ پس اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت کرنی چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ تندرست رہیں اور کوئی مرض آپکو نہ ستائے تو آپ ہمارا تیار کردہ باڈی گارڈ ہماری ہدایت کے مطابق استعمال کریں جو آپکو سفر و حضر میں ہر ایک درد چاہے سر کا ہو یا پیٹ کا گردہ کا ہو یا مثانہ کا۔ بادی کا ہو یا بلغم کا ہر ایک قسم کا تشنج ہر ایک وبائی مرض ہر ایک قسم کا بخار پھوڑا پھنسی خارش بواسیر۔ نزلہ زکام۔ پرانی کھانسی سانپ بچھو بھڑ وغیرہ کے کاٹنے کی تکالیف سے آپکی حفاظت کریگا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت عہ

دوائی خارش۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ صرف ہاتھوں پر ملنے سے ہر ایک قسم کی خارش تین چار دن میں دور ہو جاتی ہے قیمت ایک تولہ ۸ر محصول ڈاک علاوہ

المشتہر

مینیجر شفاخانہ یونانی چوک چشمہ گوجرانوالہ

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

توحید تثلیث اور راہ نجات۔ اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث قابل دید ہے قیمت ۲ر

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح و آسائش رعایا ہے ۔ ۔ ۔ ۴ر

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۔ ۔ ۔ ۱ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۔ ۔ ۔ ۱ر

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۔ ۔ ۔ ۴ر

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق آریوں سے مباحثہ اور آریوں کا رد ۔ ۔ ۔ ۱ر

شریعت و طریقت۔ ہر دو کا بیان ۔ ۔ ۱ر

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ ۔ ۔ ۔ ۲ر

المشتہر مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا مصطگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس نسخے سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دئیے فائدہ پا چکے ہیں لہٰذا افادہ کے واسطے رفاہ عام کے اس کا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت تخفیف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا سڑ جانا ورم ہونا اور گندگی دہن کو دور کر کے منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۲ر (تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی) دیگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں

المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔

ملنے کا پتہ مسجد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں سردار کرم سنگھ پرنٹر کے اہتمام سے چھپا اور ... نے امرتسر سے شائع کیا۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

نمبر ۴۸ جلد ۱۲

امرتسر مؤرخہ ۲۲ ذیقعد ۱۳۳۳ ہجری مطابق یکم اکتوبر ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	صہ/
رؤسا وجاگیرداران سے ”	للعہ/
عام خریداران سے ”	صہ/
” ” ششماہی	۱عہ/

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس۔

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

فہرست مضامین

حدیث اور اہلحدیث - - - - - - ۱
مولوی ابورحمت پھر بولے - - - - - ۳
مولوی ابورحمت کا ریویو (ور) اُن کے مذہب پر
میرا ریویو - - - - - - - - ۶
حضرت ابراہیم کے جانوروں پر آریوں کا اعتراض - ۷
قادیانی مشن (اہانت کا الہام) - - - - ۸
مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ - - - - ۱۰
ایک معزز حافظ عالم مدعی حنفی المذہب کا آزادانہ اعتقاد ۱۰
عمل الیوم واللیلہ کا ترجمہ - - - - - ۱۱
فتاوے - - - - - - - ۱۲
متفرقات - - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - ۱۵
اشتہارات - - - - - - ۱۶

حدیث اور اہلِ حدیث

کچھ شک نہیں کہ جس روز سے اسلام دنیا میں شائع ہوا۔ اہل اسلام کا عملدرآمد اسی طریق سے رہا کہ قرآن مجید کی تعلیم کی شرح اعمال واقوال نبی سے لیتے اور کرتے رہے۔ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عملی یا قولی مسودات مختلفہ کی صورتوں میں صحابہ کے پاس رہتے تھے۔ صحابہ کرام کے استدلال اور اثبات دعوے کو دیکھیں اور غور کریں تو مطلع بالکل صاف ہوجاتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے دو مسئلوں میں صحابہ کا اختلاف ہوا سبحان اللہ اُن دونوں مسئلوں میں فیصلہ حدیث ہی سے ہوا۔ اس میں کیا حکمت الٰہی تھی؟ اس کا ذکر ہم آگے چل کر کرینگے۔

اُن اختلافی مسئلوں میں سے پہلا مسئلہ خلافت کا تھا کہ انصار مدینہ رضی اللہ عنہم نے انتخاب امیر کیلئے الگ مشورہ کیا جس کی خبر سُن کر اسلامی مدبر حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما اُن کے دارالشوریٰ میں پہنچے۔ بحث ہوئی۔ انصار نے امارت کا دعوے کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وارضاہ نے جواب میں ایک حدیث پڑھی الائمۃ من القریش امیر قریش میں سے ہونا چاہیئے۔ یہ حدیث سُن کر انصار مدینہ نے گردن جھکادی۔ چونکہ اصولی فیصلہ اس حدیث سے ہوگیا تھا۔ اس لئے اُس بے نظیر دوراندیش خیرخواہ اسلام فاروق اعظم رضی اللہ عنہ واکرم نے فوراً ہاتھ بڑھا کر حضرت صدیق سے بیعت کرلی تو قضیہ طے ہوا۔

دوسرا مسئلہ جو اس مسئلہ کے بعد پیش ہوا وہ وراثت نبی کا تھا۔ اس میں مدعیہ خاتون جنت لخت جگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھیں یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے باپ کی وراثت کا دعوے کیا۔

گلزار احمدی یعنی منہاج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کیلئے مفید ہے قیمت اعلیٰ للعہ رعایتی ۱۲ر ہر سہ جلد (مینیجر)

حضرت ابو بکر نے وراثت نبوی کے دینے سے انکار کیا۔ دلیل جو پیش کی وہ حدیث تھی لا نورث ما ترکنا صدقۃ (ہم انبیا کسی کو اپنا مالی وارث نہیں کیا کرتے۔ ہم جو کچھ چھوڑ جادیں وہ فی سبیل اللہ صدقہ ہوتا ہے) یہ حدیث ایسی مستند اور معتبر تھی کہ حضرت فاطمہ اور دیگر ممبران اہل بیت کو بھی اس کی تسلیم سے چارہ نہ رہا۔ اس کی قبولیت اور صحت کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ شیعہ کی معتبر کتاب "اصول کلینی" میں بھی اس نے عزت کے ساتھ جگہ پائی۔ گو شیعوں کے حال پر افسوس ہے جو اس کے ہوتے بھی موشگافی کرتے ہیں جسکا یہاں ذکر نہیں۔

ہماری غرض یہ ہے کہ زمانہ سلف اول میں اثبات مدعا اور استدلال کے لئے سب سے اول اختلاف کے موقع پر احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیش ہوئیں۔ نہ کوئی آیت قرآنی پیش ہوئی نہ کسی امام مجتہد یا صحابی کا قول۔ اس میں حکمت جو ہم نے سمجھی ہے یہ بھی کہ پچھلی آنے والی امت کو ہدایت ہو کہ اثبات دعوے میں قرآن کے ساتھ حدیث کو بھی کافی جانیں اور حدیث کے سوا کسی امتی کا قول محل استدلال اور اثبات دعوے میں پیش نہ کریں۔ محض قول کسی کا محل استدلال یا اثبات دعوے میں پیش ہو سکتا یا پیش ہونا جائز ہوتا تو حضرت صدیق اکبر کا صرف قول کافی ہوتا۔ حالانکہ محض قول پر کسی نے کان بھی نہیں لگایا جب تک کہ مرفوع حدیث پیش نہ کی۔

یہی مذہب ہے **اہلحدیث** کا جن کا دعوے ہے کہ ہمارا فرقہ جدید نہیں بلکہ حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام بھی **اہلحدیث** تھے۔

دنیائے اسلام میں جب یہ طریق عمل مٹ گیا یا مٹنے کو تھا تو دہلی سے ایک آواز آئی جو تقویۃ الایمان کی شکل میں متشکل ہو کر آج تک ہمارے سامنے ہے۔ اس نے ہمکو بتلایا کہ کلمہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ۔ ان دونوں حصوں کو اپنی دونوں آنکھوں کا نور بنا کر باقی امور سے آنکھیں بند کر لو۔ ایک کی تفسیر میں تقویۃ الایمان ہے۔ دوسرے کی تفسیر میں تذکیر الاخوان۔ مختصر یہ کہ کلمہ شریف کے مجزووں کو اپنی دونوں آنکھوں کی عینک بنا کر قرآن و حدیث پر نظر ڈالیں تو یہی آواز آئیگی۔

سے ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے
قرآن و حدیث تجھکو بس ہے

اس وقت ہمارے سامنے تین گروہ ہیں۔ ان تینوں گروہوں سے ہم سوال کرنا چاہتے ہیں:۔

(ا) منکرین حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہیں کہ قرآن کے سوا دوسری کوئی چیز شرع میں حجت نہیں ہے وہ بتلا دیں کہ اسلامی تاریخ بالاتفاق اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ سب سے اول انہی دو امور میں اختلاف ہوا۔ اور فیصلہ اسی طرح ہوا جو ہم نے لکھا ہے۔ حدیث اگر حجت شرعی نہ تھی تو صحابہ کرام نے یہ صورت فیصلہ کیوں مانی؟

(ب) دوسرا گروہ اس وقت ہمارے سامنے **اہل تقلید** کا ہے جو کہتے ہیں مجتہدین کا قول حجت شرعی ہے۔ وہ ہمکو بتلا دیں کہ حضرت ابو بکر سے بڑا مجتہد کون ہے۔ کیوں صحابہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نہ مانی تاوقتیکہ انہوں نے حدیث مرفوع نہ سنائی۔

(ج) تیسرا گروہ ہمارے سامنے اُن لوگوں کا ہے (هم من جلد تنا و من انفسنا) جو اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں اُن کا دعوے ہے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ ہم اتباع سلف کے بھی مامور ہیں کیا وہ تلا سکتے ہیں کہ حضرت ابو بکر سے بڑا سلف کون ہے۔ کیوں اس مباحثہ کا خاتمہ حضرت ابو بکر کے قول پر نہ ہوا۔ اور حدیث مرفوع کی حاجت ہوئی۔ کیوں انصار نے ابو بکر۔ عمر۔ عثمان یا علی رضی اللہ عنہم کی طرف رجوع نہ کیا۔ بلکہ اثنائے گفتگو میں بھی مرفوع حدیث کی ضرورت پڑی۔

ہمیں کہیں نہیں ملتا کہ صحابہ کرام نے کسی مسئلہ میں خلفاء اربعہ کے قول کو بطور شرعی حجت کے پیش کیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس دعوے کو آج تک نہیں سمجھے کہ اس کا موضوع کیا ہے۔ جس صورت میں ہم ہر طبقہ سلف میں عموماً اختلاف پاتے ہیں تو ان میں سے کس کی اتباع ہم پر واجب ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں تابعین صحابہ کرام بلکہ کبار صحابہ کے خلاف کہتے ہیں۔ عکرمہ جیسا نوجوان اپنے بزرگ استاد ابن عباس کے خلاف کہتا اور تفسیر کرتا ہے۔ تبع تابعین تابعین کے خلاف کہنے سے باک نہیں کرتے۔ جہاں دیکھو گے اُن کی نگاہ دلیل (قرآن و حدیث) پر پاؤگے۔ محض کسی قول کو انہوں نے بطور شرعی سند کے پیش نہیں کیا نہ مانا۔

یہ روش جو صحابہ کرام تابعین عظام اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم کی تھی۔ اسی روش پر چلنا یعنی قرآن و حدیث ہی سے استدلال اور اثبات دعوے کرنا ہمارے نزدیک یہی **اتباع سلف** ہے اور بس۔ ہاں ہم اس سے منکر نہیں کہ کسی مسئلہ میں قرآن و حدیث نہ ملے نہ صراحتاً نہ استنباطاً۔ اور سلف صالحین میں سے کوئی قول بلا دلیل ہمکو ملجائے تو ہماری محض خیال اور رائے سے وہ مقدم ہونا چاہیئے۔ اسلئے اسی پر فتوے دیجئے مگر نہ بطور حجت شرعی کے بلکہ بطور اطمینان قلب کے۔

مولانا بٹالوی کا ذکر خیر اس موقع پر میرے دل میں آیا تھا کہ میں حضرت بٹالوی کی دیانت اور امانت کا کچھ ذکر کردوں جو انہوں نے اپنے نیئے رسالہ میں ظاہر کی ہے جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں ہوا ہے مگر چونکہ اس امر میں منصفوں کی تجویز فریقین کی طرف سے پیش ہے اس لئے سردست اسکو چھوڑتا ہوں۔

حدیث پر اعتراض آج کل حدیث پر بے طرح اعتراض ہوتے ہیں۔ اس لئے علماء حدیث کو بھی ہر قسم کے ہتیاروں سے مسلح رہنا چاہیئے۔

حال میں رسالہ المسلم کے ایڈیٹر غازی محمود (دھرمپال) نے چند اعتراض ایک حدیث پر کئے ہیں جن کے متعلق بعض احباب نے جواب طلب کیا ہے۔ رسالہ المسلم میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

المرقات فی احکام الصلوٰۃ (۹۱۸) عازم کے احکام ۱۲ (شمسی)

رسول اللہ وسلام علیہ کی یہ عادت مبارک تھی کہ اپنی عورتوں میں سے جس عورت کو حیض آتا اس کے ساتھ مباشرت و مضاجعت (یعنی ساتھ لیٹ جانا) کرتے - صرف تہہ بند بندھوا لیتے۔ (بابت اگست ۱۹۲۵ء)

اس روایت پر مندرجہ ذیل سوال کئے ہیں:-

وہ صحاب جو اس قسم کی احادیث کو درست تسلیم کرتے ہوں مہربانی کر کے ہمیں بتا دیں کہ یہ احادیث کیونکر (۱) یُزَکِّیْھِمْ کے مطابق پاکیزگی کا سبق دیسکتی ہے (۲) یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ کیمطابق کونسی آیت کی تفسیر ہے (۳) وَالْحِکْمَۃَ کیمطابق اندرونے پاکیزگی از روئے قوانین حفظ صحت کہاں تک درست ہے (۴) مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کے مطابق کونسی ایسی اعلیٰ فلاسفی ہے جسکی دنیا کو پہلے خبر نہیں تھی۔

اہلحدیث - تہہ بند بندھوانا خود پاکیزگی کی دلیل اسکی تفصیل کیلئے دوسری روایت کو غور سے سنئے :- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا کل شئ الا النکاح (مسلم) یعنی حائضہ کے ساتھ خاص ملاپ نہ کرو - کیونکہ وہ مقام جریان کی وجہ سے ناپاک اور جوش زن ہے جو لوگ اس حال میں بھی نہیں رکتے تھے ان کو ناپاکی سے پرہیز سکھانا پاکیزگی کی تعلیم دینا ہے۔

(۲) قرآن مجید کی آیت یوں ہے :- یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ۔ المحیض کی بابت اختلاف ہے کہ یہ مصدر ہے یا ظرف کا صیغہ ہے - مصدر ہونے کی صورت میں یہ معنے ہونگے "عورتوں سے حیض میں الگ رہو" ظرف کی صورت میں یہ معنے ہونگے "عورتوں کے حیض کی جگہ سے الگ رہو" حضور نے عمل کر کے اس آیت قرآنی کی تفسیر فرمادی کہ المحیض ظرف کا صیغہ ہے اس لئے تہہ بند بندھوا کر لٹا لیتے۔

(۳) حیض کا خون کیا ہے ؟ رحم کا جوش یا غلاظت جس کو کچھ تعلق ہے تو اول رحم سے ہی دوم مخرج سے - اس کے سوا باقی جسم سے کوئی تعلق نہیں اسلئے یہ فعل نبوی کسی قانون صحت کے خلاف نہیں بلکہ مؤید ہے کیونکہ دو جسموں کے ملاپ سے دونوں میں حرارت ہوتی ہے جس سے رحم کا خون گرم ہو کر اچھی طرح خارج ہو سکتا ہے۔

(۴) یہودیوں میں دستور تھا چنانچہ صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ حائضہ عورت کو اس قدر مکروہ جانتے کہ نہ اس سے ملتے جلتے نہ اس کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے حکیم الامت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس غلطی کی اصلاح کرنے کو عمل کر کے وہ حکمت بتلادی جو پہلے ان لوگوں کو معلوم نہ تھی۔

امید ہے ہمارے دوست ایڈیٹر المسلم اور ہماری دیگر متقاضی احباب کو اسی قدر کافی ہوگا ۔

مولوی ابو رحمت پھر بولے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جبل پور کے مباحثہ کے متعلق ہمارے مہربان اور خیر خواہ اسلام مولوی ابو رحمت میرٹھی نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے آریوں پر کوئی اعتراض نہ کیا نہ جواب دیا لہذا آریوں کی فتح ہوئی - اس کے جواب میں کثرت سے مضامین آئے یہاں تک کہ خاص جبلپور کے جلسہ کے منتظمین نے متفقہ ایک مضمون اہلحدیث مورخہ ۱۱ ستمبر میں شائع کرایا کہ ابو رحمت کا بیان غلط اور محض حسد پر مبنی ہے - ابھی یہ سلسلہ جوابی ختم نہیں ہوا تھا کہ مولوی ابو رحمت پھر بولے ۔ ناظرین سنکر حیران ہونگے کہ آپکا مضمون کسی اسلامی اخبار میں نہیں چھپتا - بلکہ اُنہی مہربان قدردان آریہ اخبار "مسافر آگرہ" میں جگہ ملتی ہے -

بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا

آہ ۔

میرے پہلو سے گیا یا لا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اور اسلامی اخبار اگر آپ کا مضمون نہیں لیتے مگر اہلحدیث تو اس خدمت کے لئے حاضر ہے - نیز اس دفعہ کا مضمون آپ کا بہت ہی لطیف ہے جو آپ کی بے بسی ظاہر کرتا ہے - اس لئے ہم اس کو مسافر سے نقل کرتے ہیں ۔ ناظرین پڑھکر لطف اٹھا دیں اس مضمون سے یہ سوال بھی حل ہو جائیگا کہ **مولوی ابو رحمت کو مرزا قادیانی سے کیا تعلق ہے** بہر حال مضمون قابل دید ہے - وہ یہ ہے :-

ناظرین تھوڑا عرصہ ہوا کہ جبل پور میں مابین آریہ سماج و اہل اسلام ایک مباحثہ ہوا تھا جس کی اصلی حقیقت ہماری اور پادری ہنسلے صاحب کی خط و کتابت سے عیاں ہو چکی ہے جو عنقریب شائع ہونے والی ہے جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوگا کہ یا تو مولوی ثناء اللہ کا مباحثہ بند ہو جاویگا[ا] یا اس قسم کے مباحثات تمام ہندوستان سے رخصت ہو جاوینگے گفتگو کرنے والے مولوی ثناء اللہ اور پنڈت دھرم بیر اور پنڈت لکشمیدت صاحب ایڈیٹر اخبار مسافر تھے - میں بھی سننے والوں میں تھا - مجھ سے مناظرے کے بعد رائے مانگی گئی تو میں نے صحیح اور سچی رائے لکھدی جو کہ مولوی صاحب کے خلاف تھی - مولوی صاحب نے اس کو مطالعہ فرماتے ہی سارا زہر مجھ ہی اگلا ہے نہ معلوم وہ کب سے بھرے بیٹھے تھے جو کہ پکے پھوڑے کی طرح ایکدم پھوٹ گئے اور گندگی ہی سے اُن کا اخبار بھر گیا مجھے اس بات کی شکایت تو نہیں کہ انہوں نے اس قدر بلا وجہ زیادتی کیوں کی - ہاں یہ ضرور ہے کہ مولوی صاحب نے باوجود دانشمند ہونے کے دانائی سے کام نہیں لیا - اور خلق میں بدامنی پھیلانے کا باعث ہوئے[۲] ہیں - یہ کون نہیں جانتا کہ آں جناب کشمیری ہیں - بھلا جب مولوی حاجی صوفی حضرت جماعت علی شاہ صوفی نقشبندی اور پیر مہر علی شاہ صاحب منطقی معقول منقولی صوفی وغیرہ جیسے فقراء اور جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی محدث اور جناب امام المسلمین مولانا

[ا] شور بختاں بہ آرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ (اہلحدیث)

[۲] یہ پولیس کی اصطلاح کہاں سے سیکھی؟ یاد وہ روایت صحیح ہے جو عرصہ ہوا ہم نے ہردوئی والوں سے سنی تھی ۔

(اہلحدیث)

عبدالجبار صاحب جیسے عالم و فاضل اہلحدیث اور اعلیٰ حضرت مولانا حاجی حافظ احمد رضا خان صاحب بریلی جیسے حنفی اور جناب مسیح دوران[۵۱] مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اُن کے خلیفہ اوّل حضرت حکیم الامت[۵۱] مولانا نورالدین صاحب اور جناب صاحبزادہ صاحب مہدی وقت[۵۱] خلیفہ ثانی جیسے جماعت احمدی کے بانی مبانی اور خود اُن کا استاد و مربی مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اُن کے دست و زبان سے محفوظ نہ رہے تو میں کس کھیت کا بتھوا ہوں جو اُن کی دست برد سے محفوظ رہوں یارہ سکتا ہوں اُنہوں نے میرے بارے میں جو کچھ لکھا ہے بہت کم لکھا ہے مجھے بہت زیادہ کی امید تھی اور کامل یقین تھا کہ وہ ایک جماعت کو بھڑکا کر اپنا ساتھی بنا دیں گے اس لئے ان کی ان تمام تحریرات کی پرواہ نہ کرتا ہوا اُن کو ویسا ہی بزرگ مانتا ہوں جیسا کہ ریویو لکھنے سے پیشتر مانتا تھا۔ اور یقین کرتا ہوں کہ جسطرح مولوی صاحب کی بددعاؤں سے جملہ بزرگ مرقومہ بالا ترقی کر گئے ہیں ویسے ہی میں بھی ترقی کر جاؤنگا کیونکہ مولوی صاحب کی دعاؤں[۵۲] میں اُلٹی تاثیر ہے اور جب بزعم مولوی صاحب تمام دنیا کے سربر آوردہ ہیں اور جو اُن کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے اُنکی تاویلی تفسیر کو وحی نہیں مانتے سب اُن کے مخالف ہیں تو میں ہی اُن کا دوست کیسے ہو سکتا ہوں اور ایسے امام کی امامت کب روا ہو سکتی ہے کہ جس سے سب نالاں ہیں اور میرے سوا ایک بھی خوش نہیں۔

۵۱ ناظرین یہ لفظ یاد رکھیں اس سے مولوی ابو رحمت کا اعتقاد معلوم ہوتا ہے (اہلحدیث)
۵۲ دعا کس نے کی ہے کیا یہ اشارہ اپنے مسیح قادیان کی طرف کر رہے ہو؟ ہوش بجا کرو۔ (اہلحدیث)

یہ سچ ہے :۔

(۱) سچ کہدینا ہی آدھی لڑائی ہوتی ہے اور متکبر اور مغرور کے سامنے کہنا پوری لڑائی ہے۔

(۲) ہنر بندنشنیدہ ام عیب جو۔

(۳) میں کے گلے پر چھری مغرور و متکبر کا سر ہمیشہ ہی نیچا ہوتا ہے۔

(۴) رجوع شہادت مدعی کی کمزوری کی دلیل ہے۔

(۵) دعوے بے دلیل قابل تعمیل نہیں ہوتا۔

(۶) قانون شہادت کی رو سے مسلمان ہندوؤں کے اور ہندو مسلمانوں کے گواہ ہو سکتے ہیں۔

(۷) سچی شہادت اور سچا ریویو منع نہیں ہے

(۸) بدامنی پھیلانا اور امن توڑنا ہماری گورنمنٹ اور خدا رسول کو پسند نہیں۔

(۹) مشہور شخصوں کے ساتھ بہت لوگ شامل ہو کر نقص امن کا باعث ہو جاتے ہیں اس لئے مشہور آدمی کو مفسدہ پردازی کا پیشوا نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱۰) بالفرض ایکائیاں اگر بند نہ کی جائیں تو رفتہ رفتہ ہیضہ ہو جاتا ہے[۵۳]

اب ان باتوں پر غور کر لینے کے بعد ہر خاص و عام پر واضح ہو کہ مجھے مفسدہ پردازی کے لئے کسی فرقہ کا پیشوا بننا منظور نہیں ہے اور نہ ہی ایسے مضمون شائع کرنے کا شائق ہوں کہ جس سے نقص امن ہو[۵۴]

مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ دھوکا ہوا ہے کہ وہ مجھے اپنے مخالفین کی جماعت میں کھڑا کرتے ہیں سچ جانا میں اُن کا مخالف نہیں ہوں بلکہ دلی دوست ہوں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب فی الواقع دیوبند کے مدرسہ اسلامیہ سے تعلیم پائے ہوئے ہیں۔ دستار بندی کے جلسہ میں آپ بھی شریک تھے۔ ان کو فضیلت کی دستار اس لئے نہیں دی گئی تھی کہ اُنہوں نے پوری تعلیم اس مدرسہ سے نہیں پائی تھی اور چونکہ اُنہوں نے حنفیت چھوڑ دی تھی۔ اس واسطے ان کو تقریر کا موقع وہاں نہیں دیا گیا تھا باوجودیکہ اُنہوں نے بہت بڑی کوشش کی تھی کہ تقریر کا موقع ملے[۵۵]۔ اور مولوی فاضل کا امتحان ہے اس وجہ سے میں ان کو مولوی فاضل بھی مانتا ہوں اور جتنی عزت ہونی چاہیئے اس سے زیادہ کرتا ہوں آپ لاریب عالم و فاضل ہیں۔ آپ بہت بڑے شعر گو ہیں لیکن شاعری میں کسی کے شاگرد نہیں۔ اس وجہ سے وہ دوسروں کے شعر سنایا کرتے ہیں اور اپنی خوش آوازی کے لئے عوام سے داد پایا کرتی ہیں[۵۶]۔ میں بھی ان کے شعر سنکر بڑا خوش ہوا کرتا ہوں۔ یہ بات ان میں خداداد ہے میں اس کی بھی عزت کرتا ہوں۔ آپ مقرر بھی ہیں تقریر پُرلطف مخالفوں پر ہنستے ہنستے چٹکیاں لیتے جانا اور مزاح کی ملونی آپ ہی کا حصہ ہے میں اس کی داد دیتا ہوں[۵۷]۔ آپ محرر بھی ہیں۔ آپ کی تحریر عجب انداز سے ہوتی ہے۔ ادہر آپ ایک کو جواب دیتے ہیں خطاب کرتے ہیں وہی جواب اور خطاب دوسروں کی دل آزاری کا باعث ہوتا ہے اور ایسی چالیں چلتے ہیں کہ دوسرے دو سُننے والے آپس میں لڑ مریں۔ آپ مباحث بھی ہیں اور سب جگہ بقول اُن[۵۸] کے وہی بلائے جاتے ہیں۔ بیچارے اکیلے کیا کیا کریں اور کہاں کہاں جائیں۔ *

۵۳ کیسے بے جوڑ فقرے ہیں۔ (اہلحدیث)
۵۴ بار بار نقص امن کہتے ہو سچ کہنا کہیں پٹے تو نہیں؟ (اہلحدیث)

۵۵ جھوٹے پر لوری سو بلکہ ہزار بلکہ بے شمار۔
۵۶ ذَالِكَ مِنْ فَضْلِ اللهِ۔
۵۷ آپ کی مہربانی۔ یہی تو باعث جلن ہے۔
۵۸ بلکہ بقول آپ کے دوست ایڈیٹر مسافر کے ملاحظہ ہو مسافر ۲۷۔ اگست (اہلحدیث)

* تم ساتھ ہو جایا کرو جیسے شیر کے ساتھ گیدڑ (منہ)

آپ شجاع بھی ہیں اور نہایت بیباک۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہردوئی کے لوگوں نے آپ کو انجمن میں مدعو کیا مسٹر ڈائینل صاحب بہادر سشن جج بھی بلائے ہوئے تشریف لائے آپ نے بھرے جلسہ میں جج صاحب بہادر کے برابر کھڑے ہو کر پبلک سے اپیل کی کہ آپ کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو ایمان بخشے اور آپ پکے مسلمان ہو جائیں[۱] اور سوائے دو چار کے سب نے آمین کہا ایسشن جج صاحب لب نہیں ہلاتے اور مولوی صاحب اپنی اس جرأت پر پھولے نہیں شرماتے (جج) وہاں سے جوں توں رخصت ہوئے اور آئندہ کو پھر نہ آئے۔ یہ میرا چشمدید واقعہ ہے۔
پادری ہنسلے صاحب بہادر بیس ضلعوں کے افسر ہیں اور عیسوی مذہب کے بڑے عالم ہیں آپ جبلپور کے مباحثہ میں پریزیڈنٹ تھے آپ پہلے دن اُن سے بگڑ بیٹھے۔ اور کہا اگر تم نہیں مجھے وقت دیتے تو پبلک فیصلہ دیگی۔ صاحب بہادر نے فرمایا میری پریزیڈنٹی میں پبلک کو فیصلہ دینے کا اختیار نہیں ہے آپ نے اُن کی ناراضگی کی پروا نہ کی اور پبلک کو مخاطب کیا۔ اس نے حکم دیا کہ علی الصباح آریہ صاحبان اور مولوی صاحب میرے بنگلے پر آویں آریہ صاحبان تو پہنچ گئے مگر مولوی صاحب نہ گئے اس لئے وہ اور بھی زیادہ ناراض ہوا مگر آپ نے اس کی کچھ پروا نہ کی بالفرض پریزیڈنٹ مسلمان ہوتا تو تو آپ اسی کے در پر پڑے رہتے[۲]۔ *مولوی صاحب سخی بھی ہیں جب میں نے مکان کے لئے پبلک سے اپیل کی تھی تو جناب خلیفۃ المسیح[۳] نے للعہ اور مولوی صاحب نے عہ چندہ ارسال فرمایا تھا جو کہ نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا اور چندہ کی فہرست میں چھاپا گیا تھا۔
مولوی صاحب میرے پاس اپنا بیش بہا اخبار بلاقیمت بھیجتے ہیں میں شکریہ ادا کرتا ہوں ؎
مولوی صاحب میرے مضامین اکثر چھاپتے رہتے ہیں چنانچہ مضمون جغرافیہ و تواریخ وید آپ کے اخبار میں تھوڑا تھوڑا کرکے چھاپا جا رہا ہے اور بہی بہت سا حصہ اُن کے پاس جمع ہے (پرچہ اہلحدیث مورخہ ۹- اپریل ۱۹۱۵ء ملاحظہ ہو)
مولوی صاحب کے مراسم مجھ سے بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں اور حد سے زیادہ بے تکلفی ہے چنانچہ جب دارالامان* قادیان کو جایا کرتا ہوں تو آتے جاتے دو دو تین تین دن تک آپ کے یہاں فروکش ہوا کرتا ہوں۔ آپ بڑی ہمت سے تکلفانہ مہمان نوازی کیا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب بڑے مقنن ہیں۔ آپ کے پاس جو کوئی مضمون بغرض اندراج اخبار بھیجا جاتا ہے تو اس کو کاٹ چھانٹ کر چھاپتے ہیں اس میں جناب کو اتنی محنت پڑتی ہے کہ نیا لکھنے کے برابر ہو جاتا ہے۔
جب میں ہردوئی میں تھا تو محض ایک کارڈ لکھ دینے پر مولوی صاحب میوہ جات بطور تحفہ کے ٹوکری بھر لائے تھے۔ اور احمد اللہ درزی کے سر پہ رکھکر ہمارے گھر بھجوائے تھے۔
مولوی صاحب مفسر بھی ہیں اس تفسیر کی رو سے آپ کا اہلحدیث ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ امرتسر کے اور پنجاب کے علماء[۴] اُن کو اہلحدیث کے مذہب پر نہیں قرار دیتے ؎
پچھلے دنوں مولوی عبدالحق غزنوی نے ایک کتاب چھاپی تھی اُس کا نام رکھا تھا الاربعین فی ان ثناء اللہ لیس علی مذہب المحدثین بل ھو جس کے معنے یہ ہیں کہ مولوی صاحب کا مذہب محدثین کا مذہب نہیں کسی اور فرقے کے تابع ہیں۔
مولوی صاحب کے طرز عمل سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کا دل ویدوں کو مانتا ہے وہ اس کے گرویدہ ہیں چنانچہ اُنہوں نے امسال مباحثہ جبلپور میں ویدوں کو اعتراضوں سے بچایا[۵] یعنے نہ خود اُسپر کوئی اعتراض کیا اور نہ اوروں کو اُسپر اعتراض کرنے دیا باوجودیکہ تین دن دوسری جانب سے مطالبہ ہوتا رہا۔ مولوی صاحب کے دل میں رسول اللہ صلعم کی محبت ہے تو سہی مگر اتنی ہی ہے کہ جتنی اُرد پر سفیدی ہوتی ہے۔ آپ اُن کی توہین سنکر اندوہگین نہیں ہوتے چنانچہ مباحثہ جبل پور میں کروائی۔ بالفرض طعنہ آمیز جواب نہ دیتے تو مخالف آں سرور دین کی توہین نہ کرتا ع
مولوی صاحب نے جبل پور میں سب سے زیادہ مباحثہ کیا۔ پہلے دن پریزیڈنٹ سے لڑ پڑے۔ دوسرے دن مینھ برس گیا تیسرے دن کلمات توہین سنکر فریقین کے دل بھر گئے۔ مگر پھر بھی فتح مولوی صاحب ہی کی ہوئی۔ اور مولوی صاحب نے جو ویدوں پر اعتراض نہیں کیا اس کی وجہ یہی تھی کہ ان پر آپ کا دل ایمان لا چکا ہے پس زبان سے اقرار کی دیر باقی ہے آریہ لوگ صبر کریں اب آیا کہ آیا۔ چنانچہ وہ اکثر یہ شعر پڑھکر آریوں کو سنایا کرتے ہیں کہ ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں صفائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

[۱] یہ سب واقعات جمع کرکے رپورٹ مرتب کی ہوگی بہت اچھا کیا جرم ؟

[۲] * ناظرین یہ لفظ پھر یاد کیجیو۔ (اہلحدیث)

[۴] اُن علماء کی فہرست تو بتلائی ہوتی ؟ (اہلحدیث)

[۵] مباحثہ سننے والے یا میری تحریرات کو دیکھنے والے آپکے کذب وافترا کو مان لیں گے ؟ (اہلحدیث)

* جیسے آپ قادیان میں وغیرہ ع جو بوجہ بے لطف ہونے کے بند کیا گیا (منہ) ع ان فضول باتوں کے جوابات خود جبلپوری صاحب نے کافی دیدیئے ہیں۔ (منہ)

قرآن پر جو اعتراض ہوئے وہ اُن کے مسلک کے موافق تھے اس واسطے اُن کا جواب نہیں دیا لیکن دہرم بیر جی اُن کے دل کی بات نہیں سمجھتے تھے وہ بار بار یونہی تقاضا کئے گئے۔

ملاجی طیب علی بھی تقیہ کے قائل ہو گئے کہ تقیہ کر کے اپنا مذہب چھپا لیا اور سوالوں کے الو سے پیچھا چھڑا لیا۔ میں بھی اسپر صاد کرتا ہوں۔ مولوی صاحب مجھ ایسے مخلص دوست پر کیوں خفا ہیں اور کب سے خفا۔

ایڈیٹر۔ اس سے آگے بھی تھوڑا سا مضمون اسی قسم کا ہے۔ ناظرین کے ملال خاطر کے خوف سے چھوڑ دیا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مولوی ابو رحمت کا مذہب کیا ہے اور وہ کہاں تک اسلام اور اہل اسلام کے خیر خواہ ہیں۔ خدا ان کا انجام بخیر کرے۔

اس کے ساتھ ہی ان کے مضمون پر ریویو ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی ابو رحمت کا ریویو اور اُن کے مذہب پر میرا ریویو

از جناب مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی

۸ شوال کے پرچہ میں اُن کا ریویو مع جواب درج ہوا ہے۔ یہ ریویو انہوں نے آریوں کی خوشامد اور جلیپور میں اپنی دال نہ گلنے، یا مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں اپنی کس مپرسی کی خفت مٹانے کیلئے تحریر کیا ہے ہم چونکہ اُن کے مذہب اور روش سے بخوبی واقف ہیں اس لئے ریویو پر نظر پڑتے ہی تاڑ گئے۔

مولوی ابو رحمت کے لئے لفظ مولوی استعمال کرنا گو اس لفظ کی مٹی پلید کرنا ہے مگر محض اپنے اخبار کی متانت میں فرق نہ ڈالنے کے لئے ہم مجبور ہیں کہ اس لفظ کو استعمال کریں۔ ورنہ ہمیں اُن کا مولوی ہونا جیسے ہی معلوم ہے کہ وہ مدرسہ الٰہیات کے پروفیسر بنے تھے اور وہاں اپنی ہمہ دانی کے دعاوی کا ترانہ چھیڑے ہوئے تھے جس سے چند ہی دنوں کے بعد جب اُن کی ہمہ دانی کھلی تو علیحدہ کئے گئے۔

ہمارے مکرم دوست جناب مولوی عبدالوہاب صاحب مقیم کانپور سے آپ نے مشکوٰۃ مترجم مانگی۔ مولوی صاحب نے معرا بھیجدی تو آپ نے خفا ہو کر واپس کر دی معلوم ہو گیا کہ آپ مولوی ہیں۔ مولوی ابو رحمت کے ریویو پر اگر آریہ فخر کریں تو یقیناً بجا ہے ع

کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

مگر غالباً اُن کی ہمدردی مہاشہ دہرمپال کی ہمدردی سے فوقیت نہیں لیجا سکتی۔

خود غرضوں اور خوشامدیوں کی باتوں پر بھول جانا سادہ لوحوں کا کام ہے۔ اگر ممبران آریہ سماج اپنی سادگی میں اس درجہ بڑھ گئے ہیں کہ وہ مہاشہ دہرمپال سے سبق نہیں حاصل کر سکتے اور مہاشہ دہرمپال کے زخموں کو اس قدر جلد بھول گئے تو ہمیں کسی قسم کا افسوس نہیں۔

مولوی ابو رحمت نے مسافر کو لکھا ہے کہ اُن کا یہ ریویو رسالہ کی پشت پر جلی حرفوں میں شائع ہو۔ اور اخبار میں مکرر سہ کرر شائع کرا دیجئے[۵۱]۔ جس سے یہی کھلتا ہے کہ یہ حضرت اپنی شہرت کے بھوکے ہیں۔ عمر گزر گئی مسلمانوں کی خدمات کرتے، دوڑتے ہر جگہ پہنچتے۔ مگر افسوس جو غرض اصلی تھی پوری نہ ہوئی۔ نہ شہرت ہوئی نہ کچھ معتد بہ وصول ہوا۔ بلکہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں کوئی بات بھی نہیں پوچھتا۔ تو کیا اب آریہ سماج کی خوشامد کر کے۔ اس کو جلی حرفوں میں شائع کرا کے مکرر سہ کرر چھپوا کر بھی وہ غرض پوری نہ کیجائے؟

پھر لکھا ہے "جب خدا نے آریہ کو فتح دی تو مجھے سچ لکھنے میں کیا تامل ہے میں تعصب کر کے کیوں گنہگار بنوں یہ صداقت کا اظہار ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ بڑے راست گو بے تعصب اور منصف مزاج ہیں۔ مگر ابھی کل کی بات ہے کہ ایک شخص نے صرف یہ سوال کیا تھا کہ آپ نے مرزا قادیانی کی؟ اور کیا آپ اُن کے مداح اور معتقد ہیں؟ اسکا جواب دیتے وقت نہ راست گوئی کا خیال آیا نہ منصف مزاجی کا۔ بلکہ حیلہ سازوں کی طرح یہ بات بنائی کہ "۱۴ سال برس کے بعد تم نے یہ اعتراض کیا ہے لہذا اس کے جواب کیلئے چودہ برس چاہئیں[۵۲]"! ناظرین ملاحظہ فرمائیں یہ ہے آپ کی راست گوئی اور اظہار صداقت کی ایک ادنےٰ مثال۔

دوسرے جب آپ میں اتنی جرأت اور راست گوئی تھی تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو کیوں لکھا کہ میں نے مسافر کا پرچہ نہیں دیکھا؟ یہی صداقت اور یہی بہادری تھی۔ صاف کہدیا ہوتا کہ ہاں۔ میں نے لکھا ہے۔

پھر لکھا ہے کہ "مولوی ثناء اللہ صاحب نے حکمت عملی سے اپنا میر مناظر ہونا طے کر لیا تھا"۔ کیوں صاحب یہی راست گوئی ہے؟ ایسا جھوٹ بول کر سچے بنتے ہو؟ شاباش!

ہندوستان بھر کے مسلمانان اہل سنت بلکہ غیروں کی بھی جس پر نگاہیں لگی ہوئی ہیں جس کی بات سننے اور صورت دیکھنے کے ہزاروں مشتاق ہیں جس کے اپنے اپنے جلسوں میں بلانے کے صدہا متمنی ہیں جس سے سب متفق ہو کر یہی کہتے ہیں ؎

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اُنہیں غرض کیا تھی کہ حکمت عملی کرتے۔ حکمت عملی تو وہ کرے جس کی کوئی بات نہ پوچھے جس سے اپنے پرائے سب متنفر ہوں۔

چنانچہ مثلاً کانپور۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ جونپور بنارس وغیرہ وغیرہ شہروں کے مسلمان موجود ہیں۔ جو ہر سال سیکڑوں کوششیں مولانا کے بلانیکی کرتے ہیں اور نہ آنے پر سال بھر تک ملول رہتے ہیں۔ شکایات کرتے ہیں۔ اُن کے مقابلہ میں آپ

[۵۱] مسافر نے اس درخواست کو نعوذ جان کر رد کر دیا افسوس (ایڈیٹر)

[۵۲] اب تو یہ سوال بھی حل ہو گیا۔ گزشتہ مضمون ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر)

اپنے کو خیال کیجئے کہ ایک دفعہ صداقت الاسلام فیض آباد میں بلائے گئے تھے چھ سات سال ہوئے پھر کسی نے یہ بھی نہ کہا کہ آپ کون تھے[1] اور کہاں ہیں بلکہ زمانہ ورود میں ارکین انجمن متمنی تھے کہ آپ کہیں جلد یہاں سے تشریف لیجاویں تاکہ وہ بلا جو دو رویہ آدمیوں کی باتوں سے آتی ہے دفع ہو۔ نیز وعظ کے بعد چندے کا دست سوال دراز کرنا بھی سب کو رکھ گیا اور آج تک یاد ہے اں حضرت وہ چندہ بھی کسی مسجد۔ مدرسہ یا انجمن کے لئے نہ تھا بلکہ خود ذات خاص کے لئے تھا۔

پھر لکھا ہے کہ "میں بے خبر شامل ہوا" اے جناب آپ کیا اور آپ کا شامل ہونا کیا؟ آپ اپنے کو جو چاہیں سمجھیں بقول ؏

ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں ۔

ہمارے نزدیک تو مولانا ثناء اللہ شیر اسلام کے نام کے ساتھ آں جناب کا نام لینا مولانا کی سخت توہین ہے جس کو دنیائے اسلام نے شیر تسلیم کر لیا ہے وہ آپ کی مدد کا محتاج ہو چہ خوش؟

مولانا نے اگر آپ کی بات نہ پوچھی جس کو آپ ہوا کے گھوڑے کی سواری سے تعبیر کرتے ہیں تو کوئی بیجا بات نہ تھی۔ ورنہ مولانا تو مولوی محمد ابو القاسم سلمہ اللہ وغیرہ سب کی باتیں پوچھتے اور سنتے اور شاوِرْهُمْ پر عمل کرتے رہے۔ مگر بات یہی ہے کہ جو قابل کلام ہوں انہی سے بات کی جاتی ہے۔

دوسری بات جو مولانا کی قوت ایمانی اور فراست کی کامل دلیل ہے حدیث میں ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ۔ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے۔ مولانا نے آپ کو تاڑ لیا تھا کہ آپ آریوں کے بھیدی اور ان کے محرم[2] ہیں اس لئے بحکم لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا آپ کی بات نہ پوچھی بلکہ پاس بھی نہ

[1] خاص ہردوئی میں جہاں آپ کا مکان ہے ایام جلسہ میں باوجود موجود ہونے کے کس نے پرسد کہ بھیا کون ہو تین ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو +

[2] جناب آپ بھی غضب کے تاڑ باز ہیں (ایڈیٹر)

بھٹکنے دیا۔ کہئے حضرت کیسی ہوئی؟

اگر خدانخواستہ مولانا پر قادیان کا کچھ اثر ہوتا تو وہ اس دانائی کو اپنے الہام کی دلیل بتاتے اور مولوی ابو رحمت کی ایک سچائی یہ بھی قابل ملاحظہ ہے کہ ان کا آرگن مسافر تو لکھ رہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعتراض کیا اور اس اعتراض کو مسافر میں نقل بھی کیا ہے اور آپ لکھتے ہیں "اور خود اُن پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا۔ باوجودیکہ وہ ہر روز بار بار تقاضا کرتے تھے کہ آپ آریہ مذہب پر اعتراض کریں" یہ صاف اس مثل کا مصداق ہے "من چہ گویم و طنبورہ من چہ گوید"

پھر لکھا ہے کہ "مولوی ثناء اللہ صاحب کی غرض بے شک فتح اسلام تھی لیکن اس کی تہ میں ایک بہت بڑا صنم چھپا بیٹھا تھا کہ وہ اس کے ذریعہ فخر کل بننا چاہتے تھے" میں کہتا ہوں وہ فخر کل پہلے ہی سے ہیں بننا چاہنا کیسا؟ اگر وہ فخر کل نہ ہوتے تو آپ پر یہ حسد کا بھوت سوار ہو کر رسوائے جہاں کیوں کرتا؟ اور آریوں کا رازدان کیوں بناتا۔ جب آپ نے دیکھا کہ مولانا کے مقابلہ میں کسی طرح فروغ نہیں ہو سکتا تو اب دوسرا دروازہ دیکھنے کی سوجھی۔

کہئے حضرت اگر آپ کا یہ ریویو صداقت کا اظہار ہے تو اس کی تہ میں حسد اور اپنے پیٹ کی فکر کے دو بڑے بڑے صنم کیسے چھپے بیٹھے ہوئے ہیں؟ اچھا آپ شیخ سعدی کا یہ حکیمانہ شعر سن لیجئے اور صبر کیجئے ؎

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت
بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

(خاکسار شمس محمدی پریسیڈنٹ انجمن صداقت الاسلام فیض آباد ۔)

معذرت شیخ احمد اللہ صاحب ہردوئی مولوی ابو رحمت کے پڑوسی اور خاص رازدان ہیں اُن کا ایک مضمون بہت مفصل آیا ہوا ہے جس میں سے تھوڑا سا ۱۱ ستمبر کے پرچہ میں درج ہوا تھا شیخ صاحب اگر اپنے دوست کو معاف فرما دیں تو ہم اُس مضمون کو درج نہ کریں اور اگر وہ اُن کو سزا ہی دینا چاہتے ہیں تو ہم بھی مجبور ہونگے (ایڈیٹر)

حضرت ابراہیم کے جانوروں پر آریوں کا اعتراض

قابل توجہ علمائے کرام

قرآن مجید میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں چار جانوروں کا ذکر آیا ہے اُس پر آریہ اخبار مسافر آگرہ حسب ذیل اعتراض کرتا ہے:۔

چار جانوروں کا طلسم وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ الخ (ترجمہ) اور جب کہا ابراہیم نے اے رب دکھا مجھکو کیونکر جلا دیگا تو مردے۔ فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا۔ کہا کیوں نہیں۔ لیکن اس واسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو۔ فرمایا تو پکڑ چار جانور اُڑتے۔ پھر اُن کو ہلا اپنے ساتھ۔ پھر ڈال ہر پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا۔ پھر اُن کو پکار کہ آویں تیرے پاس دوڑتے اور جان لے کہ اللہ زبردست ہے غالب حکمت والا۔"

تنقید۔ اس آیت میں ایک پرانے طلسم کا ذکر ہے طلسم تو لوگ آج کل بھی مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس طلسم میں خصوصیت موجود ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ حیرت انگیز واقعہ خود ذات باری کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مفسرین کا قول ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے مردہ کو بچشم خود زندہ ہوتے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو حکم ہوا کہ اے ابراہیم تو چار جانور۔ کبوتر۔ مرغ۔ مور۔ اور کوّا اپنے پاس جمع کر۔ ان چاروں جانوروں کو ہاتھ میں لے۔ اور ان کی صورت و شکل کو اچھی طرح پہچان لے۔ بعدہٗ ان چاروں جانوروں کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے اور بوٹیاں کر ڈال اور پھر

صداقت الاسلام (۱۹۲۵ء)

کے سرا پنی مٹھی میں لے۔ پھر اپنے گرد تمام پہاڑوں پر ان ٹکڑوں کو پھینکدے اور تھوڑے سی فاصلہ پر کھڑا ہو کر انہیں آواز دے وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور ان چاروں کے اعضاء کو مختلف پہاڑوں پر پھینکدیا اور سر ہاتھ میں لیکر پہاڑوں کے بیچ میں کھڑے ہو گئے اور آواز دینی شروع کی۔ قدرت خدا کہ آواز دیتے ہی تمام اعضاء پہلے ایک دوسرے سے مل گئے اور پھر زمین پر اپنے بدن کی طرف دوڑنے لگے اور اس طرح پر تمام جانور اپنے سروں سے ملکر صحیح وسلامت ہو گئے۔

اس میں شبہ نہیں کہ خدائی عظمت وحکمت کے جتلانے کے لئے اس قسم کے فرضی قصص نہایت مفید ہوا کرتے ہیں۔ اور عقلاء عوام کو سمجھانے کے لئے ہمیشہ اس قسم کے قصص سے کام لیتے چلے آئے ہیں اور غالباً لیتے چلے جاویں گے لیکن بد قسمتی سے اگر کوئی شخص ایک عرصہ دراز گزر جانے کے بعد یہ کہنے لگ جاوے کہ یہ قصص سب سچے ہیں تو یقیناً وہ شخص ان قصص کی اصلی قدر ومنزلت گھٹانے والا ہے پس علم وعقل مقتضی ہیں کہ یہ قصص جس لائٹ میں لکھے گئے ہیں۔ اسی لائٹ میں سمجھے جاویں۔

لیکن بایں ہمہ اگر کوئی شخص اس امر پر مصر ہو کہ نہیں مذکورہ بالا قصص جو ایک الہامی کتاب میں درج ہے کیسے غلط ہو سکتا ہے ضرور ماننا ہوگا وہ لفظ بلفظ سچ ہے تو ہم نہایت ادب سے اپنے قابل مقابل (بشرطیکہ کوئی ہو اور وہ کہنے کی جرأت کرے جس کی ہمیں امید نہیں) سے عرض کرینگے کہ محبت من! پہلے تو جناب اس امر کا ثبوت پیش کیجیے کہ قرآن الہامی ہے۔ کیونکہ جو چیز خود محتاج ثبوت ہے وہ ایک دوسری شے کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتی۔ اور ہمارے مسلمان بھائیوں کی یہ ایسی فاش غلطی ہے جس کو ہمنے اکثر بڑے بڑے علماء کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے بعد ہمارا

سوال ہوگا کہ بعدہ کوئی شہادت پیش ہونی چاہیئے۔ جس سے ایک منکر اسلام بھی ایسے ناقابل اعتبار قصص پر اعتبار کرنے کے لئے طیار ہوگا کیونکہ اسلام کا یہ بھی دعوے ہے کہ قرآن شریف تمام دنیا کے لئے نازل ہوا ہے لیکن کیا محض قرآن میں ایک قصہ لکھدینے سے ایک منکر اسلام یہ مان لیگا کہ ہاں ضرور۔ ہو نہو خدا نے حضرت ابراہیم کی یہ آرزو پوری کی ہوگی۔ شق دوم۔ تیسرے درجہ پر ہمارا وہی پرانا سوال ہے۔ کہ آخر خدا نے ان معجزوں کا دروازہ حضرت انسان پر اوپر تیرہ سو برس سے کیوں بند کیا ہوا ہے۔ اور آخر یہ دروازہ کب کھلیگا؟

اہلحدیث۔ اس سوال کو میں نے علماء کرام کے سامنے اس لئے رکھا ہے کہ میں اس آیت کی یہ تفسیر جس پر سوال مبنی ہے صحیح نہیں جانتا کیونکہ الفاظ قرآنی کے علاوہ جو قصہ اس کے متعلق نقل ہوتا ہے وہ نہ تو حدیث مرفوع ہے نہ معتبر روایت سے ثابت ہے۔ میری تفسیر پر اس کا یہ اعتراض نہیں۔ چنانچہ اس امر کے متعلق اس کو خود اعتراف ہے۔ چنانچہ آگے نقل ہوتا ہے۔ ہاں جو حضرات اس تفسیر کو صحیح مانتے ہیں وہ پہلے اپنی مسلمہ روایت کی صحت کسی قوی دلیل سے ثابت کریں پھر مسافر کے اعتراضوں کے جواب دیں۔ اہلحدیث ان کو شائع کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔

ہاں میری تفسیر کے متعلق مسافر خود لکھتا ہے کہ:۔

قرآن شریف فرقان حمید کی مذکورہ بالا عبارت سے جو موشگافیاں مفسرین نے کی ہیں ان کو اگر بغور دیکھا جاوے تو عبارت سے ظاہر نہیں ہوتیں۔ قرآن میں نہ کہیں ان کے ذبح کرنے کا ذکر ہے اور نہ کہیں ہاون دستے میں کوٹنے کا ذکر ہے بلکہ اگر تجسس اور دقیقہ رس نگاہوں سے دیکھا جائے تو عبارت قرآن سے بھی صرف اس قدر معجزہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے چار پرندوں کو پالا اور ان کو مختلف پہاڑوں پر چھوڑ دیا۔ اور وہ حضرت ابراہیم کی آواز سنکر واپس ان کے پاس چلے آئے آیت بھر میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں ہے جس سے ان کے ذبح ہونے یا ٹکڑے ہونے کا پتہ چلتا ہو ہاں بعض علماء لفظ جُزْءً کو دیکھکر ان کے اعضاء سمجھ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ راقم کی مراد اس مجموعے کے جزو سے ہے۔ پس ایسی صورت میں آیت کا مطلب صاف اور صریح ہو جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے چار جانور پالے اور بعدہ ان کی آواز پر یہ جانور چلے آئے؛

اہلحدیث۔ باوجود اس اعتراف کے کہ قرآن مجید کی عبارت میں اس قصہ کا ذکر نہیں۔ مسافر کا شروع تنقید میں یہ کہنا کہ

اس آیت میں ایک پورا نے طلسم کا ذکر ہے

جھوٹ اور افتراء نہیں تو کیا ہے۔ ہاں یوں کہتا کہ اس آیت کے متعلق بعض تفسیروں میں ایک طلسم کا ذکر ہے تو شائد افترا نہوتا۔

علمائے کرام توجہ کر کے مسافر کا جواب دیں تاکہ اس آیت کی تفسیر منقح ہو جائے +

قادیانی مشن

"اہانت کا الہام"

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کو بعض الہام بصورت امور عامہ ہوا کرتے تھے۔ مثلاً تخرج الصدور الی القبور۔ بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جاوینگے۔ کون ہے جو اسکی تکذیب کر سکے بحالیکہ جناب مرزا صاحب اور مولوی نور الدین صاحب نے اسی الہام کی تصدیق کرانے کو اپنی عزیز جانیں قربان کر دیں کیا پھر بھی کوئی مخالف ایسا ہی سخت دل ہٹ دھرم ہوگا جو اس الہام کی تصدیق نہ کرے۔ ہرگز نہیں اگر ہوگا تو قابل خطاب نہوگا۔ دوسرا الہام آپکا یہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

انی مھین من اراد اھانتک

(خدا فرماتا ہے) میں (خدا) ذلیل کرونگا اُسکو جو تجھ (مرزا) کو ذلیل کرنے کا ارادہ کریگا۔

جبل پور کے مباحثہ پر جو مخالفوں کی طرف سے آواز اٹھائی گئی کہ ثناء اللہ اس مباحثہ میں ناکام رہا تو قادیان میں گویا عید ہو گئی۔ اخبار الفضل قادیان نے جھٹ سے ایک مضمون لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کی ذلت اس الہام کے ماتحت ہے چونکہ یہ شخص ہمارے حضرت اقدس کی توہین کرتا ہے۔ اس لئے خدا نے اُس کی توہین کرائی۔

اس کا جواب اہلحدیث ۲۷ اگست میں دیا گیا۔ میں اگر توہین کرنے والا تھا تو آریہ کیا مرزا کی تعریف کرنے والے تھے جو بقول تمہارے کامیاب ہوئے۔ نیز یہ الہام تو اُس کام اور مقام کے لئے ہے۔ جس میں فاعل کی نیت .... مرزا کی توہین کرنا ہو جیسے رامپور یا لدھیانہ کے مباحثہ میں میری نیت تھی۔ جبل پور میں مرزا کی توہین کا کسی کو ارادہ بھی نہ تھا نہ اس کا ذکر مذکور تھا۔ حالانکہ رامپور اور لدھیانہ میں اہانت کرنے والوں کی عزت ہوئی۔ مگر جبل پور میں اس الہام نے اپنا جلوہ دکھایا چہ خوش!

اس کا جواب الفضل نے ۱۲ ستمبر کے پرچہ میں دیا ہے۔ مگر تعصب اور ندامت سے آنکھیں بند کرکے اصل مطلب سے بہت دور ہٹ کر۔ چاہئے تو یہ تھا کہ پہلے اس الہام کا محل نزول مقرر کرتے یعنی یہ بتلاتے کہ من اراد اھانتک کیا بتلاتا ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ اس عبارت کے معنے بشرطیکہ کسی بلیغ کے منہ یا قلم سے نکلی ہوئے ہیں کہ تیرا دشمن جو تیری اہانت کا کام کرنے کا ارادہ کرے گا میں (خدا) اُس کو اُسی کام میں ذلیل کرونگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اسی کے ہم معنے یوں آیا ہے

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ

(کفار نے حضرت ابراہیم کے حق میں فریب کرنے کا ارادہ کیا ہم (خدا) نے اُنہی کو ذلیل کیا)

پس اس طریق سے جو منہاج نبوت ہے عبارت مذکورہ کے یہ معنے ہونگے کہ جو کوئی مرزا کی توہین کا کام کریگا خدا اُس کو اُسی کام میں ذلیل کریگا۔ اس اصول بلاغت کے بموجب چاہئے تھا کہ رامپور اور لدھیانہ بلکہ ملسیان اور سرالوان وغیرہ مقامات میں اس کا اثر ظاہر ہوتا جہاں افسوس کہ برعکس ہوا۔ ہوا تو (بقول اُن کے) جبل پور میں ہوا جہاں خالص اسلام اور کفر کا مقابلہ تھا سے

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

ہاں رامپور اور لدھیانہ کی فتوحات کی بابت الفضل نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ رامپور اور لدھیانہ میں بھی اہل بصیرت کے نزدیک ہماری ہی فتح ہوئی تھی! ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم قادیانی مشن کو ہمارے مقابل میں ایسی فتوحات ہمیشہ دیا کرے جیسی رامپور اور لدھیانہ میں دی ناظرین کہیں (آمین)

ایڈیٹر الفضل کے حال پر ہمکو بہت عرصہ سے رحم آیا کرتا ہے کہ اس کے دماغ میں سمجھ نہیں یا دانستہ تجاہل کرتا ہے۔ نمونہ کے لئے اس کی ایک عبارت اُس کے اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جو اس سوال کے جواب میں ہے کہ میں اگر مرزا کی اہانت کرنے والا تھا تو آریہ کیا اعانت اور تعریف کرنے والے تھے پھر بقول تمہارے وہ کامیاب اور میں ناکامیاب کیوں ہوئے۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر الفضل لکھتا ہے:۔

ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کسریٰ کا جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا جانا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے یا نہیں۔ اور اس طرح کسریٰ کے قتل کی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ اگر اس سے آنحضرت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور واقعہ میں آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی تو کیا کسریٰ کا بیٹا آں حضرت صلعم کا اپنے فعل سے معاون ہوا یا نہیں۔ پس اگر کسریٰ کے بیٹے کا اپنے باپ کو کافر ہونے کی حالت میں قتل کرنا آں حضرت صلعم کی صداقت اور پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے تو آپ کا آریوں سے زک اٹھا کر ذلیل ہونا کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی پیشگوئی انی مھین من اراد اھانتک کی صداقت کا ثبوت نہیں۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے پھر کیا بغداد کے مسلمانوں کا صفایا ہلاکو خان نے نہیں کیا تھا جو ایک کافر قوم کا سردار تھا کیا اس کے ذریعہ مسلمانوں کو ہزیمت نہیں ہوئی تھی۔ غور کیجئے۔

اہلحدیث۔ ہم الفضل کے لائق ایڈیٹر سے اتنا پوچھتے ہیں کیا آپ نے قسم کھا رکھی ہے کہ مخالف کی بات چاہئے سمجھیں یا نہ سمجھیں جواب دیدیا جائے۔ سنئے محمدی پیشگوئی کسریٰ کے صرف قتل سے متعلق تھی اُس کے قاتل کی نوعیت یا تعیین سے کوئی واسطہ نہ تھا نہ ذکر تھا۔ یہاں محض میری یا کسی مخالف کی عام ذلت کا الہام نہ تھا بلکہ من اراد اھانتک (جو مرزا کی توہین کرنے کا ارادہ کرے اُس فعل اور مقام میں اُس کی ذلت ہوگی۔) اسلئے وہاں کسریٰ کے قتل سے محمدی پیشگوئی پوری ہوگئی اور جبل پور میں مرزا کا الہام بے تعلق ہے کیونکہ وہاں پر جو کام تھا وہ مرزا کی توہین کا نہ تھا۔ اگر مخالف کی محض مخالفت کا لحاظ کیا جائے تو دونوں (مسلمان اور آریہ) قادیانی مشن کے مخالف تھے۔ پھر کیا وجہ کہ ایک تو الہام کا مورد ہو کر ذلت اٹھائے دوسرا جو اُس سے سخت ترین مخالف ہے اُسی میدان میں عزت پاوے۔ کیا یہ کسی دانا کا کام ہو سکتا ہے بغداد میں ہلاکو خان مغل کے قتل عام کا ذکر میں نہیں سمجھتا کس غرض کے لئے کیا گیا۔ بجز اس کے کہ مرزا صاحب قادیانی بھی چونکہ مغل تھے اُن کے بزرگوں کا نام ظاہر کیا ہوگا۔ اور تو کوئی مطلب نہیں واللہ اعلم۔

مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ

پنجاب میں سرکاری طور پر مشرقی علوم کے دو صیغے تھے - فارسی اور عربی - فارسی کے درجے منشی - منشی عالم اور منشی فاضل تھے - عربی کے درجے مولوی - مولوی عالم - مولوی فاضل - پہلے ان دونوں درجوں میں سے اوپر کے درجے والوں کو قانونی جماعت مختاری میں لے لیا جاتا تھا کچھ عرصہ ہوا چیف کورٹ پنجاب نے مختاری کا صیغہ مطلقاً بند کر دیا ہمیں تب ہی سے خطرہ تھا کہ ان دونوں صیغوں پر اثر پہنچے گا کیونکہ منشی فاضل اور مولوی فاضل میں سے بعض لوگ قانونی لائن میں جا کر پیٹ پروری کر لیا کرتے تھے - جب یہ بھی نہ رہا تو شوق کم ہو گیا - مگر اب کی دفعہ جو مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ نکلا ہے اس نے تو اور بھی کمر توڑ دی ۳۷ داخل شدہ لڑکوں میں سے کل ۳ کامیاب ہوئے الامان - امتحان کی سختی اور نوعیت پر معزز ہمعصر زمیندار نے بہت لکھا ہے جس سے اس خیال کو قوت ہوتی ہے کہ مشرقی علوم کے دونوں صیغے عنقریب عدم نہیں تو کالعدم ضرور ہو جائیں گے - انا للہ -

ایک معزز حافظ عالم اور مدعی حنفی المذہب کا آزادانہ اعتقاد

مولانا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش ہے کہ ذیل کی تحریر حقیر کو اپنے پیارے اخبار گوہر بار میں اہل اسلام کی آگاہی کے لئے درج فرما کر ممنون فرمائیں

وھو ھذا

عید الفطر کے بعد دوسرے روز رات کے وقت یہاں ایک دوست کے ہاں مجلس مولود منعقد ہوئی جس میں بعد رسمی بیانات کے ایک معزز مسلمان حنفی المذہب نے پلیٹ فارم پر قدم رنجہ فرماتے ہی حاضرین کو مخاطب کر کے بزور فرمایا کہ میں ایک آزاد آدمی ہوں - آزادانہ ہی اپنا اعتقاد بیان کرونگا - اس قسم کی تھوڑی سی تمہید کے بعد فرمایا - میرا اعتقاد بلکہ یقین ہے کہ مجالس مولود (خواہ ایک ہی رات ایک ہی وقت میں متعدد شہروں میں منعقد کیوں نہوں) میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود ہر ایک مجلس میں تشریف لاتے اور درود سنتے ہیں لہذا قیام لازمی بلکہ واجب ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی زہر اگلا کہ جو لوگ حاضری اور قیام کے منکر ہیں وہ محض ناواقف اور لاعلم ہیں - مگر مدعی حنفی المذہب صاحب نے کمال ہوشیاری اور پالیسی سے اپنے اس بے سروپا آزادانہ اعتقاد کے ثبوت میں نہ کوئی آیہ کریمہ نہ ہی حدیث نبوی اور نہ ہی کوئی قول امام ہمام ابو حنیفہ بیان فرمایا - کیونکر فرماتے اور کہاں سے دال میں کالا تھا اور تعصب اور امام ہمام کے اصلی مذہب سے بیخبری کی خندق میں مدہوش تھے - ہاں اثنائے بیان میں صرف اتنا فرمایا کہ مشکوٰۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث ہے کہ درود پہنچایا جاتا ہے - بس - اس ایک ہی لفظ کے فرمانے سے یہ غرض تھی کہ ناواقف اور بے خبر مسلمان حدیث کا نام سنکر یقین کر لیں - کہ حاضری اور قیام ضروری اور ثابت ہے اگر صاحب موصوف اس لفظ والی پوری حدیث کو عربی میں پڑھکر مطلب سمجھاتے تو حاضرین کے خیال تبدیل ہو جاتے اور قیام کا نام ونشان بھی نہ رہتا لیکن کرتا تو وہ جو امام ہمام ابو حنیفہ کے سچے مذہب کا پابند ہوتا - صاحب موصوف تو زبانی ہی مدعی تھے اور اُن کے اس آزادانہ اعتقاد پر برموقعہ اعتراض نہ کرنے کی خاص اور وزنی وجہ یہ تھی کہ عید الفطر سے دو روز پہلے مسجد میں صاحب موصوف نے صرف حقوق اللہ پر کچھ فرمایا اور حقوق العباد کو میں نے اس کی شاخ سمجھکر اُن پر سوال کیا - تو بجائے اس کے کہ وہ مجھکو معقول جواب دیتے جھنجھلا کر غصہ میں آکر چار پانچ گالیاں (نعوذ باللہ) خدا کو سنا دیں اور چند الفاظ طعنہ آمیز مجھکو بھی فرما دئے - خیر اس واقعہ کو مدنظر رکھکر میں نے کوئی اعتراض نہ کیا - یہ سوچ کر کہ یہاں پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری اور قیام کا ذکر ہے شائد صاحب موصوف میری اعتراضاً عرض پر کوئی بے جا لفظ آں حضرت کی شان میں نہ فرما دیں ورنہ اُن کی تقریر کے ہر ایک فقرے پر کئی اعتراض وارد ہو سکتے تھے - القصہ صبح ہی میں نے ایک طویل تحریر اُن کی تمام تقریر کی تردید میں تیار کی تھوڑی باقی تھی کہ وہ صاحب موصوف مرزاپور تشریف لیگئے - میں نے اُن کے ہمخیالوں کے آگے اُن کے چلے جانے کی نسبت افسوس کیا جبیر اُن صاحبان نے فرمایا کہ ہم اُن کے مرید ہیں ہم کو تردید بھیجو ولہذا میں نے وہ طویل تردید اُن کے مریدوں کو دیدی - جس کا جواب دینا تو درکنار - آج تک اُس کا ذکر بھی بھول کر نہ کیا اُنکی تقریر کی تردیدی تحریر تو بہت لمبی ہے اور کئی ایک مختلف مضمون ہیں - مگر وزنی اور خاص مضمون صرف یہ ایک ہی حاضری اور قیام کا ہی جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے - لہذا میں نے اُن کے خاص چیلوں میں سے ایک کو مخاطب بنایا اور جواب کی خواہش کی -

مکرم شیخصاحب! السلام علیکم آپ کو بخوبی یاد ہے کہ رات گزشتہ مجلس مولود میں محترم بزرگ جناب صاحب نے اپنے آزادانہ اعتقاد کو جس رنگ میں بیان فرمایا وہ دوبارہ آپ کی آگاہی کے لئے عرض کرتا ہوں یہ میرا (صاحب موصوف کا) اعتقاد بلکہ یقین ہے کہ اگر ایک ہی رات ایک ہی وقت میں متعدد شہروں میں (قریب ستر کے گنتی بھی بتائی) مجالس مولود منعقد ہوں - تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک مجلس میں بذات خود تشریف لاتے اور درود (جو بصیغہ حاضری پڑھا جاتا ہے) سنتے ہیں" لہذا آپ بوجہ عاقل ودانا اور قدرے ذی علم ہونے کے جواب

ہے سرفراز فرمائیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بذاتہٖ حاضری اور خود درود سُننے اور پھر قیام کرنے میں آپ کا اصلی اعتقاد کیا ہے آپ کا جواب جب آئیگا دیکھا جائیگا۔ پہلے مجھ سے ان کی قطعی نفی گوش ہوش سے سُننے۔ ہاں آپ اپنے جواب میں آیت کریمہ یا حدیث نبوی یا کوئی قول امام صاحب کا دے سکتے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی من گھڑت ثبوت قابل قبول نہیں ہوگا۔

اب حاضری اور قیام کی نفی سُنئے :۔

قولہ تعالیٰ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (اور وہ (اللہ پاک) ہر چیز پر حاضر ہے) دوسری آیت یاد نہیں۔ ترجمہ یہ ہے کہ جہاں تم ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے ان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ ہر جگہ حاضر ناظر ہے یعنی اُس کے علم سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ یہ شان وصفت اللہ واحد کی ہے اور یہ (حاضر وناظر ہونا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان وصفت سے بعید ہے حضرت پیر صاحب اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں لا یخلوا من علمہ مکان (ترجمہ) اللہ کے علم سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ آگے فرماتے ہیں ولا یجوز وصفہ بان فی کل مکان (ترجمہ) اور یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ پاک) ہر مکان میں ہے۔ بلکہ اُس کا علم ہر جگہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ ایسی شان وصفت خدا واحد کی ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی شان وصفت سمجھنا محض لاعلمی اور ہٹ اور شرک ہے۔

اب حدیث شریف سے نفی کی جاتی ہے

مکرم شیخصاحب۔ پہلے پہل میں وہی حدیث عرض کرتا ہوں جس کا صاحب موصوف نے صرف ایک لفظ (ابلغتہٗ) کا ہی ترجمہ فرما کر پہلو بدل لیا سُنئے :۔ عن عائشۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ وان غائبا ابلغتہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درود پڑھے میرے پر نزدیک قبر میری کے۔ میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے میرے پر درود پڑھا جاوے وہ (درود) مجھکو (بذریعہ فرشتوں کے) پہنچایا جاتا ہے۔

شیخ صاحب ملاحظہ ہو حاضری کا اعتقاد کیسا کافور ہوتا ہے۔

اور سُنئے :۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغون من امتي السلام ترجمہ (تحقیق اللہ پاک نے فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں میری امت سے مجھکو درود وسلام پہنچاتے ہیں)۔

دیکھا کیسی زبردست اور لاجواب حدیث ہے مذکورہ آیات اور حدیث اور اقوال پیر صاحب کی موجودگی میں کون عقلمند کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم متعدد جگہوں میں مجالس مولود میں خود حاضر ہو کر درود سُنتے ہیں پیارے شیخ صاحب ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پھر جس حالت میں حاضری کی بنیاد تہ وبالا ہو جائے تو پھر قیام کس عقل مندی پر؟ واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔

پیارے شیخصاحب! ؎

ہٹ چھوڑئیے لب پہ سر انصاف آئے

انکار ہی رہیگا مری جان کب تلک

(خریدار ۲۹۰۵ گھوڑا دل)

عمل الیوم واللیلہ

کا ترجمہ

گذشتہ سے پیوستہ

جب صبح ہو تو کیا کہے | (۳۳) عبدالرحمن بن ابزی سے مروی ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھنے کو فرمایا کرتے اصبحنا علی فطرۃ الاسلام وکلمۃ الاخلاص وعلی دین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وملۃ ابینا ابراھیم حنیفا مسلما وما کان من المشرکین

(۳۴) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو تم یہ کہو اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور۔

(۳۵) عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم انی اعوذ بک من الجبن والبخل وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر وعذاب النار اور جب صبح ہوتی تو بھی یہی دعا پڑھتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر

(۳۶) براء بن عازب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اصبحنا واصبح الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم انی اسئلک من خیر ھذا الیوم وخیر ما بعدہ واعوذ بک من شر ھذا الیوم وشر ما بعدہ اللھم انی اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر واعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر

(۳۷) ابن ابی اوفی سے مروی ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے اصبحنا واصبح الملک للہ عزوجل والحمد للہ والکبریاء والعظمۃ للہ والخلق والامر واللیل والنہار وما سکن فیھما للہ عزوجل اللھم اجعل اول ھذا النہار صلاحا واوسطہ نجاحا واخرہ فلاحا یا ارحم الراحمین۔

(۳۸) انس سے روایت ہے کہ صبح وشام رسول اللہ صلعم یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے اللھم انی اسئلک من فجاءۃ الخیر واعوذ بک من فجاءۃ الشر فان العبد لا یدری ما یفجاءہ اذا اصبح واذا امسی۔

(۳۹) حضرت ابن عمر نے کہا میں نے صبح کے وقت رسول اللہ صلعم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سُنا اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک ان اغتال من تحتی۔ (۴۰) عبداللہ بن عباس سے مروی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر کہا تو اس نے اُس دن کا شکر ادا کیا (باقی آئندہ انشاء اللہ)

فتاوے

س نمبر ۳۱۸ کسی کو تراویح کی نماز کے لئے تنبیہ کی جاتی ہے یا نہیں۔ اور جو تراویح پڑھتا ہے اُس کی مذمت کی جاتی ہے یا نہیں۔ جو تہجد پڑھتا ہے کیا اُسے بھی تراویح کی ضرورت ہے؟ افضل تراویح ہے یا تہجد؟

ج نمبر ۳۱۸ - تراویح کے لئے تنبیہ یا ترغیب دینا جائز ہے خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ترغیب دی۔ تراویح پڑھنے کی مذمت کرنا گویا سنت کی مذمت کرنا ہے رمضان میں تہجد پڑھنے والا تراویح بھی پڑھے تو مزید ثواب ہے ورنہ اُس کی تہجد تراویح کے قائم مقام ہے اور افضل ہے۔

س نمبر ۳۱۹ - ہمارے ہاں کا یہ دستور ہے کہ نکاح میں اکثر لوگ دلہا کے باپ سے مہر سے کچھ اور اپنے کھانے کو لیلیا کرتے ہیں۔ مثلاً اگر چار سو روپیہ دین مہر ہے مقرر ہوا تو زیور یا روپیہ یا ملا کر دین مہر دیا کرتے کہ زیور تو اکثر نکاح کے وقت اور روپیہ اکثر باقی رہتا۔ مگر باپ کچھ نقد روپیہ ایک سو دو سو اپنے لئے لیتا کہ جس کی وجہ سے اکثر خرابیاں پیش آتی ہیں یعنی بہتیرے غریب ادا نہیں کر سکتے یعنی نقدی۔ تو کیا یہ جائز ہے؟

ج نمبر ۳۱۹ - دلہا اگر نیک بھلا مانس ہے تو محض اپنی ذاتی غرض کی وجہ سے اُس سے شادی نہ کرنا سخت گناہ ہے۔ ہاں اگر باپ لڑکی کا عوض لیکر خود بھی کھا جائے تو جائز ہے۔ گو وہ عوض در اصل لڑکی کی ملک ہے مگر بحکم حدیث انت ومالك لابيك لڑکی کا باپ خود بھی استعمال کرے تو جائز ہے۔

س نمبر ۳۲۰ - اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے کہ جب امام رکوع سے سر اُٹھائے تو سمع الله لمن حمده کہے یا اس کے ساتھ ربنا لك الحمد بھی کہہ لے۔ اور مقتدی ربنا لك الحمد کہے یا فقرہ اول سمع الله لمن حمده کا بھی ملائے جبر حدیث لا تختلفوا علے امامکم دال ہے اور امام و ماموم ہر دو کو بیٹھ کر نماز مکتوبہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں

(خریدار نمبر ۱۰۱۴)

ج نمبر ۳۲۰ - حدیث میں یوں آیا ہے جب امام سمع اللہ کہے تو تم ربنا لك الحمد کہو۔ بعض علماء اس کو تقسیم کا سمجھتے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ امام کا فعل سمع الله کہنا ہے اور مقتدی کا ربنا لك الحمد۔ بعض محدثین کہتے ہیں دونوں۔ اگر دونوں کو جمع بھی کرلیں تو جائز ہے۔ یعنی امام سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد کہے۔ اسی طرح مقتدی بھی دونوں کہے تو اُن کے نزدیک جائز ہے خاکسار کی پسندیدہ پہلی صورت ہے لا تختلفوا علے امامکم کے معنے یہ ہیں کہ امام قیام میں ہو تو تم رکوع میں نہ جاؤ۔ وہ رکوع میں ہو تو تم سجدے میں نہ جاؤ یا وہ سجدے میں ہو تو اُس سے پہلے سجدے سے سر اٹھاؤ۔ ان مقامات اور افعال کے لئے یہ حدیث ہے۔ یہ نہیں کہ جو لفظ امام کہے تم بھی کہو کیونکہ سجدہ میں حسب مقصود دعائیں مانگنے کی اجازت آئی ہے۔ کیا معلوم امام سجدے میں کیا پڑھتا ہے۔ اور مقتدی کیا۔ اس لئے اس اختلاف پر وہ حدیث وارد نہیں۔

س نمبر ۳۲۱ - جب امام بھول جائے اور سجدہ سہو کرے تو بعد سلام سجدہ سہو کرے جیسے حدیث لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم رواه ابوداؤد شاہد ہے یا قبل سلام کے حدیث کبر وهو جالس وسجد سجدتين قبل ان يسلم ثم سلم (بخاری) ان حدیثوں میں سے جون سی حدیث راجح ہو بیان فرماویں (ایضاً)

ج نمبر ۳۲۱ - سجدہ سہو دونوں طرح جائز ہے۔ قبل سلام اور بعد سلام بھی۔ امام ہو تو قبل سلام ہی بہتر ہے تاکہ مقتدیوں کو اشتباہ نہ ہو۔

(آر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۳۲۲ - سماۃ خدیجہ بیوہ نے مسمی ربانی سے نکاح کیا۔ ربانی بالکل مفلس آدمی تھا خدیجہ اپنے ہمراہ پہلے خاوند کا دو سو روپیہ کا مال اور اسباب ربانی کے گھر لیگئی۔ پہلے خاوند سے ایک لڑکی مسماۃ فاطمہ ہے خدیجہ کا انتقال ہوا تو اُس نے خاوند ربانی اور ایک لڑکی فاطمہ چھوڑی۔ ربانی نے بعد خدیجہ کے فوت ہونے کے ایک عورت ہندو قوم کہار کو مسلمان کرکے نکاح کرلیا۔ خدیجہ کی کل جائداد قبضہ میں عورت کہاری کے ہے۔ اب وہ جائداد بموجب شرع متین کس کو پہنچنی چاہیے۔

(عبد الرحمن از موضع کھنگری)

ج نمبر ۳۲۲ - مرد (ربانی) کے ذمہ جو حق مہر ہو وہ بھی اور دیگر اشیاء جو خدیجہ کی ملک ہوں سب کو ملا کر حصے ہونگے۔ ربع خاوند (ربانی) کا۔ باقی لڑکی کا۔ یعنی ایک روپیہ میں سے ۴ر خاوند کے۔ اور ۱۲ر لڑکی کے۔

س نمبر ۳۲۳* - مسمات ہندہ کا نکاح مسمی بکر سے ہوا بعد نکاح کے مسمی بکر مفقود الخبر ہوگیا مسمات ہندہ دس برس کے قریب انتظار کرکے جب بکر سے بالکل مایوس ہوگئی تو خرچ وغیرہ سے تنگ ہو کر زید سے نکاح ثانی کرلیا۔ اب زید سے نکاح ثانی کئے ہوئے عرصہ قریباً ۱۰-۱۱ سال کا ہوگیا۔ تو آج اتنے سال کی مدت مدید کے بعد بکر واپس آیا دیکھا تو ہندہ نے زید سے نکاح ثانی کیا ہوا ہے۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ زید کا نکاح فسخ ہوگیا کیونکہ بکر واپس آگیا ہے۔ اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ مسمات ہندہ زید کے نکاح میں رہے یا بکر واپس لے سکتا ہے۔ از روئے شرع شریف حق حق مسئلہ بتلا کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

ج نمبر ۳۲۳ - بحکم فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد چار سال کے خاوند اول مردہ کے حکم میں ہو کر دوسرا نکاح کرایا جاتا ہے یہی سبب ہے کہ بعد چار سال کے چار ماہ دس روز عورت کو عدت گزارنے کا حکم ہے جو عدت وفات ہے پس بعد نکاح ثانی خاوند اول کا آجانا نکاح ثانی کو فسخ نہیں کرسکتا کیونکہ وہ حکماً مردہ ہے واللہ اعلم عند اللہ ۔

* یہ سوال قلمی جواب کیلئے آیا تھا سائل کا نام معلوم ہونے سے اخبار میں درج کیا گیا ۔ (مفتی)

متفرقات

تقریظات (ریویو)

النبی والاسلام - اس کتاب میں جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی نے تاریخ اسلام کے ضروری واقعات اپنے مذاق کے مطابق لکھے ہیں جو لوگ اسلامی تاریخ پر سراسر عبور کرنا اور ضروری ضروری اہم واقعات کو دیکھنا چاہتے ہوں اُن کے لئے یہ کتاب بہت ہی مفید ہے - لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی ضخامت صفحات سات سو بتیس - قیمت ۶؎ منیجر [illegible] مفید عام مقام تراوڑی ضلع کرنال -

ہاں نام اور مضمون میں مغائرت ہے مضمون کے لحاظ سے تاریخ الاسلام چاہیئے تھا اور نام کے لحاظ سے مضمون مسائل اسلام اور دلائل نبوت ہونے چاہئیں تھے -

اللطائف المحسنہ بجمیع خطب السنہ اس کتاب میں مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کے خطبات سال کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے نیے علم اماموں کے لئے مفید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ قیمت عمر محصول ۴ر - مگر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ خطبوں کا تو اردو میں ترجمہ کیا گیا لیکن نام جو تجویز کیا تو وہ خالص عربی ہے - یہ بات بھی ہم مذہبی خیال سے کچھ اچھی نہیں جانتے کہ مصنوعی خطبوں کو رواج دیا جائے - حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ قرآن مجید تھا جو آج بھی دنیا میں موجود ہے - ان خطبوں کے رواج دینے سے اصلی خطبہ (قرآن) کا رواج معدوم ہو جائیگا - مانا کہ ان خطبوں میں بھی کوئی کوئی آیت قرآن مجید کی ہوتی ہے - لیکن بہت سا حصہ مصنوعی عبارات کا ہے اس [illegible] سنت نبوی یہی ہے کہ خطبہ میں قرآن شریف پڑھکر مطلب بتلایا جائے - چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقرء القرآن ویذکر الناس -

وگیانی - یہ ایک ماہوار رسالہ صلح کل طریق پر لاہور سے جاری ہوا ہے قیمت سالانہ ۳ روپیہ پتہ - مینجر صاحب "وگیانی" لاہور

تلاش ملازمت - (۱) بچوں کو اردو فارسی کی تعلیم دینا -

(۲) دوکان کا حساب کتاب اردو میں لکھنا - خط وکتابت کرنا - (انگریزی رومن میں مقام وڈاکخانہ کا نام لکھ سکتا ہوں)

(۳) دوکان کی طرف سے ایجنٹ بنکر شہروں میں پھرنا - تینوں طرح کی ملازمت سے جونسی ملیگی انجام دے سکتا ہوں جن کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے تنخواہ اور کام سے مطلع کریں نماز کے وقتوں میں ملازمت کی پابندی نہیں کر سکتا ہوں (محمد خلیل موضع رکسیا - پوسٹ رونی سید پور ضلع مظفرپور)

درخواست کتب کا جواب اہلحدیث ۲۳ رمضان میں مولوی شریعت اللہ صاحب بنگالی موبھاشا ضلع رنگپور کی طرف سے ایک درخواست چھپی تھی کہ میرا اثاث البیت جل گیا ہے کوئی صاحب مجھکو فلاں فلاں کتابیں لیدیں - اسپر مولوی عبدالعزیز صاحب و [illegible] مولوی عبدالسلام صاحب [illegible] پاڑہ بوگرہ سے بڑی لمبی چوڑی [illegible] آئی ہے جس میں مولوی شریعت اللہ صاحب کی حیثیت پیری مریدی بتلاکر بڑی حیرانی ظاہر کی ہے کہ اُن کو اس درخواست کی کیوں حاجت ہوئی مراسلت مذکورہ بہت لمبی ہے اور اس میں ایک شخص خاص کے حالات مذکور ہیں جن کا شائع کرنا اخباری حیثیت سے قانوناً بھی پسندیدہ امر نہیں اسلئے اس اختصار پر کفایت کی گئی ہے

غریب فنڈ میں از مسعود علی صاحب از مقام جگدل عمر از فتوے فنڈ عہ سابقہ ۱۲ء کل للعہ + اسماعیل دہلی مدرسہ مسجد باڑہ ۱ر سائل ۶؎ ر منشی سردار خان فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ سائل ۶؎ ر - میزان کل ہے دو اخبار بنام مذکورین اور ایک بنام نبیاد علی رہاسہ ضلع میرٹھ جاری کیا گیا - باقی قرضہ بذمہ ۲۰ نمبر سائلین جلد ۱۴ (۵۴) اصحاب کرام توجہ فرماویں -

آنہ فنڈ - بعد درج حساب سابقہ ۲۰ ر از موضع کوہی ضلع گجرات پنجاب -

قابل توجہ علمائے کرام - میں نے اخبار اہلحدیث ۲۸ مئی میں علمائے کرام کو توجہ دلائی تھی کہ آیت وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ کی کیا تفسیر ہے - یہ جو تارے ٹوٹتے نظر آتے ہیں یہ کیا ہیں اس کا جواب کسی صاحب نے نہیں دیا کیا وجہ ہے علمائے کرام مذاکرات علمیہ اور سوالات علمیہ کی طرف توجہ نہیں کرتے - اگر علماء جواب نہ دینگے تو ہم کس سے پوچھیں گے - (محمد عبدالعزیز موضع کوہی ضلع گجرات پنجاب)

خواجہ غلام الثقلین کا جنازہ غائب علیگڈھ میں جناب مولوی حاجی یونس خان صاحب رئیس [illegible] اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۹ ستمبر کو مسجد جامع علیگڈھ میں مجمع عام اہل اسلام نے [illegible] خواجہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا [illegible] تھے مگر مسلمانوں کے خیرخواہ مسلمانان [illegible] نے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھنے میں اپنی [illegible] کا ثبوت دیا - رحمنا اللہ وایاہ

دعاء مغفرت - مرادآباد میں ایک عمر رسیدہ بزرگ تقریباً سو سال کے میاں شاہ عطا [illegible] صاحب مرحوم انتقال کر گئے - مرحوم نہایت متقی موحد تھے لاہور کے رہنے والے تھے سالہا سال سے مرادآباد میں مقیم تھے - ناظرین مرحوم کے حق میں دعاء مغفرت کریں اور جنازہ غائب پڑھیں اللھم اغفرلہ وارحمہ -

(بندہ عزیز الدین عفی عنہ)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۰ ستمبر سے ۲۶ ستمبر تک جو خبریں ہندوستان موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

اس ہفتہ جرمن آبدوزوں کی سرگرمی کی کوئی خبر نہیں موصول ہوئی۔

ایک جرمن آبدوز کشتی خلیج سٹاونجر کے قریب تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیگئی۔ عملے کے تمام آدمی ڈوب گئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی بحیرۂ اسود میں روسی جہازوں نے غرق کر دی۔

انگریزی فرانسیسی بیڑے نے جرمنی کے بلجیمی ساحل پر گولہ باری کی۔

روسی اطلاع مظہر ہے کہ اُنہوں نے بحیرۂ اسود میں ترکی بادبانی کشتیوں کا ایک بیڑا غرق کر دیا جنپر سامان حرب بار تھا۔

مغربی میدان جنگ میں جرمنوں کے دو ہوائی جہاز انگریزی ہوائی جہازوں نے جلا ڈالے

روسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو جو ریگا کی طرف جا رہا تھا تباہ کر دیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن شہر سٹٹ گارٹ پر حملہ کیا۔ اسٹیشن اور شاہی محل پر ۳۰ گولے گرائے۔

دردانیال میں ۲۱۔ اگست تک انگریزی نقصانات حسب ذیل ہوئے۔

مقتولین ۱۱۳۰۔ افسر ۔ ۱۶۴۷۸ سپاہی
مجروحین ۲۲۷۱۔ افسر ۔ ۵۹۲۵۷ سپاہی
مفقود الخبر ۲۷۳۔ افسر ۸۰۲۱ سپاہی

مشرقی گلیشیہ کے علاقہ میں روسیوں نے جرمنوں اور آسٹریوں کو مزید شکستیں دیں جرمن آسٹروی فوجیں روسیوں کی پُرزور پیش قدمی کو روکنے کے لئے بڑی کوشش کر رہی ہیں۔

پولینڈ میں جرمنوں نے ولنا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور روسی فوجیں وہاں سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

روسیوں نے ولنا کے مشرق میں جرمن فوجوں کو شکست دیکر اُن کے ۱۲۰۰ سپاہی گرفتار کر لئے۔

روسیوں نے مشرقی گلیشیا میں جو جرمن اور آسٹروی گرفتار کئے ہیں اُن کی تعداد ۷۰ ہزار تک پہنچ گئی۔

اخبار ٹائمز لنڈن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شہر ڈونسک کے مغرب میں ۱۲ میل کے فاصلہ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ ریگا کے علاقہ میں اُنہوں نے دشمنوں کو سخت شکست دی ہے۔

آسٹریا اور اٹلی کے سرحدی علاقہ سے کسی اہم جنگ کی خبر نہیں آئی۔

درہ دانیال کی اطلاعیں مظہر ہیں کہ توپخانوں کی خوفناک آتشباری جاری ہے اور اطالویوں نے چند خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

مغربی میدان جنگ سے بھی کسی زبردست پیش قدمی کی خبر نہیں آئی۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ میدان جنگ کے کئی مقامات پر جن میں بلجیم بھی شامل ہے توپ خانہ نے شدید آتش باری کی۔ اتحادیوں کے ہوائی جہازوں نے دشمن کی ٹمبلرک کی چھاونیوں اور بروگس و ٹوورینٹ کے درمیان ٹرین پر گولے برسائے۔

سرائن کے شمال میں فرانسیسی توپ خانہ کی آتشباری نے جرمنوں کو ایک مستحکم مورچہ سے نکال دیا۔

سردیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جرمن آسٹروی توپ خانوں نے دریائے ڈنیوب کے کنارے ۸ مختلف مقامات پر گولہ باری کی۔

بلغاریہ نے بھی عام فوجی اجتماع کا حکم دیا ہے۔

ایک بلغاری افسر نے لنڈن میں روٹر کے قائم مقام سے بیان کیا کہ بلغاریہ کے پاس ۲½ لاکھ مسلح پیدل فوج ہے اور سامان جنگ بھی بکثرت ہے۔

اس ہفتہ دو جرمن جاسوسوں کو جرم جاسوسی میں انگلستان میں پھانسی کی سزا دی گئی۔

فرانس نے اپنے ان رنگروٹوں کو طلب کر لیا ہے جو ۱۹۱۷ء میں بھرتی ہونے چاہئیں تھے۔

روسی پارلیمنٹ نے ایک حکم کے رو سے ۳۵ سال تک کی عمر کے ۸ لاکھ آدمی ریزرو فوج میں شامل ہونے کو طلب کئے ہیں۔

لیکن چونکہ ابھی اتنے کثیر التعداد آدمیوں کی ضرورت نہیں اس لئے صرف ۲۰ لاکھ آدمی بھرتی کئے جائینگے۔

مسٹر ایسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے اعلان کیا ہے کہ اب تک ۳۰ لاکھ کے قریب آدمی بری اور بحری فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔

ھالینڈ کے علاقہ سے ہوکر جرمن ہوائی جہازوں کے گزرنے سے ہالینڈ کے باشندے بے چین اور غضبناک ہو رہے ہیں۔

سکینڈ نیویا کے چار تجارتی جہاز جو امریکہ سے کوپن ہیگن دار الخلافہ ڈنمارک کو جا رہے تھے انگریزی جہازوں نے اُنہیں گرفتار کر لیا۔ اور اس بنا پر ان کا مال ضبط کر لیا ہے کہ وہ مال در اصل جرمنی کے لئے تھا۔

چونکہ ان جہازوں کے مال کی ضبطی سے امریکن سوداگروں کا نقصان ہوا ہے اسلئے امریکہ اس کے متعلق انگلستان کو ایک نوٹ بھیجنے والا ہے۔

افسوس کہ جونپور میں بھی لکھنؤ کی طرح دریائے گومتی کی طغیانی خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے شہر کو قریباً تین چوتھائی حصے میں پانی پھیر رکھا ہے ہزارہا مکان ہیوند خاک

(اموت بس میں ۲۶ ستمبر کو ۲ گھنٹے کامل خوب بارش ہوئی۔

علامات قیامت ۱/۴

جسکو عمدۃ المفسرین سند المحدثین عارف باللہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے خاندان سلطنت تیموریہ کے اولو العزم وذی علم امرا کی درخواست پر آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے مع اسناد اپنے زمانہ کی مروجہ زبان فارسی میں تصنیف فرمایا تھا جس کے ترجمہ کیلئے لوگ بے انتہا آرزومند تھے۔ اب مولوی نور محمد صاحب نے بکمال کاوش اردو زبان میں نہایت فصیح بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ جو چھپ کر تیار ہو گیا ہے اس کتاب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لیکر سلطان روم کی عیسائیوں سے لڑائی۔ شمول کا قسطنطنیہ پر قبضہ۔ سلطان روم کی شہادت۔ عیسائیوں کا ملک شام پر قبضہ۔ امام مہدی کا ظہور۔ وقت ظہور۔ مقام ظہور۔ امام مہدی کے ساتھ اولیاء کرام وابدال عظام۔ افغانستان وخراسان سے آپ کی فوجی مدد۔ امام مہدی کے زیر کمان افواج عرب وعجم کا اجتماع۔ عیسائی افواج کی ملک شام میں تیاری ملک شام وعرب کے درمیان چار روز تک خونریز جنگ جس میں حاضرین جنگ سے فیصدی ایک ایک آدمی بچیگا۔ امام مہدی کی فتح۔ عیسائی افواج کی تباہی۔ امام مہدی کا قسطنطنیہ کو دوبارہ فتح کرنا دجال کا خروج۔ حضرت عیسے کا نزول۔ مہدی وعیسے کی ملاقات۔ دجال کی ہلاکت۔ امام مہدی وعیسے کا تباہ شدہ ممالک میں دورہ۔ مہدی کی وفات عیسے کی خلافت۔ یاجوج ماجوج کا خروج۔ حضرت عیسے کی مشکلات۔ یاجوج ماجوج کی ہلاکت۔ حضرت عیسے کی پرامن حکومت۔ حضرت عیسے کی وفات حضرت جہجاہ کی خلافت۔ دابۃ الارض کا ظہور۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں واہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائے بالتفصیل وتحقیق مذکور ہیں۔ قرآن شریف وکتب احادیث وتفسیر کے حوالے مع تعین صورت وباب وفصل وصفحہ نوٹ میں درج ہیں اسکی خوبیاں دیکھنے پر موقوف ہیں۔ بخوف طوالت نظر انداز کر دیا گیا۔ قیمت بھی ایسی گراں نہیں کہ صاحب ثروت ہی کو نافع ہو بلکہ ہر ایک شخص اس کتاب کو خریدکر موجودہ زمانہ کے لحاظ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے قیمت علاوہ محصول ۳/۰ ر + دس نسخوں کے طالب کے لئے محصولڈاک معاف۔

آسمانی فیصلہ۔ اس کتاب میں اولیاء کرام کے مزارات وغیرہ سے مدد طلب کرنے اور نذر نیاز بابت آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ واقوال ائمہ مجتہدین واقوال فقہا واولیا سے تحقیق کی ہے قیمت علاوہ محصول ۲/۰ ر

فتویٰ میلاد۔ اس کتاب میں میلاد کے متعلق علماء کرام وابدال عظام کے فتوے درج ہیں علاوہ محصول ۱/۰ ر

انتصار الاسلام۔ اس کتاب میں مزخرفات دیانند آریہ کے جو اُس نے بمقام رڑکی سربازار کئے تھے دس اعتراضات کے جوابات نہایت مدلل بدلائل عقلیہ ونقلیہ تحقیقی والزامی از روئے قرآن واحادیث شریف دئے گئے ہیں۔ علاوہ محصول ۲/۰ ر +

ملنے کا پتہ

خلیفہ محمد احمد ومحمد عثمان کوچہ رحمان بازار گھنٹہ گھر دہلی

قدرتی تیل رجسٹری شدہ ۱/۴

پیارے ناظرین۔ ابھی اس کی تفصیل کی حاجت نہیں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ بہت مشہور اور مقبول تیل ہو گیا۔ اور اس اخبار میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت عزیز ہے تو ہمارا قدرتی تیل استعمال کیجئے اس سے ہر قسم کا درد کا فوراً اور مہلک بیماریوں کو آرام ہوتا ہے تفصیل کے لئے مطبوعہ اشتہار طلب کیجئے۔ قیمت للعہ فی سیر محصول علاوہ (ایک پاؤ سے کم روانہ نہوگا) مینیجر دار الصحت حکیم مولوی محمد نذیر ایچ پی ڈی آس سول ہیڈ کلرک

اکسیر احمر ۱/۴ یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض (فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ رعشہ۔ تشنج۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ لرزہ۔ ڈبہ اطفال۔ درد سینہ۔ درد کمر۔ سوختگی آتش۔ گلٹی طاعونی۔ نیش عقرب۔ درد ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان۔ ورم ہر قسم وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر ملیگا قیمت فی شیشی ۲ اونس ۴ر۔ چھ اونس ۱۲ر۔ آٹھ اونس ۱ر فی بوتل کلاں ہے پتہ:۔ حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ

باڈی گارڈ ۱/۴

کے معنے ہیں بدن کا محافظ۔ پس اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ تندرست رہیں اور کوئی بیماری آپکو نہ ستائے تو آپ ہمارا تیار کردہ باڈی گارڈ ہماری ہدایت کے مطابق استعمال کریں جو آپکو سفر وحضر میں ہر ایک درد چاہے سر کا ہو یا پیٹ کا۔ گردہ کا ہو یا مثانہ کا۔ بادی کا ہو یا بلغم کا ہر ایک قسم کا تشنج ہر ایک وبائی مرض ہر ایک قسم کا بخار پھوڑا پھنسی۔ خارش۔ بواسیر۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ سانپ۔ بچھو۔ بھڑ۔ مچھر وغیرہ کے کاٹنے کی تکالیف سے آپکی حفاظت کریگا۔ کوئی گھر اس سے خالی نہو۔ قیمت عہ

دوائی خارش۔ اسمیں خاص صفت یہ ہے کہ صرف تھوڑا پر ملنے سے ہر ایک قسم کی خارش تین چار دن میں دور ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۸ر محصولڈاک علاوہ المشتہر مینیجر شفاخانہ یونانی چوک چشمہ گوجرانوالہ

(۱۴۴)

اوّل دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر ۱/۱۲ واجب ہے

میرا مصطگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزار سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار روئے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت نصف ہو جاتی ہے۔ اور پھر تھوڑا تھوڑا ٹھیر ٹھیر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد یکدم دور ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا سڑ جانا ورم ہونا اور گندگی دہن کو نہایت مفید ومجرب ہے منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۱ر (تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی) دیگر ہر قسم کی مفرد ومرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

مومیائی ۵۰ / ۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق - دمہ کھانسی - ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد - عورت - بچے بوڑھے اور جوان کے لئے یکسان مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی قیمت فی چھٹانک عہ - آدھ پاؤ پختہ ۲ / پاؤ پختہ سے ۴ / محصول ڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

تازہ شہادات

عبدالرحمن صاحب رنگریز ضلع گورکھپور سے لکھتے ہیں - جناب حکیم صاحب السلام علیکم - میں نے ایک مرتبہ مومیائی آپکے ہاں سے منگوائی تھی مفید پائی براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ اور بذریعہ وی پی مرحمت فرمادیں (۱۲ - اگست سنہ ۱۵ء)

(عبدالرحمن رنگریز اردو بانی بازار گورکھپور)

نیاز محمد خان صاحب کنٹرکٹر موضع منگالی سے لکھتے ہیں مخدوم بندہ جناب حکیم صاحب دام عنایتہ - تسلیم - مزاج شریف - میں نے آپ کے ہاں سے پاؤ بھر مومیائی منگوائی بمقام نظام آباد ریاست حیدر آباد دکن میں جس کو دو سال ہوئے - اس سے مجھکو فائدہ ہوا - اکثر امراض پر مفید پڑی - اب میری ایک عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی پتہ ذیل پر بھیجدیں (پتہ) - ضلع حصار - موضع منگالی تنگل خان حوالدار رخصتی - (۲۰ - اگست سنہ ۱۵ء)

نور خان صاحب لکھتے ہیں - السلام علیکم -

پیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپ سے منگا چکا ہوں اکثر فائدہ رہا ہے اب پھر ایک ڈبیہ مومیائی کا خواستگار ہوں - (نور خان سپاری وند ضلع امرتسر) (۲ ستمبر سنہ ۱۵ء)

عبدالمحیط خان صاحب لکھتے ہیں جناب من تسلیم تین چار دفعہ مومیائی منگائی مفید پائی - آدھ پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیجدیں - (محمد عبدالمحیط خان - بر مکان مولوی خداداد خان حیدر آباد دکن) (۲۶ - اگست سنہ ۱۵ء)

مومیائی ملنے کا پتہ

پرپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ فلعہ امرتسر

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر ۱۱ / ۵۲

حمائل شریف معرا - نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی چھپائی - لفظ لفظا علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے - اخیر میں سورتوں - سیپاروں - رکوعات - آیات کے اعداد و شمار درج ہیں - تقطیع اوسط - سفر و حضر دونوں میں کار آمد ہے بوڑھوں، بچوں عورتوں کے لئے نہایت مفید مع محصول ڈاک ۶ / ر

سفری جیبی حمائل شریف مترجم - یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط صحیح ترجمہ عمدہ ہے ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے جلد چرمی خوشنما مع محصول قیمت - - - - - - - - ۸ / عہ

شرح فصوص الحکم عربی (از مولانا جامی) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو حاصل ہے مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا - یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے اور پھر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ ہے قیمت مع محصول - - ۶ / ۴ / عہ

لیکچرار - واعظوں - مقرروں - اپدیشکوں کے لئے اس کا دیکھنا نہایت ضروری ہے - تقریر یا وعظ و اپدیش میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذریعہ واضح طور پر بتائے گئے ہیں - مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے اس میں ملک کے سربرآوردہ اصحاب کے لیکچر بھی دیئے گئے ہیں قیمت مع محصول ...

ذخیرہ معلومات - اطبائے حاذقین کے نہایت اعلیٰ مجربات و بے شمار چیدہ صدری نسخے - ملک کے ضروری مفید اور کار آمد صنعتوں کی ترکیبیں اور مجربات و پر تاثیر کشتہ جات کا مخزن ہر فرد بشر کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری اور مفید ہے قیمت صرف - - - - ۱۲ / ر

کلام فیروز - جناب حکیم فیروز الدین احمد صاحب فیروز طغرائی امرتسری کی مذہبی اخلاقی - ملکی - سوشل - شہر آشوبی نظموں کا قابل قدر مجموعہ رعایتی ۱۲ / ر

توبۃ النصوح - خوشخط - عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی قیمت صرف —— ۵ / ر

مرءۃ العروس - اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر نہایت خوشخط لکھائی چھپائی کے ساتھ طبع ہوئی ہے - کم علم لڑکیاں بھی آسانی سے پڑھ سکتی ہیں قیمت صرف - - - - - - - - - ۵ / ر

بنات النعش - خوشخط - - ۵ / ر

المشتہر منشی مولا بخش کشتہ

ALIGARH

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام سردار کرم سنگھ پرنٹر کے چھپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۹ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ		۱۲/
رؤسا وجاگیرداران سے	”	۸/
عام خریداران سے	”	۴/
”	ششماہی	۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس۔		

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت وارسال زربنام مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۸ ذیقعد ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۸-اکتوبر ۱۹۱۵ء عیسوی یوم جمعہ (۹۴۳)

فہرست مضامین

اصلاح کی اصلاح	۱
قادیانی مشن (ہمارے سوالات کے جواب کا جواب)	۳
ریاست پٹیالہ میں قادیانی تردید	۵
قرضہ میعادی گورنمنٹ ہند	۵
دعوئے انہدام مسجد	۶
ویدک شاستروں کی فلاسفی	۷
سوالات از علمائے حنفیہ	۸
جبلپور کا مباحثہ اور مولوی ابورحمت کو فاقہ	۹
تعزیہ اور اشتہار تعزیہ	۱۰
قانون وراثت اور رواج	۱۰
مولانا بٹالوی اور ناظرین اخبار اہلحدیث	۱۰
ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم سے ایک سوال	۱۱
ویدک شاستروں کی فلاسفی (۱۲)	۱۱
متفرقات (۱۲) فتاویٰ (۱۳)	۱۳
انتخاب الاخبار (۱۴) اشتہارات (۱۵)	۱۴

اصلاح کی اصلاح

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے کہ شیعوں کا ایک ماہوار رسالہ موسومہ "اصلاح" کھجوہ ضلع سارن (چھپرہ) سے نکلتا ہے۔ اس رسالہ کی طرز تحریر بالکل آریہ اخبار مسافر آگرہ کی طرح ہے نہ اس کو حق سے مطلب نہ ناحق سے غرض۔ کوئی بات ہو کسی کا ذکر ہو اپنے مطلب کا بیجا جھٹ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دشمنوں کو کوسنے لگجاویگا۔ بارہا ہم نے کہا کہ اپنی نانا[1] کو کوستے ہوئے ذرا تو سوچ لیا کرو ہم کس کو کوستے ہیں۔ افسوس ہے ایسے نواسوں پر۔

[1] قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مسلمانوں کی مائیں قرار دیتا ہے تو ان کے باپ مسلمانوں کے کیا ہوئے۔ اس رشتہ سے یہ لفظ لکھا گیا (منہ)

مباحثہ جبل پور کے متعلق جہاں اور چھپے مخالفوں نے دانت نکالے تھے ایڈیٹر اصلاح کے پیٹ سے بھی آہستہ آہستہ درد اٹھا تھا لیکن ہم نے بھی مصلحت بینی سے خفیہ خفیہ اس کا علاج کرنا چاہا مگر افسوس کہ

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل

اس کے جواب میں آپ خوب کھل کھیلے۔ ناظرین کو یاد ہوگا مسلمانوں کا آریوں پر الزام تھا کہ تحریری مباحثہ سے انکار کر کے انہوں نے جھوٹ موٹ جو چاہا لکھ مارا۔ ایڈیٹر اصلاح نے لکھا کہ تحریر سے انکار وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو بعد میں رسالہ بازی سے گرم بازاری کرنے کا ارادہ رکھا کرتے ہیں چنانچہ اسکا یہ قول اہلحدیث ۱۵ شوال کے صفحہ ۴ پر ہم نے نقل کر کے لکھا تھا کہ:-

ایڈیٹر اصلاح نے اصولی طور سے مسافر کو جھوٹا قرار دیا۔

اور ایڈیٹر اصلاح کو صلاح دی تھی کہ مسافر کی تعصب

کی وجہ سے آپ کے اصولی فیصلہ کو اپنے حق میں سمجھا ہے اس لئے آپ کھلے لفظوں میں اپنا مافی الضمیر بتادیں ورنہ سمجھا جاویگا کہ باہمی اختلافات آپ کو حق گوئی سے مانع ہیں جو ایک دیانتدار کی شان سے بعید ہے

اس کے جواب میں چاہیے تو یہ تھا کہ ایڈیٹر اصلاح مباحثہ جبلپور کے متعلق صاف صاف الفاظ میں اپنا مافی الضمیر ظاہر کرتے گو ہمارے خلاف ہوتا یا اُن کے دوست مسافر کے حق میں مضر۔ مگر افسوس ہے اُن کو ایسا کرنے کی جرأت نہوئی نہ ادہر کے رہے نہ اُدھر کے ہاں لکھا تو یہ لکھا کہ :۔

جس طریق سے آپ مسافر پر ڈگری حاصل کرتے ہیں وہی ڈگری آپ پر بھی آتی ہے کیونکہ تحریر کی غرض یہی ہوتی ہے کہ تحریف سے کلام محفوظ رہے اور ناظرین کو دیکھکر فیصلہ کرنے کا حق ہو۔ پھر فرمائیے آپ پر بھی ڈگری ہوئی یا نہیں کیونکہ ہم عرصہ سے اسپر شاکی ہیں کہ آپ ہماری تحریروں کو نہیں شائع کرتے جس سے ناظرین کو موقع فیصلہ ملے (بابتہ ذیقعد)

اہلحدیث ۔ ہم اس شکایت کو نہیں سمجھے مہربانی کرکے ایڈیٹر صاحب ہماری کسی تحریر کا حوالہ دیں کہ ہم نے اُن کا کوئی جواب بغیر اُن کی تحریر نقل کرنے کے دیا ہو۔ اہلحدیث کے ناظرین شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ تو ہماری عادت ہی نہیں کہ ہم مخالف کا جواب بغیر اُس کی عبارت نقل کرنے کے دیں۔ یا اسپر بغیر حوالہ دینے کے ناحق الزام لگا دیں۔ ایسا کرنے والا ہماری اور کل اہل حق کی نگاہ میں ذلیل ترین شخص ہے۔ ہاں ہمیں اصلاح کی یہ شکایت ہے کہ وہ ہمپر جھوٹ افترا لگاتا ہے اور حوالہ نہیں دیتا چنانچہ اُس نے شوال کے رسالہ کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث "داڑھی کو حلال کر چکے ہیں"۔ ہم اس افترا کا کیا جواب دیں بجز اس کے کہ اصلاح کا ایڈیٹر ہماری تحریر سے یہ قول ثابت کر دے تو ہم اُس کو انعام دینگے ورنہ ہم

ملا چاوی کے حقیقی معنے سب جانتے ہیں تبلانے کی حاجت نہیں۔ علامۃ الحقیقۃ لاتنبا دریا در ہے

(مصنف)

ہم مجبور ہیں کہ آئندہ کو اُس کو مفتری سمجھیں گے اس امر کا ثبوت کہ ہم اُس کی تحریر نقل نہیں کرتے وہ یہ دیتا ہے کہ

جو کتاب اس پایہ کی ہو اُس کا جواب ایسا مختصر کیوں دیا گیا جس سے ناظر کو نہ یہ معلوم ہو حدیث بخاری کیا ہے اعتراض اسپر کیا ہے۔ پھر اُس کا جواب کیا ہے معقول یا غیر معقول۔ جو اعتراض ابتدا میں قائم کیا گیا وہ آج تک بدستور قائم ہے کہ ایک کالم تو آپ تمہید میں صرف کیا اور اصل اعتراض معترض کو بہت کم لکھا یعنی دو چار سطر سے زیادہ نہ لیا (ص۲۳)

اہلحدیث ۔ ناظرین کے قریب الذہن کرنے کو اس مضمون کی تشریح کرنی ضروری ہے۔

دفتر اصلاح سے ایک کتاب نکلی تھی جس کا نام تھا "تنقید بخاری" جس میں حسب لیاقت خود صحیح بخاری پر اعتراض کئے تھے ماشاء اللہ چشم بددور اعتراض کیا ہی معقول تھے غرض جو کچھ تھے وہ تھے اُس کا جواب اہلحدیث کانفرنس کی فرمائش پر ایک عالم نے لکھا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں نہ میں نے اُسکا مسودہ دیکھا نہ مبیضہ پڑھا۔ اڈیٹر اصلاح کو اُس ج اب کی نسبت شکایت ہے کہ مختصر کیوں دیا ہماری ساری تحریر جو شیطان کی آنت سے بھی دو گز لمبی تھی سبکو نقل کیوں نہ کیا۔

میں پوچھتا ہوں اول تو اُس رسالہ کے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ جو بات قابل جواب تھی اُس کو نقل کیا یا نہیں۔ دوم اُس رسالہ کو اخبار سے اور خاکسار سے کیا تعلق۔ وہ کام الگ یہ الگ مگر جس کی عادت ہی ایسی ہو کہ بات ہو آریوں سے جھگڑا لے بیٹھے خلافت کا وہ جو کچھ بھی کہے محل شکایت نہیں۔ غور سے سنئے۔ جبلپور کے مباحثہ کے متعلق ایک نامعلوم شخص کی تحریر مسلمانوں کے برخلاف اصلاح میں شائع ہوئی تو ہم نے لکھا یہ شخص مجہول الحال ہے محدثین کے اصول کے مطابق مجہول الحال راوی کی روایت معتبر نہیں ہوتی :۔ اس کا جواب جو اڈیٹر اصلاح نے دیا میں سچ کہتا ہوں اہل علم سن کر

لوٹ جائیں گے اور ہنستے ہنستے اُن کے پیٹ میں بل پڑینگے۔ آپ لکھتے ہیں :۔

ایڈیٹر اہلحدیث اُس نامہ نگار کو مجہول بتاتے ہیں جن کا نام ہمنے بمصلحت نہ ظاہر کیا اور اسپر یہ اضافہ کرتے ہیں "ایڈیٹر اصلاح کو خوب معلوم ہے کہ محدثین ایسے مجہول راویوں کی روایت قبول نہیں کیا کرتے"! مگر افسوس آپ کو یہ معلوم نہیں کہ یہاں راوی مجہول نہیں ہے بلکہ معلوم و ثقہ ہے جو بمصلحت ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور محدثین کے یہاں تو مجہول راوی کی وہ وقعت ہے کہ حضرت ابوبکر کی خلافت کا دارومدار ہی اسپر ہے ملاحظہ ہو صحیح بخاری ص۵۱۶ جلد ۱ مطبوعہ مصر کہ ایک عورت آئی اور اُس نے کہا یا حضرت اگر آپکو نہ پاؤں یعنی آپ کا انتقال ہو جائے تو حضرت نے فرمایا ابوبکر کے پاس آنا۔ ابن حجر لکھتے ہیں لم اقف علی اسمھا کہ ابھی تک نام اُس عورت کا معلوم نہیں ہوا پھر تعجب ہے کہ خلافت کا فیصلہ تو ایسی مجہول عورت کی روایت سے ہو جائے جس کا نام آج تک نہ معلوم ہوا اور مناظرہ جبلپور کا فیصلہ ایسے راوی سے نہو جو مرد اور ثقہ ہو اور نام اسکا خاص مصلحت سے ظاہر نہیں کیا گیا" (ص۲۳)

اہلحدیث ۔ کیا کہنے ہیں۔ جناب کو معلوم ہو گا کہ "خلافت کا مسئلہ اُس نامعلوم عورت کے بیان پر موقوف ہے"۔ اے جناب سُنئے وہ عورت معلوم ہو یا نامعلوم وہ مرد ہو یا عورت۔ بلکہ میں کہوں وہ مومن ہو یا کافر۔ اس سے تو کوئی مطلب ہی نہیں اس حدیث کو جو خلافت کے لئے سند لایا جاتا ہے۔ تو اُس نامعلوم عورت کی وجہ سے نہیں بلکہ فرمان نبوی کی وجہ سے کہ :۔

"میرے بعد ابوبکر کے پاس آنا"

کیونکہ یہ فرمان نبوی بتلا رہا ہے کہ حضور کے بعد سیدنا ابوبکر مرجع خلائق ہونگے حضور بھی اُن کے مرجع خلائق ہونے سے خوش ہیں اور بس *

اب بھی سمجھے ہو یا کسر ہے؟ واللہ حدیث کا علم جو محدث سے باقاعدہ نہ پڑھے وہ واقعی گمراہ ہو جاتا ہے خصوصاً ایسے لوگ کہ فی قلوبھم زیغ

ناظرین! کہاں مجہول راوی اور کہاں وہ عورت مجہولہ۔ اے جناب سنئے علم حدیث میں راوی اُس شخص کو کہتے ہیں جو کوئی حدیث نقل کرے ایسے شخص کا معلوم الحال ہونا ضروری ہے وہ بھی ایسا کہ پبلک میں اُس کو پیش کیا جائے۔ یہ کافی نہیں کہ اُس کی روایت کو سنداً پیش کرنے والا اُس کا نام لینے کے بغیر کہدے کہ یہ معتبر ہے بلکہ معتبر اُسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اُس کا نام لیکر پبلک میں پیش کیا جائے تاکہ پبلک کو اُس کی نسبت رائے دینے کا موقع مل سکے۔ ہاں آپ نے یہ کمال کیا کہ مجہول الحال راوی کے ذکر میں اُس عورت مجہولہ کو پیش کر دیا جو نہ راوی ہے نہ مروی عنہ ہے نہ اُس کی روایت سے اہل سنت کا استدلال ہے نہ اُس کے قول سے دلیل۔ شائد اسی لئے آپ کے خاندان کو آج تک شیعہ علماء نے مجتہد نہیں بنایا جس کا ہمیں بھی افسوس ہونا چاہئے

ناظرین۔ غور کریں کہاں مباحثہ جبلپور کہاں اصلاح کا ریویو اور کہاں اُس کو صلاح اور کہاں یہ گفتگو۔ اسی کو کہتے ہیں ؎

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

اجماع اور مسئلہ خلافت گزشتہ ایام میں مسئلہ اجماع پر کئی مہینوں تک مذاکرہ جاری رہا جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تحریر یا ور اُسپر سوال و جواب ناظرین کی نگاہ سے گزرے ہونگے اڈیٹر اصلاح اس مضمون کو سارا نقل کرکے اُسپر بھی خلافت کا انکار مرتب کرتا ہے اور بہت خوش ہے کہ اب مسئلہ خلافت ثابت نہوگا۔ چنانچہ اُس کے الفاظ یہ ہیں:

چونکہ مدار مذہب اہل سنت صرف اسی اجماع پر ہے جس سے خلیفہ اول خلیفہ ہوئے اسلئے اس کی اسقدر عزت افزائی کیگئی کہ اولہ دین میں داخل کیا گیا × × × اب یہ قیوض گورنمنٹ انگلشیہ سے ہی کہ گلوں سے یہ پھندا نکلنے لگا اور اجماع کے بطلان کا اعلان کیا گیا......

اہلحدیث۔ ہم چاہتے تو اڈیٹر اصلاح اور اُسکے ناظرین کو چند روزہ اور خوشی میں غم غلط کرنے کی مہلت دیتے تاکہ آئندہ ماہ محرم اُن کا عید کی طرح گزرتا۔ مگر کیا کریں اُنکی قسمت میں خوشی نہیں اسلئے جواب دینا پڑتا ہے شیعہ دوستو! خلافت کی مسئلہ کو تم لوگوں نے سمجھا ہی نہیں ہمارے نزدیک خلافت کا مسئلہ ایسا صاف اور آسان ہے کہ جسکے دماغ میں عقل اور دل میں انصاف ہو وہ ایک منٹ سے زیادہ اس کے سمجھنے میں نہیں لگا سکتا۔ واللہ جس طریق سے ہمنے اسکو حل کیا ہوا ہے ہمیں بخل آتا ہے کہ ہم کیوں وہ تم پر ظاہر کریں مگر کیا کریں علم میں بخل کرنا مذموم تر ہے پس سنو! قرآن مجید میں مسلمانوں کو قومی امور کے فیصلہ کرنیکی صورت یوں سکھائی گئی ہے:۔

اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ

پہلے تو اس آیت کی ترکیب لفظی پر غور کیجئے کہ جملہ اسمیہ ہے انشائیہ نہیں یعنی بصیغہ امر حکم نہیں فرمایا کہ مشورہ کیا کرو بلکہ بصورت خبر بتلایا ہے کہ مسلمانوں کے کام مشورہ ہی سے ہوا کرتے ہیں۔ ان دونوں طریق بیان میں جو فرق ہے علم بلاغت کے جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں بہ نسبت صیغہ امر کے اس میں زیادہ زور ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ منشاء خداوندی ہے کہ مسلمان قومی کاموں کو مشورہ سے طے کیا کریں۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مشورہ میں اختلاف آراء ہوا کرتا ہے اُس حالت میں فیصلہ کی صورت بجز اس کے نہیں کہ کثرت پر فیصلہ کیا جائے۔ پس اس آیت کے ماتحت صحابہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم کو مشورہ سے امیر المومنین بنایا۔ اُسوقت اگر کوئی ایک دو مخالف بھی رہے تاہم اس مطلب کے لئے مضر نہیں کیونکہ کثرت ہو چکی تھی۔ ہماری اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ مسئلہ اجماع سے خلافت کا جو ثبوت دیا جاتا ہے تو اسلئے نہیں کہ اجماع کوئی دلیل شرعی ہے بلکہ اس لئے کہ یہ اجماع بصورت شوریٰ آیت شوریٰ کے ماتحت واقع ہوا ہے جس کا حکم قرآن مجید میں آچکا ہے اس کی مثال آجکل کے قانون اور رواج میں سننا چاہو تو سنو! گورنمنٹ انڈیا کی کونسل میں ایک قانون پاس ہوتا ہے جو کل ہندوستان پر نافذ ہوتا ہے اُسکے متعلق گورنمنٹ انڈیا ماتحت صوبوں کی گورنمنٹوں کو اجازت دیتی ہے کہ اس قانون کے جاری کرنے کے قواعد ضوابط بنا کر جاری کر دو لوکل گورنمنٹیں اُنکے لئے قانون بنا کر اس قانون کو جاری کر دیتی ہیں لیکن اصل قانون بنانا ان گورنمنٹوں کا کام نہیں قانون جب بنیگا وہ گورنمنٹ انڈیا ہی سے بنے گا ٹھیک اسی طرح قرآن مجید نے قومی کاموں کو شورہ سے انجام دینے کا حکم فرمایا۔ خلافت کا مسئلہ جو مشورہ میں پیش ہوا تو حضرت ابوبکر امیر المومنین تجویز ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک •

قادیانی مشن

ہمارے سوالات کے جواب الجواب

قادیان کے اخبار الفضل نے ہم سے مطالبہ کیا تھا کہ مرزا صاحب کی کذب بیانیاں ہمکو بتلاؤ کیونکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ جناب مرزا صاحب علاوہ ان دعووں کے جو اُن کے الہامی تھے معمولی واقعات کے بیان کرنے میں بھی آپ کی زبان مبارک محفوظ نہ تھی۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔

(ا) مثال۔ میری بابت لکھا تھا کہ تیرا گزارہ کفن فروشی اور وعظ کے پیسوں پر ہے (جھوٹ)

(ب) مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری کی بابت دعوے تھا کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ (جھوٹ)

الفضل کے تقاضا پر یہ دو مثالیں ہم نے پیش کی تھیں جن کا جواب الفضل نے یہ دیا ہے کہ کفن اور وعظ پر گزارہ کہنے سے تو حضرت مرزا صاحب نے ۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کے اشتہار میں اپنی غلطی کو مان لیا تھا۔ (الفضل ۱۹ ستمبر ۱۵ء) بہت خوب۔ اگر مان لیا تو ہمیں بھی اس پر اصرار کرنے کی ضرورت نہیں گو ہم تصدیق اُس وقت کرینگے جب اشتہار مذکور خود دیکھ لینگے۔ بہرحال قبل از تسلیم تو کذب ہے۔

دوسرے الزام کی بابت اُس نے بہت لمبی چوڑی تقریر کی ہے جو اُسی کے الفاظ میں نقل کرکے جواب دینگے۔ ہم نے لکھا تھا مولوی غلام دستگیر کی بابت جو مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اُس نے دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ چنانچہ وہ مر گیا۔ ہمارا دعوے ہے کہ مرزا صاحب کی یہ نقل مطابق اصل نہیں۔ الفضل لکھتا ہے:۔

(۱) مطابقت سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہی الفاظ جو حضرت صاحب نے لکھے غلام دستگیر کی کتاب سے دکھائے جائیں تو دوسرے الفاظ میں آپ کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے نزدیک (نعوذ باللہ) بہت سے صحابہ کرام کذب سے ملوث تھے کیونکہ روا

ریاست پٹیالہ میں قادیانی تردید

قصبہ سنور میں عرصہ سے مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی اشاعت ہو رہی ہے۔ بعض ناواقف لوگ ان کے مُرید ہوتے جاتے تھے۔ اور اس تحریک کو زیادہ موثر بنانے کے لئے امسال مرزا صاحب کے معتقدین نے خاص اہتمام سے ۲۴-۲۵-۲۶ ستمبر کو جلسے کرنے کا اہتمام کیا تھا جس میں قادیان سے علماء کو مدعو کر کے اپنے مذہب کی اشاعت کرنی چاہی تھی۔ ادھر ہم لوگوں کو بھی خداوند تعالیٰ نے یہ بات سمجھائی کہ اگر اس موقع پر ہم چوک گئے تو آئندہ اس کا تدارک مشکل ہو جائیگا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے (اگرچہ وقت بہت تھوڑا تھا) جناب مولٰنا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری اور جناب مولوی حشمت اللہ صاحب مفتی ریاست پٹیالہ کو تکلیف دی کہ ہر دو صاحبان تشریف لا کر اس مرض کے انسداد کی تدابیر فرمائیں۔ چنانچہ جناب مفتی صاحب موصوف ۲۳-۲۴ ستمبر ۱۹۲۵ء کو تشریف لے آئے اور مسلمانوں کو مرزائی مشن کی غلطیوں ..... سے بچانے کی ہر ممکن تدابیر سے کام لیا۔ اہل قصبہ اس کی بابت بہت مشکور ہوئے۔

بعد ازاں ۲۵ ستمبر کو علی الصباح جناب مولانا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان بھی تشریف فرما ہوئے اور اُنہوں نے دو روز تک متعدد وعظ فرمائے۔ عام نصائح کے علاوہ مرزائی الہامی غلط بیانیوں اور پیشگوئیوں وغیرہ کی خوب بخئے اُدھیڑے جس سے لوگ عام طور پر محظوظ ہوئے اور اُن کا ہر طرح سے اطمینان ہو گیا۔ بہت سے لوگ متذبذب ہو رہے تھے سب مطمئن بالایمان ہو گئے۔ مخالفین نے ہر طرح سے خفیہ طور پر بہت سی کوششیں کیں کہ ہم مسلمانان قصبہ جناب مولانا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب کے وعظ سے استفادہ حاصل نہ کر سکیں۔ لیکن ہم افسران پولیس مقامی کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارے مخالفین کی غلط رپورٹوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کر کے ہمکو بلا کسی روک ٹوک کے وعظ کی اجازت بخشی۔

اگر جناب مولوی صاحبان تشریف نہ لاتے تو بہت سے لوگوں کے خیالات میں خلل آنے کا اندیشہ تھا۔ مولانا صاحب ممدوح امرتسری کے وعظوں سے اس مدعا کے حصول میں خاص امداد پہنچی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو صاحبان کو خوش و خرم رکھے اور بہت دیر تک ایسے ایسے علماء کا مسلمانوں کے سروں پر سایہ رہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اصلاح مسلمانان کے ضمن میں ہم لوگوں سے کلمہ شریف پڑھوا کر تین قسم کے وعدے لئے جو سب خوبیوں کی بنیاد ہیں:-

اوّل یہ کہ آمدنی سے خرچ کم کریں گے۔

دوم جھوٹ نہ بولینگے۔

سوم ترجمہ قرآن شریف کا رواج دینگے۔

ماشاء اللہ کیا جامع کمالات وعدے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان وعدوں پر ہمکو ثابت قدم رکھے۔ ہماری دعا ہے کہ ہم بہت جلدی جلدی مولانا صاحب کی زیارت سے مشرف ہوا کریں۔

ظہور الحسن بقلم خود - عابد حسین
امام الدین مستری - علی حسین
عطار رسول اہلمد - جان محمد
محمد صدیق - محمد مختار
سراج الدین خان وغیرہ (ساکنان سنور)

قرضہ میعادی گورنمنٹ ہند

یہ اشتہار گورنمنٹ کی طرف سے سب اخباروں میں چھپا ہے۔ اس لئے اہلحدیث کے ناظرین کے لئے بھی درج کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

اُن شرائط کے متعلق نوٹس جن پر عوام الناس ڈاک خانہ کی معرفت قرضہ دے سکتے ہیں:-

گورنمنٹ امسال ایک جدید نمونہ (فارم) کے مطابق بشرح ۴ فیصدی قرضہ لے رہی ہے جو نومبر ۱۹۲۳ء تک بیباق کر دیا جائیگا۔ لیکن گورنمنٹ اگر چاہے تو وہ اس کو اکتوبر ۱۹۲۰ء کے بعد کسی وقت ادا کر سکتی ہے۔

(۲) ۴½ کروڑ روپیہ قبل ازیں درخواستوں کی حسب معمول کلکتہ و مدراس و بمبئی اور دیگر بڑے بڑے مرکزوں میں پہنچنے پر لیا جا چکا ہے اور اس لحاظ سے قرضہ کا لیا جانا اب بند کر دیا گیا ہے لیکن اس کی علاوہ اُن اشخاص کو جو قرضہ قلیل رقوم میں دینا چاہتے ہیں تمام اس سے کہ سیونگ بنکوں میں روپیہ جمع کرانیوالے ہوں یا نہوں۔ اُنکی نزدیک ترین ڈاک خانہ کی معرفت قرضہ دینے کا موقع دیا جاتا ہے۔ جو سیونگ بنک کا کام کرتا ہو۔

قرضہ کس طرح دیا جائے گا

(۳) ڈاک خانہ کی معرفت درخواستیں ۳۰۔ اکتوبر تک کسی وقت کی جا سکتی ہیں۔

(۴) درخواستیں ایسی رقوم کی بابت ہونی چاہئیں جن میں پورے سینکڑے ہوں اور ۱۰۰ روپیہ سے کم کے لئے نہیں ہونی چاہیئیں اور کسی ایک درخواست کنندہ کی صورت میں ۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ کے لئے نہیں ہونی چاہیئیں۔

نوٹ - کوئی درخواست کنندہ ۵۰۰۰ روپیہ تک جدید قرضہ دینے کے لئے درخواست کر سکتا ہے باوجود اس امر کے کہ اُس کے پاس قبل ازیں ۳½ کے پرومیسری نوٹ ہوں جن کو وہ پیشتر ازیں ڈاک خانہ کی معرفت خرید چکا ہو۔

(۵) جو شخص درخواست کرنا چاہتا ہو۔ اُس کو لازم ہے کہ وہ نمونہ (فارم) ..... کو پُر کرے جو ہر ایسے ڈاک خانہ سے بھی مل سکتی ہے جو سیونگ بنک کا کام کرتا ہو۔ نیز اُس کو لازم ہے کہ وہ ساتھ ہی اس کے وہ پوری رقم ادا کر دے جس کے قرضہ دینے کے لئے وہ درخواست کرے۔ اس غرض کے لئے وہ اُس روپیہ سے استفادہ کر سکتا ہے جو اُس کے حساب سیونگ بنک میں جمع ہو۔ بشرطیکہ وہ سیونگ بنک میں روپیہ

(۴۶)

جمع کراتا ہو یا وہ براہ راست نقد ادا کرسکتا ہے۔ درخواست کنندہ مجاز ہوگا کہ ڈاک خانہ میں بذات خود جائے یا اپنی جگہ کسی اور شخص کو بھیجدے۔ جملہ رقوم کی جو (درخواست کنندہ کی طرف سے) ادا کی گئی ہوں رسید دیجائیگی۔

(۶) ۱۰۰ روپے کی ہر رقم کے بدلے جو درخواست کنندہ ادا کریگا اس کو اتنی رقم کے سرکاری پرومیسری نوٹ دئیے جائیں گے۔

پرامیسری نوٹوں کا تحویل میں رکھنا

(۷) نوٹوں کو درخواست کنندہ اپنی تحویل میں رکھ سکتا ہے یا اگر وہ پسند کرے تو وہ اس کی طرف سے حکام ڈاک خانہ کی تحویل میں رکھے جاسکتے ہیں درخواست کنندہ کو اس امر کی تصریح کردینی چاہئیے کہ وہ درخواست کے نمونہ کو کس طریق میں پر کرنا زیادہ پسند کرتا ہے اگر وہ نوٹوں کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا ہو تو ڈاک خانہ اس کو اس وقت سے مطلع کردیگا جب وہ نوٹ اس کو مل سکینگے۔ اور درخواست کنندہ کے اصالتاً حاضر ہونے پر نوٹ مذکور اس کے حوالے کردئیے جائیں گے۔ اگر وہ نوٹوں کو ڈاک خانہ کی تحویل میں رکھنا چاہے تو اس کے دوبارہ اصالتاً حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن ڈاک خانہ کی طرف سے اس کو مناسب وقت کے اندر اس امر کی اطلاع دی جائیگی کہ نوٹ مذکور ڈاک خانہ میں موصول ہوگئے ہیں اور اس کی طرف سے تحویل میں رکھ لئے گئے ہیں اگر وہ بعد ازاں کسی وقت نوٹوں کو اپنے پاس رکھنے کی خواہش ظاہر کرے تو نوٹ اس وقت اس کے حوالہ کردئیے جائینگے۔

سود کی ادائگی

(۸) سود بشرح ۴ فیصدی سالانہ ششماہی اقساط میں۔ یعنی ۲ فیصدی ۳۱ مئی کو اور ۲ فیصدی ۳۰ نومبر کو ہر سال ادا کیا جائیگا۔ قرضہ دینے کی تاریخ سے ۳۰ نومبر آئندہ تک کسی متفرق عرصہ کا سود پرامیسری نوٹوں کے حوالہ کردینے کے وقت اگر وہ درخواست کنندہ کے اپنے قبضہ میں ہوں نقد ادا کردیا جائیگا یا اگر وہ نوٹوں کو حکام ڈاک خانہ کی تحویل میں اپنے دے تو اس روپیہ میں جمع کرا دیا جائیگا جو سیونگ بنک میں اس کے حساب میں جس کا ذکر پیراگراف (فقرہ) ذیل میں درج ہے جمع ہو۔

(۹) اگر درخواست کنندہ اپنے پرامیسری نوٹوں کو حکام ڈاک خانہ کی تحویل میں چھوڑنے کا فیصلہ کرے تو آخر الذکر (حکام ڈاک خانہ) اس کے روپیہ کا سود ششماہی وار باقاعدہ وصول کرکے سیونگ بنک میں اس کے حساب میں جمع کرا دیگا۔ جو اس غرض کے لئے اس کے نام پر کھولا جائیگا۔ نیز ڈاک خانہ اس کو وقتاً فوقتاً جب کبھی سود اسطرح وصول کیا جائیگا۔ وصولی کی اطلاع دیتا رہے گا۔ اس کام کا حق الخدمت کچھ نہیں لیا جائیگا اور سود کی ششماہی اقساط ادا کرتے وقت کوئی انکم ٹیکس منہا نہیں کیا جائیگا۔

اگر درخواست کنندہ پرامیسری نوٹوں کو اپنے قبضہ میں رکھے تو انکم ٹیکس اس کے سود کے روپیہ میں سے حسب معمول اس وقت منہا کرلیا جائیگا۔ جب سود کی ششماہی اقساط ادا کی جائیں۔

پرامیسری نوٹوں کا فروخت کرنا

(۱۰) اگر کوئی ایسا شخص جو سیونگ بنک میں روپیہ جمع کراتا ہو اور جس کے پاس اس جدید قرضہ کے متعلق ایسے پرامیسری نوٹ ہوں جو ضابطہ متذکرہ نوٹس ہذا کے مطابق ڈاک خانہ کی معرفت خریدے گئے ہوں۔ کسی وقت ان کو کلاً یا جزواً دوبارہ فروخت کرنا چاہے تو ڈاک خانہ کی طرف سے اس کے لئے ایسی فروخت کا انتظام کردیا جائیگا اور اس کے واسطے کسی قسم کی دلالی یا کوئی اور فیس نہیں لیجائیگی اس معاملہ کے متعلق پورے پورے مراتب ہر وقت ڈاک خانہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

درخواست کا نمونہ ڈاک خانہ سے مل سکتا ہے

دعوی انہدام مسجد

یہ ایک مطبوعہ تحریر بتصدیق مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی ہمارے پاس آئی جس کو ہم صحیح سمجھکر درج کرتے ہیں امید ہے ناظرین اس کار خیر میں حصہ لیں گے (ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا (اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو اللہ تعالی کے ذکر سے مسجد میں روکے اور اس مسجد کے ویران کرنے میں کوشش کرے)

اے برادران اہلحدیث۔ آج کل اسلام کے ضعف کا زمانہ ہے طرح طرح کے مصائب اسلام پر نازل ہوتے ہیں اور دنیا کی جو بلا آتی ہے وہ مسلمانوں پر ہوتی ہے ؎

ہر بلائے کز آسماں آید
خانہ مومناں تلاش کند

آج کل تازہ مصیبت یہ ہے کہ موضع رہٹی تھانہ جلال گنج ضلع جونپور ہم چند غریب اہلحدیث آباد ہیں اور باقی تمام سب ہندو ہیں۔ ایک مختصر سی مسجد خام عرصہ سے چلی آتی تھی اور ہم اہلحدیث اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کرتے۔ اس سال ہم لوگوں نے باہم چندہ کرکے اس مسجد کو پختہ بنوایا۔ اس موضع کے ہندوؤں نے عدالت منصفی جونپور میں انہدام مسجد کا دعوے دائر کردیا ہے باوجود کوشش کے ہندو مصالحت پر آمادہ نہیں ہوئے اور بالآخر مکمل مقدمہ کا شروع ہوا۔ طرفین سے شہادت ہو رہی ہے۔ ہندوؤں نے باہم چندہ کرکے بہت سا روپیہ فراہم کرلیا ہے اور بڑے زوروں سے مقدمہ کی پیروی کر رہے ہیں مسلمانوں کی طرف سے اب تک کوئی سامان نہیں کیا گیا۔ خود ہم نہایت غریب ہیں۔ تنہا مقدمہ کی پیروی نہیں کرسکتے اور یہ مقدمہ غالباً ہائی کورٹ تک لڑیگا اور اس مقدمہ کی وجہ سے اور بھی کئی مقدمے اور بھی قائم ہوگئے ہیں اور بھی آئندہ اٹھنے کا اندیشہ ہے اتنی بڑی مذہبی لڑائی کے مصارف کا بار چند غربا کی بساط سے باہر ہے۔

اے ہمدردان اسلام و ناصران ملت خیر الانام - یہ وقت مستعد ہونے اور اعانت کرنے کا ہے آپ لوگوں نے مساجد کا احترام قائم رکھنے کے لئے جان و مال سے کبھی دریغ نہیں فرمایا جس کی تازہ مثالیں اس وقت بھی موجود ہیں - اسلام کی مدد فرمائیے اور مسجد کے قائم رکھنے کی کوشش کیجئے - اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے وہی مسجد کو آباد کرتا ہے" - قوم کے مصائب پر قوم کو مطلع کرنا اور توجہ دلانا ہمارا فرض تھا اس لئے عرض کیا گیا والسّلام

نوٹ - جو لوگ اس مد میں چندہ دینا چاہیں وہ پتہ مرقومہ پر یا مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارس محلہ دارانگر کے پتہ پر مرحمت فرمائیں اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ؁

(راقم مان عظمت اللہ عبد الصمد ساکن موضع رٹھی ڈاک خانہ جلال گنج ضلع جون پور)

ویدک شاستروں کی فلاسفی

؎ ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

سوامی جی لکھتے ہیں :-

نہ زرد رنگ والی نہ ادھک انگی (مرد سے زیادہ لمبی چوڑی یا زیادہ طاقتور) نہ بیمار - نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہوں - نہ بہت بال والی - نہ بکواس کرنے والی اور نہ بھوری آنکھ والی سے شادی کرنی چاہیئے - (ستیارتھ پرکاش ص۱۰۳)

خاکسار :- آریہ سماجی احباب سوچ کر جواب دیں کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مردوں کو تو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایسی عورتوں کے ساتھ شادی نہ کریں - لیکن عورتوں کو کوئی ہدایت اس قسم کی نہیں کی گئی کہ وہ بھی ایسے مردوں سے شادی بچا کریں جس کا کہ رنگ زرد یا اُن سے لمبا چوڑا یا زیادہ طاقتور ہو وغیرہ - واہ کیا اچھا مساوی برتاؤ ہے کہ غریب عورتوں کو ہی قصر رفعت سے قعر مذلت میں گرایا گیا ہے -

ناظرین - سب سے زیادہ ڈراؤنا لیکن مزیدار سین ہماری آنکھوں کے سامنے جب کھنچتا ہے جب خیال کرتے ہیں کہ اگر بفرض محال یورپ اور امریکہ میں ویدک دھرم کا جھنڈا لہرایا تو وہاں کی عورتیں جو کہ لمبی چوڑی بھی ہیں اور بھوری آنکھ والی بھی - اور بکواس کا اندازہ تو آریہ سماجی احباب کو (اس) وقت معلوم ہو گیا ہوگا جبکہ عام طور پر اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ وہاں کی عورتوں نے وزیر اعظم جیسے عالی مرتبت کو بھی سر راہ پکڑ لیا - ہمارے دوست مہربانی کرکے بتلائیں کہ یہ عورتیں کس سے بیاہی جائینگی -

منحوس نام والی عورت سے بھی شادی نہ کریں رکش یعنی اشونی بھرنی - روہنی دی - ریوتی بائی - چتری وغیرہ ستاروں کے نام والی تلسیا - گیندا - گلابی - چمپہ - چنبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی - گنگا جمنا وغیرہ ندی نام والی - چاندالی وغیرہ نیچ نام والی - بندھیا ہمالیہ - پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی - کوکلا - مینا وغیرہ پرند نام والی - ناگی بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی - مادھوداسی - میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری چنڈکا کالی وغیرہ ڈراؤنے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نکرنی چاہیئے کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں - (ستیارتھ ص۱۰۳)

کیا ہمارا مسٹر مسافر اس کی فلاسفی سے مطلع کر سکتا ہے کہ بلحاظ تعلقات کے جن پر شادی کی بنیاد رکھی گئی ہے خراب ناموں کو کیا دخل ہے - دوسرے یہ کہ خراب نام تو رکھیں والدین لیکن اُن کی ذمہ وار غریب عورتوں کو قرار دیا جاوے - اس پر تو وہی مثل صادق آتی ہے کہ کرے مونچھوں والا پکڑا جاوے ڈاڑھی والا

علاوہ ازیں جو قیدیں سوامی دیانند نے عورتوں کے واسطے لگائی ہیں وہ مردوں کے ساتھ کیوں نہ لگائی گئیں - اگر یہی نام مردوں کے ہوں تو عورتیں اُن کے ساتھ شادی کریں یا نکریں - اگر اس کی بابت کوئی حکم ہو تو صحیح حوالہ بدستخط سوامی جی تبلائیں -

جس لڑکی کا بھائی نہ ہو یا جس کے باپ کا نام معلوم نہ ہو ایسی لڑکی سے وواہ نہ کرے (منوسمرتی $\frac{3}{11}$)

خاکسار - لیجئے جس عورت کا بھائی نہ ہو یا جس کے باپ کا نام معلوم نہ ہو اُس کی شادی ہی نہ ہونی چاہیئے - کیا خوب -

ناظرین - یہ تو ہے آریہ سماج میں عورتوں کے ساتھ انصاف - اب اسلامی تعلیم کو بھی ملاحظہ فرمائیے جس میں کسی قسم کی عورت و مرد پر یہ قیودات عائد نہیں چنانچہ ارشاد ہے :-

فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

(جس عورت کو تم پسند کرو اُس سے نکاح کرو)

اور دیکھیئے :-

شودر کی لڑکی کو اپنے پلنگ پر بٹھانے سے برہمن نرک میں جاتا ہے (منوسمرتی ص۶۷)

خاکسار - عورتوں کو کس قدر بُرا سمجھا گیا ہے کہ اُن کے پاس بیٹھنے سے دوزخ ملتا ہے خواہ وہ کیسی ہی عالمہ و فاضلہ اور نیک اطوار ہوں اس کی کوئی تفصیل نہیں -

عورت کے ساتھ ایک برتن میں نہ کھائے (منوسمرتی ص۱۲۴)

خاکسار - عورت کے گلے میں یہاں بھی ذلت کا طوق ڈالا گیا ہے -

حیض والی عورت سے بات نہ کرے (ص۱۲۴)

خاکسار - ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ حیض میں عورت سے بات کرنا کوئی بُرائی نہیں ہے ہاں البتہ فعل مجامعت بُرا ہے -

قمار باز و نشہ باز و مریض شوہر کی بے تعظیمی جو عورت کرتی ہے اُس کو تین مہینہ تک زیور وکپڑا نہ دیوے (منوسمرتی ص۳۴۲)

خاکسار - واہ کیا معقول سزا تجویز کی ہے کہ عورت کو تین ماہ تک بالکل ننگا رکھا جا دے !

عورتیں گواہ نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ عورتوں کی عقل ایک حالت پر قائم نہیں رہتی (منوسمرتی صفحہ ۲۶۲)

خاکسار۔ اس جگہ بھی عورتوں کی ہی تحقیر و تذلیل کی گئی ہے۔ امید ہے کہ مسٹر مسافر جواب دیکر ممنون و مشکوری کا موقع دیگا۔ اچھا رخصت۔ یار زندہ صحبت باقی ✦ (خاکسار محمد بخش الدین از قصبہ اسلام نگر ضلع بدایون)

سوالات از علمائے حنفیہ

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث

السلام علیکم۔ عرصہ ہوا مولوی عبدالحکیم نصیر آبادی نے ایک کتاب مسمی بہ نصرۃ المومنین ایک حنفی مولوی صاحب کے جواب میں لکھی تھی۔ اُس کے آخر پر علمائے حنفیہ سے چند سوالات بھی کئے جن کا جواب آج تک نظر سے نہیں گذرا۔ اگر آں جناب اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں سوالات ذیل کو جگہ دیں تو بہت مفید ثابت ہوں اور ہم لوگ بھی دیکھ لیں۔ کیا علمائے حنفیہ یہ بھی کسی اہل حدیث کے سر ہی تھوپتے ہیں یا کہ اُن کے جواب سے پبلک کو ممنون فرماتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱) بحر الرائق کے باب ما یفسد الصلوۃ میں لکھا ہے کہ اگر نماز کے اندر شہوت سے پیار کرے یا بلا شہوت پیار کرے تو اُس کی نماز نہیں ٹوٹتی۔ یہ مسئلہ کونسی آیت یا حدیث سے نکالا ہے حدیث کو بمعہ صحت اور حوالہ کتاب کے بیان کریں۔ ولو استطعن کلبا او ھرۃ او دسا(؟) حمار الم تفسد صلوتہ لانہ صوت لا ھجاء لہ

(۲) اگر کسی نے فرض فجر کے ادا کئے اُس حالت میں کہ وتر اُس کے رہ گئے تھے اور جان بوجھکر فرض ادا کر لئے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک فرض اُس کے باطل ہیں۔ یہ مسئلہ کونسی آیت یا حدیث سے نکالا ہے صحت اس کی بمعہ حوالہ کتاب کے ہونی چاہیئے فلو صلی فرضا ذاکرا فائتۃ ولو وترا فسد فرضہ موقوفا (کنز)

(۳) بحر الرائق کے قضاء الفوایت کے آخر میں ہے کہ اگر مرنے کے وقت وصیت کر گیا کہ میری نمازوں کے بدلہ اناج دینا تو اُس کے وارثوں کو ضرور ہے اُس کا دینا۔ اور یہ نمازوں کا بدلہ ہو جائیگا۔ یہ مسئلہ کونسی آیت یا حدیث سے لیا گیا ہے۔ یا مجرد ملانوں نے اپنی کمائی کا صیغہ نکالا ہے۔

(۴) قاضیخان کی جلد چہارم کے فصل التشبیہ والتسلیم میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہے تو وہ شخص اور بتوں کی پوجا کرنے والا ایک جیسا ہے اور غایۃ الاوطار میں ہے کہ امام صاحب نے اللہ تعالیٰ کو سو دفعہ خواب میں دیکھا ہے ایک ہی مذہب میں کفر و اسلام کا فرق کیوں ہے یا دونوں طرح عقیدہ رکھنا درست ہے کبھی ایسے شخص کو کافر کہدیا کبھی مسلمان کہدیا۔ جونسی بات محقق ہو آیت حدیث سے بیان کریں ولو قال رجل رایت اللہ تعالیٰ فی المنام قال شیخ الامام رئیس اہل السنۃ ابو منصور الماتریدی ہذا الرجل شر من عابد الوثن الخ

(۵) اگر کوئی نمازی نماز ادا کرتا ہو اور سامنے اُس کی ساس ننگی نظر آگئی اور اُس کی شرمگاہ پر نظر پڑ گئی تو اُس نمازی کی عورت پر طلاق پڑ گئی یعنی ہمیشہ کے واسطے اُس کی عورت اُس پر حرام ہوگئی مگر اُس کی نماز میں خلل نہیں آیا نماز درست ہوگئی یہ مسئلہ کونسی آیت یا حدیث صحیح سے نکالا ہے اس کا ضرور پتہ ہونا چاہیئے وان نظر المصلی الی فرج امرءۃ بشہوۃ حرمت علیہ امہا وابنتہا ولو نظر الی فرج ام امرأتہ حرمت علیہ امرأتہ (قاضیخان کتاب الطہارت)

(۶) قرآن شریف میں اللہ وحدہ لاشریک نے مچھلی کے گوشت کو گوشت کہا ہے اور حنفیہ کہتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو گوشت کہا ہے مگر ہم اس کو گوشت نہیں کہتے۔ کیا وجہ ہے کہ حنفیہ اس کے منکر ہیں۔ کیا کسی آیت یا حدیث میں آچکا ہے کہ اس کو گوشت نہیں کہنا چاہیئے جونسی بات ہو صحت سند کے ساتھ اُسکو بیان کرنا چاہیئے ولو حلف لا یاکل لحما فاکل لحم السمک لا یحنث والقیاس ان یحنث لانہ یسمی لحما فی القرآن وجہ الاستحسان ان التسمیۃ مجازیۃ لان اللحم منشؤہ من الدم ولا دم فیہ لسکونہ فی الماء (ہدایہ باب الیمین فی الاکل والشرب) اور یہ بھی ساتھ ہی بیان کرنا چاہیئے کہ اس کا حقیقی نام کیا ہے کیونکہ یہ نام مجازی ہے۔

(۷) ہدایہ میں لکھا ہوا ہے کہ اگر بادشاہ کوئی ایسا کام کرے جس سے حد واجب ہے تو اُس کو حد نہ لگائی جاوے۔ یہ کونسی آیت یا حدیث صحیح سے استنباط کیا ہے۔ اُس حدیث کو بمعہ صحت سند و حوالہ کتاب کے بیان کرنا چاہیئے۔ وکل شیء صنعہ الامام الذی لیس فوقہ امام فلا حد علیہ الا القصاص فانہ یوخذ بہ وبالاموال (ہدایہ باب الوطی الذی یوجب الحد والذی لا یوجبہ) یہ مسئلہ حنفیہ کا صاف ہے کہ جس طرح یہودیوں نے حدود شرفاء سے علیحدہ کر رکھی تھی اسی طرح یہ مقدمہ شروع کیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی سند ضرور ہونی چاہیئے اور اس آیت کو ہر موقع پر یاد رکھنا چاہیئے۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ✦ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ✦

(۸) چلپی حاشیہ شرح الوقایہ کے آخر خاتمہ میں لکھا ہے کہ جس قدر گمراہی اس دنیا میں پھیلی ہے وہ تقلید ہی کی وجہ سے پھیلی ہے اور یہ تقلید کرنا کام جاہلوں کا ہے عالم ہوکر تقلید ہرگز نہیں کرتا۔ یہ صاحب حنفی مذہب کے بہت بڑے عالم ہیں مگر اُنہوں نے تو صاف صاف کہدیا کہ جو گمراہی آئی ہے تقلید ہی کی وجہ سے آئی ہے تو پھر اس تقلید کی طرف بُلانا گویا گمراہی کی طرف بُلانا ہے۔ اللہ وحدہٗ لاشریک لہ اس بلائے مہلک سے نجات دیوے آمین یا اکرم الحاکمین۔

تنبیہ۔ مصنف نے مجیب کے لئے ایک قید بھی لگائی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جواب لکھے اس مضمون کو

سوچ کر لکھیے کہ اگر میں جواب سو صحیح حدیث کی لکھوں تو میری عورت پر بموجب سنت طریق کے تین* طلاق واقع ہوں؟ لہٰذا علمائے حنفیہ کو ضروری ہے کہ جواب دیں مثل مولوی عبدالحق دینانگری سید نظر محی الدین و ظہور الحسن سجادہ نشین بٹالوی وغیرہ اگر کوئی صاحب اپنے اخبار یا رسالہ میں جواب دیں تو احقر کے پاس بھیجدیں یا اخبار اہلحدیث میں درج کرا دیں عین عنایت ہوگی۔ (ابوسعید محمد شریف ساکن گھوکل ڈاکخانہ کاہنوواں ضلع گورداسپور پنجاب)

جبلپور کا مباحثہ اور مولوی ابو رحمت کو فاقہ

دنیا میں ہمیشہ سے راست گوؤں کو تکلیف ہوتی رہی ہے اور ہوتی بھی چاہیئے۔ چونکہ راست گوئی اور دیانتداری میں سب سے بڑی عزت ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اس لئے ہر کوئی اپنی تکلیف کو نرم کرنے یا سمجھنے کے لئے اپنا نام راست گو اور اپنی تکلیف کو فی سبیل اللہ جاننے لگتا ہے۔ لیکن اس کی پہچان آسان یہ ہے کہ راست گو اپنی تکلیف کو خصوصاً اُس تکلیف کو جو راست گوئی کی وجہ سے اُن پر آئے لوگوں پر ظاہر نہیں کیا کرتے۔

مباحثہ جبلپور میں مولوی ابو رحمت میرٹھی نے اُس پر اظہار رائے کیا جس میں ظاہر کیا کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی اور آریوں کو فتح۔ اس پر جو لوگ شریک مباحثہ تھے اُن کو تو جوش اور رنج ہونا ہی تھا جن لوگوں نے آریوں کا شائع کردہ رسالہ دیکھا وہ بھی ان حضرت کی کذب بیانی کے قائل ہوگئے۔

اہلحدیث میں اُن مضامین کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا گو ہمارا اب اس سلسلہ کو بند کرنے کا ارادہ ہے مگر مضامین برابر آرہے ہیں۔ اس ہفتے کا آریہ گزٹ دیکھنے سے سخت افسوس ہوا کہ مولوی ابو رحمت کہتے ہیں کہ مجھے اس راست گوئی کی وجہ سے سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ میری روزی بھی تنگ ہوگئی ہے۔ آریہ گزٹ کے اصل الفاظ یہ ہیں:—

ہم نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ دیکھ رہے ہیں کہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب کو راست گوئی کا نہایت بُرا صلہ اُن کے اپنے ہم مذہبوں کی طرف سے دیا جا رہا ہے اسی کے متعلق ایک طویل مضمون ہمارے پاس مولوی ابو رحمت صاحب نے بھیجا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی کارستانیوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور اب اُن کے ایک خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کو اس حق گوئی کے بدلے میں بہت سی تکالیف دی جا رہی ہیں اُن کی روزی تک بند کی جا رہی ہے

اہلحدیث۔ اسلام ہرگز یہ نہیں سکھاتا کہ کسی کو راست گوئی پر سزا دو۔ بلکہ اسلام تو راست گوؤں کا ساتھ دینے کا حکم کرتا ہے غور سے سنئے:۔

کُونُوا مَعَ الصَّادِقِين

سچوں کا ساتھ دیا کرو

ہاں آریہ سماج اس کے برعکس عمل کرتی ہے۔ کیا آریہ گزٹ اور پرکاش کے ایڈیٹر صاحبان کو سوامی درشنانند کے واقعات یاد نہیں رہے جب اُنہوں نے مناظرہ نگینہ پر مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی تھی تو آریہ سماج کی طرف سے بحیثیت قوم اُن کے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا تھا وہ رائے یہ ہے:۔

کہ آریہ سماج نگینہ نے سات روز کے شاستر ارتھ میں عالموں کی نظر میں شکست فاش کھائی ہے۔ اس واسطے رشی دیانند کا چوتھا نیم مجبور کرتا ہے کہ سات ٹریکٹوں کے ذریعہ سے سات دن کے مباحثہ کا ریویو کر کے آریہ سماج کو اُس کی کمزوریوں سے واقف کیا جائے اور ان پڑھ بھولے بھالے لوگوں کو سمجھایا جاوے کہ وہ خود پڑھنے پڑھانے کی کوشش کریں ورنہ بلا سمجھے اپنی جیت کی پکار سے آریہ سماج کی سچائی پر الزام نہ لگائیں۔ اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

ٹریکٹ نمبر ۹۔ مطبوعہ گورو کل پریس بدایوں مصنفہ سوامی درشنانند

کسی خاص سماج کی طرف سے نہیں بلکہ ساری آریہ قوم کی قائم مقام سبھا کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ جو سماج سوامی درشنانند کو اپنے پلیٹ فارم پر جگہ دیگی اُس سماج کو سبھا سے الگ کر دیا جائیگا۔

کیا آریہ ایڈیٹر ہم کو بھی اس فیصلہ پر افسوس کرنے کی اجازت دینگے یا سوامی کی اس رائے کو جو مناظرہ نگینہ کی بابت اُنہوں نے ظاہر کی تھی صحیح جانینگے؟ حالانکہ سوامی درشنانند اور مولوی ابو رحمت کی پوزیشن میں جو فرق ہے اُس کا انکار آریوں کو بھی نہ ہوگا۔ سوامی ایک تارک دنیا بے لاگ اور بے طمع شخص تھا۔ مولوی ابو رحمت کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے ہاں صرف اتنا جانتے اور کہتے ہیں کہ آپ نے ایک دفعہ اسی طرح مسلمانوں کی شکایات آریہ اخباروں میں کر کے مسلمانوں کو اخبار ہتکاری امرتسر کے ذریعہ دھمکی دی تھی کہ میں آریہ ہو جاؤنگا۔ اُس دفعہ تو مسلمانان ہردوئی اُن کی دھمکی میں آگئے تھے اب بھی کوئی نہ کوئی صاحب ہمت کریں تو ایک بھائی کی تکلیف رفع ہو سکتی ہے۔

باقی رہیں خاکسار کی کارستانیاں یا ایذا رسانی کی کوششیں۔ یہ بھی ایک ایسا جھوٹ ہے جس کا ثبوت بجز منہ اور قلم کے کہیں نہ ملیگا۔ ہاں میں بلکہ کل اہل مذاہب اس بات کے قائل ہیں سے

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

رہی آریوں کی جبلپور میں فتح سو اس کا ثبوت صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ ادھر سے برابر لکھا جاتا ہے کہ آئندہ کو ہم مباحثہ تحریری کیا کرینگے مسافر اگر اپنی فتح کے دعوے میں سچا ہے تو وہ بھی تحریری مباحثہ کا اعلان کر دے۔ مگر مسافر کو یہ سُنکر سانپ سونگھ گیا کہ بولتا ہی نہیں۔

ہم حیران ہیں کہ جس صورت میں مسافر کی

---

*سنت طریق سے تین طلاقیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک ہوتی ہے (ایڈیٹر)

تجویز کو احمقانہ تجویز کہتا ہے تو رسالہ کی صورت میں مباحثہ کو شائع کرنے کو "دغابازانہ فعل" سے کیوں موسوم نہیں کرتا۔

ہائے افسوس۔ ہم نے سمجھا تھا کہ مسافر کو تو جھوٹ بولنے اور جھوٹ پھیلانے میں کوئی ذاتی غرض ہے پنجاب کے آریہ اخباروں کے ایڈیٹروں کو غرض نہیں ۔اس لئے یہ ہماری معقول بات کو سمجھ جائینگے کہ جس گفتگو کو ملک میں پھیلانا منظور ہو اُس کو حالتِ گفتگو میں قلمبند کرنا واجب ہے یا بعد میں اپنے مطلب کی بنا کر۔ چیف کورٹ کے وکیلوں اور ججوں کی تقریریں وہ معتبر اور مصدقہ ہوتی ہیں جو حالت تقریر میں قلمبند کی جاویں یا وہ جو اخباروں کے دفتروں میں جا کر اپنے اپنے مطلب کی بنائی جائیں معتبر ہوتی ہیں؟ دھرم سے کہنا۔ ہم کھلے لفظوں میں کہتے ہیں جو فریق مباحثہ کے وقت تقریر کو تحریر کرانے کی مخالفت کرتا ہے پھر بعد میں وہی تقریر شائع کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ جھوٹا ہے۔ جھوٹا ہے ٭

تعزیہ اور اشتہار تعزیہ

محرم کا مہینہ مسلمانوں کے سال کا پہلا مہینہ ہے چاہیئے تھا کہ مسلمان اس میں کار خیر کرتے تاکہ بحکم "در سالیکہ نکوست از بہارش پیداست" تمام سال اُن کا اچھا گزرتا۔ مگر افسوس ہے مسلمانوں نے اس مہینے میں ایک ایسی رسم نکال رکھی ہے جو نہ قرآن مجید میں ہے نہ حدیث شریف میں نہ ائمہ اہل بیت کے پاکیزہ اقوال میں۔ اس رسم کا نام تعزیہ ہے اس تعزیہ سے ملک میں آئے دن فتنہ فساد ہوتا ہے جس میں مسلمانوں کا دینی نقصان کے علاوہ دنیاوی نقصان بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ اس لئے دفتر اہلحدیث سے علماء کرام کا فتوے دربارہ منع تعزیہ ہمیشہ نکلا کرتا ہے جو بڑے صفحہ پر ہوتا ہے جس کی قیمت فی سیکڑہ ۸ روپے ہیں۔ جو لوگ دل سے چاہتے ہیں کہ ملک میں توحید و سنت پھیلے اور امن امان قائم ہو وہ اس فتوے کو ہمیشہ منگایا کرتے ہیں چونکہ بعض دوست ایسے وقت اطلاع دیتے ہیں کہ یا تو اشتہار ختم ہو جاتے ہیں یا اُن تک پہنچنے میں ایام تعزیہ ختم ہونے کو ہوتے ہیں۔ اس لئے ابھی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اپنے منشا ر سے جلدی اطلاع دیں کہ کتنے کتنے اشتہارات اُنکو چاہئیں۔ ۱۵ ذی الحجہ سے اشتہار روانہ ہونگے۔ انشاء اللہ

قانون وراثت اور رواج

عرصہ سے ملک کی بہت سی مسلمان قوموں میں ایسے مقدمات وراثت کے متعلق عدالتوں میں پیش ہوتے رہے ہیں جن میں فریقین میں سے ایک شرع شریف پیش کرتا ہے تو دوسرا رواج رواج پیش کرنے والے عموماً وہ لوگ ہوتے ہیں جو لڑکیوں کو حصہ نہیں دیتے۔ خاص امرتسر میں بھی اس قسم کے مقدمات کثرت سے ہوتے ہیں جن کا فیصلہ اس طرح ہوتا ہے کہ جن قوموں میں شریعت کے رواج کی ایک دو مثالیں مدعی پیش کرسکتا ہے تو شریعت پر فیصلہ ہوجاتا ہے اور جس قوم میں رواج کا ثبوت ہوتا ہے رواج پر ہوجاتا ہے۔ اس سے عدالتوں میں بڑی دقتیں پیش آتی تھیں اس کے فیصلہ کے لئے عنقریب سرکاری کانفرنس بیٹھنے والی ہے مسلمانوں کے امتحان کا موقع ہے کہ وہ دنیائے دنی کو پسند کرتے ہیں یا ایمان قوی کو۔ اگر انہوں نے صاف صاف لفظوں میں اظہار خیال کر دیا کہ ہمکو شریعت منظور ہے تو دین اور دنیا دونوں بچ جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کے امتحان کا موقع یہی قرار دیتا ہے غور سے سُنئے:۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

مسلمانوں کو جب اللہ اور رسول کی طرف فیصلہ کیلئے بلایا جائے تو وہ بجز اس کے کچھ نہیں کہتے کہ ہم نے سُنا اور مانا بس یہی لوگ کامیاب ہونگے۔

اس آیت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جو لوگ اپنے نزاعات میں عموماً اور مسئلہ وراثت میں خصوصاً شریعت سے روگرداں ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے نزدیک ایمان سے خارج ہیں۔

ایسے لوگ جو مقدمات میں شریعت کے مقابلہ میں رواج کو ترجیح دیتے ہیں پنجاب میں تو بہت کم ہیں جمہور اہل اسلام برابر شریعت کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔ اس لئے سرکاری کانفرنس سے ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ وہ اس امر میں جمہور مسلمانوں کے جذبات کا خیال فرما کر گمراہ مسلمانوں کو راہ راست پر لانے کا قانون بنا دیگی۔

خدا کرے ہماری آرزو پوری ہو اور گورنمنٹ کے دل میں خدا کی طرف سے یہی ڈالا جائے کہ جدید قانون سے حسب الوعدہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو صدمہ نہ پہنچے ٭

مولانا بٹالوی اور ناظرین اخبار اہلحدیث

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ ذیقعد ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۱۵ء پرچہ ۴۷ جلد ۱۲ ص ۷ کالم سوم میں ایک مضمون ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث نے مولانا صاحب بٹالوی کا نقل کیا ہے جسمیں تمام ناظرین اہلحدیث کو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا عالم ہو یا امی۔ صوفی ہو یا معمولی درجہ کا مسلمان۔ وکیل ہو یا بیرسٹر ایٹ لا۔ سب کو مولانا صاحب بٹالوی نے احمق کا خطاب عنایت فرمایا ہے اگر فی الواقع یہ مضمون مولانا صاحب موصوف کا ہے اور صاحب موصوف نے دیدہ و دانستہ تمام ناظرین اہلحدیث کو احمق کا خطاب عطا فرمایا ہے جسمیں ہم خاکسار ان بھی شامل ہیں نہ بزعم خود بلکہ تمام واقف حال لوگوں کے نزدیک ہم لوگ بفضلہ تعالیٰ عقلمند ہوشیار سمجھدار ہیں۔ لہذا ہم لوگ احمق نہیں ہیں اور اسی طرح ہم پوری وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے ناظرین اہلحدیث بھی ہوشیار۔ سمجھدار۔ بلکہ ہم سے بھی بڑھکر اپنے

دینی و دنیاوی کاروبار میں اپنا نفع نقصان تصور کرتے ہیں جس کو ہم ناظرین اہلحدیث پر چھوڑتے ہیں چونکہ ہم لوگ احمق نہیں ہیں لہذا مولانا صاحب بٹالوی سے بجائے مطالبہ کے بصد منت گزارش کرتے ہیں کہ جلد سے جلد ہم لوگوں سے بذریعہ کسی مطبوعہ تحریر کے معافی مانگیں کیونکہ موت کا وقت معلوم نہیں ہے ایسا نہو کہ قیامت کے روز تمام دنیا کے روبرو خداوند تعالیٰ کے دربار میں ہم یہ مقدمہ پیش کر کے جناب سے مطالبہ کریں کہ آپ نے ہم لوگوں کو احمق کا خطاب کیوں عنایت فرمایا تھا فقط - والسلام -

ہم ہیں خاکساران خریداران و ناظرین اہلحدیث

خاکسار عبدالکریم از لاہور * فضل الدین کلرک میونسپل کمیٹی لاہور * خاکسار حاجی عبداللہ علاقہ نواب صاحب لاہور * عبدالکریم لاہور انارکلی کہنہ خلف میاں عبداللہ * محمد اسماعیل * عبدالمجید لاہور انارکلی کہنہ * عبدالکریم ولد بدرالدین لاہور محلہ ڈفالی * منشی بدرالدین ٹھیکیدار لاہور *

ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم و مولوی عبدالرحیم گرداور کڑی کی خدمت میں خصوصاً اور دیگر احناف کی خدمت میں عموماً

ایک سوال

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام تک جس قدر جملہ انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں کیا ان کے اپنے اپنے زمانہ مبارک میں مجتہد بھی ہوئے ہیں یا نہیں - یا بعض کی امتوں میں گزرے ہیں یا کیونکر - اور اگر زمانہ سابقہ میں مجتہدین ہوئے ہیں تو ہر ایک امت میں کس قدر اور کون کون ہوئے ہیں - یا ایک ہی زمانہ میں ہوئے تھے یا یکے بعد دیگرے - اگر سابقہ امتوں میں مجتہدین گزرے ہیں تو کیا اُن کے نام پر کوئی فرقہ منسوب بھی ہوا تھا یا نہیں - اگر منسوب برنام ائمہ ہوئے تھے تو اُن فرقہائے کا کیا کیا نام مشہور تھا اگر پہلے زمانہ میں مجتہدین کے نام پر کوئی فرقہ منسوب نہیں ہوا - تو پھر کیا وجہ ہے - کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کی امت مرحومہ میں ائمہ مجتہدین کے نام پر فرقہائے مروجہ حنفی - شافعی - حنبلی - مالکی وغیرہ وغیرہ مقرر کیے گئے ہیں - حالانکہ اللہ جل شانہ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں جابجا یہی ارشاد فرمایا ہے کہ فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ - اہل علم پر مخفی نہیں کہ لفظ فرقہ تفریق سے مشتق ہے اور تفریق کے معنی جیسا کہ اہل علم اچھی طرح واقف ہیں کہ اصل تعداد سے کسی تعداد مقررہ کو نکالنا تفریق کے معنے ہیں پھر معلوم نہیں کہ اصل دین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ علیحدہ نام فرقہا مقرر کرنا چہ معنے - اور اب سوچنا چاہئے کہ کسی غیر معصوم کے نام پر کوئی فرقہ مقرر کرنا آیا قرآن شریف کے خلاف ہے یا نہیں اور فرقہائے مروجہ جو ہیں آیا بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہوئے ہیں یا نہیں - اگر بعد میں ہوئے ہیں تو کیا اُن کو فرقہ نہیں بولا جاتا - اگر فرقہ کا لفظ اُن پر صادق آتا ہے اور واقع میں آتا بھی ہے تو کیا لفظ وَلَا تَفَرَّقُوْا میں شامل ہیں یا نہیں - اگر نہیں تو کیا وجہ - اگر ہیں تو پھر اپنے آپ کو کسی ائمہ خاص کے نام پر مشتہر کرنا چہ معنے - دیگر اگر سابقہ جماعت انبیاء علیہم السلام میں کسی مجتہد کے نام پر کوئی فرقہ منسوب نہ ہوا تھا - بلکہ ہوا بھی نہیں ہے - تو کیا باعث ہے کہ جب جملہ انبیاء علیہم السلام میں ایسی فرضی مجتہدین کے نام پر نہیں ہو گزرے تو اس امت میں کیوں فرقے مروجہ مشہور ہوئے جب پہلے کوئی بھی مثال نظر نہیں آتی تو پھر نامعلوم اس زمانہ میں کون سا سُرخاب کا پر ہمارے دوستوں کو نظر آیا ہے جس وجہ سے اپنے ناموں کے ساتھ بڑے بڑے لفظ مثلاً حنفی - مجددی - بہادری نقشبندی وغیرہ لکھا کرتے ہیں - اور دیگر مکرر التماس ہے کہ اگر سابقہ زمانہا میں مجتہدین گزرے ہیں تو کس کس مجتہد پر دروازہ اجتہاد کا بند ہوا تھا - جیسا اب ہمارے دوست احناف دروازہ اجتہاد ائمہ اربعہ پر بند فرماتے ہیں - اگر پہلے اجتہادی دروازہ بند ہونا کسی پر ثابت نہیں ہے تو پھر ائمہ اربعہ پر کیوں اور کیسے اجتہادی دروازہ بند ہونا شور مچایا جا رہا ہے اور دیگر اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ اجتہاد وصف کسبی ہے تو پھر کسی ایک آدھ شخص پر دروازہ اجتہادی ختم کہنا عجیب بات نہیں تو اور کیا ہے - امید ہے کہ ایڈیٹر سراج الاخبار اور مولوی عبدالرحیم گرداور خصوصاً اور دیگر برادران احناف عموماً اس طرف توجہ مبذول فرما کر کسی معتبر کتاب سے تحقیق کر کے تسلی بخش جواب ارقام فرما کر مشکور فرماویں گے - اور جس پرچہ اخبار میں جواب تحریر فرمایا جاوے اُس کی ایک کاپی اس فقیر بیچمدان کو ارسال فرمائی جاوے - اور جواب ایسا مکمل صحیح طور پر کتب معتبرہ سے عنایت فرمایا جاوے تاکہ جواب الجواب لکھنے کی دوبارہ تکلیف نہو والسلام خیر الختام - واللہ الہادی *

(حسرمالا آثم نور محمد میانوی جہلمی خادم اہلحدیث خریدار اخبار نمبر ۲۹۸۰)

ویدک شاستروں کی فلاسفی

منوجی مہاراج لکھتے ہیں :-

(۱) وِدوان رشی اور پتروں نے جو تدابیر انسانوں کے پاپ چھوٹنے کے واسطے تبلائی ہیں اور جن کے ذریعہ سے انسان پاپوں سے چھوٹتے ہیں ہم اُن کو بیان کرتے ہیں (منو ۱۱/۴۴)

(۲) گئو کا موتر - گوبر - دودھ گھی - دہی - جل بیج کشا ان سب کو ملا کر پیوے اور دوسرے دن اپاس کرے یہ سانت پن کرچھر کہاتا ہے اور جب اوپر کہی ہوئی چیزوں کو ایک ایک دن ایک ایک چیز کو بھوجن کرے اور ساتویں دن اپاس کرے یہ مہا سانت پن کرچھر کہاتا ہے (منو ۱۱/۲۱۲)

خوب کفارہ تجویز کیا گیا ہے کہ جہاں کسی سے گناہ سرزد ہوا جھٹ گائے کا بول براز اشیاء مذکورہ بالا کے ساتھ ملا کر پلا دیا اور معاملہ صاف - مسٹر شانو! کیا اسی تعلیم سے سائنس نکالی ہے؟

(محمد فضل الدین اسلام نگری)

متفرقات

مولانا بٹالوی خاموش ہیں — اہلحدیث مورخہ ۲۴ ستمبر میں مولانا بٹالوی کی تحریر کے مطابق لکھا گیا تھا کہ آپ حسب وعدہ تین سو روپیہ حاجی علی جان سوداگر دہلی کے پاس جمع کرادیں اور منصف علماء دیوبند کو منظور کریں روپیہ جمع کرانے کی مہلت ایک ہفتہ دی گئی تھی مگر جناب موصوف نے وہی کیا جس کی اُن سے امید تھی - روپیہ کی محبت میں اپنے قول و قرار کو بھول گئے لیکن اُن کو معلوم نہیں یا یاد نہیں رہا کہ خاکسار اُن کے اس دعوے کو نہیں بھولیگا مولانا سُن رکھیں ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا

"المسلم" پر عارضی التواء — لودہانہ کا رسالہ المسلم جو غازی محمود صاحب (دھرمپال) کی ایڈیٹری میں نکلتا تھا بوجہ اس کے کہ پریس سے دو ہزار کی ضمانت طلب ہوئی ہے رسالہ تا انتظام ثانی عارضی طور پر بند رہیگا۔

ضرورت مدرس — بہاولپور کی جامع مسجد میں مولوی ابو داؤد عبداللہ صاحب قرآن و حدیث کا درس دیتے تھے مرحوم کے انتقال کے بعد اُس مدرسہ میں بینا جامع علوم مدرس کی ضرورت ہے مگر علم کے ساتھ حلم بھی ہو - تنخواہ پچیس سے تیس تک ملیگی (خط و کتابت کا پتہ - مولوی محمد امیر سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ بہاولپور)

تلاش مفقود — مولوی محمد بشیر الدین صاحب عرف عبدالصمد آگرہ والہ کچھ عرصہ سے گم ہیں کسی صاحب کو پتہ معلوم ہو تو خاکسار کو مطلع فرماویں - (محمد صالح امام اہلحدیث مسجد بنگالی بازار روڈ فرنگی کنڈہ ضلع جنگلپیٹ مدراس)

درخواست اخبار — میں بہت غریب ہوں اخراجات ضروری بھی بمشکل چلتے ہیں اخبار اہلحدیث کا بہت شوق ہے کوئی صاحب فی سبیل اللہ میری نام اخبار جاری کرادیں - میں غریب فنڈ میں [illegible] داخلہ دینے کی طاقت بھی نہیں رکھتا -
(خاکسار فیروزالدین طالب علم گورنمنٹ ہائی اسکول شہر سیالکوٹ)

ایضاً - محمد اسماعیل از مقام مالیگاؤں ضلع ناسک (محلہ بہلی باغ قریب مسجد قدیم)

ایضاً - میں ایک غریب آدمی ایسے مقام پر رہتا ہوں جہاں پر دو ہی گھر مسلمانوں کے ہیں وہ بھی غریب کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھے اخبار اہلحدیث جاری کرادیں تو اجر پاویں (عبدالکریم نائب کڑیہ علاقہ رائی چھٹی تعلقہ سنڈیلی)

غریب فنڈ — میں از جماعت اہلحدیث پڈنہ ضلع کرشنا (مدراس) [illegible] * از بابو کمال الدین صاحب مرزاپور گھوڑا ول ۲ ر * از فتویٰ فنڈ [illegible] * کل [illegible] * قرض سابقہ بذمہ فنڈ ۲۰ ر * باقی ۱۱ ر ۵ *

اہلحدیث کانفرنس — اس امر پر بہت زور دے رہی ہے کہ ہر مقام پر جہاں دو تین بھی اہلحدیث ہوں مقامی انجمن اہلحدیث ہونی چاہئے جس کا تعلق کانفرنس سے ہو - الحمد للہ کہ سلسلہ جاری ہو چلا ہے کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں ایک عہدہ نظارت انجمنہائے اہلحدیث کا بھی منظور ہوا ہے جس پر عنقریب کوئی لائق آدمی مقرر کیا جائیگا جو انجمنوں کی نگرانی کریگا جہاں قائم نہیں ہیں قائم کرائیگا - اُن مقامات میں سے جنہوں نے کانفرنس کی آواز کو سُنا گجرانوالہ (پنجاب) بھی ایک مقام ہے جہاں انجمن اہلحدیث قائم ہوئی اس انجمن کا جلسہ اول ۱۰-۱۱ اکتوبر کو ہونا قرار پایا ہے جس میں مولانا حافظ عبدالمنان صاحب - جناب مولوی ابراہیم صاحب - غازی محمود صاحب - مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گجرانوالہ اور شائد اعلیحضرت لودھیانوی اور یہ خاکسار بھی شریک ہونگے۔

انجمنوں کی وجہ سے میری مشکلات — ہر چند میں ساعی ہوں کہ ہر مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہو مگر میں دیکھتا ہوں کہ ان انجمنوں سے میری مشکلات کم ہونے کی بجائے زیادہ ہوتی جاتی ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ انجمن قائم کرنے کو بھی مجھے ہی بلایا جاتا ہے اُس کے بعد جلسہ میں حاضری بھی میری ضروری قرار دیجاتی ہے - بھلا غور کیجئے دُور نہیں صرف پنجاب میں سو پچاس انجمنہائے اہلحدیث قائم ہوجائیں اور سب میں میری حاضری لازمی ہو تو دفتر کا کام کیسے چلے - پھر لطف یہ ہے کہ جب میں عذر کرتا ہوں تو جواب ملتا ہے یہاں تو آپ کو خاص تعلق ہے کیونکہ آپ کی بنیاد ہے اُس وقت مجھے یہ شعر یاد آتا ہے ؎

گفتم ایں ماہ رقیب روسیاہ کمتر نشین
زیر لب خندید و گفت او نیز میگوید

اسلئے میں اعلان کرتا ہوں کہ ہر مقام کے اہلحدیث مقامی انجمن اہلحدیث قائم کریں - اگر میں اُن کے کسی جلسہ میں شریک نہ ہو سکوں تو کام نہ روکا کریں - قومی کاموں کو کسی خاص شخص پر موقوف نہیں رکھنا چاہئے۔

مرزائیوں کا مباحثہ سے فرار — گذشتہ ہفتہ سیالکوٹ میں بھی قادیانی وفد مولوی سرور شاہ اور منشی قاسم علی وغیرہ آئے تقریریں شروع کیں - ادہر سے جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب اور حافظ جماعت علی صاحب علیپوری کے صاحبزادہ نے متفقہ جلسہ کرنے شروع کئے (واقعی مشترک کام میں متفق ہونا دانشمندی ہے خدا مسلمانوں کو اس کی سمجھ دے) تقریروں کے علاوہ مباحثہ کی سلسلہ جنبانی ہوئی تو مرزائیوں کی طرف سے وہی وفات مسیح کا مسئلہ پیش ہوا - ادہر سے جناب مولوی ابراہیم صاحب نے جواب دیا کہ مباحثہ کی تین صورتیں ہیں وفات مسیح اور دعوے مرزا - یا تو ان دونوں دعووں کو تم لوگ ایکساتھ بیان کرو ہم دونوں کا ایک ساتھ جواب دینگے یا وفات مسیح کو پہلے کرکے پھر دعوے مرزا پر بحث ہو مگر چونکہ رامپور کا تجربہ ہے تم لوگ دعویٰ مرزا پر نہیں آؤگے اسلئے مبلغ پانسو روپیہ ضمانت میں جمع کرادو - اگر یہ منظور نہیں تو پہلے دعوے مرزا پر بحث کرلو اُس کے بعد وفات مسیح پر بحث ہوگی - اس بات کی ہم ضمانت دیتے ہیں - کہ ہم بعد بحث دعویٰ مرزا کے حیات مسیح کا ثبوت دینگے تینوں صورتوں میں سے جو چاہو قبول کرلو - ادہر سے جواب آیا فقدوا (بھاگ گئے) (نامہ نگار از سیالکوٹ)

ایڈیٹر — ہر ایک کی رائے الگ ہے ہماری رائے میں مرزائیوں (قادیانیوں) سے مباحثات تو بہت ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں مگر سیالکوٹ کی حیثیت سے ایک مباحثہ خاص دلچسپ تھا آئندہ اسکا موقع بھی خدا جانے پھر کبھی آئے یا نہ آئے - اس کا فیصلہ ہوجاتا تو نہایت اچھا ہوتا - اُس کا فیصلہ بجز سیالکوٹ کے ہو ہی نہیں سکتا - وہ یہ ہے کہ میرے صدیق دوست منشی قاسم علی کو بہت سے لوگ میر قاسم علی لکھتے ہیں یعنی سید کہتے ہیں - بہت سے لوگ نہیں کہتے کیونکہ اُن کے نزدیک اُنکو میر لکھنا جھوٹ اور صریح کذب ہے منشی صاحب سیالکوٹ کی پیدائش ہیں اسلئے اس کا فیصلہ سیالکوٹ ہی میں آسان تھا کہ آپ کے والد مرحوم کون تھے میر تھے شیخ تھے مغل تھے یا پٹھان تھے غرض جو ثابت ہوتا وہ آئندہ کو لکھا

فتاویٰ

س نمبر ۳۲۴ - ایک شخص امام مسجد ہے وہ مسجد میں الصلوٰة والسلام علیک یارسول الله باواز بلند بعد جماعت کے پڑھتا ہے - دوسرے آدمی بھی اُس کے پڑھنے کے سبب سے اُس کے شریک ہوجاتے ہیں - جب وہ باآواز بلند نہیں پڑھتا تو دوسرے آدمی بھی نہیں پڑھتے - ایسا آدمی گنہ گار ہے یا نہیں - اور دوسرے آدمی جو اُس کے ذریعہ سے پڑھتے ہیں گنہ گار ہیں یا نہیں - اور ایسے امام کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں - (نورحسین گھرجاکھی)

ج نمبر ۳۲۴ - شخص مذکور بدعتی ہے اس طرح کا وظیفہ شرع شریف میں ثابت نہیں جتنے آدمی اُس کے ساتھ پڑھتے ہیں سب گناہ گار ہیں وظیفہ خاصکر بعد نماز وہی وظیفہ پڑھنا چاہیئے جو شریعت میں آیا ہو -

س نمبر ۳۲۵ - لولاك لما خلقت الافلاك یہ حدیث ہے یا قول - اور کس کتاب میں ہے -
(نورحسین گھرجاکھی)

ج نمبر ۳۲۵ - لولاک حدیث نہیں ہے خدا جانے کس کا قول ہے جو بلحاظ معنے کے صحیح نہیں -

س نمبر ۳۲۶ - آگے آپ کو لکھا تھا کہ لفظ ضٓ کا بصورت ظ کے پڑھنا کتب تفسیر اور قرأت اور فقہ سے ثابت ہے لیکن لغت میں اس کا حوالہ ملتا ہے یا نہیں - (نورحسین گھرجاکھی)

ج نمبر ۳۲۶ - ضٓ - ظ کا جھگڑا لغت میں نہیں ہوتا - یہ تو علم قرأت میں یا فقہ میں ملتا ہے والعلم عند الله -

س نمبر ۳۲۷ - عورت کے دین مہر میں میاں کا کس قدر حصہ ہوگا - صاف قرآن و حدیث سے فرماویں کیونکہ اس کے بارہ میں بحث ہو رہی ہے
(خریدار ۷۶۵)

ج نمبر ۳۲۷ - بیوی کے مہر بلکہ جملہ مال میں سے خاوند کا حصہ دو طرح کا ہوتا ہے - اگر بیوی کے پیٹ سے اولاد ہے تو میاں کا حصہ چوتھائی ہوگا اگر اُس کے پیٹ سے اولاد نہیں ہے تو میاں کا حصہ نصف ہوگا یہ قرآن شریف کا صاف مسئلہ ہے -

س نمبر ۳۲۸ - نماز میں رومال دہنے یا بائیں کندھے پر نصف آگے اور نصف پیچھے رکھکر نماز پڑھی جائے تو درست ہوگی یا نہیں - ہماری طرف حنفی مذہب کے مولوی منع کرتے ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۳۲۸ - حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ دونوں کندھوں پر کپڑا رکھکر دونوں طرفیں لٹکا کر نماز نہ پڑھو - صورت مرقومہ کے منع کی وجہ میرے علم میں کوئی نہیں العلم عند الله
(آرداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۳۲۹ - بکریاں - گائیں اور بھینسیں ان کی زکوٰة کس طرح نکالنا چاہیئے - (خریدار ۷۶۵)

ج نمبر ۳۲۹ - بکریاں جو صرف جنگل میں چرنے پر گذارہ کرتی ہوں اُن کی چالیس سے ایکسو بیس تک کی تعداد میں ایک بکری واجب ہوگی اور ایک سو بیس سے زیادہ دوسو تک دو بکریاں - اس سے اوپر فی صدی ایک بکری -

گائے بھینس میں تیس میں ایک بچھیا اور چالیس میں دو دانت کی جوان - مگر اس کے لئے شرط ہے کہ جنگل میں چر کر گذارہ کرتی ہوں اور بغرض تجارت رکھی ہوں -

س نمبر ۳۳۰ - جو کھیتی کا مال بارش کے پانی سے ہوتا ہو اس کی زکوٰة کس قاعدہ سے نکلنا چاہیئے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۰ - دسواں حصہ ہے بشرطیکہ مالگذاری نہو -

س نمبر ۳۳۱ - جو باغات نہر یا چرس سے پانی دیکر تیار کئے جاتے ہیں - اُس مال کی زکوٰة کس طریق سے دینی چاہیئے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۱ - بیسواں حصہ ہے بشرطیکہ مالگذاری نہو -

س نمبر ۳۳۲ - ایسے درخت یعنی آم - جامن - کھجوریاں - بادام - کاجو وغیرہ جنکی پرورش بچپنے میں چرس سے اور بچھال وغیرہ سے پانی دیکر کی جاتی ہے اور بعد سن بلوغ کے پانی دینا بند کیا جاتا ہے اور مدت العمر وہ درخت باران رحمت ہی سے بارآور ہوکر پھل وغیرہ دیتے رہتے ہیں - اُن کی آمدنی سے زکوٰة کس طرح دینی چاہیئے -
(ایضاً)

ج نمبر ۳۳۲ - یہ بارانی کے حکم میں ہیں انکا دسواں حصہ ہے بشرطیکہ مال گذاری نہو -

س نمبر ۳۳۳ - کشاورزی کے کام میں جو جانور جوتے جاتے ہیں اور وہ تعداد میں کتنے بھی ہوں اُن کی بھی زکوٰة دینی چاہیئے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۳ - ایسے جانوروں پر زکوٰة واجب نہیں -

س نمبر ۳۳۴ - مویشیوں کے کھانے کیلئے جو چارہ کڑبا یا کنار رہتا ہے اس کی بھی زکوٰة نکالنی لازم ہے یا کیا اگر ہے تو کس طریق سے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۴ - انپر بھی واجب نہیں -

س نمبر ۳۳۵ - بیوی بچوں کے استعمال میں جو زیور اور پارچات ہوں یا کچھ زیور اور پارچات غیر مستعمل ہوں اُن کی بھی زکوٰة دینی چاہیئے یا نہیں اگر دینی چاہیئے تو کس قاعدہ سے دینی چاہیئے -
(ایضاً)

ج نمبر ۳۳۵ - میرے ناقص علم میں ایسے زیورات پر زکوٰة واجب نہیں مسئلہ قدیم سے اختلافی ہے بہت سے علماء وجوب کے قائل ہیں میں اس کو مستعملہ اشیاء میں سے جانتا ہوں - فریقین کے دلائل بجائے خود مذکور ہیں -

س نمبر ۳۳۶ - صاحب زکوٰة جو سید ہوں اُن کی اولاد اُس مدرسہ میں جو زکوٰة کے پیسہ سے قائم ہے پڑھ سکتی ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۶ - سادات زکوٰة کے مصرف نہیں - لیکن اگر کوئی مدرسہ عام نیت سے بنایا گیا ہو اُس میں سادات کو فائدہ اُٹھانا منع نہیں معلوم ہوتا (والعلم عند الله)

فتاویٰ

س نمبر ۳۲۴ - ایک شخص امام مسجد ہے وہ مسجد میں الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله باواز بلند بعد جماعت کے پڑھتا ہے - دوسرے آدمی بھی اس کے پڑھنے کے سبب سے اس کے شریک ہو جاتے ہیں - جب وہ باآواز بلند نہیں پڑھتا تو دوسرے آدمی بھی نہیں پڑھتے - ایسا آدمی گنہگار ہے یا نہیں - اور دوسرے آدمی جو اس کے ذریعہ سے پڑھتے ہیں گنہگار ہیں یا نہیں - اور ایسے امام کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں - (نور حسین گھرجاکھی)

ج نمبر ۳۲۴ - شخص مذکور بدعتی ہے اس طرح کا وظیفہ شرع شریف میں ثابت نہیں جتنے آدمی اس کے ساتھ پڑھتے ہیں سب گناہگار ہیں وظیفہ خاصکر بعد نماز وہی وظیفہ پڑھنا چاہیئے جو شریعت میں آیا ہو -

س نمبر ۳۲۵ - لولاك لما خلقت الافلاك یہ حدیث ہے یا قول - اور کس کتاب میں ہے - (نور حسین گھرجاکھی)

ج نمبر ۳۲۵ - لولاک حدیث نہیں ہے خدا جانے کس کا قول ہے جو بلحاظ معنے کے صحیح نہیں -

س نمبر ۳۲۶ - آگے آپ کو لکھا تھا کہ لفظ ضَ کا بصورت ظ کے پڑھنا کتب تفسیر اور قرأت اور فقہ سے ثابت ہے لیکن لغت میں اس کا حوالہ ملتا ہے یا نہیں - (نور حسین گھرجاکھی)

ج نمبر ۳۲۶ - ضَ - ظ کا جھگڑا لغت میں نہیں ہوتا - یہ تو علم قرأت میں یا تحقہ میں ملتا ہے والعلم عند الله -

س نمبر ۳۲۷ - عورت کے دین مہر میں میاں کا کس قدر حصہ ہوگا - صاف قرآن وحدیث سے فرماویں کیونکہ اس کے بارہ میں بحث ہو رہی ہے (خریدار ۷۶۵)

ج نمبر ۳۲۷ - بیوی کے مہر بلکہ جملہ مال میں سے خاوند کا حصہ دو طرح کا ہوتا ہے - اگر بیوی کے پیٹ سے اولاد ہے تو میاں کا حصہ چوتھائی ہوگا اگر اس کے پیٹ سے اولاد نہیں ہے تو میاں کا حصہ نصف ہوگا یہ قرآن شریف کا صاف مسئلہ ہے -

س نمبر ۳۲۸ - نماز میں رومال دہنے یا بائیں کندھے پر نصف آگے اور نصف پیچھے رکھکر نماز پڑھی جائے تو درست ہوگی یا نہیں - ہماری طرف حنفی مذہب کے مولوی منع کرتے ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۳۲۸ - حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ دونوں کندھوں پر کپڑا رکھکر دونوں طرفیں لٹکا کر نماز نہ پڑھو - صورت مرقومہ کے منع کی وجہ میرے علم میں کوئی نہیں العلم عند الله

(از داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۳۲۹ - بکریاں - گائیں اور بھینسیں ان کی زکوٰۃ کس طرح نکالنا چاہیئے - (خریدار ۷۶)

ج نمبر ۳۲۹ - بکریاں جو صرف جنگل میں چرنے پر گزارہ کرتی ہوں اُن کی چالیس سے ایکسو بیس تک کی تعداد میں ایک بکری واجب ہوگی اور ایک سو بیس سے زیادہ دو سو تک دو بکریاں - اس سے اوپر فی صدی ایک بکری -

گائے بھینس میں تیس میں ایک بچھیا اور چالیس میں دو دانت کی جوان - مگر اس کے لئے شرط ہے کہ جنگل میں چر کر گزارہ کرتی ہوں اور بغرض تجارت رکھی ہوں -

س نمبر ۳۳۰ - جو کھیتی کا مال بارش کے پانی سے ہوتا ہو اس کی زکوٰۃ کس قاعدہ سے نکلنا چاہیئے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۰ - دسواں حصہ ہے بشرطیکہ مالگذاری نہ ہو -

س نمبر ۳۳۱ - جو باغات نہر یا چرسہ سے پانی دیکر تیار کئے جاتے ہیں - اس مال کی زکوٰۃ کس طریق سے دینی چاہیئے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۱ - بیسواں حصہ ہے بشرطیکہ مالگذاری نہ ہو -

س نمبر ۳۳۲ - ایسے درخت یعنی آم - جامن - کھرنیاں - بادام - کاجو وغیرہ جنکی پرورش بچپنے میں چرسہ سے اور بچال وغیرہ سے پانی دیکر کی جاتی ہے اور بعد سن بلوغ کے پانی دینا بند کیا جاتا ہے اور مدت العمر وہ درخت باران رحمت ہی سے بارآور ہو کر پھل وغیرہ دیتے رہتے ہیں - اُن کی آمدنی سے زکوٰۃ کس طرح دینی چاہیئے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۲ - یہ بارانی کے حکم میں ہیں انکا دسواں حصہ ہے بشرطیکہ مالگذاری نہ ہو -

س نمبر ۳۳۳ - کشاورزی کے کام میں جو جانور جوتے جاتے ہیں اور وہ تعداد میں کتنے بھی ہوں اُن کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۳ - ایسے جانوروں پر زکوٰۃ واجب نہیں -

س نمبر ۳۳۴ - مویشیوں کے کھانے کیلئے جو چارہ کڑبا یا کنا ور رہتا ہے اس کی بھی زکوٰۃ نکالنی لازم ہے یا کیا اگر ہے تو کس طریق سے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۴ - انپر بھی واجب نہیں -

س نمبر ۳۳۵ - بیوی بچوں کے استعمال میں جو زیور اور پارچات ہوں یا کچھ زیور اور پارچات غیر مستعمل ہوں اُن کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے یا نہیں اگر دینی چاہیئے تو کس قاعدہ سے دینی چاہیئے - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۵ - میرے ناقص علم میں ایسے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں مسئلہ قدیم سے اختلافی ہے بہت سے علماء وجوب کے قائل ہیں میں اس کو مستعملہ اشیاء میں سے جانتا ہوں - فریقین کے دلائل بجائے خود مذکور ہیں -

س نمبر ۳۳۶ - صاحب زکوٰۃ جو سید ہوں اُن کی اولاد اس مدرسہ میں جو زکوٰۃ کے پیسہ سے قائم ہے پڑھ سکتی ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۳۳۶ - سادات زکوٰۃ کے مصرف نہیں - لیکن اگر کوئی مدرسہ عام نیت سے بنایا گیا ہو اس میں سادات کو فائدہ اُٹھانا منع نہیں معلوم ہوتا (والعلم عند الله)

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۷ ستمبر سے ۳۔ اکتوبر تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

اٹلی کے ایک جنگی جہاز کو آگ لگ گئی - اور گولہ بارود کے میگزین کے بھڑک اُٹھنے سے ہ سو آدمیوں میں سے صرف ۸۰ افسر اور ۳۷۹ ملاح بچائے جا سکے -

روسی اعلان مظہر ہے کہ اُن کے جنگی جہازوں نے خلیج ریگا کے جرمن مورچوں پر گولہ باری کر کے تمام جرمن باٹریوں کو خاموش کرا دیا۔

لیکن اتفاق سے ایک جرمن گولہ ایک روسی جہاز پر آ لگا جس سے اُس کا کپتان۔ کمانڈر اور ۵ آدمی ہلاک اور ۸ مجروح ہوئے۔

روس کی اطلاع مظہر ہے کہ جرمن بیڑہ بحیرہ بالٹک سے ہر کیل میں چلا گیا ہے۔ جرمن جنگی جہاز مولٹکی میں ۴ گز مربع سوراخ ہو گیا ہے۔

پانچ بڑے اور ۵ اچھوٹے انگریزی جنگی جہازوں نے جرمن بندرگاہ زیبروگ پر ۲۴ گھنٹہ تک گولہ باری کی -

فرانسیسی جنگی جہازوں نے درداینال کے ایشیائی ساحل پر گولہ باری کی -

درداینال میں ایک لاکھ دس ہزار انگریزی و فرانسیسی فوج کے پہنچنے کی خبر موصول ہوئی ہے -

گیلی پولی میں اس ہفتہ متخاصمین کے ہوائی جہازوں نے ایک دوسرے پر بم گرائے اور لیں۔

مشرقی میدان جنگ میں اس ہفتہ روسی کامیاب رہے -

گلیشیا کی سرحد پر روسیوں نے آسٹروی فوجوں کو شکست دیکر مقام لک پر قبضہ کر لیا اور اب وہ آگے بڑھ رہے ہیں -

علاقہ ڈونسک کی جرمن فوج کو روسیوں نے خراب دلدلی علاقہ میں پھنسا کر اُن کی نصف تعداد تباہ کر دی -

کہتے ہیں کہ روسی فوجیں رومانوی سرحد کے قریب پیش قدمی کر رہی ہیں -

سرویہ کی اطلاع مظہر ہے کہ آسٹروی جرمن فوجوں نے پیش قدمی کرنی چاہی تھی لیکن انہیں پسپا کر دیا گیا -

ایک جرمن اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے - کہ سرویہ کے حملہ کو روکنے کے لئے پانچ لاکھ آدمیوں کی ضرورت ہے -

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ سخت لڑائی ہوئی -

انگریزی اور فرانسیسی فوجوں نے مختلف مقامات پر سخت جارحانہ کارروائی شروع کر کے جرمن فوجوں کو شکست دی -

بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں جرمنوں کا ایک لاکھ سے زیادہ نقصان ہوا -

صرف دو دنوں میں متحدہ افواج نے بیس ہزار جرمن قیدی گرفتار کئے -

اکیلے شیپٹن کے علاقہ میں انگریزی فوجوں نے ۱۲۱ توپیں جرمنوں سے چھینیں -

برلن میں اس جنگ کے متعلق جرمنوں نے جو اعلان شائع کیا ہے اُس میں اُنہوں نے اپنی شکست کا اعتراف کیا ہے -

متحدہ افواج نے ساؤچز کے مشہور مقام پر قبضہ کر لیا -

زار روس نے اس عظیم الشان کامیابی پر اتحادیوں کو مبارکباد دی ہے -

ان فتوحات کی وجہ سے جو انگریزی - فرانسیسی فوجوں کو حاصل ہوئی ہیں جرمنوں نے اپنے دو جرنیلوں کو موقوف کر دیا ہے -

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر خاموشی چھائی ہوئی ہے - اس ہفتہ بھی کسی کارروائی کی خبر نہیں آئی

بلغاریہ کی اجتماع افواج کی کارروائی پر یونان نے بھی فوجوں کی تیاری کا حکم دیا ہے

بلغاریہ نے دول کو اطلاع دی ہے کہ اجتماع افواج سے اُس کا ارادہ کسی قسم کی دراز دستی کا نہیں ہے -

سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے اپنی تقریر میں بلغاریہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اُس نے کسی دیگر بلقانی ریاست پر دراز دستی کی تو اتحادی بلغاریہ کے خلاف اُسے ہر طرح کی مدد دینگے -

فرانسیسی اخبار ٹیمپس کا اندازہ ہے کہ جرمنی آسٹریا اور ٹرکی کے ۸۵ لاکھ آدمیوں کا نقصان ہو چکا ہے جن میں سے ۴۰ لاکھ ہمیشہ کے لئے ضائع ہو چکے ہیں ۔ باقی شاید زخمی ہونگے -

پایہ تخت رومانیہ میں اہل شہر اور طلبا کا ایک عظیم جلوس جرمنوں کے خلاف مظاہرہ میں شریک ہوا -

دیوان عام میں مسٹر چیمبرلین نے عراق عرب میں ایک عظیم الشان فتح کا اعلان کیا - اُنہوں نے کہا کہ ترکی پوزیشن کو سر کر لیا گیا ہے اور ترک بغداد کی طرف پسپا ہو رہے ہیں -

جہاز "جہانگیر" حاجیوں کو بخیریت جدّہ میں اُتار کر واپس بمبئی آگیا ہے -

مسلم تعلیمی کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں جسٹس عبدالرحیم مدراسی صدر جلسہ ہونگے -

ہندو یونیورسٹی کا مسودہ شاہی کونسل نے منظور کر لیا ہے -

شاہی کونسل انگلستان میں براہ راست ہندوستان کی نیابت کی تجویز پر انگلستان اور کنیڈا وغیرہ ممالک کے اخبارات مسرت آمیز تائیدی نوٹ لکھ رہے ہیں ۔

پنجاب میں عموماً اب بارش ہو چکی ہے

(۹۴۴)

علامات قیامت

جسکو عمدۃ المفسرین سند المحدثین حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی نے خاندان سلطنت تیموریہ کے اولوالعزم و ذی علم امراء کی درخواست پر آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے مع اسناد اپنے زمانہ کی مروجہ زبان فارسی میں تصنیف فرمایا تھا جس کے ترجمہ کے لئے لوگ بے انتہا آرزومند تھے۔ اب مولوی نور محمد صاحب نے بحکم و کاست اُردو زبان میں نہایت فصیح بامحاورہ ترجمہ کیا ہے جو چھپ کر تیار ہو گیا ہے اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لیکر سلطان روم کی عیسائیوں سے لڑائی۔ دشمنوں کا قسطنطنیہ پر قبضہ۔ سلطان روم کی شہادت۔ عیسائیوں کا ملک شام پر قبضہ۔ امام مہدی کا ظہور۔ وقت ظہور۔ مقام ظہور۔ امام مہدی کے ساتھ اولیاء کرام و ابدال عظام۔ ترکستان و خراسان سے آپ کی فوجی مدد۔ امام مہدی کے زیر کمان افواج عرب و عجم کا اجتماع۔ عیسائی افواج کی ملک شام میں تیاری۔ ملک شام و عرب کے درمیان چار روز تک خونریز جنگ جس میں حاضرین جنگ سے فیصدی ایک ایک آدمی بچیگا۔ امام مہدی کی فتح۔ عیسائی افواج کی تباہی۔ امام مہدی کا قسطنطنیہ کو دوبارہ فتح کرنا۔ دجال کا خروج۔ حضرت عیسےٰ کا نزول۔ مہدی و عیسےٰ کی ملاقات۔ دجال کی ہلاکت۔ امام مہدی و عیسےٰ کا تباہ شدہ ممالک کا دورہ۔ مہدی کی وفات۔ عیسےٰ کی خلافت۔ یاجوج ماجوج کا خروج۔ حضرت عیسےٰ کی مشکلات۔ یاجوج ماجوج کی ہلاکت۔ حضرت عیسےٰ کی پُرامن حکومت۔ حضرت عیسےٰ کی وفات۔ حضرت جہجاہ کی خلافت۔ دابۃ الارض کا ظہور۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہوجائیں بالتفصیل و التحقیق مذکور ہیں۔ قرآن شریف و کتب احادیث و تفسیر کے حوالے مع تعین صورت و باب و فصل و صفحہ و نوٹ میں درج ہیں اس کی خوبیاں دیکھنے پر موقوف ہیں۔ بخوف طوالت نظر انداز کر دیا گیا۔ قیمت بھی ایسی گراں نہیں کہ صاحب ثروت ہی کو نافع ہو۔ بلکہ ہر ایک شخص اس کتاب کو خرید کر موجودہ زمانہ کے لحاظ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے قیمت علاوہ محصول ۳۔مر دس نسخوں کے طالب کے لئے محصولڈاک معاف۔

آسمانی فیصلہ۔ اس کتاب میں اولیاء کرام کے مزارات وغیرہ سے مدد طلب کرلنے اور نذر کرنیکی بابت آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ مجتہدین و اقوال فقہاء و اولیاء سے تحقیق کی ہے قیمت علاوہ محصول ۲مر

فتویٰ میلاد۔ اس کتاب میں میلاد کے متعلق علماء کرام و ابدال عظام کے فتوے درج ہیں علاوہ محصول ا مر

انتصار الاسلام۔ اس کتاب میں مزخرفات دیانند آریہ کے جواس نے بمقام رڑکی سرباز ارکیئے تھے۔ دس اعتراضات کے جوابات نہایت مدلل بدلائل نقلیہ و عقلیہ تحقیقی والزامی از روئے قرآن و احادیث شریف دیئے گئے ہیں۔ علاوہ محصول ۲مر ملنے کا پتہ خلیفہ محمد احمد محمد عثمان کوچہ رحمان بازار فیضخانہ دہلی

قدرتی تیل رجسٹری شدہ

پیارے ناظرین۔ اب بھی اس کی تفصیل کی حاجت نہیں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ بہت مشہور و مقبول تیل ہو گیا اور اس اخبار میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت عزیز ہے تو ہمارا قدرتی تیل استعمال کیجئے اس سے ہر قسم کا درد کافور اور مہلک بیماریوں کو آرام ہوتا ہے تفصیل کیلئے مطبوعہ اشتہار طلب کیجئے۔ قیمت للعہ فی سیر محصول علاوہ (ایک پاؤ سے کم روانہ نہوگا) مینیجر دار الصحت حکیم مولوی محمد نذیر ایچ۔ پی۔ ڈی آس سول میڈیکل

اکسیر احمری۔ یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور تیز تر روغن ہے جس کے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض (فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیہ۔ رعشہ۔ تشنج۔ زکام نزلہ۔ کھانسی۔ لرزہ۔ ڈبہ الطفال۔ درد سینہ۔ درد کمر۔ سوختگی آتش۔ گلٹی طاعونی۔ نیش عقرب۔ درد سر۔ خارش۔ درد دندان۔ ورم بسر) وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل کلاں اشتہار سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنیپر ملیگا قیمت فی شیشی ۲اولس ۱۲۔ چھ اولس ۱۲ آٹھ اولس عمر فی پونڈ کلاں ہے پتہ حکیم محمد نجم الدین محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ

اشتہار کتب

فتح الباری للعہ (پہلے غلطی سے للعہ لکھے گئے) **اعلام الموقعین** صمہ **صحیح مسلم مصری** ۲ ۔ **تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ** ربع اول سا آخر۔ **کتاب الجنائز** بہت عمدہ شرح ہے عمہ (ربع ثانی زیر طبع ہے) **کتاب القرأت خلف الامام بیہقی** اس میں طرفین کے دلائل نہایت بسط سے مع اسانید و جرح و تعدیل رواۃ مذکور ہیں۔ قابل دید ہے ۱۲ **رسالہ فاتحہ خلف الامام** علامہ سہسوانی۔ یہ رسالہ بہت دقیق اور لاجواب ہے علماء و طلباء کیلئے بہت مفید ہے ۵ر **تفسیر محی الدین ابن عربی** مصری ۶ر **ریاض الصالحین** مصری عمر **تفسیر اتقان للسیوطی** و برحاشیہ اعجاز القرآن مصری ۶ر **تفسیر فوز الکبیر** مع فتح الخبیر اصول تفسیر میں نہایت عمدہ ہے ۶ر **تفسیر سواطع الالہام** بے نقط فیضی کشوری۔ اس میں مصنف فاضل نے یہ کمال کیا ہے کہ اول سے لیکر آخر تک کہیں نقطہ والا حرف نہیں درج کیا قیمت ۱۲ المشتہر

عبد الستار حسن کشن گنج دہلی

اوّل دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے میرا معطگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سو صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دیئے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اس کے ایک بار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت نصف ہو جاتی ہے اور پھر تھوڑا تھوڑا ٹھیر ٹھیر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم موقوف ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا گرجانا ورم ہونا اور گندگی دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۲ر (تین ڈبیہ سے کم روانہ نہوگا) دیگر ہر قسم کی مفرد و مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

خالص ہی اردو کتابوں کی قیمت میں ایک ثلث کی رعائت

خالص ہی اردو کتابوں کی قیمت پر ٹوٹ صرف ایک یوم، پہلی ذی الحجہ سے دسویں تک خاص ناظرین اہلحدیث کی خاطر ایک ثلث کی رعائیت

حدیث میں چونکہ ایام عشرۂ ذی الحجہ میں اعمال صالحہ کی بڑی فضیلت وارد ہے اس لئے میں نے اپنے دفتر کی تمام کتابوں میں ایک ثلث (تین آنے میں ایک آنہ) کی تخفیف کردی ہے۔ ناظرین اس موقع کو غنیمت سمجھکر فائدہ اٹھائیں ورنہ ہمیشہ ایسا موقع نہیں آتا اور اس میں بعض کتابیں بھی صرف پانچ دس ہی باقی رہ گئی ہیں۔ پھر آئندہ بہت سا خرچ کرنے پر دستیاب نہیں ہونگی۔ فہرست کتب مع اصل قیمت درج ذیل ہے۔

مولفہ نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم

- منجیات و مہلکات۔ نجات دینے والے وہلاک کرنیوالے اعمال ۳ ر
- دواء القلب القاسی۔ موت یاد دلانیوالی ۳ ر
- اقتراب الساعۃ۔ قیامت کی نشانیاں۔ ۱۲ ر
- یاد کا القلب السلیم۔ جنت کے حالات۔ ۹ ر
- عاقبۃ المتقین۔ وہ اعمال جن سے جنت ملے ۱۳ ر
- زیادۃ الایمان۔ ایمان کی ۷۰ شاخیں ۲ ر
- سبیل الرشاد۔ ضروری مسائل شرعیہ ۳ ر
- نحوا لحوبہ۔ فوائد استغفار و توبہ۔ ۳ ر
- تحصیل الکمال۔ عرش کا سایہ کیونکر ملیگا ۱ ر
- تبشیر الناس۔ گناہ ہیں کیونکر مٹتی ہیں ۱۰ ر
- التفکیک۔ رد شرک مع اہل قسم ۱ ر
- تعلیم الصیام۔ روزہ کا بیان ۔ ۵ ر

مصنفہ مولانا محمد سعید صاحب بنارسی مرحوم

- فتاوی سعیدیہ حصہ اول تا ہفتم ۲ ر
- مجموعۃ السکین۔ آمین بالجہر کی مدلل بحث ۲ ر
- ثبوت تکبیر۔ مسئلہ اذان کی عجیب بحث ۹ ر
- کشف الارتیاب۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کا جواب ۱ ر

مصنفہ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب

- حل مشکلات بخاری حصہ اول ۹ ر
- حصہ دوم وسوم ۹ ر
- الامر المبرم۔ صحیح بخاری کے ۷۵ راویوں پر جرح کا جواب ۱۲ ر
- ما جمیم۔ عمر کریم پٹنوی کے اشتہار ۱ کا جواب ۱ ر
- مراط مستقیم۔ اشتہار ۲ کا مختصر جواب ۱ ر
- الصراط المستقیم۔ اشتہار ۳ کا مفصل جواب ۳ ر
- الرجوع القدیم۔ اشتہار ۲ کا مکمل جواب ۳ ر

- لؤلؤ و مرجان۔ قرآن سے بات کرنیکا بیان ۵ ر
- لؤلؤ الشرع۔ گیارہ عورتوں کا قصہ ۵ ر
- تحریر الطرفین۔ تعداد رکعات تراویح و تکبیر عیدین ۔ ۔ ۔ ۔ ۵ ر
- حکم الحاکم۔ کنیت ابوالقاسم رکھنے کا ثبوت ۱ ر
- الزہر الباسم۔ حکم الحاکم کے جواب کا جواب ۱ ر
- تذکرۃ السعید۔ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم کی سوانح ۔ ۔ ۔ ۲ ر
- جوابات ۱۲ سوالات۔ چند حضرات بدعیہ کا، و نصیحہ ۱ ر
- الصول الشدید۔ ایک بدایونی بدعتی کا جواب ۱ ر
- التبدید۔ رسالہ الصول الشدید کے جواب کا جواب ۱ ر
- سفر بیت اللہ۔ مولوی ابوالقاسم کے سفر حج کا حال ۳ ر
- صخور المنجنیق۔ قبر پرستی و میلاد کی کامل تردید ہے ۲ ر
- تحفۃ الصبور۔ رجبی و میلاد کی تردید ۱ ر
- ایضاح المنہج۔ اس میں بدعت کی گت خوب ہے۔ ۳ ر
- اجتلاب المنفعہ۔ ائمہ اربعہ کی مکمل سوانح عمری ۱ ر

السعید۔ یہ پرچہ ماہواری بڑی آب و تاب سے بدعیوں کے جواب میں شائع ہوتا ہے قابل دید ہے قیمت سالانہ مع محصول عہ اس میں رعایت نہ ہوگی (نمونہ کا پرچہ ۱ ر)

ملنے کا پتہ منیجر سعید المطابع پریس محلہ دارا نگر شہر بنارس یو۔ پی۔

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ پختہ ۴ ر پاؤ پختہ سے محصول ۱۱ ر وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ ۔

تازہ شہادات

عبدالرحمن صاحب رنگریز ضلع گورکھپور سے لکھتے ہیں جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم میں نے ایکمرتبہ مومیائی آپ کے ہاں سے منگوائی تھی مفید پائی براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ بذریعہ وی پی اور مرحمت فرماویں (۱۴۔ اگست ۱۵ء)
(عبدالرحمن رنگریز از وہائی بازار گورکھپور)

نیاز محمد خان صاحب کنٹرکٹر موضع منگالی سے لکھتے ہیں۔ مخدوم بندہ جناب حکیم صاحب دام عنایتہ تسلیم۔ مزاج شریف میں نے آپکے ہاں سے پاؤ پختہ مومیائی منگوائی تھی۔ جس کو دو سال ہوئے اس سے مجھکو بہت فائدہ ہوا۔ اکثر امراض پر مفید پڑی۔ اب میرے ایک دوست اور عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک وی پی پتہ ذیل پر کردیں (پتہ: ضلع حصار موضع منگالی نتھل خان حوالدار رخصتی) (۲۰۔ اگست ۱۵ء)

نور خان صاحب لکھتے ہیں: السلام علیکم پیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپکے ہاں سے منگا چکا ہوں مفید ہوئی آدھ پاؤ وی پی کے ذریعہ بھیجدیں (محمد عبدالحفیظ خان بر مکان مولوی خداداد خان حیدرآباد دکن) (۲۶۔ اگست ۱۵ء)

مومیائی ملنے کا پتہ یہ ہے

پروپرائٹر سٹی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قاصر امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں سردار کرم سنگھ پرنٹر کے اہتمام سے چھپا اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر پرنٹر امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۵۰ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	للعہ
رؤساء وجاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	للعہ
" " " ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ خط وکتابت سے طے ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

احکام قربانی - - - - - - - ۱
آئندہ ہفتہ تعطیل - - - - - ۵
مذاکرہ علمیہ نمبر - - - - - ۷
عید آنہ فنڈ - - - - - - ۷
قادیانی مشن (واقعہ صلیب ووفات مسیح
از اناجیل) - - - - - - ۸
انجمن اہلحدیث ملتان کا فوٹو (۱۲) قادیانی سوال وجواب - ۱۲
متفرقات - - - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - - - ۱۵
اشتہارات - - - - - - - ۱۶

احکام قربانی

از مولوی عبدالحمید صاحب حیدرآباد دکن

چونکہ عید اضحےٰ سر پر آرہی ہے اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ عام ناظرین اہلحدیث کی آگاہی کے لئے قربانی کے مسائل اس قدر اختصار کے ساتھ بیان کردیں کہ وہ اخبار اہلحدیث کے کسی ایک ایسے نمبر میں شائع ہوسکیں جو عید اضحےٰ سے کم از ایک ہفتہ قبل طبع ہو۔

قربانی کے متعلق ضروری مسائل

(۱) قربانی کرنی سنت ہے | صحیحین میں ہے:۔

عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوۃ فانما یذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین براء بن عازب سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی قربانی نماز کے قبل ذبح کرے گویا وہ اپنے نفس کے لئے ذبح کرتا ہے (یعنی اپنے کھانے کے لئے قربانی کا ثواب اس کو نہ ملیگا) اور جو شخص نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوگی (یعنی قبول ہوگی) اور وہ سنت مسلمین کو پہنچا۔

ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے:۔

عن جبلۃ بن سحیم ان رجلا سأل ابن عمر عن الاضحیۃ اواجبۃ ھی فقال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والمسلمون فاعادھا علیہ فقال أتعقل ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان الاضحیۃ لیست بواجبۃ ولکنھا سنۃ من سنن النبی صلے اللہ علیہ وسلم یستحب ان یعمل بھا جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ

کیا قربانی واجب ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ پھر دوبارہ اس شخص عبداللہ بن عمر سے اسی بات کو پوچھا پھر آپ نے اس کے جواب میں فرمایا آیا تو جانتا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی (امام ترمذی نے کہا) یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے اور یہ پسند ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اس کی تائید حدیث ذیل سے بھی ہوتی ہے جو مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی میں ہے۔

عن ام سلمة عن النبي صلے الله عليه وسلم قال من راى هلال ذى الحجة فاراد ان يضحي فلا ياخذ من شعره ولا من اظفاره حتى يضحي ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقر عید کا چاند دیکھے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ قربانی ذبح کرنے تک وہ نہ اپنے بال بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے کیونکہ اگر واجب ہوتی تو آپ یہ نہ فرماتے کہ "جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو" حالانکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قربانی سب کو کرنی ضروری نہیں۔ پس جب سب کو کرنی ضروری نہ ہوئی تو واجب نہ رہی بلکہ سنت ہوئی۔ اور ہمارے اس قول کی تائید مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

عن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلے الله عليه وسلم يا رسول الله ما هذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام الخ حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں آپ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے الخ" اور جو لوگ قربانی کو واجب کہتے ہیں۔ ان کی دلیل تو وہ حدیث ہے جو سنن ابن ماجہ میں بدیں الفاظ منقول ہے۔

عن ابي هريرة ان رسول الله صلے الله عليه وسلم قال من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو طاقت ہو (یعنی اتنی دولت اس کے پاس ہو) اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بلوغ المرام میں ہے کہ اماموں اور ان کے علاوہ اوروں نے بھی اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ حدیث موقوف (قول و فعل صحابی) ہے اور موقوف حدیث لائق حجت کے نہیں ہوتی۔ ثانیاً یہ حدیث اوپر کی حدیثوں کے مخالف ہے۔

(۲) قربانی کرنے کا کیا ثواب ہے | ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے:۔

عن عائشة قالت قال رسول الله صلے الله عليه وسلم ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتي يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا بها نفسا حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کا کوئی عمل آدمی کا خدا کے نزدیک قربانی دینے سے افضل اور زیادہ پیارا نہیں اور بے شک قربانی کا جانور قیامت کے دن آئیگا۔ اپنے سینگ اور بال اور کھر لیکر اور بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے خدا کے نزدیک مقبول ہو جاتا ہے۔ پس قربانی خوشی کے ساتھ کرو

مسند امام احمد اور سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

عن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلے الله عليه وسلم يا رسول الله ما هذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف يا رسول الله قال بكل شعرة من الصوف حسنة زید بن ارقم کہتے ہیں اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا چیز ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے پھر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو قربانی میں کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا ثواب اس قدر ملتا ہے کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ پھر اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھیڑ وغیرہ کا کیا حکم ہے یعنی اگر کوئی بھیڑ دنبہ ذبح کرے تو اس کا ثواب کیا ہے۔ فرمایا اس کے بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے

(۳) مسافر بھی قربانی کر سکتا ہے | سنن ابوداؤد اور دارمی میں ہے:۔

عن ثوبان قال ضحى رسول الله صلے الله عليه وسلم ثم قال يا ثوبان اصلح لنا الشاة قال فما زلت اطعمه منها حتى قدمنا المدينة ثوبان سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منا میں قربانی کی پھر فرمایا۔ اے ثوبان اس گوشت میں سے ہمارے لئے بنا لے تو میں نے آپ کے لئے بنایا اور میں آپ کو اسی میں سے کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچ گئے۔

(۴) جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ کیا نہ کرے | صحیح مسلم سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ اور نسائی میں ہے:۔

عن ام سلمة عن النبي صلے الله عليه وسلم قال من راى هلال ذى الحجة فاراد ان يضحي فلا ياخذن من شعره ولا من اظفاره حتى يضحي ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقر عید کا چاند دیکھے اور قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ قربانی ذبح کرنے تک وہ نہ اپنے بال بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔ یعنی پہلی ذی الحجہ سے ۱۰ یا ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ تک۔

(۵) جو شخص قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ کیا کرے — سنن نسائی اور ابی داؤد میں ہے:۔

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم قال امرت بيوم الاضحى عيد اجعله الله عزوجل لهذه الامة قال الرجل ارأيت ان لم اجد الا منيحة انثى افاضحي بها قال لا ولكن تاخذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فتلك تمام اضحيتك عند الله عزوجل. عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ میں عید قربان کے دن عید مناؤں کیونکہ اللہ عزوجل نے اس امت کے لئے اُس کو عید قرار دیا ہے (آپ یہ فرما رہے تھے کہ) ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میرے پاس سوا دودھ دینے والی بکری یا اونٹنی کے اور کچھ نہو تو کیا میں اسی دودھ دینے والے جانور کی قربانی کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں (سچ ہے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) اس کی قربانی نہ کر بلکہ اپنے بال اور ناخنوں کو کاٹ اور مونچھ کے بال کتروا اور زیرناف کے بال مونڈ پس اللہ عزوجل کے نزدیک یہ تیری پوری قربانی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو اس قدر استطاعت نہو کہ وہ قربانی کا جانور خرید سکے تو وہ بال ناخن کاٹے لب کے بال کتروائے بال زیرناف مونڈے تو اللہ تعالیٰ اُس کو بھی قربانی کا پورا ثواب عطا فرمائے گا۔ قربان جائیے ایسے خدائے رحیم و کریم اور غفور اور رؤف پر جس کی رحمت جس کی عنایت جس کی سخاوت جس کا کرم جس کا رحم بھی اُسی کی طرح بے مثال اور بے نظیر ہے اور جو ہر چیز کو محیط ہیں۔ پھر بھلا یہ کیوں نہو کہ غریب مسکین بھی بغیر قربانی کے محض اللہ تعالیٰ کی عنایت عمیمہ کی وجہ سے قربانی کا پورا ثواب جھٹکا رلیں کسی نے سچ کہا ہے ؎

تو وہ داتا ہے کہ سیری نہیں دینے سے تجھے
لذت جود سے پھر مانگ سکھایا مجھکو

(۶) گھر والوں کی طرف سے اگر صرف ایک بکری قربانی کی جائے تو کافی ہے — سنن ترمذی ابن ماجہ موطا امام مالک اور سنن دارمی میں ہے:۔

عن عطاء بن يسار قال سألت ابا ايوب الانصاري كيف كانت الضحايا فيكم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان الرجل في عهد النبي صلى الله عليه وسلم يضحي بالشاة عنه وعن اهل بيته فيأكلون ويطعمون ثم تباهى الناس فصار كما ترى۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے پوچھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیسی قربانی کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ کے زمانہ میں ہر آدمی اپنے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا۔ پھر وہ سب اس میں سے کھاتے اور کھلاتے (فقیروں اور دوستوں کو) لیکن اس کے بعد لوگ فخر کرنے لگے قربانی میں۔ اب تو یہ حال ہے جیسے تو دیکھتا ہے (یعنی ایک آدمی محض دوستوں کو دیکھنے کیلئے کئی کئی قربانیاں کردیتا ہے)

اس حدیث کی مؤید وہ حدیث ہے جس کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور اُس کے الفاظ یہ ہیں کہ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ میں گیا۔ پس جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے اُترے اور ایک دنبہ آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اُس کو ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ قربانی میری طرف سے ہے اور میری امت میں اُن لوگوں کی طرف سے جس نے قربانی نہ کی۔"

(۷) ایک گائے یا ایک اونٹ میں سات آدمی قربانی کرنیوالے شریک ہو سکتے ہیں۔ — سنن مسلم ترمذی نسائی ابو داؤد ابن ماجہ۔ مالک دارمی میں ہے:۔

عن جابر قال نحرنا بالحديبية مع النبي صلى الله عليه وسلم البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة (جابر سے روایت ہے ہم نے حدیبیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ کو نحر کیا سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے کو بھی سات آدمیوں کی طرف سے)

(۸) قربانی کے اونٹ گائے بکری کی عمر دو سال سے ہرگز کم نہ ہونی چاہئے۔ — صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد نسائی ابن ماجہ میں ہے:۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح نہ کرو مگر مسنہ کو۔ لیکن اگر تم کو مسنہ نہ ملے تو دنبہ بھیڑ مینڈھا ایکسالہ جذعہ ذبح کرو۔

مسنہ بکریوں۔ بھیڑوں اور گایوں میں سے وہ ہے جو دو سال کی پوری ہو کر تیسرے سال میں لگی ہو۔[1] اور اونٹوں میں سے مسنہ کی عمر میں اختلاف ہے اور مجمع البحار۔ قاموس۔ صراح۔ شامی میں ہے کہ مسنہ وہ اونٹ ہے جو پانچ برس کا ہو کر چھٹویں سال میں لگا ہو۔ مگر رفع الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ لسان العرب اور نہایہ ابن اثیر میں ہے کہ مسنہ وہ اونٹ ہے جو دو سال کا ہو۔ پہلے قول کی تائید موطا امام مالک کی اُس حدیث سے ہوتی ہے جو بدیں الفاظ منقول ہے عبد اللہ بن عمر کہتے تھے قربانی کے لئے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ چاہیئے۔ اسی واسطے مناسب ہوگا کہ اگر اونٹ ایسا مل جائے جو چھٹویں سال میں ہو تو قربانی کی جاوے۔ اور اگر ایسا اونٹ دستیاب نہو تو بمجبوری ایسا اونٹ ذبح کیا جائے جس کی عمر دو سال سے کسی طرح کم نہو علیٰ ہذا القیاس بکری اور گائے بھی ایسی ذبح کی جائیں جو دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں لگی ہوں۔ مگر بھیڑ دنبہ مینڈھا جذعہ (یعنی ایک سال کی عمر کا) قربانی میں دیا جاسکتا ہے۔

(۹) اگر ایک سالہ بکری قربانی میں دی جاوے تو کافی نہیں ہو سکتی۔ — سنن دارمی میں ہے براء بن عازب سے منقول ہے کہ ابو بردہ بن نیار نے نماز پڑھنے سے پہلی قربانی کرلی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اُن کو بُلایا اُس وقت اُنہوں نے جو کچھ کیا

[1] نہایۂ ابن اثیر اور مجمع البحار میں مسنہ کی بابت یوں لکھا ہے والمسنة تقع على البقرة والشاة اذا اثنيا یعنی گائے اور بکری کو مسنہ اُس وقت کہتے ہیں جب اُن کے دو دانت نکل آویں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو دانت نکلنے پر مسنہ کا اطلاق ہے ہم دیکھتے ہیں اور اہل پیشہ کی شہادت ہے کہ ایک سال کے بعد بھیڑ بکری کے دانت نکل آتے ہیں پھر اُس کے مسنہ ہونے میں کیا شک رہا جو صاحب کہتے ہیں تیسرے سال میں نکلتے ہیں یہ اُن کی [illegible] تحقیق [illegible] ہو سکتی ہے (ایڈیٹر)

تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ تمہاری یہ بکری تو صرف گوشت (کھانے) کی بکری رہی۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے پاس ایک برس سے کم کا یا ایک برس کا ایک بکری کا بچہ ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں سے بہتر ہے فرمایا تم اُس کی قربانی کرلو۔ اور تمہارے بعد اس عمر کا بکری کا بچہ کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگا (روایت کیا اس کو حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں)

(۱۰) اگر قربانی کے لئے دوسالہ بھیڑ مینڈھا نہ ملے تو ایک سالہ بھی کافی ہوسکتا ہے۔

صحیح مسلم ہے:-

عن جابر قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضأن۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مُسنّہ کو لیکن اگر تمکو مُسنّہ نہ ملے تو بھیڑ مینڈھا دنبہ کا جذعہ (یعنی ایک سالہ) ذبح کرو۔

(۱۱) قربانی کیسے جانوروں کی کرنی مستحب ہے۔

(ا) بخاری مسلم ترمذی نسائی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ داری میں ہے:-

عن انس قال ضحی رسول الله صلے الله علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیده وسمی وکبر قال رایته واضعا قدمه علی صفاحهما ویقول بسم الله الله اکبر۔ انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ابلق (سفید اور کالے) سینگ دار قربانی کئے تھے اور بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اُن کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے اُن کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھے ہوئے تھے۔

(ب) صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں ہے:-

عن عائشة ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطاء فی سواد ویبرك فی سواد وینظر فی سواد فاتی به لیضحی به قال یا عائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الکبش فاضجعه ثم ذبحه ثم قال بسم الله اللهم من محمد و ال محمد ومن امة محمد ثم ضحی به حضرت عائشہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ ایک (ایسا) دنبہ سینگدار لاؤ جو سیاہی میں چلتا ہو (یعنی جس کے پاؤں سیاہ ہوں) سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی جس کا سینہ اور پیٹ سیاہ ہوں) اور سیاہی میں دیکھتا ہو (آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پس انہیں اوصاف کا دنبہ آپ کی خدمت بابرکت میں لایا گیا تاکہ آپ اُس کی قربانی کریں۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا چھری لے آؤ اور اُس کو پتھر پر تیز کرلو۔ لہذا میں نے اُس کو حسب الحکم تیز کرلیا اور آپ نے اُس کو لے لیا اور دنبہ کو پکڑ کر لٹا دیا پھر اُس کو ذبح کیا پھر فرمایا بسم الله اللهم تقبل من محمد ومن ال محمد ومن امة محمد یعنی شروع اللہ سبحانہ وتعالی کے نام سے یا الٰہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اولاد اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ پھر قربانی کی اس کے ساتھ۔

(ج) سنن نسائی ابن ماجہ ترمذی ابی داؤد میں ہے

عن ابی سعید قال ضحی رسول الله صلی الله علیہ وسلم بکبش اقرن فحیل یاکل فی سواد ویمشی فی سواد وینظر فی سواد ابو سعید سے روایت ہے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈھے کی جو سینگدار لمبے سینگ والا نر تھا اُس کا منہ کالا تھا اور پاؤں بھی کالے تھے آنکھ بھی کالی تھی۔ باقی بدن سفید تھا (یعنی چتکبرا یا ابلق تھا)

(د) مسند امام احمد سنن ابی داؤد ابن ماجہ دارمی میں ہے:-

عن جابر بن عبد الله قال ذبح النبی صلے الله علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض علی ملة ابراهیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذالك امرت وانا من المسلمین اللهم منك ولك عن محمد وامته باسم الله والله اکبر ثم ذبح جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذبح کے دن یعنی بقر عید کے دن دو مینڈھے سینگدار چتکبرے (سیاہ اور سفید) خصی ذبح کئے۔ اور جب آپ نے اُن کا منہ قبلہ کی طرف کیا تو فرمایا اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یا اللہ یہ قربانی تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی واسطے ہے محمد اور اس کی امت کی طرف سے اس کو قبول فرما۔

(۱۲) کیسے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے

(ا) مؤطا امام مالک۔ مسند امام احمد سنن۔ ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ منتقی۔ ابن جارود میں ہے:-

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قربانی میں کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ فرمایا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور مریض جس کا مرض ظاہر ہو اور دُبلا جس میں گودا نہ ہو۔

(ب) مسند امام احمد۔ سنن ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی میں ہے:-

عن علی قال امرنا رسول الله صلے الله علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم فرمایا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں اور مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا کی قربانی نہ کریں۔

مقابلہ وہ جانور ہے جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے جس کا پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور شرقا وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقا وہ ہے جس کا

کان چھدا ہوا ہو۔

(ج) سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے:۔

عن علی قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نضحی باعضب القرن والاذن

حضرت علی کہتے ہیں۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹے اور کنکٹے سے منع فرمایا۔

(۱۳) قربانی کس دن کرنی افضل ہے | صحیح بخاری سنن ابی داؤد۔ نسائی ابن ماجہ میں ہے:۔

عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان یذبح بالمصلی ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی کرتے تھے۔ یعنی دسویں ذی الحجہ کو:

(۱۴) عیدگاہ میں قربانی کرنی مستحب ہے | سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے:۔

عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان یذبح بالمصلی (ترجمہ ایضاً)

(۱۵) قربانی بعد نماز کی جائے۔ | سنن ابی داؤد۔ ترمذی دارمی میں ہے:۔

براء بن عازب سے منقول ہے کہ ابو بردہ بن نیار نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اُن کو بلایا۔ اور اُنہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کا آپ سے ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ بکری تو صرف گوشت (کھانے) کی بکری رہی اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے پاس ایک برس سے کم کا یا ایک برس کا بکری کا بچہ ہے جو میرے نزدیک دو بکریوں سے بہتر ہے۔ فرمایا تم اُس کی قربانی کرلو اور تمہارے بعد اس عمر کا بکری کا بچہ کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔

(۱۶) اگر قربانی نماز سے پہلے کرلی تو نماز کے بعد پھر کرنی پڑیگی۔ | سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

عن انس بن مالک ان رجلا ذبح یوم النحر یعنی قبل الصلوٰۃ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید انس بن مالک سے مروی ہے ایک شخص نے بقرعید کے روز نماز سے پہلے قربانی کی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم عالی صادر فرمایا۔

(۱۷) قربانی اَور کن ایام میں کرنی جائز ہے | موطا امام مالک میں ہے:۔

عن نافع ابن عمر قال الاضحی یومان بعد یوم الاضحی نافع سے روایت ہے ابن عمر نے کہا بقرعید کے بعد اور دو دن قربانی کے ہیں۔

(۱۸) ذبح کرنے سے پہلے چھری خوب تیز کی جائے | سنن دارمی میں ہے شداد بن اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم کیا ہے۔ لہذا جب تم لوگ جانور کو قتل یعنی ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیئے کہ تم لوگ اپنی چھری تیز کرکے اُس وقت جلدی سے اپنے ذبیحہ کو آرام دو:

(۱۹) قربانی کرنے والا قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے | صحیحین میں ہے:۔

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما و یقول بسم اللہ اللہ اکبر انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ابلق سینگ دار قربانی کیے تھے اور اُن کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اُن کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھے ہوئے تھے اور بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے۔

(۲۰) اگر اپنا جانور کسی اور کے ہاتھ سے ذبح کرائے تو بھی جائز ہے | موطاء امام مالک میں ہے:۔

عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحر بعض ھدیہ بیدہ ونحر غیرہ بعضہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی (قربانی) کی بعض جانوروں کو اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بعض کو اوروں نے ذبح کیا۔

(۲۱) ذبح کرتے وقت جانور کو لٹانا چاہیئے | صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں ہے:۔

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد و یبرک فی سواد و ینظر فی سواد فاتی بہ لیضحی بہ قال یا عائشۃ ھلمی المدیۃ ثم قال اشحذیھا بحجر ففعلت ثم اخذھا واخذ الکبش فاضجعہ ثم ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وال محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی بہ (ترجمہ ضمن ب میں گذر گیا)

(۲۲) ذبح کرتے وقت ذبیحہ کا منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیئے | مسند امام احمد سنن ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی میں ہے:۔

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز دو مینڈھے قربانی کیے اور جب اُن کو قبلہ رُخ کیا تو یہ دعا پڑھی اِنّی وجّھت

آئندہ ہفتہ تعطیل

اخیر اکتوبر کو اخبار کا بارھواں سال ختم ہونے والا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ ننھا سا بچہ (اہلحدیث) ۱۲ سال کی عمر کو پہنچا حسب دستور آخری ہفتہ کی تعطیل ہونی چاہیئے تھی مگر چونکہ درمیانی ہفتہ عید کا ہے جس میں اخبار روانہ نہیں ہوسکتا۔ اس لیے بجائے اخیر ہفتہ کے عید کا ہفتہ سالانہ تعطیل میں لیا جائیگا۔ ناظرین مطلع رہیں کہ ۱۲ ذی الحجہ ۲۲-اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ اُس کے بعد ۲۹-۶ کا نکلیگا۔ انشاء اللہ

ناظرین کو عید مبارک ہو

مینجر

(۹۵۶)

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰھم ان ھذا منك ولك عن محمد وامتہ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا۔

(۲۳) قربانی کے جانور کے حلقوم پر چھری پھیرنے سے پہلے کیا دعا پڑھنی چاہیئے | اوپر کی حدیث میں جو دعا ہے یعنی انی وجہت سے وانا اول المسلمین تک پھر اس کے بعد یوں کہے اللھم ان ھذا منك ولك عن (یہاں اپنا نام لے)

(۲۴) ذبح کرتے وقت اپنا قدم جانور کے پہلو پر رکھنا چاہیئے | بخاری - مسلم - ترمذی - نسائی - ابوداؤد - ابن ماجہ - دارمی میں ہے:-

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رایتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ اللہ اکبر (اس کا ترجمہ بھی (۱۱) ضمن آمیں اوپر گزرا)

(۲۵) جب جانور کے حلقوم پر چھری چلائے تو بسم اللہ اللہ اکبر کہے | اوپر کی حدیث ملاحظہ ہو۔

(۲۶) جب ذبح کرے تو اچھی طرح ذبح کرے | ملاحظہ ہو حدیث ۱۵ ؎

(۲۷) شکم کے بچہ کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ذبح ہے۔ | سنن ابی داؤد اور دارمی میں ہے:-

عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکم کے بچہ کا ذبح وہی ہے جو اس کی ماں کا ہے۔

(۲۸) شکم کے بچے کو کھا سکتے ہیں۔ | سنن ابی داؤد میں ہے:-

عن ابی سعید قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم ابو سعید سے منقول ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکم کے بچہ کے متعلق پوچھا (کہ کھا سکتے ہیں یا نہیں) آپ نے فرمایا اگر چاہو تو کھاؤ۔

(۲۹) قربانی کی کھال گوشت مساکین کو دینا چاہیئے | سنن ابن ماجہ میں ہے عن علی بن ابی طالب

اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا وجلودھا وجلالھا للمساکین علیؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم فرمایا کہ قربانی کے کل کا کل اونٹ بانٹ دیں یعنی اُن کے گوشت کھالیں جھولیں۔

(۳۰) قصاب کی اجرت کے بدلے میں گوشت قربانی کا دیا جائے نہ کھال نہ جھول | بخاری مسلم اور منتقی ابن جارود میں ہے:-

عن علی بن ابی طالب قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اقسم لحومھا وجلودھا وجلالھا علی المساکین ولا اعطی فی جزارتھا منھا شیئاً حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم فرمایا کہ آپ کے قربانیوں کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور بانٹ دوں گوشت اُن کا کھالیں اُن کی اور جھولیں مسکینوں پر اور نہ دوں قصابی میں اُس کے اُس میں سے کچھ۔

(۳۱) قربانی کا گوشت قربانی کرنے والا کھا سکتا ہے۔ | سنن ابی داؤد اور دارمی میں ہے:-

ثوبان کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گوشت میں سے ہمارے لئے بنالو تو میں نے اُس میں سے آپ کے لئے بنا لیا تو آپ برابر اُسی میں سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے۔

(۳۲) قربانی کے گوشت میں سے دوست احباب کو کھلانا۔ | سنن ابن ماجہ میں ہے عن جابر بن عبد اللہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر من کل جزور ببضعۃ فجعلت فی قدر فاکلوا من اللحم وحسوا من المرق جابر بن عبداللہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا منگایا پھر اُن سب ٹکڑوں کیلئے حکم دیا ایک ہانڈی میں پکانے کا پھر اُس کا گوشت سب لوگوں نے کھایا اور اُس کا شوربا پیا۔

(۳۳) قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک کھایا جا سکتا ہے۔ | سنن ابی داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی میں ہے:-

عن نبیشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام فکلوا وادخروا نبیشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا لیکن اب اُس میں سے کھاؤ اور رکھ چھوڑو۔

امام ابوداؤد اور دارمی کی روایات میں اتنا زیادہ ہے کہ "اور اتجار کرو" اتجار کے معنے ثواب حاصل کرنے کے ہیں۔

(۳۴) جس ذبیحہ کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ ذبح کے وقت اوس پر بسم اللہ کہی گئی یا نہیں اُسکا گوشت بسم اللہ کہکر کھانا | عن عائشۃ انھم قالوا یا رسول اللہ ان قوما حدیث عھد بالجاھلیۃ

یاتون باللحمان لا ندری اذکروا اسم اللہ علیھا ام لم یذکروا افنأکل منھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا وکلوا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمکو معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہی جاتی ہے یا نہیں۔ فرمایا تم لوگ بسم اللہ کہکر کھالو اور وہ لوگ نئے مسلمان تھے فقط ؎

اجتہاد و تقلید - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳/
(مینجر اہلحدیث)

مذاکرہ علمیہ

بعالی جناب فیض مآب جناب مولینا المکرم محمد ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب دامت برکاتہ -

بعد سلام مسنون کے معروض یہ ہے کہ ہمارے استاد نے ایک فتویٰ لکھا جس کو میں بعینہ ذیل میں نقل کرتا ہوں - اس کی بابت ان اطراف کے بعض بعض علماء کلام کرتے ہیں لہذا اطمینان کے واسطے یہ فتویٰ ارسال کیا جاتا ہے - آپ ازراہ کرم اخبار اہل حدیث کے کسی گوشہ میں جگہ دیں - اور امید ہے کہ اہل علم خصوصاً علمائے اہلحدیث اس فتوے کی صحت وعدم صحت پر توجہ فرمائیں گے (راقم محمد ظہیر الدین)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مرد نے اپنی بی بی کو متواتر تین طہر میں تین طلاقیں دیں اکنوں مرد طلاق دہندہ زوجۂ مطلقہ سے رجعت کر سکتا ہے یا بحکم طلاق ثلاثہ کے حکم حرمت کا رکھتا ہے بینوا توجروا

جواب

صورت مسئول عنہا میں مرد مذکور زوجۂ مطلقہ سے رجعت کر سکتا ہے اور طلاق ثانی وثالث لغو ہے اس لئے کہ صورت مسئول عنہا میں صرف ایک ہی طلاق واقع ہوئی ہے دوسری تیسری واقع نہیں ہوئی ہے - اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ قانون شرع شریف دربارۂ طلاق یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی مدخولہ کو طلاق دینا چاہے تو صرف ایک ہی طلاق دے - اور جب اس طریق سے ایک طلاق دیدے تو عدت کے اندر رجعت نکرلے یا عدت گزر جانے کے بعد برضائے طرفین موافق آیت اِذَا تَرَاضَوْا بِالْمَعْرُوْفِ پھر سے نکاح نہ کر لے تب تک اُس شخص کو اپنی بی بی مذکورہ کو دوسری طلاق دینے کا کوئی حق نہیں وہ بعد عدت بائنہ ہو جائیگی اور اگر دوسری طلاق دیدی تو وہ واقع نہیں ہوگی اسلئے کہ لعدتھن کی تفسیر زاد المعاد میں بروایت عبد اللہ بن عمر سرور کائنات سے قبل عدتھن اور مسلم میں فتلک الطلاق للعدۃ کما امرہ اللہ تعالیٰ ثابت ہے - پس معلوم ہوا کہ طلاق عدت شمار کے لئے دی جاتی ہے اب بیچ میں طلاق دینی لغو ہے - اور یہ بھی بدیہی بات ہے کہ طلاق کے معنی توڑنا - پس توڑے ہوئے کو توڑنا کیونکر ہو سکتا ہے اور ضمنیاً طلاق ثانی وثالث کی طلاق رجعی میں ہے چنانچہ ترمذی شریف میں ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان الرجل یطلق امرأتہ ماشاء اللہ ان یطلقھا وھی امرأتہ اذا ارتجعھا وھی فی العدۃ وان یطلقھا مائۃ او اکثر حتی قال رجل لامرأتہ

عید آنہ فنڈ

احباب اہل حدیث کی توجہ سے عید الفطر کے موقع پر اہلحدیث کانفرنس کے لئے آنہ فنڈ کی امداد کافی آئی تھی جو آج تک آرہی ہے الحمد للہ - اس لئے عید البقرہ کے موقع پر زیادہ کی امید ہے - پس بہی خواہان کانفرنس ابھی سے اپنے ہاں انتظام کرلیں تاکہ گزشتہ عید سے کم نہیں بلکہ زائد ہو ◆

ایڈیٹر

واللہ لا اطلقك فتبيني مني ولا اويك ابدا قالت وكيف ذالك قال اطلقك فكلما همت عدتك راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فقالت لها فسكتت عائشة حتى جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فسكت النبي صلى الله عليه وسلم حتے نزل القرآن اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ الطلاق مرتان طلاق رجعی کے بارہ میں نازل ہوا - اور اس حدیث سے طلاق مغلظہ کی صورت طلاق دیکر پھر رجعت کرنے کی معلوم ہوئی اور اگر عدت کے اندر رجعت کرلی یا عدت گزر جانے کے بعد بتراضی طرفین پھر سے نکاح کرلیا تو اگر شخص مذکور پھر کبھی دوسری طلاق دینا چاہے تو دوسری بھی اُسی طریق سے جو اوپر مذکور ہوا اور اُس دوسری طلاق کے بعد بھی جب تک عدت کے اندر رجعت نکرلے یا عدت گزر جانے کے بعد پھر سے بتراضی طرفین نکاح نہ کرلے تب تک اسکو اپنی بی بی مذکورہ کو تیسری طلاق دینے کا کوئی حق نہیں اور اگر تیسری طلاق دیدی تو وہ طلاق بھی واقع نہوگی اور اگر عدت کے اندر رجعت کرلی یا عدت گزر جانے کے بعد بتراضی طرفین پھر سے نکاح کرلیا - تو اگر پھر کبھی تیسری دینے کی خواہش ہو تو بھی مذکورہ بالا ہی دینی ہوگی - لیکن اب تیسری طلاق کے بعد نہ عدت کے اندر رجعت ہی کر سکتا ہے اور نہ عدت گزر جانے کے بعد پھر سے نکاح بلا حلالہ ہو سکتا ہے اور اگر مطلقہ مذکورہ مرد طلاق دہندہ کی مدخولہ نہیں ہو چکی ہو تو وہ پہلی طلاق سے بائنہ ہو جائیگی - نہ اُس کے لئے عدت ہے نہ مرد طلاق دہندہ رجعت کر سکتا ہے - چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا ہے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا - ہاں وہ عورت جس مرد سے نکاح کرنا چاہے خواہ زوج اول ہو یا اور کوئی ہو اُس سے بتراضی طرفین نکاح کر دیا جائے واللہ اعلم بالصواب

(راقم محمد ادریس باشدیب پوری)

ایڈیٹر اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے آیت متعلقہ کی تحقیق ہونی مقدم ہے وہ یہ ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ آیت کی تفسیر عام طور پر یہ کی جاتی ہے کہ دو دفعہ طلاق یکے بعد دیگر رجعی طلاق ہیں تیسری دفعہ کی طلاق مغلظہ ہے جس کے بعد حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ کا حکم ہے - مگر بعض اکابر اس کی یہ تفسیر صحیح نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ فَاِمْسَاكٌ میں جو فـ ہے اس کی تعقیب مَرَّتَانِ پر ہے یا ہر مرتہ پر اگر مجموعہ مرتان پر کہیں تو یہ خرابی لازم آتی ہے کہ پہلی دفعہ کے بعد امساک کا اختیار نہ ہو حالانکہ ہے - پس

ثابت ہوا کہ ہر مرۃ کے بعد (امساک اور تسریح) دونوں کا اختیار ہے۔ جب ہر مرۃ کے بعد دونوں کا اختیار ہے تو آیت کے معنے یہ ہونگے کہ ہر دفعہ کے بعد یا تو بالکلیہ روک لیا کرو یا بالکلیہ چھوڑ دیا کرو۔ بالکلیہ چھوڑ دیا تو بعد عدت اس خاوند سے یا جس سے چاہئے نکاح کرلے۔ اسی طرح جب تین نوبتیں ہو جاویں یعنی اول نکاح کے بعد ایک طلاق۔ پھر بعد عدت اُسی سے دوبارہ نکاح ہوا تو دوسرے کے بعد طلاق۔ پھر اُسی پہلے خاوند سے نکاح ہو کر تیسری طلاق ہوئی تو اب ان کا باہمی نکاح نہ ہوگا حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

میرے خیال میں اس آیت کے متعلق مذاکرہ ہونا چاہیئے کہ اس کی تفسیر کیا ہے۔

ہمارے ناظرین علماء کرام باوجود مذاکرات کو پسند کرنے کے لکھنے میں سستی کرتے ہیں خصوصاً وہ بزرگ جن پر قوم کی نگاہ لگتی ہے ایسے خاموش رہتے ہیں گویا یہ مذاکرات ان کے گوشگذار نہیں ہوتے۔

دوسری بات جس کا انسداد مذاکرات میں ہونا چاہیئے یہ ہے کہ جس صاحب کے خلاف کوئی تقریر ہو وہ ناراض نہ ہوا کرے بلکہ اس مخالف تقریر کو قابل جواب جان کر زور دلیل سے مغلوب کیا کرے کیونکہ اگر اس کے رد کی دلیل قوی ہے تو وہ اپنا اثر کر کے اس کا اثر مٹا دیگی۔ اور اگر اُس کے رد کی دلیل قوی نہیں ہے تو تاوقتیکہ قوی دلیل نہ ملے صبر و تحمل سے اس کو سوچنا چاہیئے اور بہ نسبت اس کے کہ اُس کے قائل پر خفگی کی جائے خود اپنے پر خفگی کرنی چاہیئے کہ میں آج تک اس بات کا قائل رہا مگر میں نے دلیل نہ تلاش کی یا نہ پاکر بھی اسی پر جما رہا۔ یہی بات قرآن شریف ہم کو سکھاتا ہے اِئْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ھدایت الزوجین ۔ نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت آر
(منیجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

واقعہ صلیب و وفاتِ مسیح از اناجیل[1]

اس عنوان سے ایک دو ورقہ "احمدیہ بلڈنگ مین ایسوسی ایشن لاہور" (یعنی لاہور کے مرزائیوں) کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اناجیل کے رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب پر چڑھایا جانا تو ثابت ہے ....

...... لیکن صلیب پر مرنا ثابت نہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ واقعہ صلیب کے بعد براہ ملک تبت ولایت کشمیر میں چلے آئے۔ جہاں پر بہت مدت کے بعد فوت ہو گئے۔ چنانچہ شہر سرینگر محلہ خان یار میں آپ کی قبر شہزادہ یوز آسف کی قبر کے نام سے مشہور ہے"

اس کے ضمن میں مرزائیوں نے حسب عادت مسلمانوں پر بھی لے دے کی ہے کیونکہ وہ واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

دونوں قومیں یعنی یہود (مخالفان مسیح) اور نصاریٰ (موافقان مسیح) اس امر پر متفق ہیں کہ فی الحقیقت مسیح کو ہی نہ کسی دوسرے شخص کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ پھر نہ معلوم کہ فیج اعوج کے زمانہ کے مسلمانوں نے مسیح کا چھت پھاڑ کر آسمان پر چلا جانا اور کسی اور آدمی کا مسیح کی تشبیہ بن جانا اور صلیب پر چڑھایا جانا کہاں سے لیا ہے" (صا)

اس کے بعد اناجیل مروجہ سے چند اقتباسات نقل کر کے اپنے مدعا کو ثابت کرتے ہیں اور خاتمے پر فرماتے ہیں:۔

ان واقعات کی موجودگی میں مسیح کے آسمان پر چلے جانے کا قصہ محض نصاریٰ اور مسلمانوں کی ڈھکوسلہ بازی ہے جس پر کوئی دلیل عقلی اور نقلی موجود نہیں (صلا)

اگر اس ٹریکٹ میں مرزائی جماعت کا روئے سخن صرف عیسائیوں کی طرف ہوتا اور ان کی کتب مسلمہ کے رو سے صرف انہی کو الزام دیا ہوتا تو ہم اسکے جواب کی چنداں ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن چونکہ بحکم

تا وکِ نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

ان کے لپیٹ میں حسب عادت مسلمانوں پر بھی زبان درازی کی گئی ہے۔ اس لئے ہم اس تحریر میں مرزائی جماعت کی غلط روی۔ گستاخی۔ کم علمی اور کج فہمی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

امر اول۔ یہود کے قول سے واقعہ صلیب کا اثبات یہودیت ہے نہ کہ اسلام۔ قرآن شریف کی نص قطعی وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ (اور نہیں مارا اُس کو اور نہ سولی دی اُسکو) صریح الفاظ میں یہود کے اسی ادعائے باطل کی تردید میں ہے۔

اسی طرح قرآن کے مقابلے میں نصاریٰ کے اعتقاد و کتب کا اعتبار نصرانیت ہے نہ کہ اسلام۔ جب قرآن سے ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح صلیب نہیں دئے گئے اور نیز یہ کہ کتب یہود و نصاریٰ محرف و موضوع ہیں تو دعوئے ایمان کے بعد قرآن کو چھوڑ کر کتب محرفہ و موضوعہ کا اعتبار چہ معنے؟

دیگر یہ کہ نصاریٰ کے سب فرقے بالاتفاق واقعہ صلیبی کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اُن میں اس بارے میں سخت اختلاف ہے اور شروع عیسویت میں کئی فرقے ایسے ہوئے ہیں جو واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت تسلیم نہیں کرتے تھے چنانچہ جارج سیل صاحب نے قرآن شریف کے ترجمہ انگریزی میں بذیل آیت وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ اس اختلاف کو بیان کیا ہے۔ اور ہم نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں اسے مفصل ذکر کر دیا ہے۔

اسی طرح حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی مشہور تفسیر میں بذیل آیت وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ نصاریٰ کے اس اختلاف کا ذکر کیا ہے۔

امر دوم۔ فیج اعوج کے زمانے کے مسلمان الخ اگر مرزائیوں کے خیال میں فیج اعوج کے زمانے سے مراد

[1] از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

ہم متاخرین کا زمانہ مراد ہے۔ تو معلوم ہو کہ ہم نے رفع آسمانی کا مسئلہ قرآن شریف کی آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ اور کتاب الاسماء والصفات کی اس حدیث سے لیا ہے اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء (صٓ۳) یعنی جس وقت نازل ہو گا تم میں ابن مریم آسمان سے۔ نیز حضرت ابن عباس کی اس روایت سے لیا ہے جو حافظ ابن کثیر نے آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کی تفسیر میں بیان کی ہے کہ رفع عیسٰی من روزنۃ فی البیت الی السماء قال وجاء الطلب من الیھود فاخذ وا شبھہ فقتلوہ ثم صلبوہ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام گھر کی کھڑکی میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اور جب آپ کو تلاش کرنے والے یہودی آئے تو انہوں نے اس شبیہ کو پکڑا اور اسے قتل کر کے صلیب پر لٹکا دیا۔“ اس کے بعد اس روایت کی اسناد کی نسبت فرماتے ہیں۔ وھذا اسناد صحیح الی ابن عباس ورواہ النسائی عن ابی کریب عن ابی معاویہ بنحوہ وکذا ذکرہ غیر واحد من السلف یعنی اس روایت کی اسناد حضرت ابن عباس کی طرف صحیح ہے اور اسے امام نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح کئی ایک دیگر بزرگان سلف نے بھی ذکر کیا ہے۔“

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ رفع عیسوی اور القائے شباہت کا عقیدہ مسلمانوں میں زمانِ صحابہ سے برابر متوارث چلا آیا ہے۔

اور اگر انجمن مرزائیہ کی مراد فیج اعوج کے زمانے سے حضرت ابن عباس کا زمانہ ہے جن سے روایت مذکور مروی ہے تو وہ اپنی گستاخی کی داد خود دیں کہ جس زمانہ کی خیریت کی شہادت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اُسے فیج اعوج[۱] کا زمانہ کہنا کہاں تک ایمان کو درست رکھتا ہے اور جو امر قرآن و حدیث سے ثابت ہو اور جسے امت صحابہ و تابعین سے برابر متوارث چلا آیا ہو اُسے ڈھکوسلہ بازی کہنا کس درجے کی ایمانداری ہے۔

بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (قرآن)

مرزائیوں کے استدلال میں ایک خاص لطف ہے کہ اناجیل مروجہ کو یقیناً اور مطلقاً ناقابل اعتبار بھی جانتے ہیں (ملاحظہ ہو صا سطر ۱۸) اور اپنے عقیدے کے ثبوت میں دلائل بھی اُنہی میں سے پیش کرتے ہیں اس اعتراض کا جو جواب خود مضمون نگار نے دیا ہے اُس نے ان کی صلیب کو اور بھی توڑ دیا چنانچہ وہ فرماتے ہیں ”جو لوگ اس (اناجیل بصیغہ جمع) کو معتبر مانتے ہیں اُن کے لئے اُس کی شہادت پیش کی جاتی ہے“ (صا سطر ۱۴/۱۵) اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ بیان و استدلال مسلمانوں کے برخلاف ہرگز موثر نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمان ان اناجیل مروجہ کو معتبر نہیں مانتے۔ اور مسلمانوں کے مقابلے میں خود مرزائیوں کو بھی مفید نہیں کیونکہ وہ خود بھی ان کتابوں کو یقیناً اور مطلقاً ناقابل اعتبار جانتے ہیں۔ لہٰذا واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت ثابت کرنے کے لئے کسی اور یقینی دلیل کی طرف جانا واجب ہو گا۔ اور وہ ہے نہیں۔

نیز یہ کہ جب انجیل التباسات کو ”شہادت“ کا مرتبہ دیا گیا تو معلوم ہوا کہ مضمون نگار کے نزدیک اصل بنائے ثبوت جو مقام حجت میں پیش ہو سکے کوئی اور چیز ہے۔ اور وہ اسلام کا مدعی ہو کر سوائے قرآن و حدیث کے اور کیا ہے۔ لیکن کس قدر مقام افسوس ہے کہ مرزائی جماعت نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت واقعہ صلیبی کے اثبات میں قرآن و حدیث میں سے آج تک کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ خود مرزا صاحب نے نہ اُن کے کسی خلیفہ نے نہ کسی اور مخدوم ملت نے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اُن سے اُس نص قرآنی یا حدیثی کا مطالبہ کریں جس پر وہ اپنے عقیدۂ صلیبی کی بنا رکھتے ہیں۔ کیا مرزائی بزرگوں میں سے کوئی ہے جو ہمارے اس مطالبہ کو پورا کرے؟ (دیدہ باید)

مرزائی جماعت نے انجیل کی بنا پر واقعہ صلیبی کو مان کر عیسائیوں سے اس قدر اختلاف کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر مرے نہیں لیکن وہ اس اختلاف میں بالکل ناحق پر ہیں۔ کیونکہ جب ان کتابوں کی نصوص بالتصریح مسیح علیہ السلام کے مر جانے اور پھر بھی اُٹھنے کی خبر دے رہی ہیں تو اب مرزائی جماعت کو کیا حق ہے کہ اُن کے خلاف اجتہاد میں دماغ سوزی کرے۔ کیونکہ اجتہاد کی ضرورت تو اُس وقت پڑتی ہے جب اس امر میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ ہر دو فرقے راہِ راست سے ہٹ گئے کیونکہ قطع نظر اس سے کہ یہ اناجیل معتبر ہیں یا نہیں خود ان کا بیان بھی واقعہ صلیبی کی عینی شہادت سے نہیں ہے۔ بلکہ صرف سماع و گمان ہے اور وہ بھی بے سند۔ اسی کی نسبت قرآن نے کہا ہے :-

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نساء پ۶	جن لوگوں نے اسمیں اختلاف کیا ہے۔ وہ اس کی نسبت شک میں ہیں اُن کے پاس سوائے

ظن کی پیروی کے کوئی یقینی بات نہیں ہے۔

اس بات کو ہم دو طریق سے ثابت کرتے ہیں۔

اوّل یہ کہ مصنفین اناجیل میں سے دو شخص متی اور یوحنا تو حواریوں میں سے ہیں اور دو شخص لوقا اور مرقس حواریوں میں سے نہیں بلکہ حواریوں کے تابعین و تبع تابعین میں سے ہیں۔

پس ظاہر ہے کہ لوقا اور مرقس کی شہادت عینی نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے جو کچھ بیان کیا وہ ضرور روایت سے ہے چنانچہ خود لوقا اپنے انجیل کے شروع میں لکھتا ہے :-

لوقا (۱) چونکہ بہتوں نے کمر باندھی کہ ان کاموں کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کریں (۲) جس طرح سے اُنہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کی خدمت کرنے والے تھے ہم سے روایت کی (۳) میں نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور پر دریافت کر کے تیرے لئے اے بزرگ تھیوفلس بہ ترتیب لکھوں (باب اوّل)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوقا نہ تو الہام کا دعوےٰ کرتا ہے نہ اپنی تحریر کو اپنی چشم دید کیفیت قرار دیتا

[illegible] اپریل (۱۹۳۵)

[۱] گمراہی کا زمانہ

ہے بلکہ صاف لفظوں میں روایت کہتا ہے۔ لیکن کسقدر مقام حیرت ہے کہ ساری کتاب پڑھ جاؤ کہیں بھی مروی عنہ یعنی اُس شخص کا پتہ نہیں بتایا جس سے لوقا نے امور مندرجہ کتاب کو روایت کیا ہے تاکہ ہم علےٰ وجہ البصیرت پرکھ سکیں کہ اس کا ماخذ درست ہے یا غلط اور اس کے راوی جن سے اس نے روایت کیا شرائط روایت کے مطابق قوی ہیں یا ضعیف۔

مرقس اور مرقس کی نسبت مصنف "یوسف آگس" اپنی کتاب موسوم "دی بائیبل ہینڈ بک" میں لکھتا ہے کہ "مرقس نے نہ تو حضرت مسیح کے کلام کو سُنا اور نہ وہ آپ کے حواریوں میں سے تھا۔" باوجود اس کے اس مصنف نے بھی اپنے راویوں کا پتہ نہیں بتایا کہ کس کس سے روایت کی۔ خیر ان کا قصہ تو ختم ہوا۔ اب دوسرے دو کا حال سنئے:۔

متی متی بے شک حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں میں سے ہے لیکن جو انجیل اُس کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق ہنوز شک رفع نہیں ہوا کہ اُس نے خود متی لکھا یا کسی اور نے۔ اوّل اس وجہ سے کہ خود اسی انجیل میں متی کے ایمان لانے کا ذکر غائبانہ طور پر کیا گیا ہے۔ چنانچہ باب ۹ آیت ۹ میں لکھا ہے:۔

پھر جب یسوع وہاں سے آگے بڑھا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے آ۔ وہ اُٹھ کے اُس کے پیچھے ہو چلا۔"

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ متی کا ایسے غیر معروف طور پر غائبانہ طریق میں ذکر کرنے والا متی کے سوا کوئی اور شخص ہے۔ چنانچہ یہ امر مرقس کے بیان سے اور واضح ہو جاتا ہے جو اسی واقعہ کو یوں بیان کرتا ہے۔

اور جاتے ہوئے حلفے کے بیٹے لیوی (متی کا دوسرا نام) کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا میرے پیچھے ہو لے وہ اُٹھ کر اُس کے پیچھے ہو لیا (مرقس باب ۲)

اور لوقا اس واقعہ کو یوں بیان کرتا ہے:۔

(۲۷) اور ان باتوں کے بعد وہ باہر گیا اور لیوی نام ایک محصول لینے والے کو چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُسے کہا میرے پیچھے آ (۲۸) وہ سب کچھ چھوڑ کر اُٹھا اور اُس کے پیچھے چلا (لوقا باب ۵)

مرقس اور لوقا کے بیان میں جس طرح متی کا ذکر غائبانہ ہے اور یہ مصنف متی کے سوائے کوئی اور صاحب ہیں۔ اسی طرح جب متی کی انجیل میں متی کا ذکر اسی طریق سے غائبانہ اور غیر معروف آدمی کی صورت میں ہے تو اس کا مصنف متی کے سوائے کوئی اور کیوں نہیں۔

پس جب یہ حال ہے تو معلوم ہوا کہ واقعات مندرجہ انجیل متی کسی آنکھ سے دیکھنے والے اور اپنے کان سے سُننے والے کے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ دیگر یہ کہ آگس صاحب اسی مذکور الفوق کتاب میں فرماتے ہیں "متی کی انجیل مرقس کی انجیل کی طرح اپنے مصنف کے نام سے ساکت ہے۔"

یوحنا باقی رہی انجیل یوحنا سو اس کے متعلق بھی آگس صاحب کی یہی رائے ہے کہ یہ بھی دوسری اناجیل کی طرح مصنف کے نام سے ساکت ہے اور جسے مصنف کہا جاتا ہے اُس کا ذکر غائبانہ ہے ساری انجیل میں (مصنفانہ حیثیت میں) نہ تو یوحنا کا نام ہے اور نہ اُس کے بھائی جیمس کا۔"

باوجود اس کے اس مصنف نے بھی واقعات مندرجہ کی روایت کے راوی کا پتہ نہیں بتایا۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ بموجب بیان مرقس اور متی کے واقعہ صلیب سے پیشتر ہی سب شاگرد آپ سے جدا ہو گئے تھے۔ پھر دیکھنے والا اور بیان کرنے والا کون تھا جس کا اعتبار کیا جائے چنانچہ مرقس باب ۱۴ آیت ۵۰ میں لکھا ہے:۔

(۵۰) تب وے سب اُسے چھوڑ کے بھاگ گئے (۵۱) مگر ایک جوان جو سوتی چادر اپنے بدن پر اوڑھے تھا۔ اُس کے پیچھے ہو لیا اور جوانوں نے اُسے پکڑا۔ (۵۲) پر وہ سوتی چادر ان کے ہاتھوں میں چھوڑ کر ننگا بھاگا

غرض کوئی بھی ساتھ نہ رہا۔

اسی طرح متی باب ۲۶ آیت ۵۶ میں لکھا ہے:۔

تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصنفین اناجیل کے پاس حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر لٹکائے جانے کے متعلق عینی شہادت کوئی نہیں اور نہ ہمارے پاس کوئی ایسی سند ہے جس سے ان کی روایات کو تحقیق کر سکیں جیسا کہ ہم اپنے ہاں کتب احادیث میں دیکھتے ہیں۔ کیونکہ مصنفین اناجیل نے اسنادات کو ذکر ہی نہیں کیا۔ صرف یوحنا کی انجیل میں اتنا مذکور ہے اور وہ بھی بلا سند کہ مریم مگدلینی اور ایک اور شخص پالے تھے۔ لیکن وہ شخص معلوم نہیں کون تھا۔ یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا مصنف کے سوا کوئی اور تھا جس سے اُس نے روایت کیا چنانچہ لکھا ہے:۔

(۲۴) یہ وہ شاگرد ہے جس نے ان کاموں کی گواہی دی اور اُن باتوں کو لکھا اور ہم کو یقین ہے کہ اُس کی گواہی سچ ہے"۔

مصنف اپنے آپ کو متکلم کے صیغے میں ذکر کر کے صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی شاگرد سے روایت کر رہا ہے۔ خود شاگرد اور واقعہ کا دیکھنے والا نہیں ہے۔ اب عیسائیوں کے لئے یہ مشکل ہے کہ اگر وہ یوحنا حواری کو اصل راوی کہیں تو اس کتاب کا مصنف کوئی اور ماننا پڑیگا۔ اور اگر یوحنا کو مصنف قرار دیں تو وہ موقع کا شاہد نہیں ہے لہذا نتیجہ صاف ہے کہ بیان اناجیل میں حضرت مسیح کے صلیب دیئے جانے کی نسبت کوئی عینی شہادت موجود نہیں ہے جسے ہم علم روایت کے اصول سے جان کر اُس کا اعتبار کر لیں۔

اس کے بعد ہم ایک اور تحقیقی بات لکھتے ہیں کہ واقعہ صلیبی کے بعض جزئیات کے متعلق اناجیل کے بیان میں باہمی اختلاف بھی ہے۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۷ میں لکھا ہے کہ:۔

(۱۷) اور وہ (حضرت مسیح) اپنی صلیب آپ اُٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا جو کھوپری کی جگہ کہلاتی ہے جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے۔

اور متی باب ۲۷ - آیت ۳۲ - اور مرقس باب ۱۵ آیت ۲۱ - اور لوقا باب ۲۳ - آیت ۲۶ میں لکھا ہے کہ شمعون نامی ایک کرینی آدمی کو بگار میں پکڑا کہ حضرت مسیح کی صلیب اُٹھائے اور پھر اُسے مقام گلگتا پر لائے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ یہودا اسکریوطی جس کی نسبت لکھا ہے کہ اُس نے آپ کو پکڑوایا اس کی بابت متی باب ۲۷ - آیت ۳ میں تو یہ لکھا ہے کہ اس نے آپ کو آپ پھانسی دی - اور اعمال باب ۱ آیت ۱۸ میں (یہ کتاب بھی لوقا مصنف کی تصنیف ہے) لکھا ہے کہ اُس نے بدکاری کی کمائی سے ایک کھیت حاصل کیا اور سر کے بل گرا - اور اس کا پیٹ پھٹ گیا - اور اُس کی ساری انتڑیاں نکل پڑیں - یہ اختلاف بیانیان اسی لئے ہے کہ چشمدید شہادت کوئی نہیں صرف سماعی روائتیں ہیں جس کا سر نہ پیر نہ راوی کا ذکر نہ سلسلہ اسناد کا پتا - اسی لئے قرآن شریف نے سب کا رد کر کے کہا کہ اُن کو کچھ بھی علم نہیں صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔

اِس مقام پر ہم "احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن" کے نوجوان ممبروں کو جن کی نگرانی و اہتمام میں یہ ٹریکٹ شائع ہوتے ہیں ایک مخلصانہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے مضامین شائع کرنے سے پیشتر کسی اہل علم کی نظر سے گزار لیا کریں کیونکہ وہ بوجہ بے علم یا کم علم ہونے کے مصطلحات علمیہ سے ناواقف ہوتے ہیں اور بہت سے الفاظ بے موقع لکھ جاتے ہیں جن سے اُنگلی اُٹھ لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں چنانچہ انجیلی بیان کو "شہادت" کہنا - اور پھر یہ کہ اناجیل کو غیر معتبر قرار دینا حالانکہ واقعہ صلیبی کے متعلق ان کی بنائے اعتقاد ہی اناجیل کے بیان پر ہے - نیز یہ کہ خالقِ پر کہنا مسیح کے آسمان پر چلے جانے پر کوئی دلیل عقلی موجود نہیں" حالانکہ واقعہ کا ثبوت عقل سے نہیں ہوا کرتا - یہ امور اُن کی بے علمی یا کم علمی کی مثالیں ہیں۔

آخر میں ہم کشمیری قبر کی نسبت بھی تحقیقی بات ذکر کرتے ہیں کہ اول تو مرزا صاحب کی پہلی اور پچھلی تصانیف میں اس امر میں اختلاف ہے - کہ مسیح کی قبر کہاں ہے - کیونکہ وہ ازالۂ اوہام میں تو فرماتے ہیں "سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا" (تقطیع خرد طبع اول ص۴۷۳ اور طبع ثانی تقطیع کلاں ص۲۲۳)

اور الہدیٰ ص۱۰۹ میں فرماتے ہیں کہ شہر سرینگر ولایت کشمیر میں فوت ہوئے - دوم یہ کہ اسی کتاب الہدیٰ میں حوالہ میں کتاب اکمال الدین کو پیش کرتے ہیں - سو وہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے - ہم اس کا کچھ ترجمہ بطور خلاصہ لکھتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اصل کتاب میں کسی اور شخص کا ذکر ہے اور مرزا صاحب نے حسب عادت لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اُسے حضرت عیسٰے قرار دے لیا ہے کیونکہ یوذ آسف اور یسوع کے تلفظ میں جاہلوں کو دھوکا لگ سکتا ہے شیخ ابن بابویہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ میں بسند خود محمد بن زکریا سے نقل کرتے ہیں کہ ممالک ہندوستان میں ایک بادشاہ تھا اُسکی مملکت میں دین اسلام شائع ہو چکا تھا - جب وہ تخت نشین ہوا تو اہل دین کو ستانے اور قتل کرنے لگا اس کے خوف سے بعض بھاگ گئے اور بعض گوشہ نشین ہو گئے - ان میں سے ایک اس کا وزیر بھی تھا - ایکدن بادشاہ نے درباریوں سے دریافت کیا کہ وہ وزیر حاضر نہیں ہوتا؟ اہل دربار نے اس کی کیفیت سے خبر دی - بادشاہ نے اُسے بلوایا اور زہاد کے لباس میں دیکھکر خفگی ظاہر کی وزیر نے بہت سمجھایا لیکن اسے کچھ بھی اثر نہوا آخر اُس کو مملکت سے نکلوا دیا - بعد اس کے بادشاہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا اور اُس کا نام یوذ آسف رکھا شہزادہ کی ولادت پر منجموں نے اُس کے طالع کی نسبت باتفاق کہا کہ یہ شہزادہ فرخندہ طلعت نیک اختر نہایت اقبالمند ہوگا - لیکن ایک بوڑھے منجم نے کہا کہ اس کا طالع و اقبال دنیوی جاہ و حشم کے متعلق نہیں بلکہ یہ سعادت مندی عاقبت کی ہے اور گمان غالب ہے کہ یہ شاہزادہ پیشوایانِ زہاد و عباد سے ہوگا"

اس کے بعد کئی سو صفحات تک شاہزادے کی تربیت اور دین حق کی طرف اُس کی رغبت اور علم دین کی تحصیل اور ترک سلطنت اور اختیار فقر کا ذکر ہے۔

اس بیان سے صاف روشن ہے کہ شاہزادہ یوذ آسف ممالک ہندوستان کے شاہزادوں میں سے ایک باہدایت و باایمان شاہزادہ ہوا ہے جسے خدا تعالےٰ نے دین حق کی راہ دکھائی - نہ یہ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام بنی اسرائیلی پیغمبر ملک کشمیر میں آئے اور یہاں فوت ہوئے ہم قادیانی مقلدوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ وہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ کو نکال کر ہمارے سامنے کسی مجلس میں اسمیں سے حضرت عیسٰے علیہ السلام بنی اسرائیلی پیغمبر کا ذکر نکال کر دکھا دیں - ورنہ اس فریب دہی سے باز آ دیں

اور مرزا صاحب نے جو آیت وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ کو دستاویز بنایا ہے - اس سے مراد ارض مقدس ہے جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں مذکور ہے اور قرآن شریف کی دیگر آیات بھی اس کی تائید کرتی ہیں - دنیا پر ٹھنڈے پانی والی اونچی زمین صرف کشمیر ہی نہیں کہ ہم خواہ نخواہ اُسے ہی قرار دیں - ارض مقدس بھی اونچا قطعہ ہے اُس کے پانی ٹھنڈے اور زمین ہریاول سے بھری اور باغات سے سجی ہوئی ہے اور ہمکو خدا تعالےٰ نے اس کی سیر بھی نصیب کرائی ہے اور مرزا صاحب چونکہ اس مقدس زمین کی زیارت سے محروم تھے اس لئے اُن کو کشمیر کے سوا سرسبز مقام کوئی زمین میں نظر نہ آیا - حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کی نسبت ہم نے ایک مستقل کتاب الخبر الصحیح عن قبر المسیح لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ حدیثوں میں حضرت عیسٰے کا مدفن مدینہ طیبہ اندرون روضہ پاک آنحضرت صلعم ہے

واللہ الہادی (خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

شادی کا پیغام اور نبوت / ازرہ... (۹۶۵)

انجمن اہلحدیث ملتان کا فوٹو

اس انجمن کو قائم ہوئے عرصہ چار سال کا گزرا ہے اس کے اراکین حسب ذیل ہیں :- صدر انجمن - نائب صدر مشیر انجمن - نائب مشیر - مشیر مال - نائب مشیر مال - محاسب انجمن - نائب محاسب - امین انجمن

ابتدائے زمانہ میں اس انجمن کے اراکین میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ صدر انجمن ماشاء اللہ ایک اعلےٰ درجے کے محدث مولوی ہیں - نائب صدر انجمن بھی ان سے کم نہیں - صدر انجمن کا مع چند اراکین کے یہ خیال ہے کہ انجمن قائم کرنا سنت ہے - اسی کا نام مجلس شورےٰ ہے - نائب صدر انجمن کا یہ خیال ہے ہیئت موجودہ سے یہ بدعت ہے چنانچہ اسی کا غلغلہ و شور عام لوگوں کے گوشگذار ہوگیا - اس اختلاف کی بدولت لوگوں نے چندہ دینا بند کردیا - علمائے ہندوستان منصف مقرر ہوئے آخر فیصلہ یہ ہوا کہ بدعت نہیں بلکہ سنت ہے - اور مجلس شورےٰ اسی کا نام ہے - چونکہ یہ فیصلہ نائب صدر انجمن کے برخلاف تھا اس لئے آں صاحب نے تو استعفا دیدیا اور انجمن سے علیحدہ ہوگئے - اس چار سال کے عرصہ میں انجمن کو تقریبًا صما صہ بطور چندہ وصول ہوئے - اور خرچ بھی تقریبًا ملا صہ ہوا - باقی اس وقت تمار روپیہ امین صاحب کے پاس محفوظ ہے - باہمی اختلاف کی وجہ سے نوبت بعدالت جانے والی ہے جس سے انجمن کا نام و نشان بھی باقی نہ رہیگا اور یہ روپیہ موجودہ شائد مقدمہ بازی پر خرچ ہوگا اہلحدیث ملتان کی ایک ٹوٹی پھوٹی عیدگاہ ہے جس کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم فرمایا ہے کہ اس کو آباد کیا جاوے - ایسی روپے کی ضرورت وہاں لگانے کی تھی اگر روپیہ مقدمہ بازی سے بچ جاوے تو یہ مصرف اچھا ہے - آپ از راہ مہربانی میرے اس مضمون کو مع نصائح کے پرچہ اہلحدیث میں درج فرماکر مشکور فرمادیں - اگر خدانخواستہ یہ انجمن اہلحدیث ٹوٹ گئی تو مخالفین کو مضحکہ کا موقع ملجاوے گا - مدعا یہ کہ انجمن بھی قائم رہے اور اس کا اختلاف بھی جاتا رہے - اہلحدیث ملتان کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کی جاتی ہے کہ آپ ان خودغرضیوں کو چھوڑدو اور باہمی اتفاق سے عیدگاہ کو آباد کرو - سرکار نے بعد آبادی عیدگاہ کے دوسری زمین دینے کا وعدہ کیا ہے کچھ کرد کھلاؤ - اور اللہ کے دربار میں اور لوگوں کی نظروں میں وقعت اور قدر حاصل کرو - باہمی اختلاف سے تمام جہان خندہ بازی کریگا - ساری عزت برباد ہوگی - ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو -
اب آگے چاہے تم مانو نہ مانو

(الراقم خیرخواہ انجمن اہلحدیث ملتان (مولوی) یار محمد اندرون پاک دروازہ ملتان شہر)

ایڈیٹر - مراسلہ ہذا میں بعض افراد کا نام بنام ایسے واقعات کے ساتھ ذکر تھا جن کی ہمکو تصدیق نہیں ہے اس لئے اُس حصہ کو حذف کرکے اصل مطلب کی بات درج کردی ہے - ہائے افسوس - لوگ اتفاق کے فوائد سے کیوں بےخبر ہیں حالانکہ ؎

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بےدولتی از نفاق خیزد

خوش قسمتی سے آج کل کے بعض سرگروہ اتفاق اسکو سمجھتے ہیں کہ ہمارا مخالف ہم سے ساری باتوں میں ہمخیال ہوجائے - بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے - اگر میرا یہ حق ہے کہ میں اپنے مخالف کو اپنا ہمخیال بنا کر اتفاق کروں تو اُس کا بھی حق ہے کہ وہ اس بات پر اڑے کہ جب تک میری ساری باتیں نہ مانوگے میں متفق نہونگا - اس طرح تو دنیا سے اتفاق عنقا کی طرح نام کے سوا کہیں پایا نہ جائیگا - اس لئے ایسے لوگوں کی نسبت ہمارا خیال ہی نہیں یقین ہے کہ جو لوگ مخالف پر اس امر کا زور ڈالتے ہیں کہ ہمارا بات میری مانوگے تو میں اتفاق کرونگا دراصل وہی اتفاق کے مخالف ہیں - اتفاق کے معنے بہت آسان ہیں باوجود صدہا اختلافات کے جو کام دونوں میں برابر مشترک ہو اُس کو مل کر انجام دینا بس یہ اتفاق ہے دگر ہیچ - اس میں کیا مشکل ہے - خدا مسلمانوں کو خصوصًا اہلحدیثوں کو سمجھ عطا کرے +

قادیانی سوال و جواب

جناب مولانا صاحب السلام علیکم

ہم قادیان میں گئے - اور مرزا بشیر الدین محمود ولد مرزا صاحب آنجہانی سے اثنائے گفتگو میں آپ کے متعلق اُن کے اشتہار آخری فیصلہ کا ذکر آگیا - ہم نے کہا کہ مرزا صاحب نے جو مولوی صاحب کے حق میں بددعا کی تھی اُس کا الٹا اثر کیوں پڑا - کیونکہ مولوی صاحب کی زندگی ہی میں مرزا صاحب مرگئے -

اُس کے جواب میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے کہا کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کے جواب میں لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے - اس لئے مرزا صاحب فوت ہوگئے - اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی رسی دراز ہوگئی - اور وہ زندہ رہے - پس آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار اطلاع دیں کہ کیا آپ نے اپنے اخبار میں مرزا صاحب کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے ؟

(طبیب علی عبدالرسول جبل پوری)

ایڈیٹر - محض جھوٹ - کذب اور افترا ہے میں نے کئی دفعہ انعامی اشتہار شائع کیا ہے مگر کسی نے آج تک میری کوئی تحریر نہیں دکھائی جھوٹ بولنا یوں بھی بُرا ہے مگر مذہبی آدمیوں خصوصًا مذہب علی الخصوص الہامی لوگوں کے حق میں تو اتنا بُرا ہے کہ جھوٹ کو بھی شرم آنے لگتی ہے +

عید کے موقع پر

اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھکر غریب فنڈ کے لیے بھی کچھ بھیجیں ؎

خوردہ ہماں بر بر یاراں .... خوری -
(ایڈیٹر)

مُتفرقات

طبی استفسار ۱۵
میرے ایک دوست منشی غلام علی صاحب ساکن کنڈیاری عرصہ ایک سال سے بوجہ بیماری بولا تپ ہونے سے ہوگیا تھا - اب بالکل بولا ہوگیا ہے - کوئی صاحب نسخہ دعا، والدوا رسے فی سبیل اللہ مجرب علاج فرماکر اجر عظیم پاویں - والسلام (خاکسار مولوی شاہ محمد عبدالعزیز خریدار ۳۴۶۶)

نوٹ طبی سوال کے لئے ۲ر کے ٹکٹ غریب فنڈ میں آنے چاہئیں جو صدقہ کا کام بھی دینگے -

ضرورت واعظ ایک ایسے واعظ کی ضرورت ہے جو قرآن حدیث کا وعظ سُنا کر عوام الناس کو فائدہ پہنچائے - علاوہ اس کے ترغیب چندہ برائے مدرسہ محمدیہ اس کے ذمہ ہوگی تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت اس پتہ پر:-
(ابوالحسن عبدالمجید مدرس مدرسہ بھٹوئہ ڈاک خانہ دینانگر ضلع گورداسپور پنجاب)

اہلحدیث کانفرنس کی امداد تجویز ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کا چندہ جو علاوہ صدر دفتر دہلی کے اس دفتر میں پہنچ رہا ہے ہفتہ وار اس کا اعلان کیا جایا کرے - اس کے بعد کل حساب ماہواری یا سہ ماہی صدر دفتر کی طرف سے ہوتا رہیگا -

گزشتہ ہفتے ۱۲ آنہ فنڈ از جبلپور مرسلہ منشی جان محمد صاحب ٹھیکہ دار ۱۲ ؎ + از حکیم محمد عبدالرحیم صاحب از مقام پڈنا ضلع کرشنا (علاقہ مدراس) ۴ ؎ + ۲ آنہ فنڈ از ماچھی واڑہ ضلع لودہانہ مرسلہ عبدالغفار عبدالستار صاحبان ۱۲ ؎ + از محمد سلیمان صاحب سوداگر جاجرلہ ضلع محبوب نگر (دکن) ۴ ؎ جزاھم اللہ خیر الجزاء
بہی خواہان کانفرنس آئندہ عید کے لئے کمربستہ ہو جاویں +

طبی استفسار ۱۶
ایک لڑکا بعمر ۱۳ سال مرض ضیق النفس میں مبتلا ہے - چڑھتے چاند اس کو دم کا زور ہو جاتا ہے اور ایک ماہ میں دو یا تین دفعہ یہ حالت ہو جاتی ہے کمزور بہت ہے - پیٹ بڑھ گیا ہے - ٹانگیں اور بازو کمزور ہوگئے ہیں - کوئی مجرب نسخہ درکار ہے کوئی صاحب توجہ کریں - بیماری ۲ سال کی عمر سے لگی ہوئی ہے ۲ر کے ٹکٹ برائے غریب فنڈ ارسال ہیں
(تابعدار شیخ غلام محمد خریدار ۴۰۵۷)

اہل ہمت توجہ فرماویں یہ عاجز کتب مندرجہ ذیل کی خریداری کی طاقت نہیں رکھتا - اس لئے اہل ہمت سے عرض ہے کہ وہ اس مسکین پر نظر عنایت فرماکر فی سبیل اللہ کتب ذیل خرید کر مرحمت فرمادیں یہ آپکا صدقہ صدقات جاریہ سے ہوگا - اور غریب مسلمان کو علم دینی حاصل ہوگا کتب یہ ہیں:- تفسیر ثنائی اردو (کامل) حیوۃ الحیوان اردو چھاپہ نول کشوری + صحیح بخاری اردو ترجمہ کامل مرزا حیرت + سیرت البخاری اردو + تقابل ثلاثہ + اسلام اور برٹش لا + میرا پتہ یہ ہے:-
(محمد حسین چک ۲۱ ریشے ڈاک خانہ کوروٹانہ چک ۲۲ ضلع لائلپور براستہ اسٹیشن چک جھمرہ)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۹ر ۹ پائی - سابقہ ۱۴؎ + کل ۱؎ +
ایک اخبار بنام مولوی کریم الدین امام مسجد جنڈیالہ جاری کیا گیا - عہ از سائل + باقی رہا ایک روپیہ ۹ آنے (عہ)

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ نومبر میں ختم ہے ۵ نومبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا - اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہو تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق دفتر کا نقصان نہ ہو - بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض احباب ایک پیسہ کا پوسٹ کارڈ نہیں لکھ سکتے اور اس کی بجائے دفتر کا سوا ڈیڑھ آنہ کا نقصان کر دیتے ہیں جو ایک اسلامی اخلاق سے بہت بعید ہے + (مینیجر)

۱ + ۴ + ۱۸ + ۲۶ + ۲۷ + ۳۹ + ۴۲ +
۵۶ + ۶۳ + ۶۴ + ۷۶ + ۷۷ + ۸۵ + ۸۷ +
۱۱۱ + ۱۱۵ + ۱۱۷ + ۱۲۳ + ۱۴۴ + ۱۶۷ +
۱۹۰ + ۲۰۰ + ۲۵۴ + ۳۴۲ + ۲۵۲ + ۴۰۲ +
۴۱۸ + ۴۳۱ + ۵۶۵ + ۹۲۶ + ۹۴۱ + ۹۵۴ +
۹۶۱ + ۹۸۲ + ۹۹۴ + ۱۳۵۵ + ۱۳۶۷ +
۱۵۲۳ + ۱۵۴۹ + ۱۵۵۳ + ۱۷۷۹ + ۱۷۸۰ +
۱۷۹۷ + ۱۸۰۷ + ۱۸۰۹ + ۱۸۹۱ + ۱۹۷۶ +
۲۱۰۰ + ۲۱۰۱ + ۲۱۱۸ + ۱۹۲۱ + ۲۱۲۶ +
۲۱۲۸ + ۲۱۳۶ + ۲۱۳۸ + ۲۳۱۶ + ۲۴۴۹ +
۲۵۱۲ + ۲۵۱۸ + ۲۵۲۵ + ۲۵۲۶ + ۲۵۲۷ +
۲۵۲۸ + ۲۵۳۲ + ۲۵۳۴ + ۲۵۴۱ + ۲۵۵۷ +
۲۵۸۰ + ۲۶۱۹ + ۲۷۸۲ + ۲۸۴۲ + ۲۸۵۰ +
۲۹۹۶ + ۳۰۰۸ + ۳۰۱۰ + ۳۰۱۶ + ۳۰۲۰ +
۳۰۲۴ + ۳۰۳۳ + ۳۱۶۴ + ۳۲۱۹ + ۳۲۳۶ +
۳۲۴۹ + ۳۲۵۱ + ۳۳۱۲ + ۳۳۷۹ +
۳۳۸۴ + ۳۳۸۶ + ۳۳۸۷ + ۳۳۸۹ +
۳۴۰۱ + ۳۴۰۲ + ۳۴۰۸ + ۳۴۸۸ + ۳۴۹۳ +
۳۴۹۴ + ۳۵۰۱ + ۳۵۰۳ + ۳۵۰۹ +
۳۵۲۹ + ۳۷۹۵ + ۳۷۹۷ + ۳۷۹۹ +
۳۸۰۱ + ۳۸۰۲ + ۳۸۰۳ + ۳۸۰۴ + ۳۸۰۵ +
۳۸۰۶ + ۳۸۰۷ + ۳۸۰۸ + ۳۸۰۹ + ۳۸۱۰ +
۳۸۱۱ + ۳۸۱۲ + ۳۸۱۳ + ۳۸۱۴ + ۳۸۱۵ +
۳۸۱۶ + ۳۸۱۷ + ۳۸۲۰ + ۳۸۲۱ + ۳۸۲۳ +
۳۸۲۶ + ۳۹۴۹ + ۳۹۶۲ + ۳۹۶۷ + ۳۹۷۸ +
۳۹۸۴ + ۳۹۸۶ +

دعاء صحت میرے والد مولوی محمد صاحب بکادی سخت بیمار ہیں ناظرین دعائے صحت فرماویں (محمود)
اللھم اشفہ بشفاءک +

ارمغان عید یہ چھوٹی تقطیع کی ۶۴ صفحہ کی ایک کتاب ہے جس میں احکام عیدین کے علاوہ نظم ونثر میں عید کے متعلق قدیم وجدید مشہور شاعروں اور ادیبوں کے متفرق مضمون اکٹھا جمع کئے گئے ہیں قیمت ۴ر
ملنے کا پتہ :- دارالاشاعت امرتسر

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق [illegible] جو خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ ۱۰ اکتوبر تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایک آسٹروی آبدوز کشتی نے ایک فرانسیسی سٹیمر کو ساحل یونان کے قریب غرق کر دیا۔ اہل جہاز کو کشتیوں میں بیٹھکر چلا جانے کی اجازت دیگئی۔

ایک برٹش آبدوز کشتی نے ایک جرمن سٹیمر کو غرق کر دیا۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ایک سٹیمر کو جو کراچی سے انگلستان کی طرف جا رہا تھا غرق کر دیا۔

ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ ان کا ایک ہوائی جہاز ۴ اکتوبر کو تباہ ہو گیا۔

آسٹریا کے ہوائی جہازوں نے سرویا کی ریلوی لائنوں پر بم پھینکے۔

پانچ انگریزی ہوائی جہازوں نے ذی برگس پر حملہ کیا اور بم گرائے۔

اخبار سٹیٹسمین کلکتہ کا ایک لندنی تار مظہر ہے کہ آغاز جنگ سے اب تک ۶۰ یا ۷۰ جرمن آبدوز کشتیاں غرق اور گرفتار ہو چکی ہیں۔

فرانسیسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو گرا کر اس کے عملے کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے لیبرون اور ٹیئر کے ریلوے سٹیشنوں پر چالیس بم گرائے۔

اس ہفتے بلقانی معاملات نے سخت تشویشناک حالت پیدا کر دی ہے۔

بلغاریہ بالکل جرمن زیر اثر آگیا ہے۔

روس نے بلغاریہ کو الٹی میٹم دیا تھا کہ یا تو وہ اپنے ملک سے جرمن افسروں کو نکال دے ورنہ اس سے تمام تعلقات منقطع کر لئے جائیں گے۔ میعاد الٹی میٹم ۲۴ گھنٹہ تھی۔

انگریزی۔ فرانسیسی اور اٹلی کی گورنمنٹیں بھی اس الٹی میٹم سے متفق تھیں۔

بلغاریہ نے اس الٹی میٹم کا جو جواب دیا وہ ناکافی سمجھا گیا اس لئے دول متحدہ نے بلغاریہ سے اپنے سفرا کو واپس بلا لیا ہے۔

بلغاریہ نے سرویہ کو مقدونیہ کے متعلق الٹی میٹم دیکر ۲۴ گھنٹہ میں جواب طلب کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ بلغاریہ اپنی فوج کی خود کمان کریگا۔

انگریزی اور فرانسیسی فوجیں براہ سالونیکا سرویہ کی مدد کو آرہی ہیں۔

آسٹریا اور جرمنی کی فوجیں بھی سرویا پر حملہ کرنے کے لئے چلی آرہی ہیں تاکہ اپنی لائن بلغاریہ سے ملا دیں جو ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

دو روسی جنگی جہازوں نے بڑی سرگرمی سے وارنا پر جو بحیرہ اسود میں بلغاری بندرگاہ ہے گولہ باری شروع کر دی ہے۔

بلغاریہ کی شرکت جنگ کے باعث رومانیہ بھی اپنی فوجیں جلد جلد اکٹھی کر رہا ہے۔

یونان بھی اگرچہ فوج اکٹھی کر رہا ہے لیکن کسی بات پر شاہ اور وزیر اعظم میں اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ یونانی وزارت مستعفی ہو گئی اور نئے سرے سے دوسری وزارت مرتب کی گئی ہے۔

اخبار لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ جدید یونانی وزارت نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر جنگ خرابی موسم کے باعث رکی ہوئی ہے۔

مشرقی میدان جنگ میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

گلیشیا کے علاقہ میں روسی پیش قدمی کر رہے ہیں۔

آسٹروی گورنمنٹ نے جو اعلان شائع کیا ہے اس میں اس روسی پیش قدمی کو تسلیم کیا ہے۔

ڈونسک کے علاقہ میں جنرل وان ہنڈنبرگ کی فوج پر روسی فوجوں نے حملہ کر کے کئی جرمن خندقوں کو فتح کر لیا ہے۔

جو جرمن قیدی ڈونسک کے قریب روسیوں نے گرفتار کئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ جرمن ڈونسک کو فتح کرنے کے لئے بڑی سرگرمی سے تیاری کر رہے ہیں بڑی سخت تکلیف سے بھاری توپیں لائی گئی ہیں اور دن رات موٹر کاروں کے ذریعہ گولے لائے جا رہے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں توپ خانوں کی سخت لڑائی جاری ہے اور فرانسیسی اور انگریزی فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں۔

انگلستان کے ملک الشعراء رڈیارڈ کپلنگ کا بیٹا میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

فرانس کا ایک ہوائی مراسلہ مظہر ہے کہ تمام روس میں مسلسل بارش ہو رہی ہے۔

فرانسیسی فوجوں نے سینٹ میری کے قریب جرمن لائن کو توڑ دیا۔

روسی شاہی کونسل میں پہلے یہودی ممبر کا تقرر ہوا ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ ترکوں نے کوہ قاف میں پیش قدمی کرنی چاہی تھی لیکن روک دی گئی۔

انگریزی فوجوں نے بصرہ کے نواح میں ترکی فوجوں کو شکست دی۔

۲۲۵ حاجی جہاز سردار میں بمبئی سے جدہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جرمنوں کے ہوائی جہازوں کے نقصان کا اندازہ آٹھ فی یوم ہے۔

میدان جنگ میں سپاہیوں کے پڑھنے کیلئے خندقوں میں بھی اخبار شائع ہوتے ہیں۔

گورنمنٹ سوئٹزرلینڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ پاپائے روم کی تجویز کے مطابق تمام متخاصم ممالک کے قیدیوں کو لینے کو تیار ہے۔

جرمنی میں جنگ پر ڈیڑھ ہزار سے زیادہ کتابیں لکھی گئی ہیں۔

مومیائی

قیمت ۵۲

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی اثر ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی

قیمت فی چھٹانک آدھ پاؤ پختہ ہے پاؤ پختہ ہے مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

عبدالرحمن صاحب نگر ضلع گورکھپور سے لکھتے ہیں جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم مینے اکثر دفعہ مومیائی آپ کے ہاں سے منگوائی ہے۔ مفید پائی۔ براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ بذریعہ وی پی اور مرحمت فرمادیں۔ (۱۶ اگست سنہ ء)

نیاز محمد خاں صاحب کنز کٹر مونہ بنگال سے لکھتے ہیں۔ مخدوم بندہ جناب حکیم صاحب دام عنایتہ تسلیم۔ مزاج شریف۔ مینے آپ کے ہاں سے پاؤ بھر مومیائی منگوائی تھی جس کو دو سال ہوئے۔ اس سے مجھکو بہت فائدہ ہوا۔ اکثر امراض پر مفید ہے۔ اب میرے ایک دوست اور عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک وی پی بپتہ ذیل بہ کردیں۔ دیتہ ضلع حصار موضع . . . (۲۰ اگست)

نور خاں صاحب لکھتے ہیں۔ السلام علیکم۔ پیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپ کے ہاں سے منگا چکا ہوں۔ مفید ہوئی آدھ پاؤ وی پی کے ذریعہ بھیجدیں۔ (محمد عبدالحفیظ خاں حیدرآباد دکن) (۲۳ اگست سنہ ء)

ملنے کا پتہ

ہمدرد ایجنسی میدان الحنفی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

نہایت مفید و کارآمد کتابیں سستے داموں پر

لسان الغیب

ڈاکٹر اقبال نے حال میں ایک مثنوی اسرار خودی کے نام سے شائع کی ہے اسمیں بلبل شیراز حافظ پر سخت اعتراضات کیے ہیں۔ انکا جواب حکیم فیروزالدین احمد صاحب طغرائی کے قلم سے قابل دید ہے

ذخیرہ معلومات اطبا کے حاذقین کے نہایت اعلیٰ تجربات چیدہ صدری نسخے۔ نمک کی ضروری مفید دکارآمد صنعتی ترکیبیں اور مجرب و سہل کشتہ جات کے صحیح نسخے اس میں درج ہیں اس کتاب کا ہر ایک کے پاس ہونا کئی پہلوؤں سے مفید ہے۔ بانچہ قیمت صرف

مکمل مسدس حالی مسدس مد و جزر اسلام۔ مع ضمیمہ جدید حالی صاحب میں مولانا حالی کے دلچسپ حالات و واقعات شامل کر کے پاکٹ ایڈیشن بہ نہایت **مع حیات حالی** خوشخط لکھائی۔ چھپائی اور ولایتی کاغذ پر شائع کی گئی ہے قیمت فی جلد ۸ مجلد ۱۲

عذر شکوہ ڈاکٹر اقبال کے شکوہ کا جواب۔ قابل دید۔ ہر پہلو سے عمدہ

ارمغان عید عید کے متعلق گذشتہ اور موجودہ سید القلم حضرات کے دلچسپ مضامین کا مجموعہ (مرتبہ ایڈیٹر وکیل)

ازالة الغين عن كلمة الشهادتين مولوی محمد امین صاحب واعظ اہلحدیث کالونکی نے اس رسالہ میں ان اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ جو کلمہ شریف پر بعض نااہل کرتے ہیں نہایت مفید

اخلاقی کہانیاں مسلمان لڑکے لڑکیوں کے لئے نصیحت آمیز کہانیاں

احکام القرآن مسلمان لڑکے لڑکیوں کے لئے قرآنی احکام

حقوق اولاد والدین اور صاحب اولاد کو نصیحت (از مولانا حالی)

تہذیب و شائستگی از مسٹر سید محمود خلف ڈاکٹر سر سید

زاد ایمان مسلمان لڑکے لڑکیوں کو ایمان کی واقفیت کرانے کا بہترین رسالہ

عزت (از نواب محسن الملک مرحوم کے قلم سے)

مناجات بیوہ ایک بیوہ کی دردناک حالت کا اظہار از مولانا حالی

گذرا ہوا زمانہ (از ڈاکٹر سر سید احمد خاں صاحب)

نماز اور اس کے قواعد نماز کے متعلق ضروری باتیں

انمول موتی لڑکے لڑکیوں کو یاد کرانے والی ایک سو نصیحتیں

دین اور دنیا (سر سید کی قلم سے)

سر سید کے اخلاقی مضامین کا مجموعہ قیمت صرف

حمائل شریف مترجم نہایت خوشخط مجلد کاغذ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔ تحت لفظ ترجمہ۔ حاشیہ پر شرح میں قرآن مجید کے مضامین کی فہرست بہ ترتیب حروف تہجی درج ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوع۔ آیات کے اعداد و شمار درج ہیں۔ تقطیع اوسط۔ سفر و حضر دونوں میں کام آنیوالا۔ بالخصوص مسلمان لڑکے اور لڑکیوں کیلئے خصوصاً مفید۔ ہر ایک مسلمان طالب علم کیلئے ضروری ہے قیمت صرف

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش تاجر کتب بازار جبل سنگھ امرتسر

قدرتی تیل رجسٹری شدہ ۳ پیارے ناظرین اب
مجھے اسکی تفصیل کی حاجت نہیں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ بہت مشہور اور
مقبول تیل ہو گیا اور اس کا اشتہار بھی شایع ہو چکا ہے۔ اگر آپ کو
اپنی صحت عزیز ہے تو ہمارا قدرتی تیل استعمال کیجئے۔ اس سے ہر قسم
کا درد کافور اور بہت سی بیماریوں کا نام ہوتا ہے تفصیل کے لئے
علیحدہ اشتہار طلب کیجئے قیمت فی شیشی [illegible] محصول علاوہ
(ایک پاؤ سے کم روانہ نہ ہوگا) منیجر دار الصحت
حکیم مولوی محمد نذیر انچارج پی ٹی [illegible] میڈیکل

اکسیر احمری ۱۲ یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور زود تاثیر
مرہم ہے جس کے جادو نما اثر کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے
یہ مرہم بہت سے امراض زائل کرتا ہے۔ مثلاً
تمام [illegible] پھوڑا پھنسی۔ [illegible]۔ درد سینہ
درد کمر [illegible]۔ آتش [illegible]۔ نیش عقرب۔ درد
ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان۔ ورم ہر قسم وغیرہ میں اکسیر کا
حکم رکھتا ہے۔ تفصیل کلاں اشتہار سے معلوم ہو سکتی ہے
جو طلب کرنے پر ملیگا۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس [illegible] چھ
اونس [illegible] آٹھ اونس [illegible] بڑی بوتل کلاں [illegible]۔ پتہ
حکیم محمد نجم الدین [illegible] باغ ڈاکخانہ مرادپور
اضلاع پٹنہ

اول [illegible] کی [illegible] لسان [illegible] ۱۲
[illegible]

تفسیر محمدی کی نظم پنجابی [illegible] صاحب لکھوکے ضلع فیروزپور [illegible] تفسیر پنجاب کے
عام مسلمان سب جانتے ہیں اس سے زیادہ تعریف کی
حاجت نہیں۔ اس تفسیر نے پنجاب کے شہروں اور دیہات
میں قرآن دانی کی کافی اشاعت کر دی ہے یہ تفسیر [illegible] دفعہ
چھپی اور ہر دفعہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ مگر اب کی
دفعہ نہایت عمدہ طرز سے چھپی ہے اوپر قرآن مجید کی آیات
نہایت موٹے خط اور جلی قلم سے لکھی گئی ہیں۔ ان کے نیچے بین
السطور پنجابی ترجمہ تحت لفظی اس کے نیچے ترجمہ فارسی تحت لفظی
بین السطور لکھا گیا تفسیر کو دیکھنے سے دل خوش ہو جاتا ہے
باوجود اس خوبی کے قیمت میں کوئی معتد بہ اضافہ نہیں کیا گیا
اس نئے چھاپے کی منزل اول اور چہارم چھپ کر تیار ہیں۔ باقی
منزلیں بھی اسی طرح یکے بعد دیگرے عنقریب چھپ جائیں گی
تاجروں کے ساتھ [illegible] رعایت کی جائیگی جو بذریعہ خط و کتابت
طے ہو سکتی ہے اس کے علاوہ ہر قسم کی دینی کتابیں ہم سے بارعایت
مل سکتی ہیں المشتہر
محمد حسین از لکھوکے ضلع فیروزپور

علامات قیامت ۳

حکیم الامۃ المفسرین سند المحدثین حضرت شاہ رفیع الدین صاحب
دہلوی نے خاندان سلطنت تیموریہ کے اولوالعزم و ذی علم امراء
کی درخواست پر بابت قرب قیامت احادیث صحیحہ سے منتخب کر کے
اپنے زمانہ کی مروجہ زبان فارسی میں تصنیف فرمایا تھا جس کا ترجمہ
[illegible] مولوی [illegible] محمد صاحب نے
بکمال [illegible] اردو زبان میں نہایت فصیح با محاورہ ترجمہ
کیا ہے جو چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اس کتاب میں پہلے کچھ
حال [illegible] عہد مبارک سے لیکر سلطان روم کی
عیسائیوں سے لڑائی [illegible] قسطنطنیہ کی فتح
سلطان روم کی شہادت عیسائیوں کا [illegible]
امام مہدی کا ظہور۔ وقت ظہور۔ مقام ظہور۔ امام مہدی
کے ساتھ [illegible]۔ [illegible] خراسان
[illegible]

جنگ [illegible] امام مہدی کی فتح۔
عیسائی افواج کی تباہی۔ امام مہدی کا قسطنطنیہ کو دوبارہ فتح
کرنا۔ دجال کا خروج۔ حضرت عیسیٰ کا نزول۔ مہدی و عیسیٰ
کا تباہ شدہ ممالک کا دورہ۔ مہدی کی وفات۔ عیسیٰ کی خلافت
یاجوج ماجوج کا خروج۔ حضرت عیسیٰ کی پر امن حکومت
یاجوج ماجوج کی ہلاکت۔ حضرت عیسیٰ کی وفات۔ حضرت
[illegible] کی خلافت۔ دابۃ الارض کا ظہور۔ آفتاب کا مغرب سے
طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں
اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو جائیں۔ بالتفصیل
و بالتحقیق مذکور ہیں قرآن شریف و کتب احادیث
و تفسیر کے حوالے مع تصریح صورت و باب و فصل و صفحہ
نوٹ میں درج ہیں۔ اس کی خوبیاں دیکھنے پر موقوف ہیں
[illegible] اضافہ کر دیا گیا۔ قیمت بھی ایسی گراں نہیں
کہ [illegible] ہر ایک شخص اس کتاب
کو [illegible] زمانہ کے لحاظ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے
قیمت علاوہ محصول [illegible] طالب کے لئے
[illegible] رعایت۔

[illegible] فیصلہ۔ اس کتاب میں اولیاء کرام [illegible]
[illegible] بابت [illegible]
[illegible] احادیث صحیحہ و اقوال ائمہ مجتہدین و اقوال
فقہاء و اولیاء سے تحقیق کی ہے۔ علاوہ محصول [illegible]
[illegible] مسائل [illegible]
[illegible] علاوہ محصول [illegible]
انتصار الاسلام۔ اس کتاب میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

ملنے کا پتہ
[illegible] محمد عثمان [illegible]
[illegible] دہلی

اہلحدیث [illegible] ALIGARH

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۰ جلد ۱۲

امرتسر مورخہ ۱۳ رجب ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء بروز جمعۃ المبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنی چاہیئے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ہے/
رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ/
عام خریداران سے " ہے/
" ششماہی عہ/ ۱۰/
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ مہ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

فہرست مضامین

ہماری اور ہمارے دیگر بھائیوں کی توحید ۱
مسافر آگرہ کو کسی نے خوب بنایا ۴
قادیانی مشن (مباحثہ سے کون بھاگا) ۴
قادیانی نبوت تامہ ہے یا غیر تامہ ۶
اہلحدیث کانفرنس کا کام ۷
مسافر آگرہ مباحثہ چاہتا ہے ۷
امرتسر کی ایک بڑی تکلیف (قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ کمیٹی) ۷
جواب دربابت فسخ نکاح زانیہ ۸
جواب مذاکرہ علمیہ ۹ ...... ۱۰
مذاکرہ علمیہ ۱۰
نامہ نگاروں کو اطلاع ۱۰
انجمن طلباء مدرسہ احمدیہ آرہ ۱۱
فتاوے (۱۲) ــ متفرقات ۱۳
انتخاب الاخبار (۱۴) ــ اشتہارات ۱۵-۱۶

ہماری اور ہمارے دیگر بھائیوں کی توحید

کل یدعی وصلا للیلی
ولیلی لا تقر لہم بذاکا

یہ عربی کا ایک لطیف شعر ہے اس کا مطلب ہے کہ ہر ایک محبوب کے وصل کا دعویٰ کرتا ہے مگر محبوب کسی کا قائل نہیں۔

توحید ایک ایسی پیاری اور دلفریب محبوبہ ہے کہ ہر ایک قوم بلکہ ہر ایک شخص اس کا دلدادہ ہے یہاں تک کہ جو لوگ صریح اس کے خلاف عقائد رکھتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں۔

عیسائیوں کی بابت سب کو معلوم ہے کہ وہ تثلیث کے قائل ہیں تاہم پادری فنڈر (جو تثلیث کا بڑا حامی ہے) لکھتا ہے کہ ہم مشرک نہیں (مفتاح الاسرار)

اسی طرح آریہ جو خدا کے ساتھ بے انتہا ارواح اور رفات مادہ کو قدیم بالذات کہتے ہیں وہ بھی توحید کے مدعی ہیں۔ یہاں تک کہ سوامی دیانند لکھتا ہے کہ مشرک حیوان ہے۔

ہمیں اس وقت ان بیرونی لوگوں کا ذکر کرنا اصل مقصود نہیں۔ بلکہ مقصود اصلی اسلامی برادران کا ذکر ہے کہ وہ توحید کو کیا جانتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے بدایوں کا رسالہ "شمس العلوم ہے" جو بدایوں کے علمی خاندان قادری کا آرگن ہے۔ اس میں ایک عنوان ہے "بہار توحید و رسالت" کون مسلمان ہے جو اس عنوان کو دیکھکر سب سے پہلے اسی کو نہ پڑھے۔ چنانچہ ہم نے بھی اسے پڑھا تو جی میں آیا کہ اس کے متعلق کچھ عرض کریں۔

ہماری غرض اس موقع پر کسی رد کرنے سے نہیں۔ بلکہ محض یہ دکھانا ہے کہ ہمارے بھائی توحید اور رسالت جیسی نعمت [illegible] اور کیا کہتے ہیں۔ اے کاش وہ کہیں [illegible] لینے کہا اور رسالت کیا ہے

فرمایا۔
رسالہ شمس العلوم کی توحید بتلانے کے لئے اُس کی اصل عبارت کا دکھانا ضروری ہے لہذا وہ درج ذیل ہے:۔

اے حضرات با تمکین حق بین وحق گزین بنظر ظاہر یہ قول دو جملوں سے مرکب ہے اور ہر جملہ مستقل کلام ہے لیکن معنوی اتصال باہمی کا یہ کمال ہے کہ باوصف ترکیب و تالیف صوری ظاہری اُسی معنوی و باطنی علاقہ سے کہ ایک سرِ خفی ہے اس مجموعے کا نام ہے کلمہ طیبہ توحید ہر جزو اس کا صورتاً جملہ خبریہ معلوم ہوتا ہے معنیً مفہوم و مضمون خبر سے منزلوں دور و بعید ہے۔ یہ کلمہ نحوی کلمہ مشہورہ نہیں ہے نئی شان نرالی طرز کا کلمہ ہے۔ اس کی وضعی ترکیب صوری ترتیب دو مفید و تام کلاموں سے معلوم ہوتی ہے۔ معنی و حقیقت پر غور سے ظاہر و باہر ہوتا ہے کہ ہر حرف اس کے اجزاء صوریہ کا چند در چند مستقل جملوں مفید کلاموں کو آغوش میں لئے ہوئے ہے اور یہ مخصوص اسرار ہیں کہ تجلیاں اُس کی عیاں ہیں۔ اور آیات بینات قرآنیہ اس مدعا کی دلیل و برہان ہیں کما فصلت پہلا جزو اس کلمہ طیبہ کا الف و لام و ہا تین نورانی حروف سے مرکب ہے اور سراپا نور۔ اور دوسرا جزو ان تین حروف کے علاوہ میم و حا اور را و سین و لام پانچ دیگر حروف نورانی سے مرتب ہے۔ اور ساتھ حروف نوری کا جو مقطعات قرآنیہ اور اسرار رحمانیہ ہیں سرا سر ظہور اور اس جزو ثانی میں نورانی حروف کے سواد و ظلمانی حروف کا بھی شمول ہے اور النور فی السوید اکا جلوہ ہویدا ہے اور ظلمت میں نور کا کرشمہ پیدا ہے اور یہ ترتیب خاص کہ اسم اعظم و مکرم و تنامہای و معظم حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر میں دال اور لقب گرامی و وصف سامی محبوب حقیقی کی وسط میں واو جاگزین ہے

ایک سرِ خاص اور مخصوص راز ہے اور تجلی توحید و جلوۂ رسالت کا مابہ الامتیاز ہے پہلے جملہ کا مفہوم اَللّٰہُ اَلٰہٌ ہے جس سے حدیث ذات بحت آشکار دوسرے جملہ کا مدلول مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ ہے۔ رسالت مطلقہ حقیقیہ کا بالخصوص محبوب حق کی ذات میں انحصار پہلا جملہ ذات بحت کا آئینہ۔ دوسرا جملہ ذات و صفات کا گنجینہ ہے۔ پہلے جملے میں صفات بپر ذات کی شعاعیں اُسی ذات میں رونما۔ دوسری میں صفات بہ حیثیت ذات جلوہ فرما۔ اوّل جملہ میں ظاہری اعتبار سے چشم ظاہر میں مجرد توحید ہے توحید کا نور نمودار۔ دوسرے جملہ سے تخصیصاً محض رسالت کا جلوہ آشکار خصوصیت بارہ بارہ حرفی ترکیب دونوں جملوں کا یہ اشارہ ہے کہ ہر حرف بہ لسان حال گویا ہے کہ دسوں عقل گیارہواں ادراک بارہواں ناطقہ ہماری حقیقت و کنہ تک پہنچتی ہے اُس کی سمجھ بوجھ اُس کی شرح و بیان سے حیران و پریشان معذور و مجبور قاصر و عاجز گنگ و لال ہے۔ اور ہم تک اُن کا گزر دشوار و محال ہے غیر منقوطہ ہونا ان حروف کا بتا رہا ہے کہ یہ کلام اپنی ذاتی و صفاتی کمال و حسن و جمال میں جوہر فرد یکتا ہے نقطہ کو بھی جو زیور حروف بظاہر قرار دیا گیا ہے۔ اس مقام فردیت میں دخل و بار نہیں ہے انکا حسن حقیقی ظاہری زیور کا خواستگار نہیں۔ دوسرے جملہ کے دال و واو دو حروف ظلمانی پکار پکار کر تمام مخلوق کو چاروں اطراف و شش جہات میں بلحاظ اپنے اعداد کے عام دعوت دے رہے ہیں کہ یہی داعی الی اللہ وسیلہ و برزخ درمیان خالق و خلائق اے سگان ظلمتکدہ تمکو خدا تک پہنچانے تم سے تمہاری ظلمت و تاریکی مٹا کر تمکو نور بنانیکا واسطہ و وسیلہ ہے ما اعز مجدہ و ما

اعظم برھانہ اور ہر دم تمام چار حرفی عالم کو رات دن صبح و شام برابر خبر دے رہے ہیں کہ جب تک اس داعی کی قولاً و فعلاً جو صورتاً تم ہی میں سے ہے اخلاصاً و صدقاً اجابت نہ کرو گے اس کی فرمانبرداری و اطاعت تابعداری و خدمتگزاری جان و دل سے بجا نہ لاؤ گے ان کے قدموں پر گردن و سر نہ جھکاؤ گے اس ستودہ ذات محمودہ صفات کو جب تک وسیلہ نجات دارین نہ بناؤ گے ظلمت کے بعد و فراق سے نکل کر کبھی اپنا مقر اصلی و مقام حقیقی جو نور قرب و وصال ہے نہ پاؤ گے وہاں تک رسائی بغیر اس واسطے کے دشوار و محال ہے اور یہی حکمت اصلیہ و علت غائیہ خلقت و بعثت ہے۔ بالجملہ ان دونوں جملوں میں باہمی وہ سر و راز ہے کہ شرح اُسکی نہیں ہوسکتی مگر یہی کہ اللہ اعلم بحقیقۃ الحال و رسولہ الاکرم بوجہ الکمال جل شانہ و عز مجدہ۔

اہلحدیث:۔ ناظرین اس ساری عبارت میں کیا بتلایا گیا کون سا عقیدہ سمجھایا گیا۔ کون سا مسئلہ حل کیا گیا۔ افسوس۔

اس میں شک نہیں کہ کلمہ اسلام (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) عرب کے جنگلی اور وحشی لوگوں کے سامنے پیش ہوا تھا جو اُس کے منکر اور مخالف تھے کیا اُن کو یہی بتلانا مقصود تھا؟ کہ اس میں اتنے الف ہیں اور اتنے لام اور اتنے دال اور اس کے اول میں یہ ہے اور آخر میں وہ۔ یہ بتلایا جاتا تو وہ اس کلمے کبھی منکر نہ ہوتے کیونکہ وہ جانتے اور سنتے تھے کہ اس کلمہ میں اتنے حروف ہیں۔ اس کے انکار کی کیا وجہ؟ پھر کیوں کہا گیا:۔

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ

جب اُن کو لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو تکبر سے انکار کر جاتے ہیں؛

وہ کیا بات تھی اور کیا راز تھا جس کی وجہ سے وہ اس کلمہ طیبہ کا انکار اور اعتراض کرتے تھے

اس کے حروف سے نہیں بلکہ اس کے مضمون پر وہ سرتابی کرتے تھے۔ پس دیکھنا اور دکھانا چاہیے کہ وہ مضمون کیا ہے۔ نہ کہ ادھر ادھر کے الفاظ کی بھرمار۔

ناظرین کو انتظار ہوگا کہ شائد اس سے آگے چل کر ایڈیٹر رسالہ نے کچھ لکھا ہوگا۔ اس لئے اگلی عبارت بھی نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:۔

اے اہل تحقیق خوب سمجھ لو کہ اس کلمہ طیبہ کے دونوں جزو قدرتی کان کے دو سپید لال ہیں بے بہا۔ اور دو زمرد مکنون ہیں اور یکتا اور ہر ایک احدیت واحد حقیقی کا آئینہ اور خاتم خاتم رسالت و نبوت کا نگینہ اپنی اپنی آب و تاب چمک دمک نور و ضیا میں بزبان حال گویا کہ ذاتاً و صفاتاً لا شریك لنا و لا عدیل و لا مثال لنا و لا مثیل اور یہ سب تجلیاں صوری و جلوی ظاہری ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب ذرا صورت کی صورت سے قطع نظر فرمایئے اور باطن و معنی کیطرف توجہ کیجئے اور غور و خوض کامل و فکر صحیح سے کام لیجئے اور قلب کی آنکھ سے اس حقیقت معنوی و باطنی کے اسرار و انوار دیکھئے اے ارباب بصر و بصیرت ان دونوں اجزاء لاثانی و خزائن معانی کو سمجھو کہ مجموعی حروف ان کے شمار میں بارہ بارہ چوبیس ہیں لیکن حقیقت ان کے سرچاہ میم ہے جو لفظ محمد و حمید و مجید کے حروف نورانی میں نمایاں ہے اور عدد اس کے اڑتالیس ہیں یہی وجہ ہے کہ رسالت و توحید کی ۴۸ تجلیاں ان ۲۴ حروف سے ظاہر ہیں۔ اور عیاں اور ضعف ۲۴ کا بھی ۴۸ ہے پس ہر حرف سے دو دو تجلیاں تجلیاں ہیں حقیقتاً یہ چوبیس حروف شماری بحر محیط و عمیق ذو خار و ناپیدا کنار قدرت قادر مختار کی دو موجیں ہیں۔ ہر موج سے بارہ نہریں ہر نہر سے دو چشمے اطراف عالم میں خواہ علوی ہو خواہ سفلی رواں و جاری ہیں۔ یا مہر نیمروز

توحید رب مجید و حمید و ماہ تمام رسالت حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان حروف سے بارہ بارہ چوبیس تجلیاں ضیائی و نوری نمایاں و عیاں ہیں یا ہر ہر جزو توحید و رسالت کی بارہ بارہ چوبیس آیات بینات کا بزبان قدرت و لسان رسالت مخزن و مطلع ہے اور ہر حرف ہر جزو کا انہیں مہر و ماہ وحدت و رسالت کا برج و مشرق ہے۔ بالجملہ اس حاؔ و میم کے ۴۸ عدد کا کرشمہ سارے عالم میں علوی ہو یا سفلی سرتا پا جلوہ کناں ہے اور یہ اڑتالیس ایسا عدد مخصوص ہے کہ اپنے اجزاء صحیحہ اعداد حقیقیہ مفردہ مرکبہ زوج و فرد زائدہ ناقصہ کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے اور فرداً جمعاً تفصیلاً تفریقاً اپنی اصل کا آئینہ ہے اور اس کلمہ طیبہ کے اعداد کی مفرداً اور مرکباً ہر طرح سے صورت دکھا رہا ہے۔ اور عالم اور افراد عالم کا بھی فرداً و جمعاً چہرہ اس میں جلوہ نما ہے دیکھو نصف ثلث ربع سدس ثمن اور اس کے اجزاء صحیحہ سب کو شامل مثلاً ۲-۳-۴-۶-۸- اعداد مفردہ اور ۱۲-۱۶-۲۴-۰ اعداد مرکبہ ہیں ۳۶-۶۶-۱ اعداد اِلٰہَ وَ اللہ جزو اول کے اور ۹۲-۲۹۶- اعداد محمد و رسول جزو ثانی کے اس میں موجود اور ۱۶۵ کل اعداد پورے جزو اول کے اور ۴۵۴ سب اعداد تمام جزو ثانی کے اور ۱۴۱ عالم کے اور ۷۶۰ مجموعی اس سے مشہود ہیں اور نیز عالم کے ساتھ جو ۱۸ ہزار کا نام ہے۔ اس عدد کو یہ اختصاص ہے کہ بر و بحر و موالید ثلثہ تین فرشتے جن حور و غلمان چار وجود و عدم امکان و امتناع حدوث و قدم یہ چھ انبیاء صدیقین شہداء صالحین اغواث اقطاب افراد و ابدال یہ آٹھ دنیا و آخرت موت و حیات برزخ و حشر و بعث و نشر و صحت و مرض عسر و یسر یہ بارہ زمین کے طبقات سات آسمان کے طبقے سات شمس و قمر دو یہ سولہ لیل و نہار

نور و ظلمت لوح و قلم عرش و کرسی آٹھوں بہشت کے طبقات و درجات ساتوں دوزخ کے درکات ایک اعراف یہ سب چوبیس کل ۷۵ غرض یہ تمام عرشی و فرشی مخلوقات ۴۸ کے اجزاء صحیحہ ہیں کہ اس میں سب جلوے موجود و رونما ہیں یہ تمام اجزاء ظاہری ظاہر کر رہے ہیں کہ عالم علوی ہو یا سفلی ہمارا ہی تجلی ہے اور یہ دونوں نسبتیں باہمی اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِّنْ نُّوْرِیْ کا جلوہ دکھا رہی ہیں انا کے بادن نور کے ۲۵۶ شی کے ۲۰ عدد کا بھی ان ۴۸ میں نور و جلوہ مشہور و ہویدا ہے۔ غرض گلزار عالم میں جدھر دیکھو یہی شگفتہ و تازہ قدرتی دو پھول سدا بہار لہلہا رہے ہیں یہی رنگ ہے یہی بو۔ ہر رتبے و تربیت کی بہار پیدا اور ہر گیا ہے کہ از زمین روید کا سبزہ زار ہویدا شبستان عالم میں انہیں دونوں نورانی قندیلوں کی روشنی عالم فروز کا جلوہ ہے۔ سو سو عرش سے تا فرش یہی حقیقت کا اظہار ہے اور آج کلمہ مبارک کی تکرار رب العرش بزبان قدرت و کلام نفسی فرما رہا ہے۔ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور خرانداے عرش ہر ذرہ کو گنگنا رہا ہے کہ پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اب وہ قدرتی آئینہ نورانی بارہ پہلو و گوشہ کا لاثانی جس میں اڑتالیسوں تجلیاں معنی تحری آیات بینات توحید و رسالت کی نمایاں جسکا رخ و پشت یکساں جس میں ہر جانب سے شاہد مقصود کا چہرہ عیاں ہے روبرو کرتے ہیں۔ قدرت نے دیکھنے کے واسطے دو آنکھیں عنایت فرمائی ہیں اسی لئے کہ اس آئینہ قدرتی پر نگاہ ڈالنے سے سیدھی آنکھ کے محاذ میں تجلی و توحید اور الٹی آنکھ کے مقابل قدر رسالت رخ و پشت دونوں طرف سے دیکھنے والی آنکھ دیکھ لے اور حقیقت سے واقف ہو جائے۔ اے اہل حق و یقین یا تمکین و حق بین و حق

گزین بصر و بصیرت کی آنکھ قلب حقیقت شناس سے کام لو اور دیکھو۔ دیکھ لینا کہ آپ کا دل ان انوار کے عکوس و تجلیات سے ایسا مجمع النور بنکر چمک اٹھیگا کہ ہر رونگٹا آپکے بدن کا بزبان حال و قال بے ساختہ نعرہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہوجائیگا۔ (شمس العلوم بدایوں بابت جمادی الاول ۳۳ھ)

اہلحدیث ۔ لیجئے اب اس بیان نے پہلے بیان کی کسر نکالدی۔ کیا بتلایا؟ ناظرین کے سامنے ہے ؎ ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

یہی بھول بھلیاں ہیں جن میں مسلمان عرصہ تک غلطان و پیچان رہے اور ان کو اصل توحید کا مضمون سمجھ میں نہ آیا۔ انا للہ۔ رسالت کا مضمون تو بجز اس کے کچھ انہوں نے سمجھا ہی نہیں کہ جیسے مجازی معشوقات کے خط و خال کا ذکر کرکے دل بہلایا جاتا ہے۔ اسی طرح رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کے خط و زلف وغیرہ کا ذکر کرکے مجلس مولود کو سجا لیا کہیں واللیل کی آیت کو آپکی زلف پر لگالیا۔ کہیں والشمس کو حضور کے رخ زیبا پر چسپاں کرکے قرآن مجید کی تحریف معنوی کا پورا ثبوت دیا۔ انا للہ۔

حالانکہ اسلام کا کلمہ طیبہ جنت کی چابی ہے اس میں وہ وہ اعتقادات بھرے ہیں کہ اللہ اکبر العظمت للہ

ایک دو مثالیں ہم عرض کرتے ہیں۔ دنیا کا خالق، مالک، حاجت روا مشکل کشا، فریادرس، غیب دان وغیرہ کوئی نہیں مگر اللہ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (پ ۲۰ ع ۱) کیا کوئی ہے؟ جو عاجزوں کی دعائیں جب اس سے وہ دعائیں قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کردیتا ہے اور تمکو زمین کے خلیفے بناتا ہے۔ (اس کے ساتھ ہی فرمایا) کیا کوئی اور معبود بھی اللہ کے ساتھ ہے؟ بہت کم سمجھتے ہو۔

جب کوئی اور معبود نہیں تو یہ کام کون کرے اور کیسے کرے۔

اس آیت نے آواز بلند بتلایا کہ کلمہ کا مضمون یہ ہے کہ ؎

سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

رسالت کا مضمون بھی مختصر عرض ہے خط و خال کے مصنوعی ذکر کو چھوڑ کر اصل بات قابل ذکر یہ ہے جملہ قسم کی عبادات موجب قرب الٰہی وہی ہیں۔ جو قدم بقدم رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے کیجاویں جس کو شیخ مرحوم نے یوں ادا کیا ہے ؎

مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفٰے

پس یہ ہے کلمہ طیبہ جس کا ذکر ہمارے رسالہ "کلمہ طیبہ" میں مفصل ملتا ہے۔ کیا مقام افسوس نہیں کہ توحید کے مدعی اور کلمہ طیبہ کے فدائی اس کے بیان کے موقع پر ادھر ادھر کی ہانکر وقت کھو جاویں اور مطلب کی ایک نہ کہیں۔

رسالہ "شمس العلوم" سے ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ وہ اپنے نام کی لاج رکھکر کلمہ طیبہ کے متعلق سچے علوم کی روشنی دکھلاویگا۔ انشاء اللہ۔

مسافر آگرہ کو کیسا خوب سنایا

جب سے مہاشہ دھرمپال غازی محمود بنے ہیں آریوں کو مسلمانوں کے شدھ کرنے کے خواب آتے رہتے ہیں مگر ان کی تعبیر کچھ نہیں ہوتی بلکہ محض اضغاث احلام (خواب خیال) ہوتے ہیں۔ ان دنوں کسی چلتے نے مسافر آگرہ کے ایڈیٹر کو خط لکھا جو اس نے خود ہی شائع کیا ہے۔

میرے ایک دوست کو سات ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ اگر آریہ مجھے سات ہزار روپے دیدیں تو میں آریہ بن جاؤنگا۔ اور جب تک یہ روپیہ ادا نہ کرونگا۔ برابر آریہ بنا رہونگا۔ اگر ضرورت پڑیگی (مذہب بدلنے کی) تو کل روپیہ بلا سود ادا کردونگا" اسی طرح خیالات ظاہر کرنے کے بعد لکھا ہے جس وقت تک میں آریہ مذہب میں رہونگا نہایت سچے دل سے اس کی پابندی کرونگا اور کوئی دغابازی وغیرہ ہرگز نہیں کرونگا۔

اسپر آریہ گزٹ لاہور لکھتا ہے۔

افسوس مولوی صاحب سات ہزار روپے کے بدلے اپنا اسلام بیچتے ہیں اور خوش قسمتی ہے کہ آریہ سماج ایسے لوگوں کو لینے کے لئے تیار نہیں یہ سودا کہیں اور سے ہی کریں۔

اہلحدیث ۔ ہمیں افسوس ہے کہ آریہ قوم اتنی علمدار اور سمجھدار ہوکر نہیں سمجھی کہ کسی چلتے نے ہمکو بنایا ہے

قادیانی مشن

مباحثہ سے کون بھاگا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہلحدیث مورخہ ۵ مارچ میں ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) اپنا جھگڑا مٹانے کو ہم سے مباحثہ شروع کردیں۔ اس معقول تجویز پر قادیان کے اخبار الفضل نے لکھا کہ ہم اوروں کے ذمہ دار نہیں ہم (قادیانی) آپ کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اس منظوری چیلنج کے متعلق الفضل مورخہ ۱۵ مارچ کے الفاظ اہلحدیث مورخہ ۲۶ مارچ میں نقل ہیں جن کا ملخص یہ ہے کہ

ہم مرزا صاحب کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں اور علے منہاج النبوت اس کا ثبوت دینے کو تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔

اس قبولیت کے مطابق الفضل کا کیا فرض ہونا چاہئے تھا۔ کہنے اور بتلانے کی حاجت نہیں۔ یہی

☆ بقیمت ۱؍ دفتر اہلحدیث سے ملسکتا ہے۔

کہ فوراً بلکہ فوراً سے پیشتر وہ میدان مباحثہ میں آکر مرزا صاحب کی مسیحیت کا ثبوت دیتا۔ مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ باوجود منظوری چیلنج کے اُس نے گریز کا بہانہ کیا بنایا کہ پہلے حیات وفات مسیح پر بحث ہوگی۔ کیوں؟ ہماری مرضی۔ چہ خوش

ادہر سے اس کا جواب دیا گیا کہ نہ ہمارا چیلنج حیات مسیح کا نہ تمہاری قبولیت اس کی۔ پھر یہ جملہ معترضہ کیسا؟ جواب ملا کہ لوگوں کو اس کے متعلق بھی حق باطل کی تمیز ہوجانی چاہئے۔ یہ سچ ہے مگر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم اس مسئلہ میں قادیانی مشن سے کیوں بحث نہیں کرتے؟ اس لئے کہ اس مسئلہ (وفات مسیح) کے موجد جناب مرزا صاحب نہیں ہیں بلکہ سرسید احمد خان ہیں۔ ملاحظہ ہو سیرت مسیح مصنفہ مولوی عبدالکریم قادیانی۔ پھر ایک ایسے مسئلہ پر ہم آپ لوگوں سے کیوں بحث کریں جس کے موجد مرزا صاحب نہ ہوں اور نہ اُس مسئلہ کو قادیانی مشن سے کوئی خاص تعلق ہو۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہماری دلیل کا اسپر توقف ہے تو اس کا جواب دیا گیا کہ آپ لوگ اپنی دلیل کو یوں بیان کریں کہ "چونکہ مسیح علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اور واپس نہیں آوینگے اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود ہیں وغیرہ" اس دلیل کے جس مقدمہ پر ہم چاہینگے اعتراض کرینگے۔ آپ کون؟ کہ خلاف علم مناظرہ مخاطب کو قبل از بیان دلیل مقدمہ دلیل پر بحث کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ اس کی تائید میں نہ عقل گواہی دے سکتی ہے نہ نقل۔

ہم نے جب سے اس میدان میں قدم رکھا ہے ہماری کوشش یہی رہی کہ قادیانی دھوکہ سے لوگوں کو متنبہ کیا جائے کہ وفات مسیح کو مرزا صاحب کے دعوے سے کوئی خاص تعلق نہیں بلکہ مرزا صاحب کا دعوے اس سے بالکل اجنبی ہے۔ مرزا صاحب کا دعوے اُن کے الہامات پر موقوف ہے اگر وہ اُن میں سچے ہیں تو کل باتوں میں سچے ہیں۔ اگر اُن میں جھوٹے ہیں تو سب باتوں میں جھوٹے ہیں چنانچہ مرزا صاحب نے یہ اصول اور طریق گفتگو خود مقرر کیا ہوا ہے۔ رسالہ "شہادت القرآن" میں صاف لکھا ہے کہ میرے الہامات اور پیشگوئیوں کو دیکھو اگر میں اُن میں سچا ہوں تو کچھ شک نہیں کہ خدائے عالم الغیب نے مجھکو وہ پیشگوئیاں بتلائی ہیں۔ اور اگر اُن میں جھوٹا ہوں اور میں اُن کو خدا کی طرف نسبت کرتا ہوں تو میں مفتری اور جھوٹا بلکہ دجال ہوں۔

پس آسان اور سہل طریق اس مسافت کے قطع کرنے کا یہی ہے کہ مرزائی صاحبان جی کھول کر اس میدان میں آویں۔

میں حیران ہوں اگر وہ اس میدان میں اپنی فتح جانتے ہیں تو پھر اُن کو کیا ڈر ہے حالانکہ وہ اسی زبان سے کہتے اور اسی قلم سے لکھتے ہیں کہ

"مسیح موعود (مرزا صاحب) کی نبوت کے دلائل تو وہ خاص ہیں جو نبیوں میں پائے جاتے ہیں مثلاً آیت فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ کا مصداق ہونا۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ کی محک پر پورا اُترنا وغیرہ ذالک" (الفضل ۹ مئی ۱۹۱۵ء صـ۲)

پس ہم بھی اُنہی دلائل خاصہ کو سننا چاہتے ہیں۔ پھر آپ کیوں توقف کرتے ہیں کیا یہ سچ ہے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ہماری اس حکیمانہ اور معقول روش کے جواب سے تنگ آکر مرزائی جماعت ہماری نسبت مشہور کرتی ہے کہ ہم وفات مسیح پر اس لئے بحث نہیں کرتے کہ دل سے اُس کی وفات کے قائل ہیں۔ کوئی ان راست بازوں سے پوچھے کہ اگر ہم دل سے اُس کی وفات کے قائل ہیں تو پھر ہمکو کیوں مجبور کرتے ہو کہ ہم اسپر بحث کریں۔ یہ تو تمہارا عین مدعا ہے کہ کوئی قائل ہو۔ جب ہم قائل ہیں اور وفات مسیح کے قائل ہوکر بھی بقول مرزا صاحب قادیانی مشن کے اشد ترین مخالف ہیں (اشتہار آخری فیصلہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء) تو پھر ہمارے دعوے کی صداقت میں کیا شبہ رہا کہ وفات مسیح کو قادیانی مذہب سے کوئی خاص تعلق نہیں۔ اس لئے اسپر بحث کرنا ہی فضول ہے۔ قادیانی مشن پر فیصلہ کن بحث کوئی ہے تو وہی ہے جس کو خود مرزا صاحب نے مقرر کیا کہ میرے الہامات کو دیکھو۔

رہا وفات مسیح کا مسئلہ سو اس کے متعلق رامپور میں بحضور ہزہائینس نواب صاحب رامپور کئی روز تک بحث ہوتی رہی جس کے خاتمہ پر حضور نواب صاحب نے اس خاکسار کو سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا جس میں اس مسئلہ کے متعلق صاف فیصلہ ہے چنانچہ حضور کے الفاظ کا خلاصہ یہ ہے:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جس امر کی تمہید اٹھائی اُس کو بدلائل ثابت کیا۔ ہم اُن کے بیان سے بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔

پس حیات و وفات مسیح پر تو ایک دفعہ کافی بحث ہوچکی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے تفسیر ثنائی جلد دوم میں مفصل بحث لکھی ہے۔ پس اگر آپ لوگوں کو دم خم ہے تو مرد میدان بنکر اصل مسئلہ (صداقت مرزا) پر بحث کریں۔ ہم نہیں سمجھتے ہم اس تقاضا میں کیا غلطی کر رہے ہیں ؎

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھسے بھی نادان ہونگے

قادیانی پارٹی نے باوجود فرار کرنے کے ہماری نسبت فرار لکھا جس سے ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ یہ کام اس جماعت میں سنت مرزا ہے۔

جن دنوں جناب مرزا صاحب نے پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی کو لاہور پہنچکر بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا وہ تو لاہور پہنچ گئے۔ مرزا صاحب قادیان سے بھی باہر نہ نکلے تاہم انہی دنوں میں جن دنوں پیر صاحب لاہور میں تھے مرزا صاحب کی طرف سے دیوار وں پر اشتہار چسپاں کرائے گئے تھے جن کا عنوان تھا "پیر مہر علی کا فرار" جن کو لوگ دیکھکر قادیانی دعوے کی تصدیق پڑھتے اور کہتے تھے ؎

زاہد نداشت تاب وصال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

معارف کی بیخبری

پھلواری ضلع پٹنہ سے ماہوار رسالہ "معارف" نکلتا ہے جس کا موضوع تصوف ہے مگر کبھی کبھی حسب ضرورت وہ اپنے موضوع سے نکل کر میدان مناظرہ میں بھی آجاتا ہے۔ جمادی الثانی کے رسالہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے ورود بانکی پور کا ذکر کرتے ہوئے علماء پٹنہ پر خفگی کا اظہار کرتا ہے کہ انہوں نے محض ناواقفی سے اس جلسہ میں شرکت نہیں کی۔ ان کی یہی حالت ہے کہ مخالف کی کتابوں سے واقف نہیں۔ انہوں نے خواجہ کمال الدین کو قادیانی مذہب کا پابند سمجھا وغیرہ۔

معلوم ہوتا ہے کہ خود معارف اصل حقیقت سے بے معرفت ہے۔ خواجہ کمال الدین گو قادیانی پارٹی کے نہیں لیکن یہ بھی نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی سے پھرے ہوئے ہیں۔ مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی مسعود۔ مجدد۔ ظلی نبی۔ مصلح اعظم۔ سالار اولیاء جانتے ہیں۔ کیا معارف کے نزدیک مرزا صاحب کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا ٹھیک ہے؟

ہمکو اعتدال کا حکم ہے اس لئے ہم مامور ہیں کہ سچی بات کہیں۔ سچی بات یہی ہے کہ ہمارے نزدیک دونوں پارٹیاں مرزائی ہیں گو گمراہی اور غلطی میں دونوں ایک دوسرے سے نسبتاً کم ہیں۔ اس لئے علماء بانکی پور کو مورد الزام ناواقفیت بنانا معارف کی غلطی ہے۔

قادیانی نبوت تامہ ہو یا غیر تامہ

یہ مضمون قادیانی خلافت کے دعویدار مولوی عبد اللہ تیماپوری دکنی کا ہے۔ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں مگر خود بھی الہام کے مدعی ہیں بلکہ مرزا صاحب نے جو پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ اس قدرت ثانیہ کے مدعی بھی آپ ہیں۔ آپ کو مولوی نور الدین صاحب کی موجودگی میں بھی خلافت مرزا کا دعویٰ تھا یہ دوسری بات ہے کہ مولوی نور الدین صاحب آپکو جواب نہ دیتے بلکہ مذاقاً ٹال دیا کرتے تھے۔ غرض آپ مرزائی جماعت میں اچھے پایہ کے بزرگ ہیں۔ (ایڈیٹر)

اخبار اہلحدیث نمبر ۲۶ بابت ماہ اپریل میں قادیانی مشن کے چوتھے دعویدار کا عنوان نظر سے گذرا۔ ایسے اور دس بیس دعویدار پیدا ہوں تو ہمکو کچھ حرج نہیں۔ آگے چلکر ہر ایک مدعی اپنے کام اور خدائی تائید سے خود پہچانا جائیگا۔

مدعی چہارم نے اپنی تحریری اشتہار میں لکھا ہے کہ ہر ایک کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اللہ کی کتابوں اللہ کے رسولوں یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح ابن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی درج ہے وہ (غلام احمد) حضرت مسیح موعود قادیانی ہی ہیں۔

یہ آن کا ایمان جنکی طرف اور ایماندار وں کو راہبری کرتا ہے حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی اعلےٰ شان کو دل سے دور کرنے والا ہے۔ چونکہ پیشگوئی حضرت ابن مریم یَاتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ سے واضح ہے کہ آپکے بعد جو آئیگا وہ احمد ہوگا اور درمیان میں کوئی دوسرا نبی نہ ہوگا۔

اس عقیدہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی مفقود ہو جاتی ہے مثلاً جیسے لا نبی بعدی کے یہ معنے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ درمیان میں کچھ نبی ہونگے پھر بعد میں نہ ہونگے۔ خدا بچاوے افراط اور تفریط کی راہ سے اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم۔

ہاں حدیث شریف میں آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا گیا ہے اس کے فیصلہ کیلئے وہی حدیث کافی ہے۔ ہمارے احمدی احباب حضرت غلام احمد کے دعوے کی تائید میں حدیث کے کل جملوں کی تاویل کرتے ہیں۔ ابن مریم کی تاویل۔ نزول کی تاویل امامکم منکم کی تاویل۔ دجال کی تاویل۔ یکسر الصلیب کی تاویل۔ یقتل الخنزیر کی تاویل۔ پھر لفظ نبی کی کیوں تاویل نہیں کیجاتی[1] طرفہ یہ کہ حدیث میں خود اس کی تاویل موجود ہے کہ وہ میرا امتی ہوگا یعنی ظلی طور پر میرے انوار و برکات کو حاصل کر کے ظلی نبی ہوگا۔

جس طرح سیاسی خلیفہ و سلطان کو ظل اللہ[2] کہتے ہیں اسی طرح روحانی خلیفوں کو ظلی نبی کہنا ہی ایمانداری ہے۔ یہ خاکسار قادیان کے ایک بڑے مولوی صاحب سے جو حضرت میاں محمود کی طرف سے اس کے لئے دکن حیدر آباد میں تشریف لائے ہیں اثناء گفتگو میں دریافت کیا آپ حضرت غلام احمد کی نسبت حقیقی نبی ہونا بالیقین رکھتے ہیں۔ جواب میں کھٹ کہدیا ہم تو ان کو ظلی نبی مانتے ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ اپنے خلیفہ صاحب (میاں محمود) کو کیوں نہیں منواتے۔ کہنے لگے کہ ہم ان کے عقیدہ کے پابند نہیں۔ میں نے کہا مرشد محمود کا ارشاد ہے نبی حقیقی مانو۔ مریدوں کا یہ اعتقاد ہم نہیں مانتے پھر اس کے ساتھ یہ اقرار کہ اپنے خلیفہ صاحب کو سچے اور برحق خلیفہ مانتے ہیں۔ کیا خوب حیدر آباد دکن کے اکثر احمدی جو میاں صاحب کے طرفدار ہیں وہ اپنے امام کے عقیدہ کے خلاف ہیں۔ حضرت غلام احمد کی نسبت ظلی نبی یعنی ولی اللہ ہونے کا صحیح عقیدہ

[1] اس حدیث میں نبی کا لفظ مضاف ہو کر نبی اللہ آیا ہے اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ سب لفظوں کی تاویل کی گئی ہے تو لفظ اللہ کی بھی ساتھ ہی کر دیا تاکہ کوئی اعتراض باقی نہ رہے۔

شاد رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
مر کے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

[2] یہ کوئی شرعی اصطلاح نہیں بلکہ دنیاداروں کی باتیں ہیں (اہلحدیث)

(۱۹۲۱)

رکھتے ہیں۔ خاکسار نے اُن کے حالات کو ملاحظہ کر کے کہدیا کہ اگر خواجہ صاحب دکن حیدرآباد میں تشریف فرما ہوں تو روپیہ میں بارہ آنہ کے ضرور مالک ہونگے۔ باقی چار آنے وہی بچ رہینگے جو اپنی کج بحثی سے مرزا صاحب کو حقیقی نبی کہکر خاتم النبیین کی مہر کو توڑنے کی کوشش میں لگے ہیں رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا۔

راقم۔ خادم اسلام
(محمد عبد اللہ تیمانی۔ قدرت ثانی)

اہل حدیث کانفرنس کا کام

پانچ سال سے اہلحدیث کانفرنس بذریعہ واعظین دیہات و قصبات میں اشاعت توحید و سنت کرتی ہے۔ اور دیہات کے لوگوں میں جو ہندوانہ رسمیں شادی بیاہ کے موقعوں پر برتی جاتی ہیں مثلاً نکاح کے موقع پر قاضی نکاح پڑھاتا ہے۔ اور پنڈت پھیرے کراتا ہے اور طرح طرح کی شرکیہ رسمیں یہ لوگ جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے کرتے ہیں کانفرنس ان باتوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہے۔ اس نے جا بجا مدرسے قائم کئے ہیں جن میں قرآن مجید او محض دینی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ واعظوں کی رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ دیہات کے لوگوں کی حالت کیا ہے سب سے زیادہ ضرورت اُن لوگوں کو اسلام سکھانے کی ہے۔ سارے علماء آپس کے جھگڑوں میں تو کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے مگر اس قسم کے کاموں کو اُنہوں نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ ہزاروں علماء کی ضرورت ہے جو شہروں کے آرام و آسائش کو چھوڑ کر دیہات کے سفروں کی تکلیف گوارا فرماویں۔ اور دیہات کے لوگوں کو پکا مسلمان بنائیں۔ ۷ کروڑ مسلمان ہیں جن میں بڑی تعداد ایسے نومسلم اقوام کی ہے جو باوجود مسلمان ہو جانے کے ابھی اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کی بہت باتوں کے پابند ہیں۔ علماء کی ذراسی کوشش اچھا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ باہمی جھگڑوں کو چھوڑ کر سیدھا سادہ اسلام کی تعلیم لوگوں کو دینی چاہیئے۔

ذیل میں کانفرنس کے واعظ کی ایک رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ اس رپورٹ کو پڑھکر معلوم ہوگا کہ علماء ربانی کے لئے کس قدر بڑا میدان موجود ہے مگر افسوس ہے کہ ہم لوگوں کو آپس کے جھگڑوں ہی سے فرصت نہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو مولوی عبد الحکیم صاحب واعظ کی رپورٹ۔ وہ لکھتے ہیں کہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ کو موضع جھانڈا ضلع گوڑگانوہ میں وارد ہوا۔ یہاں پر مسمی گل خان کی لڑکی کی شادی تھی۔ ان میواتی لوگوں کے ہاں شادی بیاہ میں اکثر رسوم ہندوانی ہوا کرتی ہیں۔ شروع میں یہ ہوتا ہے کہ جس روز شادی کی تاریخ مقرر ہوتی ہے تو بہت عورتیں گانا گاتی ہوئی کمہار کے چاک پوجنے جاتی ہیں۔ اور پھر دوسری بار کمہار کے گھر سے برتن لینے کو بہت سی عورتیں گاتی بجاتی ہوئی جاتی ہیں اور گاتی آتی ہیں۔ پھر جس روز برات آنے کا دن ہوتا ہے تو منڈھا گاڑا جاتا ہے اور جب برات آجاتی ہے تو بہت عورتیں دولہا کو اپنے سامنے کھڑا کرتی ہیں اور جو سالی ہوتی ہے وہ ایک تھالی میں چراغ جلا کر آرتھا اُتارتی ہے جس وقت برات کھانا کھاتی ہے اُس وقت عورتیں رنگ برساتی ہیں اور گانے کے اندر گالیاں دیتی ہیں۔ بعض بعض جگہ میوات میں یہ بدعت جاری ہے کہ جس وقت لڑکی کا نکاح پڑھا چکتے ہیں تو قاضی گھر جا کر لڑکی کو بھی نکاح پڑھاتا ہے۔ اس شادی میں رسومات بند کرنے کے لئے کانفرنس سے واعظ کو بلایا گیا۔ الحمد للہ اس تقریب میں ان شرکیہ رسموں میں سے ایک بھی نہیں ہوئی۔ اور شادی نہایت سادی طرح خدا و رسول کے حکم کے بموجب ہوگئی۔ گو اس میں بڑا حصہ اُن لوگوں کا تھا مگر خدا رسول کے کلام نے ان پر اثر کیا اور وہ ان رسم سے تائب ہوگئے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (عاجز سید عبد السلام غفرلہ نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی)

مُسافر آگرہ مباحثہ چاہتا ہے

عرصہ ہوا جب ایڈیٹر الفضل قادیان نے مباحثہ کا دم بھرا تھا تو مسافر آگرہ بھی درمیان میں بقول "لو کون میں خواہ مخواہ کود پڑا تھا کہ ہم سے بھی بحث کرلو جس کے جواب میں ہم نے لکھدیا تھا کہ یہیں امرتسر میں تشریف لے آؤ اور کرلو۔ مگر مسافر کی تسکین اتنے سے نہیں ہوئی۔ اس لئے اُس نے ۲۳ اپریل کے پرچہ میں ہمیں اطلاع دی ہے کہ امرتسر میں عام جلسہ کرو تو ہم آتے ہیں۔

چونکہ جبل پور میں بڑے پیمانہ پر مباحثہ ہونیوالا ہے اس لئے بہتر ہوگا کہ مسافر جوان اور بڈھا دونوں وہاں ہی اپنے ارمان نکال لیں۔ مگر دیکھنا کہیں نگینہ کی طرح چھپ کر نہ بیٹھ رہنا۔

امرتسر کی ایک بڑی تکلیف

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر

(پریذیڈنٹ کمیٹی)

مسٹر سی ایم کنگ ڈپٹی کمشنر امرتسر کو امرتسر کی صفائی کی طرف جو توجہ ہے وہ موجب شکریہ ہے اسی توجہ کی بناء پر ہمیں جرأت ہوئی کہ ہم صاحب ممدوح کو امرتسریوں کی ایک تکلیف کی طرف متوجہ کریں۔ جو سخت پریشان کن ہے۔

گرمیوں میں سب لوگ چاہتے ہیں کہ باہر کی ٹھنڈی ہوا میں جاویں۔ لاہور کے ارد گرد باغ ہیں سرکلر روڈ ہے کہ ہر وقت تر و تازہ رہتی ہے مگر امرتسر میں کچھ بھی نہیں۔ سرکلر روڈ (شہر کے گرد کی سڑک) کا یہ حال ہے کہ شام کو جب سیر کا وقت ہوتا ہے اُس پر اتنا گرد اُڑتا ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ ہیلتھ افسر صاحب کو بذریعہ خط توجہ دلائی تھی جس کا جواب آیا تھا کہ چھڑکاؤ کی گاڑیاں آنے والی ہیں۔ اس کو بھی سال بھر سے زیادہ گزر چکا ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ امرتسر کی سرکلر روڈ

(۲۹۴)

خصوصًا زیادہ آباد حصوں پر اچھا چھڑکاؤ ہوا کرے تاکہ لوگوں کو بجائے راحت کے تکلیف نہ ہو۔

ہم اس تکلیف کا بیان نہیں کر سکتے۔ صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ صاحب پریزیڈنٹ قریب شام کے دروازہ لوہگڑھ میں آکر دائیں بائیں اور سامنے نظر اُٹھا کر دیکھ لیں تو اُن کو معلوم ہو جائیگا کہ شہر کے لوگوں کو کہاں تک سیر میں آرام ملتا ہے سرکلر روڈ اور اُس کی برانچوں پر کافی چھڑکاؤ ہونے سے سب تکلیف دُور ہو سکتی ہے صاحب پریزیڈنٹ کی توجہ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

جواب بابت فسخ نکاح زانیہ کے

(از مولوی عبد المجید صاحب مالیگاؤں ضلع ناسک)

مخدومی معظمی جناب مولانا و مقتدینا (مولوی فاضل) ابو الوفاء محمد ثناء اللہ صاحب مد فیضکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

توضیح باد کہ یہ چند سطور از راہ کرم اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر درج فرمائیں۔ عین عنایت ہوگی۔

اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۵ء کا پرچہ زیر نظر ہوا تو چند سوال بابت فسخ نکاح زانیہ دیکھا جس کی تحریر کی تعریف مجھ میں تو ذرا بھی نہ تھی تاہم کچھ ٹوٹے پھوٹے مضمون جواب ارقام شدہ برائے طبع بخدمت ارسال کیا۔ امید کہ درج فرما کر جناب سائل صاحب و نیز کُل برادران اہل اسلام کو اطلاع بخشینگے۔

(۱) الجواب :- ایک شوہردار عورت جو ایک بدمعاش شخص کے ہمراہ چل نکلی حتے کہ اُس کے نطفہ سے ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تو اس فعل فاحش سے ہرگز ہرگز اُس کا نکاح ٹوٹ نہیں سکتا۔ اس لئے کہ زانیہ باعث زنا مشرکہ ہو سکتی ہے نہ حرام اور یہ آیہ شریفہ حرم ذلک علی المؤمنین جو ہے سو یہ دیگر زانیہ عورتوں کے حق میں نزول پائی ہے جس کا واقعہ عمرو بن شعیب کی طرف سے اگرچہ بعض علمائے (اختلاف العلماء ہے) ظاہر ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مرد (مرثد ابن) ابی مرثد الغنوی کہلاتا تھا اور یہ مکہ سے اسیروں کے لانے لیجانے پر مامور تھا جب یہ اُن کے ہمراہ مدینہ شریف میں پہنچا اُس وقت مکہ شریف میں ایک بغی عورت رہا کرتی تھی۔ اس کو عناق کہا جاتا تھا۔ اور وہ ایام جاہلیت میں شخص مذکور کی صدیقہ تھی۔ پس جبکہ وہ مکہ شریف میں آیا تو عناق نے اُسے اپنی نفس کی جانب بلایا اُس وقت مرثد نے کہا کہ نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے زنا کو حرام گردانا ہے اور یہ فعل قبیحہ اور کار ناشائستہ ہے۔ اُس عورت نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو تُو مجھ سے نکاح ہی کر لے۔ پھر مرثد نے عناق سے کہا کہ اچھا اگر تیری خوشی اسی میں ہے تو میں اس بارہ میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت تو کر لوں وہ کہتا ہے کہ میں اُسی وقت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ اے خدا کے رسول کیا میں عناق سے اپنا نکاح کر لوں۔ اُس وقت آپ نے سکوت اختیار فرمائی اور میرے اس سوال کا جواب کچھ بھی نہیں دیا اتنے میں آیۃ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ نازل ہوئی۔ پھر آپ نے مجھے اپنے قریب بلا کر میرے روبرو ہی وہ آیت نازل شدہ پڑھی اور مجھ سے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے سو تو اس سے نکاح مت کر۔ تو یہ تحریم بباعث زنا خاص اسی کے حق میں ہے۔ نہ کہ تمام لوگوں کے لئے ہے اور نیز آیۃ حُرِّمَ ذَٰلِكَ در اصل منسوخ ہے۔ ناسخ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ کی آیۃ ہے[1]۔ پس زانیہ ایامی مسلمین میں داخل ہے پھر کیونکر وہ حرام اور مشرکین میں داخل ہو سکتی ہے اور جب یہ ہے تو بہر صورت اس کا نکاح باطل نہیں ہو سکتا۔ مضمون مذکورہ بالا کی عربی عبارت یہ ہے وروی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رجل یقال لہ مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاسارى من مکۃ حتى یاتی بھم المدینۃ وکان بمکۃ بغی یقال لہا عناق وکانت صدیقۃ لہ فی الجاھلیۃ فلما اتی مکۃ دعتہ عناق الی نفسہا فقال مرثد ان اللہ حرم الزنا قالت فانکحنی فقال حتی اسأل رسول اللہ قال فاتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناق فامسک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یرد شیئا فنزلت وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأھا علی وقال لی لا تنکحہا فعلی قول ھؤلاء کان التحریم خاصا فی حق اولئک دون سائر الناس اور آیت وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ بھی اُسی وقت نازل ہوئی ہے جب کہ مرثد نے عناق سے نکاح کی بابت استفسار کیا تھا۔ اس آیت کے بھی ماتحت بعینہ وہی تفسیر ہے جو حُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ کی عربی عبارت میں مسطور ہوئی یہ بھی منسوخ ہی ہے اور اس کی ناسخ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ و بخبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و باجماع الامۃ پس جبکہ فعل زنا سرے سے کفر اور شرک ہی نہیں تو زانیہ کا نکاح کب باطل ہو سکتا ہے چنانچہ بیان مسبوقہ سے اس کی تشریح اور تصریح کافی ہو چکی۔

(۲) ابن تیمیہ نے جو تفسیر سورۂ نور میں فسخ نکاح فاسق پر اتفاق علماء منقول فرمایا ہے سو بات میرے ذہن میں نہیں سماتی اس واسطے کہ صاحب ایمان مومن ہو یا مومنہ جب وہ کسی جرم کے مرتکب ہونگے تو وہ فاسق ہی کہلائینگے نیز فسق کے معنی یہی ہیں کہ حق کے امر کو ترک کر دے یا کسی فعل بد میں مبتلا ہو جاوے لہٰذا فعل زنا حق کا امر ممنوع ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے جسکی بابت سخت سخت وعید وارد ہوئے ہیں پس جو کہ عورت زانیہ ہوئی تو وہ فاسقہ ہی ہوگی نہ کہ اُسکا نکاح یا فسخ کیونکر فسخ ہو سکتا ہے واللہ اعلم۔

(۳) یہ آیت شریفہ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ

[1] ناسخ منسوخ میں تضاد تناقض ہوتا ہے۔ یہاں تو کوئی تناقض بلکہ اختلاف بھی نہیں (اہلحدیث)

تا آخر اس کے معنے میں علماء مختلف القول ہیں حسن اور مجاہد رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم نکاح صحیح سے عورتوں کے ساتھ مجامعت سے تمتع اور تلذذ کا ارادہ کرو تو فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ اُن کے مہر اُنہیں دے ڈالو۔ اور دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ نکاح متعہ ہے اور یہ وہ ہے کہ عورت کسی مرد سے مدت معینہ تک نکاح کر لیتی ہے پھر جب وہ ایام مقررہ گزر چکتے ہیں تو وہ عورت خود بخود بلا طلاق ہی اس سے بائنہ ہو جاتی ہے اور اس سے اپنے رحم کو استبراء کر لیتی ہے۔ یہ نکاح متعہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا۔ بعد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہی فرمایا۔ اسی باعث علماء متفق اللسان ہیں کہ نکاح متعہ حرام ہے اور یہ آیہ شریفہ بھی منسوخ ہے جس کی عربی عبارت یہ ہے اختلفوا فی معناہ فقال الحسن والمجاھد اراد ما انتفعتم وتلذذتم بالجماع من النساء بالنکاح الصحیح فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ای مھورھن وقال آخرون ھو نکاح المتعۃ وھو ان تنکح امرأۃ الی مدۃ فاذا انقضت تلک المدۃ بانت منہ بلا طلاق وتستبرئ رحمھا وکان ذالک مباحا فی ابتداء الاسلام ثم نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی ھذا ذھب عامۃ اھل العلم ان نکاح المتعۃ حرام والآیۃ منسوخ اس حالت میں جب شرط ہی فوت نہ ہوئی تو مشروط کیونکر فنا ہوگا۔ اور جب مشروط درجہ بقا میں ہے پھر تو مبطل نکاح ممکن ہی نہیں جیسا کہ ماسبق صراحت ذکر ہو چکا واللہ اعلم۔

(۴) دریں چہ شک چنانچہ قول باری ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ۔ ربیع بن انس نے فرمایا ہے کہ وہ تمہاری فراش ہیں اور تم اُن کے لحاف ہو قال الربیع بن انس ھن فراش لکم وانتم لحاف لھن۔ اور واقعی جو مرد اپنی منکوحہ کے زنا سے راضی ہو وہ دیوث ہے اور وہ خود بھی زانی ہی ہے۔

(۵) لَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا (تا) آتَيْتُمُوهُنَّ اس کے متعلق بعضوں نے یوں کہا ہے کہ یہ میت کے ولیوں کے لئے خطاب ہے اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ ازواج ہی کی جانب خطاب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ ایک مرد کی طرف اشارہ ہے اور اسے عورت تھی اور وہ اس اپنی منکوحہ عورت کی لقیمت سے اکتا گیا تھا اور اس پر اس عورت کی مہر باقی تھی۔ پس وہ اس مرد پر سختی کرتی تھی تاکہ وہ بجبیر نرمی کرے پس وہ اُس کا مہر دیدیا۔ اس بات سے اللہ نے اُسے منع فرمایا پھر کہا کہ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ یعنے پھر اُس وقت تمہیں حلال ہے کہ تم اُن کو ضرر پہنچاؤ تاکہ اب تم سے وہ نرمی کریں۔ در باب لفظ فاحشہ مختلف الاقوال ہیں۔

ابن مسعود اور قتادہ نے یوں کہا ہے کہ وہ نشوز ہے (نا سازگاری کردن بہ کسے) اور بعضوں نے کہا ہے اور وہ حسن رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ وہ زنا ہے یعنی جب کوئی عورت زنا کرائے تو اب اُس کے شوہر کو یہ حلال ہے اس سے خلع کا سوال کرے۔ پس اس مضمون سے صاف ہی بات ٹپکتی ہے کہ اس سے مہر کا واپس لے لینا تو نہیں بلکہ خلع کو درست گردانا۔ پھر تو بباعث زنا نکاح ہی نہیں فاسد ہوا۔ اور جب نکاح باطل نہیں ہوا تو مہر کب واپس ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۶) فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ کی آیہ شریفہ کل محدث فی الدین وکل مبتدع الی یوم القیامۃ میں داخل ہے نہ کہ زانی اور زانیہ کی طرف منسوب ہے اس لئے کہ زانی اور زانیہ مرد ہو یا عورت بباعث فعل زنا محدث ومحدثہ اور مبتدع ومبتدعہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور نیز یہ کفاروں کی جانب اشارہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سنکر اس میں خوض اور اس سے استہزا کرتے ہیں۔ اسی لئے حتے الامکان اُن کے ہمراہ نشست وبرخاست نہ کرو۔ ہاں جب وہ کسی غیر کی حدیث میں خوض و استہزا کریں تو تم انکے ہمراہ بلا رد و کد برابر اٹھو بیٹھو کسی قسم کی ممانعت نہیں پھر تو ہم وضاحتاً یہی تحریر کر سکتے ہیں کہ عورت زانیہ برابر اپنے پاک شوہر کے ہمدوش اور ہم آغوش ہو سکتی ہے اس لئے کہ زنا سے آیات اللہ کی خوض اور استہزا تو نہیں ہو سکتی۔ اللہ خوب جانتا ہے۔ مجھے اس کا علم نہیں۔

(۷) أُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ یہاں ظَلَمُوا سے مراد اشرکوا ہے کہ جب تم مشرک ہو تو تم اور تمہاری عورتیں موقف میں حساب وکتاب کے لئے محشور کئے جاؤ گے اور نیز تمہاری متبع بھی جس قدر ہیں وہ بھی سب۔ قتادہ اور کلبی نے کہا ہے کہ کل من عمل مثل عملہم فاھل الخمر مع اھل الخمر واھل الزنا مع اھل الزنا۔ یہ تو مشرک اور مشرکہ کا حال ہے نہ کہ صاحب ایمان مخلص بہمان کا ذکر ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(۸) لعن اللہ من آوی محدثا کی حدیث میں بہت کچھ تحذیر اور تخویف زجر اور توبیخ ہے سواء کان الاحداث بالزنا او السرقۃ مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ الا زنا تو شرک نہیں اور محدث نہیں۔ جب یہ شرک نہیں تو مغفرت ضرور ہے۔

(۹) ہاں بے شک زانیہ کا نکاح نہیں ٹوٹتا اور الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ یہ عبد اللہ بن ابی کی طرف اشارہ ہے۔ چونکہ وہ دین میں بہت کچھ شک کھتا تھا پس یہی مراد ہے نہ کہ زانیہ کے باعث اس کا شوہر بھی زانی ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس کا اسے علم نہ ہو ورنہ ممکن ہے کہ وہ بھی زانی ہی ہو۔

(۱۰) بخاری ومسلم میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرے تو اس کو حد مارو واقعی اس میں کسی امر کی گفتگو ہی نہیں حد زنا تو اس پر ثابت ہی ہو چکی اسے ادا کرو قرآن شریف کا حکم ہی ہے کہ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ واللہ اعلم

(۱۱) ہاں جب حد اعلان کو پہنچ جائے تو بے شک اس کے لئے تو یہ ضرور ہے چاہئے کہ خود اپنے گناہ

کی مغفرت طلب کرے۔ تاجر ہیں سخت دقت درپیش ہے کہ اخوی نے بوجہ عدیم الفرصتی اسی قدر پر اکتفا کیا اگر ضرورت ہوئی تو بندہ بار دگر بھی حاضر ہے بشرطیکہ حیات ہو۔

(ذرہ الاحقر ابو العمید مولوی محمد عبد المجید امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤں ضلع ناسک)

جواب مذاکرہ علمیہ ۹

۱۹ جمادی الثانی - ۲۳ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری کے قلم سے ایک سوال درج ہوا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ موطا کی روایت میں دو چیزیں کتاب اللہ و سنت رسول کو پکڑنے کا حکم ہے اور مسلم کی روایت میں کتاب اللہ اور اہل بیت مذکور ہیں۔ ترمذی کی روایت میں کتاب اللہ اور عترتی آیا ہے وغیرہ ان روایا کی بنا پر سوال تھا کہ اہل بیت جن سے تمسک کرنے کا حکم کیا گیا ہے کون مراد ہیں۔ خاص ازواج مطہرات یا عام نسل سادات تاقیامت نیز ان سادات کے ناجائز افعال کا کیا حکم ہے وغیرہ۔

مجیب صاحبان اسی طرح ہر مذاکرہ کا خلاصہ مضمون لکھکر جواب دیا کریں تاکہ ان کا مضمون اپنا فائدہ تام دے سکے (ایڈیٹر)

جواب از مولوی ابوداؤد صاحب

(۱) پہلی موطا کی حدیث میں کتاب و سنت سے دونوں الگ الگ مراد ہیں۔ اور دوسری ترمذی کی روایتوں میں جہاں سنت مذکور نہیں وہ ضمناً قرآن مجید میں شامل ہے اور اس کی مثال ایمان و اسلام کو مقابلۃً آنے پر جداگانہ دو چیزیں اور ہر ایک کے تنہا مستقل ہونے پر دونوں کے ایک ہونے کی سی ہے۔

(۲) اہل بیت سے مراد کبھی ہو ان روایتوں میں وہ آپ کا خاندان مقصود معلوم ہوتا ہے جسے آپ اپنے سامنے چھوڑ گئے جیسا کہ انہیں اپنا ترکہ فرمانے کے لفظ سے ظاہر ہے اور وہ کتاب و سنت کے ساتھ بجائے لازم و ملزوم کے تھے۔ اس لئے اسے موطا کی روایت سے مزیت ہینگے نہ تعارض۔ آپ کے بعد کے اہل بیت ہوں یا اور لوگ نا اہلی کی صورت میں حضور سے عیسٰے کی طرح سوال و جواب ہونے کی حدیث کے مطابق فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کے زمرہ میں جائینگے۔

(۳) حدود و تعزیرات شرعیہ میں تو کسی کی کوئی رعایت نہیں لو ان فاطمۃ سرقت لقطعت یدھا (فاطمہ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ اڑا دو) مگر ہاں آل رسول ہونے کی حیثیت سے جو ہمیں قدردانی اور پیار رکھنا چاہئے وہ بہر حال رکھیں گے واللہ اعلم

(ابوداؤد عبد اللہ عفی عنہ از بہاولپور)

مذاکرہ علمیہ

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ الخ (ترجمہ) اور البتہ زینت دی ہم نے آسمان دنیا کو ساتھ چراغوں کے اور کیا ہم نے ان کو مارنا واسطے شیطانوں کے، اور تیار کیا ہم نے واسطے ان کے عذاب جلانے والا۔

حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے۔ اور ایک روایت میں ہے کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے اور بند کئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور قید کئے جاتے ہیں شیاطین۔ اور ایک روایت میں ہے کھولے جاتے ہیں دروازے رحمت کے۔

ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی قید کئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جن اور بند کئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے پس نہیں کھولا جاتا ہے کوئی دروازہ ان میں سے اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پس نہیں بند کیا جاتا اس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنیوالا اے طلب کرنے والے خیر کے متوجہ ہو اور اے ارادہ کرنے والے برائی کے بند رہ۔

اب سوال یہ ہے کہ آیت کریمہ سے ثابت ہوا ہے کہ آسمان کی طرف شیاطین جاتے ہیں تو انکو تاروں سے رد کیا جاتا ہے۔ اور ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جب ماہ رمضان نازل ہوتا ہے تو شیطان اور سرکش جن قید کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے ماہ رمضان مبارک میں دیکھا کہ آسمان سے تارے ٹوٹتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آسمان کی طرف شیاطین جاتے ہیں تو ان کو تاروں سے رد کیا جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ شیاطین قید نہیں کئے جاتے اور کچھ اور حدیثیں بھی اسی طرح آئی ہیں۔ بذریعہ اخبار گوہر بار اس کا جواب دیویں۔

عبد العزیز امام مسجد موضع کوٹلی ضلع گجرات

ایڈیٹر - اس مذاکرہ میں تنقیح صرف یہ ہے کہ شہاب ثاقب جو شیاطین کو مارے جاتے ہیں وہ کیا ہیں آیا وہ یہی شعلے جو اسلئے ہیں جو اگست و ستمبر میں کثرت سے اور اکتوبر میں کم ہوتے ہیں۔ یا کوئی چیز ہیں۔ میرا مسلک تو اس میں خاص ہے۔ جو رسالہ "تحریک اسلام" میں مذکور ہے۔ دیگر علماء کرام اس کا جواب مرحمت فرماویں۔

نامہ نگاروں کو اطلاع

بعض احباب اخبار میں درج کرانے کو مضمون پنجابی نظم میں بھیجتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ مضامین پنجابی زبان میں بڑے لذیذ اور مفید ہوتے ہیں۔ اور پنجابی زبان بجائے خود ایسی لذیذ ہے کہ ہمارے مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی بھی اس کے سیکھنے کا شوق رکھتے بلکہ سیکھا کرتے ہیں۔ مگر اخبار کی زبان چونکہ اردو ہے اور جن جن ملکوں میں جاتا ہے وہاں پنجابی زبان

سمجھی نہیں جاتی اس لئے اس میں پنجابی مضامین درج نہیں ہو سکتے کو وہ بجائے خود کیسے مفید اور لذیذ ہوں۔

انجمن طلباء مدرسہ احمدیہ آرہ

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۴ جمادی الثانی میں انجمن طلباء مدرسہ احمدیہ آرہ کے متعلق جو مولوی عبد الباری صاحب اسسٹنٹ سکرٹری محمڈن لائبریری ملتان کی تحریر شائع ہوئی ہے میری نگاہ سے گزری میں جناب مولوی صاحب کی اس توجہ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جو اُنہوں نے انجمن طلباء مدرسہ احمدیہ آرہ کی طرف مبذول کی ہے جس میں نہ صرف اُنکی کمال مستعدی کی روشنی پڑتی ہے بلکہ اسکا بھی کامل ثبوت ہے کہ مولوی صاحب اپنے پہلو میں بےچین دل رکھتے ہیں فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

غالباً ۹ اپریل کے پرچہ اہلحدیث کے ناظرین کو یہ بات معلوم ہو چکی ہوگی کہ امسال کے جلسہ مذاکرہ علمیہ میں جو سیتا مڑھی میں منعقد ہوا تھا بحکم جناب حضرت سیدی و شیخی مولانا مولوی حافظ محمد عبد العزیز صاحب مدظلہم العالی رئیس محدث رحیم آبادی و مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ و بہ تحریک جناب مکرمی مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و بتائید جناب مولانا مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و دیگر احباب طلباء مدرسہ احمدیہ کی ایک انجمن قائم ہوئی جس میں قدیم و جدید کی کوئی قید نہیں ہے بلکہ قدیم و جدید فارغ التحصیل و غیر فارغ جنپر طلباء مدرسہ احمدیہ کا اطلاق ہو سکتا ہے سب شامل ہیں۔

اس انجمن کی غرض و غایت مدرسہ احمدیہ کو مالی امداد پہنچانا اور مدرسہ کی نسبت غلط فہمیوں کو دور کرنا اور ہر طرح سے اسکی خیرخواہی کرنا ہے۔

ہر طالب علم جو اسکے ممبر ہو چکے ہیں یا آئندہ ہونگے اپنے حلقہ اثر میں ہمیشہ اس کی سعی کرتے رہیں گے۔ اور جو کچھ چندہ فراہم کرینگے مع فہرست اسمائے گرامی چندہ دہندگان مدرسہ احمدیہ میں داخل کریں گے جو سالانہ رپورٹ میں شائع ہوا کریگی۔ یا حضرات چندہ دہندگان کی حسب خوشی اُن کے پاس مدرسہ کی رسید بھیجی جاویگی۔

اُس وقت جو طلباء جلسہ میں موجود تھے وہ اس انجمن کے ممبر مقرر کئے گئے۔ اُن کے نام نامی درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

جناب حافظ مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کیواری واخلہ فیس ممبری ۸ ر

محمد صدیق مردلی مظفر پوری ۸ ر

جناب مولوی زین العابدین صاحب ڈھاکہ ۸ ر

جناب مولوی عبد السبحان صاحب جنگڑوا (علاقہ نیپال) ۸ ر

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس دوم مدرسہ احمدیہ آرہ ۸ ر

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب موضع مرچا ۸ ر

جناب مولوی محمد الیاس صاحب موضع مورلیا ڈیہہ ۸ ر

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب موضع امجھوا ۸ ر

جناب مولوی عزت اللہ صاحب موضع چوگر ۸ ر

جناب حکیم مولوی عبد الرزاق صاحب صادقپور پٹنہ ۸ ر

جناب مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب بہاری ۸ ر

جناب مولوی محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ ۸ ر

جناب حافظ مولوی محمد عمر صاحب مدرس سوم مدرسہ احمدیہ آرہ ۸ ر

جناب حکیم مولوی فضل حق صاحب مراد پور باقی پور پٹنہ ۸ ر

جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب مراد پور باقی پور پٹنہ ۸ ر

جناب حافظ مولوی عبد الرحمٰن صاحب موضع حسن پور

جناب مولوی زین العابدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ رنگپور ۵

جناب مولوی ولایت حسین صاحب موضع حسن پور

اس انجمن کی ممبری کے لئے کم سے کم ۸ آنہ فیس ممبری مقرر کی گئی ہے۔ جن ممبران نے فیس ممبری داخل کر دیا ہے اُن کے نام کے سامنے رقم لکھدی گئی ہے بقیہ ممبران بھی جلد داخل فرمانے کا خیال رکھیں گے۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضرات ممبران حسب ہدایت کمال سعی کے ساتھ اپنے فرض کو انجام دے رہے ہونگے۔ اور نیز اپنے اُن بھائیوں سے بھی امید رکھتا ہوں جن کو مدرسہ احمدیہ کی فیضیابی و طالب العلم ہونے کا شرف حاصل ہے کہ وہ لبیک کہتے ہوئے اس انجمن کا خیر مقدم کر کے اپنی ممبری کی قبولیت سے اطلاع بخشینگے۔

چونکہ ابھی یہ انجمن چھوٹے پیمانہ پر جاری کی گئی ہے اور ہنوز ابتدائی حالت بلکہ بلاذا اول پر اس لئے انجمن پر کوئی ایسا بوجھ نہیں ڈالا جاسکتا جس کی وہ کلیتاً متحمل نہیں ہو سکتی۔

ہاں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس انجمن کی توسیع فرمائے اور اس کو اعلیٰ پیمانہ پر پہنچائیگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس وقت بہر وہ کارروائی کی جاسکتی ہے جو مفید مدعا ہو اور بکثرت آراء ممبران انجمن کے پاس ہو جاوے۔

میں اپنے بھائیوں سے کمال ادب کے ساتھ ملتجی ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیشہ اپنی قیمتی رائے اور نیک مشورہ سے مجھے شکر گذاری کا موقع دینگے والسلام۔ جملہ خط و کتابت دفتر مدرسہ احمدیہ آرہ ضلع شاہ آباد کے پتہ سے کی جاوے۔

(الملتمس محمد صدیق مردلی مظفر پوری)

ایڈیٹر: انجمن کی کارروائی تو سیتا مڑھی کے جلسہ ہی میں پہنچ چکی تھی۔ اُس کے بعد آپ نے یا آپکی انجمن نے کیا کیا کام کئے کیا تجویزیں پاس ہوئیں۔

قبول اسلام

مقصبہ مصطفیٰ آباد ضلع ملتان میں مولانا عبد الہادی صاحب وعظ فرما رہے تھے۔ دوران تقریر میں شخص ہنود مشرف با سلام ہوئے۔ اسلامی نام عبد اللہ عبد الرحمٰن کلثوم رکھا گیا نہایت ثابت قدم ہیں۔

(رشید ۱۴ مئی)

اہلحدیث کا مذہب قیمت ...

فتاویٰ

س نمبر ۱۶۷ - زید نے اپنے حین حیات ہوش و حواس میں عمرو کو زبانی وصیت کی کہ میری فلاں جائداد غیر منقولہ کی آمدنی میرے بعد اپنے اختیار سے امور خیر میں صرف کر دیا کرے - بعد وفات زید مذکور عمرو کو اندیشہ ہے کہ زید کے ورثاء وصیت کردہ جائداد زید کو اس کا مال متروکہ قرار دیکر باہم تقسیم نہ کرلیں یا اجرائے وصیت میں ہارج و مانع ہوں - لہذا اُس کی خواہش ہے کہ جائداد وصیت شدہ کو فروخت کرکے اُس کی کل قیمت کسی صدقۂ جاریہ یا امور خیر میں لگا دیا دے - پس سوال یہ ہے کہ شرعاً عمرو جائداد مذکورہ کے فروخت کرنے کا مجاز ہو سکتا ہے یا نہیں ۔

(خریدار ۳۵۰۰ از کلکتہ)

ج نمبر ۱۶۷ - حسب وصیت عمل کرنا چاہئے تبدیل وصیت کا اختیار نہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ تبدیل وصیت کا گناہ تبدیل کرنے والوں کو ہے (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۶۸ - اپلے یا گھوڑے وغیرہ کی لید کی آگ کے اوپر جس وقت دھواں اٹھ رہا ہو کھانا پکانا یا کپڑا سکھانا بلحاظ شرع شریف کے کیا ہے؟

س نمبر ۱۶۹ - اسپرٹ کے اوپر مثلاً کسی چولھے میں اسپرٹ (آف وائٹ) بھرائی جائے اور جلایا جائے تو اسپر کھانا پکانا چاہیے یا نہیں ۔

س نمبر ۱۷۰ - اپلے یا کنڈے کی راکھ سے برتن کو مانجھنا چاہیئے یا نہیں (خاکسار خریدار اہلحدیث ۳۴۵۸ از ہبلی شہر)

ج نمبر ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰ - جائز ہے منع کی دلیل کوئی نہیں - دھواں مخفی اجزاء ارضیہ ہوتے ہیں ملے ہوتے ہیں جو بذاتہ ناپاک نہیں - ناپاک رطوبت ہوتی ہے جو جل جاتی ہے -

س نمبر ۱۷۱ - ایک شخص نے اپنی بیوی کو بوقت نکاح ثانی کے مجلس میں لکھا بھیجا کہ میں نے تم کو طلاق دی واسطے نکاح کرنے اور عورت سے - تم دوسری جگہ جہاں چاہو اپنی خواہش کے مطابق جو چاہو کرو - آج قریب ایک برس ہوا - کیا اس فعل اور قول سے زوجہ مذکورہ کو طلاق ہوئی یا نہ - اگر طلاق ہوئی تو کون طلاق ہوئی یعنی طلاق رجعی یا بائن - (عقلو منڈل بسنت پور ضلع پرنیہ (بنگال)

ج نمبر ۱۷۱ - پہلے طلاق رجعی تھی - میعاد عدت گزرنے سے بائن ہوگئی - ہذا عورت مذکورہ اور جگہ نکاح کرسکتی ہے -

س نمبر ۱۷۲ - اسماء الرجال میں تحریر ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت سرور کائنات کے رضاعی بھائی تھے - اور پھر آگے چل کر لکھا ہے کہ عمر میں چار برس آپ سے بڑے تھے - مدت رضاعت کل دو برس کی ہوتی ہے تو اس کے بموجب ایک رضاعی عورت و مرد جن کی عمر میں چار برس کا فرق ہو آپس میں شادی کر سکتے ہیں یا نہیں -

(بشیر احمد زبیری اسسٹنٹ منیجر البشیر اٹاوہ)

ج نمبر ۱۷۲ - ہمشیروں کا نکاح جائز نہیں چاہے فاصلہ ان میں سو برس کا ہو - قرآن مجید میں عام حکم ہے وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ

(۲ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۷۳ - التحیات کے الفاظ ایھا النبی نماز کے اندر شرک ہے اور پڑھنے والے مشرک ہیں؟

ج نمبر ۱۷۳ - شرک نہیں اور پڑھنے والا بھی مشرک نہیں - آں حضرت کو حاضر ناظر جانے تو شرک ہے -

س نمبر ۱۷۴ - جمعہ کے خطبہ ہونے میں دو رکعت نماز سنت پڑھنا شرک ہے؟

ج نمبر ۱۷۴ - حدیث میں آیا ہے جب کوئی ایسے حال میں آوے کہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت سنت پڑھ لے -

س نمبر ۱۷۵ - الحمد شریف کی نماز کے اندر پڑھنے کی خصوصیت ہے یا نہیں ہے یا جو آسان ہو وہ پڑھے ۔

ج نمبر ۱۷۵ - الحمد شریف ضرور پڑھے حدیث شریف میں ہے بغیر الحمد کے نماز درست نہیں ہوتی

س نمبر ۱۷۶ - رمضان شریف کے تیس روزے رکھنے چاہئیں اَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ سے ثابت ہے نہ کہ ایک ماہ کے پورے روزے رکھے؟

ج نمبر ۱۷۶ - بحکم فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سارا مہینہ روزے رکھنا فرض ہے -

س نمبر ۱۷۷ - زکوٰۃ کے متعلق فیصدی بیسواں حصہ - دسواں حصہ - پانچواں حصہ چاہئے قرآن شریف سے ثابت ہے کیونکہ قرآن شریف میں لفظ عشر آیا ہے اس کو دلیل پکڑتے ہیں -

ج نمبر ۱۷۷ - قرآن شریف میں "عفو" آیا ہے جس کی تفسیر حدیث میں چالیسواں حصہ ملتی ہے -

س نمبر ۱۷۸ - فرشتہ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ ایک قوت ہے؟

ج نمبر ۱۷۸ - فرشتہ ایک مخلوق ہے جس کی بابت ارشاد ہے جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ

س نمبر ۱۷۹ - قرآن شریف ایک رات (لیلۃ القدر) میں اُترا - متفرق نہیں اترا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام قرآن ایک ہی رات میں تحریر کیا متفرق نہیں کیا؟

ج نمبر ۱۷۹ - قرآن شریف لیلۃ القدر میں اُترنا شروع ہوا - پھر ۲۳ سال میں اُترتا رہا -

س نمبر ۱۸۰ - اذان جو کہی جاتی ہے وہ کہیں قرآن میں ہیں؟

ج نمبر ۱۸۰ - اذان کے الفاظ احادیث میں ملتے ہیں قرآن میں نہیں -

س نمبر ۱۸۱ - سوائے فرضوں کے اور کوئی دوسری نماز نہیں پڑھنی چاہئے یا تہجد کی نماز پڑھے -

ج نمبر ۱۸۱ - سوائے فرضوں کے اور کوئی نماز بطور فرض نہیں پڑھنی چاہئے بطور سنت یا نفل منع نہیں واللہ اعلم عند اللہ -

نوٹ - ۱۶۷ سے ۱۸۱ تک کے جوابات قلمی مانگے گئے تھے مگر سائل کا پتہ سوالات پر درج نہ ہونے سے اخبار میں درج کئے گئے
(۲ پائی محصول داخل غریب فنڈ)

اہلحدیث کانفرنس کا حساب آمد و خرچ از یکم ماہ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۱۴ء

بغایت آخیر جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء

آمد ماہ محرم الحرام

چندہ دہلی معرفت محصل
حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر
حاجی حافظ شیخ حمید اللہ صاحب
حاجی عبد الغفار صاحب
حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ
خلیفہ عبد اللطیف حافظ محمد اسحاق صاحب
جناب نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر
حاجی عبد اللہ محمد ثناء اللہ صاحب
حاجی محمد بشیر الدین حافظ احسان اللہ صاحب
نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب
حاجی محمد صدیق صاحب چاندنا
محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ
کل

وصول چندہ معرفت مولوی رحمت اللہ محمد امین صاحبان واعظان پنجاب
حاجی کرم الٰہی صاحب
نور الدین صاحب
حاجی محمد بخش صاحب نمبردار حاجی پورہ
حاجی محمد ابراہیم صاحب ساکن مان [illegible]
کل

معرفت مولوی محمد عبد الغنی صاحب واعظ
از شہر جے پور جماعت اہلحدیث جے پور
از قصبہ کیکڑی
کل

محمد ابراہیم صاحب ساکن نگرہ کا پنواں نزد [illegible] ضلع گورداسپور
کل میزان

خرچ ماہ محرم

تنخواہ مولوی محمد شرف الدین صاحب صیغہ تصنیف
مولوی محمد امین رحمت اللہ صاحب واعظان پنجاب تنخواہ مع سفر خرچ
تنخواہ مولوی محمود صاحب واعظ بنارسی
مولوی عبد الغنی صاحب واعظ بابت تنخواہ مع سفر خرچ
مولوی ابو الحسن صاحب تبتی امداد مدرسہ نصرت الاسلام تبت خرد
تنخواہ سید صفدر علی محصل
تنخواہ خواجہ محمد نصیر محرر کانفرنس
سید امیر حمزہ طالب علم (مدد)
مولوی محمد نظیر صاحب مدرس بلول (مدد)
امداد یکمشت مدرسہ انجمن اہلحدیث مراد آباد معرفت حافظ عزیز الدین صاحب
امداد مدرسہ انجمن اشاعت القرآن دالسنہ پشاور معرفت منشی غلام جیلانی صاحب مہتمم
خرچ دفتر صدر دہلی
کل میزان ماہ

آمد ماہ صفر ۱۳۳۳ھ

وصول چندہ معرفت محصل از دہلی
شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر صدر
حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب
حاجی محمد صدیق ولد رحیم اللہ صاحب
حاجی محمد عبد الغفار صاحب
حاجی محمد بشیر الدین صاحب سوداگر [illegible]
جناب حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ
خلیفہ عبد اللطیف حافظ محمد اسحاق صاحب
حاجی عبد اللہ محمد ثناء اللہ صاحب
حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر
نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب
فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب
حاجی محمد صدیق صاحب پوتہ والے
حاجی نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ
کل

معرفت مولوی محمد امین رحمت اللہ صاحبان واعظان پنجاب از حاجی قطب الدین صاحب ساکن باہری پور
معرفت جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری بتفصیل ذیل
از مستری نور احمد صاحب از ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور
محمد عباس علی صاحب از اندہوا ضلع مرشد آباد
شیخ اکبر حسین از [illegible] ضلع غازیپور
مرزا عمر بیگ صاحب از جنجہ [illegible] افریقہ [illegible]

ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب الٰہ آباد
کل

چندہ معرفت جناب مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی از یکم اگست ۱۹۱۴ء مطابق ماہ رمضان بغایت اخیر دسمبر ۱۹۱۴ء مطابق صفر ۱۳۳۳ھ بتفصیل ذیل
از حافظ عبد الرحمٰن صاحب ۵ ماہ مذکور
از حافظ عبد الرحیم صاحب ” ”
از حافظ سلیمان صاحب ” ” ”
از عبد الرزاق و ادریس صاحب چندہ چار ماہ
عبد العزیز و عبد اللطیف صاحب چندہ چار ماہ
شیخ اکرام الحق صاحب دہلوی چندہ ۴ ماہ
کل
میزان کل ماہ

خرچ ماہ صفر المظفر

مولوی محمد شرف الدین صاحب صیغہ تصنیف
مولوی رحمت اللہ محمد امین صاحب واعظان پنجاب تنخواہ مع سفر خرچ
مولوی عبد الغنی صاحب واعظ بابت تنخواہ
مولوی عبد الحکیم صاحب واعظ بابت تنخواہ ۱۰ یوم
مولوی محمود صاحب بنارسی تنخواہ

مولوی ابوالحسن صاحب واعظ قیمت
قیمت خورد — عہ
صفدر علی صاحب محصل تنخواہ — عہ
امداد مدرسہ پلاول — سے
سید امیر حمزہ طالب علم وظیفہ — سے
خواجہ محمد نصیر محرر — صہ
امداد ماہوار مدرسہ اشاعت القرآن
والسنۃ پشاور — عہ
خرچ معرفت مولوی محمد ابوالقاسم صاحب
بنارسی ماہ — ۱ دسمبر اگست ۱۹۱۵ء
مطابق ماہ رمضان ۱۳۳۳ھ آخر دسمبر
۱۹۱۵ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۳۴ھ — عہ ۱۲
خرچ دفتر سکریٹری صاحب امرتسر — ۳
خرچ دفتر صدر دہلی — عہ ۳

کل میزان مالہ ۱۶۱ — ۲

آمد ماہ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ

چندہ معرفت صفدر علی محصل از دہلی
حاجی شیخ حمید اللہ صاحب — عہ
حاجی محمد عبد الغفار صاحب — صہ
محمد ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ — صہ
حاجی نور الحسن سعید الحسن صاحب — عا
خلیفہ عبد اللطیف حافظ محمد اسحاق صاحب — صہ
حاجی محمد عبد اللہ محمد ثناء اللہ صاحب — عا
حاجی بشیر الدین صاحب حفت فروش — عا
حافظ محمد تقی صاحب پوتہ والے (۳) — سے
نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب — عہ
محمد اسمٰعیل صاحب کلاہ فروش — عہ

میزان —

چندہ معرفت مولوی عبد الغنی صاحب واعظ
بتفصیل ذیل
کریم بخش صاحب قصبہ دادری — عہ
از جماعت اہلحدیث ” ” — صہ
از ملا قادر بخش صاحب ” — عہ
عبد الرحمٰن صاحب پہلواڑہ — عہ

از جماعت اہلحدیث نلام — للعہ
کل — عہ
معرفت مولوی عبد الحکیم صاحب
واعظ بتفصیل ذیل
محمد ابراہیم صاحب ساکن موضع کانوہ
ضلع گوڑگانوہ — عہ
از بھولو خاں ساکن اللہ آباد مزرعہ
گہاسیرہ ضلع گوڑگانوہ — عہ
سائیں خاں ولیو خاں وچھوٹے خاں
چیم خاں صاحب ساکنان کوٹ
ضلع گوڑگانوں — ۱۰
از میاں جی عبد الرحمٰن خاں صاحب
ساکن موضع چہالیہ ضلع گوڑگانوں — عہ
چھوٹے خاں وخیر خاں دیوالا و نبی
خاں و داؤد خاں ساکنان گلالتہ
ضلع گوڑگانوں — صہ
کل — ۱۰
کل میزان — ۲

خرچ ماہ مذکور

مولوی محمد شرف الدین صاحب
صیغہ تصنیف — عہ
مولوی عبد الغنی صاحب واعظ
تنخواہ مع سفر خرچ — عہ ۳۰
مولوی محمد عبد اللہ محمد امین صاحب
واعظان تنخواہ مع سائر خرچ — ۲
مولوی عبد الحکیم صاحب واعظ
میواتی تنخواہ مع سائر خرچ — ۳
مولوی ابوالحسن صاحب قیمت خورد — عہ
امداد مدرسہ پلاول — سے
مولوی محمود صاحب واعظ بنارسی — عہ
محصل صفدر علی بابت تنخواہ — عہ
خواجہ محمد نصیر محرر — صہ
سید امیر حمزہ قیمتی طالب علم وظیفہ — سے

امداد انجمن اشاعت القرآن
والسنۃ پشاور — عہ
خرچ دفتر صدر دہلی — ۴
میزان کل مالہ ۱۴

آمد ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ

چندہ شہر دہلی معرفت محصل
حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر — عہ
حاجی محمد عبد الغفار صاحب — صہ
حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ — صہ
خلیفہ عبد اللطیف صاحب دختہ
محمد اسحاق صاحب — صہ
کرم الٰہی صاحب سوداگر دو ماہ — للعہ
حافظ محمد صدیق صاحب سوداگر پوتہ — للعہ
حافظ نور الحسن سعید الحسن صاحب
سوداگر صدر — عا
حاجی عبد اللہ محمد ثناء اللہ صاحب سوداگر — عا
حاجی محمد بشیر الدین صاحب سوداگر حفت — عا
نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب سوداگر — عہ
فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر کلاہ — عہ
میزان —

از محلہ مرزا غلام جیلانی صاحب
جائنٹ سکریٹری انجمن تعلیم القرآن
از محمد آباد بتقریب جلسہ — عہ
از جناب محمد سلیمان صاحب لدہیانوی
لدہیانوی — عہ
چندہ معرفت مولوی محمود بنارسی
بتفصیل ذیل — ۵
از محمود صاحب رام پور ضلع بنارس
بابت محرم ۱۳۳۴ھ — ۱
منشی عبد الرشید شیو پور (بنارس)
بابت ربیع الثانی — ۲

آمدنی جلسہ سالانہ علیگڑھ
بماہ مذکور
پیش کردہ جناب مولانا ابوالوفا
ثناء اللہ صاحب جنرل سکریٹری
کانفرنس ہذا

اخبار اہلحدیث
کے ضمانت فنڈ سے
ضمار

فہرست عہ
جمع کردہ مولانا ممدوح
از بابو عبد الرحیم صاحب آنریری
مجسٹریٹ لدہیانہ — عہ
بابو برکت علی صاحب پنشنر لدہیانہ — عہ
مولوی شیخ محمد امیر صاحب پنشنر
یتیم خانہ بہاولپور — عہ
میزان — لہ

فہرست ۲ جمع مولانا ممدوح
از ڈاکٹر نبی محمد صاحب ہردوئی — صہ
حافظ عبد العزیز صاحب علیگڈھ — عا
حاجی جہانگیر خاں صاحب ” — عہ
مولوی کرم الٰہی صاحب مدرس لدہیانہ — عہ
از محمد علی صاحب از میرہ چھ ضلع
ہوشیارپور — عہ
از بہو صاحب محمد ابراہیم صاحب
نینہ والے گرا ضلع تھانہ علاقہ بمبئی — للعہ
از محمد ادریس خاں صاحب ساکن
بدایوں — عہ
از جناب حاجی عبد اللہ صاحب کلکتہ
تالی باغ — عہ
میزان —

فہرست ۳ از مولانا ثناء اللہ صاحب جنرل سکریٹری
حاجی غلام حسین نور احمد صاحب سوداگران
چرم امرتسر — للعہ

میاں شمس الدین مہر بخش صاحب ۸ر
سوداگران چرم امرتسر للعہ
حاجی فتح محمد دوست محمد صاحب
سوداگران چرم امرتسر للعہ
حاجی محمد جیب احمد صاحب
سوداگران شال امرتسر لعہ
میاں مولا بخش صاحب سوداگر
صابران امرتسر عہ
ڈاکٹر فیض محمد خاں صاحب از
نابھہ عمہ
بابو کمال الدین صاحب پنجابی
از مرزا پور عمہ
حاجی رحیم بخش صاحب موضع سہلا پتو
ضلع ڈھاکہ (بنگال) عمہ
میزان مالعہ
فہرست مد جمع کردہ جناب مولوی
ابراہیم صاحب سیالکوٹی
از مولوی محمد صاحب مظفر گڑھ عمہ
از جماعت اہلحدیث پٹیالہ معرفت
غلام محمد صاحب و خلیفہ محمد ابراہیم صاحب
امین ہے
حاجی محمد اسحٰق صاحب کلکتہ عمہ
میاں دیدار بخش صاحب امرتسر عا
شیخ غلام قادر صاحب عمر
شیخ عبد الرحیم صاحب امرتسر عا
حافظ معصوم صاحب گنتور للعہ
محمد اسحاق صاحب آگرہ لوہا منڈی عمر
مرزا وزیر بیگ صاحب جے پور عمر
سید عبد الغنی صاحب جے پور عمر
عبد الغفور صاحب دہلی عمر
محمد عثمان صاحب آگرہ ے
محمد عمر صاحب آگرہ عمہ
محمد قدیر صاحب آگرہ عا
محمد صدیق صاحب آگرہ عمر
خلیفہ حافظ محمد اسحٰق صاحب سوداگر چرم دہلی ماسہ

وزیر صاحب جلیسر ۸ر
از بندۂ خدا عمہ
عبد العزیز صاحب ملتان عمر
میزان ماعہ
فہرست مد جمع کردہ حاجی محمد بشیر الدین صاحب بہاری شاہجہانپور
و سید عبد السلام صاحب نائب
سکرٹری کانفرنس ہذا
از مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی عمہ
مولوی محمد حسین صاحب تاجر کوٹلہ
دہلی لعہ
مولوی امداد حسین صاحب الہ آباد عمہ
ابراہیم صاحب ساکن موضع کانپولہ
ضلع گوڑگانواں عا
از احمد خاں صاحب سکندر آباد
ضلع بلند شہر عمہ
حاجی محمد سردار خاں صاحب مٹلہ عہ
ظہور الحسن صاحب علیگڈھ عمر
مولوی محمد یوسف صاحب فیض آبادی عمہ
از امیر الدین صاحب جے پور عا
از ابو الوفا صاحب گنگا پوری عا
از محمد عظیم الدین صاحب اٹاوہ ے
از عبد الباری صاحب سہسوانی عمر
حکیم نذیر احمد صاحب اٹاوہ عمہ
معرفت جناب محمد یوسف صاحب
علیگڈھ عمہ
مولوی عبد الوہاب صاحب کانپولہ عا
مولوی محمد رفیق اللہ صاحب ملتانی عا
الٰہی بخش صاحب جے پور عمر
سلطان احمد صاحب دہلی عمر
محمد فاضل صاحب گوالیار عمر
کفایت اللہ صاحب طالب علم دہلی ۶ر
امیر الدین صاحب آگرہ عمر
محمد یوسف صاحب جے پور عمر
حافظ غفور بخش صاحب جے پور عمر
سید محمد صاحب لکھنؤ ۸ر

از اسم نامعلوم عمہ
عبد الرحیم صاحب مختار عام عا
مظہر بیگ صاحب ۸ر
رحمت اللہ صاحب نواب گنج
ضلع گونڈا عا
عبد الغفور صاحب آگرہ عمر
امین الدین صاحب الور عمر
عبد الغنی صاحب ازسولہ
ضلع میرٹھ عا
از عبد الرؤف صاحب قنوج عمہ
از عبد اللہ صاحب منگری
ضلع متھرا عا
محراب خاں صاحب موضع ٹیکا
ضلع گوڑگانوہ عمہ
محمد ابراہیم صاحب ضیاء علیگڈھ عمر
عزیز الدین صاحب عمر
حافظ بلاقی صاحب عمر
امام الدین صاحب اترولی عمہ
امیر الدین صاحب سکندر آباد
ضلع بلند شہر عمہ
عنایت اللہ صاحب دہلی عمر
محمد اسمٰعیل صاحب اجمیر والے عا
احمد اللہ صاحب علیگڈھ عمر
مولوی عبد الرحیم صاحب اڑہ
از ضلع بیر بھوم (بنگال) للعہ
عبد السلام صاحب آگرہ عا
الٰہی بخش صاحب جلیسر عمر
محمد اکبر صاحب ۸ر
از حافظ شاہ میر صاحب ۸ر
حافظ عبد العزیز صاحب کواٹھی عا
احمد اللہ صاحب ملازم ضلع بہرائچ عمر
عبد العزیز صاحب ریواڑی ضلع گوڑگانوہ عمر
التفات الرحمٰن صاحب سہسوانی عمر
حافظ عبد الحمید صاحب جلیسر ۸ر
محمد یوسف ولد حاجی وارث علی صاحب عمر

عبد الغفور صاحب بدیر کنڈ ۸ر
محمد عظیم صاحب فرزند پور جہر ضلع گوڑگانوں عمر
حاجی چندہ صاحب میرٹھ عمر
مولوی محمد عبد الکریم صاحب لعہ
عبد الغنی صاحب تلام عا
حاجی ممتاز الدین صاحب بنارسی عمر
میاں جی عبد الرحمٰن صاحب موضع چاندہ
ضلع گوڑگانوہ عمر
سید محمد اکرم صاحب سہسوانی عمر
عبد الحق صاحب آگرہ عمر
مولوی محمد یوسف صاحب ٹانگڑیاں
گجرات (پنجاب) لعہ
محمد یوسف صاحب آگرہ عمر
رستم خاں صاحب پنشنر موضع
رائے سر ضلع لدھیانہ عمر
محمد وحید صاحب مالیر کوٹلہ لعہ
دانگری عمہ تاج شاہی عمہ
مولوی محمد بشیر الدین صاحب دیناجپور عا
میزان مالعہ
فہرست مد معرفت مولوی محمد
ابو القاسم صاحب بنارسی بابت
جلسہ الانہ علیگڈھ
عبد الرحمٰن صاحب حیدر آباد عمر
میاں جی حبیب اللہ صاحب ۸ر
حاجی محمود صاحب سرمایان عمر
حاجی تاجن صاحب عمر
محمد یوسف صاحب سرمایان عمر
حافظ برکت اللہ صاحب عمر
کریم بخش صاحب عمر
محمد حسین صاحب حسین پورہ عمر
شبلی صاحب عمر
سبیلہ سرمایان عمر
میزان لعہ
چندہ دو ماہ جنوری و فروری ۱۹۱۵ء
حافظ عبد الرحمٰن صاحب دہلوی صہ

حافظ عبدالرحیم صاحب (دواہ)
شیخ اکرام الحق صاحب ״
حافظ محمد سلیمان صاحب ״
عبدالرزاق صاحب چندہ ۴ ماہ
از حکیم جنوری لغایت اپریل
عبدالعزیز و عبداللطیف صاحبان
چندہ ۴ ماہ از حکیم جنوری لغایت اپریل
میزان
از حاجی عارف علی صاحب و خانقاہی
صاحب چندہ بنا مدرسہ
ایک بندۂ اللہ
از حاجی محمد صدیق صاحب باڑہی
چندہ بابت مدرسہ
میزان کل چندہ معمولی
چندہ جلسہ علیگڈھ
الـ ״
میزان کل

خرچ ماہ مذکور

مولوی محمد شریف الدین صاحب
صیغہ تصنیف
مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ
تنخواہ
سفر خرچ
مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ
بابت تنخواہ
سفر خرچ
مولوی محمود بنارسی واعظ تنخواہ
سفر خرچ
مولوی رحمت اللہ محمد امین صاحب
واعظان پنجاب بابت تنخواہ
مولوی ابوالحسن صاحب بابت خرد

مولوی محمد نظیر صاحب مدرس
مدرسہ پلول
صفدر علی محصل دہلی
خواجہ محمد نصیر محرر
سید حمزہ وظیفہ ماہوار
امداد انجمن اشاعت القرآن
وابستہ شہر پشاور
خرچ دفتر صدر دہلی
خرچ معرفت مولوی محمد
ابوالقاسم صاحب بنارسی
میزان
خرچ جلسہ سالانہ علیگڈھ
متعلقہ سفر خرچ علمائے کرام
وطبع اشتہارات و روانگی
خطوط و اشتہارات وغیرہ
خرچ دفتر امرتسر

میزان کل خرچ

آمد ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۳ھ

چندہ شہر دہلی معرفت محصل بہ
تفصیل ذیل۔
حاجی شیخ حمید اللہ صاحب دواہ
حاجی کریم الٰہی محمد شفیع صاحبان سوداگر
حاجی محمد صدیق و حاجی رحیم اللہ صاحب
حاجی محمد عبدالغفار صاحب
حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ
خلیفہ عبداللطیف حافظ محمد اسحاق صاحبان
شیخ نورالحسن سعید الحسن صاحب
حاجی عبداللہ و محمد ثناء اللہ صاحبان
حاجی محمد بشیرالدین و حافظ احسان اللہ صاحبان
جناب احسان اللہ عبدالوہاب صاحبان
نور الٰہی مقبول الٰہی صاحبان سوداگر

فضل الٰہی مقبول الٰہی صاحبان
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر
میزان
چندہ معرفت جناب مولانا ابوالوفا
ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری
بہ تفصیل ذیل
از مولوی عبدالحمید صاحب حیدرآباد دکن
از نور محمد صاحب ڈما نور بنی ہٹی
شیخ عبدالعزیز صاحب ایجنٹ
پشاور صدر
مولوی مخدوم شریف صاحب مدراس
منشی خیرالدین صاحب سکرٹری انجمن
اہلحدیث موضع رکنا بیگو ضلع
فیروزپور
حاجی نور محمد صاحب زرگر فیروزپور
دروازہ ملتانی
ادریس خاں صاحب از بدایوں
میزان
معرفت مولوی رحمت اللہ محمد امین
صاحب واعظان پنجاب از الہ دتا
صاحب سکنہ کوٹھہ ضلع گورداسپور
معرفت مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ
میوات بہ تفصیل ذیل
از محراب خاں صاحب سکنہ نیمکا
ضلع گوڑگانوہ
محمد ابراہیم خانصاحب سکنہ جلالپور
ضلع مذکور
از گھسیا ״ ״
بسول خاں عرف توپ جی ״
رحیم بخش صاحب نمبردار
بہاگ مل صاحب ״
بسول خاں صاحب
نتھو خاں صاحب نمبردار
میزان
چندہ معرفت مولوی عبدالغنی صاحب

از حاجی رحیم بخش صاحب سوالی ماہ مرہو
شیخ حمید اللہ و فیض اللہ صاحب
حاجی عبدالرحمٰن صاحب
محمد عثمان و عبداللہ صاحب
رمضان خانصاحب گنگاپوری پسدی
صاحبداد خاں صاحب اوری (دیپالپور)
امداد خاں صاحب ״
امام خانصاحب
عنایت اللہ خانصاحب
خدابخش صاحب شیرگڈھ ضلع متھرا
خوشی خاں گھسیڑی موضع پنگری
محراب خانصاحب ساکن نیمکا
افضل خاں سکنہ نیمکا
نور محمد صاحب
رحیم خاں صاحب موضع جاگدھ
ابوبکر خانصاحب ساکن کالانور ضلع رہتک
فروخت تقویۃ الایمان
کل میزان

خرچ ماہ مذکور

مولوی شرف الدین صاحب صیغہ تصنیف
مولوی رحمت اللہ و محمد امین صاحب
واعظان پنجاب تنخواہ مع سفر خرچ
خرچ جلسۂ وعظ بہ میلہ بیساکھی امرتسر
خرچ دفتر امرتسر
خرچ میلہ گھریالہ (لاہور)
مولوی محمد عبدالحکیم صاحب
مولوی عبدالغنی صاحب سفر خرچ
مولوی محمود صاحب بنارسی
مولوی ابوالحسن صاحب واعظ بابت خرد
صفدر علی محصل دہلی
خواجہ محمد نصیر محرر
مولوی محمد نظیر صاحب مدرس پلول
سید حمزہ طالب علم وظیفہ
امداد انجمن اشاعت القرآن وابستہ پشاور
خرچ دفتر صدر
میزان کل خرچ

تحویل خزانہ کانفرنس یکم جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء (...) چار ہزار چھ سو ستاسی روپے ساڑھے پانچ آنے
عاجز سید عبداللہ عفی عنہ نائب سکرٹری و حاجی محمد بشیرالدین صاحب
محاسب کانفرنس

متفرق نوٹ

ایک غریب کی امداد

خریدار اہلحدیث ۳۵۸۵ متقی دیندار مگر غیر مستطیع بزرگ ہیں صاحب موصوف نے مجھ سے درخواست کی کہ میں صہ روپیہ سے اُن کی مدد کروں تاکہ وہ فیض الباری خرید کر سکیں۔ مگر چونکہ مجھ میں اس قدر روپیہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں۔ اس لئے ناظرین اخبار سے امید کرتا ہوں کہ وہ صہ روپے چندہ کرکے مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب عم فیضہ کے پاس ارسال فرماوینگے کیونکہ مبلغ للعہ ر یہ عاجز گزران دیگا اور بعد تکملہ رقم صہ مولوی عبداللہ فرزند فقیر اللہ مرحوم کتب فروش لاہور سے اُن کو کتاب مذکورہ خرید دی جائیگی۔ فقط (الداعی الی الخیر عبدالحمید ثناوی مقیم حیدر آباد دکن)

تاہنوز

یہ لفظ (تاہنوز) اس قدر کثرت سے مروج ہے کہ ہر کہ ومہ کی زبان سے نکلتا ہے۔ میرے پاس اچھے پڑھے لکھے آدمیوں کے خطوط میں۔ اس کثرت سے یہ لفظ لکھا ہوا آتا ہے کہ میں آج اس نوٹ لکھنے پر مجبور ہوا ہوں کہ ناظرین اہلحدیث کو اس غلطی پر اطلاع دوں۔ "تاہنوز" کا لفظ نہ صرف معمولی غلط ہے بلکہ اتنا غلط ہے کہ اس کے لکھنے والے کی نسبت شک ہوتا ہے کہ وہ فارسی نہیں جانتا۔ نہ اس نے لائق استاد سے کبھی یہ لفظ پڑھا ہے یہ لفظ صرف ہنوز (بغیر تا کے) ہے "تا" اگر بولنا یا لکھنا ہو تو اس کے ساتھ حال لکھنا چاہئے۔ یعنی یوں لکھنا چاہئے "تا حال" "ہنوز" کے ساتھ "تا" لگانا کسی طرح صحیح نہیں۔

مولانا بٹالوی اور مسلم

ناظرین منتظر ہونگے کہ مولانا بٹالوی کے فیصلہ کی خوشخبری جو اخبار میں دی گئی تھی اُس کا ظہور کب ہوگا۔ سو واضح ہو کہ مولانا کا مقدمہ منصف مسلم الطرفین کے ہاں پیش ہے فریقین کی تحریرات ہو رہی ہیں۔ اُن کا پرچہ بذریعہ منصف صاحب میرے پاس آتا ہے میں جواب لکھکر منصف صاحب کے پاس بھیجتا ہوں۔ منصف صاحب چونکہ پُرانے جج ہیں اس لئے قانون اور قاعدہ کی پابندی خوب ہو رہی ہے۔ امید ہے عنقریب فیصلہ ہو کر یہ خلاف مبدل بوفاق ہو جائیگا۔ انشاء اللہ۔

روح الواعظین

مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی (علیگڈھی) بغرض اشاعت اطلاع دیتے ہیں کہ ہز ہائنس نواب محمد حیدر علیخان صاحب رئیس ریاست حیدر گڈھ باسودہ جناب مولوی ابوالقاسم عبدالرحمن صاحب (طالب) متوطن ریاست رامپور کا وعظ سنکر بہت محظوظ ہوئے اور مولوی صاحب کو "روح الواعظین" کا خطاب عطا فرمایا (مبارک ہو)

اہل حدیث کمپنی

میں مولوی محمد زکریا خان صاحب میرٹھی بھی مبلغ صہ روپے داخل کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ شیخ اسمٰعیل سوداگر شال امرتسر از دھنگہ بلینی روپیہ داخل کرنے کا اقرار کرتے ہیں۔ آئندہ پرچہ میں باقاعدہ رپورٹ درج ہوگی انشاء اللہ۔

المسلم کا آئندہ پروگرام

ہمارے ناظرین غازی محمود (دھرمپال) کو جانتے ہونگے آپ نے اپنے ماہواری رسالہ "المسلم" کا آئندہ پروگرام یہ لکھا ہے کہ سوامی دیانند نے جو رگوید کی تفسیر لکھی ہے اور ناگری میں اُس کا ترجمہ کیا ہے اُس ناگری کا ملک کی عام زبان (اردو) میں ترجمہ کرونگا جس سے اردو دان پبلک کو ویدوں کے مضامین سے پوری واقفیت ہو سکے گی۔ ہمارے خیال میں بھی یہ پروگرام اچھا ہے۔ ناظرین کو "المسلم" کی خریداری سے غازی محمود کی ہمت بڑھانی چاہئے پتہ یہ ہے۔ (غازی محمود دھرمپال دفتر المسلم)

یاد رفتگان

بابو احمد شاہ صاحب گماشتہ کنسٹرکٹ کیوہ مری جو نیک مرد صالح تھے فوت ہو گئے۔ (سید محمد شفیع ٹھیکہ دار دفتر ریلوے از مقام لکھنؤ)

ہماری مسجد کا موذن لال دین نابینا جس سے مسجد میں بہت کچھ رونق تھی ۲۱ مئی یوم جمعہ کو فوت ہو گیا۔ (ابوالوفاء)

ناظرین سے درخواست ہے مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا خیر کریں اللّٰھم اغفرلہم وارحمہم۔

تلاش استاد

میرے بچوں کی تعلیم فارسی عربی کے لئے استاد کی ضرورت ہے جو خوش اخلاق نیک سیرت ہو نابینا ہو۔ تعلیم کا طریقہ جانتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے (رشید علی از مقام کڑا ضلع الہ آباد)

مفقود کا پتہ

اہلحدیث مورخہ ۱۴ مئی میں مولوی عبدالرشید صاحب انبالوی کی تلاش کا اشتہار تھا مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ ہفتہ وہ بنارس مدرسہ چوہرہ میں تھے آپ (خاکسار ابوالوفاء) کو اور اہلحدیث کانفرنس کو بُرا بھلا کہکر چلے گئے۔

ایڈیٹر۔ کانفرنس کو تو بُرا کہیں یا بھلا وہ تو ایک بات ہے کیونکہ وہ کچھ کام بھی کرتی ہے جو کام کرے اُس کو تو کوئی اچھا کہے تو کوئی بُرا۔ میں تو کچھ کام ہی نہیں کرتا مجھے کیوں بُرا کہا جائے۔ اچھا مولوی صاحب موصوف کو میرا شکریہ پہنچا دیں اور یہ کہدیں سہ

مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب اودھ اور بنگال و انگلستان میں اہل حدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اُن کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف ۴ر

اسلامی تاریخ آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات سہل کر بچوں کے لئے بہت مفید قیمت ۱ر

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۸ سے ۱۳ مئی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

جرمن آبدوز کشتیوں نے اس ہفتہ صرف ۲ سٹیمر اور دو ماہی گیر جہاز غرق کئے۔

نیویارک (امریکہ) میں ایک مستند جرمن ذریعہ سے یہ اعلان ہو چکا ہے کہ جب تک جرمن سے پریذیڈنٹ ولسن کے نوٹ کا جواب نہ ملیگا۔ آبدوز کشتیوں کی سرگرمی ملتوی رہیگی۔

ایک جرمن آبدوز کشتی کو ایک تجارتی جہاز نے غرق کر دیا۔

اس ہفتہ تین جرمن ہوائی جہاز تباہ ہوگئے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے کیلے اور برامز گیٹ میں بم گرائے۔ لیکن انگریزی ہوائی جہازوں نے ان کا تعاقب کر کے انہیں سخت نقصان پہنچایا۔

لارڈ کچنر نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ گیلی پولی کی خبریں نہایت قابل اطمینان ہیں۔

گلیشیہ (آسٹریا) میں جرمنوں نے کثیر فوج کے ساتھ جارحانہ پیش قدمی کر کے روسیوں کو پسپائی پر مجبور کیا۔

اب جرمن فوجیں پرزمسل کے سامنے پہنچ گئی ہیں اور پرزمسل کے قلعوں پر گولہ باری ہو رہی ہے۔

انگریزی اخبارات کے نامہ نگار اس امر پر متفق ہیں کہ جاروسلو (آسٹریا) کے اردگرد عظیم جنگ شروع ہونیوالی ہے۔

روسیوں نے باری سلاف کی مٹی کے تیل کے چشمہ کو جس میں ۸۰ ہزار ٹن تیل تھا۔ آگ لگا دی تاکہ وہ جرمنوں کے کام نہ آسکے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ گلیشیہ کی پسپائی میں جرمنوں نے روسیوں کی ۵۰ توپیں چھین لیں۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے صوبہ بکوونیا (آسٹریا) میں آسٹروی فوجوں کو سخت شکست دی ہے۔

انگریزی اور فرانسیسی اطلاعات مظہر ہیں کہ متحدہ فوجوں نے گذشتہ ہفتہ میں معتدبہ ترقی کی ہے اور کئی مقامات پر سخت شکستیں دی ہیں۔

شاہ البرٹ (بلجیم) نے لارڈ کچنر اور سر جان فرنچ کو سب سے بڑے بلجیمی اعزاز کے عطا کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

اٹلی کے اخبارات لکھ رہے ہیں کہ شاہ۔ گورنمنٹ اور رعایا کی متفقہ رضامندی سے فی الحقیقت (جرمن آسٹریا) کے خلاف اعلان جنگ ہو چکا ہے۔

اٹلی اور آسٹریا نے امریکہ سے درخواست کی ہے کہ لڑائی چھڑ جانیکی صورت میں وہ وائنا اور روم میں ان کے حقوق کی نگہداشت اپنے ذمہ لے لے۔ امریکہ رضامند ہو گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آسٹروی اور جرمن قنصلیٹ کا عملہ روم سے روانہ ہو چکا ہے۔

ان خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار ہذا کے خریداروں کے ہاتھوں تک پہنچنے سے پیشتر ہی شاید سلطنت اٹلی میدان جنگ میں کود پڑیگی۔

ملک پرتگال پر پچھلا ہفتہ سخت نازک گزرا ہے۔ سلطنت اور باغی رعایا میں سخت خونریزی ہوئی جنگی بیڑے اور کچھ سپاہیوں نے باغیوں کا ساتھ دیا۔

بعد ازاں گورنمنٹ نے باغیوں کے مطالبات منظور کر لئے اور امن ہو گیا۔

لیکن آج پھر خبر ملی ہے کہ ایک جدید بغاوت پھوٹ پڑی ہے۔

لارڈ فشر کمانڈر افواج بحری اور مسٹر چرچل وزیر بحری (انگلستان) میں اختلاف رائے ہونے پر لارڈ فشر نے استعفا داخل کر دیا۔

اس پر وزارت انگلستان میں انقلاب کے آثار نمایاں ہوگئے ہیں۔

موجودہ گورنمنٹ کے بعض وزراء مستعفی ہو جائینگے اور اُن کی جگہ دوسری پارٹیوں کے وزراء منتخب ہونگے۔

حساب دوستان- مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے۔ ۱۱ جون کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونیکے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور وی پی واپس کر کے نقصان پہنچاتے ہیں۔

۱۰۵ + ۳۲۴ + ۳۲۹ + ۴۲۶ + ۵۱۷ + ۶۱۱ +
۷۱۰ + ۸۱۲ + ۸۲۲ + ۱۲۰۱ + ۱۳۹۹ + ۱۴۴۳ +
۱۴۶۲ + ۱۶۶۵ + ۱۶۷۷ + ۱۶۸۳ + ۱۶۸۶ +
۱۶۹۱ + ۱۶۹۵ + ۱۸۰۸ + ۱۹۶۶ + ۲۰۶۱ +
۲۰۷۲ + ۲۰۶۶ + ۲۳۴۰ + ۲۳۴۹ + ۲۳۵۴ +
۲۳۶۱ + ۲۳۶۴ + ۲۳۷۱ + ۲۴۹۳ + ۲۶۰۱ +
۲۷۸۹ + ۲۸۲۰ + ۲۸۳۶ + ۲۸۳۴ + ۲۸۴۶ +
۲۸۴۷ + ۲۸۵۲ + ۲۸۷۵ + ۳۰۶۱ + ۳۱۶۹ +
۳۲۴۵ + ۳۲۵۵ + ۳۲۵۹ + ۳۲۶۱ + ۳۲۶۲
۳۲۶۵ + ۳۲۶۶ + ۳۲۶۷ + ۳۲۶۸ + ۳۲۹۱
۳۳۵۷ + ۳۳۹۷ + ۳۴۱۱ + ۳۴۲۹ + ۳۴۹۵ +
۳۵۱۴ + ۳۵۱۶ + ۳۵۱۷ + ۳۵۱۸ + ۳۵۲۰ +
۳۵۲۳ + ۳۵۲۶ + ۳۵۲۸ + ۳۵۲۹ + ۳۵۳۰
۳۵۳۱ + ۳۵۳۲ + ۳۵۳۳ + ۳۵۳۴ + ۳۵۳۵
۳۵۴۱ + ۳۵۴۳ + ۳۵۴۴ + ۳۵۴۵ + ۳۵۴۶
۳۵۴۷ + ۳۵۴۸ + ۳۵۵۳ + ۳۵۵۴ + ۳۵۵۵
۳۵۵۶ + ۳۵۵۸ + ۳۵۶۴ + ۳۵۷۱ + ۳۸۳۲
۳۸۳۵ + ۳۸۳۸ + ۳۸۳۹ + ۳۸۴۲ +

انجمن کشمیری- امرتسر میں آجکل تین صاحب کشمیری ایک ساتھ آنریری مجسٹریٹ بنائے گئے۔ اس تقریب پر انجمن کشمیری نے جلسہ دعوت کیا جسمیں نظموں کے ذریعہ کشمیری قوم کی برتری کا اظہار کیا گیا یہانتک بھی کہا گیا کہ مجلسی طور پر کھانا کھانے کا شعور بھی ہمنے اوروں کو سکھایا۔ واقع میں کسی حد تک یہ دعویٰ صحیح ہے لیکن اس مجلس میں جو طریق ہمنے دیکھا وہ کشمیری قوم کے وقار کے بالکل برخلاف تھا جسکی شکایت بھی سکرٹری سے

ہو کر گزر جسکا اُس نے معقول [illegible] معذوری کا اظہار کیا۔ کشمیری قوم کے ہرگز "اخبار کشمیری" کا فرض ہے کہ اس قسم کی حرکات کی [illegible] کیا کرے۔

۳۵/۵۲

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش در کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتا ہے اس کا معمولی نسخہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی ہے

قیمت

فی چھٹانک ۳ روپیہ ۔ آدھ پاؤ چھ روپیہ ۔ پاؤ بھر ۱۲ روپیہ ۔ پاؤ سیر پچیس روپے ۔ معہ محصول ڈاک وغیرہ
خریدار کے ذمہ محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مسعود علیخاں صاحب ضلع چوبیس پرگنہ سے لکھتے ہیں کہ تین چھٹانک مومیائی تیل آیا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے جس مریض کو دیا جاتا ہے بفضلہ تعالے بہت جلد ہر مرض میں فائدہ ہوتا ہے۔ مریض شکر گذار ہیں۔ بہت جلد تین چھٹانک کی تین پاکٹ مومیائی روانہ فرمائیے۔ (۲۳ اپریل ۱۵ء)

جناب فضل الرحمن صاحب ٹانگ ضلع مرشد آباد سے تحریر کرتے ہیں:- کہ ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرمائیں۔ ایک پارسل میرے ایک دوست نے آپ سے منگوایا تھا فائدہ ہوا (۷ اپریل ۱۵ء)

جناب حافظ فتح محمد صاحب غازی پور سے رقمطراز ہیں:- کہ آپ سے قبل میں نے چند بار مومیائی منگوائی تھی۔ جو از حد مفید ثابت ہوئی۔ لہذا دو چھٹانک مومیائی اور بذریعہ وی پی بہ نشان ذیل بہت جلد روانہ فرمائیں (۲۴ اپریل ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ذیل کے رسالوں کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت لڑکے لڑکی کیلئے نہایت ضروری مفید و کارآمد ہے

۴/۵۲

قال اللہ - حقوق اللہ حقوق العباد۔ روزانہ کاروبار دنیاوی طرز معاشرت وغیرہ کے متعلق بیان قرآن مجید کی آیات مع سلیس اردو ترجمہ۔ نہایت مفید رسالہ ۔۔ ۸/
قال الرسول - احادیث صحیحہ کا ضروری لب لباب۔ قابل عمل احکام کا بیان ۔۔ ۳/
اسلام کے عقاید - عقائد اسلامیہ کا ذکر ۔۔ ۱/
اسلام کی خوبیاں - کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۔۔ ۱/
اسلام کی صداقت - مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۔۔ ۱/
ولی کی پہچان - جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۔۔ ۱/
خدا کی پہچان - نہایت مفید رسالہ ۔۔ ۱/
تحریم الخمر والزنا والمعازف والعشق - زنا۔ شراب۔ عشق اور راگ کا بیان ۔۔ ۲/
محرم کی بدعتیں - محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی رد بغیر علماء کا فتوے ۔۔ ۱/
اسلام کی تعلیم - اسلام کی سچی تعلیم اور مسلمانوں سے اسکی مطابقت ۔۔ ۱/
اسلام کی ترقی - اشاعت اسلام و تقویت مذہب کیلئے کیا ذرائع اختیار کریں ۔۔ ۲/
اسلامی حقوق - والدین۔ استاد۔ دوست۔ شاگرد۔ اولاد۔ خویش و اقارب۔ ہمسایگان کے حقوق کا ذکر ۔۔ ۱/
علاج معصیت - جو شخص اپنی عیب سے آگاہ ہونا چاہے۔ وہ اسکو پڑھے ۔۔ ۲/
علاج ظلم - کتنی قسموں کا ظلم ہے۔ سب کا بیان ہے۔ نہایت ضروری رسالہ ۔۔ ۲/
علاج حرص - نام ہی سے ظاہر ہے ۔۔ ۱/
قول الفہار - سچائی کے سامنے جھوٹ کا صفایا ۔۔ ۱/
پیر شریعت مصنوعی پیران شریعت کا کچا چٹھا۔ صراط مستقیم کا آئینہ ۔۔ ۱/
اصلاح المومنین - انسان کی پیدائش کا مقصد۔ اور اس کے فرائض ۔۔ ۲/
اسلام کے عشاق - علوم دینیہ۔ تفسیر۔ فقہ۔ حدیث وغیرہ پر مناظرہ ۔۔ ۱/
اصلاح النفوس - انشد حیات اللہ قلب سلیم و استقامت پر دلچسپ بحث ۔۔ ۱/
اسلام کے نواہی - منہیات کا بیان ۔۔ ۲/
اسلام کی حمایت - اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہئے وغیرہ ۔۔ ۲/
گلدستہ فوائد - مختلف مضامین مفیدہ و ضروریہ کا قابل قدر مجموعہ ۔۔ ۳/
اصلاح البشر - انسان کی گفتار۔ رفتار۔ عادات و اطوار کا ذکر ۔۔ ۳/
اصلاح المحسنین - ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ شرکیہ وغیرہ کی تردید ۔۔ ۲/
اسلام کا تاریخ - نام ہی سے ظاہر ہے ۔۔ ۱/
تعلیم الزکوٰۃ - زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۔۔ ۱/
تعلیم الصیام - روزہ کے جملہ احکام کا بیان ۔۔ ۱/
تعلیم الحج - حج کے تمام ارکان کا بیان ۔۔ ۱/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش تاجر کتب امرتسر کوچہ فقیر کھیتاں

تحفۂ آریہ سماج — یہ کتاب ابو صیدا بعزیز
مصنف ہے
لے ربین جگہ سیاپت ساؤ ایم
آریہ سماج کی پول کی تصنیف ہے کتاب
بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ آجکل
نایاب تھی۔ مگر ایک دوست کے پاس سے چند
نسخے ملے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے
وہ اس کی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا
وہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے
معلومات کا ذخیرہ ہے۔ کتاب کی دو جلدیں ہیں
ہر ایک کی قیمت ۴/ـ

کتاب ہذا سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے
چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ بھی
لئے ہیں جن کے نام مع قیمت یہ ہیں
(۱) تردید قدامت مادہ و روح قیمت ۶/
(۲) وید کس پر نازل ہوئے (۳) وید والے
لال بجھکڑ یعنی رشیوں کی غلط تفسیریں۔ ۳/
(۴) شادی کا بیان اور آپس میں آریہ سماج کا غلط
اصول ۳/ اور (۵) مسئلہ نیوگ ۔ اور (۶) ذات پات
یعنی آریوں کی قوتیں۔ یہ آپ گھستری ۔ وغیرہ کا
بیان ۔ کہ وہ ستارے پیدائشی ہیں یا کسب سے ۳/
(۷) آریہ سماج کے مباحث سے دلچسپی رکھنے والوں
کیلئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے
مینجر اہلحدیث امرتسر

اسرار قرآنیہ ۱۲/
و
برکات روحانیہ
یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں
گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی
کی کافی اصلاح کی گئی ہے۔ ضمناً بعض بیماریوں
کے نسخے اور دیگر علاج طالب اور دشمنوں سے
حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً
واعظوں کیلئے بہت کارآمد و مفید کتاب ہے ۱/
مع محصول ڈاک
ملنے کا پتہ
میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۲/
حبوب دافع ضعف و کثرت جنابت
ان حبوب کے استعمال سے احتلام و کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے
ضعف دماغ اور جگر گردوں کیلئے نہایت مفید گولیاں عمر
روغن ضماد ۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی
بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں عمر

حبوب بواسیر ہر قسم
بادی، خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔ عمر

سرمہ منور چشم
اس سرمہ کے استعمال سے دھند، جالا، غبار، پانی بہنا وغیرہ دور
ہو کر علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے عمر

دوائی خارش ہر قسم
اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ اس
صفت سے کہ خارش کیسی ہو عرصہ تک پھیلی ہو آرام ہو جاوے

ملنے کا پتہ
مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

علامہ شبلی نعمانی مرحوم کی یادگار
علامہ شبلی نعمانی مرحوم کی زندہ یادگار ان کی کتابیں ہیں
مسلمانوں کو چاہئیے کہ وہ سکوت ہیں۔ تاکہ ان کی مسلم
ہم جیسی صدی کا لکھنے والا شخص ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گیا۔ اور اس
شخص نے اسلام کی کس قدر قیمتی خدمات انجام دی ہیں ہم نے ان کی کتابوں
کی قیمتوں میں کچھ رعایت کر دی ہے تاکہ غریب مسلمان بھی ان کتابوں سے
فائدہ اٹھا سکیں۔ علاوہ محصول ڈاک رعایت تاریخ اشتہار سے
ایک ماہ تک ہے۔

الفاروق حضرت فاروق اعظم کی سوانح عمری قیمت ۳/ رعایتی
عہ سیرۃ النعمان حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری
عہ ۔ رعایتی ۱/ الغزالی ۔ علم الکلام یعنی تاریخ متکلمین
اسلام کے امام حضرت امام غزالی رح کی لائف اسلام معتقدات
عقلی و فلسفیانہ جس کی تردید نہیں ہو سکی قیمت ۱/
رعایتی عمر اور الکلام یعنی جدید علم کلام اور یورپ والوں
کے اعتراضات کی تردید قیمت ۸/ رعایتی ۶/ سفرنامہ مرحوم
تمام مصر ملک شام روم کا نقشہ حال ۱/ رعایتی عمر المامون خلیفہ
عباسیہ کی لائف ۱/ رعایتی عمر اور سیرۃ النبی و خلفاء راشدین کی لائف مصنفہ
مولوی عبداللطیف صاحب مینجر مطبع صدیقی دہلی بازار بلیماراں

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین ۸/
یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی مسلمان آنکھوں کو نور
قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے
اس میں دلکش بیان ہیں اور ہر بیان اول ان آیات سے شروع کیا
گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہے
پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات
بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثناء بیان میں موافق آیات مذکورہ
حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ با حادیث و روایات صحیحہ
اور جا بجا اشعار و مثنوی مولانا روم دلچسپی کیلئے ملائی گئی ہے
غرضکہ یہ کتاب عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین و
طلباء مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید کارآمد ہے
اگر مسلمان سچے نقیبان خریدیں۔ تو بجا اور زیبا ہے فی جلد
مع محصول ۸/ رکھا ہے اس کے ہر خریدار کو رعایت کتاب فضائل
محمدیہ نصف قیمت ۲/ میں دی جاویگی۔ اخبار کا حوالہ دیں
ملنے کا پتہ مولوی حشمت علی باشندہ بیلی محلہ گڑھیا

رعایتی اشتہار کتب ۲/
جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے
آخر ماہ رجب ۱۳۴۳ھ تک طلب کرے۔ اس کو
اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویں گی۔ محصول ڈاک
بھی میرے ذمہ ہے۔ سوانح احمدی یعنی حالات سید
احمد صاحب بریلوی اصلی ۱/ رعایتی ۱۲/ حضور
نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر
مولانا عبدالجبار صاحب قیمت ۵/ رعایتی ۳/
ترجمان القرآن حرف سورۃ البقرہ دہلی تقطیع کلاں
۱/ رعایتی ۱۲/ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ
شیخ عبداللہ صاحب نو مسلم ۱/ رعایتی ۱۲/
ملنے کا پتہ
عبدالغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد شہر ملتان
دروازہ لوہاری

مہیش پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا کر سلطان کوٹ والے کے مکان پر دفتر اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوا۔ ناشر ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنی چاہیے

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۳۱ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔

روساء و جاگیرداران سے ۔۔۔

عام خریداران سے ۔۔۔

ششماہی ۔۔۔

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

〃 ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

اس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۴ جون ۱۹۱۵ء عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

مسٹر شوکت علیخان اور محمد علیخان ۔۔۔۔۔ ۱
اسلام اور آریہ سماج ۔۔۔۔۔۔۔ ۲
قادیانی مشن (دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے) ۔۔۔۔ ۳
جواب مذاکرہ علمیہ ۔۔۔۔۔۔۔ ۴
تجاویز مفیدہ بابت اشاعت توحید و سنت ۔۔ ۵
اہلحدیث اور اُن کی حالت ۔۔۔۔۔۔ ۶
مذاکرہ علمیہ کی بابت استفسار ۔۔۔۔۔ ۷
اہلحدیث کیپٹی ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۷
انجمن اخوان الصفا ۔۔۔۔۔۔۔ ۸
ادائے شکریہ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸
فرعون کس دریا میں غرق ہوا ۔۔۔۔ ۹
کیا ہنگامے باعث مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنی چاہئیں ۹
فتوے ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۲
متفرقات ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۳
خبریں ۔۔۔ (۱۴) ۔۔ اشتہارات ۔۔ ۱۵ ۔۔ ۱۶

مسٹر شوکت علیخان اور محمد علی خان

اس مہینے کے ملکی واقعات میں یہ واقع اہم ترین سمجھا گیا ہے کہ دہلی کے دو مشہور لیڈروں کو سرکار نے مولوی ظفر علی خان کی طرح نظر بند کردیا۔ اس وجہ سے کہ موجودہ حالت میں ان دونوں سے خطرۂ فساد ہے۔ ہم نے اس واقعہ کی نسبت آج تک ایک حرف بھی نہیں لکھا تھا۔ کیونکہ ایک تو اہلحدیث کی حیثیت مذہبی ہے۔ محض وقائع نگاری کی نہیں۔ دوم ہمارے نزدیک یہ واقع کوئی نادر واقع نہیں سلطنتیں اپنی اغراض کے لئے ہمیشہ سے ایسا کرتی چلی آئی ہیں۔ اس لئے ہم نے اس واقع کو اس شعر کا مصداق سمجھکر خاموشی اختیار کی

ع کہتی تھی ماہی بھیاں کہ وہ میران قفص
داغ دیتے ہیں اُسے جس کو دم دیتے ہیں

مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اس کو قومی نقصان یا موجب غم نہیں جانتے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ اس واقع کو باوجود نہایت رنجیدہ بلکہ جان فرسا ہونے کے صبر و شکیب سے اس کی برداشت کرتے ہیں جو اسلام کی تعلیم کا اثر ہے۔

قرآن مجید میں صبر کی بابت جس قدر احکام اور نتائج کے لحاظ سے منتزمیں آئی ہیں کسی دوسرے امر کی بابت نہیں۔ یہاں تک کہ کامل مسلمان کی پہچان ہی یہ مقرر کی ہے کہ جب اُس کو کوئی مصیبت پہنچے وہ صبر کرتا ہے اور صبر کا اظہار بھی اس لفظ سے نہیں کرتا ''میں صبر کرونگا'' کیونکہ یہ بھی ایک اپنی قوت کا دعوے ہے اسلام کو یہ بھی منظور نہیں کہ خدائی حکم کے مقابلہ میں کسی قسم کا دعوے کیا جائے۔ بلکہ اسکا تو کیا صبر کرسکیگا بھی نہ وہ بلکہ یہ ہو کہ پہنچے آپ کو مع

اپنی مستعار طاقتوں اور سامان کے خدا کے سامنے رکھے۔ نہ صرف رکھے بلکہ سپرد کر دے۔ اس سپردگی کا عنوان کیا ہی لطیف مقرر کیا ہے واہ قرآن! تیرے قربان وہ عنوان کیا ہے؟ ساری مصیبتوں اور گھبراہٹوں کا دفعیہ اور موجب سرور یعنی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہم اور ہمارا سب کچھ خدا ہی کا ہے اور ہم سب اسی کی طرف رجوع ہیں کیا مصیبت میں کیا راحت میں۔

ایسے لوگوں کو بعد امتحان پاس کرنے کے ڈپلوما کیا ملتا ہے وہ اس سے بھی عجب تر ہے۔

اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

انہیں لوگوں پر خدا کی طرف سے شاباش اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

یہ تو ہوا ڈپلوما یا سند۔ انعام کی تو کوئی حد ہی نہیں فرمایا:-

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(صابروں کو بے حساب اجر ملیگا)

مسٹر شوکت علی اور محمد علی کے معاملہ میں ہم اس کھوج میں پڑنا نہیں چاہتے کہ گورنمنٹ نے یہ فعل اچھا کیا یا برا۔ اس کو تو گورنمنٹ جانے اور اس کے مشیر ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند

ہاں ہم ان دونوں بھائیوں کو ایک رباعی سنانا چاہتے ہیں تاکہ ان کو تسکین اور غم غلط ہو۔ وہ رباعی یہ ہے ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتان وزشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی زکشتن مگریز
مردار بود ہر آنچہ او را نکشند

قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر ایسی مصیبت میں دعا کرنے کا طریق اور الفاظ سکھائے ہیں جنکو ہر مصیبت زدہ پڑھ سکتا ہے۔ پس اے برادران شیخ مرحوم کی نصیحت پر کان لگائیے جو قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات کا نتیجہ ہے آہ ؎

چو رومے نہ گردد خدنگ قضا
سپر نیست مر بندہ را جز رضا

اسلام اور آریہ سماج

اس عنوان سے ایک آریہ اخبار نے مضمون لکھا ہے جس میں دعوے کیا ہے کہ

جس روز سے سوامی دیانند کی کرپا سے آریہ سماج نے اپنا پرچار کا کام شروع کیا ہے اس دن سے اگر نظر تحقیق سے دیکھا جائے تو جو کامیابی اسلام کو سات سو سال کی حکومت میں حاصل نہ ہوئی تھی وہ آریہ سماج کو چوتھائی صدی کے اندر حاصل شدہ نظر آتی ہے۔ مندروں کی تعمیر بند ہو گئی ہے اور جو مندر موجود ہیں ان میں جانے کو لوگ تضیع اوقات خیال کرنے لگے ہیں۔ گویا بت پرستی سرزمین ہند سے دور کر کے آریہ سماج نے محمد صاحب (صلعم) کے مشن کا کام سر انجام دیا ہے۔

اس دعوے کا جواب ہمعصر وکیل امرتسر نے یوں دیا ہے:-

آریہ سماج نے اس ربع صدی میں خلق خدا کے لئے کیا کیا ہے؟ اس کا جواب ہم ایک نکتہ ور آریہ ہی کی زبان سے دینا چاہتے ہیں۔ آریہ گزٹ کی ۶ مئی کی اشاعت میں یہ صاحب لکھتے ہیں کہ "آریہ سماج کے پردھان (میر مجلس) منتری (سکرٹری) اور پرتشٹت سبھا سد کہلانے والے برادری کی زنجیروں سے جکڑ کر اپنی آتما (روح) کا خون کر رہے ہیں بال بواہ (کمسنی کی شادی) کرتے ہیں پتر اور پتریوں (لڑکے لڑکیوں) سے مٹی گنیش کی پوجن کراتے ہیں اور خود بھی ٹیکے لگاتے ہیں شرادھ کراتے ہیں تیرتھوں میں شریک ہوتے ہیں راس لیلا اور رام لیلا میں حاضری دیتے ہیں بدھوا بواہ (اندواج بیوگان) ہونے لگے تو اس کی شرکت سے کترا تے ہیں اچھوت جاتی کے بچوں کی پڑھائی کے لئے سکول کھولنے کی پرارتھنا کی جاتی ہے تو کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں"

"پرسانوں اور کتھیوں سے پبلک کے دل پر نقش کیا جاتا ہے کہ پتتوں کی شدھی سناتن ہے مگر جب کسی پتت کی شدھی ہونے لگتی ہے اور مٹھائی تقسیم ہوتی ہے اس وقت ان کی چال قابل دید ہوتی ہے فوراً کھسک جاتے ہیں یا طبیعت ناساز بناتے ہیں۔ ہون کے فوائد پر لکچر دیتے ہیں مگر خود ہون کرنا بھول جاتے ہیں۔ اپنے عمل سے برادری ہی کو وید شاستر مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بیچارے درجنوں کی تعداد میں ہوتے ہیں اور سینکڑوں آریہ سماجوں کی موجودگی میں اپنے چیلوں کو سچا آریہ نہیں بنا سکتے ایسی حالت میں بے شبہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک دن آریہ سماج بجائے اس کے تمام دنیا کو ویدک دھرمی بنائے خود ہندو پورانک دھرم کی ایک زبانی اصلاح پسند شاخ بنجائیگی"

یہ اصلاحی کام ہے جو آریہ سماج نے اب ۲۵-۳۰ سال کے زمانہ میں انجام دیا ہے تبلیغی حیثیت سے انکو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ ان کی تعداد ہنوز چند لاکھ سے متجاوز نہیں ہونے پائی۔ یہ چند لاکھ آریہ سماجی ممکن ہے مندروں میں نہ جاتے ہوں اور ان کے علاوہ چند لاکھ اور ہندو ہوں جو کسی نہ کسی وجہ سے مندروں سے علیحدہ رہنا پسند کرتے ہوں لیکن ہندوستان کے بیس کروڑ سناتن دھرمی ہندوؤں کی نسبت یہ کہدینا کہ ان کے مندر خالی پڑے ہیں اور کوئی ان میں نہیں جاتا ایک اتنا بڑا دعوے ہے جس کا کوئی ثبوت ہمارا معزز ہمعصر پیش نہیں کر سکیگا۔ بلکہ جہاں تک ہم دیکھتے ہیں سناتن دھرمی لوگ اب

ملی حالات (۲۶۸)

اب زیادہ ذوق و شوق کے ساتھ مندروں میں جاتے ہیں۔

نئے مندروں کی تعمیر کے بند ہونے کا ثبوت ہمارے ہمقلم کے دل میں شاید یہ ہوگا ۔ کہ ہندؤں کی سب سے بڑی اور تازہ ترین علمی تحریک "ہندو یونی ورسٹی" میں ایک خاص مندر طالبعلموں اور تعلیمیافتوں کی پرستش و رہنمائی کے لئے تعمیر کیا جانے والا ہے یہ مندر اس روشن خیالی کے زمانہ میں جب کہ آریہ سماج کے فدائی اپنی پوری کوشش استیصال بُت پرستی میں صرف کرنے کے مدعی ہیں ہندو مذہب کے عام رجحانات کا ایک نمایاں و ممتاز مجسمہ ہوگا۔

یہ آریہ سماج کے ربع صدی کی مساعی جمیلہ کے نتایج عظیمہ ہیں جن پر ہمارے ہمقلم کو بہت ناز ہے اور جن کو وہ اسلام کی . . . سالہ کوششوں کے مقابلہ میں پیش کرنا چاہتا ہے ۔ ہمکو ضرورت نہ تھی کہ آریہ سماج جیسی قلیل التعداد جماعت کا مقابلہ اسلام جیسے برگزیدہ و وسیع مذہب سے کرتے لیکن جب آریہ محقق اس مسئلہ کو بار بار پبلک کے روبرو پیش کرنے کے شائق معلوم ہوتے ہیں تو اُن کی غلط فہمی کا ہٹانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ (پیغام صلح ۲۵ مئی)

وکیل — کے جواب کی ہم عزت کرتے ہیں مگر اپنی طرف سے ہم یہ جواب نہیں دیا کرتے نہ دیتے ہیں بلکہ ہماری طرف سے جواب یہ ہے کہ نتایج ہمیشہ اسباب پر مبنی ہوتے ہیں۔ ایک غریب جُلاہا جسکے پاس دس بیس سیر سُوت ہے اُس کی محنت کا جو نتیجہ ہوگا وہ اُس مشین کے نتیجہ سے مختلف ہوگا۔ جس کے پاس لاکھ دو لاکھ کا سامان ہے ۔ جو جہالت اور مخاطبین کی طبائع کی سختی اور اس پر طرہ یہ کہ اُن کی خود مختاری اور باہتیاری عرب میں بھی وہ آج ہندوستان میں نہیں۔ ہاں اگر یہ گو پوری نہیں تاہم اُس کی جھلک سرحد پشاور کے آفریدیوں اور وزیریوں میں پائی جاتی ہے۔

پس مقابلہ کی صورت تو یہ ہے کہ آریہ سماج اُسی قسم کے لوگوں میں جاکر اپنا پرچار (اشاعت) کرے جن میں رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کی تھی اور کامیاب بھی ہوئے تھے ۔ بیشک اُسی طریق سے کریں جس طریق سے حضور نے کی تھی پھر اُسی طرح کامیابی کریں تو ہم بھی داد دینگے ۔

پس آریہ سماج کو چاہئے اپنے اپدیشک (واعظ لیکچرار) بہت جلد سرحدی قبائل میں بھیجے اور پیچھے سے اُن کی مدد بھی کرے ۔ پھر اگر وہ کامیاب ہو کر آویں تو اُن کا دعوے کسیقدر قابل توجہ ہوگا۔

مگر ہمارا مشورہ ہے کہ اپدیشک اور لیکچرار اپنے گھر کے اور کنبے کے لوگوں کو ملا کر جائیں کیوں؟ صاف ظاہر ہے ؎

پاہنچکر کے وہیں کے ہو نہ رہنا
کوئی جاکر کے کہدو نامہ بر سے

قادیانی مشن

دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے؟

قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کا دعوے ہے کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے بلکہ مثل اور اولیاء اللہ کے تھے۔ اس پر قادیان کے اخبار الفضل میں مرزا صاحب کے خسر میر ناصر صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے یہ مصرع (دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے) اس میں لاہوری جماعت سے چند سوال ہیں جن کے جوابات لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۵ مئی میں نکلے ہیں۔ گو اس مضمون کا روئے سخن لاہوری پارٹی کی طرف ہے مگر چند سوال ایسے بھی ہیں جو واقعی ہم میں اور قادیانی مشن میں فیصلہ کن ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس میں دخیل ہونے کا حق رکھتے ہیں میر صاحب لکھتے ہیں:-

ایسا ولی دکھاؤ جس کے لئے آسمان و زمین نے گواہی دی ہو اور اس کے قبول نہ کرنے کے سبب سے طاعون اور زلزلہ اور طرح طرح کی ہلاکت دنیا پر پڑی ہو جیسا قحط اور لڑائیاں وغیرہ - ہمارے مسیح (مرزا) کی تبلیغ کے بعد یہ آفتیں آسمان سے نازل ہوئیں

(۲) وہ گمنامی کی حالت سے ایک دفعہ ایسا مشہور ہوا ہو کہ اُس کے ساتھ اسکا گاؤں بھی مشہور ہوگیا ہو۔ اور اس کی جماعت لاکھوں تک پہنچ گئی ہو اور بڑے بڑے شریر توبہ کرکے نیکوکار و پرہیزگار بنگئے ہوں -

(۳) وہ ولی دکھاؤ جس نے کہا کہ میری چار دیواری میں کوئی میرے وقت کے عذاب سے نہ مریگا۔ اور باوجود اس دعوے کے ایسا ہی ہوا ہو   ہمارے مسیح نے تو یہ بھی کہا کہ طاعون ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے - کوئی ایسا ولی پیدا کرو جسکے زمانے میں سوائے اس کے سلسلہ بیعت کے اور سب سلسلے مرگئے ہوں جیسا کہ ہمارے مسیح (مرزا) کے وقت میں ہوا۔ اس کے مخالف اکثر ذلیل اور تباہ ہوگئے ہوں اسکے تسلیم کرنیوالے بڑے بڑے رتبوں پر پہنچ گئے ہوں دیکھو اسکا الہام انی مہین من اراد اهانتك وانی معین من اراد اعانتك کس طرح پورا ہو۔ تم خود گواہ ہو اور یہ باتیں تم پر حجت ہیں " (الفضل ۱۳/۱۴ مئی)

اہلحدیث — ہم حیران ہیں یہ لوگ اپنی دُھن کے کیسے پکے ہیں جن باتوں کی سینکڑوں مرتبہ تردید ہو چکی ہے اُنکو بھی پیش کرتے ہوئے جھجکتے نہیں آسمان زمین نے کون سی گواہی دی۔ کب اور کس روز؟ ہاں یاد آیا جن دنوں پادری عبداللہ آتھم کی موت والی پیشگوئی جو مرزا صاحب نے ۱۵ مہینوں تک کی تھی پوری نہ ہوئی یعنے آتھم پندرہ مہینوں میں نہ مرا۔ تو لودہانہ کے ایک بزرگ (مولوی سعد اللہ مرحوم) نے ایک نظم میں اس آسمانی اور زمینی شہادت کا ذکر کیا تھا۔ کیا راقم مضمون کا اُسی طرف اشارہ ہے جو یہ ہے ؎

مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گزرے
ہے آتھم زندہ اے ظلّام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا

قحط طاعون وغیرہ کو ہم اُس وقت مرزا صاحب کی صداقت پر دلیل جانتے جب مرزا صاحب اور اُن کے مریدوں پر اس کا اثر نہ پہنچتا۔ جب تمام دنیا اس بلا میں شریک ہے تو پھر ان کا کیا منہ ہے کہ ان بلاؤں کو یہ لوگ دشمنوں کے لئے مخصوص کہیں گمنامی سے نکل آیا کیا خوب سوامی دیانند۔ لیکھرام بلکہ دھرمپال یا کوئی اور مصنف گمنامی سے نہیں نکلا؟ اس کا جواب ہی کیا۔

چاردیواری کی خوب کہی۔ نامہ نگار کو چاہیے تھا کہ چاردیواری کا لفظ لکھنے سے پہلے وہ مرزا صاحب کی کتاب (کاغذی) "کشتی نوح" ملاحظہ کر لیتے جہاں چاردیواری کے معنے لکھے ہیں۔ یہاں نہیں میرے مرید ہیں وہ سب میری چاردیواری میں ہیں اس لئے اُن میں سے کسی کو طاعون نہ ہوگا۔ اس کے بعد وہ خود قادیانی طاعونی اموات کو گنتے اور اس کی گنتی محمد فضل ایڈیٹر البدر سے شروع کر کے محمد لیٰسین سہارنپوری مہاجر قادیانی تک پہنچاتے تو غالباً اُن کو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ افسوس ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب نے طاعون کے متعلق یہ دعوےٰ کیا تھا النار غلامنا (طاعونی آگ ہماری غلام ہے) مگر جب اسی غلام نے سرکشی کر کے آقا کو دبانا شروع کیا اور خاص دارالخلافہ قادیان پر حملہ آور ہوا تو آقا صاحب مکان کے اوپر چھت پر خیمہ زن ہوگئے یہی معنے ہیں ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری اُن کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا خوب کہی کہ بیعتوں کے سب سلسلے مر گئے۔ اللہ اکبر اس زور اور دروغ کی بھی کوئی حد ہے۔ ہم بیرون پنجاب کا ذکر نہیں کرتے خاص پنجاب ہی میں بیعتوں کے سلسلے اسی طرح جاری ہیں جیسے پہلے تھے۔ علیپور۔ گولڑہ۔ مکھڈ۔ پاک پٹن وغیرہ بے شمار گدیاں تو آج کل بھی پنجاب میں موجود ہیں جن میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی بیعت کرتے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اُن کے ہاں اخبار نہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے بیعت شدوں کی فہرستیں چھاپتے رہیں۔

اکثر مخالف ذلیل اور تباہ ہوگئے۔ کیا خوب ہم اس اکثر کی بابت کئی مرتبہ پوچھ چکے ہیں کہ اُن کی فہرست بتلاؤ۔ کون مخالف ذلیل ہوا اور کون ہلاک ہوا ہمیں نہیں بتلایا جاتا۔

سُنئے مرزا صاحب کے اشد ترین مخالف (بقول اُن کے) دو تھے۔ مولوی عبدالحق صوفی غزنوی۔ مقیم امرتسر جس سے مرزا صاحب نے امرتسر میں مباہلہ کیا۔ اور دونوں نے بالمقابل دعا مانگی۔ ظاہر ہے کہ مباہلہ کسی بیّن فیصلے کے لئے ہوا ہوگا جو مباحثہ سے طے نہیں ہو سکتا۔

دوسرا بقول مرزا صاحب (حقیقۃ الوحی) اشد مخالف مولوی ثناء اللہ ہے۔ بتلاؤ ان دونوں اشد مخالفوں کے سامنے مرزا صاحب کسی بات میں بھی کامیاب ہوئے؟ آہ! اس وقت مجھے وہ آخری فیصلہ یاد آتا ہے جو نہایت ہی دردِ دل سے لکھا ہوا تھا جس کے ایک ایک لفظ سے مرزا صاحب کی اندرونی کیفیت کا احساس ہوتا تھا۔ آہ! وہ آخری فیصلہ جس کے مضمون سے قطع نظر نام ہی اُس کے مدعا کو ظاہر کرنے کے لئے کافی تھا۔ آہ! وہ آخری فیصلہ جس کے انجام کا انتظار تمام افراد مرزائیہ کو لگ رہا تھا گویا وہ

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ

کا مصداق تھا اُس کا مضمون کیا تھا۔ کیا بتلایا جائے وہ کیا تھا وہ پاک منہ کی پاک دعا تھی جو بحکم ؎

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

منہ سے نکلتے ہی قبول ہوئی۔ آہ اُس مقدس بزرگ کی دعا تھی یا تقدیر کا تیر کہ لگتے ہی پار ہوگیا۔ ناواقف ناظرین منتظر ہونگے دعا کیا تھی اور کس مقدس بزرگ نے کی تھی؟ ایسے ناواقف ناظرین کے لئے ہم بتلاتے ہیں۔ وہ مقدس بزرگ تھے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے اور اُن کی دعا تھی

خداوندا! ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اُس کو سچے کی زندگی میں موت سے مار کر دوسرے کو اور اُس کی جماعت کو خوش کر۔ آمین (۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

آخر کیا ہوا۔ اُس اشد مخالف کی جس کی بابت مرزا صاحب نے خود لکھا تھا کہ میری عمارت کو گرانا چاہتا ہے) کہاں تک توہین ہوئی کہاں تک وہ ذلیل ہوا۔ آہ کیسا عبرت ناک سین ہے اور کیسا خوفناک منظر ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۹

(مجریہ ۷ جمادی الثانی ۳۳ھ)

مذاکرۂ مذکور میں مستفسر نے دو حدیثیں ایک "تُرِکت فیکم امرین الخ" اور ایک "وانا تارک فیکم الثقلین الخ" اور چند اُنہی کی ہم معنی احادیث پیش کر کے دریافت کیا ہے کہ دوسری حدیث یعنے ثقلین والی میں جو اہل بیت کے ساتھ تمسک کرنیکا حکم وارد ہوا ہے اُس سے کیا مراد ہے آیا ازواج یا اولاد یا قیامت تک کے سادات۔ پھر تیسری شق پر دو خدشہ وارد کئے گئے ہیں۔

اوّل یہ کہ اگر قیامت تک کے سادات مراد ہوں اور آئندہ اہلبیت (سادات) کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے تو پھر لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کی پیشگوئی غلط ہو جائیگی اور اُن کے ساتھ تمسک کرنے والا بدعقیدہ یا بدعمل ہو جائے گا۔

جواب ۱۔ خدشۂ اوّل۔ اہل بیت سے وہی سادات مراد ہیں جو آپ کے سچے اور پکے متبع ہیں۔ ہر قسم کے شرک اور بدعت سے دُور ہیں۔ اور جو ایسے نہیں ہیں وہ حقیقتاً سادات اور اہل بیت ہیں ہی نہیں۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جو آپ کے طریقہ پر نہیں تھا اُس کے واسطے صاف

لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ موجود ہے۔

پس جو سادات آپ کے متبع نہیں ہیں اُنکے ساتھ تمسک کرنے کا بھی حکم نہیں۔ نہ در اصل ایسے سادات اہلبیت ہونے کا شرف رکھتے ہیں بلکہ وہ بفحوائے اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ اہل بیت ہونے میں شامل ہی نہیں۔ پس ایسوں کے ساتھ تمسک بھی واجب نہ ہوگا۔ اتباع تو انہیں سادات اور اہل بیت کے ساتھ واجب ہوگی جو حضور اقدس صلعم کے طریقہ پر چلتے ہوں پس لن یتفرقا والی پیشینگوئی صحیح پڑی۔

دوسرا خدشہ (ملخصاً) یہ ہے کہ اگر کوئی سید امور منکرہ کا مرتکب ہو کیا اُس کی بھی عزت و توقیر کا حکم پایا گیا ہے۔ اور اگر اُن میں کوئی شراب پیئے تو سزائے تعزیری دی جائیگی یا نہیں۔

جواب:۔ ایسے شخص کی کوئی شرعی توقیر نہیں اور اگر اہل بیت میں سے کوئی (معاذ اللہ) مرتکب حد شرعی ہو تو اُس کو ضرور تعزیری سزا دی جائیگی لہٰذا میں اس موقع پر ایک خاص واقعہ حضور اقدس صلعم کے عہد سعادت مہد کا پیش کرتا ہوں حضور اقدس صلعم کے زمانہ میں ایک قریش کی عورت نے چوری کی تھی۔ رسول خدا صلعم نے اُس کے ہاتھ کاٹے جانے کا حکم دیا جس پر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی سفارش کی۔ اس پر رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کیا تو حدود خدا میں سفارش کرتا ہے۔ اگلے لوگ اسی لئے تو مٹ گئے کہ اُنہیں جب کسی شریف نے چوری کی تو اُس کو چھوڑ دیا۔ اور جب کسی ضعیف نے چوری کی تو اُس پر حد قائم کی۔ قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت رسول اللہ بھی چوری کرے تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں یہ حدیث بروائت حضرت عائشہؓ آئی ہے اور صحیحین اور سُنن اربعہ میں موجود ہے۔

پس اس حدیث سے اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ جب جناب سیدہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں تھی تو پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہو سکتی ہے۔ پس خدا سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے رسول کے اتباع کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ فقط والسلام

(خاکسار خادم العلماء ابو الحیا حکیم سجاد حسین باونی۔ مقیم مین پوری)

تجاویز مفیدہ بابت اشاعت توحید و سنت

قابل توجہ جملہ اہلحدیث عموماً و اراکین اہلحدیث کانفرنس خصوصاً

بخدمت شریف حضرات علمائے کرام و ناظرین عظام خیرخواہان جلسہ اہلحدیث کانفرنس۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔

واضح ہو کہ خاکسار مندرجہ ذیل تجاویز برائے ترقی اشاعت توحید و سنت فنڈ، اہلحدیث کانفرنس ارسال خدمت کرتا ہے۔ امید ہے کہ اگر توجہ اور غور سے اسپر عملدرآمد کیا جائے تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔

اوّل یہ کہ بانی و کارکنانِ اہل حدیث کانفرنس کو مناسب بلکہ ضروری ہے کہ فنڈ مذکورہ کا ابتدا کانفرنس سے تاحال جو کچھ آمد و خرچ ہوا ہے۔ اُس کا گوشوارہ یعنی پوری اور مفصل کیفیت (روئداد۔ درصورت رسالہ یا بذریعہ اخبار اہلحدیث) شائع فرما کر قوم کے زیر نظر فرماویں[1] جس سے قوم کو پورا اعتماد و بھروسہ ہو جائے جس کی تشریح یوں ہو۔

(ا) اسمائے گرامی چندہ دہندگان مع پورے پتہ کے۔

(ب) تاریخ و سنہ وصولی زر چندہ مع معرفت وغیرہ۔

(ج) جلسہ کا چندہ الگ ہو اور دیگر ذرائع کا الگ الگ۔

دوم:۔ یہ کہ فنڈ مذکور الصدر کا حساب مصرف یعنے کہاں کہاں خرچ ہوا۔ جس کی تشریح یوں ہو۔

(ا) سفیران کانفرنس کو کس قدر تنخواہیں دیگئیں۔

(ب) تقسیم ٹریکٹ و رسالہ جات اور خطوط و طبع روئداد وغیرہ پر کتنی لاگت آئی۔

(ج) اسی طرح کل مصارف کا نام بنام تفصیلوار بیان ہونا چاہئے۔

سوم:۔ یہ کہ اہلحدیث فنڈ کو ترقی دینے اور مستحکم کرنے کے واسطے جابجا ہر ایک ایسے ضلع، شہر و قصبہ میں کہ جہاں پر اہلحدیث کی جماعت اچھی اور کافی تعداد میں ہو ایک ایک لائق اور قابل وثوق عالم بامشاہرہ بطور تحصیلدار کے مقرر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بغیر باقاعدہ تحصیلدار کے زرچندہ وصول ہونا غیر ممکن ہے۔ اوائل میں تو جوش یا وعظ و پند سے متاثر ہو کر ایک یا دو چار ماہ یعنی دو چار قسط ہر کس و ناکس زرچندہ دیدیتا ہے یا دیدیگا مگر بلا تقاضا کے بطور خود ہمیشہ کی پابندی صرف مشکل ہی نہیں بلکہ سخت دشوار امر ہے اِلّا ماشاءاللہ۔ لہٰذا تحصیلدار کی اشد ضرورت ہے جسکا کام حسب ذیل ہوگا۔

(ا) جو صاحب تحصیلدار جس ضلع۔ شہر و قصبہ میں مقرر ہونگے اُن پر لازم ہوگا کہ وہ علاوہ اُس مقام کے اُس کے اطراف میں بھی دو چار بلکہ دس بیس کوس تک جہاں جہاں کم و بیش اہلحدیث مقیم ہوں وہاں تشریف لیجا کر (جس کے آمد و رفت کا خرچ بذمہ فنڈ ہوگا) وعظ و نصیحت کریں اور اشاعت توحید باری عزاسمہ و سنت نبی علیہ السلام کی ضرورت و فوائد کو ذہن نشین کرا کے حسب لیاقت لوگوں سے ماہوار چندہ لکھوا دیں جو درج رجسٹر ہوا کرے۔ مگر شروع شروع چندہ لکھانے کے واسطے بہتر ہوگا کہ ایک وفد جس میں چند خاص علماء و بعض رؤسا شامل ہوں۔ اور ہر ہر مقام میں دورہ کر کے لوگوں کو توجہ دلا دیں۔ نیز چندہ کی فہرست مرتب کر کے تحصیلدار صاحب کے سپرد کر دیں جو ہمیشہ اپنے اپنے علاقہ میں گشت لگا کر زرچندہ وصول کرلے اور صدر دفتر میں بھیجتے رہیں۔

(ب) ہر تحصیلدار کے پاس باضابطہ رجسٹر اور

[1] شائع ہو چکا ہے اور آئندہ بھی ہوا کریگا۔ بلکہ ماہوار ہوا کریگا انشاء اللہ (ایڈیٹر)

رسیدبک ہونا ضروری ہے۔

(ج) کوئی صاحب چندہ دہندگان بلا رسید کے زرچندہ ندیں تاکہ کسی چندہ دہندگان کو کسی طرحکا شک وشبہ کی گنجائش نہو۔

(د) کیونکہ قوم کو جب تک اس بات کا کامل اطمینان قلبی حاصل نہ ہوگا کہ زرچندہ ٹھیک ٹھیک موقع پر خرچ ہو رہا ہے تب تک قوم پوری توجہ نہ کریگی اور نہ ہی کافی تعداد میں زرچندہ وصول ہوگا۔

چہارم۔ یہ کہ دو ڈیڑھ ماہ قبل انعقاد جلسہ اہلحدیث کانفرنس صدر دفتر سے ایک باقاعدہ دو یا چار صفحہ کا اشتہار بنام تبلیغ الحق یا ضیاء الاسلام وغیرہ طبع کرا کے کل سفیران وتحصیلداران کی خدمت میں بغرض عام اشاعت بھیجا جاوے جسکی خوب اشاعت ہووے جس میں کانفرنس کے عمدہ سے عمدہ کارگزاریوں کا خلاصہ درج ہوا کرے اور ساتھ ہی فنڈ مذکور کو اعلےٰ سے اعلےٰ رتبہ پر پہنچانے کی تحریک کی جائے۔ نیز قوم سے درخواست کی جائے کہ حتی المقدور زرچندہ کو بڑھانے میں تساہل وکوتاہی نہ کرے۔ (۸۸۲)

پنجم۔ یہ کہ کل سفیران وتحصیلداران اپنے اپنے علاقہ میں بذریعہ اشتہار مذکور الصدر ایک یا ڈیڑھ ماہ قبل جلسہ کے خاص جلسہ کے واسطے چندہ کی تحریک کریں اور جو کچھ وصول ہو ارسال فرمائیں کیونکہ دور دراز کے عوام الناس بلکہ خاص الخاص حضرات بھی جلسہ کی شرکت نہیں کر سکتے۔ اگر معدودے چند تشریف لے بھی گئے۔ تو خرچ آمد ورفت کا بار علیحدہ الگ ہے اور چندہ کا بار الگ۔ جو دشوار نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لہذا ہر ہر مقامات میں خاص جلسہ کا چندہ کافی تعداد میں وصول ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر مذکور الصدر بندوبست کیساتھ مستعدی سے اور باقاعدہ کارروائی کیجاوے تو کم از کم دو ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار وصول ہوتا اور سہولیت سے کل کام اشاعت ودار التصانیف اور مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ کا چلنا مشکل امر نہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بلکہ گمان غالب ہے کہ اگر کارکنان اہلحدیث کانفرنس نے اشاعت توحید وسنت کا کام باحسن طریق چلا کر کامیابی حاصل کی جس کی قوی امید ہے تو بمبئی کلکتہ۔ رنگون۔ مدراس۔ دہلی۔ امرتسر لاہور اور اضلاع بہار وبنگالہ وغیرہ وغیرہ کے بڑے بڑے نامی گرامی روساء زمیندار۔ تجار۔ عہدہ دار دیگر اصحاب سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی جائداد بنام اہلحدیث کانفرنس وقف کرنے سے دریغ نہ کرینگے جس کی مستقل آمدنی سے دن دونی رات چوگنی ترقی ہوکر سرسبز وشاداب ہوتے اور پھلتے پھولتے رہنے کی امید قوی ہے خداوند کریم توفیق رفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

مستقل آمدنی کی صورت بہت ہی عمدہ اور آسان یہ ہو سکتی ہے کہ ہر ہر شہر میں بازار کے موقع پر دوکان برائے کرایہ لیے جاویں یا زمین لیکر دوکان بنوا دیے جاویں جو کہ یقیناً بے ضرر اور پختہ کام ہوگا اس میں گھاٹے وغیرہ کا مطلق خدشہ نہیں ہے۔

ممکن ہے کہ تجاویز مذکورہ میں قدرے ترمیم یا اصلاح کی ضرورت ہو جس کو آں حضرات بشوق سدھار سکتے ہیں "گر قبول افتد زہے عز وشرف"

فی الآخر حضرت مولانا شیر پنجاب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری اہل حدیث کانفرنس سے عرض ہے کہ جناب والا تجاویز ہذا کو براہ نوازش اپنے اخبار گوہر بار میں درج کر کے قوم کو توجہ کرنیکا موقع دیجئے اور عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہونگے۔ والسلام

(راقم یکے خریدار اہلحدیث عـ۳۳ـ از چکوہرپور)

اہلحدیث اور اُنکی حالت

مکرم ومحترم جناب مولٰینا مولوی ابوالوفاء صاحب زاد عنایتکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ضروری گزارش یہ ہے کہ ایک مختصر مضمون ارسال خدمت ہے۔ براہ عنایت کریمانہ اپنے اخبار گہر بار میں ضرور اس کو درج فرماویگے اور اس ناچیز کو موقعہ شکریہ کا عطا فرمائینگے۔ مجھے امید قوی ہے کہ میری یہہ استدعا ضرور درجہ اجابت کو پہنچے گی۔ اور بقیہ اس مضمون کا آئندہ روانہ خدمت کیا جاویگا۔

بیشک یہ فرقہ اہلحدیث آج تک ہر قسم کی تکالیف کو جھیلتا ہوا اور ہر طرح کے مصائب کو برداشت کرتا ہوا اور ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے پاک وصاف ہوتا ہوا اور دوسروں کو بھی صاف ستھرا بناتا ہوا چلا آیا۔ اور بفضل خدا اس میں وہی چمک دمک اور وہی آب وتاب اور وہی عادات واخلاق اور وہی طرز عمل جو آج کے تیرہ سو برس پہلے تھے موجود ہیں۔

جو اُس زمانہ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حسن اخلاق عادات واطوار موجود تھے وہ ہوبہو اس فرقہ کے بزرگان عظام اور متبعان فرقہ خیر الانام میں پائے جاتے ہیں جس کو دیکھکر ہر منصف مزاج شخص بے دھڑک کہدیگا کہ اگر فی الحقیقت کوئی فرقہ ناجیہ ہے تو یہی ہے۔ اور بےشک یہی متبعان سنت کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں اور ہمیشہ یہ فرقہ لکل مبطل محق کا مصداق بنتا چلا آیا ہے کسی زمانہ میں مغلوبیت کا جامہ پہننا نصیب نہیں ہوا۔ ہمیشہ سب پر بفحوائے الحق یعلو ولا یعلی غالب رہا۔ ہر فصل وبہار میں کافی تعداد سے اسمیں لوگ موجود تھے۔ کیوں نہ ہو اس کی ایسی حالت جس فرقہ میں کامل توحید خدا ہوگی جسمیں اتباع رسول پورے طور سے کی جاتی ہوگی انشاء اللہ اُس کی یہی حالت ہوگی۔ اور اُسی کا جھنڈا سب سے اونچا رہیگا اور وہی لوگ مقرب ایزدی کے لقب سے ملقب ہونیکے مستحق ہونگے۔

مگر افسوس صد افسوس انقلابات دہر نے کچھ ایسا اثر کیا کہ کسی چیز کو اپنی اصلی حالت پر رہنے نہ دیا سب میں کچھ نہ کچھ تغیر وتبدل ضرور پیدا کر دیا چنانچہ جس فرقہ کے اوصاف اوپر بیان ہو چکے ہیں جس سے شان اسلام ظاہر ہوتی تھی جس سے بخوبی

پتہ لگ سکتا تھا۔ واقعی اسلام ہی تمام ملت اور ادیان میں ممتاز اور برگزیدہ ہے جس سے صاف طور پر ہر شخص پر صداقت اسلام کی روشنی جلوہ فگن تھی۔ اب اس کی عجیب کیفیت ہے پہلے جیسے علوا واخلاق کے لوگ نہیں نہ ویسے بردبار متحمل مزاج کے اشخاص ہیں اور نہ اب ویسی محبت اخلاص ہے حدیث فان المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبك بین اصابعہ بالائے طاق ہے (خاص خاص سے بحث نہیں عامہ کا ذکر ہے)

فی زماننا بہت سے لوگ جوشیلے موجود ہیں اور تبلیغ احکام برابر کر رہے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اور اپنے پرانے دستورالعمل کو ہر وقت مدنظر رکھتے ہیں اور نہایت اطمینان سے کام کر رہے ہیں وہی لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے دستورالعمل کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ بعض قوانین کو تو بالکل نسیاً منسیاً بلکہ منسوخ سمجھ رکھا ہے اور سخت کلامی، ترش گوئی، غیظ و غضب۔ سب و شتم۔ اہانت غیر کو اپنا رفیق اور ہمدم اور ہادی تصور کر لیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں بالکل ناکامیاب رہتے ہیں اور ہر قسم کی اذیت اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ اکثر سنا گیا ہے بلکہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ ہمارے بعض اہلحدیث بھائی بیدھڑک کہہ اٹھتے ہیں کہ فلاں (بزرگ) ایسا اس کو ماننے والے ایسے۔ اور اس قسم کے بہت سے کلمات ناشائستہ کہہ ڈالتے ہیں مطلقاً پروا نہیں کرتے کہ جب ہم اُن کے بزرگوں کو اس طرح کہہ رہے ہیں تو کیا وہ نہ کہیں گے اور کیا وہ باز رہیں گے تو فائدہ کیا ہوا کہ ہم ایک کہیں اور چار سنیں ؎

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ایسے طرز عمل سے کیا فائدہ بجز سلب المطریق کا مصداق بنتا ہے۔

اتنے میرے کرم اہلحدیثو۔ اے میرے جوشیلے جوانو اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی مطلب برآری کی کوشش کرو تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو جاؤ گے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلعم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لعائشۃ علیك بالرفق وایاك والعنف والفحش ان الرفق لا یکون فی شیٔ الا زانہ ولا ینزع من شیٔ الا شانہ نہایت آہستگی اور نرمی سے کام کرنا چاہئے۔ ہم کو کسی سے کیا مطلب۔ کسی سے کیا غرض کسی کی مذمت اور اہانت سے کیا نتیجہ! دیکھو قول رسول صاحب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا کسی کے روزنامچے کے دیکھنے سے معلوم ہو رہا ہے ہم کو حسن اخلاق کا سبق قول پیغمبران من خیارکم احسنکم اخلاقاً بخوبی دے رہا ہے اور نیز اگر لیس منا من لم یوقر کبیرنا کو بنظر رکھیں تو ہمارے لئے مفید ثابت ہو (باقی آئندہ)

(خاکسار ابو ضیاء عفی عنہ از دھلی)

مذاکرہ نمبر ۴ کی بابت استفسار

۲۳ جمادی الاول - ۹ اپریل کے پرچے میں مذاکرہ نمبرہ مرقومہ جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی متعلق اجماع نکلا تھا اُس کی بابت ایک صاحب لکھتے ہیں:-

گذارش ہے کہ آپ مسئلہ اجماع کے متعلق بار بار لکھتے ہیں کہ علماء کیوں اس میں حصہ نہیں لیتے۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ موضوع بحث متعین نہیں۔ یہ نزاع مشابہ نزاع لفظی بلکہ اس کا عین ہے۔ فریقین کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ متنازعہ فیہ کیا امر ہے اور نہیں دلائل کس قسم کے پیش کرنے چاہئیں۔

(المرسل عبد الصمد از روپڑ ضلع انبالہ)

ایڈیٹر۔ معلوم نہیں آپ کس حد تک وضاحت چاہتے۔ مضمون مذکور اپنے مدعا میں بہت واضح ہے۔ سارا زور اسی بات پر ہے کہ اجماع امت شرعی حجت نہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے یہ الفاظ خاص بصورت تنبیہ اپنا مدعا اظہار کر رہے ہیں جو درج ذیل ہے:-

تنبیہ۔ اس مقام پر میں اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب معلوم ہو چکا کہ افراداً کسی امتی کا قول بلا شرط حجت شرعی نہیں بلکہ وہ مشروط ہے موافقت کتاب و سنت سے تو اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ امتیوں کو یہ منصب تشریع اجتماعاً بھی نہیں مل سکتا ہے

(۹ اپریل صلہ کالم ۲)

اب تو سائل کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ نزاع لفظی ہے یا حقیقی۔ بس اب اپنا مافی الضمیر علمی طریق لکھئے طعن تشنیع اور دل آزاری ہوگی تو درج نہ ہوگا۔

اہل حدیث کمپنی

اس کمپنی کی تحریک ۱۱ جمادی الاول مطابق ۲ اپریل کے پرچے میں ہوئی تھی جس میں دو صد روپیہ کی رقم میں نے لکھائی تھی ۳۰ اپریل کے پرچہ میں خلیفہ ابراہیم صاحب نے تائید کی اور اپنا حصہ یکصد لکھایا۔ اس سے بعد ۷ مئی کے پرچے میں منشی بخش الدین نے تائید کی اور اپنا حصہ مبلغ ۵۰ کا لکھایا۔ اُس کے بعد ۱۴ مئی کے پرچے میں مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی مقیم حیدرآباد نے مفصل تائید کی اور اپنی طرف سے یکصد کا وعدہ کیا۔ ۲۸ مئی کے اہلحدیث میں مولوی محمد زکریا خان صاحب میرٹھی کی طرف سے ۵۰ کا اور شیخ اسماعیل سوداگر شال امرتسر کی طرف سے ۵۰ کا وعدہ میرے خیال میں اور کوئی تجویز ایسی ہو کہ اُس میں پیش کیا یا سوچا جائے تو ہو سکتا ہے مگر تجارتی کمپنی کے لئے پیش کرنا کسی طرح قرین مصلحت نہیں۔ مناسب تو یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کے جو ممبران اس میں شریک ہوکر حسب حیثیت کچھ نہ کچھ حصہ

اس میں لکھا دیں چونکہ اس کا دفتر دہلی میں ہوگا جو بلحاظ کانفرنس کے اور بلحاظ تجارت کے مرکز ہے اسلئے دہلوی ممبران اس پر زیادہ توجہ کریں۔ کیونکہ کمپنی کی مجلس شورے میں وہی لوگ ممبر ہوں گے جنکا اُس میں روپیہ لگتا ہوگا۔ دہلوی احباب اگر شریک کمپنی نہ ہوئے تو دہلی میں صدر دفتر کیسے ہوگا۔ مانا کہ دہلوی اصحاب کو اپنے اپنے کاموں سے فرصت نہیں اور اس کمپنی سے اُن کو چنداں فائدہ کی توقع نہیں۔ مگر اُن کو یہ سمجھکر شریک ہونا چاہئے کہ قومی یادگار ہے اس میں جو دینگے اس نیت سے اُن کا نفع ہی مطلوب نہوگا بلکہ ثواب بھی ہوگا۔

پس ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ ممبران کانفرنس توجہ کرکے اہلحدیث کمپنی کی بنیاد کو بھی مضبوط کردینگے

سابقہ وعدے سات سو بیس روپے کو ہیں مندرجہ ذیل علاوہ۔ خریدار ۳۵۲۳ عہ صہ رکا وعدہ کرتے ہیں۔

ایک اور صاحب اپنے دل کا راز ظاہر کرتے ہیں:-

جناب مولانا آپ نے جو ۲ اپریل کے پرچہ میں لکھا تھا کمپنی کی بابت بنارس والے جلسہ پر تمام صاحبان کو مطلع کیا جائیگا اور جو کچھ تجاویز وہاں منظور ہونگی مشتہر کردیجائینگی عاجز کے ناقص خیال میں اگر آپ ابھی سے اس کام کو شروع کردیں اور چندہ جمع کرنے کی کوشش ہوجاوے تو بہت بہتر ہو۔ اور کیا ابھی سے یہ احسن تجویز مجلس شورے میں پیش کرکے منظور نہیں کرواسکتے کیونکہ بنارس والے جلسے کو ابھی ایک سال ہے اور اس عرصہ میں اگر کمپنی کے پاس کافی رقم مہیا ہوجاوے اور کمپنی کا کام اچھی طرح سے چل رہا ہو تو تب جلسہ پر لوگوں کو اس کام میں اچھی طرح ترغیب ہوسکتی ہے دیگر کمپنی کے قواعد وضوابط اور اس کے چلانے کے طریق معہ بذریعہ اخبار ظاہر کریں تاکہ ہر ایک شخص کو اچھی طرح روشن ہوجاوے۔ میں اس نیک اور احسن تجویز کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوں۔ اور امید واثق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بفضل خدا اس میں بہت ترقی ہوگی۔

میں کمپنی کے قائم ہونے پر پچاس روپے دونگا

دعا ہے کہ پروردگار مسلمانوں کو توفیق دے اور نیک کاموں کے کرنے میں مدد دے۔ آمین۔

(آپ کا خادم ایک اہلحدیث)

ایڈیٹر۔ آپ کی ہمدردی کا شکریہ ہے جزاک اللہ ایک تو آپ اپنا نام تحریر کریں تاکہ وقت پر آپ سے روپیہ طلب ہوسکے۔ دوم واضح رہے کہ کمپنی کی مجلس شورے اور ہوگی۔ کانفرنس کی مجلس شورے سے الگ۔ اُس میں وہی لوگ ممبر ہونگے جن کا روپیہ کمپنی میں ہوگا۔ کانفرنس کو کمپنی کی سرپرستی سے فائدہ ضرور ہوگا۔ مگر کمپنی کانفرنس کے ماتحت نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کانفرنس کی مجلس شورے کو اُس کے متعلق کسی قانون بنانے کا کوئی اختیار نہیں ٭

انجمن اخوان الصفا

۷ مئی کے بعد اس انجمن کا ذکر اخبار میں نہیں ہوسکا آئندہ انشاء اللہ برابر ہوا کریگا۔ یہ انجمن کیا ہے؟ مسلمانوں کی جو اس انجمن کے ممبر ہوں ایک سلسلہ میں منسلک کر دینے والی اس کے مفصل قواعد مع کاپی فہرست ممبران چھپی ہوئی ہے۔ قواعد کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر ممبر دوسرے ممبر کی حاضر غائب عزت توقیر بڑھائیگا۔ حاضر غائب اس کی خیرخواہی کریگا۔ وغیرہ۔ جو صاحب اس کے قواعد دیکھنا چاہیں وہ ۲۹ جنوری کا اہلحدیث دیکھیں۔ یا ایک پوسٹ کارڈ بھیجیں تو ان کو قواعد بھیجدئے جاوینگے۔ کسی گزشتہ پرچہ میں ممبران کی تعداد غلطی سے ۲۵ بتلائی گئی ہے۔ اصل مقدار ۷ مئی تک ۴۳ ہے۔ اُس سے بعد حاجی عبدالغنی خان از ٹانڈہ ضلع فیض آباد۔ داخل ۴۴

حسب قواعد جدید ممبر کی اطلاع سب ممبروں کو ہونی چاہئے۔ آج یہی سمجھا گیا کہ اخبار کے ذریعہ اطلاع ہوجاوے گی۔ مگر احباب نے اس پر اعتراض کیا ہی کہ جو لوگ اخبار کے خریدار نہ ہونگے اُن کو کیسے ہوگی اس لئے حسب قاعدہ کارڈ چھپ گئے ہیں جن کی لاگت ۱۲؍ - کل حساب درج شدہ ۷ مئی تھا یا ۱۲؍ عہ از حاجی عبدالغنی مذکور۔ جملہ ۱۲؍ خرچ عہ ۱۲؍ برائے طبع کارڈ۔ باقی عہ حساب کی غلطی اور دیگر قسم فروگزاشتوں سے اطلاع دیا کریں جن جن صاحب کو قواعد نہ ملے ہوں یا وہ اور چاہتے ہوں وہ مہربانی کرکے اطلاع دیں۔

ہاں یہ بات ضروری قابل مشورہ ہے کہ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کرنے سے بہت خرچ ہوا کریگا۔ فی کارڈ ۳ پائی محصول ڈاک اور ۳ پائی خرچ مہر روانگی۔ آج جو ممبروں کی تعداد ۴۴ ہے۔ ایک ممبر کی اطلاع کرنے پر ۱۲؍ خرچ ہونگے۔ آئندہ جب زیادتی ہوتی گئی تو کہاں تک خرچ بڑھیگا داخلہ فی ممبر تو ۸ رہا۔ اور خرچ فی ممبر روپیہ سے زیادہ۔ یہ کمی کہاں سے آویگی۔ اس لئے میری رائے میں اخباری اطلاع پر کفایت ہونی چاہئے ہاں جو اخبار کا خریدار نہ ہو وہ بتلا دیا کریں اُسکا انتظام خاص کیا جاویگا۔ انشاء اللہ۔

ممبران کو چاہئے گزشتہ غفلت کو چھوڑ کر اب چستی سے کام لیں ٭

ادائے شکریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام سنت السلام معروض خدمت ہوں۔ کہ اخبار گوہربار کے کسی گوشہ میں اس شکریہ کو جگہ دیکر احقر کو ممنون فرمادیجئے نہایت عنایت ہوگی وھوھذا:-

ناظرین! آپ کو معلوم ہوگا کہ عاجز نے ایک شکایت آمیز مضمون بابت خلاف عقیدگی بزرگوار من جناب والد صاحب بخدمت علماء اہلحدیث پیش کیا تھا الحمد للہ علی احسانہ کہ میری آواز رائگان وبیکار نہ گئی۔ بلکہ غیر معمولی علماء کبھی کسی قدر متوجہ ہوئے اور بمصداق السّابقون السّابقون اولٰئک المقرّبون سب سے مقرب مولانا بشیر اسلام ہی ہوئے کیوں نہ ہوں اسی لئے تو

ملا
وہ
سالہا سال
مگر
کوئی مستقل
سے
جو صاحب
امداد
جناب مولانا
صاحب مہتمم
دو برابر

جملہ اہل حدیث سوسائٹی کے مقتدا مانے گئے ہیں۔ فاضل امرتسری نے قابل قدر تجویز کی۔ مگر بوجوہ تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ مورخہ ۷ جمادی الثانی ۵۱ کے اہلحدیث میں مکرم بندہ مولوی عبدالمجید صاحب حیدرآبادی نے بھی ایک مدلل مضمون جس سے میری تائید ودلجوئی اور منکرین حدیث پر اعتراض والزامی جواب کر کے حجہ قطع تحریر فرمایا ہے جس کا کمترین اولاً جناب مولانا شیر اسلام کا ثانیاً مولوی عبدالمجید صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دیگر علمائے کرام وفضلائے عظام سے عموماً اور مولانا سیالکوٹی وجناب مولانا محمد ابوالقاسم صاحب محدث بنارسی سے خصوصاً عرض کر کے امید واثق کرتا ہوں کہ اسی طرح میری دلجوئی فرما دیجئے اور منکر حدیث پر دلائل عقلیہ ونقلیہ کا وہ بار عظیم ڈالیں گے جس سے بجز سر تسلیم خم کے اور کچھ نہ سوجھے اور جو دلائل مولوی عبدالحمید صاحب نے ارقام فرمائے ہیں اُن کو نہ چھوئیں بلکہ ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر ست کا پورا ثبوت دیں۔ کمترین ممنون احسان ہوگا گر قبول افتد زہے عز وشرف"

(محمد زکریا خان میرٹھی)

فرعون کس دریا میں غرق ہوا

تفسیر ابن جریر میں ہے والبحر ھو بحر القلزم طرفھا من بحر فارس۔

اور مفحمات القرآن سیوطی میں ہے البحر ھو بحر القلزم وکنیتہ ابو خالد الخ

اور تفسیر عزیزی اور موضح القرآن اور فتح البیان میں بھی ایسے ہی ہے۔ اور قرین قیاس بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دریا قلزم ہے نہ کہ نیل۔ اس واسطے کہ عرض دریا کا مفسرین نے بارہ میل کے قریب بتایا ہے اور لشکر فرعون کا بارہ لاکھ اور اسی قدر بنی اسرائیل کی تائید بتائی ہے۔ تو اس سے ظاہر ہے کہ اتنا عظیم الشان لشکر ایسے ہی دریا میں آسکتا ہے کہ جس کا اس قدر عرض ہو۔ اور دریا نیل کا اسقدر عرض کہاں ہے اور جن حضرات نے دریائے نیل لکھا ہے تو شائداً اس لحاظ سے لکھا ہو کہ کسی موقع پر دونوں ملجاتے ہونگے یا بوجہ قریب ہونے نیل کے اسی کو خیال کر لیا ہو۔ ایک حدیث سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن عشرے کا تھا۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ کس مقام پر غرقاب ہوئے۔ قاموس سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ قلزم وادی جو کہ مصر اور مکہ کے درمیان اور جبل طور کے پاس ہے۔ دریائے قلزم اسی کے قریب ہے۔ واللہ اعلم۔

نانا نانی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم

محمد بن آمنہ بنت وہب بن ہاشم

آمنہ بنت ام حبیبہ بنت اسد

(راقم آثم ابو رشید احمد الدین عفی عنہ از شاہجہانپور محلہ شکلی۔)

کیا جنگ کے باعث مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنی چاہئیں؟

تین مختلف رائیں

ہاں ۔ نہیں ۔ اور ضرور!

جنگ میں مرد زیادہ مرنے سے عورتوں کی تعداد نسبتاً بہت بڑھ جاتی ہے اس واسطے قدرتاً مندرجہ بالا سوال پیدا ہوتا ہے۔

انگریزی رسالہ ورلڈ میگزین نے اس سوال کا جواب تین مشہور مضمون نگاروں سے پوچھا تھا اُنہوں نے جو جواب لکھے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ہم انہیں اپنے ناظرین تک پہنچائیں۔ ذیل میں ان ہر سہ اصحاب کی رائیں جو اُنہوں نے اس بارہ میں ظاہر کی ہیں درج کرتے ہیں:-

جرنیل نلسن اے مائیلز کی رائے

بعض ملکوں میں مردوں کی تعداد اس قدر کافی نہ رہجائیگی کہ وہ تباہ شدہ گھروں کو از سرنو تیار کر سکیں۔ اس جنگ میں اس قدر خلقت ضائع ہوئی ہے کہ جس کا اندازہ کبھی کسی نے خواب میں بھی نہ کیا ہوگا۔ پہلے جنگ تیس سالہ کے بعد جرمنی نے کثرت ازدواج کی اجازت دیدی تھی کیونکہ آدمی بے شمار ضائع ہو چکے تھے۔ یہ ناممکن نہیں ہے کہ اس جنگ کے بعد بھی اسی قسم کے حالات پیش آئیں کیونکہ جنگ اس قدر خلقت کو ضائع کر رہی ہے کہ جتنی پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر ڈوس ہچنسن کی رائے

کہیں بھی یہ بات تاریخی طور پر ثابت نہیں ہوئی کہ جنگ کے باعث نسلوں کی قومی زندگی پر اثر پڑا ہو۔ خانہ جنگی میں بے شمار آدمی مرے تھے مگر اندازہ کرنے پر معلوم ہوا تھا کہ وہ ملک کے بالغ مردوں میں سے صرف ۵ فیصدی تھے۔ جو ملک اس وقت شریک جنگ ہیں ان کے باشندوں کی تعداد ۴۶۰۰۰۰۰۰۰ کے قریب ہے۔ اور سوا یا ڈیڑھ کروڑ کے قریب خلقت میدان جنگ میں ہے یعنی ۳ فیصدی کے قریب اس میں سے بھی صرف ۱۰ فیصدی ماری جائیگی۔

تیسری رائے پر ایڈیٹر کا نوٹ

یورپ کے میدان جنگ میں جو خوفناک قتل عام ہو رہا ہے اس کے باعث مردوں کی قلت پیدا ہونا قدرتی اور لازمی ہے۔ جو قومیں شریک جنگ ہیں اُن کی زمینیں بیواؤں کے آنسوؤں اور پر شگاف دلوں کے خون سے تر ہو چکی ہیں لیکن باوجود اس کے یہ سوچنا کہ آگے چل کر عیسائی قومیں صرف ایک شادی کرنے کے قدیم اور مقدس طریقہ کو خیر باد کہدینگی۔ ایک ایسی بات ہے جسے کوئی سمجھدار شخص ایک لمحہ کے لئے بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ اس آبادی کی کمی کو جو کہ گولیوں کا نشانہ بن چکی ہے پورا کرنے کے لئے کثرت ازدواج کا طریقہ پیش کرنا مہذب دنیا کی عادات اور رواجات کے اس قدر خلاف ہے کہ وہ ایک بھیانک مضحکہ معلوم ہوتا ہے۔ ذیل کا مضمون لکھنے والا پرنس سرت کمار گھوش ہے جو اس وقت ممالک متحدہ میں لکچر دے رہا ہے۔ ایک ہندوستانی اور راجہ صاحب گھوش پاڑہ کا بھتیجا ہے اس نے جو تعلیم حاصل کی وہ ہماری تعلیم سے مختلف قسم کی تھی۔ اور گو اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی

میں کچھ گزارا ہے۔ اور وہ سوشیالوجی (علم مجلسی) اور ایتھالوجی (علم اخلاق) کا ایک ماہر شخص ہے تاہم وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہ مغربی قومیں ایک شادی کے اصول پر کس قدر سختی سے عامل ہیں لیکن اس لحاظ سے کہ اس شخص نے سوشیالوجی پر بہت سے رسالے لکھے ہیں اور گورنمنٹ انگریزی میں بہت سے ڈپلومیٹک کمیشنوں کو کامیابی سے پورا کیا ہے اور اس کے علاوہ اسے واشنگٹن (امریکہ) میں سمتھ سونین انسٹی ٹیوشن کے روبرو لیکچر دینے کے لئے بلایا گیا ہے تاکہ ابتدائے تہذیب کے مسئلہ پر لیکچر دے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے مشورہ پر بھی اگر کسی اور وجہ نہیں تو کم از کم اس کے عجیب ہونے کی وجہ سے ہی غور کیجئے۔

پرنس سرت کمار گھوش کی رائے

اگر جنگ کل ختم ہو جائے تو شریک جنگ قوموں میں سے ہر دسویں شخص کو اس بات کی اجازت ہونی چاہئے کہ وہ دو شادیاں کر لیں یعنی اس صورت میں کہ اگر ان اقوام کی ہر ایک عورت کے لئے کسی نہ کسی قسم کا شوہر مطلوب ہو اگر جنگ ۶ ماہ اور جاری رہے تو ہر آٹھویں شخص کو ایک زائد بیوی کی اجازت ہونی چاہئے لیکن اگر یہ کشت و خون ابھی ایک سال اور جاری رہا تو ضروری ہوگا کہ ہر پانچویں عورت کسی دوسرے کے ساتھ مل کر ایک شوہر پر قناعت کرے۔

کثرت ازدواج کی ابتدا کیونکر ہوئی

کثرت ازدواج کی ابتدا دو مختلف طریقوں پر ہوئی ہوگی۔ ایک طریقہ تو یہ تھا کہ با اثر لوگ مثلاً راجہ۔ بادشاہ وغیرہ ایک سے زیادہ بیویاں جبراً لیتے تھے لیکن یہ حالت شاذ و نادر ہوتی تھی کیونکہ خود بادشاہ بھی دنیا میں شاذ و نادر انسان ہوتے ہیں۔ دوسری اور بڑی وجہ خاص خاص اقوام میں کثرت ازدواج کا یہ ہوئی کہ جنگ میں مرد زیادہ کام آئے اور عورتوں کی تعداد بڑھ گئی۔ آج ۲۰ صدی میں بعد پھر اسی سوال کو اٹھایا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ شریک جنگ اقوام اور امریکہ اور غیر جانبدار اقوام کی عورتوں پر اس سوال کا کہاں تک اثر پڑتا ہے۔

سب سے پہلے برطانیہ عظمیٰ کو لو۔ اس کی بڑی فوج کی تعداد جرمنی۔ روس۔ فرانس یا آسٹریا سے کم ہے۔ باوجود اس کے جنگ سے پہلے اس کی کل آبادی ۴۵۰۰۰۰۰۰ تھی جس میں سے ۱۲۰۰۰۰۰ عورتیں زیادہ تھیں۔ اس کی کوئی قومی وجہ قرار نہیں دی جا سکتی بلکہ یہ زیادتی رفتہ رفتہ گزشتہ چالیس سال کے عرصہ میں ظہور میں آ گئی ہے۔ عورتوں میں جو سفرجیٹ فرقہ پیدا ہو گیا ہے وہ بھی دراصل اس عددی فرق ہی کا ایک نتیجہ ہے اور جنگ کے بعد یہ ایک نازک صورت اختیار کریگا۔

عورتوں کی تعداد زیادہ کیوں ہے

ہر ایک مہذب ملک میں لڑکیوں کی نسبت لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن وہ مرتے بھی زیادہ جلدی جاتے ہیں بالخصوص بچپن کے پہلے چند سال کے عرصہ میں برطانیہ کلاں میں پہلے اور دوسرے سال کے بعد لڑکوں۔ لڑکیوں کی تعداد یکساں ہو جاتی ہے اور اس کے بعد لڑکیوں کی تعداد زیادہ بڑھنے لگتی ہے۔

اس حساب سے اگر لڑکوں کی ابتدائی زیادتی کو تفریق کر دیا جائے تو شادی ہی کی عمر سے اندازہ کیا جائے تو لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں کی کمی بقدر ۱۵۰۰۰۰۰ بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ برطانیہ کلاں میں ۲۰ اور ۵۰ سال کی عمر کے درمیان ۶۰۰۰۰۰۰ مرد ہیں اور ۱۵۔۲۰ اور ۴۵ سال کی عمر کے درمیان عورتوں کی تعداد ۷۰۰۰۰۰۰ ہے گویا کم و بیش پانچ عورتوں کے لئے صرف ۴ شوہر میسر آ سکتے ہیں۔ ان حالات میں اگر تمام عورتوں کو عزت اور ضابطہ کے ساتھ بیوی اور ماں بننے کا موقعہ دیا جائے تو ہر چوتھے شخص کو دو بیویاں ہونی چاہئیں۔ اس سوال کا دوسرا حل اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ ہر پانچویں عورت کو دائمی طور پر کنوارا رکھا جائے اور اسے قدرتی حقوق سے محروم کر دیں۔

خاص خاص مقامات میں مردوں اور عورتوں کی تعداد میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ معمولی حالات میں بھی زیادہ عجیب ہے۔ برطانیہ کلاں کے شہر اور قصبات دو قسم کے ہیں۔

(۱) تجارتی۔

(۲) رہائشی۔

چنانچہ جن شہروں میں بڑے بڑے گرجے ہیں۔ وہ زیادہ تر رہائشی ہیں۔ اور چونکہ مرد روزی کمانے تجارتی شہروں کو چلے گئے ہیں اس لئے ہر دو مردوں کے پیچھے ایسے شہروں میں تین عورتیں ہیں۔

اب اس پر جنگ کے جو اثرات پڑے ہیں ان پر غور کیجئے۔ مسٹر لائیڈ جارج کے حال کے ایک بیان کے بموجب ۲۰۰۰۰۰۰ آدمی ۲۰ اور ۵۰ سال کی عمروں کے درمیان برطانیہ کلاں میں مسلح ہیں یعنی ان عمروں کے درمیان کی ساری مردانہ آبادی کا ۱/۲ حصہ۔ اس میں شک نہیں کہ برطانیہ کے نقصانات اب تک بہت خفیف رہے ہیں یعنی ۱۵۰۰۰۰ جن میں سے اصلی اموات کی تعداد ۳۰۰۰۰ سے زائد نہیں۔

لیکن اب تک باقی اتحادیوں کی طرح انگریزی فوجیں زیادہ تر حفاظت ہی کرتی رہی ہیں اس لئے جب جلدی ہی وہ حملہ شروع کریگی تو قدرتی طور پر جانی نقصان بھی نسبتاً زیادہ ہو سکتا ہے۔ اس حساب سے آئندہ چار ماہ کے لئے انگریزی جانی نقصان کا اندازہ پچاس ہزار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد کے عرصہ کے لئے بھی اسی حساب سے اس طرح پر اگر لڑائی جاری رہے جیسے اب تک رہی ہے تو جنگ کے باعث انگریزی اموات کا اندازہ بقدر ۱۵۰۰۰۰ کیا جا سکتا ہے اور چونکہ مقابلہ نہایت شدید ہوگا اس لئے اعداد شاید اس سے تھوڑے ہی کم ہوں۔ اس سے پہلے فرانس اور جرمنی کی جنگ میں فرانسیسیوں کا نقصان عرصہ ۴ ماہ میں اس قدر ہوا تھا کہ ان کی فوجوں کی تعداد اس سے بہت کم تھی جس قدر کہ خاتمہ جنگ پر انگریزی میدانی فوج کی ہوگی۔

غرض یہ کہ اس جنگ میں ملک کو جانی نقصان کا مقابلہ کرنا پڑیگا اور چونکہ ایسے لوگوں پر جنگ کا زیادہ اثر پڑیگا اکثر ایسے ہی لوگ ہونگے جن کی عمریں بیس اور تیس سال کے درمیان ہونگی اور وہ زیادہ تر کنوارے ہونگے۔

جب ہم لڑکیوں اور عورتوں کی موجودہ کثرت کو پیش رکھتے ہیں اور جنگ کے نقصانات کو بھی خیال میں لاتے ہیں تو حساب کرنے سے آخر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر چوتھی عورت سوائے اس صورت کے کہ کثرت ازدواج سے کام لیا جائے بغیر شوہر کے رہجاویگی۔ جب ہم جرمنی اور آسٹریا اور ٹرکی کے نقصانات کو دیکھتے ہیں تو اس کے سامنے انگریزی نقصانات کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ جس صورت میں برطانیہ کلاں میں مردوں کی کمی اور عورتوں کی اسی قدر بیشی ہوگی تو اُن ملکوں کا کیا حال ہوگا۔ جن کے نقصانات بھی نسبتاً بہت زیادہ ہیں۔

جنگ کا اثر قوموں پر

جنگ کا اثر قوموں پر جس قسم کا پڑتا ہے اُس کا اندازہ نیولین کی نظیر سے ہوسکتا ہے۔ ۲۰ سال کے جنگ میں نپولین نے فرانس کے ۲۰۰۰۰۰۰ آدمی کھپا دئے تھے اور پھر لطف یہ ہے کہ اس کی ساری فوجیں سوائے روس کی عظیم فوج کے زمانہ حال کی فوجوں کے مقابلے میں بالکل حقیر تھیں۔ اور فرانس کی آبادی ۷ کروڑ تھی اس اتلاف کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ فرانس کے سارے طاقتور مردوں کا خاتمہ ہوگیا تھا۔ اور نسل کا سلسلہ جاری رکھنے کا کام کمزوروں کے سر پر آکر پڑا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا قد بقدر ۲ انچ گھٹ گیا۔ جس وقت آخرکار امن کا زمانہ آئے گا تو شریک جنگ طاقتوں کو فکر پیدا ہوگی کہ جہاں تک جلد ممکن ہو اپنی قوموں کی تعداد بڑھائیں۔ اس وقت کیا وہ ہر پانچویں عورت کو قومی تیاری کے کام سے الگ رہنے دیں گے اور اسے ماں بننے کے حقوق سے محروم رکھیں گے۔ اگر نہیں تو پھر اس کے متعلق اُنھوں نے کیا تجویز سوچی ہے۔

دو قسم کا کثرت ازدواج

زمانہ قدیم کثرت ازدواج دو قسم کی ہوتی تھی:-

(۱) سائنٹفک۔ اور

(۲) غیر سائنٹفک۔

آخر الذکر طریقہ میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا معیار دولت ہوتی تھی یعنی ہر ایک مالدار شخص کو اجازت ہوا کرتی تھی کہ وہ جس قدر بیویاں رکھ سکتا ہے رکھ لے۔ مگر زمانہ حال کی یورپین تہذیب میں کوئی یورپین قوم ایسے طریق کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اس سے اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم یہ ہوگا کہ ادنےٰ درجہ کی نسل پیدا ہونے لگیگی۔

لیکن سائنٹفک طریق میں مرد کی اعلےٰ جسمانی قابلیت ہی اس کا معیار سمجھی جاتی تھی جس وقت یونانیوں نے سارا کیوز (واقعہ سسلی) کا محاصرہ کیا تو اس طویل محاصرہ میں رفتہ رفتہ یونان کے سارے بہادر کھپنے لگے۔ آخرکار جسمانی طور پر مکمل آدمیوں کا ایک گروہ چھانٹ کر واپس یونان بھیج دیا گیا تاکہ وہ لوگ آئندہ نسل کے باپ بن سکیں۔ یہ دوسرا انتہائی طریقہ ہے اور امید نہیں کہ اسے بھی پسند کیا جائے۔

کثرت ازدواج کا ایک قابل عمل طریقہ

لیکن کثرت ازدواج کا ایک طریقہ اور بھی ہے جو ہندوستان کے کلین برہمنوں میں مروج ہے۔ اس قوم کے لوگ ذہنی۔ جسمانی اور اخلاقی ہر پہلو سے مکمل ہوتے ہیں۔ اور ان میں گزشتہ ۱۱۰۰ سال سے کثرت ازدواج کا ایک خاص طریقہ چلا آرہا ہے جس میں زمانہ حال کے یوجنکس (علم النجابت) کی ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اس ذات کے لوگوں کی نسل ہمیشہ پاکیزہ رہی گئی ہے کیونکہ ان میں کثرت ازدواج صرف زائد عورتوں تک محدود ہے۔ یہ طریقہ کہاں تک کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ ان کلین لوگوں کی اولاد ہندوستان میں بے حد ذہانت رکھنے والی سمجھی جاتی ہے۔

پس اس قومی مسئلہ کو حل کرنے کا یہی ایک قابل عمل طریقہ ہے جس کا اثر ذہنی طور پر بھی بہت اچھا پڑ سکتا ہے۔ یورپ میں اس طریقہ میں کسی قدر ترمیم کی ضرورت پیش آئیگی۔ اور یہ طریقہ اسطرح پر عمل میں لانا پڑیگا کہ سلطنت کی طرف سے ایسے مردوں کا انتخاب ہو جو جسمانی۔ ذہنی۔ موروثی و اخلاقی طور پر مکمل ہوں اور ایسے ہر پانچویں شخص کو دو بیویاں کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اگر ہر پانچواں آدمی ان تمام پہلوؤں سے مکمل نہ ہو تو بجائے اس کے کہ ایک دوسرے شخص کو دو بیویوں کی اجازت دیجائے بہتر ہوگا کہ ہر دسویں مکمل شخص کو تین بیویوں کی اجازت دیدیجائے وعلیٰ ہذا القیاس

یہ طریقہ بادی النظر میں یورپین اقوام کو نہایت خوفناک اور شادی کے اس پہلو کے خلاف نظر آئیگا جس کا تعلق جذبات سے ہے۔ مگر یہ جنگ کی قیمت ہے اس کے علاوہ ہر پانچویں عورت کے بالکل کنوارا رہنے سے کیا بُرا ہے کہ اُسے نصف شوہر حاصل رہے۔ اس کے علاوہ اسے چونکہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنے انتخاب میں مختار ہو اسلئے جذبات کا سوال بھی بدستور قائم رہیگا۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ پورے ادنےٰ درجہ کے مرد کی نسبت عورت کے لئے آدھا مکمل مرد ہزار درجہ بہتر ہے۔

اب سوال صرف یہ رہجاتا ہے کہ عیسائی مذہب جو صرف ایک شادی کی تلقین کرتا ہے اسکا رویہ اس بارہ میں کیا ہونا چاہئے۔ یہی کہ وہ عارضی طور پر اس طریق کی اجازت دیدے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو پھر دوسری صورت کیا باقی رہجاتی ہے؟ یہی کہ راجپوتوں کی طرح لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جائے یا چین کی طرح اُن کا گلا ریشم کی رسی سے گھونٹ دیا جائے اور بیواؤں کو اپنے شوہروں کی چتا پر ستی ہونے پر مجبور کیا جائے۔ آسٹریا کے بعض حصوں کی طرح ایک شخص کے مرنے پر اُس کی ...... بیوی۔ بہنیں اور لڑکیاں خودکشی کرلیں۔

مگر یہ طریقے بالکل غیر مہذب وحشیانہ اور خارج از بحث ہیں۔ سوال صرف یہی رہجاتا ہے کہ کثرت ازدواج کا طریقہ رائج کیا ہو وہ کسی بھی صورت میں رائج کیا جائے

اہلحدیث۔ کتنا شست پیمائیں قانون قدرت کا مقابلہ آسان کام نہیں۔ نہ مانیں گے تو زمانہ خود منوالیگا۔ تجربات وہیں آویگی جو قرآن مجید نے بتلائی ہے۔

فتاویٰ

س نمبر ۱۸۳ - زید نے انتقال کیا اور ایک لڑکا چہار ماہہ بغیر عقیقہ و نام کے چھوڑا - زید کے انتقال کے دو ماہ بعد اُس لڑکے نے بھی انتقال کیا - اب سولہ برس کے بعد اُس لڑکے کی ماں - اُس کے چچا و دادا نے جب یہ سُنا ہے کہ جو لڑکا بغیر عقیقہ کے مرتا ہے وہ قیامت میں شفیع والدین نہیں ہو سکتا بایں خیال وہ سب اُس لڑکے کا عقیقہ کرنا اور نام رکھنا چاہتے ہیں - ایسی حالت میں عقیقہ کرنا جائز ہے یا نہیں - اگر جائز ہے تو اسکی انجام دہی کی صورت کیا ہوگی۔

اور اگر لڑکا قبل انتقال زید (اپنے والد) کے مرجاتا تو اس میں اور مذکورہ بالا میں کیا فرق ہوتا

(محمد ہادی نزد گدری بازار مقام سیتا مڈھی)

ج نمبر ۱۸۳ - صورت مرقومہ میں عقیقہ کا ثبوت شرع میں نہیں ملتا - لڑکا زندہ رہتا تو ہو سکتا تھا - یہ بھی بے ثبوت بات ہے کہ ایسا بچہ شفیع نہ ہوگا - عقیقہ کی بابت اتنا آیا ہے کہ جبتک عقیقہ نہ ہو بچہ کا نفس محبوس رہتا ہے - عقیقہ ایک قسم کا شکریہ الٰہی ہے اپنے باپ سے پہلے یا پیچھے مرنے میں کوئی فرق نہیں۔

س نمبر ۱۸۴ - زید بباعث علالت روزہ رمضان شریف نہ ادا کر سکا اور بعد گزرنے ماہ رمضان دو مہینے آدر متواتر بیمار رہکر انتقال کیا ادائے قضائے فرض واجب ہے یا نہیں اگر ہے تو اُس کی عوض کون ادا کرے - زید کو وفات کئے ہوئے قریب ۱۲ برس کے ہوگئے - اسوقت اُس کے والد و برادر حقیقی و لڑکی وبقید حیات ہیں - اور وہ ادا کرنا چاہتے ہیں - اگر زید مذکور ماہ رمضان کے بعد کچھ دنوں اچھا ہوکر بغیر ادائے روزۂ قضا شدہ انتقال کرتا تو مذکور بالا سے کیا فرق ہوتا؟

(محمد ہادی نزد گدری بازار مقام سیتا مڈھی)

ج نمبر ۱۸۴ - زید پر روزہ ملتوی تھا اسی التوا میں اس کا انتقال ہوا - اس لئے قضا واجب نہیں - ہاں بعد صحت مرنے کی صورت میں قضاء لازم ہے اُس کی طرف سے کوئی شخص روزہ رکھدے یا فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلادے۔

(از داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۸۵ - نماز میں آنکھ بند کرنے سے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز - اور اس خیال سے آنکھ بند کرنا کہ نماز میں آنکھ بند کرنے سے دوسری طرف خیال نہیں جاتا ہے - اس خیال سے آنکھ بند کرکے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(عبد العزیز خریدار ۳۲۱۶ از بولا ڈاک خانہ لوکھی ضلع دربھنگہ ترائے نیپال)

ج نمبر ۱۸۵ - فقہا نے آنکھ بند کرنے سے منع لکھا ہے مگر اس نیت سے جو سوال میں مذکور ہے وہ بھی جائز کہتے ہیں -

س نمبر ۱۸۶ - فرض نماز یا سنت مقتدی ہو یا امام اگر نماز دو رکعت پڑھنا چاہیے اور نیت چار رکعت کی بھول سے کرچکا ہو اور دو ہی رکعت اُسکو نماز پڑھنا چاہیئے بعد دو رکعت پڑھنے کے قعدہ تشہد میں خیال ہو کہ ہم چار رکعت کی نیت کئے ہیں تو اُس حالت میں دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے یا چار رکعت پڑھے یا کس طرح ادا کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۶ - فرض نماز میں فرضوں کی تعداد پوری کرے نیت کم ہو یا زیادہ اس کا خیال نہ کرے سوائے فرضوں کے اور نماز سنت یا نفل ہو تو چار پڑھلے جائز ہے۔

س نمبر ۱۸۷ - ایک شخص حنفی کہتے تھے کہ زمانۂ رسول خدا صلعم میں بُت پرست لوگ جو بوجہ لڑائی اور قید مجبوری کی وجہ مسلمان ہوئے وہ لوگ نماز پڑھتے تھے تو ہاتھ میں بُت لیکر سینہ پہ ہاتھ باندھتے تھے - اس وجہ سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ و سلم نے رفع یدین کرنے کا حکم دیا جو بُت ہاتھ سے گر پڑیگا - اُس شخص سے دلیل اس بات کی مانگی کہ کون سی کتاب میں ہے لاؤ - تو کہنے لگے کہ اہلحدیث مذہب ہی کے بزرگ مولانا محمد ابراہیم صاحب آروی بانی مدرسہ احمدیہ کی زبان سے یہ کلام غلط میں ہم نے سُنا تھا - مولانا محمد ابراہیم صاحب کا یہ کہنا سچ ہے یا جھوٹ - اور یہ خیال کہ بوجہ مجبوری رفع یدین کا حکم ہوا صحیح ہے یا غلط - براہ مہربانی جواب ارسال فرمائیے دل مضطر کو تسکین ہو۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۸۷ - یہ روایت بالکل جھوٹ ہے نہ کسی کتاب میں ہے نہ مولانا ابراہیم مرحوم نے فرمائی ہوگی - رفع یدین آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اخیر عمر تک کی تھی جس کا ثبوت ترمذی میں ابو حمید ساعدی کی روایت سے ہوتا ہے -

س نمبر ۱۸۸ - نماز میں بائیں ہاتھ کے کس مقام پر ہاتھ باندھنا چاہیئے پہنچے پر یا کہنی پر -

(ایضاً)

ج نمبر ۱۸۸ - بموجب حکم حدیث ساعد پر باندھے (پہنچے اور کہنی کے درمیانی حصے کا نام ساعد ہے)

س نمبر ۱۸۹ - بغیر کسی عذر شرعی کے عید کی نماز مسجد میں ادا کرنا کیسا ہے (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۹ - نماز عید باہر ادا کرنا سنت ہے مسجد میں پڑھنا خلاف سنت ہے -

س نمبر ۱۹۰ - بکرے خصی وغیرہ جانور حلال کے سر کا مغز (بھیجا) کھانا کیسا ہے - اور نلی کا مغز کھانا کیسا ہے - اور حرام مغز کس کو کہتے ہیں -

(عبد العزیز خریدار ۳۲۱۶ از بولا ڈاکخانہ لوکھی ضلع دربھنگہ ترائے نیپال)

ج نمبر ۱۹۰ - بلا خوف جائز ہے - حرام مغز رودے کو کہتے ہیں - یہ لوگوں نے نام رکھا ہوا ہے جیسے چھوٹے حرام خور کو حلال خور یا بے نماز سقے کو بہشتی کہتے ہیں۔

(۲ از داخل غریب فنڈ)

متفرقات

انجمن حمایت اسلام میں میرا لیکچر اور اس کی تصدیق

گذشتہ جلسۂ انجمن پر میں نے اپنے لیکچر میں اہل اسلام کی عموماً اور اہل لاہور کی خصوصاً تخاصمتوں کا ذکر کیا تھا کہ ملک میں اشاعت تعلیم کی تحریک روز افزوں ہے لیکن اس تعلیم کا نتیجہ اگر یہی ہے جو آج چند تعلیمیافتوں میں (عربی کے ہوں یا انگریزی کے) ہمکو ملتا ہے تو آئندہ کے لئے خدا حافظ! اس مضمون کا اثر کیا ہوا؟ میں نے جہاں تک اندازہ کیا میری اس تلخ بیان کو عام خاص سب نے سچ سمجھا مگر آج ہم اس کی تصدیق عملی طور پر پاتے ہیں۔ پیسہ اخبار اور زمیندار کے پڑھنے والوں پر مخفی نہ ہوگا کہ کس طرح ان دونوں میں آج کل ایک دوسرے کے برخلاف سب وشتم ہو رہا ہے ہم اگر یہ کہیں کہ فلاں فریق کی غلطی ہے تو ہم بھی ایک فریق بنجاویں گے۔ اس لیے ہم مجموعی حالت پر افسوس کر کے اتنا کہتے ہیں۔ کیا علمائے کرام جھگڑوں کو جو برنگ مذہب ہوتے ہیں اور اُس گالی گلوچ کو جو مذہبی اصطلاحات میں دی جاتی ہیں (گو ہم بنات خاص اُن کو بھی بُرا جانتے ہیں لیکن) آپ لوگوں کا بھی حق ہے؟ کہ اس کو بُرا جانیں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا پاکیزہ اصول ملحوظ رکھکر جواب دیجئے۔

ضرورت ہوئی تو آئندہ مفصل بھی لکھینگے

یادرفتگان

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

نہایت افسوس سے لکھتا ہوں کہ حافظ شیخ عبدالله صاحب چھاوڑی سوداگر جو دہلی میں جماعت اہلحدیث کے سرگرم حامی تھے اور طلبا کی بہت خدمات کیا کرتے تھے۔ صرف تین روز بیمار رہکر بعمر اسّی سال انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب سے نماز غائبانہ کی درخواست ہے ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

(عاجز سید عبد السلام غفرلہٗ نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی)

میرے مخلص دوست مولوی فیض الدین صاحب بہاولپوری قضاء الٰہی سے فوت ہوگئے انا للّٰہ حافظ خدابخش صاحب امام مسجد چینیاں امرتسر جو ایک پکے اور پرانے موحد تھے اُن کی نسبت خبر آئی ہے کہ وہ اپنے گاؤں میں فوت ہوگئے ہیں۔ ناظرین سے درخواست ہے جنازہ غائب پڑھیں۔

مُباحثہ جبل پور

جبل پور کے مباحثہ کے متعلق مولینا ابو الوفاء نے ہرچند عذر کیا مگر مسلمانوں نے سخت مجبور کیا۔ اس لئے ۲۸ رمئی کو مع غازی محمود تشریف لے گئے۔ آئندہ پرچہ اہلحدیث طیار کرنے کی کوشش کی جاویگی لیکن اگر وقت پر نہ پہنچ سکا تو ناظرین بے چین نہ ہوں۔

مینجر

اور دعائے مغفرت کریں اللھم اغفرلھم وارحمھم

مولانا شاہ عین الحق مرحوم

کے دوست اُن کے صاحبزادہ کی تعلیمی حالت کی بابت بہت متفکرانہ دریافت کرتے ہیں۔ اُن کو واضح ہو کہ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی خود اس فکر میں ہیں۔ شاہ صاحب کے انتقال کی خبر سنکر مولانا خود گھگڑ (مقام رہائش شاہ صاحب) تشریف لیگئے اور جاتے ہی بچے کی تعلیم وتربیت کا ذکر چھیڑا۔ آخر مشورہ متعلقین قرار پایا کہ سر دست بچہ اپنے مقام ہی میں تعلیم پائے اور تعلم کے لئے ایک معلم خاص رکھا جائے بچے کے گلے میں لوزتین کا عارضہ ہے جسکی وجہ سے اس کے سماع میں بھی فرق آگیا ہے اس کے عمل جراحی کی بھی فکر ہے۔ میں نے جو لکھا تھا کہ تعلیم جناب حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کے سپرد ہو اور وظیفہ اہلحدیث کانفرنس سے دیا جائے۔ اس کا جواب آیا کہ سر دست کانفرنس کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کا خود متولی ہو وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ

درخواست نکاح

میں میونسپلٹی سہارنپور میں پیشکار رہوں سنتہ ما ہوار ملتے ہیں۔ عمر ۳۷ برس کی ہے اب تک شادی نہیں کرائی ہے۔ ساماند ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہوں۔ ذات شیخ صدیقی رکھتا ہوں۔ اگر کوئی صاحب اہلحدیث بپابندی احکام سنت شادی کرنے پر رضامند ہوں۔ تو امور دریافت طلب براہ راست طے فرما سکتے ہیں۔ یہ شرط نہیں ہے کہ ہندوستانی ہو یا پنجابی خواہ کسی جگہ کے ہوں والسلام خیر الختام

دلہن کی طرف سے ایک لڑکی اہلحدیث قرآن شریف کا ترجمہ پڑھی ہوئی نیک بخت بے زبان جس کے دو یتیم لڑکے ہیں۔ ایک لڑکے کی عمر ۹ سال۔ دوسرے کی تین سال۔ وہ بیوہ ہوگئی ہے۔ میری دیکھی ہوئی ہے بہت خوب صورت ہے اور اچھی طرح لکھ پڑھ لیتی ہے اگر آپ اخبار میں داخل فرماویں تو اللہ کریم سے اجر پائینگے۔ مگر نیک آدمی اہلحدیث اور آسودہ ہو (میرا پتہ یہ ہے۔ ضلع اٹک مقام پنڈی گھیب مولوی عبدالرحمن مختار عدالت کے مکان پر مولوی علی محمد کو ملے)

نوٹ۔ درخواست نکاح کے ساتھ ایک روپیہ غریب فنڈ کے لئے آنا ضروری ہے۔

طبی سوال کے لیے فی سوال ۴ر مذہبی فتوے کیلئے فی سوال ۳ پائی اور علمی کے لئے ۲ پائی غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ دریافت طلب امور کیلئے محصول ڈاک ٹکٹ یا کارڈ آنا چاہیے اس بات کا خیال رہا کرے۔ بعض لوگ کئی کئی بار سوال کرتے ہیں مگر جواب کیلئے ٹکٹ نہیں ہوتا اسلئے جواب سے محروم۔ دفتر کو تعلق چونکہ بہت سے لوگوں سے ہے اپنے صرف سے جواب دینا اسکی طاقت سے باہر ہے

رسالہ طاعون مظہر۔ جس میں طاعون سے بچنے کی طبی ہدایات اور مریضان طاعون کیلئے یونانی نسخے درج ہیں۔ آمر کے ٹکٹ بھیجکر حکیم ... سعید امرتسر سے طلب کریں۔

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۲ سے ۳۰ مئی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ایک امریکن سٹیمر کو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔ اس پر امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔

اٹلی نے آسٹریا کے برخلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

اٹلی کے آسٹریا کے برخلاف اعلان جنگ کرنے (پر) جرمن اور ترکی سفیر بھی روم سے روانہ ہو گئے ہیں

اٹلی نے جس وقت اعلان جنگ کیا اُس وقت جرمنی اور آسٹریا کے ۸۰ تجارتی جہاز اٹلی کے بندرگاہوں میں موجود تھے۔

اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ یہ جہاز صلح کے بعد واپس کر دئے جائینگے۔ فی الحال ضبط کر لئے گئے ہیں۔

ایک آسٹروی متجسس جہاز اور تباہ کن کشتیوں نے اطالوی بندرگاہ بارلیٹا پر حملہ کیا مگر اطالوی جہازوں نے اُنہیں بھگا دیا۔

انگریزی جنگی جہاز ٹرائمف اور مجیسٹک جو دردانیال میں ترکوں کے خلاف متحدہ فوجوں کی مدد کر رہے تھے غرق ہو گئے۔ دو آبدوز کشتیوں نے ان پر تارپیڈو پھینکے تھے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نمبر ای ۱۱ نے ترکوں کے ایک گولہ بارود اور ایک رسد کے جہاز کو غرق کر دیا اس کے بعد ایک بار برداری کے جہاز کا تعاقب کر کے اُس کو خشکی پر چڑھا دیا۔ پھر قسطنطنیہ کے بندرگاہ میں داخل ہو کر ایک بار برداری کے جہاز پر تارپیڈو پھینکا۔

انگریزی امدادی جہاز پرنسس ایرین شیرنس (انگلستان) کی بندرگاہ میں اتفاقیہ دھماکے سے اُڑ گیا دو سو آدمی غرق ہو گئے۔

اٹلی نے آسٹریا اور البانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔

شاہ اٹلی میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ بری اور بحری افواج کی کمان وہ خود اپنے ہاتھ میں لینگے۔

شاہ اٹلی نے اپنی سپاہ کو مخاطب کر کے کہا "تم ایک ایسے دشمن سے برد آزما ہونے والے ہو جو پہلے سے تیار اور آمادہ ہے۔ مگر ہمارا ناقابل تسخیر حملہ یقیناً اسے شکست دیدیگا۔

آسٹروی ہوائی جہازوں نے وینس (اٹلی) کے کارخانہ گولہ بارود پر حملہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔

روس کے وزیر خارجیہ نے بیان کیا کہ اٹلی کے داخلہ جنگ سے مدت جنگ بہت گھٹ جائیگی۔

اٹلی کے اتحادیوں (انگریزوں۔ فرانسیسیوں روسیوں) کے ساتھ شامل ہونے کی خبر پر اتحادی فوجوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آسٹروی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں۔

قیصر جرمنی گلیشیا سے مغرب کی طرف گئے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اطالوی محاذ پر گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جرمن بڑی توپیں اٹلی کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں۔

پیرس (فرانس) کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دو ترکی فوجوں نے جنرل لیمان فان ساندرس کے زیر کمان انگریزی فوج پر سخت حملہ کیا۔

اٹلی۔ آسٹریا اور جرمنی نے سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری کو سختی سے ملحوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ گلیشیا میں جرمن حملوں کا زور ٹوٹ گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ روسیوں کے پاس گولی بارود کی عارضی طور پر کمی پڑ گئی تھی۔ لیکن اب یہ نقص رفع ہو گیا ہے۔

جرمن اب مشرقی محاذ میں بھی زہریلی گیس استعمال کر رہے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی۔ فرانسیسی فوجیں قدم قدم پر لڑ کر دشمن کو پیچھے ہٹا رہی ہیں کئی مقامات پر سخت سے سخت لڑائیاں ہوئیں۔ جو اتحادیوں کے حق میں فیصل ہوئیں۔

ڈکسموڈ کے علاقہ میں بلجیموں نے بھی جرمنوں کو پیچھے ہٹا دیا۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے ساؤتھ اینڈ (انگلستان) میں بم گرائے۔ نقصان بہت کم ہوا۔

۱۸ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے بھاری بموں سے مشہور جرمن آتشگیر مادوں کے تیار کرنے کے کارخانوں پر حملہ کیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی

شاہ یونان بیمار ہیں۔ برلن سے ماہر ڈاکٹر علاج کے لئے بلائے گئے ہیں۔

انگلستان کے مقام گریٹنا میں ایک ٹرین سپاہیوں کی دوسری ٹرین سے ٹکرا گئی جس سے ۱۵۸ ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہوئے۔

کہتے ہیں کہ جرمن میدان جنگ میں آگ لگانے والی گولیاں استعمال کر رہے ہیں۔

انگلستان میں جو نئی وزارت قائم ہوئی ہے اُس میں تمام پارٹیوں کے ممبر شامل ہیں۔

سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم صاحب کے سامنے ۲۱۵ آغاخانی ہندوؤں نے اظہار اسلام کیا خدا ثابت قدم رکھے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں ا- فتوائے فنڈ عہ- از منشی عبدالرؤف صاحب امراؤتی ار- از سائل سید شاہ محمد صاحب موضع اوڈھنی پٹی ضلع چھپرہ عہ- بقایا سابقہ ۱۲ ا/ کل ۱۵ عہ- ایک اخبار بنام سائل مذکور جاری کیا گیا۔ باقی رہا ۱۳ عہ

مومیائی

۳۶/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ سے ۲ پاؤ پنجہ لے مع محصول ڈاک وغیرہ خرچ ڈاک محصول علاوہ

تازہ شہادات

عالیجناب حکیم محمد اعظم رومی شاہ صاحب مدظلہ از مطب یونانی سکندر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں:۔ میں نے اکثر مرتبہ آپکے پاس سے مومیائی منگوا کر یہاں کے مریضوں کو دیا ہے۔ بہت سارے اوقات میں اسکو مفید پایا اور بہت مریض درست ہو گئے لہٰذا ایک پاؤ روانہ فرمائے (۴ مئی سنہ ۱۹۳۰ء)

جناب امانت منڈل موضع سیرنگر ضلع مالدہ سے لکھتے ہیں میں نے آپکے یہاں سے ایک مرتبہ مومیائی ایک مریض کیلئے جس کے منہ سے بلغم کے ساتھ خون آتا تھا منگوایا۔ بفضل خدا فائدہ عظیم ہوا۔ اب ایک اور مریض کے واسطے جسکو کف اور تنفس کی سخت شکایت ہے۔ ایک چھٹانک مومیائی تازہ روانہ کریں۔ (۹ مئی سنہ ۱۹۳۰ء)

جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب رقام فرماتے ہیں۔ کہ آدھ پاؤ مومیائی جو آپ سے طلب کیا۔ اور جن شخصوں کو دیا انکو اس سے بہت فائدہ ہوا۔ آدھ پاؤ بنام منشی عبداللہ شکر صاحب معرفت چک ضلع ... کلید بھیجدیں ...

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ذیل کے رسالوں کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت۔ لڑکے لڑکی کیلئے نہایت ضروری مفید اور کارآمد ہے

۵۶/۵۲

قال اللہ۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد۔ روزہ نماز بابہ بنادی طریہ معاشرت وغیرہ کے متعلق بیان قرآن مجید کی آیات مع سلیس اردو ترجمہ کے نہایت مفید رسالہ ۲۲/

قال الرسول} احادیث صحیحہ کا ضروری لب لباب قابل عمل احکام کا بیان ۳/

اسلام کے عقاید۔ عقائد اسلامیہ کا ذکر بطور سوال وجواب کے ۱/

اسلام کی خوبیاں کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱/

اسلام کی صداقت۔ مخالفین اسلام کو خاموش کردینے والا رسالہ ۱/

اسلام کی تعلیم۔ اسلام کی سچی تعلیم اور مسلمانوں سے اس کی مطابقت ۱/

اسلام کی ترقی۔ اشاعت اسلام وتقویت مذہب کیلئے کیا ذرائع اختیار کریں ۲/

اسلامی حقوق} والدین۔ استاد۔ شاگرد۔ اولاد۔ عزیز واقارب۔ ہمسایگان کے حقوق کا ذکر ۱/

اسلام کے خوبی۔ صفات اسلام کا بیان ۲/

اسلام کی حمایت۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہئے وغیرہ ۲/

اسلام کا اتالیق۔ نام ہی سے ظاہر ہے۔ نہایت مفید رسالہ ۱/

اصلاح المومنین۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اور اس کے فرائض ۲/

اصلاح النفوس۔ اسد صحیا للہ قلب سلیم اور استقامت پر عجیب بحث ۱/

اصلاح البشر۔ انسان کی رفتار گفتار۔ عادات واطوار کا ذکر و اصلاح ۳/

اصلاح المسلمین} ترغیبات شیطانیہ و رسومات قبیحہ شرکیہ وغیرہ کی تردید ۲/

ولی کی پہچان۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۱/

خدا کی پہچان۔ خدا کو ہی شناسائی مقدم ہے ۱/

تحریم الخمر والزنا والمعازف والفسق۔ زنا شراب عشق اور راگ کا بیان ۲/

محرم کی بدعتیں} محرم کی بدعتوں کا عقلی ونقلی رد۔ اخیر میں علماء کرام کا فتویٰ ۱/

علاج معصیت} اپنے عیب آگاہ ہو کر اپنی اصلاح کرنا چاہے وہ اسے پڑھے ۲/

علاج ظلم۔ ظلم کا ثمرہ۔ اور اسکی شاخوں کا تفصیل وار بیان ۲/

علاج حرص۔ حرص برا گناہ ہے اس قسم کا مال کھانا جس کو جیسا نا پاک ہے۔ اسکا بیان اور حرص سے بچنے اور حرص کی مذمت میں عقلی ونقلی دلائل۔ نہایت مفید رسالہ ۱/

قولوا الحق۔ سچائی کے سامنے جھوٹ کا صفایا ۱/

سر شریعت۔ حقیقت معرفت و طریقت شریعت کا سچا خاکہ۔ صراط مستقیم کا آئینہ ۱/

گلدستہ فوائد۔ مختلف مضامین عقیدہ و ... کا بیش قیمت مجموعہ ۳/

تعلیم الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱/

تعلیم الصیام۔ روزہ کے جملہ احکام کا بیان ۱/

تعلیم الحج۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

تحفہ آریہ سماج
یہ کتاب بابو عبد العزیز صاحب معروف بہ نومسلم صاحب رسالہ ...

آریہ سماج کی پول
(مگدھا بپت داری) کی تصنیف ہے۔ کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ آج کل نایاب تھی۔ مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے وہ اس کی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا وہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سوالات کا ذخیرہ ہے۔ کتاب کی دو جلدیں ہیں ہر ایک کی قیمت ۱۲؍
کتاب مذا سے بعض مضامین چھاپ کر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ بھی لئے ہیں جن کے نام مع قیمت یہ ہیں۔ (۱) تردید قیامت بادہ پروہت قیمت ۱؍ (۲) وید کس پر نازل ہوا؟ ۔ (۳) ... بیان کر لیتے ہیں ... اسمیوں کی غلط تفسیر ۱؍ (۴) شادی کا بیان اور اس میں آریہ سماج کا غلط اصول ۱؍ (۵) مسئلہ نیوگ ۱؍ (۶) ذات پات یعنی آریوں کی قوموں برہمن کھتری وغیرہ کا بیان کہ وہ ابتدا پیدایش ہوئیں یا کیسے ۱؍ (۷) ... سماج کے مباحثے ... رکھنے والوں کے سوالات کا ذخیرہ ہے کہائی چھپائی اچھی ہے

منیجر اہلحدیث امرتسر

اسرار قرآنیہ ۲۶؍
و
برکات روحانیہ
یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسوم شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دکھ تل ... اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابی ... منظوم کرنے بہت کارآمد ۱؍ مفید کتاب

ملنے کا پتہ منیجر ... دفتر اہلحدیث امرتسر

مختصر فہرست کتب

تقابل ثلاثہ ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ قیمت مع محصول ۱۲؍

اجتہاد و تقلید ۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۳؍

القرآن العظیم ۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت قیمت ۱؍

الہام ۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد۔ قیمت ۱؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۱؍
مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲؍

فتوحات اہلحدیث ۔ چیفکورٹ ہائیکورٹ پنجاب مدراس بنگال اور افغانستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت حصہ چار ۳؍

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۲؍

جواب اسلام ۔ دھرم پال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب قابل دید ہے ۴؍

تہذیب ۔ سہ ہویدا کے دل لعل ۱؍

جہاد وید ۔ وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا ہے۔ ۲؍

لیجیئے ... صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھی گئی ہے کہ ... بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ تاہی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے ۶؍

خصائل النبی ۔ خصائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ قیمت ۱؍

مناظرہ نگینہ ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ ۴؍

منیجر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی چوک ... ۳/۴

حب ماء فتح جوانی و کثرت جنابت
ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور جگر کمزوری کیلئے نہایت مفید گولیاں ہیں ۱۲؍

روغن عماد ۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں ۳؍

حب نواسیر ۱۲؍
یادی ہو یا خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۱۲؍

سرمہ مقوی چشم
اس سرمہ کے استعمال سے دھند ضعف لاغری بصارت پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے ۱؍

دوائی خارش فی قسم
اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص خوبی یہ ہے کہ خارش کیسی ہی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے فی تولہ ۸؍

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

رعایتی اشتہار کتب
جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۷ ربیع الثانی ۳۳ھ تک طلب کرے اس کو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویں گی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی ۱۲ رعایتی ۱۲؍
حضور نماز مصنف مولوی سید احمد صاحب ... برادر مولانا عبد الجبار صاحب قیمت ۵؍ رعایتی ۳؍
ترجمان القرآن صرف سورہ بقر دہلی تقطیع کلاں ۱۲ رعایتی ۱۲؍ تحفۃ السنۃ انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ صاحب ... رعایتی ۱۲؍

ملنے کا پتہ
عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد
شہر

مطبع ... امرتسر میں ... چھاپا اور دفتر اہلحدیث امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنی چاہئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۲ و ۲۳ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سالانہ		عہ
روسا و جاگیرداران سے	″	للعہ
عام خریداران سے	″	عہ ر
ششماہی	″	عہ۱
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۹ پنس		
ششماہی	″	۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲۷ رجب (۴ شعبان) ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۱ جون ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

قادیانی مشن (لاہوری پارٹی پر عتاب) ۱
آریہ مسافر خبط ۳
مولانا بٹالوی اور ہم ۴
عذر غیر حاضری ۵
مفقود کا نفقہ ۶
مدرسین کے فرائض ۷
ہمدردی ۸
جبلپور میں آریوں سے مباحثہ ۹
خدمات اہلحدیث کانفرنس ۱۱
مذاکرہ علمیہ نمبر ۸ . . . . ۱۱
قطب صاحب میں اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے جلسہ
تجاویز مفیدہ بابت اہلحدیث کانفرنس و اشاعت توحید وسنت ۱۳
اشاعت اسلام ہمدردی سے ۱۴
خلق حسن ۱۴
بحث اجماع متعلق مذاکرہ علمیہ ۸ . . . . . ۱۵
مذاکرہ علمیہ نمبر ۹ . . . . ۱۸
فتاوے . . . (۲۰) . . . متفرقات . . . ۲۱
انتخاب الاخبار ۲۲
اشتہارات . . . . . (۲۳) . . . ۲۴

قادیانی مشن

(لاہوری پارٹی پر عتاب)

قاعدہ کی بات ہے اور بہت دنوں سے یہ دستور ہے کہ اختلاف پیدا ہوتے ہی ہر فریق دوسرے کے حق میں الہامات اور نصوص پیدا کرلیا کرتا ہے جن کو مخالف فریق پر چسپاں کرنے کی کوشش میں ساعی رہتا ہے۔ اسلامی فرقوں میں سب سے پہلے اس ایجاد کے موجد شیعہ حضرات ہوئے ہیں جن کی کوشش صرف اس بات پر رہی کہ جہاں کہیں ظالمون یا ظلموا کا لفظ قرآن مجید میں آیا پس اُنہوں نے اُس کو صحابہ ثلاثہ کے دشمنوں کے حق میں لگایا۔ اسی طرح آج قادیانی مشن میں ہو رہا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات جو اپنی گولائی کی وجہ سے بہت ہی وسیع معنے اپنے اندر رکھتے تھے ایک فریق دوسرے کے حق میں چسپاں کر رہا ہے۔ مثال کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ کافی ہوگا

مرزا صاحب نے طاعون سے اپنے گھر کی حفاظت کا اعلان کیا تھا۔ اُس پیشگوئی کے الفاظ میں ایک استثناء بھی تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ میرے گھر میں رہنے والے طاعون سے محفوظ رہینگے مگر جو متکبر ہونگے اُن کیلئے وعدہ نہیں۔ قادیان سے آواز آتی ہے کہ یہ استثناء لاہوری پارٹی یا اُس کے سرگروہ کے حق میں ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ اس مدعا کو ظاہر کرتا ہے۔ الفضل لکھتا ہے:-

انی احافظ کل من فی الدار وہ جس کا ظہور خاص خدا کا ظہور تھا۔ وہ جس کی مسکراہٹ میں صد جلوہ طور تھا۔ وہ جس کی چشم نیم باز میں جنت کی ستر کھڑکی کھلی تھی۔ وہ جس کی صحبت نذ سبیل کی ایک ایک گھڑی ہزار شب زندہ دار عذر سالہ عبادت سے قیمتی تھی۔ وہ جس کے ترجمہ میں ایک کلمے

چوبیس[۵۰] ہزار انبیا کی شان جلوہ گر تھی وہ جسکی قوت ملکیہ دافع ہر شور و شر تھی وہ جسے خدا نے اپنے ولد کے مقام پر فرمایا بلکہ بمنزلہ توحید و تفرید بتایا جس کو آیت انت منی وانا منک اور انت منی وانا منک سے مخاطب فرماکر اپنا مظہر اتم بنایا۔ حیرت ہے حسرت ہے رونے کا مقام ہے کہ چند نا اہل بے وفا۔ قومی غدار۔ اس کی ہتک میں اپنی عزت۔ اس کے درجہ کے گھٹانے میں اپنا بڑھنا دیکھتے ہیں۔ کوئی صبح طلوع نہیں کرتی جب وہ اپنے لئے سخط الٰہی کا کوئی باعث پیدا نہیں کرتے اور کوئی شام نہیں اترتی جب وہ اپنے واسطے غضب و تباہی کا موجب ہویدا نہیں کرتے عقلیں انکی مسخ ہو گئیں دل بدل گئے اور عہد جو خدا کے نبی کے ہاتھ پر کئے تھے فسخ۔ زبانیں تیز اور ہاتھ ہر وقت آمادہ ستیز اللھم انا نجعلك فی نحورھم و نعوذ بك من شرورھم

وہ نظارہ اب تک میری آنکھوں میں پھر رہا ہے جب خدا کا برگزیدہ نبی مسجد مبارک میں زیب دہ سریر رسالت تھا۔ اور کسی نے عرض کیا کہ ایک شخص کہتا ہے ہمارا گھر بھی ابھی تک طاعون کے حملے سے محفوظ ہے۔ فرمایا۔ پھر وہ کیوں اس خدا کی حفاظت کا اعلان نہیں کر دیتا اسے چاہئے کہ یہ دعوے شائع کرے پھر دیکھے کہ خدا کی غیرت اپنا کیا جلوہ دکھاتی ہے۔ ایسا کہنے والا خدا کے ایک نشان کو مٹانا چاہتا ہے پس ضرور ہے کہ اس کا غضب بھڑکے۔ اس وقت تمام جہان میں ایک ہی دار کو اللہ تعالیٰ نے یہ امتیاز بخشا ہے کہ وہ طاعون جو عذاب الٰہی ہے اس سے امن میں رہے۔

چنانچہ آپ نے اس کے متعلق بعض مخالفین عنید کے نام لکھکر اُن کو مخاطب کیا کہ اگر نہیں کچھ بھی زعم ہے تو مقابلہ پر آئیں باقی قرآن مجید میں مھلکوا اور معذبوا دونوں الفاظ آئے ہیں۔ پس بعض ہلاک ہو گئے اور بعض بچائے جائیں گے۔ اس نشان کی عظمت تو مقابل پر آنے سے معلوم ہو سکتی ہے چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس بین نشان کے ہزاروں نہیں لاکھوں گواہ موجود ہیں کہ اس مبارک دار کا ایک کتا ایک چوہا بھی طاعون سے نہ مرا[۵۱]۔ اب محض ضد سے نہایت بے باکی کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ خواجہ کمال الدین کے گھر کے لئے بھی یہی الہام ہے بلکہ خواجہ صاحب کے گھر کو ایک خاص شرف حاصل ہے کہ قادیان کے دار کے لئے تو الا الذین علوا باستکبار کا استثنار موجود ہے اور خواجہ صاحب کے گھر کے لئے یہ شرط بھی نہیں۔

نادانو! سوچو کہ یہ الہام ہے تو کس پر نازل ہوا۔ اور کس کی خاطر ہوا۔ وہ خدا کا رسول (مرزا) جو تمام انبیا کے حلوں میں نازل ہوا۔ اور اس کے اہل بیت امان فی الارض تھے اور ہیں۔ انہی کی خاطر خدا نے یہ وعدہ کیا جب وہ سب لاہور تشریف لے گئے اور ان دنوں میں اس مکان کے متعلق کسی نے بعض خطرناک اجرام کا خطرہ ظاہر کیا تو اللہ تعالیٰ نے انی احافظ کل من فی الدار سے تسلی دی۔ جس سے ثابت ہوا کہ اہلبیت نبوی تو کل من فی الدار کے وعدہ میں شامل ہیں البتہ ایک ہمہ علو و استکبار ہستی جس کی قسمت میں حضرت آدم ثانی کی خلافت کا ابا اور استکبار لکھا تھا وہ اس دار میں نہ تھی جس کی وجہ سے قادیان کے دار میں ایک استثنار اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا۔

واقعی اس وقت نظر بحالات ظاہر یہ امر نہیں کھل سکتا کہ یہ استثنار کیوں ہے۔ لیکن بعد میں جب واقعات نے اپنا رنگ بدلا تو معلوم ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود پر وحی بھیجنے والی وہ علیم بذات الصدور ذات بابرکات تھی جس کی نگاہ جذر قلب تک پہنچتی ہے اس نے ایک دل کو علو اور استکبار کا مادہ اپنے اندر لئے ہوئے دیکھا اس لئے اس نے تنبیہ کیا پس یہ معاملہ تو صاف ہے مگر محض ہمدردی سے پیغام کے ہمنشین کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ لڑیں جھگڑیں۔ لیکن خدا کے زبردست نشانوں کے ساتھ استخفاف اور استہزا چھوڑ دیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی غیرت جوش میں آ جائے اور کوئی عملی جواب جناب الٰہی سے نازل ہو۔ جس کو روکنے والا تم میں سے کوئی نہیں اور یقیناً کوئی نہیں۔ نہ تو خواجہ کی ذات سے وعدہ ہے اور نہ خواجہ کے مکان کی کوئی خصوصیت ہے پس ہرگز طاعون یا عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے کا وعدہ اس سے مخصوص نہیں۔ البتہ اگر تم استہزاء اور ہماری ضد سے نہیں کہتے بلکہ فی الواقعہ تمہارا یہ عقیدہ ہے تو پھر جرأت سے کام لو یہ تو کام لو مرد بنو بزدلی اور جبن مومن کا کام نہیں۔

خواجہ صاحب سے شائع کرا دو کہ اسکی ذات یا اس کے دار کے لئے یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ طاعون یا کسی دیگر عذاب الٰہی سے محفوظ رہیں گے۔ پھر میرے مولیٰ کی قدرت نمائی دیکھو۔

تم ہمیں بے شک تجھیز و مشرک کہو یا سمجھو جاؤ۔ کفر کے فتوے شائع کرو۔ لیکن خدا کے الٰہی نشانوں کا استخفاف چھوڑ دو کہ اس کا نتیجہ بُرا ہے۔ (الفضل ۳ مئی)

اہلحدیث۔ اس امر کا جواب کہ آیا استکبار کا استثنا خواجہ کمال الدین کے حق میں ہے یا مولوی محمد علی کے حق میں یا کسی اور کے لئے لاہوری پارٹی

---

[۵۰] اللہ اکبر کس قدر تعلی کا دعوے ہے یہی دعوے خود مرزا صاحب سے بھی کیا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں ان قدمی علی منارۃ ختم علیہا کل رفعۃ (خطبہ الہامیہ) میرا قدم اس مینار پر ہے جہاں پر تمام بلندیاں ختم ہیں یعنے میں سب سے اعلیٰ ہوں۔ نعوذ باللہ۔ (اہلحدیث)

[۵۱] ناظرین یہ دعوے یاد رکھیں (اہلحدیث)

کے ذمہ ہے۔ امید ہے وہ بہت اچھی طرح یہ الزام رفع کرینگے۔ ہاں ہمارے ذمہ یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کے اس الہام کی پوری تشریح کرکے صحیح واقعہ بتلادیں کہ یہ پیشگوئی کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط۔

پس واضح ہو کہ اس پیشگوئی میں جو لفظ دار کا آیا ہے جس کے معنے گھر کے ہیں۔ اس کی بابت مرزا صاحب نے اپنے رسالہ "کشتی نوح" میں یوں لکھا ہے:۔

جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہوجاتا ہے جسکی نسبت خداتعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے انی حافظ کل من فی الدار یعنے ہر ایک جو تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ انتہیٰ

مرزا صاحب کے اس اقتباس نے یہ امر صاف کردیا کہ دار (گھر) سے مراد یہ نہیں کہ وہ چاردیواری کا گھر ہو بلکہ یہ مراد ہے کہ مرزا صاحب کی مریدی اور اعتقاد کے حصن حصین میں ہو بہت خوب۔ تو معنے اس الہام (انی حافظ کل من فی الدار) کے یہ ہوئے کہ میں (خدا) مرزا کے کُل مریدوں کو طاعون سے محفوظ رکھونگا۔ چاہے وہ قادیان میں ہوں یا بیرون قادیان پنجاب میں ہوں یا بمبئی میں۔ ہند میں ہوں یا سندھ میں غرض کہیں ہوں ہر جگہ مرزا صاحب کا اعتقاد اُن کے لئے حصن حصین کا کام دیگا۔ اب ہمیں دیکھنا ہے کہ واقعہ کیا ہوا۔ مرزا صاحب کے مرید کثرت سے طاعون کی نذر ہوئے یہاں تک کہ مرزا صاحب کو اُن کے جنازہ لیجانے اور جنازہ پڑھنے کے متعلق خاص احکام جاری کرنے پڑے (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء) بلکہ خدا نے اس پیشگوئی کو آخری حد تک پہنچانے کے لئے خاص قادیان میں مخلص مریدوں کو طاعون سے مارا تاکہ کسی ذی ہوش اور منصف مزاج کو عذر کرنے کا موقع نہ ملے۔ محمد فضل ایڈیٹر البدر مع اپنے بچوں کے قادیان میں طاعون کی نذر ہوا جو مرزا صاحب کا خاص ڈائری نویس تھا۔ محمد یٰسین سہارنپوری مہاجر قادیان خاص قادیان ہی میں طاعون سے مرا (الحکم ۲۴/۱۷ فروری ۱۹۰۷ء ص۵)

ان واقعات سے صاف ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو دوسری پیشگوئیوں پر کچھ مزیت نہیں بلکہ سب کی سب ایک ہی تھیلے کے بٹے ہیں۔

اب ہم اس پیشگوئی کے متعلق مرزا صاحب کے اعلان کی دو سطریں نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں:۔

خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اُس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوے سے تجھ میں محو ہوجائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جاوینگے (کشتی نوح ص۲)

واقعی اگر یہ دعوے سچا ہوتا تو ایک آسمانی نشان ہوتا مگر آہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے ؎

جو آرزو ہے اُس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

آریہ مسافر ضبط

لاہور سے ایک رسالہ ماہوار نکلتا ہے جس کا نام ہے آریہ مسافر۔ وہ پنڈت لیکھرام کی یادگار میں جاری ہوا تھا اس لئے اُس کے نقش قدم پر چلنا اُس کو ضروری تھا۔ چنانچہ اُس کے اُس نمبر میں جو اُس نے پنڈت لیکھرام کی سوانح کے متعلق لکھا تھا جس کا نام تھا "شہید نمبر" مسلمانوں کے مذہب اور نبی کی نسبت بہت کچھ زبان درازیاں تھیں۔ جس کی بابت اہلحدیث ۱۶ اپریل میں ایک نوٹ لکھکر آریوں کی اُس مجلس کو جس کے ماتحت یہ رسالہ شائع ہوتا ہے توجہ دلائی تھی کہ اس رسالہ کی اصلاح کریں۔ دیگر اسلامی اخباروں نے بھی بہت کچھ لکھا لیکن فرق یہ تھا کہ اوروں نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہم نے گورنمنٹ کو توجہ دلانے کی ضرورت نہ سمجھکر رسالہ کے افسروں کو متوجہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آریہ مسافر نے اپنے دوسرے مہینے کے پرچے میں اپنے دل آزار فقروں کو نہ صرف دُہرایا بلکہ اُن کو پختہ اور مدلل کرکے اپنی جگنا ہی کا اظہار کیا تو خدائی غیرت نے جوش مارا کہ گورنمنٹ نے حکم دیا کہ آریہ مسافر کا وہ پرچہ ضبط کیا جائے۔

کچھ شک نہیں کہ اس حکم کے سننے سے ہمکو رنج ہوا اس لئے کہ آج کل کی شوراشوری میں پولٹیکل پرچوں پر آفت آوے (گو ہماری دعا ہے خدا سب کو محفوظ رکھے) تو تعجب کی بات نہیں کیونکہ ملکی شورش میں ملکی آدمی اور ملکی اخبار کام آیا کرتے ہیں۔ لیکن مذہبی اخبار جو ہمیشہ سے بے شر اور پولٹیکل خطرات سے الگ رہا کرتے ہیں انپر کیوں نزد آئے مگر خدا کے ہاں تو یہ مصلحت مقبول نہیں اُس کے ہاں تو جو کرتا ہے وہی بھرتا ہے۔

چند ایام کا واقعہ ہے کہ آریوں کے دو لائق مصنف پٹیالہ میں قید ہوئے۔ ایک قابل ڈاکٹر لاہور میں فوت ہوا۔ گزشتہ ہفتہ کا ذکر ہے کہ آریہ سماج لاہور کے ممبروں کے مابین جوتا اور لکڑی چلنے کی خبر آئی ہے۔ اب اس رسالہ کی ضبطی کا صدمہ ہوا۔ اس لئے آریہ سماج نے ان مصیبتوں میں ہمکو ہمدردی ہے ہم آریہ سماج کے اختلاف کو بہت ہی معقولیت سے دیکھتے ہیں۔ اسی لئے ہم اس اختلاف کو اسلام کے حق میں مضر نہیں جانتے بلکہ مفید جانتے ہیں۔ البتہ یہ ضروری اعتراف ہے کہ آریوں کا اختلاف اُسی صورت میں مفید ہے جس میں اسلام کی طرف سے مدافعت کرنے والا کوئی قابل شخص ہو جو آریہ سماج کے داؤ گھات سے واقف ہو۔ ورنہ سخت خطرات کا سامنا ہوتا ہے خدا کرے علمائے اسلام کو اس طرف توجہ ہوجائے۔

مسافر سے استفسار آگرہ سے ایک آریہ اخبار مسافر نکلتا ہے جس کے ایڈیٹر جلپور کے مباحثہ میں پیش ہوئے تھے مباحثہ کی پوری کیفیت تو دیکھنے پر موقوف تھی ادھوری سی اسی پرچہ میں دوسرے مقام پر مولوی محمد ابوالقاسم بنارسی سلمہ کے مراسلہ میں معلوم

(۵۹۸)

ہوسکتی ہے اس مقام پر ایک امر کا دریافت کرنا مقصود ہے جو یہ ہے :-

ریلوے سٹیشن جبل پور پر جب ہم آئے تو متعدد آدمیوں کی زبانی معلوم ہوا کہ آریہ پنڈتوں کو صاحب ڈپٹی کمشنر جبل پور نے سات گھنٹوں کے اندر اندر نکلجانے کا حکم دیا ہے چنانچہ وہ پنڈتان بھی اُس وقت ریلوے سٹیشن ہی پر سوار ہونے کو آئے ہوئے تھے -

دریافت طلب یہ ہے کیا یہ امر واقعی ہے کہ آریہ پنڈتوں کو خارج البلد کیا گیا - اگر واقعی ہے تو ہم اپنی طبیعت میں مجبور ہیں کہ افسوس ظاہر کریں اور آریہ پنڈتوں سے بمنت التجا کریں کہ للہ اپنے طریق عمل کو بدلیں تاکہ مذہبی لوگوں پر بلاؤں کا نزول شروع نہ ہو جائے - جبل پور میں جبطرح آپ لوگوں نے مباحثہ کیا اور جو جو لفظ باوجود سخت پابندیوں کے منہ سے نکالتے رہے حاضرین جلسہ اُن کو بھولے ہونگے اگر وہ بھول بھی جاویں تو ایشور پرماتما عالم الغیب تو کسی صورت میں بھولتا نہیں پس

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی -

مولانا بٹالوی اور ہم

ہمارے ناظرین کُل نہیں تو بہت سے مولینا محمد حسین صاحب بٹالوی کو جانتے ہونگے آپ ایک پرانے عمر رسیدہ ۸۰ اسی سال کے بزرگ ہیں - شروع شروع میں اہلحدیث جماعت کی آپنے بہت سی علمی خدمات کیں - سنہ ۱۹۰۳ء سے آپ کو اس خاکسار پر نظر عنایت ہے - آپ بھی بعض دیگر علماء کے اس امر میں مصیقر رہے ہیں کہ یہ خاکسار اہلحدیث نہیں ہے بلکہ معتزلی، نیچری (بلکہ بقول مولانا) مرزائی[له] ہے - میری طرف سے ہمیشہ یہی تقاضا رہا کہ کسی منصف کے ذریعہ اس کا فیصلہ کرایا جائے کیونکہ میں اس کو خانگی نزاع جانتا ہوں جسکو جنگلوں اور میدانوں میں پیش کرنا مناسب نہیں - ورنہ میرے جیسے جھگڑالو (مناظر) آدمی کے لئے مباحثہ کا ملنا گویا عمدہ غذا کا ملنا ہے - چنانچہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۵ء میں تحریک کی گئی کہ مولانا بذریعہ منصفان مجھ سے فیصلہ کرلیں جس کا جواب مولینا بٹالوی کی طرف سے ۲۶ فروری کے اہلحدیث میں نکلا کہ ہمیں جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب جج سیالکوٹ ایکیلے منصف منظور ہیں - ادھر کیا تھا؟ قبول کیا گیا - منصف صاحب نے بھی بڑی عنایت سے اس خدمت کو منظور فرمایا -

طریق گفتگو یہ قرار پایا کہ مدعی مولانا بٹالوی ہیں - اور مدعا علیہ خاکسار - ہر فریق اپنا بیان منصف صاحب کے پاس دو پرت لکھکر بھیجے منصف صاحب ایک اپنے پاس رکھ لینگے - ایک فریق ثانی کے پاس بغرض جواب بھیجینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا -

چونکہ مولانا کی بہت دیرینہ خواہش ہے کہ میرا مباحثہ اہلحدیث میں چھپتا رہے - بعض احباب بھی ان تحریرات کو دیکھنا چاہتے ہیں - اس لئے جسقدر تحریرات آج تک ہوئی ہیں شائع کیجاتی ہیں - باقی آئندہ انشاء اللہ -

مولانا چونکہ میرے خارج از اہلحدیث ہونے یا کرنے کے مدعی ہیں اس لئے ضروری تھا کہ پہلے اہلحدیث کے مذہب کی تعریف کرتے - چنانچہ بحکم منصف صاحب آپ کا پہلا پرچہ متضمن تعریف اہل حدیث یہ ہے :-

پرچہ نمبر اول | میں پہلے تعریف اہلحدیث بیان کرتا ہوں - اگر اس پر اتفاق ہوگیا تو اس تعریف کے ماتحت داخل خارج سے بحث کرونگا - انشاء اللہ

تعریف - اہل حدیث وہ ہے جو اصول مذہب اہل حدیث کا قائل ہو اور اعتقاداً و عملاً بطور التزام ان کا خلاف نہ کرے - صرف لزوم پر حکم لگایا نہیں جاتا جیسے مسلم یا اہل اسلام وہ ہے جو اصول دین اسلام کا قائل ہو اور عملاً و اعتقاداً بطور التزام اس کا خلاف نہ کرے - اور یہودی وہ ہے جو اصول دین یہودیت کا قائل ہو اور عیسائی وہ ہے جو اصول عیسائی مذہب کا قائل ہو - اور سُنی وہ ہے جو اصول مذہب اہل سنت کا قائل ہو اور معتزلی وہ ہے جو اصول مذہب اعتزال کا قائل ہو - اور خارجی وہ ہے جو اصول مذہب خوارج کا قائل ہو - اور نیچری وہ ہے جو اصول مذہب نیچری کا قائل ہو - اور ان اصول کا بطور التزام عملاً و اعتقاداً خلاف نہ کرے وعلے ہذا القیاس - یہ تعریف ایسی یونی ورسل (تمام دُنیا کی مسلم) ہے کہ ثنائی پارٹی کے اعلیٰ رکن بھی اس کو مان چکے ہیں - اگر ثناء اللہ یا کوئی ثنائی انکار کرے گا - تو میں اُن کی عبارات پیش کرونگا - انشاء اللہ تعالیٰ

۱۷ اپریل سنہ ۱۵ء (محمد حسین بٹالوی)

جواب نمبر اول | جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے پرچہ نمبر اول میں جو اہلحدیث کی تعریف کی ہے یہ تعریف نہیں ہے بلکہ تعریف کی توہین ہے کیونکہ اس میں دور ہے تعریف میں بعینہ معرّف مذکور ہے جیسے کوئی قانونی اصطلاحات کی تعریف میں کہے ملزم وہ ہے جو ملزم کا کام کرے - مجرم وہ ہے جو مجرم کا کام کرے جس طرح یہ تعریفیں اہل علم کے نزدیک غلط ہیں اسی طرح مولوی صاحب بٹالوی کی تعریف بھی غلط ہے کیونکہ معرّف (اہلحدیث) کا لفظ بعینہ تعریف میں لایا گیا ہے - مدعی کا فرض ہے کہ تعریف کو صحیح کرے -

خادم - ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری

پرچہ نمبر دوم | جواب الجواب :- یہ تعریف دوری نہیں اس کو دوری کہنا غلط فہمی ہے ۔ وکم من عائب قولا صحیحا وآفتہ من الفہم السقیم دوری تب ہوتی جب کہ اُس تعریف میں لفظ اہلحدیث کے معنی سمجھنا مقصود ہوتا جیسا کہ تعریف اہل حدیث میں معنی لفظ اہل حدیث کا سمجھنا مقصود ہوتا ہے جس سے توقف الشئ علے نفسہ لازم آتا ہے جو دور کی حقیقت ہے - یہاں تعریف میں لفظ اصول اہلحدیث بولا گیا ہے جس سے مقصود اصول سمجھانا ہے جو مضاف ہے ذاہل حدیث کا جو مضاف الیہ ہے اور خارج از مقصود ہے اور اصول مفہوم و مسلم فریقین ہے - چنانچہ فریق ثانی کے مولفہ رسالہ اہلحدیث کا مذ

[له] اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۵

کے صفحہ ۳۹ سطرہ ۱۵ میں کہا ہے اہل حدیث کا مذہب ہے کہ دین کے اصول چار ہیں - قرآن - حدیث - اجماع امت - قیاس مجتہد - اور یہی بھی یہی اصول خمسہ مذہب اہلحدیث فریق ثانی کے سامنے پیش کرتے ہیں جو انہی چار کی تفصیل ہیں اور وہ یہ ہیں :-

اصل دین آمد مسلمان را قرآں
پس حدیث سرور پیغمبر اں
بعد ازاں اجماع اہل اجتہاد
از صحابہ سید خیر العباد
بعد ازاں اجماع جملہ تابعین
رحمت اللہ علیہم اجمعین
پستر اقوال خلافیہ بہاں
شد مقدم بر اقوال دیگراں

اب بھی فریق ثانی کو میری تعریف کا دوری ہونا سمجھ میں نہ آوے تو میں اس تعریف کے الفاظ کو بدل دیتا ہوں - اور اسی تعریف سابق کو ان الفاظ سے ادا کرتا ہوں کہ اہلحدیث وہ ہے جو قرآن و حدیث و اجماع وغیرہ اصول کو مانے اور عملاً و اعتقاداً اُن کا خلاف نہ کرے۔

۵ مئی ابو سعید محمد حسین

جواب نمبر دوم | مولوی صاحب بٹالوی نے اپنی تعریف سے الزام دور اُٹھانے کی جو کوشش ہے وہ مزید الزام کی موجب ہے - آپ فرماتے ہیں تعریف میں اصول مذہب داخل ہے اہلحدیث داخل نہیں - بہت خوب جس معنے یہ ہوئے کہ اہلحدیث وہ ہے جو اصول مذہب کا پابند ہو - یہ تعریف ایسی وسیع ہے کہ مسلمانوں کے کل فرقوں پر صادق آتی ہے - حنفی بھی اصول اور کے پابند ہیں - شافعی بھی - مالکی - حنبلی بھی - معتزلی نیچری مرزائی شیعہ وغیرہ سب - بلکہ غیر مسلم پر بھی

صادق آتی ہے مثلاً آریہ - ہندو - سکھ - عیسائی وغیرہ ہر ایک اصول مذہب کا پابند ہے کیا خوب مثال مشہور صادق آئی فر من المطر و قام تحت المیزاب - اگر فرماویں یہ لوگ اصول مذہب کے پابند ہیں مگر اصول مذہب اہل حدیث کے پابند نہیں تو جواب یہ ہے کہ اہلحدیث تو بقول آپ کے تعریف سے خارج ہے پھر تعریف میں اُس کا دخل ہی کیا - اور اگر دخل ہے تو معلوم ہوا کہ اُنکی

تعریف سمجھنے پر تعریف کا سمجھنا موقوف ہے اور یہی دور ہے - فلزم ما الزم -

مولوی صاحب نے کمال دُور اندیشی سے تعریف کو یوں بدلا ہے کہ

اہلحدیث وہ ہے جو قرآن و حدیث اجماع اور قیاس وغیرہ اصول خمسہ کا پابند ہو - یہ تعریف بھی نہ جامع ہے نہ مانع - جامع تو اس لئے نہیں کہ بہت سے

اہل حدیث ایسے ہیں جو اجماع کے قائل نہیں بلکہ بعض قیاس کے بھی نہیں جیسے امام احمد حنبل امام داؤد ظاہری مع اتباع امام شوکانی - نواب صدیق حسن خان اور مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی جو لکھتے ہیں :-

میں نے حسامی سے بزدوی تک اکثر کتب اصول فقہ مصنفہ سلف و خلف کو دیکھا پر کسی میں کوئی دلیل صحیح صریح مشروعیت قیاس پر نہ پائی۔
(ضمیمہ سفر ہندوستان ۹ جون ۱۸۸۴ء صفحہ ۱ کالم ۲)
مرقومہ مولانا بٹالوی -

اور مانع اس لئے نہیں کہ یہ تعریف حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی وغیرہ پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ یہ لوگ بھی ان اصول کے قائل ہیں جس سے لازم آتا ہے کہ مولانا بٹالوی کے نزدیک وہ بھی اہل حدیث ہیں پھر اہلحدیث کوئی مستقل فرقہ نہ ہوا فافہم۔ میری کتاب کا حوالہ دینا مولانا کو کسی طرح مفید نہیں - کیونکہ تعریف کا صحیح بیان کرنا اُن کا فرض منصبی ہے اس لئے اُن کو یہ بتلانا چاہئے کہ یہ تعریف بذاتہ صحیح ہے اور اس کی صحت کی دلیل یہ ہے - فریق ثانی کا قول محض الزام ہے دلیل نہیں۔

علاوہ اس کے مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(الف) مولانا بٹالوی کی تعریف میں اصول خمسہ داخل ہیں - حالانکہ میری کتاب میں اصول خمسہ کا ذکر بھی نہیں۔

(ب) ہر ایک فرقے میں بعض باتیں بوجہ شہرت کے تسلیم ہوتی ہیں مگر عند التحقیق اُن کا درجہ وہ نہیں رہتا بلکہ محققین اُن سے منکر ہو کر بھی اُس فرقہ میں

عذر غیر حاضری

گزشتہ پرچہ اہلحدیث شائع نہیں ہوا - کیوں ؟ اس لئے کہ میں جبل پور کے مباحثہ پر گیا جہاں قریباً ۱۳-۱۴ روز لگ گئے - گو وہاں تو میں صرف پانچ روز رہا لیکن کچھ تو مسافت بعیدہ کی وجہ سے کچھ راستے میں محصولیوں کی وجہ سے دیر لگ گئی -

محصولیوں سے کوئی صاحب وہم نہ کریں کہ میرے اسباب کے محصول چنگی پر کوئی جھگڑا ہوا ہوگا نہیں ایسا تو کبھی نہ ہوا نہ ہوگا انشاء اللہ - محصولیوں سے مراد وہ دوست ہیں جو کبھی کسی مقام پر میرا جانا سن پاتے ہیں تو راہ گھیر کر اپنے ہاں بلاتے ہیں بلکہ گھیر کر لیجاتے ہیں - گو میں اپنے پروگرام کو قائم رکھنے میں بہت سخت رہتا ہوں لیکن بحکم

"نہ ہر جا کہ مرکب تواں تاختن * کہ جاہا سپر باید انداختن"

کہیں نہ کہیں ماننا ہی پڑتا ہے - چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا - دہلی میں بغرض کانفرنس اہلحدیث دو روز ٹھیرنا پڑا - اتنے میں اخبار کی تیاری کا وقت گزر گیا۔

زمانہ کی نازک حالت اور قانون کی سختی سے ڈرتے ہوئے مضامین کا کوئی حصہ ماتحتوں کو نہیں دیا جاتا بلکہ یا تو خود لکھتا ہوں یا جو مراسلات ہوتے ہیں اُن پر بھی گہری نظر خود ہی ڈالکر درج کراتا ہوں - بسا اوقات بعض مراسلات کو کاٹنے چھانٹنے میں اتنا وقت لگتا ہے کہ اُتنا مضمون لکھنے میں اتنا وقت نہ لگے - اسی لئے میں اپنے دوستوں کو جو مجھکو اپنے ہاں پہنچنے پر مجبور کیا کرتے ہیں عذر کیا کرتا ہوں کہ یہاں بھی آپ ہی لوگوں کا کام کرتا ہوں وہاں بھی آپ ہی کا ہوگا - فرق یہ ہے کہ یہ کام مفید عام ہوگا اور وہ مفید خاص -

مطلب یہ ہے کہ مباحثہ جبلپور کی وجہ سے گزشتہ پرچہ اہلحدیث نہیں نکل سکا جسکی تھوڑی سی کسر حسب گنجائش وقت اس پرچہ میں نکال دی گئی ہے امید ہے - ناظرین اسمیں معذور تصور فرمائینگے - ایڈیٹر

(۱۹۴)

داخل سمجھے جاتے ہیں۔ مثال کے لئے اصول حنفیہ میں سے ایک اصول یہ ہے کہ عام اپنے افراد کو قطعی شمول رکھتا ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں قطعی نہیں بلکہ ظنی ہے۔ لعض متاخرین حنفیہ عند التحقیق ظنی کہکر شافعیہ سے متفق ہو گئے (تلویح ملاحظہ ہو) باوجود اس کے دونوں حنفی گروہ میں داخل ہیں کیونکہ حنفی کی تعریف میں عام کا قطعی یا ظنی کہنا داخل ماہیت نہیں۔

ٹھیک اسی طرح اہلحدیث کی تعریف میں اجماع اور قیاس کے ماننے میں اختلاف ہے مشہور طور پر اس کو تسلیم کیا جاتا ہے مگر عند التحقیق ان سے انکار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے رسالہ مذہب اہلحدیث میں دونوں قولوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلے مشہور قول کو لیا ہے جس کو مولانا سند لائے ہیں۔ آگے چل کر محقق قول بھی لکھا ہے وہ عبارت رسالہ مذکورہ طبع پنجم صفحہ ۲۴ پر زیر خط ہے جس کا شروع اس طرح پر ہے

چونکہ اصل اطاعت اور تابعداری خدا کے اپنے رسول الخ

اس قول کی محققانہ تشریح میں نے رسالہ اجتہاد و تقلید میں کر دی بلکہ مولانا کے پیش کردہ اصول خمسہ کی کافی چھان بین کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر کے دکھا دیا جس کا ایک نسخہ ارسال خدمت ہے صفحہ ۱۱ سے خصوصاً ملاحظہ ہو۔

خطرہ ہونا چاہیئے تھا کہ مولانا بٹالوی اس رسالہ کے مخالف ہونگے۔ مگر اس رسالہ پر جہاں اور بہت سے علماء اہلحدیث نے تقریظات لکھیں آپ نے بھی اپنی معمولی وسیع ظرفی سے ایک کارڈ کے ذریعہ مژدہ سنایا جس کے الفاظ یہ ہیں۔ مجھے امید ہے ان الفاظ کو دیکھکر مصنف صاحب کو مزید سوال و جواب کے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ مولانا فرماتے ہیں

رسالہ اجتہاد و تقلید نے آپ کو اعتقادی اہلحدیث بنا دیا ہے × × لہٰذا اب اجنبیت و منافرت دور کر کے تعاون و تناصر اختیار کرنا چاہیئے۔

از بٹالہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۲ء

انہی دنوں آپ نے ایک خط حکیم عبدالحق امرتسری کو لکھا جس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا۔

مولوی ثناء اللہ نے اعتقاداً اہلحدیث کو رسالہ اجتہاد و تقلید میں مان لیا ہے۔

اسی رسالہ اجتہاد و تقلید کی بابت مولانا نے اپنے رسالہ میں یوں ریویو کیا۔

یہ مولوی ثناء اللہ صاحب بہادر کا آخری کلام ہے جس منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں اسی منہ کو کھانڈ سے بھر دیتے اور جس قلم سے یہ لفظ لکھے گئے ہیں اس کو چوم لینے کو دل چاہتا ہے (اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۶)

مولانا کیوں نہ ایسا لکھتے جب کہ خود ان کی تحریرات میں ملتا ہے۔

جو لوگ بلا تقلید فقہا قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ اہل حدیث کہلاتے ہیں (اشاعۃ السنہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۶ و ۳۰۳)

باوجود ان تصریحات اور باوجود اظہار محبت اور رفع غیریت و منافرت کے اور باوجود خواہش تعاون و تناصر کے جھگڑا کیا۔ بلکہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم دونوں یہ شعر پڑھتے ؂

جذبہ عشق بجدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشانِ من و تو

مختصر یہ ہے کہ مولانا بٹالوی کی تعریف صحیح نہیں نہ اس پر کوئی دلیل ہے۔ مولانا کا فرض ہے کہ تعریف ائمہ اہل حدیث سے نقل کریں۔ اور اس پر دلیل دیں میرے بیانات پر مدار ہے تو فیصلہ آسان ہے۔ بلکہ ہو چکا ہے واللہ اعلم۔ (امرتسری)

اس کے بعد آج (۱۳ جون) تک جواب نہیں آیا۔ مصنف صاحب کو یاد دہانی کی گئی ہے۔ جواب آنے پر شائع کیا جائیگا۔ امید ہے ناظرین اس بحث کو بہت سے علمی معلومات سے پر پاوینگے۔ یہ مباحثہ خود ہمارے مخالفوں کو بھی راہ نما ہو گا کہ خواہ مخواہ کی گالی گلوچ کرنے کی بجائے عالمانہ رنگ میں جس مذہب سے کسی کو خارج کریں پہلے اس مذہب کی جامع مانع تعریف بھی کریں۔ ورنہ نہ اس میں داخل معتبر نہ خارج۔

مفقود کا پتہ

(دیکھو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء)

مولوی عبدالرشید صاحب انبالوی نے ایک درخواست کانفرنس کو اپنی خوشدامن کی طرف سے دی کہ مبلغ چھ سو روپے کانفرنس دہلی سے ان کو قرض دیئے جائیں۔ ایک مکان مکفول کیا جائے گا اور شرط یہ کی کہ دس روپیہ ماہوار زر قرض میں بطور قسط وصول ہوں اور اس طرح یہ قرض وصول کیا جائے۔ شوریٰ میں فیصلہ ہوا کہ یہ کانفرنس ساہوکاری کی دوکان نہیں ہے نہ اس کے پاس اس قدر روپیہ ہے کہ وہ لوگوں کو قرض دیا کرے۔ نہ اس کے اغراض و مقاصد میں قرض کا لین دین کرنا داخل ہے۔ اس لئے مجبوری اور تاسف کے ساتھ یہ درخواست نامنظور کر دی گئی

اب معلوم ہوا کہ مولوی عبدالرشید صاحب نہ صرف مولانا ثناء اللہ صاحب بلکہ کانفرنس کو بھی برا بھلا کہتے ہیں۔ بے شک کانفرنس گردن زدنی ہے کیونکہ اس نے ۱۰؎ روپیہ ماہوار کی قسط پر مولوی جی کو چھ سو روپے کا قرض نہیں دیا اور کانفرنس کے فرد جرم کے لئے اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے۔ افسوس ہمارے اخلاق کو کیا ہوا۔

(عاجز سید عبدالسلام غفرلہ نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دفتر دہلی)

لغو باتیں اخبار حالات کلکتہ اخبار الخلیل سے پنڈت کرشنا س نجومی کی پیشگوئیاں نقل کرتا ہے۔ (۱) اگست ۱۹۱۵ء کو قیصر ولیم کے باڈی گارڈ کا ایک آدمی پاگل ہو کر قیصر ولیم پر گولی چلائیگا جس سے قیصر ولیم کی صرف داہنی ٹانگ میں سخت زخم آئیگا۔ (۲) جرمن ہوائی جہاز اگست میں بہت زیادہ نقل و حرکت میں لائے جائینگے حضور ملک معظم وغیرہ کو محل کی بہت بڑی حفاظت ضروری ہے (۳) حضور وائسرائے صاحب بہادر کا داخلہ بانکی پور میں برائے افتتاح ہائیکورٹ ۸ نومبر ۱۹۱۵ء جیسا کہ اخبار بہار وغیرہ کی تحریر سے معلوم ہوا بہت ہی منحوس ہے۔

کذب المنجمون ورب الکعبۃ۔

مدرسین کے فرائض

مدارس عربیہ کے مدرسین کو ایسا ہونا ضروری ہے کہ اُن کی کسی نامناسب و ناموزون تحریر و تقریر سے اُنکی قابلیت پر کسی قسم کا داغ و دھبہ نہ لگے۔ مگر بعض حضرات کو اس ضروری امر کا خیال نہیں ہوتا ہے اور اپنے ذہن لیاقت پر بدنما دھبہ لگا لیتے ہیں۔ چنانچہ ہم اسی ۱۳۳۲ھ کے پرچہ اہلحدیث میں مدرسہ نور الہدیٰ واقع ضلع مالدہ کے ایک مدرس صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "کتب فرائض حنفیہ سراجیہ شریفیہ علم الفرائض وغیرہا کے تمام مسائل قرآن وحدیث کے مطابق ہیں۔ ان کتب میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو قرآن مجید یا حدیث نبوی یا مذہب اہلحدیث کے مخالف ہو۔ اب اگر کوئی کتاب تصنیف کیجاویگی تو اُس کا ہر مسئلہ کتب مذکورہ کے موافق ہوگا۔ لہذا کوئی کتاب فرائض اہلحدیث کے متعلق لکھنا بیجا ہوگا۔ انتہی کلامہ ملخصاً"

بنگالی مدرس صاحب نے اپنی اس تحریر میں مولوی اصغر صاحب مبارکپوری کے اُس مضمون کی مخالفت کی ہے جس کو انہوں نے بعنوان "فرائض اہلحدیث اور کانفرنس اہلحدیث" شائع[۵۱] کیا ہے۔

نفس مخالفت میں تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ کچھ ضرور نہیں کہ ایک کے خیال سے دوسرا بھی موافق ہو مگر مدرس صاحب نے اس مخالفت کی توجیہ میں جو دو تین سطریں ارقام فرمائی ہیں ان سطروں سے اُن علمائے اہلحدیث کو جو علوم حدیث میں اور نیز علم فرائض میں مہارت رکھتے ہیں اچھی طرح پتہ لگ گیا کہ مدرس صاحب نام کے مدرس ہیں یا کام کے[۵۲]

اگر مدرس صاحب کو کتب حدیث و نیز فرائض شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ کو سامنے رکھکر فرائض حنفیہ کے ہر ہر مسئلہ کی تنقید و تحقیق کا موقع نہیں ملا تھا۔ یا یہ اہم کام آپ کی بساط سے باہر تھا تو کیا اتنی موٹی بات بھی مدرس مذکور کے خیال میں نہیں آئی کہ جیسے کتاب الصلوٰۃ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الصیام کتاب الحج کتاب النکاح وغیرہا کے اکثر فصول کے مسائل میں حنفیہ۔ شافعیہ مالکیہ۔ حنبلیہ محدثین کا اختلاف ہے۔ اسی طرح کتاب الفرائض کے اکثر فصول کے مسائل میں بھی حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ۔ حنبلیہ کا اختلاف ہے۔ اور جیسے کتب مذکورہ کے اکثر فصول میں ان ائمہ کے بہت سے مسائل قیاسیہ واجتہادیہ ہیں۔ اسیطرح کتاب الفرائض کے اکثر فصول میں بھی ان ائمہ کے مسائل قیاسیہ واجتہادیہ ہیں۔ اور یہ ظاہر اور مسلم ہے کہ ان کتب مذکورہ کے ہر ایک فصل کے وہ تمام مسائل جو فقہ حنفی میں مذکور ہیں قرآن مجید و حدیث شریف کے موافق نہیں ہیں بلکہ بہت سے مسائل احادیث صحیحہ کے مخالف ہیں۔ اور بہت سے محض بے ثبوت اور بے سند ہیں۔ کتاب الفرائض کے ہر ایک فصل کے وہ تمام مسائل جو کتب فرائض حنفیہ میں مذکور ہیں کیونکر وہ کُل کے کُل ضرور قرآن وحدیث کے مطابق ہونگے۔ کیا کتاب الفرائض کو کوئی خاص خصوصیت ہے کہ اس کے جسقدر مسائل کتب فرائض حنفیہ میں مدون ہیں وہ کُل کے کُل ضرور قرآن وحدیث کے مطابق ہونگے۔

اگر درحقیقت مدرس مذکور کا ایسا ہی خیال ہے اور فرائض حنفیہ کے ساتھ ایسی ہی حسن عقیدت ہے۔ تو اطمینان رکھنا چاہئے کہ جیسے مدرس مذکور نام کے مدرس ہیں[۵۲] اسی طرح نام کے اہلحدیث بھی ہیں جی چاہتا ہے کہ فرائض حنفیہ کے چند مسائل پیش کرکے مدرس صاحب سے اُن کا ثبوت قرآن وحدیث سے طلب کروں۔ مگر مجھے امید نہیں معلوم ہوتی ہے کہ میں جواب باصواب سے مسرور کیا جاؤنگا۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سردست دو ایک مسئلہ بطور نمونہ کے پیش کرکے اُس کا ثبوت قرآن وحدیث سے طلب کروں۔ پھر اگر جواب خاطر خواہ ملا تو اور مسائل پیش کرونگا ورنہ ظاہر ہو جاویگا کہ مدرس صاحب نام کے مدرس و اہلحدیث ہیں یا کام کے[۵۲]

پس واضح ہو کہ فرائض حنفیہ کا ایک یہ مسئلہ ہے کہ جب ذوی الفروض اور عصبات اور ذوی الارحام موجود نہ ہوں تو اس صورت میں میت کے مال کا وارث مولی الموالاۃ ہوگا۔ اور مولی الموالاۃ کی صورت یہ بتائی گئی ہے کہ کوئی مجہول النسب شخص کسی معلوم النسب شخص سے کہے کہ تو میرا مولی ہے جب میں مرجاؤنگا تو تو میرا وارث ہوگا۔ اور جب مجھسے کوئی جنایت وقوع میں آویگی تو اُس کی دیت تجھے دینی ہوگی۔ اور وہ معلوم النسب شخص اس کو قبول کر [illegible] میں مولی الموالاۃ کی یہی صورت [illegible] ذوی الفروض وعصبات و ذوی الارحام کی عدم موجودگی کی صورت میں عند الحنفیہ یہی مولی الموالاۃ وارث ہوگا۔

اب جناب مدرس صاحب سے سوال ہے کہ فرائض حنفیہ کا یہ مسئلہ قرآن مجید اور حدیث نبوی کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر مطابق ہے تو مہربانی فرماکر اُس آیت یا اُس حدیث نبوی کو نقل فرمادیں جس میں مولی الموالاۃ کی یہ صورت اور اُس کا وارث ہونا بتایا گیا ہو۔ تاکہ معلوم ہو کہ فرائض حنفیہ کا یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ ہاں جو حدیث نقل فرماویں اُس کی صحت بھی ائمہ حدیث سے ثابت کرنی ہوگی۔ اور آثار صحابہ کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ حدیث مرفوع صحیح کی ضرورت ہے۔ اور فرائض حنفیہ میں ایک یہ مسئلہ لکھا ہوا ہے کہ "جس صورت میں کہ مولی الموالاۃ بھی موجود نہ ہو تو میت کے ترکہ کا وارث مقرلہ بالنسب علی الغیر ہوگا"

سوال یہ ہے کہ مقرلہ بالنسب کی جو صورت فرائض حنفیہ میں لکھی گئی ہے وہ صورت قرآن مجید کی کس آیت سے یا کس حدیث نبوی سے ثابت ہے۔ اُس آیت یا اُس حدیث کو نقل فرماویں۔ و نیز جس آیت یا جس حدیث نبوی سے مقرلہ بالنسب علی الغیر کا وارث ہونا ثابت ہوتا ہو اُس کو بھی نقل فرماویں تاکہ معلوم ہو کہ فرائض حنفیہ کا یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔

ان دونوں مسئلوں کا قرآن وحدیث کے مطابق ہونا بہت جلد ثابت کریں تاکہ اور مسائل پیش کئے جاویں۔

(الراقم محمد عبد القادر عفی عنہ راجشاہوی متعلم کلکتہ کولوٹولہ مسجد اہلحدیث)

---

[۵۱] مولوی اصغر صاحب کا یہ مضمون ۲۳ جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ کے پرچہ اہلحدیث میں شائع ہوا ہے۔ منہ

[۵۲] اس قسم کے طعن تشنیع نہ ہونے چاہئیں یہ مسلک اچھا نہیں (ایڈیٹر)

ایک تاریخی سوال کا پورا جواب

منجانب ابو العمید مولوی محمد عبد المجید امام مسجد قلعہ مولف گلشن ابراہیم خلیل وغیرہ مالیگانوی۔

مخدومی جناب والاخطاب۔ نیک ذات۔ ملکی صفات منبع حسنات وچشمۂ حیات[1] حضرت مولانا مولوی فاضل وایڈیٹر ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب مدظلہم العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

توضیح باد کہ یہ مضمون آں حضور بادہ مسرور آپ اپنے اخبار گہربار کی کسی کنج تاریک میں صرف بالشت بھر جگہ دیکر اسے شائع فرمادیں وجناب سائل صاحب ونیز کُل برادران ناظرین اخبار ہذا بذریعہ اخبار مذکور اطلاع فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔

جسوقت اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۲۴ جمادی الآخر کا میرے زیر نظر ہوا بعد ملاحظہ ایک تاریخی سوال درج شدہ پایا جس کا جواب احقر بایں مضمون تحریر شدہ بغرض اشاعت باخبار مذکور سابقہ بخدمت اقدس جناب مولانا مولوی فاضل محمد ثناء اللہ صاحب ارسال ہے۔

سائل صاحب نے جو یہ استفسار فرمایا ہے کہ قوم فرعون آیا دریائے نیل میں غرق ہوئی یا بحر احمر یعنی دریائے قلزم میں۔ لہذا اصل بات یہ ہے کہ تفسیر خازن مطبوعہ مصر وتفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے نیل نہیں بلکہ دریائے قلزم ہے جس میں آل فرعون ونیز خود بھی غرق ہوا۔ یہ اس عبارت سے واضح ہے کہ فاصعد الیہ الجعوان باخذ ھم فالتطم علیھم واغرقھم اجمعین وکان من طرفی البحر اربع فراسخ وھو بحر القلزم وھو علی طرف من بحر فارس صفحہ کتاب اول ۵۹ وصفحہ کتاب ثانی ۲۶۔ ہر دو کا مضمون بعینہ یہی ہے جو مسطور ہوا۔ حسب الحکم سائل صاحب تفسیر کبیر میں اِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ کی تفسیر کے ماتحت جو دیکھا تو اس میں کسی دریا کی خصوصیت ہی نہیں پائی جاتی۔ البتہ اور اور مفسروں اور محققوں نے تخصیص بعد تعمیم کر دکھایا ہے۔ جن کے دیکھنے سے دریائے قلزم ہی کا پتہ چلتا ہے جیسا کہ اوپر درج ہوچکا۔ اگر کسی صاحب کو شوق ہو کتب مسبوقہ میں ملاحظہ فرمائیں تاکہ اقوال مختلفہ کے باعث جو شک آپڑا ہے رفع دفع ہوجائے۔ دیگر کتاب بستان التفاسیر اردو جو تفسیر عزیزی کا ترجمہ ہے اس میں توضیحًا وتشریحًا وتصریحًا کھلم کھلا یوں مرقوم ہے کہ القصہ بنی اسرائیل نہایت جلدی سے روانہ ہوئے اور دوڑتے ہوئے دریائے قلزم کے کنارے پر آپہنچے۔ اور قلزم ایک شہر کا نام ہے کہ اس کے کنارے پر دریا جاری ہے اور اسی شہر کے متصل اس دریا کی انتہا ہوگئی ہے اسی لئے اس دریا کو اس کی طرف نسبت کرتے ہیں ورنہ یہ دریا اصل میں سمندر کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور یہ حبش اور عرب کے شہروں کے درمیان سے گزرتی ہے اس کو خلیج احمر کہتے ہیں اور دوسری خلیج کو جو فارس اور عرب کے درمیان حائل ہے خلیج اخضر کہتے ہیں۔ اور اس خلیج احمر کا طول جنوب سے شمال کی طرف چار سو اور ساٹھ فرسنگ کی مسافت ہے اور اس کا عرض اول میں ساٹھ فرسنگ کی مقدار ہے اور آخر کی طرف سے اس کا عرض بہت ہی کمتر ہوجاتا ہے اور مصر سے کہ اس جگہ کا دار السلطنت ہے یہ خلیج جنگل میں تین دن کا رستہ ہے اور رود نیل شہر مصر کی غربی جانب کے بیچ میں ہے اور شہر شرقی نیل کی جانب ہے۔ اور اس خلیج کے غربی ضلع پر اکثر شہر بربر کے لوگ آباد ہیں اور بعض حبشہ شہر کے بھی ہیں اور اس خلیج کے شرقی ضلع پر اکثر سواحل عرب کے واقع ہیں انہیں میں فرضہ ہے جو مدینہ منورہ کا ساحل ہے مصر اور حبشہ اور حجاز کی طرف قافلے اسی بندر سے عبور کرتے ہیں۔ پھر یمن کے سواحل جدہ سے لیکر عدن تک اسی خلیج کے شرقی کنارے پر ہیں۔ اور اسی خلیج کے وسط میں بعضے شہر مصر کا تعلق رکھتے ہیں تا آخر۔ مطبوعہ مصطفائی دہلی از صفحہ ۳۸ تا ۳۸۱ ملاحظہ فرمائیں بخوف طول پورا مضمون تحریر کیا امید کہ کتاب ہذا مسبوقہ کو ضرور ہی ملاحظہ فرمائینگے۔ احقر کے نزدیک یہی امر مسلم ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم تفسیر حسینی وغیرہ میں جو بحر قلزم ہی مسطور ہے وہی بہتر اور ٹھیک ہے ٭

ہمدردی

ہمدردی کے معنے باہم ایک دوسرے کے درد کا بانٹنا۔ قوم کی اور ہمدردی کی مثال ایک دیوار کی سی ہے دیوار میں کیا ہوتا ہے بڑی بڑی اینٹیں اور چھوٹے چھوٹے روڑے۔ ان سب کو جمع اور مضبوط کون چیز کرتی ہے۔ گارا۔ جیسے بڑی اور چھوٹی اینٹوں کو چونا یا گارا محکم ومضبوط بنادیتا ہے ویسے ہی قوم کے بڑے اور چھوٹے آدمیوں کو اخوت ذاتی اور ہمدردی محکم ومضبوط بنادیتی ہے جیسے اگر دیوار میں چونا یا گارا نہ لگایا جائے تو دیوار خام اور کچی رہتی ہے اور فورًا گر پڑتی ہے ویسے ہی اگر قوم میں اخوت ذاتی اور ہمدردی نہ ہو تو سب کی سب قوم بے رعب اور الگ الگ ہوجاتی ہے اور اپنی بدنصیبی سے آخر برے دن کا منہ دیکھتی ہے۔ تو مناسب ہے کہ باہم سب قوم ہمدردی کی دولت سے اپنا دولتخانہ آباد وشاد کرے۔ دوسرے ہمدردی کی مثال ایک وجود کی مانند ہے جیسے ایک وجود میں کئی اعضاء ہوتے ہیں۔ مثلاً سر ناک۔ آنکھیں۔ کان۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ دیکھو تمام اعضاء علیحدہ علیحدہ نام رکھتے ہیں لیکن ان میں باہم ہمدردی کا ایک ایسا رشتہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک عضو کو درد ہو تو تمام بدن بے قرار اور بے چین ہوجاتا ہے۔ اور جب تک وہ عافیت نہ پائے تمام بدن کو آرام نہیں ہوتا ویسا ہی ہر ایک آدمی ایک دوسرے کا بھائی ہے کیونکہ سب آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں اس لئے ان کو بھی لازم ہے کہ اگر ایک کو بھی تکلیف ومشقت پہنچے تو تمام بھائی اس میں شریک وہمدرد بنجائیں۔

بنو سب کے سب پیارو آپس میں بھائی
رہو قوم کے اپنی ہمدرد بن کر
کرو درد دل سے پیارو بھلائی
دکھاؤ شجاعت کبھی مرد بنکر

ہمدردی میں کئی اور باتوں کا ہونا ضروری ہے لیکن سب سے بڑھکر اتفاق ہے۔

اتفاق کی ایک مثال۔ بھائیو تمنے شہد کی مکھیو

[1] آپ ایسے القاب کی حاجت نہیں (ایڈیٹر)

دیکھا ہوگا کہ کیسا مل جل کر کام کرتی ہیں شہد اسی اتفاق کا نتیجہ ہے - اتفاق عجب نعمت ہے - دیکھو جب آب و آتش اور خاک و باد ایک دوسرے کے دشمن ہیں جب ان دشمنوں میں اتفاق ہوگیا تو انسان وجود میں آیا - عزیزو آن بن کبھی نہیں اپنے گھر کے آدمیوں کے ساتھ محبت کرو اور محلہ داروں سے میل ملاپ رکھو اور عاجزوں مسکینوں اور یتیموں بیکسوں کی خبرگیری رکھو جیسے تم آدمی ہو ویسے ہی وہ بھی آدمی ہیں اُن پر ظلم نہ کرو - خدا نے تمہیں عزت دی روپیہ دیا - تم یتیموں بیکسوں کو روپیہ دو - حاجتمندوں کی حاجت پوری کرو - بھوکوں کو کھلاؤ پیاسوں کو پلاؤ خدا عاقبت میں تمہارا درجہ بلند کریگا - بھائیو ہمیشہ اتفاق سے رہنا چاہئے - آج کل لوگ اس روپیہ کے لالچ میں اپنے بھتیجوں اور بیٹوں کی جانیں ناحق تلف کر دیتے ہیں - خدا اُن کو آخرت میں بدلہ دیگا - اگر ایسے کام کرنے والے لوگ بھی اتفاق سے رہیں تو کیوں دنیا میں ایسے ناحق خون ہوں - خدا نے قرآن مجید میں بھی اتفاق کے بارے میں کہا ہے دیکھو سپارہ ۴ رکوع ۲ - آیت دوسری وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا الخ (اور سب مل کر اللہ کی رسی (یعنی اس کے دین یا عہد یا جماعت) کو تھامے رہو اور پھوٹ نہ کرو)

صاحبان اتفاق کے بارے میں ایک حکایت بھی تمثیل کے طور پر بیان کی جاتی ہے - وہ یہ ہے کہ ایک نیک شخص کے اس چار بیٹے تھے جو آپس میں لڑا جھگڑا کرتے تھے - باپ کو یہی فکر دامنگیر تھا کہ یہ کس طرح زندگی بسر کرینگے - ایک دن سب کو اپنے پاس بلایا اور چند نازک چھڑیوں کا ایک گٹھا بنایا اور بیٹوں کو کہا کہ تم میں سے کوئی اس کو توڑ سکتا ہے - سب نے باری باری زور آزمائی کی لیکن توڑنا تو درکنار بلکہ کوئی جھکا بھی نہ سکا - پھر باپ نے ایک ایک چھڑی ہر ایک کو دی اور کہا اب توڑو - سب نے فوراً توڑ ڈالیں پھر باپ نے کہا کہ یہ مثال تمہارے حسب حال ہے اگر تم اتفاق اور ہمدردی سے اکٹھے رہو گے تو کوئی بھی تم پر غالب نہ آسکے گا - اور اگر دشمنی سے الگ الگ ہو جاؤ گے تو تمہارا وہی حال ہوگا جو اُن دو بیلوں کا ہوا تھا جنکو شیر کھا گیا تھا جب تک وہ اتفاق سے رہے شیر اُن پر غالب نہ آسکا لیکن جب ان میں جدائی پڑ گئی تو شیر اُن دونوں کو کھا گیا - عزیزو اتفاق سے بھی ہمدردی بڑھتی ہے اور اتفاق وہ چیز ہے کہ جس سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتے ہیں - اگر تمام لوگ اتفاق کر کے کمیٹی اہلحدیث کیلئے چندہ تھوڑا تھوڑا بھی اکٹھا کریں تو کیا یہ مشکل کام ہے - نہیں نہیں اتفاق کی برکت سے بہت جلد کام ہو جائے - (عبدالمجید ولد مولوی عبدالحمید مرحوم از سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

جبل پور میں آریوں سے مباحثہ

چند ہفتوں کا عرصہ ہوتا ہے کہ آریوں کے لکچرار جبلپور آئے - اور انہوں نے حسب معمول اسلام اور اہل اسلام پر زبان درازی شروع کی - اہالی جبلپور اس قسم کی سخت کلامی سننے کے عادی بلکہ آشنا بھی نہ تھے وہ بالکل بدویت میں رہنے والوں کی طرح اس قسم کی دل آزار باتوں سے ناآشنا تھے اس لئے دل پریشان ہوئے تو لگے اِدھر اُدھر تاکنے ہندوستان بھر کے علماء کو دعوت دیگئی - مگر موسم کی گرمی کی وجہ سے مندرجہ ذیل اصحاب تشریف لائے (۱) جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) شیر پنجاب امرتسری (۲) مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی (۳) جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی - (۴) جناب مولانا مولوی حافظ محمد صدیق صاحب مظفرپوری (۵) مولانا مولوی محمد امیر احمد صاحب سہسوانی مقیم سیوتی (۶) مولوی سعید احمد صاحب انصاری سہارنپوری وغیرہ -

مباحثہ دس روز تک ہونا قرار پایا تھا مگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے تین ہی روز (۳۱ مئی - ۱ - ۲ جون) کی اجازت دی - صدر جلسہ ایک یورپین پادری ہنسلے صاحب مقرر ہوئے - مباحثہ کے مضامین مندرجہ ذیل تھے -

"توحید فی الصفات" "اسلام عالمگیر مذہب ہے یا ویدک دھرم" "تناسخ یا پنر جنم"

مناظر مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مقرر ہوئے - حاضرین کی تعداد ہزاروں ہوتی تھی - مسلمانوں نے ہر چند اصرار کیا کہ بحث تحریری ہونی چاہئے تاکہ کسی فریق کو غلط بیانی کا موقع نہ رہے نیز فائدہ عام ہو - اور جس قدر محنت اور اخراجات ہوئے ہیں اُن کے مطابق نفع ہو - مگر آریہ سماج نے اس شرط کو کسی طرح نہ مانا جسکی وجہ اہل دانش سے مخفی نہیں کہ یہ وہ یہی تھی کہ اخباروں میں اناپ شناپ کہنے اور اپنی فتح کا شور مچانے کا موقع مل سکے - ناظرین دیکھ لیں گے کہ مسافر اخبار کتنے ہفتوں تک جھوٹی شیخی بگھارتا رہے - ہم حیران ہیں کہ ایسی مفید اور ضروری شرط سے جسکی نظیریں پہلے دیوریہ اور نگینہ میں پائی گئی ہوں کیوں انکار کیا گیا ؟ بجز اس فائدہ کے کہ ناظرین کے سامنے پول نہ کھلے اور کیا ہو سکتا ہے - مگر واہ رے مسلمانو! تمہارا دل گردہ کہ تم لوگوں نے اتنی وسیع ظرفی کا ثبوت دیا کہ جو کچھ بھی انہوں نے کہا جا یا بیجا سب کو تسلیم کیا تاکہ آریوں کو انکار کرنے کا موقع نہ رہے - ناظرین مسلمانان جبل پور کی فیاضی کی مثال نہ پائینگے - باوجودیکہ مباحثہ کی ابتداء آریوں کی طرف سے ہوئی مگر انتظام جلسہ کے اخراجات کا ذکر جب آیا تو آریوں نے صاف جواب دیا کہ ہم اخراجات میں حصہ نہ لینگے - مسلمانوں نے اس کو بھی منظور کیا کہ سب اخراجات بھی ہم دینگے اور انتظام مکان بھی ہم ہی کرینگے بلکہ پولیس کے ذمہ وار بھی ہم ہی ہونگے - واہ کیا دریا دلی اور شوق ہے! اور اُدھر سے کیا بزدلی اور فرار کے لئے بہانہ جوئی ہے - خیر - خدا خدا کر کے کسی طرح سے مباحثہ شروع ہوا - اسلام کی طرف سے مولانا ابوالوفاء صاحب امرتسری پیش ہوئے اور آریوں کی طرف سے پنڈت بھوجدت جی مسافر آگرہ کے بیٹھے آئے - پہلے روز مباحثہ "توحید فی الصفات" پر ہوا - مولانا نے سورہ حشر کی آخری آیات (بعد حمد و نعت) تلاوت

فرمائیں جو یہ ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (حشر پ ۲۸)

یعنی اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چھپی اور کھلی باتوں کا جاننے والا ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے۔ پاک ہے۔ سلامتی والا ہے۔ امن دینے والا غالب زبردست بڑائی والا ہے۔ پاک ہے اُن چیزوں سے جسے وہ شریک ٹھیراتے ہیں وہ اللہ پیدا کرنے والا ہستی دینے والا تصویر بنانیوالا ہے اُس کے صفات اچھے ہیں آسمان وزمین کی کل اشیا اُس کی پاکی بیان کرتی ہیں وہ غالب ہے حکمت والا۔

اس کے بعد سورہ اخلاص پڑھی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (پ ۳۰) تو کہہ وہ اللہ ایک ہے بے نیاز ہے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہ اُس جیسا کوئی ہے۔ ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن خدا کی صفات یہ بتلاتا ہے اس لئے اسلام روح اور مادہ کو قدیم نہیں مانتا بلکہ ایسا ماننے کو شرک جانتا ہے۔ اس تقریر کو مولانا صاحب نے بڑے زور اور تفصیل سے بیان کر کے حاضرین کے ذہن نشین کیا آریہ مناظر نے اس کے جواب میں وہ آیات پیش کیں جن میں استواء علی العرش وغیرہ مذکور ہے۔ ان آیات سے یہ اعتراض کیا کہ قرآن خدا کو مجسم کہتا ہے۔ اسی اعتراض پر زیادہ زور دیا۔ مولانا صاحب نے ان آیات کا جواب وہی دیا جو تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی وغیرہ میں لکھا ہے۔ اس مضمون پر آریہ مناظر نے سوائے اس قسم کی آیات پیش کرنے کے اور کچھ نہ کہا۔ ہاں ہر ایک دفعہ جواب لیکر بھی اخیر تک یہ ضرور کہتے رہے کہ جواب نہیں ملا جس کو سنکر حاضرین بے اختیار ہنستے تھے۔ دوسرے روز کا مضمون تھا "ویدک دھرم عالمگیر ہے یا اسلام" اس روز بھی پہلی تقریر مولانا صاحب کی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ سب سے پہلے عالمگیر لفظ کے معنے کی تفسیر ہونی چاہئے عالمگیر مذہب کی تعریف یہ ہے کہ سارے لوگوں کے ماننے سے کبھی نظام عالم میں خلل نہ آوے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کس مذہب کے ماننے سے خلل آتا ہے میں فرض کئے لیتا ہوں کہ آج ساری دنیا میں ویدک دھرم جاری ہو گیا اور سب لوگ اُس کی ہدایتوں کے مطابق کاربند ہیں۔ سو سال تک برابر ایسا ہی ہوتا رہا۔ نتیجہ کیا ہوگا یہ کہ جس قدر انسان موجود ہیں سب کے سب بحکم تناسخ بوجہ اپنی نیک بختی کے حیوانات میں نہ جائیں گے۔ اور حیوانات اپنی قید کی میعاد بھگت بھگت کر انسانوں میں آجاوینگے آخر ایک دن ایسا آئیگا کہ انسان تو دنیا میں ہونگے مگر حیوان کوئی نہ ملیگا۔ اس وقت ان انسانوں کو نہ دودھ ملیگا نہ گھی نہ سواری نہ شہد نہ کچھ نہ کچھ۔ بلکہ ایک درجہ اور اوپر چلئے۔ عورت مرد کی تمیز بھی اعمال کی تمیز کا نتیجہ ہے۔ پھر جب اعمال سب کے یکساں ہونگے تو یا تو سب لوگ مرد ہی ہونگے یا سب عورتیں ہی نظر آئینگی۔ اور سنئے ڈاکٹری اصول کے مطابق منی کے اندر کیڑے ہوتے ہیں انہی کیڑوں سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جب کیڑے بھی نہ ہونگے تو یہ کہاں سے آئینگے۔ نتیجہ یہ ہوگا انسانی نسل منقطع ہو جائیگی۔ ساری خرابی کیوں پیدا ہوئی صرف اس لئے کہ دنیا میں ویدک دھرم پھیلا۔ اس سے ثابت ہوا کہ ویدک دھرم عالمگیر نہیں۔ بخلاف اس کے اسلام اگر ساری دنیا میں پھیل جاوے تو کوئی خرابی پیدا نہ ہوگی نہ کوئی جانور کم ہوگا۔ نہ دودھ کی کمی ہوگی نہ سواری کی نہ کچھ نہ کچھ۔ اس کا جواب آریہ مناظر نے یہ دیا کہ یہ ایک فرضی بات ہے نہ ایسا کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ اسلام عالمگیر اس لئے نہیں کہ اس میں لا اله الا الله کے ساتھ محمد رسول الله پڑھنا پڑتا ہے اس میں سات آسمانوں کا وجود ماننا پڑتا ہے۔ اس میں ختنہ اور گوشت خوری کا حکم ہے وغیرہ۔

اس کا جواب مولانا صاحب نے دیا یہ فرض کوئی فرض محال نہیں بلکہ یہ ایسا فرض ہے جیسے اقلیدس میں ہوتا ہے ہم ہر ایک نقطہ پر دائرہ کھینچ سکتے ہیں۔ ہم ہر دو نقطوں میں خط ملا سکتے ہیں جس طرح اُس فرض سے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی اس فرض سے بھی نہیں ہونی چاہئے۔ حالانکہ بڑی خرابی ہوتی ہے چنانچہ میں نے تفصیل سے بیان کر دیا تو صاف سمجھا گیا کہ ویدک دھرم میں عالمگیری کی قابلیت ہی نہیں محمد رسول اللہ کہنے سے کوئی خرابی نہیں آتی اور نہ ختنہ کرانے سے نہ گوشت خوری سے۔ علاوہ اسکے گوشت خوری کوئی جزو اسلام نہیں جس کا جی نہیں چاہتا نہ کھاوے اس مضمون کو ذرا تفصیل سے ذکر کیا تیسرا مضمون تھا "تناسخ" آریہ مناظر نے تقریر کی کہ دنیا میں جو اختلاف ہے یہ پچھلے گناہوں کا نتیجہ ہے اس لئے تناسخ ثابت ہے۔ اس کے بعد اسلام پر دس بارہ اعتراض کر دئے جنمیں بعض جنت پر تھے بعض دوزخ پر۔ مگر عموماً سارے کے سارے زبانی تھے کسی ایک کا حوالہ نہ تھا حالانکہ شرط تھی کہ قرآن سے حوالہ ہونا چاہئے۔ اس لئے سوالات کے متعلق مولانا صاحب نے صرف اتنا ہی کہا کہ آپ جب کوئی آیت قرآنی پڑھینگے تو میں جواب دونگا۔ تناسخ پر اعتراض کیا کہ حسب قاعدہ تناسخ دنیا میں جسقدر دکھ ہیں پچھلے کاموں کا بدلہ ہیں تو اس کی مثال جیل کے قیدیوں کی سی ہوئی جس طرح جیل کے قیدیوں کی سزا میں تخفیف کرانا جرم ہے اسی طرح ان بیماروں بلکہ یتیموں کی خبرگیری کرنا جرم ہے اس لئے تناسخ کے ماننے والوں کو چاہیئے کہ نہ کسی کی خبرگیری کریں نہ کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں نہ کسی مسکین کو پوچھیں اگر پوچھیں گے تو خطرہ ہے کہ آئندہ جون میں خود بھی حالت میں مبتلا ہونگے۔

اس مضمون کی تفصیل مولانا صاحب نے بڑی خوبی سے فرمائی۔ اس کا جواب آریہ مناظر نے یہ دیا کہ قیدیوں کو گو سزا ہوتی ہے مگر غذا تو اُن کو دیجاتی ہے اسیطرح

بیماروں کی دوا ہے - اس کا جواب مولانا صاحب نے یہ دیا کہ یہ دھوکہ ہے - سزا میں تخفیف کسیطرح جائز نہیں - ان بیماروں کی بیماری سزا ہے سزا میں تخفیف جائز نہیں جس طرح قیدیوں کو کھانا دیا جاتا ہے آپ بھی ایک اندھے کو کھانا دیں مگر آنکھ کا علاج نہ کریں - اگر کریں گے تو وہ تیسرے جون میں خود اندھے ہونگے - اس مضمون کو مولوی صاحب نے خوب تشریح سے بیان کیا اور جلسہ برخاست ہوا الحمد للہ -

اس مناظرہ میں آریہ سماج نے بہت سی ایسی باتوں پر زور دیا جن پر انصافاً زور دینا اُن کا حق نہ تھا - مثلاً مناظرہ سے پہلے خرچۂ جلسہ سارا مسلمانوں پر ڈالا - انتظام کا ذمہ وار مسلمانوں کو بنایا - اثنار مناظرہ میں تقریر ہی پر زور دیا اور تحریر سے بالکل انکاری رہے - اگر تحریر ہوتی تو آج پبلک میں جو بیان شائع ہوتا وہ مصدقہ ہوتا - کسی کو اُسپر چوں وچرا کی گنجائش نہ ہوتی مگر آریہ سماجی جانتے تھے کہ تحریر میں ہم بدزبانی نہ کر سکیں گے - نیز وہ شائع شائع ہونے سے ہماری کیفیت کھلجاویگی - سب سے بڑی بات جسپر زور دیا وہ یہ تھی کہ سب سے اخیری تقریر ہماری (سماجیوں کی) ہو - اس مدعا کی حصول کے لئے اُنہوں نے ہرطرح کی بے قاعدگیاں کیں مثلاً درمیانی روز اُن کی تقریر کا وقت آخری تھا - اس حساب سے تیسرے روز کا آخری وقت مسلمانوں کو مل سکتا تھا - مگر آریہ سماج نے یہ چالاکی کی - کہ دوسرے روز پریزیڈنٹ کو کہہ سُنکر آخری تقریر مسلمانوں کی کرادی تاکہ تیسرے روز آخری تقریر سماج کی ہوجاوے - مگر چونکہ مسلمان مباحثہ کو ہرطرح عمدگی سے نباہنا چاہتے تھے اسلئے مسلمانوں نے سب کچھ مان لیا - یہی وجہ ہے کہ اسلام کو خدا نے فتح دی اور مسلمانوں کو خوشی الحمد للہ حمداً کثیراً کثیراً (محمد ابو القاسم بنارسی)

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث دلچسپ قیمت ۲ ر

خدمات کانفرنس اہل حدیث دہلی

جناب فاضل مولانا ایڈیٹر صاحب السلام علیکم برائے درج اخبار حاضر ہے امید کہ درج اخبار فرماکر ممنون فرمادیں گے -

ناظرین آج میں آپ کو ایک ایسی بات سُنتا ہوں کہ موافق سُنکر خوش ہونگے - مخالف اپنے غصہ میں مریں گے کہ صوبہ دہلی میں ایک مقام مہرولی جو کہ مشہور قطب کی لاٹ ہے وہاں پر قطب شاہ کا میلہ بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے جس کو چھڑی کا میلہ کہتے ہیں اس مقام پر غیر اللہ کی ایسی پوجا ہوتی ہے کہ خدا کی پناہ - گویا عرب کے زمانۂ جاہلیت کا سین نظر آتا ہے - مسلمانوں کا یہ فرض تھا کہ یہاں کے نام کے مسلمانوں کو پکا مسلمان بناتے - مگر کس کو غرض پڑی تھی - خدا کا شکر اور بہت بڑا شکر ہے کہ ۳۰ اپریل ۱۵ء یوم جمعہ کو ممبران اور واعظان کانفرنس اہل حدیث قطب شاہ کے میلہ میں گئے اور اعلٰے پیمانہ پر اپنا انتظام کرکے اشاعت اسلام شروع کیا جو قابل دید تھا جس میں جناب مولوی حکیم عبید الرحمٰن صاحب سابق سفیر کانفرنس ہذا اور مولوی عبد الستار حسن صاحب سابق واعظ کانفرنس ہذا و مولوی محمود صاحب بنارسی مقیم دہلی اور مولوی حافظ عبید اللہ صاحب - مولوی عبد الرشید صاحب مولوی عبد الستار صاحب کلانوری وغیرہ وغیرہ نے شرک وبدعت کی مذمت اور توحید پر بڑے عمدہ عمدہ وعظ فرمائے جس سے لوگوں پر بہت عمدہ اثر پڑا - اُدہر بازاروں میں مدرسہ حاجی علیجان مرحوم کے طلباؤں میں سے بہت سے طلبا نے وعظ کہنا شروع کیا اور ایک شور مچادیا - کوئی کہتا ہے کہ یہ سب پاگل ہیں کوئی مجنون کوئی لا مذہب بناتا کوئی لاحول پڑھتا اور کوئی نعوذ باللہ - کوئی اپنے بُرے افعالوں سے توبہ کرتا - واللہ یہ منظر قابل دید تھا - ایک روز ایک بدعتی نیم مُلاّ ...... کھڑے ہوکر وعظ کررہے تھے کہ لوگو خدا کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو خدا سے ہم مانگیں وہ ہمارے پیر صاحب دے سکتے ہیں اگر اُن کی قبر کی خاک کسی اندھے کو لگائی جائے تو وہ

پاس ہیں - اب خدا کے پاس کیا رکھا ہے جو خدا سے ہم مانگیں - اتفاقاً مولوی محمود بنارسی معہ چند دیگر مولویوں کے گزرے تو نیم ملا صاحب ان لوگوں کو دیکھکر بڑے زوروں سے کہنے لگے کہ جسکا جی چاہے ہمسے مناظرہ کرلے قرآن سے حدیث سے - اس پر مولوی محمود بنارسی نے اپنی پاکٹ سے قرآن شریف نکال کر کہا کہ مولوی صاحب مہربانی فرماکر اپنے مدعا کو اس کتاب (قرآن شریف) سے جسے ہم - آپ اور سارے مسلمان بھائی مانتے ہیں ثابت کردیجئے تو ہم آپکو دس روپے انعام دینگے - تب تو نیم ملا بغلیں جھانکنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے کیا آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں؟

مولوی صاحب - جی ہاں میں آپسے مناظرہ کرنا چاہتا ہوں -

مُلاّجی - کیا آپ مولوی عالم ہیں -

مولوی صاحب - ہاں میں عالم ہوں -

مُلاّجی - آپ نے کہاں پڑھا ہے -

مولوی صاحب - بنارس میں -

مُلاّجی - سند دکھلائیے -

مولوی صاحب - میری علمیت خود سند ہے کاغذی سند کی کیا ضرورت ہے -

مُلاّجی - نہیں کاغذی سند لائیے -

مولوی صاحب - اگر کاغذی سند کی ضرورت ہے تو ایک جاہل بھی سند لیکر مُلاّ بن سکتا ہے - اس لئے میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ کاغذی سند کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ علمیت خود سند ہوگی -

اس کے بعد مُلاّجی نے کہا کہ اچھا ٹھیریئے - بعد آدھ گھنٹہ کے مولوی صاحب نے پھر مطالبہ کیا تو مُلاّجی کہنے لگے کہ جاسکھی[1] اسے پاس کرئیے آپ کو اس سے کیا مطلب - اس کے بعد مولوی محمود صاحب بنارسی نے ۲۰ قدم آگے ہوکر ان کی ہر بات کا جواب قرآن شریف سے دیا - یہ لکچر وجواب ایسا عمدہ تھا کہ

[1] یہ اس لئے کہا کہ مولوی صاحب کا لباس مولویانہ نہیں تھا بلکہ معمولی کوٹ وغیرہ -

تمام لوگ مولوی صاحب کی طرف آگئے - ملاجی کی طرف ایک بچہ بھی نہ تھا - آخر ملاجی چلدیئے - مولوی صاحب بعد مغرب حق کی فتح کرکے خوشی خوشی سے اپنے ساتھیوں کے اپنے پنڈال میں آئے -

ناظرین خود فیصلہ کرلیں کہ اشاعت اسلام کی کتنی ضرورت ہے ہمکو لائق ہے کہ ہم خوب جی کھولکر کانفرنس کی مدد کریں - تاوہ بہر کام کرسکے - زمانہ تو ایسا ہے کہ ہم میں سے بزرگ بزرگ لوگ اٹھ رہے ہیں جیسے کہ ابھی حضرت مولانا شاہ عین الحق صاحب نے رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - خدا آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے - آمین -

پس ہم لوگوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ہوسکے کانفرنس کی مدد کریں تاکہ اس سے لائق لوگ پیدا ہوکر اشاعت اسلام کرکے لوگوں کو عذاب الٰہی سے بچائیں - فقط وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ -

(خاکسار محمد مہتاب الدین عفی عنہ از دھلی)

تعلق مذاکرہ علمیہ نمبر

اہلحدیث مورخہ ۲ رجب میں دو مضمون نظر آئے ایک مسئلہ اجماع کے متعلق (جو بجواب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ہے) دوسرا مسئلہ طلاق (جو بجواب آریہ لکھا گیا ہے) مجھکو دونوں مسئلوں کی نسبت کچھ عرض کرنا ہے جس میں صرف فاضل ایڈیٹر صاحب سے خطاب نہیں ہے بلکہ عموماً علمائے کرام سے استفادہ مقصود ہے -

اوّل کے متعلق یہ عرض ہے کہ کون مسئلہ ایسا ہے جو کتاب و سنت سے بعبارت یا دلالت یا اشارت یا اقتضا کسی طرح ثابت نہیں ہے اور اس پر صحابہ یا کسی کا اجماع وقوع میں آیا ہے اور وہ بسند ہم تک پہنچا ہے اور ہمارے لئے حجت شرعی مثل کتاب و سنت کے ہے - اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے تو مجھکو بتا دیجئے ورنہ محض فرضی طور پر اگر اس سے بحث کی جاتی ہے تو کیا فرضی مسئلوں پر بحث کرنا داب سلف صالحین ہے - یہ بات دوسری ہے کہ جو مسئلہ سنتے آئے اور

کوئی دلیل اُس کی نہیں پائی تو کہدیا کہ علیہ الاجماع یا اپنے مسموع و علم کے خلاف سنا تو کہدیا کہ سلف صالحین کے خلاف ہے - پھر لطف یہ ہے کہ سلف سے کیا مراد ہے - یہ بھی نہیں بتاتے صحابہ تابعین تبع تابعین یا عموماً ہر خلف کا سلف مراد ہے جس زمانہ میں مہر لیتی تابعہ کا مسئلہ زیر بحث تھا مجھ سے ایک بڑے نامی مولوی صاحب سے باتیں ہوئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ اس مسئلہ میں صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین میں سے کس کا فتوے ہے - اگر ہے تو مجھکو ضرور بتلائیے - حضرت جی نے وعدہ بھی کیا کہ میں بتاؤں گا مگر مدت ہوگئی اور صدائے برنخواست میں دیکھتا ہوں کہ جب کوئی مسئلہ چھڑتا ہے تو اجماع و اتباع سلف ایسے لفظوں کا بہت استعمال ہوتا ہے اور اسی کو آڑ بناکر خوب گالیاں دیجاتی ہیں اور کیچڑ اس اچھالی جاتی ہے - لہٰذا میرے دل میں آیا ہے کہ اس کو صاف ہونا چاہیئے کہ محل اجماع و مصداق اجماع کون ہے جس کا خلاف کرنے والا مورد طعن و ملامت ہے اور سلف صالحین سے کون مراد ہیں جن کا خلاف موجب ضلالت ہے -

دوسرا مسئلہ طلاق ہے - اہلحدیث مورخہ ۲ رجب میں لکھا گیا ہے کہ قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ مسلمان بضرورت زمانہ طہر میں طلاق دیوے اور ایک ماہ کے بعد زن و شوہر میں صلح و ملاپ نہو تب دوسرے طہر میں پھر طلاق دیوے - یہ مضمون قرآن میں مجھکو نہیں ملا - کون آیت اس مضمون کی ہے اور کہاں ہے آگہی طلب ہوں -

قرآن کا مضمون ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ جس کا حاصل یہی ہے کہ اثر طلاق دو ہی ہیں امساک یا تسریح - جیسے آیہ کریمہ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً جس میں شد وثاق کے دو ہی اثر ہیں من یا فداء - اور بنا بر اس بیان کے جو پرچہ اہلحدیث مذکور میں مرقوم ہے - اثر طلاق تین ہو جاتے ہیں - امساک - تسریح - طلاق - قطع نظر اس کے کہ یہ زیادت علے الکتاب ہے معنی بھی صحیح

کیا متصور بھی نہیں ہے کیونکہ طلاق کے معنی ہیں فسخ نکاح اور فسخ کے بعد فسخ تحصیل حاصل ہے جو ناممکن ہے - قرآن کا مطلب یہی ہے کہ جس نے دو دفعہ طلاق دے دیکر رجعت کرلیا ہے اُس کو تیسری بار رجعت کا خیار نہیں ہے یا جس نے دو بار طلاق دیدیکر تسریح کیا اور پھر نکاح کرلیا ہے اُس کو تیسری بار رجوع یا نکاح جائز نہیں ہے حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ قرآن سے طلاق پر طلاق دینا کہیں معلوم نہیں ہوتا -

(راقم محمد عمر رحیم آبادی مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ)

قطب صاحب میں اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے جلسہ

قصبہ مہرولی جو دہلی سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے - یہاں ہر سال چھڑیوں کا میلہ ہوا کرتا ہے اور کثرت سے لوگ جمع ہوتے ہیں جن میں بہت معقول تعداد دیہات وغیرہ کے مسلمانوں کی بھی ہوتی ہے - چونکہ ہمارے علماء بہت کم دیہات میں جاکر وعظ و نصیحت کرنے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں اسلئے ان لوگوں کو دین کی باتوں کی خبر نہیں ہوتی - اور اکثر کے نام بھی ہندوانہ ہوتے ہیں - مولوی ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری اہل حدیث کانفرنس نے ایک رزولیوشن اس مطلب کا پاس کرایا تھا کہ اس قسم کے مجمع جہاں ہوں وہاں اہل حدیث واعظین کو بھی بھیجا جائے تاکہ ان لوگوں کو وعظ و پند سنایا جائے - اور شرک و بدعت سے توبہ کرائی جائے - عرصہ چار سال سے اس رزولیوشن پر عمل ہو رہا ہے - اس سال مہرولی میں ایک جلسہ وعظ کانفرنس کی طرف سے انتظام کیا گیا - اور متعدد اہل حدیث عالموں نے وعظ اور تقریریں کیں - اور بکثرت مسلمانوں نے انکو سُنا - اور بہت سے لوگوں نے شرکیہ مراسم سے جلسہ میں مولوی حکیم عبیدالرحمن صاحب کے ہاتھ پر توبہ کی - اور ڈھول وغیرہ جو چھڑیوں کے ساتھ بجاتے

آتے تھے اس جگہ بند کردیئے جاتے تھے۔ بہایت کامیابی کے ساتھ یہ جلسہ کئی روز تک ہوتا رہا ختم ہوا۔ حکیم امجد علی صاحب صدر جلسہ تھے۔ حاجی محمد صدیق صاحب باڑی سوداگر حاجی فیاض الدین صاحب حاجی حمید الدین صاحب نے جلسہ کی کامیابی کے لئے بہت کوشش کی امید ہے آئندہ بھی اس قسم کے جلسے کانفرنس کی طرف سے ہوتے رہیں گے اور بغیر اس کے کہ اخلاقی مسائل پر بحث شروع کیجائے یا کسی گروہ کی دل آزاری کی جائے سیدھے سادے طور پر قرآن وحدیث کا وعظ اس قسم کے جلسوں میں ہوتا رہیگا۔ جس سے توحید اور سنت کی اشاعت ہو * (عاجز سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دفتر دہلی)

تجاویز مفیدہ بابت اہلحدیث کانفرنس واشاعت توحید وسنت

قابل توجہ جملہ اہلحدیث بالخصوص علماء وامراء وسرداران قوم

معزز ناظرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ واضح ہو کہ اکثر حضرات بالخصوص ناظرین اخبار اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ کئی سال سے بفضلہ وکرمہ تعالیٰ ببرکت اخبار اہلحدیث۔ اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ جسکو اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو ایک بہت ہی مبارک وبہایت ضروری اور عظیم الشان کار خیر ہے۔ مبارک ہیں وے لوگ جنہوں نے بتوفیق ایزدی والہام غیبی اس عظیم الشان کام کا بیڑا اُٹھا کر سنگ بنیاد رکھا نیز وہ حضرات بھی قابل داد ومستحق شکریہ ہیں جنہوں نے ہر ممکن طریق سے دامے۔ درمے۔ قلمے۔ سخنے امداد وتائید فرمائی توجہ وہمت دلائی۔ حوصلہ بڑھایا بلکہ حق تو یہ ہے کہ سوتی ہوئی نہیں نہیں بلکہ مردہ قوم کو زندہ کرنے وبیدار ہونے کا موقع دیا۔ اور رستہ دکھلایا جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

چنانچہ اس کی بدولت بیداری کے آثار ظاہر ہو چلے ہیں گو اکثر علماء وا ہل قلم نے اب تک توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ تاہم غنیمت ہیں وہ نفوس جنہوں نے اپنے عزیز وقت کو صرف کرکے اپنے تجاویز مفیدہ سے قوم کو توجہ دلانے اور بیدار کرنے میں سبقت کیا۔ اور الفضل للمتقدمی کے مستحق ہوئے۔ اے خدائے کریم ورحیم تو محض اپنے فضل وکرم سے ان کی خدمت وسعی کو قبول فرما اور قوم کے دلوں کو پھیر دے تا علما وامی وامراء وفقراء مشرقی ومغربی جنوبی وشمالی غرض سب کے سب تیرے اور تیرے حبیب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں سرگرم نظر آویں۔ اور پوری متفقہ قوت وتوجہ سے اشاعت توحید وسنت فنڈ کو مستحکم ومضبوط بنانے میں طرح طرح سے امداد فرماویں آمین یا الہ العالمین

اے حضرات علمائے کرام آپ مایوس نہوں خدا کی رحمت موجزن ہے خاموش بیٹھنے کا وقت نہیں بلکہ اس نعمت خداداد آزادی کو غنیمت جان کر کمر ہمت کو مضبوط باندھیے اور ارشاد خداوندی تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تعمیل کے واسطے ہمہ تن مستعد ہوجائیے اور اپنی سحر بیانی اور پر تاثیر وعظ ونصیحت سے نیز حسن خلاق ومحبت سے قوم کو بیدار کیجئے۔ نہ صرف بیدار۔ بلکہ از سر نو زندہ کر دکھائیے۔ ہاں ہاں ایک مرتبہ ضرور بالضرور اپنی کوشش بلیغ سے ہر ہر شہر قصبات اور گاؤں در گاؤں تہلکہ مچائیے بلکہ ہلچل ڈالدیجئے اگر آپ نے ایسا کیا تو پھر کیا مجال کہ قوم خواب غفلت سے بیدار نہو اور کامیابی کا سہرا آپکے سر لہراتا ہوا نظر نہ آئے۔

اور اے حضرات عوام الناس بالخصوص امراء وسرداران قوم! کیا ہمیشہ مردہ دلی اور خواب غفلت ہی کی زندگی آپ کو مرغوب ہے کیا ابھی بیدار ہونے کا وقت نہیں آیا ہے؟ نہیں نہیں چونک اُٹھئے۔ خدارا بیدار ہوجئے۔ نہ صرف بیدار بلکہ زندہ دلی کا ثبوت دیجئے۔ اہل حدیث کانفرنس یا قومی محکمہ کی پکار کو بغور سنئے اور اشاعت توحید وسنت فنڈ کو مستحکم بنانے میں ہمہ تن مصروف ہوجائیے۔

پھر دیکھئے کہ بفضل خدا آپ کی ہمت وکوشش کیا کچھ نہیں کرسکتی۔ بقول شخصے "ہمت مرداں مدد خدا"

دیکھئے ہمارے علماء ربانی نے کس بیدار مغزی اور دور اندیشی کا ثبوت دیکر محض قوم کی بہبودی اور نفع عام ودرستی عاقبت قوم ہی کے واسطے بہزار تکلیف ومشقت اس کار خیر کو جاری فرمایا۔ کیا آپ کا فرض نہیں کہ اس کو نباہنے کی پوری کوشش کیجئے نہ صرف نباہنے بلکہ اعلےٰ سے اعلےٰ رتبہ پر پہنچانے اور تادیر قائم رکھنے کی کوئی ایسی عملی تدبیر کیجئے کہ ہمارے بعد بھی نسلاً ونسلاً اس صدقہ جاریہ کا سلسلہ بطور یادگار باقی وقائم رہے۔

اے حضرات! آپ حیران ہونگے کہ ہیں؟ یہ کیا بڑبڑ بکواس ہے کیا ہمارا برتاؤ اسلامی نہیں؟ کیا ہم نماز روزہ حج زکوٰۃ خیر وخیرات سے محترز ہیں کیا ہم مکتب ومدرسہ کی خبرگیری نہیں کرتے؟ تو جواباً عرض ہے کہ آپ حسب خیال اپنے سب کچھ کرتے ہیں مگر حسب ارشاد نبوی (فداہ ابی وامی) صلے اللہ علیہ وسلم ایک بہت بڑے کام سے غافل ہیں اور ضرور غافل ہیں سُنئے اور غور سے سُنئے وہ بڑا کام اشاعت دین ہے۔

آپ خیال کرتے ہونگے کہ معمولی ارکان اسلام کی بجا آوری نیز چندہ آنہ یا روپیہ دو پیسہ ماہوار مکتب وغیرہ کے صرف سے ہم سبکدوش ہوگئے ہیں لیکن اگر بنظر غائر اور انصاف دیکھئے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ غلط ہے سراسر غلط بقول ؎

این خیال ست ومحال ست وجنوں

اے حضرات جب تک لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا پر پورا عملدرآمد نہوگا جب تک آپ اپنی جیب خاص سے ٹھیک اپنی حیثیت کے مطابق کافی زر کو جو اُس مالک الملک کا دیا ہوا ہے جو محض بطور امانت کے ہملوگوں کو دے رکھا ہے خرچ نہ کیجیگا تب تک ہرگز سبکدوش نہیں ہوسکتے ؎

ہرچہ داری صرف کن در راہ او
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا

اے حضرات صرف تنہا کھانے اور عمدہ وفاخرہ لباس

زیب تن کرنے کے لئے ہی ہملوگ پیدا نہیں کئے گئے اور نہ دھوم دھام سے شادی بیاہ وغیرہ وغیرہ میں فضول خرچی کے لئے مال ودولت دئے گئے ہیں۔ آہ صحابہ کرام رضوان اللہ کو دیکھئے حسب تحریک حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کسی نے چوتھائی۔ کسی نے نصف۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنا ساری کا سارا مال راہ خدا میں صرف کردیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ اُف! کیسے لوگ تھے اور کس قدر پاکیزہ خیال رکھتے تھے۔ آہ کیا ہم اُن کے نام لیوا نہیں۔ کیا ہم اُن کے خلف نہیں۔ کیا ہم اُن کے قدم بقدم چلنے کے پابند نہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں۔ توپھر ہمکو کیوں توجہ نہیں ہوتی۔ کیوں ہم للّٰہی خرچ سے جی چراتے ہیں۔ کیوں ہمکو مفلسی کا خوف دامنگیر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارا ایمان کامل نہیں۔ ہمارا الیقین واثق نہیں۔ معاذ اللہ ہمکو نہ محشر کے ہول کا احساس ہے نہ عذاب دوزخ کا خوف وڈر ہے۔ نہ خدائے عزوجل کی رضامندی کی تمنا۔ نہ جنت الفردوس کی آرزو ہے پناہ بخدا نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیاٰت اعمالنا۔

اے حضرات! اگرچہ ہمارا دل ودماغ ایسا نہیں کہ اپنی جائداد اور کمائی کا نصف۔ تہائی یا چوتھائی حصہ راہ خدا میں نثار کرنے کی جرأت ہو تو کم از کم اپنی کمائی کا تیسواں حصہ تو ضرور راہ خدا میں دیدینے کی ہمت کریں مثلاً ایک ماہ کے تیس دن ہوتے ہیں۔ اُس تیس روز کی کمائی میں سے صرف[1] ایک روز کی

[1] ماہوار صرف ایک روز کی کمائی اگرچہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی لیکن خدا کی مدد وتوفیق سے اگر قوم نے اس ناچیز وذرہ بے مقدار کمائی کو خالصتہ لوجہ اللہ قومی فنڈ میں تصدق کیا اور دستور العمل ٹھیرالیا جس کی قوی امید ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اہلحدیث کانفرنس یا اشاعت توحید وسنت فنڈ مالامال ہوجاویگا۔ مثل مشہور ہے کہ پانچ سات کی لاٹھی اور ایک کا بوجھ۔ یہاں تو بفضلہ تعالیٰ قوم ماشاءاللہ ہے۔ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا محکمہ ہے جسکے خادم لاکھوں نفوس ہیں جنمیں ہر قسم وہر طبقہ کے لوگ موجود ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ منہ

لمانی اہلحدیث کانفرس کے واسطے وقف کردیں تو کیا کوئی حرج کی بات ہے۔ کیا اس خرچ سے ہم محتاج ہوجاوینگے یا ہوسکتے ہیں؟ نہیں نہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ خرچ ہمارے لئے آخرت کا ذخیرہ وباعث برکت ہے۔ غور توکیجئے کہ خدانخواستہ ہم یا ہمارے اہل وعیال علیل ہوجاویں جس کا اظہار اکثر مشاہدہ میں آتا ہے تو کیا اُس وقت ہم بخل کو راہ دیتے ہیں۔ خرچ سے جی چُراتے ہیں علاج ومعالجہ نہیں کرتے؟ نہیں نہیں صاحب ہرگز نہیں۔ بلکہ جان لڑاتے اور اپنی حیثیت سے زیادہ صرف کرڈالتے ہیں۔ پاس نہ ہو تو قرض لیکر بھی خرچ کرنے سے باز نہیں آتے خواہ مفلس ہی کیوں نہ ہوجاویں۔ پھر بھی اُس کا کیا نتیجہ؟ نتیجہ وہی جو منظور خدا ہے اور بس۔

فی الآخر قوم سے مکرر درخوہست ہے کہ اس دنیائے فانی کی زندگانی کو غنیمت جانئے اور آخرت کا توشہ ضرور حاصل کیجئے وباللہ التوفیق۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر والسلام

(الراقم محمد طالب العلم عفی عنہ)

اسلام کی اشاعت ہمدردی سے

آریہ گزٹ لکھتا ہے:۔

بخشی رام رتن جی بی اے بی ٹی نے گزشتہ اتوار کو آریہ سماج لاہور کے ہفتہ واری اجلاس میں ایک لیکچر ہندوؤں کی جسمانی کمزوری اور اُن کی تعداد کی روزافزوں کمی پر دیا۔ دوران تقریر میں آپ نے ایک دردناک واقعہ بیان کیا جو ابھی چند روز کا ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

ایک گاؤں میں ایک برہمن رہتا تھا۔ گاؤں میں پلیگ پڑی۔ برہمن کسی ضروری کام کے لئے کسی دوسرے شہر میں گیا ہوا تھا پیچھے اُس کی عورت کو پلیگ ہوگئی۔ کسی ہندو نے اس عورت کو پانی تک نہیں دیا جسسے کہ وہ تڑپ تڑپ کر مرگئی۔ اب چاہئے تو یہ تھا کہ ہندو اس عورت کو اُٹھا کر جلادیتے۔ لیکن انہوں نے کیا یہ کہ عورت کے دروازہ کو بند کرکے باہر سے قفل لگادیا۔ اور عورت اندر ہی گلنے سڑنے لگی۔ اس واقعہ کی خبر مسلمانوں کو لگی۔ ایک مسلمان نے قفل کو توڑا اور اُس عورت کو نکال کر قبرستان میں دفن کردیا جب براہمن گاؤں میں واپس آیا اور اُسے متذکرہ واقعہ کی اطلاع ملی تو کچھ مسلمانوں اور ہندوؤں کو ساتھ لیکر قبرستان کی طرف گیا۔ اور اپنی عورت کی قبر پر کھڑا ہوکر ہندوؤں کو مخاطب کرکے کہنے لگا ہندوؤ! میں آج مسلمان ہوتا ہوں جس مذہب کے آدمیوں نے میری عورت کو دفنایا ہے اور اُس کا مردہ خراب ہونے نہیں دیا ایسے ہندو مذہب کو کیا کہوں جو اپنوں کیساتھ ایسا بُرا سلوک کرتا ہے؛ یہ کہکر اُس نے مسلمانوں سے کہا کہ مجھے مسلمان بنالو۔ چنانچہ اسی روز وہ مسلمان بنالیا گیا۔ (۲۷ مئی)

اہلحدیث یہ ہے وہ تلوار جس کے زور سے اشاعت اسلام ہوئی تھی جسکو نادانوں نے سمجھ لیا کہ لوہے کی تلوار سے ہوئی۔ مسلمانوں کو چاہئے اب بھی اس تلوار کو ہاتھ میں لیکر اشاعت کریں۔

خُلق حسن

حُسن خلق کے معنے اچھی عادت کے ہیں۔ اچھی عادت جس کو خلق حسن کہتے ہیں یہ ایک بڑی نعمت ہے اپنے خالق کے ساتھ خلق حسن کے یہ معنے ہیں کہ اُس کے حکم کی تعمیل کرے اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے اُن کے پاس نہ جاوے۔ اور بغیر اپنے نفع نقصان یا عوض ملنے کے نہایت ذوق، شوق اور محبت سے خداوندی احکام کی تعمیل کرے۔ اور مخلوق کے ساتھ خلق حسن کے یہ معنے ہیں کہ لوگوں سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملے اُن کی ہمدردی کرے۔ اور حتی الوسع مخلوق کی تکلیف کو رفع کرنے کی کوشش کرے۔ اور اپنے ایذا رساں

بارے میں سختیاں جھیلنے کی عادت کرے جناب باری کا ارشاد ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا یعنی لوگوں سے اچھی طرح بات چیت کرو۔ چنانچہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہر پہلو سے برتاؤ کرکے ثابت کر دیا کہ خلق حسن اس کو کہتے ہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بیشک آپ بڑی اچھی عادت والے ہیں۔ حضور سرور عالم کی جس قدر صفات ہیں کسی صفت کے ساتھ عظیم کا لفظ نہیں فرمایا گیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا اخلاق ایسا عظیم الشان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جسکو عظیم کے لفظ سے یاد فرمایا۔

چونکہ خلق عظیم یہ اثر ہوتا ہے کہ اس شخص سے کسی مخلوق کو نقصان نہ پہنچے یہ حضور کی خاص صفت تھی دیکھئے دندان مبارک شہید کئے جاتے ہیں۔ رستوں میں کانٹے ڈالے جاتے ہیں۔ نماز کی حالت میں سجدے میں گردن پر اوجڑیاں رکھی جاتی ہیں۔ گردن مبارک میں چادریں ڈال کر کھینچا جاتا ہے۔ آپ وعظ کرنے کو جاتے ہیں پیچھے پیچھے ابولہب کہتا جاتا ہے کہ یہ جادوگر ہے۔ غرض ہزاروں قسم کی تکلیفیں دیجاتی ہیں مگر آپ یہی دعا کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ مجھے جانتے نہیں۔ کافروں کے لئے اپنی چادریں بچھاتے ہیں۔ اُن کو اپنے مکان پر ٹھیراتے ہیں اور وہ لوگ اس مکان کو نجاست آلود کرتے ہیں۔ آپ کے بستر پر نجاست ڈالتے ہیں۔ اور پھر آپ خود بنفس نفیس اُس کو اپنے دست مبارک سے دھوتے ہیں۔ کیا ایسے اخلاق کی دنیا میں نظیر مل سکتی ہے ہرگز نہیں۔

اللہ اکبر۔ حضرت ابوسعید خراز کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ اور آپ کا مقصد جو کچھ تھا وہ اللہ ہی کی طرف تھی۔ آپ کا جلال آپ کی ترقی سب خدا کے لئے ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپکے خلق کو خلق عظیم فرمایا۔

جیسے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ عادت تھی کہ اپنے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تمکو چاہئے کہ خلق سے کشادہ پیشانی سے ملو اور ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کرو سوال کی ان پر فراخی کرنے سے اور برتاؤ برا کرنے سے یہ بہت بہتر ہے کہ تم ہر حالت میں کشادہ پیشانی سے ملا کرو۔ چنانچہ یہی پر تو صحابہ پر پڑا ہوا تھا۔ یہ لوگ بھی مثل حضور کی مخلوق پر بے حد مہربانی کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عاص کے خیمے میں کبوتر نے انڈے دیے یہ جب غزا سے واپس آئے اور کوچ کا ارادہ کیا ہے تو خیمہ بھی اکھاڑنے کا حکم دیا مگر جب کبوتر پر نظر پڑی تو حکم دیا کہ اس خیمہ کو ایسے ہی چھوڑ دیا جائے۔ اگر ہم خیمہ اکھاڑینگے تو اس خدا کی مخلوق کو تکلیف ہوگی سبحان اللہ اسی طرح جو لوگ حضور کا اتباع کرتے ہیں اور نسبت محمدی حاصل کرتے ہیں اُن کی بھی یہی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ بے حد مخلوق پر مہربان ہوتے ہیں اور مخلوق جو اُن کو تکلیف دیتی ہے خوش ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادھم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ حضرت کبھی آپ دنیا کی کسی بات پر خوش بھی ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ دو بار (۱) جب میں ایک جگہ بیٹھا مراقبہ کر رہا تھا کہ ایک کتا آیا اور میرے اوپر ٹانگ اُٹھا کر پیشاب کیا اور چلا گیا (۲) میں ایک بار مراقبہ ہی کی حالت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور اُس نے میرے سر پر ایک چپت رسید کیا۔ ان دونوں باتوں سے میں بے حد خوش ہوا۔ اسی طرح حضرت اویس قرنی کی حالت تھی کہ بچے اُن پر پتھر مارا کرتے تھے۔ تو آپ فرماتے کہ بھائی میری پنڈلیوں پر تو بڑا پتھر نہ مارنا۔ کیونکہ میں مسجد میں نماز کے لئے نہ جا سکونگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک بار اپنے غلام کو آواز دی وہ خاموش رہا۔ پھر آپ نے آواز دی پھر بھی وہ نہ بولا۔ آخر تیسری آواز دی جب بھی اُس نے جواب نہ دیا۔ اُس کے بعد آپ اُٹھے اور اُس کے پاس تشریف لیگئے اور جواب نہ دینے کی وجہ دریافت کی اُس نے کہا میں نے قصداً جواب نہیں دیا تھا کیونکہ مجھے اطمینان تھا کہ آپ میرے جواب نہ دینے سے خفا تو ہونگے نہیں پھر میں اپنے آرام میں خلل کیوں ڈالوں۔ آپ نے فرمایا آج سے تو آزاد ہے یہ مزید شفقت ہوئی چونکہ مخلوق کی عادت ہوتی ہے کہ ہمیشہ مقدس لوگوں کو تکلیف دیتی ہے اور بہت سی جھوٹی باتیں ان کی نسبت لگایا کرتی ہے اسی وجہ سے ایک بار حضرت موسیٰ نے جناب باری میں عرض کیا کہ خداوندا میری یہ عرض ہے کہ تیرے بندے میری طرف ایسی باتیں منسوب نہ کیا کریں جو مجھ میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے لئے تو اس کو پسند ہی نہ کیا تمھارے لئے کیسے پسند کروں۔ افسوس کہ مسلمانوں میں سے خلق حسن اُٹھتا جاتا ہے جہاں دیکھئے قصے جھگڑے عداوتیں ہی نظر آتی ہیں ان سے نہ کوئی عالم خالی ہے نہ فقیر

خداوند قدوس بتوسط سید المرسلین صلعم ہم سب مسلمانوں میں خلق حسن کی خوبیاں پیدا کرے آمین۔

شیخ سعدی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمناں ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام
کہ بادوستانت خلاف ست وجنگ

(القمر دہلی)

بحث اجماع متعلق مذاکرہ علمیہ نمبر ۹

(مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۹ رجب ۱۳۳۰ھ)

اسلام وہ صاف سلیس دین ہے کہ کوئی اور دین اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لیکن اُس وقت جبکہ اس لفظ کے تحت میں اُس کا اصلی منشے ہو اصلی مسمی اُس کا وہی ہے جس کی تعلیم اسلام کے معلم اول نے دی ہے۔ سو اس امت محمدیہ کا معلم اول سید المرسلین و خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس معلم نے اپنی عمر کے آخر سال میں حج عام میں اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج کے دن میں نے تمھارے لئے تمھارا دین کامل کر دیا اور

اپنا احسان تم پر پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہے) اور اپنی مرض الموت میں یہ وصیت کی کہ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی (میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں پر چنگل مارے رہوگے تو کبھی ہرگز گمراہ نہ ہوگے اللہ کی کتاب اور میری سنت) اور نیز آپ کی آخری یہ بھی ہے کہ علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین عضوا علیہا بالنواجذ و ایاکم و محدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ لازم پکڑے رہو میری سنت اور ہدایت پانے والے خلیفوں کی سنت اس کو ڈاڑھوں سے مضبوط پکڑ رکھو اور نئے نکلے ہوئے کاموں سے بچے رہو اسلئے کہ ہر بدعت بلاشک گمراہی ہے۔ اس وصیت میں لفظ و سنۃ الخلفاء جو آیا ہے اس میں واو عاطفہ مفید الجمع واقع ہوئی ہے جس کا منشا یہ ہے کہ دونوں سنتوں کو ایک ساتھ پکڑے رہو اور بصورت تخالف سنتین دونوں کا ایک ساتھ پکڑے رہنا محال ہے اس لئے توافق سنتین ضروری ہوا۔ اور چونکہ توافق سنتین مشعر اتحاد تھا اسی لئے لفظ عضوا علیہا میں ان دونوں کیطرف ضمیر واحد کو عائد کیا عضوا علیہما نہیں کہا با ایں ہمہ الراشدین کی قید بھی لگا دی کیونکہ رشد ضلالت کا نقیض ہے اس لئے جس امر میں کسی خلیفہ کا تعامل یا حکم جب خلاف سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوگا تو وہ قابل قبول نہ ہوگا جیسے کہ طلاق ثلاثہ کا اجراء ٹھہرانا حد میں اور جنب معذور کا عدم تیمم اور تحریق مبتدعین۔ تو حاصل یہ ہوا کہ یہ حدیث اور حدیث بالا ایک ہی معنے رکھتی ہیں یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ یہی دو چیزیں دین اسلام کے رکن ہیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے جو تعلیم دین کے بارے میں دی ہے اپنے قیاس سے نہیں دی بلکہ وحی کے ذریعہ سے دی ہے اور ہر وحی منزل من اللہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَاءَ پیروی کرو اس چیز کی کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کی گئی۔ اور اس کے خلاف اور اولیاء کی پیروی مت کرو۔ اور فرماتا ہے مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا تمکو جو کچھ رسول دیوے سو لیلو اور جس کام سے منع کرے سو اس سے باز آؤ۔ اور فرماتا ہے اَمْ لَھُمْ شُرَکَاءُ شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ کیا ان کے لئے کچھ لوگ خدا کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسی دین کی بات مقرر کر دی ہے جس کی اجازت خدا نے نہیں دی۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دین کی ہر بات منصوص ہونی چاہئے اللہ کی طرف سے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق کسی مخلوق کی فرمانبرداری نہیں چاہئے اس امر میں کہ جس میں خالق کی معصیت یعنی نافرمانی اور مخالفت لازم آوے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ مومنوں کی بات سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ جب ان کو خدا اور رسول کے حکم کیطرف پکارا جائے تو کہتے ہیں کہ ہمنے سنا یہ حکم اور اس کی اطاعت قبول کی اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ تو مومنین کی یہی بات ہے اور یہی ان کا شیوہ ہے اور یہی ان کی سبیل ہے کہ ہدایت اور حق جب ان پر ظاہر ہو جاوے یعنی ارشاد نبوی معلوم ہو جاوے تو اسکی مخالفت دیدہ و دانستہ نہیں کرتے بلکہ بسر و چشم قبول کرتے ہیں اور اس کے خلاف پر وعید شدید آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا اور جو شخص مخالفت کرے رسول کی بعد اس کے کہ ظاہر ہو جاوے اس کے لئے ہدایت اور مومنین کی راہ کے خلاف چلے تو ہم اس کو اسی طرف پھیر دینگے جدھر وہ پھرا اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ ان آیات و احادیث سے صاف۔ تو ہوا کہ کتاب و سنت ہی اصل دین محمدی ہے اور اس کا خلاف گمراہی ہے۔

بعض لوگ جو اپنے مشاغل و مکاسب دنیوی میں انہماک رکھتے ہیں تتبع کتاب و سنت سے جی چراتے ہیں اور رواجی امور کو غنیمت سمجھتے ہیں اور ان رواجی امور کا نام انہوں نے اجماعی مسائل قرار دیا ہے یعنی بطور تساہل اگر کچھ لوگ کسی سنت کو چھوڑ دیں اور کچھ زمانے تک وہ ترک قائم رہے تو وہ ترک سنت ان کے نزدیک سبیل المومنین ہو جاویگا غرض تارک سنت کا نام انہوں نے اجماع و سبیل المومنین کہا ہے حالانکہ حدیث مرفوع میں موجود ہے کہ من احیا سنۃ امیتت بعدی الحدیث جس شخص نے زندہ کیا اس سنت کو کہ مردہ کر دی گئی میرے بعد آخر حدیث تک۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اتفاقاً بہت لوگ ایک زمانہ تک ترک سنت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور بو دے لوگوں کے نزدیک یہ ترک سنت اجماع سکوتی ہو جاتا ہے چنانچہ جم غفیر مالکیوں میں سے اور اسی طرح شیعہ میں سے بالکل نماز میں ہاتھ نہیں باندھتے اور بعض دوسرے لوگ اکثر رکوع سے پہلے قیام میں نہیں باندھتے اور بعض لوگ بعد رکوع کے ہاتھ باندھنے کو سنت کہتے ہیں۔ اور بعض نہ باندھنے کو سنت مانتے ہیں حالانکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قولاً و فعلاً و تقریراً ہر طرح سے نماز میں ہاتھوں کا باندھنا ثابت ہے اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکو روایت کیا[1] اور یہ محال ہے کہ صحابہ عمداً دیدہ و دانستہ آپ کا خلاف کریں اور کسی صحابی سے بسند صحیح ثابت نہیں کہ اس نے آپ سے ارسال روایت کیا ہو اور نہ بسند صحیح کوئی شخص تابعین کی ایک جماعت سے ارسال کو ثابت کر سکتا ہے یہاں تک کہ جماعت مبارکہ محدثین متقدمین مثل بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و دارقطنی وغیرہم سے بھی ارسال بعد الرکوع ثابت نہیں کر سکتا اور بخاری کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ لوگوں کو نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ اور موطا میں بھی یہی حدیث

[1] بعد رکوع ہاتھوں کے باندھنے کا ثبوت ہم بھی سننا چاہتے ہیں (ایڈیٹر)

موجود ہے اور روایت کرنے والا اس کا سہل بن سعد جلیل القدر صحابی ہے - اور طبرانی وغیرہ میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم جماعت انبیاء کو نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم ہوا ہے - ان دونوں حدیثوں میں ہاتھ باندھنے کے لئے کوئی خاص مقام نہیں تبلایا گیا۔

اور سنن نسائی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے ہر قیام میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ باندھا کرتے تھے یہ تو نصوص حدیثیہ ہیں جن کو صحابہؓ نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے سو جماعت انبیاء افضل المومنین ہیں جو کہ نمازوں میں ہاتھ باندھا کرتے تھے اور شہادت اس کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں - اور خود بھی امت کو اسی بات کا ارشاد کیا جیسے کہ بخاری کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے تو مومنین کی افضل جماعت کا طریق ومذہب وسبیل ہاتھ باندھنا قرار پایا - اور مانعین کے پاس سوائے خیالی پلاؤ کے کچھ نہیں -

صحیحین کی حدیث سے ثابت ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد اتنا قیام کرتے تھے کہ صحابہ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ بھول گئے - اور صحیح مسلم کی حدیث خسوف میں ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد اتنا لمبا قیام کیا کہ اجنبی اگر اس قیام میں آکے شامل ہوتا تو یہ کہتا کہ آپ نے رکوع ہی نہیں کیا۔

اب ہم کہتے ہیں کہ بعد رکوع کے آپ نے رفع یدین کیا یعنے کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے اس کو تم تسلیم کرتے ہو تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اس کے بعد کیا کیا - یا تو حدیث سے ثابت کرو یا جماعت صحابہؓ سے بتصریح ثابت کرو - کسی کے قیاس اور رائے سے ہمیں کچھ کام نہیں - بجز اس کے تم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں آئی اور شارع کا بیان اس رکن کی تفصیل سے قاصر رہا اور دین کی تکمیل میں بٹہ لگاؤ گے - اس صورت میں اس عیب کے چھپانے کے لئے رواج کو سند بتاؤ گے اور کہو گے اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلٰے اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی آثَارِهِمْ مُقْتَدُوْنَ - ہم نے اپنے اسلاف کو ایک طریق پر پایا ہے اور ہم اُنہیں کے آثار کی پیروی کرنے والے ہیں - اور اسی کا نام اجماع ہے جس کو حجت شرعیہ قرار دیا گیا ہے -

اجماع کے حجت ہونے کے بارے میں نہ تو کوئی آیت آئی ہے اور نہ کوئی صحیح حدیث - اور بعد رکوع کے ہاتھ چھوڑ دینے پر اجماع امت محمدیہ کس نے نقل کیا ہے[۵۱] اس کی نقل بصحت سند پیش کیجئے - اجی حضرت اجماع امت کسی چیز پر ثابت کرنا محال ہے اور دعوئے اجماع رجم بالغیب ہے اور لوگوں کی کثرت کو حجت قرار دینا امر ظنی و تخمینی ہے نہ یقینی و شرعی - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ اور اگر تو زمین کے اکثر لوگوں کی پیروی کریگا تو وہ تجھکو اللہ کی راہ سے بہکا دینگے اس لئے کہ وہ (اکثر) صرف گمان کے پیرو ہوا کرتے ہیں - اور صرف اٹکل لڑایا کرتے ہیں (نظری و نصی دلائل سے اُن کو سروکار نہیں ہوتا) لیجئے یہ حقیقت آپکے اجماع کی ہے جس کو آپ نے سبیل المومنین قرار دیا ہے - بمقتضا آپ کے طریق کے اگر آدمی ہندوستان میں رہے یا عراق وغیرہ میں تو حنفی مذہب اختیار کرے اور اگر مصر و بصرہ وغیرہ میں رہے تو شافعی ہو جاوے - اور مغرب میں رہے تو مالکی ہو جائے نجد وغیرہ میں رہے تو حنبلی ہو جائے اجماع کی اس سے زیادہ ذرہ بھر بھی وقعت نہیں ہے[۵۲] اور بہت سے اجماعوں کی ٹٹول کرنے سے آدمی اتباع سنت سے محروم ہو جاتا ہے - کتاب و سنت کے سوا سب کچھ ہیچ ہے نہ تو نور الانوار میں کچھ دھرا ہے نہ تفسیر نیشاپوری میں، آیت محکم و سنت صحیحہ کو لازم پکڑ لو - عموم و خصوص کو اپنے مقام پر رکھو مطلق کو اپنے اطلاق پر رکھو - اپنے قیاس کو مخصص و مقید مت بناؤ - لغات صحیحہ و آیات محکمہ و فرائض عادلہ و سنن قائمہ ثابتہ کو ہر وقت پیش نظر رکھو سب تفرق دور ہو جائیگا اور دائرہ رحمت ایزدی میں داخل ہو جاؤ گے -

جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صلوا کما رایتمونی اصلی تم اُس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، تو صحابہ نے آپ کی اقتدا کی آپ کی نماز کے مطابق اور تابعین نے صحابہ کی اقتداء کی لیکن تطبیق فی الرکوع میں عبد اللہ بن مسعود کی اقتدا نہیں کی کیونکہ تطبیق فعل منسوخ تھا اور آپ نے صحابہ کو یہ حکم نہیں دیا کہ تم اپنی اقتدا میری میری مخالفت میں کراؤ - کوئی ذو عقل سلیم ایسا خیال نہیں کر سکتا - اور نہ اُن کی اقتدا معوذتین کے کھرچنے میں کی قرآن مجید میں سے اور نہ جنب معذور کے عدم تیمم میں - کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا هُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا اور بنایا ہم نے اُن کو پیشوا ہدایت کریں ہمارے حکم کی - یہ نہیں کہ اپنا حکم بتائیں اور اپنی تقلید کرائیں یا سوائے شارع کے کسی اَور کی -

اور صحیحین میں ہے مرفوعًا علی المرء السمع المسلم والطاعة فیما احب وکرہ الا ان یومر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة مسلمان آدمی پر لازم ہے امیر کی سماعت اور اطاعت خواہ اُس کو گوارا ہو یا ناگوار ہو مگر اُس وقت نہیں جب کہ معصیت کا حکم دیا جاوے - پھر جب معصیت کا حکم دیا جاوے تو کوئی سماعت اور اطاعت اُس کے ذمے نہیں ہے - چونکہ آپ نے نور الانوار اور تفسیر نیشاپوری اور اکلیل سیوطی

---

۵۱ مولانا - معاف فرمائیے بحث اصولی ہے یعنی نفس مسئلہ اجماع پر ہے آپ اُس کی فروع میں چلے گئے یہ تو کسی بات کا اظہار رنج ہے جس کا یہ موقع نہیں (اڈیٹر)

۵۲ جناب کسی مخالف کی رائے کی تردید کرنے سے پہلے اُس کا سمجھنا ضروری ہے - اجماع اسکا نام نہیں کہ ایک ملک والے متفق ہو جائیں بلکہ ساری امت متفق ہو اسپر آپ کا یہ نقض جو آپنے وارد کیا ہے کہاں تک چسپاں ہو سکتا ہے - ہاں یہ کہنا موزون ہے کہ ساری امت کا اتفاق تو ہو ہی نہیں سکتا اس کا جواب دینا قائلین کے ذمہ ہے مگر جو کچھ آپ نے کہا ہے - یہ بحث سے بے تعلق ہے -

(ایڈیٹر)

وغیرہ کا نام لیا۔ اس لئے ہم بھی آپ کے لئے کتب فقہ کا حوالہ نقل کرتے ہیں۔ شرح الزاد المستقنع میں اور کشاف القناع کے جلد اول صفحہ ۱۳۰ میں اور شرح منتہی الارادات کے جلد اول صفحہ ۱۸۹ میں دیکھو امام احمد بن حنبل ؒ سے تصریحاً رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا مذکور ہے۔ یہ تینوں کتابیں فقہ حنابلہ کی ہیں اور فقہ شافعیہ میں سے بشری الکریم وغیرہ میں دیکھو اس میں شافعیہ کے ایک قول میں رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا مذکور ہے۔ اور حنفیہ کے فقہ میں بہت سی کتابیں اس سے مالا مال ہیں۔ چنانچہ ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۸۹ میں لفظ ھو الصحیح ملاحظہ ہو کہ اس کے حاشیہ میں قاضی امام ابو علی نسفی اور حاکم عبدالرحمن الکاتب اور امام زاہد عبداللہ الخیزیہ قبل رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کو سنت بتلاتے ہیں اور نیز قاضی ابو یوسف بھی۔ اور بنایہ شرح ہدایہ للعینی کے جلد اول صفحہ ۱۹۱ میں علاوہ اُن کے اسمٰعیل زاہد سے بھی یہی منقول ہے۔ اور کبیری شرح منیۃ المصلی کے صفحہ ۳۶ میں بھی ہے۔ اور البحر الرائق شرح کنز الدقائق مصری کے جلد اول صفحہ ۳۲۶ میں امام ابو حنیفہؒ اور قاضی ابو یوسفؒ سے ہاتھ باندھنا بعد رکوع کے منقول ہے۔ اور منحۃ الخالق حاشیہ البحر الرائق کے جلد اول میں فضلی اور جرجانی سے بھی بعد رکوع کے ہاتھ باندھنا منقول ہے اور اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ کے جلد اول صفحہ ۱۱ اور رد المحتار حاشیہ الدر المختار کے جلد اول صفحہ ۵ میں بھی ہے اور سوائے ان کے اور کتب حنفیہ میں بھی موجود ہے۔ فرمائیے کہ یہ لوگ دائرہ سبیل المومنین میں داخل ہیں یا نہیں خصوصاً امام احمد بن حنبل اور امام ابو حنیفہ کیونکہ یہ دونوں مجتہد مانے ہوئے ہیں یا یہ لوگ مومن نہیں ہیں تقلید اور اجماعوں کی ٹٹول سے اجتہاد اور جہد فی الدین باطل ہوتا ہے اس لئے یہ دونوں چیزیں بلاشک طاغوت ہیں۔ واللہ اعلم

(الراقم ابو الزبیر عبدالغنی انصاری گنوری عفی اللہ عنہ ۲۳ رجب ۱۳۳۳ھ)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۹

(بابت مسئلہ اجماع)

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ جمادی الاول میں مولینا ابراہیم صاحب کا مضمون در بارہ اجماع مملو از تحقیق و تدقیق نظر سے گزرا جزاھم اللہ خیرا الجزاء۔

اس میں شک نہیں کہ کسی امتی کا قول و فعل سوائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجت شرعیہ نہیں ہے لیکن یہ بات نہایت قابل غور ہے کہ تمام امت کا کسی امر پر اجماع و اتفاق بھی قابل حجت ہے یا نہیں میرے علم ناقص میں اس امت مرحومہ کی شان اس سے بالا تر ہے کہ اس کے تمام افراد کی نسبت ایک وقت میں غلطی کا تصور کیا جاوے قال اللہ تعالیٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا وقال تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام امتوں سے بہتر اور افضل فرمایا ہے اور تمام افراد امت کا ایک وقت میں غلطی میں مبتلا ہونا باعث عدم فضلیت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارے میں فرماتا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ یعنے موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ایک جماعت حق کے ساتھ ہدایت کرنے والی اور اُسی کے مطابق عمل درآمد کرنے والی ہے پس جب موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ایک جماعت بالکل حق کے مطابق چلنے والی رہی تو اس امت کیلئے ضرور ہوا کہ ہر زمانہ میں ایک جماعت حق پر چلنے والی غلطی سے الگ رہنے والی ہووے اگر ہر زمانہ میں ایک فرد بھی ایسا نہ ہو گا جو کہ غلطی سے علیحدہ ہو تو یہ امت خیر الامم نہ ہوگی حالانکہ اس کو اللہ پاک نے خیر الامم فرمایا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ یعنے ہماری مخلوق میں سے ایک جماعت سچائی پر چلنے والی اور حق بتلانے والی ہے پس جب ایک جماعت حق پر چلنے والی ہمیشہ رہتی ہے۔ جیسا کہ حدیث لا تزال طائفة من امتی على الحق لا يضرهم من خذلهم میں مذکور ہے۔ تو یہ ضروری ہوا کہ اُس کا اتفاق خطا پر نہ ہو۔ ورنہ اُس پر جملہ يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ صادق نہ آوے گا اور یہ کہنا کہ خطا پر مواخذہ نہیں ہوتا لہٰذا وہ حق کے خلاف نہیں صحیح نہیں اس لئے کہ خطا پر مواخذہ نہ ہونے سے اس کا حق ہونا ہرگز لازم نہیں آتا خطا اور نسیان کا معاف ہونا امر دیگر ہے اور اُن کا حق ہونا امر دیگر دبینہما بون کما لا یخفی اور آیہ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ کی بابت مولوی ابو داؤد تحریر فرما چکے ہیں لہٰذا مجھکو اس میں خامہ فرسائی کی زیادہ ضرورت نہیں۔ اس قدر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی جب اعمال ایمان میں داخل ہیں جیسا کہ اہلحدیث کا مذہب اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو یہ بات لامحالہ تسلیم کرنی ہوگی کہ کسی عمل میں بھی جمیع مومنین کی مخالفت جائز نہیں ہے اس لئے کہ وہ عمل ایمان کی شاخ اور جزو مانا گیا ہے اور حدیث لا تجتمع امتی على ضلالة اگرچہ رتبہ صحت کو نہیں پہنچی۔ جیسا کہ مولانا ابراہیم صاحب نے تحریر فرمایا ہے لیکن اس کی موید چند روایتیں ہیں اس لئے قابل احتجاج ہے ایک روایت ترمذی میں ہے جو کہ ۹ رجب کے پرچہ اہلحدیث میں بمضمون مولانا ابو داؤد صاحب درج ہوئی دوسری روایت جس کا ذکر مولوی ابو داؤد نے چھوڑ دیا ابوداؤد میں ہے ان اللہ عزوجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعا وان لا یظھر اھل الباطل علی اھل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة رواہ ابوداؤد وکذا فی المشکوۃ۔ باب فضائل سید المرسلین

.... اور تیسری روایت دارمی میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں وان اللہ عزوجل وعدنی فی امتی واجارھم من ثلث لا یعمھم بسنة ولا یستاصلھم عدو ولا یجمعھم علی ضلالة یعنے اللہ عزوجل نے میری امت کے بارے میں مجھسے وعدہ فرمایا ہے اور اُن کو تین چیزوں سے پناہ دی ہے ایک یہ کہ اُن سب پر ایکدم عام قحط نہ بھیجیگا۔ دوسرے یہ کہ اُن کا دشمن اُن کو بالکل تباہ و برباد نہ کر سکیگا۔ تیسرے یہ کہ اُن کو

فتاوے

س نمبر ۱۹۱ - کوئی چیز اُدھار بیچنا آج کل مثلاً چودہ سیر کا بھاؤ نقدی جنس ہے اور تیرہ سیر اُدھار بیچنا اس شرط پر کہ کاتک میں روپیہ دیجیو جائز ہے یا ناجائز - اور ایک سیر بکری نقدی بھاؤ سے کم دینا سود ہوتا ہے یا نہیں (خریدار عـ۳۲۱۶)

ج نمبر ۱۹۱ - منع نہیں جائز ہے (نیل الاوطار)

س نمبر ۱۹۲ - نماز میں نیت سے پہلے صف درست کرنا اور مونڈھے سے مونڈھا ملانا اور پاؤں ایک دوسرے کے کنگوریہ انگلی سے ملانا پہلی رکعت کے واسطے ہے یا ہر رکعت میں کنگوریہ انگلی کو ملانا چاہیئے (عبدالعزیز خریدار عـ۳۲۱۶ اربنولا ڈاک خانہ اوکھی ضلع دربھنگہ ترائے نیپال)

ج نمبر ۱۹۲ - ہر رکعت کے واسطے اخیر نماز تک یہی حکم ہے (۲ روپیہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۳ - زید اپنے مرنے کے وقت اپنی زوجہ مسماۃ جنت بی بی و یک لڑکی مسمات محی الدین بی نامی چھوڑ گیا - بعد مدت جنت بی بی نے لڑکی محی الدین بی کا نکاح کر دیا - چند روز کے بعد محی الدین بی اپنی ماں کے روبرو انتقال کر گئی - اب محی الدین بی کا خاوند جو محی الدین بی کے باپ کی زندگی میں سے اپنا حق طلب کرتا ہے اب زید کی زندگی میں سے اُس کی بی بی اور اُس کی بیٹی محی الدین بی اور محی الدین بی کے خاوند کو فی روپیہ کتنا حصہ دینا چاہیئے زید کی بی بی اپنے خاوند کی زندگی میں سے مہر کے سوا کتنی زندگی لینا اور بیٹی کو کتنی دینا او بیٹی کے حصہ میں سے اُس کے خاوند کو کیا دینا چاہیئے - جنت بی بی اپنی بیٹی کا مہر اپنے داماد سے لینے کی مستحق ہے یا نہیں فقط -

(عبد [illegible] سکرٹری مدرسہ نسواں و کتب فروش [illegible] خریدار عـ۳۲۸۴)

ج نمبر ۱۹۳ - زید کے مال سے جنت بی بی کو [illegible] حصہ - باقی لڑکی کو - لڑکی کے [illegible] میں سے نصف اُس کے خاوند کو دیگر خاوند کے ذمے مہر ہو تو وہ بھی ملایا جائیگا) باقی اُسکی والدہ کو ملیگا - یعنی فی روپیہ بعد مہر ۹ر جنت بی بی کو اور ۷ر لڑکی کے خاوند کو یہ تقسیم کل مال کی ہوگی

س نمبر ۱۹۴ - کسی شخص کی فجر کی سنت چھوٹ گئی - بعد نماز فجر فرض وہ شخص کون سے وقت سنت پڑھے -

ج نمبر ۱۹۴ - چاہیئے بعد ادائے نماز فرض پڑھ لے یا بعد طلوع آفتاب - دونوں طرح جائز ہے ترمذی میں روایت ہے (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۵ - اگر مسجد کے لوٹے کے اندر کوا جو کہ خود نجس اور اپنی چونچ پیشاب پاخانہ کے اندر ڈال کر نجس کر لیتا ہے چونچ ڈال دے تو کیا وہ برتن مثل لوٹے وغیرہ کے پاک رہتے ہیں یا ناپاک -

(ابو محمد عبداللہ ساکن موضع بیلی ڈاک خانہ کانٹھ ضلع مرادآباد خریدار عـ۳۱۹)

ج نمبر ۱۹۵ - مشکوک صورت ہے شک میں حکم نہیں لگایا جا سکتا - ناپاک میں چونچ ڈالتا ہے تو پانی میں بھی ڈالتا ہے جہاں وہ چونچ دھل بھی جاتی ہے - اس لئے برتن پر ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جا سکتا - ہاں احتیاطاً دھو ڈالنا چاہیئے - (۹ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۶ - ایک شخص نے ایک شخص کو کہا کہ ایک کارڈ مجھے لا دو - اُس نے کہا کہ تم ایک سادہ کارڈ لے آؤ اور یہ ہمارے پاس ایک ٹکٹ ہے یہ لیلو - ایک شخص نے اُسے منع کیا کہ مت دو - پھر اُس شخص نے جس نے کہ منع کیا تھا وہ قرآن و حدیث پڑھا ہوا ہے اور اُس کے استاد کے پاس یہ مقدمہ لایا گیا - اُس نے جو شخص ٹکٹ دیتا تھا اُس سے دریافت کیا کہ تم کس نیت پر دیتے تھے - اُس نے کہا کہ میں للہ دیتا تھا - پھر اُس نے پوچھا کہ تم صدقہ نفلی یا فرضی دیتے تھے اُس نے کہا کہ مجھے نفلی یا فرضی کا کوئی علم نہیں ہے میں للہ دیتا تھا - اور وہ منع کرنے والے کا حقیقی برادر ہے اور جس کو دیتا تھا وہ قوم کا سید تھا - دونوں ایک جگہ کام کرنے والے تھے - اور پھر جو کہ منع کرنے والا شخص تھا اُس سے دریافت کیا کہ تم نے کیوں منع کیا - اُس نے کہا کہ تم مجھ سے غریب نہیں ہو اور سید ہو اس واسطے منع کرتا ہوں - سوال کنندہ کے پاس اُس وقت پیسہ نہ تھا - اُس کے منع کرنے سے اُس کا کتنا نقصان ہوا ہوگا - اس بارے میں علمائے دین کیا فیصلہ کرتے ہیں (الراقم محمد رمضان خریدار اہلحدیث کارخانہ دھاریوال)

ج نمبر ۱۹۶ - ایک ہوتا ہے صدقہ ایک ہوتا ہے احسان اور مروت - صدقہ کی پہچان یہ ہے - کہ جس شخص کو دیا جائے اُس کی خصوصیت کا لحاظ ذہن میں نہیں ہوتا بلکہ محض فی سبیل اللہ دینا مقصود ہوتا ہے لینے والا چاہے کوئی ہو مثلاً ایک شخص زکوٰۃ یا صدقہ فطر دینا چاہے - اُس کے لینے والا کوئی ہو اُس کو دیدیتا ہے - احسان و مروت کی صورت میں یہ ہوتا ہے کہ خاص اُس شخص کی طرف توجہ ہوتی ہے جس کو دیتا ہے گو اُس میں بھی ثواب کی نیت ہوتی ہے مگر اُس کی شخصیت مقدم ہوتی ہے - صورت مرقومہ میں صورت ثانیہ ہے صورت اولیٰ نہیں اس لئے جائز ہے چاہے سید ہو یا قریشی سب کو جائز ہے -

(۶ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۹۷ - اگر بہت سے طالب علم ایک جگہ دینی تعلیم پاتے ہوں اور وہ بھی بھیک مانگ کر کھاتے ہوں تو اُن کو جائز ہے یا نہیں (عبدالمجید خلف الرشید مولوی عبدالحمید صاحب مرحوم سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

ج نمبر ۱۹۷ - پنجاب کے دیہات میں طالب علم جس طرح بھیک مانگتے ہیں یہ قریب قریب اُس صورت کے ہے جو ہندوستان کے مدارس میں کھانے مقرر ہوتے ہیں - اس لئے جائز ہے -

س نمبر ۱۹۸ - جو شخص مسلمان ہو کر بہت سے وعدے توڑ دیوے تو شرع میں اس کی کوئی سزا ہے یا نہیں -

(ایضاً)

ج نمبر ۱۹۸ - خلاف وعدہ کرنے والا ایک قسم کا منافق ہے - حدیث شریف میں یہ آیا ہے -

(آر داخل غریب فنڈ)

گمراہی پر جمع نہ کرے گا۔ یہاں پر لفظ ضلالت عام ہے خواہ عقائد میں ہو اور خواہ اعمال میں ہو اصول میں ہو یا فروع میں ہو یہ نہیں کہ شرک وکفر ہی مراد ہو جیسا کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ میں ضلالت سے مراد شرک و بدعت نہیں ہے۔ اس کی موید وہ بعض روایات ہیں جن میں ضلالۃ کی جگہ لفظ خطأ واقع ہے۔ اور حدیث اتبعوا السواد الاعظم کو علاوہ ابن ماجہ کے حاکم وغیرہ نے بسند حسن روایت کیا ہے چنانچہ تخریج مشکوٰۃ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی میں مذکور ہے لکن لہ شاہد عن ابن عباس عند الحاکم باسناد حسن وابن جریر والحکیم الترمذی بلفظ اتبعوا السواد الاعظم ید الله علی الجماعة من شذ شذ فی النار

اس حدیث کے مخاطب اولاً صحابہ کرام ہیں۔ یعنی صحابہ کو حکم ہوا ہے کہ وہ سواد اعظم (صحابہ کی بڑی جماعت) کی پیروی کریں۔ اُن کے بعد تمام مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سواد اعظم مذکور کا خیال رکھیں۔ اور سُنیے۔ امام نسائی نے اپنی سنن میں باب منعقد کیا ہے الحکم باتفاق اهل العلم اُس میں یہ موقوف روایتیں لائے ہیں عن عبد الرحمن بن یزید قال اکثروا علی عبد الله ذات یوم فقال عبد الله انه قد اتی علینا زمان لسنا نقضی ولسنا هنالك لثم ان الله عزوجل قد دعلینا ان بلغنا ما ترون ممن عرض له منکم قضاء بعد الیوم فلیقض بما فی کتاب الله فان جاءه امر لیس فی کتاب الله فلیقض بما قضی به نبیه صلی الله علیه وسلم فان جاءه امر لیس فی کتاب الله ولا قضی به نبیه صلی الله علیه وسلم فلیقض بما قضی به الصالحون الخ قال ابو عبد الرحمن (النسائی) هذا الحدیث جید جید۔ دوسری روایت دوسری سند سے یہ ہے عن عبد الله ابن مسعود قال اتی علینا ولسنا نقضی ولسنا هنالك وان الله عزوجل قدر ان بلغنا ما ترون فمن عرض له قضاء بعد الیوم فلیقض فیه بما فی کتاب الله فان جاءه امر لیس فی کتاب الله فلیقض بما قضی به نبیه فان جاءه امر لیس فی کتاب الله ولم یقض به نبیه صلی الله علیه وسلم فلیقض بما قضی به الصالحون ولا یقول احد کم انی اخاف وانی اخاف فان الحلال بیّنٌ والحرام بیّنٌ وبین ذلك امور مشتبهةٌ فدع ما یریبك الی ما لا یریبك تیسری روایت عن شریح انه کتب الی عمر یسأله فکتب الیه ان اقض بما فی کتاب الله فان لم یکن فی کتاب الله فبسنة رسول الله فان لم یکن فی کتاب الله ولا فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاقض بما قضی به الصالحون فان لم یکن فی کتاب الله ولا فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یقض به الصالحون فان شئت فتقدم وان شئت فتاخر ولا اری التاخر الا خیرا لك والسلام علیکم

خلاصہ حضرت عبد اللہ بن مسعود و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے کلام کا یہ ہے کہ جب کسی امر کی بابت کتاب و سنت سے فیصلہ نہ ملے تو جو کچھ صالحین نے اتفاق سے فیصلہ کیا ہو اُسی سے تم بھی فیصلہ کرو۔ اگر وہ بھی نہ ملے تو اجتہاد و قیاس سے کام لو۔ لیکن حضرت عمر ایسی حالت میں بھی قاضی شریح کو قیاس نہ کرنے میں سلامتی بتلاتے ہیں۔

یہاں پر اگر یہ کہا جاوے کہ صالحین کے متفقہ فیصلہ کو ماننا یہ بھی حضرت عمر وغیرہ کی رائے ہے لہٰذا ہم اس کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ تو جواباً کہا جائیگا کہ یہ فروعی مسئلہ نہیں بلکہ اصولی ہے اور اصول صحابہ کو تسلیم کرنا ہوگا۔ غور کیجئے۔ کہ اصول محدثین کو بالاتفاق مانا جاتا ہے اور اُس کے سامنے رد و انکار سے کام نہیں لیا جاتا۔ پھر صحابہ کرام خصوصاً خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر اصحاب کے بیان کردہ اصول کو کس طرح رد کیا جا سکتا ہے جبکہ اُس کی مخالفت کسی صحابی اور تابعی سے ثابت نہیں۔ ان روایتوں کا موید ایک اور اثر حضرت ابن مسعود کا ہے وہ فرماتے ہیں من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیه الفتنة اولئك اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم کانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تکلفا اختارهم الله لصحبة نبیه ولاقامة دینه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم علی اثرهم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقهم وسیرهم فانهم کانوا علی الهدی المستقیم رواه رزین۔ اس کے تحت میں تخریج مشکوٰۃ ص ۳۲ میں مذکور ہے رواه ایضا الطبرانی فی الکبیر مختصرا ورجاله رجال الصحیح (یعنی اسکے راوی ثقہ ہیں) خلاصہ حدیث مذکور کا یہ ہے کہ جو لوگ گزر چکے ہیں اُنکا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ زندہ آدمی کے ساتھ فتنہ کا خوف لگا ہوا ہے اور وہ گزرنے والے صحابہ کرام ہیں اس امت میں سب سے افضل نیکدل باعلم بے تکلف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی کی صحبت کیلئے چن لیا تھا پس انکی فضیلت کو پہچانو اور ان کی اتباع کرو اور اُنکے اخلاق وخصائل اختیار کرو اس لئے کہ وہ سیدھی راہ پر تھے۔

(عبد الستار حسن عمرپوری عفا اللہ عنہ دہلی کشن گنج)

اہلحدیث۔ قاعدہ یہ ہے کہ جو کوئی کسی مذاکرہ کا محرک ہو وہی سب سے آخر اپنے پر سے اعتراضات اُٹھائے اسلئے مولوی ابراہیم صاحب کا حق ہے جو اس مذاکرہ کے اول محرک ہیں کہ یا تو وہ اپنے جوابوں کو تسلیم کریں یا جواب الجواب دیں مگر میں بغرض تنقیح چند الفاظ عرض کرتا ہوں امة وسطا اور خیر امت کی صفت اجتماعی ہیئت پر صادق آتی ہے یا فرداً فرداً بھی امت کو حاصل ہے اسکی تہ میں عدالت صحابہ کا مسئلہ بھی زیر نظر ہے۔ سبیل المومنین کی تشریح قرآن مجید نے کیا کی ہے لا تجتمع امتی علی ضلالة سالبہ خبریہ ہے اس سے اجماع پر حجت لانا دلالت مطابقی سے ہے یا تضمنی یا التزامی سے۔ اسکے جس مفہوم سے استدلال کیا جاتا ہے وہ اس قضیہ سالبہ کا عکس ہے یا نقیض عکس ہے تو مستوی ہے یا عکس نقیض سواد اعظم اور اجماع دونوں مترادف ہیں یا غیر۔ قائلین اجماع اتباع سلف صالحین کے وجوب کی نفی پر ہیں یا جواز کی بھی نفی کرتے ہیں گو یہ تنقیحات کسیقدر مشکل ہیں مگر مسئلہ میں فریقین چونکہ ذی علم اصحاب ہیں اسلئے جب تک

ان تنقیحات کا فیصلہ نہ ہو محض روایت کشی مفید نہیں۔ (ایڈیٹر)

متفرقات

شکریہ میرے والد مرحوم مولوی پیر محمد اہلحدیث بلکہ اہلحدیث کی مسجد کٹڑہ حکیماں امرتسر کے امام تھے۔ ان کے بعد ہم دو بھائی یتیم اور ایک والدہ رہے۔ ہم دونوں سکول میں پڑھتے ہیں۔ تنگی معاش کی وجہ سے میں نے اہلحدیث مورخہ ۲۳ اپریل میں وظیفہ کی درخواست لکھائی تھی جس پر دو صاحب متوجہ ہوئے۔ گو وظیفہ ماہوار تو نہیں ہوا تاہم انکی مہربانی کا شکریہ ہے کہ انہوں نے نقد رقم سے ہمکو قوت پہنچائی۔ منشی غلام جیلانی صاحب اوورسیر پشاور صدر۔ دوسرے صاحب بھی از پشاور معہ مرحمت فرمائے۔ جزاہم اللہ

امید ہے کوئی صاحب ہماری یتیمی اور تعلیمی ضرورت پر خیال کر کے مستقل وظیفہ بھی مقرر فرما دیں گے تو تعجب نہیں۔ خاکسار عبدالرب ولد مولوی پیر محمد مرحوم امرتسر کٹڑہ حکیماں

اہلحدیث کانفرنس کا آئندہ سالانہ جلسہ بنارس میں قرار پایا ہوا ہے۔ اہالی بنارس نے سب کام طیار کر رکھا ہے۔ اس لئے بڑی بے تابی سے جلسہ کی تاریخوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ غالباً آخیر فروری میں ہوگا بشرطیکہ ہولیاں ان ایام میں نہ ہوں۔ مقامی لحاظ سے جو تاریخ مناسب ہوگی۔ مقرر کی جاویگی۔

۱۹۱۶ء کا جلسہ تو بنارس میں ہے۔ اہلحدیث سنکر خوش ہوں گے۔ کہ ابھی کانفرنس کی قبولیت ہے کہ ۱۷ء کا جلسہ بھی ایک مشہور شہر میں مقرر ہوگیا ہے جن کے شوق کی حد اسی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ انہوں نے بہت اصرار کیا۔ کہ بنارس سے پہلے یہاں ہو۔ جواب دیا گیا۔ کہ اہلحدیث کانفرنس کا جلسہ حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ حدیث میں آیا ہے جس کی دعوت پہلے ہو۔ اسکو پہلے قبول کیا جاوے۔ ناظرین منتظر ہوں گے۔ کہ ۱۷ء کا جلسہ کہاں ہوگا؟ اس لئے انکو زیادہ دیر منتظر نہ رکھنے کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۷ء کا جلسہ جبلپور میں ہوگا۔ جبلپور کے معزز مسلمانان کے اصرار اور اشتیاق پر شوریٰ نے شرف قبولیت بخشکر طے کر لیا ہے۔ کہ جلسہ بنارس کے بعد جبلپور میں جلسہ ہو۔

میں خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اہلحدیث کانفرنس کو قوم میں وہ قبولیت ہے کہ دس بیس سالوں کے جلسوں کی دعوتیں ایک وقت میں جمع ہوجاویں۔ ذالک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون

جبلپور کا مباحثہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مسلمانوں نے اپنی شرافت اور متانت کا ثبوت کافی دیا الحمد للہ۔ گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ میرے ساتھ غازی محمود دہرمپال بھی ہونگے۔ مگر وہ کسی خاص وجہ سے نہ گئے نہ مولوی ابراہیم صاحب جاسکے بحکم سہ

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

پنجاب سے میں ہی اکیلا گیا۔ گو راستہ میں تنہائی کی تکلیف ہوئی۔ مگر میرے پاس ایک عمل نسخہ ہے جسکو میں استعمال کرتا ہوں تو خلوت میں جلوت ہوجایا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ سہ

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

درخواست کتاب میں ایک غریب آدمی ہوں۔ آمدنی بالکل محدود ہے۔ مگر شوق کتاب بہت زیادہ ہے کوئی صاحب مترجم مشکوٰۃ اس خاکسار کو عنایت کریں تو ہمیشہ کے لئے ان کو ثواب پہنچتا رہے گا۔ خادم محمد الدین معلم صدر بازار راولپنڈی محلہ بکر قصاب

تلاش عزیز ۲۱۔ جمادی الاول یوم شنبہ کو عزیز ابراہیم ہوکہا بعد مغرب باہر نکلا۔ اب تک پتہ نہیں۔ عمر ۲۲ برس باپ کا نام محمد تراب خاں ساکن بھوپال ہے کسی صاحب کو نشان معلوم ہو۔ تو بعد اطلاع فرمادیں۔

خاکسار محمد اسحٰق کتب فروش بھوپال۔ چوک

یاد رفتگان میری والدہ ۲۹۔ مئی کو فوت ہوگئی۔ خاکسار بہاول بخش ساہو والہ ضلع سیالکوٹ میرے والد کے محب خالص مولوی محمد خاں صاحب جو بڑے متقی تھے۔ فوت ہو گئے۔ خاکسار نور محمد زرگر فیروزپور

ناظرین سے استدعا ہے۔ کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم برحمتک یا ارحم الراحمین

ناظرین اخبار خدا کے لئے مجھ غمگین اور بیکس کی فریاد کو سنکر عنداللہ ماجور ہوتے جاؤ۔ واللہ کتنے غمزدوں اور مہجوروں کے روئیں روئیں زبان حال سے آپ لوگوں کو دعاویں گے۔

خلاصہ۔ میرے پیارے بڑے بھائی جان مسمی عبدالستار و ایک بھانجہ نور چشم مسمی عبدالسبحان مع اپنی اپنی اہلیہ اور ایک دوسالہ بچی جملہ ۵ شخصوں کے عرصہ ڈیڑھ ماہ سے مفقود ہیں کئی مقام پر خطوط گئے مگر پتہ سے ناکامی ہوئی۔ للہ آپ لوگ حلیہ ذیل کو مد نظر رکھکر میرے پیارے مفقودوں کے پتہ سے مجھ مہجور کو اوپر احسان رکھکر مشکور فرماؤ۔ انشاء اللہ عنداللہ آپ لوگ احسن اجر بالفرور پائیں گے۔

حلیہ

عبدالستار۔ عمرہ ۳۵ سال۔ قد قدرے دراز۔ قدرے جسیم۔ رنگ گندمی۔ داڑھی گھنی مربع پیشانی پر آثار نماز پوشش پاجامہ۔ کرتہ و شیروانی

عبدالسبحان عمرہ ۲۱ سال قد اوسط جسم اوسط رنگ گندمی سبزہ آغازی سے کچھ زیادہ داڑھی کے بال۔ پوشش ایضاً۔ ہمراہ دو عورتیں اور ایک لڑکی دو سالہ جملہ پانچ کس۔ پیارے بھائی جان اگر اللہ پرچہ اہلحدیث کو آپ تک پہنچا دے تو للہ خدا کے لئے فوراً اپنی مشرح کیفیت سے بیچ مجھے آگاہ کرو تجھ کو خدا بھی تکلیف کرنا اور ہم پر رحم کرنا (عبدالوہاب بانسی ضلع بستی مدرسہ احمدیہ)

نہایت ضروری التماس کہ میرا چھوٹا بھائی یار ولاور علی عمر قریب ۳۰ سال۔ چھوٹا چہرہ داڑھی ندارد فربہ جسم سر پر پرانی سوتی ٹوپی۔ بدن پر قمیص اور

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن یکم جون سے ۱۳ جون تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُنکا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

چند ایک ماہی گیر کشتیاں اور تجارتی جہاز جرمن آبدوز کشتیوں نے بحیرہ شمالی میں ڈبو دیئے۔

روسیوں کی آبدوز کشتیوں نے بحیرۂ بالٹک میں جرمن جنگی جہازوں پر تار پیڈو پھینکے جن سے ایک جنگی جہاز بیکار ہو گیا۔ نیز ایک بڑا جرمن جہاز باربرداری غرق کر دیا گیا۔

جرمنوں کی آبدوز کشتی نے روسی جہاز باربرداری نیٹسی کو غرق کر دیا۔

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ایک روسی آبدوز کشتی نے ایک جرمن تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا۔ اور ایک جرمن جہاز ایک سرنگ سے اُڑ گیا۔

بحیرہ بالٹک میں دو جرمن آبدوز کشتیوں کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

ایک اطالوی آبدوز کشتی نے ٹرلیسٹ کے قریب ایک آسٹروی تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا۔

ایک جرمن آبدوز کشتی بحیرہ شمالی میں غرق کر دیگئی۔ اور اس کے چھ افسر اور ۲۱ ملاح گرفتار کر لئے گئے۔

ایک فرانسیسی سرنگیں بچھانے والا جہاز دردانیال کے قریب سرنگ سے اُڑ گیا

ہوائی جنگ میں بھی آج کل بڑی سرگرمی پائی جاتی ہے۔ اور متخاصمین کے جنگی جہاز ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں۔

انگریزی ہوا بازوں نے جرمن ہوائی جہازوں کے کارخانوں پر بم گرا کر سخت نقصان پہنچایا اور نیز ایک دو جرمن ہوائی جہازوں کو بھی نیچے گرا کر تباہ کر دیا۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے ولیعہد جرمنی کے ہیڈ کوارٹر پر ۱۷۰ بم گرائے۔

ایک آسٹروی ہوائی جہاز نے ایک اطالوی ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا۔

ایک آسٹروی ہوائی جہاز نے وینس (اٹلی) پر اور ایک اطالوی ہوائی جہاز نے پولا (آسٹریا) پر بم گرائے۔

انگریزی آبی ہوائی جہازوں نے گیلی پولی کے مقام عقبش پر بم گرائے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ انہوں نے غرق شدہ ترکی جنگی جہاز مجیدیہ کو تیرا لیا ہے۔

جزیرہ نما ئے گیلی پولی میں ترکی اور متحدہ افواج میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ انگریزی کمانڈر چیف نے مزید کمک طلب کی ہے۔

صوبہ گلیشیہ میں آسٹروی اور جرمن فوجوں نے پرزمیسل پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔

روسی کہتے ہیں کہ پرزمیسل سے انہوں نے تمام توپیں نکال لی ہیں۔ اور پرزمیسل پر قبضہ رکھنا غیر ضروری تھا کیونکہ اس کے تمام قلعے سابقہ لڑائی میں تباہ ہو چکے تھے۔

مسٹر لائڈ جارج وزیر سامان حرب نے سامان حرب کے کارخانوں کے مزدوروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ روس کو قلت سامان حرب کی وجہ سے یہ شکست ہوئی ہے۔

پولینڈ میں بھی جرمن اب زہریلی گیسیں استعمال کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر اس گیس کے اثر سے بہت سے انسان و حیوانات ہلاک ہو گئے۔

ایک جرمن افسر لکھتا ہے کہ خدا کی عنایت ہے کہ ہمیں گیس کی صورت میں ایک کاری حربہ ہاتھ آگیا ہے جس سے ہم دشمن کو تباہ کر رہے ہیں۔

بلجیمی جنرل ڈی وٹ جو ابھی روس سے واپس آیا ہے روسی سپاہ کو دنیا کی سب سے بڑی فوج تبلاتا ہے۔ اور ان کی پسپائی سے کسی قسم کا اظہار خوف نہیں کرتا۔

صوبجات بالٹک میں جرمن عظیم جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ روسیوں نے مقام شاولی کے قریب اپنی فوج فراہم کی ہے۔

اٹلی (اطالیہ) کا بیان ہے کہ اس کے مقابلہ پر آسٹریا کی بھی فوجیں ہیں۔

اٹلی کی فوجیں آسٹروی علاقہ میں پیشقدمی کر رہی ہیں اور انہوں نے شہر مون فالکن پر قبضہ کر لیا ہے

مغربی میدان جنگ میں اتحادی فوجوں نے متعدد مقامات پر فتوحات حاصل کیں۔ فرانسیسی فوجیں جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں۔

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے انگریزی خط تصادم کی چار دن سیر کی اور دوربین کے ذریعے لڑائی کی کیفیت دیکھی۔

لندن کی عدالت نے ایک جرمن جاسوس کو سزائے موت اور دوسرے کو سات سال قید کی سزا دی ہے۔

شملہ کا تار مظہر ہے کہ انگریزی فوجوں نے بصرہ کے علاقہ میں مقام عمارہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

شاہ یونان کی حالت اب رو بصحت ہے اُن کی ایک پسلی کو کاٹنا پڑا۔

لارڈ سٹینہوپ نے جو میدان جنگ سے رخصت لیکر واپس آئے ہیں دیوان خاص میں بیان کیا کہ عام طور پر فرانسیسی اپنی ۷۵ ملی میٹر دہانگی توپوں اور برطانی اپنی رائفلوں کی آتشباری سے اپنے مورچوں پر قائم ہیں۔ فرانسیسی طریقہ میں گولہ بارود کا بہت صرف ہے اور ہمارے طریقہ میں جانیں بہت ضائع ہوتی ہیں۔

مسٹر برائن وزیر عظم ریاستہائے متحدہ امریکہ نے استعفا دیدیا ہے۔

استعفے کی وجہ یہ ہے کہ پریذیڈنٹ ولسن نے جو نوٹ جرمنی کو بھیجنا چاہا تھا مسٹر برائن کو اُس سے اختلاف ہے۔

مسٹر برائن جرمنی کو کسی قسم کا الٹی میٹم بھیجا جانے کے بالکل مخالف رہے ہیں۔

سیلون میں بدھوں اور مسلمانوں میں سخت فساد ہوا۔ جس میں کئی ایک جانوں کا نقصان ہوا اور کئی ایک آدمی مجروح ہوئے *

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتا ہے ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کے لئے نہایت مفید گولیاں عمر/

روغن ضماد - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں - دور ہو جاتے ہیں عہ/

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۱/عہ

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند - جالا - غبار - پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے عمر/

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے - اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہی ہو صرف ۲ ہفتوں پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے فی تولہ ۸/

ملنے کا پتہ

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اسرار قرآنیہ ۱/۴

و

برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویت الایمان ہے - رسومات قدیمی - عشق کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کارآمد مفید کتاب ہے ۱۰/

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

اشتہار کتب ۱/۴

آج کل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں - اور اخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کے ساتھ بھیجی جاویں گی

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی مع محصول
قیام اللیل قیام رمضان کتاب الوتر لمحمد بن نصر مروزی مع	عربی	۱۲/	۱۰/
ہدیۃ الاخوان ببیان دعوت یدعو بہا الی القرآن	مترجم اردو	۱/	—/
حزب اعظم نصف تقطیع ۲۲/۲۹ با اعراب	"	۵/	۴/
تیسیر القاری شرح بخاری جلد پنجم تا شیخ الاسلام	فارسی	عہ/	۴/عا
" جلد ششم	"	عہ/	عا/
سوانح غزنویہ		۶/	۵/
قصیدہ محمدیہ در اشعار عربیہ	ترجمہ اردو	۳/	۲/
شرح خمسین لابن رجب حنبلی	عربی	عا/	عہم
تنبیہ الغافلین للسید احمد بریلوی	اردو	۹/	۸/
سوانح احمدی محمد جعفر تھانیسری	"	عا	۱/عم

عبد الغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

اسلام کی عظیم الشان فتح

مصنفہ غازی محمود (دھرمپال) بی اے ایڈیٹر المسلم لدھیانہ

آریہ سماج کے مشہور و معروف مصنف مباحثہ دھرمپال بی اے نے مذہبی دنیا کی سیر و سیاحت کے حالات قلمبند کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مختلف مذاہب اور خاص کر آریہ سماج میں عرصہ دراز تک رہنے کے بعد انہوں نے آخر کار اسلام کیوں قبول کر لیا - کتاب آٹھ حصوں میں ختم ہوئی ہے - ہر ایک حصہ کی قیمت ۴/ ہے - مکمل جلد کی قیمت مع محصولڈاک ۲/ ہے - ملنے کا پتہ

مینیجر المسلم لدھیانہ (پنجاب)

بعض کتابیں بالکل تمام ہو گئیں

واضح ہو کہ المشرب الوردی ذبح الغفور تمہید اللغات - حقیقۃ سنت کتابوں کا اشتہار پیشتر شائع کیا گیا تھا - یہ سب کتابیں بالکل تمام ہو گئیں لہذا آئندہ سے کوئی صاحب ان سب کتابوں یا کسی کتاب کے لئے تکلیف نہ دیں فقط

المشتہر مینیجر سعید المطابع پریس محلہ دار النگر شہر بنارس

تحفہ آریہ سماج

معروف

آریہ سماج کی پول

یہ کتاب بابو عبدالعزیز صاحب رسالدار میجر حکیم پنشنر آریہ پرچارک کی تصنیف ہے - کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے - آج کل نایاب تھی - مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں - جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے وہ اس کی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا - وہ یہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے کتاب کی دو جلدیں ہیں ہر ایک کی قیمت ۱/عہ

کتاب ہذا سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ بھی لئے ہیں جن کے نام مع قیمت یہ ہیں -

(۱) تردید قدامت مادہ و روح - قیمت ۴/ (۲) وید کس پر نازل ہوئے ہیں (۳) وید دل پر لال بجھکڑ یعنی آریوں کی غلط تفسیریں ۱/ (۴) شادی کا بیان اور اس میں آریہ سماج کا غلط اصول اور (۵) مسئلہ نیوگ ۱/ (۶) ذات پات یعنی آریوں کی قوموں برہمن کھتری - ویش وغیرہ کا بیان کہ وہ اعتبار پیدائش کے ہیں یا کب سے ۳/ (۷) آریہ سماج کے مباحث سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے معلومات کا ذخیرہ ہے لکھائی چھپائی عمدہ

مینیجر اہلحدیث امرتسر

مفید کتابیں

۵۲/۵

اسرار الحاذقین ۴ ؛ کتاب علم طب میں اپنی قسم کی ایک ہی ہے جو جو نسخہ جات اطبا حاذقین قدیم و حال کے اعلیٰ درجہ کے ثابت ہوئے ہیں۔ اور جن کا استعمال ہر مرض کے ازالہ کے لئے میں تیر بہدف پایا گیا ہے انہی کو مصنف نے درج کیا ہے اصلی قیمت عہ رعایتی عہ

فیض عام ملقب بہ شفاء الاسقام

اس کتاب میں علامہ مصنف نے قدامیں علاج امراض ایسے عجیب طرز سے لکھے ہیں کہ آج تک کسی نے نہیں لکھے۔ علاوہ اس کے اس کتاب میں وہ مطب ہے کہ جو نسخے درج ہوئے ہیں مصنف کے اپنے تجربہ شدہ ہیں کوئی ایسا نسخہ پایا نہیں۔ یہ نسخے ایسے مجرب ہیں کہ بعض اطبا لوگ نسخے زر کثیر دے کر بطور امانت رکھا کرتے تھے۔ اور سوائے اپنی اولاد کے کسی دوسرے کو بتانا گوارا نہ کرتے تھے اصلی قیمت ۱ رعایتی عہ

تحقیقات جدید در امراض سینہ

یہ کتاب ایک مشہور ڈاکٹر کی تصنیف ہے جس نے اپنی خداداد ذہانت اور وسیع تجربہ کی بنا پر مشہور امراض مثلاً طاعون ہیضہ سل وغیرہ کے متعلق قدیم و جدید تحقیقات۔ ان کے اسباب علامات اور علاج کا مفصل ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کا تمام ڈاکٹروں اور حکیموں کو مطالعہ از بس مفید و کارآمد ہے اصلی قیمت عہ رعایتی عہ

ضروری انگریزی الفاظ

اس کتاب میں وہ انگریزی الفاظ جو اخبارات۔ کچہریوں۔ کونسلوں۔ مدرسوں۔ میونسپلٹیوں اور ریلوے وغیرہ میں بولے اور استعمال کئے جاتے ہیں۔ مع معانی و مطالب کے درج ہیں۔ قیمت ۴

تکنیف صحت کا علاج

حیلی حمائل شریف مترجم ۱۲ ایک شریف ہے جس والی کا غذ کی تقطیع کے برابر ہے۔ اور مطلا شدہ ہے۔ خط نہایت عمدہ ہے۔ سفر اور حضر دونوں میں مفید ہے۔ جیب میں آسانی سے رکھ سکتے ہیں۔ ہدیہ ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

تحفۃ النساء ایک مسلمان فاضل ڈاکٹر کی تصنیف جو ہر یا نیلی ڈاکٹر یا حکیم صاحب اور لائق مصنف مسجد پنجاب کی مستند ہے۔ اس میں عورتوں اور بچوں کی جملہ امراض اسباب و علامات اور ان کا علاج مفید ہدایات وغیرہ درج ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ ڈبہ بازار کٹڑہ امرتسر

موہیائی

۵۳/۲

یہ موہیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ درد پشت۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جوان یا بوڑھا جس کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بوڑھے بچے جوان سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۱؍ آدھ پاؤ ۲؍ پاؤ پختہ سے ۵ مع محصول ڈاک وغیرہ بیرون ممالک محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب گلگشت لودھراں (ملتان) سے رقمطراز ہیں ہیں نے آپ کا موہیائی خود استعمال کیا۔ بہت فائدہ پایا۔ اور ایک چھٹانک ارسال فرماویں (۲۳ مئی ۱۹۱۸ء)

جناب مولوی محمد امین صاحب درس اسلامیہ بنارس سے لکھتے ہیں۔ میں نے آپکی موہیائی چند مرتبہ منگوا کر استعمال کی۔ واقعی نہایت مفید ہے۔ اب ایک چھٹانک بہت جلدی روانہ فرماویں (۲۷ مئی ۱۹۱۸ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی مسلم ٹیلر اینڈ کمپنی کٹڑہ قلعہ امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام لالہ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔ جن مراسلات سے نوٹ لیاجائے گا وہ ہرگز واپس نہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۴ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپیہ

روسا و جاگیرداران سے ۱۰ روپیہ

عام خریداران سے ۴ روپیہ

" ششماہی ۲ روپیہ ۴ آنہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۲۵ جون ۱۹۱۵ء عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کی تکذیب ۱

قادیانی مشن (پیغام صلح کی غلط فہمی) ۳

نامہ نگاروں کو اطلاع ۴

تنقید بخاری اور الہام باری ۴

نمازی اور بے نمازی ۵

پیتل بشکل سونا ۷

کیا موجودہ بائبل الہامی ہے؟ ۸

استفتاءات ۹

درگاہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیر کانفرنس کا وعظ ۱۰

درخت بھی ذی حس ہیں ۱۱

فتاوے ۱۲

متفرقات ۱۳

انتخاب الاخبار ۱۴

اشتہارات . . . . . . (۱۵) ۱۶

جبلپور کا مباحثہ

اور

مسافر کی کذب بیانی[۱]

مذاہب میں گو بہت سا اختلاف ہے ایک مغرب کو جاتا ہے تو دوسرا مشرق کو۔ ایک کسی کام کو عبادت جان کر اس پر نجات کی امید رکھتا ہے تو دوسرا اسیکو باعث عذاب جانتا ہے۔ مگر باوجود اس کے جس بات پر سب مذاہب متفق ہوں وہ تو کیا ہی ایک خصلت ہوگی۔ آؤ ہم وہ بات تبلادیں جس پر تمام مذاہب متفق ہیں جس کی سب برابر یکساں ہدایت کرتے ہیں وہ کیا ہے "راست بازی" یا "راست گوئی" راست گوئی یعنے سچ بولنا مذہب کی روح ہے ہم حیران ہیں جو لوگ مذہب کی حمایت میں جھوٹ بولتے ہیں اُن کو اُس مذہب کے ماننے سے شرم نہیں آتی یا اُن کے اندر سے آواز نہیں آتی کہ جھوٹ بول کر مذہب کو کیوں بدنام کرتے ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ تم لامذہب بجاؤ کوئی ہماری رائے سے مخالف ہو یا موافق ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ جو شخص مذہب کا پابند یا مذہب کا ماہر (پیشوا) کہلا کر حق گوئی اختیار نہیں کرتا اُس کو مذہب کے ماننے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ وہ مذہب کو بدنام کرتا ہے اور درحقیقت وہ اُس مذہب کا منکر ہے۔ ہم نے تو مذہب کی بڑی بات یہی سنی ہے کہ سچ بولو اور سچ ہی بلواؤ۔ اس لئے ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم کسی شخص کو مذہب کے رنگ میں جھوٹ بولتے ہوئے دیکھتے یا سنتے ہیں۔ ہمیں کچھ مطلب نہیں کوئی کیسا ہے اور کیا کرتا ہے ہمارا اپنا خیال تو یہی ہے چاہے کوئی ہمیں کا مخالف ہو۔

[۱] افسوس اس کذب بیانی میں دوسرے آریہ اخبار بھی اپنی اخلاقی کمزوری سے شریک ہوگئے۔ ایڈیٹر

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلے
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

افسوس ہے ہمارے بہت سے ملکی بھائی خصوصاً مسافر آگرہ کے ایڈیٹر ہم سے اس بارے میں عملی رنگ میں مختلف ہیں اس لئے اُن کا وہی دستور ہے جو پنجاب میں ایک قصہ مشہور ہے۔

پنجاب میں سکھوں کے زمانہ کی بے قانونی تو مشہور ہے۔ جب کبھی کوئی رئیس سردار کسی دوکاندار پر خفا ہوتا حویلی میں بُلا کر پٹوا دیتا جس کی داد ہوتی نہ فریاد۔ ایک بنیا بڑا ہوشیار تھا اُس کو سردار صاحب نے بلوایا۔ بنیا سمجھ گیا کہ آج خیر نہیں ایسا ہو کہ پیٹے نقصان مایہ دگر شماتت ہمسایہ" ہوشیار بنیا حویلی میں جاتے ہوئے باریک ململ کا ایک تھان چھپا کر ساتھ لیگیا۔ اندر سے پٹ کر باہر آتے ہوئے ململ کا تھان سر پر رکھا ہوا باہر نکلا۔ لوگ پوچھتے کہئے مہاراج سردار صاحب نے کیا فرمایا جواب دیتا کہ یہ تھان بخشش دی ہے۔

یہی حال ہم نے سماجی مناظروں کا عموماً اور مہاشہ مسافر کا خصوصاً ہمیشہ دیکھا۔ اب تو خیر جھٹ بھیوں کا راج ہے بڑے میاں (پنڈت بھوجدت) سے ہم ایسا ہی دیکھتے چلے آئے ہیں اور ان لڑکوں کو بھی غالباً اُنہی کی تعلیم کا اثر ہے۔ جہاں کہیں مباحثہ میں سخت ذلیل اور لاجواب ہوئے مہاشہ جی نے اخبار میں خوب ڈینگ ماری اور وہ وہ قافیہ بندیاں کیں کہ الامان والحفیظ۔ سچ تو یہ ہے اور ہم اس امر میں قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس فن میں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

جھوٹ کے بھی کئی مراتب ہیں۔ بعض جھوٹ آٹے میں نمک کی طرح ہوتے ہیں اُن کا تو ہضم ہونا ممکن بھی ہے گو وہ بھی قبیح ہوتا ہے لیکن قابل ہضم۔ دوسرا جھوٹ وہ ہوتا ہے جو آٹے جتنا وزن رکھتا ہے۔ ایسا جھوٹ ناقابل ہضم ہوتا ہے۔

مسافر کی یہ بیانی قسم اول سے نہیں بلکہ قسم ثانی سے ہے۔

جبل پور کے مباحثہ میں جو نوجوان پیش ہوا اُس کی بابت مسافر عربی دانی کا دعوے کرتا ہے۔ اسی دھوکہ میں آریہ سماج جبل پور نے ایک ہندی اشتہار کے ذریعہ نوٹس دیا تھا کہ یہ صاحب قرآن اور وید کے مقابلہ کی تقریر عربی زبان میں کریں گے۔ اہل علم مشتاق تھے کہ ہم بھی سُنینگے۔ مگر افسوس اُن کا لیکچر نہ ہوا۔ ہاں ہم نے جوان صاحب کی عربی دانی سُنی وہ یہ تھی کہ جو عربی لفظ قرآن کا ہو یا حدیث یہاں تک کہ وردو بھی ان کے منہ سے نکلتا تھا وہ بقاعدہ تناسخ عربی شکل سے بدل کر ترکی سی صورت اور صوت میں ظاہر ہوتا جس لفظ کو عقبا بنا بنا کر منہ سے نکالنے آتا ہی وہ بگڑ جاتا۔ علما۔ طلبا۔ بلکہ کُل اہل اسلام اُن کی اس حرکت پر ہنستے اور وہ اپنی عربی دانی کا فخر کرتے۔

ہمارے رائے سُننے ہم اُس روز بہت خوش ہو نگے جب آریہ مناظر واقعی عربی جان کر میدان مناظرہ میں آوینگے کیونکہ اس صورت میں بہت سی غلط فہمیوں سے اُن کو نجات ملجائیگی جو موجودہ صورت میں نہیں ملتی۔ ان عربی دان پنڈت جی کی عربی دانی کا نمونہ ناظرین کو سُناتے ہیں:۔

ذکر تھا کہ قرآن مجید نے کہا ہے سورج پانی میں ڈوبتا ہے۔ اس سوال کو بڑی نمک مرچ سے بتایا گیا ہے۔ جب اس کا جواب دیا گیا کہ قرآن مجید میں یہ ذکر نہیں کہ سورج پانی میں ڈوبتا ہے بلکہ یہ ہے کہ ذوالقرنین نے سمندر کے کنارے پر سورج کو ڈوبتے سمجھا کیونکہ لفظ وَجَدَ آیا ہے جو افعال قلوب سے ہے اس پر عربی کے فاضل نامدار پنڈت نے سوال کیا کہ سمجھ کے لئے فہم کا لفظ ہے وَجَدَ کا لفظ نہیں ہے کون جانے کہ فہم کیا ہے اور وجد کیا ہے۔ یہ سب تو اُس صورت میں ہے کہ ان باتوں کے سمجھنے کے لئے فہم بھی ہو کسی عربی کتاب کا حوالہ دیجئے۔ جواب دیا گیا کہ نحو کی ایک چھوٹی سی کتاب (نحومیر) میں افعال قلوب کو یوں جمع کیا گیا ہے ؎

خِلْتُ بِاشد اعلمتُ پر حَسِبْتُ یا زَعَمْتُ
پس ظَنَنْتُ ازآیت پس وَجَدْتُ بخطا

اس بیت میں افعال قلوب جمع کئے گئے ہیں ان میں وَجَدْتُ بھی ہے جس کا مصدر وجدان ہے پھر اس کی مثالیں بتلائیں۔ پھر تو فاضل گرامی کی وہ حالت ہوئی کہ کاٹو تو لہو نہیں۔ مسافر کے سٹاف میں ایسے عربی دانوں کی کمی نہیں رہتی کوئی نہ کوئی موجود رہتا ہے۔ ایک زمانہ دفتر مسافر میں ایک ایسا عربی دان موجود تھا جس کی بابت مسافر نے دعوے اُڑایا تھا کہ آپ بغداد کے عربی کالج میں دس سال پروفیسر رہ چکے ہیں اُنہوں نے بھی اپنی عربی کے گھمنڈ کا یہ ثبوت دیتے ہوئے سب علما کو ڈانٹا کہ تم لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ قرآن کا لفظ مفرد ہے یا مرکب۔ سنو! وزن تو فعلان ہے مگر معنے اس کے ہیں "پڑھ آپ" کیا کہنے ہیں۔ خیریت رہی کہ ایسے عربی دان کو پنڈت بھوجدت جی مالک اخبار مسافر نے بوجوہات چند در چند (جن کو ناقابل اظہار جان کر ظاہر نہیں کیا گیا) دفتر مسافر سے الگ کر دیا۔ ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے "اندھوں میں کانا راجہ"

علمائے کرام ایسے مناظروں کو مقابل بنانا اپنی ہتک جانتے تھے مگر مجبور تھے کیونکہ مباحثہ اسلام اور آریہ سماج کا تھا۔ آریہ سماج کو اختیار تھا جسکو چاہے اپنا وکیل بنائے ہمارا اس میں کیا عذر اسلئے علمائے کرام خاموش رہے ورنہ آریہ مناظروں کی علمی غلطیاں ہرگز اس قابل نہ تھیں کہ ان کو عزت کے ساتھ مناظر قرار دیا جاتا۔

مُسلمانوں کو معلوم تھا کہ مسافر اور دیگر آریہ سماجی اخبارات بعد مباحثہ غلط سلط باتیں پھیلا کر پبلک کو مغالطہ دیا کرتے ہیں۔ اس لئے اُنہوں نے زور دیا کہ مباحثہ کی تقریریں تحریر ہو کر بدستخط فریقین مصدقہ ہوتی جاویں چنانچہ مسافر مسلمانوں کی اس خواہش کو نوٹ کرتا ہے مگر نہایت ہی معقول پیرائے میں اس کا جواب دیتا ہے کہ

اس نامعقول[۱] تجویز کے جواب میں آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا کہ اگر تحریری مباحثہ کرنا تھا تو مناظرین یہ کام اپنے اپنے گھر بیٹھے بھی کر سکتے تھے پھر یہاں آنے اور ہزاروں آدمیوں کو شریک مباحثہ ہونے کی دعوت دینے

[۱] آریہ اخبار پرکاش اور آریہ گزٹ وغیرہ اس نامعقولیت کو غور سے دیکھیں (ایڈیٹر)

میل و ملاپ اتفاق کامل ۳/ جنوری (۶۸)

سے کیا مطلب۔ غرضکہ مسلمانوں کی یہ تجویز باوجود ان کے سخت اصرار کے بھی گر گئی۔

(مسافر ۱۱ جون صلہ)

اب سوال یہ ہے کہ مسلمان تحریر پر کیوں زور دیتے تھے اور آریہ کیوں انکاری تھے۔ سنئیے مسلمان جانتے تھے کہ آخر یہ مباحثہ تحریر میں جائیگا جس کو آریہ سماجی اپنی عادت کے مطابق حسب دلخواہ بنا کر چھپوا دینگے جس سے غیر حاضرین کو دھوکہ لگے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسافر نے رپورٹ مباحثہ شائع کی بلکہ اخیر میں یہ بھی لکھا کہ

جبل پور کا عظیم الشان مباحثہ مناظرین کی پوری تقریروں کے ساتھ زیر طبع ہے صٹ

اب سوال یہ ہے کہ اگر تحریر کی تجویز نا معقول تھی تو اب جو طبع ہو کر شائع ہوگا وہ معقول ہوگا یا نامعقول کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مجلس مناظرہ میں تو صرف تقریر پر زور دیا جائے اور تحریر سے انکار ہو۔ مگر گھر میں جا کر وہی تقریر حسب منشا تحریر کی صورت بنا کر حسب دلخواہ چھاپ کر مشتہر کیجائے اور اس کا نام اپنی فتح رکھا جاوے "تفو اے چرخ گرداں تف"

مہاشہ جی! دیانت کا مقتضا تو یہ تھا کہ جب مباحثہ کو صرف تقریر رکھا گیا تھا تو اس کو تحریر کی صورت میں شائع نہ کرتے نہ اخبار میں نہ رسالہ میں۔ اگر شائع کرنا تھا تو مسلمانوں کی تجویز کو مانتے تاکہ فریقین کی تحریریں مصدقہ شائع ہوتیں جس میں کسی فریق کو دوسرے پر الزام لگانے کا موقع نہ ہوتا۔ جیسا کہ دیوریہ اور نگینہ میں ہوا تھا۔ لیکن یہ تو وہ کرتا جو دیانتدار ہوتا اور ملک میں غلط بیانی شائع کرنے سے پرہیز کرنے کا عادی ہوتا۔ جن لوگوں کی عادت یہی ہو کہ اندر کچھ باہر کچھ وہ جو کچھ کریں اُن سے تعجب نہیں۔

ناظرین! کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مسلمان اس نیت سے مصدقہ تحریر پر زور دیتے رہے کہ فریقین کے اصلی الفاظ محفوظ رہ کر غیر حاضرین تک اپنی اصلی شکل و صورت میں پہنچیں تاکہ وہ مباحثہ کی نسبت صحیح رائے قائم کر سکیں آریہ اس سے انکار کرتے رہے مگر نہ اس لئے کہ تقریر کو کافی جانتے ہیں کیونکہ کافی جانتے تو اخبار میں فریقین کی سچی جھوٹی تقریریں کیوں لکھتے اور رسالہ شائع کرنے کا اعلان کیوں کرتے۔ بلکہ اس لئے تحریر سے انکار کرتے رہے کہ ہمارے اصلی الفاظ پبلک میں نہ جاویں تاکہ ہماری پردہ پوشی رہے۔

مسلمان اگر اپنے اندر کمزوری محسوس کرتے تو وہ تحریر پر زور کیوں دیتے۔ تحریر پر زور دینے سے مسلمانوں کی دیانت اور صداقت دونوں کا ثبوت ملتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ مہاشہ جی جو الفاظ شائع کر رہے ہیں یا جو کرینگے اُن کے پاس کیا ثبوت ہوگا کہ میدان مباحثہ میں فریقین نے یہی کہے تھے اور ان میں سماج کی طرف سے کسی قسم کی ملاوٹ نہیں کی گئی۔ **مہاشہ جی!** کچھ ثبوت رکھتے ہو تو پیش کرنا۔ یہی معنے ہیں ؎

آنچہ دانا کند۔ کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

(باقی باقی)

قادیانی مشن

(پیغام صلح کی غلط فہمی)

۲۸ مئی کے اہلحدیث میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جس میں مذکور تھا کہ مرزائی باوجود فرار کے دوسروں پر فرار کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ مرزائی سنت ہے کیونکہ جن دنوں پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی بمقابلہ مرزا صاحب لاہور آئے تھے تو باوجودیکہ وہ لاہور میں موجود تھے تاہم مرزا صاحب اور مرزائیوں کی طرف سے لاہور کے بازاروں میں اشتہار چسپاں تھے "پیر مہر علی شاہ صاحب فرار"

لاہوری پارٹی کا اخبار پیغام صلح لکھتا ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ پیر مہر علی شاہ نے مرزا صاحب کو اپنے آنے کی اطلاع نہ دی تھی اس لئے مرزا صاحب نہ آئے تھے۔ چنانچہ پیغام صلح کے اصلی الفاظ یہ ہیں:۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ السلام پر ایک ایسا حملہ بیجا کیا گیا ہے جو مولوی ثناء اللہ جیسے منصف مزاج انسان کے ہرگز شایان شان نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پیر مہر علیشاہ کے درمیان مقابلہ و مناظرہ کی جو صورت پیش آئی تھی اور جن واقعات کو مد نظر رکھکر آں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا تھا وہ ایک حق بین انسان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں حضرت مسیح موعود کا پیر مہر علی شاہ کو مقابلہ کی دعوت دینا اور لاہور میں بالمقابل تفسیر لکھنے کی تجویز کرنا اسپر پیر مہر علی شاہ کا منظوری چیلنج و تاریخ مقابلہ کی اطلاع دئیے بغیر چپ چاپ لاہور چلے آنا اور آں حضور کو اس کا علم ہونے کے باوجود ان کے میدان مقابلہ میں نہ آنے کا اعلان کرنا اور خوشیاں منانا ایک بے جا حرکت تھی جو اہل انصاف کی نظروں میں صاف طور پر مہر علی شاہ کی بے سود ٹال مٹول اور حضرت مسیح موعود کی فتح نمایاں پر دال تھی۔ پھر ان اظہر من الشمس واقعات کی روشنی میں مولوی ثناء اللہ جیسے منصف مزاج انسان کا جو اپنے حریف کی خوبیوں اور حق بجانب کارروائیوں کی علانیہ اعتراف کے دعویدار ہیں یہ کہنا کہ قادیانی پارٹی نے باوجود فرار کرنے کے ہماری نسبت فرار لکھا جس سے ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ یہ کام اس جماعت میں سنت مرزا علیہ السلام ہے" اور اس کی تائید میں پیر مہر علی شاہ کے واقعہ کو پیش کرنا حق و صداقت کی آنکھوں میں دن دہاڑے خاک جھونکنا ہے "(۱۰ مئی)

اہلحدیث میں خود اس موقع پر موجود بلکہ شریک حال تھا اس لئے جو کچھ مجھے معلوم ہے اڈیٹر صاحب پیغام صلح کو نہ ہوگا۔ تاہم میں اپنی معلومات کو پیش نہیں کرتا بلکہ مرزا صاحب ہی کی ایک مطبوعہ تحریر

پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب اپنے لاہور نہ پہنچنے کی وجہ کیا بتلاتے ہیں غور سے سنیئے مرزا صاحب فرماتے ہیں :-

میں بہرحال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص (مرزا) واجب القتل ہے۔ تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کسطرح مناسب ہے۔ (اشتہار ۲۸ - اگست سنہ ۱۹۰۰ء ص ۲)

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے اپنی عدم حاضری کا جو عذر بیان کیا ہے اس میں پیغام صلح کے دعوے کا ایک لفظ بھی نہیں کہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے مجھے اطلاع نہیں دی - بلکہ صاف صاف وجہ لکھی ہے کہ مجھے جان کا خوف تھا۔ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے پاس اپنے دعوے کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کریں ہم اپنے غلط بیان کو واپس لینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں ٭

نامہ نگاروں کو اطلاع

مضامین غیر درج کرنے سے ایک حد تک ہماری غرض یہ ہے کہ اہل علم میں تحریر کا ملکہ پیدا ہو اسی لئے ادارات علمیہ جاری کئے جاتے ہیں مگر بعض مضامین اس قسم کے آتے ہیں کہ ان میں ہمکو کئی قسم کی تکلیفات ہوتی ہیں یہاں تک کہ بعض موقع پر ہم ان تکلیفات کا مقابلہ نہ کر سکنے کے باعث مغلوب بھی ہو جاتے ہیں نہ اُن کا املا ٹھیک نہ انشا صحیح۔ نہ ربط صحیح نہ ضبط علاوہ اس کے پریس ایکٹ قانون مطابع کے بھی خلاف۔ اس لئے یہ عام نوٹس دیا جاتا ہے کہ نامہ نگاران مضامین لکھنے پر پوری محنت کیا کریں طلبائے مدارس اپنے استاد کو دکھا کر دستخطی تصدیق سے بھیجا کریں۔

بہت سے مضامین ایسے آتے ہیں کہ اُن کے شائع ہونے سے اُن مدارس کی اور اُن مدارس کے استادوں کی بھی بدنامی متصور ہے اس شرط سے کچھ تو احتیاط ہو گی۔

اس کے بعد ہم جو ہمارا فرض ہے خود کرینگے

تنقید بخاری اور الہام باری

شیعوں کی طرف سے ایک رسالہ صحیح بخاری کی تردید میں نکلا تھا جس کا نام ہے تنقید بخاری - رسالہ کیا ہے اچھا خاصہ مصنف کی قابلیت کا نمونہ ہے جس کو یہ بھی خبر نہیں کہ میرا اور میری کتاب کا موضوع کیا ہے مجھے ایسے مصنفوں پر رحم آیا کرتا ہے جو یہ بھی نہیں جانتے یا ملحوظ نہیں رکھتے کہ ہمیں کیا لکھنا ہے اور ہم کیا لکھ رہے ہیں - بلکہ منشرہ مطلقہ کی طرح بحکم فی کل واد یھیمون ادہر اُدہر خوب پھر جاتے ہیں۔ تنقید بخاری عرصہ تک لاجواب رہی مگر جب دیکھا کہ شیعوں کو اسپر بڑا ناز ہے تو ایک اہلحدیث عالم نے کچھ تھوڑا سا وقت لگا کر نہایت متانت سے اُس کا مختصر جواب دیدیا۔ جو اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے شائع ہو گیا جس کا نام ہے "الہام باری" جس کسی صاحب نے یہ جواب نہ دیکھا ہو محصولڈاک ایک آنہ بھیجکر دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی سے منگالیں

خیر یہ تو ہوا اصل واقع شیعہ کے رسالہ اصلاح کو اسپر بھی ناز ہے کہ ہماری کتاب تنقید اس پایہ کی ثابت ہوئی کہ اہلحدیث کانفرنس کو اُس کے جواب لکھوانے کی ضرورت محسوس ہوئی - یہ جواب اگر نہ دیا جاتا تو اعتقادات اہل سنت خراب ہو جاتے۔ حالانکہ یہ کوئی فخر کی بات نہیں - کیا شیطان کے وسواس سے بچنے کے لئے خدا نے قرآن میں اعمال نہیں بتلائے کیا شیطان اور فرعون کا قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا - تو کیا اس سے ان دونوں کی عزت ثابت ہوئی - کیا شیعوں کی مجلس میں یزید کا ذکر نہیں کیا جاتا تو کیا اس سے یزید کی اہمیت اور قدر ثابت ہوتی ہے - کیا سمجھے ہے -

پھر ایک اور الزام دیا ہے کہ ہمارے تنقید کے صفحہ ۹۶ ہیں اور الہام باری کل ۴۰ صفحات پر ختم - بھلا یہ کیا عیب کی بات ہے - یہ تو خوبی کی بات ہے کہ کلام طویل جو پُر از لغو و حشو ہو اس کا جواب نہایت مختصر سے دیدیا جائے - میری تصنیفات کو دیکھئے اہل قرآن کا رسالہ برہان القرآن قریباً ۵۰۰ صفحات کا ہے جس میں قرآنی نماز کا ذکر ہے - میرا جواب دلیل الفرقان شائد ۴۰ صفحات کا ہو گا - پہلے زمانہ میں تو عقلا کہا کرتے تھے خَیْرُ الْکَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ (جو کلام مختصر ہو اور اپنا مدعا پورا ادا کرے وہ بہت اچھا ہوتا ہے) آج ایڈیٹر اصلاح کے دفتر میں یہ قانون تبدیل ہو گیا - لیکن غور کیا جائے تو شیعہ اپنے مدعا میں پختہ ہیں - بات شروع ہو گی خلافت کی لے بیٹھینگے فضائل اہل بیت - اس میں بھی پھر اتنا غلو کرینگے کہ الامان والحفیظ - یہاں تک کہ سننے والا یا تو مجلس سے اُٹھ جائیگا یا کانوں میں روئی رکھ لیگا ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ایڈیٹر اصلاح یا بالفاظ مصنف تنقید کی قابلیت کا نمونہ دکھاتے ہیں :-

امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض دفعہ سوال سے زائد جواب دینا بھی جائز ہے - اس باب سے مطلب امام ممدوح کا یہ ہے کہ حسب موقع ایسا کرنا جائز ہے یہ نہیں کہ ہمیشہ واجب ہے اس دعوے پر دلیل وہ حدیث لائے ہیں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کو سوال سے چند زائد باتیں بھی بتلائی تھیں - خیر

اڈیٹر صاحب نہایت ہی بیباکی اور دریدہ دہنی سے ایسے جلیل الشان امام پر ہتک آمیز لہجے میں اعتراض کرتے ہیں :-

اگر بخاری کو ایسا ہی شوق تھا اس باب کا تو کاش وہ قرآن کی آیت مَاتِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی کو سوال میں لکھتے اور جواب میں

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ کو پیش کرسکتے تھے (اصلاح بابت جمادی الاول ص۳)

اس اعتراض سے پایا جاتا ہے کہ معترض نے امام بخاری پر جتنے سوال کئے ہونگے سب کے سب ناواقفی پر مبنی ہونگے - اس کو خبر ہی نہیں کہ امام کی حیثیت کیا ہے اور اُس کا دعوے کیا - سُنئے امام بخاری نے حدیث کی کتاب لکھی ہے اُن کا التزام ہے کہ مسائل احادیث سے نبلادیں یہ نہیں کہ صحیح بخاری کوئی مذہبی مسائل کا فتاوے کہ مقدم آیت کو لکھا جائے - کان کھول کر سنئے صحیح بخاری مسائل دینیہ کا فتاوے نہیں بلکہ خاص مسائل حدیثیہ کی مستند فقہ ہے - ہمارے اس دعوے پر تم اعتراض کروگے ہم جانتے ہیں مگر پہلے ہمارا دعوے سمجھ لینا پھر بولنا -

یہ تو امام بخاری پر اعتراض کیا - مصنف الہام باری پر اعتراض کرتے ہیں:-

باوصفیکہ بخاری کی یہ حدیث اہلحدیث کے سامنے موجود ہے مگر جواب تنقید بخاری میں خلاف سنت یہ کہا گیا کہ ۹۶ صفحہ کا جواب ۴۸ صفحہ میں دیا گیا جو نصف سے بھی نہیں ہے تو کیا یہ لوگ اہل سنت کہلا سکتے ہیں یا اہل بدعت جو اس بدعت کے موجد (ص۳)

ماشاء اللہ چشم بد دور کیا کہنے ہیں تو آپ کے نزدیک صحیح جواب کے لئے ضروری ہے کہ اس شعر کا مصداق ہو سے

سے تو حشر میں لیلوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

ناظرین! ہم نے جو اصلاح کو بہت عرصہ سے چھوڑ رکھا ہے تو اسی لئے کہ اس کے مضامین اور استدلال ماشاء اللہ بوڑھے مسافر آگرہ سے کم نہیں ہوتے ہیں کا مختصر مطلب یہی ہوتا ہے -

سے کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

نمازی اور بے نمازی

چونکہ اس زمانہ کے اکثر مسلمان ایسے ہیں جو نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتے اور اس کو ایک بے کار اور فضول چیز خیال کئے ہوئے ہیں - حتی کہ مسلمانوں کے ایک مشہور کالج کے طالب علم کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا ہے کہ نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی ورزش ہے اور حیدر آباد کے ایک عہدہ دار کو یہ کہتے کہ نماز پڑھنا خلاف تہذیب ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ عام مسلمانوں کی آگاہی اور عمل کرنے کیلئے قرآن مجید اور حدیث شریف سے نماز پڑھنے کے فضائل اور نماز نہ پڑھنے کی بُرائیاں بیان کریں اور علاوہ فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کے ہمکو ایڈیٹر صاحبان زمیندار - پیسہ اخبار - وطن - وکیل ہمدرد - البشیر - النیر - النجم - علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ آگرہ اخبار وغیرہ سے قوی امید رکھنی چاہئے کہ وہ بھی اس مضمون کو اپنے اپنے اخباروں میں نقل کرکے عنداللہ ماجور و مثاب ہونگے ۔[1]

بے نمازی (۱) قرآن مجید سورۂ مدثر میں ارشاد ہے

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (بہشتی لوگ گنہگاروں سے قیامت کے دن پوچھیں گے) تم دوزخ میں کیوں پڑے وہ جواب دیں گے ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ دوزخ میں پڑے ہونگے اللھم احفظنا

(۲) قرآن مجید سورہ روم میں ہے -

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ سب رجوع ہو اُس کی طرف اور اُس سے ڈرتے رہو اور کھڑی رکھو نماز اور مشرکین سے مت ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ مشرک ہے[2] اور شرک کے لئے قرآن مجید میں یہ وعیدیں ہیں -

(ا) إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ
بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو تو بخشنے والا نہیں -

(ب) إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اُس پر حرام کر چکا - اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں (یعنے مشرکوں) کا کوئی مددگار نہوگا)

(۳) قرآن مجید سورۂ توبہ میں ہے :-

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ - مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور اُن کو پکڑ لو اور گھیر لو اور اُن کی تاک میں گھات کی جگہ بیٹھو - پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز کو درستی سے پڑھنے لگیں اور زکوۃ دیا کریں تو اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز بحکم حاکم واجب القتل ہے - اور امام ابن القیم نے کتاب الصلوۃ میں فرمایا ہے ”فتوے دیا ہے سفیان ثوری - ابو عمر - اوزاعی - عبداللہ بن مبارک - حماد بن زید - وکیع بن جراح - مالک بن انس - محمد بن ادریس شافعی - احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور اُن کے اصحاب نے کہ تارک نماز قتل کیا جائے اور ابن شہاب زہری - سعید بن مسیب - عمر بن عبدالعزیز اور امام ابو حنیفہ اور داؤد بن علی اور مزنی فرماتے ہیں کہ تارک صلوۃ قید کیا جائے تا آنکہ مرجائے یا توبہ کرے“

(۴) سورۂ بقر میں سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اللہ تعالے ایسا نہیں ہے کہ تمھاری نماز کو ضائع کردے -

اللہ تعالے نے یہاں نماز کو ایمان کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے جس سے معلوم ہے کہ ایمان اور نماز ایک ہی چیز ہیں - دو مختلف چیزیں نہیں - نیز یہ کہ نمازی ایماندار ہے اور بے نمازی کا ایمان نہیں -

[1] ان میں بھی کوئی بے نماز ہوا تو کیسے کرے گا؟ (اہلحدیث)

[2] از مولوی عبدالحمید صاحب آروی + [2] عربی زبان کے قواعد اس نتیجہ کی تائید نہیں کرتے اور لوگوں نے بھی یہ نتیجہ نکالا ہے مگر میری سمجھ میں نہیں آیا علماء غور کریں تو شائد فیصلہ ہو جائے (ایڈیٹر)

(۵) سورۂ ذٰریٰت میں ہے:۔
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے پیدا کئے ہیں کہ وہ میری بندگی کریں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ گویا اس کام کو بھولے بیٹھے ہیں جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور بوجہ جہالت کے یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم تو کھانے پینے آرام و آسائش سے رہنے اور عیش کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گزرتی ہے

اسی کا نام ہے چوری اور سینہ زوری۔ شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تاتو نانے بکف آری و بغفلت نہ خوری
ایں ہمہ بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

(۶) سنن ابی داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ میں ہے
ان اول ما یحاسب الناس بہ یوم القیامۃ من اعمالھم الصلٰوۃ قال یقول ربنا عزوجل لملائکتہ وھو اعلم انظروا فی صلٰوۃ عبدی اتمھا ام نقصھا فان کانت تامۃ کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منھا شیئاً قال انظروا ھل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی فریضتہ من تطوعہ ثم توخذ الاعمال علی ذالکم۔ لوگوں کے اعمال میں سے قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اللہ تعالےٰ رب العزت فرشتوں کو (حکم) فرمائے گا۔ (گو اس کو پورا علم ہوگا) کہ دیکھو تو سہی آیا میرے بندہ کی نماز پوری ہے یا ناقص۔ پس اگر پوری ہوگی تو پوری لکھی جائیگی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوگی تو (اللہ سبحانہ وتعالےٰ) فرمائیگا دیکھو میرے بندہ کے پاس کچھ نماز نفل بھی ہے۔ اور اگر اس کے پاس نماز نفل ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ نفلی نماز سے فرض پوری کر دو۔ پھر اسی طرح دوسرے اعمال کا حساب ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز پوچھی جائیگی پس جو لوگ نماز نہیں پڑھتے اُن کی بسم اللہ ہی غلط ہوگی۔ اور وہ اس وقت کیا کریں گے اور کیا اُن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور اقدس میں ندامت کے مارے پانی پانی ہونا پڑیگا۔ اور کیا اُن کو اُس وقت کفِ افسوس نہ ملنا ہوگا؟ مگر اُس وقت کے تاسف اور ندامت سے کچھ حاصل نہ ہوگا جو کچھ کرنا ہے اب کرلو۔ زندگی کو غنیمت جانو اور اگر قیامت میں شرمندگی سے ڈرتے ہو تو فوراً نماز شروع کر دو۔

(۷) صحیح مسلم اور سنن نسائی میں ہے:۔
بین العبد والکفر ترک الصلٰوۃ بندے اور کفر کے ملاپ کا ذریعہ نماز کا چھوڑ دینا ہے۔
یعنے اگر بندہ نے نماز ترک کردی تو اس کے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہی۔ اللھم احفظنا۔

(۸) مشکوٰۃ میں ہے:۔
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلٰوۃ یوما فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورا وبرھانا ونجاۃ یوم القیامۃ ومن لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نورا ولا برھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیامۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا تو ارشاد ہوا کہ جو نماز کی محافظت کرتا ہے اُس کو قیامت کے دن نور دلیل اور مغفرت ملیگی اور جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا نہ اُس کو نور ملیگا نہ دلیل نہ نجات اور قیامت کے روز وہ (ملاعنہ) قارون۔ فرعون۔ ہامان اور (رئیس المنافقین) ابی ابن خلف کے ساتھ عذاب کیا جائیگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز کی حفاظت نہیں کرتا وہ قارون فرعون ہامان ابی بن خلف کے ساتھ قیامت میں عذاب کیا جائیگا۔ پس اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا۔

(۹) بخاری۔ مسلم۔ نسائی منتقی ابن جارود میں ہے
عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم بارزا یوما للناس فاتاہ رجل فقال ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ وتقیم الصلٰوۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان الخ
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے (اتنے میں) آپ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضور اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا اسلام اس کا نام ہے کہ تو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھیرائے اور نماز قائم کرے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے الخ

اس سے معلوم ہوا کہ نماز اسلام کا ایک رکن رکین ہے پس جس نے نماز نہ پڑھی اُس نے اسلام کے بہت بڑے رکن کو ترک کیا اور اُس کا اسلام برائے نام ہے۔

(۱۰) بخاری اور مسلم میں ہے:۔
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علے خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلٰوۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اوّلاً اس امر کی گواہی دینی کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی اس لائق نہیں جس کی پرستش کیجائے اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ثانیاً نماز کا قائم کرنا۔ ثالثاً زکوٰۃ ادا کرنا رابعاً حج کرنا خامساً رمضان کے روزے رکھنے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک نماز بھی ہے۔ پس جو نماز نہیں پڑھتا

اُس کے اسلام میں پانچویں حصہ کی کمی ہے اور جو نماز جیسی سہل چیز بجا نہیں لاتا جس میں نہ مال کا خرچ ہے اور نہ بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے اُس سے زکوٰۃ اور حج کیا ادا ہونگے جس میں روپیہ کا صرفہ ہو اور ایسا شخص روزہ کیا رکھے گا جس میں دن بھر بھوکا پیاسا رہنا اور ترک شہوت کرنا ہوتا ہے یہ باتیں اس امر کی صاف دلیل ہیں کہ تارک صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے نہ حج نہ روزہ یعنی نماز چھوڑ دینے کی وجہ سے اُس سے اسلام کے ۵ ارکان میں سے ۴ ارکان فوت ہو گئے۔ لہذا خیال کرنے کی جگہ ہے کہ تارک صلوٰۃ کا ⅘ حصہ ایمان کا ضائع ہو گیا اور صرف ⅕ حصہ بچا یعنے صرف طوطے کی طرح کلمہ کا پڑھ لینا۔ مگر ایسا کلمہ کچھ کام نہ آئیگا کیونکہ اُس زبانی جمع وخرچ سے کیا ہوتا ہے ہاں اگر جو منہہ سے کہتا ہے (یعنے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ) اُس کو عمل کرکے دکھاتا یعنی نماز پڑھتا روزہ رکھتا۔ زکوٰۃ دیتا حج کرتا تو کلمہ کا پڑھنا کام کا تھا ورنہ منہہ سے کہا اور اُس کے موافق عمل نہ کیا تو اُس کے کہنے کی تکذیب ہو گئی۔ الحاصل تارک صلوٰۃ نے اس طرح اسلام کی پانچوں جڑوں کو کاٹ کر پھینک دیا۔ اس لئے اے پیارے بھائیو نماز پڑھا کرو جس کے فضائل احاطہ تحریر میں آنے ناممکن ہیں۔ مگر ہم آپ کے آگاہ کرنے کیلئے یہاں مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند درج کر دیتے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے ؛

(باقی باقی)

پیتل بشکل سونا

جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون مندرجہ ذیل کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ارسال خدمت کر کے عرض ہے کہ اسے پیارے اخبار اہلحدیث کسی کونے میں جگہ عنایت فرما ویں تاکہ کسی اور جگہ کے مسلمان بھائی اس مصنوعی صوفی کی منافقانہ صورت پر فریفتہ ہو کر اپنا مال وایمان نہ کھو بیٹھیں۔ نیز عرض ہے کہ اگر ناظرین وسامعین اخبار اہلحدیث میں سے کوئی صاحب اس ٹھگ صوفی کو دیکھ پاویں یا کہیں اس قسم کے آدمی کا پتہ لگجاوے تو بذریعہ اخبار یا بذریعہ کارڈ مطلع فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

(مسلمانوں کا خیر خواہ:۔ کریم بخش مدرس اول مدرسہ مکھو تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور خریدار ۱۳۸۷)

تسبیح بدست زاہد چشمش بمال مردم
ایں کافر مسلمان دیدم نہ دیدہ بودم

علاقہ مکھو کا ایک مصنوعی صوفی اور اسکی ٹھگ بازی

موضع صدر والہ علاقہ مکھو تحصیل زیرہ سے عرصہ تخمیناً بیس سال کا ہوا۔ ایک لڑکا مسمی عبداللہ عمر سولہ سترہ سالہ پسر فاضل قوم ارائیں برادر زادہ مولوی قادر بخش صاحب خریدار اخبار اہلحدیث عدم پتہ کہیں چلا گیا تھا۔ اس عرصہ میں اس کی کوئی چٹھی وغیرہ نہیں آئی اور نہ ہی اس کا کچھ پتہ لگا۔ اب ایک سال سے ایک شخص عمر تقریباً ساٹھ سال قد میانہ۔ گندمی رنگ۔ لمبی اور بڑی مقتشی ڈاڑہی۔ زبان فصیح اُردو گو مکھی بھی جانتا ہے۔ ظاہراً شکل وصورت آراستہ و پیراستہ۔ پارسانہ لباس۔ فرشتہ صورت۔ صوفیانہ رنگ میں وارد ہوا۔ جب اہل گاؤں نے اس سے مل کر بات چیت شروع کی تو اُس نے اپنا آپ ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ لوگوں سے پوچھنے لگا کہ یہاں سے کوئی عبداللہ پسر فاضل مدت ہوئی چلا گیا تھا؟ اور اُس کا چچا مولوی قادر بخش اہل علم ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ مجھی ملا تھا۔ ایک دو یوم تک تو اسی طرح لیت ولعل کرتا رہا کبھی اپنا نام عبدالکریم بتاتا کبھی عبداللہ۔ لوگوں نے کہا کہ یہ وہی معلوم ہوتا ہے۔ آخرش لوگوں کے زیادہ اصرار سے وہ مان گیا کہ میں وہی عبداللہ ہوں۔ اب کیا تھا اپنی سوتیلی ماں اور برادر وبہن کے پاس رہنے سہنے لگا لیکن اُس نے اپنا ذرہ بھر حال ظاہر نہیں کیا کہ کہاں کہاں رہا اور کیا کرتا رہا۔ صرف اتنا ظاہر کیا کہ ہمارے مرشد کامل تھے اُن سے علم حاصل کیا اور اُنہی کی خدمت میں رہا۔ لیکن درصل علم عربی سے بالکل بے بہرہ تھا۔ چونکہ ظاہراً شکل وصورت آراستہ و پیراستہ تھی ہر ایک کو اُس کی نسبت نیک گمان ہوا۔ اور ہونا ہی چاہئے تھا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

ہر کرا جامہ پارسا بینی
پارسادان و نیک مرد انگار

لوگوں کو تعویذ گنڈا دینا شروع کیا۔ لوگ ہر طرح سے اُس کی خدمت تواضع کرنے لگے۔ علاقہ میں بڑے بزرگ۔ خدا رسیدہ۔ صوفی۔ زاہد وغیرہ وغیرہ ہوئے۔ ہفتے میں ایک دن جمعرات کے روز دریا پر جایا کرتے تھے۔ اور ظاہر کرتے تھے کہ ہم وہاں عمل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ نہ معلوم وہاں کیا کرتے تھے آخر نوبت باین جا رسید کہ سلسلہ پیری مریدی شروع ہوا۔ صدر والا۔ وکھوکے۔ دریاہ۔ قطب پور وغیرہ سے بہت سے اشخاص سلسلہ مریدی میں داخل ہوگئے تمام رات دن لوگ اُس کے پیچھے لگے پھریں۔ کوئی کیمیا کی خواہش ہیں۔ کوئی لڑکا لینے کی خاطر۔ کوئی کسی ارادے سے کوئی کسی ارادے سے۔ عورتیں بھی بہت سی اُسکی معتقد ہوگئیں۔ جب صوفی صاحب نے جانا کہ اب مرد وعورت بھی لٹو ہو گئے ہیں اور ہر ایک بات ماننے کو تیار ہیں تو ایک دو مالداروں کو ہتھ نالک (ہاتھ کی چالاکی) دکھائی جن کو صوفی صاحب اپنی کرامت وبزرگی بتاتے تھے۔ وہ اس طرح کہ ایک دو مریدوں سے کہنے لگے کہ ہمکو تم پر نظر خاص ہے ہم تمکو کچھ دکھانا چاہتے ہیں وہ بھی سمجھے کہ ہم پر کوئی بڑی مہربانی ہونے لگی ہے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ سوا تین گز سفید کپڑا۔ کچھ آرد گندم اور تھوڑے سے چاول۔ ایک روپیہ اور سات پیسے لاؤ۔ چنانچہ سب کچھ مریدوں نے لا جمع کیا۔ آٹا گندھوایا اسے سفید کپڑے میں ایک بُت کی شکل بنا کر لپیٹا۔ اس میں تھوڑے سے چاول ایک روپیہ اور سات پیسے باندھے اور ایک مضبوط صندوق میں مقفل کروا دیا۔ باندھتے وقت اس میں ایک سفید منکا اپنے پاس سے جو بغل کے بٹوے میں رکھا ہوا تھا نکال کر رکھا اور مریدوں کو کہا کہ باہر جا کر خاص تعداد قُل شریف کی پڑھکر آؤ۔ آپ صندوق کے

(۴۲۳)

پاس بیٹھے رہے۔ جس وقت مرید باہر سے قل شریف پڑھکر آئے کہا صندوق کھولو اس میں سے کپڑا نکال کر دیکھو اس میں کیا ہے۔ جب دیکھا گیا تو اُس میں وہی کٹے کا مُبت وہی چاول وہی سفید منکا اور ایک روپیہ سات پیسے کی بجائے دوگنے (یعنی دو روپے اور چودہ پیسے جو درصل صوفی صاحب نے وہ سب سامان رکھتے وقت اپنی جیب خاص سے ایک روپیہ اور سات پیسے نکال کر دوگنے بنانے کے لئے رکھے تھے) برآمد ہوئے۔ مرید بڑے خوش ہوئے۔ صوفی صاحب منکے کو ہاتھ میں لیکر کہنے لگے بس یہی میری بیس سالہ کمائی ہے جو بزرگوں سے ملی ہے۔ اس کے ساتھ عمل کرنے سے روپیہ سونا زیور جو کچھ ہو دوگنا ہو جاتا ہے۔ سال کے بعد یہ عمل ہوتا ہے ہم ہر سال اسی طرح کرتے ہیں۔ جو کچھ پاس ہوتا ہے اُس کا دوگنا بنا لیتے ہیں۔ اب چونکہ تم لوگوں پر مہربانی کی نظر ہے اس لئے تم لوگوں کو یہ عمل دکھایا گیا ہے جس کو خواہش ہو زیادہ روپیہ یا زیور لاکر دوگنا کروالے۔ صوفی نے قرآن شریف سے بھی ان بے سمجھوں کو نکال کر دکھایا کہ دیکھو خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایک سے سات سو گنا بڑھا دیتا ہوں (جہاں درصل صدقے کے بارے میں ذکر ہے) اب بہت سے مریدوں کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ نہ بیوپار کرنا پڑا نہ تجارت ہینگ لگی نہ پھٹکڑی سستا دوگنا ہوتا ہے لا جمع کر دو۔ غرض بہت سے اشخاص نے نقد روپے کا انتظام کیا جس سے نقد کا بندوبست نہ ہو سکا اُس نے ہنسلی (عورت کے گلے کا بنس) ہی لا رکھی۔ ہر ایک سے مندرجہ بالا طریق پر سفید کپڑوں میں روپیہ اور زیور بندھوا کر کسی کے صندوق میں اور کسی کی کوٹھی میں مقفل کروا دیا۔ دو رات متواتر شام کے وقت ہر ایک کے پاس جاتے اور کہتے کہ وہ نکال لاؤ۔ پہلے مالک پوٹلی سے دس دفعہ قل شریف پڑھوا کر پھونک لگاتا۔ پھر خود چادر میں چھپا کر دم لگاتے اور مالک کو پکڑا دیتے کہ اُسی جگہ رکھدو۔ اور تاکید کرتے کہ میرے سوا کوئی اس کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ کسی کے پاس ظاہر کرنا خاصکر کسی وہابی سے (اس لئے کہ وہابیوں کا یہ اعتقاد نہیں ہے کہ اس طرح سے روپیہ دوگنا ہو جاتا ہے) اگر ان کو ظاہر ہو گیا تو بھید کھل جائیگا بھانڈا پھوٹ جائیگا۔ بنا بنایا کام جو دیر کے بعد بننے لگا ہے بگڑ جائیگا) دوسرے دن رات کو پھر اسی طرح ہر ایک کی پوٹلی پر عمل پڑھوایا خود دم کیا (در پردہ وہی قسم کی پوٹلی بنا کر اُس میں مٹی بھر کر اور ہنسلی جیسی خمدار لکڑی لیکر اس پر کپڑا لپیٹ کر) چھپا کر لے جاتے۔ خود دم کرنے کے وقت یہ دم کرتے کہ نقدی اور ہنسلی والی پوٹلی چھپا لیتے اور اپنی دھوکہ کی پوٹلی دیدیتے۔ کہ اس کو وہیں رکھدو۔ ہم دو دن تک نہیں آوینگے دریا پر جاکر عمل کرینگے جمعرات کے بعد آئینگے پھر آکر نکالینگے تو دوگنا ہوا ہوگا۔ آخر صبح کے وقت تمام نقد روپیہ و ہنسلی وغیرہ جو جمع ہو سکا (جو تخمیناً ڈیڑھ ہزار روپیہ کی مالیت تھی) لیکر رفوچکر ہو گئے۔ جس بات کو آج کئی دن ہو گئے ہیں عمل کرکے واپس نہیں آئے۔ کیونکہ اصلی صوفی تھوڑے تھے پیچھے انتظار کے بعد جب لوگوں نے اپنا اپنا روپیہ دیکھا تو مٹی پائی خوب دوگنا ہوا۔ سب لوگ حیران و پریشان۔ اب ظاہر کرتے ہیں کہ یہ درصل وہ عبداللہ نہیں تھا۔ یہ تو کوئی ٹھگ صوفیا کے بھیس میں پھرتا تھا۔ اس کے چال چلن پر بھی لوگوں کو اشتباہ تھا۔ اس نے ایسا دام تزویر پھیلا کر لوگوں کو طائر انجان کی طرح پھندے میں پھنسایا کہ اندھا دھند آؤ دیکھا نہ تاؤ اس کے پیچھے لگ گئے۔ بزرگوں کے قول پر کار بند نہ ہوئے جو فرماتا ہے

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

اس سے ہمارے ٹھگ صوفیوں اور دنیا پرست مولویوں کو عبرت ہونی چاہئے اور آدمی جب تک کسی آدمی کو قرآن شریف و حدیث شریف کی کسوٹی پر پرکھ نہ لے اُس کے پیچھے نہیں لگنا چاہئے۔ اس کا ایک ساتھی تھا وہ بھی کسی جگہ چلا گیا۔ ان کا صلاح مشورہ ایک ہی تھا۔

پیشتر اس کے دو بناوٹی مولوی اس علاقے میں تین چار گاؤں میں اپنا دام مکر پھیلائے پھرتے تھے جو اپنے آپ کو سید بخاری۔ مولوی اجل شاہ و اعلےٰ۔ عارف باللہ ظاہر کرتے تھے۔ ایک اپنا نام عبدالعزیز اور چھوٹا عبدالحق ظاہر کرتا تھا بہت سی عورتیں اُن کی مرید ہوئیں۔ آخر دونوں دو عورتیں ایک گاؤں سے لے بھاگے جو دونوں اسٹیشن پر پکڑے گئے۔ اب وہ ضلع لاہور میں ایک موضع کے اردگرد ڈیرہ زن ہیں اور بہت سے نام کے مسلمان اور ہندو ان کے مرید بن گئے ہیں۔

اب عرض یہ ہے کہ ان بناوٹی مولویوں اور ٹھگوں کا کانفرنس کے واعظوں کے ذریعہ سے قلع قمع کرنا چاہیئے۔ (بہت خوب انشاءاللہ)

کیا موجودہ بائبل الہامی ہے؟

عیسائی صاحبان بائبل کو غیر اقوام کے سامنے پیش کرتے ہوئے دعوے کرتے ہیں کہ یہ خدائی کلام ہے لیکن آج تک اُنہوں نے کوئی ایسا ثبوت نہیں دیا جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ واقعی کلام الٰہی ہے کیونکہ وہ اصول جن سے کوئی کتاب الہامی ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کے الہامی ہونے کے موید نہیں۔ منجملہ ان اصولوں کے ایک اصل یہ بھی ہے کہ الہامی کتاب تناقضات اور اختلافات سے پاک ہو۔ اور جب ہم بائبل کو دیکھتے ہیں تو وہ اس اصل پر بھی جاکر الہامی کتاب ثابت نہیں ہوتی کیونکہ شروع سے آخر تک اس میں تناقضات بھرے پڑے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ الہامی کتاب نہیں۔ اس بات کے ثبوت کے لئے میں بائبل سے چند تناقضات پیش کرتا ہوں جن سے ناظرین مشتے از خروارے کے طور پر اچھی طرح نتیجہ نکال سکتے ہیں۔

مثال اول پیدائش باب آیت ۳ تا ۵ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے اجالے کو پیدا کرکے دن کہا اور اندھیرے کو رات۔ اور اس دن رات کو پہلا دن رات کہا مگر پیدائش باب آیت ۱۴ تا ۱۹ میں لکھا ہے کہ خدا نے چوتھے روز سورج کو بنایا تاکہ دن اور رات میں تمیز کرے۔ اس پر دو اعتراض